ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

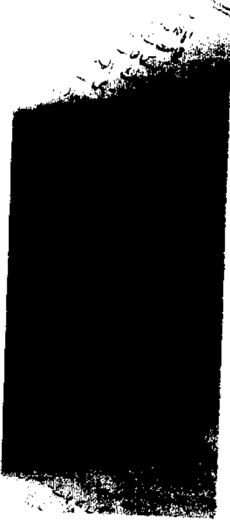
لغات الحدیث

عربی۔ اُردو




حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

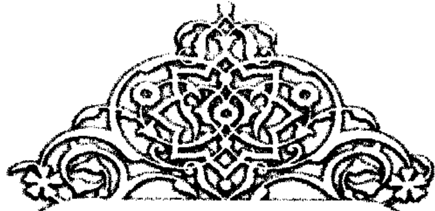
نعمانی کتب خانہ



لغات الحدیث

عربی - اُردو





نام کتاب

لُغاتُ الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دوم

سرورق
ضخیم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر



e-mail: nomania2000@hotmail.com





ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

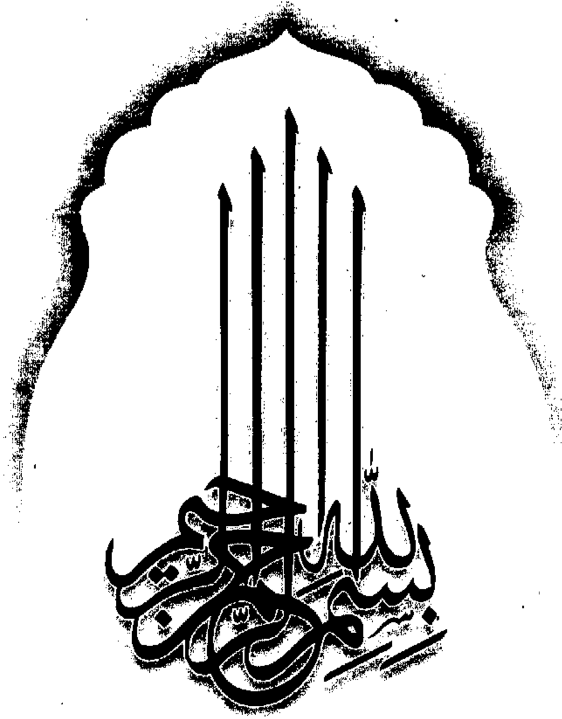
عربی - اُردو جلد دوم

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث، اہلِ سنّت و امامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ



نعمانی کتب خانہ


بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ذ

کتاب الذال ذ

ذ-حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے نواں حرف ہے- حساب جمل میں اس کا عدد سات سو ہے-

باب الذال مع الهمزة

ذا-اسم اشارہ ہے-جس سے مفرد مذکر قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں-اگر متوسط[1] ہو تو:

ذَاكَ کہتے ہیں (اور اگر بعید ہو تو):

ذٰلِكَ کہتے ہیں یا ذَائِكَ-تو ذٰلِكَ میں ذا اسم اشارہ ہے اور کاف خطاب کی ہے اور لام یا ہمزہ بعد کی علامت ہے کبھی ذا پر ہائے تنبیہ لاتے ہیں تو ھٰذَا کہتے ہیں-

ذٰلِكُمَا اور ذٰلِكُمْ اگر مخاطب دو یا زیادہ ہوں تو یہ کہیں گے-بعض نے کہا ہر حال میں ذَالِكَ کہہ سکتے ہیں-تو یہ کاف مطلق خطاب کے لئے ہے خواہ مخاطب مفرد ہو یا متعدد مگر یہ قول صحیح نہیں ہے-

ذَأْبٌ-جمع کرنا' ہانکنا' ڈرانا' تحقیر کرنا' برائی کرنا' گیسو بنانا' زور سے آواز کرنا-

اِنَّكَ كُنْتَ مِنْ ذَوَائِبِ قُرَيْشٍ-تو قریش کے معزز اشراف لوگوں میں سے نہیں ہے-

ذَوَائِبُ (جمع ہے ذُؤَابَةٌ کی بمعنی) گیسو-

ذُؤَابَةُ الْجَمَلِ-پہاڑ کی چوٹی (پھر مجازاً عزت اور بزرگی اور شرف وکمال کے لئے استعمال کرنے لگے-)

خَرَجَ مِنْكُمْ اِلَیَّ جُنَيْدٌ مُتَذَائِبٌ-تمہارے پاس سے میری طرف ایک چھوٹا سا کمزور بے قرار لشکر نکلا-

تَذَاءَبَتِ الرِّيْحُ-(سے ماخوذ ہے یعنی) ادھر ادھر سے ہوا اضطراب کے ساتھ آئی' کمزوری کے ساتھ-

ذِئْبٌ-بھیڑیا' لانڈ کا (اس کی جمع اَذْؤُبٌ اور ذُؤْبَانٌ ہے-)

مُسِخَ الذِّئْبُ وَكَانَ اَعْرَابِيًّا دَيُّوْثًا-بھیڑیا اصل میں ایک گنوار تھا دیوث جس کو اللہ نے مسخ کر کے بھیڑیا بنا دیا (دیوث کے معنی اوپر گزر چکے ہیں-مجمع البحرین میں ہے کہ بھیڑیے کو ذِئْبٌ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چلنے میں اضطراب کرتا ہے)-

ذُؤَابَةٌ-بالوں کا وہ حصہ جس کو لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے (اگر اس کو گوندھ کر لپیٹ دیں تو عَقِيْصَةٌ کہیں گے-اس کی جمع ذَوَائِبُ ہے-جو اصل میں ذَآئِبُ تھی وہ ہمزوں کو ثقیل سمجھ کر پہلے کو واؤ سے بدل دیا)-

اَلْغُلَامُ الْمُذَأَّبُ-گیسو والا لڑکا-

اَلشَّيْبُ فِي الذَّوَائِبِ شَجَاعَةٌ-گیسوؤں میں سفیدی بہادری کی نشانی ہے-

ذُؤَابَةٌ-عمامہ کے کنارے اور کوڑے کے پھندے کو بھی کہتے ہیں-

كَانَ اَبِيْ يُطَوِّلُ ذَوَائِبَ نَعْلَيْهِ-میرے باپ جوتوں کے گیسوؤں (تسموں) کو لمبا رکھتے تھے-

ذَأْرٌ-ڈرنا' کنیانا' جرات کرنا' عادت کرنا' شرارت کرنا' غصہ ہونا-

---

[1] یعنی نہ زیادہ دور نہ زیادہ قریب-(م)

لَمَّا نَهٰی عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ- جب آنحضرتؐ نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا' تو وہ اپنے خاوندوں پر دلیر ہو گئیں (شرارت کرنے لگیں)-

ذَأْفٌ- جلدی سے مر جانا (جیسے ذَاْفَانٌ ہے)-

اِذْآفٌ- جلدی سے مار ڈالنا-

مَنْ کَانَ مَعَهٗ اَسِیْرٌ فَلْیُذْئِفْ عَلَیْهِ- جس کے پاس کوئی قیدی ہو تو وہ جلدی اس کو مار ڈالے (ایک روایت میں فَلْیُذْئِفْ عَلَیْهِ دال مہملہ سے' اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)-

ذَأْلٌ یا ذَأَلَانٌ- جلدی جلدی یا اترا کر چلنا-

ذُؤَالَةٌ- بھیڑیا یا گیدڑ-

مَرَّ بِجَارِیَةٍ سَوْدَاءَ وَهِیَ تُرَقِّصُ صَبِیًّا لَهَا وَتَقُوْلُ ذُؤَالُ یَابْنَ الْقَوْمِ یَا ذُؤَالَةُ فَقَالَ لَا تَقُوْلِیْ ذُؤَالُ فَاِنَّ ذُؤَالَ شَرُّ السِّبَاعِ- آنحضرتؐ ایک سانولی لونڈی پر سے گزرے' وہ ایک بچہ کو نچا رہی تھی' اور یہ کہہ رہی تھی' ذوال سردار کے بیٹے ذوال! آپؐ نے فرمایا اری ذوال مت کہہ' وہ تو بڑا خراب درندہ ہے- (نہایہ میں ہے کہ ذوال ترخیم ہے ذُؤَالَةٌ کی- اور وہ بھیڑیے کا نام ہے جیسے اُسَامَةٌ شیر کا-)

ذَأْمٌ- عیب کرنا' حقارت کرنا' ہانک دینا' ذلیل کرنا-

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ- (حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے فرمایا جب انہوں نے السلام علیکم کے بدل السام علیکم کہا) تم ہی پر موت اور ذلت پڑے (ذَامٌ الف سے اور ذَأْمٌ ہمزہ سے دونوں طرح مستعمل ہے- ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے' جس کا بیان اوپر ہو چکا)-

ذَامَةٌ یا ذَمَّةٌ- (دونوں مترادف ہیں یعنی) اس کی برائی کی مذمت کی-

ذَأْنٌ- حقیر ہونا' ذلیل سمجھنا-

ذُؤْنُوْنٌ- ایک لمبی گھاس ہے اس کا سرا گول ہوتا ہے- بعض گنوار لوگ اس کو کھاتے ہیں-

تَذَأْنُنٌ- ذونون چننا-

کَیْفَ تَصْنَعُ اِذَا اَتَاکَ مِنَ النَّاسِ مِثْلُ الْوَتَدِ اَوْمِثْلُ الذُّؤْنُوْنِ یَقُوْلُ اِتَّبِعْنِیْ وَلَا اَتَّبِعُكَ- (حذیفہ نے جندب بن عبداللہ سے کہا) تم اس وقت کیا کرو گے جب ایک کیل یا ذونون کی طرح (دبلا پتلا' حقیر نوجوان کمسن) شخص تمہارے پاس آئے گا (اور) کہے گا تم میری پیروی کرو میں تمہاری پیروی نہیں کر سکتا- (حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ ایک گمراہ شخص جو کثرت عبادت و ریاضت سے دبلا ہو گیا ہو اس لئے کہ لوگوں کو اپنا معتقد بنائے' وہ تم لوگوں کے پاس آکر یہ چاہے گا کہ تم کو بھی بہکا دے اور اپنا تابعدار بنا دے حالانکہ وہ نوجوان کمسن ہو گا مگر معمر بزرگوں سے اپنی پیروی کا خواستگار ہو گا)-

خَرَجُوْا یَتَذَأْنَنُوْنَ وَیَتَطَرْثَثُوْنَ وَیَتَمَغْفَرُوْنَ- وہ نکلے ذونون اور طرثوثہ اور مغافیر چننے کو (طرثوثہ بھی ایک گھاس ہے اور مغافیر ایک قسم کا گوند ہے جو عرفط کے درخت سے بہتا ہے' شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدبودار)-

باب الذال مع الباء

ذُبَاةٌ- دبلی پتلی ملیح چھوکری-

ذَبٌّ- دفع کرنا' روکنا' مارے مارے پھرنا' خشک ہو جانا' دبلا ہو جانا' سوکھ جانا-

رَاٰی رُجُلًا طَوِیْلَ الشَّعْرِ فَقَالَ ذُبَابٌ- آنحضرت نے ایک شخص کو دیکھا اس کے بال بہت لمبے تھے تو فرمایا یہ ایک نحوست ہے یا قائم رہنے والی برائی ہے (اہل عرب کہا کرتے ہیں:

اَصَابَكَ ذُبَابٌ مِّنْ هٰذَا الْاَمْرِ- تجھ کو اس بات سے ہمیشہ کی ایک برائی لگ گئی-

شَرُّهَا ذُبَابٌ- اس کی برائی قائم رہنے والی ہے-

رَاَیْتُ اَنَّ ذُبَابَ سَیْفِیْ بُسِرَفَاَوَّلْتُهٗ اَنَّهٗ یُصَابُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِیْ- میں نے خواب میں دیکھا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے- اس کی تعبیر میں نے یہ دی کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی مارا جائے گا آخر ایسا ہی ہوا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے)-

صَلَبَ رَجُلًا عَلٰی ذُبَابٍ- ایک شخص کو ذباب پر سولی

دی (ذباب ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں)

عُمْرُ الذُّبَابِ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا - مکھی کی عمر چالیس دن کی ہوتی ہے-

ذُبَابٌ - مکھی (اور وہ کئی قسم کی ہوتی ہے' گدھے کی مکھی' کتے کی مکھی' شیر کی مکھی' نیلے رنگ کی مکھی' محیط میں ہے کہ یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے- بعض نے کہا جانوروں کی لید اور گوبر سے' اس کی جمع اَذِبَّةٌ اور ذِبَّانٌ اور ذُبٌّ آتی ہے- بعض نے کہا ذُبَابٌ ماخوذ ہے ذُبٌّ سے چونکہ وہ پیٹی جاتی ہے اور دفع کی جاتی ہے)-

اَلذُّبَابُ فِي النَّارِ - مکھی دوزخ میں جائے گی (نہ اس لئے کہ اس کو دوزخ کا عذاب ہو' بلکہ دوزخیوں کے عذاب کے لئے ان پر مسلط کی جائے گی وہ ان کو ستائے گی)-

فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ شَاءَ - شہد کیا ہے بارش کی مکھی ہے جس کا جی چاہے اس کو کھائے (بارش کی مکھی کا مطلب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے یہ مکھی پھول وغیرہ کھانے آتی ہے اور شہد اوگلتی ہے- نہایہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو جو طائف میں تھا یہ لکھا کہ اگر یہ شہدہ ٹھیکیدار شہد کا دسواں حصہ جو آنحضرتؐ کو دیا کرتا تھا دیتا رہے' تب تو جنگل اس کے لئے محفوظ کر دے یعنی وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے یا وہاں کی گھانس پھول وغیرہ کوئی نہ کاٹ سکے' اس لئے کہ جب گھانس پھول وغیرہ کاٹ لیں گے تو شہد کی مکھی کو خوراک بہت کم ملے گی اور شہد کم بنائے گی)-

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءٍ فَلْيَغْمِسْهُ - جب مکھی کسی برتن میں گرے تو اس کو ڈبو دے (کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اس کی عادت ہے کہ پہلے بیماری وجراثیم کا بازو ڈبوتی ہے- یہ ایک الہام الٰہی ہے' اس قسم کی عقل اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو دی ہے- جیسے علم حیوانات میں بیان کیا گیا ہے- بیا اپنا نشیمن کس حکمت سے بناتا ہے اور اندھیری رات میں جگنو لا کر اس میں روشنی کرتا ہے- چیونٹی اپنی خوراک کس خوبصورتی سے جمع کرتی ہے' شیریں علیحدہ کھاری الگ دونوں کو اگر تر ہوں تو پھیلا کر دھوپ میں سکھا دیتی ہے' ان کو کاٹ ڈالتی ہے تا کہ وہ اگے نہیں- یہ جو فرمایا کہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری کے اثرات ہیں اور دوسرے میں تندرستی کے' تو یہ خلاف قیاس نہیں' جانوروں میں ایسی تفریق اللہ جل جلالہ نے رکھی ہے- مثلاً شہد کی مکھی کو دیکھو کہ اس کے پیٹ میں شہد ہے جس میں شفا ہے اور اس کے ڈنک میں زہر ہے- بچھو کے ڈنک میں زہر ہے اسی بچھو کو کچل کر ڈنک زدہ مقام پر لگاؤ تو اس کے زہر کی دوا ہے- سانپ کو دیکھو اس کا زہر سم قاتل ہے اور اس کا گوشت اثرات زہر کو زائل کر دیتا ہے-)

فَاِنَّهٗ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ - وہ اس پر سے مظالم کو دفع کرتا ہے-

وَاَذْنَابُهَا مَذَابُّهَا - ان کی دمیں' ان کے پنکھے ہیں' (دم ہلا کر وہ مکھیوں اور کیڑوں کو دفع کرتے ہیں-)

لَوْكَانَ لِيْ نَحْوًا مِنْ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا لَا زَلْتُ ابْنَ اٰكِلَةِ الذِّبَّانِ - اگر میرے طرفدار تیس مرد بھی ہوتے تو میں مکھی خورنی کے بیٹے کو (خلافت سے) ہٹا دیتا (ان کو خلیفہ نہ بننے دیتا) (یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے- اور ہمارے نزدیک یہ محض افترا ہے جناب امیرؓ پر' کیونکہ اس وقت بنی ہاشم کے سب لوگ اور قریش اور انصار کے متعدد اشخاص آپ کے طرف دار موجود تھے- خود ابوسفیان نے جو قریش کا سردار تھا جناب امیر سے یہ کہا تھا کہ خلافت قریش کے ذلیل ترین خاندان میں چلی گئی' اگر آپ اٹھتے ہیں تو میں اب بھی اس میدان کو سوار اور پیادوں سے بھر دیتا ہوں' لیکن جناب امیر نے قبول نہ کیا' بات یہ ہے کہ آپ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت اور قدامت صحبت اور رفاقت نبوی کا انکار نہ تھا- مگر آپ کو یہ ناگوار ہوا کہ صحابہؓ نے خلافت کے مشورہ میں آپ کو شریک نہ کیا اور اتنے بڑے اہم کام کو آپ کی رائے لئے بغیر فیصلہ کر لیا- جب حضرت ابوبکر صدیقؓ جناب امیر کے پاس گئے تو آپ نے یہی فرمایا- پھر مسجد نبوی میں علیٰ رؤس الاشہاد آ کر آپ نے مع سب بنی ہاشم کے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کر لی)-

مَنْ ذَبَّ عَنْ حَرِيْمِهٖ - جو شخص اپنی جورو اور زنانہ کو (دشمنوں کی زیادتی سے) بچائے-

ذَبْحٌ یا ذَبَاحٌ - چیرنا' پھاڑنا' کاٹنا' نحر کرنا' گلا گھونٹنا-

تَذْبِیْحٌ - بہت ذبح کرنا-

مَنْ وُّلِّیَ قَاضِیًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ - جو شخص قاضی (جج یا مجسٹریٹ) بنایا جائے' وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا (یعنی گو بدن اس کا صحیح وسالم معلوم ہوگا' مگر اس کا دین اور ایمان تباہ ہو جائے گا - یا مطلب یہ ہے کہ چھری ہو تو جانور آرام سے کٹ جاتا ہے' لیکن بغیر چھری اس کو ماریں تو بڑی تکلیف سے مرتا ہے- یہی مثال اس قاضی کی ہے کہ وہ بڑی تکلیف کے ساتھ ہلاک ہوگا - نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو عہدۂ قضا کی خواہش کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے سعی و کوشش کرے' لیکن جو شخص زبردستی قاضی بنایا جائے اس کو خواہش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور اس کو عدل وانصاف اور ٹھیک فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا)

فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذَبَحَهٗ - پھر ایک کاٹنے کا جانور منگوایا اس کو ذبح کیا-

ذِبْحٌ - بہ کسرۂ ذال وہ جانور جس کو ذبح کریں- اور بہ فتحہ ذال مصدر ہے' یعنی کاٹنا-

وَاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا - (یہ ام زرع کی حدیث میں ہے (مجھ کو ہر ذبح کرنے کے جانوروں میں سے (یعنی اونٹ گائے' بیل بکری اور بھیڑ میں سے) ایک ایک جوڑا دیا (مشہور روایت رَائِحَة ہے)

نَهٰی عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ - آنحضرتؐ نے جنوں کے ذبیحہ سے منع فرمایا (عرب لوگوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی مکان خریدتے یا کوئی چشمہ پانی کا نکالتے یا کنواں کھودتے یا کوئی عمارت تیار کرتے' تو ایک جانور وہاں ذبح کرتے اس عمل سے ان کا یہ مطلب ہوتا کہ جنات ان کو نہ ستائیں' گویا یہ جانور جنات کی نذر کیا جاتا - ہندوستان کے مشرک بھی اب تک ایسا کرتے ہیں کہ مکان کی بنیاد بھرتے وقت یا دروازے چڑھاتے وقت یا کنویں کی بندش کرتے وقت یا مکان کے تیار ہو جانے پر ایک مرغ یا بکرا لاتے ہیں' اس کو وہاں کاٹتے ہیں' ان کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے وہ ضرر سے محفوظ رہیں گے- خیر مشرکوں کو تو بھاڑ میں ڈالو- نام کے مسلمان بھی ان ہی کی پیروی کرنے لگے ہیں- کنواں کھودتے وقت خضر یا خواجہ الیاس کے نام کی نیاز کرتے ہیں' ایک بکرا کاٹتے ہیں' یہ سب ذبائح جن میں داخل ہیں- جن سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا- درمختار جو فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے بادشاہ اور کسی رئیس کے آنے کے لئے جانور کاٹا اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی لیا تب بھی وہ جانور حرام ہوگا کیونکہ وہ "وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ" میں داخل ہے-

کُلُّ شَیْءٍ فِی الْبَحْرِ مَذْبُوْحٌ - ہر ایک دریائی جانور ذبح کیا ہوا ہے (اس کو ذبح کرنے کی حاجت نہیں' وہ یونہی حلال ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ ذبح سے خون نکال دینا مقصود ہوتا ہے اور دریائی جانوروں میں کثرت سے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا)-

ذَبْحُ الْخَمْرِ الْمِلْحُ وَالشَّمْسُ وَالنِّیْنَانُ - شراب کا ذبح نمک اور دھوپ اور مچھلی سے ہوتا ہے (شراب میں یہ چیزیں ڈال کر رکھ دو تو وہ شراب نہیں رہتی' جیسے جانور ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے ویسے ہی شراب میں یہ چیزیں ڈال دینے سے اس کا پینا درست ہو جاتا ہے- اس لئے کہ وہ سرکہ ہو جاتا ہے اس میں نشہ نہیں رہتا)-

اَخَذَتْهُ الذُّبَحَةُ فَاَمَرَ مَنْ لَفَظَهٗ بِالنَّارِ - ابراء بن معرور کو خناق ہو گیا (حلق کا ورم یا پھوڑا) تو آنحضرت نے حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغ دیا جائے-

کُوِیَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فِیْ حَلْقِهٖ مِنَ الذُّبَحَةِ - اسعد بن زراہ کو بھی خناق کی وجہ سے داغ دیا گیا-

اِنِّیْ لَاَحْتَسِبُ قَوْلَهٗ وَفِعَالَهٗ یَوْمًا وَاِنْ طَالَ الزَّمَانُ ذُبَاحًا - میں اس کی بات اور اس کے کام کو ایک دن' خواہ مدت کے بعد ہو قتل کرنا سمجھتا ہوں (مشہور روایت رِیَاحًا ہے' یعنی اس کے قول وفعل کو باد ہوائی سمجھتا ہوں)-

ذُبَاحٌ - ایک بوٹی بھی ہے جس کے کھا لینے سے مرجاتے ہیں-

اَدْخِلُوْهُ الْمَذْبَحَ (ایک شخص اسلام سے پھر گیا تھا کعب

نے کہا) اس کو حجرے میں لیجا یا محراب میں (اور تو راۃ رکھو اس کو اللہ کی قسم دو)۔

نَهٰى عَنِ التَّذْبِيْحِ فِي الصَّلٰوةِ - رکوع میں سر جھکانے سے آپ نے منع فرمایا (بلکہ سر اور پشت برابر رکھے نہ نیچا کرے نہ اونچا۔) (ایک روایت میں تَدْبِيْح ہے دال مہملہ سے۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا - ایک دوسرا جانور پھر ذبح کرے۔

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ - (اللہ کی لعنت اس پر) جو خدا کے سوا اور کسی کی (تعظیم کے) لیے ذبح کرے (کیوں کہ ذبح ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' دوسرے کے لیے نہیں ہو سکتی' جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے اگر ذبح سے غیر خدا کی تعظیم کی نیت ہو' تو وہ کافر ہو گیا۔)

اسی طرح اگر کسی نے خدا کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے نماز پڑھی یا اس کے نام کا روزہ رکھا یا اس کی منت مانی تو وہ بھی کافر ہو گیا' کیونکہ یہ **شرک فی العبادۃ** ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ **قصاب تجارت** کے لیے جانور نہ کاٹے' یا مہمان کو کھلانے کے لیے یا دوست احباب کی ضیافت کے لیے کوئی جانور نہ کاٹے' یہ سب درست ہیں۔ کیونکہ قصاب کو گوشت کا بیچنا مقصود ہوتا ہے نہ ذبح اسی طرح مہمان یا دوست احباب کے لیے گوشت کا تیار کرنا مقصود ہوتا ہے نہ کہ ان کے لیے ذبح کرنا۔ ذبح ہمیشہ اللہ کے لیے یعنی اس کی تعظیم کی نیت سے اسی کے نام پر ہونا چاہیے۔ اب گوشت میں اختیار ہے خواہ وہ بھی اللہ کی نذر کر و محتاج اور مسکینوں کو دو یا فروخت کرو یا خود کھاؤ یا دوست احباب کو کھلاؤ۔ ہر طرح جائز ہے۔ اس حدیث سے اس آیت کا بھی مطلب کھل گیا یعنی **وما اهل به لغير الله** کا۔ اور صاف معلوم ہو گیا کہ اگر جانور غیر خدا کی تعظیم کے لیے کاٹا تو وہ حرام ہو گیا' گو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے۔ البتہ اگر ذبح اللہ کی تعظیم کے لیے ہو اور اس کا گوشت مساکین یا فقرا کو بانٹ کر کسی کو ثواب پہنچانے کی نیت ہو تو یہ جائز ہو گا۔ بعض نے کہا کہ **وما اهل به لغير الله** کے معنی یہ ہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً حضرت مسیح کا یا اور کسی پیر یا پیغمبر یا ولی یا مرشد کا یا بتوں کا یا ٹھاکروں کا یا اوتاروں کا' ایسا جانور تو بالاتفاق سب کے نزدیک مردار اور حرام ہے لیکن بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر نصاریٰ مسیح کے نام پر ذبح کریں تو مسلمان اس کو اللہ کا نام لے کر کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا طعام حلال رکھا ہے۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے' اہل کتاب کا وہی کھانا حلال ہے جو مسلمانوں کے مذہب میں حلال ہے اگر وہ مردار یا سور پکائیں تو مسلمان کو اس کا کھانا ہرگز درست نہیں ہے۔

فائدہ: ایک معتبر شخصیت نے مجھ سے بیان کیا کہ حیدر آباد میں کچھ لوگوں نے بڑے پیر کی نیاز کی' مجھ کو بھی دعوت دی۔ میں نے پوچھا تم نے نیاز کا بکرا کیا کہہ کر کاٹا؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے یا غوث کہہ کر کاٹ دیا۔ یہ سنتے ہی میں لاحول پڑھ کر بھاگا اور میں نے کہا یہ جانور مردار اور حرام ہو گیا۔ افسوس ہے بڑے پیر کی نیاز مردار پر کرتے ہو۔ لیکن انھوں نے میرے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا اور مزے سے وہ کھانا نوش جان کیا۔ اب علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ' جانور کے سوا اور کوئی چیز مثلاً شیرینی' شربت وغیرہ اگر اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لیے تیار کی جائے اور اس پر غیر خدا کا نام لیا جائے۔ مثلاً کھڑے پیر کی جلیبیاں یا خواجہ نجم الدین کا توشہ یا قطب صاحب کے کاک یا روٹ یا مشکل کشا کے گل گلے یا امام حسین کا شربت' تو اس کا کھانا یا پینا درست ہے یا نہیں؟ اکثر علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے کیونکہ **وما اهل به لغير الله** میں "ما" کا لفظ عام ہے ہر چیز کو شامل ہے' بعض نے کہا "ما" سے مراد جانور ہیں۔ کیونکہ اس آیت کا سیاق وسباق جانوروں ہی پر دلالت کرتا ہے۔ بہر حال اس کے مشتبہ ہونے میں شک نہیں اور احتراز بہتر ہے۔ البتہ اگر کھانا اللہ کی تعظیم کے لیے تیار کیا جائے یعنی یوں کہیں کہ اللہ کی نیاز کا کھانا ہے یا اللہ کی نیاز کی شیرینی ہے اور اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچانا مقصود ہے تو وہ بالاتفاق سب کے نزدیک جائز اور حلال ہے۔

فَيُذْبَحُ بِالْمَوْتِ - پھر موت کو ذبح کیا جائے گا (جو قیامت میں ایک جانور کی صورت میں نمودار ہو گی)۔

ذَبَّحَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ تَذْبِيْحًا - بارش نے زمین کو آراستہ کر دیا یا سنوار دیا-

فَاَحْسِنُوْا الذَّبْحَ - (جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو) اچھے طور سے ذبح کرو (تیز چھری سے' تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو)

اَلذِّبْحُ الْعَظِيْمُ الْحُسَيْنُ - (ذبح عظیم سے اس آیت میں وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ امام حسینؓ کی شہادت مراد ہے (یہ تفسیر امامیہ کی ہے)-

اَرَادَ اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَّذْبَحَ اِبْنَهٗ اِسْمٰعِيْلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ حَمَلَتْ اُمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى - حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو اس مقام پر ذبح کرنا چاہا تھا جہاں اب جمرۂ وسطٰی ہے (منیٰ میں) وہیں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئی تھیں-

اَنَا ابْنُ الذَّبِيْحَيْنِ - میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک تو حضرت اسمٰعیلؑ جن کی اولاد تمام عرب ہیں' دوسرے حضرت عبداللہ آپؐ کے والد ماجد' اس لئے کہ عبدالمطلب آپؐ کے دادا نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں تو میں ایک بیٹے کو اللہ کی منت میں قربانی دوں گا - اللہ نے ان کو دس بیٹے دیئے' انہوں نے قرعہ ڈالا تو بار بار قرعہ حضرت عبداللہ پر آیا- آخر میں سو اونٹ ایک طرف کئے اور دوسری طرف حضرت عبداللہ کو اور ان دونوں پر قرعہ ڈالا تو اونٹوں پر قرعہ آیا- عبدالمطلب نے سو اونٹ ذبح کر دیئے- اس طرح حضرت عبداللہ ذبح کئے جانے سے بچے تو گویا وہ بھی ذبیح ہوئے' اب اگر ذبیح حضرت اسحاق ہوں' جس طرح بعض لوگوں کا قول ہے تب بھی حدیث کے معنی صحیح ہیں' کیونکہ چچا بھی باپ کی طرح ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے (عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ) كَانَ عَلِيٌّ اِذَا رَاَى الْمَحَارِيْبَ فِي الْمَسَاجِدِ كَسَرَهَا وَيَقُوْلُ كَاَنَّهَا مَذَابِحُ الْيَهُوْدِ - حضرت علیؓ جب مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو ان کو توڑ ڈالتے اور فرماتے' یہ تو گویا یہودیوں کی قربان گاہیں ہیں-

مترجم کہتا ہے کہ محراب سے مراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لئے مسجد کے عین درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے- آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں نہ مسجد میں محراب تھی نہ کوئی منبر اینٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا- خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے' پھر اس کو اٹھا ڈالتے' اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر نہ بنائیں' مگر کون سنتا ہے- لوگ رسم و رواج کے پابند ہو گئے ہیں' الا ما شاء اللہ-

فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذُّبْحَةِ (امام اسماعیل بن جعفر کے بیٹے امام محمد امام موسیٰ کاظم کی شکایت ہارون رشید سے کیا کرتے) آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر خناق کی بیماری بھیجی (امامیہ کا اس میں بہت اختلاف ہے کہ امام جعفر صادق کے بعد ان کے کون سے صاحبزادے امام ہوئے؟ اثنا عشری کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم- اور اسماعیلیہ کہتے ہیں' امام اسماعیل یا ان کے بیٹے کیونکہ امام اسماعیل امام جعفر صادقؑ کی حیات میں گزر گئے تھے- اہل سنت ان سب جھگڑوں سے پاک ہیں وہ ان سب کو اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہیں اور تمام حضرات اہل بیت کی تعظیم و تکریم جزو ایمان تصور کرتے ہیں- لیکن امامت سے دینی امامت مراد لیتے ہیں نہ کہ دنیوی بادشاہت اور ریاست- اسی طرح امام زین العابدین کے بعد اثنا عشری' امام محمد باقر کو امام کہتے ہیں اور زیدیہ امام زید بن علی کو- اسی طرح امام حسینؓ کے بعد اثنا عشری امام زین العابدین کو امام قرار دیتے ہیں اور شیعہ کا ایک فرقہ امام محمد بن حنفیہ کو- واللہ اعلم بحقیقة الحال-

ذَبْذَبَةٌ - لٹکنا' ڈانواں ڈول ہونا' حمایت کرنا' ایذا دینا اور ہلانا-

مَنْ وَقِيَ شَرَّ ذَبْذَبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اپنا ذکر (عضو تناسل) شر سے بچا لے گا (یعنی حرام کاری سے محفوظ رہا) وہ بہشت میں جائے گا (بشرطیکہ مومن ہو- کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں کی رو سے بہشت میں جانے کے لئے ایمان شرط ہے) (نہایہ میں ہے کہ ذکر کو ذبذب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہلتا رہتا ہے)-

فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ - جیسے میں اس کے دونوں ہاتھوں کو دیکھ رہا ہوں' وہ ہل رہے ہیں (یعنی آستینیں)-

كَانَ عَلَيَّ بُرْدَةٌ لَهَا ذَبَاذِبُ - میں ایک چادر اوڑھے تھا جس میں حاشیے لگے تھے (یعنی سرے جو جھالر کی طرح ملتے ہیں)

وَاِلَّا فَاَنْتَ مِنَ الْمُذَبْذَبِيْنَ - نکاح کر لے ورنہ تو ادھر لٹکتے لوگوں میں سے ہوگا (نہ مومن' کیونکہ مومنوں کی سنت نکاح ہے' نہ درویش نصرانی' کیونکہ تو ان کے طریق پر نہیں ہے)۔

ذَبْرٌ - لکھنا پڑھنا جاننا سمجھنا۔

ذَبَارَةٌ - اچھی طرح دیکھنا۔

مِنْهُمُ الَّذِىْ لَا ذَبْرَلَهٗ (بہشت کے لوگ پانچ طرح کے ہوں گے) ان میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی زبان نہیں (اچھی طرح بولنا نہیں جانتے) یا ان میں سمجھ نہیں۔

كَانَ يَذْبُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - وہ مضبوطی کے ساتھ اس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے۔

ذَابِرٌ - اچھا جید عالم۔

مَا اُحِبُّ اَنَّ لِىْ ذَبْرًا مِّنْ ذَهَبٍ - مجھ کو یہ خواہش نہیں کہ سونے کا ایک پہاڑ میرے پاس ہو۔

ذَبْرٌ - حبش کی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔

اَنَا مُذَابِرٌ - میں جاننے والا ہوں۔

ذَبْلٌ یا ذُبُوْلٌ - گھٹ جانا' سوکھ جانا' دبلا ہونا۔

مَا تَسْاَلُ عَمَّنْ ذَبَلَتْ بَشَرَتُهٗ - (عمرو بن مسعودؓ نے معاویہؓ سے کہا) تم کیا حال پوچھتے ہو اس شخص کا جس کا بدن سوکھ گیا ہو (اس کی تازگی اور رونق مٹ گئی ہو)۔

باب الذال مع الحاء

ذَحْلٌ - بدلہ چاہنا' دشمنی' کینہ۔

مَا كَانَ رَجُلٌ لِيَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ بِذَحْلِهٖ اِلَّا قَدِ اسْتَوْفٰى - اگر کوئی مرد اس لڑکے کو بدلہ لینے کی نیت سے مار ڈالے تو اس نے اپنا بدلہ پورا لے لیا۔

اَللّٰهُمَّ اطْلُبْ بِذَحْلِهِمْ وَوَتْرِهِمْ وَدِمَائِهِمْ - یا اللہ! اماموں کا بدلہ' ان کا عوض' ان کے خون کا معاوضہ لے۔

ذُحُوْلٌ - ''ذحل'' کی جمع ہے۔ جیسے فَلْسٌ کی فُلُوْسٌ ہے۔

باب الذال مع الخاء

ذُخْرٌ یا ذَخْرٌ - اختیار کرنا' ضرورت کے لئے چھپا رکھنا' تیار کرنا۔

ذَخِيْرَةٌ - (ذُخْرٌ سے ماخوذ ہے) جو چیز ضرورت کے وقت صرف کرنے کے لئے جوڑ کر رکھی جائے۔

كُلُوْا وَادَّخِرُوْا - اب قربانی کا گوشت کھاؤ اور رکھ بھی چھوڑو۔

اِدِّخَارٌ اصل میں اِذْتِخَارٌ تھا - تا کو ذال سے بدل دیا پھر ذال کو ذال سے اور دال کو دال میں ادغام دے دیا - بعض نے تا کو ذال سے بدلہ اور ذال کو ذال میں ادغام دے دیا - اس طرح اِذِّخَارٌ بنا - معنی وہی ہے جو ذُخْرٌ کے ہیں۔

اُمِرُوْا اَنْ لَّا يَدَّخِرُوْا فَادَّخَرُوْا - اصحاب مائدہ کو یہ حکم ہوا تھا کہ جمع کر کے رکھیں' لیکن انہوں نے جمع کر کے رکھا۔

اَرْجُوْ ذُخْرَهَا - میں چاہتا ہوں وہ میرے لئے جمع رہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ اَجْرًا وَّذُخْرًا - اے اللہ! اس میت کو ہمارے لئے اجر اور آخرت کا ذخیرہ کر (یعنی آخرت میں ملے)۔

مِنَ الْاَمْرِ الْمَذْخُوْرِ الْاِتْمَامُ فِى الْحَرَمَيْنِ - حرمین میں کوئی کام مکمل کرنا آخرت کا ذخیرہ ہے۔

اِذْخِرٌ - ایک خوشبودار گھاس ہے' جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

باب الذال مع الراء

ذَرْأٌ - پیدا کرنا' دانت گر جانا۔

اِذْرَاءٌ - غصہ کرنا' ڈرانا' بہانا' لاچار کرنا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ - میں اللہ کے پورے حکموں کی پناہ چاہتا ہوں' ان چیزوں کی برائی سے جن کو اس نے بنایا اور پیدا کیا اور نکالا۔

ذَرْءٌ اور خلق کے معنی ایک ہیں (بعض نے کہا ذَرْءٌ خاص اولاد کا پیدا کرنا)-

لَا ظُنُّکُمْ اِلَی الْمُغِیْرَۃِ ذَرْءَ النَّارِ-(حضرت عمرؓ نے خالد بن ولیدؓ کو لکھا) میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لئے پیدا ہوئے ہو (اللہ تعالیٰ نے تم کو دوزخ کے لئے بنایا مغیرہ اور امیہ کی اولاد میں بڑے بڑے شریر اور کافر لوگ پیدا ہوئے جو آنحضرتؐ سے دشمنی اور جنگ کرتے رہے اور بنی امیہ نے تو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد سے وہ سلوک کیا جو کوئی دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا- اس لئے امیر المومنین حضرت عمرؓ ان دونوں خاندانوں سے بہت نفرت کرتے تھے- ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ- ان دونوں فاجر خاندانوں سے جہاد کرنے کے باب میں اتری ہے یعنی بنی امیہ اور بنی مغیرہ سے) ایک روایت میں ذَرْوَ النَّارِ ہے یعنی دوزخ میں بکھیرے جائیں گے یہ ذَرَتِ الرِّیْحُ التُّرَابَ سے نکلا ہے- یعنی ہوا نے خاک کو بکھیر دیا-

ذَرَارِی الْمُشْرِكِیْنَ- مشرکوں کی اولاد (جو ایام طفولیت میں مر جائے' آخرت میں اس کا کیا حال ہوگا؟ اس بارے میں اختلاف ہے اور صحیح توقف ہے- حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا' میرے دو بچے جو زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے (یعنی اگلے شوہر سے) وہ کہاں رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں- انہوں نے کہا پھر آپ سے دو بچے پیدا ہوئے؟ جواب میں فرمایا وہ بہشت میں رہیں گے)-

نَهٰی عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِیْ- بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا-

كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِيْنُ فِی الذُّرِّيَّةِ- حرام کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے (اولاد بدمعاش اور آوارہ نکلتی ہے)-

ذَرَبٌ- تیز کرنا' جیسے ذَرَبٌ حدت اور تیزی' اور بگڑ جانا' پیپ بہنا-

فِیْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَاَبْوَالِهَا شِفَاءٌ لِلذَّرَبِ- اونٹ کے دودھ اور پیشاب میں ذرب کی تندرستی ہے-

ذَرَبٌ- معدے کی بیماری ہے جس میں غذا بگڑ جاتی ہے صحیح طریق پر ہضم نہیں ہوتی یعنی (ڈس پائپ سیا) بدہضمی (محیط میں ہے کہ "ذرب" اور ہیضہ میں یہ فرق ہے کہ ہیضہ میں دست و قے دونوں ہوتے ہیں اور ذرب میں صرف دست آتے ہیں اور ہیضہ کی بیماری مُزْمِنْ نہیں ہوتی' ذرب کی بیماری مدت تک رہتی ہے)-

اِلَیْکَ اَشْکُوْ ذِرْبَةً مِّنَ الذِّرَبِ (یہ اعشیٰ شاعر نے اپنی بیوی کی شکایت میں آنحضرتؐ کو سنائی یعنی) میں خرابیوں میں سے ایک خرابی کی شکایت آپ سے کرتا ہوں' یا بدزبانیوں میں سے ایک بدزبانی کی- (مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی عورت خائن یا بدزبان ہے)-

اِنِّیْ رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ- میں ایک تیز زبان والا آدمی ہوں (سخت سست کہہ بیٹھتا ہوں)-

شَكَا ذَرَبَ لِسَانِهٖ- اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی-

ذَرِبَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ- عورتیں اپنے شوہروں پر زبان دراز ہو گئیں (ایک روایت میں ذَئِرَ النِّسَاءُ ہے' جیسے اوپر گزر چکا-)

مَا الطَّاعُوْنُ قَالَ ذَرَبٌ كَالدُّمَّلِ- طاعون کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک زخم ہے دمل کی طرح (محیط میں ہے کہ "ذرب" وہ مرض جو اچھا نہ ہو) (عرب لوگ کہتے ہیں:

ذَرِبَ الْجُرْحُ- جب زخم لاعلاج ہو جائے' کسی دوا سے چنگا نہ ہو)-

شَكَوْتُ اِلٰی اَبِیْ جَعْفَرَ ذَرَبًا وَّجَدْتُهٗ- میں نے امام ابو جعفر سے جگر کی بیماری کا شکوہ کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ ذَرِبٌ بہ کسرۂ را جگر کی ایک بیماری اور ذَرَبٌ بہ فتحہ را معدہ کی بیماری جس میں کھانا ہضم نہ ہو)-

لِسَانٌ ذَرِبٌ- فصیح زبان یا فحش زبان-

اِمْرَاَةٌ ذِرْبَةٌ- زبان دراز عورت-

ذَرْحٌ- اڑا دینا' پھیلا دینا-

ذُرَّاحٌ- کیڑا اڑالنا-

ذُرَّاحٌ اور ذُرُّوْحٌ اور ذَرِيْحٌ اور ذَرُّوْحٌ اور ذُرُوْحٌ

اور ذُرُوحٌ اور ذُرَاحٌ ذُرَّحٌ اور ذَرِیْحَۃٌ اور ذُرْنُوحٌ اور ذُرْحُوحٌ اور ذُرَحْرَحٌ اور ذُرُّحْرُحٌ اور ذُرَّحْرَحٌ یہ سب ایک کیڑے کے نام ہیں جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس پر کالے نشان ہوتے ہیں' اڑتا ہے یہ کیڑا زہریلا ہوتا ہے-

ذُرَاحٌ- گیہوں کے کیڑے یا صنوبر کے کیڑے کو بھی کہتے ہیں-

مَابَیْنَ جَنْبَیْہِ کَمَا بَیْنَ جَرْبٰی وَاَذْرُحَ- حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جربی اور اذرح میں (یہ دونوں ملک شام میں ہیں' ان کے درمیان تین دن کا راستہ ہے)-

ذَرٌّ- بکھیر دینا' پھیلا دینا' پھٹ جانا' مولکہ نکالنا' پیشانی کے بال سفید ہو جانا-

ذِرَارٌ- غصہ کرنا' غصہ سے منہ پھیر لینا-

ذَرٌّ- چھوٹی لال چیونٹی-

ذَرَّۃٌ- یہ ''ذَرٌّ'' کا مفرد ہے (کہتے ہیں کہ یہ سو چیونٹیاں ایک جو کے وزن میں ہوتی ہیں)-

ذَرَّۃٌ- اس کو بھی کہتے ہیں- جو ہوا میں باریک باریک نظر آتا ہے-

لَا تَقْتُلْ ذُرِّیَّۃً وَّلَا عَسِیْفًا (آنحضرتؐ نے لڑائی میں ایک عورت کو دیکھا جو قتل کی گئی تھی' فرمایا خالدؓ سے کہہ دو کہ) عورتوں بچوں کو اسی طرح مزدوروں کو مت مارو-

ذُرِّیَّۃٌ- کہتے ہیں' نسل انسانی کو مرد ہو یا عورت (حدیث میں عورتیں مراد ہیں-)

حُجُّوْا بِالذُّرِّیَّۃِ وَلَاتَاْکُلُوْا اَرْزَاقَھَا وَتَذَرُوْا اَرْبَاقَھَا فِیْ اَعْنَاقِھَا- عورتوں کو حج کراؤ اور ان کی روٹی کھا کر گلوں کے لنگن ان کے گلوں میں مت چھوڑ (یعنی ایسا نہ ہو کہ حج کا فرض ان پر باقی رہے' اس کو گلے کے لنگن سے تشبیہ دی- بعض نے کہا کہ ارباق سے بوجھ مراد ہیں' یعنی اللہ تعالیٰ کے فرائض کا بوجھ)-

رَاَیْتُ یَوْمَ حُنَیْنٍ شَیْئًا اَسْوَدَ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَوَقَعَ اِلَی الْاَرْضِ فَدَبَّ مِثْلَ الذَّرِّ وَھَزَمَ اللّٰہُ الْمُشْرِکِیْنَ- میں نے جنگ حنین کے دن ایک کالی چیز دیکھی (دوسری روایت میں ہے کالی کملی کی طرح) جو آسمان سے اتر رہی ہے' آخر وہ زمین پر آ رہی' اس میں سے چھوٹی چھوٹی لال چیونٹیوں کی طرح کوئی چیز رینگتی ہوئی چلی اور اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو بھگا دیا- (شاید یہ فرشتے ہوں گے چیونٹیوں کی شکل میں)-

وَسَبٰی ذَرَارِیَّھُمْ (ان میں جو لوگ لڑنے والے تھے ان کو تو قتل کیا) اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنایا-

اَقْبَلَتْ ھَوَازِنُ بِنَعَمِھِمْ وَذَرَارِیْھِمْ- ہوازن کے لوگ اپنے مویشی اور عورتوں بچوں کو ساتھ لے کر آئے (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب جم کر لڑنا چاہتے تو عورتوں بچوں کو ساتھ لے جاتے تاکہ کوئی بھاگنا گوارا نہ کرے' اس خیال سے کہ عورتیں بچے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائیں گے)-

وَلْیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْذَرَّۃً اَوْشَعِیْرَۃً- بھلا ایک دانہ تو اناج کا پیدا کریں یا ایک چیونٹی تو بنائیں' ایک جو تو پیدا کریں (یعنی نہ نباتات پیدا کر سکتے ہیں نہ حیوان)-

مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ اَوْخَرْدَلَۃٍ- ایک چیونٹی یا رائی کے دانہ کے برابر (ایک روایت میں ذرۃ ہے' یعنی جوار کا دانہ)-

سُئِلَ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِکِیْنَ- مشرکوں کے بچوں کو آپؐ سے پوچھا' وہ کہاں رہیں گے' (بہشت میں رہیں گے یا دوزخ میں؟)-

ذَرَارِیِّ الْمُسْلِمِیْنَ- مسلمانوں کے بچے-

وَیَسْتَبِیْحُ ذَرَارِیَّکُمْ- اور تمہاری عورتوں بچوں کا مالک بن جائے (ان میں جس طرح چاہے تصرف کرے)-

کُلُّ ذُرِّیَّۃٍ ذَرَاْھَا- ہر ایک خلقت جس کو بنایا-

لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ- بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے اس کے سر پر نچھاور ہوتا رہتا ہے (جیسے بادشاہوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جو غلام اچھی خدمت بجا لاتا ہے اس کے سر پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہیں)-

ایک روایت میں لَیُذَرُّ ہے ذال مہملہ سے- یعنی اس پر رحمت الٰہی کا فیضان ہوتا رہتا ہے-

یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ- (قیامت کے دن)

مغرور لوگ چیونٹیوں کی طرح حشر کئے جائیں گے (تا کہ ذلیل وخوار ہوں لوگ ان کو پاؤں سے روندیں گے اگرچہ ان کی صورت آدمیوں کی سی ہوگی مگر جثہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا جیسے چیونٹی یا تشبیہ صرف حقارت میں ہے نہ کہ جثہ میں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جسم کے سب اجزا جو دنیا میں تھے وہ لوٹائے جائیں گے اسی لئے بے ختنہ حشر ہوں گے قُلْفَه (ذکر کی کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے) وہ بھی لگادی جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اجزائے اصلیہ کو چھوٹا کر کے چیونٹی کے برابر کردے)-

طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ بِذَرِيْرَةٍ- میں نے آنحضرتؐ کو احرام باندھتے وقت زریرہ کی خوشبو لگائی (ذریرہ ایک خوشبو ہے- جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے- بعض نے کہا وہ ایک جوف دار لکڑی کا ریزہ ہے جو ہندوستان سے آتا ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریرہ نہاوند سے آتا ہے جہاں پر یہ اگتا ہے وہاں اس کو سانپ گھیرے رہتے ہیں- بعض نے کہا عبیر)-

يُنْثَرُ عَلٰى قَمِيْصِ الْمَيِّتِ الذَّرِيْرَةُ- میت کی قمیص پر ذریرہ پھیلا دیا جائے-

تَكْتَحِلُ الْمُحِدُّ بِالذُّرُوْرِ- سوگ والی عورت سوکھی دوا کا سرمہ آنکھ میں لگا سکتی ہے-

ذُرِّيْ وَاَنَا اَحِرُّلَكِ- تو ہانڈی میں آٹا ڈال میں تیرے لئے حریرہ بناؤں-

اَلذَّرَّةُ تَخْرُجُ مِنْ حُجْرِهَا تَطْلُبُ رِزْقَهَا- چیونٹی اپنے سوراخ سے نکل کر روزی ڈھونڈھتی ہے-

فَذَرَّ عَلٰى كُلِّ ثَوْبٍ شَيْئًا مِّنْ ذَرِيْرَةٍ وَّكَافُوْرٍ- میت کے ہر کپڑے پر تھوڑا ذریرہ اور کافور چھڑک دے-

اَبُوْذَرٍّ- مشہور صحابی ہیں جو کامل درویش اور تارک الدنیا تھے-

اَلشَّيْطٰنُ يُقَارِنُ الشَّمْسَ اِذَا ذَرَّتْ وَكَبَّدَتْ وَ اِذَا غَرُبَتْ- شیطان تین وقتوں میں سورج کے قریب ہو جاتا ہے ایک تو طلوع کے وقت دوسرے استوا کے وقت تیسرے غروب کے وقت-

ذَرَّ الْبَقْلُ- ترکاری بھاجی کا کونپا نکلا (یعنی مولکہ سوا)-

ذَارَّتِ النَّاقَةُ فَهِيَ مُذَارٌّ- اونٹنی کی عادت بد ہوگئی-

ذَرْعٌ- ہاتھ سے ناپنا غلبہ کرنا سفارش کرنا اونٹ کے ہاتھ پر پیر رکھنا اس پر سوار ہونے کے لئے پیچھے سے گلا گھونٹنا-

ذَرَعٌ- ہاتھ سے پیٹنا سفارش قبول کرنا تھک جانا-

تَذْرِيْعٌ- پیچھے سے گلا گھونٹنا اقرار کرنا- خبر دینا اونٹ کا ہاتھ باندھ دینا ہاتھوں کا ہلانا-

مُذَارَعَةٌ- ملانا ماپ کر بیچنا-

اِذْرَاعٌ- صاحب اولاد ہونا افراط کرنا ہاتھ سے لینا-

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَذْرَعَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبہ کے تلے سے اپنی دونوں بانہیں نکال لیں (اس لئے کہ آستینیں تنگ تھیں چڑھ نہیں سکتی تھیں)-

وَعَلَيْهِ جُمَّازَةٌ فَاَذْرَعَ مِنْهَا يَدَهٗ (ایک روایت میں فَاذَّرَعَ ہے) آپ ان کا ایک کرتہ پہنے تھے تو اپنا ہاتھ اس میں سے نکالا-

حَسْبُكَ اِذْ قَلَّبَتْ لَكَ ابْنَةُ اَبِيْ قُحَافَةَ ذُرَيِّعَتَيْهَا (حضرت زینبؓ نے آنحضرتؐ سے کہا) آپؐ کو تو یہ کافی ہے کہ ابوقحافہؓ کی بیٹی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ ہے- ابوقحافہ ان کے دادا تھے) اپنی چھوٹی بانہیں الٹ دے (یعنی آپؐ تو اسی کی محبت میں سرشار ہیں دوسری بیویوں کی پرواہ نہیں کرتے)-

تَلِدُّوْ اَمْرَ كُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ- اپنا سردار ایسے شخص کو مقرر کرو جو زور اور قوت والا ہو (سرداری اس پر زیب دے) (اصل میں ذراع کہتے ہیں بانہہ کو- یعنی کہنی سے لے کر بیچ کی انگلی کے سرے تک- اس کی جمع اذرع اور ذرعان ہے- فقہاء کے نزدیک ذراع مساوی ہے ۲۴ انگلیوں کے یعنی ملی ہوئی ۲۴ انگلیوں کے برابر- اسی کو ذِرَاعُ الْكِرْبَاس کہتے ہیں-)

فَكَبُرَ فِيْ ذَرْعِيْ- اس کا مرتبہ میرے نزدیک بڑا ہو گیا- (یعنی میں نے اس کو باوقت سمجھا)-

فَكَسَرَ ذٰلِكَ مِنْ ذَرْعِي - اس نے میری ہمت توڑ دی- میرے عزم کو روک دیا-

اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنِ ابْنِ لِي بَيْتًا فَضَاقَ بِذٰلِكَ ذَرْعًا - اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو وحی بھیجی کہ میرے لئے ایک گھر بنا! وہ تنگ دل ہو گئے یا عاجز ہو گئے نہ بنا سکے-

كَانَ ذَرِيْعَ الْمَشْيِ - آنحضرتؐ قدم بڑھا کر جلدی جلدی چلا کرتے-

فَاَكَلَ اَكْلًا ذَرِيْعًا - جلدی جلدی بہت سا کھا گیا-

ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ - اگر روزہ دار کو آپ ہی آپ قے ہو جائے (خود اپنے ارادہ سے قے نہ کرے) تو اس پر روزے کی قضا لازم نہ ہوگی (کیونکہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا)-

كَانُوْا بِمَذَارِعِ الْيَمَنِ - وہ یمن کے ان گاؤں میں تھے جو شہر کے قریب باغات اور جنگل کے درمیان واقع ہیں-

خَيْرُ كُنَّ اَذْرَعُكُنَّ لِلْمِغْزَلِ - تم میں بہتر وہ عورت ہے جو چرخہ خوب کاتتی ہو-

مَوْتًا ذَرِيْعًا - جلدی کی موت یا وسیع موت-

كَانَ ﷺ يُحِبُّ الذِّرَاعَ - آنحضرتؐ دست کا گوشت پسند کرتے تھے (چونکہ وہ بے ریشہ اور مزیدار ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے)-

مترجم کہتا ہے' میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے- بعض لوگ ران کے گوشت کو پسند کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں-

مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ اِلَّا ذِرَاعٌ - اس میں اور بہشت یا دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بالکل بہشت یا دوزخ میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے)-

نَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا - اس نے مجھ کو ایک دست دیا پھر ایک دست-

لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ - اگر کوئی مجھ کو ایک دست ہدیہ کے طور پر بھیجے-

اِمْرَاَةٌ ذَرَاعٌ - خوب چرخہ کاتنے والی عورت-

ذَرْعُ الرَّجُلِ - آدمی کی طاقت-

لَنَا مَسْئَلَةٌ وَقَدْ ضِقْنَا بِهَا ذَرْعًا - ہم ایک مسئلہ میں حیران رہ گئے ہیں (یعنی اس کا جواب نہیں دے سکتے-)

مَصِيْرُكُمْ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ - تم کو آخر کار چار ہاتھ بھر جگہ (قبر) میں جانا ضروری ہے (جیسے ہندی میں کہتے ہیں' اجی دو گز جائے اور دس گز کپڑا' بس وہی اپنا' باقی سب جھگڑا)-

اَكْثَرُ مَنْ يَمُوْتُ مِنْ مَوَالِيْنَا بِالْبَطْنِ الذَّرِيْعُ - ہمارے غلاموں یا دوستوں میں سے اکثر پیٹ چل کر مریں گے' (یعنی اسہال سے)-

اَذْرِعَاتٌ - شام میں ایک مقام کا نام ہے-

ذَرْفٌ - یا ذَرَفَانٌ یا ذُرُوْفٌ یا ذَرِيْفٌ یا تَذْرَافٌ بہنا' سستی سے آہستہ چلنا-

فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ - آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا عمدہ وعظ سنایا جس کی وجہ سے آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی لوگ رو دیئے آنسو جاری ہو گئے)-

هَا اَنَا الْاٰنَ ذَرَّفْتُ عَلَى الْخَمْسِيْنَ - اب تو میں پچاس سال سے متجاوز ہو گیا (یعنی پچاس سے زیادہ عمر ہوئی)-

وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے-

فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ فَقُلْتُ مَالَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ حَمْرَاءَ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے' میں نے کہا خیر تو ہے (آپ کیوں رونے لگے؟) فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو یہ خبر سنائی کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی (یعنی امام حسینؓ کو) میں نے کہا ہائے اس کو؟ کہنے لگے ہاں اس کو اور ایک لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی جہاں جناب امام حسینؓ شہید ہوئے)-

اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر- صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور امام زین العابدین سے روایات صحیحہ مستندہ موجود ہیں- جن

سے امام حسینؓ کا قتل ہونا ثابت ہے[1] اور ترمذی نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے خواب میں آنحضرتؐ کو پریشان حال دیکھا- سبب پوچھا تو فرمایا- میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسینؓ مارا گیا اور تمام مورخین اور سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب امام حسینؓ کربلا میں شہید کئے گئے- اور آپ کا سر مبارک پہلے ابن زیاد ملعون پھر یزید کے پاس لایا گیا- بایں ہمہ جو کوئی آپ کی شہادت کا انکار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے-

واقعہ: جب میں دمشق میں مسجد بنی امیہ میں گیا تو وہاں ایک طرف چھوٹا سا گنبد بنا ہے- کہتے ہیں کہ امام حسینؓ کا سر مبارک وہاں مدفون ہے- یہ بھی ایک قول ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا سر مبارک بالاتفاق کربلائے معلیٰ میں ہے- دمشق میں عجیب اتفاق ہوا- جب میں اس گنبد کی زیارت کو گیا تو اس کے نزدیک جاتے ہی واقعہ شہادت کا تصور بن گیا اور میں چیخیں مار مار کر رونے لگا- سارے عرب جو حاضر تھے وہ تعجب کرنے لگے- میرا رونا تھمتا ہی نہ تھا اور بار بار عربی زبان میں کہتا" ہائے ہماری بدقسمتی کہ ہم آپ کے بعد پیدا ہوئے اگر اس وقت ہوتے' جب آپ کربلائے معلیٰ میں گھر گئے تھے تو پہلے ہم آپ پر تصدق ہو جاتے' پھر کوئی ملعون آپ پر ہاتھ ڈالتا تو خیر-

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَرَفَتْ عَيْنٌ- جب کوئی آنکھ آنسو بہائے تو حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار-

ذَرَّقَ اور ذَرَقَ- دونوں کے ایک معنی ہیں-

ذَرَّفَ عَلَى الْمِأَةِ تَذْرِيفًا- سو سے بڑھ گیا-

ذَرْقٌ یعنی ذَرَقٌ- یعنی پرندے کا بیٹ کرنا-

قَاعٌ كَثِيْرُ الذُّرَاقِ- ایک میدان جس میں ذرق بہت تھے (وہ ایک مشہور بھاجی ہے جس کو حندقوق کہتے ہیں)-

ذَرْوٌ یا ذَرْیٌ- اڑا دینا' پھیلا دینا' بکھیر دینا' توڑ دینا' جدا کر دینا' جلدی سے گزر جانا-

اِذْرَاءٌ- اڑا دینا' بکھیر دینا-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ فِي الْجَنَّةِ رِيْحًا مِنْ دُوْنِهَا بَابٌ مُغْلَقٌ لَوْفُتِحَ ذٰلِكَ الْبَابُ لَاَذْرَتْ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ- اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ہوا بنائی ہے جو ایک بند دروازے سے رکی ہوئی ہے اگر وہ دروازہ کھول دیا جائے تو جتنی چیزیں آسمان اور زمین کے درمیان ہیں ان کو یہ ہوا اڑا دے- (ایک روایت میں لَذَرَتِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ہے یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اڑا دے)-

ذَرَتِ الرِّيْحُ اور اَذْرَتْ اور تَذْرُوْ اور تُذْرِیْ سب کے ایک معنی ہیں' یعنی اڑا دیا یا اڑاتی ہے- قرآن میں ہے-

تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ- ہوائیں اس کو اڑا دیتی ہیں-

تَذْرِيَةُ الطَّعَامِ- اناج کو بھوسا نکالنے کے لئے اڑانا-

اِذَامُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّيْحِ- جب مر جاؤں تو ایسا کرنا کہ میری نعش کو جلانا- پھر (راکھ) کو آندھی میں اڑا دینا (کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو پالے گا تو' سخت عذاب کرے گا' ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گیا) (ایک روایت میں ذُرُّوْنِیْ ہے بہ ضمہ ذال' معنی وہی ہیں' یعنی آندھی میں پھیلا دینا)-

يَذْرُوا الرِّوَايَةَ ذَرْوَ الرِّيْحِ الْهَشِيْمَ- روایت کو اس طرح بیان کرتا ہے' جیسے سوکھی گھاس کو ہوا اڑاتی ہے (یعنی جلدی جلدی بے سوچے سمجھے)-

اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ النَّارَ ذُوْذَرْوَةٍ لَّا يُعْطِیْ حَقَّ اللّٰهِ- پہلے وہ شخص دوزخ میں جائے گا جو مالدار ہو اور اللہ کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو-

ذَرْوَةٌ ثَرْوَةٌ- مالداری اور تونگری-

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاِبِلٍ غُرِّ الذُّرٰی- آنحضرتؐ کے پاس سفید کوہان والے اونٹ لائے گئے-

ذُرٰی جمع ہے ذِرْوَةٌ کی یعنی کوہان کی بلندی اور ہر چیز کی بلندی-

ذَرْوَةُ الْجَبَلِ- پہاڑ کی چوٹی-

---

[1] راقم کو ایسی کوئی ایک روایت بھی بخاری و مسلم سے نہیں ملی جبکہ حضرت حسینؓ کی شہادت کی آنحضرتؐ کو پیشگی خبر سے متعلق تمام روایات ضعیف ہیں- البتہ کربلا میں واقعہ شہادت سے کسی کو مجال انکار نہیں- (م)

ذُرْوَةُ الْجَبَلِ (محیط میں ہے کہ ذُرْوَۃٌ بہ ضمہ ذال اور بہ کسرۂ ذال) اونچی جگہ (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَفِيْ ذُرْوَةِ الشَّرَفِ - وہ شرافت کے ٹیلے پر ہے (یعنی بڑا شریف ہے)-

عَلٰى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطٰنٌ - ہر اونٹ کی کوہان کی بلندی پر شیطان رہتا ہے-

سَالَ عَائِشَةَ الْخُرُوْجَ اِلَى الْبَصْرَةِ فَاَبَتْ عَلَيْهِ فَمَازَالَ يَفْتِلُ فِي الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰى اَجَابَتْهُ - حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی، تم بصرے چلو (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی وجہ سے بہت سے لوگ حضرت علیؓ کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور سب مل کر ان سے حضرت عثمانؓ کے باغی قاتلوں کو مانگیں گے) انہوں نے نہ مانا (خلیفہ وقت کی مخالفت بری سمجھی) لیکن زبیرؓ برابر کوہان اور غارب سہلاتے رہے، وہاں کے بال بٹتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ راضی ہو گئیں (آخر عورت ذات تھیں حضرت زبیرؓ کے پھسلانے میں آ گئیں) (یہ ایک عرب کا محاورہ ہے جب کوئی اونٹنی شریر اور خندی ہوتی ہے تو اس کو نرم کرنے کے لئے کوہان کے بال بٹتے ہیں اور کوہان اور گردن کے بیچ میں جو مقام ہے اس کو غارب کہتے ہیں، وہاں کے بھی بال مسلتے اور بٹتے ہیں تو وہ نرم ہو جاتی ہے- مطلب یہ ہے کہ باتیں بنا کر آخر حضرت عائشہؓ کو پھسلا لیا ان کو نکلنے پر راضی کر لیا)-

بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيٍّ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ - (سلیمان بن جرد نے کہا) مجھ کو حضرت علیؓ کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی (یعنی ادھوری اور نامکمل)-

كَيْفَ حَدِيْثُ كَذَا يُرِيْدُ اَنْ يُّذَرِّيَ مِنْهُ (ابوالزناد اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے پوچھتے) فلانی حدیث کیونکر ہے- ان کا یہ مطلب ہوتا کہ لوگ عبدالرحمٰن کی قدر و منزلت کریں (کہ حدیث کو خوب یاد رکھتا ہے)-

اُذَرِّيْ حَسْبِيْ اَنْ يُّشْتَمَا - میں اپنے حسب و نسب کو بلند کرتا ہوں اس سے کہ کوئی اس کو برا کہے-

بِئْرُ ذَرْوَانَ - ایک کنواں تھا بنی زریق کا مدینہ میں- (اس کنویں میں آنحضرتؐ پر جادو کا سامان رکھا گیا تھا)-

ذَرْوَانَ ایک مقام کا نام ہے جو قدید اور جحفہ کے درمیان واقع ہے-

اَطْوَلُ مَا كَانَتْ ذُرًى - وہ اونٹ خوب لمبے کوہان والے ہوں گے (یعنی اس صورت میں جب وہ دنیا میں پورے قد و قامت کے اچھے، توانا اور فربہ اونٹ تھے)-

اِلَّا فِيْ ذُرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ - اپنی قوم کے بلند اور شریف لوگوں میں-

شَرَابٌ مِّنَ الذُّرَةِ - جوار کی شراب-

لِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ - جوار کا ایک فَرَق (فرق ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں سولہ صاع غلہ آتا ہے)-

مِذْرَوَانٌ - دونوں چوتڑوں کے کنارے-

ذِرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ - اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (یعنی اسلام کا رکن اعظم ہے)-

ذُرَى الْاٰكَامِ - ٹیلوں کی چوٹیاں-

باب الذال مع العین

ذَعْتٌ - گلا گھونٹنا یا دھکیلنا جیسے دَعْتٌ ہے-

اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَرَضَ لِيْ يَقْطَعُ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ - شیطان میرے سامنے آیا میری نماز توڑنے کو، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قدرت دی، میں نے اس کا گلا گھونٹا یا زور سے اس کو دھکیل دیا) نہایہ میں ہے کہ ذَعْتٌ کے معنی مٹی میں لوٹنے کے بھی ہیں-)

كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يَشْتِمُ الشَّيْخَيْنِ فَرَاٰى عُمَرَ فِي الْمَنَامِ فَذَعَتَهٗ فَلَوَّثَ ثِيَابَهٗ فَجَاءَ نَا تَائِبًا (اصمعی نے کہا) ہمارے پاس ایک شخص رہتا تھا جو شیخین (حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ) کو برا کہا کرتا تھا- ایک بار اس نے خواب میں حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اس کا گلا گھونٹا، یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خطا ہو گیا (اٹھا تو کپڑے سب آلودہ) آخر اس نے ہمارے پاس آ کر توبہ کی (اسی طرح ایک دوسری حکایت ہے- ایک شخص درود شریف میں آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ

سیدنا کا لفظ نہیں کہتا تھا- چونکہ اس کی کتاب میں وہاں پر سیدنا کا لفظ نہیں لکھا تھا- اس نے خواب میں حضرت ﷺ کو دیکھا آپ اس پر خفا ہوئے اور فرمایا تو آنحضرتؐ کو سیدنا نہیں کہتا حالانکہ آپؐ سید العالمین ہیں- اس شخص نے توبہ کی- ایک تیسرا خواب خود مترجم کا دیکھا ہوا ہے- ہمارے ایک دلی دوست ڈاکٹر مرزا صفدر علی حیدر آباد میں تھے وہ امامیہ مذہب رکھتے تھے جب وہ مر گئے تو مترجم نے ان کو خواب میں دیکھا ایک درخت کے نیچے مغموم اور محزون بیٹھے ہیں- میں نے پوچھا کہو کیا حالت ہے؟ انہوں نے جواب دیا بڑی فکر میں ہوں' اب تک تو میں اس درخت کے نیچے بٹھایا گیا تھا لیکن اب مجھ کو بویرہ لے جانے کا حکم ہے وہاں سخت تکلیف اور عذاب ہے- میں اس آفت سے ایک طرح نجات پا سکتا ہوں وہ یہ کہ دنیا میں ایک مجلس کے اندر میں بیٹھا تھا- اس مجلس میں شیعہ صاحبان جمع تھے- ان میں سے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو برا کہنا شروع کیا- میں نے اس کو ڈانٹا کہ ایسی بے ادبی اور بدتہذیبی سے باز رہے اگر کوئی شخص یہ خبر جناب ابوبکر صدیقؓ کو پہنچا دے اور وہ آنحضرتؐ سے میری سفارش کریں' تو شاید میں بویرہ میں جانے سے بچ جاؤں-)

ان خوابوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کی ارواح سے بعد موت بھی بحکم و مرضی الٰہی تصرفات ہوتے ہیں اور طرح طرح کے فیوض و برکات بھی حضرات صوفیہ کا اس پر اتفاق ہے اور اتفاق کے ساتھ یہ تواتر ان سے اس قسم کے واقعات منقول ہیں' جن کا انکار نہیں ہو سکتا- مگر بعض اہل ظاہر نے جو سخت تشدد اور غلو رکھتے ہیں ان امور کا انکار کیا ہے-

ذَعْذَعَةٌ - جدا کرنا' بانٹ دینا-

ذَعْذَعَتْهَا النَّوَائِبُ وَفَرَّقَتْهَا الْحُقُوْقُ (ایک شخص کے پاس بہت سے اونٹ تھے حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا تیرے اونٹ کیا ہوئے؟ تو اس نے کہا) آفتوں اور زمانہ کے حوادث نے ان کو پریشان کر دیا' اور حقوق نے ان کو متفرق کر دیا (یعنی جن جن لوگوں کے حقوق مجھ پر تھے یا نکلے' وہ اونٹ ان کو معاوضہ میں دیئے گئے' تب حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو اچھے مصرف میں صرف ہوئے)-

ذَعْذَعَتْ بِهٖ صُرُوْفُ اللَّيَالِيْ - جس کو راتوں کی گردش نے پریشان کر دیا-

لَا يُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ الْمُذَعْذَعُ (امام جعفر صادق نے فرمایا) ہم اہل بیت سے وہی محبت نہ کرے گا جو مذعذع ہو گا- (لوگوں نے عرض کیا مذعذع کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا' "ولدالزنا" (نطفۂ حرام- باقی جو نطفہ حلال سے ہو گا وہ ضرور آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت رکھے گا اور ان کی محبت کو جزو ایمان سمجھے گا)-

ذَعْرٌ - ڈرانا' دھمکانا-

ذُعِرَ - ڈر گیا-

مَذْعُوْرٌ - ڈرا ہوا-

ذَاعِرٌ - ڈرنے والا' خبیث-

ذُعْرٌ - خوف-

وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ - (آنحضرتؐ نے جنگ احزاب میں زبیرؓ سے فرمایا- ذرا قریش کے لوگوں کے پاس جا) مگر چپکے چپکے' ان کو خبر نہ ہو' ایسا نہ ہو کہ تو ان کو ڈرائے' وہ میری طرف متوجہ ہوں-

كَذَاكَ لَا تَذْعَرُوْا عَلَيْنَا (ہم اندرائن کے پھل سے کھیل رہے تھے' ایک دوسرے کو مار رہے تھے' حضرت عمرؓ آئے تو انہوں نے اتنا ہی کہا) بس کرو! ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ (ایسا نہ ہو کہ وہ ڈر کر بھڑک اٹھیں)-

لَا يَزَالُ الشَّيْطٰنُ ذَاعِرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِ - شیطان مومن سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے (ایمان کے ساتھ اس کا بہکانا بے نتیجہ ہوتا ہے- دوسرے اذان اور تکبیر کہتا ہے- شیطان اس سے ڈر کر پادتا ہوا بھاگتا ہے)-

مَاذَعَرْتُهَا - میں نے اس کو نہیں ڈرایا-

لَقَدْ رَاٰی ذُعْرًا - یہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے-

كَاَنَّهٗ مَذْعُوْرٌ - جیسے وہ خوف زدہ ہے-

اَذْعَرْتُهَا - میں نے اس کو ڈرایا یا بھڑکا دیا-

فَاْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ - قریش (کی

کاروائیوں) کی اطلاع خفیہ طور پر لا! ان کو میرے اوپر بھڑکا نہیں (یعنی اگر وہ تجھ کو دیکھ لیں گے تو تیرا تعاقب کریں گے۔ تو ہماری طرف آئے گا تو وہ ہمارے اوپر بھی حملہ کریں گے' بیٹھے بٹھائے جنگ کی تحریک ہوگی اور جس مقصد کے لئے تم کو مامور کیا جا رہا ہے تمہارے ظاہر ہو جانے پر وہ بھی فوت ہو جائے گا)۔

ذُوالْاَذْعَارِ - یمن کا ایک بادشاہ تھا' اس کا یہ لقب اس وجہ سے ہوا کہ اس کی صورت ہولناک تھی' لوگ اس سے ڈرتے تھے (بعض نے کہا وہ کچھ وحشی لوگوں کو قید کر کے لایا تھا لوگ ان کو دیکھ کر ڈرے بعض نے کہا بن مانس کو پکڑ لایا تھا' لوگ اس سے ڈر گئے۔)

ذِعْلِبٌ یا ذِعْلِبَةٌ - تیز رفتار اونٹنی۔

تَذَعْلَبَ الرَّجُلُ - چپکے سے چلا۔

اَلذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ - تیز رفتاری سخت اونٹنی یا تیز رو بڑے کلہ والی اونٹنی۔

بابُ الذال مع الفاء

ذَفَرٌ - باس نکلنا' بو پھوٹنا خواہ اچھی ہو یا بری' بغل کی بدبو۔

وَطِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ - اس حوض کی کیچڑ عمدہ خوشبودار مشک ہوگی۔

تُرَابُهَا مِسْكٌ اَذْفَرُ - بہشت کی مٹی عمدہ مشک ہے۔

فَمَسَحَ رَاْسَ الْبَعِيْرِ وَذِفْرَاهُ - اونٹ کے سر پر اور اس کے کانوں کی جڑوں پر ہاتھ پھیرا۔

اِنَّهُ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِيْ ذِفْرَانَ - آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر ذفران میں اتر پڑے۔

ذِفْرَانٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (صفراء وادی مشہور مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)

ثُمَّ اسْتَذْفِرِيْ بِثَوْبٍ - پھر ایک کپڑے میں خوشبو لگا کر اس کا استعمال کر (ایک روایت میں اِسْتَدْفِرِيْ دال مہملہ سے۔ یعنی بدبو رفع کر۔ مشہور روایت اِسْتَثْفِرِيْ ہے یعنی لنگوٹ کس لے' جیسے اوپر بیان ہو چکا۔)

وَتَحْتَشِيْ وَتَسْتَذْفِرُ - اور پھاہا رکھے اور لنگوٹ کس لے (مجمع البحرین میں ہے کہ تَسْتَذْفِرُ اصل میں تَسْتَثْفِرُ تھا ثا کو دال سے بدل دیا)۔

ثُمَّ اذْفِرُوْهُ بِالْحِزْقِهِ - پھر ایک چھتڑے سے اس کو باندھ دے۔

ذَفٌّ یا ذِفَافٌ - مار ڈالنا' جلدی کرنا' ہلکا کرنا۔

سَمِعْتُ ذَفَّ نَعْلَيْكَ فِي الْجَنَّةِ - (بلال) میں نے تیری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (مشہور دف ہے دال مہملہ سے)

وَاِنْ ذَفَّفَتْ بِهِمُ الْهَمَالِيْجُ - اگرچہ ترکی گھوڑے ان کو جلدی جلدی لیجا کر چلیں۔

اِنَّهُ اَمَرَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَنُوْدِيَ اَنْ لَّا يُتْبَعَ مُدْبِرٌ وَّلَا يُقْتَلَ اَسِيْرٌ وَّلَا يُذَفَّفَ عَلٰى جَرِيْحٍ - حضرت علیؓ نے جنگ جمل کے دن منادی کرائی' جو شخص پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو اور جو کوئی قید کر لیا جائے اس کو قتل نہ کرو اور جو شخص زخمی ہو جائے اس کی جان نہ لو (اس کو قتل نہ کرو)۔

فَذَفَّفْتُ عَلٰى اَبِيْ جَهْلٍ - میں نے ابوجہل کا کام تمام کیا۔ (وہ زخموں سے چور سسک رہا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اس کا سر کاٹ لیا)۔

اَقْعَصَ ابْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ وَذَفَّفَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ - ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے (تلواریں مار مار کر) گرا دیا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا کام تمام کیا۔

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ اٰخِرَ الزَّمَانِ مَوْتُ طَاعُوْنٍ ذَفِيْفٍ - اخیر زمانہ میں ان پر جلدی کی موت طاعون کی (وبا) بھیجی جائے گی۔

وَهُوَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً خَفِيْفَةً ذَفِيْفَةً كَاَنَّهَا صَلٰوةُ مُسَافِرٍ - (میں انس بن مالکؓ کے پاس گیا) وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہے تھے جیسے مسافر کی نماز ہوتی ہے (یعنی مختصر سورتیں پڑھ کر۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع و سجود برابر ادا نہیں کرتے تھے)۔

نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ فَقَالَتْ شَيْءٌ ذَفِيْفٌ

يُرْبَطُ بِهِ الْمِسْكُ- آنحضرتؐ نے سونے اور خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا- حضرت عائشہؓ نے کہا ایک تھوڑا سا ریشمی کپڑا ہے جس میں مشک باندھی جاتی ہے-

مَوْتٌ ذَفِيفٌ يَّحْزِنُ الْقَلْبَ- جلدی کی موت جو دل کو ملول کرے (ایک روایت میں ذَفِيْقٌ ہے-)

باب الذال مع القاف

ذَقْنٌ- چپت لگانا جیسے صَفْعٌ اور قَفْدٌ ہے' ٹھوڑی پر مارنا' ٹھوڑی رکھنا-

ذَقْنٌ اور ذَقَنٌ- ٹھوڑی-

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ حَا قِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ- آنحضرتؐ نے میری ہنسلی (دگدگی) اور ٹھوڑی کے بیچ میں وفات پائی (آپ وفات کے وقت حضرت عائشہؓ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ کا سر مبارک ان کے سینے سے لگا ہوا تھا)-

فَوَضَعَ عُوْدَ الدِّرَّةِ ثُمَّ ذَقَنَ عَلَيْهَا وَقَالَ هَاتِ- (عمران بن سودہ نے حضرت عمرؓ سے کہا' چار باتوں پر تمہاری رعیت تم سے ناراض ہے- یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے اپنی ٹھوڑی دُرّے کی لکڑی پر رکھی اور فرمایا بیان کرو!

بابُ الذال مع الکافُ

ذِكْرٌ یا تَذْكَارٌ- بیان کرنا' ذہن میں محفوظ رکھنا' یاد کرنا-

تَذْكِرَةٌ- یاد دلانا' نصیحت کرنا-

مُذَاكَرَةٌ اور تَذَاكُرٌ- گفتگو کرنا-

اِذْكَارٌ اور تَذْكِيْرٌ- یاد دلانا' نصیحت کرنا-

ذُكْرٌ- یاد رکھنا-

اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ- کوئی آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں (یعنی ناموری اور شہرت کے لئے) کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کی (بہادری کی) تعریف کریں-

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ- قرآن ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے (ذکر کے معنی شرف اور فخر)-

ثُمَّ جَلَسُوْا عِنْدَ الْمَذْكَرِ حَتّٰى بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ- پھر ذکر کے مقام (یعنی حجر اسود) کے پاس بیٹھے رہے یہاں تک کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا (ذکر کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے مراد اس سے اللہ کی یاد ہے یعنی اس کی تحمید اور تقدیس اور تسبیح اور تہلیل ثناء اور صفت وغیرہ)-

يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ- خطبہ سنتے ہیں-

ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ- پھر واعظ کے پاس بیٹھے رہے-

اِنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُ فَاطِمَةَ- حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کا ذکر کرتے ہیں (یعنی ان کا پیغام دیتے ہیں)-

مَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا- پھر میں نے باپ دادا کی قسم نہ اپنی طرف سے بات کرنے میں کھائی' نہ دوسرے کا کلام نقل کرتے ہوئے-

اَلْقُرْاٰنُ ذِكْرٌ فَذَكِّرُوْهُ- قرآن بڑا شریف کلام ہے عزت والا' اس کی عزت کرو!

اِذَا غَلَبَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَا- جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو دونوں کا بچہ نر پیدا ہوتا ہے (یعنی لڑکا' نرینہ اولاد)-

اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ- جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو وہ اللہ کے حکم سے نر بچہ جنتی ہے- (اگر عورت کا پانی غالب آتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے- اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نطفہ میں مرد اور عورت دونوں کے پانی شامل ہوتے ہیں)-

هَبِلَتْ اُمُّهٗ لَقَدْ اَذْكَرَتْ بِهٖ- اس کی ماں اس پر روئے اس نے اس کو نر جنا (اچھا ڈانڈ کا مضبوط)-

وَاللّٰهِ مَا وَلَدَتِ النِّسَاءُ اَذْكَرَمِنْكَ- خدا کی قسم عورتوں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی مرد نہیں جنا (یعنی جوان مرد بہادر اپنے عزم کو پورا کرنے والا یہ طارق نے عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں کہا)-

اِبْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ- دو برس کا نر اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو (ابن خود نر کو کہتے ہیں' تو ذَكَرٌ تاکید کے لئے ہے- بعض نے کہا جانوروں میں ابن کا اطلاق مادہ پر بھی ہوتا ہے- جیسے

ابن آوی (گیدڑ) ابن عرس (نیولہ) پر اس لئے "ذکر" کہہ کر اشکال رفع کر دیا)۔

اِبْنُ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ۔ ایک برس کے نر اونٹ (ذکور کا جر علی الجوار ہے۔ ایک روایت میں ذکورا ہے)

لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ۔ جو مرد نزدیک رشتہ کا ہو اس کے لئے (حالانکہ مرد نر ہی ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذکر تاکید ہوگی۔ بعض نے کہا ذکر اس لئے فرمایا کہ خنثیٰ نکل جائے جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوتی ہیں یا اس لئے کہ عصبہ ہونے کی تخصیص نر سے ثابت کریں یعنی عورت عصبہ بنفسہا نہیں ہو سکتی یا اس لئے کہ کوئی مرد کو بالغ سے خاص نہ سمجھے)۔

كَانَ يَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِهٖ وَيَغْتَسِلُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَذْكَرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کا دورہ کرتے (ہر ایک سے صحبت کرتے) پھر ہر بار غسل کرتے اور فرماتے یہ غسل کرنا باہ کو تیز کرتا ہے (کیونکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے حرارت غریزی بڑھتی ہے اور باہ کو تحریک ہوتی ہے۔ اس حدیث سے آنحضرتؐ کی قوت رجولیت معلوم کرنا چاہیے، اس وقت جب آپؐ کی عمر شریف پچاس سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور ایسی قوت کے ساتھ آپ نے عین شباب میں ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی۔ اس موقعہ پر مجھ کو ایک نقل یاد آئی۔ مولوی علی رضا خاں صاحب ایم۔ اے جو ایک متدین حق پرست عہدہ دار تھے، ان سے اور مولوی چراغ علی صاحب شاگرد رشید سرسید سے تعدد ازواج کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران میں مولوی چراغ علی صاحب نے کہا کہ ایک عورت مرد کے لئے بہت کافی ہے۔ مولوی علی رضا خان نے فرمایا، ہاں جو کوئی ہیز اور کم قوت ہو اس کے لئے کافی ہے مگر یہ کیا ظلم ہے کہ ایک ہیز ڈھیلا تمام دنیا کو اپنے اوپر قیاس کرے، اس پر بہت ہنسی ہوئی اور مولوی چراغ علی صاحب خاموش ہو رہے)۔

كَانَ يَتَطَيَّبُ بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ۔ آنحضرتؐ مردوں کی خوشبو کا استعمال کرتے (جس میں رنگ نہیں ہوتا، جیسے مشک عود اور عنبر وغیرہ۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو، جیسے زعفران، مہندی اور کسم وغیرہ)۔

كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّيْبِ۔ صحابہؓ عورتوں کی خوشبو کو (جس میں رنگ ہوتا ہے) مردوں کے لئے مکروہ جانتے تھے (جیسے مہندی زعفران وغیرہ۔ مگر نکاح کے وقت مکروہ نہیں، جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اِنَّ عَبْدًا اَبْصَرَ جَارِيَةً لِسَيِّدِهٖ فَغَارَ السَّيِّدُ فَجَبَّ مَذَاكِيْرَهٗ۔ ایک غلام نے مالک کی لونڈی پر نظر ڈالی، مالک کو غیرت آئی اس نے غلام کی (قوت) مردمی کے آلے کٹوا دیئے (یعنی اس کو ہیجڑا کر دیا)۔

فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ۔ مردمی کے اعضاء کو دھویا (یعنی ذکر اور خصیوں اور ران کے حوالے کو)۔

فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ۔ میں نے سلیمانؑ کی دعا یاد کی (انہوں نے کہا تھا مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو قیامت تک نہ ملے، اس خیال سے آپ نے شیطان کو چھوڑ دیا، ورنہ آپ اس کو باندھ دیتے اور سب لوگ اس کو دیکھتے اس حدیث سے شیطان کا مجسم اور موجود ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کا رد ہے۔

وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثُ يُذْكَرُ مَعَ النُّهْبَةِ۔ اور حدیث کو لوٹ کے ساتھ بیان کیا (یعنی اس میں لوٹ کا ذکر کیا۔)

فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ۔ تو میرا پیغام اس کو دے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَهَا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو پیغام دیا ہے۔

لِيُذَكِّرَهٗ مِنْ كَذَا۔ اس کو فلاں فلاں باتیں یاد دلانے کو (جن کا خیال نماز سے پیشتر نہیں آتا تھا، نماز میں شیطان یاد دلاتا ہے)۔

اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کو پڑھتے رہو یاد کرتے رہو۔

جَارِيَةٌ تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَامَضٰی۔ تمہاری شادی ایک جوان چھوکری سے کر دیں جو تم کو کچھ گزری ہوئی باتیں یاد دلا دے (یعنی جوانی کے مزے اور چونچلے)۔

فَلَانَةٌ تَذْكُرُ۔ فلاں عورت حضرت عائشہؓ کی تعریف کرتی

تھی کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہیں- یافُلَانَةٌ تُذْكَرُ یعنی فلاح عورت کی تعریف کی جاتی ہے)-

اِجْتَمَعْنَ وَذَكَرْنَ - آپ کی سب بیویاں جمع ہوئیں' اور اس بات کا ذکر نکالا (کہ لوگ آپ کو اسی دن تحفے بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہؓ کی باری ہوتی ہے)-

ذَكَرْتُهُ بِطَاؤسَ فَقَالَ تَزْرَعْ - میں نے مزارعت کا بیان طاؤسؒ سے کیا (کہ لوگ اس کو جائز جانتے ہیں) انہوں نے کہا تو مزارعت کر-

ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ - تو نے ہر دن ہم کو یاد الٰہی میں رکھا-

اِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهُ جُنُبٌ فَخَرَجَ كَمَا هُوَ - جب کسی کو مسجد میں جانے کے بعد یاد آئے کہ اس کو نہانے کی حاجت ہے' تو اسی طرح جس حال میں ہو نکل جائے اور غسل کرے-

ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ - لوگوں نے آگ اور نرسنگے کا ذکر کیا (کسی نے کہا بلندی پر آگ روشن کر دیا کرو اس کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ نماز تیار ہے- کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح بگل بجا دیا کرو-)

ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - اس شخص (یعنی حضرت علیؓ) نے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یاد دلا دی (آپ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہونے پر تکبیر کہا کرتے' لیکن حضرت عثمانؓ ضعیف یا کبرسنی کی وجہ سے یہ تکبیریں آہستہ کہتے ہوں گے' معاویہؓ کو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ تکبیریں ترک کر دیں تو معاویہؓ نے ان کی پیروی کی اور زیاد نے معاویہؓ کی پیروی کی' حضرت علیؓ نے سنت کے موافق نماز پڑھائی اور یہ تکبیریں پکار کر کہیں)-

كَانَ اَبُوْ قِلَابَةَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَبْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَذَكَرُوْا - ابوقلابہ عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے قسامت کا ذکر کیا-

اَمَا تَسْتَحِيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا - آپ شرم نہیں کرتے اس سے کہ یہ عورت کوئی ایسی بات بیان کرے (جو آپ کے زنانہ کی شان کے خلاف ہو-)

وَبَقِيَتْ حَتّٰى ذُكِرَ - ام خالد زندہ رہیں یہاں تک کہ اس قمیص کا تذکرہ ہونے لگا (جو آنحضرتؐ نے ان کو پہنایا تھا کیونکہ وہ خلاف عادت بہت دنوں تک چلتا رہا)-

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَرَفَعَهُ وَلَا يُهْجَرُ اِلَّا فِي الْبَيْتِ - معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً اس طرح منقول ہے کہ گھر ہی میں ہجران ہے (یعنی چھوڑ دینا) بعض نسخوں میں رَفْعُهُ بلا واو ہے تو يُذْكَرُ کا مفعول مالم یسم فاعلہ وہی ہوگا)-

وَذَكَرَ جِيْرَ انَهُ - اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا (گویا نماز سے پہلے قربانی کر لینے کی یہ وجہ بیان کی)-

وَلَا يَذْكُرُهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ - اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے' اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا-

مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ - اس شخص کی مثال جو حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے (حق تعالیٰ کی یاد' نماز اور تلاوت قرآن اور حدیث وتدریس اور تالیف وترجمہ کتب و دین اور سعی اقامت دین سب پر محیط ہے)

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ - جو لوگ تم میں مر جائیں ان کی خوبیاں بیان کرو (برائیوں کا ذکر نہ کرو!)

وَاذْكُرْبِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ - جب تو ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-'' پڑھے تو دل میں یہ خواہش کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو راستہ بتلائے اور راستہ بھی کیسا تیر کی طرح سیدھا (خالص سچا راستہ جس میں ذرا بھی کجی اور غلطی نہ ہو)-

فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ - وہاں کی خوشبو بیان کی اور مشک کا ذکر کیا (گویا اس خوشبو کو مشک سے تشبیہ دی)-

اَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِيْ - جب بندہ میری یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں (یعنی توفیق اور امانت اور مدد سے) (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذات الٰہی زمین پر ہے کیونکہ اگر یہ مراد ہوتی تو ذکر کی تخصیص لغو ہو جاتی - امام ابن تیمیہ نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور پھر ہمارے ساتھ بھی ہے یہ معیت تو عمومی ہے اب

جہاں یہ آیا ہے کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے یا نیکوں کے ساتھ تو اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنے فضل وکرم اور عنایت و اعانت اور امداد اور توفیق خیر سے)۔

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔ اللہ کو تنہائی میں یاد کیا پھر اس کی آنکھیں بہہ نکلیں (اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو دیا)۔

اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ لِاِ قَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ کنکریاں مارنا یا صفا مروی میں سعی کرنا اللہ کی یاد قائم کرنے کے لئے ہے (سب حرکات سے مقصود ذکر الٰہی ہے کنکریاں مارنے سے غرض یہ ہے کہ شیطان پر خاک ڈالی)۔

كَتَبَ فِي الذِّكْرِ۔ لوح محفوظ میں لکھا۔

اِذَا رُأُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) جب ان کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے (کیونکہ ان کے چہرے پر محبت الٰہی اور ذوق وشوق کے ایسے انوار ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کا دل بے اختیار پروردگار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ یہ اولیاء اللہ کی شناخت آپ نے ایسی بیان فرمادی ہے کہ ہر ایک آدمی سچے ولی کو جھوٹے مدعی ولایت سے ممیّز کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقبول بندوں کا دیکھنا بھی ذکر اور عبادت الٰہی میں داخل ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے)۔

فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ اَحَدَهُمَا۔ مجھ سے بیان کیا گیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے (آنحضرت سے پوچھا)

وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْاِنَاثًا۔ عقیقہ کے جانور نر ہوں یا مادہ کچھ قباحت نہیں۔ اسی طرح قربانی کے جانور بھی۔

كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ۔ مجھ کو بے وضو اللہ کا یاد کرنا اچھا معلوم نہ ہوا (اس وجہ سے میں نے سلام کا جواب دینے میں تاخیر کی کیونکہ میں بے وضو تھا' اس حدیث سے یہ نکلا کہ ذکر الٰہی کے لیے طہارت مستحب ہے۔ حالانکہ سلام علیکم کے جواب میں ذکر الٰہی نہیں ہے کیونکہ وعلیکم السلام کے معنی یہ ہیں کہ تم سلامت رہو مگر چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے اس لیے باطہارت جواب دینا آپ نے مناسب سمجھا۔ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت اللہ کی یاد ہر حال میں کرتے رہتے اس لیے تلاوت قرآن یا دوسرے اذکار حالت حدث میں جائز ہیں' اولیٰ یہی ہے کہ طہارت کے ساتھ کئے جائیں)۔

قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ۔ (آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا' کیا میں تم کو وہ بات بتلاؤں جو اللہ کی راہ میں سونا' چاندی خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتلایئے ارشاد فرمایا) اللہ کی یاد (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر اور مقصود اصلی ہے)۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ سب ذکروں میں افضل لا الہ الا اللہ ہے (یعنی کلمہ توحید۔ پھر سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر) اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ صرف اللہ اللہ! کہنا کیسا ہے۔ حضرات صوفیہ نے اس کو بھی ذکر الٰہی میں داخل کیا ہے اور اس آیت سے دلیل لی ہے **قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ** اور علمائے ظاہر کہتے ہیں کہ صرف اسم ذات کا ذکر آنحضرتؐ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے اور اس آیت کا منشاء یہ نہیں ہے کہ اللہ! اللہ کہتا رہ' بلکہ وہ جواب ہی اس سوال کا **قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاءَ بِهٖ مُوْسٰى الاية** یعنی تو کہہ دے کہ اللہ ہی نے اس کتاب کو اتارا۔ تو بہتر یہی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے' یعنی نفی و اثبات کا کلمہ ذکر کے لئے اختیار کرے تا کہ فریقین کے نزدیک ماجور اور مثاب ہو۔ میں کہتا ہوں حضرات صوفیہ اس حدیث سے دلیل لے سکتے ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا۔ اور شاید علمائے ظاہر نے اس حدث پر خیال نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں ہے۔

مَنْ ذُكِرَ وَعُبِدَ وَابْتُغِيَ۔ جو ذکر کیا گیا پوجا گیا ڈھونڈھا گیا۔

وَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ۔ آنحضرتؐ نے کافر کی موت کی سختی کا حال بیان کیا۔ اس کے بعد یہ فرمایا کہ اس کی

روح لوٹائی جاتی ہے-

ذُكْرٌ - یاد رکھنا-

ذَكْرٌ - ذکر پر مارنا-

اَعُوْذُ مِنَ الذِّكْرِ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں میں ذلت اور رسوائی سے کہ لوگ برائی کے ساتھ میرا تذکرہ کریں-

فَكَانَ كَلَامُهُمْ ذِكْرًا - ان کا کلام ذکر الٰہی ہوگا-

كُنْتُ ذَكُوْرًا فَصِرْتُ نَسِيًّا - میں یاد رکھنے والا تھا اب بہت بھولنے والا ہوگیا ہوں-

ذَكًا یا ذُكُوٌّ یا ذَكَاءٌ - آگ کا روشن ہونا' شعلے مارنا' ذہن کا تیز ہونا-

ذَكٰوةٌ - جانور کا ذبح کرنا-

ذُكَاءٌ - آفتاب-

ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ - پیٹ کے بچہ کی ذکوٰۃ اس کی ماں کی ذکوۃ ہے (بچہ کو علیحدہ ذبح کرنے کی حاجت نہیں بعض نے ذَكٰوةُ اُمِّهٖ پڑھا ہے تو اس قرأت سے معنی یہ ہوں گے کہ پیٹ کے بچہ کی ذکوٰۃ اس کی ماں کی طرح ذبح کرنا چاہیئے بعض نے ذَكٰوةَ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةَ اُمِّهٖ دونوں کو منصوب روایت کیا ہے' معنی وہی ہیں-)

مجمع البحار میں ہے کہ کسی صحابی یا تابعی سے یہ منقول نہیں ہے کہ پیٹ کے بچہ کو دوبارہ ذبح کرنا چاہیئے' صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے-

كُلْ مَا اَمْسَكَتْ عَلَيْكَ كِلَابُكَ ذَكِيًّا اَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ - تیرے تمام کتے (جن کو تو نے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو) جس جانور کو پکڑ لیں اس کو کھا' خواہ وہ ذبح کیا جائے (مثلاً تو اس کو زندہ پائے اور ذبح کرلے) یا ذبح نہ کیا جائے (مثلاً کتا اس کو مار ڈالے تیرے ہاتھ آنے سے پہلے) اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کتے کا جوٹھا پاک ہے اور کتا نجس نہیں ہے ورنہ آپ یہ حکم فرماتے کہ اس جانور کو دھو کر کھاؤ! اور دھونے سے بھی کیا ہوتا جب اس کی نجاست رگوں اور خون میں سرایت کر جاتی - دوسرے اگر اس کا منہ نجس ہوتا تو اس کا شکار حلال نہ ہوتا' اس لئے کہ اس کا لعاب جانور کے رگ و پوست میں گھس جاتا ہے جو دھونے سے بھی نہیں نکل سکتا - امام بخاری اور محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے-لیکن جمہور علماء کتے کے جھوٹے کو نجس کہتے ہیں اور اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی لگا کر ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ (اس لحاظ سے کہ بعض کہتے کے منہ میں زہر ہوتا ہے- اگر نجاست کی وجہ سے ہوتا تو تین بار دھونا کافی سمجھا جاتا اور مٹی سے رگڑنے کی ضرورت نہ ہوتی - دوسرے سور جو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے' اس کا جھوٹا سات بار سے بھی زیادہ دھونے کا حکم ہوتا' حالانکہ ایسا کوئی حکم شارع نے نہیں دیا)-

ذَكَاةُ الْاَرْضِ يُبْسُهَا - زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے (یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے)-

قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا - اس کی ہوا نے مجھ کو زہر آلود کر دیا اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا دیا-

ذَكَتِ النَّارُ تَذْكُوْ ذَكًا - جب آگ شعلے مارنے لگی-

قَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ - اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو آدمیوں کے لئے پاک کر دیا (اس کے ذبح کرنے کی حاجت نہیں)-

دِبَاغُهَا ذَكٰوتُهَا - کھال کی دباغت کرنا گویا جانور کو ذبح کرنا ہے (جیسے جانور ذبح سے پاک اور حلال ہو جاتا ہے- ویسے ہی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے-خواہ کھال حلال جانور کی ہو یا حرام جانور کی یا مردار کی' سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور بعض نے سور اور آدمی کی کھال کو مستثنیٰ رکھا ہے مگر اس استثناء پر کوئی دلیل نہیں ہے- بات یہ ہے کہ سور کی کھال جدا ہی نہیں ہوسکتی اور اسی طرح آدمی کی بھی-مگر کسی طور سے اگر جدا کر لی جائے اور دباغت کرلیں تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے مگر اس کا استعمال مکروہ ہو گا- اس لئے کہ آدمی معزز اور محترم ہے اس کے ہر جز و بدن کو زمین میں دفن کر دینا چاہیئے- ناگزیر حالت میں اگر معالجہ کے لئے آدمی کی کھال کی ضرورت ہو تو دباغت کے بعد اس کے پاک ہو جانے میں کوئی شک نہیں' جیسے اس کی ہڈی اور بال وغیرہ کہ وہ بھی پاک ہیں)-

كُلُّ يَابِسٍ ذَكِيٌّ - ہر خشک چیز پاک ہے-

قَبْرُ عَلِيٍّ بَيْنَ ذَكَوَاتٍ بِيضٍ - حضرت علیؓ کی قبر سفید مشتعل کنکروں کے درمیان ہے-

ذَكْوَانٌ - ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے-

ذَكِيٌّ - ذہین، روشن طبع (اس کے مقابل غَبِيٌّ ہے-)

باب الذال مع اللام

ذَلْذَلَةٌ یا تَذَلْذُلٌ - مضطرب ہونا، ہلنا، لٹک جانا-

يَخْرُجُ مِنْ ثَدْيِهٖ يَتَذَلْذَلُ - اس کے پستان سے نکل کر تھل تھل کرتا ہوگا (یہ ماخوذ ہے ذَلَاذِلُ الثَّوْبِ سے یعنی کپڑے کا نیچا کنارہ جو لٹکتا ہو- محیط میں ہے کہ ذَلْذِلٌ اور ذَلْذِلَةٌ اور ذُلْذُلٌ اور ذُلْذَلٌ اور ذِلْذِلٌ اور ذُلْذِلَةٌ سب کے یہی معنی ہیں- بعض نے کہا ذَلَاذِل وہ کپڑے تلے اوپر پہنے جائیں اوپر والا کپڑا نیچے والے سے چھوٹا ہوتا کہ دیکھنے والوں کی نظر سب پر پڑے-)

ذَلَفٌ - ناک چھوٹی ہونا، اس کی نوک برابر ہونا یا ناک موٹی اور چھوٹی ہونا نتھنے پھیلے ہوئے-

اَذْلَفُ - جس شخص کی ناک چھوٹی یا چپٹی ہو-

ذُلْفٌ اَذْلَفُ کی جمع ہے (جیسے حدیث میں ہے کہ

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفُ الْاُنُفِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چھوٹی اس کی نوک برابر ہوگی (مراد ترک لوگ ہیں)-

ذَلْقٌ - پرندے کا بیٹ کرنا- جیسے زَرْقٌ اور ذَرْقٌ اور سَلْخٌ ہے- تیز ہونا، تیز کرنا، ناتوان کرنا-

ذَلَقٌ - تیز ہونا، روشن کرنا، گھبرانا، پیاس سے مرنے کے قریب ہونا-

ذَلَاقَةٌ - تیزی (ذَلَقٌ سے ہی مشتق ہے)-

ذَلِيْقُ اللِّسَانِ - تیز زبان اور بہت باتیں کرنے والا (چنانچہ کہتے ہیں!

فُلَانٌ ذَلِيْقُ اللِّسَانِ یا طَلِيْقُ اللِّسَانِ فَصِيْحُ الْبَيَانِ - وہ بڑا زبان آور، زبان دراز فصاحت کے ساتھ تقریر کرنے والا ہے-

لِسَانٌ ذَلْقٌ طَلْقٌ - تیز زبان بڑی چلتی ہوئی-

فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ - جب پتھروں کی مار نے ان کو (یعنی ماعز اسلمی کو) بے قرار کردیا یا ناتوان کردیا-

كَانَتْ تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَذْلَقَهَا الصَّوْمُ - حضرت عائشہ سفر میں بھی روزہ رکھتیں، یہاں تک کہ روزہ نے ان کو گھلا دیا (ضعیف کردیا کمزور کردیا)-

اِنَّهٗ ذَلِقَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَطَشِ - وہ احد کے دن پیاس کی وجہ سے مرنے لگے-

اَذْلَقَنِيَ الْبَلَاءُ فَتَكَلَّمْتُ (حضرت ایوب نے اپنی دعا میں عرض کیا) تیری آزمائش نے مجھ کو مجبور کردیا، آخر میں نے عرض کیا (صبر کی انتہا ہوگئی، اب صبر نہ کرسکا)-

يَكْسَعُهَا بِقَائِمِ السَّيْفِ حَتّٰى اَذْلَقَهٗ - تلوار کے قبضے (مٹھے) سے مارتے رہے یہاں تک کہ اس کو بے قرار کردیا-

جَاءَتِ الرَّحِيْمُ فَتَكَلَّمْتُ بِلِسَانٍ ذُلَقٍ طُلَقٍ ناطہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور بڑی تیز اور چلتی ہوئی زبان سے اس نے بات کی اہل عرب کہتے ہیں-

لِسَانٌ طَلِقٌ ذَلِقٌ یا طُلُقٌ ذُلُقٌ یا طَلِيْقٌ ذَلِيْقٌ یا طُلُقٌ ذُلَقٌ - (سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی) تیز اور چلتی ہوئی زبان-

ذَلَقُ كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز کی دھار-

عَلٰى حَدِّ سِنَانٍ مُّذَلَّقٍ - جیسے تیز نیزہ کی انی (نوک) (مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنے شوہر کے پاس رہنا ایسا ہے جیسے نیزے کی نوک یا تلوار کی دھار پر رہنا- یعنی بالکل بے قراری اور اضطراب کے ساتھ)-

فَكَسَرْتُ حَجَرًا وَّ حَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ - میں نے ایک پتھر توڑا اور اس کو صاف کیا وہ تیز ہوگیا (یعنی نہ دھار دار ہوگیا، کاٹنے لگا)-

اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِيْجَ وَنَنْحَرِ الْمِذْ لَاقَةَ الرُّفْدَا - کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنی کو جس کے دودھ سے برتن بھر جاتے ہیں نہیں کاٹا-

ذُلْقِيَةٌ- ایک شہر ہے ملک روم میں (حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں اس کا ذکر ہے-)

ذَوْلَقِيَةٌ- تین حروف ہیں را اور لام اور نون- (شفوية تین دوسرے حروف کو کہتے ہیں! با اور میم اور فاء)

ذُلٌّ یا ذَلَالَةٌ یا مَذَلَّةٌ یا ذَلَالَةٌ یا ذِلَّةٌ- رسوائی بے عزتی (یہ ضد ہے عِزَّةٌ کی)-

تَذْلِيْلٌ اور اِذْلَالٌ- آسان کرنا' تابعدار کرنا' ذلیل کرنا-

تَذَلُّلٌ- تواضع' فروتنی' تابعدار ہو جانا-

اَلْمُذِلُّ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- یعنی ذلیل کرنے والا جیسے مُعِزٌّ عزت دینے والا-

كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُذَلَّلٍ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ- ابوالدحداح کے کتنے خوشے ہیں کھجور کے جو تذلیل کیے گئے (تذلیل اس کو کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں کھجور کے پھل نمودار ہوتے ہیں تو عرب لوگ ان میں ڈالیوں کی طرف سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ توڑنے میں آسانی ہو- ایک روایت میں عَذْقٍ ہے بہ فتحہ عین جو کھجور کے درخت کو کہتے ہیں' تو معنی یہ ہوں گے کہ ابوالدحداح کے لیے کھجور کے کتنے درخت ہیں جن کا میوہ لینا آسان کر دیا گیا ہے یعنی ان کا میوہ زمین سے قریب ہے ہر شخص بہ آسانی توڑ سکتا ہے)-

يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِمَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَاضِيْ- مدینہ کو اچھی طرح میوے نزدیک لٹکے ہوئے چھوڑ کر چلے جائیں گے' صرف جنگلی جانور وہاں اکٹھا ہوں گے (آدمی کوئی نہ رہے گا)-

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ذُلُلَ السَّحَابِ- یا اللہ! ہم کو ان بادلوں سے پانی پلا جو نرم ہوں (نہ ان میں چمک ہو نہ گرج)-

ذُلُلٌ جمع ہے ذَلُوْلٌ کی- یعنی نرم' ملائم' ہموار اس کی ضد صَعْبٌ ہے یعنی سخت یہ ذِلٌّ کسرہ ذال سے مشتق ہے-

اِنَّهٗ خُيِّرَ فِيْ رُكُوْبِهٖ بَيْنَ ذُلُلِ السَّحَابِ وَصِعَابِهٖ فَاخْتَارَ ذُلُلَهٗ- ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم ملائم بادل (جن میں گرج اور چمک نہ ہو) اختیار کرو یا سخت (جن میں گرج اور چمک ہو) انھوں نے نرم ملائم بادلوں کو پسند کیا-

مَامِنْ شَيْءٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَقَدْ جَاءَ عَلٰى اَذْلَالِهٖ- اللہ کی کتاب میں جو آیت ہے وہ اپنے صاف سیدھے رستوں پر آئی ہے-

اَذْلَالٌ- جمع ہے ذِلٌّ کی کسرہ ذال (اہل عرب کہتے ہیں)- رَكِبُوْا اَذِلَّ الطَّرِيْقِ- اچھے صاف رستے میں گئے-)

اِذَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُنْفِذُ فِيْكُمُ الْاَمْرَ فَانْفِذُوْهُ عَلٰى اَذْلَالِهٖ (زیاد بن ابی سفیان نے خطبہ سنایا تو کہا) جب تم دیکھو میں تم کو کوئی حکم دوں تو اس کو عمدہ رستوں پر چلاؤ (یعنی تدبیر اور دانائی سے اس حکم کو نافذ کرو)-

بَعْضَ الذُّلِّ اَلْقٰى لِلْاَهْلِ وَالْمَالِ- کبھی ذلت آدمی کے مال اور اہل وعیال کو باقی رکھتی ہے (جب ایک ظالم اس پر ظلم کرے اور اس سے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی ذلت پر صبر کرے اور خاموش رہے تو! اس کا جان و مال محفوظ رہے گا! اور اگر غصہ کر کے اپنی عزت بحال رکھنا چاہے تو جان اور مال کے تلف ہونے کی پرواہ نہ کرنی چاہیے-)

كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُسْتَذَلُّوْا ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے تھے-

مَوْتُ الْعِزِّ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاةِ الذُّلِّ- عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہتر ہے (اردو میں ایک مثال ہے مال صدقہ جان و جان صدقہ آبرو- شریف آدمی جان دینا بہتر سمجھے گا مگر ذلت کو گوارا نہ کرے گا' اسی طرح عزت دار قوم لڑ کر مر جانا پسند کرے گی مگر غلامی کے ساتھ جینا گوارا نہ کرے گی)-

اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ- (جب جہاد چھوڑ دیں گے تو) اللہ ان پر ذلت بھیجے گا (کیونکہ جب کھیتی باڑی میں مصروف ہوئے تو رعیت بنے رہے' اب حاکم ان پر طرح طرح کے ظلم کریں گے اور خدا کے دیے ہوئے قانون سے لاپروا ہو کر اپنا قانون ان پر چلائیں گے وہ اس کو گوارا کریں گے اور ذلت کی زندگی گزارتے رہیں گے کیونکہ اللہ کے قانون کے لیے جہاد ترک کر چکے ہوں گے)-

اَلذُّلُّ فِيْ نَوَاصِي الْبَقَرِ- گائے بیل کی پیشانی میں ذلت دھری ہوئی ہے (کیونکہ گائے بیل وہی لوگ زیادہ رکھتے ہیں جو

رعایا اور زراعت پیشہ ہوں ایسے لوگ ہمیشہ ملکوں کے محکوم اور تختہ مشق بنے رہتے ہیں-اس کے برخلاف عزت اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی میں ہے کیونکہ گھوڑوں کے سوار سپاہی اور محنت کش جنگی لوگ ہوتے ہیں وہ دوسرں پر حکومت کرتے ہیں نہ یہ کہ محکومی کی زندگی بسر کریں)-

حَائِطٌ ذَلِيْلٌ -پست دیوار-

بَيْتٌ ذَلِيْلٌ -پست کوٹھری (جس کی چھت نیچی ہو)-

لَايَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَه -مومن کو نہیں چاہئے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے (بلکہ پروردگار پر بھروسہ کر کے اپنی عزت کو قائم اور اپنے مقام کی مدافعت کرنا چاہئے' اگر مارے گئے یا قید ہوئے تو سبحان اللہ-اپنے ایمان اور حق وسچائی کی حمایت اور طرف داری میں اہل باطل کی جانب سے جو تکلیف لاحق ہو وہ ایک مومن کے لیے قند سے زیادہ شیریں ہونی چاہیے)-

اُمُوْرُاللّٰهِ جَارِيَةٌ عَلٰى اَذْلَالِهَا- اللہ کے کام اپنے مناسب راستوں پر جاری ہیں یا معمولی راستوں پر-

تَذِلُّ الْاُمُوْرُ لِلْمَقَادِيْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ الْحَتْفُ فِي التَّدْبِيْرِ -سب کام تقدیر کے تابع ہیں کبھی آدمی کی موت اس کی تدبیر ہی سے ہوتی ہے (وہ موت سے بچنے کی ایک تدبیر کرتا ہے لیکن اس کی موت اسی میں مقدور ہوتی ہے' تدبیر الٹی پڑتی ہے-اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر چھوڑ دینا چاہیے نہیں تدبیر دل کھول کر اور جان توڑ کر کرنا چاہیے مگر بھروسہ اللہ کی تدبیر پر رکھنا چاہیے' اپنے ساز وسامان اور ذرائع ووسائل پر یا اصابت رائے پر مغرور نہ ہونا چاہیے-اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب تدبیر کر کے ناکامی ہوتی ہے تو زیادہ رنج نہیں ہوتا آدمی صابر اور شاکر رہتا ہے یہ سمجھ لیتا ہے کہ ہمارے مقدر میں کامیابی نہ تھی اور جو لوگ تقدیر الٰہی پر ایمان نہیں رکھتے' صرف تدبیر پر نازاں رہتے ہیں جب ان کی تدبیر نہیں چلتی تو بسا اوقات خودکشی کر لیتے اور جان دیدیتے ہیں-)

ذَلِيٌّ -چلنا-

اِذْلَوْلٰى -دوڑا' چلا-

مَاهُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ قَائِلًا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاذْلَوْلَيْتُ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَه -میں نے ایک کہنے والے کا کہنا سنا کہ اللہ کے رسول گزر گئے' یہ سنتے ہی میں بھاگی (دوڑ کر چلی) اور میں نے آپ کا چہرہ (منور) دیکھا-

باب الذال مع الميم

ذَمْرٌ -ملامت کرنا' ابھارنا' برانگیختہ کرنا-

تَذْمِيْرٌ -اندازہ کرنا (بہ معنی تَقْدِيْر ہے)-

تَذَامُرٌ -لڑائی پر ابھارنا-

تَذَمُّرٌ -ایک فوت شدہ چیز پر اپنے آپ کو ملامت کرنا- غصہ ہونا' ڈرانا-

ذِمَارٌ -جس کی آدمی کو حفاظت کرنی چاہیے (جیسے عزت آبرو' عصمت زناں ونگہداشت اطفال وغیرہ)-

اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ فَضَحَ الذِّمَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (حضرت علی نے کہا) عثمان نے تو ذمار کو رسوا کیا (جبھی تو جنگ احد میں آنحضرت کو چھوڑ کر بھاگ گئے) آنحضرت نے فرمایا خاموش رہ-

حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ -ذمار کا دن کیا عمدہ دن ہے (یہ ابوسفیان کا قول ہے-یعنی جنگ کا دن جس دن آدمی ان چیزوں کی حفاظت کرتا ہے جن کی حفاظت اس پر لازم ہے)-

فَخَرَجَ يَتَذَمَّرُ - پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا نکلا-

اِنَّه كَانَ يَتَذَمَّرُ عَلٰى رَبِّهٖ -حضرت موسیٰ اپنے پروردگار پر جرأت کرتے تھے (یعنی بے تکلف معروضہ کرتے تھے-کبھی جذبات میں وہ باتیں منہ سے نکال بیٹھتے تھے جو دوسرے لوگ ہر گز بارگاہ الوہیت میں منہ سے نکال سکتے-جیسے رَبَّنَا اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَه زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا' الا یتہ یا اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ- یہ باتیں حضرت موسیٰ ہی کو سزاوار تھیں' جو پروردگار کے خاص پر وردہ غلام اور لاڈلے تھے)-

اِذَا اُمُّه تَذْمُرُه وَتَسُبُّه -(حضرت طلحہ جب مسلمان ہوئے تو) ان کی ماں ان پر غصہ کرنے لگیں' ان کو برا کہنے لگیں یا

ان کو اسلام سے پھر جانے پر ابھارنے لگیں۔

وَاُمُّ اَیْمَنَ تَذْمُرُ وَتَصْخَبُ۔ ام ایمن (آنحضرت کی آیا' کھلائی) غصہ کرنے اور غل مچانے لگیں (ایک روایت میں تذمر ہے)۔

فَجَاءَ عُمَرُ ذَامِرًا۔ اتنے میں حضرت عمرؓ ڈراتے ہوئے آئے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْذَمَرَ حِزْبَہٗ۔ شیطان نے اپنے گروہ کو ہمت دلائی اُبھارا۔

فَتَذَا مَرَ الْمُشْرِکُوْنَ وَقَالُوْا ھَلاَّ کُنَّا حَمَلْنَا عَلَیْھِمْ وَھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ اب مشرکین پچھتانے لگے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے (بڑی غلطی کی) مسلمانوں پر اس وقت حملہ کیوں نہیں کیا جب وہ نماز میں تھے (ارے بیوقوفو! یہ انتہائی نامردی ہے کہ ایک شخص خدا کی عبادت میں مصروف ہو اور تم اس کو غافل پا کر اس پر حملہ کرو)۔

فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلٰی مُذَمَّرِ اَبِیْ جَھْلٍ۔ میں نے ابوجہل کے کندھے یا گردن پر پاؤں رکھا (وہ مردود زخمی حالت میں پڑا تھا)۔

ذَمَارٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے ملک یمن میں جو مقام صنعا سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔

ذَمَلٌ یا ذُمُوْلٌ یا ذَمِیْلٌ یا ذَمَلاَنٌ۔ اونٹ کی ایک قسم کی چال (رفتار) ہے جو ''عنق'' سے زیادہ ہے۔

یَسِیْرُ ذَمِیْلاً۔ نرم چال چلتا ہے۔

ذَمٌّ یا مَذَمَّۃٌ۔ برائی کرنا (یہ ضد ہے مدح کی)۔

ذِمَّۃٌ۔ عہد' امانت اور ضمانت۔

تَذْمِیْمٌ۔ بہت برائی کرنا (نہایہ میں ہے کہ ''ذمہ'' اور ''ذمام'' دونوں کے معنی عہد اور امان اور ضمانت اور حرمت اور حق۔ اور جو کافر دارالاسلام میں امن سے رہتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں' ان کو ذمی اور ''اھل الذمہ'' کہتے ہیں' اس لئے کہ وہ اسلامی ریاست میں حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں)۔

یَسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ۔ ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے (اب دوسرے مسلمانوں کو اس کی امان کو توڑنا جائز نہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک غلام کی امان سارے کافروں کے لشکر پر جائز رکھی (سبحان اللہ اسلام کیسا عمدہ دین ہے جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو برابر حق اور مساوی عزت اور حرمت حاصل ہے اور مسلمانوں کو عہد پورا کرنے کی کیسی تاکید ہے دغابازی اور عہد شکنی یہ اسلام کا شیوہ نہیں بلکہ کافروں کی خصلت ہے)۔

ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ۔ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے (ادنیٰ کرے یا اعلیٰ ہر ایک کا ذمہ صحیح اور واجب الایفاء ہے)۔

اُوْصِیْہِ بِذِمَّۃٍ۔ میرے بعد جو خلیفہ ہو' میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اہل ذمہ کا ذمہ پورا کرے (ان کو ہر طرح امان میں رکھے' اگر کوئی دشمن ان پر چڑھ کر آئے تو ان کو بچائے)۔

اَقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ ہم کو امن کے ساتھ اپنے گھر بار میں لوٹا دو۔

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ۔ اس سے اللہ کی امان اٹھ گئی (اور اب اللہ اس کو ذلیل اور خوار اور ہلاک کرے گا)۔

لاَتَشْتَرُوْا رَقِیْقَ اَھْلِ الذِّمَّۃِ وَاَرَاضِیْھِمْ۔ ذمی کافروں کے غلام لونڈی اور زمینیں نہ خریدو (کیونکہ جب وہ اچھے حال اور ثروت میں ہوں گے' تو مسلمانوں کو زیادہ جزیہ (ٹیکس) وصول ہو گا' اگر مسلمان ان کی جائیدادیں خرید لیں گے تو وہ اپنے تئیں مفلس ظاہر کر کے بہت کم جزیہ دیں گے یا دارالاسلام سے چلے جائیں گے تب بھی جزیہ کا نقصان ہو گا۔ بعض نے ذمیوں کی زمینیں خریدنے سے اس لیے ممانعت فرمائی کہ ان کی زمین سے خراج لیا جاتا ہے اگر مسلمان اس زمین کو لے گا تو اس سے بھی خراج لیا جائے گا۔ اس میں اسلام اور مسلمانوں کی ذلت ہے۔)

مَایَحِلُّ مِنْ ذِمِّیِّنَا۔ ہم کو ذمیوں سے کیا کیا لینا درست ہے۔

ذِمَّتِیْ رَھِیْنَۃٌ وَّاَنَا بِہٖ زَعِیْمٌ۔ میرا ذمہ گروی ہے اس کو پورا کرنا مجھ پر ضروری ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

مَایُذْھِبُ عَنِّیْ مَذَمَّۃَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّۃٌ عَبْدٌ اَوْاَمَۃٌ۔ دودھ پلانے کا حق مجھ پر سے کیسے اترے گا؟ فرمایا ایک بردہ اس کو دینا غلام ہو یا لونڈی (اگرچہ دودھ پلانے والی کو اس کی اجرت دیجاتی ہے مگر دودھ چھوٹنے کے وقت اس کو

اور بھی کچھ دینا عرب لوگ پسند کرتے تھے' اس لئے فرمایا کہ اجرت کے علاوہ اگر ایک بردہ اس کو دودھ چھڑاتے وقت دیدیں تو اس کا پورا حق ادا ہو جائے گا - ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک ہند میں بردے کا وجود مخالف حکومتوں کی وجہ سے نہیں رہا ہے اب اس کے عوض ایک کپڑے کا جوڑا' کچھ نقد یا اور کچھ متاع مثلاً زیور' جانور وغیرہ دیدیں تو کافی ہے-)

اَلتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ اَنْ يَّحْفَظَ ذِمَامَهٗ - عمدہ خصلتوں میں تذمم ہی ہے - یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا اور لوگوں کی برائی سے اپنے آپ کو بچانا - جس صورت میں ذمہ توڑا جائے -

اِحْفِرْ زَمْزَمَ لَا تُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ (عبدالمطلب سے خواب میں کہا گیا) تم زمزم کو کھودو اس کا پانی خشک نہ ہوگا نہ لوگ اس کی برائی کریں گے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے'' نہ اس کا پانی کم ہوگا'') یہ بِئْرٌ ذَمَّةٌ سے ماخوذ ہے - یعنی وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)-

فَاَتَيْنَا عَلٰى بِئْرٍ ذَمَّةٍ - ہم ایک کنوئیں پر پہنچے' جس میں پانی کم تھا (اصل میں لوگ ایسے کنوئیں کی مذمت اور برائی کرتے ہیں اس وجہ سے یہ لفظ اس پر اطلاق کیا گیا' تو ذمۃ بہ معنی مذمومۃ ہے یعنی برائی کیا گیا)-

وَاِنَّ رَاحِلَتَهٗ' اَذَمَّتْ - ان کی اونٹنی خستہ ہوگئی (چلنے کے قابل نہیں رہی' گویا لوگوں کی مذمت کے لائق ہوگئی' وہ کہہ سکتے ہیں کیسی خراب اور ناکارہ اونٹنی ہے)-

فَخَرَجْتُ عَلٰى اَتَانِىْ تِلْكَ فَلَقَدْ اَذَمَّتْ بِالرَّكْبِ - میں اسی گدھی (مادہ خر) پر سوار ہو کر نکلی' اس نے قافلہ کو روک دیا (اس وجہ سے کہ وہ سست تھی دیر میں چلتی تھی - یہ قول حلیمہ سعدیہ آنحضرت کی انا کا ہے)-

وَاِذَا فِيْهَا فَرَسٌ اَذَمُّ - ان میں ایک خستہ گھوڑا تھا (جو چل نہ سکتا تھا)-

اِنَّ الْحُوْتَ قَاءَهٗ' رَذِيًّا ذَمًّا - مچھلی نے حضرت یونس کو اگل دیا وہ ناتوان مردے کی طرح ہو گئے تھے - (بہت بری حالت) ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً - (کچھ لوگوں نے آنحضرت) سے عرض کیا ہم ایک گھر میں جا کر رہے تھے - جب ہم پہنچے تھے تو ہماری تعداد زیادہ تھی اور مالی حیثیت بھی اچھی تھی - پھر ہماری تعداد بھی گھٹ گئی' مال بھی کم ہو گیا - یہ سنکر آپ نے فرمایا ایسا ہے تو) اس خراب گھر کو چھوڑ دو! (وہاں سے اٹھ جاؤ کسی دوسرے گھر میں جا کر رہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر منحوس ہوتا ہے بلکہ ان کے عقیدہ کی اصلاح کرنا منظور تھا - ایسا نہ ہو وہ گھر میں رہیں اور دوسرے آدمی مریں اور اگر مال کا بھی مزید نقصان لاحق ہو تو سمجھیں کہ یہ گھر کا اثر ہے' اور اس خیال کی وجہ سے گنہگار رہوں - كذا فى النهاية -

میں کہتا ہوں کہ یہ خیال تو دوسری جگہ منتقل ہو جانے میں بھی پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ اگر انتقال سکونت کے بعد کوئی مالی و جانی نقصان مقدر نہ ہو تو سمجھیں گے کہ جو کچھ خرابی ان پر آئی وہ سابقہ مکان ہی کی وجہ سے تھی - تو صحیح توجیہ یہ ہے کہ انسان کی صحت پر اس کے وہم اور گمان کا بڑا اثر ہے - چونکہ ان کے دل میں یہ وہم آ گیا تھا کہ اس گھر کا اثر ہے جو ہم پر خرابی آ گئی - پس اگر وہیں رہے تو یہ وہم اور قوی ہو کر ان کو بیمار کر دیتا' ان کی صحت پر برا اثر ڈالتا' اس لئے آپ نے دوسرے گھر میں اٹھ جانے کا اور اس گھر کو چھوڑ دینے کا حکم دیا - اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر واقعی ایسا تنگ و تاریک' مرطوب ہوتا ہے جس میں رہنے سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے معذور ہو کر روٹی کمانے سے لاچار ہو جاتے ہیں تو مرگ اور مفلسی دونوں حملہ کرتی ہیں' اب طاعون سے بھاگنے کی ممانعت جو دوسری حدیث میں آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کو جہاں طاعون پھیل گیا ہو چھوڑ کر دوسرے ملک کو نہ جاؤ - لیکن جس گھر میں طاعون کی کثرت ہو وہاں طاعون کے چوہے مر رہے ہوں تو وہاں سے اٹھ کر دوسرے گھر میں چلے جانا منع نہیں ہے - اسی طرح اگر بستی میں طاعون پھیلے تو میدان یا جنگل یا پہاڑ پر جا کر رہنا منع نہیں -

بعض نے کہا شاید اس گھر کی ہوا ان کے مزاج کے ناموافق ہوگی' اس لئے آپ نے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا)-

هُمْ يَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ - (اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی گالی گلوچ سے مجھ کو کیسا بچایا' وہ مذمم (یعنی جس کی

مذمت کی گئی) پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں (یعنی سراپا گیا تعریف کیا گیا)۔

فَلَهَا عَلَيْنَا حُرْمَةٌ وَّذِمَامٌ۔ہم پر ان کا حق ہے' ان کی حرمت لازم ہے۔

اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذِمَامَةٌ۔ان کو اپنے ساتھی سے حیا آئی' ملامت کا ڈر ہوا۔

فَاَصَابَتْنِیْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ حَتّٰی كَادَاَنْ يَا خُذَنِيَّ (حضرت عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں) میں ابن صیاد سے شرما گیا قریب تھا کہ اس کی بات مجھ پر اثر ہو (میں اس کے دعوے کی تصدیق کروں (جھوٹوں' دجالوں سے علیحدہ رہنا چاہئے' ایسا نہ ہو کہ ان کا جادو ہم پر بھی چل جائے' دوسری حدیث میں ہے جو کوئی دجال کو پائے تو (جہاں تک ہو سکے) اس سے دور رہے۔میں نے اپنے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی سے کہا چلئے قادیان میں مدعی مہدیت اور نبوت سے مل کر آئیں! انھوں نے کہا' ہرگز نہ جاؤ اور یہی حدیث پڑھی)۔

فَاِنَّ لَهٗ ذِمَّةً وَّرَحِمًا (معاویہ نے یزید کو وصیت کی کہ امام حسین سے متعرض نہ ہونا) ان کا ذمہ ہم پر ہے اور ان سے رشتہ بھی ہے (اس کے باوجود یزید نے اپنے باپ کی وصیت کا خیال نہ کیا اور ابن زیاد ملعون کو یہ نہ لکھا کہ امام حسین کو عزت اور احترام کے ساتھ مدینہ پہنچا دو یا میرے پاس بھیج دو) مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ بِذِمَّتِهٖ۔جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت اور امان میں آ گیا' اب ایسا نہ ہو (تم اس کو ستاؤ اور قیامت کے دن) اللہ تعالے اپنی امان کی جواب دہی تم سے کرے (اللہ تعالیٰ یہ فرمائے کہ جس کو میں نے امان دی تھی' اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا' تم نے اس کو کیسے ستایا' میری امان میں خلل ڈالا۔بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز ترک نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالی اپنی امان کی چیز تم سے طلب کرے' یعنی یہ فرمائے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی تاکہ تم امان میں رہتے)۔

تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔اللہ کا ذمہ پھاڑا جائے (یعنی اس کی ہتک حرمت ہو' اس کے فرائض ادا نہ کئے جائیں یا جو کام اس نے حرام کئے ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے۔)

فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔اللہ کی امان کو مت توڑو (جس نے ہماری طرح نماز پڑھی' ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا' ہمارا کاٹا ہوا جانور کھایا' بس وہ مسلمان ہے' اللہ کی امان میں ہے)۔

مَنْ صَلَّی الْغَدَاةَ وَالْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ۔جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے وہ اللہ کے ذمے میں ہے (یہ دونوں نمازیں نفس پر بہت بھاری ہیں دوسرے ایک دن کے شروع میں ایک رات کے شروع میں' گویا ایک نماز سے دن بھر کی امان ہوتی ہے اور دوسری نماز سے رات بھر کی)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ۔جس شخص نے عمدا (جان بوجھ کر قدرت رکھتے ہوئے) نماز کو ترک کیا' وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے نکل گیا (اللہ اور رسول نے جو عہد بندوں سے لیا تھا اس عہد کو اس نے توڑ ڈالا۔اب گویا وہ اللہ اور رسول کا دشمن ہو گیا۔بعض نے کہا اس کا قتل درست ہو گیا' اب اس کو امان نہ رہی)۔

اَصْبَحْتُ فِیْ ذِمَّتِكَ۔میں صبح کے وقت تیری امان میں آیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰی سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ جو شخص ایسی چھت پر سویا جس کے کناروں پر روک نہ ہو (نہ کٹہرا نہ منڈیر) اس کے محفوظ رہنے کا ذمہ نہیں رہا (کیونکہ احتمال ہے سوتے سوتے لڑھک کر نیچے آ رہے)۔

مِنَ الْمَكَارِمِ التَّذَمُّمُ لِلْجَارِ۔عمدہ اخلاق میں یہ بھی ہے کہ ہمسائے کی حفاظت کرے (اس کو تکلیف سے بچائے)۔

باب الذال مع النون

ذَنْبٌ۔گناہ' پیچھے جانا۔

تَذْنِيْبٌ - دم لٹکانا - عمامہ کا سرا لٹکانا - کھجور کا ایک طرف سے پکنا -

يُكْرَهُ الْمُذَنَّبُ مِنَ الْبُسْرِ - آنحضرتؐ نیم پختہ کھجور کو برا جانتے تھے (یعنی گدر کھجور) اس کا نبیذ بنا کر پینا ناپسند کرتے تھے کیونکہ کچی پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے جس کو خلیط کہتے ہیں (اور وہ نیم پختہ کھجور بھی گویا خلیط کی طرح ہے)-

كَانَ لَا يَقْطَعُ التَّذْنُوْبَ مِنَ الْبُسْرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّفْتَضِخَهٗ - حضرت انسؓ جب نیم پختہ کھجور کو توڑ کر بھگونا چاہتے تو اس کا پکا ہوا ٹکڑا نہ کاٹتے (جو دم کی طرف ہوتا ہے کھجور اسی طرف سے پکنا شروع ہوتی ہے)-

كَانَ لَا يَرٰى بِالتَّذْنُوْبِ اَنْ يُّفْتَضِخَ بَاْسًا - اگر نیم پختہ کھجور بھگوئی جائے (اس کا نبیذ بنایا جائے) تو سعید بن مسیّب اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے-

مَنْ مَّاتَ عَلٰى ذُنَابٰى طَرِيْقٍ فَهُوَ مِنْ اَهْلِهٖ - جو شخص کسی امر کے راستہ پر مر جائے (یعنی اس کام کے لئے جاتے ہوئے مثلاً جہاد یا حج کے راستہ میں) اس نے گویا وہ کام کر لیا (حج کا راستہ ہو تو حاجیوں میں اس کا شمار ہوگا، جہاد کا راستہ ہو تو مجاہدین میں)-

ذُنَابٰى - دراصل جانور کے اس مقام کو کہتے ہیں جہاں دم اگتی ہے- بعض نے کہا خود دُم کو-

كَانَ فِرْعَوْنُ عَلٰى فَرَسٍ ذَنُوْبٍ - فرعون جب ڈوبا ہے اس وقت وہ ایک دم دار گھوڑے پر سوار تھا (یعنی جس کی دم بہت لمبی تھی بہت بالوں والی)-

حَتّٰى يَرْكَبَهَا اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ فَلَا يَمْنَعُ ذَنَبَ تَلْعَةٍ - اللہ تعالیٰ اس کو فرشتوں کی لاتیں کھلائے گا وہ کسی ٹیکہ کے دم کو یعنی اس کے نشیبی حصہ کو) روک نہ سکے گا (مطلب یہ ہے کہ ذلیل وخوار ہوگا، اس کا کوئی غم خوار نہ ہوگا)-

اَذْنَابُ الْمَسَائِلِ - نالوں کے نشیبی حصے-

يَقْعُدُ اَعْرَابُهَا عَلٰى اَذْنَابِ اَوْدِيَتِهَا - وہاں کے جنگلی لوگ نالوں کے نشیبی حصوں میں بیٹھیں گے (کسی کو حج کے لئے آنے نہ دیں گے)-

مَذَانِبُ - بھی اَذْنَابٌ کے ہم معنی ہے-

وَذَنَبُوْا خِشَانَهٗ - جو زمینیں سخت تھیں وہاں سے نالے نکالے-

فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ بِذَنَبِهٖ (اس فساد میں) جب یہ واقع ہوگا دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر جلدی سے چل دے گا (اور فتنہ میں شریک نہ ہوگا)-

فَاَمَرَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُرِيْقَ عَلَيْهِ - آپ نے حکم دیا، ایک بڑا ڈول پانی کا اس پر بہا دیا گیا-

فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ - انہوں نے (یعنی ابوبکر صدیقؓ نے) ایک یا دو ڈول نکالے (وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت کا زور شور اور رعب وداب ان کے وقت میں نہ ہوگا - ان کی خلافت دو برس تین مہینے رہی تو ہر سال کے بعد ایک ڈول ہوا اور تین مہینے کو حساب میں نہیں رکھا یہ راوی کا شک ہے کہ ایک ڈول فرمایا یا دو ڈول، چونکہ ان کی خلافت دو برس سے زیادہ رہی تو دو ڈول صحیح ہوئے)-

طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا - مجھ کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے دونوں کے ایک معنی ہیں- بعض نے کہا ذنوب سے حقوق العباد اور خطایا سے حقوق اللہ مراد ہیں)-

يَنْفِي الذُّنُوْبَ - گناہوں کو دور کر دیتا ہے (مٹا دیتا ہے، پاک صاف کر دیتا ہے)-

اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ - جب دو مسلمان ہاتھ ملاتے ہیں تو دلوں کا کینہ نہیں رہتا-

لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ - اگر تم (بالفرض) معصوم ہوتے، گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو دنیا سے اٹھا لیتا (اور ایسے لوگوں کو پیدا کرتا جو گناہ کرتے (مطلب یہ ہے کہ دنیا میں پروردگار کو اپنی کل اسماء اور صفات کا ظاہر کرنا مقصود ہے منجملہ ان صفات کے ایک صفت غفاری ہے، یعنی معاف کر دینا بخش دینا اگر کوئی گنہگار نہ ہو تو شان غفاری کا ظہور نہ ہوگا اگر کوئی کافر نہ ہو تو صفت قہاری کا ظہور نہ ہوگا - ایمان اور کفر اور گناہ اور

بے گناہی ہدایت اور ضلالت سب ساتھ ساتھ دنیا میں چلتے رہیں گے- جیسے ایک شاعر نے کہا ہے۔

گناہ من ارنامدی در شمار
ترا نام کے بودی آمرزگار[1]

ذَنُوْبٌ کے معنی حصہ اور قبر اور سیرین کے گوشت کے بھی آئے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ گناہ کئی قسم کے ہیں بعض گناہوں سے نعمت میں تغیر ہو جاتا ہے بعض سے غضب الٰہی کا نزول ہوتا ہے بعض سے ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے بعض سے دشمن مسلط ہو جاتے ہیں بعض سے دعا قبول نہیں ہوتی بعض سے بلا اترتی ہے (جیسے وبا طاعون وغیرہ) بعض سے کثرت بارش اور سیلاب بعض سے بداخلاقیوں کی پردہ دری بعض سے عمر گھٹ جاتی ہے بعض سے ہوا میں شدت تیزی اور تاریکی آتی ہے بعض سے بے جا انفعال وندامت اور احساس کمتری اور بعض معاصی کے ارتکاب سے عصمت دری اور رزق کی تنگی لاحق ہو جاتی ہے- اور سارے گناہوں کی اصل چار چیزیں ہیں حرص و حسد اور شہوت وغضب- جو کوئی ان چاروں دشمنوں کو مارے گا اس سے بہت کم گناہ سرزد ہوں گے)-

اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْباً یُکَفِّرُھَا اِلَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَۃَ- بعض گناہ ایسے ہیں جو بغیر عرفات میں وقوف کیے ہونے نہیں اترتے-

تَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ- تم اونٹوں کی دموں کا پچھا لو گے (یعنی دنیا کے دھندوں تجارت زراعت وغیرہ میں مصروف ہو جاؤ گے)-

وَاتَّبَعْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ- تم بیلوں کی دمیں سنبھالو گے (کھیتی باڑی میں مصروف ہو گے)-

ذَنَبُ السَّوْطِ- کوڑے کا کنارہ-

ذَنَبُ الثَّعْلَبِ- ایک بوٹی ہے-

باب الذال مع الواؤ

ذُوْ- صاحب- (جیسے ذو مال صاحب مال- یعنی مال والا اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع ذَوُوْنَ ہے-

ذُوْبٌ- یا ذَوْبَانٌ- گل جانا پگھل جان (یہ ضد ہے جمود کی یعنی جم جانا) سخت گرم ہونا واجب ہونا احمق ہو جانا ہمیشہ شہد کھانا- تَذْوِیْبٌ اور اِذَابَۃٌ- گلانا پگلانا-

مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی ذَوْبَۃٍ اَوْمَا ثَرَۃٍ فَھِیَ لَہٗ- جو شخص کچھ بچا ہوا مال رکھ کر اسلام لائے یا کوئی عزت کی چیز رکھ کر تو وہ اسی کی ہوگی (یعنی اسلام لانے سے اس کی ملکیت اور عزت زائل نہ ہوگی)-

فَیَفْرَحُ الْمَرْءُ اَنْ یَّذُوْبَ لَہُ الْحَقُّ- آدمی اس سے خوش ہوتا ہے کہ اس کا حق کسی پر ثابت ہو جائے-

اَذُوْبُ اللَّیَالِیْ اَوْیُجِیْبَ صَدًا کُمَا- میں راتوں کو لوٹتا رہوں گا یہاں تک کہ تمہاری آواز جواب دے یہ اِذَابَۃٌ سے ماخوذ ہے- عرب لوگ کہتے ہیں-

اَذَابَ عَلَیْنَا بَنُوْفُلَانٍ- فلاں لوگوں نے ہم پر ڈاکہ مارا-)

کَانَ یُذَوِّبُ اُمُّہٗ- اپنی ماں کی چوٹیاں گوندھنا (اصل میں یُذَنِّبُ تھا-)

فَیُصْبِحُ فِیْ ذُوْبَانِ النَّاسِ- پھر وہ چوروں میں محتاجوں میں شریک ہو جائے گا-

ذُوْبَان- جمع ہے ذِئْبٌ کی-

اَذَابَہُ اللّٰہُ فِی النَّارِ- اللہ اس کو آگ میں گلا دے گا- (یعنی آخرت میں یا دنیا ہی میں اس طرح گل جائے گا جیسے رانگ آگ میں گل جاتا ہے- اللہ تعالیٰ نے یہ خبر آنحضرت کی سچی کر دی مسلم بن عقبہ جس نے مدینہ والوں کو ستایا لوٹا اور قتل کیا وہاں سے لوٹتے ہی ہلاک اور برباد ہوا یزید ملعون نے جس نے مسلم کو بھیج کر یہ آفت مچائی وہ بھی تھوڑے ہی عرصہ میں فِیْ

[1] میرے گناہ شمار میں نہیں آتے تو پھر تیرا نام غفار کس وجہ سے ہے-(م)

النَّارِ وَالسَّقَرِ ہوا' اسی طرح جو کوئی مدینہ طیبہ والوں کو ستانا چاہے گا وہ تباہ ہوگا)-

اَکْلُ الْاَشْنَانِ یُذِیْبُ الْبَدَنَ- اشنان کھانا بدن کو گلا دیتا ہے-

ذَابَتِ الْعَذِرَۃُ فِی الْمَاءِ- پلیدی پانی میں گھل گئی-

ذَابَ لِیْ عَلَیْہِ- میرا حق اس پر ثابت ہوا-

ذَاتٌ- وہ چیز جو معلوم ہو سکے' اس کی خبر ہو سکے (بعض نے کہا)

ذَاتُ الشَّیْئِ- خود وہ شے-

ذَاتَ یَوْمٍ- ایک دن-

ذَاتَ لَیْلَۃٍ- ایک رات-

ھٰذِہٖ اُخْتِیْ وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ (حضرت ابراہیمؑ نے سارہ کو اپنی بہن کہا اور فرمایا) یہ جھوٹ بولنا اللہ کے لئے ہے (کیونکہ انہوں نے یہ کہہ کر اپنی عزت اور سارہ کی عزت اس ظالم بادشاہ سے بچائی)-

لَا تَتَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ- (اللہ کی مخلوقات میں فکر کرو) اللہ کی ذات میں فکر نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات کو کوئی سمجھ نہیں سکتا کہ وہ کیسی ہے- امام ابن تیمیہؒ نے کہا جب کوئی تم سے پوچھے اللہ کا ہاتھ کیسا ہے؟ تو جواب میں پوچھو اس کی ذات کیسی ہے؟)

اُخَیْشِنُ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ- اللہ کی ذات میں سخت-

وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ- یہ اللہ کی ذات میں ہے' (یعنی اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہوں''- یہ حضرت خبیب نے شہید ہوتے وقت کہا)-

نَزَلَ بِذَاتِہٖ (خداوند کریم جب عرش سے اترتا ہے تو) اپنی ذات سے اترتا ہے (یعنی حقیقۃ اترنا مراد ہے بلا تاویل یہ نہیں کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا فرشتے اترتے ہیں' جیسے معتزلہ اور بعض اہل کلام نے تاویل کی ہے- ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ اگر رحمت اترنا مراد ہو تو نزدیک کے آسمان تک اس کا ٹھہر جانا ہمارے حق میں کیا مفید ہوگا جب تک اس کی رحمت زمین پر نہ آئے)-

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ- آپس میں محبت اور الفت رکھنا-

فَلَمَّا کَانَ ذَاتُ یَوْمٍ- ایک دن ایسا ہوا-

اَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ- اپنے شوہر کے مال و اسباب پر بہت نگاہ رکھنے والی' محافظت کرنے والی-

ذَوْدٌ- ہانکنا' دور کرنا' تین سے لے کر دس تک یا پندرہ یا بیس یا تیس تک اونٹ یا دو سے لے کر نو تک-

مَاتَکْرَہُ مِنَ النَّاسِ فَذُدْہُ عَنْھُمْ- جو تو لوگوں کی طرف سے برا جانتا ہے اس کو ان سے دفع کر (یعنی جو کوئی مکروہ بات ان کو پیش آئے' وہ ان سے دور کر)-

اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْہُ لِاَھْلِ الْیَمَنِ- میں حوض کوثر سے لوگوں کو ہٹاؤں گا- یمن والوں کے لئے (پہلے ان کو آب کوثر پلاؤں گا- اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی- دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے' یمن میں اکثر اہل حدیث گزرے ہیں وہاں مقلد بہت کم ہیں' ابھی تک یمن میں اہل حدیث کثرت سے ہیں یہ حدیث شریف کے اتباع کی برکت ہوگی کہ حوض کوثر سے پہلے وہ سیراب ہوں گے دوسرے لوگ ان کے لئے ہٹائے جائیں گے) نووی نے کہا انصاری بھی اصل میں یمن کے رہنے والے تھے' یمن سے آ کر مدینہ طیبہ میں بس گئے تھے' تو ان ہی کی وجہ سے دوسرے لوگ ہٹائے جائیں گے کیونکہ انہوں نے دنیا میں اللہ کے پیغمبر پر سے دشمنوں کو ہٹایا تھا)-

کَمَا یُذَادُ الْغَرِیْبُ مِنَ الْاِبِلِ- جیسے غیر پرایا اونٹ (جو اپنے اونٹوں میں مل کر چلا آتا ہے) ہانک دیا جاتا ہے' (کرمانی نے کہا یہ لوگ جو حوض کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے منافق یا مرتد لوگ ہوں گے یا گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے' یا بدعتی یا ظالم کئی قول ہیں)-

وَاَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَیَّۃَ فَقَادَۃٌ زَادَۃٌ- ہمارے بھائی بنی امیہ تو فوجوں کے لانے والے اور دفع کرنے والے ہیں (یعنی بڑے جنگی لوگ ہیں اور حرم کے محافظ ہیں وہاں سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں)-

فَلَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ- میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے (ایک روایت میں لَایُذَادَنَّ ہے یعنی ایسا مت کرو کہ حوض پر سے ہانک دیئے جاؤ)-

فِیْ خَمْسٍ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاۃٌ- پانچ اونٹوں میں ایک

بکری (سال بھر میں) زکوٰۃ کی دینا ہو گی۔

ذَوْدٌ - دو اونٹوں سے لے کر نو اونٹوں تک کو کہتے ہیں (ایک روایت میں فِیْ خَمْسٍ ذَوْدٍ ہے تو ذود بدل ہو گا خَمْسٌ سے)۔

لَیْسَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ - پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مَذَادٌ اور مِذْوَدٌ - جہاں جانوروں کا چارہ ہو۔

مِذْوَدٌ - زبان کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوْرٌ - ڈرانا - ذعر۔

ذَوْطٌ - گلا گھونٹنا۔

لَوْمَنَعُوْنِیْ جُدْیًا اَذْوَطَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ - اگر ایک بکری کا بچہ جس کی ٹھڈی گری ہوئی ہو نہ دیں گے (جو آنحضرتؐ کے عہد میں دیتے تھے) تو میں اس کے لئے ان سے لڑوں گا (یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا' جب آنحضرت کی وفات کے بعد بعض عربوں نے زکوٰۃ کو روکا۔ دوسری روایت میں عَنَاقًا ہے معنی وہی ہے۔ بعض نے کہا اَذْوَط جس کا اوپر کا تالو لمبا ہو نیچے کا چھوٹا)۔

ذَوْفٌ - نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلنا' ملانا۔

وَتُذِیْفُوْنَ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ - تم اس میں قطیعا (جو ایک قسم کی کھجور ہے) ملاتے ہو (مشہور روایت دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

ذَوْقٌ - چکھنا' آزمانا' کھینچنا۔

اِذَاقَةٌ - چکھانا۔

لَمْ یَكُنْ یَذُمّ ذَوَاقًا - آنحضرت ﷺ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے (اگر پسند خاطر ہوتا کھا لیتے' ورنہ خاموش رہتے)۔

مَا ذُقْتُ ذَوَاقًا - میں نے کچھ نہیں کھایا' چکھا تک نہیں۔

كَانُوْا اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ لَا یَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ - صحابہ جب آنحضرتؐ کے پاس سے اٹھ کر جاتے تو کچھ نہ کچھ فائدہ لے کر جاتے (یعنی علم یا ادب کی کوئی بات حاصل کرتے - اس کو تشبیہ دی ذواق یعنی کھانے پینے کی چیزوں سے' کیونکہ کھانے سے جسم کی پرورش ہوتی ہے اور علم و ادب سے روح کی)۔

اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ لَمَّا رَاٰی حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا قَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَقُ - ابوسفیان نے جب جناب امیر حمزہؓ کو احد کے دن مقتول خاک آلودہ پایا تو کیا کہنے لگا' ارے نافرمان اپنی نافرمانی کا مزہ چکھ (یعنی تو نے جو ہماری مخالفت کی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا' اب اس کا مزہ چکھ - یہ مجاز اًہے جیسے)

ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ اور فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهٖ اور فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ - اس لئے کہ چکھنا حقیقۃً جسم سے متعلق ہوتا ہے نہ کہ معنی سے - اردو میں بھی یہی محاورہ ہے کہتے ہیں ''اب اپنے کئے کا مزہ چکھو'')

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ - اللہ ان مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو مزہ چکھتے پھرتے ہیں (آج نکاح کیا کل طلاق دے دی)۔

اَلصَّائِمُ یَذُوْقُ الْمَرَقَ - روزہ دار شوربا چکھ سکتا ہے (یعنی اس کا نمک مصالح وغیرہ آزمانے کے لئے اس کو زبان پر رکھے مگر تھوک دے اسی طرح عورت گھر کا کھانا چکھ سکتی ہے گو وہ روزہ دار ہو)۔

لَا یُفْتِرُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوْقٍ - وہ تسلی نہیں پاتے مگر چکھنے سے (یعنی علم کی کوئی بات حاصل کریں' اس وقت ان کے دلوں کو سکون ہوتا ہے)۔

ذَوْقٌ اور مَذَاقٌ خط اور خوشی کو بھی کہتے ہیں (جیسے کہا جاتا ہے کہ ان کو شاعری کا ذوق یا مذاق ہے)۔

ذُوِیٌّ - سوکھ جانا۔

كَانَ یَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ بِعُوْدٍ قَدْ ذُوِیَ - آنحضرتؐ روزے میں سوکھی لکڑی سے مسواک کرتے (ہری شاخ سے نہ کرتے)۔

قُرَشِیٌّ یَمَانٍ لَیْسَ مِنْ ذِیْ وَلَا ذُوْ - مہدی قریش کے قبیلے سے (بنی فاطمہ میں سے) یمن کے ملک کا ہو گا' ان بادشاہوں کی اولاد میں سے نہیں ہو گا جن کے نام پر ''ذُو'' کا لفظ ہے (یعنی قدیم یمن کے بادشاہوں کی نسل سے آپ نہیں ہوں گے - اگلے یمنی بادشاہ جن کو ملوک حمیر کہتے ہیں ذُوْیَزَن

اور ذُوْ رُعَیْن اور ذُوْ کُلَاع اور ذُوْ قَرْنَیْنِ گزرے ہیں ان کے ناموں کے سروں پر "ذُو" کا لفظ تھا)-

يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ ذِیْ يَمَنٍ عَلٰى وَجْهِهٖ مَسْحَةٌ مِّنْ ذِیْ مُلْكٍ - تم پر ایک شخص یمن کا رہنے والا نمودار ہوگا جس کے چہرے پر بادشاہت کا نشان ہوگا (یہ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کے بعد جریر بن عبداللہ بجلی جو رؤسائے یمن میں سے تھے آئے اور مسلمان ہوئے ذی کا لفظ اس میں زائد ہے- بعض نے کہا کہ ذی یمن سے مراد یہ ہے کہ یمن کے ان بادشاہوں کے خاندان سے ہوگا جن کے نام کے سرے پر ذو تھا' جیسے ابھی گزر چکا)-

باب الذال مع الهاء

ذَهَابٌ یا ذُهُوْبٌ یا مَذْهَبٌ - چلنا' جانا' مرجانا' گزر جانا-

اِذْهَابٌ - لے جانا-

ذَهَبٌ - سونا-

تَذْهِيْبٌ - سونا کاری' سونا چڑھانا-

مَذْهَبٌ - پاخانہ یا وضو یا استنجا کا مقام' دین' طریق' اعتقاد-

ذِهْبَةٌ - ہلکی یا مہیب بارش- جھڑی- تھوڑی یا بہت برسات-

ذَهَبَةٌ ذُهَيْبَةٌ - سونے کا ٹکڑا یا سونے کا سکہ-

ذِهَاب - عرب کے مشہور دنوں میں سے ایک دن-

مُذْهَبٌ - سونا چڑھایا ہوا-

رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھا ایسا چمک رہا تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی چیز (ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزرا) (نہایہ میں ہے کہ مَذْهَبَةٌ ماخوذ ہے ذہب سے بہ معنی سونا' یا فرس مذہب سے' یعنی وہ گھوڑا جس کی سرخی پر زردی چڑھ گئی ہو- اور مؤنث کا صیغہ اس لئے لائے کہ مادہ کا رنگ نر سے زیادہ صاف اور لطیف ہوتا ہے)-

فَبَعَثَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ - حضرت علیؓ نے یمن سے ایک چھوٹا ٹکڑا سونے کا بھیجا-

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّفْتَحَ لَهُمْ كُنُوْزَ الذِّهْبَانِ لَفَعَلَ - اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ان پر سونے کے خزانے کھول دے تو بے شک ایسا کرتا-

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْغَائِطَ اَبْعَدَ الْمَذْهَبَ - آپ پاخانہ کرنا چاہتے تو دور جگہ میں جاتے (بستی سے الگ یہ سراسر حکمت پر مبنی تھا- اول تو دور جگہ پر لوگوں کی نظر نہیں پڑتی دوسرے بستی پاک اور صاف رہتی ہے' جو صحت اور تندرستی کا موجب ہے)-

لَا قَزَعٌ رَبَابُهَا وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا - اس کے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور اس کی بارشیں سردی اور آندھی کے ساتھ نہ ہوں (یہ جمع ہے ذِهْبَةٌ بالکسر کی یعنی ہلکا مینھ)-

سُئِلَ عَنْ اَذَاهِبَ مِنْ بُرٍّ وَاَذَاهِبَ مِنْ شَعِيْرٍ فَقَالَ يَضُمُّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تُزَكّٰى - عکرمہ سے پوچھا گیا' اگر کئی ذہب گیہوں کے اور کئی ذہب جو کے جدا جدا پڑے ہوں؟ انہوں نے کہا سب کو اکٹھا کر کے اس میں سے زکوٰۃ نکالیں-

ذَهَبٌ - ایک پیمانہ ہے یمن والوں کا' غلہ ناپنے کا-

لَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا - تم جا کر ایسا نہ کہو' ابن عباس نے یہ کہا (اور میرا نام لے کر لوگوں کو غلطی میں ڈالو تو اچھی طرح میری بات سمجھ لیا کرو)-

كَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ - وہ ایسا ہو گیا جیسا کل کا دن جو گزر گیا (یعنی فوراً اس کو مار ڈالا' نیست و نابود کر دیا)-

وَالَّذِیْ ذَهَبَ بِهٖ - قسم اس خدا کی جو آنحضرت ﷺ کو اٹھا لے گیا-

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ - ہمیشہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے (لوگوں سے بہتر جانتا ہے' یہاں تک کہ مغرور ہو جاتا ہے اور خود پسند)-

اِذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ - اب یہ باتیں لے کر جا (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے- یعنی جو باتیں میں نے تجھ کو بتائیں اور حضرت عثمان غنیؓ کی نسبت جو تیرا خیال تھا اس کو میں نے باطل کر دیا اس کا دھیان رکھ' یا جو باتیں تو پہلے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کہتا تھا اب ان باتوں کو لے کر جا' کیونکہ ان کا جواب بھی میں نے تجھ کو سنا دیا)-

خواب: میں نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ موجود

ہیں- حضرت علیؓ معاویہؓ کی شکایت کرنے لگے- حضرت عثمانؓ نے کہا- تم نے معاویہ کو شام کی حکومت سے معزول کرنا چاہا اس لئے وہ تمہارا دشمن بن گیا-

اَذْھِبِ الْبَاْسَ - اے پروردگار! بیماری دور کر دے-

اَیُّمَا اِمْرَاَۃٍ تَقَلَّدَتْ قَلَادَۃً مِّنْ ذَھَبٍ قُلِّدَتْ مِثْلَھَا مِنَ النَّارِ - جو عورت سونے کا ہار پہنے وہ (قیامت کے دن) ویسا ہی ہار دوزخ کی آگ کا پہنائی جائے گی (یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے جو آگے آتی ہے- اور جو لوگ زیور میں زکوٰۃ کو واجب کہتے ہیں- یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)-

فِیْ اِحْدٰی یَدَیْہِ حَرِیْرٌ وَفِی الْاُخْرٰی ذَھَبٌ - (آنحضرتؐ برآمد ہوئے) آپ کے ایک ہاتھ میں خالص ریشمی کپڑا تھا دوسرے ہاتھ میں سونا تھا (فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو درست ہیں)-

ذَھَبَ یَسُبُّنِیْ - وہ مجھ کو سخت سست کہنا چاہتا تھا-

اَکْلُ السَّمَکِ یُذْھِبُ الْجَسَدَ - مچھلی کا گوشت بدن کو خراب کر دیتا ہے (اس کی کثرت عارشت پیدا کرتی ہے یہ مجرب ہے طبا مچھلی کا گوشت فساد خون پیدا کرتا ہے گو یہ حدیث نہیں ہے-

لٰکِنَّ اللّٰہَ یَذْھَبُ یایُذْھِبُ بِالتَّوَکُّلِ (اکثر بے علم لوگ فساد خیال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض چیزوں کو محض مفروضہ کی بنیاد پر نامبارک اور منحوس خیال کر لیتے ہیں- عورتیں کہا کرتی ہیں- اچھی سبز قدم آئیں کہ گھر کا ناس کر دیا) لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (مومن اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اس کی مشیت اور ارادے سے ہے اور شیطان کا وسوسہ یعنی بدفالی کا خیال اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دور کر دیتا ہے-)

اَیْنَ تَذْھَبُ بِکَ - یہ آیت تجھ کو کہاں لے جا رہی ہے (یعنی تو اس کا مطلب غلط سمجھا ہے-)

فَاِنَّہٗ لَنْ یَّذْھَبَ عَنْکَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ یہ وہم (جو شیطان اکثر ڈالتا رہتا ہے کہ میں نے نماز پوری پڑھی یا نہیں) تیرے دل سے نہیں جانے کا' یہاں تک کہ تو چل دے (اور شیطان سے کہے بلا سے میں نے نماز پوری نہیں کی تو نہ کی' مگر میں تیرے کہے سے تو اس کو پورا کرنے والا نہیں- یہ عمدہ علاج ہے وہم کا)-

ذَھَبَ بِھَا ھُنَالِکَ - (اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ پیغمبر بھی شک کرنے لگے (یعنی ان کے دل میں یہ وسوسہ شیطان نے ڈالا کہ اللہ نے اس سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ حقیقتاً ان کے دل میں شک ہو گیا کیونکہ پیغمبروں کو اللہ کے وعدے پر پورا یقین ہوتا ہے مگر وسوسہ ان کے دل میں بھی آتا ہے اور ہر ایک مومن کے دل میں آتا ہے- صحابہ نے بھی آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارے دلوں میں وسوسے آتے ہیں- فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کا کام وسوسے پر ہی روک دیا)-

صَلٰوۃُ اللَّیْلِ تَذْھَبُ بِمَا عَمِلَ بِہٖ فِی النَّھَارِ - رات کی نماز دن میں جو برے کام کئے ان کو مٹا دیتی ہے-

کَانَ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَۃَ وَقَفَ عَلٰی بَابِ الْمَذْھَبِ - حضرت علیؓ جب حاجت کو جانا چاہتے تو پاخانے کے دروازے پر ٹھہر جاتے-

ذَھِبَ الرَّجُلُ - آدمی سونا دیکھ کر چکا چوند ہو گیا (یعنی اس کی آنکھیں پتھرا گئیں سونے کی چمک سے)-

ذَھْلٌ یا ذُھُوْلٌ - چھوڑ دینا' بھول جانا' دہشت سے غافل ہو جانا-

ذُھْلٌ - ایک قبیلے کا نام ہے اور ایک درخت بھی ہے (بعض نے کہا "بشام" کا درخت)-

ذَھْنٌ - تیز ذہن ہونا-

مُذَاھَنَۃٌ - ذہن آزمائی-

ذِھْنٌ سمجھ' عقل' یادداشت' حافظہ' چربی' طاقت-

باب الذال مع الیاء

ذَیْتَ وَذَیْتَ جیسے کَیْتَ وَکَیْتَ - ایسا ایسا (یہ الفاظ کنایہ ہیں- بعض نے کہا باتوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ذَیْتَ وَذَیْتَ افعال ہیں)-

کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ ذَیْتَ وَذَیْتَ - اس نے ایسی ایسی باتیں

کیں۔

ذِیْخٌ ۔کبراور غرور۔

كَانَ الْاَشْعَثُ ذَاذِيْخٍ ۔اشعث بن قیس مغرور (متکبر) آدمی تھا۔

فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ (حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ پر نگاہ ڈالیں گے تو کیا دیکھیں گے ایک بجو ہے کیچڑ یا گو میں لتھڑا ہوا اللہ اس صورت میں اس کو بدل دے گا تا کہ حضرت ابراہیم اس سے علیحدہ ہو جائیں یا اس لئے کہ ان کی سبکی نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)۔

ذِيْخَةٌ ۔بجو کی مادہ (بعض نے اس حدیث کی صحت میں قدح کی ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ دنیا ہی میں اپنے باپ سے الگ ہو گئے تھے جیسے اللہ پاک نے فرمایا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّاَمِنْهُ۔

وَالذِّيْخَ مُحْرَنْجِمًا (اس قحط نے) بجو کو سمٹا ہوا چھوٹا بنا ہوا کر دیا (کیونکہ کھانے کو نہیں ملا)۔

ذَيْعٌ يا ذُيُوْعٌ يا ذَيْعُوْعَةٌ يا ذَيْعَانٌ پھیلنا' منتشر ہونا' مشہور ہونا۔

اِذَاعَةٌ بمعنى اِشَاعَةٌ 'مشہور کرنا' فاش کرنا' منادی کرنا۔

مِذْيَاعٌ ۔جو شخص پیٹ کا ہلکا ہو راز نہ چھپا سکے' اس کی جمع مَذَايِيعُ ہے۔

لَيْسُوْا بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ ۔اولیاء اللہ راز کو فاش کرنے والے پیٹ کے ہلکے (جو سنیں وہ کہہ دیں) نہیں ہوتے' (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے بری بات کو مشہور کرنے والے نہیں ہوتے)۔

مَنْ اَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيْثَنَا سَلَبَهُ اللّٰهُ الْاِيْمَانَ ۔جو شخص ہماری بات فاش کر دے (ہم کو ضرر پہنچانے کے لئے) اللہ تعالیٰ اس کا ایمان چھین لے گا (وہ بے ایمان ہو جائے گا)۔

اِذَاعَةٌ کی ضد تَقِيَّةٌ ہے۔

ذَيْفَانٌ يا ذِيْفَانٌ يا ذَيْفَانٌ زہر قاتل (ذُئْفَانٌ ہمزے کے ساتھ بھی مستعمل ہے)۔

يُفَدِّيهِمْ وَ وَدُّوْا الْوَسْقَوْهُ مِنَ الذِّيْفَانِ مُتْرَعَةً مَلَايَا ۔وہ چاہتے ہیں کہ اس کو بھرے ہوئے لبریز پیالے زہر کے پلائیں اور وہ ان پر فدا ہونا چاہتا ہے۔

ذَيْلٌ ۔لٹکانا' دامن دار ہونا۔

تَذْيِيْلٌ ۔دامن لگانا' کچھ زیادہ کہنا۔

بَاتَ جِبْرِيْلُ يُعَاتِبُنِيْ فِيْ اِذَالَةِ الْخَيْلِ ۔جبریل رات کو گھوڑوں کی خبر نہ لینے پر مجھ پر عتاب کرتے رہے۔

نَهٰى عَنْ اِذَالَةِ الْخَيْلِ ۔گھوڑوں کو ذلیل کرنے سے آپ نے منع فرمایا: (مثلاً ان کے دانے چارے مالش کی خبر نہ رکھے یا ان پر بیل کی طرح بوجھ لاد دے یا گاڑی میں جوتے)۔

اَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ ۔لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا (ان سے دوسرے کام لینے لگے یا سامان جنگ ان پر سے اتار کر خالی چھوڑ دیا)۔

وَيُذِيْلُ يُمْنَةَ الْيَمَنِ (حضرت مصعب بن عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں بڑے عیش طلب تھے (امیر اور مالدار تھے) عبیر کا تیل خوشبو دار لگایا کرتے) اور یمنی چادر لٹکایا کرتے (خوب لمبی چادریں اوڑھتے مگر جب جہاد میں شہید ہوئے تو پورا کفن بھی نہ ملا ایک کمبل تھا اس سے سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا)۔

كِتَابَةٌ طَوِيْلَةُ الذَّيْلِ ۔ایک لمبی تحریر۔

ذَيْمٌ ۔عیب برائی (جیسے ذام ہے)۔

عَادَتْ مَحَامِدُهُ ذَامًا ۔اس کی خوبیاں برائیوں سے بدل گئیں۔

عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ ۔تم ہی مرو تم ہی پر برائی پڑے۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے یہودیوں کو کہا۔ جب کہ انہوں نے السلام علیکم کے بدلے ''السام علیکم'' کہا تھا بڑے شریر تھے' کہو اس سے فائدہ کیا؟)

ذَامَهُ ۔اس کی برائی بیان کی (جیسے ذمہ)۔

ذَيْنٌ ۔عیب۔

لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الزَّيْنِ وَالذَّيْنِ ۔وہ ہنر اور ''عیب میں فرق نہیں کرتا۔

ذِیْ ۔یہ عورت اسم اشارہ ہے (جیسے تِیْ مؤنث قریب کے لئے)۔

ر

کتاب الراء المهملة ر

"ر" دسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے، حساب جمل میں اس کا عدد دو سو ہے۔

بابُ الراء مع الهمزه

رَأْبٌ - درست کرنا، جوڑ دینا، صلح کرانا - (اہل عرب کہتے ہیں -

رَأَبَ الصَّدْعَ - شگاف کو ملا دیا)۔

رَأَبَ الشَّئَی - اس کو نرمی سے جوڑ دیا، باندھ دیا -

كُنْتَ لِلدِّينِ رَأْبًا (حضرت علیؓ نے ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا، یعنی) تم دین کو جوڑنے والے تھے (اس میں جو پھوٹ پڑ گئی تھی، اس کو تم نے مٹا دیا اور تمام اہل عرب کو ایک دین پر قائم کر دیا)۔

يَرْأَبُ شَعْبَهَا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) دین کے پھٹن کو وہ جوڑتے تھے۔

وَرَأَبَ الثَّأَى یا رَأَبَ الثَّأْیَ - انہوں نے بگڑے کو بنا دیا - یا ضعیف کو طاقت ور کر دیا -

لَا يُرْأَبُ بِهِنَّ إِنْ صَدَعَ یا صُدِعَ - اگر اس میں رخنہ پڑ جائے تو پھر ان سے نہ جڑے -

اَللّٰهُمَّ ارْأَبْ بَيْنَهُمْ - یا اللہ! ان میں میل جول کر دے (ان کو جوڑ دے، ملا دے)۔

اِرْآبٌ - جوڑنا، ملا دینا -

رُؤْبَةٌ - لکڑی کی چیپ (گوندھ) جس سے برتن جوڑا جائے، اور ایک شخص کا نام ہے -

رِئْدٌ - ہم سن، ہم عمر (جیسے تِرْبٌ اور قِرْنٌ ہے)۔

رَائِدُ الضُّحٰى - دن چڑھے کا وقت (یعنی شَابُّ النَّهَارِ)۔

رَاءَ رَأْةً - آنکھیں پھرانا، تیز نظر کرنا -

رَأْرَأُ الْعَيْنِ - جو ہر وقت آنکھوں کو گھماتا رہے -

رَأْسٌ - سر یا سر پر مارنا -

كَانَ يُصِيبُ مِنَ الرَّأْسِ وَهُوَ صَائِمٌ - آنحضرتؐ روزے میں سر سے مزہ لیتے تھے (یعنی اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے)۔

اَلَمْ اَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ (پروردگار قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا) کیا میں نے دنیا میں تجھ کو نہیں چھوڑا تھا تو لوگوں پر سرداری کرتا تھا، لوٹ کا چوتھائی مال ان سے لے لیا کرتا تھا (اہل عرب کہتے ہیں)۔

رَأَسَ الْقَوْمَ رِئَاسَةً - وہ لوگوں کا سردار بن گیا - (اسی سے ہے)۔

رَئِيْسٌ - بمعنی سردار، پیشوا، حاکم -

رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ - کفر کی چوٹی مشرق کی طرف سے نمودار ہوگی (یعنی دجال جو مشرق سے نکلے گا، بات یہ تھی کہ ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک عرب سے مشرق کی جانب واقع ہیں، اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں مشرقی اقوام کفر میں مبتلا تھیں)۔

وَارَأْسَاه - ہائے سر پھٹا جاتا ہے، یا ہائے سر گیا -

فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى

ظَهْرِ الْأَرْضِ اَحَدٌ۔ آج سے سو برس کے ختم پر جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں' ان میں سے کوئی نہ رہے گا (سب مر جائیں گے' ایسا ہی ہوا ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ بھی جو صحابہ میں سب سے بعد فوت ہوئے ہیں ان کا سنہ وفات بھی ۱۰۲ ہجری ہے)۔

تَوَفَّاهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ۔ اللہ نے آپ کو ساٹھ برس کے آخر پر اٹھا لیا (ایک روایت اسی طرح پر کہ آنحضرت کی عمر شریف ساٹھ سال کی ہوئی۔ اور صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کی چوٹی (یعنی اخیر پر ایک ایسے شخص کو (میری امت میں سے) اٹھائے گا جو دین کو نیا کر دے گا (دین کی تعلیمات جو لوگوں نے مسخ کر دی ہوں گی' ان کو کتاب اور سنت کے موافق درست کرے گا' بدعتوں کو مٹائے گا اور سنت کو رائج کرے گا۔ ایسا شخص اس صدی کا مجدد کہلائے گا) (ہر صدی کے آخر میں ایسے عالم اللہ تعالیٰ نے اس دین میں پیدا کئے ہیں۔ جنہوں نے احیائے سنت اور اماتت بدعت کی' دین کو از سر نو حیات تازہ بخشی' مگر ان کی تعیین میں اختلاف ہے واللہ اعلم) ہمارے زمانے میں ایک شخص گمراہ جس کو دجال کا پیش خیمہ کہنا چاہئے' نمودار ہوا۔ علاوہ دعوۂ مجددیت کے اس نے عیسویت اور مہدیت کا بھی دعویٰ کیا اور بہت سے کم عقل مسلمانوں کو اس نے اپنے جال میں پھانس کر گمراہ کر دیا وہ اپنی مجددیت پر اس حدیث سے بھی استدلال کرتا تھا۔ اس بے علم کاذب کو اتنی خبر نہ تھی کہ "راس" سے شروع صدی مراد نہیں ہے بلکہ آخر صدی ہے۔ اور اس کاذب مدعی کا نشو و نما چودھویں صدی کے آغاز میں ہوا اور ۱۳۲۶ھ میں دنیا سے گزر گیا۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ساری دنیا کے لئے ایک ہی شخص مجدد ہونا ضروری نہیں ہے' بلکہ ہر ہر اقلیم میں جہاں صدی کے آخر پر ایسا کوئی عالم گزرا ہے جس نے حقیقی دین کو پھیلایا ہو' اشاعت سنت کی ہو' اس کو مجدد کہہ سکتے ہیں)۔

رَأْسُ الشَّهْرِ۔ مہینے کا پہلا دن۔

رَأْسُ السَّنَةِ۔ محرم کا مہینہ مسلمانوں میں' اور جنوری کا انگریزوں میں' اور فروردی کا پارسیوں میں' اور چیت کا ہندوؤں میں۔

رَأْسُ الْمَالِ۔ اصل لاگت یا اصل خرید۔

رَأْسُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

رَأْسٌ۔ اصلاح جغرافیہ میں وہ کنارہ پہاڑ یا زمین کا جو سمندر میں گھسا چلا گیا ہو' جیسے "راس الرجا" یا راس کماری وغیرہ۔

رَأْسًا بِرَأْسٍ۔ برابر سرابر' نہ عذاب ہو نہ ثواب۔

اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا۔ لوگ اپنے سردار اور صدر جاہلوں کو بنا لیں گے (یعنی وہ غلط فتوے دے کر خود بھی گناہ کا ارتکاب کریں گے' اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے) (ایک روایت میں رؤساء ہے' جو "رئیس" کی جمع ہے)۔

خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ فِي الرَّأْسِ۔ پیدائشی سنتوں میں سے پانچ سر میں ہیں (حالانکہ مسواک اور مضمضہ اور استنشاق منہ میں ہوتے ہیں' مگر منہ بھی سر میں شامل ہے کیونکہ کبھی سر کا اطلاق گردن تک ہوتا ہے' جیسے کہتے ہیں۔ قَطَعَ رَأْسَهٗ۔ اس کا سر کاٹ ڈالا۔

خَطَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرُّؤُوْسِ۔ آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی بارہ تاریخ کو خطبہ دیا۔

الرِّيَاسَتَانِ۔ شمشیر اور قلم۔

رَأْفَةٌ۔ یا رَآفٌ۔ مہربانی رحم (بعض نے کہا یہ رحمت سے بڑھ کر ہے۔ بعض نے کہا رحمت یہ ہے کہ خوشی کی چیزیں دینا' اور رافت یہ کہ نقصان دینے والی چیزیں مٹانا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رؤف بھی ہے' یعنی بہت مہربانی بڑی محبت کرنے والا)۔

رَءُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں پر بڑی مہربانی کرنے والا۔

رَأْلٌ۔ شتر مرغ کا بچہ (اس کی جمع اَرْؤُلٌ اور رِئْلَانٌ اور رِئَالَةٌ اور رِئَالٌ ہے)۔

رَأْمٌ۔ محبت کرنا' الفت کرنا' زور سے بٹنا' درست کرنا' جڑ جانا۔

تَرْأَمُهٗ وَيَابَاهَا۔ دنیا حضرت عمرؓ پر مہربانی کرتی تھی (ہر طرف سے ان کے پاس سمٹ کر آتی تھی' مگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تھے)۔

كَمَا تَرْاَمُ الْاُمُّ وَلَدَهَا وَالنَّاقَةُ حُوَارَهَا - جیسے ماں اپنے بچہ کو اور اونٹنی اپنے بچہ کو پیار کرتی ہے (اس کو سونگھتی ہے اور چاٹتی ہے)-

رِئْمٌ - سفید ہرنی (اس کی جمع آرَامٌ اور اَرْاٰمٌ ہے)-

رَاْمَةٌ - حب کا تعویذ-

رُئْمٌ - مقعد-

رَوَائِمُ - چولھے کے پتھر (جن کو اثانی کہتے ہیں)-

رِئَةٌ - پھیپڑا-

وَلَا تَمْلَاءُ رِئَتِيْ جَنْبِيْ - میرا پھیپڑا میرے پہلو کو نہیں بھرتا (یعنی میں نامرد اور بزدل نہیں ہوں کہ مصیبت کے وقت خوف کی وجہ سے میرا پھیپڑا پھول جائے)-

رَأْيٌ یا رَاءَةٌ یا رَاْيَةٌ یا رُؤْيَةٌ یا رِئْيَانٌ - دیکھنا (آنکھ سے ہو یا دل سے) گمان کرنا' سلگانا' پھیپڑے پر مارنا گاڑنا-

لَا تَرَاءَىٰ نَارَاهُمَا - مسلمان اور مشرک کی آگیں ایک دوسرے کو نہ دیکھیں (یعنی مسلمانوں کو مشرکوں سے دور رہنا چاہئے اور اتنے نزدیک نہ ہونا چاہئے کہ جب دونوں آگ سلگائیں تو ایک دوسرے کی آگ تو دیکھیں' نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے مشرکوں کی ہمسائیگی اور قرب کو مکروہ رکھا اس لئے کہ ان سے عہد نہیں ہے نہ ان کو امان ہے) (تَرَاءَىٰ رُوْيَتْ سے نکلی ہے) عرب کہتے ہیں:

تَرَاءَى الْقَوْمُ - جب ایک دوسرے کو دیکھیں اور

تَرَاءَى لِيَ الشَّيْءُ - وہ چیز مجھ کو دکھلائی دی (اور دیکھنے کی نسبت آگ کی طرف مجازاً ہے - جیسے کہتے ہیں دَارِيْ تَنْظُرُ اِلٰى دَارِ فُلَانٍ - یعنی میرا گھر فلاں شخص کے گھر کو دیکھتا ہے (مطلب یہ ہوا کہ آمنے سامنے' بالمقابل ہے) (حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی آگ خدا کی طرف بلائی ہے اور مشرک کی آگ شیطان کی طرف تو دونوں ایک جگہ میں کیسے رہیں گے؟ بعض نے کہا نار کے معنی یہاں علامت اور نشان کے ہیں - یعنی مومن کو مشرک کی نشانی کا استعمال جائز نہیں' مثلاً قشقہ' زنار وغیرہ' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو مشرک کی عادات اور خصائل اور اشکال اختیار نہ کرنا چاہئے اور یہ حدیث اصل ہے مشرکوں اور کافروں سے دوری اختیار کرتے ہیں' اور جو لوگ کافروں کے ساتھ مل کر رہنے میں قباحت نہیں سمجھتے ان کی تردید کرتی ہے)-

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ - بہشت کے لوگ اوپر والوں کو اس طرح سے دیکھیں گے' جیسے چمکتا ہوا تارہ آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے-

تَرَاءَ يْنَا الْهِلَالَ - ہم نے چاند کو دیکھنا شروع کیا (نظر آتا ہے یا نہیں؟)

اِنَّمَا كُنَّا رَاْيَنَابِهِ الْمُشْرِكِيْنَ - ہم نے طواف میں رمل کر کے (اکڑ کر چلنا کندھوں کو ہلاتے ہوئے) مشرکوں کو دکھایا (کہ ہم قوی اور زور آور ہیں اور مشرکین کا یہ خیال غلط ہے کہ مدینہ کی آب وہوا نے مسلمانوں کو کمزور سست اور ناتواں کر دیا ہے)-

اِنَّهُ خَطَبَ فَرُءِيَ اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ - آنحضرتؐ نے خطبہ پڑھا پھر گمان ہوا کہ آپ نے لوگوں کو نہیں سنایا - (یعنی سب لوگوں کو آپ کی آواز نہیں پہنچی) یہاں روایت بہ معنی ظن کے ہے' اس کے دو مفعول آتے ہیں-

حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ' - آپ کے چہرے پر کراہت اور نفرت کا نشان دیکھا گیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور اس کو کھرچ ڈالا (یعنی اس بلغم کو جو کسی نے مسجد کی دیوار پر تھوک دیا تھا)-

فَمَارُءِيَ بَعْدُ عُرْيَانًا - اس کے بعد پھر کبھی آپ کو ننگا نہیں دیکھا-

اَرَاهُمْ اَرْغُبُنِى الْمَاطِلُ شَيْطَانًا - (حضرت عثمان نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ ان کے غلط اور باطل خیال نے ان کو یہ سمجھایا کہ میں شیطان ہوں (مجھ کو غلط راہ پر چلنے والا سمجھا جس طرح شیطان غلط طریقہ اور باطل راستہ پر چلتا ہے) رکھنا یوں چاہئے تھا اَرَاهُمْ اِيَّايَ اور اَرَاهُمُوْنِيْ تو اس عبارت میں شذوذ ہیں' ایک تو ضمیر منفصل کے بجائے ضمیر متصل لانا دوسرے داؤ ضمیر کا حذف کرنا ضمیر متصل کے ساتھ)-

تُذَكِّرُهَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ- آپ ہم کو دوزخ اور بہشت کا حال ایسا سناتے کہ گویا ہم ان دونوں کو آنکھ سے دیکھ رہے ہیں (تو تقدیر عبارت کی یوں ہے كَاَنَا لَمْ اَهُمَا رَأْيَ عَيْنٍ) عرب لوگ کہتے ہیں)-

جَعَلْتُ الشَّيْءَ رَأْيَ عَيْنَيْكَ- میں نے اس چیز کو تیری آنکھوں کے سامنے کر دیا-

فُلَانٌ بِمَرْاَيً مِّنْكَ- فلاں شخص کو تو دیکھ سکتا ہے (یعنی تیری آنکھوں کے سامنے ہے)-

فَاِذَا رَجُلٌ كَرِيْهُ الْمَرْآةِ- ناگاہ ایک بدصورت و بدوضع شخص نظر آیا (محیط میں ہے کہ مراۃ بہ معنی منظر اور ظاہر اور لائق)-

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا- یہاں تک کہ وہ دکھائی دینے لگیں-

اَرَاَيْتَ اور اَرَاَيْتَكُمَا اور اَرَاَيْتَكُمْ یعنی مجھ کو بتلاؤ، مجھ سے بیان کرو (الم تر تعجب کے موقع پر کہا جاتا ہے یا مخاطب کو آگاہ اور متوجہ کرنے کے لئے)-

اَنْتَ الَّذِيْ اَتَاكَ رَئِيُّكَ بِظُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ- (حضرت عمرؓ نے سواد بن قارب سے کہا) تو وہی شخص ہے جس کے پاس اس کا ہمزاد (جن) آنحضرتؐ کے ظاہر ہونے کی خبر لایا تھا؟ اس نے کہا ہاں (نہایہ میں ہے کہ جو جن تابع ہوتا ہے اس کو رئِیّ کہتے ہیں، بروزن فَعِيْلٌ يَا فَعُوْلٌ، کیونکہ وہ متبوع کو دکھائی دیتا ہے) بعض نے کہا کہ یہ رائ سے نکلا ہے)- اہل عرب کہتے ہیں-

فُلَانٌ رَئِيُّ قَوْمِهٖ- فلاں شخص اپنی قوم والوں کا صاحب الرائے (یعنی رائے و مشورہ دینے والا) ہے (لوگ ہر مہم میں اس سے صلاح اور مشورہ کرتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں)-

فَاِذَا رَئِيٌّ- یکایک ایک بڑا سانپ نمودار ہوا (عرب کے لوگ سانپ کو جن سمجھتے تھے اسی واسطے اس کو شیطان اور حباب اور جان کہتے تھے- ان کا یہ خیال تھا کہ جنات سانپ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں)-

اِرْتَاَى امْرُءٌو بَعْدَ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اَنْ يَّرْتَئِيَ (متعہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور آغاز خلافت عمرؓ میں ہوتا رہا) اس کے بعد ایک شخص نے عقل دلائی جس طرح اس نے چاہا (یعنی ان کی رائے یہ قرار پائی کہ متعہ حرام ہے)-

وَفِيْنَا رَجُلٌ لَهٗ رَأْيٌ- ہم میں ایک شخص تھا جو اپنی رائے شامل کرتا تھا (یعنی قرآن کی تفسیر حدیث اور اقوال صحابہ سے نہیں کرتا تھا- بلکہ اپنی رائے سے کرتا تھا- مراد خارجی لوگ ہیں اور اہل حدیث، قیاس پر عمل کرنے والوں کو بھی اصحاب الرائے کہتے ہیں- چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو "امام اہل الرائے" کہتے تھے- حالانکہ ان کا اصول یہ ہے، کہ ضعیف اور مرسل احادیث بلکہ اقوال صحابہ بھی قیاس اور رائے پر مقدم ہے- بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ ۱۵۰ھ تک کوفہ میں رہے اور ان کے زمانے تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں، لہٰذا ان کو بہت سے مسائل میں حدیث نہ ملی تو انہوں نے قیاس کیا، لیکن اپنے متبعین کو یہ وصیت کر گئے کہ "میرا قول اگر حدیث کے خلاف پاؤ تو اس کو رد کر کے حدیث پر عمل کرنا" وہ تو یہ فرما کر دنیا سے رخصت ہو گئے، مگر ان کے متبعین نے اس وصیت کو فراموش کر کے مجرد امام صاحب کے اجتہاد پر عمل کرنا کافی سمجھا- بلکہ امام صاحب کی رائے کی تائید میں احادیث و آثار کی تاویل شروع کر دی، گویا اپنے امام کے قول کو اصل کا درجہ دے دیا- اس وجہ سے ان کا لقب اہل حدیث نے "اصحاب الرائے" رکھا)-

اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ- تم نے اس رات کو دیکھا اس کو یاد رکھو، یا اس رات کا حال مجھ سے کہو، اس کی تاریخ یاد رکھو (اس کے بعد دنیا میں عجیب عجیب واقعات ہوں گے)-

خَرَجْنَا لَانَرٰى اِلَّا الْحَجَّ- ہم نکلے اور ہمارا حج کرنے کا قصد تھا (ایک روایت میں لَانُرٰى ہے یہ صیغہ مجہول یعنی لوگ ہم کو سمجھتے تھے کہ حج کے لیے جا رہے ہیں)-

فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ- مجھ کو (شب معراج میں) تم (یعنی عورتیں) دوزخ میں زیادہ دکھائی گئیں (یعنی مردوں کی بہ نسبت دوزخ میں عورتیں زیادہ تھیں)

رَاٰیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیُّ ﷺ لَتَمَاشٰی- میں نے آپ کو دیکھا کہ میں اور آنحضرت ﷺ مل کر چل رہے تھے-

یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَۃَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَۃٌ- وہ سمجھتے تھے اس شہر میں (یعنی مکہ میں) دعا قبول ہوتی ہے- (اور یہ نہ سمجھے کہ دعا کرنے والے کیسے ہیں' کیونکہ وہ کافر تھے اور پیغمبر کی دعوت کو رد کر چکے تھے)-

اَرَاَیْتَ اِنْ زُحِمْتُ قَالَ اُتْرُکْ اَرَاَیْتَ بِالْیَمَنِ- اس نے کہا بتلایئے اگر لوگوں کا ہجوم ہو (اور ہجوم کی وجہ سے میں حجر اسود کو نہ چھو سکوں؟) عبداللہ بن عمر نے کہا' بتلایئے وتلایئے یمن میں چھوڑ آ (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا' تو حضرت عبداللہ نے اس کو سنت کا طریقہ بتایا جب اس نے یہ مین میخ نکالی کہ اگر ہجوم ہو' یہ ہو وہ ہو' تو انھوں نے خفا ہو کر کہا' یہ باتیں یمن میں کر' جب تو یہاں طریقہ سنت دریافت کرنے کے لیے آیا اور وہ میں نے تجھ کو بتا دیا تو اب اس پر عمل کر' غیر ضروری سوالات اور بلاوجہ کرید کرنے کی زحمت نہ کر)-

رَاٰیْ مِنْہُ کَرَاھِیَۃً- ان کی ناراضی معلوم کی-

کَرَاھِیَتَہٗ لِذٰلِکَ وَشِدَّتَہٗ- ان کی ناراضی اس بات سے اور سخت ناراضی (راوی کو شک ہے کہ کَرَاھِیَۃً بلا اضافت کہا یا کَرَاھِیَتَہٗ اضافت کے ساتھ-)

ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا- تم سمجھتے ہو میرا منہ اس طرف ہے (مجھ کو پیٹھ کے پیچھے قطعاً نظر نہیں آتا ہوا ایسا نہیں ہے کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بعض نے کہا کہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں' بعض نے کہا ہے کہ معمولی آنکھوں سے آپ کو پیچھے کی جانب بھی نظر آتا تھا اور یہ کچھ خلاف قیاس نہیں ہے- کیونکہ سماعت اور بصارت اللہ تعالیٰ نے مختلف طور سے اپنی مخلوقات میں رکھی ہے- کسی میں قوی ہے کسی میں ضعیف کوئی اندھیرے میں بھی دیکھتا ہے کوئی اجالے میں نہیں دیکھ سکتا اور حکیموں نے جو بصارت اور سماعت کے وجوہ بیان کیے ہیں وہ سب مخدوش اور قابل اعتراض ہیں- غور کرنے سے آدمی حیران ہوتا ہے کہ بصارت اور سماعت کا واقعی سبب بیان کیا ہے اور یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی عقل بہت سے محسوسات کی کنہہ اور علت دریافت کرنے میں عاجز ہے تو مجردات کی حقیقت کیا دریافت کرے گی اور خدا اور رسول کے کلام کی تکذیب ظاہری عقل کی مخالفت سے کرنا نری بے وقوفی اور نادانی ہے)-

لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا- میں اس کو مومن (دل سے یقین کرنے والا) سمجھتا ہوں (یعنی میرا گمان یہی ہے کہ وہ سچا (ایمان دار ہے)

اُرِیْتُ النَّارَ- مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی-

مَارَاَیْتُہٗ صَلَّاھَا اِلَّا یَوْمَئِذٍ- میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے اسی دن دیکھا (اس کا یہ مطلب ہے کہ اور دنوں میں پڑھتے ہوئے انھوں نے نہیں دیکھا' یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اور کبھی یہ نماز نہیں پڑھی' جیسے حضرت عائشہ سے دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ میں نے آنحضرت کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا- پھر وہی کہتی ہیں کہ آپ چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے- انھوں نے دوسرے مشاہدین سے سن کر یہ معلوم کیا ہوگا)-

رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ- میں نے (اس دیوار کے عرض میں) بہشت اور دوزخ کو دیکھا- (یعنی حقیقتاً آپ کے لیے کشف کی گئیں- جیسے بیت المقدس آپ کو دکھلایا گیا تھا بعض نے کہا ان کی تصویریں دیوار میں نمودار ہوئیں' اور یہ قیاس کے خلاف نہیں ہے کہ دیوار کو اللہ تعالیٰ آئینہ کی مانند کر دے آئینہ میں بڑی سے بڑی چیز کی تصویر دکھائی دیتی ہے اب یہ شبہ جو بعض بے وقوفوں نے کیا ہے کہ اتنی بڑی بہشت جس کے عرض میں آسمان اور زمین سما جائیں' مسجد کی دیوار میں کیونکر سمائی؟ محض لغو ہے' ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ آنکھ کے طبقہ شبکیہ میں جو نہایت چھوٹا ہے' سورج اور چاند اور زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کی تصویر کیونکہ مرتسم ہوتی ہے جس کے ایک طائفہ حکماء قائل ہیں کہ بصارت انطباع سے ہوتی ہے- بعض نے کہا رؤیت سے مراد یہ ہے کہ وحی سے ان دونوں کا حال ایسا معلوم ہوا جو پہلے آپ کو معلوم نہ تھا اور مجازاً اس کو رویت کہا- جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنی قوت بیانیہ کے زور سے اس چیز کو سامنے لا کر کھڑا کر دیا-)

مَا اَرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُقْتَلُ-(جابر کے والد حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے جابر سے کہا) میں سمجھتا ہوں اس جنگ (یعنی غزوہ احد میں) میں پہلے مارا جاوں گا (ان کا قیاس یا القاء صحیح نکلا اور وہ اس غزوہ میں شہید ہوئے۔ ہوا یہ کہ انھوں نے جنگ سے قبل میسر بن عبدالمقتدر کو خواب میں دیکھا جو ایک سال پہلے جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ ''عبداللہ تم ان دنوں ہمارے پاس آنے والے ہو'' عبداللہ نے یہ خواب آنحضرت سے بیان کیا- آپ نے فرمایا کہ ''اس کی تعبیر شہادت ہے)-

اِلَّا رَاَیْتُہٗ صَائِمًا وَمُفْطِرًا وَّمُصَلِّیًا وَّنَائِمًا میں نے آپ کو روزہ دار اور بے روزہ اور نماز پڑھتے ہوئے اور سوتے ہوئے سب طرح دیکھا (یعنی کبھی آپ روزے رکھنے شروع کرتے تو روزے ہی رکھے جاتے' کبھی افطار کرتے تو افطار ہی کرتے رہتے)-

اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ- ان کو شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں (یا ستائیسویں رات میں) دکھلائی (یعنی خواب میں)-

فَرَاَیْتُ شَیْئًا- میں نے کچھ دیکھا (جس سے آپ پر خوف طاری ہوا- دوسری حدیث میں تشریح ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا)-

فَتَرٰی خَالَۃَ اَبِیْھَا بِتِلْکَ الْمَنْزِلَۃِ ہم باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں (یعنی وہ بھی محرم ہے- بعض نے کہا باپ کی رضائی خالہ مراد ہے)-

رَاَیْتُ بِشِمَالِ النَّبِیِّ ﷺ وَبِیَمِیْنِہٖ رَجُلَیْنِ- میں نے آنحضرت کے داہنے اور بائیں دو مردوں کو دیکھا (یہ فرشتے تھے آدمیوں کی صورت میں)-

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ- جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے' وہ عنقریب مجھ کو دیکھے گا (یہ حدیث آنحضرت نے اپنے زمانے کے لوگوں کے لیے فرمائی' یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ہجرت کی توفیق دے گا اور وہ مجھ سے آ کر ملے گا- یا مراد یہ کہ وہ آخرت میں میرا دیدار حاصل کرے گا یا اس دنیا میں بھی یہ طریق کشف اور صفائی قلب کے' جیسے بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھ کو ہی دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد وہ رویت ہے جو آپ کے حلیہ اور صفات میں ہو- بعض نے کہا نہیں' جس حلیے اور صفت میں آپ کو دیکھے' وہ آپ ہی کی رؤیت ہوگی' نووی نے کہا یہی صحیح ہے)-

لَا یَتَرَاءٰی بِیْ- شیطان میں اتنی جرات نہیں کہ میری صورت بن کر اپنے آپ کو دکھائے-

فَتَرَاءٰی لِیْ ذُرِّیَّتَہٗ- اس نے اپنی اولاد مجھ کو دکھائی-

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ- اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا (جھوٹا) خواب شیطان کی طرف سے ہے (وہ لوگوں کو برے خواب دکھا کر ڈراتا ہے اسی لیے دوسری حدیث میں یہ حکم ہے کہ جب ایسا برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تھوک کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے) (کرمانی نے کہا اچھے خواب کو رؤیا کہتے ہیں اور برے کو حلم- رؤیا کی کئی قسمیں ہیں ایک ظاہراً اور باطناً دونوں طرح اچھا ہو جیسے پیغمبروں سے باتیں کرنا دوسرے صرف ظاہراً اچھا' جیسے باجوں اور راگ کے آلات کا سننا- تیسرے دونوں طرح برا جیسے سانپ کا کاٹنا' مرغ کا ٹھونگ لگانا' گلے میں طوق وزنجیر پڑنا- چوتھے ظاہر ابرا باطنا اچھا' جیسے لڑکے کا ذبح کرنا- پاؤں میں بیڑیاں پڑنا- خواب میں رونا-

اَلرُّؤْیَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّۃِ- خواب نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے (یعنی پیغمبری کی صفات میں ایک صفت ہے پیغمبروں کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں یا پیغمبری پہلے سچے خوابوں سے شروع ہوتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت شروع زمانہ نبوت میں خواب دیکھتے وہ سچا ہوتا' صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہوتی' اسی لیے ایک حدیث میں ہے کہ خواب میں جھوٹ بنانے والا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا- حالانکہ یوں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے اس لیے کہ وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک

جز کو جھوٹ بناتا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے لیے خواب بھی ایک جز ہے ان کی پیغمبری کا' اب کافر کا خواب بھی کبھی سچا ہوتا ہے مگر اس کو نبوت کا جز نہیں کہیں گے-مگر مومن صالح کے خواب کو نبوت کا جز کہیں گے اور نبوت کا ایک جز حاصل ہونے سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا-تو یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نبوت تو آنحضرت پر ختم ہوگئی اب اس کا جز کیسے باقی رہے گا ایک روایت میں یوں ہے کہ اچھا خواب نبوت کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے-

اَلرُّؤْيَا ثَلٰثَةٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطٰنِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ-خواب تین طرح کے ہیں-ایک تو دل کے خیالات (جیسے " کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھچھڑے ہی نظر آتے ہیں" یعنی آدمی کے دل میں جو خواہشیں ہیں اور دماغ میں جو خیالات سمائے ہوئے ہیں' اسی قسم کے خواب دیکھنا) دوسرے شیطان کا ڈرانا (جس طرح کوئی دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا' یا مجھ کو کوئی قتل کرنے کو لے جا رہا ہے-یا کوئی مجھ پر تلوار سے وار کر رہا ہے) تیسرے اللہ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری (مثلاً بہشت کو دیکھنا' یا اللہ کا دیدار اور پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی ملاقات)-

اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ يَكْذِبُ- جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا یا جب رات اور دن برابر ہوں فصل معتدل ہو' تو مومن کا خواب جھوٹ نہ ہوگا-(اکثر صحیح ہو گا)-

مَنْ لَمْ يَرَ التَّعْبِيْرَ لِاَوَّلِ عَابِرٍ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ خواب کی تعبیر یہ ضروری نہیں کہ وہی ہو جو پہلے تعبیر دینے والے نے دی ہو (یہ جب ہو سکتا ہے کہ پہلا تعبیر دینے والا تعبیر کا عالم اور ٹھیک تعبیر دینے والا نہ ہو)-

اَلرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُعَبَّرْ-خواب گویا پرندے کے پیر پر لٹک رہا ہے' جہاں تعبیر دی وہیں گر پڑا (اسی لیے آدمی کو چاہیے کہ اپنا خواب اچھے عالم اور نیک شخص سے بیان کرے-تاکہ وہ ٹھیک تعبیر دے' مبادا خواب کو جاہل سے بیان کرے اور وہ کوئی بری تعبیر دیدے تو ممکن ہے کہ وہی برائی خواب دیکھنے والے کے لیے پیدا ہو-اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ تعبیر سے تقدیر الٰہی کیونکر بدل جائے گی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید تقدیر الٰہی معلق ہو اس کی تعبیر پر-اگر اچھی تعبیر دی جائے تو انجام اچھا ہو ورنہ برا ہو)-

رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِىْ قُطِعَ-میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے (حضرت نے اس خواب کی تعبیر وحی کی رو سے یہ بتلائی کہ وہ شیطان کا ڈراوا تھا-اور اہل تعبیر اس کی یوں تعبیر دیتے ہیں کہ وہ آدمی کسی امر سے جدا ہوگا یا تو رنج وغم سے یا حکومت سے یا عزیز واقربا سے یا بیماری سے یا قرضداری سے)-

هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا- تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ-زیادہ سچا وہ خواب ہوتا ہے جس کو آدمی سحر کے وقت دیکھے (یعنی اخیر رات میں کیونکہ اس وقت غذا ہضم ہو جاتی ہے معدہ خالی ہوتا ہے اور بدخوابی جو شکم سیری سے ہوا کرتی ہے اس کا موقع نہیں رہتا-اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور وقتوں کا خواب جھوٹا ہوتا ہے مومنین صالحین جو کم غذا کھاتے ہیں اور ریاضت اور مجاہدہ کر کے شہوات نفس کو مٹا دیتے ہیں' ان کے خواب دوسرے اوقات میں بھی سچے ہوتے ہیں)-

اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا-تم میں اس شخص کا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات کہنے میں زیادہ سچا ہے (یہ حدیث زمان ومکان کو محیط ہے-قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آخر زمانہ سے اس کو خاص نسبت ہے کیونکہ اس وقت علم دنیا میں کم ہو جائے گا اور علماء اور صلحاء گزر جائیں گے)-

كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ- آنحضرت اکثر صحابہ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِىْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِىْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ مَعَهُمْ- ایک دن لوگوں پر ایسا آئے گا جو اپنے عزیزوں کے ساتھ میرا دیدار ان کو اس سے کہیں زیادہ

پسند ہوگا کہ وہ صرف اپنے عزیزوں اور گھر والوں کو دیکھیں اور مجھ کو نہ دیکھیں (یعنی میرا دیکھنا گو ایک ہی لحظہ کے لیے ہو ان کو اپنے عزیزوں کے ساری عمر کے دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگا)۔

فَمَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَهٗ۔ پھر مجھ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا ہے (اور وہ لڑائی کا عزم بالجزم رکھتے ہیں)۔

لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ۔ میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی ایک جماعت میں دیکھا (یہ واقعہ معراج سے متعلق ہے جب آپ نے بیت المقدس میں دوسرے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی، اور حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی، یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ روح ایک ایسی سریع الحرکت ہے کہ دم بھر میں زمین پر، دم بھر میں آسمانوں پر تو حضرت موسیٰ آنحضرت سے پہلے اپنے آسمان پر پہنچ گئے ہوں گے (بعض نے کہا روح میں اللہ تعالے نے یہ قوت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں دو جگہ ظاہر ہو یا کئی مقاموں سے تعلق رکھے۔ مثلاً اولیاء اور انبیاء کی ارواح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں۔ پھر جو کوئی ان کی قبر پر جا کر ان کو سلام کرے اس کا سلام بھی سن لیتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، لیکن ہم لوگ ان کا جواب نہیں سنتے)۔

رَاَیْتُ نُوْرًا۔ میں نے نور الٰہی دیکھا (یعنی حق تعالے کو دیکھا۔ ابن عباس اور امام احمد اور ابوالحسن اشعری اور بہت سے علماء اسی کے قائل ہیں کہ آنحضرت نے شب معراج میں اللہ تعالے کو دیکھا تھا۔ لیکن حضرت عائشہ نے اس کا انکار کیا ہے نووی نے کہا کہ حضرت عائشہ نے نفی پر کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ اور وہ ابن عباس سے جو اس امت کے بڑے عالم ہیں زیادہ علم نہیں رکھتی تو اکثر علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ آنحضرت کو آنکھ سے اللہ کا دیدار ہوا تھا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ اللہ تعالے نے بلا واسطہ شب معراج میں آنحضرت سے کلام کیا تھا یا نہیں؟ امام ابوالحسن اشعری اور ایک جماعت علماء نے اس کو بھی ثابت کیا ہے۔ وَاللّٰهُ اعلم بحقیقة الحال)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ۔ اللہ ایک نور ہے میں اس کو کہاں دیکھ سکتا (امام احمد نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور ابن خزیمہ نے بھی اس کی تضعیف کی ہے اور یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں شب معراج میں آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا۔ بعض کہتے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھا تھا۔ اور اس حدیث میں آنکھ سے دیکھنے کی نفی ہے۔)

کَاَشْبَهِ مَنْ رَاَیْتُ۔ میں نے جتنے آدمیوں کو دیکھا ان میں بہت زیادہ مشابہ۔

اَنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ۔ اگر تم کو اس کی ضرورت ہو۔

فِیْ اَدْنٰی صُوْرَةٍ مِنَ الَّتِیْ رَاَوْهُ فِیْهَا۔ اس صورت سے بہت قریب جس میں اس کو دیکھا تھا (یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان ہوگا اپنے بندوں کو پہلے ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں، پھر پہلی صورت میں)۔

لَا اَرَاهَا اِلَّا یَثْرِبُ۔ میں تو اس کو یثرب (مدینہ) ہی سمجھتا ہوں۔ وَاُرِیَ مَالِکٌ۔ اور آنحضرت کو مالک دکھلائے گئے (یعنی دوزخ کے داروغہ)۔

لَا یُریٰ عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ۔ اس پر سفر کا نشان (مثلاً گرد وغبار کپڑوں کا میلا پن) نہیں دکھلائی دیتا تھا۔

تَرَائَیْنَا الْهِلَالَ۔ ہم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی (دیکھنے لگے کہ چاند ہوا یا نہیں)۔

لَیَرَانِی اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ۔ اللہ دیکھ لے گا جو میں کروں گا (ایک روایت میں لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں لَیُرِیَنَّ اللّٰهُ ہے۔ یعنی اللہ ان لوگوں کو دکھلائے گا، جو میں کروں گا (دل کھول کر لڑوں گا یہاں تک کہ مارا جاوں)۔

یَریٰ سَبِیْلَه یا یُریٰ سَبِیْلُهٗ۔ وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا اس کا راستہ دیکھا جائے گا (دوزخ یا بہشت کی طرف)۔

رَایٰ فِیْهِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ۔ آپ نے اس میں ایک خواب دیکھا احد کے دن (آپ نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر یہ دی کہ اس جنگ میں شکست ہوگی اور مسلمان شہید ہوں گے)۔

وَلَمْ یَقُلْ بِرَایٍ وَّلَابِقِیَاسٍ۔ آپ نے عقل یا قیاس سے نہیں فرمایا (بلکہ آپ کا فرمانا بہ وحی الٰہی تھا)۔

لِلرُّؤْيَا الَّتِيْ رَاَيْتُ - اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا (عبداللہ بن عباس نے اپنے مال میں سے ایک حصہ میرے لیے مقرر کر دیا)۔

مَتٰى يَرَاكَ النَّاسُ تَخَلَّفْتَ - جب لوگ دیکھیں گے کہ تم لڑائی کے لیے نہیں نکلے (تو وہ بھی نہ نکلیں گے اور مسلمان قافلہ کو لوٹ لیں گے - یہ ابوجہل نے امیہ بن خلف سے کہا اور اس طرح پر اس ڈرتے ہوئے کو نکلنے کے لیے ابھارا)۔

اِتَّهِمُوا الرَّاْيَ - تم اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو (بلکہ اس کو غلط خیال کرو - یہ سہل بن حنیف نے کہا جب دوسرے صحابہ نے ان کو ملامت کی' جنگ صفین میں شریک نہ ہونے پر)۔

اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ - آنحضرت جب بات کرتے تو آپ کے سامنے کے دانتوں سے ایک نور کی طرح کچھ دیکھا جاتا۔

اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ - میں گمان کرتا ہوں آپ نے یوں فرمایا' پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا - جتنی چیزیں مجھ کو نہیں دکھائی تھیں' ان سب کو میں نے اس جگہ میں دیکھ لیا۔

حَتَّى الْجَنَّةَ - یہاں تک کہ بہشت کو بھی دیکھ لیا۔

اَيُرٰى فِيَّ يَا اَيُرٰى فِيَّ شَيْئًا مَا شَانِيْ - کیا مجھ میں کوئی ایسی بات دیکھی جاتی ہے جو تباہی کی موجب ہو' میرا کیا حال ہے۔

لَوْرَاَيْتَ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتَهُمَا - اگر تو ان کا ٹھکانا دیکھے تو ان کو برا سمجھے' ان سے بیزار ہو جائے۔

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ - جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے اور قیاس سے کرے (اور احادیث نبوی کو چھوڑ دے اور کہے کہ میں لغت کے رو سے جو معنی ہیں وہ لیتا ہوں' گو حدیث میں اس کے خلاف وارد ہے یا صحابہ نے اس کی تفسیر دوسری طرح کی ہے' تو اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیا' اس لیے کہ وہ گمراہی میں پڑے گا - اور صحابہ اور تابعین کا مسلک چھوڑ کر دوسرا مسلک نکالے گا - اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں ایسے شخص کو دوزخی فرمایا - وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا"۔

حَتّٰى يَفْرُغَ اَرَاهُ الْمُؤَذِّنَ - یہاں تک کہ فارغ ہو' میں سمجھتا ہوں یعنی موذن۔

لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ - ان دونوں صورتوں کے مانند کوئی سورت نہیں دیکھی گئی (یعنی معوذتین کی طرح کہ ان کی تمام آیتیں تعویذ ہیں)۔

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ - ان میں کوئی ایسی آرزو کرے گا کہ کاش وہ اپنے سب مال اور گھر والوں کو تصدق کر کے مجھ کو دیکھ لے (گویا میرا عاشق زار ہوگا)۔

قَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صُبْحَتِهَا - میں نے اپنے تئیں (خواب میں) دیکھا شب قدر کی صبح کو کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔

يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ - کوئی اس لیے لڑتا ہے کہ (شجاعت اور بہادری میں) اپنا درجہ دکھائے (لوگوں میں عزت اور شہرت اور ناموری ہو)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ - جس کو یہ خوشی ہو کہ قیامت کا دن اس طرح دیکھ لے جیسے چشم دید (آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز)۔

فَلْيُرِنِيْ اِمْرَءٌ خَالَهٗ - کوئی آدمی اپنا ماموں مجھ کو دکھلائے (جس کی عزت اس نے اس طرح کی ہو جیسے میں نے اپنے ماموں کی عزت کی)۔

سَاَرَاهُ عَلٰى فِرَاشِيْ - میں اس کو اپنے بستر پر عنقریب دیکھ لوں گا (اس لیے محنت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے)۔

سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ - میں عنقریب اس کو چت لیٹے ہوئے دیکھ لوں گا (جب چاند دو تین روز میں بڑا ہو جائے گا)۔

يَرٰى مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرٰى مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ - یا يَرٰى مَنْ خَلْفَهٗ كَمَا يَرٰى مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ - آپ اپنے پیچھے سے بھی ویسا ہی دیکھتے جیسے آگے سے دیکھتے یا پیچھے کی چیزوں کو سامنے کی چیزوں کی طرح دیکھتے۔

اُرِيْتُ النَّارَ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ - مجھ کو دوزخ دکھائی

گئی اس میں عورتیں زیادہ تھیں۔

اِنَّھُمْ رَاَوُا الْھِلَالَ بِالْاَمْسِ۔ انھوں نے کل چاند دیکھا یعنی انتیسویں تاریخ کی شام کو۔

اَرَاَیْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَاھِیَ۔ بتاؤ صدقہ کا کیا حال ہوتا ہے (ایک روایت میں اَلصَّدَقَةُ برفع ہے تو وہ مبتدا ہوگا اور مَاذَاھِیَ اس کی خبر)

یَامَنْ لَّا یَرَاہُ الْعُیُوْنُ۔ اے وہ شخص جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں (یعنی دنیا کی آنکھیں۔ مراد حق تعالےٰ ہے)۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْآةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ۔ تم میں ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے پھر اگر اس میں کوئی خراب چیز یا عیب پائے تو اس کو دور کردے (اگر اس کی ڈاڑھی یا منہ یا جسم پر کوئی پلیدی لگ گئی ہو تو اس کو دور کر دے، اگر کوئی اس کا عیب دیکھے، مثلاً کوئی گناہ کرتا ہو تو جس طرح ہو سکے سمجھا بجھا کر وہ چھڑا دے)۔

سَجَدَ فِیْ صَلٰوةِ الظُّھْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَءَ الٓمٓ تَنْزِیْلَ السَّجْدَةِ۔ آنحضرت نے ظہر کی نماز میں سجدہ تلاوت کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہو کر رکوع کر دیا۔ صحابہ نے جان لیا کہ آپ نے سورۃ الم تنزیل السجدہ پڑھی (لایستکبرون تک، یعنی پوری سورت نہیں پڑھی۔ صحابہ کو قرأت پر اطلاع اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت سری نماز میں بھی ایک آدھ آیت ذرا آواز سے پڑھ دیتے تھے)۔

سَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مُعَاوِیَةُ۔ ان سے پوچھا کہ تمہاری کوئی بات معاویہ نے دیکھی اور اس پر انکار کیا (انھوں نے کہا ہاں، جمعہ کی نماز کے بعد مسجد ہی میں سنتیں پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ جمعہ پڑھتے ہی گھر آجائے اور یہاں آکر سنتیں پڑھے)

لَعَلِّیْ لَا اَرَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا۔ شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح نکلا آپ نے ربیع الاول میں وفات فرمائی)۔

فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ۔ ایک شخص نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا۔

اَنَا رُؤْیَا اُمِّیْ۔ میں اپنی والدہ کا خواب ہوں (انھوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے، تمہارے پیٹ میں سردار ہیں)۔

فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے نہ ایسی کوئی اچھی چیز دیکھی، نہ ایسی کوئی بری چیز (یعنی بہشت سے اچھی کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ سے بری کوئی چیز نہیں دیکھی۔)

کَیْفَ رَاَیْتَ۔ تو نے کیا سمجھا، کیا دیکھا؟

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَایَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ وَلَا فِیْ صُوْرَةِ اَحَدٍ مِّنْ اَوْصِیَائِیْ وَلَا فِیْ صُوْرَةِ اَحَدٍ مِّنْ شِیْعَتِھِمْ۔ جس نے مجھ کو دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا نہ میرے اوصیا صورت نہ ان کے گروہ کی، لوگوں میں سے کسی کی صورت۔

رَاْیُ الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَاہُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلٰی سِتِّیْنَ جُزْءً مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔ آخری زمانہ میں مومن کی رائے اور اس کا خواب دونوں نبوت کے ساٹھ اجزا کے طور پر ہوں گے (یعنی ٹھیک اور صواب واقع کے موافق) (امامیہ کی بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کے قریب اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل صحیح اعتقادات سے بھر دے گا)۔

یُعْطِی الزَّکٰوةَ عَلٰی مَا یَرٰی۔ زکوٰۃ ان لوگوں کو دے جن کو مستحق سمجھے۔

اَصْحَابُ الرَّاْیِ۔ امام ابوحنیفہ اور ابوالحسن اشعری کے اصحاب (امام ابوحنیفہ نے کہا)۔

عِلْمُنَا ھٰذَا رَاْیٌ وَھُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَیْهِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْهُ قَبِلْنَاہُ۔ ہمارا یہ علم ہماری رائے ہے، (یعنی بہت سے مسائل ہم نے قیاس اور رائے سے بیان کئے ہیں) اور مقدور بھر ہم نے اچھی سے اچھی رائے دی ہے۔ پھر جو کوئی اس سے بھی اچھی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے، پھر اگر کوئی حدیث لائے تو امام صاحب اس کو بہ طریق اولیٰ قبول کریں گے اور اپنی رائے جو اس کے خلاف ہو اس سے رجعت کرلیں گے۔ علامہ دمیری نے نوح بن ابی مریم سے نقل

کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے سنا' فرماتے تھے کہ جو حدیث آنحضرت سے مروی ہو وہ تو سر اور آنکھوں پر ہے اور جو صحابہ کا قول ہو' تو ہم ان کے اقوال میں سے کوئی قول پسند کر لیں گے اور جو دوسروں کا قول ہو تو وہ بھی آدمی ہیں' ہم بھی آدمی ہیں (یعنی ان کی تقلید ہمارے لیے ضروری نہیں' وہ بھی آدمی ہیں' ہم بھی آدمی ہیں- اس قول سے شخصی تقلید کا وجوب بالکل باطل ہو جاتا ہے)

باب الراء مع الباء

رَبْأٌ- بلند ہونا' اونچا ہونا' اٹھانا' درست کرنا' جاسوس ہونا' نگہبان ہونا-

فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ اَهْلَهٗ- وہ چلا اپنے لوگوں کی نگہبانی کر رہا تھا (یعنی دشمنوں کی تاک لگائے ہوئے تھا کہ کہیں ان پر اچانک حملہ نہ کر بیٹھیں)-

مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَرَجُلٍ ذَهَبَ يَرْبَأُ اَهْلَهٗ- میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے' جیسے ایک شخص اپنے گھر والوں کے بچاؤ کی فکر میں گیا (ان کا چوکیدار بنا تاکہ اچانک دشمن آ کر ان پر نہ ٹوٹ پڑیں- ایسا شخص کسی پہاڑ یا ٹیلہ پر چڑھ کر چاروں طرف نگاہ کرتا رہتا ہے) عرب کہتے ہیں کہ

اِرْتَبَأْتُ الْجَبَلَ- میں پہاڑ پر چڑھا-

رَبِيْئَةٌ- چوکیدار (یعنی جو شخص دشمن کی طرف نگاہ رکھے (کہ وہ غافل پا کر دفعتاً حملہ نہ کرنے پائیں)-

رَبٌّ- جمع کرنا' مالک ہونا' سرداری کرنا' اقامت کرنا' پالنا پرورش کرنا (جیسے رُبٌّ ہے)-

اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا- (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے) لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی (ایک روایت میں رَبَّهَا ہے' یعنی اپنے مالک کو) (مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عورتیں بہت قید ہو کر آئے گی' لونڈیاں بنیں گی' ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہو گی' جو اپنی ماں کے بھی گویا مالک ہوں گے) نہایہ میں ہے کہ رب کے معنی مالک اور سردار اور مدبر اور مربی اور گھر کا بندوبست کرنے والا اور احسان کرنے والا' منعم- اور جب اس کو بلا اضافت استعمال کریں تو مراد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ لونڈیوں کا سا برتاؤ کریں گے' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ کے بادشاہ اور رئیس اور نواب ذلیل خاندان کی عورتوں کو رکھیں گے پھر ان کی اولاد بادشاہ ہو گی تو ماں ان کی رعیت کی طرح ہو گی' کوئی عزت نہ ہو گی- بعض نے کہا رَبَّتَهَا کی روایت میں تا تانیث کی ہے' اور مطلب یہ ہے کہ بیٹی ماں کی مالکہ بنے گی' تو بیٹے بہ طریق اولیٰ ماں پر حکومت کریں گے- بعض نے کہا رَبَّتَهَا مرد اور عورت دونوں کو شامل ہے اور تانیث باعتبار نسمہ (جان) کے ہے جو عربی زبان میں مؤنث ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں لوگ ام ولد کو بھی بیچیں گے- یہاں تک کہ بکتے بکتے وہ دست بدست اس کے بیٹے کی ملک میں آئے گی یا اس کے نکاح میں' اور اس کو خبر نہ ہو گی- مترجم کہتا ہے دوسری اور تیسری توجیہہ عمدہ ہے اور وہی قرائن سے ٹھیک معلوم ہوتی ہے- کیونکہ ہمارے زمانے میں لونڈی غلاموں کا سلسلہ نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے بہت کم ہو گیا ہے البتہ لوگ اپنی ماؤں کو ذلیل سمجھنے لگے ہیں' بیوی کی خاطر ماں سے لڑتے ہیں اور اس سے بدسلوکی کرتے ہیں لونڈی کی طرح اس سے برتاؤ کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ اکثر بادشاہ اور رئیس اور نواب اور امیر وہ لوگ ہیں' جن کی مائیں بدقوم اور ذلیل اور بگڑے ہوئے معاشرے کی خراب خواتین ہیں)-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ- اے پوری دعا کے مالک اور صاحب (یعنی اس کو ختم کرنے والے اور اس کا ثواب دینے والے)-

لَا يَقُلِ الْمَمْلُوْكُ لِسَيِّدِهٖ رَبِّيْ- غلام اپنے صاحب سے اس طرح نہ کہے' میرے رب (گو رب کے معنی مجازی مالک اور مولیٰ کے بھی آئے ہیں مگر اکثر اس کا اطلاق پروردگار پر ہوتا ہے- اس لئے آنحضرت نے اس کا استعمال آدمیوں کے لئے مکروہ جانا' ایسے ہی بادشاہوں یا سرداروں کو خداوند یا خداوند نعمت کہنا یا لکھنا بھی مکروہ ہو گا- اگرچہ یہ شرک اکبر نہ ہو گا مگر

شرک اصغر اور مکروہ ہو گا اور اس کی دلیل یہ ہے لَا یَقُلِ الْمَمْلُوْكُ الخ مذکورہ بالا اور حَتّٰی تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا- اور قرآن میں ہے-

اُذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ اور اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ- یعنی اپنے مالک سے میرا ذکر کرو- اور اپنے مالک کے پاس لوٹ جا- اور دوسری حدیث میں ہے-

رَبُّ الصُّرَیْمَةِ وَرَبُّ الْغُنَیْمَةِ- اونٹوں کے گلے کا مالک یا بکریوں کے منڈے کا مالک (اور حدیث میں ہے)-

حَتّٰی یَلْقَاهَا رَبُّهَا- یعنی کھوئے ہوئے اونٹ سے تجھے کیا کام (اس کو رہنے دے) یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے-

فَاَنْكَرَ قَوْمُهٗ دُخُوْلَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَ الرَّبَّةَ (عروہ بن مسعود مسلمان ہو جانے کے بعد جب اپنی قوم والوں کے پاس گئے؟ یہ اقدام واپسی کے بعد فوراً ہی کیا) تو اہل قوم نے اس کو برا سمجھا یعنی پہلے ''ربہ'' کے پاس جانا تھا (ربہ ایک بت کا لقب تھا جس کو لات بھی کہتے تھے اور وہ طائف میں ایک پتھر تھا جس کو قبیلہ ثقیف کے لوگ پوجتے تھے- معاذ اللہ اس جہالت کا کچھ ٹھکانا ہے کہ سچے معبود قادر مطلق کی پرستش چھوڑ کو جھاڑوں اور پتھروں کی بھی پوجا کریں)-

كَانَ لَهُمْ بَیْتٌ یُّسَمُّوْنَهُ الرَّبَّةَ- ثقیف والوں کا بھی ایک گھر تھا- جس کو وہ خانہ کعبہ کی طرح سمجھتے تھے اور اس کو رَبّہ کہتے تھے (مغیرہ نے اس کو گرا کر برابر کر دیا)-

لَاَنْ یَّرُبَّنِیْ بَنُوْ عَمِّیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّرُبَّنِیْ غَیْرُهُمْ- (عبداللہ بن عباس نے کہا' جب عبداللہ بن زبیر نے ان کے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا' بلکہ بنی ہاشم کو اپنے دربار میں سب سے اخیر بلانے لگے- اور ایک روایت میں ہے کہ بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کرنے کے لئے انھوں نے آگ جلوائی تا کہ ان کو خائف کیا جا سکے) اگر مجھ کو میرے چچا کی اولاد پرورش کرے (یعنی بنو امیہ) تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ دوسرے لوگ میری پرورش کریں' مجھ پر سرداری کریں-

(اور آخر عبداللہ بن زبیر کی ایسی ہی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں شہید ہو گئے اور ان کی خلافت جاتی رہی)-

وَاِنْ رَبُّوْنِیْ رَبَّنِیْ اَكْفَاءٌ كِرَامٌ- اگر مجھ پر (بنی امیہ) سرداری کریں تو وہ ہمارے برابر والے عزت والے ہیں (بنی مخزوم سے بہتر ہیں- جس خاندان کے عبداللہ بن زبیر تھے)-

لَاَنْ یَّرُبَّنِیْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّرُبَّنِیْ رَجُلٌ مِّنْ هَوَازِنَ- اگر قریش کا آدمی مجھ پر سرداری کرے تو وہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی آدمی مجھ پر سرداری کرے (یہ صفوان بن امیہ نے حنین کے دن ابوسفیان سے کہا)-

اَلَكَ نِعْمَةٌ تَرُبُّهَا- کیا تیرا کوئی احسان ہے' جس کی تو پرورش کرتا ہے-

لَا تَاْخُذِ الْاَكُوْلَةَ وَلَا الرُّبّٰی وَلَا الْمَاخِضَ- تو زکوٰۃ میں اس جانور کو نہ لے جو گوشت کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے اور نہ اس جانور کو جو دودھ کے لئے گھر میں پالا جاتا ہے (بعض نے کہا رُبّٰی وہ بکری جو جننے کے قریب ہو) اور نہ پیٹ والے کو-

مَابَقِیَ فِیْ غَنَمِیْ اِلَّا فَحْلٌ اَوْشَاةٌ رُبّٰی- میری بکریوں میں اب نر رہ گیا ہے یا پالی ہوئی بکری جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہے-

نَدَعُ لَكُمُ الرُّبّٰی- ہم تمہارے لئے وہ بکری چھوڑ دیں گے جو کھانے کے لئے فربہ کی گئی ہو-

لَیْسَ فِی الرَّبَائِبِ صَدَقَةٌ- ان بکریوں میں جو گھروں میں پالی جاتی ہیں (جنگل میں نہیں چرائی جاتیں) زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں)-

رَبَائِبُ- جمع ہے رَبِیْبَةٌ کی یعنی پلیر و پرورش یافتہ گیلیڑ ''ربیبہ'' اس لڑکی کو بھی کہتے ہیں جو عورت کیساتھ اسکے سابقہ شوہر کے نطفہ سے ہو-

كَانَ لَنَا جِیْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ لَهُمْ رَبَائِبُ- ہمارے کچھ انصاری لوگ تھے ان کے گھروں میں پلی ہوئی بکریاں تھیں (وہ

ہم کو دودھ بھیجا کرتے تھے)۔

اِنَّمَا الشَّرْطُ فِی الرَّبَائِبِ۔ (قرآن میں) جو یہ شرط لگائی ہے کہ ان عورتوں کی بیٹیاں جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو یہ خاص ربیبہ لڑکیوں کے لئے ہے (باقی بیوی کی ماں یعنی خوشدامن نکاح کرتے ہی محرم ہو جاتی ہے)۔

لَوْلَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ۔ اگر ابوسلمہ کی بیٹی میری ربیبہ نہ ہوتی (جب بھی مجھ کو درست نہ ہوتی، کیونکہ ابوسلمہ آنحضرت کے رضاعی بھائی تھے)۔

اُسُدٌ تُرَبَّبُ فِی الْغِيْضَاتِ اَشْبَالًا۔ شیر ہیں جو بچپن سے جھاڑیوں میں پرورش پا رہے ہیں۔

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ اِمْرَأَةَ رَابِّهِ۔ مجاہد اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی والدہ کے شوہر کی بیوی سے نکاح کرے (یعنی اس کی دوسری بیوی سے جو اس کی ماں نہ ہو۔ گو شرعاً حرام نہیں مگر عرفاً مذموم ہے اس لئے کہ ماں کا شوہر بمنزلہ باپ کے ہے تو اس کی زوجہ ماں کے مشابہ ٹھہری)۔

حَمْلُهَا رِبَابٌ۔ وہ عورت زچگی کے بعد جلدی سے پھر حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی دو مہینے یا بیس دن کے اندر ہے۔ عورتوں میں یہ عیب ہے اور عمدگی یہ ہے کہ دودھ چھٹنے تک پھر حاملہ نہ ہو)۔

اِنَّ الشَّاةَ تُحْلَبُ فِیْ رِبَابِهَا۔ بکری کا دودھ حمل کی حالت میں بھی دوہا جاتا ہے۔

فَاِذَا قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ۔ یکا یک تہہ بہ تہہ سفید ابر کی طرح ایک محل دکھلائی دیا۔

وَاَحْدَقَ بِكُمْ رَبَابُهُ۔ موت کے ابر نے تم کو گھیر لیا۔

لَا قَزَعَ رَبَابُهَا۔ اس کا ابر ٹکڑے ٹکڑے (یعنی پھٹا ہوا) نہ ہو۔

تَدَاوَلَتْهُ الْاَيْدِيْ مِنْ رِبٍّ اِلٰى رِبٍّ۔ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا (یعنی اس نے پھر اس نے)۔

رِبِّيُّوْنَ۔ بہت سے گروہ (محیط میں ہے کہ یہ جمع ہے رِبِّیْ کی یعنی ہزاروں آدمی، اور رِبَّۃٌ ایک جماعت کثیر)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غِنًى مُّبْطِرٍ وَفَقْرٍ مُّرِبٍّ۔ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تونگری سے جو غرور پیدا کرے اور اس محتاجی سے جو لازم ہو جائے (کسی طرح جدا نہ ہو) (ایک روایت میں مُلِبٍّ ہے معنی وہی ہیں) عرب لوگ کہتے ہیں۔

اَرَبَّ بِالْمَكَانِ اور اَلَبَّ بِالْمَكَانِ۔ جب کسی جگہ میں اقامت کرے وہاں جم جائے۔

عَالِمٌ رَبَّانِيٌّ۔ اللہ والا عالم (یعنی جس نے خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کیا ہو یا جو عالم باعمل ہو، لوگوں کو تعلیم کرتا ہو) (بعض نے کہا یہ رب بہ معنی تربیت سے ماخوذ ہے یعنی پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھانا۔ پھر بڑے بڑے مسائل بتلانا جو تدریجی تعلیم کا طریقہ ہے۔)

مَاتَ رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ (جب عبداللہ بن عباس فوت ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے کہا) اس امت کے ربانی (یعنی عالم باعمل) گزر گئے۔

كَاَنَّ عَلٰى صَلَعَتِهِ الرُّبُّ مِنْ مِسْكٍ وَّعَنْبَرٍ۔ ابن عباس کے سر پر جہاں کے بال اڑ گئے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مشک اور عنبر کا شیرہ رکھا ہوا ہے (محیط میں ہے کہ رب وہ دوا جو آگ پر پکا کر جمالی جائے، جیسے رُبُّ السُّوْسِ وغیرہ مُرَبَّبٌ اور مُرَبّٰی اسی سے ماخوذ ہے جو مشہور ہے)۔

اِسْمَعِيْ يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ۔ حجرے کی مالکہ سن (مراد حضرت عائشہ ہیں)۔

لَا يَقُلْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ۔ کوئی شخص اپنے غلام سے یوں نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا (کیونکہ رب کا اطلاق اکثر خداوند کریم پر ہوتا ہے اور غلام اپنے مالک کو سید اور مولیٰ کہے یہ نہی تنزیہی ہے)۔

كَانَ مَا اَصَابَهُ عَلٰى رَبِّهٖ۔ اس پر جو آفت آئے اس کی چٹی مال کے مالک پر ہوگی (یعنی بائع پر)۔

وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی گھر والی تھی (یعنی اس کی بڑی عمر تھی، اس زمانہ میں بھی ایک الگ گھر کا بندوبست کرنے والی تھی)۔

رَبَّنَا اللّٰهَ يَا رَبُّنَا اللّٰهُ يَا رَبَّنَا اللّٰهُ يَا رَبُّنَا اللّٰهَ تَقَدَّسَ

اِسْمُكَ - مالک ہمارے اللہ یا اللہ تو ہمارا مالک ہے تیرا نام مقدس ہے-

وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ - (نماز میں یوں تصور کرے) کہ اس کا مالک پروردگار اس کے سامنے ہے (جیسے نمازی اس کو دیکھ رہا ہے یہ نہ ہو سکے تو خیر یہی سمجھے کہ پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے -اسی لئے نمازی کے سامنے یہ منع ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے اس کی توجہ خدا کے علاوہ اور کسی طرف ہو جائے یا جس کی وجہ سے کفار کی مشابہت ہو- مثلاً تصویر' آئینہ یا آگ وغیرہ) میں نے ایک مسجد میں دیکھا کہ محراب پر اس طرح مرقوم ہے یا محمد یا اللہ تو میں نے کہا صرف یا اللہ رہنے دو- کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا- اور اس طرح لکھنے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ معاذ اللہ دونوں مساوی ہیں یا ہم دونوں کی پرستش کرتے ہیں- پھر ہم میں اور نصاریٰ میں فرق ہی کیا رہا)-

كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ - جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے-

رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ - چاند میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ ہے-

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - ہمارا مالک پروردگار اترتا ہے-

رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ صُوْرَةِ شَابٍّ اَمْرَدَ - میں نے اپنے پروردگار کو ایک جوان بے ریش اور بروت کی صورت میں دیکھا (سبحان اللہ قربان اس کے حسن اور جمال کے)-

اَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ - وہ یعنی امام مہدی تمہارے مالک کی کتاب کے موافق تمہاری امامت کریں گے (اور تمہارے پیغمبر کی سنت کے موافق یعنی قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے ' مجتہد مطلق ہوں گے)-

رَبُّ الْاَرْبَابِ - پروردگار- سب صاحبوں کا صاحب' مالکوں کا مالک-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا - تیری پناہ اس اولاد سے جو میری مالک بن جائے (مجھ پر غلام کی طرح حکومت کرے)-

لَيْسَ فِي الرُّبّٰى شَيْءٌ - دودھ کی بکری جو گھر میں پلی ہوئی ہو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے-

رُبَابٌ - امرو القیس کی بیٹی امام حسین کی بیوی جن کے پیٹ سے حضرت سکینہ پیدا ہوئی تھیں-

رِيًّا يَعَضُّ بِالرِّيِّ رَبَابُهٗ - ایسی سیرابی کہ گھاس اس کو خوب زور سے پکڑ لے-

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ رَبَابٍ اِلٰى وَاقِمٍ - مدینہ کے حرم کی حد رباب سے لے کر واقم تک ہے- (یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں)-

بِمَاءٍ عُبَابٍ وَّرَبَابٍ بِانْصِبَابٍ - پانی کی موج اور برستا ہوا ابر-

يَاعُقُوْلَ رَبَّاتِ الْحِجَالِ - اے چھپر کھٹ والیوں کی عقلیں (یعنی عورتوں کی جو ناقص العقل ہوتی ہیں)-

رُبَّ - حرف تقلیل ہے اور کبھی تکثیر کے لئے مستعمل ہوتا ہے-

وَمِيْضُهٗ فِيْ كَنَهْوَرِ رَبَابِهٖ - اس کی چمک سفید دلدار تہہ بہ تہہ بادل میں (معلوم ہوتی تھی)-

رَبْتٌ - پالنا- جیسے تَرْبِيْتٌ -

رَبْثٌ - روکنا- جیسے تَرْبِيْثٌ ہے

تَرَبُّثٌ - ٹھہرا جانا- جیسے تَرَبُّصٌ ہے-

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِرَايَاتِهَا فَيَاْخُذُوْنَ النَّاسَ بِالرَّبَائِثِ فَيُذَكِّرُوْنَهُمُ الْحَاجَاتِ - جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنی اپنی جھنڈیاں لے کر صبح کو چلتے ہیں اور لوگوں کو ان کے کام اور ضرورتیں یاد دلاتے ہیں- (وہ ان میں پھنس کر جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آ سکتے) (ایک روایت میں یوں ہے)-

يَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيْثِ - لوگوں کو اٹکانے والے کاموں سے اٹکا دیتے ہیں (خطابی نے کہا' یہ روایت صحیح نہیں ہے مگر صاحب نہایہ نے کہا اگر صحیح ہو تو تَرَابِيْثُ جمع ہوگی تَرْبِيْثَةٌ کی- یعنی ایک بار اٹکانا' جیسے تَقْدِيْمَةٌ ایک بار آگے

بڑھانا)۔

فَيُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ - وہ لوگوں کو روکتے ہیں (نماز میں حاضر نہیں ہونے دیتے)۔

رَبِيْثَا - ایک مچھلی ہے۔

رِبْحٌ یا رَبَاحٌ - فائدہ اٹھانا' کمانا۔

تَرْبِيْحٌ - بندر پالنا' نفع کما دینا۔

مُرَابَحَةٌ - نفع دینا۔

اِرْبَاحٌ - مہمانوں کے لئے اونٹ کے بچے کاٹنا۔

تَرَبُّحٌ - حیران ہونا۔

ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ - یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے (ایک روایت میں رَايِحٌ ہے' اس کا ذکر آئندہ آئے گا)۔

نُهِىَ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ - جو چیز اپنی ضمان میں نہ آئے (یعنی اپنے قبضہ وتصرف میں نہ آئی ہو) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے آج کل تاجروں میں دستور ہے کہ مال کو خرید لیتے ہیں لیکن زبانی معاملہ ہوتا ہے اور اپنے قبضہ وتصرف میں لانے سے پیشتر کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں اور وہ تیسرے ہاتھ - ساہوکاروں کی اصطلاح میں اس عمل کو سٹہ کہتے ہیں - اس سٹہ کی بدولت صدہا آدمی تباہ اور برباد ہو گئے ہیں' گویا یہ بھی ایک طرح کا جوا ہے' آنحضرت نے اس سے منع فرمایا)۔

رَبَاحٌ - آنحضرت کا ایک غلام تھا - اور ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

رِبَاحٌ - ایک قسم کا پرندہ ہے۔

رِبَحْلٌ - طویل القامت شخص' یا بڑی شان والا بہت دینے والا' فیاض۔

وَمَلِكًا رِبَحْلًا - اور بادشاہ بہت دینے والا۔

رَبَاخٌ - مشکل سے چلنا' جماع کے وقت عورت کا بے ہوش ہو جانا۔

تِلْكَ الرَّبُوْخُ لَسْتَ لَهَا بِاَهْلٍ - (ایک شخص نے حضرت علیؓ کے سامنے دوسرے شخص پر نالش کی کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا حالانکہ وہ دیوانی ہے - آپ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اس کا کیا دیوانہ پن دیکھا؟ تو اس نے بتایا کہ جب میں اس سے جماع کرتا ہوں تو بے ہوش ہو جاتی ہے - یہ سن کر آپ نے فرمایا) یہ عورت تو رَبُوْخ ہے اور تو اس کے لائق نہیں (یعنی یہ تو عمدہ وصف ہے عورت کا جس کو تو دیوانگی خیال کرتا ہے)۔

رَبُوْخٌ - اس کے معنی بھی جماع کے وقت بے ہوش ہو جانے والی عورت کے ہیں (دراصل یہ ماخوذ ہے) تَرَبَّخَ فِيْ مَشْيِهٖ سے یعنی چلنے میں ڈھیلا اور سست ہو گیا)۔

رَبْدٌ - روکنا۔

رُبُوْدٌ - اقامت کرنا۔

تَرَبُّدٌ - رنگ بدل جانا' ابر آنا۔

اِنَّ مَسْجِدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِرْبَدًا لِيَتِيْمَيْنِ - آنحضرت کی جہاں پر مسجد ہے وہاں پہلے دو یتیم لڑکوں کا مربد تھا (مربد اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اونٹ وبکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں - یعنی تھان یا کوڑواڑ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں میوہ توڑ کر سکھانے کے لئے جمع کیا جاتا ہے یعنی کھلیان اور مجلس کو بھی مربد کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ - آپ نے جانوروں کے رہنے کے مقام میں تیمم کیا - (بعض نے کہا "مربد النعم" ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر - جیسے دوسری روایت میں ہے فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ - مربد نعم میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا)۔

حَتّٰى يَقُوْمَ اَبُوْ لُبَابَةَ يَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهٖ بِاِزَارِهٖ - (یا اللہ ہم پر پانی برسا) اتنا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ رَبَدًا بِمَكَّةَ - وہ مکہ میں پانی کا بند مٹی سے بناتے تھے۔

رَبَدٌ - کیچڑ۔

رَبَّادٌ - کیچڑ بنانے والے (بعض نے کہا یہ لفظ رَبْدٌ سے ماخوذ ہے جو روکنے کے معنی میں ہے کیونکہ بند بھی پانی کو بہہ جانے سے روکتا ہے)۔

كَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اِرْبَدَّ وَجْهُهٗ - آنحضرتؐ پر جب وحی نازل ہوتی تو (ہیبت الٰہی سے) آپ کا چہرہ خاکی رنگ کا ہو جاتا (بعض نے کہا رُبْدَةٌ وہ رنگ جو سیاہی اور تیرگی کے درمیان ہو)۔

اَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا صَارَ مُرْبَدًّا - جس دل میں وہ سما ئے گا وہ تاریک ہو جائے گا (نور ایمان جاتا رہے گا)۔

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ مُرْبَدَّ الْوَجْهِ - عمرو بن عاص حضرت عمرؓ کے پاس سے مونہ تیرہ ہو کر اٹھے (کیا حضرت عمرؓ کو بھی معاویہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّدَ وَجْهُهٗ (غصہ سے) آپ کا چہرہ راکھ کی طرح ہو گیا۔

اَسْوَدَ مُرْبَادًّا - کالا سفیدی مائل رنگ (یعنی راکھ کی طرح' یہ بڑا خراب رنگ ہے۔

اَرْبَد - ایک قسم کا سانپ' جس کے کاٹنے سے آدمی کا رنگ راکھ کی طرح ہو جاتا ہے۔

رَبْذٌ - ہلکا ہونا۔

اِنَّمَا اَنْتَ رِبْذَةٌ مِنَ الرِّبَذِ - (عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے عامل عدی بن ارطاۃ کو لکھا) تو تو چیتھڑوں میں سے ایک چیتھڑا ہے۔

رِبْذَةٌ - وہ ٹکڑا بالوں کا جس سے اونٹ پر روغن ملتے ہیں یا حیض کا لتہ یا وہ کپڑے کا ٹکڑا جس سے سنار زیور کو پونچھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ تو بالکل بودا آدمی ہے' تیری کوئی وقعت نہیں)۔

رَبَذَةٌ - مدینہ کے قریب ایک بستی ہے' یہیں ابوذر غفاری کی قبر ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ مدینہ سے تین میل پر یہ بستی تھی اور شروع زمانہ اسلام میں آباد تھی - اب بالکل مٹ گئی اس کا نشان بھی باقی نہیں ہے)۔

رَبَازَةٌ - موٹا' دلدار ہونا' خوش مزاج اور عقلمند ہونا۔

تَرْبِيْزٌ - بھر دینا۔

اِرْتِبَازٌ - پورا ہونا - کامل ہونا۔

فَوَضَعْنَالَهٗ قَطِيْفَةً رَبِيْزَةً - (آنحضرتؐ میرے گھر میں تشریف لائے) میں نے آپ کے لئے ایک موٹی کملی بچھائی (اہل عرب کہتے ہیں)۔

كِيْسٌ رَبِيْزٌ - یعنی ریزاور موٹی تھیلی۔

صُرَّةٌ رَبِيْزَةٌ - اور غافل فربہ مرد کو رَبِيْزٌ کہتے ہیں (بعض نے رَمِيْزٌ میم سے استعمال کیا ہے - جوہری نے کہا كَبْشٌ رَبِيْزٌ - کٹھے ہوئے ٹھوس بدن کا مینڈھا بڑے سرین والا' جیسے كبش ربيس)۔

رَبْسٌ - مارنا بھر دینا۔

اِرْبَاسٌ - غصہ دلانے کو چھیڑنا۔

فَجَعَلَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْبِسُوْنَ بِهِ الْعَبَّاسَ - جب آنحضرتؐ خیبر کی جنگ میں تشریف لے گئے تو ایک شخص مکہ کے مشرکوں کے پاس آیا جو قریش میں سے تھے اور یہ جھوٹی خبر لایا کہ اہل خیبر نے آنحضرت کو قید کر لیا اور آپ کو قریش کے پاس بھیجنے والے ہیں تاکہ وہ آپ کو قتل کر دیں یہ خبر سن کر) مشرکوں نے حضرت عباس کو چھیڑنا شروع کیا (ان کو غصہ دلاتے تھے کہ تمہارے بھتیجے قید ہو گئے' اب ہمارے قبضہ میں آنے والے ہیں)۔

جَاءُوْا بِاُمُوْرٍ رُبْسٍ - بڑی بڑی کالی کالی آفتیں لے کر آئے (عرب کے باشندے کہتے ہیں)۔

وَاهِيَةٌ رَبْسَاءُ - یعنی سخت آفت۔

رَبِيْسٌ - وہ شخص جس کو مالی یا اور کوئی نقصان پہنچا ہو۔

رَبِسَةٌ - میلی کچیلی قبیح عورت - (جیسے وَسِخَة ہے)

رَبْصٌ - انتظار کرنا' برائی یا بھلائی کے لئے' جیسے تَرَبُّصٌ ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّتَرَبَّصَ بِكُمُ الدَّوَائِرَ - وہ تمہارے لئے زمانہ کی گردشوں کا منتظر ہے۔

رُبْصَةٌ - مدت معینہ۔

اَلْمَصْعُوْقُ يُتَرَبَّصُ بِهٖ - جو شخص بے ہوش ہو جائے (سکتہ وغیرہ کسی بیماری سے) تو توقف کریں' جلدی سے اس کو دفن نہ کریں۔

رَبْضٌ یا رَبْضَةٌ یا رُبُوْضٌ - بیٹھ جانا' ٹھہرنا' اقامت کرنا' جم جانا' عاجز ہونا۔

اِرْبَاضٌ - سخت گرم ہونا' سیراب کرنا' بھاری کر دینا -

فَدَعَابِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ - پھر ایک برتن منگوایا جو چند آدمیوں کو سیراب کر دے - ان کو بھاری کر کے زمین پر لٹا دے سلا دے -

حَتّٰی تَرْبِضَ الْوَحْشُ فِیْ كِنَاسِهَا - یہاں تک کہ جنگلی جانور اپنے اپنے بھٹ میں جم جائیں (گرمی کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں) -

اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِیْ دَارِهِمْ ظَبْيًا - جب تو ان کے پاس پہنچے تو ان کے گھر میں ہرن کی طرح جم جا (یعنی اطمینان سے رہ جیسے ہرن اپنے بھٹ میں جہاں کوئی خطرہ نہ ہو آرام سے رہتا ہے) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تو ہرن کی طرح ہوشیاری اور چالاکی سے وہاں رہ کیونکہ وہ کافر لوگ ہیں اگر ذرا بھی ڈر ہو تو چٹ بھاگ جا جیسے کہ ہرن بھاگ جاتا ہے) -

فَفَتَحَ الْبَابَ فَاِذَا شِبْهُ الْفَصِيْلِ الرَّابِضِ - دروازہ کھولا دیکھا تو ایک جانور ہے اونٹ کے بچھڑے کی طرح جو اطمینان سے بیٹھا ہو -

كَرُبْضَةِ الْعَنْزِ یا رِبْضَةِ الْعَنْزِ - بیٹھی ہوئی بکری کے برابر جثہ میں -

رَاٰى قُبَّةً حَوْلَهَا غَنَمٌ رُبُوْضٌ - ایک گنبد دیکھا اس کے گرد بکریاں بیٹھی ہیں -

كَاَنِّیْ عَلٰی ظَرِبٍ وَّحَوْلِیْ بَقَرٌ رُّبُوْضٌ - جیسے میں ایک چھوٹے پہاڑ پر ہوں اور میرے آس پاس گائیں بیٹھی ہیں -

لَا تَبْعَثُوْا الرَّابِضِيْنَ - ان دونوں قوموں یعنی ترکوں اور حبشیوں کو مت چھیڑو (ان سے خواہ مخواہ جنگ میں سبقت نہ کرو جب تک وہ خود کوئی جارحانہ کاروائی نہ کریں کیونکہ یہ دونوں قومیں سخت خونخوار' جاہل اور وحشی تھیں - ایسے لوگوں کو جنگ پر ابھارنا خوفناک ہے - یہ معاویہ کا قول ہے اور آنحضرتؐ سے مرفوعاً منقول ہے اتركوا الترك ماتركوكم یعنی ترکوں سے مت بولو ان کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں) -

اَلرَّابِضَةُ مَلَائِكَةٌ اُهْبِطُوْا مَعَ اٰدَمَ يَهْدُوْنَ الضُّلَالَ - رابضہ وہ فرشتے تھے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ (دنیا میں) اتارے گئے تھے' وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتلایا کرتے تھے -

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبَضَيْنِ - منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری ہو دو تھانوں کے بیچ میں (وہ کبھی ادھر جانا چاہتی ہے کبھی ادھر اور درمیان میں ادھڑ رہتی ہے - اسی طرح منافق بھی مذبذب رہتا ہے نہ اس فرقے میں نہ اس فرقے میں) (ایک روایت میں بین الربیضین ہے - یعنی دو گلوں کے (مندوں کے) بیچ ہیں -

وَالنَّاسُ حَوْلِیْ كَرَبِيْضَةِ الْغَنَمِ - (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا) لوگ میرے گرد اس طرح تھے جس طرح بکریوں کا مندہ -

اَنَازَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ - میں بہشت کے گرد اس کے لئے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں -

كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ - آنحضرتؐ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیتے -

مَرَابِضُ جمع ہے مربض کی' وہ جگہ جہاں بکریاں بیٹھتی ہیں -

فَاَخَذَالْعَتَلَةَ مِنْ شَقِّ الرُّبُضِ - انہوں نے سبل پائے کے کنارے سے لیا -

رُبُضٌ اور رَبَضٌ - پایہ بنیاد اساسؐ -

لَا يَبِيْتُ عَزَبًا وَّلَهٗ عِنْدَنَا رَبَضٌ - وہ رات کو تنہائی میں کیوں کاٹے ہمارے پاس اس کے لئے گھر والے موجود ہیں (یعنی بیوی - بعض نے کہا ہر ایک آرام دینے والی زوجہ ہو یا ماں یا بہن یا قوت یا معیشت) -

وَاَنْ تَنْطِقَ الرُّوَيْبِضَةُ فِیْ اَمْرِ الْعَامَّةِ - (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ رویبضہ لوگوں کے عمومی کاموں میں رائے دے (اس کو عہدہ اور سرداری ملے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رویبضہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ذلیل اور پاجی کمینہ آدمی شکم پرور' بخیل اور دوں ہمت -)

اِنَّهُ ارْتَبَطَ بِسِلْسِلَةٍ رَبُوْضٍ اِلٰی اَنْ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ -

انہوں نے اپنے آپ کو بھاری زنجیر سے باندھ دیا (مسجد کے ستون میں بندھے رہے) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا-

کَانُوْا رِبْضَۃً (یمامہ کی جنگ میں کئی قاری صحابہ) ایک ہی جگہ مارے گئے-

اَقَلُّ مَا یَکُوْنُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ مَرْبِضُ غَنَمٍ وَّاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ مَرْبَطُ فَرَسٍ- کم سے کم تجھ میں اور قبلہ میں اتنا فاصلہ ہونا چاہئے جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور زیادہ سے زیادہ اتنی جگہ میں جس میں گھوڑا باندھا جاتا ہے-

اَلْمُنَافِقُ اِذَا رَکَعَ رَبَضَ وَ اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَاِذَا جَلَسَ شَغَرَ- منافق جب رکوع کرتا ہے تو جس طرح بکری بیٹھتی ہے (یعنی صرف ذرا سا سر جھکا دیتا ہے' پیٹھ وغیرہ برابر نہیں کرتا) اور جب سجدہ کرتا ہے تو کوے کی طرح ٹھونگیں لگاتا ہے اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھا کر (یعنی اطمینان سے نہیں بیٹھتا)-

رَبْطٌ- باندھنا' سخت ہونا' قوی کرنا' صبر دینا-

مُرَابَطَہ- دشمن کی گزرگاہ میں بیٹھنا (یعنی مورچہ میں جمے رہنا' گوریلا جنگ کرنا) جیسے رِبَاطٌ-

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ- تکلیف کے وقتوں میں وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بہت سے قدم اٹھانا (جب مسجد دور ہو) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے (یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے) (اصل میں رباط کہتے ہیں جہاد کے لئے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو- بعض نے کہا رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز باندھیں- اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ کرنے سے باز رکھتی ہیں-)

اِنَّ رَبِیْطَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ زَیْنُ الْحَکِیْمِ الصَّمْتُ- بنی اسرائیل کے ایک زاہد (درویش جس نے اپنے نفس کو دنیا کی خواہشوں سے باندھ دیا تھا) نے کہا حکیم کی زینت خاموشی ہے (اکثر بلائیں اور آفتیں آدمی پر زبان کی وجہ سے آتی ہیں- لہذا جس نے سوچ سمجھ کر بات کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور بے ہودہ' لایعنی' مضر اور خوفناک بک بک سے احتراز کیا' وہ حکمت کے عمدہ مقصد کو پالیتا ہے

نیا موزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم[1]

وَکَانَ لَنَا جَارًا وَّرَبِیْطًا- وہ ہمارا ہمسایہ اور ہم سے وابستہ تھا-

رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا- ایک شبانہ روز (رات اور دن) اللہ کی راہ میں دشمن کی تاک میں رہنا ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے (دوسری روایت میں یوں ہے)-

خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ- (اقامت دین کے علاوہ) اور کاموں میں ہزار دنوں تک مصروف رہنے سے بہتر ہے (سبحان اللہ' اللہ کے دین کے لئے جدوجہد کی فضیلت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی؟ جب دین کے مخالف کی قوت توڑنے کی فکر کرنے میں یہ ثواب اور اجر ہے تو عملاً اس سے زیادہ کرنے میں کس قدر نعم البدل ملے گا؟)

لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَرْبَطَہٗ- میں نے قصد کیا اس کو باندھ دوں (اور تم سب اس کو دیکھو) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن اور شیطان جب کسی کثیف صورت میں نمودار ہو تو اس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کو باندھ دینا بھی ممکن ہے- اور قرآن میں جو من حیث لا ترونھم آیا ہے وہ اس حال میں ہے جب شیطان اپنی اصلی لطیف حالت میں رہیں- دوسری روایت میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے شیطان کو دیکھا اور جنگ بدر کے دن بھی اس کو کئی لوگوں نے دیکھا تھا)-

فَرَبَطْتُ عَلَیْہِ شَرَفًا اَسْتَبْقِیْ نَفْسِیْ- میں ایک ٹیلے پر

---

[1] جانور تجھ سے گفتگو کرنا نہیں سیکھتے تو بھی (اس کے برعکس) جانوروں سے خاموشی سیکھ لے (م)

اس سے پیچھے رہ گیا' آہستہ چلنے لگا' میں اپنی سانس کو سنبھالتا تھا (ایسا نہ ہو کہ برابر دوڑنے سے سانس پھول جائے اور پھر دوڑ ہی نہ سکوں)-

رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- جس نے گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں (جہاد کی نیت سے) باندھا-

وَهُوَ فِيْ مُرَابِطٍ لَّهٗ- وہ ایک مورچہ میں تھے (عرب کے لوگ کہتے ہیں-

رَبَطَ لِلْاَمْرِ جَاشَهٗ- اس کام کے لئے اس نے اپنا دل باندھ لیا (یعنی مستعد ہو گیا)-

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- جو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا باندھے-

فَذَالِكُمُ الْمُرَابَطَةُ- وہی معنی ہیں جو فذالکم الرباط کے اوپر گزر چکے)-

رَابِطُ الْجَاشِ- مضبوط دل والا-

مَرْبِطٌ اور مَرْبَطٌ- جہاں پر گھوڑے باندھے جائیں-

رِبَاطٌ- خانقاہ' فقیروں کی فرودگاہ-

رَبْعٌ- ٹھہرنا' انتظار کرنا' رک جانا' پتھر اٹھانا- زور آزمائی کے لئے چار ٹکڑے کر کے بٹنا-

اَلَمْ اَذَرْكَ تَرْبَعُ وَتَرْأَسُ- کیا میں نے تجھ کو دنیا میں ایسا نہیں چھوڑا تھا کہ تو لوگوں سے لوٹ کا چوتھائی مال لیا کرتا تھا اور ان کی سرداری کیا کرتا تھا (جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ ہر قوم کے سردار لوٹ کھسوٹ کے اموال میں سے چوتھا حصہ اپنے لئے نکال لیتا اور باقی لوٹنے والوں میں تقسیم ہوتا)-

مِرْبَاعٌ- ڈاکوؤں کے سرخیل کا چوتھائی حصہ (عرب لوگ کہتے ہیں عَشَرْتُهُمْ یا اَعْشُرُهُمْ- میں ان سے دسواں حصہ لیتا ہوں-)

اِنَّكَ تَاكُلُ الْمِرْبَاعَ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِيْ دِيْنِكَ- تم لوٹ کا چوتھائی مال کھاتے ہو اور تمہارے دین کی رو سے تم کو درست نہیں ہے-

نَحْنُ الرُّؤُسُ وَفِيْنَا يُقْسَمُ الرُّبُعُ- ہم لوگ سردار ہیں اور لوٹ کا چوتھائی حصہ ہی ہم لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے-

لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَرُبُعُ الْاِسْلَامِ- میں نے اپنے آپ کو دیکھا' اس وقت میں اسلام کا چوتھائی حصہ تھا (یعنی میرے علاوہ صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے میں چوتھا شخص تھا)-

كُنْتُ رَابِعَ اَرْبَعَةٍ- میں چار میں سے چوتھا تھا-

اِذَانْكَسَ فِي الْخَلْقِ الرَّابِعِ- جب چوتھے انقلاب میں کچا بچہ پہنچ جائے (یعنی گوشت کا لوتھڑا بن جائے جیسے قرآن میں ہے کہ ہم نے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے)-

حَدِّثْ اِمْرَاَةً حَدِيْثَيْنِ فَاِنْ اَبَتْ فَارْبَعْ- عورت سے دو بار بات کہہ' اگر جب بھی نہ مانے (نہ سمجھے) تو چار بار کہہ' (ایک روایت میں فاربع ہے باسقاط ہمزہ' یعنی ٹھہر جا' صبر کر' اور اپنے آپ کو بار بار کہہ کر مت تھکا)-

فَجَاءَتْ عَيْنَاهُ بِاَرْبَعَةٍ- ان کی آنکھوں کے چاروں کونوں سے (ہر آنکھ میں دو کونے ہیں) آنسو بہنے لگے-

لَمَّا رُبِعَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُلَّتْ يَدُهٗ قَالَ لَهٗ بَاءَ طَلْحَةُ بِالْجَنَّةِ- جب حضرت طلحہؓ کے سر کے کونے احد کے دن زخمی ہوئے (کافروں نے آنحضرتؐ پر وار کئے تو طلحہؓ نے اپنے اوپر روکے' آپ کو بچایا) ان کا ہاتھ بھی بے کار ہو گیا- (انہوں نے تلواروں کے وار اپنے ہاتھوں پر لئے اور آنحضرت کو بچایا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا ''طلحہؓ نے بہشت لے ڈالی' (وہ بہشتی ہو گئے' اب جو ان کو دوزخی سمجھے وہ کمبخت خود ہی دوزخی ہے) (بعض نے ربع کے یہ معنی کہے ہیں کہ ان کو چوتھا بخار آنے لگا- بعض نے کہا ان کی پیشانی پر مار لگی)-

اِرْبَعِيْ عَلٰى نَفْسِكِ- (جب سبیعہ اسلمیہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انہوں نے پیغام بھیجنے والوں کا انتظار کیا دوسرے نکاح کی تیاری کی) آنحضرتؐ نے فرمایا) ابھی ٹھہر جا- اب اپنے آپ کو آرام دے (عدت کی تکلیف سے تو نجات پا گئی پہلی صورت میں یہ حدیث اس کی دلیل ہو گی جو حاملہ کی عدت بعد الاجلین کہتے ہیں- اور دوسری صورت میں ان کی دلیل ہو گی جو کہتے ہیں حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتے ہی گزر جاتی ہے جیسے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اگر حاملہ اس وقت جنے جب

اس کا خاوند جنازہ پر ہو- یعنی ابھی دفن بھی نہ ہوا ہو' تب بھی اسے دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے)-

فَإِنَّهُ لَا يَرْبَعُ عَلٰى ظَلْعِكَ مَنْ لَّا يَحْزُنُهُ أَمْرُكَ- تیرے لنگڑے پن (یعنی مصیبت اور دکھ) پر وہ مہربانی اور نگرانی نہیں کر سکتا' جس کو تیرے کام کی کوئی فکر نہیں (اس کو تیری مصیبت سے کچھ رنج نہیں ہوتا)-

إِرْبَعِيْ عَلَيْنَا- ہم پر مہربانی کر اور قناعت دے-

قُلْتُ أَيْ نَفْسُ جُعِلَ رِزْقُكَ كَفَافًا فَارْبَعِيْ فَرَبَعَتْ وَلَمْ تَكَدَّ- میں نے کہا' ارے نفس! تجھ کو ضرورت کے موافق تو روزی ملتی ہے لہٰذا قناعت کر' تو اس نے قناعت کر لی اور زیادہ کوشش نہیں کی (محنت اور مشقت اٹھانا چھوڑ دیا)-

إِرْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ- اپنے اوپر مہربانی کرو' (آہستہ طور پر اپنے رب کی یاد کرو! چلانے سے کوئی فائدہ نہیں) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ زور سے نعرے لگانا اور اجتماعی طور پر حلقہ باندھ کر ضربات لگانا جس طرح بعض فقرا کا دستور ہے' بہتر نہیں ہے) کیونکہ تم اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا اور رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے- دوسری روایت میں ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے- کرمانی نے کہا یعنی علم سے)-

وَيُشْتَرَطُ مَاسَقَى الرَّبِيْعُ وَالْأَرْبِعَاءُ- جو نہر کے پانی سے یا نہروں کے پانی سے پیدا ہو اس کی شرط کر لی جائے (کہ اتنی پیداوار مالک زمین لے گا)-

أَرْبِعَاءُ- جمع ہے ربیع کی- جیسے انصباء جمع ہے نصیب کی-

رَبِيْعٌ- وہ چھوٹی نالی جو بہہ کر کھیت میں آتی ہے یا باغ میں-

وَمَا يَنْبُتُ عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِيْ- جو پانی پلانے والی نالی پر اگے (یہ موصوف کی اضافت ہے' صفت کی طرف یعنی---- عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ)

فَعَدَلَ إِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ- وہ نالی کی طرف مڑ گئے اور طہارت کی-

كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْأَرْضَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ- وہ زمین کو اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہوتی تھی کرائے پر دیتے تھے (یعنی مالکان زمین' کاشتکار سے اپنی زمین کا کرایہ یہ ٹھہراتا کہ' جس قدر پیداوار نالیوں پر ہوگی' وہ میری ہے اور باقی تیری)-

وَنُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبِيْعِ- ہم زمین کو نالی کی پیداوار پر اجارہ دیتے تھے-

كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُوْلِ سِلْقٍ كُنَّا نَغْرِسُهُ عَلٰى أَرْبِعَائِنَا- ہمارے قریب ایک بڑھیا تھی وہ کیا کرتی کہ جو چقندر ہم اپنی نالیوں پر بوتے ان کی جڑیں لے لیتی-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ- یااللہ قرآن کو میرے دل کی ربیع کر دے (جیسے ربیع کا موسم خوش گوار ہوتا ہے' ایسے ہی قرآن میرے دل میں خوش گوار ہو جائے- بعض نے کہا ربیع کا موسم پھل پھول اگاتا ہے اور زمین اس میں تروتازہ ہوتی ہے- اس مثال سے مطلب یہ ہے کہ اسی طرح قرآن کی برکت سے میرا دل ایمان کے پھل اور پھول اگائے اور اس کی برکت سے شاداب ہو)-

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مُّرْبِعًا- اے اللہ ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو ہماری فریاد رسی کرے (ہماری ضرورت رفع ہو جائے ہم کو دانہ چارہ کے لیے دوسرے ملک جانے کی ضرورت نہ رہے یا ایسے ابر سے پانی پلا! جو ربیع کی کاشت اگائے- یہ اربع الغیث سے ہے- یعنی ابر نے ربیع کی کاشت اگائی)-

إِنَّهُ جَمَّعَ فِيْ مُتَرَبَّعٍ لَّهُ- عمر بن عبدالعزیز نے اس مقام میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں وہ ربیع کے دنوں میں اترا کرتے تھے) معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لیے شہر کی شرط نہیں ہے)-

مَالُ مِرْبَعٍ- ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں' وہاں بنی حارثہ رہتے تھے-

مَرْبَعٌ- ایک پہاڑ ہے مکہ کے قریب-

لَمْ أَجِدْ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا- میں نے اونٹ کا کوئی پاٹھا نہیں پایا' البتہ اچھا خاصا جوان اونٹ جو ساتویں برس میں لگا تھا' مجھ کو ملا (آپ نے فرمایا وہی اس اعرابی کو دیدے جس سے آپ نے ایک بچھڑا قرض لیا تھا) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جانور قرض لے سکتے ہیں اور ادائی میں بہتر مال دینا

مستحب اور افضل ہے' اسی طرح زیادہ دینا جب شرط نہ ہوئی ہو تو سود نہیں ہے) امام ابوحنیفہ نے حدیث کے خلاف جانور کا قرضہ لینا درست نہیں رکھا- وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے مگر نسخ کی دلیل کوئی نہیں ہے-

مُرْبَنِيْكَ اَنْ يُّحْسِنُوْا غِذَاءَ رِبَاعِهِمْ- اپنے بیٹوں سے کہہ اونٹ کے بچوں کو اچھی طرح کھلائیں (ان کی ماں کا سب دودھ نہ دوھ لیں بلکہ کچھ بچوں کے لیے بھی ضرور رہنے دیا کریں)-

رِبَاعٌ جمع ہے رُبَعٌ کی' وہ بچہ جو ربیع میں پیدا ہو یا پہلونٹا بچہ (یعنی پہلی بار کا)-

تَفَسَّخَ الرُّبَعُ- اونٹ کا بچہ تھک گیا (بوجھ نہ اٹھا سکا)-

كَاَنَّهٗ اَخْفَافُ الرِّبَاعِ- گویا وہ اونٹ کے بچوں کے قدم ہیں-

فَاَعْطَاهُ رُبَعَةً يَتْبَعُهَا ظِئْرَاهَا- (ایک شخص نے حضرت عمر سے صدقہ طلب کیا) آپ نے اس کو ایک اونٹ کا پٹھا دیا اس کے ساتھ اس کے ماں باپ بھی-

اِنَّ بَنِيَّ صِبْيَةٌ صَيْفِيُّوْنَ اَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهٗ رِبْعِيُّوْنَ- میرے بچے تو سب گرمی کی پیدائش ہیں (جس موسم میں دانہ اور چارہ کی قلت ہوتی ہے) مبارک ہے وہ جس کے بچے ربیع کی پیدائش میں ہوں-

اِنَّهَا لَمِرْبَاعٌ مِّسْيَاعٌ- وہ پہلونٹی کی اونٹنی ہے یا ربیع کی فصل میں پیدا ہوئی ہے اور اس کی خبرگیری نہ کرو- جب بھی خود کو سنبھالے رہتی ہے یا سفر میں جاتی اور آتی ہے (ایک روایت میں مریاع ہے یا تحتیہ سے' اس کا ذکر آگے آئے گا)

هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رَّبْعٍ یا رِبَاعٍ- عقیل نے ہمارے لیے کوئی رہنے کا ٹھکانہ (مکان وغیرہ چھوڑا ہے یا سب کچھ فروخت کر کے کھا گئے)-

مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ- گھروں یا مکانات میں سے-

مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ- جس کا کوئی (حصہ دار ہو) مکان یا باغ میں یا زمین یا درخت میں-

وَنَقْبَلُ رُبُوْعَهَا- ہم اس کے گھر قبول کریں گے-

اَرَادَتْ بَيْعَ رِبَاعِهَا- حضرت عائشہ نے اپنے گھر بیچنا چاہے-

اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ اَوْ اَرْضٍ- شفعہ کا حق ہر مکان اور باغ اور زمین میں ہوگا (یعنی جائداد غیر منقولہ میں حق ہوگا)-

ثُمَّ دَعَا بِشَيْءٍ كَالرَّبْعَةِ الْعَظِيْمَةِ- پھر ایک برتن منگوایا بڑے ربعہ کی طرح (ربعہ' چوکور برتن)-

اِنَّهُمْ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ عَلٰى رَبَاعَتِهِمْ- وہ مل کر ایک گروہ ہیں اور اپنی سابقہ حالت پر قائم اور برقرار ہیں (اہل عرب کہتے ہیں"

اَلْقَوْمُ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ وَرِبَاعِهِمْ- یعنی لوگ اپنی اصلی حالت پر ثابت اور مستقیم ہیں-

رِبَاعَةُ الرَّجُلِ- اس کی حالت اور کیفیت-

اِنَّ فُلَانًا قَدِ ارْتَبَعَ اَمْرَ الْقَوْمِ- فلاں شخص اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ لوگ اس کو اپنا سردار بنائیں-

اَلْمُسْتَرْبِعُ لِلشَّيْءِ- اس چیز کی طاقت رکھنے والا-

هُوَ عَلٰى رِبَاعَةِ قَوْمِهٖ- وہ اپنی قوم کا سردار ہے-

مَرَّ بِقَوْمٍ يَّرْبَعُوْنَ حَجَرًا- وہ ایسے لوگوں پر گزرے جو (اپنا زور آزمانے کے لیے پتھر اٹھا رہے تھے (اس پتھر کو جو طاقت آزمانے کے لیے اٹھایا جائے- مَرْبُوْعٌ یا رَبِيْعَةٌ کہتے ہیں-)

اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ- آنحضرت میانہ قامت سے ذرا بلند تھے' اہل عرب کہتے ہیں-

رَجُلٌ رَبْعَةٌ یا رَجُلٌ مَّرْبُوْعٌ- میانہ قامت مرد-

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَبْعَةً- آنحضرت میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ بہت پست)-

مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ- لوگوں میں میانہ قامت سرخی اور سفیدی کی طرف مائل (ایک روایت میں مرفوع الخلق ہے' یعنی معتدل الخلقت)-

اَغِبُّوْا عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَاَرْبِعُوْا- بیمار کی بیمار پرسی بیچ میں دو دن چھوڑ کر کیا کرو (مثلاً جمعہ کو بیمار پرسی کی' تو ہفتہ اتوار

چھوڑ کر چوتھے دن پیر کو اس کو دیکھنے کے لیے جاؤ)۔

فَلَعُوْا رَبَاعِيَّتَهٗ۔ اس کا وہ دانت اکھیڑ ڈالا جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے بیچ میں ہوتا ہے (یہ چار دانت ہیں، ہر ایک طرف دو دو)۔

وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَّتُهٗ۔ غزوہ احد میں آپ کا وہ دانت ٹوٹ گیا جو ثنایا (سامنے کے دانتوں) اور ناب (کچلی) کے درمیان میں ہوتا ہے (اس دانت کو مردود عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مار کر توڑا۔ جڑ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ایک ٹکڑا اس میں سے جدا ہو گیا۔ دوسرے مردود ابن شہاب نے پتھر مار کر آپ کی پیشانی کو زخمی کیا، اللہ کی لعنت ان مردودوں پر جو اپنی بھلائی چاہنے والے کو بھی بدخواہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ حَسْنَاءَ۔ آپ چار زانو بیٹھے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح خوب نکل آتا (بلند ہو جاتا)۔

يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ۔ چہار شنبہ کا دن (یہ کسرہ باز یادہ فصیح ہے اور فتحہ اور ضمہ بھی مستعمل ہے)۔

اَرْبَعَهٗ عَلَى الْفِطَامِ۔ اس کو دودھ سے روکتی ہوں تاکہ دودھ چھوڑ دے (یعنی اس کا دودھ جلدی سے چھڑانا چاہتی ہوں (حضرت عمر نے پوچھا کیوں، اس نے کہا اس لیے کہ حضرت عمر وظیفہ (تنخواہ) اس وقت مقرر کرتے ہیں جب بچہ کا دودھ چھوٹ جائے۔ یہ سن کر آپ رو دیئے اور فرمایا اللہ اکبر میرے سبب سے کتنے بچوں پر ظلم ہوا ہوگا اور پھر یہ قاعدہ منسوخ کر دیا کہ دودھ چھٹنے کے بعد وظیفہ جاری ہو)۔

اَلنِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئًا۔ عورتیں گھر، زمین کی وارث نہیں ہوتیں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

رَبِيْعٌ۔ موسم بہار (یعنی اوائل سرما، جیسے خریف اوائل گرما)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ۔ وہ عورت یعنی غیلان) جب سامنے آتی ہے تو چار بل لے کر، اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹوں کے ساتھ (مطلب یہ ہے کہ بہت حسین عورت ہے)۔

يَقَعُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَرَبَاعِيَتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَّاَسْفَلَ۔ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گی رباعی دانت لے کر اوپر اور نیچے کے۔

فِي الرَّبَاعِيَّةِ مِنَ الْاَسْنَانِ۔ رباعی دانتوں کی دیت۔

اَرْبَعَةٌ۔ چار مرد۔

اَرْبَعٌ۔ چار عورتیں۔

حُمَّى الرِّبْعِ۔ چوتھا بخار۔

لَمْ يُرَ مُتَرَبِّعًا قَطُّ۔ آنحضرت کو کبھی چار زانو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا (شاید اس راوی نے نہ دیکھا ہوگا)۔

رَاَى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَاْكُلُ مُتَرَبِّعًا۔ امام ابوعبداللہ کو چار زانو بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا (شاید یہ بر بنائے عذر ہوگا یا بیان جواز کے لیے)۔

رَبِيْعَه اور مضر عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں۔

رُبَاعَ۔ چار چار۔

يَرْبُوْعٌ۔ جنگلی چوہا۔

لَا تُسْتَاْجَرُ الْاَرْضُ بِالْاَرْبِعَاءِ۔ زمین اس پیداوار پر جو نالیوں پر ہوتی ہے کرایہ نہ دی جائے۔

اَلْاَرْبِعَاءُ اَنْ يُّسَنَّ مُسَنَّاةٌ فَتَحْمِلُ الْمَاءَ اربعاء یہ ہے کہ پانی کا ایک کٹہ بنایا جائے وہ پانی کو اونچا کرے، (اور اس سے زمین سینچی جائے)۔ یعنی بند۔

تَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ الْمَرْبُوْعَةَ۔ ان عورتوں سے نکاح کر جو میانہ قامت ہوں۔

رَبْعٌ۔ آرام اور ارزانی میں بسر کرنا، کشادہ ہونا۔

اِرْبَاعٌ۔ اونٹ کو پانی پر چھوڑ دینا، جب چاہے پانی پئے کوئی وقت اس کے لئے مقرر نہ کرنا۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَرْبَعَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَعَشَّشَ۔ شیطان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے، اس نے جھونجھ لگا دیا ہے۔

اِرْبَاعٌ۔ فساد کی نیت سے کہیں ٹھہرنا۔

هَلْ لَّكَ فِيْ نَاقَتَيْنِ مُرْبِعَتَيْنِ سَمِيْنَتَيْنِ۔ تو دو اونٹنیاں پانی پر چھٹی ہوئیں موٹی لیتا ہے۔

رَابِغٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے پاس (مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

رَبْقٌ - باندھ دینا' گرا دینا۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ - جو شخص بالشت برابر جماعت سے الگ ہو گیا (یعنی سنت کو ترک کر کے جماعتی زندگی کی سمت اور اسلام میں اس کی ضرورت اور تاکید کو نظر انداز کیا اور صرف انفرادی زندگی اختیار کی' نظم جماعت کو بے ضرورت سمجھا' ایسے شخص کا حضرت عمرؓ کے فرمان کے بموجب اسلام نامکمل رہا اور اس نے اسلام کی رسی کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا۔

رِبْقَةٌ - رسی کا وہ کنڈہ جو جانور کے گلے میں پہنایا جاتا ہے اس کو روکنے کے لئے۔

مترجم کہتا ہے اس مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر اور دین سے پھرے ہوئے لوگوں کی جماعت سے الگ نہ ہونا چاہیئے۔

لَكُمُ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ مَالَمْ تَأْكُلُوْا الرِّبَاقَ - تم پر اقرار کا پورا کرنا لازم ہے جب تک گردنوں کے پھندوں کو کھا نہ جاؤ (عہد کو گردن کے پھندے سے مشابہت دی اور اس کا کھا جانا عہد کا توڑنا' کیونکہ جانور جب پھندے کو چبا کر کھا جاتا ہے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور بندش سے نکل جاتا ہے)۔

وَتَذَرُوْا أَرْبَاقَهَا فِيْ أَعْنَاقِهَا - اور ان کے پھندے ان کی گردنوں میں چھوڑ دو (پھندوں سے مراد وہ گناہ اور جرائم ہیں جو ان کی گردنوں پر ہوں)۔

أَرْبَاقٌ اور رِبَاقٌ جمع ہے (رِبْقٌ اور رِبْقَةٌ کی۔)

وَاضْطَرَبَ حَبْلُ الدِّيْنِ فَأَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ أَثْنَاءَهُ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے) جب دین کی رسی بگڑ گئی تھی اس کے دونوں کنارے تھامے اور اس کے جوڑوں میں تمہارے لئے پھندے دیئے (پھر کوئی اس میں سے نکل نہ سکا) (مطلب یہ ہے کہ جب لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور دین بگڑ رہا تھا تو انہوں نے دین کو سنبھالا' مرتدین سے جنگ کی اور ان کو اسلام پر قائم رکھا)۔

فَمَا وَجَدْتَهُ مِنْ سِلَاحٍ أَوْثَوْبٍ ارْتُبِقَ فَاقْبِضْهُ (حضرت علیؓ نے موسیٰ بن طلحہ سے کہا جو باغیوں میں سے ایک شخص تھا) تو ایسا کر کہ لشکر اسلام میں جا اور جو ہتھیار یا کپڑا (تم لوگوں کو) ان کے پاس بندھا ہوا ہو (یعنی انہوں نے تم سے لے لیا ہو) اس کو واپس لے لے (کیونکہ حضرت علیؓ کا فتویٰ یہ تھا کہ مسلمان باغیوں کا مال ان کو واپس ملنا چاہئے)۔

اَلدِّيْنُ رِبْقَةُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ - دین کیا ہے اللہ کا پھندا ہے زمین میں (جس میں وہ اپنے بندوں کو اٹھائے رہتا ہے)۔

اَللّٰهُمَّ انْزِعْ عَنِّيْ رِبْقَةَ النِّفَاقِ - یا اللہ نفاق کا پھندا مجھ پر سے نکال ڈال (عرب لوگ کہتے ہیں۔

رَبَقْتُ الْجَدْيَ - میں نے بکری کے بچے کے پھندا ڈال دیا۔

رَبْكٌ - ملا دینا' درست کرنا' کیچڑ میں دھکیل دینا۔

اِرْتِبَاكٌ - مل جانا (بمعنی اختلاط)۔

رَبِيْكَةٌ - ایک قسم کا کھانا جو خشک دودھ اور کھجور اور گھی سے بنایا جاتا ہے۔

يَرْكَبُوْنَ الْمَيَاثِرَ عَلَى النُّوْقِ الرُّبْكِ - اہل بہشت کالی اونٹنیوں پر جن پر زین پوش پڑے ہوں گے سوار ہوں گے۔

رُبْكٌ - جمع ہے اربک کی' یعنی کالا اونٹ۔

تَحَيَّرَ فِي الظُّلُمٰتِ وَارْتَبَكَ فِي الْمُهْلِكَاتِ - اندھیروں میں حیران رہ گیا اور ہلاکتوں میں پڑ گیا (اہل عرب کہتے ہیں۔

اِرْتَبَكَ فِي الْأَمْرِ - جب کوئی کسی آفت میں پھنس جائے اس میں سے نکل نہ سکے۔

اِرْتَبَكَ وَاللّٰهِ الشَّيْخُ - بوڑھا قسم خدا کی پھنس گیا۔

رَبْلٌ - بہت ہونا۔

تَرْبِيْلٌ - ایک قسم کا درخت ہے ربل اس کو بونا' اگانا - بہت ہونا۔

رَبْلٌ - ایک بھاجی ہے جو بہت سبز ہوتی ہے۔

فَلَمَّا كَثُرُوْا وَرَبَلُوْا - جب بہت ہوئے اور پھول گئے (یہ تَرَبَّلَ جِسْمُهُ سے ماخوذ ہے' یعنی اس کا جسم پھول گیا - ورم کر گیا۔)

فَإِنَّهُ كَانَ رَبِيْلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - وہ جاہلیت کے زمانے

میں ایک ٹھگ تھا جو اکیلا لوگوں کو لوٹا کرتا تھا-

رَابِلَةُ الْعَرَبِ- عرب کے چوڑ ڈاکو (خطابی نے کہا' رَبِیْلٌ بہ تقدیم بائے موحدہ بر یائے تحتانی مروی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ ریبل ہے بہ تقدیم یائے تحتانی بر بائے موحدہ) (عرب کے لوگ کہتے ہیں)

ذِئْبٌ رِیْبَالٌ اور لِصٌّ رِیْبَالٌ- اکیلا بھیڑیا' اکیلا چور (شیر کو بھی رِیْبَالٌ کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اکیلا حملہ کرتا ہے)-

کَاَنَّہُ الرِّیْبَالُ الْھَصُوْرُ- جیسے وہ شیر ہے توڑنے والا پھاڑنے والا-

اَرْبَلُ- ایک شہر کا نام ہے-

رِبَاءٌ یا رُبُوٌّ- بڑھنا' زیادہ ہونا-

رَبْوٌ- سانس پھول جانا' پلنا (جیسے رُبُوٌّ ہے)-

تَرْبِیَةٌ- پالنا' پرورش کرنا-

مُرَابَاةٌ- سود پر روپیہ دینا-

اِرْبَاءٌ- سود لینا-

فَمَنْ زَادَ اَوِاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی- جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا' اس نے سود کا معاملہ کیا-

وَالْفَضْلُ رِبُوًا- زیادہ سود ہے-

مَنْ اَجْبٰی فَقَدْ اَرْبٰی- جس نے کھیت کو اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچا یا جس نے بیع عینہ کی (جس کو سود خواروں نے ایجاد کر لیا ہے کہ ایک چیز سو روپے کو کسی کے ہاتھ قرض فروخت کی' پھر وہی چیز اسی روپے نقد کو اس سے خرید لی) اس نے سود کا معاملہ کیا-

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ- سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے-

لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبَا وَمُوْکِلَہٗ- آنحضرتؐ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس کے کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی (قرآن حکیم اور احادیث رسول کریمؐ کی نصوص کی رو سے سود کے معاملات قطعاً حرام ہیں اور اس کا لینا اور دینا دونوں خواہ معاملہ کافر سے ہو یا مسلمان سے' محتاج ہو یا غیر محتاج- اب حنفیہ نے جو کافر حربی سے سود لینا جائز رکھا ہے یا فتاویٰ قنیہ میں جو مرقوم ہے کہ محتاج کو ضرورت کے وقت سود دینا درست ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے)-

فَتَرْبُوْا فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ- وہ پروردگار کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے-

اَلْفِرْدَوْسُ رَبْوَۃُ الْجَنَّۃِ- فردوس بہشت کا اعلیٰ اور بلند مقام ہے (اور عین وسط میں بھی ہے' اس سے معلوم ہوا کہ بہشت کے طبقات دائرے کی شکل میں ہیں)-

رَبْوَۃٌ یا رُبْوَۃٌ- ٹیلا' ٹبہ-

مَنْ اَبٰی فَعَلَیْہِ الرِّبْوَۃُ- جو شخص زکوٰۃ دینے سے انکار کرے اس کو اور زیادہ دینا ہوگا (یعنی زکوٰۃ کے علاوہ جرمانہ کے طور پر اس سے کچھ زیادہ لیا جائے گا) (اس حدیث اور دوسری کئی حدیثوں سے مالی سزا کا مشروع ہونا نکلتا ہے اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے- امام ابن قیم نے کتاب القضاء میں اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حاکم اسلام سزائے مالی دے سکتا ہے)-

مَنْ اَقَرَّ بِالْجِزْیَۃِ فَعَلَیْہِ لِرِّبْوَۃٌ- جو شخص زکوٰۃ کے خیال سے (کہ زکوٰۃ دینا ہوگی) مسلمان نہ ہو اس کو اور زیادہ دینا پڑے گا (اس پر جزیہ (ٹیکس) لگایا جائے گا)-

اِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْھِمْ رُبِّیَّۃٌ وَّلَا دَمٌ- ان کو نہ سود دینا ہوگا نہ جو جاہلیت کے زمانہ میں انہوں نے خون کیا ہے اس کا مواخذہ ہوگا (ایک روایت میں ربیۃ ہے یہ دونوں رباء سے ماخوذ ہیں اور قیاس کی رو سے رُبْوَۃٌ کہنا تھا اب رُبِیَّۃٌ ایک سکہ کا نام ہے جس کو روپیہ کہتے ہیں- چاندی کا سکہ جو ہندوستان میں رائج ہے)-

لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْھُمْ یَوْمًا مِّثْلَ ھٰذَا لَنُرْبِیَنَّ عَلَیْھِمْ- (انصار نے جنگ احد میں کہا) اگر کسی دن آج کے دن کی طرح ہم کو قریش پر غلبہ ملا تو ہم اس سے زیادہ بدلہ لیں گے- (اس سے دوگنا اور تین گنا ان کے آدمی ماریں گے)-

مَالَکِ حَشْیَاءَ رَابِیَۃً- تجھ کو کیا ہوا ہے تیرا دم چڑھ رہا ہے' سانس پھول رہی ہے-

اِلَّا رِبَا مَنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ- جتنا کھانا اوپر سے کم ہوتا جاتا تھا اس سے زیادہ نیچے سے بڑھتا جاتا تھا-

فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً- اس کی سانس پھول جائے گی' (وہ پھونک نہ سکے گا)-

كَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا كَالرَّابِيَةِ- گھر بلند تھا ٹیلہ کی طرح- رُبْيَةٌ- کے معنی رباء' سود-

اَلرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ- سود ادھار میں ہوتا (یعنی ان چھ چیزوں میں جن کا ذکر حدیث شریف میں ہے اگر دونوں طرف ناپ اور تول میں برابر ہوں' لیکن ایک نقد ہو دوسرا ادھار- اور جنس ایک ہو تو بھی سود ہوگا جیسے ایک طرف ناپ تول میں زیادہ ہو اور دوسری طرف کم)-

لَارِبٰوا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ- اگر دونوں طرف نقد انقد ہوں (اور اتحاد جنس کی صورت میں گو وزن یا ناپ برابر نہ ہو) تب بھی سود نہیں ہے (مثلاً کسی نے دس تولہ چاندی ایک تولہ سونے کے عوض فروخت کی اور نقدا نقد دونوں طرف تو وہ سود نہ ہوگا)-

اٰخِرُمَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبٰوا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ- سود کی آیت (الذین یا کلون الربوا) آخر میں اتری ہے (تو اس بنا پر وہ کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوسکتی) اس لئے سود اور جس میں سود کا شبہہ ہو دونوں کو چھوڑ دو-

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قُبِضَ عَنَّا وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِي الرِّبَا بَيَانًا شَافِيًا- (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور سود کے باب میں آپ نے اچھا مفصل طور سے بیان نہیں فرمایا (آپ نے چھ چیزوں کا ذکر کیا کہ ان کو مساوی یا نہ وزن پر بیچو- جو زیادہ دے گا یا لے گا اس نے سود دیا اور لیا-

وہ چھ چیزیں یہ ہیں- سونا' چاندی' گیہوں' جو' کھجور' نمک- اب ان چھ چیزوں میں جب ایک ہی جنس ہو تو غیر مساوی وزن پر خرید و فروخت سب کے نزدیک سود ہے باقی چیزوں میں مجتہدوں کا اختلاف ہوا اور اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ ہر ایک نے اپنی عقل سے سود کی ایک علت نکالی' کسی نے قدر و جنس' کسی نے طعم و ثمنیۃ' کسی نے اقتیات اور ادّخار جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور محققین اہل حدیث نے یہ کہا کہ ہم کو عقل سے علت نکالنے کی ضرورت نہیں بس جن چیزوں کو شارع ؑ نے بیان فرمایا' سود انہی میں منحصر رہے گا- اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لَا تقولوا هذا حلال وهذ حرام لتفتروا على الله الكذب)

اَرْبَى الرِّبَا اَلْاِسْتِطَالَةُ فِي عِرْضِ الْمُؤْمِنِ- سب سے بڑھ کر سود یہ ہے' کسی مسلمان کی ناحق عزت بگاڑنا- (یعنی حق سے زیادہ اس کی بے عزتی کرنا- لیکن عدل و انصاف کی اسلامی حد کے اندر رہتے ہوئے بدلہ لینے کے لئے سعی کی جانی درست ہے تاہم معافی اور درگزر بدلہ چاہنے سے افضل ہے- طیبی نے کہا ناحق کی قید سے وہ عزت بگاڑنا نکل گیا جو حق کے ساتھ ہو- مثلاً مال دار شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی ایک حد تک بدنامی اور بے عزتی کر دینا درست ہے- اسی طرح جھوٹے گواہ کا عیب بیان کرنا اسی طرح حدیث کے راویوں کے معائب بیان کرنا کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے- بعض نے فاسق معلن' یعنی علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والوں کی غیبت بھی درست رکھی ہے)-

وَلَا الرُّبَّا- وہ جانور بھی زکوٰۃ میں نہ لیا جائے جس کو دودھ کے لئے گھر میں پالا ہو-

كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ- جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے-

اَلرَّبْوَةُ ذَاتُ قَرَارٍ نَجَفُ الْكُوْفَةِ- ربوہ ذات قرار (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے) کوفہ کا نجف ہے-

اَلرِّبَا رِبَوَانِ يا رِبَا انِ- سود دو قسم کا ہے (ایک کا کھانا درست ہے' دوسرے کا درست نہیں-- جس کا کھانا درست ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی شخص کے پاس اس نیت سے تحفہ بھیجے کہ وہ اس سے بڑھ کر تجھ کو ہدیہ ارسال کرے- اور جس کا کھانا درست نہیں وہ یہ ہے کہ تو کسی کو دس درھم دے اس شرط پر کہ اس سے زیادہ لے گا)-

قَوَائِمُ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَتَبٌ فِي الْجَنَّةِ-

آنحضرتؐ کے منبر کے پائے بہشت میں پیدا ہوئے تھے- (ایک روایت میں رُتَبٌ فِي الْجَنَّةِ ہے یعنی اس کی سیڑھیاں بہشت کی سیڑھیاں ہیں)-

دِرْهَمٌ رِبًا اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ سَبْعِيْنَ زَنْيَةً بِذَاتِ مَحْرَمٍ- سود کا ایک روپیہ لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر بامحرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر گناہ ہے-

بابُ الراء مع التاء

رَتْبٌ یا رُتُوْبٌ- سخت ہونا' سیدھا ہونا' جم جانا-

عَيْشٌ رَاتِبٌ- ہمیشہ قائم رہنے والا عیش-

رَوَاتِبُ- مقررہ سنتیں جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں یا جو معینہ وقت پر ادا کی جاتی ہیں-

تَرْتِيْبٌ- ہر چیز کو اپنے ٹھکانے اور مرتبہ پر رکھنا-

اِرْتَابٌ- سیدھا کھڑا ہونا-

رَتَبَ رُتُوْبَ الْكَعْبِ- بھالے کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا (یعنی بہادر اور جری دل کا قوی ہے)-

كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَحْجَارُ الْمَنْجَنِيْقِ تَمُرُّ عَلٰى اُذُنِهٖ وَمَا يَلْتَفِتُ كَاَنَّهٗ كَعْبٌ رَاتِبٌ- عبداللہ بن زبیرؓ مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے اور منجنیق کے پتھر (جو حجاج ملعون نے کعبہ پر لگائی تھی) ان کے کان پر سے گزرتے تھے' وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہ تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک بھالا سیدھا کھڑا ہو (اس کو حرکت نہ ہو)-

مَنْ مَّاتَ عَلٰى مَرْتَبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا- جو شخص ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر مرے (حج یا جہاد یا اور دوسری شاق عبادت کرتا ہوا) تو اس کا حشر اسی پر ہو گا (اصل میں مرتبہ کہتے ہیں بلند درجہ کو)-

مَنْ مَّاتَ فِيْ وَقْفَاتِهَا خَيْرٌ مِّمَّنْ مَاتَ فِيْ مَرَاتِبِهَا (حذیفہؓ نے جس دن حضرت عثمان غنیؓ کو باغیوں نے گھیر لیا تھا یہ کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے) جو کوئی اس کے دم لینے (ٹھہرنے) کے اوقات میں مرجائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے تنگ و تاریک دشوار گزار راستوں میں مرے (یعنی اس فتنہ کا بار بار جوش ہو گا اور بار بار دھیما ہوتا رہے گا- لہٰذا جو کوئی اس کی کمی کے ایام میں مرجائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے جوش اور شدت میں مرے-)

اَلسُّنَّةُ الرَّاتِبَةُ- وہ سنت جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ پڑھی ہے (یعنی فرضوں کے ساتھ)-

يُصَلِّيْ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْاَيَّامِ- نمازیں دن کی ترتیب سے پڑھے (یعنی پہلے فجر' پھر ظہر' پھر عصر' پھر مغرب اور بعد میں عشا)-

قَوَائِمُ مِنْبَرِيْ رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ- میرے منبر کے پائے بہشت کے درجے ہوں گے-

رَتَتٌ یا رُتَّةٌ- توتلا پن-

رَتٌّ- رئیس' زبر دست' قوی- (اس کی جمع رُتُوْتٌ ہے)-

رَاٰى رَجُلًا اَرَتَّ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَهٗ'- آپ نے ایک توتلے شخص کو دیکھا جو لوگوں کی امامت کرتا تھا پھر اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا-

رَتْجٌ- بند کرنا-

رَتَجٌ- زبان بند ہو جانا-

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَلَا تُرْتَجُ- آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر بند نہیں کئے جاتے-

اَمَرَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاِرْتَاجِ الْبَابِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند کر دینے کے لئے ہم کو حکم دیا- (عرب کے لوگ کہتے ہیں-

اَرْتَجْتُ الْبَابَ- یعنی میں نے دروازہ بند کر دیا-

فَقَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ثُمَّ اُرْتِجَ عَلَيْهِ (انہوں نے نماز پڑھائی) جب ولا الضآلین کی قرأت کی تو آگے پڑھنے سے روکے گئے (آواز بند ہو گئی)-

رِتَاجٌ- دروازہ کو بھی کہتے ہیں-

جَعَلَ مَالَهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ- اس نے اپنا مال کعبہ کے دروازے میں رکھ دیا (کعبہ کے لئے وقف کر دیا)-

كَانَتِ الْجَرَادُ تَاْكُلُ مَسَامِيْرَ رُتُجِهِمْ- ٹڈیاں ان

کے (بنی اسرائیل) کے دروازوں کی کیلیں کھاتی تھیں-(اس قدر کثرت سے آئیں کہ دروازوں کی کیلیں تک کھا گئیں)-

اَرْضٌ ذَاتُ رِتَاجٍ - دروازے والی زمین-

رَاتِجٌ - مدینہ میں ایک محل کا نام تھا-

اُرْتِجَ عَلَی الْقَارِیٔ - پڑھنے والا روکا گیا (آگے نہ پڑھ سکا)

فَاُرْتِجَ عَلَیْهَا فَقَالَ لَهٗ النَّبِیُّ ﷺ اِبْنُکَ اِبْنُکَ (فاطمہ بنت اسد جناب امیر کی والدہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارا امام کون ہے؟) وہ بند ہو گئیں (کچھ کہہ نہ سکیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا' تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا (یعنی جناب امیر)-

رَتْعٌ - فراغت کے ساتھ خوب اچھی طرح کھانا پینا-

اِرْتَاعٌ - کھلانا' پلانا' چارہ اگانا-

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُرْبِعًا مُرْتِعًا - اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو عام ہو اور خوب چارہ اگائے-

فَمِنْهُمُ الْمُرْتِعُ - ان میں بعض نے اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیئے-

فِیْ شَبْعٍ وَرِیٍّ وَّرَتْعٍ - خوب سیری' تازگی' افراط اور ارزانی کی حالت میں-

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا - جب تم بہشت کی کیاریوں پر گزرو تو خوب چرو (خوب کھاؤ پیو یعنی خوب اللہ کی یاد کرو' جو بہشت کی کیاریوں میں چھک کر کھانے پینے کا سبب ہے)-

مَنْ یَّرْتَعُ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّخَالِطَهٗ جو محفوظ چراگاہ کے گرد چرے وہ قریب ہے کہ اس کے اندر بھی گھس جائے (یعنی ممنوعات و حرمات اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ ہیں ان کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہئے' جو کوئی حرام کاموں کے نزدیک رہے یعنی مشتبہ کاموں کو اختیار کرلے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ حرام اور ناجائز اعمال کا ارتکاب بھی کرنے لگے)

اِنِّیْ وَاللّٰهِ اُرْتِعُ فَاُشْبِعُ - (حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو خدا کی قسم چراؤں گا اور سیر ہو کر چراؤں گا (یعنی رعایا کی خوب خبر گیری کروں گا ان کو ہر طرح سے آرام دوں گا)-

اَسْمَنَنِی الْقَیْدُ وَالرَّتَعَةُ یا وَالرَّتْعَةُ - مجھ کو بیڑی اور خوب کھانے پینے نے موٹا کر دیا (یہ غضبان شیبانی نے حجاج کے جواب میں کہا' جب اس نے کہا کہ تو موٹا ہو گیا ہے)-

فِیْ اَیِّهَا کُنْتَ تُرْتِعُ - تو کس رمنہ میں چرائے گا؟ (جہاں کی گھاس جانور چر گئے ہوں یا جہاں کی گھانس ابھی کسی نے نہ چری ہو- یہ کنواری اور شوہر دیدہ کی عمدہ تشبیہ آپ نے دی)-

رَتْقٌ - بند کرنا (جیسے فَتْقٌ چیرنا) (اہل عرب فرماں روا اور حاکم کو اس طرح کہتے ہیں:

اَلْفَاتِقُ الرَّاتِقُ - یعنی امور ریاست کو کھولنے اور بند کرنے اور کشادہ اور تنگ کرنے والا-)

وَارْتُقْ فَتْقَنَا - ہماری شکستگی اور شگاف کو جوڑ دے (یعنی ہر خرابی کی اصلاح کر دے)-

رَتَقٌ - عورت کی شرم گاہ بند ہونا جس میں دخول نہ ہو سکے-

رَتْکٌ یا رَتَکٌ یا رَتَکَانٌ - اونٹ کا پویہ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر-

اِرْتَاکٌ اونٹ کا پویہ چلانا (دوڑانا)-

تُرْتِکَانِ بَعِیْرَیْهِمَا - اپنے اونٹوں کو دوڑا ہی رہی تھیں' کداتی ہوئی جا رہی تھیں-

رَتَلٌ - مرتب ہونا' اچھی طرح برابر ہونا (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں:

رَتَلَ الثَّغْرُ - دانت برابر ہیں (اونچے نیچے کھونڈے نہیں)-

کَانَ یُرَتِّلُ اٰیَةً اٰیَةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک آیت کو اچھی طرح ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے تھے (ہر حرف کو اچھی طرح ادا کرتے تھے (اس طریقہ سے پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں)-

تَرَتُّلٌ فِی الْقِرَاْءَةِ - آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا- (ایسے ہی تَرْسِیْلٌ اور تَرَسُّلٌ ہے ان کے بھی یہی معنی ہیں-)

کَانَ فِیْ کَلَامِهٖ تَرْسِیْلٌ یا تَرْتِیْلٌ (یہ راوی کا شک ہے کہ آیا ترتیل کہا یا ترسیل کہا' مگر معنی دونوں الفاظ کے ایک ہی

ہیں- بعض نے کہا ترتیل یہ ہے کہ ہر ایک حرف کو برابر نکالے اور ترسیل یہ ہے کہ جلدی نہ کرے-

تَرْتِيْلُ الْقُرْاٰنِ حِفْظُ الْوُقُوفِ وَبَيَانُ الْحُرُوْفِ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) قرآن کی ترتیل یہ ہے کہ وقوف کا خیال رکھے (خصوصاً وقف لازم کا جہاں ٹھہرنا اور سانس توڑ دینا ضروری ہے) اور حرفوں کو برابر ادا کرے (کہ سننے والے کو ہر حرف صاف سمجھ میں آئے) (دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کو اشعار کی طرح جلدی جلدی مت پڑھ نہ ریتی کی طرح اس کو پھیلا دے امام جعفر صادق نے فرمایا ترتیل یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے پڑھے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں دوزخ کا ذکر ہے تو اس سے پناہ مانگے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں بہشت کا ذکر ہے تو اس کا سوال کرے-)

ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ بِتَرْتِيْلٍ- پھر سورۂ فاتحہ پڑھے ترتیل کے ساتھ (مجمع البحرین میں ہے کہ جس نے ترتیل کو واجب کہا ہے اس نے ترتیل سے یہ مراد رکھی ہے کہ حرفوں کو اپنے اپنے مخرج سے اس طرح نکالے کہ الگ الگ حرف سنائی دے اور ایک دوسرے میں خلط ملط نہ ہو جائے- میں کہتا ہوں ترتیل کے وجوب میں کیا شک ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورتل القرآن ترتیلا لیکن افسوس ہے ہمارے زمانے کے حافظوں پر تراویح میں قرآن کو اتنی جلدی اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ حرف برابر ادا نہیں ہوتے نہ اوقاف کا خیال رکھتے ہیں- غضب تو یہ ہے کہ بعض جاہل حفاظ وقف لازم پر بھی نہیں ٹھہرتے- اس طرح قرآن پڑھنے یا سننے میں ثواب کی امید تو کجا عذاب کا ڈر ہے اللہ ان لوگوں کو سمجھ دے اس طرح پورے قرآن کو ختم کرنے سے کئی درجہ یہ بہتر ہے کہ الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیں- اور تراویح پڑھنا کچھ فرض نہیں ہے اگر عمدہ قاری خوش الحان میسر ہو سکے تو سبحان اللہ ورنہ بیکار محنت اٹھانا اور وبال مول لینا نری نادانی ہے-)

رَتْمٌ- توڑنا کوٹنا' ناک توڑنا' پیدا ہونا' رتم کھا کر بیہوش ہو جانا (رتم ایک بوٹی ہے اس کا پھول گل خیرو کی طرح اور بیج مسور کی طرح ہوتا ہے)-

فِيْ كُلِّ شَيْءٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى فِيْ بَيَانِكَ عَنِ الْاَرْتَمِ ہر چیز میں صدقہ کا ثواب ہے یہاں تک کہ جس کی زبان شکستہ ہو (اچھی طرح پر بات نہ کر سکے) اس کی طرف سے گفتگو کرنے میں بھی- (نہایہ میں ہے کہ اَرْتَم بہ معنی اَرَتٌّ ہے- یعنی جو اچھی طرح پر بات نہ کر سکے تو تلا ہو) (ایک روایت میں اَرْثَم ہے ثائے مثلثہ سے' اس کا بیان آگے آئے گا)-

نَهٰى عَنْ شَدِّ الرَّتَائِمِ- آپ نے یادداشت کے لئے انگلیوں میں دھاگے باندھنے سے منع فرمایا-

رَتَائِم (جمع ہے رتیمۃ کی) وہ دھاگا جو انگلی میں کوئی بات یاد آنے کے لئے باندھا جائے-

فَلَمْ يَرْتِمُوْا- انہوں نے کوئی بات نہیں کی (عرب لوگ کہتے ہیں-

مَارَتَمَ فُلَانٌ بِكَلِمَةٍ- اس نے ایک کلمہ بھی منہ سے نہیں نکالا-

رَتْنٌ- ملانا' خلط ملط کرنا-

مِرْتَنَةٌ اور مُرَتَّنَةٌ- چربی لگائی ہوئی روٹی-

رَتْوٌ- باندھنا' قوی کرنا' لٹکانا' کمزور کرنا' اشارہ کرنا' جیسے رُتُوٌّ ہے' ملانا-

رَاتِیُّ- اللہ والا عالم متبحر-

اَلْحَسَاءُ تَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ- ہریرہ' غمگین کے دل کو قوت دیتا ہے (اس کے پینے سے تسلی ہوتی ہے-)

اُدْنِيْ يَافَاطِمَةُ فَدَنَتْ رَتْوَةً ثُمَّ قَالَ اُدْنِيْ يَا فَاطِمَةُ فَدَنَتْ رَتْوَةً- فاطمہ رضی اللہ عنہا نزدیک آ! وہ ایک قدم آگے آئیں- پھر فرمایا' فاطمہ رضی اللہ عنہا نزدیک آ' وہ اور ایک قدم نزدیک آئیں-

يَتَقَدَّمُ الْعُلَمَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِرَتْوَةٍ- اہل علم قیامت کے روز ایک تیر کی مار یا ایک میل یا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے (دوسرے لوگوں سے) آگے ہوں گے-

فَيَغِيْبُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يَبْدُوْ رَتْوَةً- زمین میں غائب ہو جاتا ہے پھر ایک تیر کی مار پر نمایاں ہوتا ہے-

باب الراء مع الثاء

رَثْأٌ- دودھ کو دہی ڈال کر پھاڑ دینا' گاڑھا کر دینا' ملانا' مارنا' ٹھہر جانا-

رَثِیْئَۃٌ- وہ دودھ جو دہی پر ڈالا جائے یا دہی اس پر ڈالا جائے- اور ہدیہ تحفہ-

اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِیْئَۃً اَوْصَرِیْفًا- میں تو ایک قدح دودھ کا (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) دہی بنا کر یا یونہی تازہ پی جاتا ہوں-

اَلرَّثِیْئَۃُ تَفْثَأُ الْغَضَبَ- تحفہ اور ہدیہ غصے کو توڑ ڈالتا ہے (محبت پیدا کرتا ہے)-

ھُوَاَشْھٰی اِلَیَّ مِنْ رَثِیْئَۃٍ فُثِئَتْ بِسُلَالَۃٍ تَغْبِ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْوَدِیْقَۃِ- وہ مجھ کو اس دودھ سے بھی زیادہ مرغوب ہے جس کی گرمی ٹھنڈے صاف ستھرے پانی سے توڑی گئی ہو اور سخت گرمی کے دن نصف النہار میں دیا جائے-

رَثٌّ- پرانا خراب خستہ گھر کا سامان-

رَثَاثَۃٌ اور رُثُوْثَۃٌ مصدر ہے- یعنی پرانا ہونا' میلا کچیلا ہونا' بدحال ہونا-

عَفَوْتُ لَکُمْ عَنِ الرِّثَّۃِ- میں نے تم کو خراب خستہ گھر کا سامان معاف کیا (ایک روایت میں عَنِ الرَّثِیَّۃِ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)-

اِنَّہٗ عَرَّفَ رِثَّۃَ اَھْلِ النَّھْرِ فَکَانَ اٰخِرُ مَابَقِیَ قِدْرٌ- انہوں نے نہر والوں کی بدحالی (مفلسی) بتلائی اخیر میں ایک ہانڈی رہ گئی-

ھٰٓؤُلَاءِ قَدْ اَخْطَرُوْا لَکُمْ رِثَّۃً وَاَخْطَرْتُمْ لَھُمُ الْاِسْلَامَ- ان پارسیوں نے تو خراب خستہ اسباب (دنیا کا سامان) تمہارے پاس رکھا اور تم نے اسلام کا ساعمدہ دین ان کے پاس رکھا (یعنی بجائے اس کے کہ تم ان کو مسلمان بناتے' تم نے دنیا کا خراب خستہ سامان لے کر ان کو اپنے دین باطل پر رہنے دیا تو انہوں نے ایسا کر کے اپنا ناقص سامان خطرے میں ڈالا اور تم نے تو اپنا دین ہی خطرے میں ڈال لیا)-

وَعِنْدَہٗ مَتَاعٌ رَثٌّ وَّمِثَالٌ رَثٌّ- ان کے پاس کم قیمتی (ناقص اور ردی) سامان تھا اور ایک بچھونا بھی خراب کم قیمت-

اِنَّہٗ ارْتُثَّ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَ بِہِ الزُّبَیْرُ یَقُوْدُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِہٖ- وہ احد کے دن زخمی پڑے تھے' حضرت زبیر ان کو اونٹنی پر بٹھا کر اس کی مہار کھینچتے ہوئے لے کر آئے- (یہ اِرْتِثَاثٌ سے ہے جس کے معنی زخموں سے چور ہونا اور ناتواں ہو جانے کے ہیں- اسی سے ہے رَثِیْثٌ بمعنی جَرِیْحٌ یعنی زخمی' جو مرنے کے قریب اور زخموں سے چور ہو)-

فَجُمِعَتِ الرِّثَاثُ اِلَی السَّائِبِ- سب خراب خستہ چیزیں سائب کے پاس جمع کی گئیں (یہ جمع ہے رُثٌّ اور رِثَّۃٌ کی)-

اِنَّہٗ ارْتُثَّ یَوْمَ الْجَمَلِ وَبِہٖ رَمَقٌ- وہ جنگ جمل میں زخمی ہوئے پڑے تھے ان میں ذرا سی جان باقی تھی-

فَرَاَنِیْ مُرَثَّثَۃً- مجھ کو شکستہ حال ناتواں کمزور دیکھا-

قِرَاَتِیْ مُرَثَّثَۃٌ- میری قرأت کمزور ہے (یعنی اچھی طرح حروف ادا نہیں ہوتے)-

فَیُجِیْبُہُ الْاَشْقٰی عَلٰی رُثُوْثَۃٍ- وہ بدبخت اپنی کمزوری کے ساتھ یہ جواب دے گا رَثَّ اور اَرَثَّ ناتواں ہوا کمزور ہوا' ذلیل وخوار ہوا-

رَثْدٌ- تلے اوپر جمانا یا ایک کے پاس ایک رکھنا-

رَثَدٌ- گدلا ہونا-

اِرْثَادٌ- تر زمین تک پہنچنا (جس کو ثری کہتے ہیں)-

اِرْتِثَادٌ بہ معنی رَثْدٌ ہے-

رِثْدَۃٌ- خانہ بدوش لوگ-

ھَلْ لَکَ فِیْ رَجُلٍ رَثَدَتْ حَاجَتَہٗ وَطَالَ اِنْتِظَارُہٗ (ایک شخص نے حضرت عمر کو پکارا اور کہا) کیا آپ ایسے شخص کی سنیں گے' جس کے کام آپ نے تہہ بہ تہہ رکھ چھوڑے ہیں (یعنی اس کی ضرورتیں آپ ٹالتے رہے اور اس کے مطلب جمع ہوتے رہے آپ نے ان کو پورا نہیں کیا) اور مدت سے وہ انتظار کر رہا ہے (کہ آپ کب اس کی سنتے ہیں' اس کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں)-

مَرْثَد - ایک شخص کا نام ہے-

رَثْعٌ - لالچ، حرص، طمع-

رَاثِعٌ - لالچی، دنی، کم ہمت، خسیس، برے لوگوں سے دوستی رکھنے والا-

يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ مُلْقِيًا لِلرَّثْعِ - قاضی ایسا شخص ہونا چاہئے جس نے لالچ کو نکال ڈالا ہو (اس کو روپیہ پیسہ کی طمع نہ ہو-)

رَثْمٌ - توڑنا-

رَثَمٌ گھوڑے کی ناک یا اوپر کے لب پر سفیدی ہونا جو ناک تک پہنچتی ہو-

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَرْثَمُ الْاَقْرَحُ - بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی ناک اور اوپر کے لب پر سفیدی ہو' پیشانی پر بھی سفیدی ہو-

بَيَانُكَ عَنِ الْاَرْثَمِ صَدَقَةٌ تو اگر اس شخص کی طرف سے گفتگو کرے جو اچھی طرح بات نہ کر سکتا ہو تو صدقہ کا ثواب ملے گا (یہ رَثِيْمُ الْحَصٰى سے ماخوذ ہے- یعنی وہ کنکریاں جو چلنے والوں کے پاؤں سے ٹوٹ کر باریک ہو گئی ہوں- یا رَثَمْتُ اَنْفَهُ سے، یعنی میں نے اس کی ناک توڑ کر خون آلود کر دی' گویا اس کا منہ توڑ ڈالا گیا ہے وہ اچھی طرح بات نہیں کر سکتا)-

رَثْوٌ - مردے پر رونا' اس کی خوبیاں بیان کرنا-

رَثَا الْحَدِيْثَ - بات کو یاد رکھا یا اس کو بیان کیا-

رَثْوٌ بہ معنی رَثْيَنَةٌ بھی آیا ہے' اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں-

رَثْيٌ یا رِثَاءٌ یا رِثَايَةٌ یا مَرْثَاةٌ یا مَرْثِيَةٌ مردے پر رونا' اس کی خوبیاں بیان کرنا-

رَثَاَتُهُ - ہمزہ سے بھی مستعمل ہے' بہ معنی رَثَيْتُهُ یعنی) میں اس پر رویا-

مَرْثِيَةٌ - اس منظوم کلام کو کہتے ہیں جو کسی متوفی کے حالات اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے اس پر لوگوں کو رلانے اور رنج دلانے کے لئے کہا جائے-

مَرْثَاةٌ بھی اسی کو کہتے ہیں-

مَرَاثِيْ - اس کی جمع ہے-

اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهٖ اِلَيْكَ مَرْثِيَةً لَكَ مِنْ طُوْلِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ - (شداد بن اوس کی بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس افطار کرنے کے لئے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اور کہنے لگی' یا رسول اللہ ﷺ) دن کا طول اور گرمی کی شدت دیکھ کر میرا دل دکھ گیا اس لئے میں نے یہ پیالہ بھیجا (کہ آپ اس سے روزہ افطار کریں تاکہ سارے دن کی بھوک اور پیاس کا ازالہ ہو سکے) (یہ رَثٰى لَهٗ سے ماخوذ ہے- یعنی اس پر رحم کیا' مہربانی کی یا اس کا حال دیکھ کر دل دکھ گیا' رقت طاری ہو گئی- بعض نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا- مَرْثَاةٌ لَكَ کیونکہ اہل عرب زندہ شخص کے لئے اس طرح کہتے ہیں رَثَيْتُ لَهٗ رَثْيًا وَّمَرْثَاةً اور مردہ کے لئے کہتے ہیں رَثَيْتُهٗ مَرْثِيَةً- کذا فی النہایۃ)

نَهٰى عَنِ التَّرَثِّيْ - آپ نے میت پر رونے سے اس پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا-

فائدہ: ہم اہل حدیث حضرات اس حدیث کے بموجب بھی اور اس حدیث کے تحت بھی' جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہئے' امام حسین علیہ السلام کے غم میں مجلس مرثیہ خوانی اور نوحہ اور بکاء کو جیسے امامیہ کے یہاں ہوتا ہے' ناجائز جانتے ہیں' یہ نہیں کہ ہم امام حسین علیہ السلام سے محبت اور الفت نہیں رکھتے اہل حدیث تو اپنے پیغمبرؐ کے عاشق ہیں اور پیغمبر کے عشق کی وجہ سے آپ کے اہل بیت اور صحابہ سے بھی دلی محبت رکھتے ہیں وکفٰی باللہ شہیدا- پیغمبر صاحب اور آپ کے اہل بیت کرام علیہ السلام کی محبت یہ ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان اور مال نثار کریں' آپ کی پیروی کو ہر شخص کی پیروی پر مقدم جانیں' افعال اور اقوال اور عادات اور خصائل میں آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی متابعت کرتے رہیں' اگر عمل اس طرح پر نہ ہو تو یہ ادعائے محبت' مثلاً مجلس میلاد کرانا یا مجلس عزا اور مرثیہ خوانی کرانا آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا-

يَرْثِيْ لَهٗ - آنحضرتؐ (سعد بن خولہ کے لئے) رنج کرتے

تھے (کہ باوجود ہجرت کے وہ مکہ میں مر گئے یا مکہ میں بلا عذر ٹھہر گئے)۔

رَثَا النَّبِیُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ آنحضرتؐ نے سعد بن خولہ پر رنج کیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کا مرثیہ کہا' ان کے مناقب بیان کئے۔ کرمانی نے کہا کیونکہ یہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میت کے محاسن اور مناقب بیان کرنا نظم میں یا نثر میں منع نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے آنحضرت کا مرثیہ کہا:

ماذا علی من ثم تربة احمد
ان لایشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لوانها
صبت علی الایام صرن لیالیا

منع یہ ہے کہ رنج کی محفل کرے لوگوں کو رونے رلانے پر برانگیختہ کرے' جیسے امامیہ کیا کرتے ہیں)۔

باب الراء مع الجیم

رَجَبٌ۔ شرم کرنا' پھینک کر مارنا' ڈرنا' بڑائی کرنا۔

رَجِبَ۔ گھبرانا' شرم کرنا۔

اَنَا جُذَیْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَیْقُهَا الْمُرَجَّبُ میں اس کی ناٹ (ڈنی) ہوں جس سے خارشت رفع کی جاتی ہے اور میں ہی اس کے کھجور کا وہ درخت ہوں جس کے گرد اڑان بنائی جاتی ہے (اس خیال سے کہ کہیں لمبائی یا میوے کے بوجھ کے سبب وہ گر نہ پڑے۔ بعض نے کہا ترجیب یہ ہے کہ ایک دوشاخہ لکڑی لے کر درخت کو اس پر ٹکا دیں۔ بعض نے کہا درخت کی شاخیں اور پتے باندھ دینا تاکہ ہوا سے اس کو نقصان نہ پہنچے۔ بعض نے کہا درخت کے گرد کانٹوں کی باڑ لگانا۔ تاکہ کوئی اس کا میوہ نہ کھا سکے۔ بعض نے کہا ترجیب سے تعظیم مراد ہے) اہل عرب کہتے ہیں۔

رَجَبَ فُلَانٌ مَوْلَاهُ۔ اس نے اپنے مالک کی تعظیم کی (اسی نسبت سے رجب کا مہینہ رجب کہلاتا ہے۔ کیونکہ عرب اس کی تعظیم کرتے تھے)۔

رَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادیٰ وَشَعْبَانَ۔ قبیلہ مضر کا رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان میں ہوتا ہے (مضر کا قبیلہ رجب کی بہت عظمت کیا کرتا تھا تو یہ مہینہ ان ہی کی طرف منسوب ہو گیا۔ اور یہ جو فرمایا کہ جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان اس سے مطلب یہ ہے کہ اصل میں رجب کا مہینہ وہی ہے نہ کہ وہ جس کو اہل عرب آگے یا پیچھے کر کے خواہ مخواہ رجب قرار دیتے)۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالْعَتِیْرَةُ هِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِیَّةَ۔ تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہ قربانی ہے جس کو رجب کے مہینے میں کرتے ہیں تم اس کو رجبی کہتے ہو۔

اَلَا تُنَقُّوْنَ رَوَاجِبَكُمْ۔ تم اپنی گھائیاں صاف نہیں کرتے۔

رَوَاجِبُ۔ انگلیوں کی گرہیں اندر کی طرف۔ اور براجم اوپر کی طرف کی گرہیں۔ (یہ رَاجِبَةٌ یا رُجْبَةٌ کی جمع ہے)۔

رَجَبٌ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ۔ رجب ایک نہر ہے بہشت میں (اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے)۔

رَجٌّ۔ ہلانا' حرکت دینا' ہلنا' بنانا' روکنا۔

مَنْ رَكِبَ البحر اِذَا ارْتَجَّ فقد بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص جوش مارتے وقت (طغیانی کے موسم میں) سمندر میں سوار ہو' اس کی حفاظت کا ذمہ جاتا رہا (کیونکہ اس نے دیدہ و دانستہ ایک خوفناک اقدام کیا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ ایک روایت میں اَرْتَجَ ہے مگر یہ محفوظ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے اگر محفوظ ہو تو یہ اِرْتَاجٌ سے ہوگا بند کرنے کے معنی میں۔ یعنی جب سمندر اپنی طغیانی کے سبب سوار ہونے کا سلسلہ بند کر دے)۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا۔ جب زمین زور سے ہلا دی جائے' خوب زور سے۔

فَتَرْتَجُّ الْاَرْضُ بِاَهْلِهَا۔ (جب صور پھونکا جائے گا) تو زمین اپنے لوگوں سمیت (جو اس پر رہتے ہیں) خوب ہلے گی (سخت زلزلہ ہوگا)۔

لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَجَّتِ الْمَكَّةُ بِصَوْتٍ

عَالٍ- جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو شہر مکہ ایک بلند آواز کے ساتھ ہل گیا (یعنی زلزلہ کے ساتھ ایک زور کی آواز بھی سنائی دی)-

اَمَّا شَيْطٰنُ الرَّوْهَةِ فَقَدْ كُفِيْتُهُ بِصَعْقَةٍ سَمِعْتُ لَهَا وَجْبَةَ قَلْبِهٖ وَرَجَّةَ صَدْرِهٖ- روہہ (وہ گڑھا جو پہاڑ میں ہوتا ہے اور جس میں صاف پانی جمع ہو جاتا ہے بعض نے کہا ٹیلے کی چوٹی) کا شیطان اس سے تو میں بےفکر ہو گیا' اس کو ایک شدید چیخ پہنچی' میں نے اس چیخ کی وجہ سے اس کے دل کا خفقان اور اضطراب سنا' اس کے سینے کی دھک دھک سنی (یہ جناب امیرؓ نے معاویہؓ کے بارے میں فرمایا جب جنگ صفین میں معاویہؓ کے لوگوں کو شکست ہوئی اور وہ تحکیم کے خواستگار ہوئے- شیطان کے معنی شریر کے ہیں عرف میں اکثر شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں' اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ معاویہؓ کو کافر جانتے تھے- کیونکہ دوسری روایت میں خود معاویہ اور ان کے طرف داروں کو فرماتے ہیں اخواننا بغوا علینا- مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہؓ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے اور ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں' بلکہ صرف صحابیت کا لحاظ کر کے ان کے ذکر کو سب وشتم سے پاک رکھنا ہی کافی ہے)-

فَرَجَّ الْبَابَ رَجًّا شَدِيْدًا- اس نے دروازے کو خوب زور سے کھٹکھٹایا-

اَلنَّاسُ رَجَاجٌ بَعْدَ هٰذَا الشَّيْخِ- (حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا) اس شیخ یعنی میمون بن مہران کے علاوہ باقی لوگ جاہل اور کندۂ ناتراش ہیں-

رَجَاجٌ- کہتے ہیں دبلی اور لاغر بکریوں کو اور عام کمزور کم قدر لوگوں کو)-

اِنَّ الْقَلْبَ لَيَرُجُّ فِيْمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتّٰى يُعْقَدَ عَلَى الْاِيْمَانِ فَاِذَا عُقِدَ عَلَى الْاِيْمَانِ قَرَّ- دل سینہ اور گلے کے درمیان الٹتا رہتا ہے (حرکت اور اضطراب کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ ایمان کی گرہ اس میں لگ جائے جب ایمان کی گرہ لگ جاتی ہے اس وقت قرار پکڑتا ہے (اس کا اضطراب رفع ہوتا ہے- اس حدیث کی قدر وہی سمجھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت سے کچھ بہرۂ اندوز فرمایا ہے' بات یہ ہے کہ بے ایمان کے دل کو مطلقاً سکون نہیں ہوتا ہر وقت گھبراتا رہتا ہے' دنیا کی فکریں کیا کم ہیں وہ ہر ایک برے نتیجے کو اپنی سوء تدبیر کی وجہ سے خیال کرتا ہے پھر دوسری تدبیر کرتا ہے- اسی طرح ان تدبیروں میں غلطاں اور پیچاں رہ کر ساری عمر پریشان رہتا ہے- اس کو خداوند کریم اور اس کی تقدیر پر تو اعتماد ہوتا نہیں' اگر دنیا کی فکریں نہ ہوں تو یہی تردد کیا کم ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ مبادا ایسا نہ ہو کہ عذاب دائمی میں گرفتار ہوں- برخلاف ایمان دار کے کہ اس کا بھروسا ہر حال میں خداوند کریم پر ہوتا ہے اور اس کے رحم وکرم کا امیدوار رہتا ہے' دنیا کی فکریں اس کے نزدیک ایسی بے حقیقت اور بے وقعت ہو جاتی ہیں کہ ذرا بھی اس کے دل پر اثر نہیں کرتیں' وہ دنیا کو محض فانی اور چند روزہ سمجھ کر اس کی تکالیف پر کچھ خیال نہیں کرتا اور آخرت کے دائمی عیش وعشرت کا خیال کر کے ہر وقت خوش اور مگن رہتا ہے)-

رُجُوْحٌ یا رَجْحَانٌ- غالب ہونا' بڑھ جانا' زیادہ ہونا' وزن دیکھنا' بھاری ہونا' حلیم اور بردبار ہونا-

تَرْجِيْحٌ اور اِرْجَاحٌ- زیادہ رہنا ایک کو دوسرے پر مقدم رکھنا-

رَاجِحٌ- جو زیادہ ہو یا غالب ہو یا قوی ہو یا مقدم ہو-

مَرْجُوْحٌ- جو کم ہو یا مغلوب ہو یا موخر ہو یا ضعیف ہو-

اِنَّهَا كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ- حضرت عائشہؓ (زفاف سے پہلے) ایک رسی پر جھول رہی تھیں-

اُرْجُوْحَةٌ اور مَرْجُوْحَةٌ - وہ رسی جس کے دونوں کنارے ایک بلند جگہ پر باندھ دیئے جاتے ہیں اور بچے اس پر جھولتے ہیں- (مجمع البحرین میں ہے یا وہ لکڑی جس کے بیچ کا حصہ اونچی جگہ پر رکھتے ہیں اور دونوں کناروں پر دو بچے بیٹھ کر اس پر جھولتے ہیں)-

اِرْجِحْنَانٌ- جھک جانا' مائل ہونا' بھاری ہونا-

فِيْ حُجُرَاتِ الْقُدْسِ مُرْجَحِنِّيْنَ- پاکیزہ حجروں میں جھکے ہوئے-

وَارْجَحَنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ - اونچا ہونے کے بعد پھر جھک گیا (پانی کے بوجھ سے)۔

رَجْرَجَۃٌ - ہلنا' مضطرب ہونا' بےقرار ہونا۔

رِدْفٌ رَجْرَاجٌ - وہ سرین جو چلتے میں ہلتا رہے۔

رَجْرَاجَۃٌ - وہ عورت جس کا گوشت تھل تھل ہوتا ہو۔

کَتِیْبَۃٌ رَجْرَاجَۃٌ - بڑا جھنڈ لشکر۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ کَرِجْرِجَۃِ الْمَاءِ الْخَبِیْثِ یا کَرِجْوَارَۃِ الْمَاءِ الْخَبِیْثِ - قیامت ان ہی لوگوں پر قائم ہوگی جو سب لوگوں میں بدتر ہوں گے' پلید پانی کی کیچڑ کی طرح۔

رِجْرِجَۃٌ - حوض کا وہ پانی جو آخر میں رہ جاتا ہے گدلا کیچڑ ملا ہوا۔

نَصَبَ قَصَبًا عَلَّقَ عَلَیْھَا خِرَقًا فَاتَّبَعَہٗ رِجْرِجَۃٌ مِّنَ النَّاسِ - ایک سینٹھا (بانس) کھڑا کر کے اس پر چیتھڑے لٹکا دے پھر چند پاگل بے وقوف لوگ اس کے ساتھ ہو گئے (یعنی یزید بن مہلب کے ساتھ)۔

رَجْزٌ - وہ منظوم کلام پڑھنا' جس کے سب مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں یا دو دو مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں۔

اُرْجُوْزَۃٌ - قصیدہ یا منظوم کلام۔

تَرْجِیْزٌ بہ معنی رَجْزٌ ہے۔

تَرَجُّزٌ - رجز پڑھنا' پے در پے گرجنا' دیر سے حرکت کرنا۔

تَرَاجُزٌ - قصیدہ یا بیت بازی کرنا۔

رَاجِزٌ - رجز بنانے والا۔

لَقَدْ عَرَفْتُ الشِّعْرَ رَجْزَہٗ وَھَزَجَہٗ وَقَرِیْضَہٗ فَمَا ھُوَ بِہٖ (جب قریش نے آنحضرت کو شاعر کہا تو ولید بن مغیرہ کہنے لگا) میں تو شعر کی ایک قسم رجز اور ہزج اور قریض سب پہچانتا ہوں مگر یہ کلام (یعنی قرآن) شعر نہیں ہے (رجز شعر کی ایک بحر ہے جو میدان جنگ میں پڑھی جاتی ہے)۔

مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَھُوَ رَاجِزٌ - جو شخص قرآن کو تین دن سے کم میں ختم کرے وہ رجز پڑھنے والا ہے (اس کو تلاوت قرآن کا ثواب نہ ہوگا - رجز کو اس بارے میں یوں خاص کیا گیا کہ وہ زبان پر بہ نسبت قصیدے کے ہلکی ہوتی ہے اور جلد پڑھی جاتی ہے)۔

کَانَ لَہٗ فَرَسٌ یُّقَالُ لَہُ الْمُرْتَجِزُ - آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو ''مرتجز'' کہا کرتے (چونکہ وہ خوش آواز تھا)۔

اِنَّ مُعَاذًا اَصَابَہُ الطَّاعُوْنُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَا اَرَاہُ اِلَّا رِجْزًا اَوْطُوْفَانًا - معاذؓ کو طاعون کی بیماری ہوئی تو عمرو بن العاصؓ کہنے لگے میں تو اس کو عذاب یا طوفان سمجھتا ہوں۔

رِجْزٌ - (بہ کسرۂ را) عذاب اور گناہ' بلا اور مصیبت۔

رِجْزُ الشَّیْطٰنِ - شیطان کا وسوسہ' احتلام۔

کَانُوْ یَرْتَجِزُوْنَ - صحابہ رجز پڑھا کرتے تھے (یعنی کام اور مشقت اور سفر کی حالت میں' کیونکہ رجز پڑھنے سے محنت کا اثر کم ہو جاتا ہے - غزوۂ خندق میں صحابہؓ نے رجز پڑھا اور آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے - حربی نے کہا آنحضرتؐ کی زبان پر وہی رجز جاری ہوئی' جو منہوک یا مشطور تھی' اور خلیل نے اس کو شعر میں داخل نہیں کیا ہے' میں کہتا ہوں شعر میں شاعر کا قصد اور ارادہ بھی شرط ہے اور جو کلام بے اختیار موزوں نکل جائے اس کو شعر نہیں کہتے' جیسے قرآن کی کئی آیتیں موزوں ہیں مگر وہ شعر نہیں ہیں - اور آنحضرت علیہ السلام نے کبھی پوری ایک بیت نہیں پڑھی' پہلا مصرعہ پڑھا تو دوسرا چھوڑ دیا' دوسرا پڑھا تو پہلا چھوڑ دیا - مثلاً لبید کا یہ مصرعہ پڑھا ''اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ'' اور دوسرا ''وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ'' چھوڑ دیا اور طرفہ کا دوسرا مصرعہ ''وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدٗ'' پڑھا اور پہلا مصرعہ ''سَتُبْدِیْ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاھِلًا'' چھوڑ دیا)

اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ - طاعون ایک عذاب ہے (یعنی بنی اسرائیل پر عذاب کے طور پر بھیجا گیا تھا جب انہوں نے حق تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تھی' ایک ساعت میں ان کے چوبیس ہزار آدمی مر گئے مگر مسلمانوں کے لئے وہ عذاب نہیں ہے بلکہ شہادت ہے' جس طرح دوسری روایت میں مذکور ہے)۔

رُجْزٌ - پلیدی، بتوں کی پرستش یا عذاب کا سبب-

رِجْسٌ یا رَجْسٌ یا رَجِسٌ - پلیدی نجاست گناہ کا وہ کام جس پر عذاب ہو، برا کام، حرام، لعنت، کفر (کلیات میں ہے کہ رجس اور نجس دونوں ہم معنی ہیں- لیکن رجس کا استعمال اکثر اس پلیدی پر ہوتا ہے جو طبعاً پلید ہو اور نجس کا استعمال اکثر اس پر ہوتا ہے جو عقل یا شرع کی رو سے پلید ہو)-

رَجْسٌ - اونٹ کا آواز کرنا، گرجنا-

اِرْجَاسٌ - پانی کا اندازہ کرنا، مرجاس سے یعنی پتھر سے جو کنویں میں ڈالا جاتا ہے-

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ناپاک پلید سے (فراء نے کہا جب نجس کا لفظ شروع میں استعمال کرتے ہیں اور رجس کا لفظ اس کے ساتھ نہیں لاتے تو نجس بہ فتحہ نون اور جیم کہتے ہیں اور جب رجس کا لفظ پہلے لا کر اس کے بعد نجس لاتے ہیں تو بکسرہ جیم استعمال کرتے ہیں-

مجمع البحرین میں ہے کہ یہاں نِجْسٌ بہ سکون جیم اور کسرۂ نون پڑھنا چاہئے بروزن رِجْسٌ کیونکہ رِجْسٌ کے بعد اس کا استعمال اسی طرح ہوتا ہے)-

نَھٰی اَنْ یُّسْتَنْجیٰ بِرَوْثَۃٍ وَّقَالَ اِنَّھَا رِجْسٌ- آنحضرتؐ نے گھوڑے یا گدھے یا خچر کی لید سے استنجا کرنے کی منع فرمایا اور کہا وہ ناپاک ہے (باقی حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب پاک ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے) ایک روایت میں رِکْسٌ ہے معنی وہی ہیں-

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِرْتَجَسَ اَیْوَانُ کِسْرٰی- جب آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو کسریٰ (بادشاہ ایران) کا محل لرز گیا (اس میں ایسا لرزہ ہوا کہ آواز سنائی دی گویا یہ اشارہ تھا ایران والوں کی حکومت ختم ہونے کا اور مسلمانوں کی حکومت وہاں قائم ہونے کا)-

اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَوَجَدَ رِجْسًا اَوْ رِجْزًا- جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو، پھر پلیدی کا گمان پیدا ہو (یعنی حدث ہونے کا) تو نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بدبو نہ پائے (کیونکہ جب آواز سنی یا بدبو پائی اس وقت حدث کا یقین ہوگا اور جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے، نماز نہ چھوڑے اس حدیث سے ہزاروں دین کے مسئلے نکلتے ہیں اور ایک کلی قانون فقہ کا معلوم ہوتا ہے کہ یقینی امر کا زوال شک اور گمان سے نہیں ہو سکتا)-

رَجِسَ - برا کام کیا-

یَنْھٰی عَنِ النَّرْجِسَ (روزے میں) نرگس کا پھول سونگھنے سے منع کرتے تھے--- شَمُّوا النَّرْجِسَ وَلَوْ فِی الْیَوْمِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی الشَّھْرِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی السَّنَۃِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی الْعُمْرِ مَرَّۃً- نرگس کا پھول سونگھو ہر دن میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار (کیونکہ دل میں ایک دانہ ہے جنون اور جذام اور برص کا اور اس کو نرگس ہی کاٹتا ہے)-

رَجْعٌ - پھیر دینا (جیسے مرجع ہے)-

رُجُوْعٌ - لوٹنا-

تَرْجِیْعٌ - انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھنا یا کہنا-

رَجْعٌ - گڑھے کا پانی، خط کا جواب، گوبر، طاعون، بارش-

فَاِنَّھُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّۃِ- (اگر مال میں دو شخص شریک ہوں تو وہ برابر برابر (اپنے حصے کے موافق) دوسرے شریک پر رجوع کر لیں (مثلاً ایک کی چالیس گائیں دوسرے کی تیس ملی جلی تھیں، اور تحصیلدار نے چالیس کے بدلے ایک مسنہ لیا اور تیس کے بدل ایک تبیعہ، تو مسنہ والا ۷/۳ ۱ اپنے شریک سے اور تبیعہ والا ۴/۷ اس سے مجرا لے، اگر تحصیلدار نے ایک شریک سے ظلماً کچھ لے لیا تو ظلمی مال کا حصہ اپنے شریک سے مجرا نہیں لے سکتا نہایہ میں ہے کہ تراجع کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ دو شخصوں میں چالیس بکریاں مشترک ہوں، ہر ایک کی بیس بیس بکریاں ہوں اور ہر شریک اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ پہچانتا ہو- اب تحصیلداران میں سے ایک بکری لے لے تو جس شریک کی بکری لی گئی ہو، وہ اس کی آدھی قیمت دوسرے شریک سے مجرا لے)-

اِنِّیْ اِرْتَجَعْتُھَا بِاِبِلٍ فَسَکَتَ- (آنحضرت علیہ السلام نے زکوٰۃ کے جانوروں میں ایک اونچے کوہان والی عمدہ اونٹنی

دیکھی تو تحصیلدار سے پوچھا یہ اونٹنی کیسے آئی' تم نے کس صورت سے لی؟ کیونکہ تحصیل دار کو زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے نہ کہ عمدہ چھانٹ کر؟ تو اس نے عرض کیا) میں نے زکوٰۃ کے جانوروں کو بیچ کر یہ اونٹنی خریدی ہے تو آپ خاموش ہو گئے (نہایہ میں ہے کہ ''ارتجاع'' یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر ایک عمر کا جانور واجب الادا ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اس کے بدلے دوسری عمر کا جانور لے اور زیادتی اور کمی اس کو مجرا دے)۔

كَيْفَ تَشْكُوْنَ الْحَاجَةَ مَعَ اجْتِلَابِ الْمَهَارَةِ وَارْتِجَاعِ الْبِكَارَةِ- (بنی تغلب کے لوگوں نے معاویہؓ سے قحط اور گرانی کی شکایت کی تو انہوں نے کہا) تم کیسے اپنی محتاجی کا شکوہ کرتے ہو' تم تو گھوڑوں کے بچھیرے نکالتے ہو' ان کو بیچ کر جوان جوان اونٹ خریدتے ہو۔

رَجْعَةُ الطَّلَاقِ- طلاق کے بعد خاوند کا اپنی عورت سے پھر مل جانا بغیر نیا عقد کرنے کے۔

فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ- بلال رات رہے سے اذان دیدیتا ہے اس لئے کہ جو کوئی تم میں سے (تہجد کی) نماز پڑھ رہا ہو اس کو لوٹا دے (وہ تھوڑی دیر سو رہے یا سحری کھا لے روزہ رکھنے کے لئے) اور جو کوئی تم میں سو رہا ہو اس کو جگا دے (تہجد پڑھنے کے لئے یا سحری کھانے کے لئے) (نہایہ میں ہے کہ قَائِمَكُمْ منصوب ہے اور مفعول ہے لیرجع کا اور یرجع لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے- یہاں متعدی ہے تا کہ يُوْقِظَ نَائِمَكُمْ کا جوڑ ہو جائے- کرمانی نے کہا قَائِمُكُمْ مرفوع اور منصوب دونوں ہو سکتا ہے' مرفوع رجوع سے اور منصوب رجع سے تو مرفوع کی صورت میں ترجمہ اس طرح ہوگا'' اس لئے کہ جو کوئی نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ جائے گا)۔

كَانَ يُرَجِّعُ يَوْمَ الْفَتْحِ- آنحضرتؐ فتح مکہ کے دن قرأت میں ترجیع کرتے تھے- (یعنی ایک ایک آیت کو دو دو بار تین تین بار پڑھتے تھے) (بعض نے کہا ترجیع سے مراد آواز کو دراز کرنا ہے' چونکہ آپ اس وقت اونٹ پر سوار تھے' لہٰذا اس کی حرکت سے آواز میں امتداد پیدا ہو گیا)۔

تَرْجِيْعُ الْأَذَانِ- اذان کی ترجیع (وہ یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے دو دو بار آہستہ کہے پھر پکار کر کہے) كَانَ لَا يُرَجِّعُ آنحضرتؐ قرأت میں ترجیع نہیں کرتے تھے (یعنی مد شد کو بہت بڑھا کر ادا نہیں کرتے تھے' جیسے گانیوالوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ بغیر کسی بناوٹ اور گلے بازی کے صاف طریقہ پر قرأت کرتے تھے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن شریف کی قرأت میں آپ کی عادت ترجیع کی نہ تھی- اور فتح مکہ کی حدیث میں جو ترجیع کا ذکر ہے وہ دراصل عمداً نہ تھی بلکہ اونٹ کی حرکت سے پیدا ہو گئی تھی)۔

يُرَجِّعُوْنَ الْقُرْآنَ- قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھیں گے (جیسے نصاریٰ پڑھتے ہیں' گانے کی طرح آوازیں نکال کر یہ منع ہے- دوسری روایت میں ہے:

رَجِّعْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ- قرآن پڑھتے وقت خوش آوازی سے پڑھ کیونکہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے- (مجمع البحرین میں ہے کہ ترجیع بہ معنی خوش آوازی سے پڑھنا' یہ طریقہ قرآن پڑھنے کا مستحب ہے' لیکن گانے والوں کی طرح آوازیں دراز کرنا یعنی تال اور سر کے ساتھ تو یہ منع ہے)۔

نَفَّلَ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبْعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ- پہلے حملہ میں چوتھائی لوٹ کا انعام مقرر کیا اور لوٹ کر پھر دوبارہ حملہ کرنے میں تہائی لوٹ کا (یہ اس وجہ سے کہ لوٹ آنے یا پسپا ہو جانے کے بعد دوبارہ حملہ کر کے غالب آ جانا دشوار بات ہے)۔

مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ اللّٰهِ أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ سَأَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ- جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج تک اس کو پہنچا دے' پھر وہ حج نہ کرے' یا ایسا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو مرتے وقت دنیا میں دوبارہ لوٹنے کی درخواست کرے گا (کہے گا یا اللہ! مجھ کو دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو میں حج اور زکوٰۃ ادا کروں' مگر یہ کہاں ہو سکتا ہے اب دنیا میں دوبارہ

آنا دشوار ہے- نہایہ میں ہے کہ عرب کے بعض مشرک رجعت (تناسخ) کے قائل تھے یعنی ان کا ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ آدمی مر جانے کے بعد پھر دوبارہ دنیا میں نیا جنم لیتا ہے) (ہندوستان کے اکثر مشرکوں کا بھی یہی اعتقاد ہے اور مسلمانوں میں ایک فرقہ روافض کا ہے جو رجعت کا قائل ہے' وہ کہتا ہے کہ جناب امیرؓ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور بالفعل وہ ابر میں پوشیدہ ہیں- یہ عقیدہ عبداللہ بن سبا نے جو دراصل یہودی تھا' مسلمانوں کو بگاڑنے اور بہکانے کے لئے ان میں پھیلایا' اس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ بعض وہ لوگ بھی اسی قبیل سے ہیں جن کا اعتقاد یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ مرے نہیں بلکہ غائب ہو گئے ہیں اور پھر ظاہر ہوں گے- اور شیعہ امامیہ کا اعتقاد بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکریؒ غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے وہی مہدی موعود ہیں گو ان لوگوں کا مذہب رجعت نہیں ہے اس لئے کہ سید احمد صاحب یا امام محمد صاحب کی موت کے وہ قائل نہیں ہیں' واللہ اعلم بالصواب- ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی پنجاب میں پیدا ہوا جس کا ذکر ہم اوپر بھی کر چکے ہیں' گو وہ اب مر گیا اس کا دعویٰ یہ تھا کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ مر گئے مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا- اس کا یہ کہنا محض ناواقفوں کو دھوکا دینا تھا- حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ اور سلامت زمین سے اٹھا لیا' اس لئے ان کا دنیا میں پھر آنا رجعت نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی تو جب حدیث صحیح سے ان کا آنا ثابت ہے تو کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور یہ قاعدہ کہ مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا ایک قاعدۂ اکثریہ ہے نہ کہ کلیہ- حضرت عزیر علیہ السلام سو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو گئے اور ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب "فیمن عاش من بعد الموت" مرتب کی ہے اور اس میں ایسے کئی شخصوں کا ذکر ہے اور انجیل شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کئی مردوں کو جلا دیا تھا جیسے عازر وغیرہ کو- اور قرآن میں ہے واحی الموتی باذن اللہ)-

اِضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَيْكَ- مار اور اپنے ہاتھ وہیں رکھ (یعنی ہاتھوں کو کوڑا مارتے وقت بلند مت کر)-

حِيْنَ نُعِيَ لَهُ قُثَمُ اِسْتَرْجَعَ- عبداللہ بن عباس کو جب قثم بن عباس کے مرنے کی خبر دی گئی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا- (رَجَّعَ اور اِسْتَرْجَعَ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں' یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا)-

فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ لَيْتَ حَظِّيْ رَكْعَتَانِ (حضرت عثمانؓ نے جب منیٰ میں پوری نماز پڑھی قصر نہیں کیا) تو عبداللہ بن عباسؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا کیونکہ یہ فعل ان کا خلاف سنت تھا- آنحضرتؐ اور شیخین ہمیشہ وہاں قصر کرتے رہے) انہوں نے کہا کاش ان چار رکعتوں کے بدلہ دو مقبول رکعتیں میرے حصے میں آتیں-

فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ- حضرت عائشہؓ نے کہا میں صفوانؓ کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی-

نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَجِيْعٍ اَوْعَظْمٍ- آنحضرتؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا (نووی نے کہا اسی طرح ہر نجس چیز سے استنجا کرنا منع ہے اور ہڈی کے حکم میں ہیں سب کھانے کی چیزیں اور اجزا جانور کے اور کتابوں کے اوراق وغیرہ' ان سب سے استنجا کرنا منع ہے- کہتے ہیں ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر لید ان کے جانوروں کی) (مجمع البحار میں ہے کہ جن کھاتے پیتے اور نکاح کرتے ہیں' اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے-)

غَزْوَةُ الرَّجِيْعِ- رجیع کا جہاد جو ہجرت سے ۳۶ مہینے بعد ہوا اور رجیع ایک پانی کا نام تھا جو قبیلہ ہذیل کا تھا اور اس کی جائے وقوع مکہ اور عسفان کے درمیان تھی-

فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ- اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ (یعنی اس مقام پر جہاں پروردگار کا تم کو حکم ہوا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھنے کا اپنی امت کو حکم دو)-

وَاَحَدُنَا يَذْهَبُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْجِعُ- ہم میں کوئی مدینہ کی پرلی جانب جا کر پھر مسجد میں واپس بھی آ جاتا تھا)-

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - ایسا نہ کرنا (کہ کہیں) میرے مرنے کے بعد پھر کافروں کی طرح ہو جاؤ' آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (جس طرح کافر آپس میں لڑتے ہیں' ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں- بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے- میرے بعد پھر کافر نہ بن جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر- تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا قتل جائز سمجھیں- بعض نے کہا کفارا سے ناشکرے مراد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تم کو آپس میں اتفاق دیا' محبت عطا فرمائی' اس نعمت کی ناشکری نہ کرنا اس طرح کہ پھر ایک دوسرے کو مارنے لگو' ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ- افسوس ہے کہ اس بے بہا وصیت پر مسلمانوں نے بہت تھوڑے دنوں عمل کیا یعنی حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت تک' اس کے بعد دنیا کی محبت اور مال و جاہ کی رغبت ان کے دلوں میں سما گئی اور آپس میں لڑنے لگے' جب سے آج تک یہ نااتفاقی برابر قائم ہے' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ان پر غالب ہو گئے اور سارا ملک و مال جاتا رہا اب ذلیل و محتاج ہو گئے)-

فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ - جب ہم (نجاشی بادشاہ والی حبش کے پاس سے) لوٹے تو میں نے آپ کو سلام کیا-

فَلَمْ یَرْجِعْهَا اِلَیْهِمْ - آپ نے اس عورت کو کافروں کے پاس واپس نہیں کیا (حالانکہ صلح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ ان میں سے جو شخص مسلمانوں کے پاس آ جائے تو مسلمان اس کو واپس کر دیں گے مگر قرآن شریف میں اس کے خلاف حکم نازل ہوا:

فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ - اس وجہ سے وہ حدیث منسوخ ہو گئی- بعض نے کہا یہ شرط صرف مردوں کے لئے ہوئی تھی نہ کہ عورتوں کے لئے بھی-)

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْاَحْزَابِ - آنحضرت ﷺ کا جنگ احزاب سے لوٹنے کا قصہ-

اور یَرْجِعُ بِمَا یَنَالُ - یا مال غنیمت وغیرہ لے کر لوٹ آتا ہے-

فَهُنَاکَ تَرَاجَعَا الْحَدِیْثَ - پھر تو دونوں خوب باتیں کرنے لگے (پہلے اس کی ماں یہ سمجھی کہ یہ شیر خوار بچہ بات کرنے کے قابل نہیں ہے مگر جب اس نے کئی بار بات کی تو گفتگو کا اہل سمجھ کر اس سے باتیں کرنے لگی-)

فَلَمَّا رَجَعَ اِلَیْهِ السَّیْفُ - جب اس پر تلوار اٹھائی (ایک روایت میں فَلَمَّا رَفَعَ ہے معنی وہی ہیں-)

فَسَکَتَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیْهِ - خاموش ہو رہے کچھ جواب اس کو نہیں دیا-

لَوْ رَاجَعْتِیْهِ - کاش تم پھر آپ سے پوچھتیں تو بہتر ہوتا-

اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا - اگر تم چاہو تو پھر ہمارے پاس آ سکتے ہو (یعنی دوسرے وقت تو ہم تم کو کچھ دیں گے اس وقت تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے)-

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ جیسی نماز اس نے پڑھی تھی وہ حقیقت میں نماز نہیں تھی صرف اٹھک بیٹھک تھی)-

فَمَا رَاجَعَهٗ - پھر دوبارہ انہوں نے درخواست نہیں دی

وَرَجَعَ اَبُوْ بَکْرٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط حضرت ابوبکرؓ سے لے لیا) تو وہ لوٹ کر (یعنی حج سے فراغت پا کر) آنحضرتؐ کے پاس آئے-

اَنْ تَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا - ہم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں (یعنی مرتد ہو جائیں اسلام سے پھر جائیں)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِقُلُوْبِنَا عِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِیْعِهٖ - اے اللہ! جس وقت ہم قرآن کو خوش آوازی سے پڑھیں تو اس کو ہمارے دلوں کے لئے عبرت کر (عبرت بکسر عین' معنی نصیحت پذیری اور بہ فتحہ عین (عبرت) آنکھوں میں آنسو بھر آنا)-

مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِرَجْعَتِنَا - جو ہماری رجعت کا تعین نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ رجعت امامیہ مذہب کے اصول میں سے ہے اور اس پر شواہد قرآنی اور احادیث اہل بیت دال ہیں- میں کہتا ہوں جمہور اہل اسلام نے رجعت کو باطل اور لغو قرار دیا ہے اور شواہد قرآنی جناب امیر کی رجعت پر دلالت نہیں کرتیں اور جو حدیثیں امامیہ نے اس بات

میں اہل بیتؑ سے روایت کی ہیں' وہ اہل سنت کے نزدیک مفتری اور موضوع ہیں)۔

فُلَانٌ یُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ۔ فلاں شخص رجعت پر یقین کرتا ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دوبارہ دنیا میں آنے پر)

اَلرَّاجِعُ فِیْ هِبَتِهٖ۔ دے کر پھر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹتا ہے۔

اِسْتَرْجَعْتُ مِنْهُ الشَّیْءَ۔ میں نے وہ چیز اس سے پھیر لی۔

رَجْفٌ۔ ہلانا' متزلزل ہونا' بھونچال کا نپنا۔

اِرْجَافٌ۔ ہلانا' جھوٹی فساد انگیز خبریں مشہور کرنا۔

اِرْتِجَافٌ۔ زلزلہ' اضطراب' کپ کپی۔

رَاجِفٌ۔ تپ لرزہ۔

جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ پہلا صور کا پھونکنا آن پہنچا (یعنی قریب آ گیا جس سے سب لوگ مر جائیں گے) اس کے بعد ہی دوسرا پھونکنا ہے (جس سے پھر لوگ جی اٹھیں گے) (طیبی نے کہا:

رَاجِفَةٌ۔ ایک بڑی چنگھاڑ ہے زلزلہ کے ساتھ جس سے پہاڑ وغیرہ سب لرز جائیں گے۔)

تَرْجُفُ بِهَا بَوَادِرُهٗ (آنحضرتؐ اقراء کی آیتیں سن کر جب لوٹے تو) آپؐ کے کندھے اور گردن کی رگیں ڈر سے پھڑک رہی تھیں۔

تَرْجُفُ بِاَهْلِهَا۔ مدینہ طیبہ اپنے رہنے والوں پر) یا ان کی وجہ سے لرزے گا (تاکہ اس پاک سرزمین پر جو کافر اور منافق ہوں وہ ڈر کر دجال کے پاس چلے جائیں)۔

رَجَفَ بِهِمِ الْجَبَلُ۔ پہاڑ ان پر لرزا۔

فَاَخَذَتْنِیْ رَجْفَةٌ۔ مجھ پر کپ کپی طاری ہو گئی (لرزنے لگا)۔

مِنْ اِرْجَافِ الْمُنَافِقِیْنَ۔ منافقوں کی جھوٹی خبریں اڑانے سے (عرب لوگ کہتے ہیں)

اَرْجَفَ فُلَانٌ۔ فلاں شخص نے جھوٹی خبر اڑا دی)۔

اَلْاَرَاجِیْفُ۔ جھوٹی حدیثیں (بے اصل جس طرح کہ اَکَاذِیْبُ ہے۔)

اِنَّمَا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ مِنْ اَجْلِ دَعْوٰهُمْ عَلٰی مُوْسٰی۔ بنی اسرائیل کو جو بھونچال نے دبا لیا تو ان کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا (کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو مار ڈالا)۔

اَلْاَرَاجِیْفُ الْمُلَفَّقَةُ۔ بنی ہوئی جھوٹی خبریں۔

رَجْلٌ۔ بچی کو پاؤں کی طرف سے جننا' چھوڑ دینا' پاؤں باندھ دینا' نر کا مادہ پر کودنا۔

رَجَلٌ۔ پیادہ پا ہونا' بالوں کا نہ بالکل سیدھا ہونا۔ (سبط) نہ بالکل گھونگر (جعد)۔

اِرْجَالٌ۔ مہلت دینا۔ پیدل بنانا۔

تَرَجُّلٌ۔ سوار سے اتر کر پیادہ پا ہونا' مرد بننا' بلند ہونا۔

اِرْتِجَالٌ۔ بلا سوچے سمجھے ایک بات کہہ دینا (جس کو فی البدیہہ کہتے ہیں اس کا اکثر استعمال شعر یا خطابت میں ہوتا ہے)۔

نَهٰی عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔ ہر روز کنگھی کرنے سے آپ نے منع فرمایا' مگر ایک روز بیچ اجازت دی (اس میں یہ مصلحت تھی کہ مسلمان بناؤ سنگار میں مصروف اور اس کے شائق نہ ہو جائیں' اکثر علماء کے نزدیک یہ ممانعت تنزیہی ہے)۔

مِرْجَلٌ اور مِسْرَحٌ اور مُشْطٌ کنگھی۔

کَانَ شَعْرُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا۔ آنحضرتؐ کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بالکل گھونگھر والے (بلکہ بیچ بیچ میں تھے)۔

شَعْرٌ رَجْلٌ یا رَجَلٌ۔ لٹکے ہوئے بال جن میں کنگھی کرنے سے تھوڑی سی خمی پیدا ہو جائے۔

فَاِذَا هُوَ ضَرْبُ رَجِلٍ۔ وہ خمیدہ بالوں کی شکل میں تھا۔

کُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَهٗ۔ میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

تُرَجِّلُ شَعْرَهٗ۔ آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ - آپ نے حج کا ارادہ کیا تو (احرام سے پہلے) بالوں میں کنگھی کی -

لَعَنَ الْمُتَرَجِّلَاتِ - آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (مردانہ بھیس بدلتی ہیں' لباس مردوں کا پہنتی ہیں یا مردانہ وضع بناتی ہیں' لیکن اگر علم اور معرفت اور عقل میں عورت مردوں سے مقابلہ کرے تو سبحان اللہ بڑی تعریف کی بات ہے" نہ ہرزن زن است ونہ ہرمرد مرد" [1]

لَعَنَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا) -

اِمْرَاَةٌ رَجُلَةٌ - وہ عورت جو مردوں کی طرح علم اور عقل اور جرأت رکھتی ہو -

اِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ رَجُلَةَ الرَّاي - حضرت عائشہؓ مردوں کی طرح دانشمند تھیں (آپ کی تقریر مردوں سے زیادہ پر معنی' فصیح اور بلیغ ہوتی) -

فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ - ابھی دن چڑھا نہیں تھا کہ وہ (گرفتار ہو کر) لائے گئے (یعنی عرینہ والے جو آنحضرتؐ کے چرواہے کی آنکھیں پھوڑ کر اور اس کو مار کر اونٹ ہانک لے گئے تھے - کرمانی نے کہا حدیث میں جو سرقہ کا لفظ ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ سرقہ نہیں ہے بلکہ لوٹ ہے اور ان کی آنکھیں جو اندھی کی گئیں یہ اس لئے کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا) -

فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادِ ذَهَبٍ - ان پر سونے کے ٹڈوں کا ایک دل (جھنڈ) گر پڑا (یعنی سونے کے ٹکڑے گرے جو ٹڈوں کے مشابہ تھے)

اُمْطِرَ عَلَيْهِمْ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ - وہی ترجمہ جو اوپر گزرا) -

كَاَنَّ نَبْلَهُمْ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ - ان کے تیر کیا تھے ٹڈوں کی بوچھاڑ تھی (اس کثرت سے تیر برسا رہے تھے) -

دَخَلَ مَكَّةَ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلَ غِلْمَانُ مَكَّةَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ فَقَالَ لَوْ عَلِمُوْا لَمْ يَاْخُذُوْهُ - مکہ میں ٹڈوں کا ایک دل گھس گیا وہاں کے لڑکے ان کو پکڑنے لگے ابن عباسؓ نے کہا اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے (کیونکہ حرم میں شکار درست نہیں ہے) -

اَلرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ - خواب کی تعبیر وہی ظاہر ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا کرے' خواب (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے جہاں تعبیر دی وہ گر پڑا اور ظاہر ہو گیا' جیسے کسی پرند کے پاؤں پر جو چیز ہو اور وہ ادنیٰ حرکت سے گر پڑتی ہے - اسی طرح خواب بھی معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی وہ گرا اور ظاہر ہو گیا - اسی لئے خواب کو ہر شخص سے بیان نہ کرنا چاہئے' بلکہ اسی شخص سے جو علم تعبیر کا جاننے والا اور متقی و پرہیزگار اور صالح ہو) (نہایہ میں ہے کہ رِجْلِ طَائِرٍ سے مراد یہ ہے کہ تقدیر جاری اور قضائے ماضی پر ہے خیر ہو یا شر -)

اُهْدِيَ لَنَا رِجْلُ شَاةٍ فَقَسَمْتُهَا اِلَّا كَتِفَهَا - ہم کو بکری کا آدھا حصہ لمبائی میں (یعنی گردن سے لے کر پٹھے تک) تحفہ میں بھیجا گیا - میں نے سب بانٹ دیا صرف اس کا کندھا رہ گیا (یہاں رِجْلٌ سے اس کا نصف حصہ مراد ہے مجازاً) -

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رِجْلُ حِمَارٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ - آنحضرتؐ کو گورخر کا آدھا ٹکڑا یا گورخر کی ران تحفہ میں بھیجی گئی اور آپ اس وقت احرام باندھے تھے) -

لَا اَعْلَمُ نَبِيًّا هَلَكَ عَلٰى رِجْلِهٖ مِنَ الْجَبَابِرَةِ مَاهَلَكَ عَلٰى رِجْلِ مُوْسٰى - میں نہیں جانتا کہ کسی پیغمبرؑ کے زمانہ میں اتنے ظالم حاکم ہلاک ہوئے ہوں جتنے حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ہلاک ہوئے (اہل عرب کہتے ہیں)

كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى رِجْلِ فُلَانٍ - یہ اس کی زندگی میں ہوا) -

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْتَرٰى رِجْلَ سَرَاوِيْلَ - آنحضرتؐ

---

[1] نہ ہر عورت حقیقی عورت ہے اور نہ ہر مرد حقیقی مرد ہے -(م)

نے ایک پاجامہ خریدا (یعنی اس کے دونوں پانچے خریدے- یہ ایسا ہے جس طرح عرب "زوج خف" یا "زوج نعل" کہتے ہیں- حالانکہ مراد دونوں موزے یا دونوں جوتے ہوتے ہیں- بعض نے کہا سَرَاوِیْلٌ کو رِجْلٌ بھی کہتے ہیں)-

اَلرِّجْلُ جُبَارٌ- جانور اگر لات سے کسی کو نقصان پہنچائے تو اس کے مالک پر کچھ تاوان نہ ہوگا (طبرانی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا- اور خطابی نے کہا یہ شعبی کا قول ہے)-

اِنَّهٗ لَجَفَاءٌ بِالرَّجُلِ- یہ تو آدمی پر ظلم ہے (یعنی خود نمازی پر- بعض نے بِالرِّجْلِ روایت کیا ہے' یعنی پاؤں پر ظلم ہے- مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا دراصل پاؤں پر ظلم کرنا ہے)-

فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوا رِجَالاً وَّرُكْبَانًا- اگر جنگ میں اس سے بھی زیادہ خوف ہو یعنی اس قاعدے پر جو مقرر ہے ادا نہ کر سکیں تو (الگ الگ) یا پیادہ یا سوار رہ کر پڑھ لیں (بہرحال نماز ایسی عبادت ہے جو کسی حال میں ساقط نہیں ہو سکتی' جب تک بے ہوش یا دیوانہ نہ ہو جائے- امام حسینؓ نے نیزوں اور تیروں کے چلتے وقت عین جنگ میں بھی گھوڑے پر سوار رہ کر نماز ادا کی' اور نماز کی حالت میں ہی آپ شہید ہوئے صلوات الله وسلامه علی محمد وال محمد)-

رِجَالٌ- رَاجِلٌ کی جمع ہے یعنی پیادہ اور رَجُلٌ کی بھی جمع ہے یعنی مرد یا بالغ مرد-

اَرَاجِیْلُ- رِجَالٌ کی جمع ہے-

عَلَى الرَّجَّالَةِ یَوْمَ اُحُدٍ- جنگ احد کے دن پیدلوں پر-

حَتّٰى یَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ یَا قَدَمَهٗ- یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پھر وہ کہے گی کہ میں بھر گئی میں بھر گئی)-

وَلَا یَمْشِیْ بِوَادِیْهِ الْاَرَاجِیْلُ- اس کی وادی میں لوگ پیدل نہیں چلتے (وہ ایسا سخی ہے کہ سب کو سواریاں دیتا ہے)-

حَرَّةُ رِجْلٰی- رجلیٰ کا کالا پتھریلا میدان-

رِجْلٰی- ایک مقام کا نام ہے جذام قبیلے کے ملک میں-

وَكَانَ اِبْلِیْسُ مِنِّیْ رَجُلاً- ابلیس بھی اس دن ایک مرد کی طرح مجھ سے امیدوار رہتا ہے (کہ شاید اس پر رحم کروں اور اس کو دوزخ سے نجات دے دوں)-

غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ- (آنحضرتؐ جب سجدے میں جانے لگتے تو) مجھ کو دبا دیتے' میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی (ایک روایت میں رِجْلِیْ ہے یعنی اپنا پاؤں سکیڑ لیتی) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور شافعیہ کا مذہب باطل ہوتا ہے' انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو مگر اس تاویل کی کوئی دلیل نہیں ہے)-

مَنْ تَوَكَّلَ مَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ وَرِجْلَیْهِ- جو شخص دو چیزوں کی ضمانت کرے (کہ ان سے کوئی گناہ نہ کرے گا)- ایک تو اس کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی) دوسرے اس کی جو دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرم گاہ کی ضمانت)-

اِنَّهَا تَنْفِی الرِّجَالَ- مدینہ برے) مردوں کو نکال دیتا ہے (ایک روایت میں تنفی الدجال ہے' یعنی دجال کو نکال دے گا)-

لِاَ نْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ- تاکہ میں اس مرد کی مدد کروں (مراد حضرت علیؓ ہیں)-

وَكَذَا بَیْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ- آنحضرتؐ حضرت عباسؓ اور ایک دوسرے شخص پر ٹیکا دیئے ہوئے چلے (دوسرے شخص حضرت علیؓ کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ وہ پورے راستہ (یعنی بی بی عائشہؓ کے حجرے) مسجد تک ساتھ میں نہیں رہے کبھی وہ رہے کبھی حضرت اسامہ بن زید' اور حضرت عباس شروع سے آخر تک ہمراہ رہے اور سہارا دیتے رہے- ورنہ معاذ اللہ نام نہ لینے کی وجہ کوئی عداوت نہیں کیونکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے اور ان کی شان اس سے اعلیٰ ہے- میں کہتا ہوں اس تاویل کو وہ روایت رد کرتی ہے جس میں عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ تو جانتا ہے وہ شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا' راوی نے کہا وہ علیؓ تھے- کیونکہ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ

برابر ساتھ رہے- غالباً صحیح وجہ یہ ہے کہ صحابہ معصوم نہ تھے اور بشری کدورتوں سے بالکل پاک نہ تھے- حضرت عائشہؓ نے چونکہ ان کو کچھ کدورت حضرت علیؓ سے ہوگئی تھی' ان کا نام نہ لیا- اور ایسی ہی کدورت جناب فاطمہ زہراؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوگئی تھی- مگر ایسی کدورتوں کی وجہ سے کوئی فریق قابل ذم و عیب نہیں ہے- کیونکہ یہ غلط فہمیوں پر مبنی تھیں اور حق تعالیٰ آخرت میں ان سب کو بڑے بڑے درجے دے کر ان کے قلوب صاف کردے گا جیسے فرمایا ہے نَزَعْنَا مَا فِی صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ- واللہ اعلم بالصواب-

خَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى النَّارِ- ایک مرد نکل کر کہے گا آؤ دوزخ کی طرف چلے آؤ (یہ فرشتہ ہوگا ایک مرد کی صورت میں)-

ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ- پھر ہم نے بڑے سے بڑے مرد کو بلایا (ایک روایت میں رَحْلٍ ہے' یعنی بڑے سے بڑے کجاوے کو)-

مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ تو اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا (یعنی آنحضرت کے بارے میں' یہ امتحان قبر میں ہوگا)-

هَمَمْتُ اَنْ اُوَلِّيَ عَلَيْكُمْ رَجُلًا يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ- میں نے قصد کیا کہ تم پر ایسے شخص کو حاکم کروں جو حق کی طرف تم کو لیجائے (یہ حضرت عمر کا قول ہے' مراد ان کی حضرت علی سے تھی)-

فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ- ایک شخص اہل مدینہ میں سے نکلے گا (مراد امام مہدی ہیں)-

ثُمَّ يُنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ پھر ایک اور شخص قریش میں سے نکلے گا جس کی ننھیال کلب قبیلہ کی ہو گی (وہ امام مہدی سے جھگڑے گا اور اپنی ننھیال والوں کی مدد سے امام صاحب پر غالب ہونا چاہے گا- لیکن امام صاحب کے رفقاء اور ساتھی اس پر غالب ہوں گے اور وہ شکست پائیگا اسی طرح اس وقت کے دنیادار مولوی' فال کھولنے والے اور تعویذ گنڈوں کی کمائی کھانے والے' مریدوں کو دھوکہ دے کر حلوہ مانڈا اوڑانے' رنڈیوں کے بھڑوے تعزیہ پرست پیر پرست قبر پرست مجتہد پرست' ایسے سب لوگ امام صاحب کے مخالف بن جائیں گے' بلکہ آپ کے کفر کا فتوی دیں گے' مگر حق تعالے آپ کو صاحب شمشیر کرے گا یہ اور اسی طرح کے سب مخالفین خوب جوتیاں کھائیں گے اور لوہے کے کوڑوں سے درست کئے جائیں گے)-

اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ- اس جھوٹے مرد نے نجات پائی (یہ رَجُلٌ کی تصغیر ہے)-

يَغْلِي الْمِرْجَلُ- پتیلی جوش مارتی ہے یا ہانڈی- (مرجل عام ہے پتھر کی ہو یا لوہے کی یا تانبے کی یا مٹی کی)-

اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبُوْا- آنحضرت نے دو مردوں اور ایک عورت کے لیے حکم دیا' ان کو مارا گیا (حد قذف لگائی گئی- مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور عورت حمنہ بنت جحش تھی)

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ- ایک مرد نے زبیر سے جھگڑا کیا حرہ کی نالی میں (یہ مرد حرقوص نامی تھا یا ذوالخویصرہ جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا' بعض نے کہا وہ منافق تھا بعض نے کہا مخلص تھا- مگر غصے میں اس کی زبان سے ایسی بے ادبی کا لفظ نکل گیا- جیسے حسان وحاطب اور مسطح اور حمنہ سے قصور سرزد ہوئے پھر انھوں نے توبہ کی)-

وَاَكْبَرَتْ رِجَالَاتٌ- اور کچھ مرد بڑے ہو گئے (رِجَالَاتٌ جمع ہے رِجَالٌ کی-)

مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ یا مِنْ قَهْرِ الرِّجَالِ- لوگوں کے غلبہ یا ستم سے

لِلرَّاجِلِ سَهْمٌ- پیادہ کو ایک حصہ ملے گا (سوار کو تین حصے)-

رَجْلَةٌ- خرفہ کی بھاجی-

رُجْلَةٌ- چلنے کی طاقت-

رُجُوْلَةٌ یا رَجُوْلِيَّةٌ- مردی-

اَرْجَلُ- بڑے پانوں والا یا وہ جانور جس کے ایک ہی

پاؤں پر سفیدی ہو (مگر گھوڑے میں یہ عیب سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ پیشانی پر اس کا جواب یعنی سفیدی نہ ہو ورنہ عیب ہو گا-)

رَجْمٌ - مار ڈالنا تہمت لگانا لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑ دینا، ہانک دینا، پتھروں سے مارنا، اٹکل یا گمان سے کوئی بات کہنا

مُرَاجَمَةٌ - آپس میں پتھر بازی کرنا-

هَلْ تَرىٰ رَجَمًا - کیا تو پتھروں کو دیکھتا ہے؟

رَجَمٌ اور رِجَامٌ - وہ پتھر جو تعمیر کے لیے یا کنویں کی بندش کے لیے جمع کئے جائیں-

لَاتَرْجُمُوْا قَبْرِیْ - میری قبر پر پتھر مت رکھو- (یہ رَجَمٌ سے ہے جس کے معنی پتھر ہیں- مطلب یہ ہے کہ میری قبر زمین دوز کر دو اس کو اونٹ کے کوہان کی طرح اونچا مت کرو- بعض نے کہا لَاتَرْجُمُوْا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر نوحہ نہ کرو اور بری باتوں کو منہ سے نہ نکالو تو یہ رَجْمٌ سے ہوگا- معنی سب وشتم- جوہری نے کہا کہ محدثین اسی طرح روایت کرتے ہیں- لَاتَرْجُمُوْا اور صحیح لَاتُرَجِّمُوْا ہے باب تفعیل سے یعنی اس پر رُجَمْ مت ڈالو وہ جمع ہے رُجْمَةٌ کی یعنی بڑا پتھر اور رَجَمٌ بہ فتحتین خود قبر کو کہتے ہیں- بعض نے کہا پتھر کو)-

خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدىٰ بِهَا - اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین کاموں کے لیے بنایا ہے ایک تو آسمان کی زینت کے لیے دوسرے شیطانوں کو مارنے کے لیے تیسرے رستوں میں نشان پانے کے لیے (یعنی دریا اور خشکی دونوں سفر میں ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم ہوتا ہے) (نہایہ میں ہے کہ شیطان کو جس آگ سے فرشتے مارتے ہیں وہ ستاروں سے نکلتی ہے نہ یہ کہ خود ستارہ کو شیاطین پر پھینکتے ہیں کیونکہ ستارے تو سب اپنی جگہوں پر قائم ہیں- اور آگ ستارے میں سے اس طرح سے لی جاتی ہے جیسے جلتی آگ میں سے ایک شعلہ لے لیا جائے تو آگ بدستور رہے گی- بعض نے کہا رجوم الشَّيٰطِيْنِ کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں یعنی نجومیوں کے لئے گمان لگانے کے واسطے وہ ستاروں کی حرکت سے طرح طرح کی اٹکلیں لگاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں سے خبر دیتے ہیں ان نجومیوں کو شیطان فرمایا کیونکہ وہ آدمیوں کے شیطان ہیں جیسے دوسری آیت میں ہے شیاطین الانس والجن- ایک حدیث میں ہے جس نے علم نجوم کا شعبہ اس غرض کے سوا جو اللہ نے بیان کی اور کسی غرض سے حاصل کیا (مثلاً مستقبل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے) تو اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا منجم کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے تو جو شخص نجوم کا علم حاصل کرے اور دنیا کی اچھی اور بری باتیں ستاروں کی طرف منسوب کرے (جیسے اکثر جاہلوں کی عادت ہمارے زمانے میں ہے وہ کہتے ہیں ہمارے ستارے برے آئے یا اچھے آئے) وہ کافر ہے اللہ کی پناہ ایسے ناپاک علم سے)-

میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں نام کے مسلمان وبادشاہ اور رئیس اللہ اور رسول کے کلام کو پس پشت ڈال کر نجومیوں اور رمالوں اور جفاروں کے معتقد بن گئے ہیں حالانکہ ان نجومیوں سے بڑھ کر کوئی جھوٹا دنیا میں نہ ہوگا اور جب حدیث شریف میں صاف وارد ہے کہ نجومی جھوٹے ہیں پھر ان سے آئندہ کی کوئی بات پوچھنا یا ان کی پیشین گوئیوں کو صحیح سمجھنا صریح کفر ہے- اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں کو ہدایت کرے ایک تو یہ حمایت کہ نجومیوں کی دروغ بیانی پر اعتقاد کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں دوسرے دنیا کی حکومت اور دولت بھی گنوا دیتے ہیں نجومیوں کے بھرے سست ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور ساز وسامان میں غفلت اور سستی کرتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آ کر سارا ملک ومال دبا لیتا ہے اس وقت ہاتھ مل کر رہ جاتے ہیں اور نجومی صاحب غائب ہو جاتے ہیں- لعنت خدا کی ان جھوٹوں پر)-

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَه - رب کعبہ کی قسم! سب منجم جھوٹے ہیں (بعض ضعیف الاعتقاد یہ کہتے ہیں کہ نجومی کی فلاں بات تو صحیح نکلی- ہم کہتے ہیں کہ ایک جھوٹا شخص بھی سو باتیں کرے تو ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے "ان الکذوب قدیصدق" مشہور مثل ہے- اس کے علاوہ جو شخص زمانہ کے

حالات اور قرائن دیکھ کر آئندہ ہونے والی باتوں کے بارہ میں قیاس اور تخمینہ لگائے تو اس کی ایک آدھ بات ضرور پوری ہو جائے گی ایسی صورت میں یہ کیسے ثابت ہوا کہ نجومی کو غیب کا علم تھا)۔

رَجَمْتُهَا السُّنَّةَ۔میں نے اس کو سنت کے موافق سنگسار کیا (یعنی شراحہ کو پہلے حضرت علیؓ نے کوڑے لگائے' پھر رجم کیا تو لوگوں نے کہا تم نے اس کو دو سزائیں دیں' جواب میں آپ نے فرمایا کوڑے کتاب اللہ کے موافق لگائے اور رجم سنت کے مطابق کیا)۔

فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ تو ملعون ہے (یا انگارہ سے مارا گیا ہے یا پتھر سے یا گالیوں سے)۔

لَاتَجْعَلْ صَوْغَهٗ عَلَیْنَا رُجُوْمًا۔اس کا بنانا ہم پر عذاب مت کر۔

لَایَبْقٰی مُؤْمِنٌ فِیْ زَمَانِهٖ اِلَّا رَجَمَهٗ بِالْحِجَارَةِ۔کوئی مومن امام مہدی کے زمانے میں ایسا باقی نہ رہے گا جو شیطان کو پتھروں سے نہ مارے (جیسے پہلے لعنت کی بوچھاڑ اس پر کرتے تھے)۔

رَجْنٌ۔روک رکھنا' باندھ رکھنا۔

رُجُوْنٌ۔اقامت کرنا (جیسے قُطُوْنٌ ہے)۔

اِرْتِجَانٌ۔غلط ملط ہونا یا اقامت کرنا۔

رَجِیْنٌ۔زہر قاتل۔

رَجِیْنَةٌ۔جماعت۔

مَرْجُوْنَةٌ۔ٹوپی۔

لَاتَحْبِسِ النَّاسَ اَوَّلَهُمْ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَاِنَّ الرَّجْنَ لِلْمَاشِیَةِ عَلَیْهَا شَدِیْدٌ وَّلَهَا مُهْلِکٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے تحصیلدار کو لکھا) لوگوں کو روکے مت رکھ کہ جو پہلے (سے) آیا ہوا ہے وہ اس کے ہمراہ جو اخیر میں آیا تھا' ایسا نہ کر (یعنی زکوٰۃ کی وصولی کے وقت جانوروں اور ان کے مالکوں کو روکے مت رکھ' بلکہ جس ترتیب سے لوگ آئیں اسی ترتیب سے زکوٰۃ لے کر ان کو رخصت کر دے۔ اس وجہ سے کہ روک رکھنا جانوروں پر بہت سخت ہوتا ہے اور چرنے پھرنے میں وہ خوش رہتے ہیں) (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَجَنَ الشَّاةَ رَجْنًا۔بکری کو باندھ رکھا اور اس کو برا چارہ دیا۔)

شَاةٌ رَاجِنٌ۔جیسے شَاةٌ رَاجِنٌ۔وہ بکری جو گھر میں پلی ہو وہیں رہے۔

غَطّٰی وَجْهَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِقَطِیْفَةٍ حَمْرَاءَ اُرْجُوَانٍ۔حضرت عثمانؓ نے احرام کی حالت میں ایک سرخ چادر سے جو بہت سرخ تھی اپنا منہ ڈھانپا۔

اُرْجُوَانٌ۔تیز سرخ رنگ (یہ معرب ہے ارغوان کا جو ایک درخت ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے' یعنی لالہ۔بعض نے کہا ''ارجوان'' ایک سرخ رنگ ہے اس کو نشاستہ بھی کہتے ہیں مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے' ثوب ارجوان اور قطیفۃ ارجوان)۔

نَهٰی عَنْ مَّیْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ۔سرخ ریشمی زینوں پر آپ نے چڑھنے سے منع فرمایا۔

رَجَاءٌ یا رَجْوٌ یا رَجَاةٌ یا مَرْجَاةٌ یا رَجَاوَةٌ یا رَجَاءَةٌ۔امید رکھنا' ڈر رکھنا۔

رَجَا۔بات کرنے سے رک جانا۔

تَرْجِیَةٌ۔امید رکھنا۔

تَرَجِّیْ۔اس میں اور تمنی میں یہ فرق ہے کہ ترجی میں اس امر کا امکان ضرور ہے اور تمنی میں یہ ضروری نہیں بلکہ محال کی بھی ہو سکتی ہے' جیسے ''لیت الشباب یعود''

اِرْجَاءٌ۔ٹال دینا' دیر کرنا۔

وَاَرْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرَنَا۔آنحضرتؐ نے ہمارا مقدمہ ملتوی کر دیا (یعنی ڈھیل میں ڈال دیا)۔

مُرْجِئَةٌ۔ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتے ہیں ایمان کے ساتھ گناہ ضرر نہیں کرے گا' جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی۔

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَانَصِیْبَ لَهُمْ فِی الْاِسْلَامِ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِیَّةُ۔میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کے لئے اسلام میں کچھ حصہ نہیں' ایک تو مرجیہ دوسرے

قدریہ (بعض نے کہا یہاں مرجیہ سے جبریہ مراد ہیں جو کہتے ہیں انسان لکڑی اور پتھر کی طرح بالکل مجبور ہے اور قدریہ کہتے ہیں انسان بالکل مختار ہے اور وہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے-)

میں کہتا ہوں کہ مرجیہ میں بعض نے ان حنفیوں کو بھی داخل کیا ہے جو اعمال خیر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے -اور صحیح یہ ہے کہ مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ اور رافضیہ اور معتزلہ یہ سب اہل قبلہ ہیں اور ہم ان کو کافر نہیں کہتے' اس لئے کہ ان کی نیت عمداً کفر کی نہیں ہے- بلکہ انھوں نے اپنی رائے میں غلطی کی' البتہ ان کو اہل بدعت کہیں گے- (کذاقال الطیبی وفی تاریخ الخمیس مثل ذلک)-

اَلَا تَرٰی اَنَّھُمْ یَتَبَایَعُوْنَ الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًی -کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ سونے کو سونے کے عوض بیچتے ہیں اور اناج ڈھیل میں رکھا جاتا ہے (یعنی اناج پر قبضہ ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کو دوسرے کے ہاتھ نفع پر بیچ ڈالتی ہے- مثلاً ایک اشرفی کے بدلے کچھ غلہ لیا اور دو اشرفیوں کے بدلے اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور غلہ کا ابھی وجود ہی نہیں ہے- پہلے مشتری نے ابھی غلہ پہلے بائع سے لیا ہی نہیں اس پر قبضہ کیا ہی نہیں' تو یہ طریقہ ناجائز ہے کیونکہ درحقیقت اس نے ایک اشرفی کو دو اشرفی کے بدلے فروخت کیا- کرمانی نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ ایک شخص نے ایک میعاد معین پر سو روپے کے بدلے غلہ خریدا پھر اس غلہ کو جس کا وعدہ تھا دوسرے کے ہاتھ ایک سو بیس روپیہ کو فروخت کر دیا تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے ہے کمی اور بیشی کے ساتھ اور یہ سود یا پھر غائب کی بیع ہے حاضر کے ساتھ وہ بیع ناجائز ہے)-

اِلَّا رَجَاءَۃً اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَھْلِھَا -اس کو امید ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں-

وَاِلَّا فَلْیَتَرَامَ بِیْ رَجَوَاھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ- (حضرت حذیفہؓ کے سامنے جب ان کا کفن لایا گیا' تو کہنے لگے اگر تمھارے بھائی کا انجام اچھا ہوا جیسا کہ امید ہے تو خیر) ورنہ اس گڑھے (قبر) کے دونوں کنارے مجھ پر قیامت تک مارتے رہیں گے-

کَانَ النَّاسُ یَرِدُوْنَ مِنْہُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ -لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب آتے تو گویا ایک کشادہ میدان کے کناروں پر آتے (مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے متحمل اور بردباد اور سخی داتا تھے- یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے)-

اَرْجُوْفِیْمَابَیْنِیْ وَبَیْنَ اللَّیْلِ -مجھ کو یہ امید ہے کہ رات تک میں گزر جاؤں گا (مرجاؤں گا)-

اَرْجُوْفِیْ نَوْمَتِیْ مَااَرْجُوْفِیْ قَوْمَتِیْ -مجھ کو اپنے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز پڑھتے ہیں (کیونکہ یہ سونا اسی نیت سے ہوتا ہے کہ طبیعت بشاش ہو اور از سرِ نو عبادت کے لئے قوت پیدا ہو)-

تُرَجِّیْنَ النِّکَاحَ -تو نکاح کی امید رکھتی ہے (ایک روایت میں ترجین ہے-)

اَرْجُوا اللِّحٰی -ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو- (بڑھنے دو- ایک روایت میں اُرْخُوْا ہے' یعنی لٹکنے دو)-

یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُکُمُ اللہُ- (یہود آنحضرت کے پاس چھینکتے تھے' اس امید سے کہ آپ یوں فرمائیں' اللہ تم پر رحم کرے (گویا وہ دل میں سمجھتے تھے کہ آپ سچے پیغمبر ہیں مگر ضد اور نفسانیت اور دنیا کی محبت میں ایمان نہیں لاتے تھے تو وہ اپنے لئے آنحضرت سے دعا کرنا چاہتے تھے یہ جانتے تھے کہ پیغمبر کی دعا قبول ہوتی ہے اگر آپ یرحمک اللہ فرمادیں گے تو ہم دنیا کے مصائب سے بچ جائیں گے)(بعض نے کہا ان کے دلوں میں اسلام کی حقیقت سما گئی تھی' مگر ریاست اور جاہ کی محبت غالب آ کر اسلام سے روکتی تھی' تو ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت کی دعا کی وجہ سے یہ محبت جاتی رہے اور قبول اسلام کی توفیق ہو)-

مَاعَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی -میں نے کوئی عمل جس پر زیادہ نجات کی امید ہو' ایسا نہیں کیا-

اَلْمُرْجِیْ یَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ وَلَمْ یَصُمْ وَلَمْ یَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَۃٍ وَّھَدَمَ الْکَعْبَۃَ وَنَکَحَ اُمَّہٗ فَھُوَ عَلٰی اِیْمَانِ

جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ - مرجی وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ جو کوئی نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ جنابت سے غسل کرے اور کعبہ کو ڈھادے اور اپنی ماں سے نکاح کرے (ان سب گناہوں کے ساتھ) اس کا ایمان جبرئیل اور میکائیل (فرشتوں) کے برابر رہے گا (کیونکہ اس کے نزدیک ایمان گناہوں سے گھٹتا نہیں نہ نیکیوں سے بڑھتا ہے تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی ایمان اس کا وہی ہے جو جبریل اور میکائیل کا ہے- میں کہتا ہوں حنفیوں کا اعتقاد بھی یہی ہے' اللہ ان کو ہدایت کرے' ان کے نزدیک ایک گنہگار بھی یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا ایمان جبرئیل کے ایمان کی طرح ہے اور اہل حدیث نے ایسا کہنا درست نہ رکھا ان کے نزدیک ایمان میں اعمال خیر داخل ہیں تو نیک اعمال کرنے سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور گناہ کرنے سے گھٹتا ہے اور یہی مذہب قرآن اور حدیث سے ثابت اور صحیح ہے)-

اَنْتُمْ اَشَدُّ تَقْلِیْدًا اَمِ الْمُرْجِئَۃُ - تم زیادہ تقلید کرنے والے ہو یا مرجیہ (مجمع البحرین میں ہے کہ مرجیہ سے عامہ یعنی سنی لوگ مراد ہیں اور یہ خطاب ہے سنیوں کی طرف کہ دیکھو سنیوں نے اپنی طرف سے ایک امام مقرر کیا' اس کو رئیس بنا دیا' اس کو خطا سے معصوم نہیں سمجھا مگر اس کی اطاعت کی اور ہر ایک بات میں اس کی تابعداری واجب سمجھی اور تم نے امام برحق یعنی حضرت علیؓ کو اختیار کیا' ان کو خطا سے معصوم سمجھا' لیکن جب بھی ان کی اطاعت پورے طور پر نہیں کرتے اور بہت کاموں میں ان کی مخالفت کرتے ہو- اور سنیوں کو مرجیہ اس لئے کہا کہ انھوں نے امام کے معین کرنے میں یہ سمجھا کہ اللہ نے اس کو ڈھیل میں ڈال دیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا)-

اَلْقُرْاٰنُ یُخَاصِمُ بِہٖ الْمُرْجِیُّ وَالْقَدْرِیُّ وَالزِّنْدِیْقُ الَّذِیْ لَایُؤْمِنُ بِہٖ - قرآن (ایسی مجمل کتاب ہے کہ اس) سے مرجی اور قدری اور بے دین جس کا ایمان اس پر نہیں ہے سب اس سے دلیل لاتے ہیں (مگر حدیث شریف قرآن شریف کی تفسیر ہے- جس شخص نے قرآن کو حدیث سے سمجھا' اس نے سیدھی راہ پائی اور جس نے حدیث کو چھوڑ دیا' وہ درطۂ ضلالت میں پڑ گیا- حضرت عمرؓ نے فرمایا حدیثوں کے تیر ان گمراہ فرقوں پر چلاؤ' یعنی حدیث سے ان کو قائل کرو)-

ذُکِرَتِ الْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدْرِیَّۃُ وَالْحَرُوْرِیَّۃُ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ تِلْکَ الْمِلَلَ الْکَافِرَۃَ الْمُشْرِکَۃَ الَّتِیْ لَا تَعْبُدُ اللّٰہَ عَلٰی شَیْئٍ - مرجیہ قدریہ اور حروریہ (خوارج) کا ذکر آیا تو فرمایا' اللہ ان کافر ملتوں پر لعنت کرے یہ اللہ کی عبادت کوئی چیز سمجھ کر نہیں کرتے-

فَاَرْجِۂْ حَتّٰی تَلْقٰی اِمَامَکَ - اس کو ڈھیل میں رہنے دے (یعنی کوئی قطعی رائے نہ دے) یہاں تک کہ امام سے ملے (اس وقت امام صاحب ایسے مسائل کو جن میں متعارض حدیثیں وارد ہیں حل کر دیں گے)-

یَدَّعِیْ اَنَّہٗ یَرْجُو اللّٰہَ - وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (حالانکہ قسم خدائے بزرگ کی وہ جھوٹا ہے' اس کے اعمال سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کو خدا کا ڈر ہے)-

اَرْجُوْمَابَیْنِیْ وَبَیْنَ اللّٰہِ - میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں-

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ - میں تیری پناہ ان گناہوں سے چاہتا ہوں جن کی وجہ سے (مغفرت اور رحمت کی) امید منقطع ہو جاتی ہے-

خَیْمَۃُ اٰدَمَ الَّتِیْ ھَبَطَ بِھَا جِبْرِیْلُ اَطْنَابُھَا مِنْ ظَفَائِرِ الْاُرْجُوَانِ - آدم کا خیمہ جو جبرئیل بہشت سے لے کر اترتے تھے اس کی طنابیں ارجوان کی کلیوں کی تھیں (ارجوان کے معنی اوپر گزر چکے رَجْنٌ میں)-

باب الراءمع الحاء

رُحْبٌ یا رَحَابَۃٌ - کشادہ ہونا-

تَرْحِیْبٌ - کشادہ کرنا-

مَرْحَبًا - تو کشادگی اور آرام میں آیا- (بعض نے کہا اس کی تقدیر یوں ہے)-

رَحَّبَ اللّٰہُ بِکَ مَرْحَبًا - یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر کشادگی کرے' تجھ کو فراخی رزق اور دولت عطا فرمائے (تو "مُرَحَّبٌ" "تَرْحِیْبٌ" کے معنی میں ہے) (بعض نے کہا مَرْحَبٌ اسم ظرف ہے- یعنی تو کشادگی اور فراغت اور آرام کے مقام میں

آیا)۔

عَلٰی طَرِیْقٍ رَحْبٍ - کشادہ رستہ پر۔

فَنَحْنُ کَمَا قَالَ اللّٰهُ فِیْنَا وَضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ - (کعب بن مالک نے کہا) ہمارا حال اس آیت کے موافق ہوا زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہوگئی۔

مَرْحَبًا وَّاَهْلًا وَّسَهْلًا - تو اچھی کشادہ آرام کی جگہ میں اور اپنے لوگوں میں اور نرم ہموار زمین میں آیا۔

قَلِّدُوْا اَمْرَکُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ - ایسے شخص کو حاکم بناؤ جس کا ہاتھ کشادہ ہو زور آور ہو (یعنی سختیوں اور مصیبتوں میں ثابت قدم رہے مرعوب نہ ہو)۔

اَرَحَبَکُمُ الدُّخُوْلُ فِیْ طَاعَةِ فُلَانٍ - (نصر بن سیار نے جب جدیع بن علی کرمانی کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا تو اس کے لوگوں سے کہا) اب تم کو اس کی اطاعت میں داخل ہونا کشادہ ہوا۔

رَحْبَ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ - کشادہ ہتھیلیوں اور کشادہ قدم والے۔

ثُمَّ قَعَدَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحَبَةِ الْکُوْفَةِ - پھر لوگوں کے کاموں کے لئے کوفہ کے کشادہ میدان میں بیٹھے۔

رَحَبَةُ الْمَسْجِدِ - مسجد کا صحن (بعض نے رَحْبَةٌ بہ سکون حا روایت کیا ہے)۔

اَتٰی بَابَ الرَّحَبَةِ - کوفہ کی مسجد کے صحن کے دروازے پر آئے۔

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ - اللہ ان لوگوں کو کشادگی عنایت فرمائے، جنھوں نے چھوٹا جہاد ادا کیا۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ مرحبا ایک انس اور محبت کا کلمہ ہے جو آنے والے سے کہتے ہیں تا کہ وہ خوش ہو اور مزید خیر سگالی کے جذبات پیدا ہوں)۔

مَرْحَبٌ - یہود کے ایک پہلوان کا نام تھا (جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا، لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا)۔

لَایَغُرَّنَّکُمْ رَحْبُ الذِّرَاعَیْنِ بِالدَّمِ فَاِنَّ لَهٗ قَاتِلًا لَایَمُوْتُ - جو شخص خون کرنے میں دلیر ہو اس سے دھوکا نہ کھاؤ (یہ نہ سمجھو کہ وہ اس کے مواخذہ سے بچ جائے گا) بلکہ اس کا قاتل ایسا ہے جو کبھی نہیں مرے گا (وہ کون ہے دوزخ)۔

رَحْبُ الرَّاحَةِ - سخی داتا۔

رَحْبَةٌ - کوفہ کے ایک محلّہ کا نام ہے۔

رَحْرَحَةٌ - اشارہ کرنا، صاف نہ کہنا، تہہ تک نہ پہنچنا۔

فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ - آپ کے سامنے ایک اتھلا پیالہ لایا گیا (یعنی ایسا پیالہ جو زیادہ گہرا نہ تھا) (بعض نے بِقَدَحٍ زُجَاجٍ روایت کیا ہے، یعنی کانچ کا کٹورہ)۔

وَبُحْبُوْحَتُهَا رَحْرَحَانِیَّةٌ - بہشت کا درمیانی حصہ بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

رَحْضٌ - دھونا، جیسے اِرْحَاضٌ ہے۔

اِرْتِحَاضٌ - فضیحت ہونا، ذلیل ہونا۔

مِرْحَاضٌ - وہ لکڑی جس پر کپڑا دھوتے وقت مارتے ہیں، اور پاخانہ و غسل خانہ۔

اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ - اگر تم کو مشرکین کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں، تو ان کو پانی سے دھو ڈالو (پھر دھو کر پاک صاف کر کے ان میں کھانا پکاؤ یا کھاؤ پیو)۔

اِسْتَتَابُوْهُ حَتّٰی اِذَامَاتَرَکُوْهُ کَالثَّوْبِ الرَّحِیْضِ اَحَالُوْا عَلَیْهِ فَقَتَلُوْهُ - (ان باغیوں نے پہلے تو) حضرت عثمان غنیؓ سے توبہ کرائی (ان سے عہد لیا کہ وہ کوئی کام خلاف شرع نہیں کریں گے) جب وہ توبہ کر کے دھوئے ہوئے کپڑے کی طرح پاک اور صاف ہوگئے تو ان پر چڑھ دوڑے اور شہید کر دیا (کم بخت بڑے سنگدل اور ناخدا ترس تھے حضرت عثمانؓ سالہا سال صحبت، رفاقت اور تربیت پا کر بھی کیا خلاف شرع کام کر سکتے تھے انہوں نے کبھی نہ سوچا کہ ہمارے اس فکر و عمل سے خدا، رسول اور قرآن کے ارشادات کی تکذیب ہوتی ہے)۔

وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ مُرَحَّضَةٌ - ان خارجیوں کے بدن پر دھلے ہوئے کرتے تھے۔

فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةَ- ہم نے دیکھا ان کے (پاخانوں کے) قد مچے قبلہ رخ بنے ہوئے تھے-

فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ- آپ نے اپنے بدن سے پسینہ صاف کیا-

رُحَضَاءُ- وہ پسینہ جو جسم پر بہہ نکلے اور کبھی بخار یا بیماری کے عرق کو بھی کہتے ہیں-

جَعَلَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ وَّجْهِهٖ- آپ مرض موت میں پسینے کو اپنے منہ سے پونچھنے لگے-

رَحِيْقٌ- صاف اور عمدہ شراب-

اَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ- جو مسلمان دوسرے مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے- اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بہشت کی اس شراب میں سے پلائے گا جس کے شیشے پر مہر لگی ہوگی (یعنی نہایت محفوظ اور عمدہ پاکیزہ شراب میں سے)-

رَحْلٌ یا رَحِيْلٌ یا تِرْحَالٌ- روانہ ہونا' کوچ کرنا' چلنا' چلانا' منتقل ہونا' اوپر آنا' زین لگانا' صبر کرنا-

اِرْحَالٌ اور تَرْحِيْلٌ- چلانا' روانہ کرنا' کسی کو سواری کے لئے اونٹ دینا-

اِرْتِحَالٌ- کوچ کرنا-

رِحْلَةٌ یا رُحْلَةٌ- کوچ یا جدھر جانے کا قصد ہو-

تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِّاَةٍ لَيْسَ فِيْهَا رَاحِلَةٌ- تم لوگوں کو اس طرح پاؤ گے جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں بھی ایک عمدہ اونٹ سواری کے لائق نہیں نکلتا (سب کے سب لدو اور بار بردار ہی ہوتے ہیں) (نہایہ میں ہے کہ راحلہ زبردست تیز رو اونٹ یا اونٹنی (سانڈنی) اس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے- اس حدیث میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو قرون ثلاثہ کے بعد والے ہیں' ان میں سو کی تعداد میں ایک آدمی بھی اچھا نہیں نکلتا- بعض نے کہا کہ ہر زمانہ کے لئے عام ہے کیونکہ قرون ثلاثہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت کافروں کے اور مشرکین کے سو میں ایک کی بھی نہ تھی- بعض نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احکام شرع میں سب مسلمان برابر ہیں' شریف اور رئیس' امیر اور فقیر کا کوئی امتیاز نہیں' جیسے اونٹ سب برابر ہوتے ہیں' سو انٹوں میں سب کے سب لادنے اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں-

اَمَرَلَهٗ بِرَاحِلَةٍ رَحِيْلٍ- عبداللہ بن زبیرؓ نے ان کو ایک زوردار تیز رو اونٹ دلوایا-

فِیْ نَجَابَةٍ وَّلَا رُحْلَةٍ یا رِحْلَةٍ- شرافت اور قوت اور عمدگی میں یا چلنے میں-

اِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ- جب اتنی بارش ہو یا کیچڑ ہو کہ جوتیاں تر ہو جائیں (تو جماعت میں آنا ضروری نہیں) اپنے گھروں اور ٹھکانوں میں نماز پڑھ لی جائے یا پڑھ لو-

رِحَالٌ- جمع رَحْلٌ کی' بہ معنی گھر' مسکن اور منزل-

وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ- تم اللہ کے پیغمبرؐ کو لئے ہوئے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ گے (یہ بہتر ہے یا دنیا کا فانی مال و اسباب؟)

فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ- وہ ان کو شریک کر لیتے اور کبھی ایک اونٹ کا بوجھ غلہ نفع میں کھاتے' (بعض نے کہا اونٹ نفع میں کماتے' بعض نے کہا اونٹ مع غلہ کے)-

وَفِی الرِّحَالِ مَا فِيْهَا- ٹھکانوں میں جو ہے وہ ہے-

حَوَّلْتُ رَحْلِی الْبَارِحَةَ- (حضرت عمرؓ نے عرض کیا) گزشتہ رات کو میں نے اپنی سواری کی زین الٹ دی (یعنی اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر اس سے صحبت کی' گو دخول فرج ہی میں کیا- نہایہ میں ہے کہ رحل اونٹ کا کجاوہ' جیسے سرج گھوڑے کی زین- اور ''رَحْلٌ'' سے یہاں مکان اور ٹھکانا بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ عورت مرد کا مکان اور ٹھکانا ہی ہے-)

اِنَّمَا هُوَ رَحْلٌ وَّسَرْجٌ- یا تو کجاوہ ہے یا زین (کجاوہ پر سفر حج میں بیٹھتے ہیں اور زین پر جہاد میں)-

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ فَرَكِبَهُ الْحَسَنُ فَاَبْطَأَفِیْ سُجُوْدِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ اِرْتَحَلَنِیْ

فَكَرِهْتُ اَنْ اُعْجِلَهٗ - آنحضرت ﷺ سجدے میں گئے تو امام حسنؓ آپ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے، آپؐ نے سجدے میں دیر لگائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا آپؐ نے سجدے میں کیوں دیر لگائی؟ فرمایا میرے بیٹے نے مجھ کو اونٹ بنایا (مجھ پر سوار ہو گیا) میں نے اس کو جلدی اتارنا پسند نہ کیا (سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کیا عظمت اور عزت ہو گی- (دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے امام حسنؓ سے کہا جب آپ آنحضرتؐ کی پشت مبارک پر سوار تھے لڑکے میاں تم کو کیا اچھی سواری ملی - آپ نے فرمایا یہ بھی تو کہہ سوار کیسا اچھا ہے - قربان امام حسنؓ کے - یا اللہ ہم کو بہشت میں امام حسنؓ کی کفش برداری ہی میں رکھ لے -)

تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ - (قیامت کے قریب) عدن کے نشیبی حصہ سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو لے کر چلے گی (سفر کرائے گی) ان کو منزلوں پر اتارے گی جب وہ چلیں گے تو آپ بھی ان کے ساتھ چلے گی اور جب وہ ٹھہر جائیں گے تو آپ بھی ٹھہر جائے گی (اس سے مراد ریل ہے قیامت کے قریب عدن سے ایک ریل بجانب یمن اور حجاز نکلے گی، اب وہ زمانہ قریب معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حجاز ریلوے بن رہی ہے اس وقت تک دمشق سے مدینہ طیبہ تک جاری ہو گئی ہے، اب مدینہ سے مکہ معظمہ تک بن رہی ہے غالباً مکہ سے یمن کو جائے گی - اس وقت ایک شاخ عدن سے آ کر اس میں مل جائے گی - ہمارے علمائے سلف جن کے زمانے میں ریلوے کا وجود نہ تھا، اس حدیث کا اصلی مطلب نہیں سمجھے اور دور از قیاس معنی بیان کرتے رہے - غفر اللہ لھم ولنا)-[1]

خَرَجَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ - آنحضرتؐ ایک روز صبح کو برآمد ہوئے، آپ ایک چادر اوڑھے تھے جس پر اونٹ کے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مرجل ہے جیم معجمہ سے یعنی مردوں کی تصویریں بنی تھیں، مگر یہ صحیح نہیں ہے، صحیح وہی پہلی روایت ہے جس میں مرحل ہے حاے مہملہ سے -)

فَقَامَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى مِرْطِهَا الْمُرَحَّلِ - ایک عورت اپنی اس چادر کی طرف کھڑی ہوئی جس پر کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں -

كَانَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمُرَحَّلَاتِ - آنحضرتؐ نماز پڑھتے اور ایسی چادر اوڑھے ہوتے جس پر کجاووں کی تصویریں بنی تھیں -

حَتّٰى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوْتًا يُوَشُّوْنَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِلِ - یہاں تک کہ لوگ ایسے گھر بنائیں، جن کو اونٹ کی زمین کی طرح آراستہ کریں (اس کو ترحیل کہتے ہیں)-

لَتَكُفَّنَّ عَنْ شَتْمِهٖ اَوْلَاُرَحِّلَنَّكَ بِسَيْفِيْ - تو اس کو گالی دینے سے باز آ، ورنہ میں اپنی تلوار تجھ پر اٹھاؤں گا (یعنی تلوار سے تجھ کو ماروں گا)-

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ - (ثواب حاصل کرنے کے لئے) کہیں کا سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کا (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ اور کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ ان تین مسجدوں کے علاوہ اور مسجدیں سب فضیلت میں برابر ہیں، تو ان میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا ایک بے فائدہ زحمت اور تضیع مال اور وقت ہے - اس صورت میں کسی نیک و صالح شخص کی زیارت کے لئے خواہ زندہ ہو یا مردہ سفر کرنا منع نہ ہو گا - جیسے طلب علم یا تجارت یا سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے سفر کرنا جائز ہے)-

میں کہتا ہوں اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ مسجد کا لفظ ہے تو ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کے لئے سفر کرنا جائز نہ ہو گا - اور امام احمد کی ایک روایت میں مستثنیٰ منہ بہ صراحت مذکور ہے گو اس کی اسناد متکلم فیہ ہیں - اور بعض علماء جیسے ابو محمد جوینی اور قاضی عیاض اور ابن قیم یہ کہتے

[1] موصوف نے مذکورہ پیش گوئی کی از خود دور از کار تاویل پیش کی ہے حالانکہ پیش گوئی کے الفاظ اپنے حقیقی معنی پر دلالت کرتے ہیں لہٰذا عدن سے آگ کے روشن ہونے سے مراد ریل نہیں بلکہ آگ ہی ہے اور تمام ائمہ سلف نے اس پیش گوئی کی صحیح تعبیر یہی پیش کی ہے کہ اس سے مراد آگ ہے - تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "قیامت کی نشانیاں" اور "پیش گوئیوں کی حقیقت" - (م)

ہیں کہ مستثنیٰ منہ عام ہے ان کے نزدیک کسی بزرگ یا صالح کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے اور جہاد یا حصول علم کا سفر دوسری حدیثوں سے انہوں جائز رکھا ہے- اسی طرح تجارت یا سیر وتفریح کے لئے سفر کرنے کو وہ اس وجہ سے جائز رکھتے ہیں کہ یہ سفر طلب وحصول ثواب کی خاطر نہیں ہے اور اس حدیث میں وہی سفر مقصود ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے- مگر یہ مذہب مرجوح ہے اس لئے کہ زندہ صالح شخص کی ملاقات کے لئے اور اس سے فیوض اور برکات حاصل کرنے کے لئے ان کے نزدیک بھی سفر کرنا جائز ہے' اور انبیاء کرامؑ کا اور اسی طرح اولیاء اور شہداءؒ کا بھی حکم مثل زندوں کے ہے پس ان کی قبر کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا جائز ہوگا- اور یہی قول امام تقی الدین سبکی اور غزالی اور حافظ ابن حجر اور امام الحرمین اور سیوطی اور سخاوی اور اکثر اہل حدیث کا ہے- بالجملہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے- بڑا جاہل ہے وہ شخص جو ان مقاصد کے لئے سفر کرنے والے کو برا بنائے' تشدد وعدم رواداری' فاسق یا فاجر سمجھے اور اجہل ہے وہ شخص جس نے اس لئے سفر کرنے والے کو مشرک قرار دیا ہے- معاذ اللہ! گویا اس نے اکثر علمائے امت محمدیہ اور حفاظ حدیث کو مشرک اور کافر بتایا- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)-

اَلرِّحْلَةُ فِی الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ- ایک مسئلہ میں دریافت کرنے کی ضرورت آن پڑے تو اس کے لئے سفر کرنا-

فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ لِیْ یا يُرَحِّلُوْنَ لِیْ -وہ لوگ آئے جو میرا کجاوہ اونٹ پر لادتے تھے (اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ میں کجاوہ کے اندر موجود ہوں)-

ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ- پھر ایک بڑے اونٹ پر زین لگایا-

فَاَصُكُّ سَهْمًا فِیْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ فَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ - میں زور سے ایک تیر اس کی زین پر مار دیتا تیر کی پیکان اس کے کندھے میں گھس جاتی (گویا یہ تیر پالان کے پیچھے سے مارا جاتا' اس میں سے پار ہو کر سوار کے کندھے پر لگتا' ایک روایت میں فی رجلہ ہے یعنی اس کے پاؤں میں تیر مارتا' وہ ٹخنے تک پہنچ جاتا)-

يَأُطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ -عرش اس کی عظمت سے ایسا چرچراتا ہے جس طرح زین سوار کے نیچے چرچر بولتی ہے-

لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُطَّ الرِّحَالَ- ہم نفل اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے کہ اپنا سامان یا زین اونٹوں پر سے اتارتے-

رُحْلَةٌ- بضمۂ را جس طرف جانے کا یا جس کے پاس جانے کا قصد ہو-

كَانَ رَحْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذِرَاعًا- آنحضرتؐ کی کاٹھی (یعنی کاٹھی کی پچھلی لکڑی) ایک ہاتھ کی تھی-

اَلرَّحِيْلُ اَحَدُ الْيَوْمَيْنِ- جن دو دنوں کا آدمی کو خیال رکھنا چاہئے' ان میں سے ایک کوچ کا دن ہے (یعنی دنیا سے سفر کرنے کا)

مَرْحَلَةٌ-منزل-

رُحْمٌ یا رُحُمٌ یا رَحْمَةٌ یا مَرْحَمَةٌ-مہربانی کرنا' دردمندی ظاہر کرنا-

رَحْمٌ یا رَحَامَةٌ- زچگی کے بعد عورت کے رحم میں بیماری ہو کر اس سے مرجانا-

رِحْمٌ اور رَحِمٌ- رشتہ' قرابت' ناطہ-

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ- بہت مہربان رحم والا (نہایہ میں ہے کہ رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغہ ہیں اور رحمٰن' رحیم سے بڑھ کر ہے' کیونکہ ''رحیم'' اللہ کے سوا اور دوسروں کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر ''رحمٰن'' کا اطلاق بجز خدا کے اور کسی پر نہیں ہو سکتا)-

ثَلَاثٌ يَنْقُصُ بِهِنَّ الْعَبْدُ فِی الدُّنْيَا وَيُدْرِكُ بِهِنَّ فِی الْاٰخِرَةِ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ الرَّحْمُ وَالْحَيَاءُ وَعِیُّ اللِّسَانِ- تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے آدمی دنیا میں گھٹتا رہتا ہے (نقصان اٹھاتا ہے لوگ عیب کرتے ہیں) مگر آخرت میں ان کی وجہ سے وہ ملے گا جو اس سے بڑھ کر ہے' ایک تو رحمت اور مہربانی' دوسرے حیاء اور شرم تیسرے کم گوئی اور زبان کی بندش (مطلب یہ ہے کہ ان خصلتوں کی ضد مثلاً بے رحمی اور قساوت قلب اور بے شرمی اور زبان آوری سے گو دنیا میں آدمی فائدہ اٹھاتا ہے مگر آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور ان

خصلتوں کی وجہ سے گو دنیا کا کچھ نقصان ہوگا مگر آخرت میں جو فائدہ ہوگا اس کے مقابلہ میں یہ نقصان کوئی چیز نہیں ہے)۔

هِیَ اُمُّ رُحْمٍ۔ مکہ رحم کی ماں ہے (یعنی جو وہاں جاتا ہے اس پر رحمت الٰہی نزول کرتی ہے۔ بعض نے کہا ام رحم مکہ کا ایک نام ہے)۔

مَنْ مَّلَکَ ذَارَحِمٍ مُّحْرَمٍ فَھُوَحُرٌّ جو شخص اپنی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے (مثلاً بھائی' بیٹا' پوتا' نواسا' باپ' دادا' چچا وغیرہ کا۔ یا بہن' بیٹی' پوتی' نواسی' ماں' نانی' دادی پھوپھی' خالہ وغیرہ کا) تو وہ آزاد ہو جائے گا (اس کی ملک میں آتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا)۔

فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرَّحْمَاءَ یا مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءُ۔ یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں۔

یَرْحَمُ اللّٰہُ عُمَرَ مَا حَدَّثَ۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے انہوں نے یہ کیا حدیث بیان کی (حضرت عائشہؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے روایت حدیث میں غلطی کی)۔

رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا۔ اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو لین دین میں نرمی کرتا ہو۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحِقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطا کھڑا ہوا اور اس نے پروردگار کی کمر تھام لی۔

وَتُرْسَلُ الْاَ مَانَۃُ وَالرَّحِمُ۔ اور امانت وقرابت دونوں بھیجے جائیں گے (قیامت کے دن دونوں مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ نیک عمل اور قرآن بھی مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے)۔

فَجَعَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے طاعون کو مسلمانوں کے لئے رحمت کیا ہے (ان کو اس میں شہادت کا ثواب اور درجہ ملتا ہے۔ حالانکہ کافروں کے لئے وہ عذاب ہے)۔

مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔ (جو شخص (اللہ کے بندوں پر) رحم نہیں کرے گا اس پر (اللہ کی طرف سے) بھی رحم نہ ہوگا۔

رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ عَلٰی غَضَبِیْ۔ میری رحمت غصے پر غالب ہے (یعنی رحمت کا تعلق غضب کے تعلق سے زیادہ ہے)۔

اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ۔ میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی۔

اِنَّ رَحْمَتِیْ اَنْ تَنْطَلِقَا فِی النَّارِ۔ میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں آگ میں چلے جاؤ (اب میرا حکم مان لو! پھر وہ دونوں بہشت میں داخل کئے جائیں گے)۔

وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا۔ اور ماں باپ سے ناطا ملانا' اچھا سلوک کرنا' خاص انہی کی رضا مندی کے لئے (نہ کسی دنیاوی طمع یا جاہ و منزلت کی تحصیل کی غرض سے)۔

لَایَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْھِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ ان لوگوں میں اللہ کی رحمت نہیں اترتی' جن میں کوئی ناطہ کاٹنے والا ہوتا ہے (جو اپنے اعزاء کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے) (بعض نے کہا کہ رحمت سے یہاں بارش مراد ہے' یعنی ایسے لوگوں پر پانی اور بارش کا قحط آتا ہے)۔

اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْامَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔ جو لوگ (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں اللہ بھی ان پر رحم کرتا ہے ان لوگوں پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تم پر بھی وہ رحم کرے گا' جو آسمان پر ہے (یعنی اللہ جل جلالہ جو عرش معلّٰی پر ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے' یہ حدیث مسلسل بالا ولیۃ ہے اور مجھ کو بہت اعلیٰ سند سے ملی ہے' یعنی مولانا فضل الرحمٰن نور اللہ مرقدہ سے' انہوں نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دہلوی سے' انہوں نے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ امام الہند سے اخیر تک)۔

نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ۔ رحمت کے پیغمبر (یعنی جن کی رسالت اللہ کی رحمت ہے اپنی مخلوق پر)۔

اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں (ان میں سے ایک اس نے دنیا میں اتاری' جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں' قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر ان کو استعمال

کرے گا (سبحان اللہ! جب وہ ننانوے درجہ ماں باپ سے زیادہ ہم پر مہربان ہے تو ہم کو اس کے رحم و کرم سے بہت کچھ امید ہے)۔

رَحْمَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ۔ تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

اِنَّهَا رَحْمَةٌ۔ یہ آنسو بہنا رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہے (نہ کہ اس وجہ سے کہ میں صبر کرنے سے عاجز ہوں)۔

اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَ فْرَاخِ۔ کیا تم ان بچوں کی ماں کی شفقت پر تعجب کرتے ہو (اس کو اپنی اولاد سے جس درجہ محبت ہے۔ حالانکہ پروردگار عالم کو اپنے بندوں پر اس سے سو درجہ زیادہ محبت اور شفقت ہے)۔

رَحْمَانُ الْیَمَامَةِ۔ مسیلمہ کذاب کا لقب تھا۔

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ۔ اپنے رشتوں کو ملاؤ۔

لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّامَعَ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔ عورت بغیر محرم (مرد) کے سفر نہ کرے (جیسے شوہر' باپ' دادا' بھائی' بیٹا' پوتا' چچا' ماموں وغیرہ)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ۔ میری امت کے لوگوں کا بار بار میرے پاس آنا اور مجھ سے دین کی باتیں سیکھ کر دوسرے لوگوں کے پاس جانا' ان کو سکھانا رحمت ہے اللہ کی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین کی باتوں میں اختلاف رحمت ہے' کیونکہ دین ایک ہی ہے' بعض نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو مجتہدین امت سے فروعی مسائل میں منقول ہے یہ اختلاف رحمت ہے۔ کیونکہ بعض وقت ایک مجتہد کا قول سخت ہوتا ہے تو آسانی کے لئے دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کر سکتے ہیں' جس طرح کہا جاتا ہے کہ "اختلاف العلماء رحمۃ" کنز العمال میں بھی یہ حدیث مذکور ہے کہ "اختلاف علماء امتی رحمۃ" مگر اس کی سند کو نہیں بیان کیا گیا۔ بہر حال بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو ایسے اختلاف کی وجہ سے کسی مجتہد یا عالم کو کافر یا فاسق سمجھے اس کی ایذا دہی پر مستعد ہو' ارے کمبخت یہ اختلاف تو تیرے لئے آسانی کا باعث ہوا اور تو اس سے دشمنی کرتا ہے نیکی کا بدلہ بدی۔ مثلاً ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے یہ اختیار کیا کہ اگر تین طلاقیں یکبارگی خلاف سنت دیدی جائیں تو ایسی صورت میں ایک ہی طلاق پڑے گی۔ یا امام ابن جریر طبریؒ اور شیخ محی الدین ابن عربی نے وضو میں پاؤں پر مسح کرنا بھی جائز رکھا ہے۔ اب غور فرمایئے کہ ان اختلافات کی وجہ سے امت پر کس قدر آسانی ہوئی؟ کوئی آدمی غصے میں تین طلاق دیدیتا ہے' اب ائمہ اربعہ کی پیروی کرے تو حلالہ کے بغیر اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا' یا سردی کے موسم میں بغیر پاؤں دھوئے وضو نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جمع بین الصلوتین میں' جس کو اہل حدیث نے حضر میں بغیر عذر بھی جائز رکھا ہے۔ کتنی آسانی ہے۔ اسی طرح عمامہ یا جراب اور پائتابہ پر مسح کافی ہونے میں کس قدر آسانی ہے)۔

رَحْوٌ۔ چکی چلانا' چکی گھمانا (جیسے رحی ہے)۔

رَحْی۔ چکی' سینہ' سردار' مستقل قبیلہ جو دوسروں کا محتاج نہ ہو' یا لک' اونٹ یا ہاتھی کا کھر' اونٹوں کا بھاری منڈا۔

تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْسَبْعٍ وَّثَلَاثِیْنَ سَنَةً فَاِنْ یَّقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ سَنَةً وَّاِنْ یَّهْلِكُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَكَ مِنَ الْاُمَمِ۔ اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس تک گھومتی رہے گی (یعنی اس زمانہ تک اسلام کو خوب ترقی ہوگی' مسلمان سب ملے جلے رہیں گے) پھر اگر ان کا دین قائم رہے تو ستر برس تک اور قائم رہے گا ورنہ اور امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے (۳۵ سال تک تمام مسلمان متفق رہے بعد ازاں پھوٹ اور انتشار کا آغاز ہوا۔ اہل مصر نے بغاوت کر کے حضرت عثمانؓ پر چڑھائی کی۔ ۳۶ سال گزرے تھے کہ جنگ جمل ہوئی اور ایک سال بعد حضرت علیؓ ہی کے زمانہ خلافت میں جنگ صفین ہوئی' جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور جس نے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اور ستر برس قائم رہنے سے یہ مراد ہے کہ ان لڑائیوں اور خرابیوں کے بعد ایک سلطنت قائم ہوگی جو ستر برس تک رہے گی۔ یعنی بنی امیہ کی سلطنت۔ کیونکہ ان کی سلطنت کے قیام و استحکام سے لے کر اس وقت تک کہ دولت عباسیہ کی طرف بلانے والے خراسان میں پیدا ہوئے ستر ہی برس کے قریب مدت ہے۔ مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ نبی

امیہ کے زمانہ حکومت میں دین کہاں قائم ہوا تھا؟ بلکہ دین کی بربادی ہوئی تھی- اس اشکال کو اس طرح دفع کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے بہ طور شرط فرمایا کہ اگر ۳۷ سال کے بعد امت میں نا اتفاقی نہ ہوئی تو ستر برس دین اور قائم رہے گا اگر تباہ ہوئے تو پچھلی امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے- چونکہ ۳۵ سال ہی میں پھوٹ پیدا ہو کر شیرازہ بکھر گیا لہٰذا مسلمان بھی پچھلی قوموں اور امتوں کی طرح تباہ ہو گئے- بنی امیہ کا نام و نشان نہ رہا- اس کے بعد دولت عباسیہ قائم ہوئی' وہ بھی ہلاکو خاں کے ہاتھ برباد ہوئی' اس کے بعد دولت عثمانیہ اتراک کی قائم ہوئی' یہ اب تک قائم ہے گو اس کی حالت بھی بہ نسبت سابق کے بہت خراب ہو گئی ہے اور ہر چہار طرف سے کفار نے اس کو تنگ کر دیا ہے- اکثر ممالک اس کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں- رہے نام اللہ کا اب جو کچھ امید ہے وہ حضرت صاحب الزماں مہدیؑ کے ظہور پر ہے- اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے اتباع میں کرے' اگر ہم فوت ہو جائیں تو ہر ایک مسلمان بھائی کو ہماری وصیت یہ ہے کہ ہمارا اسلام حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کو پہنچا دے' اور ہماری کتاب "هدية المهدي"[1] آپ کے ملاحظہ میں گزار دے)-

(ایک روایت میں تزول رحی الاسلام یعنی ۳۵ سال میں اسلام کی چکی کا زوال ہوگا (اس صورت میں مطلب صاف ہے کیونکہ اسی سال سے اسلام کی چکی بگڑی اور لوگوں میں یک جہتی کے بجائے انتشار پیدا ہو گیا)-

حِيْنَ فَرَغَ عَلِيٌّ مِّنْ مَّرْحَى الْجَمَلِ - جب حضرت علیؓ جنگ جمل سے فارغ ہوئے (یعنی جہاں جنگ کی چکی گھوم رہی تھی)-

سَاَصْنَعُ لَكَ رَحًى يَتَحَدَّثُ بِهَا الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ - (ابولولو مردود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا) میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ مشرق اور مغرب والے سب اس کا ذکر کرتے رہیں گے- (مردود نے آپ کے قتل کی دھمکی دی)-

كَحُسْبَانِ الرَّحَا - چکی کی گردش کی طرح-

عَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحٰى - ان ہی پر آسمان اور زمین کی چکی پھری-

باب الراء مع الخاء

رَخٌّ - روندنا' ملانا' گر پڑنا' جھک جانا-

اِرْخَاخٌ - مبالغہ کرنا-

اِرْتِخَاخٌ - لٹک جانا' اضطراب-

رَخَاخٌ - عیش و عشرت' نرم وسیع زمین-

رُخٌّ - شطرنج کا مہرہ' ہاتھی اور ایک بڑا پرندہ-[2]

مُرْتَخٌّ - نشہ میں چور-

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَفْضَلُهُمْ رَخَاخًا اَقْصَدُهُمْ عَيْشًا - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان میں عیش و عشرت کے لحاظ سے وہ بہتر ہوگا جس کی حالت متوسط ہو (نہ بہت امیر نہ بہت مفلس)-

اَرْضٌ رَخَاخٌ - نرم ملائم زمین-

رُخْجِي - مامون کا ایک وزیر جو امام رضاؑ کا خیر خواہ تھا-

رُخْصٌ - ارزاں ہونا' سستا ہونا-

رَخَاصَةٌ اور رُخُوْصَةٌ - نرمی' ملائمت-

تَرْخِيْصٌ - سستا کرنا' اجازت دینا-

رُخْصَةٌ آسانی' شریعت کا وہ کام جس کی اجازت ہو-

رَخِيْصٌ - سستا-

---

[1] اس کتاب پر ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو بڑا غصہ ہے- وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب کل مسائل میں کسی فریق کے موافق نہیں ہے بلکہ "خذ ما صفا ودع ما كدر" پر عمل کیا ہے- نہ اہل حدیث اس کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی مقلدین حضرات' نہ امامیہ پسند کرتے ہیں اور نہ ہی نام کے سنی' میرا بھروسا اللہ جل جلالہ پر ہے اعتزال تلک الفرق کلہا پیش نظر ہے- جب امام مہدیؑ ظاہر ہونگے اس وقت اس کتاب کی صحیح حالت معلوم ہو جائے گی-

[2] کہتے ہیں کہ یہ پرندہ دریائے چین کے متصل پایا جاتا ہے اور گینڈے کو اٹھا کر لے جاتا ہے- اسی طرح ہاتھی کو- حیاۃ الحیوان میں اسی طرح منقول ہے- مگر محیط میں ہے کہ یہ بیہودہ خرافات ہے-

اَرْخَصَ فِیْ اُولٰئِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ - آنحضرت نے ان لوگوں کے بارے میں اجازت دی-

فَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَتَزَوَّجَ بِالثَّوْبِ - ہم کو آپ نے کپڑے کے بدلے متعہ کر لینے کی اجازت دی-

اَلَا قَبِلْتَ رُخْصَۃَ اللّٰہِ - تو نے اللہ کی رخصت کیوں قبول نہیں کی-

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُّتْعَۃٍ فَرَخَّصَ - ابن عباسؓ نے متعہ کی اجازت دی-

فَتَرَخَّصَ فِیْہِ - آپ نے آسانی رکھی (یعنی کچھ دن روزہ رکھو کچھ دن افطار کرو- عورتوں سے نکاح کرو- بعض لوگ یہ سمجھے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور عورتوں سے بالکل الگ رہنا افضل ہے- حالانکہ یہ افضل نہیں ہے افضل وہی ہے جو سنت رسول کے موافق ہو)-

رِخْلٌ یا رَخِلٌ یا رِخْلَۃٌ - بکری کا بچہ جو مادہ ہو اور نر کو حَمَلٌ کہتے ہیں-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَسْلَمَ فِیْ مِائَۃِ رَخِلٍ فَقَالَ لَا خَیْرَ فِیْہِ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا' ایک شخص نے سو بکریوں کے بچوں میں سلم کی (یعنی بیع سلم) انہوں نے کہا یہ بہتر نہیں (کیونکہ اس میں نزاع کا ڈر ہے' رب السلم کہے گا میں نے اتنے من کے ایسے بچے ٹھہرائے تھے' مسلم الیہ کہے گا نہیں ایسے بچے ٹھہرے تھے)-

رَخْمٌ - نرم ہونا' ہموار ہونا' انڈے سینا' کھیلنا' رحم کرنا-

تَرْخِیْمٌ - دم کاٹنا-

رُخَامٌ - سفید نرم پتھر-

لَوْ کَانُوْا مِنَ الطَّیْرِ لَکَانُوْا رَخَمًا - اگر رافضی لوگ پرندے ہوتے تو ''رخم'' ہوتے-

رَخَمٌ - ایک پرندہ ہے جو گدھ کے مشابہ ہوتا ہے- وہ مکاری اور فریب اور گندگی پسند مشہور ہے- اتنے بلند پہاڑوں میں جا کر انڈے دیتا ہے جہاں پر رسائی مشکل ہے-

شِعْبُ الرَّخَمِ - مکہ میں ایک مقام کا نام ہے-

رَخِمَ السِّقَاءُ - مشک بدبودار ہو گئی-

مَجِّدْنِیْ الْیَوْمَ بِذٰلِکَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ الرَّخِیْمِ - اے داؤد! آج میری تعریف اچھی نرم آواز سے کر (سریلی آواز سے)-

رُخَامَۃٌ - ایک بھاجی ہے-

رَخَمَۃٌ - محبت اور نرمی-

رَخْیٌ یا رِخْوَۃٌ یا رَخَاوَۃٌ - آرام کی زندگی' کشادگی' عیش-

اُذْکُرِ اللّٰہَ فِی الرَّخَاءِ یَذْکُرْکَ فِی الشِّدَّۃِ - اللہ کی یاد چین کی حالت میں کر' وہ تجھ کو سختی کی حالت میں یاد کرے گا (تیری دعا قبول اور تیری مصیبت دور کرے گا)-

فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الرَّخَاءِ (جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا تکلیف کی حالت میں قبول ہو) تو چین اور آسائش کی حالت میں بہت دعا کرتا رہے (اللہ کی یاد اور اس کی بندگی کرتا رہے)-

لَیْسَ کُلُّ النَّاسِ مُرْخًی عَلَیْہِ - ہر آدمی کے لئے رزق کی کشادگی نہیں ہے (کوئی تنگی میں' کوئی فراغت میں)-

اِسْتَرْخِیَا عَنِّیْ - پھیل جاؤ ہم سے الگ ہو جاؤ!

اِسْتَرْخِیْ عَنِّیْ - مجھ سے الگ ہو جاؤ- (یہ حج میں حضرت زبیرؓ نے اپنی بیوی اسماءؓ سے کہا)

اِنَّ اَحَدَ شِقَّیْ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ - میرے پاجامہ کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے (یعنی ٹخنوں سے نیچے آ جاتا ہے' شاید چلنے میں وہ ایک طرف جھک کر چلتے ہوں گے' چونکہ وہ بہت ناتوان تھے) (یہ کلمات حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمائے)-

قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْہَا بَیْنَ کَتِفَیْہَا - اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے-

اَلْمُؤْمِنُ شَکُوْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ - مسلمان چین کی حالت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور درد کی حالت میں صبر' غرض کسی حالت میں خدا کو نہیں بھولتا-

رَاخِ الْاِخْوَانَ فِی اللّٰہِ - اللہ کی رضا مندی کے لئے مسلمان بھائیوں سے نرمی اور محبت کر-

فَاِنَّہٗ اَرْخٰی لِبَالِہَا - اس سے اس کے دل کو زیادہ چین رہے گا-

16029

اَرْخَى السِّتْرَ- پردہ لٹکایا-
فَرَسٌ رِخْوَةٌ- نرم مزاج غریب گھوڑا-
تَرَاخِيْ- دیر' وسعت' مہلت-

باب الراء مع الدال

رَدْءٌ- مدد دینا' زور دینا' ستون لگانا' اچھی طرح خبر گیری کرنا' مارنا-

رَدَاءَةٌ- خرابی

اِرْدَاءٌ- مدد کرنا' خراب کرنا' بگاڑنا' لٹکانا' ستون لگانا-

اُوْصِيْهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ- میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہر والوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے مدد گار دوسرے آمدنی کا ذریعہ ہیں (ان سے روپیہ وصول ہوتا ہے مسلمانوں کا کام چلتا ہے) تیسرے دشمنوں کو غصہ دلاتے ہیں (کیونکہ ان کی شرکت سے مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے اور دشمن مرعوب ہوتے ہیں)-

وَالْغَنَمُ تَرْدَأُ عَلٰى مِائَةٍ- بکریاں سو سے زیادہ تھیں-

رَدْبٌ- وہ راستہ جو بند ہو-

اَرْدَبٌ- اہل مصر کے ہاں ایک پیمانہ ہے جس میں ۲۴ صاع آتے ہیں-

رَدْحٌ- مٹی کا گلاوہ کرنا' ٹھہرنا' جمنا' مراد کو پہنچنا' خط پانا' خیمہ کے آخر میں ایک پردہ لگانا-

عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ- اس کی گٹھریاں بھاری ہیں (یعنی ان میں مال واسباب بہت ہے)-

رَدَاحٌ- اصل میں رِدَاحٌ اس عورت کے لئے بولتے ہیں' جس کے چوتڑ (سرین) بھاری بھرکم ہوں-

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اُمُوْرًا مُّتَمَاحِلَةً رُدُحًا- (حضرت علیؓ نے فرمایا) تمہارے پیچھے آنے والے (یعنی آئندہ ایسے لمبے طویل اور اہم امور ہیں (یعنی دیر تک قائم رہنے والے عظیم الشان فتنے اور فسادات)-

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا مُّرْدِحَةً- مستقبل میں تم پر بھاری فتنے آنے والے ہیں یا ایسے فتنے جو دلوں کو ڈھانپ لیں گے (ان پر گمراہی کی تاریکی چھا دیں گے) اس صورت میں یہ اَرْدَحْتُ الْبَيْتَ سے نکلا ہے' یعنی میں نے کوٹھری کو چھپا دیا-

لَاَكُوْنَنَّ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ- (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں تو ان فتنوں میں بھاری بھرکم اونٹ کی طرح بن جاؤں گا (کسی کا طرف دار نہیں بنوں گا)- (عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا کہ اس دور فتن میں سب سے الگ رہے جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ میں اختلاف ہوا تو وہ کسی فریق کے شریک نہیں ہوئے' انہوں نے معاویہ سے بیعت کی نہ حضرت علی سے' یہاں تک کہ معاویہ کی بیعت پر سب کا اتفاق ہو گیا' اس وقت انہوں نے معاویہ سے بیعت کر لی' پھر عبدالملک اور عبداللہ بن زبیرؓ در مروان کے اختلاف میں انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی' یہاں تک کہ عبدالملک پر اتفاق ہو گیا' اس وقت انہوں نے عبدالملک سے بیعت کر لی- اور یزید سے انہوں نے اس لئے بیعت کر لی تھی کہ شروع میں اس پر سب کا اتفاق ہو گیا تھا' یہاں تک کہ اہل مدینہ نے بھی اس سے بیعت کر لی تھی- صرف امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی تھی- بعد ازاں اہل مدینہ نے یزید کا فسق و فجور دیکھ کر اس کی بیعت ساقط کر دی' مگر عبداللہ بن عمرؓ نے نہیں توڑی' اسی سبب سے لشکر یزید کے ظلم وتعدی سے آپ محفوظ رہے)-

وَبَقِيَتِ الرَّدَاحُ الْمُظْلِمَةُ- ابھی وہ بھاری بھرکم تاریک کر دینے والا فتنہ باقی ہے-

رَدٌّ یا مَرَدٌّ یا مَرْدُوْدٌ یا رِدِّيْدٰى- پھیرنا' خطا بیان کرنا' قبول نہ کرنا' بند کر دینا' لوٹا دینا' جواب بھیجنا فائدہ دینا- تَرْدِيْدٌ دو کاموں کو بیان کرنا' یا یہ یا وہ' اور بہ معنی رَدٌّ بھی آیا ہے-

تَرَدُّدٌ- آگے پیچھے ہونا' شک کرنا-

تَرَادُدٌ- بیع کا فسخ کرنا-

اِرْتِدَادٌ- پھر جانا' اسلام سے برگشتہ ہونا-

اِسْتِرْدَادٌ- طلب کرنا' واپسی چاہنا-

رَادَّةٌ- فائدہ-

لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا الْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ-

آنحضرتؐ نہ تو بالکل بدنما لمبے تھے (تاڑ کے جھاڑ کی طرح) اور نہ بالکل پستہ قد تھے (بلکہ آپ میانہ قد اور خوشنما تھے)-

مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ - جو شخص ایسا کام کرے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا' یعنی جو ہماری سنت کے خلاف ہو تو وہ باطل اور لغو ہے (یعنی ناجائز ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام آنحضرتؐ کے عہد میں نہ ہوا ہو' وہ ناجائز ہے' ورنہ بڑی قباحت لازم آئے گی- کیونکہ آنحضرتؐ کے مبارک زمانے میں بہت سے کام نہیں ہوئے تھے مگر آپ کے بعد ان کی ضرورت محسوس ہوئی' جیسے مدارس کا بنانا' خزانہ' مجلس اور دارالقضاء کی تعمیر' جدید طرز کے آلات حرب اور بحری جنگی جہازوں کی ساخت' کتب دینی کی تالیف اور قرآن و حدیث کی ترجمانی وتفسیر عربی و نیز دوسری زبانوں میں کرنا- یہ اور اسی طرح کے دوسرے کام ناگزیر تھے جن کو انجام دیا گیا- بہر حال اس حدیث کا منشاء یہ ہے کہ جو کام ہماری تعلیم اور ہدایت کے خلاف ہوں اور اسلام کی روح کے منافی ہوں' ایسے کام ہر زمانہ میں باطل اور لغو ہیں- مثلاً آنحضرتؐ نے قبر پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی- بایں ہمہ کوئی قبر پر چراغاں کرے اور اس کا نام عرس رکھ لے یا صندل وہ ناجائز ہو گا- آنحضرتؐ نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کو منع فرمایا اب کوئی نوحہ خوانی یا تعزیت کی مجلس اگلے بزرگوں کی کرے یا دین میں ایسا نیا کام نکلے جو آنحضرتؐ کے عہد میں نہ تھا نہ وہ کسی عام قاعدہ شرعی کے تحت آتا ہے مثلاً جھنڈے' تعزیے' علم نکالنا اور کسی کے انتقال کے بعد برادری یا لوگوں کو جمع کر کے سوئم' دسواں اور چہلم کرنا' صلوٰۃ غوثیہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ)-

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ عَلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا) میں تجھ کو سب سے بہتر صدقہ بتلاؤں تیری بیٹی تیرے پاس پھر آ جائے (اس کا شوہر اس کو طلاق دیدے) اور تیرے علاوہ اس کے لئے کوئی روٹی کمانے والا نہ ہو-

رَدُّ الشَّمْسِ - آفتاب کا پھر لوٹ آنا (یعنی غروب کے بعد پھر نکلنا- کہتے ہیں شب معراج کی صبح کو اور غزوۂ خندق میں یہ ہوا تھا)-

فَاُرْدِدَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ شَرْقُهَا - سورج کا چمکنا پھر آپ پر پھیرا گیا (یعنی غروب کے بعد پھر نکل آیا' پیچھے سرکا دیا گیا مجمع البحرین میں ہے کہ "ردشمس" سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اس کی حرکت بسطی ہو گئی-)

میں کہتا ہوں یہ ردشمس نہیں ہے بلکہ "حبس شمس ہے اور یہ دوسری نشانی ہے آنحضرتؐ کی نشانیوں یعنی معجزات میں سے- اس کو طبرانی نے بہ سند جید جابر بن عبداللہؓ سے نکالا' ہیثمی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر اور عراقی نے کہا' اور "ردشمس" کو طبرانی نے روایت کیا معجم کبیر میں اسماء بنت عمیس سے ہیثمی نے کہا' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں بجز ابراہیم بن حسن کے مگر ان کو بھی ابن حبان نے ثقہ بتایا ہے- اور طحاوی نے مشکل الآثار میں اس حدیث کو دو طریقوں سے نکالا اور کہا دونوں طریق ثابت ہیں' اور ان کے راوی ثقہ ہیں' اس صورت میں ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابن جوزی نے غلطی کی جو اس حدیث کو موضوعات میں داخل کیا)-

تَرُدُّبِهَا الْفِتَنِيْ - تو ان چیزوں کو جن سے مجھ کو الفت ہے (یعنی مال' اولاد اور وطن وغیرہ) جمع کر دے گا-

وَلِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَهَا (زبیرؓ نے اپنی وصیت میں ایک گھر کو وقف کیا اور کہا) ان کی بیٹیوں میں سے جو طلاق کی وجہ سے لوٹ آئے وہ اس گھر میں رہ سکتی ہے (مجمع البحار میں ہے کہ مطلقہ کو مردودہ اور جس کا شوہر مر جائے اس کو راجعہ کہتے ہیں)-

رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ - مانگنے والے (سائل) کو دے کر واپس کر دو' اگرچہ ایک کھر ہی ہو جلا ہوا- (یہاں "رُدُّوا" کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو کچھ نہ دو خالی پھیر دو)-

سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ - سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا-

لاَ تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ- سائل کو محروم مت کرو کچھ نہ ہو تو کھر ہی دے دو (یعنی خالی مت پھیرو)-

وَرَدَّ اُوْلاَهَا عَلٰى اُخْرٰهَا- اور پہلی جماعت کو پچھلی جماعت پر پھیر دیا (یعنی آگے کی جماعت کو اتنی دور نہ جانے دیا کہ وہ پچھلی جماعت سے بالکل الگ ہو جائے بلکہ اس کو روک دیا یہاں تک کہ پچھلی جماعت اس سے جا کر مل گئی)-

اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ- وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام کے بعض واجبات سے) پھرے ہی رہے (یہ حوض کوثر کی حدیث میں ہے- مراد یہ ہے کہ اسلام کے بعض واجبات انہوں نے چھوڑ دیئے اور ارتداد سے یہاں کفر مراد نہیں ہے کیونکہ صحابہؓ میں سے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ چند دیہاتی گنوار لوگ اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ اسدی اگر چہ صحابہ میں سے تھے اور اسلام سے پھر گئے تھے مگر پھر مسلمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے)-

وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذٰلِكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ- اس جنگ کے وقت ایک بار سخت لوٹنا ہوگا-

لاَ رِدِّيْدٰى فِى الصَّدَقَةِ- زکوٰۃ سال بھر میں دو بار نہیں لی جائے گی یا صدقہ دے کر پھر واپس کر لینا ناممکن ہے (دوسری روایت میں ہے:

لاَثِنَىٰ فِى الصَّدَقَةِ- زکوٰۃ (ایک سال میں) دو بار نہیں لی جائے گی-)

اَلصَّدَقَةُ قَبْلَ الرَّدِّ- اس سے پہلے صدقہ دینا جب کوئی صدقہ دینا قبول نہ کرے گا (یعنی قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اگل دے گی)-

اِذْلَمْ يَرُدِّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ- کیونکہ انھوں نے یوں نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (کہ اس کا کونسا بندہ زیادہ عالم ہے)-

فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ دَنَبِيِّكَ- میں نے اس دعا کو پڑھ کر دوبارہ آنحضرت کو سنایا (تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے تو وَنَبِيِّكَ کے بدلے میں نے وَرَسُوْلِكَ پڑھا- آپ نے فرمایا نہیں وَ نَبِيِّكَ کہہ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں وہی الفاظ پڑھنے چاہیے جو آنحضرتؐ سے منقول ہیں اپنی طرف سے الفاظ شامل کر لینا خواہ معنی وہی ہوں درست نہیں ہے)-

رَدَّعَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ- صدقہ دینے والے کو اس کا صدقہ پھیر دیا جو اس نے منع کرنے سے پہلے دیا تھا' پھر اس کو منع کر دیا (یعنی جب خود ایک چیز کا محتاج ہو' مثلاً اپنے پاس کپڑا پہننے کو نہ ہو اور کپڑا صدقہ دے تو ایسی حالت میں صدقہ دینے سے منع فرمایا اور منع کرنے سے پہلے جو اس نے صدقہ دیا تھا وہ اس کو واپس دلا دیا- چنانچہ مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش-

اَنْ لاَّ يَرُدَّ فِيْ عَلٰى عَقِبِيْ- مجھ کو ایڑیوں کے بل الٹا نہ پھرائے (جس ملک سے ہجرت کی وہیں نہ مارے)-

فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهُ' هَدِيَّتِيْ- جب آپ کو ہدیہ پھیر دینے کا اثر میرے چہرے پر معلوم ہوا (میرے چہرے پر ناراضی کے اثرات معلوم ہوئے)-

نَرُدُّالْقَتْلٰى- ہم کشتوں کو (جو لوگ مارے گئے تھے) ان کے گاڑنے کے مقامات پر لانے لگے-

اِعْتَمَرَ حَيْثُ رَدُّوْهُ- آپ نے وہیں عمرہ کھول ڈالا جہاں مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا (یعنی حدیبیہ میں)

فَقَرَأَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَّيُرَدِّدُهَا- قل ہو اللہ پڑھا' بار بار اس کو پڑھتے رہے-

قَدْسَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَكَ وَمَارَدُّوْا عَلَيْكَ- اللہ نے تمھارا کہنا اور کافروں نے جو تم کو جواب دیا' دونوں سنے-

فَمَا سَمِعْتُ لَهُ' رَادًّا- میں نے کسی کو ان کا رد کرتے نہیں سنا (بلکہ سب نے قبول کیا)-

مَاذَارُدَّعَلَيْكَ فِى الشَّفَاعَةِ- تم کو شفاعت کے باب میں کیا جواب ملا؟-

مَالَهُ' عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا- ایک شخص نے آنحضرت سے نماز کے اوقات پوچھے تو آپ نے (زبان سے) کچھ جواب نہیں دیا (بلکہ دو دن اس کو اپنے ساتھ نماز پڑھا کر نماز کے اوقات کی تعلیم کی- کیونکہ عام لوگوں

کی تعلیم اسی طرح خوب ہوتی ہے کہ ان کو عملاً کر کے دکھائیں)۔

وَالْوَلِيْدُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ۔ تیرا بردہ اور تیری بکریاں (جو تو نے اس کو دی ہیں) وہ تجھ کو پھیر دی جائیں گی۔

بِكُلِّ رَدَّةٍ دَعْوَةٌ۔ ہر بار جب لوٹ کر کافروں پر حملہ کیا جائے تو ایک دعا اس وقت قبول ہوتی ہے (یعنی یقیناً قبول ہوتی ہے)۔

فَرَدَّا اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ۔ (یہاں ثالثہ سے مجازاً چوتھی بار مراد ہے۔)

فَرَدَّاِلَيَّ الثَّانِيَةَ۔ (ان دونوں حدیثوں میں رُدَّ کے معنی پڑھنا ہے)

رَدَّاللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (جب کوئی میری امت میں سے مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر پھیر دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ پھر روح پھیر دینے سے کیا مراد ہے؟ اس اشکال کو اس طرح رفع کیا گیا ہے کہ گو انبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مگر ان کی ارواح مقدسہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہیں' دنیا کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔ جب کوئی ان کو سلام کرتا ہے اس وقت ان کی روح ادھر متوجہ ہوتی ہے۔ تو ردّ روح سے اس کا متوجہ کرنا مراد ہے)۔

كَانُوْااَحْسَنَ مَرْدُوْدًامِّنْكُمْ۔ تم سے تو انھوں نے ہی اچھا سنا تھا (کیونکہ وہ ہر فبای الاء ربکما تکذبان پر جواب دیتے جاتے تھے)۔

لَايَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّاالْبِرُّ۔ عذاب کے حکم کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دعا (اور استغفار پروردگار کے سامنے طلب مغفرت کرنا' گریہ اور عاجزی اور توبہ کے ساتھ) اور عمر کو اچھا سلوک کرنے کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی (بہ ظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے' کیونکہ تقدیر الٰہی پھر نہیں سکتی اور عمر جو روز ازل لکھی گئی ہے وہ گھٹ یا بڑھ نہیں سکتی۔ مگر غور کرنے کے بعد یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کیونکہ تقدیر سے یہاں تقدیر معلق مراد ہے۔ یعنی جس بلا کی نسبت اللہ تعالے کے علم میں یوں تھا کہ اگر دعا اور استغفار کریں گے تو وہ بلا ٹل جائے گی اور وہ بلا دعا سے ٹل جاتی ہے۔ اسی طرح جس کی عمر کے بارے میں یوں لکھا گیا تھا کہ اگر رشتہ داروں سے یہ اچھا سلوک کرے گا تو اس کی عمر اتنی ہوگی ورنہ اتنی' تو اس کی عمر نیک سلوک کرنے سے بڑھ جائے گی۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بندہ گناہ کی وجہ سے محروم کیا جاتا ہے' یعنی اس کا رزق کم ہو جاتا ہے' گناہ کی شامت سے مفلسی اور محتاجی آتی ہے۔ اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ کافروں کو باوجود کفر کے دنیا کی خوب فراغت ملتی ہے تو مسلمان کو بداعمالی کی وجہ سے رزق کیوں کم دیا جاتا ہے' کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالے دنیاوی آفتوں میں مبتلا کر کے متنبہ کرتا ہے۔ تا کہ وہ توبہ کر کے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور کافروں کو مزید خواب غفلت میں ڈالتا ہے اور اچھی طرح ان کو عیش کرنے کا موقع دیتا ہے۔ نتیجہ میں ان کے لیے مرتے ہی عذاب دوزخ تیار ہے)۔

فَلَمْ يَرُدَّعَلَيْهِ۔ آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا (جو لال رنگ کے کپڑے پہنے تھا۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جو شخص سلام کے وقت فسق و فجور میں مصروف ہو اس کا جواب دینا ضروری نہیں)۔

يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ۔ اہل بہشت تیس تیس سال کی عمر میں پھیر دیئے جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کی عمر تیس تیس برس کی ہوگی۔ یعنی عین شباب و جوانی اور خوشی و نشاط کی حالت' اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھیر دینا صرف بوڑھوں کے حق میں ہوسکتا ہے نہ بچوں کے حق میں کیونکہ وہ تو کبھی تیس برس کے ہوئے ہی نہ تھے)۔

اَنْ نَرُدَّعَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ۔ نماز سے سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دیں اور آپس میں محبت کریں (مقتدی کو ایک سلام میں جدھر امام ہو اس کی بھی نیت کرنی چاہیے۔ امام مالک کے نزدیک مقتدی تین بار السلام علیکم ورحمۃ

اللہ کہے پہلے اپنے منہ کے سامنے' اس میں امام کی نیت کرے' دوسرے اور تیسرے میں مقتدیوں کی جو داہنی اور بائیں جانب ہوتے ہیں)

مَاتَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ تَرَدُّدِیْ عَنْ قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ- مجھ کو کسی بات میں اتنا تردد یعنی توقف نہیں ہوتا جتنا مسلمان کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے (کیونکہ دو طرف میری توجہ رہتی ہیں- ادھر تو مومن موت سے گھبراتا ہے جانکنی کی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے اس کی دعا اور التجا پر رحم آتا ہے اور ادھر مجھ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ مومن کو اپنے پاس بلا کر اس کو سرفراز کروں' دنیا کی فکروں سے اس کو نجات دے کر دائمی خوشی اور فرحت عطا کروں)-

لَا یَخْلَقُ عَلٰی کَثْرَةِ الرَّدِّ- قرآن ایسا کلام ہے جو بار بار پڑھنے سے پرانا (بے مزہ اور غیر دلچسپ) نہیں ہوتا (بلکہ ہر بار اس کی تلاوت اور سماعت میں لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے)-

لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَیُخْتَلَجُنَّ دُوْنِیْ- حوض کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے' پھر ٹھہرا دیے جائیں (فرشتے ان کو روک دیں گے) میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں (اس حدیث سے اہل تشیع نے یہ سمجھ لیا کہ معاذ اللہ کل صحابہ کرام آنحضرت کی وفات کے مرتد ہو گئے اور شاذ و نادر اسلام پر قائم رہے' جیسے حضرت سلمان' مقداد' ابوذر' عمار' عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم- یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے صحابہ میں سے بحمد اللہ کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ آنحضرت کی وفات کے بعد دین اسلام کی ترقی میں اپنی صلاحیتیں' اپنے مال' اپنی جانیں اور اپنے ذرائع و وسائل لگا کر دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کر دیا- حدیث میں ''اصیحابی'' تصغیر کا لفظ ہے جو تقلیل پر دلالت کرتا ہے اور اس سے مراد جماعت منافقین ہے جو مال کی طمع سے دلوں کے نفاق کے ساتھ اسلامی جماعت میں شریک ہو گئے تھے اور حضور کی وفات کے بعد الگ ہو گئے' نفاق ہی پر ان کا خاتمہ ہوا اور بعض ایسے بھی تھے جو دین کی روح اور اس کی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھے تھے کہ آنحضرت کی وفات ہو گئی اور وہ قصور فہم کی بنا پر ارکان اسلام میں کچھ تخفیف کے طالب ہوئے' لیکن افہام و تفہیم کے بعد انھوں نے مطالبات کو واپس لے لیا اور دوبارہ تجدید ایمان کی' ایسے لوگوں میں زیادہ تر دیہاتی اور خانہ بدوش عرب کے بدو شامل تھے جو آنحضرت کے آخری زمانے میں مسلمان ہوئے تھے)-

وَاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ- باغ کی آمدنی کا تہائی حصہ میں اسی میں لگاتا ہوں (یعنی اس کی درستی اور بحالی میں)-

وَلَوْشَاءَ لَرَدَّهَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ هٰذَا- اگر اللہ چاہتا تو ہماری جانوں کو اس وقت کے سوا اور کسی وقت میں پھیر دیتا (اس سے پہلے یا اس کے بھی بعد جگاتا)-

یُعْطِیْ به بَعْضَ عِیَالِهٖ ثُمَّ یُعْطِی الْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ یُرَدِّدُوْنَهَا بَیْنَهُمْ- صدقہ فطر کوئی اپنے عزیزوں کو دے پھر وہ اپنی طرف سے ادا کریں' اسی طرح الٹ پھیر ہوتا رہے-

کُلُّ مُسْلِمٍ بَیْنَ مُسْلِمِیْنَ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ- آخر تک جو شخص مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام سے پھر جائے' آنحضرت کی نبوت کا انکار کرے' آپ کو جھوٹا کہے تو اس کا قتل ہر شخص کے لیے درست ہے' جو کوئی اس سے یہ سنے اور اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی' پھر وہ اس کے پاس نہ جائے اور اس کا مال اس کے وارثوں کو تقسیم کر دیا جائے گا' اس کی بیوی وفات کی عدت کرے گی- اسلامی ریاست کے امیر یا حاکم کے پاس اگر وہ پیش کیا جائے تو حاکم قتل کا حکم دے اور توبہ نہ کرائے- امام باقر سے مروی ہے کہ اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی' اس کا ذبیحہ حرام ہو گا- اور تین بار اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر پھر اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کیا جائے گا- صدوق نے کہا کہ اس سے مراد وہ مرتد ہے جو مسلمان کی اولاد نہ ہو' یعنی اس کے ماں باپ دونوں مسلمان نہ ہوں- امام جعفر صادق نے فرمایا عورت اگر مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے بلکہ اس سے سخت محنت لیں گے اور کھانے کو بقدر قوت اور پہننے کو موٹا جھوٹا دیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ اس کو دائم الحبس کریں گے)-

رِدَّةٌ - بہ کسرہ را، مرتد ہو جانا، اسلام سے پھر جانا-

رَدْعٌ - باز رکھنا، پھیر دینا، کھول دینا، ملا دینا، جماع کرنا، ٹھونکنا-

اِرْتِدَاعٌ - باز رہنا، مل جانا-

فَمَرَرْنَا بِقَوْمٍ رُدْعٍ - ہم ایسے لوگوں پر گزرے جن کے سینے کالے تھے (باقی جسم سفید تھے)-

رُدْعٌ - جمع ہے اَرْدَعُ کی، یعنی وہ بکرا جس کا سینہ سیاہ ہو اور باقی بدن سفید ہو (اہل عرب یوں کہتے ہیں کہ

تَيْسٌ اَرْدَعُ اور شَاةٌ رَدْعَاءُ - یعنی اردع بکرا اور ردحاء بکری-

رَمَيْتُ ظَبْيًا فَاَصَبْتُ خُشَشَاءَهُ فَرَكِبَ رَدْعَهٗ فَمَاتَ - (ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا) میں نے ایک ہرن کو تیر مارا اس کی کنپٹی میں لگا وہ اوندھی گری اور گردن ٹوٹ کر مرگئی (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "وہ اپنے خون پر سوار ہوگئی" یعنی اس کا خون بہنے لگا - وہ اسی خون پر گری اس میں لت پت ہوگئی)-

رَدْعٌ - اصل میں زعفران کو کہتے ہیں، یہاں اس سے مراد خون ہے، کیونکہ وہ بھی زعفران کے مشابہ ہوتا ہے، بعض نے کہا رَدْعٌ سے مجازاً گردن کو مراد لیا-

لَمْ يُنْهَ عَنِ الْاَرْدِيَةِ اِلَّا عَنِ الْمُزَعْفَرَةِ الَّتِيْ تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ - کسی چادر کے اوڑھنے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس چادر سے جس میں زعفران کا ایسا رنگ ہو جو جسم پر بھی اپنا رنگ جھاڑے (یعنی بالکل زعفران میں لت پت ہو کر اس کے اوڑھنے سے جسم پر بھی رنگ آ جائے)-

كُفِّنَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ اَحَدُ هَابِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک کپڑے میں کچھ زعفران لتھڑی تھی (یعنی خوشبو کے لیے لگا دی گئی تھی، نہ یہ کہ سارا کپڑا زعفران میں رنگا گیا تھا)-

وَرَدِعَ لَهَا رَدْعَةً - اس کا رنگ بدل گیا زرد ہوگیا-

وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ - عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑے یا جسم پر زعفران کا رنگ تھا (آنحضرت نے ان کو منع نہیں فرمایا، کیونکہ وہ قلیل ہوگا، جو دلہن کے کپڑوں سے ان کے لباس اور جسم پر لگ گیا ہوگا - بعض نے کہا مردوں کو زعفرانی رنگ سے جو منع فرمایا، اس حکم سے نوشاہ یعنی دولہا مستثنیٰ ہے اور اس کے لیے زعفرانی رنگ کا استعمال جائز ہے - کذا قال البغوی وکذا فی مجمع البحار)-

مترجم کہتا ہے جب یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے تو اب اس میں سختی سے انکار کرنا اور اس دولہا کو جو شادی میں زردی کا استعمال کرے فاسق یا فاجر قرار دینا، نری سفاہت اور نادانی ہے-

اَلْمُحْرِمَةُ لَا تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَاتِ اِلَّا صِبْغًا لَّا يَرْدَعُ - جو عورت احرام باندھے ہو، وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر ایسا رنگ جو نشان نہ دے (یعنی اس کا دھبہ نہ پڑے پختہ رنگ ہونا چاہیے)-

ثَوْبٌ رَدِيْعٌ يَا مَرْدُوْعٌ - جس کپڑے میں خوشبو کا اثر ہو-

رَكِبَ الْبَعِيْرُ رَدْعَهٗ - اونٹ گر کر اپنی گردن پر سوار ہو گیا (اس کی گردن مڑ کر پیٹ کے نیچے دب گئی)-

اَلدُّنْيَا رَدْعٌ مَّشْرَبُهَا - دنیا کا پانی کیچڑ ہے (یہ رِدَاعَةٌ سے ہے، بہ معنی کیچڑ یعنی دنیا کی کوئی مسرت رنج سے اور کوئی راحت مشقت سے خالی نہیں - اس کا پانی صاف نہیں بلکہ اس میں رنج کی کیچڑ ملی ہوئی ہے)-

رَدْغَةٌ يا رَدَغَةٌ - سخت کیچڑ، اس کی جمع رَدْغٌ اور رِدَاغٌ ہے-

مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَالَيْسَ فِيْهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِيْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ - جو شخص مسلمان کا ایک عیب بیان کرے جو اس میں نہ ہو (بلکہ اس پر افترا کرتا ہو) تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھے گا - (ایک روایت میں مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا ہے، یعنی جو شخص مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے-)

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ - جو شخص شراب پیئے (پھر توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت میں) خون اور پیپ کی کیچڑ پلائے گا (جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گی)-

خَطَبَنَا فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ - ایک کیچڑ کے دن ہم کو خطبہ

سنایا (یعنی جس دن پانی برس رہا تھا اور راستوں میں کیچڑ تھی ایک روایت میں فی یوم ردغ یا یوم ردغ ہے معنی وہی ہیں' ایک روایت میں رزغ ہے' یعنی ابر اور سردی کے دن میں)۔

صَغَتنَا ھٰذِہِ الرِّدَاغُ عَنِ الْجُمُعَةِ یاھٰذِہِ الرِّزَاغ- ہم کو جمعہ میں آنے سے ایک کیچڑ نے روک دیا۔

اِذَا کُنتُم فِی الرِّدَاغِ اَوِالثَّلجِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَوْمِئُوْ اِیْمَاءً- جب تم کیچڑ میں گر جاؤ (کہیں خشکی اور صاف جگہ نہ ملے) یا برف میں اور نماز کا وقت آ جائے (اور ایسی صورت میں سجدہ نہ ہو سکے) تو اشارہ سے نماز پڑھ لو (اور سجدے کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ جھک کر اس کو ادا کرلو)۔

حَتّٰی وَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی مَرَادِغِہٖ- (میں مصعب بن زبیر سے) اتنا نزدیک ہوا کہ میرا ہاتھ ان کے سینہ پر پڑا۔

مَرَادِغ- جمع ہے مَرْدَغَۃٌ کی' یعنی وہ حصہ جسم جو گردن سے لے کر ہنسلی تک ہے (بعض نے کہا سینہ کا گوشت)۔

رَدْف- پیروی کرنا یا پیچھے جانا ایک سواری پر۔

رِدْف یا رَدِیْف- جو کسی کے پیچھے ایک سواری پر سوار ہو۔

تَرَادُف- دو الفاظ کا باہمی مترادف اور ہم معنی ہونا- یا دو مردوں کا ایک دوسرے کی رشتہ دار عورتوں سے نکاح کرنا۔

مُرَادِف- وہ لفظ جو دوسرے لفظ کا ہم معنی ہو۔

اِنَّ مُعَاوِیَۃَ سَأَلَہٗ اَنْ یُّرْدِفَہٗ' وَقَدْ صَحِبَہٗ' فِیْ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَسْتَ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْکِ- معاویہؓ نے وائل بن حجرؓ سے کہا (جو حضر موت کے شاہی خاندان میں سے تھے) جو ایک سفر میں ان کے ساتھ تھے' مجھ کو اپنی سواری پر بٹھا لو! (خواصی میں سوار کرلو) انھوں نے کہا تم بادشاہوں کے خواصوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے رِدْف کی یعنی وہ شخص جو بادشاہ کا وزیر ہو اور اس کی داہنی طرف بیٹھے اور جب بادشاہ سوار ہو تو وہ خواصی میں رہے اور جب بادشاہ جنگ کے لئے روانہ ہو تو ریاست میں اس کا قائم مقام رہے- ان اختیارات کے رکھنے والے کو وزیر کہتے ہیں یا دیوان یا مدار المہام-)

مترجم کہتا ہے' معاویہ کا حال اور ان کی زندگی میں عبرآ زمود ذہنوں کے لئے قدرت خداوندی کے نمونے ہیں- آنحضرت کے زمانے میں ایک عورت نے ان سے نکاح کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا وہ مفلس اور نادار ہے- اور وائل نے ان کے بارے میں کہا کہ تم بادشاہوں کی خواصی میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو- بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اسی معاویہ کو اتنی بڑی بادشاہت دی کہ بخارا سے لے کر قیروان تک اور یمن سے لے کر قسطنطنیہ تک ان کی حکومت تھی- اقالیم حجاز اور یمن اور شام اور عراق اور مصر اور مغرب میں علاقہ ساحل روم اور الجزائر اور آرمینیہ اور آذر بیجان اور روم اور فارس اور خراسان اور ایلیا اور ماوراء النہر حدود ہند تک ان کے زیر نگیں تھے- سبحان اللہ جلت قدرتہ)

فَاَمَدَّھُمُ اللّٰہُ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ- اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتوں سے جو ایک کے پیچھے ایک آ رہے تھے ان کی مدد کی-

عَلٰی اَکْتَفِھَا اَمْثَالُ النَّوَاجِذِ شَحْمًا تَدْعُوْنَہٗ' اَلتُّمُ الرَّوَادِفَ- ان کے کندھوں پر چربی کے تھکے تھے' جن کو تم روادف کہتے ہو-

اَرْدَفَ الْفَضْلَ- آپ نے فضل ابن عباس کو اپنے پیچھے سوار کرلیا-

وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ- اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کی خواصی میں بیٹھے تھے-

مُرْدِفُ اَبَابَکْرٍ- آپ حضرت ابوبکر کو ایک ہی اونٹ پر اپنے ساتھ سوار کئے ہوئے آ رہے تھے یا دوسرے اونٹ پر مگر ان کا اونٹ آپ کے اونٹ کے پیچھے تھا-

کُنْتُ رِدْفَہٗ- میں آپ کے پیچھے سوار تھا-

وَمَعَ النَّبِیِّ ﷺ صَفِیَّۃُ مُرْدِفُھَا عَلَی الرَّاحِلَۃِ- آنحضرت کے ساتھ صفیہ تھیں' آپ ان کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھائے ہوئے تھے-

رَدِفَہُ اللّٰہُ بِمُلْکٍ- اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی عطا فرمائی-

رِدْف- سرین-

رِدْفَانِ- رات دن-

رَدْمٌ - بند کرنا - گوز لگانا - ہمیشہ ہونا - پھر ہرا ہو جانا - بہنا -

تَرْدِيْمٌ - پیوند لگانا' مہربانی کرنا -

اِرْدَام - ہمیشہ ہونا -

تَرَدُّم - پیوند لگانا -

رَدْمٌ - آڑ روک سد -

رَدِيْمٌ - پرانا کپڑا -

اَرْدَم - ملاح -

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ - یا جوج اور ماجوج کی سد میں سے (جو ذوالقرنین نے ان کے روکنے کے لئے بنائی تھی) آج اتنا کھل گیا (آپ نے نوے کا اشارہ کر کے بتلایا' وہ یہ ہے کہ کلمہ کی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھے اور حلقہ بنائے اس طرح سے کہ درمیان میں بہت تھوڑا جوف رہے - طیبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا جوج ماجوج کے حملہ کا زمانہ جو وہ عربوں پر کریں گے نزدیک آ چکا ہے' یہ حملہ دجال کے نکلنے کے بعد ہوگا - بعض نے رِدْمٌ بہ کسرۂ را روایت کیا ہے - کرمانی نے کہا عرب کی تخصیص اس لئے کی کہ ان کے شر اور فساد کا زیادہ تر اثر ممالک عرب ہوگا - بعض نے کہا کہ ''یاجوج'' ترک لوگ ہیں تاتاری (یعنی ہلاکوں خاں کے ساتھی) جنھوں نے امیرالمومنین معتصم باللہ کو قتل کیا اور خلافت اسلامی کا نام دنیا سے اٹھا دیا' بغداد کو لوٹ کر تباہ و تاراج کیا - بعض نے کہا ''ماجوج'' سے مراد روس ہے اور ''یاجوج'' تاتاری ترک - بعض نے کہا یاجوج سے مراد انگریز ہیں اور ماجوج' روس - اخیر زمانہ میں انہی دونوں قوموں کا غلبہ ہوگا - واللہ اعلم)

كَانَتِ الْعَرَبُ تَحُجُّ الْبَيْتَ وَكَانَ رَدْمًا - اہل عرب خانہ کعبہ کا حج کرتے تھے' حالانکہ اس کی دیواریں گر گئی تھیں (پرانا بوسیدہ ہو گیا تھا) یہ تردم الثوب سے ماخوذ ہے' یعنی کپڑا پرانا بوسیدہ ہو گیا -

اِذَا انْتَهَيْتَ اِلَى الرَّدْمِ - جب تو بند پر پہنچے (یعنی اس آڑ پر جو سیلاب کے پانی کو روکنے کے لئے مکہ میں لگائی گئی تھی) -

رَدْهٌ - چھینک مارنا' بڑائی کرنا' سردار بننا -

شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ - واللہ یہ خارجیوں کا رئیس رو بہ کا شیطان ہے اس کو بجیلہ قبیلہ کا ایک شخص اتار لائے گا -

رَدْهَةٌ - پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے (بعض نے کہا ٹیلہ کی چوٹی) -

وَاَمَّا شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ فَقَدْ كُفِيْتُهٗ بِصَيْحَةٍ سَمِعْتُ لَهَا وَجِيْبَ قَلْبِهٖ - یہ ٹیلے کا شیطان (معاویہ) اس سے تو میں ایک چنگھاڑ کی وجہ سے بچا دیا گیا' اس چنگھاڑ سے میں نے اس کے دل کی تڑپ اور بے قراری سنی (جب جنگ میں ناکامی ہوئی اور شکست تو پنچایت کرانے لگا - یہ حضرت علیؓ نے فرمایا) -

رَدْيٌ یا رَدَيَانٌ - دوڑنا ایک پاؤں اٹھا کر کودنا - توڑنا - زیادہ ہونا - مارا جانا - گرنا - ہلاک ہونا - (اس کا مصدر رَدًى ہے -)

اِرْدَاءٌ - ہلاک کرنا' گرانا -

قَالَ فِيْ بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ ذَكِّهٖ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ - اونٹ اگر کنوئیں (یا گڑھے) میں گر جائے (اس کا نحر نہ ہو سکے) تو جہاں ممکن ہو زخم مار کر اس کو ذبح کر دے (تاکہ اس کا گوشت حلال ہو جائے' ورنہ اگر یونہی گر کر مر جائے گا' تو مردار ہوگا وہ حرام ہے) -

مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ - جو شخص اپنے اہل قوم کی ناحق پر مدد کرے (یعنی اہل قوم یا قبیلہ حق اور انصاف کی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں مگر پھر بھی برادری کی لاج سے ان ہی کا ساتھ دیا جائے) اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں یا گڑھے میں گر گیا ہو اب اس کو دم پکڑ کر نکالیں (بھلا دم پکڑنے سے کہیں اونٹ نکلتا ہے - مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص گمراہی کے گڑھے میں گر گیا اب اس کا نکلنا دشوار ہے -

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تُرْدِيْهِ بُعْدَ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - آدمی اللہ کو ناراض کرنے کی کوئی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جو اس کو اتنا نیچے گرا دیتی ہے جتنی نیچے زمین ہے آسمان سے -

بِجَاوَاءَ تَرْدِيْ حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ - جاوا میں اس کے

دونوں جانب سوار دوڑ رہے ہیں۔

فَرَدَیْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ- میں نے ان کو پتھروں سے مارا۔

مِرْدٰی اور مِرْدَاةٌ- پتھر یا بھاری پتھر۔

مَنْ رَدَاهُ- اس کو کس نے مارا یا جو کوئی اس کو مارے۔

مَنْ اَرَادَ الْبَقَاءَ وَلَا بَقَاءَ فَلْيُخَفِّفِ الرِّدَاءَ قِيْلَ وَمَاخِفَّةُ الرِّدَاءِ قَالَ قِلَّةُ الدَّيْنِ- جو شخص قائم رہنا چاہے (یعنی اپنی عزت اور آبرو بچانا) حالانکہ دنیا میں کسی چیز کو قیام نہیں (سب چیزوں کو فنا اور تغیر ہے بجز خدا کے) وہ اپنی چادر ہلکی رکھے ! لوگوں نے پوچھا چادر ہلکی رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا قرض کا کم ہونا (قرض داری بڑا بھاری بوجھ ہے جو آدمی کو مالی حیثیت سے ڈھانپ لیتا اور دبا لیتا ہے' مسلط ہو جاتا ہے تو کاروبار میں اعتدال باقی نہیں رہتا - اس کو مجازاً چادر کہا' جس طرح چادر ڈھانپ لیتی ہے)۔

رِدَاءٌ- تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ- تلواروں کو اپنی چادر بناؤ (ہر وقت لٹکاتے رہو)۔

نِعْمَ الرِّدَاءُ الْقَوْسُ- کمان بھی کیا عمدہ چادر ہے۔

دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ- ام سلیم نے اس کھانے کو میرے کپڑے میں چھپا دیا' کچھ حصہ اسی کپڑے کا مجھ کو اڑھا دیا (اس کی چادر کر دی)۔

رِدَاءٌ- وہ کپڑا جو جسم کے اوپر کا حصہ چھپائے۔

مَابَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّتِهٖ- اس بہشت میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کوئی آڑ نہ ہو گی مگر بزرگی اور عظمت کی چادر جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہو گی (وہی اس کے دیدار سے مانع ہو گی جب وہ چاہے گا تو اس چادر کو اٹھا دے گا اور بہشتی لوگوں کو اس کا دیدار حاصل ہو گا)۔

فَجَعَلْتُ اَرْدِيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ- میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کئے (ایک روایت میں اُرَدِّيْهِمْ ہے یعنی پتھر مار کر ان کو اونٹوں پر سے اتارنا اور گرانا شروع کیا)

فَتَرَدّٰى فِيْ قَبْرِهٖ اَوْفِي النَّارِ- وہ اپنی قبر یا دوزخ میں گر گیا۔

تَرَدَّتْ مِنْ جَبَلٍ اَوْفِيْ بِئْرٍ فَمَاتَتْ- پہاڑ سے گری یا کنوئیں میں گری اور مر گئی۔

وَنَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِلَكَ صَدَقَةٌ- اگر تو ایسے شخص کی مدد کرے جس کی بصارت خراب ہو (نابینا ہو یا اس کی بینائی میں ضعف ہو) تو تجھ کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ- بزرگی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے (تو بزرگی اور عظمت میں کوئی میرا ساجھی نہیں ہو سکتا' جیسے لباس میں کوئی شریک نہیں ہوتا)۔

اَلْعِزُّ رِدَاءُ اللّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ اِزَارُهٗ- عزت اللہ کی چادر ہے اور بزرگی اس کی ازار ہے۔

اِنَّ اَرْدِيَةَ الْغُزَاةِ لَسُيُوْفُهُمْ- مجاہدین کی چادریں تلواریں ہیں۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَوَى الْمُرْدِيْ- میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس خواہش سے جو ہلاک کرنے والی ہے (معاذ اللہ یہ خواہش ہی تو ایسی بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے ایک خواہش دوسری غصہ یہ دونوں شیطان کے ہتھیار ہیں وہ انہی دونوں سے آدمی کو نچاتا ہے اور بگاڑ اور بربادی میں مبتلا کر دیتا ہے' ہم دوسروں کو ملامت کریں- سچی بات تو یہ ہے کہ ساٹھ برس کی عمر ہو گئی اور اب تک خواہش نفس اور غصہ وجذبات پر ہم قابو نہ پا سکے- یا اللہ ان دونوں پر ہم کو غلبہ دے' تیری مدد کے بغیر ہم کو کوئی امید نہیں کہ ہم ان پر غالب ہوں گے)۔

عَشَاءُ اللَّيْلِ لِعَيْنِكَ رَدِيٌّ- رات کا کھانا آنکھ کو ضرر کرتا ہے۔

رَدُأَ- خراب ہوا۔

يَرْدُءُ- خراب ہوتا ہے۔

رِدَاءَةً- خراب ہونا۔

رَدِيٌّ- خراب۔

باب الراء مع الذال

رَذَاذٌ- خفیف بارش یا ہلکی جھڑی-

مَا اَصَابَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ یَوْمَ بَدْرٍ اِلَّا رَذَاذٌ لَبَّدَلَهُمُ الْاَرْضَ - آنحضرت کے صحابہ پر بدر کے دن خفیف بارش ہوئی' جس نے زمین کو جمادیا (گردوغبار نہ رہا)-

رَذَاذٌ- تھوڑے سے مال کو بھی کہتے ہیں-

رَذْلٌ- ذلیل کرنا-

رَذِیْلٌ- کمینہ' خوار-

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خراب عمر تک جینے سے (یعنی سخت بڑھاپے سے جس میں ہوش وحواس نہ رہیں- یہ عموماً پچھتر سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے یا اسی برس کے بعد یا نوے برس کے بعد' درحقیقت اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے' میں نے خود اپنی آنکھوں سے بعض کو دیکھا جن کی عمریں سوسال کے قریب ہوں گی کہ ان کے ہوش وحواس بدستور اور بصارت وسماعت قائم تھی- علی الخصوص علمائے حدیث جن کی عمریں اکثر دراز ہوتی ہیں اور حدیث شریف کی برکت سے وہ اخیر عمر تک باہوش اور باحواس رہتے ہیں- مولانا نذیر حسین صاحب نوراللہ مرقدہ سو کے قریب پہنچے تھے اور مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہ سو برس سے متجاوز ہوگئے تھے' ہمارے شیخ معظم مولانا حسین بن محسن انصاری سو سال سے بھی متجاوز ہوگئے ہیں اور ابھی تک حدیث شریف کی تدریس جاری ہے- مولانا حسن الزماں محمد صاحب اسی سال سے متجاوز ہوگئے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے-)

اَرْذَلٌ- کمینہ اور ہر خراب چیز (اس کی جمع اراذل ہے)-

رَذْمٌ- بھر کر بہہ جانا-

اِرْذَامٌ- بڑھ جانا-

رَذَمٌ- متفرق گروہ-

فِیْ قُدُوْرٍ رَذِمَةٍ- بھرک بہتی ہوئی ہانڈیوں میں-

جَفْنَةٌ رَذُوْمٌ- بہتا پیالہ (اس کی جمع جِفَانٌ رُذُمٌ ہے)-

لَادَقَّ وَلَا رَذْمَ وَلَا زَلْزَلَةَ- (ناپتے وقت) نہ تو ٹھونکنا دبانا چاہئے' نہ اتنا کہ پیمانہ کے اوپر چڑھ جائے اور نہ ہلانا (چاہئے)-

رَذِیٌّ- بیمار' ناتوان-

رَذَاوَةٌ- بیماری' ضعف' ناتوانی-

وَلَا یُعْطِی الرَّذِیَّةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَةَ کمزور اور خراب جانور زکوٰۃ میں نہ دے-

فَقَاءَ ہُ الْحُوْتُ رَذِیًّا- مچھلی نے حضرت یونس کو نگل لیا وہ ناتوان ہورہے تھے-

وَارْذَوُ الفَرَسَیْنِ فَاَخَذْتُهُمَا- دو گھوڑوں کو دبلا (ناکارہ) سمجھ کر انھوں نے چھوڑ دیا تھا- میں نے ان کو پکڑ لیا- (ایک روایت میں وَاَرْدَوْا ہے دال مہملہ سے یعنی ان کو خراب اور ماندہ کرکے چھوڑ گئے تھے)-

باب الراء مع الزاء

رُزْءٌ- کسی سے کچھ لے کر اس کا مال گھٹانا (اہل عرب کہتے ہیں:

مَارَزَأْہُ زِبَالًا- اس نے تو اس کا مال اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چیونٹی اپنے منہ سے اٹھاتی ہے)-

فَلَمْ یَرْزَ أْنِیْ شَیْئًا- اس نے مجھ سے کچھ نہیں لیا (میرا مال ذرا بھی اس نے لے کر کم نہیں کیا)-

اَتَعْلَمِیْنَ مَارَزَأْنَا مِنْ مَّاءِ کِ شَیْئًا تو جانتی ہے ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا (جتنا تھا اتنا ہی ہے) وَأَجِدُ نَجْوِیْ اَکْثَرَ مِنْ رُزْئِیْ- میں دیکھتا ہوں کہ جو کھانا میں کھاتا ہوں' اس سے زیادہ پاخانہ پھرتا ہوں-

اِنَّمَا نُهِیْنَا عَنِ الشِّعْرِ اِذَا اُبِنَتْ فِیْهِ النِّسَاءُ وَتُرُوْزِئَتْ فِیْهِ الْاَمْوَالُ- ہم کو اس شعر سے ممانعت ہوئی جس میں عورتوں کی تعریف ہو (عیاشی اور فحش کی اس میں ترغیب ہو) اور جس کی وجہ سے لوگوں کے مال گھٹائے جائیں (یعنی ہجو کے ڈر سے شاعروں کو دیں- یا عیش کوشی اور خواہشات کی تسکین کے لئے اسراف کرنے لگیں)-

لَوْلَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَارَزَیْنَاکَ عِقَالًا- اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کو عمل کا باطل

(بے کار) کردینا پسند نہیں تو ہم تیری ایک رسی بھی (جس سے اونٹ کا پاؤں باندھتے ہیں) کم نہ کرتے (تجھ سے کچھ نہ لیتے)۔

اِنْ اُرْزَأْ اِبْنِیْ فَلَمْ اُرْزَأْ حَیَائِیْ۔ اگر مجھ پر بیٹے کی مصیبت آن پڑے تو میری شرم وحیا تو کہیں نہیں گئی (یعنی بیٹے کی جان کا نقصان ہوا تو خیر، میری شرم وحیا کا نقصان تو نہیں ہوسکتا)۔

رُزْءٌ۔ اپنے عزیز یا دوست کے جاتے رہنے کی مصیبت۔

رُزْءُ الْحُسَیْنِ۔ امام حسین کی شہادت کی مصیبت (جو قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گی، اسی طرح آں حضرت کی وفات سے اذیت ہے)۔

فَنَحْنُ وَفْدُ التَّهْنِئَةِ لَا وَفْدُ الْمَرْزِئَةِ۔ ہم تو خوشی کا پیام لے کر آئے ہیں نہ کہ رنج اور مصیبت کا۔

فَالرَّزِیَّةُ یَا فَالرَّزِیْئَةُ کُلُّ الرَّزِیَّةِ یَا کُلُّ الرَّازِئَةِ مَاحَالَ بَیْنَ اَنْ یَّکْتُبَ۔ مصیبت ہے پوری مصیبت جس نے آنحضرت کو (مرض موت میں) لکھنے نہ دیا (اگر کتاب لکھ جاتے تو اتنا اختلاف امت میں کیوں پیدا ہوتا۔ مگر مشیت الٰہی یہی تھی کہ کتاب نہ لکھی جائے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ سخت مصیبت ہے کہ آپ کتابت نہ کرا سکے)۔

(لوگوں نے غل غپاڑہ مچایا تو آپ نے فرمایا چلو اٹھو پیغمبر کے پاس ناسازی طبع کی صورت میں ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے)۔

مَنْ صَبَرَ عَلَی الرَّزِیَّةِ یُعَوِّضُهُ اللّٰهُ۔ جو شخص میت پر صبر کرے اللہ اس کو (بہتر) بدلہ دے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزَّأٌ۔ مسلمان پر بلا اور مصیبت آتی ہے، (جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے اور آخرت میں اس کے درجے بڑھتے ہیں)۔

لَا اَرْزَأُ بَعْدَکَ اَحَدًا۔ اب میں آپ کے بعد کسی کا مال کم نہیں کروں گا (کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ یہ حکیم بن حزام نے آنحضرت سے کہا تھا)۔

رَزْبٌ۔ کسی سے چمٹ جانا، اس کو نہ چھوڑنا۔

اِرْزَبٌّ۔ بونا، موٹا، سخت، فرج۔

فَاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ یَضْرِبُهُ بِمِرْزَبَةٍ یَا بِمِرْزَبَّةٍ فَیَغِیْبُ فِی الْاَرْضِ۔ ایک کالا آدمی اس کو لوہے کے گرز (سبل) سے مارتا ہے (یا ہتھوڑے سے) وہ زمین میں گھس جاتا ہے (ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کے زور سے وہ زمین میں دھنس کر غائب ہوجاتا ہے)۔

وَبِیَدِهٖ مِرْزَبَةٌ۔ اس کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہے۔

اِرْزَبَّةٌ۔ ہنوڑا (محیط میں ہے کہ مرزبۃ اور ارزبۃ لوہے کی لکڑی یعنی گرز یا سبَل (کلند)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الْاِرْزَبَّةِ لَا یُصِیْبُهُ شَیْءٌ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمَوْتُ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے لوہے کی چھڑی اس پر (دنیا کی) کوئی آفت نہیں آتی یہاں تک کہ مرجاتا ہے (دنیا میں اس کو آرام ہے سہولت میں رہتا ہے کیونکہ آخرت کا عذاب اس کے لئے تیار ہے)۔

فَیَضْرِبَانِ یَافُوْخَهٗ بِمِرْزَبَةٍ۔ پھر قبر کے فرشتے اس کی چندیا پر لوہے کے گرز سے ایسی مار لگاتے ہیں جس سے تمام خدا کی مخلوق ڈر جاتی ہے بجز جن اور انس کے)۔

مَرْذَبَانٌ یا مُرْزُبَانٌ۔ رئیس، سردار، افسر، بہادر سوار۔

یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ۔ وہ اپنے ایک رئیس کو سجدہ کر رہے تھے (یہ دیکھ کر میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا، یہ معاذؓ نے آنحضرت سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو)۔

رَزٌّ۔ زمین میں انڈے دینے کے لیے گھسنا، لگانا، جمانا، گھونسا مارنا۔

تَرْزِیْزٌ۔ صیقل کرنا، بچھانا۔

اِرْتِزَازٌ۔ جمنا، رکنا۔

رَزَازٌ۔ رانگا۔

رُزٌّ۔ چاول۔

رِزٌّ۔ دور کی آواز۔ گرج کڑک، پیٹ کی آواز۔

رَزَّازٌ۔ چاول بیچنے والا۔

مَنْ وَجَدَ فِیْ بَطْنِهٖ رِزًّا فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّأْ۔ جو شخص اپنے پیٹ میں کڑکڑ کی آواز سنے وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کرے (بعض نے کہا اس کا ترجمہ یوں ہے "جو شخص گوز کا زور پائے (وہ نکلنا چاہتا ہو) تو یہ حکم استحبابًا ہوگا نہ وجوبًا" کیونکہ جب تک گوز باہر نہ نکلے وضو نہیں جاتا۔ بعض نے کہا حدیث میں اتنی عبارت

محذوف ہے (وہ ہوا باہر نکال دے) کیونکہ پیشاب پاخانہ کو روکنا منع ہے اور جب ہوا نکال دے یا پاخانہ پھر لے تو پھر وضو کرے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث حضرت علیؓ سے موقوفا مروی ہے اور طبرانی نے اس کو مرفوعا ابن عمرؓ سے روایت کیا)۔

اِنْ سُئِلَ اِرْتَزَّ۔ اگر اس سے کوئی سوال کرے (کچھ مانگے) تو جم کر رہ جائے (شرمندہ ہو کر ٹھہر جائے مگر کچھ دے نہیں' یہ صفت بخیل کی ہے۔ ایک روایت میں اَرَزَ ہے معنی وہی ہیں)۔

لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الرُّعَافُ وَ رَزٌّ فِیْ الْبَطْنِ۔ نماز نکسیر پھوٹنے سے یا پیٹ میں قراقر ہونے سے نہیں ٹوٹتی۔

وَاَرَزِّفِیْھَا اَوْتَادًا۔ اس میں میخیں گاڑیں (یعنی زمین میں پہاڑوں کی میخیں)۔

اَنْتَ یَا عَلِیّ رِزُّ الْاَرْضِ۔ اے علی! تم زمین کی آبادی ہو۔

رَزَغ۔ کیچڑ (جیسے رَزَغَۃٌ ہے) (محیط میں ہے کہ رَزَغٌ اور رِزَاغٌ جمع ہے رَزَغَۃٌ کی)۔

اَمَا جَمَّعْتَ فَقَالَ مَنَعَنَا ھٰذَا الرَّزَغُ۔ تم نے جمعہ پڑھا عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا (نہیں) ہم کو اس کیچڑ نے روک دیا۔ (جمعہ کے لئے مسجد میں آنے سے)۔

اَرْزَغَتِ السَّمَاءُ فَھِیَ مُرْزِغَۃٌ۔ بارش نے کیچڑ کر دی۔

خَطَبَنَا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ رَزَغٍ۔ کیچڑ اور پانی کے دن ہم کو خطبہ دیا (سنایا)۔

اِنْ لَّمْ تُرْزِغِ الْاَمْطَارُ غَیْثًا۔ اگر بارشوں نے کیچڑ نہیں کی۔

اَرْزَغَ فُلَانٌ فِیْ فُلَانٍ۔ فلاں (شخص نے فلاں کو برا کہا (اس کو ستایا' حقیر جانا یا ناتواں سمجھا)۔

اِسْتَرْزَغَہٗ۔ اس کو ضعیف سمجھا۔

رَزْق۔ روزی دینا' شکر کرنا۔

رِزْق۔ روزی' فائدہ کی چیز' سپاہی کا ماہانہ یا روزانہ' بارش' شکر۔

رَزَّاق۔ ایک نام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے' کیونکہ اسی نے رزق پیدا کیا اور اپنے بندوں کو پہنچایا (نہایہ میں ہے کہ رزق دو طرح کے ہیں' ایک تو ظاہری یعنی خوراک' دوسرے باطنی یعنی علوم وفنون وکمالات)۔

اُکْسُھَا رَازِقِیَّیْنِ یا رَازِقِیَّتَیْنِ۔ اس کو دو رازقیہ پہننے کو دو (وہ کتان کا سفید کپڑا ہے)۔

رَازِقِیٌّ۔ ہر چیز میں خراب اور کمزور۔

مَرْزُوْق۔ صاحب نصیحت۔ بختاور۔ دولت مند۔

ھُمْ رِزْقُ عِیَالِکُمْ۔ یہ ذمی کافر تمہارے بال بچوں کی روزی ہیں (ان سے جزیہ وصول ہوتا ہے وہ تمہارے بال بچے کھاتے ہیں)۔

رُزِقْتُ حُبَّھَا۔ میں خدیجہ کی محبت دیا گیا۔

شَھْرُ رَمَضَانَ کَانَ یُسَمّٰی عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْمَرْزُوْقَ۔ رمضان کے مہینے کو آنحضرت کے زمانے میں مرزوق کہا کرتے تھے (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بہت رزق دیتا ہے)

فَلَا اَرَانِیْ اُرْزَقُ اِلَّا مِنْ دَفِّیْ۔ میں سمجھتا ہوں میری روزی تو باجہ بجانے میں ہے (تو آپ مجھ کو گانے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ عمر بن قرہ نے آنحضرت سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا حرام رزق حاصل کرنا اختیار کیا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اشاعرہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ حرام رزق بھی ہے اور ان کی اس سند پر معتزلہ طعن کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک حرام رزق نہیں ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ اشاعرہ کی دلیل فقط یہی حدیث نہیں ہے بلکہ آیت ہے قرآن کی تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اللہ تعالیٰ نے شراب کو رزق فرمایا' حالانکہ وہ حرام ہے۔ اور فرمایا وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ پس اگر کسی شخص نے تمام عمر حرام کھایا تو کیا اس کو رزق نہیں ملا؟ تو اس آیت کے خلاف ہوا اور معتزلہ نے جس حدیث سے دلیل لی ہے وہ یہ ہے کہ **ان اللہ قسم الا رزاق بین خلقه حلالا ولم یقسمها حراما**۔ اس حدیث کی صحت کا حال معلوم نہیں ہوا' بہرحال اشاعرہ کا مذہب صحیح اور قوی ہے اور صاحب مجمع البحرین کا یہ کہنا کہ اس بات میں احادیث متعارض ہیں صحیح نہیں ہے۔

وَاجْعَلْنِیْ فِیْ الْاَحْیَاءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ۔ مجھ کو ان زندوں میں کر جن کو بہشت میں روزی دی جاتی ہے (یعنی شہیدوں میں' جن

کے متعلق اللہ نے فرمایا' بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ)

رَزْمٌ-مرجانا' پکڑنا' غالب ہونا' بیٹھ جانا' جمنا' دیر تک رہنا' اکٹھا کرنا-

تَرْزِیْمٌ-باندھنا' جمع کرنا-

مُرَازَمَةٌ-مدت تک رہنا' ہر روز کھانا' بدلتے جانا-

اِنَّ نَاقَتَهٗ تَلَحْلَحَتْ وَاَرْزَمَتْ-اس کی اونٹنی ٹھہر گئی' (اڑ گئی) آواز کرنے لگی-

اِرْزَامٌ-وہ آواز جس میں منہ نہ کھلے-

عَلٰی نَاقَةٍ لَهٗ رَازِمٍ-ایک دبلی اونٹنی پر جو چل نہیں سکتی تھی-

تَرَکْتُ الْمُخَّ رِزَامًا- میں نے مغز والے جانوروں کو (موٹے تازے اور فربہ جانوروں کو) دبلا کر کے چھوڑ دیا-

رِزَامٌ-جمع ہے رَازِمٌ کی (کذافی النہایۃ)

مگر محیط میں ہے کہ رَازِمٌ کی جمع رُزَّمٌ آتی ہے-

اِذَا اَکَلْتُمْ فَرَازِمُوْا جب تم کھانا کھاؤ تو خدا کا شکر کرتے جاؤ (ہر لقمہ پر الحمد للہ کہتے جاؤ (بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ سے مراد ہے کہ نرم غذا کے ساتھ سخت غذا اور مزے دار کے ساتھ بدمزہ کھاتے جاؤ-تاکہ ہر ایک قسم کی غذا کی عادت رہے اور مزے دار غذاؤں کی خو نہ ہو جائے' دوسرے جب ہمیشہ بامزہ غذا کھاؤ گے تو اس کی لذت کا احساس مفقود ہو جائے گا اور بے مزہ کے بعد لذیذ اشیاء میں تازہ لطف آتا ہے-بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ یہ ہے کہ ہر بار غذا اور کھانوں کو بدلتے رہو مثلاً کسی دن گوشت کھایا' کسی دن دودھ' کسی دن کھجور' کسی دن روٹی ترکاری وغیرہ' اہل عرب کہتے ہیں-

رَازَمَتِ الْاِبِلُ-جب اونٹ ایک دن میٹھا چارہ چرے دوسرے دن کھٹا-

اَمَرَ بِغَرَائِرَ جُعِلَ فِیْهِنَّ رِزَمٌ مِّنْ دَقِیْقٍ-آپ نے حکم دیا' غراروں میں آٹے کے رزمے رکھ دیئے گئے (غرارہ اس تھیلے گٹھرے اور بوری کو کہتے ہیں جس میں گھاس وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں)-

رِزْمَةٌ-کھانے کا تھیلا (بعض نے کہا کہ رزمۃ غرارہ کا تیسرا یا چوتھا حصہ ہوتا ہے-)

کَانَ مَعِیَ ثَوْبٌ وَشَیْءٌ فِیْ بَعْضِ الرِّزَمِ-میرے پاس کسی گٹھری میں کچھ نقشین کپڑا تھا-

اُتِیَ الرِّضَا بِرُزَمٍ ثِیَابًا-امام رضا علیہ السلام کے پاس کپڑوں کے گٹھے آئے-

اَرْزَمَ الرَّعْدُ-بجلی زور سے گرجنے لگی-

رَزْنٌ- کسی چیز کا وزن آزمانے کے لئے اس کو اٹھانا' اقامت کرنا-

رَزَانَةٌ-وقار اور تمکین' بوجھ' عقلمندی-

رَوْزَنَةٌ-سوکھ-

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزَنُّ بِرِیْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ-(یہ حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن ہے سنجیدہ' وقار اور تمکین والی' اس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاتی (کوئی عیب کی بات اس کی طرف منسوب نہیں کی جاتی) اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہے (ان کی غیبت نہیں کرتی' کیونکہ کسی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے)-

(میں کہتا ہوں محیط میں اس مصرعہ کو یوں نقل کیا ہے وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مَعْ لُحُوْمِ الْغَدَافِلِ-یعنی پورے موٹے تازے اونٹوں کے گوشت موجود رہتے ہوئے وہ صبح کو بھوکی اٹھتی ہے یعنی کم خوراک ہے' اس کو کھانے کی حرص نہیں ہے)-اہل عرب کہتے ہیں-

اِمْرَاَةٌ رَزَانٌ یا رَزِیْنَةٌ-سنجیدہ' متانت والی عورت (اس کی ضد چھچھوری' پیٹ کی ہلکی)-

اَرْزَنٌ-ایک سخت لکڑی کا درخت ہے اس کی لاٹھیاں بناتے ہیں-

رَزْیٌ- کسی کا احسان قبول کرنا-

اِرْزَاءٌ-آڑ طلب کرنا' پناہ چاہنا-

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزًّی-مسلمان پر مصیبت آتی ہے (یہ رَزِیَّةٌ سے ہے جس کا بیان اوپر گزرا-

باب الراء مع السين

رَسَبٌ یا رُسَبٌ- وہ تلوار جو مضروب[1] میں گھس جائے اس میں غالب ہو جائے-

رُسُوْبٌ- نیچے بیٹھ جانا اندر گھس جانا-

رَاسِبٌ- حلیم بردبار ثابت و مضبوط-

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَيْفٌ يُّقَالُ لَهُ الرَّسُوْبُ- آنحضرت کے پاس ایک تلوار تھی اس کو رسوب کہتے تھے (کیونکہ ضرب لگانے سے وہ مضروب میں گھس جاتی تھی)-

كَانَ لَهٗ سَيْفٌ سَمَّاهُ مِرْسَبًا- خالد بن ولیدؓ کے پاس ایک تلوار تھی جس کا نام انھوں نے ''مرسب'' رکھا تھا- (وہ کہتے ہیں)-

ضَرَبْتُ بِالْمِرْسَبِ رَأْسَ الْبِطْرِيْقِ-[2] میں نے بریگیڈیر میجر کے سر پر مرسب سے مارا (یعنی اپنی اسی تلوار مرسب سے)-

اِذَا طَفَتْ بِهِمُ النَّارُ اَرْسَبَتْهُمُ الْاَغْلَالُ- جب دوزخیوں کو دوزخ کی آگ اوپر اچھالے گی تو ان کے طوق وزنجیر ان کو نیچے لے جائیں گے (ان کے وزن سے وہ پھر نیچے چلے جائیں گے)-

فَرَسَبَ فِي الْمَاءِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا- وہ چالیس دن تک پانی میں ڈوبے رہے-

اَئِمَّةُ الْعَدْلِ اَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ فِي الْاَرْضِ- عادل بادشاہ اور حاکم پہاڑوں سے جو زمین کی تہہ میں رہتے ہیں زیادہ قائم رہنے والے ہیں (ان کی حکومت کوئی میٹ نہیں سکتا' کیونکہ ساری رعیت ان سے خوش اور ان کی پشت پناہ ہوتی ہے)-

رَسَحٌ- سرین یعنی چوتڑ اور ران پر گوشت کم ہونا-

اِرْسَاحٌ- دبلا کرنا-

رَسْحَاءُ- وہ عورت جس کے سرین پر گوشت کی کمی ہو-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَرْسَحَ فَهُوَ لِفُلَانٍ- اگر اس عورت کا بچہ دبلے سرین کا پیدا ہو تو وہ فلاح شخص کا نطفہ ہے-

لَا تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمُ الرُّسْحَ وَلَا الْعُمْشَ- اپنی اولاد کو بن سرین والی عورتوں کا (جن کے سرین پر گوشت نہ ہو) اسی طرح ان عورتوں کا جن کی بینائی میں فرق ہو آنکھوں سے پانی بہتا رہے دودھ مت پلاؤ' کیونکہ دودھ سے ان میں بھی خرابیاں پیدا ہوں گی)-

رَسٌّ- کھودنا' گاڑنا (جیسے رَسٌّ بچھانا' اصلاح کرنا یا فساد کرانا)-

اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسُّوْنَا الصُّلْحَ- مشرکوں نے ہم سے صلح کی تحریک کی (یعنی صلح کی خواہش ان کی طرف سے ہوئی ایک روایت میں رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ ہے- یعنی انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا- ایک روایت میں وَاسَوْنَا ہے- یعنی ہمارے ساتھ صلح کرنے پر متفق ہوئے)-

مُوَاسَاةٌ- بہ معنی موافقت-

رَسَسْتُ بَيْنَهُمْ- میں نے ان میں صلح کرادی-

بَلَغَنِيْ رَسٌّ مِّنْ خَبَرٍ- مجھ کو اس خبر کی ابتدا کچھ پہنچی تھی-

اَرُسُّهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاُحَدِّثُ بِهِ الْخَادِمَ- میں اپنے دل میں پہلے اس کو جمالیتا پھر خادم سے اس کو بیان کرتا (تا کہ خوب یاد ہو جائے)-

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ- کیا تو جھوٹی بات تراشنے والوں اور فساد کرنے والوں میں سے ہے (زمخشری نے کہا رَسٌّ کے معنی فساد کرانے کے بھی آئے ہیں)-

اِنَّ اَصْحَابَ الرَّسِّ قَوْمٌ رَسُّوْا نَبِيَّهُمْ- اصحاب الرس وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں داب دیا تھا (اس طرح اس کو مار ڈالا) (کرمانی نے کہا ''رس'' ایک کنوئیں یا گاؤں کا نام تھا- بعض نے کہا وہی **اصحاب الاخدود** ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ ''رس'' وہ کنواں جس کی بندش پتھروں سے کی گئی ہو- بعض نے کہا کچا کنواں)-

رَسِيْسٌ- جما ہوا یا سالم-

---

1. مضروب وہ چیز جس پر تلوار وغیرہ ماری جائے' خواہ کوئی آدمی ہو یا جانور-
2. فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار آدمی ہوں- طرخان وہ جس کے ماتحت پانچ ہزار آدمی ہوں-

رَسُّ الْحُمّٰی یا رَسِیْسُهَا - بخار کی ابتدا-

رَسْعٌ - چپک جانا' لٹک جانا' بچہ کے ہاتھ یا پاؤں میں پتھر یا کانچ کا نگ لٹکانا نظر بد کے دفعیہ کے لیے-

رَسَعٌ - پلکوں کا خراب ہونا-

اِنَّهٗ بَکٰی حَتّٰی رَسِعَتْ عَیْنُهٗ - وہ یہاں تک روئے کہ ان کی پلکیں چپک گئیں' آنکھ خراب ہوگئی-

تَرْسِیْعٌ بہ معنی رَسَعٌ ہے-

مُرَیْسِیْعٌ - ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے-

رَسْغٌ یا رُسُغٌ وہ جوڑ جو کلائی اور بازو یا ہتھیلی اور کلائی یا پنڈلی اور ان کے درمیان ہیں-

رَسْفٌ یا رَسِیْفٌ یا رَسَفَانٌ - اس طرح چلنا جس طرح پاؤں میں بیڑی والا چلتا ہے-

اِرْسَاف - بندھے ہوئے اونٹ کو چلانا-

اِرْتِسْفَاف - اونچا ہونا-

فَجَاءَ اَبُوْجَنْدَلٍ یَرْسُفُ فِیْ قُیُوْدِهٖ - اتنے میں ابوجندل آیا جو بیڑیاں اٹھائے ہوئے چل رہا تھا (آنحضرت نے فرمایا اَجِزْهُ لِیْ اس کو میرے لیے چھوڑ دے)-

رَسْلٌ - بھیجنا (بعض نے کہا کہ مجرد مستعمل نہیں بلکہ مزید یعنی اِرْسَالٌ بھیجنا' چھوڑ دینا-

مُرَاسَلَةٌ اور رِسَالَةٌ بھیجنا-

اِسْتِرْسَالٌ - سیدھا لٹکنا' پیغام طلب کرنا' مانوس ہونا کھل کر باتیں کرنا-

اِنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا عَلَیْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَرْسَالًا یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ - آنحضرت کی وفات کے بعد لوگوں نے گروہ در گروہ آپ کے پاس آنا شروع کیا' آپ پر نماز (جنازہ) پڑھتے تھے (یعنی مختلف جماعتیں آئیں وہ نماز پڑھتی اور چلی جاتیں) یہ رَسَلٌ'' کی جمع ہے)-

اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَاِنَّهٗ سَیُؤْتٰی بِکُمْ رَسَلًا رَسَلًا فَتُرْهَقُوْنَ عَنِّیْ - میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا' تمہارے گروہ گروہ میرے پاس لائے جائیں گے پھر تم مجھ سے نزدیک کئے جاؤ گے-

رَسَلٌ - اونٹ اور بکریوں کا منڈ' جس میں دس راس سے لے کر پچیس تک ہوں-

وَوَقِیْرٌ کَثِیْرُ الرَّسَلِ قَلِیْلُ الرِّسْلِ - اور منڈ جس کا شمار بہت ہے (اس میں جانوروں کی تعداد زیادہ) لیکن دودھ کم (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے ''اور منڈ جو چارے کے لیے بہت پھیلتا ہے (یعنی دور دور جاتا ہے قحط سالی کی وجہ سے) لیکن دودھ کم'')

اِلَّا مَنْ اَعْطٰی فِیْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا - مگر جو شخص زکوۃ دے دونوں حالتوں میں' جب اونٹ اچھے موٹے تازے ہوں اور جب دبلے سوکھے ہوں (یعنی تنگی اور فراخی دونوں موقعوں میں) (اہل عرب کہتے ہیں)-

عَلٰی رِسْلِکَ - یعنی صبر اور اطمینان سے رہ (جس طرح کہتے ہیں)-

عَلٰی هِیْنَتِکَ - یعنی استقلال اور تحمل رکھ' جلد بازی اور گھبراہٹ نہ کر (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ زکوۃ میں عمدہ سے عمدہ جانور اور متوسط جانور دونوں طرح کے دے اطمینان اور خوشی کے ساتھ) (ازہری نے کہا فِیْ رِسْلِهَا سے یہ مراد ہے کہ خوشی سے دے) (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ' جو کوئی جانوروں کی تازگی اور فربہی کی حالت میں زکوۃ ادا کرے تو اس صورت میں جانوروں کی خراب حالت کا کوئی ذکر ہی نہ ہوگا) (نہایہ میں ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ سختی اور آسانی یعنی گرانی اور ارزانی دونوں حالتوں میں زکوۃ دے کیونکہ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا دشواری اور آسانی دونوں حالتوں میں- تو دشواری قحط کا زمانہ ہے اور آسانی ارزانی کا زمانہ- مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا حق نفع و نقصان دونوں حالتوں میں ادا کرتا رہے)-

رَاَیْتُ فِیْ عَامٍ کَثُرَ فِیْهِ الرِّسْلُ الْبَیَاضُ اَکْثَرَ مِنَ السَّوَادِ ثُمَّ رَاَیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ عَامٍ کَثُرَ فِیْهِ التَّمْرُ السَّوَادَ اَکْثَرَ مِنَ الْبَیَاضِ - میں نے ایک سال میں دیکھا جس میں دودھ زیادہ تھا کہ سفیدی سیاہی سے زیادہ ہے- اس کے بعد ایک سال میں نے دیکھا جس میں کھجور بہت پیدا ہوئی تھی کہ سیاہی سفیدی سے زیادہ ہے- (سفیدی سے دودھ مراد ہے اور سیاہی

سے کھجور)۔

عَلٰی رِسْلِکُمَا - ذرا ٹھہرو صبر کرو (جلدی سے چلے نہ جاؤ یہ معلوم کر لو کہ یہ عورت کون ہے۔ آنحضرت نے یہ فرما کر ان کا ایمان بچایا' ورنہ اگر پیغمبر کے ساتھ وہ بدگمانی کا ارتکاب کر لیتے تو کافر ہو جاتے)۔

عَلٰی رِسْلِکُمْ - اسی طرح ٹھہرے رہو۔

أَنْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ - اچھی طرح اطمینان سے جا (نرمی اور بردباری کے ساتھ)۔

فَیُبَارَکُ فِی الرِّسْلِ - دودھ میں برکت ہو۔

فَیَبِیْتَانِ فِی رِسْلِهَا - وہ اپنے دودھ میں رات گزاریں۔

اَبْغِنَا رِسْلًا - ہمارے لیے دودھ تلاش کرو۔

فَتَرَسَّلَ - ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ ایک کلمہ کہا۔

کَانَ فِیْ کَلَامِهٖ تَرْسِیْلٌ - آنحضرت کے کلام میں ترسیل تھی (یعنی ترتیل وہ یہ کہ ہر ایک کلمہ آہستگی کے ساتھ اطمینان سے کہتے نہ یہ کہ جلدی جلدی بڑبڑاتے) (اہل عرب کہتے ہیں)۔

تَرَسَّلَ فِیْ کَلَامِهٖ وَمَشْیِهٖ - بات چیت اور چلنے دونوں میں ترسیل کی (یعنی آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بات کی اسی طرح چلا)۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ - جب تو اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے (ہر کلمہ کے بعد توقف کرے)۔

اَیُّمَا مُسْلِمٍ اِسْتَرْسَلَ اِلٰی مُسْلِمٍ فَغَبَنَهٗ - جس مسلمان نے دوسرے مسلمان پر بھروسہ کیا (اس کی ایمانداری اور دوستی پر اس کا اعتبار کیا) اور اس نے بے ایمانی کی دغا دی۔

غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ رِبُوًا - جو شخص کسی کے اعتبار پر معاملہ کرے پھر وہ اس کو دغا دے تو گویا اس نے سود کھایا (دغا سے جو مال کمایا وہ سود کی طرح حرام ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مُرَاسِلًا - ایک انصاری نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا (ثیبہ وہ عورت جو شوہر کر چکی ہو) (کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے کہ)۔

اَمْسَتْ سُعَادُ بِاَرْضٍ لَا یُبَلِّغُهَا
اِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِیْبَاتُ الْمَرَاسِیْلُ

یعنی سعاد ایسے مقام میں جا کر رات کو رہی ہے جہاں عمدہ ذات والے گھوڑے جلد چلنے والے پہنچا سکتے ہیں۔

مَرَاسِیْلُ جمع ہے مِرْسَالٌ کی یعنی تیز رو جلد چلنے والا۔

فَاَرْسَلَهَا عَبْدُاللّٰهِ مُرْسَلَةً - (عبداللہ بن عمر نے اس حدیث کو مطلق بیان کیا ہے اس میں یہ قید نہیں ہے کہ میت کو اس کے وارثوں کے رونے سے جب عذاب ہوتا ہے جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو یا میت کافر ہو یہودی ہو۔

اُرْسِلَ اِلَیْهِ - کیا آسمان پر آنے کے لیے ان کو پیغام بھیجا گیا تھا۔

خَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ شَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ - اس کی بھلائی جس کے لیے وہ بھیجی گئی یا اس کی برائی (بعض نے کہا خَیْرِ مَاأَرْسَلْتَ بِهٖ بھی خطاب کے ساتھ جائز رکھا ہے کیونکہ خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر سکتے ہیں نہ شر کی۔)

اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ فِیْ رَکْبٍ - ابوسفیان جو چند سواروں کے گروہ میں تھا اس کو بلا بھیجا۔

ثَلٰثُ تَسْبِیْحَاتٍ فِیْ تَرَسُّلٍ - رکوع اور سجدے میں تین تسبیحیں کافی ہیں جو ٹھہر ٹھہر کر کہی جائیں بعض کے نزدیک ایک تسبیح بھی کافی ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ کم سے کم تین بار تسبیح کہے اور ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کہے)۔

تَرَسَّلْ فِیْ رَاْیٍ - مشورہ دینے میں جلدی نہ کر (سوچ کر رائے دے)۔

فَاِنَّ سُرْعَةَ الْاِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ - (پورا بھروسہ اپنے بھائی پر مت کر بلکہ خود بھی ہوشیار رہ) اس لیے کہ جلدی سے بھروسہ کر لینا اس کا تدارک نہیں ہو سکتا (بلکہ آدمی آفت میں گرفتار ہو جاتا ہے' جس سے رہائی مشکل ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے میں ساری عمر اس بلا میں گرفتار رہا' مجھ کو ہر ایک مسلمان پر اس کا ظاہری حال دیکھ کر بہت جلد اعتبار آ جاتا ہے اور بے انتہا نقصانات اٹھا چکا ہوں اور اٹھا رہا ہوں مگر کیا کروں اپنی فطرت سے مجبور ہوں)۔

لَا تَثْنِیْ عِنَانَکَ اِلَی اسْتِرْسَالٍ فَیُسَلِّمَکَ اِلٰی عِقَالٍ - اپنی باگ بالکل ڈھیلی مت چھوڑ نہیں تو یہ ڈھیلا چھوڑ دینا تیرے پاؤں میں رسی بندھوا دے گا۔

مِنْ شِدَّةِ اِسْتِرْسَالِهٖ - آنحضرت کی بے انتہا خوش مزاجی

اور نرمی ہے۔

اِذَا ذَبَحْتَ فَاَرْسِلْ - پرندے کو جب ذبح کرے تو اس کو چھوڑ دے (تاکہ وہ پھڑ پھڑا سکے اس کو پکڑے رہنا منع ہے)۔

كَانَتْ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْعَمَائِمُ الْبِيْضُ الْمُرْسَلَةُ - فرشتے سفید عمامے باندھے ہوئے تھے جن کے سرے چھٹے ہوئے تھے۔

اَلدَّابَّةُ الْمُرْسَلَةُ - چھٹا ہوا جانور۔

اَرْسَلَ يَدَيْهِ - اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے یعنی لٹکتے ہوئے ان کو باندھا نہیں۔

اَرْسِلْ نَفْسَكَ فَتَشَهَّدْ - اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دے پھر تشہد پڑھ (یعنی اطمینان سے بیٹھ)۔

جَاءَتِ الْخَيْلُ اَرْسَالًا - سواروں کے پرے کے پرے آن پہنچے (یعنی ٹکڑیاں ٹکڑیاں)۔

مُرْسَلٌ - وہ حدیث ہے جس کو تابعی آنحضرت سے روایت کرے اور صحابی کا ذکر چھوڑ دے۔ بعض نے منقطع کو بھی مرسل کہا ہے اس کی جمع مراسیل ہے۔

رَسْمٌ - گھر گرا دینا، اس کا نشان باقی رکھنا، حکم کرنا، غائب ہو جانا، لکھنا، نشان کرنا، رواج، عادت، درجہ اور مرتبہ۔

رَسْمِيٌّ - سرکاری باقاعدہ۔

تَرْسِيْمٌ - لکیریں کرنا۔

تَرَسُّمٌ - دریافت کرنا، غور کرنا، یاد کرنا۔

لَمَّا بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ اِذَا النَّاسُ يَرْسُمُوْنَ نَحْوَهُ - جب آپ کراع غمیم میں پہنچے دیکھا تو لوگ ادھر لپکتے آ رہے ہیں (تیز قدمی سے) (نہایہ میں ہے کہ)۔

رَسِيْمٌ - ایک قسم کی تیز رفتار کا نام ہے جس سے زمین پر نشانات نسبتاً گہرے پڑتے ہیں۔

فَرُسِّمَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا - اس میں مصر کے سپید کپڑے اور ریشمی چادریں بھری گئیں یہاں تک کہ اس کا سارا پانی نکال ڈالا۔

ثِيَابٌ مُرَسَّمَةٌ - وہ کپڑے جن پر لکیریں ہوں۔

رَسَمَ فِي الْاَرْضِ - زمین میں غائب ہو گیا۔

رَسُوْمٌ - آنحضرت کی ایک تلوار کا نام تھا۔

رَسَمْتُ لِلْبِنَاءِ - میں نے تعمیر کے لیے رنگ ڈالا۔

رَسَمْتُ الْكِتَابَ - میں نے کتاب لکھ ڈالی۔

شَهِدَ عَلٰى رَسْمِ الْقِبَالَةِ - قبالہ کی تحریر پر وہ گواہ ہوا۔

رَسْنٌ - رسی باندھنا۔

اِرْسَانٌ - رسی بنانا۔

مَرْسِنٌ - ناک۔

وَاَجْرَرْتُ الْمَرْسُوْنَ رَسَنَهُ - میں نے بندھے ہوئے کو اپنی رسی کھینچ دی۔ (جہاں وہ چاہے اس کو چرنے کا موقع دیدیا، مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو آرام دیا، ان پر بے جا پابندیاں عائد نہیں کیں)۔

وَرُمِيَ بِرَسَنِكَ عَلٰى غَارِبِكَ - (تیری خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ مر گئیں) اب تیری رسی تیرے کندھے پر پھینک دی گئی (یعنی تو آزاد ہو گیا اب کوئی بری بات سے تیرا روکنے والا منع کرنے والا نہیں رہا) یہ حضرت عائشہؓ نے یزید بن اصم سے فرمایا۔

رَسْوٌ یا رُسُوٌّ - جمنا، گڑنا، نیت کرنا، ٹکڑا کنارہ، روایت کرنا۔

اِرْسَاءٌ - جمانا، گاڑنا۔

فَاَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ - پھر زمین کو پہاڑ گاڑ کر جمایا۔

اَلْقٰى مَرَاسِيَهُ - اقامت کی۔

بِكُمْ تَسْتَقِلُّ جِبَالُ الْاَرْضِ عَنْ مَرَاسِيْهَا - تمہاری وجہ سے زمین کے پہاڑ اپنے روکنے والے کے محتاج نہیں ہیں۔ (تمہاری برکت سے وہ قائم ہیں)۔

رَسَتْ اَقْدَامُهُمْ - ان کے پاؤں جم گئے (جیسے رَسَخَتْ اَقْدَامُهُمْ یا ثَبَتَتْ اَقْدَامُهُمْ)۔

باب الراء مع الشين

رَشَأٌ - ہرن کا بچہ جو ماں کے ساتھ چلنے لگے، جماع کرنا۔

رَشْحٌ - پسینہ نکلنا، اچھلنا، کودنا، دینا، پسیجنا، ٹپکنا۔

تَرْشِيْحٌ - اچھی طرح خدمت کرنا، چاٹنا، پالنا۔

رَشِيْحٌ - پسینہ۔

اِرْتِشَاحٌ اور تَرَشُّحٌ - پسیجنا' ٹپکنا (جیسے اِرْشَاحٌ ہے)

يَبْلُغُ الرَّشْحُ اٰذَانَهُمْ - پسینہ ان کے کانوں تک پہنچے گا (بعض نے رَشْحٌ بہ تحتین روایت کیا ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی)۔

رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ ان کا پسینہ مشک ہوگا (یعنی مشک کی طرح خوشبودار)۔

يَاكُلُوْنَ حَصِيْدَهَا وَيُرَشِّحُوْنَ خَضِيْدَهَا - اس کا کٹا ہوا (میوہ) کھاتے ہیں اور جس درخت کو تراشتے ہیں اس کی خوب خبر گیری کرتے ہیں (خدمت کرتے ہیں تاکہ دوبارہ پھل لائے)۔

اِنَّهٗ رَشَّحَ وَلَدَهٗ لِوِ لَايَةِ الْعَهْدِ - انھوں نے اپنے لڑکے کو ولی عہدی کے لئے تیار کیا (اس کی تربیت کی)۔

اِحْفِرُوْا لِيْ حَتّٰى تَبْلُغَ الرَّشْحَ - میری قبر یہاں تک کھودو کہ زمین کی تری تک پہنچ جائے۔

رَشْحُ الْجَبِيْنِ مِنْ عَلَامَاتِ الْمَوْتِ - پیشانی پر پسینہ آنا موت کی نشانی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِرَشْحِ الْجَبِيْنِ - مومن پیشانی کے پسینہ سے مرجاتا ہے۔

رَشْدٌ یا رَشَدٌ یا رَشَادٌ - رستہ پانا۔

اِرْشَادٌ -- سن شعور کو پہنچنا' ہدایت کرنا۔

اِسْتِرْشَادٌ - ہدایت چاہنا۔

اُمُّ رَاشِدٍ - چوہیا (چوہے کی مادہ)

حُبُّ الرَّشَادِ - بالون (سرسوں) مشہور دوا ہے۔

رَشِيْدٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوقات کو ان کے مفید اور مضر باتیں بتلاتا ہے (بعض نے کہا رشید وہ ہے جس کی تدبیر بغیر صلاح ومشورہ ہمیشہ صائب ہو)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ - تم اپنے اوپر میرا طریق اور مجھ سے ہدایت پائے ہوئے جانشینوں کا طریق لازم کرلو (اسی پر چلو- خلفائے راشدین سے مراد حضرات ابوبکر وعمر وعثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں اگرچہ یہ لفظ عام ہے اور ہر خلیفہ کے لئے مستعمل ہوسکتا ہے جو ان ہی کے طریقے پر کاربند ہو)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفاء کا فعل بھی سنت ہے' سنت تو آنحضرت ہی کا قول وفعل ہے کیوں کہ آپ خطا سے معصوم تھے اور آپ کے خلفاء معصوم نہ تھے اور مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جو امر میں نے کیا اور میرے خلفاء بھی اس پر چلے تم بھی اسی پر چلو کیونکہ وہ دونوں کی سنت ہے۔

اِرْشَادُ الضَّالِ - بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا۔

مَنِ ادَّعٰى وَلَدًا لِغَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَايَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ - جو شخص ایسے لڑکے کا دعویٰ کرے (کہے یہ میرا لڑکا ہے) حالانکہ وہ حرام سے پیدا ہوا ہو' تو نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہو گا۔

وَلَدُ رِشْدَةٍ - وہ لڑکا جو صحیح نکاح سے پیدا ہوا ہو' اس کی ضد۔

وَلَدُ زِنْيَةٍ - یعنی جو زنا سے پیدا ہوا ہو (بعض نے کہا کہ رَشْدَةٌ بہ فتحہ را اور زَنْيَةٌ بہ فتحہ زا زیادہ فصیح ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہماری شریعت میں زنا اور حرام کاری سے جو بچہ پیدا ہو وہ زنا کرنے والے کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ اس کا لڑکا کہلا سکتا ہے اور نہ زنا کرنے والا اس کا وارث ہوسکتا ہے اور افسوس ہے ہندوستان کے ان حاکموں پر جو ایسے ناجائز اور خلاف قاعدہ اولاد کو اولاد قرار دیتے ہیں اور ان کو زانیوں کا وارث اور جانشین بناتے ہیں بلاد اور امصار دکن میں یہ خرابی عام ہوگئی ہے اور زنا کو عیب نہیں سمجھا گیا- آخر ۱۳۲۶ غرہ ماہ رمضان المبارک کو پروردگار کا غضب ایک شہر کے باشندوں پر نازل ہوا- ایک چھوٹی سی ندی میں ایسا طوفان آیا کہ آدھا شہر تقریباً ہلاک اور برباد ہوگیا' ہزاروں آدمی مرگئے اور ہزاروں بے ساز وسامان اور بے گھر صرف بدن کے کپڑوں سے رہ گئے- اب پھر اس کی از سرنو آبادکاری کی تو عقلی تدابیر کی جانے لگتی ہیں' لیکن اصلی معالجہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا- یعنی بداعمالیوں سے توبہ اور استغفار اور حرام کاری پر ندامت اور اس سے پرہیز- معلوم نہیں اب کونسا عذاب نازل ہوگا؟ اللہ بچائے۔

هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ - کیا تم کو اپنی بھلائی اور بہتری میں رغبت ہے (یعنی تم اپنی بھلائی کے متمنی ہو)۔

اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا - مگر جو کام دونوں کاموں میں زیادہ

عمدہ اور بہتر ہوتا اسی کو آپ اختیار کرتے-

فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدىٰ-وہ ٹھیک رستہ پر چلا اور اس نے ہدایت پائی-

اِيْنَاسُ الرُّشْدِ هُوَ حِفْظُ الْمَالِ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) قرآن میں جو یہ آیا ہے فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال کی حفاظت کے قابل ہوں (یعنی مال و دولت کو لٹانے اور اڑانے کو برا سمجھنے لگیں)-

اِسْتَخِيْرُوْا اللّٰهَ يَعْزِمْ لَكُمْ عَلٰى رُشْدِكُمْ-اللہ سے استخارہ کرتے رہو وہ تمہارے لئے بہتری کا ضامن ہوگا-

رَشِيْدٌ-ہارون بن محمد خلیفہ عباسی کا لقب تھا-

رَشٌّ-چھڑکنا' خفیف بارش-

رَشَاشٌ-جو اڑ کر آئے' پانی یا پیشاب وغیرہ کی چھینٹیں-

فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهٖ-پانی اپنے پاؤں پر چھڑکا (یعنی تھوڑا تھوڑا ڈالا تاکہ پانی میں اسراف نہ ہو-کیونکہ لوگ پاؤں دھونے میں بہت پانی بہاتے ہیں جو اسراف میں داخل ہے)-

كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ-آنحضرت کی مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے (دروازہ نہ تھا) پھر صحابہ پانی نہیں چھڑکتے تھے (بلکہ یوں ہی اس زمین پر نماز پڑھتے تھے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتے مسجد میں پیشاب بھی کر دیتے تھے' اس حدیث سے یہ اخذ ہوا کہ زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے-بعض نے اس حدیث سے کتے کی طہارت پر دلیل لی ہے-محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے-)

رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ-آپ نے اپنے صاحبزادے کی قبر پر پانی چھڑکا-

تَرَشُّشٌ-تھوڑا تھوڑا ٹپکنا-

رَشْفٌ یا تَرَشَّافٌ-چوس لینا' سب پی جانا' کچھ نہ چھوڑنا-

تَرْشِيْفٌ-خوب چوسنا-

رَشْقٌ-مارنا-

رَشَاقَةٌ-خوش قامتی اور لطافت-

لَهُوَ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ-یہ ہجو مشرکوں پر تیر مارنے سے زیادہ سخت ہے-

فَاَلْحَقُ رَجُلًا فَاَرْشُقُهٗ بِسَهْمٍ-میں ان لٹیروں میں سے ایک سے ملتا اور اس کے ایک تیر مار دیتا-

فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا-انھوں نے ان پر تیر لگائے (بعض نے رِشْقًا بہ کسرۂ را روایت کیا ہے-)

رِشْقٌ-سب لوگوں کے ایک بارگی تیر چلانے کو کہتے ہیں' (یعنی ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی-اور رشق اس کو بھی کہتے ہیں کہ تیر انداز کئی تیر ایک بارگی چلائے-)

لَايَكَادُ يَسْقُطُ سَهْمُهُمْ-ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا (بلکہ نشانہ پر پڑتا تھا-یہ ان کی تیر اندازی کی تعریف ہے)-

مِنْ رَشْقِ بِنَبْلٍ-(اگر بہ فتحہ را ہو تو) تیر مارنا (اگر بہ کسرۂ را ہو تو) ایک بارگی کئی تیر مارنا-

رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ-ٹڈی کا ایک دل-

كَانَ يَخْرُجُ فَيَرْمِي الْاَرْشَاقَ-وہ نکلتے تھے اور کئی کئی تیروں کو ایک بارگی مارتے تھے-

اَرْشَاقٌ جمع ہے رِشْقٌ کی-

كَاَنِّيْ بِرَشْقِ الْقَلَمِ فِيْ مَسَامِعِيْ حِيْنَ جَرٰى عَلَى الْاَلْوَاحِ (حضرت موسیٰ فرماتے ہیں) گویا میں قلم چلنے کی آواز جو تختیوں پر چل رہا تھا' سن رہا تھا (اللہ تعالیٰ تورات شریف لکھ رہا تھا)-

رِشْقُ الْقَلَمِ-صریر (لکھتے وقت قلم کی روانی سے جو آواز پیدا ہوتی ہے)-

فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ فِي الْحَبْسِ اِلَّا تَرَشَّقَهٗ وَحَنَّ اِلَيْهِ-قید خانہ میں کوئی قیدی ایسا نہیں رہا جس نے آپ سے (یعنی امام محمد باقر سے) علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف مائل نہ ہوا ہو)-

رَجُلٌ رَشِيْقُ الْقَدَانِيْقُ الْخَدِّ-مرد خوش قامت خوب رو-

رِشْكٌ-بڑی داڑھی والا جس کا تیر دوسروں سے دور جائے-

رُشْكٌ-فارسی میں بچھو کو کہتے ہیں-

يَزِيْدُ الرِّشْكُ-ایک شخص کا لقب ہے جو تقسیم اراضی میں بڑا ماہر تھا-کہتے ہیں کہ اس کی داڑھی اتنی لمبی تھی کہ ایک بچھو اس میں گھس گیا اور تین دن تک وہیں رہا لیکن اس کو خبر نہیں ہوئی-بعض

نے کہارشک بہ فتحہ راکھا ہے چونکہ وہ بڑا غیرت دار تھا۔

رَشْوٌ۔رشوت دینا۔

رِشَاءٌ۔ڈول کی رسی۔

رُشْوَۃٌ یارِشْوَۃٌ یارَشْوَۃٌ۔بادل نہ خواستہ کاربراری کے لئے کسی صاحب اختیار شخص کو کچھ دینا(اگر یہ دینا مجبوری اور کاربراری کے تصور کے تحت نہ ہو تو رشوت نہیں بلکہ ہدیہ ہے)۔

اِرْتِشَاءٌ۔رشوت لینا۔

لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ۔ اللہ تعالیٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پرلعنت کرے(نہایہ میں ہے کہ راشی وہ شخص ہے جو ناحق پر مدد کرنے کے لئے کسی کو کچھ دے اور مرتشی اس کا طالب اور لینے والا۔)

رَائِشٌ۔وہ شخص جو دونوں کے درمیان متوسط ہو کر رشوت کی قرارداد کو کمی بیشی کر کے طے کرلے‘لیکن جو اجرت اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے دی جائے وہ رشوت نہیں ہے۔کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حبش کے ملک میں ناجائز طور پر ظلم سے گرفتار کر لئے گئے تو انھوں نے دو اشرفیاں صرف کر کے رہائی حاصل کی۔اور ایک جماعت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آدمی اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے جب کہ اس کو ظلم کا اندیشہ ہو کچھ صرف کردے تو اس تصرف میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قرانطینہ جو سلطان روم نے بہ تقلید نصاریٰ حاجیوں پر جاری کر رکھا ہے‘صریح ظلم ہے۔ایک بار ایسا ہوا کہ ایک شخص جدہ پہنچا سخت گرمی کے دن تھے اور بیچارے حاجیوں کو قرانطینہ میں ترکی لوگ پکڑ رہے تھے۔یہ شخص بے جھجک سبک رفتاری سے ایک طرف کو چل دیا تاکہ اس کو لوگ مقامی جدہ کا باشندہ سمجھیں مگر اس کے باوجود ایک ترکی سپاہی شبہ پا کر اس کے تعاقب میں دوڑا۔شخص مذکور نے پانچ روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور وہ جیب میں رکھ کر واپس ہو گیا۔بیچارہ نو وارد قرانطینہ کی دھوپ اور سختی سے بچ کر شہر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا شکر بجالایا۔حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ گنہگار نہ ہوا ہو گا کیونکہ اس مجبور مسافر نے ظلم سے بچنے کے لئے ایسا کیا۔ورنہ قرانطینہ کے جھونپڑوں میں گرمی کی شدت سے بیمار ہو جانے کا امکان تھا۔

محیط میں ہے کہ رشوت وہ ہے جو حاکم کو اپنے حق میں فیصلہ یا حکم کرانے کے لئے دی جائے۔تعریفات میں ہے رشوت وہ ہے جو حق اور ناحق کو حق تسلیم کرنے کے لئے دی جائے۔

رَشَاءٌ۔ہرن کا بچہ۔

اِسْتِرْشَاءٌ۔رشوت طلب کرنا۔

باب الراء مع الصاد

رَصَحٌ۔دونوں چوتڑوں کا اٹھا ہونا یا ان کا نزدیک ہونا ان کا گوشت کم ہونا۔

اَرْصَحُ۔وہ شخص جس میں رَصَحٌ کی مذکورہ علامات پائی جائیں۔

اُرَیْصِحٌ۔اس کی تصغیر ہے۔

اِنْ جَاءَ تْ بِہٖ اُرَیْصِحَ۔اگر اس کا بچہ اُرَیْصِحٌ پیدا ہوا ہو۔

اَرْسَحُ بھی بہ معنی اَرْصَحُ ہے(نہایہ میں ہے کہ لغت کی رو سے اَرْصَح اور اَرْسَح وہ ہے جس کے دونوں سرین پر گوشت کی کمی ہو)۔

رَصْدٌ یا رَصَدٌ۔تاکنا۔

اِرْصَادٌ۔تیار کرنا‘بدلہ دینا۔

تَرَصُّدٌ۔انتظار کرنا‘تاکنا۔

رَاصِدٌ۔شیر‘رقیب‘راستے کا چوکیدار۔

رَصَدٌ۔عرف میں اس عمارت کو کہتے ہیں جس میں دوربین نصب کرتے ہیں اور وہاں سے اجرام فلکی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ۔(اگر احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں تو بھی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تیسری رات آ جائے اور ایک اشرفی برابر بھی اس میں سے میرے پاس رہے)البتہ قرض ادا کرنے کے لئے اگر میں اس کو رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے(اہل عرب کہتے ہیں:

رَصَدْتُہٗ۔میں اس کی تاک میں بیٹھا۔)

اَرْصَدْتُ لَهُ الْعُقُوْبَةَ- میں نے اس کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے (ایک روایت میں ہے:

وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارًا لَااُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ- یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ایک اشرفی بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے، جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے نہ رکھ چھوڑا ہو-)

فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا- اللہ تعالیٰ نے اس کے رستے پر ایک فرشتے کو چوکیدار مقرر کیا-

جَعَلَهٗ رَصَدًا- اس کو نگہبان بنایا-

فَاَخَذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ- ہم پر تاک لگائی یا تاک لگانے والے مقرر کئے (اس صورت میں یہ رَاصِدٌ کی جمع ہوگی) (محیط میں ہے کہ رَاصِدٌ کی جمع رُصَّدٌ اور رَصَدٌ دونوں آئی ہیں)-

مِرْصَادٌ- گزرنے کا راستہ-

مَرْصَدٌ- تاک، گزرگاہ، درہ-

مَاخَلَّفَ مِنْ دُنْیَا کُمْ اِلَّا ثَلٰثَ مِاَةِ دِرْهَمٍ کَانَ اَرْصَدَهَالِشِرَاءِ خَادِمٍ- (امام حسن نے اپنے والد ماجد جناب امیر کا ذکر کیا تو فرمایا) انھوں نے تمہاری دنیا کے مال و اسباب میں سے کچھ نہیں چھوڑا، صرف تین سو درہم چھوڑے تھے جو ایک غلام خریدنے کے لیے انھوں نے اٹھا رکھے تھے (پر اس کو بھی نہیں خریدا اور دنیا سے گزر گئے آپ موٹے جھوٹے کپڑے پہنے فقیروں کی طرح مسجد میں بیٹھے رہتے، بازار سے سودا اپنے ہاتھ سے لے آتے، صرف خشک ستو پر روزہ افطار کرتے، حالانکہ ایک بڑی عظیم سلطنت کے حاکم تھے)-

کَانُوْا لَا یُرْصِدُوْنَ الثِّمَارَ فِی الدَّیْنِ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُرْصِدُوا الْعَیْنَ فِی الدَّیْنِ- صحابہ میوے کو جو درختوں میں سے پیدا ہو قرض میں مجرا نہیں کرتے تھے (اس سے عشر وصول کر لیتے تھے، گو اس کا مالک قرض دار ہو) البتہ نقد جنس کو قرض میں مجرا کرتے تھے (مثلاً ایک شخص کے پاس نقد و جنس دونوں موجود ہیں اور ان کی تعداد اور مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، مگر دوسری طرف صاحب نصاب کی حالت ایسی ہے کہ وہ اسی قدر کا مقروض ہے تو پھر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی)-

مَنْ حَارَبَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِیْ- جو کوئی میرے کسی ولی سے لڑا (اولیاء اللہ میں سے کسی سے دشمنی رکھی) اس نے مجھ سے لڑنے کی تیاری کی-

یُرْصِدُ بِشَاهِدَیْ عَدْلٍ- دو عادل گواہ تیار رکھے-

ضَرَبَهٗ عَلٰی اُذُنِهٖ وَقَالَ یَتَرَصَّدُ- اس کے کان پر مارا اور فرمایا یہ تاک لگائے ہوئے ہے (ہماری باتیں سننے کا منتظر ہے)-

اَذْکُرُ رَصَدًا فَاَکُوْنَ خَلْفَكَ- میں ان لوگوں کا خیال کرتا ہوں جو آپ کی تاک میں ہیں تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں (آپ کی حفاظت کے لیے)-

فَاِنَّ الظَّالِمَ رَصِیْدٌ حَتّٰی اُدِیْلَ مِنْهُ الْمَظْلُوْمَ- میں ظالم کی تاک میں رہتا ہوں یہاں تک کہ مظلوم کو اس پر غالب کرتا ہوں (مظلوم کے دن یا مظلوم کا زمانہ لاتا ہوں یعنی اس کی دولت اور حکومت کا)-

رَصٌّ- ملا دینا، جوڑ دینا، برابر کرنا، توڑنا-

تَرْصِیْصٌ- رانگہ چڑھانا-

تَرَاصُصٌ- مل جانا، پیوستہ ہونا-

رَصَاصٌ- سیسہ رانگا (وہ دو قسم کا ہوتا ہے- سیاہ جس کو اسرب اور ابار کہتے ہیں اور سفید جس کو قلعی کہتے ہیں)-

رَصَاصَةٌ- بندوق کی گولی-

رَصَّاصَةٌ- بخیل-

رَصَّةٌ- ایک بار-

تَرَاصُّوْا فِی الصُّفُوْفِ- نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو (بیچ میں جگہ خالی نہ رہے پاؤں سے پاؤں کندھے سے کندھا ملا کر)-

فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ- کیوں کہ صفوں کا برابر کرنا اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے (جس کا حکم اس آیت میں ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اسی حدیث میں ہے یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا- آپ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے (یعنی برابر کرنے کے لئے)-

رَصُّ الْبِنَاءِ- عمارت کو خوب ٹھوس بنایا (ایک اینٹ یا پتھر دوسرے اینٹ یا پتھر سے ملا کر)-

لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ لَرُصَّ رَصًّا- تم پر

عذاب خوب بہایا جاتا پھر خوب غف کیا جاتا (اچھا ٹھونس)-

فَرَصَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - آنحضرت نے اس کو خوب دبایا (ایک روایت میں فَرَفَضَهٗ ہے یعنی آنحضرت نے اس کو چھوڑ دیا (وہ سوال چھوڑ کر دوسرا سوال شروع کیا))-

لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِّثْلَ هٰذِهٖ - اگر اتنی بڑی گولی سیسہ کی (ایک روایت میں رَضْرَاضَةٌ ہے-)

وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ - (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے) (یعنی کھوپڑی کے برابر گولہ (جس کا وزن بہت ہوگا اور جلدی گرے گا))-

مَرْصُوْصَةٌ - وہ کنواں جس کی بندش سیسہ سے ہو-

رَصْعٌ - ہاتھ سے مارنا' برچھے سے کونچنا' کوٹنا' غائب کر دینا گھسیڑ کر-

رَصَاعٌ - جماع کرنا-

رُصُوْعٌ - اقامت کرنا-

اَنْ جَاءَتْ بِهٖ اُرَيْصِعَ - اگر وہ (ایسا) بچہ جنے جس کے چوتڑوں پر گوشت کم ہو-

اُرَيْصِعَ - "اَرْصَع" کی تصغیر ہے- معنی بھی وہی ہیں- (جوہری نے کہا اَرْسَح میں ایک لغت اَرْصَع بھی ہے- اس کا مونث رَصْعَاءُ ہے- بہ معنی جس عورت کے سرین نہ ہو (یعنی اس پر گوشت کی کمی ہو))-

اِنَّهٗ بَكٰى حَتّٰى رَصَعَتْ عَيْنُهٗ - وہ یہاں تک روئے کہ ان کی آنکھ خراب ہوگئی (مشہور رَسَعَتْ ہے جیسے اوپر گزرا-)

رَصِيْعُ اَيْهُقَانَ - ایقان سے جو ایک بوٹی ہے آراستہ-

تَرْصِيْعٌ - ترکیب' زینت دینا-

سَيْفٌ مُّرَصَّعٌ - مرصع تلوار- (یعنی جس تلوار کا دستہ جڑاؤ ہو)-

مُرَصَّعٌ بِالْجَوَاهِرِ - جواہر سے آراستہ (یعنی جواہر جڑے ہوں) (ایک روایت میں رَصِيْعُ اَيْهُقَانَ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)-

رُصْغٌ - (ایک لغت ہے رُسْغٌ میں) یعنی کلائی اور ہتھیلی کا جوڑ (پہنچا)-

اِنَّ كُمَّهٗ كَانَ اِلٰی رُصْغِهٖ - آپ کی آستین پائینچے تک تھی-

رِصَاغٌ - رسی-

رَصْفٌ - ملانا' سزاوار ہونا-

رَصَافَةٌ - مضبوطی' پائداری-

رُصَافَةٌ - ایک محلہ ہے بغداد میں-

اِنَّهٗ مَضَغَ وَتَرًا فِیْ رَمَضَانَ وَرَصَفَ بِهٖ وَتَرَ قَوْسِهٖ - آپ نے رمضان کے مہینے میں (بہ حالت روزہ) تانت کو چبایا اور اس سے اپنی کمان کا چلہ مضبوط کیا (اہل عرب کہتے ہیں):

رَصَفَ السَّهْمَ - جب تیر میں رصاف لگائے (یعنی وہ پٹھ جو تیر کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے-)

يَنْظُرُ فِیْ رُصَافِهٖ ثُمَّ فِیْ قُذَذِهٖ فَلَا يَرٰی شَيْئًا - اس کے رصاف میں دیکھے پھر اس کے پر میں' لیکن کچھ نہ پائے' (خون وغیرہ کا کچھ اثر نہ ہوا ایسی صفائی اور تیزی کے ساتھ نشانہ میں سے نکل گیا کہ اس پر کچھ لگا ہی نہیں' یہی مثال خارجیوں کی آپ نے بیان فرمائی' وہ بھی دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے کہ ان میں ذرا بھی دین داری کا اثر نہ ہوگا حالانکہ یہ خوارج بڑے نمازی اور قرآن کے بہت تلاوت کرنے والے' تہجد گزار اور شب بیدار تھے' مگر فرمایا کہ ان میں دین کا ذرا اثر نہ ہوگا کیونکہ دین داری کی محبت خدا اور رسول پر ہے اور یہ لوگ اس سے خالی تھے جو آنحضرت کے محبوب اور چہیتے تھے- یعنی حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہ ان کو کافر اور فاسق جانتے تھے- قرآن کی تفسیر حدیث شریف سے نہیں کرتے تھے' بلکہ اپنی رائے سے معنی پہناتے تھے پس درحقیقت دشمن خدا اور رسول تھے- یہی حال ان بعض مقلدوں کا ہے جو اپنے اماموں کی تقلید میں ایسے مستغرق ہیں کہ قرآن اور حدیث سے ان کو کچھ مطلب ہی نہیں' وہ قرآن و حدیث کو اس لئے نہیں پڑھتے کہ اس پر عمل کرنا ہے بلکہ محض تبرک کے لئے اور عمل کے لئے وہ دوسری کتابیں پڑھتے ہیں جیسے ہدایہ' شرح وقایہ' درمختار اور منہاج وغیرہ ان پر بھی دین کا پورا اثر نہیں ہے خواہ ایسے لوگ بہ ظاہر بڑے اتقا اور پرہیزگاری اور درویشی کا دم بھریں مگر خوارج کی طرح ان کی ساری عبادت بے نور ہے-)

لَمْ يَكُنْ لَّنَا مَالٌ اَرْصَفُ مِنْهَا - (حضرت عمر نے خواب

میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہتا ہے فلاح زمین خیرات کر دے انھوں نے کہا) اس زمین سے زیادہ کوئی مال ہمارے لئے مناسب اور کارآمد نہ تھا۔اس وقت آنحضرت نے ان سے فرمایا تم ایسا کرو کہ اس کو خیرات کر دو اور شرط لگا دو (کہ ملکیت ہماری باقی رہے اور اس کی آمدنی سے مساکین فائدہ اٹھاتے رہیں)۔

رَصَافَةٌ۔نرمی اور ملائمت' موافقت۔

بَيْنَ الْقِرَانِ السَّوْءِ وَالتَّرَاصُفِ۔برے قرآن اور تراصف میں (یعنی پتھروں کے جوڑ اور ملانے میں)۔

لَحَدِيْثٌ مِّنْ عَاقِلٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْعَسَلِ بِمَاءِ رَصَفَةٍ۔عاقل کی ایک بات مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ رصفہ کے پانی میں شہد میں ملا کر مجھ کو دیا جائے۔

رَصَفَةٌ۔اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پتھر بہہ بہہ کر ندی میں اکٹھا ہو جائیں' کیونکہ وہاں برسات کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْصَافَةٍ وَسَطَ رَأْسِهٖ۔ایک گرز اس کی چندیا پر مارتا ہے۔

بِمَاءِ رَصَفَةٍ بِمَحْضِ الْاَرْفِيِّ۔رصفہ کا پانی جس میں خالص دودھ ملا ہو۔

تَرَاصَفَ الْقَوْمُ فِي الصَّفِّ۔صف میں لوگ مل کر کھڑے ہوئے۔

باب الراء مع الضاد

رَضْبٌ۔چوسنا' برسنا۔

فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رُضَابِ بُزَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ گویا میں آنحضرت کے تھوک کو دیکھ رہا ہوں جو پھیل کر دانہ دانہ کی طرح ہو گیا تھا۔

بُزَاقٌ۔(نہایہ میں ہے کہ) بہتا ہوا تھوک (یعنی رال)۔اور رُضَابٌ۔جو دانہ دانہ کی طرح ہو اور پھیل جائے۔(محیط میں ہے کہ رُضَابٌ وہ تھوک جو چوس لیا جائے یا تھوک کے ٹکڑے منہ میں 'اور برف کے ٹکڑے' مشک کے ریزے یا شکر یا اولے کے شہد کا لعاب اس کا پھین اور وہ شبنم جو درخت پر گری ہو۔)

رَضْخٌ۔توڑنا' کچلنا' دینا' عاجزی کرنا' لیپنا' قبول کر لینا۔

مُرَاضَخَةٌ۔بادل ناخواستہ دینا' پتھر بازی کرنا۔

تَرَضُّخٌ۔سننا اور تحقیق نہ کرنا۔

تَرَاضُخٌ۔آپس میں پتھر بازی کرنا۔

وَقَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ۔ہم نے ان کو کچھ تھوڑا اسا دینے کے لئے حکم دیا ہے تم ان کو تقسیم کر دو۔

رَضْخٌ۔قلیل عطیہ۔

وَيَرْضَخُ لَهٗ عَلٰى تَرْكِ الدِّيْنِ رَضِيْخَةً۔وہ دین چھوڑنے پر اس کو کچھ تھوڑا سا عطیہ دے۔

اِذَا دَنَا الْقَوْمُ كَانَتِ الْمُرَاضَخَةُ۔جب دشمن نزدیک آ جائے اس وقت تیراندازی شروع ہوتی ہے (یہ رَضْخٌ سے نکلا ہے' معنی توڑنا اور کوٹنا ہیں)۔

فَرَضَخَ رَأْسَ الْيَهُوْدِيِّ۔آنحضرت نے اس یہودی کا سر دو پتھروں کے بیچ میں کچلا (کیونکہ اس نے ایک لڑکی کو زیور کی طمع سے اسی طرح ہلاک کیا تھا)۔

اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ۔میں نے ان کو کچھ تھوڑا اسا دلوایا۔

اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔جہاں تک تجھ سے ہو سکے دے۔

اِنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ۔اگر میں اس مال میں سے جو زبیر مجھ کو دیتے ہیں یا میرے پاس لا کر رکھتے ہیں کچھ فقیروں کو دوں۔

شَبَّهْتُهَا النَّوَاةَ تَنْزُوْ مِنْ تَحْتِ الْمَرَاضِخِ۔اس کی تشبیہ میں نے اس طرح دی جیسے گٹھلی کٹتے وقت پتھروں کے نیچے سے کود جاتی ہے (اچھل کر دور جا پڑتی ہے)۔

مَرَاضِخُ۔یہ مَرْضَخَةٌ یا مِرْضَاخٌ کی جمع ہے۔عربی میں اس پتھر کے لئے بولتے ہیں جس سے گٹھلیاں کوٹتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً رُوْمِيَّةً وَكَانَ سَلْمَانُ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً فَارِسِيَّةً۔حضرت صہیبؓ باتیں کرتے کرتے کوئی لفظ رومی بول جاتے (کیونکہ وہ مدتوں روم میں سکونت پذیر رہے تھے) اور حضرت سلمان فارسیؓ بات کرتے کرتے کوئی لفظ فارسی بول جاتے (اس لئے کہ ان کی مادری زبان فارسی تھی)۔

ضَرَبَهُ بِمِرْضَاخَةٍ-اور ایک بڑے پتھر سے مارتا ہے (جس پر گٹھلیاں توڑی جاتی ہیں)-

رَضَائِخ-عطیات وہدایا-

رُضِخَ لِاَبِیْ سُفْیَانَ وَابْنِهٖ مُعَاوِیَةَ-ابوسفیان اور ان کے صاحبزادے معاویہ کو کچھ دیا گیا (ان کی تالیف قلب کے لئے)-

رَضْرَضَةٌ-توڑنا یا چورہ کرنا-

رَضْرَاضُهُ التُّوْمُ-حوض کوثر کی کنکریاں (جو پانی کی تہہ میں ہوتی ہیں) موتی ہیں-

رَضْرَاضٌ-چھوٹی کنکریاں، موٹا آدمی-

مَرَرْتُ بِجُبُوْبِ بَدْرٍ فَاِذَا بِرَجُلٍ اَبْیَضَ رَضْرَاضٍ وَّاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ بِیَدِهٖ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ یَّضْرِبُهٗ بِهَا الضَّرْبَةَ بَعْدَ الضَّرْبَةِ فَقَالَ ذَاکَ اَبُوْجَهْلٍ-میں بدر کے اندھے کنوؤں پر گیا (جن کے اندر کفار بدر کی نعشیں ڈال دی گئی تھیں) وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص سفید رنگ موٹا تازہ ہے اور دوسرا شخص کالا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا ہے وہ اس سفید رنگ شخص کو مار پر لگا رہا ہے- پھر کہنے لگا یہ ابوجہل ہے (اس خبیث کو قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا)-

رَضٌّ-کوٹنا، ریزہ ریزہ کرنا-

رَضَّ رَأْسَ جَارِیَةٍ-اس نے ایک چھوکری کا سر کچل ڈالا-

لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَرُضَّ-(صحیح لَرُصَّ ہے صاد مہملہ سے جیسے اوپر بھی بیان ہو چکا ہے)-

خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِیْ-میں ڈرا کہاں میری ران چورا چورا ہو جاتی ہے (اس حدیث سے بھی یہ اخذ ہوتا ہے کہ ران ستر عورت میں داخل نہیں ہے ورنہ بغیر حائل کے اس کا چھونا نہ ہوسکتا)-

فَرَضَّهُ النَّبِیُّ ﷺ-آنحضرت نے اس کو پھینک دیا (وہ ٹوٹ گیا)-

رَضْعٌ یا رَضَعٌ یا رِضَاعٌ یا رَضَاعَةٌ یا رِضَاعَةٌ یا رَضِعٌ-دودھ چوسنا چھاتی میں سے-

مُرَاضَعَةٌ-دوسرے بچے کے ساتھ مل کر دودھ پینا، بچہ دودھ پینے کے لئے انا کے حوالے کرنا-

اِرْضَاعٌ-دودھ پلانا-

مَرْضِعَةٌ-دودھ پلانے والی-

رَضِیْعٌ-شیر خوار-

فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ-رضاعت اس وقت کی معتبر ہے (حرمت نکاح ثابت کرتی ہے) جب بچے کو دودھ کی بھوک ہو- (یعنی کم سنی میں دو برس کے اندر، لیکن متوسط سن یا بڑھاپے میں اگر کوئی کسی عورت کا دودھ پی لے تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی- اگر سامنے نکلنے کے واسطے اگر کوئی عورت بڑے آدمی کو بھی اپنا دودھ پلا دے تو یہ درست ہے اور حضرت عائشہؓ بھی اس کی قائل تھیں- لیکن اکثر علما نے اس کو جائز نہیں بتایا)-

اَنْ لَّا یَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ-دودھ والا جانور زکوٰۃ میں نہ لے یا جس جانور کو دودھ پینے کے لئے پالا ہو اس میں زکوٰۃ نہیں-

اَسْلَمَهَا الرُّضَّاعَ وَتَرَکُوا الْمِصَاعَ-اس نے کمینوں کو سپرد کر دیا اور تلوار سے لڑنا چھوڑ دیا-

رُضَّاعٌ رَاضِعٌ-کی جمع ہے بہ معنی پاجی اور کمینہ اور بدمعاش (بعض نے کہا "بخیل" جو بخل کی وجہ سے اپنے جانور کا دودھ منہ سے چوستا ہے دوہتا نہیں کہ کہیں دوہنے کی آواز سن کر دوسرے لوگ نہ آ جائیں اور ان کو دودھ دینا پڑے)-

خُذْهَا وَاَنَاابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ-یہ مارے (سنبھال) میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن پاجیوں کی ہلاکت کا دن ہے (سلمہ بن اکوعؓ یہ رجز پڑھتے جاتے اور ان لٹیروں کو تیر مارتے جاتے تھے)-

مَابِیَ مِنْ لُؤْمٍ وَّلَا رَضَاعَةٍ-نہ میں بخیل ہوں، نہ مجھ میں کمینہ پن ہے-

رَضَاعَةٌ-(نہایہ میں ہے کہ) بہ فتحہ را یا بکسرہ را دودھ پینا اور رَضَاعَةٌ صرف بہ فتحہ را بہ معنی بخیلی و کمینگی اس کا فعل رَضُعَ آتا ہے بہ ضمہ ضاد-

لَوْرَأَیْتُ رَجُلًا یَّرْضَعُ فَسَخِرْتُ مِنْهُ خَشِیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَهٗ-اگر میں کسی شخص کو دیکھوں کہ وہ اپنے جانور کا دودھ منہ سے چوس رہا ہے پھر میں اس پر ٹھٹھا کروں (مثلاً کہوں کمبخت کیا

بخیل ہے) تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ویسا ہی نہ ہو جاؤں (کیونکہ مثل مشہور ہے بڑا بول سامنے آتا ہے اور جو دوسرے پر ہنستا ہے اس پر خود ہنسا جاتا ہے)-

اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ- آنحضرت نے (ابوحذیفہؓ کی بیوی سے) فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے پھر اسکی محرم ہو جائیگی اور ابوحذیفہ کو جو تیرا سالم کے سامنے نکلنا ناگوار ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا- اس کے دل میں کوئی شبہ نہ رہے گا)-

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرت نے ابوحذیفہؓ کی بیوی کو دودھ نچوڑ کر سالم کو پلا دینے کے لئے فرمایا' نہ یہ کہ سالم چھاتی کو ہاتھ اور منہ لگا کر پیئے اور بعض نے کہا آپ نے خاص سالم کے لئے چھاتی کا چھونا بھی معاف رکھا' جیسے بڑھاپے میں دودھ پینے سے حرمت کا ہونا' یہ بھی خاص سالم کے لئے تھا-

نِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ- دودھ پلانے والی (یعنی حکومت اور خدمت جس سے آدمی بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے) کیا اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی (برطرفی موقوفی یا موت) کیا بری ہے (مطلب یہ ہے کہ حکومت حاصل ہونے سے انسان کو خوشی تو ہوتی ہے' روپیہ ملتا ہے- اقتدار حاصل ہوتا ہے' مگر یہ خوشی کچھ کام کی نہیں ہے- کیونکہ اس کے ساتھ غم لگا ہوا ہے کیونکہ ایک روز برطرفی اور موقوفی ہوگی یا موت آئے گی جب ان تمام ناپائیدار لذتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور خلق اللہ کے حقوق کا مواخذہ گردن پر رہے گا اس کا جواب دینا ہوگا- اسی لئے اہل اللہ نے دنیا کی خدمتوں اور حکومتوں سے ہمیشہ کنارہ کشی کی ہے اور باوجودیکہ ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں مگر انھوں نے حاکم اور قاضی بننا گوارہ نہ کیا- جیسے امام ابوحنیفہ نے باوجود خلیفہ منصور کی انتہائی کوشش کے عہدہ قضا کو قبول نہ کیا- اکثر دنیا داروں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ خدمت سے معزول ہوتے ہیں تو اس کے رنج میں جان تک دے دیتے ہیں- البتہ شاذ و نادر ہی حقیقت شناس اور سلیم الطبع انسان ایسے دیکھے ہیں کہ عزل اور موقوفی کے بعد بھی انھوں نے زندگی خوشی کے ساتھ گزاری- میں بلاتصنع کہتا ہوں وکفٰی باللہ شھیدا- کہ جب میں ہائی کورٹ میں ججی کی خدمت سے علیحدہ کیا گیا تو ایک مدت تک دل پر ایسی پریشانی رہی کہ خدا کی پناہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو دوسرے اس سے عمدہ اشغال اور نیز سیر و سیاحت میں مصروف نہ کرتا تو شاید میں اس فکر میں دیوانہ ہو جاتا- لعنت خدا کی ایسی خدمت اور نوکری پر جس کا انجام رنج ہو- اب تو حق تعالیٰ نے وہ غنا اور طمانیت قلب عطا فرمائی ہے کہ دنیا کی بادشاہت بھی بے حقیقت معلوم ہوتی ہے اس کی بھی مطلق خواہش نہیں رہی' چہ جائے کہ خدمت اور نوکری کی)-

مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِيْنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِيْنِيْ- میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو یا مجھ سے کبھی تو نے یہ بیان کیا ہو (کہ میں نے تجھ کو دودھ پلایا تھا)-

اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ- ابراہیم کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کو جو بحالت شیرخوارگی گزر گئے تھے- بعض نے کہا' جب آنحضرت کے صاحبزادے حضرت قاسم گزر گئے تو ام المومنین حضرت خدیجہؓ رونے لگیں اور کہنے لگیں قاسم کا دودھ کیسا بہہ رہا ہے کاش وہ اتنا جیتا کہ اس کے دودھ پینے کے دن ختم ہو جاتے' تو مجھ پر اتنی سختی نہ ہوتی- تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے اگر تو چاہے تو قاسم کی آواز تجھ کو بہشت میں سنا دوں حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ نہیں مجھ کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمانے پر یقین ہے- یہ طرز فکر حضرت خدیجہ کی بے انتہا عقل و فہم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انہوں نے ایمان بالغیب کی فضیلت ہاتھ سے نہیں جانے دی- طیبی نے کہا دودھ پلائے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ بہشت کے مزے لوٹ رہے ہیں جو دودھ سے نسبت رکھتے ہیں- میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں- اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ بعض ارواح مطہرہ قیامت سے پہلے بھی بہشت میں سکونت پذیر ہو جاتی ہیں جیسے شہیدوں کی روحیں- جنگ بدر میں جو ایک بچہ شہید ہو گیا تھا آپ نے اس کی ماں سے فرمایا تیرا بچہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے البتہ خاص اپنے اپنے ان مکانوں میں جو اہل بہشت کے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ حساب و کتاب کے بعد قیامت میں داخل ہوں گے)-

رَضِيْعُ عَائِشَةَ- حضرت عائشہؓ کا دودھ (شریک) بھائی-

رَضِيْعُ اَيْهُقَانَ- ایہقان کو (دودھ کی طرح) چوسنے والا

(ایہقان ایک بوٹی ہے- مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تروتازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں ایک روایت میں رَضِیْعٌ ہے صاد مہملہ سے- اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے)-

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَّلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ- دودھ چھٹنے کے بعد پھر رضاعت نہیں ہے نہ جوان ہونے کے بعد یتیمی ہے-

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ- رضاعت سے وہ حرمت ہوتی ہے جو نسبت سے ہوتی ہے-

فَاَتَمَّ اللّٰهُ رَضَاعَةً فِي الْجَنَّةِ- اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کا دودھ پینا بہشت میں پورا کر دیا (وہ اٹھارہ مہینہ کی عمر میں گزر گئے تھے)-

رَضْفٌ- جلتے ہوئے پتھر یا جلتے ہوئے پتھر سے داغ دینا-

مِرْضَافَةٌ- جلتا ہوا پتھر-

رَضِيْفٌ- گرم دودھ جو جلتے پتھر سے گرم کیا جائے-

مَرْضُوْفٌ- وہ گوشت جو جلتے پتھر پر بھونا جائے-

كَانَ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ- آنحضرتؐ اول تشہد میں اس طرح بیٹھتے جیسے آپ جلتے پتھر پر بیٹھے ہیں (یعنی جلد کھڑے ہو جاتے)-

رَضْفٌ کا مفرد رَضْفَةٌ ہے-

وَذَكَرَ الْفِتَنَ ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا تَرْمِيْ بِالرَّضْفِ- پھر جو فتنہ اس کے بعد ہوگا وہ تو جلتے پتھر اچھال رہا ہوگا- (یعنی بہت سخت فتنہ ہوگا)-

اُكْوُوْهُ اَوِ ارْضِفُوْهُ- اس کو آگ سے چرکا دو یا گرم پتھر سے داغو-

بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ- جو لوگ خزانے سینت کر رکھتے ہیں (روپیہ پیسہ گاڑ کر اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ (وہ) پتھر سے داغے جائیں گے (اس پتھر سے) جو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا-

لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفُهُمَا- جو جانور ان کو دودھ پینے کے لئے دیا گیا ہے اس کا دودھ اور پتھر سے گرم کیا ہوا دودھ (بعض نے وَرَضِيْفِهِمَا بہ کسرۂ فا پڑھا ہے یعنی دودھیل اونٹنی کا دودھ-)

فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا- وہ اپنے دودھ اور پتھر سے گرم کئے ہوئے دودھ میں رات بسر کرتے ہیں-

مَثَلُ الَّذِيْ يَاْكُلُ الْقُسَامَةَ كَمَثَلِ جَدْيٍ بَطْنُهٗ مَمْلُوْرَضْفًا- جو شخص تقسیم (بٹوارہ) کی اجرت کھاتا ہے اس کی مثال اس کی بکری کے بچے کی ہے جس کا پیٹ جلتے پتھروں سے بھرا ہو-

فَاِذَا قُرَيْصٌ مِّنْ مَلَّةٍ فِيْهِ اَثَرُ الرَّضِيْفِ- دیکھا تو ایک چھوٹی سی روٹی ہے جلتی ہوئی راکھ پر پکائی گئی ہے- اس پر پتھر پر بھنے ہوئے گوشت کا کچھ نشان ہے (تھوڑی سی گوشت کی چکنائی اس پر معلوم ہوتی ہے-)

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِجَدْيَيْنِ مَرْضُوْفَيْنِ- (جب ہند بنت عتبہ (معاویہ کی ماں) مسلمان ہوئی) تو اس نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے بھنے ہوئے بھیجے (یعنی جلتے پتھر پر بھنے ہوئے)-

ضَرَبَهٗ بِمِرْضَافَةٍ- اس کی چندیا پر ہتوڑا مارتا ہے (ایک روایت میں مِرْضَافَۃ صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا-)

وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ- اور دوزخ کے گرم پتھر اس کو کھائیں گے (جلائیں گے)-

كَانَ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ- آنحضرتؐ دو رکعتوں کے بعد (چار رکعتی نماز میں ایسے ہوتے جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہو- پہلی اور تیسری رکعت کے بعد سجدہ سے اٹھتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے- مگر یہ ترجمانی کچھ وقیع نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کو محدثین تشہد کے باب میں لائے ہیں)-

اِذَا ابْتُلِيْتَ بِاَهْلِ النَّصْبِ وَمُجَالَسَتِهِمْ فَكُنْ كَاَنَّكَ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى تَقُوْمَ- جب تو ناصبیوں کی صحبت میں گھر جائے (یعنی جو لوگ جناب امیر سے بغض رکھتے ہیں) تو اس طرح بیٹھ جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہوتا ہے (وہاں سے جلدی اٹھ جا ایسی ناپاک صحبت سے دور رہ)-

رَضْمٌ- مشکل سے دوڑنا- کھودنا- گرنا- مارنا- بڑے بڑے پتھروں سے بنانا- ٹھہر جانا-

رِضَامٌ- بڑے بڑے پتھر-

رُضَامٌ - ایک بوٹی ہے۔

رَضِیْمٌ - پتھر سے بنا ہوا۔

رُضَیْمٌ - ایک پرندہ ہے۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ اَتٰی رَضْمَةَ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا - جب یہ آیت اتری کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے - تو آپ پہاڑ کے ایک پتھر پر آئے اس کے اوپر چڑھ گئے۔

رَضْمَةٌ - یہ منفرد ہے رَضْمٌ اور رِضَامٌ کا (بعض نے کہا رَضْمَةٌ پتھروں کا ٹیلہ جو تلے اوپر رکھے ہوں۔)

وَرَضَمُوْا عَلَیْهِ الْحِجَارَةَ - (مرتد کو دو پتھروں کے بیچ میں رکھا) پھر اس پر پتھر چن دیئے (اس کو پتھروں میں دبا دیا)۔

وَكَانَ الْبِنَاءُ الْاَوَّلُ رَضْمًا - (قریش نے کعبے کو لکڑیوں سے بنانا چاہا) پہلی بنا پتھروں کی تھی۔

حَتّٰی رَكَزَ الرَّایَةَ فِیْ رَضْمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ - انہوں نے پتھروں کی چٹانوں میں جھنڈا گاڑ دیا۔

حَتّٰی رَكِبَ الدَّابَّةَ فِیْ رَضْمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ - پتھروں پر آئے (اور) اپنے جانور پر سوار ہوئے۔

رَضَمُوْا عَلَیْهِ - پتھر اس پر جوڑ دیئے (نووی نے کہا رَضْمَةٌ بہ سکون ضاد اور رَضَمَةٌ بہ فتحہ ضاد دونوں طرح صحیح ہے۔)

رَضْوٌ یا رِضًی یا رُضًی یا رِضْوَانًا یا رُضْوَانًا یا مَرْضَاةٌ رضا مندی۔

مُرَاضَاةٌ - کسی کی رضا مندی ڈھونڈھنا۔

اِرْضَاءٌ - راضی کرنا۔

تَرَاضِیْ - آپس میں رضا مندی۔

اِرْتِضَاءٌ - پسند کرنا' اختیار کرنا۔

رِضَاءٌ - رضا مندی۔

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ - میں تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے۔

اِذَا قَالَ اُقِرُّكَ عَلٰی مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ فَهُمَا عَلٰی تَرَاضِیْهِمَا - اگر مالک زمین نے قابض زمین سے یوں کہا میں تجھ کو وہاں رہنے دیتا ہوں جہاں اللہ نے تجھ کو رہنے دیا تو (اس سے زمین کا ہبہ نہ ہوگا بلکہ) مالک زمین اور قابض کی دونوں کی رضا مندی پر معاملہ رہے گا (اگر مالک زمین چاہے تو قابض کو نکال سکتا ہے اور قابض چاہے تو اپنا قبضہ چھوڑ سکتا ہے)۔

اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی - (اے علیؓ) تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو جیسے ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب آپ جنگ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے' حضرت علیؓ کو حفاظت عیال و اطفال کے لئے مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علی کو عدم شرکت جہاد سے ملال ہوا - اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی - اس سے اہل تشیع کا یہ مطلب ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علیؓ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ بلافصل تھے' کیونکہ یہ تشبیہ کل باتوں میں نہیں ہے بلکہ صرف اس بات میں جیسے حضرت موسیٰؑ طور پر جاتے وقت بنی اسرائیل کی نگہداشت کے لئے حضرت ہارونؑ کو چھوڑ گئے تھے' ویسے ہی آنحضرتؐ حضرت علیؓ کو زنانہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے اور حضرت ہارونؑ تو چالیس برس پہلے حضرت موسیٰؑ سے گزر گئے تھے - دوسرے غزوہ تبوک کو جاتے وقت آپ نماز پڑھانے کے لئے عبداللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تھے اگر خلافت مقصود ہوتی تو حضرت علیؓ ہی کو نماز پڑھانے کا بھی حکم دے جاتے)۔

رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا - ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی اور خوش ہیں۔

لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ وَالثَّیِّبُ اِلَّا بِرِضَاهَا - کنواری یا شوہر دیدہ کسی عورت کا (جو بالغہ ہو) بغیر اس کی مرضی کے نکاح نہ کیا جائے (ورنہ اس کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل رہے گا اگر وہ ناراض ہو)۔

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ - (پہلے اس کو میرے لئے مقدر کر) پھر مجھ کو اس پر راضی کر دے۔

رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا - وہ اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا (یعنی اس کو بجز اپنے رب کے کسی کی طلب نہیں صرف اسی کے آگے دست سوال پھیلاتا ہے)۔

اَوَّلُ الْوَقْتِ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ- اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی کا موجب ہے-

اَرْجٰی اٰیَةٍ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی- سارے قرآن میں بڑی امید کی آیت یہ ہے- ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ- (کیونکہ آنحضرتؐ اپنی امت میں سے کسی کا دوزخ میں داخل ہونا پسند نہ کریں گے- لیکن یہ جو دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض امت محمدیہ کے گنہگار لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آنحضرت کو ایسے لوگوں کی خبر نہ ہوگی اور جب اللہ کی مشیت کے تحت اطلاع ہوگی آپ ان کو بھی نکلوائیں گے- بعض کا قول ہے کہ یہ راضی کرنا ان کے دوزخ سے نکلنے کے بعد ہوگا)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ- میں اللہ کی پاکی اس طرح بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو-

وَخُذْ لِنَفْسِکَ رِضَاءً مِّنْ نَفْسِیْ- اپنے نفس کو مجھ سے راضی رکھ (جو میں تیرے لیے کروں' اس پر خوش رہ' میرا شکر بجالا- حضرات صوفیہ لکھتے ہیں کہ بلا اور مصیبت پر دوہری خوشی کرنی چاہیے کیونکہ وہ خالص محبوب کی رضا ہے اور نعمت میں ہماری رضا بھی شریک ہے)-

اِرْضَوْا مَارَضِیَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ ضَلَالٍ- تم بھی اس پر راضی ہو جو اللہ کی مرضی ہے' ان کا گمراہ ہونا-

لَا تَقُوْلَنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْتَهٰی عِلْمِهٖ قُلْ مُنْتَهٰی رِضَاهُ- اس طرح مت کہہ کہ اللہ کی تعریف جہاں تک اس کا علم پہنچے- (کیونکہ اس کے علم کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے) بلکہ یہ کہہ جہاں تک اس کی مرضی ہو-

مَنْ رَضِیَ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ اَلْیَسِیْرَ مِنَ الْعَمَلِ- جو شخص تھوڑی روزی پر اللہ سے راضی رہے (کوئی کلمہ ناشکری کا زبان سے نہ نکالے) اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑا عمل قبول کر لے گا-

مَنْ رَضِیَ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مُؤْنَتُهٗ- جو شخص تھوڑے حلال مال پر راضی رہے (حرام کی طمع نہ کرے) اس کی فکر ہلکی ہوگی (اس کو زیادہ غم اور اندیشہ نہ ہوگا)-

اَلرِّضَا- لقب ہے امام علی بن موسیٰ کا جن کا مزار طوس یعنی مشہد مقدس میں ہے- ان سے دشمن اور دوست سب راضی تھے اسی لیے آپ کا لقب رضا ہوا- ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی-

اِشْهَدْ عَلٰی رِضَاهَا- عورت کی رضا (یعنی اذان) پر گواہ کر-

بَلِّغْ بِیْ رِضْوَانَکَ- مجھ کو اپنی رضامندی کے مرتبے تک پہنچا دے-

اَسْاَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَا- میں تیرے حکم اور تقدیر پر راضی ہونا مانگتا ہوں (یہ انتہائی مرتبہ ہے درویشی اور ولایت کا' محبوب کا ہر فعل محب کی نظر میں اچھا ہی معلوم ہوتا ہے)-

اَشْکُرُکَ حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضٰی- میں تیرا شکر یہاں تک کروں کہ تو راضی ہو جائے اور راضی ہو جانے کے بعد بھی تیرا شکر کرتا رہوں (تیری رضا پر جو بڑی نعمت ہے)-

سَیِّدِ مُرْتَضٰی- شیعہ مذہب کے بڑے عالم گزرے ہیں' ان کا نام علی بن حسین بن موسیٰ تھا ۴۳۶ھ میں فوت ہوئے- ان کے بھائی سید رضی تھے جنھوں نے کافیہ کی شرح کی ہے وہ ۴۰۴ھ میں فوت ہوئے-

شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرْضَاةُ الرَّحْمَانِ- لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا' اللہ کی رضامندی ہے-

اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ- میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں (جو سب سے بڑی نعمت ہے)-

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ- پھر مجھ کو اس پر راضی کر دے (ایک روایت میں رَضِّنِیْ ہے)-

مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا الخ- جو اللہ کے رب ہونے پر (اور اسلام کے دین برحق ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر) راضی ہوا (یعنی دل سے ان کو مانا)-

مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِیْ وَرَضِیَ بِحُکْمِیْ- جس نے میری تقدیر کو تسلیم کیا (اس پر صابر اور شاکر رہا) اور میرے حکم سے راضی ہوا (اور میری بلا پر صبر کیا' اس کو میں صدیقوں میں لکھوں گا)-

باب الراء مع الطاء

رَطْأٌ- جماع کرنا' پھینک دینا-

اِرْطَاءٌ- چھوکری کا جماع کے قابل ہونا-

رَطْأٌ-حماقت-

رَطْآءُ یعنی حمقاء احمق عورت-

رَطِيْئٌ-احمق-

اَدْرَكْتُ اَبْنَاءَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَدَّهِنُوْنَ بِالرِّطَاءِ- میں نے آنحضرت کے صحابہ کے بیٹوں کو دیکھا وہ تیل پانی ملا کر لگاتے تھے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے- بہت تیل لگاتے تھے)-

اَرْطٰی -ایک قسم کا درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں-

رَطْبٌ یا رُطُوْبٌ- تازہ چارہ کھلانا-

رَطَابَةٌ- کھجور کا پک جانا-

رُطُوْبَةٌ- تری-

رُطَبٌ- پکی کھجور-

تَرْطِيْبٌ- کھجور کا پک جانا-

اِرْطَابٌ- کھجور پکنے کا وقت آجانا-

قَالَتِ امْرَاَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُلٌّ عَلٰى اٰبَآئِنَا وَاَبْنَائِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ- ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو اپنے باپ دادا اور اولاد پر ایک بوجھ ہیں (ہماری کفالت وہی کر رہے ہیں) تو ہم ان کے مالوں میں سے کیا لے سکتے ہیں؟ فرمایا تر میوے (جن کو رکھ نہیں سکتے' رکھو تو بگڑ جاتے ہیں' مثلاً تر کاریاں' خربوزے' آم' جام' سیب وغیرہ) ان کو تم (بغیر اجازت) کھا سکتی ہو اور دوسروں کو ہدیہ کے طور پر بھیج سکتی ہو (نہایہ میں ہے کہ یہ حکم ماں بیٹوں اور باپ بیٹیوں میں ہے- لیکن شوہر اور بیوی کے بارے میں دوسرا حکم ہے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا تر میوہ بھی بغیر اجازت کے کھانا درست نہیں-)

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا- جو شخص چاہے کہ قرآن کو نرم آواز سے پڑھے یا آسانی سے بے تکان-

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا- وہ اللہ کی کتاب کو بے تکلف پڑھیں گے ہمیشہ اس کی تلاوت کریں گے یا خوش آوازی سے پڑھیں گے)-

وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا- آپ کا منہ ابھی اس سے تازہ تھا (یعنی اس سورت کے اترتے ہی میں نے آنحضرت سے اس کو سیکھا' آپ کی تلاوت کے بعد ہی میں نے تلاوت کی ابھی آپ کا تھوک سوکھا بھی نہ تھا)-

فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ- ہر تازے جگر میں ثواب ہے (یعنی ہر پیاسے جانور کو پانی پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا- جس امت کے پیغمبر نے یہ فرمایا ہو- اسی امت میں ہونے کے مدعی اپنے پیغمبر کی اولاد کو بربنائے ظلم پانی نہ دیں اور اس کو پیاسا شہید کر دیں- ان کو کیا کہا جائے؟ ایسا عجیب واقعہ صفحہ تاریخ پر نہیں دیکھا گیا- میں ان اشقیا کو مسلمان نہیں جانتا اگر کوئی جانتا ہے تو جانا کرے) (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جن کے قتل کا حکم ہے' جیسے سانپ بچھو وغیرہ- ایک روایت میں اس طرح ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے جگر کو سیر کرے یعنی اس کو کھانا کھلائے- یہ مومن اور کافر آدمی اور جانور سب کو شامل ہے ہر ایک کے کھلانے پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا)-

وَرَطْبُكُمْ وَيَابِسُكُمْ- اور تر اور خشک (یعنی دریا والے اور خشکی والے یا درخت اور جمادات)-

اِلٰى قَبْرٍ رَطْبٍ تازہ قبر کی طرف (جس میں مردہ ابھی دفن نہیں ہوا تھا یا اس پر تری تھی)-

رَطْبٌ- ہری گھاس-

اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ- سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ تو دنیا کو اس حال میں چھوڑ دے کہ اللہ کی یاد سے تیری زبان تر ہو-

اَلرَّجُلُ يُصَلِّيْ عَلَى الرَّطْبَةِ النَّابِتَةِ- آدمی ہریالی پر نماز پڑھے-

اَرْطَبَ الْبُسْرُ- گدر کھجور پک گئی (شیریں ہوگئی)-

رَطْلٌ - بڑھ جانا' انداز کرنا وزن کا-

تَرْطِيْلٌ - تیل لگا کر نرم کرنا' لٹکانا' چھوڑ دینا - رطل سے تولنا-

رَطْلٌ یا رِطْلٌ - ایک باٹ بارہ اونس کا (یعنی ڈیڑھ پاؤ کا)-

لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِهٖ وَمُسِيْئٌ بِاِسَائَتِهٖ عَنْ تَجْدِيْدِ ثَوْبٍ اَوْ تَرْطِيْلِ شَعْرٍ - اگر (غفلت کا) پردہ اٹھ جائے (اور آخرت کا کھل جائے) تو نیک اور بد سب کپڑے بدلنے سے یا بالوں کو تیل لگا کر نرم کرنے سے باز آ جائیں (یعنی آخرت کی فکر میں ایسے مشغول رہیں کہ تن بدن کا خیال نہ رہے)-

غُلَامٌ رَطْلٌ - نرم اعضا کا لڑکا (عورتوں کی طرح)-

رَطْمٌ - کسی کام میں ایسا پھنسانا کہ اس میں سے نکل نہ سکے' پورا ڈکر داخل کرنا-

اِرْطَامٌ - چپ رہنا-

رَاطِمٌ - لازم-

اِرْتِطَامٌ - ایسا پھنسنا کہ نکل نہ سکے-

رَطُوْمٌ - وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو-

مَنِ اتَّجَرَ قَبْلَ اَنْ يَتَفَقَّهَ ارْتَطَمَ فِي الرِّبٰوا ثُمَّ ارْتَطَمَ - جو شخص بغیر فقہ حاصل کئے (شریعت کے وہ مسائل جو بیع وشرا سے متعلق ہیں) تجارت کرنے لگے' وہ سود میں پھنس جائے گا' پھر پھنس جائے گا-

اَسْأَلُهٗ مَسْئَلَةً يَرْتَطِمُ فِيْهَا كَمَا يَرْتَطِمُ الْحِمَارُ فِي الْوَحْلِ - میں اس سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جس میں وہ ایسا پھنس جائے گا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنس جاتا ہے-

رِطَانَةٌ - عجمی زبان میں بات کرنا (جیسے مُرَاطَنَةٌ ہے)-

اَتَتْ اِمْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ فَرَطَنَتْ لَهُ الرِّطَانَةَ - ایک فارسی عورت ان کے پاس آئی اور عجمی زبان میں کچھ بات کی-

تَرَاطُنٌ - وہ کلام جو آپس میں دو شخص یا کئی شخص کچھ اصطلاح مقرر کر کے کریں' عام لوگ اس کو نہ سمجھیں ہمارے ہندوستان میں عورتیں زرزری یا دردری بولا کرتی ہیں - ہر حرف کے بعد ایک زے یا دال بڑھا دیتی ہیں)-

اَمَا تَرٰى كَيْفَ يَرْطُنُوْنَ بِحِزْبِ اللّٰهِ - تو نہیں دیکھتا' وہ اللہ کے گروہ کی طرف کیسا اشارہ کنایہ کرتے ہیں (ان کا نام نہیں لیتے)-

فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ - اس نے حبشی زبان میں بات کی-

نَهٰى عَنْ رِطَانَةِ الْاَعَاجِمِ فِي الْمَسَاجِدِ - مسجدوں میں عجمیوں کی طرح باتیں کرنے منع فرمایا (یعنی عجمی زبان میں بے فائدہ بک بک کرنے سے-)

رَطْوٌ یا رَطْیٌ - جماع کرنا (جیسے وَطْیٌ ہے)-

اَرْطَتِ الْاَرْضُ - زمین نے ارطیٰ' اگائی (جو ایک درخت کا نام ہے)-

باب الراء مع العين

رُعْبٌ یا رُعُبٌ - ڈرانا' ٹھہرنا' کاٹنا-

اِرْتِعَابٌ - ڈرنا-

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ - میری مدد کی گئی رعب سے (یعنی میرے دشمنوں پر ایک مہینہ کی راہ سے میرا رعب پڑتا ہے)-

رُعْبٌ اور رُعُبٌ - ڈر اور خوف-

اِنَّ الْاُلٰى رَعَبُوْا عَلَيْنَا - (ایک روایت میں یوں ہی ہے عین مہملہ سے اور مشہور روایت بَغَوْا عَلَيْنَا ہے-) یعنی ان کافروں نے ہم پر رعب ڈالا-

فَرُعِبْتُ مِنْهُ - میں اس سے خوف زدہ ہو گیا-

اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ - جو حاکم رشوت کھائیں گے ان پر رعب کا وبال پڑے گا (حق تعالیٰ ان کو اس آفت میں مبتلا کرے گا' ہمیشہ ڈرتے اور سہمتے رہیں گے - کہاں پکڑے جاتے ہیں' کہاں رشوت کھل جاتی ہے' ایسی زندگی پر تف)-

اِتَّخِذُوا الْحَمَامَ الرَّاعِبَةَ فَاِنَّهَا تَلْعَنُ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ - ان کبوتروں کو پالو جو زور سے غرغوں کرتے ہیں وہ امام حسین کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں-

رُعْبُوْبٌ - خوبصورت موٹی تازی عورت (اس کی جمع رَعَابِيْبُ ہے-)

رَعْبَلَةٌ - خوبصورت عورت سے نکاح کرنا - کاٹنا پھاڑنا-

تَرَعْبَلَ—پرانا ہونا—

رِعْبَلَةٌ—پرانا کپڑا (اس کی جمع رَعَابِیْلُ ہے)—

اِنَّ اَهْلَ الْيَمَامَةِ رَعْبَلُوْا فُسْطَاطَ خَالِدٍ بِالسَّيْفِ—یمامہ والوں نے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھیوں نے) خالد بن ولیدؓ کا خیمہ تلواروں سے کاٹ ڈالا (خالد بن ولیدؓ لشکر اسلام کے سردار تھے' یمامہ والوں نے سخت حملہ مسلمانوں پر کیا یہاں تک کہ خالدؓ کے خیمہ تک پہنچ گئے اس جنگ میں بہت مسلمان شہید ہوئے اور کئی بار مسلمان پسپا ہو گئے—لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی—مسیلمہ کذاب وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا)—

تَرْمِيْ اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَافِيْهَا رَعَابِيْلُ—اپنے سینے پر دونوں ہتھیلیاں مارتی ہے اور اس کا کرتہ ہنسلیوں سے پھٹا ہوا ہے' ٹکڑے ٹکڑے ہے—

ثَوْبٌ رَعَابِيْلُ—وہ کپڑا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو—

رَعْثٌ—کان کے کنارے سفید ہونا' کاٹنا—

فَكَانَ يُحَلِّيْنَا رِعَاثًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُوءٍ—(ام زینب کہتی ہیں کہ میں اور میری دونوں بہنیں آنحضرت کی پرورش میں تھیں) آپ ہم کو سونے اور موتی کی بالیاں پہناتے (یعنی کان میں)—

رِعَاثٌ کا مفرد رَعْثَةٌ اور رَعَثَةٌ ہے (مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے)—

وَدُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْثَةِ الْبِيْرِ—اور کنویں میں جو ایک پتھر اس کو صاف کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے' اس کے نیچے (یہ جادو کا سامان گاڑا گیا—مشہور رَاعُوْفَة ہے' اس کا ذکر آگے آئے گا)—

تَرَعَّثَتِ الْمَرْاَةُ—عورت نے بالی پہنی—

بَلَغَنِيْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَدْخُلُ الْمَرْاَةَ فَيَنْزِعُ حِجْلَهَا وَقُلْبَهَا وَقِلَا دَتَهَا وَرِعَاثَهَا—مجھ کو خبر ملی ہے کہ ان میں کوئی شخص عورت کے پاس جاتا تو اس کی پازیب' کنگن' ہار اور بالیاں اتار لیتا—

رَعْجٌ—پے در پے چمکنا' گھبرا دینا' مال دار کرنا—

رَعَجٌ—بہت ہونا—

اِرْتِعَاجٌ—لرزہ ہونا' بہت ہونا' بھر جانا—

فَارْتَعَجَ الْعَسْكَرُ—لشکر گھبرا گیا—

وَلَهُمْ ارْتِعَاجٌ—(بدر کے دن قریش کے مشرکین اتراتے ہوئے نکلے) اور ان کی تعداد بہت تھی—

رَعْدٌ—بادل کی آواز (گرج) بعض نے کہا فرشتہ کا نام ہے جو ابر کو ہانکتا ہے—

رَعَدَتِ الْمَرْاَةُ—عورت آراستہ ہوئی—

اِرْعَادٌ—لرزنا' ڈرنا—

رَعْدَةٌ—اضطراب اور لرزہ—

رَعَّادٌ—بہت باتیں کرنے والا—

فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا—وہ دونوں لائے گئے' ان کی رگیں (ڈر کی وجہ سے) پھڑک رہی تھیں—

اِنَّ اُمَّنَا مَاتَتْ حِيْنَ رَعَدَ الْاِسْلَامُ وَبَرَقَ—ہماری ماں اس وقت مر گئی جب اسلام گرجنے اور کوندنے لگا (یعنی اسلام کو غلبہ حاصل ہوا اور دشمنان اسلام مسلمانوں سے ڈرنے اور کانپنے لگے)—

اَلرَّعْدُ مَلَكٌ وَالصَّوْتُ زَجْرُهُ السَّحَابَ—رعد ایک فرشتہ ہے اور آواز اس کے ابر ہانکنے کی ہے (وہ ابر کو جہاں حکم ہوتا ہے ادھر ہانکتا ہے)—

قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاُرْعِدَ—وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا لرز رہا تھا—

فَمَنْطِقُهُ الرَّعْدُ—(اللہ تعالیٰ ابر کو پیدا کرتا ہے وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے) اس کا بولنا رعد (گرج) ہے (اور اس کا ہنسنا بجلی ہے)—

رِعْدِيْدٌ—نامرد' بزدل—

رَعْرَعَةٌ—اگانا' زمین پر لہریں مارنا' سوار ہونا—

فَلَمَّا شَبَّ وَتَرَعْرَعَ—جب جوان ہوا اور سیانا ہو گیا (بڑا ہو گیا)—

فَرَعْرَعَتِ السِّنُّ—دانت ہل گیا—

لَوْيَمُرُّ عَلَى الْقَصَبِ الرَّعْرَاعِ—گر لمبے بانس پر گزرے (اس کی آواز نہ سنائی دے)—

رَعْرَعٌ—نامرد' بزدل—

صَبِیٌّ مُتَرَعْرِعٌ-وہ بچہ جس کی عمر دس سال سے بڑھ گئی ہو-

رَعْرَاعُ اَیُّوْبَ-ایک بھاجی ہے-

رَعْزٌ-جماع کرنا-

مُرَاعَذَۃٌ-انقباض' عتاب-

رَعْسٌ-لرزنا' ضعف سے آہستہ چلنا-

رَعَسَانٌ- بکتر سے ہلانا-

اِرْتِعَاسٌ-لرزنا-

اِرْعَاسٌ-لرزانا-

رَعْشٌ-لرزنا-

اِرْعَاشٌ-لرزنا-

رَعِشٌ-نامرد-

رَعْشَۃٌ-لرزہ' کپکپی-

مَرْعَشٌ-ایک قسم کا کبوتر-

رَعْصٌ-جھاڑنا' ہلانا' کھینچنا (جیسے اِرْعَاصٌ ہے)-

اِرْتِعَاصٌ-پیچ کھانا' گراں ہونا' لرزنا-

خَرَجَ بِفَرَسٍ لَّہٗ فَتَمَعَّکَ ثُمَّ نَھَضَ ثُمَّ رَعَصَ-وہ ایک گھوڑا لے کر نکلے پہلے مٹی میں لوٹا' پھر اٹھا پھر کانپنے لگا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

اِرْتَعَصَتِ الشَّجَرَۃُ-درخت ہلنے لگا-)

رَعَصَتْھَا الرِّیْحُ یا اَرْعَصَتْھَا الرِّیْحُ-ہوا نے اس کو ہلا دیا-

اِرْتَعَصَتِ الْحَیَّۃُ-سانپ کنڈلی مار کر بیٹھ گیا (جیسے تَلَوَّتِ الْحَیَّۃُ ہے)-

فَضَرَبَتْ بِیَدِھَا عَلٰی عَجُزِ ھَا فَارْتَعَصَتْ-اس نے اپنی سرین پر ہاتھ مارا پھر لرزنے لگی-

رُعْظٌ-تیر کا وہ مقام جس پر پیکان چڑھاتے ہیں (یعنی نوک)-

رَعْظٌ-رعظ بنانا-

رُعظ-توڑنا-

رَعْظٌ' رعظ ٹوٹنا-

تَرْعِیْظٌ-ہلانا-

اَھْدٰی لَہٗ یَکْسُوْمُ سِلَاحًا فِیْہِ سَھْمٌ قَدْرُکِّبَ مِعْبَلُہٗ فِیْ رُعْظِہٖ-یکسوم نے آپ کے لئے کچھ ہتھیار بطور تحفہ بھیجے' ان میں ایک تیر بھی تھا' جس کا پیکان اس کے رعظ میں جوڑ دیا گیا تھا-

رَعٌّ-ٹھہر جانا-

رَعَاعَۃٌ-بے عقل' شتر مرغ-

اِنَّ الْمَوْسِمَ یَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ-حج کے موسم میں بے وقوف کمینے (سب قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں)-

اِنَّ ھٰٓؤُلَاءِ النَّفَرَ رَعَاعٌ غَثَرَۃٌ-یہ لوگ تو ناسمجھ جاہل ہیں-

وَسَائِرُ النَّاسِ ھَمَجٌ رَعَاعٌ-باقی لوگ سب رذیل بے عقل ہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

رَعْفٌ یا رُعَافٌ-ناک سے خون بہنا (نکسیر پھوٹنا) آگے بڑھ جانا' ناگہاں گھس آنا-

رَعَفٌ-بہنا-

اِرْعَافٌ-جلدی کرنا' بھرنا-

اِرْتِعَافٌ-آگے بڑھ جانا-

لَیْسَ فِی الرُّعَافِ وُضُوْءٌ-رعاف میں وضو نہیں ہے-(یعنی نکسیر پھوٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)-

لَایَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ مِنَ الرُّعَافِ-نکسیر پھوٹنے سے نماز نہیں ٹوٹتی-

مَنْ اَصَابَہٗ قَیْءٌ اَوْرُعَافٌ-جس کو قے آجائے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے (وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کر کے باقی نماز اس پر بنا کر لے)-

وَدُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْفَۃِ الْبِیْرِ-(وہ جادو کا سامان) اس کے پتھر کے نیچے گاڑا گیا جو کنویں کی تہہ میں رکھا جاتا ہے (تاکہ جب کنواں صاف کرنے کی ضرورت ہو تو اس پر بیٹھ کر صاف کریں) (بعض نے کہا راعوفہ وہ پتھر جو کنوئیں کے منہ پر لگایا جاتا ہے پانی بھرنے والا اس پر کھڑا ہوتا ہے)-

سَمِعَ جَارِیَۃً تَضْرِبُ بِالدَّفِّ فَقَالَ لَھَا اِرْعَفِیْ-ایک عورت کو سنا جو دف بجا رہی تھی فرمایا آگے بڑھ جا (نہایہ میں ہے کہ رعف آگے بڑھنا-باب سمع یسمع سے ہے اور نکسیر پھوٹنے کے معنی باب نصر ینصر سے ہے)-

یَاکُلُوْنَ مِنْ تِلْکَ الدَّآبَّۃِ مَاشَاءُوْا حَتّٰی ارْتَعَفُوْا-اس

جانور میں سے جتنا چاہے کھاتے رہے یہاں تک کہ (طاقتور ہو کر) آگے بڑھ گئے (ان کے پانوں میں قوت آ گئی)-

سَنَةُ الرُّعَافِ-نکسیر پھوٹنے کا سال-

رَعْلٌ-خوب کونچا مارنا-

رَعَلٌ-حماقت-

كَاَنِّيْ بِالرَّعْلَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ اَشْفُوْ عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا ثُمَّ جَاءَ تِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ ثُمَّ جَاءَ تِ الرَّعْلَةُ الثَّالِثَةُ-جیسے میں سواروں کی پہلی ٹکڑی (اسکواڈرن) میں ہوں، جب وہ رمنے پر چڑھی تو انھوں نے تکبیر کہی، پھر دوسری ٹکڑی آئی، پھر تیسری ٹکڑی آئی (نہایہ میں ہے کہ سواروں کی ایک ٹکڑی کو رعلۃ کہتے ہیں اور سواروں کے جتھے کو رعیل کہتے ہیں)-

سِرَاعًا اِلٰى اَمْرِهٖ رَعِيْلًا-اپنے کام میں جلدی کرنے والے گھوڑے کے سوار-

رَعْلٌ-ایک قبیلہ کا بھی نام ہے، رسول اللہ نے اس پر لعنت کی ہے-

رَعْمٌ-نگہبانی کرنا، تاکنا-

رَعَامَةٌ-جانور دبلا ہو کر اس کی ناک بہنا-

صَلُّوْا فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا-بکریوں کے تھان میں (جہاں وہ رات کو رہتی ہیں) نماز پڑھ لو اور ان کی ناک رینٹ پونچھ ڈالو-

شَاةٌ رَعُوْمٌ-دبلی بکری میں جس کی ناک بہہ رہی ہو-

نَظِّفُوْا مَرَابِضَهَا وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا-بکریوں کے تھان صاف رکھو، ان کی ناک کی رینٹ پونچھ ڈالو (ایک روایت میں رَغَامَهَا ہے، غین معجمہ سے یعنی ان کے بدن پر سے مٹی (غبار) پونچھ ڈالو-

رُعُوْنَةٌ-حماقت، لٹک جانا-

اَرْعَنُ-احمق-

رَعْوٌ-پھر جانا، رجوع کرنا-

اِرْعِوَاءٌ-باز رہنا-عود کرنا-

شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَرْعَوِيْ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْهُ-سب سے برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے پھر برے کام سے باز نہ رہے (اس کو اللہ کی کتاب کچھ اثر نہ کرے)-

مَنْ لَّمْ يَرْعَوْ عِنْدَ الشَّيْبِ-جو شخص بڑھاپے میں بھی برے کام سے باز نہ رہے اس پر (یعنی معاصی پر) شرمندہ اور نادم نہ ہو (اس کی بھلائی کی امید نہیں)-

لَعَلَّهٗ يَرْجِعُ اَوْ يَرْعَوِيْ-شاید وہ پھر جائے یا باز رہے (مطلب یہ ہے کہ جو گواہی اس کے پاس ہو وہ بیان کر دے یہ نہ کہے کہ میں حاکم سے بھی معلوم کر لوں، شاید وہ کچھ اور حکم دے)-

رَعْيٌ-چرنا یا چرانا، دیکھنا، تاکنا، انتظام کرنا، حفاظت کرنا، نگہداشت کرنا، انجام کا خیال کرنا-

رَاعَتِ الْاَرْضُ-زمین میں چارہ بہت ہو گیا-

رِعَايَةٌ-کھلی اٹھنا (اب عرف میں رعایۃ کہتے ہیں پاس داری اور طرف داری کو)-

حَتّٰى تَرٰى رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ-تو بکریاں چرانے والے کو دیکھے لمبی لمبی عمارتیں بنا رہے ہیں (یہ جمع ہے راعی کی بہ معنی چرواہا-اور رُعاۃ بھی اسی کی جمع ہے-)

اِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ-جب اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارت ٹھونکنے لگیں (مطلب یہ ہے کہ غریب دیہاتی لوگ مال دار ہو جائیں- وضنئے جولا ہے کم ذات عالی شان عہدوں پر مقرر ہوں)-

كَاَنَّهٗ رَاعِيْ غَنَمٍ-گویا وہ بکریوں کا چرواہا ہے (یعنی جہالت اور بدسلیقگی میں)-

اِنَّمَا هُوَ رَاعِيْ ضَانٍ مَالَهٗ وَلِلْحَرْبِ-وہ تو بھیڑوں کا گڈریا (دھنگر) ہے اس کو جنگ سے کیا علاقہ (وہ لڑائی کا فن کیا جانے)-

اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ-(قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، بچہ پر کم سنی میں بہت مہربان اور) شوہر کے ہاتھ میں جو مال ہے (اس کی کمائی) اس پر اچھی طرح نگاہ رکھنے والیاں (یعنی فضول خرچ نہیں ہیں بلکہ گھر گرہست اور کفایت شعار ہیں)-

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ-تم میں سے ہر شخص سردار ہے اور نگہبان اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی

اس سے باز پرس ہوگی (رعیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت اور پرورش اس سے متعلق ہے-اصل میں رعیت وہ جانور جن کی حفاظت راعی یعنی چرواہے سے متعلق ہو- بادشاہ راعی ہے اور جو لوگ اس کے ملک میں رہتے ہیں وہ اس کی رعیت ہیں-مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اختیار اور حاکمیت حاصل ہے-اگر کچھ دوسروں پر نہیں تو اپنے گھر والوں پر ہے' اگر یہ لوگ بھی نہ ہوں تو خود اپنے اعضاء و جوارح اور اپنی ذات پر حاکمیت موجود ہے)-

مَنِ اسْتُرْعِیَ فَلَمْ یَنْصَحْ-جس شخص سے حفاظت اور نگہبانی کی درخواست کی جائے مگر وہ دل سے خیر خواہی نہ کرے (بلکہ ان کی حفاظت میں کوتاہی کرے اور ان کی حق تلفی کرے)-

اِلَّا اِرْعَاءً عَلَیْهِ- مگر اس پر مہربانی اور توجہ کرنے کے لئے-

لَا یُعْطٰی مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْئٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ دَلِیْلٍ-لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کسی کو نہ دیا جائے مگر دشمن کی تاک رکھنے والے یا راستہ بتلانے والے کو (راعی سے مراد اپنا جاسوس ہے جو دشمن کی خبر لاتا ہے)-

اِذَا رَعَی الْقَوْمُ غَفَلَ-جب لوگ کسی خوفناک کام سے اپنی حفاظت کرنا چاہیں تو وہ غافل رہے (کیونکہ یہ اس کا کام تھا کہ لوگوں کی حفاظت کرے' ان کو اپنی حفاظت خود کرنے کی ضرورت نہ پڑے)-

اَکُنْتَ تَرْعٰی-کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے (اسی وجہ سے تو پیلو کے کچے اور پکے پھل کو آپ پہچانتے ہیں-جس کی شناخت جنگل والے ہی خوب جانتے ہیں)-

هَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاهَا-کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں (بکریاں چرانے سے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت حاصل ہوتی ہے-خطابی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کا شرف بادشاہوں اور شہزادوں اور رئیسوں کو نہیں دیا- بلکہ عام لوگوں میں سے ہمیشہ پیغمبر ہوتے رہے جن کو دنیا دار بلحاظ دنیا کے بڑا آدمی نہیں سمجھتے تھے-حضرت داؤد ایک غریب شخص کے بیٹے تھے' حضرت ایوب درزی تھے حضرت زکریا بڑھئی تھے-)

کَانَتْ عَلَیْنَا رِعَایَةُ الْاِبِلِ-اونٹوں کو چرانا ہمارے ذمہ تھا (باری باری ہم میں سے ہر شخص اونٹ چراتا)-

رُوَاةُ الْکِتَابِ کَثِیْرٌ وَرُعَاتُهٗ قَلِیْلٌ-قرآن کے روایت کرنے والے بہت ہیں لیکن اس میں تامل اور فکر کرنے والے کم ہیں (اس کو سوچنے والے اس میں غور کرنے والے)-

اَلْعُلَمَاءُ یَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّعَایَةِ-علماء کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا رنج میں ڈالے گا-

لَیْسَ مِنْ رُعَاةِ الدِّیْنِ-وہ دین کا خیال کرنے والوں میں سے نہیں ہے-

وَاسْتَرْعَاکُمْ اَمْرَ خَلْقِهٖ-تم کو اس نے اپنی مخلوق کے کاموں کا حاکم اور محافظ بنایا-

باب الراء مع الغین

رَغِبَ یَرْغَبُ رَغْبَةً-کسی کام کی خواہش کرنا-حرص کے ساتھ اس کو چاہنا-

رَغِبَ عَنْهُ-اس سے نفرت کی' اس کو نہیں چاہا-

رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَیْرِهٖ-اس کو دوسروں پر فضیلت دی-

رَغِبَ اِلَیْهِ رَغَبًا یا رَغْبٰی یا رَغْبَاءَ یا رَغَبُوْتًا یا رَغَبُوْتٰی یا رَغَبَانًا یا رُغْبَةً یا رَغَبَةً-عاجزی کی' زاری کی' سوال کیا-

رَغُبَ الرَّجُلُ یَرْغُبُ رُغْبًا وَرُغُبًا-بہت کھانے والا ہے-

رَغِیْبُ الْبَطْنِ-بڑا پیٹو' کھاؤ-

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَایَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ-سب سے بہتر ثواب کا کام ان اونٹنیوں کا دینا ہے جو بہت دودھ دیتی ہیں' خوب کھاتی ہیں' اس کے ثواب کا حساب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا-

جَوْفٌ رَغِیْبٌ- کشادہ پیٹ-

وَادٍ رَغِیْبٌ-کشادہ میدان-

طَعَنَ بِهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ طَعْنَةً رَغِیْبَةً ثُمَّ طَعَنَ بِهِمْ عُمَرُ کَذٰلِكَ-حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو خوب کشادہ طویل کوچ کرایا (یمامہ فتح کیا' شام پر لشکر کشی کی) پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کوچ

فرمایا (انھوں نے تو شام اور عراق اور سینکڑوں شہر فتح کئے مزاحموں کو جو اشاعت اسلام میں پیش آ رہی تھیں ختم کر دیا گیا)۔

بِئْسَ الْعَوْنُ عَلَى الدِّيْنِ قَلْبٌ نَّجِيْبٌ وَّبَطْنٌ رَغِيْبٌ۔ دین کے خلاف بری مدد یہ ہے کہ دل تو بودا ہو اور پیٹ کشادہ ہو (ایسے آدمیوں سے امداد دین کے بارے میں کیا توقع ہو سکتی ہے جو خورد و نوش میں لذت بھی چاہتے ہوں اور بے صبرے بھی ہوں۔ بلکہ ان کی وجہ سے دین کو نقصان ہی پہنچے گا)۔

اِيْتُوْنِيْ بِسَيْفٍ رَغِيْبٍ۔ میرے پاس ایک تلوار لاؤ! جس کی دھار کشادہ ہو (خوب کاٹتی ہو۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی مردود نے کہا۔ جب سعید بن جبیرؓ کو اس نے شہید کرنا چاہا۔ آخر ان کو ناحق قتل کر دیا۔ اب آخرت میں سزا بھگت رہا ہوگا۔ سعید بن جبیرؓ کبار تابعین اور بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ چونکہ ان کو اہل بیت کرام سے الفت تھی اور ملت میں جو بگاڑ پیدا کیا جا رہا تھا اس کو دبانا چاہتے تھے اس وجہ سے ان کو قتل کر دیا گیا)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّيْنُ وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب دین خراب ہو جائے گا اور مانگ کی کثرت ہوگی (قناعت اور سوال سے بچنا لوگ چھوڑ دیں گے دنیا کی طلب پر ان کو حرص ہوگی' خوب مانگتے پھریں گے)۔

رَغِبَ يَرْغَبُ رَغْبَةً۔ (باب سمع یسمع سے ہے۔ بہ معنی حرص اور طمع اور سوال اور طلب۔

اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً۔ میری ماں پاس مانگتی ہوئی آئی (یعنی اس طمع سے کچھ ملے گا)

رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ۔ تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ (حالانکہ "رَهْبَةً" کا تعدیہ من سے ہوتا ہے مگر "رغبۃ" کا تعدیہ الی سے ہوتا ہے۔ تو دونوں کو جمع کر کے ایک ہی کا تعدیہ قائم رہا جیسے وَزَجَّجْنَ الْحَوَاجِبَ وَالْعُيُوْنَا اور مُتَقَلِّدًا سَيْفًا وَّرُمْحًا)۔

رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ۔ (جب حضرت عمر فاروقؓ کا آخر وقت ہوا۔ **تو لوگ** آپ کے پاس آئے' آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ اور وہ اور فلاں فلاں کام انجام دیئے۔ یہ سنکر حضرت نے فرمایا **تم میں** سے کوئی تو بوجہ طمع میری تعریف کرتا ہے' کوئی میرے ڈر سے۔ (**بعض** نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں تو اس وقت اللہ کے ہاں جو ملے گا اس سے رغبت رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اب مجھ کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ کیا جا رہا ہے اور میری مہلت کار ختم ہو چکی اس لئے تمہاری تعریف بے کار ہے۔ بعض نے کہا ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ گو میں نے بہت سے نیک کام کئے ہیں جن کا اجر اور ثواب اگر ملے تو اس کی مجھ کو طمع ہے پر اس کے ساتھ ہی مجھ کو مواخذہ کا بھی ڈر ہے۔ معلوم نہیں پروردگار کونسی بات پر مواخذہ کرے؟ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے آخری وقت میں ابن عباسؓ سے یہ فرمایا "میرے بھتیجے! اگر میرے وہی اعمال قائم رہے جو میں نے آنحضرت کے ساتھ انجام دیئے ہیں اور خلافت کے مواخذہ سے نجات پا جاؤں اس کام کی انجام دہی کے نتیجہ میں نہ ثواب ملے نہ عذاب تو بسا غنیمت ہے۔" بعض نے کہا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں کچھ تو خلافت کی طمع کر رہے ہیں اور کچھ خلافت کو بڑے مواخذہ کا کام سمجھ کر ڈر رہے ہیں کہ کہیں خلافت کا بار ان پر نہ پڑ جائے)۔

كَانَ يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ وَالرُّغْبٰى اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔ عبداللہ بن عمرؓ لبیک میں اتنا مزید اضافہ کر دیا کرتے تھے والرغبی الیک والعمل (ایک روایت میں والرغباء الیک ہے یعنی تیری ہی طرف ہماری توجہ اور خواہش ہے اور عمل بھی تیرے ہی لئے ہے' تیرے پاس آنے والا ہے۔)

لَاتَدَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبَ۔ فجر کی دو رکعت سنت مت چھوڑ اس میں ثواب ہے جس کی رغبت طمع کی جاتی ہے۔

صَلٰوةُ الرَّغَائِبِ۔ وہ نماز جو رجب کے پہلے جمعہ میں پڑھی جاتی ہے' اس کی فضیلت میں جو حدیثیں لوگ نقل کرتے ہیں وہ سب باطل اور موضوع ہیں۔ البتہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث کچھ اصل رکھتی ہے مگر اس کی صحت میں بھی اختلاف ہے۔

اِنِّيْ لَاَرْغَبُ بِكَ عَنِ الْاَذَانِ۔ میں تیرے لئے اذان دینا پسند نہیں کرتا۔

اَلرُّغْبُ شُوْمٌ۔ دنیا کی طمع اور حرص نحوست ہے (کم بختی)

وَكُنْتُ امْرَءً ا بِالرُّغْبِ وَالْخَمْرِ مُوْلَعًا۔ میں بہت کھانے اور شراب پینے کا دیوانہ تھا (اس کی حرص رکھتا تھا ایک روایت میں

بِالزُّغْبِ ہے یعنی جماع اور شراب خوری کا عاشق تھا-)

مَابِیْ رَغْبَةٌ عَنْ دِیْنِکُمَا - مجھ کو تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے-

عَبْدُ رَغَبٍ - طمع اور حرص کا بندہ-

رَغَائِبَ - ذخائر گراں بہا عطیے-

اِلَیْکَ یَرْغَبُ الرَّاغِبُوْنَ - رغبت کرنے والے تیری ہی طرف رغبت کرتے ہیں-

لَا تَجْتَمِعُ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ فِیْ قَلْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ - جس دل میں رغبت (یعنی ثواب کی خواہش' اس کی امید) اور خوف دونوں جمع ہوں (یعنی خوف اور امید دونوں ہوں) اس کے لئے بہشت واجب ہوئی-

رَغْثٌ - دودھ پینا' پے درپے کونچا مارنا-

رُغِثَ - چھاتی کی رگ میں بیماری ہوئی-

رُغْثَاءٌ - چھاتی کی وہ رگ جس سے دودھ آتا ہے-

رَغُوْثٌ - دودھ پلانے والی-

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَرْغَثُوْنَهَا - آنحضرت کی تو وفات ہوگئی' تم اب تک دنیا کا دودھ پی رہے ہو (عرب کے لوگ اس طرح کہتے ہیں:

رَغَثَ الْجَدْیُ اُمَّهٗ - بکری کے بچہ نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا- ایک روایت میں تَلْغَثُوْنَهَا ہے- یعنی اب تک دنیا کو کھا رہے ہو)-

لَا یُؤْخَذُ فِیْهِ الرَّغُوْثُ - زکوٰۃ میں دودھ دیتا ہوا جانور نہ لیا جائے گا (یعنی دوہیل)-

رَغْدٌ یا رَغَادَةٌ - کشادہ اور وسیع ہونا-

اِرْغَادٌ - ارزانی ہونا' عیش و آرام میں ہونا' جانور کو چھوڑ دینا کہ جہاں چاہے چرے-

عِیْشَةٌ رَغْدٌ یا رَغَدٌ - اچھی بافراغت زندگی-

طَعَامٌ رَغْدٌ - پاکیزہ اور مرغوب کھانا- (رَغْدٌ جمع بھی ہے رَاغِدٌ کی)-

رَغِیْدٌ - کشادہ' وسیع-

رَغِیْدَةٌ - وہ دودھ جس پر آٹا چھڑکا جائے-

رَغْسٌ - بہت دینا' برکت دینا (جیسے اِرْغَاسٌ ہے) اور نعمت اور خیر اور برکت اور نمو-

اِنَّ رَجُلًا رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا - ایک شخص کو اللہ نے مال اور اولاد بہت دی' یا اس میں برکت عطا فرمائی (ایک روایت میں رَاشَهٗ ہے یعنی دیا-)

رَغْلٌ - دودھ پینا' طمع کرنا-

رَغْلَةٌ - جس کا طمع کیا جائے-

اِرْغَالٌ - خطا کرنا-

رُغْلٌ - ایک بوٹی ہے (بعض نے کہا سرمق- رُغْلٌ کی جمع اَرْغَالٌ ہے)-

کَانَ یَکْرَهُ ذَبِیْحَةَ الْاَرْغَلِ - جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ مکروہ جانتے تھے (بعض نے کہا یہ مقلوب ہے اَغْرَلٌ کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) اہل عرب کہتے ہیں-

رَغَلَ الصَّبِیُّ - بچہ نے ماں کی چھاتی پکڑ کے جلدی جلدی دودھ پی لیا-

اَرْغَلْتَ - کیا تو پھر شیر خوار بچہ بن گیا؟ (جو غلط پڑھنے لگا- یہ قاری عاصم نے مسعر سے کہا' جب انھوں نے قرأت میں غلطی کی)-

رَغْمٌ - ناراض ہونا' پسند نہ کرنا' کسی کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا' جبرا اطاعت کرنا' ذلیل خوار ہونا-

رَغْمٌ - زبردستی-

تَرْغِیْمٌ - ذلیل کرنا-

مُرَاغَمَةٌ - غصے ہونا' دور ہو جانا' چھوڑ دینا' دشمنی کرنا-

اِرْغَامٌ - ذلیل کرنا' غصہ دلانا-

تَرَغُّمٌ - غصہ ہونا-

رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا حَیًّا وَّلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ - اس کی ناک میں مٹی لگے (ذلیل خوار ہو) اس کی ناک میں مٹی لگے' اس کی ناک میں مٹی لگے- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس شخص کے؟ فرمایا اس کے جو اپنی ماں اور باپ یا ان دونوں میں سے ایک کو زندہ پائے اور (ان کی خدمت اور اطاعت کر کے)

بہشت حاصل نہ کرے (ماں باپ کی اطاعت اور اس کی خدمت گویا بہشت میں جانے کا بڑا ذریعہ ہے)۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیُلْزِمْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْهُ الرَّغْمُ۔ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو (سجدے میں) اپنی پیشانی اور ناک زمین سے لگا دے' تا کہ اس کی ذلت (بارگاہ الٰہی میں) ظاہر ہو۔ (مجمع البحرین میں ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ناک کا پانی نکل آئے)۔

رَغْمٌ یا رِغْمٌ یا رُغْمٌ۔ زبردستی کرنا' ناراض ہونا' ذلیل ہونا (متذکرہ بالا حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کا لگانا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ زمین پر کرے تا کہ ناک اور پیشانی دونوں خاک آلود ہوں اور بارگاہ خداوندی میں بندے کی عاجزی اور نیاز ظاہر ہو)۔

رَغَامٌ۔ مٹی۔

وَ اِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ اگرچہ ابو درداءؓ کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی گو ابو الدرداء اس کو پسند نہ کرے اس سے ناراض ہو یا ابو الدرداء ذلیل ہو)۔

رَغِمَ اَنْفِیْ لِاَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کے حکم پر میری ناک خاک آلود ہوئی (یعنی میں اس کے حکم کو بجالایا' اس کی اطاعت کی)۔

کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطٰنِ۔ یہ دونوں سہو کے سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے (کیونکہ اس نے جو نمازی کو بہکایا اور بھلا دیا' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمازی نے خدا کی بارگاہ میں دو سجدے اور زیادہ کئے۔ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان کف افسوس ملتا ہے کہ ہائے میں سجدہ نہ کر کے راندۂ بارگاہ الٰہی ہوا اور یہ آدمی سجدہ کر کے پروردگار کا مقرب بن گیا۔ دوسرے سجدہ ایسی عبادت ہے جو پروردگار کو بہت پسند ہے اور عبادت الٰہی کرنے سے شیطان کی ذلت اور خواری ہوتی ہے کہ اس کے بہکانے نے کوئی اثر نہیں کیا وہ مردود تو بنی آدم کا دشمن ہے۔ جس کام میں آدمی کی عزت ہو اس میں شیطان کی ذلت ہوتی ہے) (بعض نے کہا' یہاں ترغیم کے معنی غصہ دلانا ہے۔ کیونکہ سجدہ کرنے سے شیطان غضبناک ہوتا ہے)۔

وَارْغِمْهُ۔ اس کو ذلیل کر' مٹی ڈال دے۔

بُعِثْتُ مَرْغَمَةً۔ میں مشرکوں کو ذلیل کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ رَاغِمَةً مُشْرِکَةً اَفَاَ صِلُهَا قَالَ نَعَمْ۔ میری ماں میرے پاس غصہ میں بھری ہوئی' مشرک رہ کر میرے پاس آئی' کیا میں اس سے کچھ سلوک کروں؟ فرمایا۔ ہاں (یعنی چونکہ میں مسلمان ہو گیا تو اس سے ناراض اور غصہ ہو کر میری ماں آئی کہ تو کیوں مسلمان ہوا بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ ذلیل ہو کر میرے پاس آئی' کیونکہ اس کو احتیاج پیدا ہوئی اگر محتاج نہ ہوتی تو وہ کبھی میرے پاس آنا پسند نہ کرتی بعض نے کہا اپنی قوم سے بھاگ کر میرے پاس آئی' جیسے قرآن میں ہے "مراغما کثیرا وسقه" یعنی بھاگنے کی بہت جگہ)۔

عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ۔ ابو ذر کی ذلت اور خواری کے ساتھ یا اس کی مرضی یا رائے کے خلاف (وہ سمجھتے تھے کہ گنہگار کی مغفرت نہ ہوگی۔

اَلسِّقْطُ یُرَاغِمُ رَبَّهٗ۔ کچا بچہ اپنے پروردگار سے بحث کرے گا (غصہ کرے گا کہ میرے ماں باپ کی مغفرت کیوں نہیں ہوتی جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں بھیجے گا۔)

فَلَمَّا اَرْغَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْغَمَ بِشْرُبْنُ الْبَرَاءِ مَا فِیْ فِیْهِ۔ جب آنحضرتؐ نے لقمہ پھینک دیا تو بشر بن براء نے بھی منہ میں جو (لقمہ) تھا وہ نکال کر مٹی میں پھینک دیا (یہ اس بکری کے گوشت کا ذکر ہے جس میں ایک یہودی عورت نے زہر ہلاہل ملا کر آنحضرت کو تحفہ بھیجا تھا' آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا' لیکن بشر اس کے اثر سے مر گئے)۔

صَلِّ فِیْ مَرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا۔ بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لے اور مٹی اور خاک بکریوں پر سے جھاڑ دے (مشہور روایت رُعَامٌ ہے' عین مہملہ سے۔ جیسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَاَصْلَحَ رُغَامَهَا۔ وہاں کی مٹی درست کی۔

رَغِمَ اللّٰهُ بِاَنْفِکَ۔ اللہ تجھ کو ذلیل وخوار کرے۔

اَتَتْهُ الدُّنْیَا رَاغِمَةً۔ دنیا اس کے پاس ذلیل وخوار ہو کر (جبراً قہراً) خود آئے گی۔

فَمَضٰی اَبُوْهُ وَهُوَ يُرَاغِمَهُ- اس کا باپ غصہ کرتا ہوا چلا گیا-

رَغْنٌ- کان لگا کر سننا' قبول کرنا' طمع کرنا' اچھی طرح کھانا پینا' عیش کرنا-

اِرْغَانٌ- طمع دلانا' آسان کرنا-

رَغْنَةٌ- نرم ہموار زمین-

اُرْغُنْ اور اَرْغَنُوْنَ- ایک باجہ کا نام ہے-

اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ اَیْ رَغَنَ- زمین کی طرف جھکا- یعنی مائل ہوا (ایک روایت میں رعن ہے عین مہملہ سے- خطابی نے کہا یہ غلط ہے)-

رَغْوٌ- اونٹ کا بڑبڑانا' بہت رونا-

تَرْغِيَةٌ- دودھ میں پھین (جوش) آنا' غصہ دلانا-

لَا يَاْتِیْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيْرٍ لَهٗ رُغَاءٌ- قیامت کے دن کوئی اونٹ لے کر نہ آئے جو آواز کر رہا ہو (ہائے میری زکوٰۃ اس نے دنیا میں نہیں دی)-

وَقَدْ اَرْغَى النَّاسُ لِلرَّحِيْلِ- لوگوں نے کوچ کرنے کے لئے اونٹوں کو چلوایا (یعنی ان پر بوجھ لادنا شروع کیا- اونٹ کی عادت ہوتی ہے جب اس پر بوجھ لادتے ہیں زین وغیرہ رکھتے ہیں تو وہ آواز کرتا اور چلاتا ہے-)

لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ كُلُّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِ اَرْغَاهُ- آدمی اس وقت تک پرہیزگار (خدا ترس مسکین) نہیں ہوتا یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کی طرح ہو جائے جو اس پر سوار ہو جائے' اس کو اپنا تابعدار بنائے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا کام اور اس کی خواہش پوری کرنے کے لئے کوئی عذر نہ کرے' جو جہاں لے جائے اس کے ساتھ چلا جائے' بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو[1]

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجَدْعَاءِ- انہوں نے پیٹھ کے پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی' کہنے لگے یہ تو آنحضرتؐ کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے-

اِنَّهُمْ وَاللّٰهِ تَرَاغَوْا عَلَيْهِ فَقَتَلُوْهُ- قسم خدا کی انہوں نے جمع ہو کر ایک دوسرے کو آواز دے کر اس کو قتل کیا-

مَلِيْلَةُ الْاِرْغَاءِ- بہت باتیں کرنے سے تھکانے والے (اس کی آواز کو رُغاءٌ یعنی اونٹ سے تشبیہ دی' مطلب یہ ہے کہ وہ کثیر الکلام چلانے والی ہے- بعض نے کہا کثرت کلام کی وجہ سے اس کے ہونٹوں سے تھوک نکلنے لگتا ہے' تو اس معنی میں یہ رَغْوَةٌ سے یہ ہوگا' جوش اور پھین کے معنی میں جو دودھ پر آتا ہے)-

باب الراء مع الفاء

رَفْأٌ- کنارے سے قریب کرنا' پھٹا ہوا جوڑنا' امان دینا' ٹھہرانا' صلح کرانا-

نَهٰى اَنْ يُّقَالَ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نو بیاہتے کو یہ کہنے سے منع فرمایا- ''بالرفاء والبنین'' (کیونکہ یہ مشرکوں کی عادت تھی وہ دولہا کو یہی کہتے تھے)-

رِفَاءٌ- کے معنی جڑنا' متفق ہو جانا' برکت' افزائش (یہ رَفَاْتُ الثَّوْبَ رَفْأً اور رَفَوْتُهٗ رَفْوًا سے ماخوذ ہے- یعنی میں نے کپڑے میں رفو کیا- جہاں جہاں پھٹا تھا اس کو جوڑ لیا)-

بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ- (کے معنی یہ ہیں کہ) تمہارا جوڑا ملا رہے بیٹے پیدا ہوں (حالانکہ یہ کوئی برا لفظ نہیں ہے مگر چونکہ کفار کی رسم تھی' دوسرے ان الفاظ میں یہ تصور بھی کارفرما ہے کہ بیٹیاں پیدا ہونا پسند نہیں ہے- اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اس طرح کہو بارك الله لكما وجمع بينكما بخير)-

كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلٰى خَيْرٍ- آنحضرت ﷺ جب کسی

---

[1] میرے دوست نے میری گردن میں رسی ڈال رکھی ہے اور جہاں وہ چاہتا ہے مجھے لے جاتا ہے-(م)

آدمی کو (شادی کی) مبارک باد دیتے (اور کلمات خیر کہنا چاہتے) تو یوں فرماتے "اللہ تجھ کو یا تجھ پر اپنی برکت نازل کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) میں خیریت کے ساتھ ملاپ رکھے-

كُنْتُ لَكَ كَأَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ- (عائشہؓ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے (جس نے اپنی بیوی کو بہت خوش رکھا تھا اور اس کو مالا مال کر دیا تھا)-

لَیُرَفِّؤُهٗ بِاَحْسَنِ مَا یَجِدُ مِنَ الْقَوْلِ- ان کو اچھی اچھی باتیں بتانے، اور تسلی و تشفی دینے لگا-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجْتُ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ قَالَ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِیْنَ- ایک شخص نے شریحؒ سے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے اس عورت سے نکاح کیا انہوں نے کہا، تم میں ملاپ رہے اور بیٹے پیدا ہوں (شاید شریح کو ممانعت کی حدیث نہ پہنچی ہوگی یا انہوں نے ایسا کہنا جائز سمجھا اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا- اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تشدد کرنا، اور خواہ مخواہ کسی مسلمان کو مکروہ کام کرنے پر چھوڑ دینا اس سے راہ و رسم ترک کر دینا اس کی دعوت میں نہ جانا یہ صحابہ اور تابعین کے طرز کے خلاف ہے- حالانکہ "بالرفاء و البنین" کہنے کی ممانعت میں صریح حدیث وارد ہے- مگر شریح نے یہ لفظ کہا اور شریح دین کے بڑے عالم اور مسلمانوں کے بڑے قاضی تھے اور کسی نے ان پر طعن نہیں کیا- تو جن امور کی ممانعت صریح حدیث میں وارد نہیں ہے اور اس کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے ان پر کسی مسلمان کو برا کہنا اس سے دشمنی کرنا، اس سے ترک ملاقات کرنا، اس کی دعوت میں نہ جانا نری جہالت اور نادانی ہے)-

اِنَّهُمْ رَكِبُوا الْبَحْرَ ثُمَّ اَرْفَؤُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ- وہ سمندر میں سوار ہوئے، پھر انہوں نے ایک جزیرہ کے کنارے اپنا جہاز لگایا (لنگر باندھا)-

حَتّٰی اَرْفَاَبِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ- یہاں تک کہ اس کو وہاں ٹھہرایا جہاں کشتیاں ٹھہرائی جاتی ہیں یا جہاں پانی کا اتار ہوتا ہے- وہاں جا کر کشتیاں اوپر چڑھتی ہیں- (جب آگے سے پانی روک دیتے ہیں)-

فَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَالسَّفِیْنَةِ الْمُرْفَاَةِ فِی الْبَحْرِ تَضْرِبُهَا الْاَمْوَاجُ- (قیامت کے دن) زمین اس کشتی کی طرح ہو جائے گی جس کو سمندر میں کنارے پر رکھا ہو موجیں اس کو مار رہی ہوں (وہ ہل رہی ہو تلے اوپر ہو رہی ہو)-

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِرْفَاءِ- آنحضرتؐ نے بہت تیل لگانے (ہمیشہ بناؤ سنگار) سے منع فرمایا (یہ مردوں کا کام نہیں ہے کہ عورتوں کی طرح رات دن مانگ چوٹی میں مصروف رہے، نہ ایسا کرے کہ بالکل سر جھاڑ منہ پھاڑ- اعتدال کے ساتھ رہے ایک دن بیچ کنگھی کرنا اس میں کوئی قباحت نہیں)-

بِالرِّفَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- (حضرت خدیجہؓ نے فرمایا) یا رسول اللہ آپ کا جوڑا مبارک (ایک روایت میں بِالْوَفَاءِ ہے)-

رَفْتٌ- توڑنا، کوٹنا، کٹ جانا، چھوڑ دینا-

اِرْفِتَاتٌ- کٹنا، ٹوٹنا-

رُفَاتٌ- چورہ، ریزہ-

اِنَّ الْوَرْسَ یَرْفَتُ- (عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو گرا کر اس کو ورس کی لکڑی سے بنانا چاہا- تو لوگوں نے کہا) ورس کی لکڑی گل جاتی ہے (چند روز میں ٹوٹ کر چورہ چورہ ہو جاتی ہے)-

رَفَثٌ- جماع کرنا، فحش اور شہوت انگیز باتیں کرنا- (عبداللہ بن عباسؓ نے احرام کی حالت میں شعر پڑھا۔

وَهُنَّ یَمْشِیْنَ بِنَا هَمِیْسَا
اِنْ یَّصْدُقِ الطَّیْرُ نَنِكْ لَمِیْسَا

یعنی وہ پھس پھس ہم کو لئے جا رہے ہیں، اگر فال سچ نکلا تو ہم لمیس سے صحبت کریں گے"- لوگوں نے کہا تم احرام کی حالت میں "رفث" کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اِنَّمَا الرَّفَثُ مَا رُوْجِعَ بِهِ النِّسَاءُ یعنی رفث تو وہ ہے جس میں عورتوں سے خطاب کیا جائے (یعنی عورتوں سے فحش اور جماع کے متعلق باتیں کرنا رفث ہے- اگر عورتیں مخاطب نہ ہوں تو وہ رفث نہیں ہے- یہ ابن عباسؓ کی رائے تھی- اور اکثر لوگوں نے

یہ کہا کہ رفث عام ہے اور اس میں ہر وہ کلام داخل ہے جس میں فحش اور شہوت انگیزی ہو خواہ عورتیں مخاطب ہوں یا نہ ہوں)۔

فَلاَ یَرْفُثْ وَلاَ یَجْهَلْ۔فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں (شوروغل، ٹھٹھا وغیرہ)۔

اِنَّ اَخاً لَّکُمْ لاَ یَقُوْلُ الرَّفَثَ۔تمہارا ایک بھائی ہے جو فحش نہیں بکتا۔

طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ الرَّفَثِ۔روزہ دار کی پاکی ہے فحش گوئی سے۔

یُکْرَهُ لِلصَّائِمِ الرَّفَثُ۔روزہ دار کو فحش بکنا مکروہ ہے (یا جماع کرنا حرام ہے)۔

تَرْفِیْحٌ۔ بالرفاء والبنین کما کَانَ اِذَا رَفَّحَ اِنْسَانًا قَالَ بَارَکَ اللّٰهُ عَلَیْکَ۔ آنحضرتؐ (شادی کے بعد) جب کسی کو دعا دیتے یوں فرماتے بارک اللہ علیک (اصل میں یہ لفظ رَفَّأَ تھا ہمزہ کو حا سے بدل دیا (بعض نے رَقَّحَ قاف سے روایت کیا ہے)۔

تَرْقِیْحٌ بہ معنی اصلاح معیشت۔

رَفْدٌ۔دینا، کچھ دے کر مدد کرنا۔

تَرْفِیْدٌ۔سردار بنانا۔

مُرَافَدَةٌ۔مدد۔

اِرْفَادٌ۔دینا، عطا کرنا۔

اِرْتِفَادٌ۔کمانا۔

تَرَافُدٌ۔مدد کرنا۔

اَعْطٰی زَکٰوةَ مَالِهٖ طَیِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَیْهِ۔ جس شخص نے اپنی مال کی زکوٰۃ خوش دل ہو کر دی اس کا دل دینے کے لئے مدد کر رہا ہو (یعنی دل میں دینے کی خواہش ہو نہ یہ کہ جبر و اکراہ کے ساتھ دل میں اداس ہو کر دے)۔

یَرْفِدُوْنَ ذَاالْحَاجَةِ۔محتاج کو دیتے ہیں اس کی مدد کرتے ہیں۔

اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ فَارْفِدُوْهُ۔جب تم کسی محتاج کو دیکھو تو اس کی مدد کرو۔(اس کو دو)

اَلاَ تَرَوْنَ اَنِّیْ لاَ اَقُوْمُ اِلاَّ رِفْدًا۔تم نہیں دیکھتے میں بغیر مدد کے اٹھ نہیں سکتا۔

رِفَادَةٌ۔وہ چندہ جو قریش کے لوگ اپنی اپنی مقدرت کے موافق نکالتے اور اس طرح بہت سا روپیہ جمع کر کے اس میں غلہ اور میوہ خریدتے اور ایام حج میں حاجیوں کو اس میں سے کھلاتے پلاتے۔

مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ۔مدد اور اعانت پر۔

حُشَّدٌ رُفَّدٌ۔کھلانے والا، دینے والا۔

وَ اَنْ یَّکُوْنَ الْفَیْءُ رِفْدًا۔ ملک کے محاصل عطا اور صلہ ہو جائے گا (بادشاہ جس کو جی چاہے دے گا، کسی کو ہزاروں ماہوار اور کسی کو دو روپے ماہوار بھی نہ ملے گی، جیسے ہمارے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اپنے ذاتی عیش و عشرت میں اور نقالوں، رنڈیوں، بھانڈوں، مسخرے مصاحبوں اور جاہل کندۂ ناتراش رفیقوں کو ہزاروں کی معاش دے کر سرکاری خزانہ کو جو قوم کا مال ہے خالی کرتے ہیں اور مستحق مسلمانوں کو بھوک سے مرتا دیکھ کر بھی ان کی خبر نہیں لیتے، یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی۔شریعت اسلامی میں ملک کا محاصل بادشاہ کی ذاتی ملک نہیں ہے بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کا مال ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں اور جنہوں نے اس کو فتح کیا اور جو کفار کی دست برد سے اس کو بچاتے ہیں، ان سے معارضہ کرتے ہیں، ان سب میں یہ خزانہ علیٰ قدر حقوق تقسیم ہونا چاہئے، بادشاہ بھی اپنا حصہ ایک اعلیٰ مسلمان کے برابر اس میں سے لے سکتا ہے۔اس سے بڑھ کر کوئی جمہوریت کیا ہوگی؟ جس جمہوریت کا آج اہل یورپ بڑے طمطراق سے پرچار کر رہے ہیں اور جس کا بانی ہونے پر ان کو بڑا ناز ہے، اسلامی جمہوریت اس کے مقابلہ میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اسلامی جمہوریت کے تحت جو ۳۳ سالہ دور گزرا ہے وہ تاریخ عالم کے لئے ایک نمونہ اور مثال ہے خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس پر عمل ہوتا رہا۔مگر یزید نے ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر کی طرح اس کو خود مختاری اور بادشاہی سے بدل دیا۔بدقسمتی سے آج تک کہیں صحیح اسلامی جمہوریت قائم نہ ہو سکی۔اب مسلم قوم

---

۱ ورس ایک درخت کا نام ہے۔یمن میں بکثرت ہوتا ہے۔(م)

کے خفتہ احساس نے کروٹ بدلی ہے اور تقریباً ہر مسلم ملک میں اسلامی جمہوریت کی تحریکیں چل رہی ہیں- مگر طاغوتی زور اور علماءِ سوء آڑے آ رہے ہیں- اور بعض مقامات پر علمبرداران حق کو ابتلاء و آزمائش سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے- خدا مدد کرے)-

نِعْمَ الْمِنْحَةُ اَللِّقْحَةُ تَغْدُوْبِرَفْدٍ وَّتَرُوْحُ بِرَفْدٍ- دودھیل جانور کا عطیہ بھی کیا عمدہ عطیہ ہے- صبح کو ایک قدح دودھ کا لو اور شام کو بھی ایک قدح-

اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِيْجَ وَنَنْحَرُ الْمِذْلَاقَةَ الرُّفُدَ- کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنیوں کو جو ایک بار دوہنے میں قدح بھر دیتی ہیں (یعنی بہت دودھ دیتی ہیں) نہیں کاٹا-

دُوْنَكُمْ يَابَنِیْ اَرْفِدَةَ- تم اپنا کام کئے جاؤ! ارفدہ کی اولاد (بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے- بعض نے کہا ارفدہ ان کا اگلا ادا تھا' حبشی اسی کی اولاد کہے جاتے ہیں)-

اِلَّا لِرِفَادَةٍ- مگر مدد کرنے کے لئے-

جَاءَ رِفْدُكَ- تیری مدد آ گئی-

اَلْمَانِعُ رِفْدَهٗ- اپنی عطا کو روکنے والا-

نَاقَةٌ رَفُوْدٌ- بہت دودھ دینے والی اونٹنی (اس کی جمع رُفُدٌ آئی ہے)-

رَفْرَفَةٌ- پرندے کا بازو پھیلا دینا' آواز دینا-

رَفٌّ (یہ مستعمل نہیں ہے)-

فَرُفِعَ الرَّفْرَفُ فَرَاَيْنَا وَجْهَهٗ كَاَنَّهٗ وَرَقَةٌ- پردہ اٹھایا گیا- ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا- گویا مصحف کا ایک ورق تھا (یعنی صفائی اور پاکیزگی اور چمک میں) (نہایہ میں ہے کہ رَفْ رَفِ بچھونے کو بھی کہتے ہیں اور جو چیز دوسری چیز سے بڑھ کر ہوا اس کو موڑ دیں' اس کو بھی رفرف کہتے ہیں)-

رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ الْاُفُقَ- آنحضرتؐ نے ایک سبز بچھونا دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ چھپا لیا تھا (لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کی تفسیر میں ابن مسعودؓ نے یہ کہا- بعض نے کہا رفرف جمع ہے رفرفۃ کی' پھر اس کی جمع رفارف ہے- ایک قرأت یہ بھی ہے متکئین علی رفارف خضر- معراج کی حدیث میں بھی رف رف کا ذکر آیا ہے- مراد وہی فرش ہے- بعض نے کہا اصل میں یہ رفرف ریشمی کپڑے کو جس کی بناوٹ عمدہ ہو کہتے تھے- پھر ہر عمدہ کپڑے کو کہنے لگے- بعض نے کہا رفرف سے حضرت جبرئیل کے پنکھ مراد ہیں جو انہوں نے کپڑے کی طرح پھیلا دیئے تھے)-

رَفْرَفَتِ الرَّحْمَةُ فَوْقَ رَأْسِهٖ- رحمت نے ان کے سر پر پر پھیلائے (یعنی رحمت ان پر اتری- اصل میں رفرف الطائر اس وقت کہتے ہیں جب پرندہ پر پھیلا کر کسی چیز پر گرنا چاہتا ہے)-

وَهِيَ تُرَفْرِفُ مِنَ الْحُمّٰى- وہ بخار سے لرز رہی تھی- (کانپ رہی تھی)-

فِیْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ- رفرف کے جوڑے میں (رفرف ابر کو بھی کہتے ہیں اور ڈیرے کو اور کرتے کے دامن کو جو لٹک رہا ہو)-

يَدُاللّٰهِ فَوْقَ رَأْسِ الْحَاكِمِ تُرَفْرِفُ بِالرَّحْمَةِ- اللہ کا ہاتھ حاکم کے سر پر ہے وہ اس پر رحمت اتارتا رہتا ہے-

كُلْ مِنَ الطُّيُوْرِ مَا رَفَّ وَلَا تَاْكُلْ مَا صَفَّ- وہ پرندہ کھا جو اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور جو پرندہ ہوا میں پر بچھا دیتا ہے (جیسے چیل گدھ وغیرہ) اس کو مت کھا-

رَفٌّ- مچان-

اَلرَّجُلُ يُصَلِّیْ عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ الْحَائِطَيْنِ- دو دیواروں پر جو مچان معلق ہو' اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں-

رَفْرَافٌ- ایک پرندہ ہے-

رَفْسٌ- لات مارنا-

رَفْشٌ- اچھی طرح کھانا پینا' کوٹنا-

رَفْشٌ اور رُفْشٌ اور مِرْفَشَةٌ- پھاوڑا جس سے مٹی اٹھاتے ہیں اور سرکاتے ہیں (اہل عرب کہتے ہیں:

مِنَ الرَّفْشِ اِلَى الْعَرْشِ- یعنی پھاوڑا چلاتے چلاتے بادشاہ بن گیا- پہلے خاک نشین تھا اب تخت نشین ہوا-

اِنَّهٗ كَانَ اَرْفَشَ الْاُذُنَيْنِ- سلمان فارسیؓ چوڑے کان والے تھے (ان کے کانوں کو پھیلاؤ میں پھاوڑے سے تشبیہ

دی)-

رَفْضٌ یا رَفَضٌ - چھوڑ دینا-

رُفُوْضٌ - اکیلے چرنا (یعنی چرواہا ساتھ نہ ہو دور سے دیکھ رہا ہو)-

اِرْفِضَاضٌ - کشادہ ہونا بہہ نکلنا-

ثُمَّ ارْفَضَّ عَرَقًا وَّاَقَرَّ (براق نے شب معراج میں آنحضرتؐ سے شوخی کی خندہ کیا) پھر (جب اس سے کہا گیا کہ تجھ پر اللہ کے رسولؐ سوار ہیں تو شرمندگی کی وجہ سے) پسینے پسینے ہوگیا اور غریب ہوگیا (شوخی چھوڑ دی)-

حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْهِمْ - یہاں تک کہ ان پر بہہ آئے-

فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا (ایک عورت ناچ رہی تھی' بچے اس کے گرد جمع تھے' اتنے میں حضرت عمرؓ آن پہنچے) تو لوگ اس کے پاس سے الگ ہو گئے (حضرت عمرؓ سے ڈر کر سب چلدیئے)-

رُبَّمَا ارْفَضَّ فِیْ اِزَارِهٖ (مرہ بن شراحیل پر لوگ خفا ہوئے کہ جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آتا - انہوں نے عذر کیا کہ مجھ کو ایک زخم ہے) کبھی کبھی وہ ازار میں بہہ نکلتا ہے (اس میں سے پیپ اور خون پھوٹتا ہے)-

لَوْ اِنَّ اُحُدًا اِرْفَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ - تم جو برے برے کام کرتے ہو اگر ان کی نحوست سے احد پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو عجب نہیں (ان کا مطلب یہ تھا کہ اگلے زمانہ میں مخالفین اسلام مسلمانوں کی بھلائی کے خواہاں تھے اور تم مسلمان ہو کر مسلمانوں ہی کے لئے برا چاہتے ہو- آپس ہی میں نفاق اور پھوٹ' لاحول ولاقوۃ الا باللہ)-

فَارْفِضِیْ عُمْرَتَكِ - عمرے کے کام چھوڑ دے (آئندہ کر لینا' حج کے کام شروع کر دے)-

فَرَفَضَ الْاَرْضَ - اس نے وہ زمین چھوڑ دی- (مجمع البحار میں ہے رَفَضَهَا بِرِجْلِهٖ یعنی پاؤں سے اس کو مارا)-

ثُمَّ رُفِضَتْ عَیْنَاهُ - پھر ان کی آنکھیں بہ نکلیں (یعنی آنسو بہنے لگے)-

لَمْ یَرْفَعْ رَاْسَهٗ' حَتّٰی یَرْفَضَّ عَرَقًا (امام زین العابدینؒ اپنا سر سجدے یا رکوع سے) اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے کہ پسینہ پسینہ ہو جاتے (سبحان اللہ' قربان اپنے پیارے امام کے)-

رَفَضُوْنَا فَهُمُ الرَّوَافِضُ (امام زید بن علی بن حسینؓ نے فرمایا) ان لوگوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں (خبیث جن کے' پیدا ہونے کی خبر آنحضرتؐ نے دی تھی- ہوا یہ تھا کہ امام زید بن علی علیہ وعلی آباء السلام نے ہشام بن عبدالملک پر خروج کرنا چاہا' سچے شیعہ اولی یعنی اہل سنت والجماعت نے آپ کی رفاقت اختیار کی' یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی مال و زر سے آپ کی مدد کی اور پوشیدہ طور پر آپ کی اعانت اور امداد کے لئے اور ہشام کو منصوبہ خلافت سے ہٹانے کے لئے فتویٰ دیا- آپ کے لشکر میں کچھ نام کے شیعہ بھی تھے جو اب رافضی کہلاتے ہیں- انہوں نے حضرت زید سے کہا کہ تم شیخینؓ (یعنی حضرات ابو بکر و عمرؓ) پر تبرا کرو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے- آپ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا وہ میرے نانا یعنی رسول مقبول ﷺ کے وزیر اور مشیر اور خاص رفیق تھے تب ان جھوٹے شیعوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا- اس وقت آپ نے یہ فرمایا- ان لوگوں نے ہم کو چھوڑ دیا یہی روافض ہیں- اس کے بعد آپ شہید کئے گئے سولی پر چڑھائے گئے- ایسے ہی جھوٹے شیعہ کوفہ میں بھی تھے جنہوں نے امام حسینؓ کا ساتھ عین وقت پر چھوڑ دیا اور ابن زیاد بدنہاد سے ڈر گئے- خدا کی مار ایسے ڈرپوک اور بزدل نام کے شیعوں پر جو پہلے تو سیدوں کو ابھارتے ہیں' ان کی رفاقت اور امداد کا دم بھرتے ہیں' مگر جب وقت آتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں- ارے کمبخو اگر سچ پوچھو تو امام حسینؓ' امام زید اور دوسرے سادات کرام کے قتل کے باعث تم ہی لوگ ہو نہ تم امام حسینؓ کو طلبی کے خطوط لکھتے' نہ آپ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے نکلتے نہ یہ حادثہ کربلا ہوتا - جس کا رنج قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گا- مجمع البحرین میں ہے کہ اب رافضی کا لقب ہر شخص کو دیا جاتا ہے جو دین میں غلو کرے اور صحابہؓ پر طعن و تشنیع جائز رکھے- محیط میں ہے کہ رافضی کی جمع رَفْضَةٌ اور رُفَاضٌ آئی ہے)-

رَفْعٌ - اٹھانا' لینا' حدیث کو آنحضرت تک پہنچانا-

رَافِعٌ - (اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی) درجہ بلند کرنے والا (اس کی ضد خَافِضٌ ہے - یعنی پست کرنے والا)-

كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغِ فَقَدْ حَرَّمْتُهَا اَنْ تُعْضَدَ اَوْ تُخْبَطَ - جو جماعت ہماری بات لوگوں کو پہنچائے (وہ یہ بھی ان کو پہنچادے) کہ میں نے مدینہ کے درخت کا ٹنایا اس کے پتے جھاڑنا حرام کر دیا ہے (ایک روایت میں من البلاغ ہے یعنی پہنچانے والوں میں جو جماعت ہماری بات دوسروں کو پہنچائے وہ یہ بھی پہنچادے (ان کو سنا دے) اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَعَ فُلَانٌ عَلَى الْعَامِلِ - اس نے حاکم کی بات مشہور کر دی یا سنادی -)

رَفَعْتُ فُلَانًا اِلَى الْحَاكِمِ - میں اس کا مقدمہ حاکم تک لے گیا (اس کی فریادرسی کے لئے)-

فَرَفَعْتُ نَاقَتِيْ - میں نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا (ذرا جلد چلایا)-

رَفْعٌ - کم ہے عَدْوٌ سے یعنی دوڑنے سے -

فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَطِيَّتَهٗ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهٗ - ہم نے اپنی اونٹنیوں کو تیز کیا اور آنحضرتؐ نے بھی تیز کیا اور ام المومنین صفیہؓ آپ کے پیچھے بیٹھی تھیں -

كَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَرَفَعَ الْمِيْزَرَ - جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرتؐ اپنے گھر والوں کو جگاتے اور تہبند اٹھاتے (یعنی اونچا کر کے باندھتے مطلب یہ ہے کہ عبادت کے لئے زیادہ مستعدی اور اہتمام کرتے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے الگ ہو جاتے ان دنوں میں ان سے صحبت نہ کرتے)-

مَا هَلَكَتْ اُمَّةٌ حَتّٰى تَرْفَعَ الْقُرْاٰنَ عَلَى السُّلْطَانِ - کوئی قوم اس وقت تک تباہ نہیں ہوئی' جب تک اس نے بادشاہ وقت پر قرآن نہیں اٹھایا (قرآن کو بلند کر کے اس کی امان چاہی جیسے معاویہ کی فوج نے شکست کے وقت کیا تھا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تاویل کر کے اس سے لڑنا اور بغاوت کرنا جائز کیا)-

تَلَاحَى اِثْنَانِ فَرُفِعَتْ - دونوں آدمی جھگڑا کرنے لگے - اس میں شب قدر (میرے دل سے) اٹھالی گئی (یعنی میں بھول گیا کہ وہ کون سی رات ہے - بعض نے کہا شب قدر بالکل دنیا سے اٹھالی گئی یہ غلط ہے کیونکہ اگر بالکل اٹھ جاتی تو دوسری حدیثوں میں آخری عشرہ میں اس کے ڈھونڈھنے کا آپ کیوں حکم دیتے)-

فَيُرْفَعُ الْعِلْمُ - پھر علم اٹھالیا جائے گا (یعنی دین کے عالم مرجائیں گے دنیا سے گزر جائیں گے)-

فَرَفَعَهٗ اِلٰى يَدِهٖ - آنحضرتؐ نے اس پانی کو جہاں تک ہاتھ سے اونچا ہو سکتا تھا اونچا کر کے اٹھایا (تاکہ دوسرے لوگ دیکھ لیں کہ آپ افطار کر رہے ہیں وہ بھی افطار کریں - بعض نے کہا ''الی'' یہاں ''علی'' کے معنی میں ہے - یعنی اس کو ہاتھ کے اوپر اٹھالیا)-

لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا - عورتو! تم سجدے سے اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھاؤ کہ مرد جب تک سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں (کیونکہ اس زمانہ میں مردوں کے تہبند چھوٹے تھے - آپ کو یہ خیال ہوا کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کی شرم گاہ پر نہ پڑے)-

فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ - ایک بڑا پتھر ہم کو دکھلایا گیا -

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ - یعنی اس رجز کا آخری کلمہ (اَبَيْنَا) آپ پکار کر آواز دراز کر کے کہتے -

فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنَّتَيْنِ - وہ دونوں مینڈیں جن میں پانی رک کر دونوں باغوں میں آتا تھا مٹ گئیں (پانی دوسری طرح نکل گیا باغ سوکھ گیا -)

زَوْجِيْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ - میرے خاوند کا ستون بلند ہے (یعنی اس کا مکان بلندی پر واقع ہے - وہ لوگوں میں مشہور ہے سخاوت اور کرم کے ساتھ یا اس کی شرافت کا ستون بلند ہے اپنی قوم میں بڑا شریف اور نجیب گنا جاتا ہے)-

فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ وَرُفِعَ عَنْهُ - آپ پر وحی اتر آئی اور وحی اترنے سے پہلے جو سختی آپ پر ہوا کرتی تھی وہ جاتی رہی -

یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اِلٰی عُثْمَانَ- وہ لوگوں کی باتیں حضرت عثمان کو پہنچایا کرتے تھے-

یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ- وہ اس حدیث کو آنحضرت تک مرفوع کرتے تھے (یعنی یوں کہتے تھے کے آنحضرتؐ نے ایسا کیا یا ایسا فرمایا (یہ مرفوع مقابل ہے موقوف کے' موقوف وہ حدیث جو صحابی کا قول یا فعل ہو)-

یُذْکَرُ عَنْ تَمِیْمٍ رَفَعَه'- تمیم سے مرفوعا روایت ہے-

فَرُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ- مجھ کو بیت المعمور دکھایا گیا (جو کعبہ کے مقابل آسمان میں ہے' وہاں ہزاروں فرشتے روزانہ آتے رہتے ہیں)-

رَفَعَه' بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ- بعض نے اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے بڑھا دیا ہے' (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا ہے)-

عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَه'- اس نے اپنے دادا سے روایت کی اور دادا نے اس کو مرفوعا بیان کیا-

یُرْفَعُ اِلَیْهِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ- دن کے عمل سے پہلے رات کا عمل اس کی طرف اٹھایا جاتا ہے (یعنی ابھی آدمی دن کے نیک کام کرنے نہیں پاتا کہ رات کے نیک کام پروردگار تک پہنچ جاتے ہیں یا دن کے نیک کام اٹھائے جانے سے پہلے رات کے نیک کام اٹھائے جاتے ہیں)-

ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰی بَیْتِهٖ- پھر آنحضرت بلالؓ کے ساتھ اپنے گھر کو تشریف فرما ہوئے-

رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْهِ- بشر بن مروان کو دیکھا وہ منبر پر دونوں ہاتھ اٹھائے تھا (یعنی دعا کے لئے تو کہا اللہ ان ہاتھوں کو خراب کرے کیونکہ منبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے- اسی طرح دونوں خطبوں کے بیچ میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے- بعض نے کہا وہ ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو متوجہ کرتا تھا جیسے واعظوں کی حالت ہے- تو انہوں نے اس کو برا سمجھا اور کہا کہ آنحضرتؐ صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے' جب لوگوں کو متوجہ کرنا منظور ہوتا)-

یَرْفَعُ طَوْرًا وَّیَخْفِضُ- کبھی بلند کرتے کبھی پست-

فَنَاْکُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُه'- ہم اس کو کھا لیں گے اور آنحضرتؐ تک نہیں پہنچائیں گے (یعنی آپ سے اس کے کھانے کی اجازت نہ چاہیں گے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے- ہم اس کو کھا لیں گے اور بینت کر نہ رکھیں گے)-

لَا یَرْفَعُ ثَوْبَه' حَتّٰی یَدْنُوَ اِلَی الْاَرْضِ- جب حاجت کے مقام میں جائے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہ اٹھائے جب تک زمین سے قریب نہ ہو جائے (یہ ایک تہذیب ہے تاکہ ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے- بعض نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ تنہائی میں بھی ستر عورت واجب ہے لیکن غسل کے لئے بالا جماع ننگا ہونا درست ہے جس سے عدم وجوب نکلتا ہے تو یہ حکم استحبابا ہو گا)-

لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَآءِ- آنحضرتؐ اپنے ہاتھ (دعا میں) نہیں اٹھاتے تھے مگر استسقاء (پانی مانگنے کی دعا) میں (مطلب یہ ہے کہ ہاتھوں کو دوسری دعاؤں میں اتنا بہت نہیں اٹھاتے تھے جتنا استسقاء میں اٹھاتے' جیسے منقول ہے کہ استسقاء میں آپ اپنے ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی کیونکہ دوسرے مقاموں میں بھی آپ سے ہاتھ اٹھانا مروی ہے) طیبی نے کہا ہر ایک دعا میں ہاتھ اٹھانے کا استحباب ثابت ہوا ہے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اٹھائے کہ سر سے اونچے ہو جائیں)-

لَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ- آنحضرتؐ نے ہاتھ نہیں اٹھائے مگر تین مقاموں میں (راوی نے شاید اور مقاموں میں آپ کا ہاتھ اٹھانا نہیں دیکھا- نووی نے کہا تیس سے زیادہ مقاموں میں آنحضرت کا ہاتھ اٹھانا منقول ہے)-

ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰی اِلٰی اَصْلِ الْمِنْبَرِ- پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں منبر کے نیچے اترے (سجدے کے لئے کیونکہ سجدہ منبر پر رہ کر نہیں ہو سکتا تھا- معلوم ہوا اتنی حرکت سے نماز میں خلل نہیں آتا)-

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ- فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا (بعض نے اس کو مستحب رکھا ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک جہر مستحب نہیں ہے-

امام شافعیؒ کہتے کہ یہ جہر تعلیم کے لئے تھا)۔

فَإِنَّهَا الرَّفِيْعُ - کیونکہ آسمان بلند ہے (بعض نے کہا دنیا کا آسمان مراد ہے۔)

كَانَ يُكْثِرُ اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَه' اِلَى السَّمَآءِ - آنحضرتؐ اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے (وحی کا انتظار کرتے اس کے شوق میں اوپر دیکھتے)۔

رُفِعَ لَهُ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ - آپ کو بیت المعمور دکھلایا گیا۔

وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ - قسم ہے میری بلندی کی اور میرے مکان کی بلندی کی (اللہ تعالیٰ تو سب سے بلند ہے کیونکہ وہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا مکان یعنی عرش دوسری تمام مخلوقات سے بلند ہے)۔

اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ - تمہارا ہاتھ اٹھانا ایک بدعت ہے (آنحضرتؐ نے سینے سے اوپر نہیں اٹھائے' یعنی سینے تک اٹھائے)۔

رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا - آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہم کو بڑھاتا جا۔ (اور زیادہ دیتا جا) اور گھٹا نہیں۔

اَنَا اَوَّلُ مِنْ يُّؤْذَنُ لَه' اَنْ يَّرْفَعَ رَاسَهٗ - میں قیامت کے دن پہلا وہ شخص ہوں گا جس کو سجدے سے سر اٹھانے کا اذن دیا جائے گا (یعنی شفاعت کے لئے۔ معلوم ہوا کہ شفاعت کا اذن قیامت کے دن بارگاہ الٰہی سے ملے گا اس وقت آپ شفاعت شروع کریں گے)۔

يُرْفَعُ فِيْهَا اَعْمَالُهُمْ - شب برأت میں ان کے نزدیک اعمال (جو وہ سال بھر میں کرنے والے ہیں) لکھ لئے جاتے ہیں اور پروردگار کے پاس اٹھائے جاتے ہیں۔

فَرَفَعَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ - حضرت آدمؑ نے نگاہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔

وَيَرْفَعُ صَوْتَه' بِالثَّالِثِ - (آنحضرتؐ وتر کے بعد تین بار سبحان الملك القدوس فرماتے) تیسری بار پکار کر کہتے' (تاکہ دوسرے لوگ بھی سن لیں وہ بھی یہی کہیں)۔

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ - جو کوئی اللہ کی رضا مندی کے لئے عاجزی اور فروتنی کرے گا اللہ اس کا مرتبہ بلند کرے گا (اس عاجزی کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں اس کو ترقی درجات حاصل ہوگی)۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ النَّائِمِ وَالصَّبِيِّ وَالْمَعْتُوْهِ - تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (یعنی ان کے برے کام لکھے نہیں جاتے) ایک تو سوتا ہوا شخص' دوسرے نابالغ' تیسرے باؤلا دیوانہ (برے کاموں کی قید اس لئے لگائی کہ نیک کام بچہ کے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب بچے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور ایک عورت نے اپنے بچہ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر کے عرض کیا' کیا اس کا بھی حج درست ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اور اس کا ثواب تیرے لئے لکھا جائے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ قَوْمًا بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ - اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے درجے بلند کرے گا (جو اس کے مفہوم و مطالب پر غور کر کے اس پر عمل کریں گے)۔

رُفِعَتْ اِلَيَّ السِّدْرَةُ الْمُنْتَهٰى - مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ دکھائی گئی۔

رَفَعْتُهٗ اِلَى السُّلْطَانِ - میں نے اس کو بادشاہ تک پہنچایا (اس کا مقرب بنایا)۔

رَفَعَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ - اللہ اس کا نیک عمل قبول کرے۔

رَفَعَ يَدَه' فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ - رکوع اور سجدے میں خضوع کیا (عاجزی دکھلائی)۔

يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ - مسلمان بلندی شان کو برا جانتا ہے۔ (وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دل میں غرور نہ سما جائے)۔

رَفْعٌ - نرم

رَفَاغَةٌ - کشادگی' فراغت۔

اِنْ كَانَ اَجَلِيْ مُتَاَخِّرًا فَارْفِغْنِيْ - اگر ابھی میری موت نہ آئی ہو (اس میں کچھ مدت باقی ہو) تو مجھ کو فراغت اور کشادگی دے (یعنی بیماری دور کر دے' مجھ کو صحت اور خوشی عنایت فرما)۔

مِنَ السُّنَّةِ نَتْفُ الرُّفْغَيْنِ - دونوں بغلوں کے بال اکھیڑنا

سنت ہے۔

رُفْغٌ کہتے ہیں بغل یا چڈھے یا جسم کے ہر مقام کو جہاں میل کچیل جمع ہوتا ہے۔

اَرْفَاغٌ اور رُفُوْغٌ۔ رفغ کی جمع ہے۔

رُفْغُ اَحَدِکُمْ بَیْنَ ظُفْرِہٖ وَاَنْمُلَتِہٖ۔ تم میں سے ایک کا میل اس کے ناخون اور پوروں کے بیچ میں رہتا ہے (یعنی ناخن نہیں کترتے ان کے نیچے میل کچیل جمع رہتا ہے۔)

رُفْغٌ۔ ناخن کے میل کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا الْتَقَی الرُّفْغَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں چڈھے (مرد اور عورت) کے مل جائیں یعنی دخول ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا۔

اَرْفَغَ لَکُمُ الْمَعَاشَ۔ تم پر روزی کشادہ کی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں کہ

عَیْشٌ رَافِغٌ۔ اچھے آرام کی زندگی)۔

اَلنِّعَمُ الرَّوَافِغُ۔ اچھی کشادہ نعمتیں۔

اَلرِّفْدُ الرَّوَافِغُ۔ کشادہ عطائیں (مجمع البحرین میں ہے:

رُفْغٌ۔ شرم گاہ کے گرداگرد کو اور کبھی خود شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

رَفٌّ۔ بہت کھانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بوسہ لینا۔ احسان کرنا، خدمت کرنا، گھیر لینا، دودھ پینا، آرام لینا، پنکھ پھیلانا، پھڑکنا، چمکنا، چوسنا، ہر روز پینا، لہلہانا۔

رَفَفٌ۔ باریک اور پتلا نا ہونا۔

اِرْفَافٌ۔ پردوں کو پھیلانا۔

اِرْتِفَافٌ۔ چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں کہ

مَالَہٗ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔ یعنی کوئی اس کا خبر گیر نہیں)۔

مَنْ حَفَّنَا اَوْرَفَّنَا فَلْیَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے (ہم پر مہربان ہو) اس کو اعتدال لازم ہے (نہ ہمارے رتبہ کو گھٹائے نہ بڑھائے تعریف میں بیجا غلو ہرگز نہ کرے جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل درویشوں اور بے وقوف شاعروں اور نادان میلاد خوانوں کی عادت ہے وہ نہ صرف پیغمبرؐ کی تعریف میں بلکہ اولیاء کی تعریف اور منقبت میں بھی انتہائی مبالغہ کرتے ہیں جس سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے)۔

لَمْ تَرَعَیْنِیْ مِثْلَہٗ قَطُّ یَرِفُّ رَفِیْفًا یَقْطُرُ نَدَاہُ۔ میری آنکھ نے ایسے شخص کو کبھی نہیں دیکھا۔ ایسا ہرا بھرا ہو کر لہلہا رہا تھا کہ اس میں سے تری پھوٹ رہی تھی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَّ رَفِیْفًا۔ جب اس میں خوب تری اور تازگی ہو اور لہلہا رہا ہو۔

اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ اَنْ تَنْزِلَ وَادِیًا فَتَدَعَ اَوَّلَہٗ یَرِفُّ وَاٰخِرَہٗ یَقِفُّ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ دیتی ہوں اس بات سے کہ تو ایک میدان میں اترے اس کا (پہلا) سرا تو خوب ہرا بھرا ہو اور اس کا آخری حصہ سوکھا اور خشک ہو (یہ ایک عورت نے معاویہؓ سے کہا) (مطلب یہ ہے کہ انجام کی خرابی سے اللہ تجھ کو محفوظ رکھے)۔

وَکَاَنَّ فَاہُ الْبَرَدُ یَرِفُّ۔ اس کا منہ کیا ہے گویا اولہ ہے جو چمک رہا ہے (یعنی دانت اس کے اولے کی طرح صاف اور شفاف ہیں)۔

تَرِفُّ غُرُوْبُہٗ۔ اس کے دانت چمک رہے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَ رُفُّ شَفَتَیْھَا وَاَنَا صَائِمٌ۔ (ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا) میں تو روزے میں عورت کے ہونٹ چوستا ہوں۔

اَلرَّفُّ وَالْاِسْتِمْلَاقُ۔ (ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا۔ آدمی کس بات سے جنب ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا) عورت کے چومنے اور صحبت کرنے سے۔

وَاِذَ السَّیْفُ مُعَلَّقٌ فِیْ رَفِیْفِ الْفُسْطَاطِ۔ ایک تلوار ڈیرے کی چھت میں لٹک رہی تھی۔

زَوْجِیْ اِنْ اَکَلَ رَفَّ۔ میرا خاوند اگر کھانے بیٹھے تو بہت کھاتا ہے۔

بِعْ تَمْرَرَفِّكَ۔ تیرے مچان پر جو کھجور رکھی ہے اسے بیچ ڈال (اس میں سے مجھ کو حج کروا دے یہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا)۔

اِلَّا شَطْرَ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِّیْ۔ مگر تھوڑے سے جَوْ جو

میرے مچان پر رکھے ہوئے تھے۔

إِنَّ رَفَافِيْ تَقَصَّفُ تَمْرًا مِنْ عَجْوَةٍ يَّغِيْبُ فِيْهَا الضِّرْسُ - میرے مچان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں (اس قدر زیادہ کھجوریں لدی ہیں) جس میں کچلی غائب ہو جاتی ہے (ایسی نرم اور شیریں ہے- یہ کعب بن اشرف یہودی نے فخریہ کہا) (عجوہ مدینہ کی بہترین کھجور ہوتی ہے)۔

بَعْدَ الرِّفِ وَالْوَقِيْرِ - بہت سارے اونٹ اور بہت ساری بکریوں کے بعد (یعنی تونگری اور مال داری کے بعد)۔

كُلْ مِنَ الطُّيُوْرِ مَارَفَّ وَلَا تَاكُلْ مَا صَفَّ - وہ پرندہ کھا جو اڑنے میں اپنے پنکھ ہلاتے رہتا ہے اور وہ مت کھا جو پنکھ بچھا دیتا ہے۔

عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ الْحَايِطَيْنِ - وہ دیواروں پر جو لکڑی رکھی ہو (یعنی مچان پر)۔

رِفْقٌ یا مَرْفِقٌ یا مَرْفَقٌ یا مِرْفَقٌ - مہربانی' لطف اور کرم' نرمی و ملائمت۔

رَفْقٌ - فائدہ دینا۔

مُرَافَقَةٌ - رفاقت کرنا۔

اِرْتِفَاقٌ - بھر جانا۔

اِسْتِرْفَاقٌ - رفاقت کی درخواست کرنا۔

اَلرَّفِيْقَ ثُمَّ الطَّرِيْقَ - پہلے رفیق حاصل کر لے پھر سفر کر (ورنہ اکیلے پریشان ہوگا)۔

اَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى - مجھ کو بلند درجہ والے رفیقوں (ساتھیوں یعنی پیغمبروں) سے ملا دے- رفیق کا اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے' جیسے صِدِّيْقٌ اور خَلِيْطٌ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا - وہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اَللّٰهُ رَفِيْقٌ بِعِبَادِهٖ - اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

بَلِ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى - میں بلند رفیق کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں (یعنی دنیا میں رہنا مجھ کو پسند نہیں ہے' آخرت کو پسند کرتا ہوں)۔

وَكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا - آپ رحم دل اور نرم مزاج تھے (ایک روایت میں رَقِيْقًا ہے رِقَّتْ سے)۔

لَاَعْرِفَنَّ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ - میں اشعری رفیقوں کی آواز جب وہ قرآن پڑھتے ہیں پہچان لیتا ہوں۔

رُفْقَةٌ اور رِفْقَةٌ - سفر میں ساتھیوں کی جماعت۔

ثُمَّ اُدْخِلَ النَّاسُ رُفْقَةً - پھر لوگ رفیق بنا کر داخل کئے گئے۔

نَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا - آپ نے ہم کو ایسے کام سے منع کیا' جس میں آسانی تھی (ہمارے حال کے مناسب تھا- یعنی مزارعت سے)۔

مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ - جس چیز میں نرمی ہو اس کو آراستہ کر دیتی ہے (جو آدمی نرم مزاج ہو وہ اچھا ہے)۔

اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ - تو مہربان ساتھی ہے اور طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے (شفا اور تندرستی دینا اس کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تیرے ہاتھ میں)۔

فِيْ اِرْفَاقِ ضَعِيْفِهِمْ وَسَدِّ خَلَّتِهِمْ - ناتواں پر مہربانی کرنے اور خلل کو بلند کرنے میں (یعنی جو رخنہ پڑے اس کو موچنے میں)۔

هُوَ الْاَبْيَضُ الْمُرْتَفِقُ - وہ سفید رنگ والے تکیہ لگائے ہوئے (اصل میں مِرْفَقٌ اور مَرْفِقٌ کہنی کو کہتے ہیں- تکیہ کو مِرْفَقَةٌ کہا' کیونکہ اس پر کہنی ٹیکتے ہیں یا کہنی کی طرح اس پر سہارا دیتے ہیں)۔

اِشْرَبْ هَنِيْئًا عَلَيْكَ التَّاجُ مُرْتَفِقًا - خوب پی رچتا پچتا' تجھ پر تاج ٹیکا (ٹیک) لگائے ہوئے ہے (یعنی تاج بادشاہی تیرے سر پر ہے)

مَالَمْ تُضْمِرُوا الرِّفَاقَ - جب تک دل میں نفاق نہ چھپاؤ گے۔

وَجَدْنَا مَرَافِقَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةَ - ہم نے ان کے پاخانوں کو دیکھا وہ قبلہ رخ بنائے گئے تھے۔

مِرْفَقٌ اور مُرْتَفَقٌ - پاخانہ کو بھی کہتے ہیں- (یعنی جائے

ضرور کو)-

اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ - اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی اور نرم مزاجی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی پر وہ دیتا ہے جو تند مزاجی پر نہیں دیتا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے یعنی اپنے بندوں پر نرمی اور مہربانی کرنے والا - اور جس نے رفیق کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں رکھا' اس کا قول غلط ہے)-

تَبْدَاءُ بِمَرَا فِقِهٖ فَتَغْسِلُهَا - پہلے میت کی کہنیوں سے غسل شروع کر' ان کو دھو (بعض نے کہا' "مرافق" سے دونوں شرم گاہیں مراد ہیں - مگر مرافق کے یہ معنی کسی لغت میں نہیں دیکھے گئے - شاید یہ لفظ مَرَافِغِهٖ ہو' راویوں نے مَرَافِقِهٖ کر دیا - جب تو شرمگاہ کے معنی درست ہوں گے)-

اِذَا كَانَ الرِّفْقُ خُرْقًا كَانَ الْخُرْقُ رِفْقًا - جب نرمی کرنا نادانی اور جلد بازی ہو تو جلدی کرنا نرمی کرنا ہو گی (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے مقام میں استعمال کرنا چاہیے بعض مقاموں میں نرمی اور سہل انگاری نادانی ہے بعض اوقات جلد بازی کرنا نادانی ہے) وخُرْقٌ بالضم' ضد ہے رِفْقٌ کی)-

اَلرَّفِيْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ - رفیق زندگی کا آدھا حصہ ہے (بغیر رفیق کے زندگی کا لطف نہیں - میں نے خلوت اور تنہائی کی بہت عادت ڈالی ہے - پھر بھی بعض وقت ایسا جی گھبراتا ہے کہ معاذ اللہ - ہر چند کتاب کو رفیق بناتا ہوں اور کبھی نفس کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ تو اکیلا کہاں ہے' پروردگار تیرا رفیق ہے - پھر بھی بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے' یا اللہ مجھ کو ایک ایسا رفیق عنایت فرما جو خوب رو' خوش خصال' خوش آواز' نیک بخت اور صالح اور ایمان دار ہو - اللھم استجب)-

اَلرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ - نرمی اور ملائمت عیش کا آدھا حصہ ہے (تند مزاج کو کبھی عیش نہیں ہوتا)

تُلَيِّنُ اَصَابِعَهٗ بِرِفْقٍ - میت کی انگلیوں کو نرمی کے ساتھ دھو!

كَانَتْ مِرْفَقَتُهٗ مِنْ اَدَمٍ - آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا -

لَابَاسَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مِرْفَقَةٌ - اگر نمازی کے سامنے تکیہ دھرا ہو تو کچھ قباحت نہیں -

رَفْلٌ یا رَفَلَانٌ - کپڑے ہلا کر اترانا' پلو لٹکانا' جمع ہونے دینا -

تَرْفِيْلٌ - کے بھی یہی معنی ہیں - اور سردار بنانا' بڑا کرنا' ذلیل کرنا' مالک بنانا -

رِفْلٌ - پلو (دامن)-

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَالظُّلْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - جو عورت اپنے لوگوں کے علاوہ (مثلاً شوہر' باپ بھائی وغیرہ) دوسرے لوگوں کے درمیان اپنے کپڑوں میں اترائے (ناز و نخرے سے پلو لٹکا کر چلے) اس کی مثال قیامت کے دن تاریکی ہے -

يَرْفُلُ فِى النَّاسِ - ابوجہل لوگوں میں اتراتا ہوا ادھر ادھر جا رہا تھا (بڑے فخر اور تکبر سے یعنی بدر کے دن) (ایک روایت میں يَزُوْلُ ہے - یعنی اس کو ایک جگہ قرار نہ تھا - ادھر ادھر گھوم رہا تھا)-

يَسْعٰى وَيَتَرَفَّلُ عَلَى الْاَقْوَالِ - دوڑ رہا تھا' کہنے والوں کا سردار بن رہا تھا (یعنی فخر اور تکبر اس کی حرکات سے نمایاں تھا)-

رَفْنٌ - انڈا یا نبض -

رِفَنٌّ - لمبی دم والا گھوڑا -

اِنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَيْهِ التَّعَزُّبَ فَقَالَ لَهٗ عَفِّ شَعْرَكَ فَفَعَلَ فَارْفَاَنَّ - ایک شخص نے آنحضرت سے مجردی کا شکوہ کیا (عورت نہ ہونے کا) آپ نے فرمایا تو اپنے بال چھوڑ دے (ان کو مونڈ وا اور کترو انہیں) اس نے ایسا ہی کیا - تب اس کو قرار آ گیا (یعنی قوت باہ کی شدت جاتی رہی) - (حکیموں نے کہا ہے کہ بالوں کا مونڈنا' خصوصاً زیر ناف کے بالوں کا صاف کرتے رہنا باہ میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے)-

اِرْفَاَنَّ اور اِرْفَهَنَّ دونوں کے معنی ایک ہیں - یعنی اس کو سکون اور اطمینان ہو گیا -

رَفْهٌ یا رِفْهٌ یا رُفُوْهٌ - خوش ایامی - آرام سے بسر کرنا - فراغت کے ساتھ جب چاہے جب پانی پر آنا -

رَفَاهٌ اور رَفَاهِيَةٌ - خوش گزرانی - عیش و عشرت - امن

وچین سے بسر اوقات-

نَهٰى عَنِ الْاَرْفَاهِ- آنحضرت نے ہر روز تیل ڈالنے اور بالوں میں کنگھی کرنے سے یا فراغت کے ساتھ خوب کھانے پینے سے' چین اور مزے اڑانے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے آدمی کو راحت اور آسائش کی عادت ہو جاتی ہے- پھر وہ سفر یا جہاد کی تکلیف نہیں اٹھا سکتا- دوسرے عورتوں کی طرح اس کا دل بودا ہو جاتا ہے' سارے دن بناؤ سنگار مانگ چوٹی میں مصروف رہتا ہے مسلمان کو مردانہ سپاہیوں کی طرح رہنا چاہیے نہ کہ زنانوں کی طرح رات دن بناؤ سنگار میں بھوک اور پیاس اور محنت ومشقت کی ہمیشہ عادت رکھنا چاہیے- یہ حدیث ایک نصیحت بے بہا تھی' مسلمانوں کے لیے' مگر افسوس مسلمانوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی فراغت دی تو عیش وعشرت میں پڑ گئے- موٹا جھوٹا پہننا' سادی غذا کھانا- سپاہ گری چھوڑ دی آخر اس کا نتیجہ جو ہوا وہ ظاہر ہے کہ اب ہر ملک میں رعیت بن کر گزارہ کرتے ہیں- جس قوم نے عیش وعشرت کی عادت ڈالی اور دنیا کی لذتوں میں منہمک ہوگئی- اس کی حکومت اور سلطنت اس قوم نے چھین لی جو محنت' مشقت' تعصب اور تکلیف کی عادت رکھتی تھی)-

فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ- جب آنحضرت کو آرام ہوا (تکلیف جاتی رہی)-

اَرَادَاَنْ يُّرَفِّهَ عَنْهُ'- اس کو آرام دینے کا قصد کیا-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فِي الرَّفَاهِيَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تُرْدِيْهِ بُعْدَمَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ- کبھی آدمی عیش وعشرت اور امن وچین کی حالت میں ایک ایسا کلمہ اللہ کو ناراض کرنے والا زبان سے نکالتا ہے (وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کہنے سے ناراض نہ ہوگا- یا اس کا غصہ مجھ پر اترے گا) وہ اس کو اتنا گرا دیتا ہے اتنی دور پھینک دیتا ہے جتنی دور آسمان سے زمین ہے-

وَطَيْرُالسَّمَاءِ عَلٰى اَرْفِهِ خَمَرِالْاَرْضِ يَقَعُ- آسمان کے پرندے زمین کی خوب سرسبز اور شاداب جھاڑوں پر گرتے ہیں (خطابی نے کہا ہے کہ ایک روایت میں اُرْفَهِ الْاَرْضِ ہے-

اُرْفَةٌ بِرَوْزَنِ غُرْفَةٌ- حد اور نشان کو کہتے ہیں-

باب الراء مع القاف

رَقْأً یا رُقُوْءً- خشک ہو جانا' تھم جانا' بلند ہونا' فساد کرانا' اصلاح کرنا' چڑھ جانا-

اِرْقَاءٌ- روک دینا' بلند کر دینا-

لَاتَسُبُّوا الْاِ بِلَ فَاِنَّ فِيْهَارَقُوْءَ الدَّمِ- اونٹوں کو برا مت کہو' ان سے خون تھمتا ہے (یعنی دیت میں مقتول کے وارثوں کو دیے جاتے ہیں گویا وہ خون کو روکتے ہیں کیونکہ اگر دیت نہ دی جاتی تو قصاص لیا جاتا- یعنی خون کے بدلہ خون)-

فَبِتُّ لَيْلَتِيْ لَا يَرْقَاءُ لِيْ دَمْعٌ- میں نے رات اس طرح کاٹی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے (رات بھر برابر روتی رہی)-

فَرَقَا دَمُهُ- آپ کا خون رک گیا (اس کا بہنا بند ہو گیا)-

رَقْبَةٌ یا رِقْبَةٌ یا رِقْبَانٌ یا رُقُوْبٌ یا رَقَابَةٌ یا رَقُوْبٌ انتظار کرنا' چوکسی کرنا' گلے میں رسی ڈالنا' تاکنا-

مُرَاقَبَةٌ- نگہبانی' تاک' ڈر-

اِرْقَابٌ- رقبی دینا-

اِرْتِقَابٌ- چڑھنا' انتظار کرنا-

رَقِيْبٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- کیونکہ اس کی نگاہ سب چیزوں پر ہے اور کوئی چیز اس کی نظر سے غائب نہیں ہو سکتی-

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ- آنحضرت کا خیال رکھو- آپ کے اہل بیت میں (یعنی آپ کا احترام اور ادب کرو یا ان کو دیکھ کر آنحضرت کا خیال کرو- آخر ان میں آپ کا خون ملا ہوا ہے- پس جس نے اہل بیت سے دشمنی کی یا ان کی اہانت کی اس نے آنحضرت سے دشمنی کی اور آپ کی اہانت کی' اس سے بڑھ کر ملعون اور مطرود کون ہوگا؟

مَامِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَآءَ رُقَبَاءَ- کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہوا جس کو سات عمدہ شخص نگہبان نہ ملے ہوں (یعنی اس

کے حواریین اور اصحاب میں سے سات ایسے شخص ہوں گے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گے' اس کی حفاظت اور نگہبانی کریں گے)۔

مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالُوْ الَّذِیْ لَا يَبْقٰى لَهٗ وَلَدٌ فَقَالَ بَلِ الرَّقُوْبُ الَّذِیْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَّلَدِهٖ شَيْئًا۔ آنحضرت نے صحابہ کرام سے پوچھا۔تم رقوب کس کو کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رقوب وہ شخص ہے' جس کی کوئی اولاد زندہ نہ رہے۔ آپ نے فرمایا نہیں (درحقیقت) رقوب وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ مری ہو (اس نے آخرت میں پیش خیمہ ہونے کے لئے اپنی کسی اولاد کو نہ بھیجا ہو۔مطلب یہ ہے کہ آخرت کے فوائد کے لحاظ سے اولاد کا مرجانا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ ان کی موت پر صبر کرنے والے کو بڑے بڑے درجے اور مرتبے آخرت میں حاصل ہوں گے اور جو کوئی ان سے محروم رہا حقیقت میں وہ رقوب ہوا کیوں کہ اس نے کوئی اولاد اپنی آخرت میں اپنے سے پہلے نہیں بھیجی)۔

اَلرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا۔جو مکان رقبی کے طور پر دیا جائے وہ اسی کا ہو جاتا ہے' جس کو دیا جائے۔

رقبیٰ یہ ہے کہ زید عمر کو اپنا مکان دیدے یہ کہہ کر کہ اگر میں پہلے مرجاؤں تو مکان تیرا ہوگیا۔اگر تو مجھ سے پہلے مرجائے تو مکان پھر میرا ہو جائے گا (اس میں فقہا کا اختلاف ہے۔بعض اس کو ہبہ کہتے ہیں' بعض عاریت۔رقبی اس کا نام اس لئے ہوا کہ اس میں فریقین ایک دوسرے کی موت انتظار کرتے رہتے ہیں)۔

كَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً۔ جیسے کسی نے ایک بردہ آزاد کیا۔ (اصل میں رقبۃ گردن کو کہتے ہیں' پھر اس کا اطلاق مجازاً سارے غلام اور لونڈیوں پر کیا گیا) (اگر کوئی کہے:

اَعْتِقْ رَقَبَةً (تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ) ایک بردہ آزاد کر)۔

ذَنْبُهٗ فِیْ رَقَبَتِهٖ۔اس کا گناہ اس کی گردن پر ہے (یعنی اس کی ذات پر)۔

وَفِی الرِّقَابِ۔یعنی زکوۃ کا ایک مصرف یہ بھی ہے کہ مکاتب غلام اور لونڈی کے بدل کتابت میں مدد کی جائے تاکہ وہ آزاد ہو جائیں۔

لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ۔زمین کی گردنیں ہماری ہیں (یعنی قطعات آراضی جو بذریعہ جنگ فتح کی جائیں' مسلمانوں کی ملک ہو جاتی ہیں۔ان کی قابضان اراضی کی ملکیت ان پر نہیں رہتی جو قبل از جنگ اس پر قابض تھے)۔

وَالرَّكَائِبُ الْمُنَاخَةُ لَكَ رِقَابُهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ یہ جو اونٹنیاں بٹھائی گئی ہیں وہ تیری ہیں اور ان پر جو سامان ہے وہ بھی تیرا ہے۔

ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا۔پھر اس نے جو اللہ کا حق خود گھوڑوں اور ان کی پشتوں میں تھا۔اس کو نہیں بھولا (خود گھوڑوں کا حق یہ ہے کہ ان کی خدمت اور خبر گیری دانہ چارہ وغیرہ سے بخوبی کی اور پشتوں کا حق یہ ہوا کہ ان پر سواری اعتدال کے ساتھ کی' طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر نہیں لادا۔اگر وہ خالی جارہے ہوں تو تھکے درماندہ مسافر کو ان پر سوار کرلیا)۔

فَغَارَ سَهْمُ اللّٰهِ ذِی الرَّقِيْبِ۔اللہ کا حصہ جو رقیب تھا نیچے چلا گیا۔

رَقِيْبٌ۔جوئے کے تیسرے پانسے کو کہتے ہیں۔اس میں کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔

ذِی الرَّقِيْبَةِ۔خیبر کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يَرْقُبُ الْوَقْتَ۔وقت کو تا کتا رہے۔

اَنْفَقْتُهٗ فِیْ رَقَبَةٍ۔میں نے اس کو گردن چھڑانے (آزاد کرانے یا قیدی کو جیل سے رہائی دلانے) میں خرچ کیا۔

وَفِی الرِّقَابِ۔یعنی وقف کی آمدنی بردوں میں بھی خرچ کی جائے۔اس میں سے بردے خرید کر آزاد کئے جائیں۔

مَنْ رَاقَبَ اللّٰهَ اَحْسَنَ عَمَلَهٗ۔جو اللہ کا ڈر رکھتا ہوگا وہ نیک عمل کرے گا۔

مُرَاقَبَةٌ۔صوفیاء کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ آدمی تنہائی میں کسی آیت کا تصور کرے۔جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ یا اللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ اور اسی تصور

میں تھوڑی دیر تک مستغرق رہے- یا اللہ تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی عجائب آیات میں غور وفکر کرے-

مِنْ صِفَاتِ اَهْلِ الدِّيْنَ قِلَّةُ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ- دین داروں کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کی طرف کم دیکھے (عورتوں سے قصداً غضِ بصر کرنا چاہئے)-

وَلاَ تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰى رِقَابِنَا-لوگوں کو ہمارے قتل پر مت ابھار-

رَقَاحَةٌ-تجارت اور سوداگری-

تَرْقِيْحٌ-مال کی درستی اور اصلاح-

تَرَقُّحٌ-کمانا' کسب کرنا-

حَتّٰى كَثُرَتْ وَارْتَقَحَتْ-یہاں تک کہ سوداگری کی وجہ سے بڑھ گئی' بہت ہوگئی (زمانہ جاہلیت میں حج کے دوران اہل عرب یوں کہا کرتے تھے کہ:

جِئْنَاكَ لِلنَّصَاحَةِ لَمْ نَاتِكَ لِلرَّقَاحَةِ-ہم تیرے پاس خالص تیرے لیے آئے ہیں-سوداگری یا روپیہ کمانے کو نہیں آئے)-

كَانَ اِذَا رَقَّحَ اِنْسَانًا-جب کسی آدمی کو شادی کے بعد مبارکباد دیتے (بہ معنی رَفَّأَ جیسے اوپر گزر چکا-)

رَقْدٌ یا رُقَادٌ یا رُقُوْدٌ-سونا یا رات کو سونا' ٹھہرا جانا' بگڑ جانا' پروا نا ہونا' غافل ہونا-

اِرْقَادٌ-سلانا' ٹھہرانا-

اِرْقِدَادٌ-جلدی کرنا-

لَاتَشْرَبْ فِيْ رَاقُوْدٍ وَّلَا جَرَّةٍ-مٹھور یا گھڑے میں پانی مت پی (یعنی اس کاسہ یا گھڑے میں جو روغن دار ہوں اس لئے کہ ایسے گھڑوں میں شراب تیار کی جاتی تھی) نہایہ میں بیان ہوا ہے کہ-

رَاقُوْدٌ-ایک لمبا مٹی کا برتن جو روغن دار ہوتا ہے (یعنی روغنی مرتبان-

رَقْدَةٌ-ایک نیند-

رُقَدَةٌ-بہت سونے والا-

مَرْقَدٌ-سونے کی جگہ (عرف میں قبر کو بھی کہتے ہیں)-

مِرْقَدِيٌّ-جلد باز-

يَرْقُوْدٌ-بہت سونے والا-

مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ بَعْدَ نِصْفِ الَّليْلِ فَلَا رَقَدَتْ عَيْنَاهُ-جو شخص آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز نہ پڑھ کر سو جائے (خدا کرے) اس کی آنکھ نہ لگے-

رَقْرَقَةٌ-ہلکے ہلکے بہانا-

تَرَقْرُقٌ-حرکت کرنا-آنا جانا- چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں-

تَرَقْرُقُ الشَّمْسِ-سورج ایسا چمکا جیسے گھوم رہا ہے-

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ تَرَقْرُقٌ-سورج نکلتے وقت ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے گھوم رہا ہے' آتا ہے پھر جاتا ہے (یہ حرکت افق کے قریب ہونے کی وجہ سے اور بخارات کے حائل ہونے سے متخیل ہوتی ہے- جب اونچا ہوجاتا ہے تو پھر یہ حرکت محسوس نہیں ہوتی)-

رَقْرَاقٌ-ہر روشن اور چمکدار چیز-

رَقْرَاقَةٌ-نازک بدن عورت چمکدار سفید رنگ کی گویا اس کے منہ سے پانی جاری ہے-

رَقَارِقُ-رَقْرَاقٌ کی جمع ہے-

رُقْرُقَانُ السَّرَابِ-حرکت کرتی ہوئی سراب-

مُتَرَقْرِقٌ-آمادہ وتیار-

رَقْشٌ-نقش کرنا' لکھنا' زینت دینا-

تَرْقِيْشٌ-آراستہ کرنا' بنانا' سنوارنا-

لَوْ ذَكَّرْتُكَ قَوْلاً تَعْرِفِيْنَهٗ نَهَشْتِنِيْ نَهْشَ الرَّقْشَاءِ الْمُطْرِقِ- (ام المومنین ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) اگر میں تم کو ایک بات یاد دلاؤں' جس کو تم جانتی ہو تو تم مجھ کو اس سانپ کی طرح کاٹ لو-جس کی پشت پر دھاریاں اور ٹپے ہوتے ہیں اور آنکھیں جھکا کر چلتا ہے-

رَقَاشٌ-سانپ' یا دھاریدار ٹپے والا سانپ-

اَرْقَشٌ-سفید اور کالے ٹپوں والا-

رَقْصٌ-کھیلنا' ناچنا-

رَقَّاصٌ-ناچنے والا گھڑیال کا وہ چکر جو گھومتا ہی رہتا ہے-

اَشْحَانًا لَهُنَّ رَقْصٌ - ایسے ایسے رنجوں سے' جو گردش میں رہیں گے (یعنی ایک فکر جائے گی تو دوسری آئے گی)۔

تَرْقِیْصٌ - نچوانا۔

یَرْقُصُوْنَ وَیَلْعَبُوْنَ - ناچتے ہیں' کھیلتے ہیں۔

رُقْطَةٌ - سیاہی میں سفید ٹپے یا سفیدی میں سیاہ ٹپے۔

اَرْقَطُ - چت کبلا (اس کا مونث رَقْطَاءُ ہے)۔

اَتَتْكُمُ الرُّقْطَاءُ وَالْمُظْلِمَةُ - تم پر ایک چت کبلے سانپ کی طرح خاص اور عام فتنہ آیا (جس نے سب کو گھیر لیا یعنی دونوں طرح کے فتنے آئے' ایک وہ جن کا اثر سانپ کی طرح خاص خاص لوگوں پر ہوا - دوسرے وہ فتنے جن میں سب لوگ مبتلا ہوئے)۔

لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّرُ قُطًا كَانَتْ بِفَخِذَيْهَا - اگر چاہوں تو میں ٹپوں (داغوں) کا شمار بیان کروں جو اس عورت کی رانوں پر تھے - (یہ جملہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی گواہی میں کہا - یہ گواہی انھوں نے مغیرہ بن شعبہ پر دی تھی' ان کو عورت سے متہم کیا تھا)۔

قَدِ اغْفَرَّ بَطْحَاؤُهَا وَارْقَاطَّ عَوْسَجُهَا - اس کے میدان میں مغافیر بھر گیا - (ایک قسم کا گوند جو جنگلی درخت پر نمودار ہوتا ہے) اور اس کی عوسج (ایک درخت ہے) کالی سفید ہوگئی - (اہل عرب کہتے ہیں کہ

اِرْقَطَّ اور اِرْقَاطَّ جیسے اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ دونوں مستعمل ہیں۔)

اِذَا انْتَهَيْتَ اِلَى الرُّقْطَاءِ - جب تو رقطاء کو پہنچے (یہ ایک مقام کا نام ہے)۔

رَقْعٌ - جلدی چلنا' پیوند لگانا' برائی کرنا' نشانہ پر مارنا - کنویں کی بندش کرنا' بچھا دینا۔

رَقَاعَةٌ - حماقت' بیوقوفی۔

تَرْقِیْعٌ - پیوند لگانا۔

اِرْقَاعٌ - پیوند لگانے کا وقت آجانا۔

لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ اَرْقِعَةٍ - (آنحضرت نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا' جب انھوں نے بنی قریظہ کے باب میں اپنا فیصلہ سنایا) تو نے وہی حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا۔

اَرْقِعَةٌ - جمع ہے رَقِیْعٌ کی بہ معنی آسمان (بعض نے کہا رَقِیْعٌ آسمان اول کو کہا کرتے تھے پھر دوسرے آسمانوں کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جانے لگا۔)

يَجِيْءُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ - تم میں کوئی قیامت کے دن اس طرح سے آئے گا کہ اس کی گردن پر کاغذ کے پرچے اڑ رہے ہوں گے (حرکت کر رہے ہوں گے ان پرچوں پر وہ حقوق العباد لکھے ہوں گے جو دنیا میں اس کی گردن پر رہ گئے تھے - کرمانی نے کہا -

رِقَاعٌ - سے خاص کاغذ کے یا کپڑے کے پرچے مراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک قسم کی چیزیں (حقوق) جو اس کی گردن پر دوسروں کی تھیں' دراصل ان کو کاغذ کے پرچوں سے تعبیر کیا ہے - بعض نے کہا کپڑوں کے ٹکڑے مراد ہیں جو غنیمت کے مال میں سے اس نے چرائے تھے)۔

رِقَاعٌ جمع ہے رُقْعَةٌ کی یعنی کاغذ کا ٹکڑا جس پر لکھا جاتا ہے - اسی طرح کپڑے کا ٹکڑا جس سے پیوند لگایا جائے - شطرنج کا رقعہ اس کی تختی' جس پر مہرے رکھے جاتے ہیں۔

غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ - یہ غزوہ ۵ھ میں غطفانیوں سے ہوا - کہتے ہیں اس جنگ میں اکثر صحابہؓ کے پاس جوتے نہ تھے چلتے چلتے پاؤں میں چھید ہو گئے اس وجہ سے ان پر چیتھڑے لپیٹ لئے' یہی وجہ ہے کہ اس غزوہ کا نام "ذات الرقاع" مشہور گیا - بعض نے کہا ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے - بعض نے کہا' ایک درخت کا - بعض نے کہا اس جنگ میں مسلمانوں نے اپنے جھنڈوں پر چیتھڑے لگا لئے تھے)۔

اَلْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَاقِعٌ - مسلمان (گناہ کر کے) اپنا دین کمزور کر لیتا ہے (وہ شکستہ ہو جاتا ہے) پھر (توبہ کر کے) اس میں پیوند لگاتا ہے (بار دیگر و استغفار کے ذریعہ اس کو مضبوط کرتا ہے)۔

كَانَ يَلْقَمُ بِيَدٍ وَيَرْقَعُ بِالْاُخْرٰى - معاویہؓ ایک ہاتھ سے نوالہ اٹھاتے تھے اور دوسرا ہاتھ پھیلا دیتے تھے (تا کہ جو اس میں سے گرے وہ خالی ہاتھ پر گرے' پھر اس گرے ہوئے کو

بھی منہ میں رکھ لیتے تھے)۔

مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَکْتَافِ - پرچوں اور شانہ کی ہڈیوں سے (عرب کے باشندے زمانہ قدیم میں، شانہ کی ہڈیوں کو جو چوڑی ہوتی ہیں، لکھنے میں استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تَرْقَعِیْهِ - کسی کپڑے کو پرانا سمجھ کر مت پھینک، یہاں تک کہ تو اس میں پیوند لگائے (جب پیوند لگا کر بھی وہ اس قابل نہ رہے کہ پہنا جائے بالکل ہی بوسیدہ ہو کر گل جائے اس وقت اس کو چھوڑ دے - حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ خطبہ دیا اس وقت آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے - اور آنحضرت نے بھی پیوند لگایا ہوا کپڑا پہنا ہے اور تمام اولیاء اللہ نے اور جو شخص اس کو عیب سمجھے وہ نادان اور بیوقوف ہے) (ایک روایت میں لَاتَسْتَخْلِفِیْ آیا ہے فائے موحدہ سے یعنی اس کپڑے کو بدل کر دوسرا نیا کپڑا مت پہن، جب تک اس میں پیوند لگا کر اس کو درست نہ کر لے جب وہ پیوند لگانے کے بعد بھی مستعمل ہو کر شکستہ ہو جائے، تب اس کو نا قابل استعمال قرار دے)۔

وَلَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِیْ - میں نے اپنے کرتہ میں پیوند لگایا۔

اِسْتِخَارَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ - کاغذ کے پرچوں پر استخارہ کرنا (جو امامیہ میں رائج ہے)۔

رَقِیْعٌ - نادان اور بے وقوف شخص کو بھی کہتے ہیں۔

رِقَّةٌ - پتلا ہونا، ناتوان ہونا محتاج ہونا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔

رِقٌّ - غلامی۔

تَرْقِیْقٌ - پتلا کرنا، آراستہ کرنا۔

اِسْتِرْقَاقٌ - غلام بنانا۔

یُؤَدِّی الْمُکَاتَبُ بِقَدْرِ مَارَقَّ مِنْهُ دِیَةَ الْعَبْدِ وَبِقَدْرِ مَا اَدّٰی دِیَةَ الْحُرِّ - مکاتب جس سے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو کچھ باقی ہو اس کی دیت اتنے حصے میں جو ادا کیا ہے، آزاد شخص کے مثل ہوگی اور جو حصہ اس پر باقی رہا ہے اس میں غلام کی دیت ہوگی۔

رَقِیْقٌ - غلام یا لونڈی (نہایہ میں ہے کہ مکاتب کو کوئی زخم پہنچائے یا قتل کرے، تو اس کی دیت بقدر حصہ ادا شدہ کے آزاد شخص کی طرح مکاتب کے وارثوں کو دے اور حصہ غیر ادا شدہ میں غلام کی طرح اس کے مولیٰ کو پہنچائے - مثلاً ایک غلام سے ہزار روپے بدل کتابت کے ٹھہرے اور بازار میں اس کی قیمت سو روپے ہے، اب اس غلام نے بدل کتابت میں سے پانچ سو روپے ادا کئے، اسکے بعد ایک شخص نے اس کو مار ڈالا تو قاتل کو پانچ ہزار درہم آزاد کی نصف دیت اس کے وارثوں کو دینا ہوگی، اور پچاس روپے بابتہ نصف قیمت، اس کے مالک کو دے - اس حدیث کو ابوداؤد نے سنن میں ابن عباس سے نکالا - اور نخعی کا مذہب یہی ہے اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی کچھ منقول ہے - لیکن دوسرے سب فقہا یہ کہتے ہیں کہ مکاتب جب تک ایک روپیہ بھی اس پر باقی ہے غلام سمجھا جائے گا)۔

اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِکُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِکُمْ - (کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کو اس میں حصہ اور حق نہ ہو) مگر بعض ان غلاموں کو بھی حق ہے جن کے تم مالک ہو (مراد وہ تین غلام ہیں بنی غفار کے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، اور حضرت عمرؓ آزاد مسلمانوں کی طرح ان کو بھی ہر سال تین ہزار درہم کا وظیفہ دیا کرتے تھے - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس میں سب مسلمانوں کا حق ہے، مگر بعض نے مسلمانوں کا یعنی جو غلام اور مملوک ہیں اور کبھی بعض کا لفظ کل کے محل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے)۔

مَا اَکَلَ مُرَقَّقًا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی - آنحضرت نے میدہ کی چپاتی (پتلی باریک روٹی جس کو مانڈا بھی کہتے ہیں)۔ نہیں کھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے (آپ بغیر چھنے آٹے کی روٹی وہ بھی موٹی کھاتے رہے، آپ کے زمانے میں آٹا بھی کبھی چکی میں پستا، کبھی یونہی پتھر پر ڈال کر - اور چھلنی نہ لگاتے، یونہی منہ سے پھونک کر موٹا موٹا بھوسا اڑا دیتے، باقی کی روٹی پکا لیتے بعض بیوقوف لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میدے اور روے کی روٹی عمدہ ہے اور بغیر چھنا آٹا کھانے کو افلاس کی نشانی اور عیب خیال کرتے ہیں - ارے بیوقوفو اگر تم کو کچھ بھی علم اور تجربہ ہوتا تو ہرگز یہ خیال نہ کرتے - اللہ تعالیٰ نے گیہوں اور جو

کے ساتھ بھوسا بیکار پیدا نہیں کیا' یہ بھوسا بھی سینکڑوں بیماریوں سے بچاتا ہے- اور آٹے کے مضر صحت اثرات کو دفع کرتا ہے- میدہ اور روٹی قابض اور ثقیل' دیر ہضم اور مسدد ہے' میدہ کھانے والے اکثر قولنج' بدہضمی اور نفخ کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں- بواسیر اور قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے)-

مَا خُبِزَ لَنَا مُرَقَّقٌ- ہمارے لیے کبھی چپاتی نہیں پکائی گئی-

رُقَاقٌ- جمع ہے- یعنی پتلی چپاتیاں (مانڈے)

وَ يَخْفِضُهَا بُطْنَانُ الرِّقَاقِ- اس کو نرم اور کشادہ زمینوں کے شکم میں لے جاتے ہیں-

كَانَ فُقَهَاءُ الْمَدِيْنَةِ يَشْتَرُوْنَ الرِّقَّ فَيَاكُلُوْنَهُ- مدینہ کے فقہا (عام لوگ) بڑا کچھوا خریدتے' اس کو کھاتے (کیونکہ کچھوا دریائی جانور ہے- اور اللہ تعالی نے فرمایا اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ' اکثر علماء اور اہل حدیث اسی کے قائل ہیں لیکن حنفیہ نے بلا دلیل صرف اپنی رائے سے یہ اختیار کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ دوسرے دریائی جانور حلال نہیں ہیں)-

اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰى فَاِنَّهٗ مَالٌ رَقِيْقٌ- بکری کا خیال رکھو وہ بہت کمزور مال ہے (بھیڑ کی طرح وہ تکلیف اور سختی کی متحمل نہیں ہوتی)-

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ- ابوبکر نرم دل ضعیف آدمی ہیں (ذرا سے صدمہ میں رو دیتے ہیں)-

اَهْلُ الْيَمَنِ اَرَقُّ قُلُوْبًا- یمن کے لوگ نرم دل ہیں (نصیحت جلد قبول کر لیتے ہیں' قبول حق کی استعداد ان میں موجود ہے' بات کا اثر لیتے ہیں)-

كَبُرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ- میری عمر زیادہ ہو گئی' اور میری ہڈی کمزور ہو گئی (یہ حضرت عثمانؓ یا حضرت عمرؓ نے فرمایا)-

ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَّهٗ بِشِمَالِهٖ- پھر اپنے پیٹ کے نیچے کے حصوں کو بائیں ہاتھ سے دھویا-

مَرَاقٌّ- جمع ہے مرق کی- پیٹ کا وہ حصہ جہاں کی کھال نرم ہوتی ہے-

فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ- دگدگی سے لے کر پیٹ کے نیچے کے حصوں تک چیر ڈالا-

اِطَّلٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْمَرَاقَّ وَلِيَ هُوَ ذٰلِكَ بِنَفْسِهٖ- نورہ لگایا (بال اڑانے کے لئے) جب پیٹ کے نیچے کے حصے تک پہنچا' تو خود ہی اپنے ہاتھ سے لگایا (ستر عورت کے خیال سے)-

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ اِمْرَاَتُهٗ- (ایک شخص نے عامر شعبی سے پوچھا جو بڑے فقیہ تھے- اگر کسی نے اپنی ساس کا بوسہ لیا انھوں نے کہا) تو صبح کی شراب کے لئے اشارہ کرتا ہے (گویا یہ حسن طلب ہے) اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی-

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ- (ایک مثل ہے اس کی ابتدا یوں ہوئی ایک شخص جا کر کہیں مہمان اترا' لوگوں نے اس کی ضیافت کی شام کو شراب پلائی جب پی کر فارغ ہوا تو کہنے لگا' اگر صبح کو بھی تم مجھ کو اسی طرح شراب پلاؤ گے تو میں راستہ کیونکر چلوں گا- اس کا مطلب حسن طلب تھا کہ یہ لوگ مجھ کو صبح کو بھی شراب پلائیں' وہ سمجھ گئے اور انھوں نے کہا اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ اس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی- اور اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص درپردہ بات کہنے کے لئے ذومعنی جملہ استعمال کرے- اوپر کے جملہ میں شعبی کا مطلب یہ تھا کہ تو بظاہر تو یہ کہتا ہے کہ اپنی خواشدامن کا بوسہ لیا اور درحقیقت تیرا مقصد یہ ہے کہ اپنی خواشدامن سے جماع کیا- حنفیہ اس مسئلہ میں شعبی کے ساتھ متفق ہیں- مگر اہل حدیث اس کے خلاف ہیں- وہ کہتے ہیں حرام کاری سے' حلال حرام نہیں ہو سکتا- مگر ان پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کیا اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی' تو کیا زانی اس لڑکی سے نکاح کر سکتا- حالانکہ اہل حدیث کے اصول کے موافق اس سے نکاح جائز ہونا چاہئے- اگر یہ کہیں کہ وہ حرمت علیکم بنا تکم کی رو سے حرام ہے تو مخالف یہ کہے گا کہ حرام کاری سے جو اولاد پیدا ہو وہ ابن اور بنت نہیں ہو سکتی اور اسی وجہ سے وہ وارث نہیں ہوتی' نہ اس کا نسب زانی سے لگایا جاتا ہے-)

وَكَانَ رَحِيمًا رَقِيقًا- وہ رحم دل نرم مزاج تھے (بعض نے کہا رَقِيقٌ بہ معنی ضعیف- یعنی هَيِّن لَيِّن- جدھر کوئی لیجائے ادھر چلے جائیں-)

وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا- ایک فتنہ ایسا آئے گا اس میں طرح طرح کے فسادات ہوں گے اور ایک فساد دوسرے فساد کا شوق دلائے گا (اس کو اچھا دکھلائے گا- بعض نے کہا ایسا فساد دوسرے فساد کو بے حقیقت اور بے قدر کردے گا- کیونکہ دوسرا فساد پہلے فساد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا- بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد سے ملتا جلتا ہوگا- بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد میں دورہ کرے گا' خود جائے گا اس کو لے کر آئے گا- بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد کے لئے متحرک ہوگا- ایک روایت میں فَيُرْفِقُ ہے' یعنی ایک فساد دوسرے فساد کو دھکیل دے گا)-

فَذَكَّرَنَا فَرَقَّقَنَا- آپ نے ہم کو خطاب کر کے ہمارے قلوب کو رقت سے نرم کر دیا-

فَرَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً- (حضور کے پاس علیا حضرت زینبؓ نے بہ طور فدیہ جو ہار اپنے شوہر ابوالعاص کو چھڑانے کے لئے بھیجا تھا) اس کو دیکھ کر سخت رقت طاری ہوئی (آپ کو حضرت خدیجہؓ کا زمانہ یاد آ گیا- کیونکہ یہ ہار زینبؓ کو ان ہی کا دیا ہوا تھا- دوسرے اپنی صاحبزادی کی غربت اور بے کسی پر سخت ملال ہوا اور آپ نے ابوالعاص کو اس ہار سمیت حضرت زینبؓ کے پاس مکہ روانہ کر دیا اور یہ عہد کرا لیا کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینبؓ کو آپ کے پاس روانہ کر دیں-)

وَبَلَغَنَا أَنَّهُ جَاءَ رَقِيقٌ- ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ غلام لونڈی آئے ہیں (رقیق کا اطلاق واحد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے)-

وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ- وہ باریک کپڑے پہنے تھے (شاید وہ ریشمی ہوں گے' جن کا پہننا مردوں کو حرام ہے اور احتمال ہے کہ صرف ان کی باریکی کی وجہ سے انکار کیا ہو کیونکہ باریک کپڑے پہننا گو مردوں کو حرام نہیں ہے- مگر پرہیز گاری اور دینداری کے خلاف ہے- مردوں کا لباس موٹا اور سنگین ہونا چاہئے اور فسق کی نسبت تغلیظ اور تشدد کے طور پر ہے)-

مترجم کہتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مسلمانوں نے زنانہ وضع اور روش اختیار کی ہے- باریک ململ اور جالیاں پہنتے ہیں اور اپنی اس وضع پر ناز کرتے ہیں- ایک یورپین کو میں نے دیکھا وہ جب ہندوستانیوں کو ململ اور جالی اور اطلس وغیرہ پہنے دیکھتا تو کہتا یہ عجب بے وقوف قوم ہے' ہمارے ملک میں تو یہ کپڑے عورتوں کے لئے تیار کئے جاتے ہیں مگر یہاں کے مرد جو بہادری اور دلیری میں عورتوں سے کم نہیں' مردانہ کپڑے زین' ٹویٹ اور سرج وغیرہ چھوڑ کر زنانہ کپڑے بڑے بڑے فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں' ضرورت ہے کہ ان کی اس بدذوقی کا شعور ان میں پیدا کیا جائے-

كِتَابُ الرِّقَاقِ- یہ ایک کتاب کا نام ہے جس میں ان حدیثوں کا بیان ہے جو دل کو نرم کرتی ہیں رقت دلاتی ہیں (دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت)-

أَرَقَّ أَرْبَعَةً- چار کو غلام رکھا-

وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ- ہم میں ضعف اور ناتوانی تھی-

كُتِبَ لَهُ فِي رَقٍّ- ایک سفید کاغذ یا باریک جھلی پر اس کے لئے لکھ لیا جائے گا-

سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا- میں نے تجھ کو پرستش اور بندگی کا سجدہ کیا (یعنی سجدۂ عبادت جو خاص ہے پروردگار کے لئے اگر پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے سجدہ عبادت کرے تو کافر اور مشرک ہو جائے گا- اور سجدہ تحیت گو اگلی امتوں میں بادشاہوں اور سرداروں کے لئے جائز تھا- مگر ہماری شریعت میں وہ بھی حرام ہوا)-

مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ- جو شخص بہت شرم کرے گا اس کا علم کم ہوگا (یعنی علم کے حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہیے جو بات معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بلاتکلف پوچھے اور خواہ وہ عمر' دولت اور مرتبہ میں کتنا ہی فروتر کیوں نہ ہو)-

لَيْسَ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةٌ- غلام لونڈیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے (خواہ وہ خدمت کے لئے ہوں یا سوداگری کے لئے- اسی طرح گھوڑوں میں خواہ سواری کے لئے ہوں یا تجارت کے

اسی طرح موتی' مونگا' جواہر اور زیورات وغیرہ مال واسباب میں یہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔ ان کے نزدیک زکوٰۃ ان ہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آنحضرت نے زکوٰۃ لی اور وہ اونٹ' گائے' بکریاں اور سونا چاندی ہے باقی دوسرے کسی قسم کے اموال میں گو وہ سوداگری کے لئے ہوں' زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن اکثر فقہاء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں سوداگری کے کل مالوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ سواری کے گھوڑے اور خدمت کے لونڈی و غلاموں اور گھر کی مایحتاج اشیاء میں زکوٰۃ ان کے نزدیک بھی نہیں ہے اور زیور میں خود ان کا بھی اختلاف ہے)۔

رَقٌّ۔ نر کچھوا۔ اس کی جمع رُقُوْق ہے۔

اَتَتْهُمُ الْاَزْدُ اَرَقُّهَا قُلُوْبًا۔ ازد قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے ان کے دل بہت نرم تھے۔

فَرَقَّ لَهُمْ۔ ان پر شفقت کی۔

وَارْزُقْنَا فِيْهِ الرِّقَّةَ وَالنِّيَّةَ الصَّادِقَةَ۔ یا اللہ رمضان کے مہینے میں ہمارا دل نرم کردے (ہم اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئیں۔ تیری بارگاہ میں گڑگڑائیں) اور ہم کو سچی نیت عطا فرما جس میں کسی طرح ریب اور شک اور تردد نہ ہو)۔

رِقَّةٌ۔ بغداد میں ایک مقام کا نام ہے۔

تَرْقِيْقُ الْكَلَامِ۔ کلام کو آراستہ کرنا زینت دینا۔

رَقْلٌ۔ کھجور کے لمبے درخت (اس کا مفرد رَقْلَةٌ ہے) (بعض نے کہا رَقْلٌ ہم جنس ہے)۔

وَلَا يَقْطَعُ عَلَيْهِمْ رَقْلَةً۔ کوئی ان کا کھجور کا لمبا درخت نہیں کاٹے۔

خَرَجَ رَجُلٌ كَاَنَّهُ الرَّقْلُ فِيْ يَدِهٖ حَرْبَةٌ۔ ایک شخص (خیبر میں ایسا طویل القامت) نکلا گویا وہ کھجور کا لمبا درخت ہے' اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہے۔

لَيْسَ الصَّفْرُ فِيْ رُءُوْسِ الرَّقْلِ الرَّاسِخَاتِ فِي الْوَحْلِ۔ کھجور کا شیرہ لمبے درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہوتا جو کیچڑ میں گڑے ہوئے ہیں۔

اَرْقَلَتِ النَّاقَةُ اِرْقَالًا۔ اونٹنی دوڑی (ارقال ایک قسم کی دوڑ ہے جو خبب سے تیز ہے)۔

اِرْقَالٌ وَّتَبْغِيْلٌ۔ دوڑنا ہے اور خچر کی چال چلنا۔

كَانَ يُرْقِلُ بِهَا اِرْقَالًا۔ مرقال (جو ہاشم بن عتبہ زہری کا لقب ہے) جھنڈے کو لے کر دوڑ رہا تھا (جب حضرت علیؓ نے جنگ صفین میں جھنڈا اس کے حوالہ کیا تھا)۔

نَاقَةٌ مِرْقَالٌ۔ دوڑنے والی اونٹنی۔

رَقْمٌ۔ لکھنا' بیان کرنا' نشان کرنا' لکیر کرنا' قیمت کا ہندسہ لگانا۔

تَرْقِيْمٌ۔ لکھنا۔

رَقْمٌ۔ آفت۔

رُقْمَةٌ۔ چمن' کیاری۔

رَقْمٌ۔ ہندسہ' بہت سا مال' نقش ونگار۔

وَجَدَ عَلِيٌّ بَابَ فَاطِمَةَ سِتْرًا مُوَشًّى فَقَالَ مَا اَنَا وَالدُّنْيَا وَالرَّقْمُ۔ حضرت فاطمہؓ کے دروازے پر ایک پردہ دیکھا نقشین (اس پر بیل بوٹے بنے تھے) فرمایا دنیا سے اور نقش ونگار سے کیا لگاؤ؟

كَانَ يُسَوِّيْ بَيْنَ الصُّفُوْفِ حَتّٰى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرَّقِيْمِ۔ آنحضرت صفوں کو تیر کی طرح' یا کتاب کی سطروں کی طرح برابر اور سیدھا کرتے۔

رَقِيْمٌ۔ بہ معنی مرقوم (یعنی مکتوب۔ مراد یہ ہے کہ کاتب جس طرح سطروں کو برابر اور سیدھا لکھتا ہے' اسی طرح آپ صفوں کو برابر کرتے)۔

مَا اَدْرِيْ مَا الرَّقِيْمُ كِتَابٌ اَمْ بُنْيَانٌ (قرآن شریف میں یہ جو آیا ہے کہ اصحاب الکهف والرقیم۔ اس کے بارے میں ابن عباسؓ نے کہا) میں نہیں جانتا "رقیم" کے کیا معنی ہیں' وہ کتاب ہے یا عمارت ہے (محیط میں ہے کہ "رقیم" اون کے پہاڑ یا کتے یا وادی یا گاؤں کا نام تھا یا رقیم سے وہ تختی مراد ہے' جس میں اصحاب کہف کے نام لکھے تھے اور ان کے نسب اور دین کا تذکرہ تھا اور جہاں سے وہ بھاگے تھے۔ بعض نے کہا کہ ایک پتھر مراد ہے جس پر یہ باتیں لکھی تھیں)۔

سَقْفٌ سَائِرٌ وَّرَقِيْمٌ مَّائِرٌ۔ آسمان کیا ہے ایک چھت ہے

چلنے والا اور ایک نقشین تخت ہے گھومنے والا (نقش ونگار اس میں ستاروں کے ہیں)۔

مَا اَنْتُمْ فِی الْاُمَمِ اِلَّا کَالرَّقْمَةِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ۔تمہارا اشارہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔(اس کا تثنیہ رَقْمَتَانِ وہ دو نشان جو جانور کے بازو میں اندر کی طرف ہوتے ہیں)۔

صَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقْمَةً مِّنْ جَبَلٍ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی ایک وادی کی جانب چڑھے۔

رَقْمَةٌ۔(بعض نے کہا کہ) رقمہ وہ مقام جہاں پر پہاڑ کا پانی جمع ہوجاتا ہے۔

هُوَ اِذًا كَالْاَرْقَمِ۔وہ تو اس وقت اس سانپ کی طرح ہوگا جس کی پشت پر نقش ونگار ہوتے ہیں (بعض نے کہا چت کبلے سانپ کی طرح)۔

اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ۔مگر اس تصویر میں قباحت نہیں جو کپڑے (یا کاغذ) پر بنی ہو (یعنی صرف سطحی تصویر جو مجسم نہیں ہوتی۔اس سے فوٹوگراف کی تصویروں کا جواز نکلتا ہے۔)(مجمع البحار میں ہے' جمہور علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مراد بے جان چیزوں کی تصویر ہے جیسے درخت یا پہاڑ وغیرہ کی۔میں کہتا ہوں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ بے جان چیزوں کی تو مجسم تصویر بھی درست ہے پس رقم کی قید بے کار ہوجاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تصویر کی ممانعت شارع علیہ السلام نے اس لئے فرمائی تھی کہ وہ بت پرستی کی طرف منجر ہوتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ابتدائی دور میں آپ نے سطحی تصویریں بھی جو کعبہ کی دیوار وغیرہ پر تھیں اتروا دیں۔اب بھی جہاں بت پرستی کا ڈر ہو وہاں نہ مجسم تصویر ہونا چاہئے نہ سطحی۔بلکہ سب کی ممانعت ہونی چاہئے۔اسی طرح ان اگلے بزرگوں کی تصویریں' جن کو مشرک مقدس سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں' ہرگز رکھنا جائز نہیں۔خواہ عکسی ہوں یا مجسم۔لیکن جہاں بت پرستی کا ڈر نہ ہو مثلاً حاکم وقت بعض مجرموں کا فوٹو ان کی گرفتاری کے لئے اتارے یا کسی اور ضرورت کے تحت یا محض تفریح کی نیت سے عکسی تصویر لی جائے تو امید ہے کہ اس کے رکھنے سے گنہگار نہ ہوگا۔اگرچہ احتیاط اور تقوے اسی میں ہے کہ ہر طرح کے فوٹو اور تصویروں سے اجتناب کرے۔خواہ سطحی ہوں یا مجسم۔البتہ اگر سطحی تصویر صرف چہرے کی ہو یا آدھے دھڑ کی تو اس کے جواز میں فقہاء نے بھی کلام نہیں کیا ہے۔اور مجسم صورت کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں)۔

مَثَلُ الْاَرْقَمِ اِنْ يُّتْرَكْ يَلْقَمْ وَاِنْ يُّقْتَلْ يَنْقَمْ۔اس کی مثال چت کبلے یا پھول دار سانپ کی طرح ہے اگر اس کو چھوڑ دو تو نگل جائے گا (ڈسے گا) اور اگر مار ڈالو تو بدلہ لیگا (اہل عرب ایسے سانپ کو جن سمجھتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ اگر اس کو مار ڈالیں تو دوسرا جن آکر اس کا بدلہ لیتا ہے یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی چیز کو نہ چھوڑتے بنتا ہے نہ لیتے ہر طرح مشکل)۔

رَقْنٌ۔مستعمل نہیں ہے البتہ ترقین مستعمل ہے لکھنے کے معنی میں اور مہندی یا زعفران کا خضاب کرنے اور آراستہ کرنے اور کتابت پر نقطے وغیرہ دے کر اس کو صاف کرنے کے معنی ہیں۔

ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُتَرَقِّنُ بِالزَّعْفَرَانِ۔تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے (یعنی وہ فرشتے جو محبت سے آتے ہیں) ان میں سے ایک وہ (مرد) ہے جو زعفران ملے ہوئے ہو یا مہندی۔

رَقُوْن اور رِقَان۔زعفران اور مہندی۔

رِقَةٌ۔چاندی یا چاندی کا سکہ (یعنی روپیہ)۔

فِی الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ۔چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہوگا۔

عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ۔گھوڑوں اور غلام لونڈی میں میں نے زکوٰۃ معاف کی' لیکن چاندی کی زکوٰۃ دو! رِقَةٌ اصل میں وَرِقٌ تھا۔اس کا اصل مقام کتاب الواو ہے مگر محض لفظی رعایت سے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا)۔

وَرْقٌ اور وُرْقٌ اور وِرْقٌ اور وَرَقٌ-(محیط میں ہے کہ) یہ سب الفاظ وَرِقٌ کے مترادف ہیں-

رَقْیٌ-یا رِقیٌّ یا رُقْیَۃٌ کے معنی منتر پڑھ کر پھونکنا اور اوپر چڑھنا-

تَرْقِیَۃٌ-اوپر چڑھانا-

تَرَقِّیٌ اور اِرْتِقَاءٌ-اوپر چڑھنا-

اِسْتَرْقُوْ الَھَا فَاِنَّ بِھَا النَّظْرَۃَ-اس کے لئے کوئی منتر کر دُ اس کو نظر لگ گئی ہے-

مَا کُنَّا نَأْبِنُہٗ بِرُقْیَۃٍ-ہم ان کو منتر کرنے والا نہیں سمجھتے تھے (نہایہ میں ہے کہ-

رُقْیَۃٌ اور رُقیٰ اور رَقْیٌ اور اِسْتِرْقَاءٌ-یہ سب الفاظ احادیث میں وارد ہیں-اصل میں رقیہ وہ منتر ہے جو بخار اور مرگی وغیرہ کے رفع کے لئے پڑھا جاتا ہے اور بعض حدیثوں سے اس کا جواز نکلتا ہے مگر بعض میں اس کی ممانعت بھی وارد ہے-جواز کی دلیل وہ حدیث ہے جو اوپر گزری یعنی ''اس کے لئے کوئی منتر کر دُ اس کو نظر لگ گئی ہے''-اور ممانعت کی حدیث حسب ذیل ہے-

لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ-(اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے جو بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ہیں جو) نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں (غرضیکہ طرفین میں بہت سی احادیث وارد ہیں اور ان میں جواز اور اباحت کی صورت اس طرح نکالی ہے کہ جو منتر عربی زبان کے سوا اور کسی زبان میں ہو (جس کے معنی معروف نہ ہوں) اور اس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات اور اس کے کلام کے سوا اور کچھ الفاظ ہوں یا منتر کرنے والے کا اعتقاد اس منتر پر ایسا ہو کہ خواہ مخواہ اس سے فائدہ ہوگا وہ اس پر بھروسہ کرے ایسا منتر مکروہ ہے اور منع ہے اسی لئے ایک حدیث میں آیا ہے مَا تَوَکَّلَ مَنِ اسْتَرْقٰی یعنی جس نے منتر کیا اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں رہا لیکن وہ منتر جس میں قرآن کی آیتیں ہوں یا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات مذکور ہوں یا وہ منتر جو آنحضرت سے منقول ہے وہ مکروہ نہیں ہے اسی لئے آنحضرت نے ان صحابی سے فرمایا جنھوں نے سورۂ فاتحہ کا منتر کیا تھا اور اس پر اجرت بھی لی تھی-مَنْ اَخَذَ بِرُقْیَۃٍ بَاطِلٍ فَقَدْ اَخَذْتَ بِرُقْیَۃٍ حَقٍّ-لوگ تو جھوٹا منتر کر کے روپیہ لیتے ہیں تو نے سچا منتر کر کے لیا-اور حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا-اچھا یہ منتر مجھ کو سناؤ! انھوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں-پہلے آپ اس لئے ڈرتے کہ کہیں اس میں کلمہ شرک نہ ہو-اور جو منتر ایسی زبان میں ہو کہ جس کا مطلب سمجھ نہ آئے وہ بھی منع ہے اس کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ شاید اس میں شرک کا مضمون ہو اب یہ جو حدیث ہے کہ)

لَا رُقْیَۃَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْحُمَۃٍ-یعنی منتر دو ہی باتوں کے لیے ہوتا ہے' نظر لگنے میں یا سانپ بچھو کے ڈنک میں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور آفتوں میں منتر ناجائز ہے' بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دو آفتوں میں منتر بہت مفید ہوتا ہے' اور آنحضرت نے اپنے کئی اصحاب کو منتر کرانے کا حکم دیا اور کئی آدمیوں کی نسبت سنا کہ وہ منتر کرتے ہیں تو منع نہیں فرمایا رہی یہ حدیث کہ بہشت میں بے حساب جانے والے وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں تو اس سے منتر کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی بلکہ اس حدیث میں خاص الخاص بندوں کا ذکر ہے یعنی اولیاء اللہ کا' جن کو پورا بھروسہ اپنے پروردگار پر رہتا ہے وہ دوا' علاج' منتر' جھاڑ' پھونک کچھ نہیں کرتے بلکہ تکلیف اور مصیبت کو بھی رضاء محبوب خیال کر کے اس پر خوش رہتے ہیں یہ درجہ عام مسلمانوں کا نہیں ہے' نہ ہم ایسے لوگوں کا اور عوام کا دوا' علاج' منتر' جھاڑ' پھونک کرنا سب درست ہے اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت صدیق اپنا سارا مال لے آئے اور آنحضرت کے سامنے رکھ دیا کہ اللہ کی راہ میں صرف کریں' آپ نے دریافت فرمایا کہ بال بچوں کو کس پر چھوڑا؟ حضرت صدیق نے عرض کیا' اللہ پر-آپ نے ان کی اس قربانی اور ایثار کو نامناسب نہ سمجھا ان کا مالی تعاون قبول فرمایا-برخلاف اس کے ایک دوسرا شخص کبوتر کے انڈے برابر سونا لایا اور کہنے لگا بس میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں' آپ نے وہی انڈا ایسے زور سے اس شخص کے مارا کہ اگر

اس کو لگتا تو وہ زخمی ہو جاتا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تیرا یہ درجہ نہیں ہے کہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدے بلکہ کچھ مال بال بچوں کے لیے بھی رکھ کچھ اللہ کی راہ میں دے غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام اور اوامر مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے مطلقاً ہر طرح کے منتر سے منع کیا ہے اور جنھوں نے مطلقاً منتر کو جائز رکھا ہے دونوں فریق نے احادیث میں غور نہیں کیا اور افراط وتفریط میں پڑ گئے اور تعجب تو ان اہل حدیث پر آتا ہے جو منتر سے تو لوگوں کو منع کرتے ہیں اور پھر ذرا سی بیماری ان کو ہوتی ہے تو حکیم اور ڈاکٹر کے پاس دوڑے جاتے ہیں منتر بھی دوا کی طرح ہے جب دوا کو جائز رکھتے ہو تو اس کو بھی جائز رکھو اور اگر تم اہل توکل کے درجہ پر پہنچ گئے ہو تو نہ دوا کرو نہ دارو نہ جھاڑ نہ پھونک ہر حال میں صابر اور شاکر رہو)۔

فَرَقَيْتُ بِاُمِّ الْكِتٰبِ - میں نے سورہ فاتحہ کا منتر کیا (اس کو پڑھ کر آفت رسیدہ پر پھونکا)۔

اِنِّىْ لَاَرْقِىْ - میں منتر کرتا ہوں۔

مَايُعْطٰى فِى الرُّقْيَةِ - منتر کی اجرت میں کچھ لیا جائے' اس کا بیان۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَايَسْتَرْقُوْنَ وَلَايَتَطَيَّرُوْنَ - وہ لوگ وہ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں (بدفالی یہ کہ کسی کے آنے کو منحوس سمجھا جائے یا اسی طرح کی کسی دوسری صورت سے برا شگون لینا)۔

لَارُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْحُمَةٍ اَوْدَمٍ - منتر تین باتوں کے لیے ہوتا ہے' بدنظری یا ڈنک مارنے یا نکسیر پھوٹنے کیلئے۔

رُقًى - جمع ہے رقیة۔

كَانَ يُرْقٰى بِمَكَّةَ مِنَ الْعَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ - آنحضرت پر بدنظری کا منتر مکہ میں کیا جاتا آپ پر نزول وحی سے پہلے۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ رَقَى النَّبِىَّ ﷺ - حضرت جبرئیل نے آنحضرت پر منتر کیا۔ (یعنی قرآن کی آیتیں اور دعائیں پڑھ کر ایسے منتر میں کوئی قباحت نہیں اور جس نے اس کو ناجائز رکھا اس کا قول غلط ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اہل کتاب کے منتروں میں اختلاف ہے حضرت صدیق نے اس کو جائز رکھا اور امام مالک نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس خیال سے کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب میں تحریف کی ہے۔ میں کہتا ہوں لیکن مشرکین کے منتر بالاتفاق جائز نہیں ہیں جب اس میں شرک اور کفر کے مضامین ہوں یا ایسے الفاظ ہوں جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔)

لَقَدْرَقِيْتُ عَلٰى ظَهْرِبَيْتٍ - میں ایک گھر کی چھت پر چڑھا۔

فَرَقِىَ الْمِنْبَرَ - پھر منبر پر چڑھ گئے۔

حَتّٰى رَقِىَ فَسَقَى الْكَلْبَ - اوپر چڑھ کر کتے کو پانی پلایا۔

لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا - بلال اور عبداللہ ابن ام مکتوم دونوں کی اذانوں میں زیادہ فاصلہ نہ ہوتا بلکہ اتنا ہی ہوتا کہ بلال اذان دے کر اترتے اور عبداللہ ابن ام مکتوم اذان دینے کو چڑھتے (مطلب یہ ہے کہ بلال طلوع فجر سے ذرا پیشتر اذان دیدیتے تاکہ جس نے سحری نہ کھائی ہو وہ کھالے جو سورہا ہو وہ جاگے اور نماز کی تیاری کرے اور اذان کے بعد وہیں ٹھہرے رہ کر فجر کو دیکھا کرتے فجر طلوع ہوتے ہی اتر آتے اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو جو اندھے تھے خبر دیتے کہ صبح ہوگئی۔ وہ اذان دینے کے مقام پر چڑھ کر اذان دیتے۔ اس حدیث سے فجر کے لئے دو اذانوں کا ثبوت ہوتا ہے اور حنفیہ نے اس سے انکار کیا ہے)۔

فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِىْ اَعْلَاهُ - میں چڑھا یہاں تک کہ اس کی بلندی پر پہنچ گیا۔

وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقُوْنَ فِيْهِ - (یہ شیطان فرشتوں کی باتیں چرانے والے ان میں بہت کچھ اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں (ایک بات اگر کبھی سن لیتے ہیں تو اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر اپنے دوستوں کے کانوں میں پھونکتے ہیں)۔

كُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ - میں پہاڑوں پر بڑا چڑھنے والا تھا۔

اِقْرَاْ وَارْتَقِ فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ اٰخِرُاٰيَةٍ - (حافظ قرآن سے

کہا جائے گا کہ تو قرآن کی ایک ایک آیت) پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا (بہشت کی سیڑھیاں شمار میں اتنی ہی ہیں جتنی قرآن کی آیتیں) تیرا ٹھکانہ اخیر آیت پر ہے (جہاں تک تو پڑھ سکے- پھر جو قرآن کی ساری آیتیں پڑھ لے گا وہ بلندی اور رفعت کے انتہائی درجہ پر پہنچ جائے گا اور جس کو تھوڑا قرآن یاد ہے وہ پڑھتے پڑھتے اخیر آیت پر مقام کرے گا)-

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ حُمَّى- منتر بخار ہی کے لئے ہے (یعنی بخار کے لئے زیادہ نافع ہے یہ مطلب نہیں کہ اور بیماریوں میں منتر جائز نہیں' کیونکہ منتر ہر ایک درد اور دکھ کے لئے کرنا جائز ہے)-

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ- میں اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر ایک بیماری کے لئے جو تجھ کو ستاتی ہے-

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ رُقْيَةً مِّنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ- یا اللہ مجھ کو قبر کی تاریکی دور کرنے کا منتر عطا فرما-

رَقَى النَّبِيُّ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا- آنحضرت نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے منتر کیا-

رَقْي (يَرْقِي)- بند ہوا خون یا آنسو-

مَا لَا يَرْقِي مِنَ الدَّمِ- جو خون بند نہ ہو ہمیشہ بہتا رہے-

رُقَيَّةُ- آنحضرت کی صاحبزادی جو حضرت عثمان سے منسوب تھیں- اسی طرح حضرت ام کلثوم آپ کی دوسری صاحبزادی وہ بھی حضرت عثمانؓ سے منسوب ہوئیں اور امامیہ کا یہ قول قطعی غلط ہے کہ یہ دونوں آپ کی ربیبہ تھیں صاحبزادیاں نہ تھیں- تمام اہل سیر اور تواریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں صاحبزادیاں حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں- مگر چونکہ امامیہ حضرت عثمان سے جلتے ہیں اس جلن سے ان دونوں صاحبزادیوں کے نسب کا بھی انکار کرنے لگے- معاذ اللہ-

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّهَا رَقُوْءُ الدَّمِ- اونٹ کو برا نہ کہو وہ خون کو روکتا ہے (یعنی دیت میں دیا جاتا ہے تو اس کے سبب قاتل کی جان بچتی ہے)-

باب الراء مع الكاف

رَكْبٌ- گھٹنے پر مارنا یا گھٹنے سے مارنا' اونٹ کے سوار جن کی تعداد تین سے کم نہ ہو-

رَكَبٌ- گھٹنا بڑا ہونا-

رُكُوْبٌ- سوار ہونا' مرتکب ہونا-

تَرْكِيْبٌ- سواری کے لئے گھوڑا وغیرہ عاریتاً دینا' دو یا تین یا زیادہ چیزوں کو ملانا' تلے اوپر رکھنا-

اِرْتِكَابٌ- کوئی کام کر بیٹھنا-

اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الرُّكُبَ اَسِنَّتَهَا- جب تم ارزانی کے موسم میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کی مہاریں دیدو (یعنی ان کو چھوڑ دو' چرنے دو- آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور چرتے جائیں یہ نہیں کہ ان کی باگ کھینچ کر پکڑو' تیز چلاؤ اور ان کو چرنے نہ دو)-

رُكُبٌ جمع ہے رِكَابٌ کی- یعنی سواری کے اونٹ- بعض نے کہا رُكُوْبٌ کی جمع ہے یہ عام ہے سواری کے ہر جانور کو شامل ہے-

اَبْغِنِيْ نَاقَةً حَلْبَانَةً رَكْبَانَةً- میرے لئے ایسی اونٹنی ڈھونڈ جو دودھیل ہو اور سواری بھی دیتی ہو-

سَيَاتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُّبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ- تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو تم برا سمجھو گے (کیونکہ وہ زکوۃ کی وصولی کے لئے آئیں گے اور ہر ایک آدمی کو بہ مقتضائے بشریت مال کا دینا ناگوار ہوتا ہے جب وہ تمھارے پاس آئیں تو ان کو مرحبا کہو (خوشی اور خاطر داری سے ان کے ساتھ پیش آؤ)-

رُكَيْبٌ- تصغیر ہے رکب کی جو اسم جمع ہے- اگر رَكْبٌ راکب کی جمع ہوتی جیسا بعض نے کہا ہے تو تصغیر میں رُوَيْكِبُوْنَ آتا- لَا تَرْكَبُو الْبَحْرَ- سمندر میں مت سوار ہو (یعنی دریا کا سفر نہ کرو مگر تین ضرورتوں سے حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے)-

لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ- آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے گویا وہ سوار ہے (پاپیادہ نہیں کیونکہ جوتے کی وجہ سے چلنے

میں آسانی ہوتی ہے پاؤں میں کوئی چیز نہیں چبھتی)۔

بَشِّرْ رَكِيْبَ السُّعَاةِ بِقِطْعٍ مِّنْ جَهَنَّمَ مِثْلَ قُوْرِ حِسْمٰی - جو شخص زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی جھوٹی شکایتیں کرے (ان پر غلط الزام لگائے کہ انھوں نے زیادہ وصول کرلیا یا ظلم کیا) اس کو دوزخ کے ایک ٹکڑے کی مبارک باد دے جو حسمٰی کے پہاڑ برابر ہوگا۔ (حسمٰی ایک شہر کا نام ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ظالم تحصیلداروں کا ساتھی بنے ان سے لوگوں پر ظلم کرائے ظالموں کا رفیق اور دوست ہو تو اس کو دوزخ کی بشارت دیدو! جب ظالم کے رفیق اور دوست کی یہ سزا ہو تو خود ظالم کو کیسی سزا ملے گی؟)

لَوْ نَتَجَ رَجُلٌ مُهْرًا لَّهٗ لَمْ يُرْكِبْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ - اگر کسی شخص کا بچھڑا (گھوڑے کا بچہ) پیدا ہو تو وہ سواری کے لائق ہونے سے پیشتر قیامت آ جائے گی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

اَرْكَبَ الْمُهْرُ - بچھیرا اب سواری کے قابل ہوگیا۔

اِنَّمَا تَهْلِكُوْنَ اِذَا صِرْتُمْ تَمْشُوْنَ الرَّكَبَاتِ كَاَنَّكُمْ يَعَاقِيْبُ حَجَلٍ - تم اس وقت تباہ ہوگے جب سر اٹھائے ہوئے بے فکری سے اس طرح چلو گے جس طرح چکور چلتا ہے (چکور ایک ایسا پرندہ ہے جو جلد بازی اور گھبراہٹ اور تیزی میں مشہور ہے اس کی مادہ کو جب شکاری پکڑتا ہے تو وہ گھبرا کر ایسا تیز دوڑتا ہے کہ اپنے آپ کو اس پر گرا دیتا ہے اور مادہ کے ساتھ خود بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم میں تقلید اور باپ دادا کے رسم و رواج کی پابندی ایسا زور کرے گی کہ اندھا دھند اس کی پیروی کرو گے اور غور و فکر چھوڑ دو گے ان خس و خاشاک کی طرح، جن کو ہوا کا ہلکا سا جھونکا ... سے کہیں لاڑالتا ہے لوگ جو طرز زندگی اختیار کریں گے ... تم بھی اختیار کرلو گے اور قرآن و حدیث سے اصول زندگی کا اخذ کرنا چھوڑ دو گے۔)

فَاِذَا عُمَرُ قَدْ رَكِبَنِيْ - یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ عمر مجھ پر سوار ہیں (یعنی میرے پیچھے ہی آن پہنچے)۔

ثُمَّ رَكِبْتُ اَنْفَهٗ بِرُكْبَتِيْ - پھر میں نے گھٹنا اس کی ناک پر مارا (گھٹنے سے اس کی ناک پر ضرب لگائی)۔

اَمَا تَعْرِفُ الْاَزْدَ وَرَكْبَهَا اِتَّقِ الْاَزْدَ لَا يَأْخُذُوْكَ فَيَرْكُبُوْكَ - کیا تو ازد قبیلے کے لوگوں کو اور ان کے گھٹنوں کی مار نہیں جانتا ازد قبیلہ والوں سے بچارہ ایسا نہ ہو وہ تجھ کو پکڑ لیں پھر گھٹنوں سے تجھ کو ماریں (ازد قبیلے کے لوگوں میں گھٹنے سے مارنا بہت مروج تھا)۔

اِنَّ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِيْ صُفْرَةَ دَعَا بِمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو وَجَعَلَ يَرْكُبُهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ اَعْفِنِيْ مِنْ اُمِّ كَيْسَانَ - مہلب بن ابی صفرہ نے معاویہ بن عمرو کو بلایا اور گھٹنوں سے اس کو مارنے لگا۔ معاویہ نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کرے مجھ کو ام کیسان سے معاف رکھو ام کیسان ازد کی لغت میں گھٹنے کی کنیت ہے)۔

ثَنِيَّةُ رَكُوْبَةَ - رکوبہ کی گھاٹی (وہ ایک مشہور گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان عرج کے پاس آنحضرت ادھر تشریف لے گئے تھے)۔

لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عَشْرَةِ اَبْيَاتٍ بِالشَّامِ - (حضرت عمر نے کہا) رکبہ میں ایک مکان اگر ہو تو وہ شام کے دس مکانوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے (رکبہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں اس زمانہ میں وہ ایک صحت خیز مقام تھا اور ان دنوں شام میں طاعون پھیلا ہوا تھا)۔

اُدْخُلْ رِكَابَكَ - اپنی سواری کے اونٹوں میں چلا جا۔

جَعَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِيْ رُكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ - آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے کے سواروں میں رکھا۔

رُكُوْبٌ - بہ ضمہ را راکب کی جمع ہے اور بہ فتحہ را بہ معنی سواری کا جانور۔

وَيْلَكَ ارْكَبْهَا - ارے تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔ (یعنی ہدی کے جانور پر جو قربانی کے لیے مکہ کو جا رہی تھی امام احمد اور اہل حدیث نے اسی حدیث کے موافق ہدی کے جانور پر سوار ہونا درست رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں جانور کو کوئی تکلیف نہیں، سواری کے لیے جانور ہونے کے باوجود پیدل چلنا اور تکلیف اٹھانا نادانی ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ نے ضرورت کے

وقت اس کو جائز رکھا ہے)۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِغَیْرِ مَرْکَبٍ وَّلَانِیْرَانٍ۔ اپنی عورت کے پاس جانا بغیر سواری اور آگ کے (یعنی نئی منکوحہ عورت سے صحبت کرنے کے لیے ایک روایت میں بِغَیْرِ رُکُوْبٍ ہے یعنی بغیر سواروں کے۔ مطلب یہ ہے کہ بغیر دھوم دھام کے چپکے چپکے جانا)۔

خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ ان عورتوں میں بہتر جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

کُنَّا فِیْ رَکَبَةٍ۔ ہم چند شتر سواروں میں تھے۔

رَکَبَةٌ۔ شتر سواروں کی جماعت جن کی تعداد دس یا دس سے زیادہ ہو۔

نَشْتَرِیَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّکْبَانِ۔ بنجاروں سے مل کر (جو باہر سے غلہ کرانا وغیرہ لاتے ہیں) اناج خریدنے سے منع فرمایا (بلکہ غلہ کے تاجروں کو بستی میں آنے دیا جائے اور جب بازار کا بھاؤ ان کو معلوم ہو جائے اس وقت خرید و فروخت کرنی چاہیے۔ تاجروں کے بازار میں غلہ لے کر آنے کے بجائے گاہکوں یا دلالوں کا دیہات میں جا کر سودا کرنے میں عوام اور بنجاروں دونوں کے نقصانات کا احتمال ہے)۔

صَلُّوْا رِجَالًا وَّرُکْبَانًا۔ لوگوں نے پیدل اور سواری پر سوار رہ کر نماز پڑھی۔

وَاَرْبَعَةُ رَکَائِبَ۔ اور چار اونٹ سواری کے۔

رَکَائِبَ۔ رَکُوْبَةٌ کی جمع ہے۔

لَوْ اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَّحْدَهٗ۔ اگر لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا (کیونکہ اس میں طرح طرح کے اندیشوں کے سوا دینی نقصان بھی ہے، جماعت فوت ہوتی ہے)۔

مَسْجِدُ السَّهْلَةِ فِیْهِ مَنَاخُ الرَّاکِبِ۔ سہلہ کی مسجد (جو کوفہ میں ہے) وہیں سوار کے اونٹ بٹھانے کا مقام ہے (سوار سے مراد حضرت خضر ہیں)۔

اِذَا وَضَعْتَ رِجْلَکَ فِی الرِّکَابِ جب تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھے (یعنی زین کی رکاب جس پر سوار کا پاؤں رہتا ہے)۔

اِنْ کُنْتُمْ اَثْخَنْتُمْ فِی الْقَوْمِ وَاِلَّا فَارْکَبُوْا کِتَافَهُمْ۔ اگر تم ان کو خوب قتل کر چکے (ان کا زور بالکل ٹوٹ گیا) تو خیر ورنہ ان کے کندھوں پر سوار ہو (ان کی مشکیں کسو)۔

وَکَانَ عِنْدَ رَکَائِبِهٖ یُلْقِمُهَا خَبَطًا۔ حضرت علی اپنی سواری کے اونٹوں کے پاس تھے ان کو پتے کھلا رہے تھے۔

لَیْسَ عَلٰی رَکَبِهَا شَعْرٌ۔ اس کے پیڑو پر بال نہیں ہیں۔

یَوْمُ الْمَرْکَبِ۔ بادشاہ اور حاکم کے سواری کا دن۔

رَکْحٌ۔ اعتماد کرنا، ٹیکا دینا۔

رُکُوْحٌ۔ مائل ہونا، رجوع کرنا۔

اِرْکَاحٌ۔ ٹیکا لگانا، لاچار کرنا۔

لَاشُفْعَةَ فِیْ فَنَاءٍ وَّلَا طَرِیْقٍ وَّلَا رُکْحٍ۔ میدان اور راستے اور گھر کے پیچھے کی جانب جو کونا ہوتا ہے اس میں شفعہ نہیں ہے۔

رُکْحٌ۔ محیط میں ہے کہ) رکح پہاڑ اور گھر کا صحن اور پایہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَهْلُ الرُّکْحِ اَحَقُّ بِرُکْحِهِمْ۔ گھر کے کونہ والے اپنے کونہ کے زیادہ حقدار ہیں۔

مَا اُحِبُّ اَنْ اَجْعَلَ لَکَ عِلَّةً تَرْکَحُ اِلَیْهَا (حضرت عمر نے عمرو بن عاص سے کہا) میں یہ نہیں چاہتا کہ تجھ کو ایک خرخشہ میں پھنسا دوں، تو اس طرف جھک جائے (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَکَحْتُ اِلَیْهِ اور اَرْکَحْتُ اور اِرْتَکَحْتُ۔ یعنی میں نے اس پر تکیہ کیا، ادھر مائل ہوا، ادھر رجوع کیا۔)

رُکُوْدٌ۔ جم جانا، ٹھہر جانا، آرام کرنا۔

نَهٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ۔ (آنحضرت ﷺ نے) ٹھہرے ہوئے پانی میں (جو بہتا نہ ہو) پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

فِیْ رُکُوْعِهَا وَ سُجُوْدِهَا وَرُکُوْدِهَا۔ نماز کے رکوع اور سجدے اور وقفہ میں (وقفہ وہ سکون جو حرکات کے درمیان

ہوتا ہے جیسے رکوع اور سجود کے درمیان سیدھا کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔

اَرْكُدُبِهِمْ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ۔ میں (چار رکعتی نماز میں) پہلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں (جیسے آنحضرت کا طریق تھا۔ یہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر سے کہا جب کوفہ والوں نے ان کی شکایت کی تھی کہ ان کو نماز پڑھانا بھی اچھی طرح نہیں آتا)۔

فَارْكُدُهُمْ وَاُخِفُّ۔ میں ان کے لیے نماز کو لمبا کرتا ہوں اور ہلکا کرتا ہوں (ایک روایت میں احذف ہے) (عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ

رَكَدَالْمَاءُ وَالرِّيْحُ۔ پانی تھم گیا ہوا تھم گئی۔)

رَكَدَالْمِيْزَانُ۔ ترازو تھم گیا (یعنی دونوں طرف وزن برابر ہوا)۔

رَكْزٌ۔ گاڑنا' پیدا کرنا' جمانا' پھڑکنا۔

تَرْكِيْزٌ۔ گاڑنا۔

اِرْكَازٌ۔ خزانہ یا کان ہونا۔

اِرْتِكَازٌ۔ پھڑکنا' جم جانا' ٹیکا لگانا۔

وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسِ۔ رکاز میں پانچواں حصہ لیا جائیگا۔ رکاز اہل حجاز کی اصطلاح میں ان خزانوں کو کہتے ہیں' جو زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ ملیں اور اہل عراق اس لفظ کو کان کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

اَرْكَزَالرَّجُلُ۔ جب اس نے رکاز پائی ایک روایت میں **فِي الرَّكَائِزِ** ہے یہ جمع ہے رکیزۃ یا رکازۃ کی۔)

اِنَّ عَبْدًا وَجَدَرِكْزَةً عَلٰى عَهْدِهٖ فَاَخَذَهَا مِنْهُ۔ ایک غلام نے حضرت عمر کے زمانے میں سونے کا ایک بڑا ٹکڑا پایا' آپ نے اس سے لے لیا (اور بیت المال میں داخل کر دیا)۔

هُوَرِكْزُالنَّاسِ۔ (ابن عباس نے قسورۃ کی تفسیر میں کہا) وہ لوگوں کی اجتماعی آواز جو آہستہ اور باریک ہو کر پہنچے۔

(بعض نے کہا "قسورہ" تیراندازوں کی جماعت)۔

يَرْكُزُ بِعُوْدٍ۔ آپ ایک لکڑی کو زمین میں ٹھونس رہے تھے (تاکہ جم جائے)۔

يَرْكُزُالْعَنَزَةَ۔ برچھی گاڑ رہے تھے۔

سُئِلَ مَاالرِّكَازُفَقَالَ اَلذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ الَّذِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ يَوْمَ خَلَقَهٗ۔ آنحضرت سے پوچھا گیا رکاز کیا ہے فرمایا وہ سونا اور چاندی جو اللہ نے زمین میں بنایا اس دن جس دن زمین کو پیدا کیا۔

مَرْكَزٌ۔ دائرہ کا بیچ کا نقطہ' وطن' اصلی ٹھکانا۔

مَرْكَزُالرَّحْلِ۔ زین رکھنے کا مقام۔

اَلْوَلِيْمَةُ فِي الرِّكَازِ۔ یعنی قدوم الرجل من مكة كذا في مجمع البحرين۔

رَكْسٌ۔ اونٹ کو الٹ دینا۔

رِكَاسٌ۔ رسی[ل] سے باندھنا۔

اِرْكَاسٌ۔ چھاتی ابھرنا' اوندھا دینا' لوٹا دینا۔

اُتِيَ بِرَوْثٍ فَقَالَ اِنَّهٗ رِكْسٌ۔ آنحضرت کے پاس استنجا کے لیے لید لائی گئی (یعنی گھوڑے یا خچر یا گدھے کا گوبر) آپ نے فرمایا یہ تو پلید ہے (اہل عرب کہتے ہیں۔

رَكَسْتُ الشَّيْئَ وَاَرْكَسْتُهٗ۔ میں نے اس کو پھیر دیا لوٹا دیا' الٹ دیا)۔

اَللّٰهُمَّ اَرْكِسْهُمَافِي الْفِتْنَةِ رَكْسًا۔ یااللہ ان کو بلا اور فتنے میں خوب لوٹا دے (اس میں پھنس جائیں نکل نہ سکیں)۔

اَلْفِتَنُ تَرْتَكِسُ بَيْنَ جَرَاثِيْمِ الْعَرَبِ۔ فساد عربوں کے جڑوں میں ہجوم کرے گا (ان کے رئیسوں میں پھوٹ پڑ جائے گی ایک دوسرے سے لڑتا رہے گا۔ کبھی امن چین نہ ہوگا)۔

اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ دِيْنٍ يُقَالُ لَهُمُ الرَّكُوْسِيَّةُ۔ تو اس دین کا (ایک فرد) جس کو رکوسیہ کہتے ہیں۔ (وہ نصاریٰ اور صائبین کے درمیان ایک دین ہے)۔

رَكَاسَةٌ اور **رِكَاسَةٌ**۔ جو رسی زمین میں گھسیڑ دی جائے

ل رکاس وہ رسی جو اونٹ کی تکمیل سے لے کر اس کے پہنچوں تک باندھ دی جاتی ہے' اس کا سر معلق رہ جاتا ہے۔ (م)

جیسے اخِیَّۃٌ ہے۔

رَکْضٌ - پاؤں ہلانا' لات مارنا' دفع کرنا' بھاگنا' دوڑنا۔

مُرَاکَضَۃٌ - گھوڑ دوڑ۔

اِرْتِکَاضٌ - حرکت کرنا۔ اضطراب کرنا۔

اِنَّمَا ھِیَ رَکْضَۃٌ مِنَ الشَّیْطٰنِ - یہ تو شیطان کی ایک لات ہے (مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اس بیماری کی وجہ سے عورت کو نقصان پہنچانے کا موقع حاصل کرلیا۔ اب اس کو نماز وغیرہ میں بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ کیونکہ استحاضہ اور حیض دونوں میں التباس ہو جاتا ہے)۔

اَلنَّفْسُ الْمُؤْمِنُ اَشَدُّ ارْتِکَاضًا عَلَی الذَّنْبِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِیْنَ یُنْذَفُ بِہٖ - ایماندار آدمی کو گناہ پر ایسی بے چینی ہوتی ہے جتنی بے چینی چڑیا کو ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب جال اس پر پڑ جاتا ہے (اور وہ پھنس جاتی ہے تو کس اضطراب کے ساتھ پھڑ پھڑاتی ہے ایسا ہی مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو گھبراتا رہتا ہے روتا پیٹتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے)۔

اِنَّا لَمَّا دَفَنَّا الْوَلِیْدَ رَکَضَ فِیْ لَحْدِہٖ - جب ہم نے ولید بن عبدالملک بن مروان کو دفن کیا تو اس نے اپنی قبر میں پاؤں مارے (جیسے کوئی تڑپتا ہے۔ یہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا جو ولید کے چچا زاد بھائی تھے اور ولید کی تجہیز و تکفین انھوں ہی نے کی تھی)۔

قَدْ خَلْتُ مِرْبَدً افَرَکَضَتْنِیْ - میں اونٹوں کے تھان میں گیا وہاں ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

حَتّٰی رَکَضَ بِرِجْلِہٖ - یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا (جیسے مرتے وقت ہوتا ہے)۔

رَکَضَ - گھوڑے کو ایڑ لگائی تاکہ وہ جلدی چلے۔

اَرْکَضَتِ الْفَرَسَ - گھوڑی کا بچہ اس کے پیٹ میں ہلا۔

اِنَّمَا ھُوَ عِرْقٌ عَانِدٌ اَوْرَکْضَۃٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ - یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو شرارت کرتی ہے یا شیطان کی لات ہے (حالانکہ آرام و تکلیف اور نفع و ضرر دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر بری بات کو سبب کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے فرمایا "وما اصابك من سيئة فمن نفسك" اور یہ محاورہ قرآن و حدیث میں بکثرت پایا جاتا ہے جیسے "وما انسانیه الا الشیطان" اور جس شخص نے سبب کی طرف نسبت دینے کو مطلقاً شرک قرار دیا ہے وہ بیوقوف ہے بات یہ ہے کہ مومن بھی کہتا ہے "ابنت الربیع البقل" اور ایک کافر نیچری بھی کہتا ہے۔ مگر مومن کا کہنا کفر نہیں ہے کیونکہ مومن اصل خالق اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور ربیع کو سبب سمجھ کر اس کی طرف مجازاً اسناد کرتا ہے۔ برخلاف کافر کے وہ سبب ہی کو اصل علت قرار دیتا ہے اور مسبب الاسباب کا قائل نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو خوب سمجھ کر مستحضر رکھنا چاہئے اور مومنوں کو مجازی اسنادات کی وجہ سے کافر قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔)

رَکْعَۃٌ - ایک بار رکوع کرنا یا نماز کی ایک رکعت جس میں قیام اور رکوع اور دو سجدے ہوتے ہیں۔

رُکُوْعٌ - نماز پڑھنا' کبڑا ہو جانا۔

نَھَانِیْ عَنْ اَقْرَاءٍ وَاَنَا رَاکِعٌ اَوْسَاجِدٌ - رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع فرمایا (کیونکہ رکوع اور سجدہ اپنے مالک کی بارگاہ میں بے انتہا عاجزی دکھانا ہے اس وقت بندے کو اپنے مالک کی ثنا اور تعریف اور اپنے مطلب کا سوال کرنا چاہئے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کا پڑھنا ایسی حالت میں غیر موزوں ہے)۔

رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ - پہلے حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو دو رکعتیں ہر نماز کی فرض ہوئی تھیں (پھر حضر میں نماز بڑھا دی گئی' ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہو گئیں اور نماز سفر اپنے حال پر رہی)۔

رَکْعَتَانِ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدَعُھُمَا - دو نمازوں کو آنحضرتؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

لَا یُسَبِّحُ بَیْنَھُمَا بِرَکْعَۃٍ وَّلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَۃٍ - مغرب اور عشا کے درمیان آپ نفل نہیں پڑھتے تھے اور نہ عشاء کے بعد دوگانہ پڑھتے تھے۔

وَھُمْ رُکُوْعٌ - وہ لوگ اس وقت رکوع میں تھے۔

رُکُوْعٌ - رَاکِعٌ کی جمع ہے۔

رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ- آپ نے کھڑے کھڑے رکوع اور سجدہ کیا (یعنی قیام کی حالت میں رکوع اور سجدے کی طرف انتقال کیا)-

مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ- جس نے رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (مگر سورۂ فاتحہ فوت ہونے سے بڑی خیر و برکت فوت ہوئی)-

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ- جس نے رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (احناف نے اس کے معنی یہی کہے ہیں ان کے نزدیک جس کو امام کے ساتھ رکوع مل گیا' گو سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملی' اس کو وہ رکعت مل گئی' مگر جمہور اہل حدیث کے نزدیک جب تک سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملے اس وقت تک وہ رکعت شمار میں نہیں آ سکتی- کیونکہ ان کے نزدیک سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے- وہ کہتے ہیں اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جس نے جماعت کے ساتھ ایک رکعت بھی پائی اس کو جماعت کا ثواب مل گیا- یا جس نے جمعہ کی ایک رکعت بھی امام کے ساتھ پالی اس کا جمعہ صحیح ہو گیا یا جس نے نماز کے وقت میں سے ایک رکعت کے موافق وقت پالیا مثلاً حائضہ عورت اس وقت پاک ہو گئی یا کافر مسلمان ہو گیا یا نابالغ بالغ ہو گیا تو اب وہ نماز اس کو پڑھنا لازم ہو گی- میں کہتا ہوں حنفیہ خود اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں اور پھر اس سے حجت بھی لیتے ہیں' رکوع پانے سے رکعت پانے میں اس سے حجت لیتے ہیں اور صبح کی نماز میں اگر ایک رکعت کسی نے پڑھی پر سورج نکل آیا تو اس حدیث کے موافق اس نے صبح کی نماز پالی' جیسے دوسری روایت میں تصریح کے ساتھ مذکور ہے من ادرك ركعة من الفجر فقد ادرك الفجر لیکن یہاں پر ایک ہی تاویل کر کے اور ایک خیالی ڈھکوسلا نکالا کر حدیث کے خلاف حکم دیتے ہیں- اللہ یھدیھم ویصلح بالھم-

كَانَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَاخَلَا الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ- آنحضرتؐ کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان قعدہ اور رکوع سے اٹھانے کے بعد قیام قریب قریب سب برابر تھے صرف قرأت کا قیام اور تشہد کا قعدہ یہ دونوں الگ رہے (یعنی یہ دونوں تو لمبے ہوتے تھے باقی چاروں ارکان اور سجدہ اور دونوں سجدوں کا درمیانی قعدہ اور رکوع کے بعد قیام یہ سب برابر سرابر ہوتے تھے جو شخص اس طرح نماز پڑھے اس کی نماز تو سنت کے موافق ہے ورنہ اکثر حنفی صاحبان تو دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ کرنا کیا معنی سیدھی طرح بیٹھتے بھی نہیں نہ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے ہیں' یہ نماز کیا ہے کھیل ہے جس سے ثواب کے عوض اور عذاب کا اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور حنفی صاحبوں کو سنت کی پیروی کی توفیق دے)-

صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ- ان نمازوں کو وقت پر پڑھا اور ان کے رکوع (یعنی ارکان) اور خشوع (دل لگانا' عاجزی فروتنی) کو اچھی طرح ادا کیا-

كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ- آنحضرتؐ کی چار رکعتیں ہوئیں (یعنی خوف کی نماز میں جب آپ نے ہر گروہ کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں)-

وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً- خوف کی نماز ایک رکعت (یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت' اور ایک رکعت' اکیلے- بعض نے کہا خوف میں صرف ایک رکعت نماز بھی کافی ہے جیسے سفر میں دو رکعتیں کافی ہیں-

وَمِنْهَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ- ان میں فجر کا دوگانہ بھی ہے-

فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا رَكْعَةً- میں نے کہا شاید وہ اس سورۃ سے پوری نماز پڑھیں گے (یعنی دو رکعتوں میں آدھی آدھی سورۃ پڑھیں گے)-

وَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ- چار رکوع پورے کئے- (ہر رکعت میں دو رکوع)-

رَكْعَتَيْنِ فِيْ ثَلٰثِ رَكْعَاتٍ- دو رکعتیں تین تین رکوعوں کے ساتھ (ہر رکعت میں تین رکوع)-

فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ- ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور خشوع اور رکوع اچھی طرح کرے (سجدہ کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ بھی رکوع کی طرح ایک رکن ہے- بعض نے کہا خشوع

سے سجدہ مراد ہے)۔

رَكٌّ - ایک پر ایک ڈالنا' الزام دینا' دبانا' جماع کرنا -

رَكَالَةٌ - ضعف' ناتوانی' قلت علم اور عقل کی کمی -

تَرْكِيكٌ اور اِرْكَاكٌ - تھوڑی بارش ہونا -

اِنَّهٗ لَعَنَ الرَّكَاكَةَ (آنحضرت ﷺ نے) دیوث پر لعنت کی -

رُكَاكَةٌ اور رُكَاكٌ - وہ مرد یا عورت جو ضعیف العقل اور ناتوان ہو یا وہ مرد جس کی جورو کو اس کا ڈر نہ ہو یا جس کو غیرت نہ ہو -

اِنَّهٗ يُبْغِضُ الْوُلَاةَ الرَّكَكَةَ - وہ ناتواں حاکموں کو (جن کو دشمن کے روکنے کی طاقت نہ ہو نہ رعایا کی خبر گیری کی نہ مظلوم کا انصاف کرنے کی) ناپسند کرتا ہے -

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَصَابَهُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ رَكٌّ مِّنْ مَطَرٍ - مسلمانوں پر جنگ حنین کے دن خفیف بارش ہوئی -

رَكٌّ - پھوہار (اس کی جمع رِكَاكٌ ہے)

رَكْلٌ - ایک پاؤں سے مارنا' ایڑ لگانا -

رَكْلٌ - گندنا -

فَرَكَلَهٗ بِرِجْلِهٖ - اس کو لات ماری -

اِنَّهٗ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ لَاَرْكُلَنَّكَ رَكْلَةً - عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا میں تجھ کو ایک لات لگاؤں گا -

قَضٰى فِيْ اِمْرَاَةٍ رَكَلَهَا زَوْجُهَا - ایک عورت کا فیصلہ کیا جس کو اس کے شوہر نے لات ماری تھی -

تَرَكَّلَ - پاؤں سے مارا -

رَكْمٌ - جمع کرنا' ایک کے اوپر ایک ڈالنا -

حَتّٰى رَاَيْتُ رُكَامًا - میں نے ابر کو دیکھا جو تہ بتہ تھا -

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَّجَاءَ بِبَعْرَةٍ حَتّٰى رَكَمُوْا فَصَارَ سَوَادً لکڑی لایا پھر مینگنی لایا تلے اوپر رکھا یہاں تک کہ کالا ہو گیا -

رَكْنٌ - چوہا -

رُكْنٌ - زبردست جزو' بڑا امیر جس سے قوت لی جائے' دولت' لشکر وغیرہ -

رُكُوْنٌ - مائل ہونا' جھکنا -

رَكَانَةٌ اور رُكُوْنَةٌ - وزن دار ہونا' باوقار ہونا -

تَرْكِيْنٌ - وزن دار یا باوقار کرنا -

اِرْكَانٌ - اعتماد کرنا بھروسہ کرنا -

رَحِمَ اللّٰهُ لُوْطًا اِنَّهٗ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ - اللہ تعالیٰ لوطؑ پیغمبر پر رحم کرے وہ تو (ہمیشہ) زبردست حمائتی کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) پناہ لیا کرتے تھے (مگر اس وقت جب بدمعاشوں نے ان کو تنگ کیا تو گھبرا کر وہ زبردست کنبہ والوں کی پناہ ڈھونڈھنے لگے یہ بشریت کا مقتضا تھا - مگر پیغمبروں کے لئے اتنا حقیر سہو ایک بڑی خطا شمار ہوتا ہے' اسی لئے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے) (بعض نے کہا حضرت لوطؑ نے مہمانوں سے یہ بطور معذرت فرمایا کہ میں اس بستی میں بے زور اور بے قوت ہوں' نہ مجھ میں خود اتنی طاقت ہے کہ ان بدمعاشوں کو رفع کر سکوں' نہ کوئی زوردار کنبہ رکھتا ہوں کہ اس کی حمایت سے تم کو بچاؤ - لیکن حضرت لوطؑ بجز اپنے رب کے کسی اور پر مطلق بھروسا نہیں رکھتے تھے) -

وَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ - اس کے ہاتھ پاؤں (اطراف وجوانب سے) کہا جائے گا بولو (کیا کیا گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے) -

كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ مِرْكَنِ اُخْتِهَا وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ - (حمنہ بنت جحش) اپنی بہن کے لگنال میں بیٹھتی تھیں' ان کو استحاضہ کی بیماری تھی (غیر معمولی طور پر اخراج خون رہتا) -

دَخَلَ الشَّامَ فَاَتَاهُ اَرْكُوْنُ قَرْيَةٍ - حضرت عمرؓ شام کے ملک میں پہنچے ایک گاؤں کا چودھری آپ کے پاس آیا (کہنے لگا میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے) -

لَا يَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ طواف کے وقت کعبے کے) کسی کونے کو (یعنی چاروں کونوں اور گوشوں میں سے) ہاتھ نہیں لگاتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو (تغلیبا دونوں کو یمانیین کہہ دیا ورنہ حجر اسود عراق کا رخ ہے) -

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ - رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

حِجْرٌ - بہ کسرۂ حا حطیم -

فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا - جب انہوں نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا (یعنی طواف وسعی سے فارغ ہوئے) تو حلال ہوئے (احرام کھل گیا) -

شَدِيْدُ الْاَرْكَانِ - مضبوط بنا -

لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ - ایک کونڈے یا طشت میں بیٹھے (ایک روایت میں مرکز ہے یعنی ایک جگہ بیٹھے) -

رُكَانَةُ - ایک صحابی کا نام ہے -

رَكْوٌ - کھودنا' درست کرنا' بنانا' پیچھے کرنا' باندھنا' دوہنا' بوجھ لادنا' برائی کرنا' اقامت کرنا -

اِرْكَاءٌ - پیچھے ڈالنا' ملتوی کرنا' برائی کرنا -

اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا - ان دونوں کو پڑا رہنے دو (چھوڑ دو) یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (ایک روایت میں اَرْهِكُوْا هٰذَيْنِ ہے یعنی ان دونوں پر زور ڈالو ان کو مجبور کرو (کہ آپس میں صلح کر لیں) -

فَاَتَيْنَا عَلٰى رَكِيٍّ ذَمَّةٍ - ہم ایک کنویں پر پہنچے جس میں تھوڑا سا پانی تھا -

فَاِذَا هُوَ فِيْ رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ - دیکھا تو وہ ایک کنویں کے اندر بیٹھے ہیں ٹھنڈک کے لئے -

اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَكْوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ - جابرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک چھاگل پانی کی لے کر آئے -

رِكَاءٌ - جمع ہے رَكْوَةٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ رَكْوَةٌ چمڑے کا چھوٹا ڈول جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے -)

اِذَا كَانَ الْمَاءُ فِي الرَّكِيِّ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ - جب کنویں میں ایک کر پانی ہو (یعنی ساڑھے تین بالشت لمبا اسی قدر چوڑا اسی قدر گہرا) تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی (یہ امامیہ کا مذہب ہے اور شافعیہ کا مذہب بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ جب پانی دو قلہ ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی لیکن صحیح وراجح مذہب اہل حدیث کا ہے کہ پانی تھوڑا ہو یا بہت نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے -)

باب الراء مع المیم

رَمْثٌ - سنوارنا' درست کرنا' ہاتھ پھیرنا -

رِمْثٌ - ایک جنگلی درخت جس کو اونٹ کھاتے ہیں -

رَمَثٌ - رمث کھانا -

تَرْمِيْثٌ - تھوڑا دودھ تھن میں چھوڑ دینا' بڑھانا -

اِرْمَاثٌ - ارماث اور ترمیث ہم معنی ہیں -

اِنَّا نَرْكَبُ اَرْمَاثًا لَّنَا فِي الْبَحْرِ - ہم ارماث پر سمندر میں سوار ہوتے تھے -

اَرْمَاثٌ جمع ہے رَمَثٌ کی (یعنی وہ لکڑیاں جو جوڑ کر باندھی جاتی ہیں اور ان پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں - اس کو طوف بھی کہتے ہیں -

سُئِلَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْاَرْمَاثِ - رافع بن خدیجؓ سے پوچھا گیا اگر خالی زمین سونے یا چاندی کے بدل کرایہ پر دی جائے (کوئی اس میں کاشت کرے اور مالک زمین کو اس کا لگان روپے یا اشرفی دے) انہوں نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں' ممانعت تو خلط ملط کرنے سے ہے (یعنی ایسا معاملہ کرنے سے جس کا تصفیہ اخیر میں مشکل پڑے اور فریقین میں نزاع پیدا ہو مثلاً ملک زمین یہ کہے کہ تو اس میں کاشت کر بشرطیکہ نالیوں کی پیداوار میں لوں گا یا فلاں فلاں مقام میں جو پیداوار ہو وہ میری ہے باقی تیری) -

رَمَثٌ - اس دودھ کو بھی کہتے ہیں جو تھن میں رہ جائے -

نَهَيْتُكُمْ عَنْ شُرْبِ مَا فِي الرِّمَاثِ وَالنَّقِيْرِ - میں نے تم کو بہت پرانے برتن (جس میں مدت دراز سے نبیذ بھگویا جاتا ہو) - یا چوبیں برتن میں پینے سے منع کیا تھا (کیونکہ ایسے برتن میں نبیذ جلدی نشہ دار ہو جاتا ہے اس میں تیزی جلد آ جاتی ہے - مجمع البحار میں ہے - نَقِيْرٌ کھجور کی جڑ اس کو کھود کر تونبی کی طرح بناتے ہیں' اس میں نبیذ اس لئے بھگوتے ہیں کہ جلد نشہ لائے) -

حَبْلٌ اَرْمَاثٌ - پرانی گلی ہوئی رسی -

رَمْحٌ - بھالا مارنا' لات مارنا' چمکنا -

سِمَاكٌ رَامِحٌ - ایک ستارہ ہے جس کے سامنے دوسرا ستارہ بہ طور نیزہ کے چمکتا رہتا ہے -

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُمْحُه - اسلامی حکومت کا بادشاہ (خلیفہ یا صدر) اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے (جیسے سایہ میں لوگ آرام پاتے ہیں' اسی طرح اس کے اقتدار نیابت میں امن اور چین سے بسر کرتے ہیں اور نیزہ اس لئے فرمایا کہ وہ مفسدوں اور ظالموں کی احکام اللہ کے ذریعہ اصلاح کرتا اور جو اصلاح قبول نہیں کرتے ان کو دفع کرتا ہے) -

رُمْحٌ - نیزہ' برچھا' بھالا -

رَمْدٌ یا رَمَادَةٌ - سردی سے ہلاک ہونا' جاپڑنا' ہلاک کرڈالنا -

رَمَدٌ - آشوب چشم -

رَمَادٌ - راکھ -

سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلٰى اُمَّتِیْ سَنَةً فَتَرْمِدُهُمْ فَاَعْطَانِيْهَا - میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی میری امت کو ایک ایسے (عام) قحط میں نہ پھنسائے' جس میں سب راکھ ہو جائیں (ہلاک ہو جائیں) پروردگار نے منظور فرمائی -

اِنَّهٗ اَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَ - حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں لوگوں سے زکوٰۃ نہیں لی (اس کو آئندہ سال پر موخر کر دیا - عام الرماد اس سال کو اس لئے کہا کہ لوگوں کا رنگ اس سال میں راکھ کی طرح ہو گیا تھا) -

خُذْهَا رَمَادًا رِمْدًا لَا تَذَرْ مِنْ عَادٍ اَحَدًا - اس قوم کو اس طرح پکڑ کر جلا کر راکھ کر دے کسی کو عاد کی قوم میں سے باقی مت رکھ -

رَمَادٌ رِمْدٌ (مبالغہ کے لئے کہتے ہیں' جیسے لَيْلٌ اَلْيَلٌ یا يَوْمٌ اَيْوَمُ یعنی) خوب جلا کر راکھ کی بھی راکھ نکل آئے -

زَوْجِیْ عَظِيْمُ الرَّمَادِ - میرا شوہر بڑی راکھ والا ہے - (یعنی بڑا مہمان نواز ہے شب روز باورچی خانہ گرم رہتا جس کی وجہ سے راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے) -

شَوٰى اَخُوْكَ حَتّٰى اِذَا نَضَجَ رَمَّدَ - تیرے بھائی نے گوشت بھونا جب وہ پک گیا تو راکھ میں ڈال دیا (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی کے ساتھ احسان کرے مگر پھر اس پر احسان جتا کر یا اس کو ستا کر اپنا احسان برباد کرے) -

مترجم کہتا ہے میری عجیب قسمت ہے میں نے جس شخص پر احسان کیا اسی نے میرے ساتھ بالآخر برائی کی بلکہ دشمن ہو گیا سوائے چند افراد کے' میں لوگوں کی طرف سے ہونے والے اس جوابی عمل کی توجیہ یہ کرتا ہوں کہا احسان کرنا تو مجھ کو آتا ہے لیکن اس احسان کو قائم رکھنا مجھ کو نہیں آتا - حقیقت یہ ہے کہ میں دروغ گوئی' منافقت اور بدعہدی کا متحمل نہیں ہوں جب کسی کی طرف سے ان باتوں کا صدور ہوتا ہے تو فوراً مجھ کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے - حیدرآباد میں ایک صاحب جج تھے' میں نے ان کو تعلیم دی' مہینوں اپنے گھر میں ان کو مہمان رکھا - جب وہ برسرعہدہ آئے اور طاقتور ہوئے تو انہوں نے مجھ ہی کو نکال باہر کیا - ایک دوسرے بندۂ رحمان اور تھے جن کو میں نے حقیقی بھائی کی طرح سمجھ کر تمام وکمال عدالتی انصرام ان کے حوالہ کر دیا اور ایک ادنیٰ درجہ سے ان کو اعلیٰ خدمت پر مامور کرایا - لیکن اس بھائی نے مجھ ہی پر ہاتھ صاف کیا اور میرے عہدے کے طالب بن گئے مگر اللہ تعالیٰ منتقم حقیقی ہے وہ محسن کشی کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے چنانچہ اول الذکر مہمان تو چند ہی روز میں طعمۂ فالج ہوئے اور معذور ہو کر فانی دنیا سے رخصت ہو گئے - اور آخر الذکر بھائی میرا عہدہ تو کیا' اپنے اصل عہدے سے بھی معزول کر دیئے گئے) -

وَعَلَيْهِمْ ثِيَابٌ رُمْدٌ - ان کے کپڑے راکھ کی طرح (میلے گرد آلود) ہو رہے تھے -

رَمَدٌ - ایک پانی کا نام ہے جو آنحضرتؐ نے مقطعہ کے طور پر جمیل عدری کو دیا تھا -

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ - آدمی اس پانی سے وضو کرے جس کا رنگ راکھ سا ہو گیا ہو -

وَكَانَ رَمِدًا - حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں -

وَهُوَ اَرْمَدُ - ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں (آشوب چشم

تھا)

رَمْرَمَةٌ - بات کرنے کے لئے منہ ہلانا لیکن بات نہ کرنا -

حَبَسْتِهَا فَلَا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ - اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی (یہ رَمَّتِ الشَّاةُ اور ارْتَمَّتْ سے نکلا ہے - یعنی بکری نے کھا) -

مَرِمَّةٌ - لہردار جانوروں میں جیسے آدمی میں منہ -

فَاِذَا جَاءَ رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ - آنحضرتؐ کے آل کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ کہیں چلے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا آتا جاتا رہتا) جہاں آپ گھر میں تشریف لائے بس دم بخود ہو کر بیٹھ جاتا پھر حرکت نہ کرتا (سبحان اللہ جنگلی وحشی جانور بھی آپ کا ادب کرتے دوسری روایت میں ہے کہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا ﷺ) -

رَمْزٌ - اشارہ کرنا بہکانا بھرنا -

تَرَمُّزٌ - تیار ہونا زور سے گوز لگانا -

لَهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ - وہ اس میں اشارہ کرتا (ایک روایت میں زَمْرَةٌ ہے یعنی بجاتا - یہ مِزْمَارٌ سے ہے - ایک میں رَمْرَمَةٌ ایک میں زَمْزَمَةٌ ہے یعنی باریک آواز نکالتا -

رَمَّازَةٌ - رنڈی فاحشہ -

رَمْسٌ - چھپانا گاڑنا ڈھانپنا -

اِرْتِمَاسٌ - غوطہ لگانا جیسے اِغْتِمَاسٌ ہے بعض نے کہا اِرْتِمَاسٌ یہ ہے کہ غوطہ لگا کے جلدی سے سر باہر نکال لے - اور اِغْتِمَاسٌ یہ ہے کہ دیر تک پانی میں ڈوبا رہے -

اِنَّهٗ رَامَسَ عُمَرَ بِالْجُحْفَةِ وَهُمَا مُحْرِمَانِ - ابن عباس نے حضرت عمرؓ کے ساتھ جحفہ میں غوطہ لگایا اور دونوں احرام باندھے ہوئے تھے -

اَلصَّائِمُ يَرْتَمِسُ وَلَا يَغْتَمِسُ - روزہ دار پانی میں سرڈبا سکتا ہے - لیکن دیر تک غوطہ نہ لگائے -

اِذَا ارْتَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ اَجْزَاَهٗ - جب جنب پانی میں غوطہ لگا لے تو وہ اس کو کافی ہے (یعنی غسل ادا ہو گیا) -

اُرْمُسُوْا قَبْرِيْ رَمْسًا - میری قبر زمین دوز کر دینا

(اونٹ کے کوہان کی طرح اونچی نہ رکھنا) -

رَمْسٌ - اس مٹی کو کہتے ہیں جو قبر میں بھری جائے اور خود قبر کو بھی کہتے ہیں -

رَامِسٌ - ایک موضع کا نام ہے محارب کے ملک میں جو آنحضرتؐ نے عظیم بن حارث محاربی کو لکھ دیا تھا -

مَنْ دَانَ اللّٰهَ بِالرَّاْيِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهٗ فِي ارْتِمَاسٍ - جو شخص دین کی باتوں میں اپنی عقل پر چلتا رہے (پیغمبرؐ کی اطاعت نہ کرے) اس کا زمانہ ہمیشہ گمراہی کے دریا میں غوطے کھاتا ہوا گزرے گا -

لَا يَرْمُسُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ فِي الْمَاءِ - جو شخص احرام باندھے ہو وہ اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے (اہل عرب کہتے ہیں)

رَمَسْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ - میں نے اس کی خبر پوشیدہ رکھی -

رَمْشٌ - انگلیوں کے پوروں سے پکڑنا -

رَمْضٌ - نقصان کی تلافی کرنا صلح کرانا بیٹ کرنا جننا کمانا -

رَمَصٌ - آنکھوں سے سفید چیپڑ نکلنا -

كَانَ الصِّبْيَانُ يُصْبِحُوْنَ غُمْصًا رُمْصًا وَيُصْبِحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَقِيْلًا دَهِيْنًا - دوسرے بچے جب صبح کو اٹھتے تھے تو آنکھوں میں چیپڑ بھرے ہوئے اور آنحضرتؐ کمسنی میں صبح کو پاک چشم تیل لگے ہوئے اٹھتے تھے (یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی خبر گیری ہوئی تھی فرشتے آپ کی آنکھیں میل کچیل سے پاک صاف کرتے بالوں میں تیل ڈال کر درست کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں:

غَمِصَتِ الْعَيْنُ يا رَمِصَتِ الْعَيْنُ - آنکھ چیپڑ آلود ہو گئی -)

رَمَصٌ - گیلا چیپڑ -

غَمَصٌ - سوکھا چیپڑ -

اَغْمَصُ اور اَرْمَصُ - جس کی آنکھ میں چیپڑ ہو - ان کی جمع غُمْصٌ اور رُمْصٌ آتی ہے -

فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَا هَا تَرْمَضَانِ - انہوں نے سرمہ نہیں لگایا یہاں تک کہ ان کی دونوں آنکھیں چیپڑ آلود ہونے کو تھیں (ایک روایت میں تَرْمَضَانِ ہے یعنی جلنے کو

تھیں)۔

اِشْتَكَتْ عَيْنُهَا حَتّٰى كَادَتْ تَرْمَصُ - ان کی آنکھ دکھنے لگی یہاں تک کہ چیپڑ آلود ہونے کو تھی (ایک روایت میں تَرْمَضُ بے ضاد معجمہ سے یعنی جلنے کی قریب ہوگئی)۔

رَمْضٌ - دو پتھروں میں رکھ کر کوٹنا' گرمی میں چرانا۔

رَمَضٌ - سخت گرم ہونا' سخت گرمی میں چرنا یہاں تک کہ کلیجہ میں زخم آ جانا۔

تَرْمِيْضٌ - سخت گرمی میں چرانا (جیسے کہ)

اِرْمَاضٌ - درد پہنچانا' جلانا۔

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ - اوابین کی نماز اس وقت ہے جب اونٹ کے بچے دھوپ کی گرمی سے چرنا چھوڑ کر بیٹھ جائیں (ان کے پاؤں اس درجہ جلنے لگیں کہ چرنا چھوڑ دیں' یہ وقت چاشت کی نماز کا ہے جب دھوپ کی شدت ہوتی ہے)۔

عَلَيْكَ الظَّلَفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا تُرَمِّضْهَا - تو اپنے جانورں کو علیظ اور موٹی زمین میں لے جا (جہاں گرمی' سردی کا اثر کم ہوتا ہے) ان کو جلتی گرم زمین میں مت چرا۔

فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ الْفَيْئَ مِنْ شِدَّةِ الرَّمَضِ - وہ سایہ ڈھونڈھنے لگے سخت گرمی کی وجہ سے (اسی سے "رمضان" ماخوذ ہے' کیونکہ جب مہینوں کے نام قدیم عربوں کی زبان سے نقل کئے گئے' اس وقت جو مہینہ جس موسم میں پڑا اس کا اسی مناسبت سے ویسا ہی نام تجویز کیا۔ اتفاق سے رمضان کا مہینہ سخت گرمی کے زمانہ میں آیا تو اس کا نام رمضان رکھ دیا' کذافی النہایہ۔ محیط میں ہے کہ یہ رَمِضَ الصَّائِمُ سے نکلا ہے' یعنی روزہ دار کے پیٹ کی حرارت سخت ہوگئی یا اس لئے کہ رمضان کا مہینہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ بعض نے کہا' رمضان اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور اس کے قائلوں نے اس طرح پر کہنا مکروہ جانا ہے کہ "رمضان آیا" بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ "رمضان کا مہینہ آیا" امام بخاری نے دونوں طرح کہنے کا جواز ثابت کیا ہے)۔

اِذَا مَدَحْتَ الرَّجُلَ فِيْ وَجْهِهٖ فَكَاَنَّمَا اَمْرَرْتَ عَلٰى حَلْقِهٖ مُوْسٰى رَمِيْضًا - جب تو منہ پر کسی کی تعریف کرے (خوشامد) تو گویا تو نے اس کے حلق پر تیز استرہ چلایا۔

حَرُّ الرَّمْضَاءِ - جلتی زمین یا جلتی ریت کی گرمی۔

هُوَ يَتَرَمَّضُ الظِّبَاءَ - وہ ٹھیک دوپہر میں گرمی کے وقت ہرنوں کو پکڑتا ہے۔ یا ہرنوں کو جلتی ریت میں ہنکا لیجاتا ہے جب وہ گرمی کی وجہ سے پڑ جاتی ہیں تو ان کا شکار کر لیتا ہے۔

فَدَفَعَ اِرْتِمَاضَ نَفْسِهٖ - اس نے اپنے دل کی جلن نکالی۔

رَمْعٌ - جلدی بھاگنا۔

رَمَعَانٌ - غرور یا غصے سے ناک کا لرزنا' اشارہ کرنا' جھاڑنا جننا' بھننا۔

رُمَاعٌ - پیٹھ کا درد یا عورت کے چہرے کی زردی ایک بیماری کی وجہ سے۔

اِسْتَبَّ عِنْدَهٗ رَجُلَانِ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا حَتّٰى خُيِّلَ اِلٰى مَنْ رَاٰهُ اَنَّ اَنْفَهٗ يَتَرَمَّعُ - آنحضرتؐ کے سامنے دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی' ایک کو ایسا غصہ آیا کہ دیکھنے والے کو یہ خیال ہوتا تھا کہ اس کی ناک حرکت کر رہی ہے (ایک روایت میں يَتَمَزَّعُ ہے یعنی اس کی ناک پھٹ جاتی ہے' اس قدر غصے سے پھول جاتی ہے)۔

رِمَعٌ - ایک موضع کا نام ہے بلاد عکہ میں' جو یمن میں ہیں۔

اَوَّلُ مَنْ رَدَّ شَهَادَةَ الْمَمْلُوْكِ رَمَعٌ وَاَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ رَمَعٌ - سب سے پہلے غلام کی گواہی رمع نے رد کی' اسی طرح فرائض میں عول بھی اسی نے کیا (رمع شاید کسی کا نام ہے' بعض نے کہا یہ کلمہ مقلوب ہے)۔

رَمْقٌ - دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا' دیر تک دیکھتے رہنا (جیسے تَرْمِيْقٌ ہے۔ تَرْمِيْقٌ کے معنی کلام کو خلط ملط کرنا بھی آیا ہے' جیسے تَلْفِيْقٌ ہے)۔

مُرَامَقَةٌ - انتظار کرنا' قطعی فیصلہ نہ کرنا۔

مَالَمْ تُضْمِرُوا الرِّمَاقَ - جب تک تم نفاق اور بغض دل میں نہ رکھو گے (اہل عرب کہتے ہیں:

رَامَقَهٗ رِمَاقًا - اس کی طرف دشمنی سے دیکھا۔

رَمَقٌ - تھوڑی سی جان جو مرنے کے قریب رہ جاتی ہے یعنی آخری سانس۔

اَتَیْتُ اَبَا جَهْلٍ وَّبِهٖ رَمَقٌ - میں ابو جہل کے قریب آیا' اس میں ذرا سی جان باقی تھی (یعنی جنگ بدر میں زخمی ہو کر سسک رہا تھا)۔

اُرْمُقْ فَدْفَدَهَا - اس کا ٹیکرہ دیکھتا رہ (برابر نگاہ اس پر رکھ)

لَاَرْمُقَنَّ صَلوٰةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - میں تو آنحضرت کی نماز کو تاکتا رہوں گا (یعنی پوری توجہ سے نگاہ رکھوں گا تا کہ میں سنت کے مطابق اپنی نماز قائم کرسکوں)۔

لِکُلِّ ذِیْ رَمَقٍ قُوَّةٌ - جس میں ذرا سی بھی جان ہے اس میں کچھ نہ کچھ طاقت ہے (اور کچھ نہیں ہو سکتا تو تڑپتا ہی ہے کاٹ ہی کھاتا ہے)۔

یَاْکُلُ الْمُضْطَرُّ مِنَ الْمَیْتَةِ مَا یَسُدُّبِهِ الرَّمَقَ - جو بھوک سے بیقرار ہو وہ اتنا مردار کھا سکتا ہے جس سے جان بچی رہے (مطلب یہ ہے کہ بقدر ضرورت کھا سکتا ہے- امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے' امام مالکؒ اور احمدؒ اور شافعیؒ سے یہی ایک روایت ہے کہ شکم سیر ہو کر کھا سکتا ہے)۔

عَیْشٌ رَمِقٌ - ایسی زندگی جس سے جان قائم رہے۔

مُرَامِقٌ - وہ شخص جس کے دل میں تیری محبت کم ہوگئی ہو۔

رَمَکَةٌ - ترکی مادہ گھوڑی (جس کو بقائے نسل کے لئے رکھیں- اس کی جمع رَمَكٌ اور رِمَاكٌ اور رَمَكَاتٌ اور اَرْمَاكٌ آئی ہے)۔

وَاَنَا عَلٰی جَمَلٍ اَرْمَكَ - میں ایک راکھی اونٹ پر سوار تھا (یعنی وہ اونٹ خاکی رنگ کا تھا)۔

اَرْمَكَ اِرْمِکَاکًا - راکھ کا سا رنگ ہوا۔

رُمُوْكٌ - اقامت کرنا۔

اِسْمُ الْاَرْضِ الْعُلْیَاءِ الرَّمْكَاءُ - اوپر والی زمین کا نام رَمْكَاء ہے (یہ تانیث ہے اَرْمَكُ کی)۔

رَامَكٌ - ایک کالی چیز ہو مشک میں ملائی جاتی ہے۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْحَمِیْرِ تُنْزِیْهَا عَلَی الرَّمَكِ - میں نے پوچھا اگر گدھے ترکی گھوڑیوں پر چڑھائے جائیں (خچر نکالنے کے لئے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟ فرمایا نہیں)۔

یَرْمُوْكَ - ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔

رَمْلٌ - ریت ملانا' خون لتھیڑنا' آراستہ کرنا۔

رَمَلٌ یا رَمَلَانٌ یا مَرْمَلٌ - دوڑنا۔

وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِیْنَ - لوگ اس وقت بے توشہ تھے (کھانے کے محتاج- یہ اِرْمَالٌ سے ہے یعنی توشہ ختم ہو جانا' نان شبینہ کو محتاج ہونا' گویا ایسا شخص ریت میں مل گیا جیسے فقیر کو تَرِبٌ کہتے ہیں- یعنی مٹی میں ملا ہوا)۔

کَانُوْا فِیْ سَرِیَّةٍ وَّاَرْمَلُوْا مِنَ الزَّادِ - وہ لوگ فوج کی ایک ٹکڑی میں تھے اور توشہ ان کا ختم ہوگیا تھا۔

کُنَّا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ فَاَرْمَلْنَا - ہم ایک لڑائی میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے' ہمارا توشہ ختم ہوگیا۔

دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی رُمَالِ سَرِیْرٍ - (حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا' آپ ننگی چار پائی پر (جو کھجور کے پتوں اور شاخوں سے بنی ہوئی تھی) بیٹھے تھے (ایک روایت میں رُمَالُ حَصِیْرٍ ہے یعنی برہنہ بوریے پر) (اہل عرب کہتے ہیں: رَمَلَ الْحَصِیْرَ اور اَرْمَلَه' اور رَمَّلَه'- یعنی بوریا بنا' بعض نے کہا رُمَالٌ جمع ہے رَمْلٌ کی بمعنی مَرْمُوْلٌ جیسے خَلْقٌ بمعنی مَخْلُوْقٌ ہے- مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم مبارک اور چار پائی کے درمیان دوسرا کوئی فرش نہ تھا)۔

مُتَّکِیٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِیْرٍ یا رُمَالِ حَصِیْرٍ - یعنی ننگے بوریے پر ٹیک لگائے تھے۔

مُفْضِیًا اِلٰی رُمَالِه - برہنہ بوریے پر لیٹے تھے۔

سَرِیْرٌ مُرْمَلٌ وَّعَلَیْهِ فِرَاشٌ - ایک چار پائی پر جو کھجور کی رسیوں سے بنی ہوئی تھی اور اس پر کوئی بچھونا تھا تو یہاں مائے نافیہ راوی کے سہو سے گر گیا ہے یوں صحیح ہے مَا عَلَیْهِ فِرَاشٌ)۔

وَقَدْ اَثَرَ رِمَالُ السَّرِیْرِ - چارپائی کی رسیوں کا نشان

آپ کی پشت مبارک پر پڑ گیا تھا (کیونکہ آپ ننگی چارپائی پر لیٹے تھے کہ اس پر کوئی بچھونا تھا)-

رَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا - آپ طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چلے' باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے-

فِیْمَ الرَّمَلَانُ وَالْکَشْفُ عَنِ الْمَنَاکِبِ وَقَدْ اَطَّاَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ - اب دوڑ کر کندھے کھول کر (جیسے پہلوان لوگ چلتے ہیں) چلنے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے تو اسلام کو جما دیا (اب کافروں کو ڈرانے اور ان پر اپنا رعب جمانے کی ضرورت نہ رہی)

رَمَلَانٌ مصدر ہے بمعنی رَمَلٌ- بعض نے کہا رَمَلَانٌ تثنیہ ہے رَمَلٌ کا اور مراد رمل طواف کی اور سعی صفا و مروہ کی ہے' دونوں کو تغلیباً رملان کہہ دیا- جیسے شَمْسَان اور قَمَرَانِ اور یہ قول صحیح نہیں ہے' کیونکہ طواف کی رمل کا آنحضرتؐ نے نیا حکم عمرۂ قضا میں دیا تھا جب کہ مشرکین پروپیگنڈہ کر رہے تھے کہ مسلمان مہاجرین کو مدینہ کے بخار نے ناتوان کر دیا ہے اور صفا و مروہ کی سعی تو قدیم زمانہ حضرت ہاجرہ کے عہد سے جاری تھی)

(نہایہ میں ہے:

رَمَلٌ - کندھے ہلا کر چلنا نہ کہ دوڑ کر- اور سعی دوڑنا' نووی نے کہا رمل چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی چلنا)-

تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ - ریت میں ہوتی ہیں-

اَنْ یُّرَمَّلَ اللَّحْمُ بِالتُّرَابِ - (ہانڈیاں اوندھا دیجائیں) اور گوشت ریتی میں ملا دیا جائے (تا کہ کھانے کے لائق نہ رہے)-

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ!

(یعنی) سفید رنگ جن کے منہ کے وسیلہ سے پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کے پشت پناہ' بیواؤں کے بچانے والے (ان کو پالنے والے ان کی خبرگیری کرنے والے) (یہ ابوطالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا تھا)-

اَرْمَلٌ - وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو-

اَرْمَلَةٌ - وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو (اس کی جمع اَرَامِلُ ہے)-

اَرْمَلُ - محتاج اور مسکین کو بھی کہتے ہیں-

مَنْ تَرَكَ شَیْئًا مِّنَ الرَّمَلِ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَا شَیْئَ عَلَیْهِ - اگر کسی شخص نے صفا و مروہ کے درمیان (یا طواف میں) رمل چھوڑ دی (یعنی دوڑ کر کندھے ہلاتا ہوا نہ چلا بلکہ معمولی چال سے چلا) تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے (کیونکہ رمل اور اضطباع دونوں مستحب ہیں کچھ واجب نہیں ہیں)-

یَرْمُلُوْنَ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ شُعْثًا غُبْرًا - اپنے پاؤں پر دوڑ رہے ہوں گے پریشان حال خاک آلودہ-

تُرِیْدُ اَنْ تُرْمِلَنِیْ مِنْ زَوْجِیْ - آپ یہ چاہتے ہیں کہ مجھ کو رانڈ بنا دیں-

وَبَرِیَّتُكَ الْمُرْمِلَةِ - اور تیری محتاج خلقت-

اَحْرَمَ مُوْسٰی مِنْ رَّمْلَةِ مِصْرَ - حضرت موسیٰؑ نے رملہ سے احرام باندھا (رملہ ایک مقام ہے مصر کے رستے میں)

(اہل عرب کہتے ہیں:

رَمَّلَهٗ بِالدَّمِ فَتَرَمَّلَ - اس کو خون میں لتھیڑا وہ لتھڑ گیا-

رَمٌّ - درست کرنا مرمت کرنا' کھا لینا' گلجانا (جیسے رِمَّةٌ اور رَمِیْمٌ ہے)-

تَرْمِیْمٌ - مرمت کرنا-

اِرْمَامٌ - گلجانا-

کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ - ہماری درود آپ پر کس طرح پیش کی جائے گی' آپ تو (مٹی میں) گل گئے ہوں گے (محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے اَرَمْتَ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اَرَمَّتْ ہونا چاہئے' تائے تانیث سے یعنی ہڈیاں گل گئی ہوں گی' یا رممت یعنی آپ گل گئے ہوں گے- بعض نے کہا کہ "اَرِمْتَ صحیح ہے- اصل میں اَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا جیسے اَحْسَسْتَ کا ایک سین حذف کر کے اَحَسْتَ کہتے ہیں-" مگر بعض کا کہنا ہے کہ "اَرَمَّتَ صحیح ہے' بہ تشدید تا- ایک میم کو تا میں ادغام دے دیا"- مگر یہ قول غلط ہے کیونکہ میم کا ادغام تا میں نہیں ہوتا)-

نَهٰی عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ - آپ نے لید اور گلی ہوئی ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا:

قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا - اس سے پہلے کہ تمام کی طرح (تمام ایک بھاجی ہے) ناتوان اور ضعیف ہو جائے پھر گل کر اور ریزہ ریزہ ہو جائے -

اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِکَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ - تم میں کس نے یہ بات کہی تھی؟ یہ سن کر لوگ خاموش ہو رہے (ایک روایت میں فَاَزَمَ الْقَوْمُ ہے زائے معجمہ سے یعنی جواب دینے سے باز رہے) -

فَلَمَّا سَمِعُوْا بِذٰلِكَ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا - جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے ڈر گئے -

وَاَسْبَابُهَا رِمَامٌ - دنیا کے سامان سب گلے سڑے ہیں - یہ جمع ہے رُمَّةٌ کی یعنی رسی کا ٹکڑا جو گل گیا ہو -

اِنْ جَاءَ بِاَرْبَعَةٍ یَّشْهَدُوْنَ وَاِلَّا دُفِعَ اِلَیْهِ بِرُمَّتِهٖ - اگر چار گواہ لایا تو بہتر ورنہ اپنی رسی سمیت اس کے حوالہ کر دیا جائے گا -

رُمَّةٌ - وہ رسی جس سے قاتل یا قیدی باندھے جاتے ہیں - (اہل عرب کہتے ہیں:

اَخَذْتُ الشَّیْءَ بِرُمَّتِهٖ - میں نے اس چیز کو پورا پکڑ لیا) -

رُمٌّ - ایک کنواں ہے مکہ میں جس کو مرہ بن کعب نے کھدوایا تھا -

فَلْیَنْظُرْ اِلٰی شِسْعِهٖ وَرَمِّ مَادَ ثَرِمْنَ سِلَاحِهٖ - اپنی جوتی کے تسمہ کو دیکھے اور ہتھیار کو جو خراب ہو اس کو درست کرے -

عَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ کُلِّ الشَّجَرِ تم گائے کا دودھ پیا کرو وہ ہر ایک درخت میں سے کھاتی ہے (تو اس کے دودھ سے بہت سی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ مختلف نباتات سے یہ دودھ بنتا ہے جس طرح شہد مختلف بوٹیوں اور پھولوں سے بنتا ہے) -

حَمَلْتُ عَلٰی رَمٍّ مِنَ الْاَکْرَادِ - میں نے کردوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا (اہل عرب کہتے ہیں:

جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ - تری اور خشکی کی یا تر اور خشک سب چیزیں لے کر آیا یا پانی اور مٹی دونوں لے کر آیا) -

کُنَّا ذَوِی[1] ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ - ہم نے تو اس کو پالا پوسا بڑا کیا اہل عرب کہتے ہیں:

مَالَهٗ ثُمٌّ وَّلَا رُمٌّ - اس کے پاس نہ گھر کا سامان ہے نہ ہونٹوں سے کھاتی ہے (ایک روایت میں تَرَمْرِمُ)

لَا یَکُوْنَ والْعَاقِلُ ظَاعِنًا اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَاشٍ اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ اَوْلَذَّةٍ فِیْ غَیْرِ مُحَرَّمٍ - عقلمند آدمی جب سفر کرے گا تو تین باتوں کے لئے یا تو روٹی پیدا کرنے کے لئے یا اپنی معاش کی درستی کے لئے یا وہ لذت حاصل کرنے کے لئے جو حرام نہیں ہے -

اَلْقَاتِلُ نَفْسًا خَطَاءً یُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ - جو شخص چوک کر کسی کو مار ڈالے وہ اپنے گلے کی رسی سمیت مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا -

رَمَّانٌ - انار -

اَرْمَنٌ - ایک قوم ہے -

اِرْمِیْنِیَّةٌ - اون کا ملک -

مَرْمَنَةٌ - جہاں انار بہت ہوں -

یَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ - وہ دونوں بچے اس کی کمر (پشت) کے نیچے سے دو اناروں سے کھیل رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے سرین بہت ابھرے ہوئے پر گوشت تھے جب وہ چت سوتی تو کمر کے نیچے اتنی کشادہ جگہ رہتی کہ انار اس کے نیچے سے نکل جاتا اس کے دو بچے دونوں جانب بیٹھے اناروں سے کھیل رہے تھے ایک بچہ اپنا انار دوسرے کی طرف کمر کے نیچے سے پھینکتا تو پھر دوسرا بچہ بھی اس کے جواب میں وہی عمل کرتا - اہل عرب ہمیشہ ان عورتوں کو پسند

---

[1] یہ عبدالمطلب کی والدہ نے کہا جو بنی نجار میں سے تھیں جب مطلب ان کے چچا نے ان کو چھین لیا -

کرتے ہیں جو توانا اور تندرست ہوں' سینہ خوب ابھرا ہوا اور پستانیں بڑی ہوں اور کولھے پر گوشت ہوں)۔

رَمَةٌ-سخت گرم ہونا' جوز ہندی-

رَمْهَزَةٌ-دنیا-

اَنَا مِنْ رَامْهُرْمُوْزِ-(حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا) میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں (وہ ایک شہر ہے ایران میں)-

رَمْيٌ-گرانا' پھینکنا' ڈال دینا' بڑھ جانا' مصیبت لانا-

مُرَامَاةٌ-ایک دوسرے کی طرف تیر مارنا یا پھینکنا-

اِرْمَاءٌ-بڑھ جانا' ڈال دینا-

تَرَامِيْ-ایک دوسرے کو تیر یا پتھر وغیرہ سے مارنا' دیر ہونا (جیسے تَرَاخِيْ ہے)-

رِمِّيًّا-ایک دوسرے کو تیر مارنا یا پتھر وغیرہ-

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنَ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ-دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے (نکل جائیں گے) جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے-

رَمِيَّةٌ-وہ جانور جس کو تیر مار کر شکار کریں (مطلب یہ ہے کہ دین کا اثر ان میں ذرا بھی نہ ہوگا- جیسے تیر جوزور سے مارا جائے تو جانور کے جسم سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا)-

خَرَجْتُ اَرْتَمِيْ بِاَسْهُمِيْ-میں نکلا تیر چلاتا ہوا (ایک روایت میں اَتَرَامٰى ہے معنیٰ وہی ہیں-بعض نے کہا اَرْتَمِيْ اس وقت کہیں گے جب شکار پر تیر ماریں اور اَتَرَمّٰى جب نشانہ پر تیر لگائیں)-

لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمٰى-اللہ تعالیٰ کے پرے پھر کوئی ایسا نہیں ہے جس سے مطلب یا مراد چاہتے ہیں (بلکہ آخری التجا اللہ سے ہوتی ہے اس سے بڑا کون ہے جس سے اس کے بعد فریاد کریں) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت پر خاتمہ ہے پھر اس کے بعد اور کوئی مقصود نہیں ہے)-

فَتَرَامٰى بِهِ الْاَمْرُ اِلٰى اَنْ صَارَ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَوَهَبَتْهُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَعْتَقَهُ-(حضرت زید بن حارثؓ جاہلیت کے زمانہ میں قید کئے گئے تھے) ہوتے ہوتے (یعنی ایک کی غلامی سے دوسرے کی غلامی میں آئے یہاں تک کہ) حضرت ام المومنین خدیجہ کی ملک میں آئے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا- آپ نے ان کو آزاد کر دیا (اور اپنا بیٹا بنایا)-

مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِيَّةٍ فِيْ رِمِّيًّا-جو شخص اندھا دھند تیروں یا پتھروں کی بارش میں مارا جائے (ایسے میں معلوم نہ ہو کہ کس کا تیر یا پتھر اس کو لگا)-

كَانَ لِيْ اِمْرَاَتَانِ فَاقْتَتَلَتَا فَرَمَيْتُ اِحْدٰهُمَا فَرُمِيَ فِيْ جَنَازَتِهَا-(عدی جزامی نے کہا یا رسول اللہؐ) میری دو بیویاں تھیں وہ آپس میں لڑنے لگیں' میں نے ایک کو (کچھ پھینک کر) مارا اتفاق سے وہ مر گئی (آپؐ نے فرمایا اس کی دیت دے اور تو اس کا وارث نہ ہوگا (کیونکہ قاتل کو میراث نہیں ملتی)-

رُمِيَ فِيْ جَنَازَتِهَا-یعنی اپنی تابوت پر ڈالی گئی (مطلب یہ کہ مر گئی) (ایک روایت میں فَرَمَيْتُ ہے باظہار تائے تانیث)-

اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ-میں تم پر سود کا ڈر رکھتا ہوں (ایک روایت میں اِلْاِرْمَاءَ ہے معنی وہی ہیں)-

اَرْمٰى بہ معنی اربی یعنی بڑھ گیا سود لیا-

لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ دُعِيَ اِلٰى مِرْمَاتَيْنِ لَاَجَابَ وَهُوَ لَايُجِيْبُ اِلَى الصَّلٰوةِ-اگر ان میں سے کوئی بکری کے دو کھروں پر بلایا جائے یا دو کھروں کے درمیان جتنا گوشت ہوتا ہے اس پر یا چھوٹے ناکارہ دو تیر دینے کیلئے تو ضرور آئے مگر نماز کے لئے نہیں آتا (جب اذان دے کر ان کا بلاوہ ہوتا ہے)-

لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ-میں تو اس حدیث کو تمہارے کندھوں کے بیچ میں ڈالوں گا (تم کو حدیث پر عمل کرنے کے لئے مجبور کروں گا' رات دن اس کو بیان کرتا رہوں گا)-

سَأَلَ اَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ-حضرت موسیٰؑ نے (وفات کے وقت) اللہ سے یہ دعا کی کہ ان

کو پاک زمین سے (بیت المقدس سے) ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کر دے۔

فَرَمَانِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگ مجھ کو (غصہ کی نگاہ سے) گھورنے لگے۔

تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ۔ (تم میں سے ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانہ میں) جب سال ختم ہونے پر آتا۔ اس وقت اونٹ کی مینگنی پھینکتی (زمانہ جاہلیت میں عربوں میں یہ رسم تھی کہ جب شوہر مر جاتا تو اس کی عورت برے سے برے کپڑے پہن کر ایک تیرہ و تار کوٹھری میں گھس جاتی۔ سال بھر تک کوئی خوشبو نہ لگاتی۔ پھر سال ختم ہونے پر ایک جانور لاتے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ اپنی شرمگاہ اس سے چھواتی' اس وقت عدت ٹوٹتی۔ پھر اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے اس کو پھینک کر باہر آتی۔ لاحول ولا قوة۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں جو چار مہینے اور کچھ دن عدت مقرر ہوئی ہے یہ اس کے بہ نسبت کہیں آسان ہے جو جاہلیت کی عدت تھی)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ۔ آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم کافروں کے لئے اپنی طاقت تیار رکھو! اس سے مراد تیراندازی ہے (اب تیراندازی کی جگہ گنوں' بندوقوں اور توپوں نے لے لی ہے۔ لہٰذا اسلامی دنیا کو اپنی عمدہ تنظیم کے ساتھ جدید اسلحہ سے لیس اور مضبوط رہنا چاہئے۔)

اِذَا وَقَعَتْ رَمِیَّتُكَ۔ جب وہ جانور جس کا تو شکار کرتا ہے گر پڑے۔

اِرْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا۔ (پاپیادہ رہ کر) تیراندازی کرو اور سوار ہو جاؤ (اس وقت بھالا چلاؤ) اور پیدل رہ کر تیر مارنا سوار ہونے' (اور بھالا چلانے) سے بہتر ہے (کیونکہ جنگ میں پیدل آدمی بہت کام آتا ہے وہ دور سے دشمنوں کو مارتا ہے اور گراتا ہے برخلاف سواروں کے اسی لئے فوج میں پیادے بہت رکھتے ہیں اور سوار کم)۔

فَرَمٰی بِهٖ فِیْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ۔ (آنحضرتؐ نے خاک کی ایک مٹی لے کر) کافروں کے منہ پر ماری (اور فرمایا شاهت الوجوه' ان کو شکست ہوئی)۔

رِمَايَةٌ۔ فن تیراندازی۔

فَاَرْمَاهُ عَنْ فَرَسِهٖ۔ اس کو گھوڑے سے گرا دیا۔

اَرْمِيَا۔ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں۔

باب الراء مع النون

اَرْنَبٌ۔ خرگوش۔

اَرْنَبَةٌ۔ ناک کا کنارہ۔

رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی ناک اور ناک کے کنارے پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

كَانَ یَسْجُدُ عَلٰی جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتے (دونوں کو زمین سے لگاتے)۔

اَلْاَرْنَبُ مُسِخَ كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تَخُوْنُ زَوْجَهَا وَلَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَیْضِهَا۔ خرگوش مسخ شدہ جانور ہے پہلے وہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کی خیانت کرتی (دوسروں سے فحش کراتی) اور حیض کا غسل نہ کرتی (اسی حدیث کی رو سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے اور اہل سنت کی دلیل دوسری صحیح حدیثیں ہیں جن سے خرگوش کا حلال ہونا ثابت ہے)۔

رَنْحٌ۔ سر گھومنا۔

تَرْنِیْحٌ۔ بیہوش کر دینا' مارتے مارتے ہڈیاں نرم کر دینا' ہڈیوں میں سستی آ جانا' مارے یا ڈر سے یا نشہ سے (اہل عرب کہتے ہیں:

رَنَّحَهُ الْخَمْرُ۔ شراب نے اس کو ست کر دیا' وہ ایک طرف جھکنے لگا۔)

تَرَنَّحَ الرَّجُلُ۔ شراب پی کر جھکنے لگا۔

اِنَّهٗ كَانَ یَصُوْمُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْحَرِّ الَّذِیْ اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَیُرَنَّحُ فِیْهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔ سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے یہاں تک کہ لال اونٹ اس دن (گرمی کی شدت سے) دیوانہ ہو جاتا (ایک روایت میں لَیُرِیْحُ

ہے یعنی ہلاک ہو جاتا)۔

اَلْمَرِیْضُ یُرَنَّحُ وَالْعَرَقُ مِنْ جَبِیْنِهٖ یَتَرَشَّحُ۔ بیمار بے ہوش ہو جاتا ہے اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا تَرَنَّحَ لَهٗ۔ اللہ کی پناہ اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ نکلا ہے جو یہ کرنا چاہتا ہے۔

مُرَنَّحَةٌ۔ کشتی کا سینہ۔

رَنْفٌ۔ یا رَنَفٌ۔ بید مشک۔

رَانِفَةٌ۔ ناک کی نرم ہڈی کا کنارہ یا جگر کا باریک کنارہ یا آستین کا کنارہ۔

رَوَانِفُ۔ اس کی جمع ہے۔

كَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَهُوَ عَلَى الْقَصْوَاءِ تَذْرِفُ عَيْنَاهَا وَتُرْنِفُ بِاُذُنَيْهَا مِنْ ثِقَلِ الْوَحْيِ۔ آنحضرت ﷺ پر جب وحی اترتی اور آپ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہوتے تو اس کی آنکھیں آنسو بہاتیں اور وہ اپنے کان لٹکا دیتی' وحی کے بوجھ سے (جانور کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب وہ تھک جاتا ہے یا اس کی قوت جواب دینے لگتی ہے تو کان لٹکا دیتا ہے)۔

بَيْنَ الرَّانِفَةِ وَالصَّفَنِ۔ (کسی نے عبدالملک بن مروان سے کہا کہ میرے ایک پھوڑا نکلا ہے۔ پوچھا کہاں پر نکلا ہے؟ وہ کہنے لگا) رانفہ اور صفن کے درمیان۔

رَانِفَه۔ سرین کا کنارہ جو کھڑے ہوتے وقت زمین سے قریب رہے اور صَفَنْ خصیہ (فوطہ) کی کھال۔

رَنْقٌ یا رُنُوْقٌ یا رَنَقٌ۔ گدلا ہونا۔

تَرْنِيْقٌ۔ گدلا کرنا' صاف کرنا' اقامت کرنا' ضعیف اور ناتوان ہونا' برابر گھورے جانا' ٹوٹ جانا' گھومنا لیکن آگے نہ بڑھنا۔

فَتَكُوْنُ كَالسَّفِيْنَةِ الْمُرَنَّقَةِ فِى الْبَحْرِ۔ صور پھونکے جانے کا آپ نے ذکر کیا تو فرمایا کہ زمین اپنے رہنے والوں پر لرزے گی اور) ایسی ہو جائے گی جیسے کشتی سمندر میں اپنی جگہ پر گھومتی رہتی ہے' آگے نہیں بڑھتی۔

نہایہ میں ہے کہ تَرْنِيْقٌ کے معنی آدمی کا کھڑا رہ جانا نہ معلوم کہ جائے گا یا آئے گا۔

اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَنَّقَ الطَّائِرُ۔ پرندہ پر مار رہا ہے کسی چیز پر (یعنی اس پر گرنا چاہتا ہے)۔

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الرَّنْقَاءَ۔ سب پرندوں کو نکالو (وہ ہماری سواری کے ساتھ چلیں) مگر جو انڈوں پر بیٹھے ہوں۔

اِنْ كَانَ مِنْ رَنَقٍ فَلَا بَاْسَ۔ (حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا پانی پر پھونکنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا) اگر گدلے پن کی وجہ سے ہو (یعنی صاف پانی نہ ہو بلکہ میلا ہو) تو پھونکنے میں کچھ قباحت نہیں۔

وَلَيْسَ لِلشَّارِبِ اِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ۔ پینے والے کو بجز گدلے پانی کے اور جس میں اونٹ وغیرہ نے پیشاب کر دیا ہو' اور کچھ نہیں ہے۔

رَوْنَقُ السَّيْفِ۔ تلوار کا پانی' اس کی صفائی (اب) رونق' صفائی اور چمک میں بہت زیادہ مستعمل ہے)۔

اَلدُّنْيَا عَيْشُهَا رَنِقٌ۔ دنیا کی زندگی مکدر ہے (یعنی رنج اور تکالیف سے خالی نہیں ہے)۔

رَنَمٌ۔ آواز۔

تَرَنُّمٌ۔ اچھی آواز نکالنا' گانا (جیسے تَرْنِيْمٌ ہے)۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ اَذِنَهٗ لِنَبِيٍّ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر ایسے شوق سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا قرآن کو اس پیغمبر کے منہ سے سنتا ہے جو خوش آوازی سے اس کو پڑھے (معلوم ہوا کہ خوش آوازی اور خوبصورتی دونوں اللہ کی نعمتیں ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت دی ہو گی وہ ان دونوں کو پسند کرے گا)۔

تَنْوِيْنُ تَرَنُّمٍ۔ جو شعر کے آخر میں نون بڑھا دیا جائے مثلاً:

اقلی اللوم عاذل والعتابن
وقولی ان اصبت لقد اصابن

رَنَّةٌ۔ آواز۔

رَنِيْنٌ۔ پکار کر' چلا کر رونا۔ کان لگانا جیسے اِرْنَانٌ ہے۔

فَتَلَقَّانِيْ اَهْلُ الْحَيِّ بِالرَّنِيْنِ۔ قبیلہ کے لوگ چلاتے

ہوئے مجھ سے ملے۔

تَصْحِيْحُ بِرَنَّةٍ- چلا کر رو رہی تھی۔

لُعِنَتِ الرَّانَّةُ- چلا کر رونے والی پر لعنت ہے (جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر عورتیں میت پر چلا کر روتی ہیں)۔

لَا سَخَّابٌ وَّلَا مُتَرَنِّنٌ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ- نہ تو چلانے والے ہیں (بازاروں میں) نہ فحش اور بیہودہ بات کہنے والے ہیں۔

باب الراء مع الواو

رَوْبٌ یا رُؤُوْبٌ- جم جانا' غلیظ ہونا۔

رَوْبَةٌ اور رُوْبَةٌ- پھٹا ہوا اور جما ہوا دودھ۔ بعض نے کہا بچا ہوا دودھ۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِي النَّبِيْذِ الدُّرْدِيَّ قِيْلَ وَمَا الدُّرْدِيُّ؟ قَالَ الرُّوْبَةُ- کیا تم نبیذ میں دردی ڈالتے ہو' لوگوں نے کہا دردی کیا؟ (امام باقر نے فرمایا "روبہ" (یعنی دودھ کا خمیر یہ خمیر دودھ کے اندر کوئی ترش چیز ڈال کر تیار کرتے ہیں)۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ- خرید و فروخت میں ملانا جلانا' فریب کرنا نہیں ہے (اصل میں رَوْبٌ کے معنی خلط ملط کرنا' ملا دینا' اسی سے دہی کو رائب کہتے ہیں۔ کیونکہ دودھ میں پانی ملا کر دہی بناتے ہیں تاکہ مکھن علیحدہ ہو جائے (اور صرف چھاچھ رہ جائے)۔

رَوْبَانٌ- حیران' پریشان' مست اور سست۔

رَوْبٰی- "رَوْبَانٌ" کی جمع ہے۔

رَوْثٌ- گھوڑے کی لید یا گدھے وغیرہ کی۔

رَوْثَةٌ- یہ "رَوْث" کا مفرد ہے۔

نَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ- (آنحضرتؐ نے) لید اور بوسیدہ ہڈی سے استنجاء کرنے کو منع فرمایا۔

رَاثَ يَرُوْثُ- لید کی' لید کرتا ہے یا کرے گا۔

رَوْثًا- لید کرنا۔

فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ- میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک لید لے کر آیا۔

فَضَرَبَ بِهٖ رَوْثَةَ اَنْفِهٖ- اس کو ناک کی نوک پر مارا (محیط میں ہے کہ یہ ایک محاورہ ہے) (مثلاً اہل عرب چرب زبان آدمی کے لئے یہ محاورہ بھی استعمال کرتے ہیں:

فُلَانٌ يَّضْرِبُ بِلِسَانِهٖ رَوْثَةَ اَنْفِهٖ- یعنی بڑا کثیر الکلام بہت باتیں کرنے والا ہے (زبان آور)۔

فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ- ناک کے نیچے کا حصہ (جہاں تک گوشت ہے) اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا۔

اِنَّ رَوْثَةَ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ فِضَّةً- آنحضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

اِنْ قُطِعَتْ رَوْثَةُ الْاَنْفِ فَدِيَتُهَا خَمْسُمِاَةِ دِيْنَارٍ- اگر ناک کی نوک (نیچے کا حصہ) کاٹے تو اس کی دیت پانچ سو دینار دینا ہوگی۔

اَلرَّوْثَةُ مِنَ الْاَنْفِ- ناک کی نوک بھی ناک میں شامل ہے۔

رُوَيْثَةٌ- ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

رَوَاجٌ- چلنا' نافذ ہونا- (اہل عرب کہتے ہیں کہ رَاجَتِ الدَّرَاهِمُ- یہ روپے چل گئے-)

تَرْوِيْجٌ- چلانا' نافذ کرنا۔

رائج- چلنے والا (رائج کی ضد' کاسد' یعنی کھوٹا)

رَوْحٌ یا رَوَاحٌ- شام کو چلنا (اب اس لفظ کا استعمال مطلق چلنے کے معنی میں کیا جاتا ہے- عہد حاضر میں عرب اہل زبان رُحْ کے لفظ کو "جا" کے معنی میں استعمال کرتے ہیں- اور اِذْهَبْ کا استعمال کم ہے)۔

رِيْحٌ- بو پانا۔

رِيْحٌ- بہت زیادہ ہوا ہونا۔

مُرَاوَحَةٌ- ایک بار ایک کام کرنا پھر دوسرا کام کرنا- یا ایک پاؤں پر سہارا دے کر کھڑا ہونا پھر دوسرے پاؤں پر-

رُوْحٌ- وہ جوہر جس کے سبب زندگی کی بقا ہے' اس کا ذکر قرآن اور حدیث میں کئی جگہ آیا ہے- اور روح کے معنی قرآن

اور وحی اور رحمت کے بھی آئے ہیں اور حضرت جبرئیل کو بھی روح الامین اور روح القدس کہتے ہیں۔

تَحَابُّوْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ۔ اللہ کی یاد اور اس کے روح کی وجہ سے محبت رکھو (روح سے مراد وہ شئے ہے جس سے خلقت کی زندگی ہو یعنی ہدایت۔ بعض نے کہا مراد نبوت ہے اور بعض کا قول ہے کہ قرآن۔)

يَتَحَابُّوْنَ رُوْحَ اللّٰهِ۔ اللہ کی روح (کے اشتراک) کی وجہ سے باہمی الفت و محبت رکھتے ہیں (یعنی قرآن کو نظام زندگی اساسی قانون ماننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے) (مگر بعض اہل علم نے روح سے محبت مراد لی ہے۔)[1]

اَلْمَلَائِكَةُ الرُّوْحَانِيُّوْنَ۔ روحانی فرشتے (یعنی روح کی طرح لطیف جو نظر نہیں آتی۔

اِنِّیْ اُعَالِجُ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ۔ میں ان روحوں کا علاج کرتا ہوں۔ (یعنی جنوں کا کیونکہ وہ بھی روح کی طرح لطیف ہیں جو نظر نہیں آتے)۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهِدَةً لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔ جو شخص ذمی کافر کو مار ڈالے (جس سے عہد ہوا اور امان دی جا چکی ہو) تو وہ (قاتل) بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (کیونکہ اس نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا۔ اسلام میں عہد شکنی اور دغا بازی سخت گناہ اور بدترین عیب ہے) اہل عرب کہتے ہیں۔

رَاحَ يَرِيْحُ اور رَاحَ يَرَاحُ اور اَرَاحَ يُرِيْحُ۔ کسی چیز کی بو پائی (کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اول وہلہ میں بہشت کے اندر داخل نہ ہو سکے گا۔ یا بطور تغلیظ کے ایسا فرمایا اس لئے کہ مومن کسی گناہ کی وجہ سے جو گناہ کفر شرک نہ ہو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی وہاں سے نکل کر بہشت میں جائے گا)۔

هَبَّتْ اَرْوَاحُ النَّصْرِ۔ فتح کی ہوائیں چلیں (اہل عرب کہتے ہیں:

اَلرِّيْحُ لِفُلَانٍ۔ فلاں شخص کی تو ہوا بندھی ہے۔ (یعنی اس کو غلبہ اور حکومت اور فتح حاصل ہے)۔

اَلرِّيْحُ لِاٰلِ فُلَانٍ۔ فلاں کی اولاد کو غلبہ اور فتح حاصل ہے۔

كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذّٰى بِهِ النَّاسُ فَاُمِرُوْا بِالْغُسْلِ۔ (آنحضرت کے مبارک دور میں) لوگ مدینہ کے گاؤں میں (جو) بلندی (پر واقع) تھے رہا کرتے اور میلے کچیلے رہ کر نماز جمعہ کے لئے (مسجد نبوی میں) آتے، جب ان کو ہوا لگتی تو ان کے (بدن اور کپڑوں کی) بو پھیل جاتی اور دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی اس لئے آپ نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا (اور کپڑوں اور بدن صاف اور پاکیزہ رکھنے کا) حکم دیا۔

رَوْحٌ۔ ہوا کا چلنا (مطلب یہ ہے کہ ہوا کا جھونکا جب آتا تو ان کے جسم سے مس ہوتا اور اس طرح بدبو اور بساند پھیلتی)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا۔ (جب تیز ہوا چلتی تو آنحضرت یہ دعا فرماتے تھے) یا اللہ اس کو کئی طرف کی ہوائیں کر دے (جن سے مطلع پر ابر آتا اور پانی برستا ہے یعنی رحمت کی ہوائیں اور (عذاب کی) آندھی مت کر (جو قوم عاد پر اور دوسری قوموں پر آئی تھی)۔

اَلرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ۔ ہوا اللہ کی رحمت ہے (ہم لوگ سب ہوا سے ہی زندہ ہیں ہم کو ہر لحظہ سانس میں تازہ ہوا کی ضرورت ہے ہوا ساکن ہو جائے تو دم گھٹ کر مر جائیں۔ جس طرح دریائی جانور پانی سے نکلتے ہی مر جاتے ہیں۔ اب اگر ہوا اپنی جگہ پر ساکن رہتی اور حرکت نہ کرتی تو ہم سب بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے کیونکہ خراب ہوا ہمارے پاس جمے رہتی اور ہم اسی کو پھر سانس میں لیتے۔ اس لئے ہوائے متحرک یعنی ''ریح'' اللہ کی بڑی رحمت ہے اسی طرح آندھیوں کے آنے میں بھی بڑی حکمت ہے وہ سارے کرۂ ہوا کو درہم برہم کر

---

[1] یعنی اس محبت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے۔

کے ہر جگہ کی ہوا صاف کر دیتی ہیں- غرض ہر کام میں اس کی حکمت اور رحمت بھری ہوئی ہے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ یہ سب انتظام خود بخود ہو رہا ہے اور خدائے کریم کے وجود میں شک کرتا ہے ارے عقل کے دشمن ایک گھر کا انتظام اور بندوبست بغیر کسی گھر والے کے نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے عالم کا انتظام وہ بھی اس خوبصورتی اور دانشمندی کے ساتھ خود بخود کیونکر ہو سکتا ہے)-

رَوْحٌ - کے معنی' نفس' خوشی' راحت' رزق' ہوا کا جھونکا' مدد اور انصاف کے ہیں-

ثُمَّ انْظُرُوْا يَوْمًا رَاحًا - (ایک شخص نے مرتے وقت اپنے بچوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری نعش جلا ڈالنا) - پھر ایک دن آندھی کا انتظار کرنا (اس دن میری راکھ آندھی میں اڑا دینا) (اہل عرب کہتے ہیں:

يَوْمٌ رَاحٌ - یعنی ہوا دار دن-

لَيْلَةٌ رَاحَةٌ - ہوا دار رات)-

اِذَا كَانَ يَوْمٌ رِيْحٌ - جب ہوا دار دن آئے (یعنی جس دن تیز ہوا چل رہی ہو-)

رَاَيْتُهُمْ يَتَرَوَّحُوْنَ فِي الضُّحٰي - میں نے دیکھا وہ لوگ چاشت کے وقت (گرمی کی شدت سے) پنکھے چلاتے یا اپنے گھروں کو لوٹ آتے یا آرام لیتے-

كَاَنَّ رَاكِبَهَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَةٍ اِذَا تَدَلَّتْ بِهٖ اَوْشَارِبٌ ثَمِلٌ - (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک سانڈنی پر سوار ہوئے وہ بہت عمدہ چلی تو اس کی تعریف میں کہنے لگے-) اس اونٹنی کا سوار گویا درخت کی ایک شاخ ہے ایسے مقام میں جہاں ہوائیں گزرتی ہیں یا نشہ میں مست شخص کی طرح ہے-

مَرْوَحَةٌ - (بہ فتحہ میم) وہ مقام جہاں پر ہوائیں گزریں-

مِرْوَحَةٌ - (بہ کسرۂ میم) پنکھا' بادکش-

سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الَّذِيْ قَدْ اَرْوَحَ اَيَتَوَضَّاُ مِنْهُ - قتادہ سے پوچھا گیا کہ جس پانی کی بو بدل گئی ہو کیا اس سے وضو کرنا درست ہے؟

مَنْ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰي فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً - جو شخص (زوال کے بعد) پہلی گھڑی میں جمعہ کی نماز کے لئے جائے اس کو اتنا ثواب ہے جیسے ایک اونٹ کی قربانی کی (یہاں رواح چلنے کے معنی میں ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شام کو جائے اور گھڑی سے مراد گھنٹہ نہیں ہے جو دن رات میں ۲۴ ہوتے ہیں بلکہ وقت کا ایک جز مراد ہے تو ایک گھنٹہ میں یہ سب گھڑیاں آ جائیں گی جن کا ذکر حدیث میں ہے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَاحَ اور تَرَوَّحَ یعنی چلا گیا (گو کسی وقت میں جائے)-

لَيْسَ فِيْهِ قَطْعٌ حَتّٰى يُؤْوِيَهُ الْمُرَاحُ - بکری چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (جب وہ جنگل میں چر رہی ہو جب تک اپنے تھان میں نہ آ جائے (جہاں رات کو رہتی ہے- اگر تھان میں سے چرائے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا)-

مُرَاحٌ - بہ ضمۂ میم جانوروں کا تھان-

مَرَاحٌ - جہاں لوگ جائیں یا وہاں سے روانہ ہوں یا راحت اور آرام کا مقام-

اَرَاحَ عَلَيَّ نِعَمًا ثَرِيًّا - مجھ کو بہت سی نعمتیں عطا کیں (ایک روایت میں نَعَمًا ہے بہ فتحہ عین- یعنی بہت سے جانور مجھ کو دیئے جو شام کو میرے پاس آ کر رہتے ہیں' گویا یہ عورت ان جانوروں کی ''مراح'' (تھان) ٹھہری)-

وَاَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا - مجھ کو ہر ایک قسم کے جانوروں میں سے جو شام کو اپنے تھان پر آتے ہیں ایک ایک جوڑا دیا (ایک روایت میں مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ ہے- یعنی ہر جانور میں سے جو کاٹا جاتا ہے- کرمانی نے کہا رَائِحَةٌ میں غلام اور لونڈی بھی داخل ہیں کیونکہ وہ بھی رات کو اپنے مالک کے پاس آ جاتے ہیں)-

لَوْ لَا حُدُوْدٌ فُرِضَتْ وَفَرَائِضُ حُدَّتْ تُرَاحُ عَلٰى اَهْلِهَا - اگر (شریعت کی) حدود مقرر نہ ہوتیں اور فرائض معین نہ ہوتے' جو ان کے لوگوں پر پھیرے جاتے ہیں (یعنی بادشاہ اور حاکم- بعض نے کہا رعایا مراد ہے کیونکہ رائی اور حاکم ان فرائض اور حدود کو ان پر جاری کرتے ہیں)-

حَتّٰى اَرَاحَ الْحَقَّ عَلٰى اَهْلِهٖ - یہاں تک کہ حقداروں کو

ان کا حق دلایا۔

رَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ۔شام کے وقت میں ان کو ڈیرے پر لے گیا۔

ذَاکَ مَالٌ رَائِحٌ۔یہ تو ایک چلتا ہوا مال ہے (یعنی نفع یا ثواب دینے والا) (ایک روایت میں رَابِحٌ سے یہ مراد ہے کہ تلف ہو جانے والا اور چل دینے والا ہے۔تو بہتر یہ ہے کہ نیک کاموں میں خرچ ہو)۔

عَلٰی رَوْحَةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ۔مدینہ سے اتنی دور جتنی دور شام کو چل کر پہنچتا ہے۔

اَرِحْنَابِهَا يَا بِلَالُ۔اذان دے کر ہم کو نماز سے بے فکر کرو (کیوں کہ نماز میں دل لگا ہوا ہے' جب نماز ادا کرلیں گے تو دل کو بے فکری اور اطمینان ہوگا۔بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ نماز کے ذریعہ ہم کو راحت اور آرام دے۔آں حضرت کو دنیا کے سب کام ایک بوجھ معلوم ہوتے تھے اور نماز میں جو افضل ترین عبادت ہے آپ کو لذت اور راحت حاصل ہوتی۔جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا' میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔بزرگوں نے کہا ہے کہ ولایت جس کا درجہ نبوت کے بعد ہے وہ یہی ہے کہ شریعت کے فرائض اور عبادات میں مزہ آنے لگے' آدمی ان کو بڑے ذوق وشوق اور خوشی کے ساتھ ادا کرے' نہ کہ بوجھ سمجھ کر اور نفس پر بار ڈال کر)۔

اِنَّهَا عَطِشَتْ مُهَاجِرَةً فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَدُلِّيَ اِلَيْهَا دَلْوٌ مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَتْ حَتّٰى اَرَاحَتْ۔(ام ایمنؓ جو آنحضرت کی کھلائی تھیں) ہجرت کرکے (مدینہ میں) آرہی تھیں' اس دن گرمی بہت سخت تھی' ان کو پیاس لگی تو آسمان سے ایک ڈول (پانی کا) ان پر لٹک آیا' انھوں نے پیا یہاں تک کہ ان کی تکان دور ہوگئی (دم میں دم آیا) (اہل عرب کہتے ہیں :

اَرَاحَ الرَّجُلُ وَ اسْتَرَاحَ۔جب تکان کے بعد پھر اس کی طاقت لوٹ آئے تازہ دم ہو جائے)۔

كَانَ يُرَاوِحُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ۔(آنحضرت نماز تہجد میں دیر تک) کھڑے رہنے کی وجہ سے دونوں پاؤں میں مراوحہ کرتے (یعنی ایک پاؤں پر سارا بوجھ دیدیتے اور دوسرے پیر کو آرام دیتے)۔

لَوْ رَاوَحَ كَانَ اَفْضَلَ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دونوں پاؤں پر زور دیئے نماز میں کھڑا ہے تو کہا) اگر یہ ایک پاؤں پر کھڑا ہوتا اور دوسرے پاؤں کو آرام دیتا تو افضل ہوتا (کیونکہ اس طرح عمل کرنے سے سنت مراوحہ کا بھی اہتمام ہو جاتا)۔

كَانَ ثَابِتٌ يُرَاوِحُ مَابَيْنَ جَبْهَتِهٖ وَقَدَمَيْهِ۔ثابت کیا کرتے نماز میں اپنی پیشانی اور پاؤں کے درمیان مرواحہ کرتے (یعنی قیام اور سجدے دونوں کرتے قیام میں پیشانی کو راحت ملتی اور سجدے میں پاؤں کو)۔

صَلٰوةُ التَّرَاوِيْحِ۔(اس کو تراویح[1] اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چار رکعت کے بعد صحابہؓ توقف کرتے اور آرام لیتے (یہ توقف اس لئے ہوتا کہ لوگ آرام کرلیں۔اس زمانہ میں لوگوں نے تراویح میں طرح طرح کی بدعتیں نکالی ہیں جو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے عہد میں نہ تھیں' اور لطف یہ ہے کہ ان بدعتوں پر اتنا اصرار ہے کہ اگر کوئی ان کو منع کرے یا طریقہ صالحین کے خلاف بتائے تو اس سے لڑنے کو مستعد ہوتے ہیں اور اس کو وہابی کہتے ہیں۔ہائے مسلمانوں پر مجھ کو رونا آتا ہے ان کی جہالت حد سے بڑھ گئی ہے ان بدعتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر تراویح کے بعد بالکل کم ٹھہرنا' لوگوں کو آرام نہ دینا۔دوسرے ہر تراویح کے بعد خواہ مخواہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو لازم جاننا۔تیسرے ہر تراویح کے بعد تسبیح چلا کر بہت بلند آواز سے کہنا کہ نمازیوں کے کان پھوٹ جائیں۔حالانکہ اتنا چلانے سے آنحضرت نے منع فرمایا۔چوتھے پہلے تراویح کے بعد البدر محمد مصطفٰے اور دوسرے کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیقؓ اور تیسرے

[1] تراویح' ترویحہ کی جمع ہے اور چار رکعتوں کا ترویحہ ہوتا ہے۔(م)

کے بعد عمر فاروقؓ اور چوتھے کے بعد عثمان ذوالنورین اور پانچویں کے بعد علی مرتضیٰ ان بزرگوں کے نام پکار پکار کر لینا- پانچویں الصلوٰۃ واجب الوتر پکارنا- چھٹے وتر اور تراویح سے فارغ ہو کر ایک آدمی کا اذان کے مقام پر کھڑا ہونا اور آدم صفی اللہ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ہر ایک پر جہر کے ساتھ صلوٰۃ وسلام بھیجنا- کہئے دین میں آپ نے یہ باتیں کہاں سے نکالیں- دین میں جو نئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور حدیث سے نہ ہو وہ مردود ہے ایسی بات پر اجر اور ثواب ملنے کی بجائے عذاب ہونے کا اندیشہ ہے- ان بدعات کے علاوہ بیوقوفوں کو اس کی خبر نہیں کہ آنحضرت سے بروایت صحیحہ آٹھ ہی رکعت تراویح کی ثابت ہیں البتہ حضرت عمرؓ سے بیس رکعتیں منقول ہیں- پھر اگر کوئی آں حضرت کی سنت کے موافق تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جبکہ امام مالک کے مذہب میں ۳۶ رکعت تک پڑھ سکتے ہیں-

حَكَيْتَ لَنَا الصِّدِّيْقَ لَمَّا وَلِيْتَنَا وَعُثْمَانَ وَالْفَارُوْقَ فَارْتَاحَ مُعْدِمٌ- (یہ شعر نابغہ جعدی نے عبداللہ بن زبیرؓ کی تعریف میں کہا) یعنی تم جو ہم پر حاکم ہوئے تو ابوبکر صدیق اور عمر فاروقؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مشابہ ہو گئے اور جو شخص نادار تھا اس کو راحت حاصل ہوئی (تنگدستی سے نجات مل گئی (اہل عرب کہتے ہیں:

رُحْتُ لِلْمَعْرُوْفِ رَيْحًا اور اِرْتَحْتُ اِرْتِيَاحًا- یعنی میں اچھی بات کی طرف مائل ہو گیا' اس کو پسند کرنے لگا-

رَجُلٌ اَرْيَحِيٌّ- سخی داتا مرد-

نَهٰى اَنْ يَّكْتَحِلَ الْمُحْرِمُ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ- آنحضرت نے احرام باندھے ہوئے شخص کو مشک ملے ہوئے خوشبودار سرمہ لگانے سے منع فرمایا-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ- سوتے وقت خوشبودار سرمہ لگانے کا آپ نے حکم فرمایا (سوتے وقت سرمہ لگانا بصارت کے لئے ایسا مفید ہے جس کی کوئی حد نہیں- میں ہمیشہ سوتے وقت سرمہ لگا کر سوتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے میری بصارت اب تک جب کہ میں ساٹھ سال سے متجاوز ہو گیا ہوں

اسی طرح برقرار رکھی ہے جیسے کہ بچپن میں تھی' اللھم بارک فی سمعی وبارک فی بصری واجعلھما الوارث منی-)

اِطْوِهٖ عَلٰى رَاحَتِهٖ- (جعفر بن ابی طالبؓ نے ایک شخص کو نیا کپڑا دیا اور کہا) اس کو پہلے کی تہہ پر تہہ کر لے (یعنی شکن مت توڑ)-

اِنَّهٗ كَانَ اَرْوَحَ كَاَنَّهٗ رَاكِبٌ وَّالنَّاسُ يَمْشُوْنَ- حضرت عمرؓ اروح تھے جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ سوار ہیں دوسرے لوگ پیادہ ہیں-

اَرْوَحُ- وہ شخص جس کی چلن میں ایڑیاں نزدیک رہیں اور پاؤں کے پنجے دور دور رہیں-

لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى كِنَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَا لِيْلَ قَدْ اَقْبَلَ تَضْرِبُ دِرْعُهٗ رَوْحَتَيْ رِجْلَيْهِ- گویا میں کنانہ بن عبد یا لیل کو دیکھ رہا ہوں وہ آیا تو اس کا کرتا پاؤں کے پنجوں پر لگ رہا تھا (یا اس کی زرہ اتنی نیچی تھی کہ پاؤں کے پنجہ تک لٹک رہی تھی-)

اُتِيَ بِقَدَحٍ اَرْوَحَ- آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جو پھیلا ہوا کشادہ تھا-

اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَيُرِيْحُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ- سرخ اونٹ وہاں گرمی کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے-

وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ- آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں وہ چلی گئیں-

يُرِيْحُنَا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ- ہم کو اس (تکلیف کی) جگہ (میدان حشر) (نکال کر) آرام دے (ایک روایت میں يُزِيْحُنَا ہے زائے معجمہ سے- یعنی ہم کو یہاں سے ہٹا دے دور کر دے)-

مُسْتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ- جو آدمی مرتا ہے یا تو وہ راحت پاتا ہے (اگر مومن اور صالح ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور فکروں سے نجات پا کر آرام وراحت حاصل کرتا ہے) یا لوگ اس سے آرام پاتے ہیں (اگر کافر تھا یا بدکار وبدکردار تو اس کے مر جانے سے لوگوں کو راحت حاصل ہوتی ہے- کیونکہ کبھی بدکار شخص کی بدکاری کی وجہ سے امساک باراں ہو جاتا ہے اور بارش نہیں ہوتی' جب وہ مر جاتا ہے تو بارش ہونے لگتی ہے اور اس طرح اس کی موت آدمی اور جانور سب کے لیے باعث

آسائش ہوتی ہے)۔

فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ- شام کو ان کے جانور ان کے پاس لوٹ کر آتے ہیں۔

فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ- شام کو میں ان کو تھان پر لے آیا۔

فَاِذَا اَرَحْتُ اِلَيْهِمْ- جب شام کو میں جانوروں کو ان کے پاس لے جاتا۔

نُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا- ہم اپنے پانی لانے والے جانوروں کو آرام دیں۔

لِيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ- جس جانور کو ذبح کرنا ہے اس کو آرام دے (چھری خوب تیز رکھے اور جلدی چلائے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو)۔

فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ- آپ اس کے آنے سے خوش ہو گئے' آپ کو حضرت بی بی خدیجہ کا زمانہ یاد آ گیا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ- حضرت جبرئیل نے میرے دل میں یہ ڈالا (یعنی اللہ تعالی کی طرف سے وحی ہوئی) آدمی اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اپنا رزق (جو اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا) پورا نہ لے لے (معلوم ہوا کہ حرام وحلال دونوں رزق کی تعریف میں آتے ہیں اور اللہ تعالی کی طرف سے ہیں)۔

يَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ- جن آسیب وغیرہ کا عمل کرتا ہو یا جنون ودیوانگی کا (کیونکہ عرب اس کو بھی جن کی طرف منسوب کرتے تھے)۔

اَيَّتُهَا الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ اُخْرُجِيْ وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ- اے پاکیزہ جان جو بدن میں تھی نکل جا اور خوش ہو جا آرام سے رہنا اور ہمیشہ رہنا یا بہشت کی روزی ملنا تیرے لیے ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس کثیف جسم میں' اس کے ہر عضو میں اس طرح ساری ہے جیسے گلاب پانی میں سرایت کرتا ہے محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور فلاسفہ اور بعض متکلمین کا قول یہ ہے کہ روح انسانی یعنی نفس ناطقہ بدن کے اندر نہیں ہے بلکہ بدن کے باہر رہ کر اس سے تعلق رکھتا ہے اور موت کے بعد یہ تعلق باطل ہو جاتا ہے مگر احادیث صحیحہ سے اس قول کا ابطال ہوتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ روح خون کا نام ہے جو ہر ایک رگ میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ بعض نے کہا سانس کا نام روح ہے جو اندر جاتی اور باہر آتی ہے۔ بہرحال اب تک روح کی پوری حقیقت واضح نہیں ہو سکی۔ گو ہزارہا برس سے حکیموں نے اس کی تحقیق شروع کی ہے اور جس کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس باب میں اب تک کی مساعی ناکام رہیں)۔

لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ- کاش میں نماز پڑھ کر آرام وراحت حاصل کرتا (حالانکہ نماز اکثر لوگوں پر شاق ہوتی ہے مگر نیک بندوں کے لیے وہ راحت اور آرام ہے۔ جیسے قرآن میں ہے۔ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ" اور حدیث میں ہے "ارحنا یا بلال" بات یہ ہے کہ جب خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے' تو آدمی دنیا کے تفکرات ومشاغل سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کی حضوری کا تصور باندھ لیتا ہے جس میں نیک عابد کے لیے سب سے زیادہ راحت اور حلاوت ہے)۔

كَانَ اَجْوَدَ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ- رمضان کے مہینہ میں تو آنحضرت اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے جو اللہ کی رحمت (بارش) کی خوشخبری کے لیے بھیجی جاتی ہے (جس طرح اس سے بلاتخصیص خاص وعام سب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان کے مہینہ میں آنحضرت کا جود وکرم ایسا عام ہوتا کہ سب لوگ اس سے متمتع ہوتے)۔

اِنْتَظِرْ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ- ابھی ٹھہر ارہ (لڑائی مت شروع کر) یہاں تک کہ ہوا میں چلنے لگیں (سورج ڈھل جائے) نماز کا وقت آ جائے۔

لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا- وہاں راحت وآرام پائیں گے۔

الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) ایک بار شام کو یا ایک بار صبح کو جانا یا آنا جانا۔

فَيُرِيْحُهُمَا لَبَنَ مَنْحَتِهَا- وہ دودھ جو میں نے دیا ہے ان کو پلا کر آرام دے۔

يَامُرْتَاحُ- (یہ معنی یا مرحوم) اللہ کا ارتیاح (یعنی اس کی رحمت)۔

زَکَّاہُ رُوْحًا وَّجِسْمًا- آپ کی روح اور جسم دونوں کو پاک کیا (جسم کی پاکی شق صدر سے ہوئی)-

لَوْرَاَیْتَنَا وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّاْنِ- اگر تو ہم کو پانی پڑے پر دیکھتا تو گمان کرتا کہ ہماری بو ایسی ہے جیسے بھیڑ کی بو (کیونکہ بھیڑوں کے بالوں کا لباس ان کے بدن پر رہتا اور اس پر پانی پڑ جاتا تو بھیڑ کی سی بو اس لباس میں سے آتی)-

فَیَخْرُجُ کَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْكِ- پھر مومن کی روح ایسی (معطر) نکلتی ہے جیسے مشک کی عمدہ ترین خوشبو (عالم ارواح میں مومن کے دامن سے خوشبو پھیل جاتی ہے)-

اَلرَّیْحَانُ الْمَشْمُوْمُ یُؤْتٰی بِہٖ عِنْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْجَنَّةِ فَیَشُمُّهٗ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ- (جس کا ذکر قرآن اور حدیث میں ہے) ایک خوشبو ہے جو مرتے وقت بہشت میں سے مومن کے پاس لاتے ہیں وہ اس کو سونگھتا ہے وہ کہتی ہے میں تیرے نیک اعمال ہوں (جو ایک مہک اور خوشبو کی حیثیت میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں)-

مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَةِ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ- جو شخص سویرے اول وقت نماز جمعہ کے لیے جائے-

اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ رَوْضَةٍ کَهَیْاَةِ الْاَجْسَادِ فِی الْجَنَّةِ- مومنوں کی روحیں بہشت کے ایک چمن میں اپنے اپنے جسم کی شکلوں میں رہتی ہیں-

اِنَّ الْاَرْوَاحَ فِیْ صِفَةِ الْاَجْسَادِ فِیْ شَجَرَةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ تَتَسَایَلُ وَتَتَعَارَفُ- (مومنوں کی) روحیں بدن کی صورت میں بہشت کے ایک درخت پر رہتی ہیں سوال وجواب کرتی ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں (چونکہ ہر روح کی شکل عالم برزخ میں وہی رہتی ہے جو دنیا میں تھی) دوسری روایت میں ہے کہ بہشت کی کوٹھریوں میں رہتی ہیں، وہاں کا کھانا کھاتی ہیں، پانی پیتی ہیں) (ایک روایت میں یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ (مومن کی) روح قبض کر لیتا ہے تو اس کو ایک جسم اسی جسم کی شکل پر جو دنیا میں تھا عطا فرماتا ہے وہ وہاں کھاتا پیتا ہے (اور جو کوئی شخص نیا ان کے پاس آتا ہے، اس کو پہچان لیتا ہے، کیونکہ اس کی صورت وہی ہوتی ہے جو دنیا میں تھی) (ایک روایت میں ہے کہ مومنوں کی روحیں ان کے بدنوں کی شکل پر ہوتی ہیں، اگر تو ان میں سے کسی روح کو دیکھے تو کہہ دے یہ فلاں شخص ہے)-

اَلْاَرْوَاحُ اِذَا فَارَقَتِ الْاَبْدَ اَنْ تَکُوْنُ کَالْاَحْلَامِ الَّتِیْ تُرٰی فِی الْمَنَامِ فَهِیَ اِلٰی عِقَابٍ اَوْ ثَوَابٍ حَتّٰی تُبْعَثَ- جب روحیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو ان کی حالت ایسی رہتی ہے جیسے آدمی خواب میں دیکھتا ہے اور قیامت تک ان کو عذاب رہتا ہے یا پھر ثواب (مطلب یہ کہ آدمی خواب میں طرح طرح کی خوشیاں اور تکلیفیں دیکھتا ہے پر دوسرے لوگوں کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں سوتا پڑا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد مردہ جسم تو قبر میں پڑا رہتا ہے لیکن روح پر عذاب یا ثواب ہوتا رہتا ہے)-

اِنْ کَانَ الْمَاءُ قَاهِرًا لَّهَا لَا یُوْجَدُ مِنْهُ الرِّیْحُ- اگر پانی اس پر غالب آئے، اس میں بو نہ آئی ہو-

اَلْاَرْوَاحُ خَمْسَةٌ رُوْحُ الْقُدْسِ وَرُوْحُ الْاِیْمَانِ وَرُوْحُ الْقُوَّةِ وَرُوْحُ الشَّهْوَةِ وَرُوْحُ الْبَدَنِ- روحیں پانچ ہیں ایک قدس کی روح، دوسرے ایمان کی تیسرے قوت کی چوتھے شہوت کی پانچویں بدن کی-

اِذَا زَنَی الزَّانِیْ فَارَقَهٗ رُوْحُ الْاِیْمَانِ- جب زانی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روح جدا ہو جاتی ہے-

فَاِذَا قَامَ عَادَ اِلَیْهِ رُوْحُ الْاِیْمَانِ- جب زنا کر کے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر ایمان کی روح اس کی طرف لوٹ آتی ہے-

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْهُ رُوْحُ الْاِیْمَانَ- جو شخص رمضان کے مہینے میں ایک دن بھی (بلا عذر) افطار کرے (روزہ نہ رکھے تو) اس میں سے ایمان کی روح نکل جاتی ہے-

اِنَّ لِلّٰهَ خَلَقَ اَجْسَادَنَا مِنْ عِلِّیِّیْنَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَ شِیْعَتِنَا مِنْ عِلِّیِّیْنَ وَخَلَقَ اَجْسَادَهُمْ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ- اللہ تعالیٰ نے ہمارے (اہل بیت کرام) کے بدن علیین سے پیدا کیے اور روحیں اس کے بھی اوپر

سے اور ہمارے گروہ (محبین اہل بیت) کی روحیں علیین سے بنائیں اور ان کے بدن اس کے نیچے سے۔

يَامُحَمَّدُ اِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيًّا نُوْرًا يَعْنِيْ رُوْحًا بِلاَ بَدَنٍ ثُمَّ جَمَعْتُ رُوْحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً۔ اے محمد میں نے تجھ کو اور علی کو ایک نور بنایا یعنی روح بغیر بدن کے، پھر میں نے تم دونوں کی روح جمع کر کے ایک کر دی۔

اِنَّ لِلّٰهِ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَلْفَى عَامٍ۔ اللہ نے روحوں کو بدنوں سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

خَيْرُنِسَائِكُمْ اَلطَّيِّبَةُ الرِّيْحُ۔ بہتر عورت تمھاری عورتوں میں وہ ہے جس میں سے خوشبو آتی ہو۔

طَيَّبَ اللّٰهُ رِيْحَكَ وَرُوْحَكَ۔ اللہ تعالیٰ تیری بو کو خوش کرے اور تیری روح کو بھی۔

رَاحَةٌ۔ آرام، استراحت اور ہتھیلی۔

اَلْخِضَابُ يَطْرُدُ الرِّيْحَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ۔ خضاب کانوں سے ہوا کو نکال دیتا ہے (یعنی بادی کو)۔

لِلرِّيْحِ رَاْسٌ وَجَنَاحَانِ۔ ہوا کا ایک سر ہے دو بازو (پنکھ) ہیں۔

رِيَاحٌ۔ حضرت علی کا غلام تھا۔

اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ (یا اللہ) میں تجھ سے مرتے وقت آرام اور راحت کا طالب ہوں۔

رَوْحٌ۔ کے معنی راحت یا رحمت یا ہوائے لطیف جس سے دل شگفتہ ہو جائے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِيْنِ وَالرِّضَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے چین اور آرام یقین اور رضا میں رکھا ہے۔

اِنَّ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ ثَلاَثَةً اَلتَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَاِفْطَارُ الصَّائِمِ وَلِقَاءُ الْاِخْوَانِ۔ تین چیزیں اللہ کی رحمت اور عنایت ہیں رات کو تہجد پڑھنا روزہ دار کا روزہ افطار کرنا۔ بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

رَيْحَانٌ۔ ہر خوشبودار گھاس اور ایک مخصوص خوشبودار بوٹی بھی ریحان کہلاتی ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتِيٌّ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دونوں میرے ریحان ہیں (جن کو میں سونگھتا ہوں اور چومتا ہوں)۔

رَاحٌ۔ شراب کو کہتے ہیں۔

مِرْوَحَةٌ۔ پنکھا۔

مُسْتَرَاحٌ۔ مخرج، پاخانہ اور راحت و آرام کا مقام۔

لَوْ وَجَدْنَا اَوْعِيَةً اَوْ مُسْتَرَاحًا لَقِلْنَا۔ اگر ہم ظروف یا آرام کا مقام پاتے تو دن کو ذرا سو رہتے۔

اِسْتَرْوَحَ بہ معنی اِسْتَرَاحَ یعنی آرام کیا۔

اَلْمَرِيْضُ يَسْتَرِيْحُ اِلٰى كُلِّ مَا اُدْخِلَ بِهٖ عَلَيْهِ۔ بیمار کے پاس جو چیز (بطور تحفہ اور ہدیہ) بھیجی جائے اس سے اس کو آرام ملتا ہے (خوشی ہوتی ہے، دل کو تسکین ہوتی ہے)۔

فَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا اِسْتَرْوَحَ اِلٰى ذٰلِكَ۔ جو مومن ہوتا ہے اس کو اس سے چین حاصل ہوتا ہے۔

اَلتَّلَقِّيْ رَوْحَةٌ۔ غلہ یا کرانہ والوں سے جا کر ملنا (جس سے دوسری حدیث میں منع فرمایا) ایک روحہ تک ہے (یعنی چار فرسخ تک اس سے دور پر اگر جا کر ملے تو اس کو جلب کہیں گے)۔

رَوْحَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چالیس میل پر۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ اَوَّلُ خَلْقٍ مِنَ الرُّوْحَانِيِّيْنَ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا اور روحانی مخلوقات میں وہ پہلی مخلوق ہے جو عرش کے داہنے جانب رہتی ہے۔

اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَلاَ تُؤَخِّرْ لِشَيْءٍ صَلِّهَا وَاسْتَرِحْ مِنْهَا فَاِنَّهَا دَيْنٌ۔ جب نماز کا وقت آ جائے تو کسی کام یا ضرورت کی وجہ سے اس میں دیر نہ کر، بلکہ اس کو پڑھ کر آرام حاصل کر، کیونکہ نماز (اللہ تعالیٰ کا) ایک قرضہ ہے (اس کے بندوں پر)۔

لاَ تَعْدِلْ بِهِنَّ عَنْ نَبْتِ الْاَرْضِ اِلٰى جَوَادِ الطُّرُقِ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرِيْحُ وَتَغْبِقُ۔ (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں کو) گھاس والی زمین سے صاف رستوں میں (جہاں چرنے کے لئے کچھ نہ ہو) مت لیجا، ان کے آرام اور محنت (یعنی دوڑنے

کے وقت میں)(بعض نے اس حدیث میں تصحیف کی ہے اورتعنق کو تغبق پڑھا ہے غبوق سے جو شام کے وقت شراب پینے کو کہتے ہیں اس صورت میں حدیث بے معنی ہو جاتی ہے)۔

مَنْ يُّطِيْقُكَ وَ اَنْتَ تُبَارِي الرِّيْحَ-(حضرت عباسؓ نے آنخضرتؐ کی تعریف میں کہا) بھلا آپ کا مقابلہ کون کرسکتا ہے آپ تو آندھی کی برابری کرتے ہیں (یعنی جود وسخا میں)۔

رَوْدٌ یا رِیَادٌ -طلب کرنا' ڈھونڈ نا' کسی چیز کی تلاش میں گھومنا۔

يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَيَرْجُوْنَ اَدِلَّةً-علم کی تلاش میں آتے ہیں اور راستہ بتانے والے (ہدایت کرنے والے) بن کر نکلتے ہیں (یعنی علم حاصل کر کے بےعلموں کو ہدایت کرتے ہیں دین کا راستہ بتاتے ہیں)۔

رَائِدٌ-اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے آگے بڑھ کر دانہ چارہ اور پانی کی تلاش میں جاتا ہے۔

وَسَمِعْتُ الرُّوَّادَ تَدْعُوْ اِلٰى رِيَادَتِهَا- میں نے رائدوں کو دیکھا وہ اس کی ریادت کی طرف بلاتے ہیں۔

اَلْحُمّٰى رَائِدَةُ الْمَوْتِ- بخار موت کا پیغام لانے والا ہے (یعنی پہلے سے آکر موت کی خبر دیتا ہے)۔

اُعِيْذُكَ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّكُلِّ حَاسِدٍ وَّكُلِّ خَلْقٍ رَائِدٍ-میں تجھ کو خدائے واحد کی پناہ میں دیتا ہوں ہر حد کرنے والے کی برائی سے اور ہر مخلوق سے جو بدی کے آگے آتی ہے۔ (گویا بدی کا مقدمہ ہوتی ہے)۔

اِنَّا قَوْمٌ رَادَةٌ-ہم لوگ اپنی قوم کے لئے بھلائی اور دین کا علم تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں۔

اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْ تَدْلِبَوْلِهٖ- جب کوئی تم میں سے پیشاب کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک مناسب جگہ ڈھونڈھے (جونرم ہو راستہ سے الگ ہو' اگر سخت زمین پر پیشاب کرے گا تو چھینٹیں اڑیں گی)(اہل عرب کہتے ہیں:

رَادَوَ ارْتَادَ وَاسْتَرَادَ-(سب کے ایک معنی ہیں یعنی) تلاش کیا۔

مُرْتَادٌ لَّنَا-ہمارا پیش خیمہ۔

فَاسْتَرَادَ لِاَمْرِ اللّٰهِ- اللہ کے حکم پر راضی ہو گیا (پہلے خاوند کو پھر دینے کے لئے مستعد ہو گیا)۔

حَيْثُ يُرَاوِدُعَمَّهٗ اَبَا طَالِبٍ عَلَى الْاِسْلَامِ-اپنے چچا ابو طالب سے بار بار مسلمان ہو جانے کے لئے درخواست کرتے تھے۔

مُرَاوَدَةٌ -طلبگاری' بار بار کہنا' درخواست کرنا۔

قَدْ وَاللّٰهِ رَا وَدْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ- میں نے خدا کی قسم بنی اسرائیل سے اس سے کم عبادت کی درخواست کی تھی لیکن وہ اس کو بھی نہ کر سکے (یہ حضرت موسیٰؑ نے آنخضرتؐ سے شب معراج میں کہا)۔

رُوَيْدَكَ رِفْقًا بِالْقَوَارِيْرِ - (اے انجشہ) آہستہ لے چل شیشوں پر (یعنی عورتوں پر جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں) نرمی کر۔

رُوَيْدَ- (اسم فعل ہے۔ بہ معنی) مہلت دے (اور کبھی صفت ہوتا ہے' جیسے سَيْرًا رُوَيْدًا-یعنی دھیمی چال)۔

رُوَيْدَكَ صَوْتَكَ بِالْقَوَارِيْرِ- شیشوں کے چلانے میں آہستگی کر (انجشہ آنخضرتؐ کا غلام تھا- جو خوش آوازی سے گاتا' اس کی آواز سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے' آپ کو ڈر ہوا کہ کہیں عورتیں نہ گر پڑیں- اس وقت یہ حدیث فرمائی-بعض نے کہا آپ انجشہ کی خوش آوازی سے ڈرے کہ مبادا عورتیں اس پر مفتون نہ ہو جائیں- جیسے کہ بعض نے کہا ہے کہ غنا (گانا) زنا کا منتر ہے- مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ ازواج مطہرات کے ساتھ یہ گمان کہ وہ ایک غلام پر مفتون ہو جائیں' عقل سے بعید ہے)۔

فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ رُوَيْدًا- اپنی چادر چپکے سے لے لی- (کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ جاگ اٹھیں اور تنہائی سے ان کو وحشت ہو)۔

رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ- اپنے بعض فتوے رہنے دے (لوگوں سے بیان مت کر)۔

وَمَرَادٌ لِمَحْشَرِ الْخَلْقِ طُرًّا-تمام مخلوقات کے حشر کا مقام (اگر مُرَادًا بہ ضمہ میم پڑھا جائے تو ترجمہ اس طرح ہوگا

کہ ''تمام مخلوقات کے حشر کا دن'')۔

قُلْتُ لَا بِیْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ یَزَلِ اللّٰهُ مُرِیْدًا قَالَ اِنَّ الْمُرِیْدَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا لِمُرَادٍ مَّعَه' لَمْ یَزَلِ اللّٰهُ عَالِمًا قَادِرًا ثُمَّ اَرَادَ – (عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا کیا اللہ کا ارادہ بھی ہمیشہ سے ہے انہوں نے کہا ارادہ تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی مراد بھی ہو یوں کہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے علم اور قدرت والا ہے پھر اس نے ارادہ کیا (تو ارادہ کو امام صاحب نے صفات فعلیہ میں رکھا اور وہ محدثین کے نزدیک حادث ہیں)۔

مِرْوَدٌ – سلائی۔

رُوْدِسْ – ایک جزیرہ کا نام ہے جو ملک روم میں ہے' بعض نے رَوْدَسْ یا رَوْدَشْ پڑھا ہے۔

رَوْزٌ – امتحان کرنا' جانچنا' آزمانا' اندازہ کرنا۔

تَرْوِیْزٌ – ایک چیز کے بعد دوسری کا قصد کرنا۔

رَازٌ – مستری معماروں کا سردار۔

رَازِیٌ – نسبت ہے رے کی طرف' امام فخر الدینؒ رازی بڑے عالم معقولات اور محمد بن زکریاؒ بڑے حاذق طبیب گزرے ہیں۔

مَرَازٌ یا مَرَازَةٌ – مقدار' وزن۔

یَرُوْزُكَ وَیُسَالُكَ – صدقات اور خیرات میں تیرا امتحان لیتا ہے' تجھ کو آزماتا ہے' تجھ سے طلب کرتا ہے۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

رُزْتُ مَا عِنْدَ فَلَانٍ – اس کے پاس جو تھا اس کو میں نے آزما لیا۔ معلوم کر لیا۔ اندازہ کر لیا۔

فَاسْتَصْعَبَ فَرَازَهُ جِبْرِیْلُ بِاُذُنِه – براق نے شب معراج میں شرارت کی' اس وقت حضرت جبرئیلؑ نے اس کا کان پکڑ کر اس کی جانچ کی۔

کَانَ رَازُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ جِبْرِیْلَ – حضرت نوحؑ کی کشتی بنانے والوں کے سردار حضرت جبرئیلؑ تھے (وہی سب بڑھیوں کے مستری تھے۔ چونکہ اس وقت تک کسی کو کشتی بنانا معلوم نہ تھا۔ اس موقع پر کشتی سازی انہوں ہی نے سکھائی)۔

رَوْشٌ – بہت کھانا یا کم کھانا۔

رَوْضٌ یا رِیَاضٌ یا رِیَاضَةٌ – تابعدار کرنا' مسخر کرنا۔

تَرْوِیْضٌ – باغ باغ کرنا' زینت دینا۔

فَتَرَا وَضْنَا حَتّٰی اضْطَرَفَ مِنِّی – ہم دونوں نے تکرار کی (چکایا' جیسے بائع اور مشتری پہلے سودا طے کرنے میں کرتے ہیں) یہاں تک کہ انہوں نے مجھ سے خرید کر لیا (بعض نے کہا مراوضہ اور تراوض کے معنی کسی چیز کی تعریف کرنا جیسے فروخت کرنے والے کرتے ہیں)۔

اِنَّهٗ کَرِهَ الْمُرَاوَضَةَ – (سعید بن میبؒ نے) بیع مراوضہ کو مکروہ سمجھا (وہ یہ ہے کہ بائع کے پاس وہ چیز نہ ہو بلکہ غائبانہ صورت میں اس شے کے صفات اور حالات بیان کرے اور اس طرح پر شئے مذکور کو فروخت کر دے۔ اس طرح کی بیع کو مواصفہ بھی کہتے ہیں۔ مگر بعض فقہا نے اس کو جائز بتایا ہے بشرطیکہ بیان کی گئی صفات کے موافق وہ شے دی جائے)۔

فَدَعَا بِاَنَاءٍ یُرِیْضُ الرَّهْطَ – ایک برتن منگوایا جو دس سے کم آدمیوں کو کسی قدر سیر کر دے (یہ اراض الحوض سے ماخوذ ہے۔ یعنی حوض میں اتنا پانی چھوڑا کہ زمین چھپ گئی)۔

رَوْضٌ – آدمی مشک کے قریب ہوتا ہے۔ مشہور روایت یُرْبِضُ ہے بائے موحدہ سے۔ اس کا ذکر باب الراء مع الباء میں گزر چکا ہے۔

فَشَرِبُوْا حَتّٰی اَرَاضُوْا – انہوں نے پیا یہاں تک کہ دو دوبار پیا (بعض نے کہا دودھ پر دودھ ڈالا۔)

رَوْضَةٌ – وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے (بعض نے کہا ہرا بھرا چمن اور بعض نے کہا ہر زمین جس میں پانی اور سبزی ہو)۔

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ – میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے (ایک روایت میں بَیْتِی کے بجائے قبری ہے اور دونوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ قبر شریف آپ کے گھر یعنی حجرے ہی میں ہے۔ اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ مقام بہشت میں منتقل ہو گا۔ یا جو کوئی وہاں عبادت کرے اس کو بہشت ملے گی یا وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر

وقت نازل ہوتی رہتی ہے تو اس لحاظ سے یہ مقام بہشت کی کیاری کی طرح ہوا جو اللہ کی رحمت کا مقام ہے جس طرح دوزخ اس کے غضب کا مقام ہے)۔

اَلرَّائِضُ بِزِمَامِ الشَّرِیْعَةِ۔شریعت کی لگام سے سکھایا ہوا' تربیت کیا ہوا (اہل عرب کہتے ہیں:

رُضْتُ الْمُهْرَ اَرُوْضُه‘۔ میں نے بچھیرے کو تعلیم کر دی (یعنی سدا کر سواری کے لائق کر دیا۔)

رَوْضَاتُ الْجِنَانِ۔بہشت کی کیاریاں۔

لَاَرُوْضَنَّ نَفْسِیْ رِيَاضَةً تَهِشُّ مَعَهَا اِلَى الْقُرْصِ اِذْ قَدَرَتْ عَلَيْهِ مَطْعُوْمًا وَتَقْنَعُ بِالْمِلْحِ مَادُوْمًا۔(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں اپنے نفس کو ایسا رام کروں گا کہ جہاں اس کو ایک روٹی مل جائے تو وہ خوش ہو جائے (اسی پر قناعت کر لے) اور سالن میں صرف نمک کا لگاون اس کے لئے کافی ہو)۔

رِيَاضَتْ۔صوفیہ کی اصطلاح میں یہ ہے کہ نفس کو شہوت اور غضب سے روکنا اور یہاں تک اس کو دبانا کہ وہ بالکلیہ عقل سلیم اور شریعت مستقیم کا تابع بن جائے' برے اخلاق سے پاک ہو جائے جیسے مال جوڑنے کی حرص اور جاہ وعزت کے حصول کی خواہش اور ان کے لوازم مکر وفریب جھوٹ' حسد' بغض' فسق وفجور وغیرہ سے پاک ہو کر اخلاق حسنہ سے متصف ہو جائے۔ جیسے قناعت اور صبر اور شکر اور تواضع اور فروتنی رحم وکرم سخاوت وغیرہ

حَتّٰى نَتَرَاوَضَ عَلٰى اَمْرٍ۔یہاں تک کہ ہم ایک بات پر اتفاق کریں' اس کو ٹھہرا لیں۔

اِسْتَرَاضَ۔کشادہ ہوا۔

مُسْتَرِيْضٌ۔کشادہ خوش۔

قَدْ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّاضَةَ۔ اچھے' تربیت یافتہ' سدھے ہوئے جانوروں کو اکٹھا کر دیا۔

رَوْعٌ۔ڈرنا' ڈرانا' پسند آنا۔

تَرْوِيْعٌ۔ڈرانا۔

اِرْوَاعٌ۔چرواہے کا بکریوں کو ڈانٹنا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ پھونکا۔

فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ مُحَدَّثِيْنَ اَيْ مُرَوَّعِيْنَ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ رَوْعَاتِيْ۔ یا اللہ مجھ کو ڈر رؤں سے بیڈر کر دے (یہ رَوْعَةٌ کی جمع ہے' یعنی ایک بار ڈرنا)۔

ثُمَّ اَعْطَاهُمْ بِرَوْعَةِ الْخَيْلِ۔ پھر اسپ سواروں کے آنے سے جو وہ ڈر گئے تھے اس کے بدل ان کو کچھ دیا۔

اِذَا شَمِطَ الْاِنْسَانُ فِيْ عَارِضَيْهِ فَذٰلِكَ الرَّوْعُ۔ جب آدمی کے رخساروں پر سفیدی آ گئی تو ڈرا اور بھی ہے (گویا موت کی علامت ہے)۔

كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسَ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيَكْشِفَ الْخَبَرَ فَعَادَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا اِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔ اہل مدینہ کو ایک بار دشمن کے آنے کا) ڈر ہوا' یہ خبر سن کر آنحضرتؐ ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خبر گیری کے لئے تشریف فرما ہوئے (سبحان اللہ! اس شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا) پھر لوٹ کر آئے اور فرما رہے تھے "مت ڈرو' مت ڈرو" اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (بہت ہی تیز رفتار اور بے تکان چلتا ہے یہ آپ کی سواری کی برکت تھی ورنہ وہ گھوڑا امٹھا مشہور تھا) (ایک روایت میں لَمْ تُرَاعُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ لَمْ تُرَعْ۔ فرشتہ نے ان سے (عبداللہ بن عمرؓ سے) کہا ڈرو نہیں (ایک روایت میں لَنْ تُرَعْ ہے اور ایک میں لَنْ تُرَاعَ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا رَجُلٌ اَخَذَ مَنْكِبِيْ۔ میں ڈر گیا جب ایک شخص نے ناگاہ پیچھے سے میرا کندھا پکڑا۔

فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ۔ مسجد میں ایک خیمہ لگا تھا' وہ اس وقت ڈر گئے جب اس میں سے خون بہہ بہہ کر آنے لگا۔

لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا۔ ہم اس وقت ڈر گئے جب آنحضرتؐ یکایک (خلاف معمول) ظہر کے وقت ہمارے

پاس تشریف لائے (یہ آپؐ کے آنے وقت نہ تھا)-

حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ- یہاں تک کہ ان کا ڈر جاتا رہا-

فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ- آپؐ اس کو دیکھ کر گھبرا گئے (پریشان ہو گئے)-

مِنْ كَفِّ اَرْوَعَ فِيْ عِرْنِيْنِهٖ شَمَمٌ- ایک خوبصورت بہادر کی ہتھیلی سے جس کا ناک کا بانسہ بلند تھا (یہ سرداری اور شرافت کی نشانی ہے)-

اِلَى الْاَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ الْاَرْوَاعِ- بادشاہوں کی طرف جو ہمیشہ بادشاہی کرتے رہے خوبصورت یا رعب دار (یہ جمع ہے رَائِعٌ کی)-

فَيَرُوْعُهٗ مَا عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ- اس کو اس کا لباس اچھا لگے گا (یعنی ایک بہشتی دوسرے بہشتی کا لباس دیکھ کر اس کو پسند کرے گا پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی طرف دیکھے گا تو اس سے بھی اچھا اور بہتر لباس اپنے جسم پر پائے گا)-

اَفْرِخْ رَوْعَكَ- اپنا خوف دور کر دے-

كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ كُلَّ زِيْنَةٍ رَائِعَةٍ- عطاء احرام باندھے ہوئے شخص کے لئے ہر ایک بناؤ جو بھلا معلوم ہو مکروہ جانتے تھے (کیونکہ احرام میں جہاں تک پریشان حالی اور غربت ظاہر ہو وہی پروردگار کو پسند ہے)-

لَا يُرَوِّعُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالنَّارِ- اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ سے نہیں ڈرائے گا-

وَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ رُوْعِيْ- میرے دل میں یہ بات آئی-

غُلَامٌ اَرْوَعُ اللَّوْنِ- خوبصورت خوش رنگ لڑکا-

رَوْغٌ یا رَوَغَانٌ- جھکنا' علیحدہ ہونا' چپکے سے کہیں جانا' مائل ہونا' پل پڑنا-

تَرْوِيْغٌ- چکنا کرنا' تر و تازہ کرنا-

مُرَاوَغَةٌ- کشتی کرنا' مکر و فریب کرنا' طلب کرنا-

اِرَاغَةٌ- ارادہ کرنا' طلب کرنا (جیسے اِرْتِيَاغٌ ہے)-

اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ حَرَّ طَعَامِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ وَاِلَّا فَلْيُرَوِّغْ لَهٗ لُقْمَةً- جب تم میں سے کسی کا خدمت گار (نوکر ہو یا غلام اور لونڈی) اس کو کھانا پکانے کی گرمی سے بچائے (یعنی اس کا کھانا وہ تیار کر دے) تو کھاتے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھا لے (سنت کا طریق یہی ہے کہ نوکر اور آقا دونوں ایک ساتھ کھائیں) اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کھانے میں سے ایک تر بہ تر نوالہ اس کے لئے بھی رہنے دے (یہ نہیں کہ سب کھانا خود تو کھا لیا جائے' مگر باورچی اور ملازم کو کچھ تھوڑا بھی نہ دیا جائے)-

اِنَّهٗ سَمِعَ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَسَاَلَ اُمَّهٗ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُرِيْغُهٗ عَلَى الْفِطَامِ- حضرت عمرؓ نے ایک بچہ کا رونا سنا' اس کی ماں سے پوچھا یہ کیوں روتا ہے؟ وہ کہنے لگی میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں (اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ يُرِيْغُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ- فلاں (شخص) مجھ سے یہ کام کرانا چاہتا ہے-

خَرَجْتُ اُرِيْغُ بَعِيْرًا شَرَدَمِنِّيْ- میں ایک اونٹ کی تلاش میں نکلا جو میرے پاس سے بھاگ گیا تھا-

رَوَغَانُ الثَّعْلَبِ- لومڑی کی حیلہ بازی-

فَعَدَلْتُ اِلٰى رَائِغَةٍ مِّنْ رَّوَائِغِ الْمَدِيْنَةِ- میں (بڑا راستہ چھوڑ کر) مدینہ کے چھوٹے رستوں میں سے ایک راستے کی طرف مڑ گیا-

رَائِغَةٌ- وہ چھوٹا راستہ جو بڑے راستے سے نکلا ہو-

رَوْفَةٌ- رحمت اور مہربانی-

رَوْقٌ- صاف ہونا' نتھرا ہوا ہونا' پسند آنا' بھلی لگنا' بڑھ چڑھ کر ہونا-

تَرْوِيْقٌ- صاف کرنا' کوئی چیز فروخت کر کے اس سے اچھی خریدنا-

اِرَاقَةٌ- بہانا-

حَتّٰى اِذَا اَلْقَتِ السَّمَاءُ بِاَرْوَاقِهَا- جب آسمان نے اپنے سب بوجھ ڈال دیئے (یعنی بادلوں میں جس قدر پانی تھا' وہ سب بصورت بارش ان سے خارج ہو گیا)-

ضَرَبَ الشَّيْطَانُ رَوْقَهٗ- شیطان نے اپنا سائبان بنایا یا چھجہ بنایا-

فَیَضْرِبُ رِوَاقَه، فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ کُلُّ مُنَافِقٍ - دجال اپنا خیمہ کھڑا کرے گا تو ہر ایک منافق جا کر اس سے مل جائے گا - (یعنی جس کے دل میں ایمان نہ ہوگا صرف ظاہرداری کی راہ سے خود کو مسلمان کہتا یا گنا تا ہوگا - وہ دجال کے ہوا خواہوں میں شامل ہو جائے گا)-

تِلْکُمْ قُرَیْشُ تَمَنَّانِیْ مَا لِتَقْتُلَنِیْ
فَلَاوَرَبِّكَ مَابَرُّوْا وَمَا ظَفِرُوْا
فَاِنْ هَلَکْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِیْ لَهُمْ
بِذَاتِ رَوْقَیْنِ لَا یَعْفُوْلَهَا اَثَرٌ

(اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ) یہ قریش کے لوگ ان کی آرزو یہ تھی کہ مجھ کو مار ڈالیں، نہیں خدا کی قسم ان کی آرزو پوری نہیں ہوئی نہ انہوں نے فتح پائی، اگر میں مرگیا تب بھی میرا یہ ذمہ ان کے پاس رہن ہے کہ ایک شدید جنگ ان سے ہوگی جس کا اثر نہ مٹے گا (ایک روایت میں ذات ردقین ہے یعنی سخت جنگ - اصل میں قَرْنٌ کے معنی سینگ اور آفت ہے اور یہاں اس سے مراد سخت لڑائی ہے)-

کَالثَّوْرِ یَحْمِیْ اَنْفَهُ بِرَوْقِهِ - بیل کی طرح جو اپنی ناک کو سینگ سے بچاتا ہے-

فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ رُوْقَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ - پھر ان سے لڑنے کے لئے عمدہ اور بہتر مسلمان نکلیں گے (اہل عرب کہتے ہیں: غُلَامٌ رُوْقَةٌ اور غِلْمَانٌ رُوْقَةٌ - یعنی خوبصورت سرخ سفید لڑکا یا لڑکے-

مَضٰی رَوْقٌ مِنَ اللَّیْلِ - رات کا ایک حصہ گزر گیا-

اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ یَّطُوْلَ مَکْثُه، عِنْدَكَ فَرَوِّقْهُ - اگر تو چاہے کہ وہ دیر تک تیرے پاس رہے تو اس کو صاف کر-

رَوْمٌ - قصد کرنا

تَرْوِیْمٌ - ٹھہرنا، دوسرے سے منگوانا-

تَرَوُّمٌ - ٹھٹھا کرنا-

عَلَیْكَ بِالْمَغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ وَالرَّوْمِ - تجھ پر لازم ہے عنفقہ (داڑھی کا وہ حصہ جو ہونٹ کے نیچے اور ٹھوڑی کے اوپر ہوتا ہے) اور انگشتری کا مقام (جہاں پر چھنگلی میں انگوٹھی رہتی ہے) اور کان کی لو (یعنی وضو کرتے وقت ان پر پانی پہنچانے کا خیال رکھ)-

بِیْرِ دُوْمَةَ - مدینہ منورہ کا وہ کنواں جس کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا (کہتے ہیں کہ بیس ہزار درہم کو آپ نے خریدا - اصل میں یہ کنواں ایک یہودی کا تھا وہ مسلمانوں کو اس سے پانی بھرنے نہیں دیتا تھا - آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی یہ کنواں خرید لے اور اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول بھی اس میں پڑنے دے، تو اس کے لئے بہشت ہے)-

رُوْمَةُ - ایک مقام کا بھی نام ہے (ایک روایت میں دُوْمَةُ ہے یعنی دومة الجندل)-

صَاحِبُ الرُّوْمِیَّةِ - رومیہ کا بادشاہ (وہ ایک شہر تھا روم کے ملک میں، کہتے ہیں کہ اس کی فصیل کا دور چوبیس میل تھا-)

رُوْمٌ - نصاریٰ (اس کا مفرد رُوْمِیٌّ جیسے زَنْجٌ اور زَنْجِیٌّ میں زَنْج جمع ہے اور زَنْجِی مفرد-)

وَبِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ - اور تیرے عزت کے وسیلے سے جس کے حاصل کرنے کا قصد نہیں کیا جاتا (کیونکہ ویسی عزت کسی اور کو ملنا محال ہے - بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے - تیری عزت کے طفیل جس سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا-)

مَرَامٌ - مقصد-

رُوْمَانٌ - وہ فرشتہ جو قبر میں آدمی کے ساتھ رہے گا-

رَوْنَقٌ - چمک، حسن، خوبصورتی، صفائی اور پاکیزگی-

رِوَایَةٌ - بات کو نقل کرنا، اٹھانا، بٹنا، پانی لانا، باندھ دینا-

رَیٌّ اور رِیٌّ اور رِوًّی - چھک کر پینا-

تَرْوِیَةٌ - غور اور فکر کرنا - روایت پر برانگیختہ کرنا-

رَاوِیْ - حدیث کا نقل کرنے والا-

رَاوُوْنَ اور رُوَاةٌ - راوی کی جمع ہے-

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ سَمَّی السَّحَابَ رَوَایَا الْبِلَادِ - آنحضرتؐ نے ابر کا نام شہروں کا پانی اٹھانے والا رکھا (اصل میں روایا جمع ہے راویہ کی، یعنی وہ اونٹ جو پانی لاد کر لاتا ہے اور راویہ پانی کی مشک کو بھی کہتے ہیں)-

فَإِذَا هُوَ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ - ناگاہ اس کو قریش کے پانی لانے والے اونٹ ملے۔

شَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكِذْبِ - بدترین روایات جھوٹی روایتیں ہیں۔ یا بدترین وہ راوی ہیں جو جھوٹی روایات کرتے ہیں۔

رَوَايَا - دراصل رَوِيَّةٌ کی جمع ہے (یعنی جو جھوٹی بات آدمی بنائے)۔

رَاوِيَةٌ - بہت روایت کرنے والا۔

وَاجْتَهَرَ دَفْنَ الرَّوَاءِ - سیراب کرنے والے یا شریں پانی کو جو چھپا ہوا تھا انہوں نے کھول دیا۔ (یہ جملہ حضرت عائشہؓ نے حضرت صدیقؓ کی تعریف میں کہا)۔

إِذَا رَأَيْتُ رَجُلًا ذَارُوَاءٍ طَمَحَ بَصَرِي إِلَيْهِ - جب میں کوئی قبول صورت یا تروتازہ (توانا وتندرست) مرد دیکھتی تو میری نگاہ اس کی طرف لگ جاتی۔

كَانَ يَأْخُذُ مَعَ كُلِّ فَرِيْضَةٍ عِقَالاً وَّرِوَاءً - ہر زکوۃ کے ساتھ (صاحب مال سے) ایک پاؤں باندھنے کی رسی اور ایک وہ رسی لیتے جس سے دو اونٹ ملا کر باندھے جاتے ہیں۔

رِوَاءٌ - ازہری نے کہا اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کی پیٹھ پر سامان کو کستے اور باندھتے ہیں اور جس رسی سے دو اونٹ کی جوڑی لگا کر باندھ دیتے ہیں اور اس باندھنے کے عمل کو قَرْنٌ اور قِرَانٌ کہتے ہیں۔

وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا - میرے پاس ایک ڈول تھا یا چھاگل تھی، اس پر ایک چھتڑا تھا، جس سے میں نے اس کو باندھ دیا تھا (ایک روایت میں قَدْ رَوَيْتُهَا ہے اور نہایہ میں یہ ہے یہی صحیح ہے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَوَيْتُ الْبَعِيْرَ - میں نے اونٹ پر رسی باندھ دی۔

كَانَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ - آٹھویں تاریخ حج کی لبیک کہتے (اس کو یوم الترویہ اس لئے کہتے ہیں کہ اونٹوں کو اس دن پانی پلا کر سیراب کرتے)۔

لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ - (ایک زمانہ ایسا آئے گا) جب دین (اسلام) حجاز کے ملک سے ایسا بندہ جائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی میں رہ جاتی ہے (وہاں پناہ لیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اکثر ملکوں میں پھر کفر پھیل جائے گا اور اسلام سمٹ کر ملک حجاز میں ہی رہ جائے گا)۔

أُرْوِيَّةٌ - پہاڑی بکری (اس کی جمع أُرْوِیٰ آتی ہے)۔

رِوَايَةٌ - یہ حدیث آنحضرت سے روایت کی ہے اپنے دل سے نہیں کہی (یعنی مرفوع حدیث ہے نہ موقوف)۔

يَرْتَوِيْ فِيْهَا - اس میں پانی پیتے اور پلاتے تھے۔

رَاوِيَةٌ - مشک (یہ معنی اس مناسبت ہے کہ مشک اپنے صاحب کو سیراب کرتی ہے۔ مگر بعض نے اس لفظ کے معنی پانی لادنے والے اونٹ کے کئے ہیں)۔

حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ - یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے (یعنی خوب چھک کر پانی پی لیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَوَيْتُ عَلَى الْبَعِيْرِ - میں نے اونٹ پر پانی لا کر پلایا۔

رَوَيْتُ رِيًّا - میں پانی سے سیر ہوا۔

رَوَيْتُ مِنَ الشِّعْرِ - میں نے شعر کو روایت کیا۔

نَزَحَ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْوِي - پانی کھینچا یہاں تک کہ لوگوں کو سیراب کیا)۔

يَرْوِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں (یعنی بلا واسطہ یا بہ واسطہ)۔

رِوَايَةٌ عَنْ رَبِّهِ - یہ حدیث آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار سے روایت کی (یعنی حضرت جبرئیلؑ کے واسطہ کے بغیر، جس کو حدیث قدسی کہتے ہیں)۔

أَرْتَوِي - پانی رکھتا ہوں، پینے اور وضو کرنے کے لئے۔

هُوَ أَرْوٰى - گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (درمیان میں سانس لے لے کر)۔

حَامِيْنَ رَوَاءٍ - سیراب کرنے والے پانی پر گھومنے والے یا شیریں خوش گواری پانی پر چکر لگانے والے۔

أَلَمْ نُصَحِّحْ جِسْمَكَ وَنُرَوِّكَ - کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا (بیماریوں سے پاک) اور تجھ کو سیراب نہیں کیا (معلوم ہوا صحت کے بعد شیریں اور سرد پانی سب نعمتوں سے

بڑھ کر ہے)۔

وَقَدْ رُوِيْنَا - ہم سے یوں روایت کی گئی (یعنی سماع یا اجازت یا روایت کے طور سے سب کو شامل ہے)۔

رَوَيْنَا - ہم نے روایت کی۔

رَيَّانٌ - سیراب (اس کی ضد عطشان یعنی پیاسا اور ایک راوی کا نام بھی ریان ہے)۔

بَابُ الرَّيَّانِ - بہشت کا وہ دروازہ جس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِاِبْرَاهِيْمَ تَرَوَّ مِنَ الْمَاءِ - جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا تم پانی سے سیراب ہو جاؤ (بعض نے کہا اس تاریخ کو حضرت جبرئیلؑ نے ان سے کہا تم اپنی خواب میں فکر اور غور کر و اسی وجہ سے اس کا نام یوم الترویہ ہوا)۔

فَطَفِقْتُ اَرْتَأِيْ - میں اپنے کام میں غور کرنے لگا (فکر شروع کی)۔

مَنْ عَمِلَ بِالرَّاْيِ وَالْمَقَايِيْسِ فَقَدْ ارْتَوٰى مِنْ اٰجِنٍ - جس نے رائے اور قیاس پر عمل کیا (یعنی آیت یا حدیث موجود ہوتے ہوئے) اس نے گدلے بدبودار پانی سے اپنے آپ کو سیر کیا (کیونکہ آیت یا حدیث صاف ستھرے پاکیزہ پانی کی طرح ہے' اس کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کی طرف گیا تو گویا خراب اور سڑا ہوا پانی اس نے پیا' اچھے پانی کو چھوڑ دیا (یہ جناب امیرؓ کا قول ہے)۔

رَیّ ایک ملک ہے ایران میں اس کی نسبت رَازِیْ ہے بر خلاف قیاس۔

رِيًّا يَعُضُّ بِالرِّيِّ رَبَابُهُ - ایسی سیرابی عطا فرما جس کا ابر سیرابی کو لازم کرلے (یعنی خوب زور کا پانی برسا)۔

رَوِيَّةٌ - جو قرض باقی رہ گیا ہو اور حاجت۔

رَوِيٌّ - قافیہ کا حرف اور بڑی بڑی بوندوں کی بارش۔

اَلْجُهَّالُ يَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّوَايَةِ - جاہلوں کو (آخرت میں) یہ رنج ہوگا کہ ہم نے قرآن اور حدیث کی روایت کیوں نہیں کی (علم دین حاصل کر کے اس کی تبلیغ اور اشاعت کیوں نہیں کی)۔

رَايَةٌ - قلادہ یا طوق جو کسی غلام کے گلے میں لٹکایا جائے۔

اَوْ يَجْعَلُ فِيْ رَقَبَتِهٖ رَايَةً - (اگر غلام بھگوڑا ہوا یا اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تو اس کے پاؤں میں بیڑی ڈالے) یا اس کے گلے میں طوق پہنائے)۔

اَوَّلُ مَنْ حَذَفَهٗ ابْنُ اَرْوٰى - پہلے جس نے اس کو موقوف کیا (وہ) اروی کے بیٹے تھے (یعنی حضرت عثمانؓ خلیفہ سوئم)۔

اَرْوٰى - حضرت عثمانؓ کی والدہ کا نام تھا۔

باب الراء مع الهاء

رَهْبٌ یا رَهْبَةٌ یا رُهْبٌ یا رَهَبٌ یا رُهْبَانٌ یا رَهَبَانٌ - ڈرنا' خائف ہونا۔

اِرْهَابٌ - ڈرانا' خائف کرنا۔

تَرَهُّبٌ - فقیر ہو جانا۔

رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ - تیری طرف رغبت کر کے تجھ سے ڈر کر (یعنی تجھ سے ثواب کی توقع کر کے اور تیرے عذاب سے ڈر کر)۔

فَبَقِيْتُ سَنَةً لَا اُحَدِّثُ بِهَا رَهْبَتَهٗ - میں ایک سال تک ڈر کر یہ حدیث (یعنی رضاع کبیر کی) بیان نہ کر سکا۔

لَقَدْ رَهِبْتُ - میں ڈر گیا۔

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ یا لَا رُهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام میں ایسی درویشی نہیں ہے جو نصاریٰ نے اختیار کی تھی (کہ تمام دنیا کے جائز مشاغل اور لذات کو چھوڑ کر ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ جانا اور سخت سخت ریاضتیں کرنا - مثلاً خود کو خصی کر ڈالنا یا گلے میں زنجیر ڈالنا جسم پر بھوت ملنا راکھ لگانا - ایک حالت پر کھڑے یا بیٹھے رہنا' الٹے لٹکنا' وغیرہ وغیرہ اس طرح کی درویشی نصاریٰ نے ہندوستان کے جوگیوں اور فقیروں سے سیکھی تھی - ہمارے پیغمبرؐ نے صاف فرما دیا اسلام میں اس طریقہ کی درویشی درست نہیں ہے اور اگر یہ لوگ غور و فکر سے کام لیتے

تو سمجھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب نعمتیں اور لذتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں- اگر ہم قدرت کے باوجود جائز طریقوں سے حاصل کر کے، اعتدال کے ساتھ ان سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہم بے نصیب اور بدبخت ہیں البتہ اس قدر صحیح ہے کہ شریعت اور عقل سلیم کی پابندی ضرور ہے- اور اصل درویشی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں بھی رکھے اس پر راضی، خوش اور شکرگزار رہے- اگر وہ ہماری سعی کو بارآور کر کے راحت و آرام عنایت فرما دیتا ہے تو اس کا شکر ادا کریں اور ہمارا دل اپنے رب کی حمد و سپاس سے لبریز ہو جائے، اور اگر سعی لا حاصل رہے تو پھر بھی مشیت ایزدی پر انشراح قلب کے ساتھ راضی رہے اور تکلیفوں اور ناکامیوں پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس میں حق تعالیٰ کی حکمت ہے اور وہ بہرحال اپنے بندوں کا بہی خواہ ہے)-

رُهْبَانٌ- تارک الدنیا فقراء سنیاسی لوگ (یہ جمع ہے راھب کی)-

رَهْبَنَةٌ- درویشی-

عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِيْ- تم اپنے اوپر (کافروں سے) جہاد کرنے کو لازم کرلو، میری امت کی درویشی یہی ہے (جہاد درویشی سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ درویش دنیا کے بناؤ اور بگاڑ سے بے پروا ہو جاتا ہے او اس کے اس طرز عمل سے باطل کو پروان چڑھنے کے لئے میدان صاف مل جاتا ہے- اس کے برخلاف مجاہد اللہ کے دین کا سپاہی بن کر باطل سے نبرد آزما ہوتا ہے اور حق کے غلبہ کے لئے اپنی جان اور صلاحتیں کھپاتا ہے- ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "اسلام کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے)-

رَهْبُ أُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلٰوةِ- میری امت کی درویشی یہ ہے، مسجدوں میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا-

لَأَنْ يَمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِيْ اِلٰى رَهَابَتِيْ قَيْحًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا- اگر میرے پیرو (ناف) سے لے کر سینہ تک پیپ سے بھر جائے تو مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ شعر اشعار سے بھرے-

رَهَابَةٌ- وہ پٹھا جو زبان کی طرح سینے کے نشیب میں لٹکتا رہتا ہے (بعض لوگوں نے رَهَانَتِيْ روایت کیا ہے جو غلط ہے)-

فَرَأَيْتُ السَّكَاكِيْنَ تَدُوْرُ بَيْنَ رَهَابَتِهٖ وَمِعْدَتِهٖ- میں نے دیکھا کہ اس کے سینہ اور معدے کے درمیان چھریاں چل رہی ہیں-

اِنِّيْ لَاَسْمَعُ الرَّاهِبَةَ- میں خوفناک حالت سن رہا ہوں-

اَسْمَعُكَ رَاهِبًا- میں سن رہا ہوں تو خوف زدہ ہے-

اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَرَهَّبَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ- ایک صحابی نے عرض کیا میرا ارادہ یہ ہے کہ درویش بن جاؤں (عورتوں سے الگ رہوں) آپؐ نے فرمایا ایسا مت کر-

اَعْطَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا الْفِطْرَةَ الْحَنِيْفِيَّةَ لَا رُهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ- اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سیدھا دین (دین قیم) جو فطرت کے موافق ہے عنایت فرمایا- اس میں نہ درویشی ہے نہ سیاحی (خواہ مخواہ ملک در ملک پھرتے رہنا- ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "میری امت کی سیاحت جہاد ہے)

رُهْبَانُ اللَّيْلِ اُسُدُ النَّهَارِ- (مومنوں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) رات کو تو درویش ہیں (یعنی عبادت میں مشغول رہتے ہیں) دن کو شیر بنے رہتے ہیں (یعنی کافروں کا شکار کرتے ہیں)-

رَهْبَلَةٌ- ایک قسم کی دوڑ-

رَهْبَلٌ- وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے-

مُرَهْبِلٌ- جو ایسا کلام کرے-

رَهْجٌ یا رَهَجٌ- گرد و غبار-

مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ رَهَجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ- جس آدمی کے دل پر اللہ کی راہ میں غبار پڑے (یعنی اقامت دین کی کوشش میں) اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا (دوسری روایت میں ہے:

مَنْ دَخَلَ جَوْفَهُ الرَّهَجُ لَمْ يَدْخُلْهُ حَرُّ النَّارِ- جس آدمی کے پیٹ میں (سانس کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا) غبار

جائے پھر دوزخ کی گرمی اس میں نہیں جائے گی۔

رَھْدٌ - خوب پیسنا۔

تَرْھِیْدٌ - بڑی حماقت کرنا۔

رَھَادَۃٌ - نعمت۔

رَھْرَھَۃٌ - وسیع اور کشادہ کرنا۔

تَرَھْرُہٌ - سفید چمکدار ہونا۔

فَشُقَّ عَنْ قَلْبِہٖ وَجِیْئَ بِطَسْتٍ رَھْرَھَۃٍ - آپ ﷺ کا دل چیرا گیا اور ایک سفید چمکتا ہوا طشت لایا گیا (بعض نے کہا کہ اصل میں یہ رَحْرَحَۃٌ تھا بہ معنی کشادہ اور پھیلا ہوا۔ مگر حائے حطی کو ہائے موز سے بدل دیا۔ جیسے مَدَحْتُ میں مَدَھْتُ کہتے ہیں۔ ایک روایت میں بَرَھْرَھَۃٌ ہے۔ اس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا ہے)۔

رَھْسٌ - خوب روندنا۔

تَرَھُّسٌ - اضطراب، حرکت۔

اِرْتِھَاسٌ - بھر جانا، ہجوم کرنا، اضطراب کرنا۔

وَجَرَاثِیْمُ الْعَرَبِ تَرْتَھِسُ - اور عرب کے قبیلے بے قرار تھے دھکم دھکا کر رہے تھے (ایک دوسرے سے لڑ بھڑ رہے تھے) (ایک روایت میں تَرْتَھِشُ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

عَظُمَتْ بُطُوْنُنَا وَارْتَھَسَتْ اَعْضَادُنَا - ہمارے پیٹ تو بڑھ گئے (پھول گئے) اور بازو لڑکھڑانے لگے (ضعف کے سبب) (ایک روایت میں اِرْتَھَشَتْ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

رَھْشٌ - جانور کے دونوں ہاتھ چلنے میں رگڑ کھانا (جس کو اہل ہندا پنی اصطلاح میں "نیور لگنا" کہتے ہیں)۔

رَوَاھِشٌ - جانور کے ہاتھوں کی رگیں جو چلنے میں رگڑ کھاتی ہیں۔

اِرْتِھَاشٌ - لرزنا، لڑائی ہونا۔

فَقَطَعَ بِہٖ رَوَاھِشَ یَدَیْہِ - (قزمان نامی ایک شخص تھا وہ احد کے دن کافروں سے خوب لڑا اور سخت زخمی ہو گیا، پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک تیر لیا اور) اپنے ہاتھوں کے اندر کی رگیں اس سے کاٹ ڈالیں (یعنی خودکشی کر لی، اس وجہ سے اس کا خاتمہ برا ہوا۔ چونکہ آنحضرت فرما چکے تھے کہ یہ دوزخی ہے، اس کے اس عمل سے آپ کی پیشن گوئی صحیح ثابت ہو گئی)۔

رَھِیْشُ الثَّرٰی - زمین کو لازم کرنے والا (یعنی پاپیادہ ہو کر لڑنے والا۔ جیسے بہادر لوگ کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ان کی نیت بھاگنے کی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے مواقع پر ان کا عمل یہ ہوتا ہے کہ سواری سے اتر کر دشمن سے بھڑ جاتے ہیں تاکہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آ سکے)۔

رَھِیْشٌ - دراصل اس مٹی کو کہتے ہیں جو نرم ہو اور اڑتی ہو اور اس وجہ سے تھم نہ سکتی ہو۔

اِرْتَھَشَ الدَّابَّۃُ - جانور کے دو ہاتھ چلنے میں رگڑ کھاتے ہیں۔

رَھْصٌ - زور سے نچوڑنا، ملامت کرنا، زور سے پکڑنا۔

اِرْھَاصٌ - اصرار اور آمادگی اور اصطلاح میں اس خلاف عادت کام کو کہتے ہیں جو نبوت سے پہلے پیغمبر سے صادر ہو۔

اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ رَھْصَۃٍ اَصَابَتْہُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے، ضعف یا درد کے لئے (اصل میں رَھْصَۃٌ وہ درد ہے جو گھوڑے کے سم میں اندر کی طرف ہو جاتا ہے)۔

فَرَمَیْنَا الصَّیْدَ حَتّٰی رَھَصْنَاہُ - ہم نے شکار کے جانور کو تیر مارے یہاں تک کہ اس کو بے طاقت کر دیا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَرْقِیْ مِنَ الرَّھْصَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاقِیْ وَاَنْتَ الْبَاقِیْ وَاَنْتَ الشَّافِیْ - "وہ رہصہ (یعنی ضعف ناتوانی اور ناطاقتی) کے لئے اس دعا کا منتر کرتے تھے "یا اللہ تو ہی بچانے والا ہے، تو باقی رہنے والا ہے اور تو ہی شفا دینے والا ہے"۔

وَاِنَّ ذَنْبَہٗ لَمْ یَکُنْ عَنْ اِرْھَاصٍ - ان کا گناہ اصرار اور آمادگی کے ساتھ نہ تھا (بلکہ بھول چوک کے طور پر بلا قصد اور اصرار کوئی گناہ سرزد ہو جاتا)۔

رَھْطٌ - بڑے بڑے لقمے کھانا۔

تَرْھِیْطٌ - خوب زور سے کھانا۔

اِرْتِهَاطٌ - جمع ہونا -

رِهَاطٌ - گھر کا سامان -

رَهْطٌ - قوم اور قبیلہ تین آدمیوں سے لے کر سات یا دس آدمیوں تک یا چالیس آدمیوں تک یا دس سے کم آدمی جن میں عورت نہ ہو -

تُرْهُوْطٌ - کھاؤ، بڑے بڑے لقمے اڑانے والا -

فَاَيْقَظَنَا وَنَحْنُ اِرْتِهَاطٌ - ہم کو بیدار کیا اس وقت ہم الگ الگ جتھے تھے (مصدر فعل کے معنی میں ہے - یعنی نَحْنُ فِرَقٌ مُرْتَهِطُوْنَ - ہم الگ الگ گروہ تھے -

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ - میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا، آپ کے ساتھ ایک چھوٹا رہط تھا -

رُهَيْطٌ - تصغیر ہے رہط کی -

رَهْفٌ - پتلا کرنا، باریک کرنا -

اِرْهَافٌ - تیز کرنا -

كَانَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَرْهُوْفَ الْبَدَنِ - عامر بن طفیل دبلے بدن کے آدمی تھے (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَهَفْتُ السَّيْفَ - میں نے تلوار تیز کی) -

فَهُوَ مَرْهُوْفٌ يا مُرْهَفٌ - وہ باریک اور تیز ہے -

خَصْرٌ مُرْهَفٌ - باریک (پتلی) کمر -

اَرْهَفَ خَاطِرَهٗ - اس کا دل تنگ کر دیا -

اَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِمُدْيَةٍ فَاَرْهِفَتْ - آپ نے مجھ کو ایک چھری لانے کا حکم دیا، وہ تیز کی گئی -

اِنِّيْ لَا تُرْكُ الْكَلَامَ فَمَا اُرْهِفُ بِهٖ - میں جلدی سے بات نہیں کرتا (بلکہ غور و فکر کے بعد بات کرتا ہوں - یہ اصول بہت مناسب اور مفید ہے غور و تامل کے بعد کہی ہوئی بات پائیدار ہوتی ہے - ایک روایت میں فما ازهف - ہے زائے معجمہ سے یعنی میں بیہودہ اور جھوٹ نہیں بکتا) -

رَهَقٌ - حماقت کرنا، جلدی کرنا، جماع کرنا، حرام کا م کرنا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا، نزدیک ہونا، ڈھانپ لینا -

تَرْهِيْقٌ - بدکاری کی تہمت لگانا -

اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ فَلْيَرْهَقْهُ - جب تم میں سے کوئی کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے تو اس سے نزدیک ہو جائے (یعنی سترے کے قریب ہی کھڑا ہو) -

اِرْهَقُوْا الْقِبْلَةَ - (نماز میں) قبلے کے نزدیک رہو -

غُلَامٌ مُرَاهِقٌ - وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو -

فَلَوْ اِنَّهٗ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا - اگر وہ لڑکا بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کے پاس رہتا تو ان کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا (اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ اَرْهَقَنِيْ اِثْمًا - فلاں شخص نے مجھ کو گناہ میں ڈال دیا گناہ مجھ پر لا دیا) -

يَرْهَقُهٗ رَهَقًا - اس کو ڈھانپ لیتا ہے -

فَاِنْ رَهِقَ سَيِّدَهٗ دَيْنٌ - اگر اس کے مالک پر قرضہ ہو جائے (اور) اس کو قرض ادا کرنا لازم ہو جائے -

اَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ - ہم نے نماز میں دیر کی (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آنے کو تھا) اور ہم وضو کر رہے تھے -

وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ - نماز کا وقت ہم پر آ پہنچا -

لِمَنْ فَعَلَهٗ مُرَاهِقًا - جو کوئی اس کو اخیر وقت کرے (یعنی جب وقت تنگ ہو جائے، وقوف عرفہ کے وقت فوت ہونے کا ڈر ہو) -

يُرْهِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا - ایک دوسرے پر جلدی کرتا ہے -

اِنَّ فِيْ سَيْفِ خَالِدٍ رَهَقًا - خالد کی تلوار میں پھرتی ہے (جلدی اور تیزی) -

كَانَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ اِلٰى عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ - جب وہ مکہ میں دیر سے آتے (مثلاً نویں تاریخ) تو سیدھے عرفات کو چلے جاتے، بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے (اس ڈر سے کہ کہیں وقوف عرفات کا وقت فوت نہ ہو جائے) -

اِنَّهٗ وَعَظَرَ جُلًا فِيْ صُحْبَةِ رَجُلٍ رَهِقٍ - حضرت علیؓ نے ایک شخص کو نصیحت کی ایک آزاد شخص کے ساتھ صحبت رکھنے میں (اہل عرب کہتے ہیں:

فِيْهِ رَهَقٌ - اس میں آزادی اور بدکاری ہے (اصل میں

رَهَقٌ کہتے ہیں نادانی اور حماقت اور حرام کام کرنے کو)۔

اِنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى اِمْرَاَةٍ كَانَتْ تُرْهَقُ۔ آنحضرت نے ایسی عورت پر (جنازہ کی) نماز پڑھی، جس کو لوگ بدکار کہتے تھے۔

سَلَكَ رَجُلَانِ مَفَازَةً اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُبِهٖ رَهَقٌ۔ ایک میدان میں دو آدمی چلے، ایک تو عابد تھا اور دوسرا آزاد و بدکار۔

فُلَانٌ مُرَهَّقٌ۔ اس آدمی کو لوگ برا بتلاتے ہیں۔ یا نادان اور احمق کہتے ہیں (ایک روایت میں مُرْهِقٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

حَسْبُكَ مِنَ الرَّهَقِ وَالْجَفَاءِ اَنْ لَّا يُعْرَفَ بَيْتُكَ۔ یہ تھوڑی حماقت اور جہالت ہے کہ لوگ تیرا گھر نہ پہچانیں (یعنی تو سب سے جدا جگ سے برا، کنارہ کش اور غیر معروف ہو کر رہے نہ کسی کی دعوت کرے نہ کسی کو کھلانا کھلائے، کیونکہ کھلانے پلانے والے کا گھر اکثر لوگوں کو معلوم ہوتا ہے)۔ (بعض نے کہا:

راوی نے اس میں تصحیف کی ہے۔ صحیح اس طرح ہے اَنْ لَّا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ۔ یعنی حماقت اور جہالت کی انتہا ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہ پہچانے)۔

كَانَ يُرَهَّقُ۔ لوگ اس کو بدکار کہتے تھے۔

اَرْهَقَنِيْ اَنْ اَلْبِسَ ثَوْبِيْ۔ اس نے ایسی جلدی کی کہ میں کپڑے بھی نہ پہن سکا۔

رَجُلٌ مُرَهَّقٌ۔ اسکے پاس مہمان آتے جاتے رہتے ہیں۔

رَهِقَتِ الْكِلَابُ الصَّيْدَ۔ کتے شکار کے جانور کے قریب پہنچ گئے (اس کے پاس جا پہنچے)۔

رَهِيْقٌ۔ شراب۔

رَيْهُقَانٌ۔ زعفران۔

مُرْهَقٌ۔ جس کو قتل کے لئے پکڑ پائیں۔

فَتُرْهَقُوْنَ عَنِّيْ۔ تم میرے نزدیک کئے جاؤ گے۔

فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ۔ فلاں شخص تو بدکار اور فاجر تھا۔

يُرْهِقُهٗ بِاَعْوَامِ دَهْرِهٖ۔ اس کی عمر کے سالوں کو گھیر لیتی ہے۔

يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَى الْغُلَامِ اِذَا رَاهَقَ الْحُلُمَ۔ جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچ جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔ (گو ابھی احتلام اس کو نہ ہوتا ہو)۔

لَاتُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا لِرَهَقِهِمَا۔ ان دونوں کی گواہی قبول نہ ہو گی کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

رَهِقَ الذِّئْبُ الشَّاةَ۔ بھیڑیا بکری کے پاس پہنچ گیا۔

رَجُلٌ اَرْهَقَ الصَّلٰوةَ۔ ایک شخص نے نماز میں دیر کی۔ (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آن پہنچا)۔

رَهْكٌ۔ خوب پیسنا، زور سے جماع کرنا، اقامت کرنا۔

اِرْهَكْ هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ ان دونوں کو سخت پکڑ یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (اہل عرب کہتے ہیں:

رَهَكْتُ الدَّابَّةَ۔ یعنی میں نے اس کو خوب زور سے چلایا۔

رَهَكَةٌ۔ نادان اونٹنی۔

رُهَكَةٌ۔ وہ آدمی جس میں بھلائی نہ ہو۔

رِهْمَةٌ۔ ہلکی بارش یا زور کی بارش۔

وَنَسْتَخِيْلُ الرِّهَامَ۔ ہم خیال کرتے تھے کہ ہلکی ہلکی بارشیں ہوں گی۔

رِهَامٌ جمع ہے رِهْمَةٌ کی، یعنی بارشیں۔

مَرْهَمٌ۔ وہ دوا جو اندمال کے لئے زخموں اور پھوڑوں پر لگاتے ہیں۔

اَرْهَمَتِ السَّحَابَةُ۔ ابر نے ہلکا مینہ برسایا۔

رَهْمَسَةٌ۔ خفیہ طریقہ سے فساد پھیلانا۔

مُرْهَمِسٌ۔ پوشیدہ۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ۔ کیا تو جھوٹ بولنے والوں اور چپکے چپکے فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔

رهن۔ گروی کرنا، روک رکھنا، اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا۔

اِرْهَانٌ۔ گروی کرنا۔

كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ہاتھ میں گروی ہے (جیسے گروی کی شے مرتہن کے پاس رکی رہتی ہے

اسی طرح بچہ کی بھی رہائی بدوں عقیقہ کے نہیں ہو سکتی - امام احمد نے کہا کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ ہوا اور وہ کم سنی میں مر جائے تو وہ اپنے والدین کی سفارش نہ کرے گا - بعض نے کہا گروی ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالوں وغیرہ کی گندگی میں مبتلا ہے جب عقیقہ ہوا تو اس سے پاک صاف ہوا) -

اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ - (معنی وہی ہیں - طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تک عقیقہ نہ ہو اس بچہ سے پورے طور پر فائدہ نہیں ہوتا یا اس کی سلامتی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا' یا اس بچہ کا نشوونما عمدہ طور نہیں ہوتا) -

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ - اللہ تعالیٰ تیری گرویاں بھی دوزخ سے چھڑائے (یعنی بد اعمالی اور اس کی سزا سے تجھ کو نجات اور معافی عطا فرمائے - آدمی دراصل اپنے اعمال وافعال میں گرو ہے) -

فُكَّ رِهَانِيْ - میری گروی چھڑا دے (یعنی میرے نفس کو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے جن میں پھنسا ہوا ہے نجات دے) -

رَهَنَ ﷺ دِرْعَهٗ مِنْ يَّهُوْدِيٍّ - آنحضرت نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ کر (اس سے کچھ غلہ لیا) - (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جس شخص کے مال کا اکثر حصہ حرام ہونے کا گمان ہو اس سے بھی معاملہ کر سکتے ہیں جب تک اس بات کا یقین نہ ہو کہ جو مال اس سے لیا ہے وہ اس کے قبضہ میں حرام طریقہ سے آیا ہوا ہے - البتہ جس شخص کے کل مال کے حرام ہونے کا یقین ہو' جیسے ایک قحبہ عورت کہ جس کو حرام کاری کی آمدنی کے سوا کوئی دوسری جائز آمدنی نہیں ہے تو اس سے معاملہ کرنا درست نہیں' نہ اس کی ضیافت کھانا درست ہے - بعض نے کہا کہ اگر ایسے شخص سے قرض لے یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت میں یہ حرام روپیہ لے تو لینے والے کے لئے وہ روپیہ حلال سمجھا جائے گا - کیونکہ تبدل ملک سے احکام بدل جاتے ہیں - مگر یہ قول ضعیف ہے -

اَرْهِنُوْنِيْ - میرے پاس گرو کردو -

كَيْفَ نُرْهِنُكَ - ہم اپنی اولاد اور عورتوں کو تیرے پاس کیونکر گرو کردیں -

رِهَانٌ - شرط کے معنی میں بھی آتا ہے - جیسے

فَرَسَيْ رِهَانٍ - شرط کے دونوں گھوڑے -

وَاَنْفُسُكُمْ مَرْهُوْنَةٌ بِاَعْمَالِكُمْ - تمہاری جانیں تمہارے اعمال میں گرو ہیں -

اَلْاِنْسَانُ رَهِيْنُ مَوْتٍ - آدمی موت کے پنجہ میں گرو ہے (اس سے خلاصی ممکن نہیں) -

رَهْوٌ - نرم چال' بلند یا پست جگہ' جماعت لوگوں کی' تھما ہوا' کشادہ' وسیع -

سُئِلَ عَنْ غَطَفَانَ فَقَالَ رَهْوَةٌ تَنْبُعُ مَاءً - آنحضرت سے غطفان قبیلہ کا حال دریافت کیا گیا - آپ نے فرمایا وہ ایک ٹیلہ یا اونچا پہاڑ ہے جس میں سے پانی پھوٹ رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ غطفان کے لوگ سخت اجڈ ہیں) -

لَاشُفْعَةَ فِيْ فِنَاءٍ وَّلَا مَنْقَبَةٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا رُكْحٍ وَّلَا رَهْوٍ - صحن مشترک ہونے سے' یا گلی مشترک ہونے سے' یا راستہ مشترک ہونے سے' یا پیچھے کا میدان مشترک ہونے سے' یا پانی بہنے کی جگہ مشترک ہونے سے' شفعہ کا حق نہیں حاصل ہوگا - (جب تک خود مکان میں شرکت نہ ہو - یہ حدیث امام شافعی کے مذہب کی تائید کرتی ہے' جن کے نزدیک ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے صرف شریک اور حصہ دار کو حق ہے) -

وَنَظَمَ رَهَوَاتِ فُرَجِهَا - اس میں جہاں جہاں کشادہ کھلی جگہیں تھیں' ان کو آراستہ کیا -

اٰتِيْكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا - (رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا' ایک تو اسی وقت دیدیا اور دوسرے کے لئے کہنے لگے) میں کل کو آسانی کے ساتھ لاکر تجھ کو دیدونگا (یعنی ٹال مٹول کئے بغیر فوراً لاکر دیدوں گا) (اہل عرب کہتے ہیں:

جَاءَتِ الْخَيْلُ رَهْوًا - سوار پے درپے آن پہنچے) -

اِذْمَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تَرَهْيَاتُ - اس دوران میں ایک ابر (کا ٹکڑا) ان پر گزرا' جس نے پانی برسانے کی تیاری کی (مگر برسا نہیں) اہل عرب کہتے ہیں:

تَرَهْيَا الْقَوْمُ-لوگ تیار ہو گئے یعنی تَهَيَّأُوْا)-

باب الراء مع الباء

رَيْبٌ-شک میں ڈالنا' شک وشبہ-

اِرَابَةٌ-شک میں ڈالنا-

دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ-اس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو (یعنی اس کی درستی ونادرستی کا فیصلہ نہ ہوسکتا ہو) اور اس کام کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو (یہ حدیث ایک اہم کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے' جس سے صدہا مسئلے نکلتے ہیں) طیبی نے کہا کہ مشہور روایت يَرِيْبُكَ ہے بہ فتح یا)-

مَكْسَبَةٌ فِيْهَا بَعْضُ الرِّيْبَةِ خَيْرٌ مِّنَ الْمَسْئَلَةِ-(حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ) جس کمائی میں کچھ شبہ ہو (یعنی شک ہو کہ نہ معلوم حلال یا حرام؟) وہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے-

عَلَيْكَ بِالرَّائِبِ مِنَ الْاُمُوْرِ وَاِيَّاكَ وَالرَّائِبَ مِنْهَا-(حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم ان کاموں کو اختیار کرو جو صاف' پاک اور بلاشبہ ہیں اور ان کاموں سے اجتناب کرو جن میں شبہ ہو-(پہلا رَائِبٌ "رَابَ يَرُوْبُ" سے نکلا ہے) اصل عرب کہتے ہیں:

رَابَ اللَّبَنُ- یعنی دودھ جم گیا بعض نے رَائِبٌ وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو دوسرا رَائِبٌ رَابَ يَرِيْبُ سے نکلا ہے-یعنی شک میں پڑا یا شک میں پڑتا ہے-

اِذَا ابْتَغَى الْاَمِيْرُ الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ-جب حاکم اپنی رعایا پر تہمت رکھے اور اپنی بدگمانی دوسروں پر واضح کردے تو وہ رعایا کو خراب کردے گا (اس نامناسب رویہ کا ردعمل یہ ہوگا کہ رعایا سوچے گی کہ حاکم تو ہم کو برا سمجھتا ہی ہے پھر اس کے مقابلہ میں جوابی طرزعمل کیوں اختیار نہ کریں مدعا یہ ہے کہ ارباب اقتدار کو اپنی رعایا کی طرف سے بدگمان ہوکر ان کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیے کیونکہ کوئی شخص عیب سے پاک نہیں ہر طرح کے عیب سے پاک منزا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے-اگر رعایا کو اعتماد میں لے کر کام کیا جائے تو ملک وقوم کی خدمت میں تعاون واشتراک کی سبیل پیدا ہوسکتی ہے)-

يُرِيْبُنِيْ مَا يُرِيْبُهَا-(فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے) جو چیز اس کو بری معلوم ہوتی ہے (جس بات سے اس کو رنج اور قلق ہوتا ہے' مجھ کو بھی رنج اور قلق ہوتا ہے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَابَنِيْ هٰذَا الْاَمْرُ يا اَرَابَنِيْ- یہ کام مجھ کو برا معلوم ہوا (یہ حدیث آنحضرت نے اس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا-معلوم ہوا کہ آں حضرت کو ایذا دینا حرام ہے اگرچہ وہ مباح کام کی وجہ سے ہو)-

اِنَّ الْيَهُوْدَ مَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَابُكُمْ اِلَيْهِ-(کچھ) یہودی آں حضرت ﷺ کے پاس سے گزرے (تو) ان میں سے بعض کہنے لگے کہ آنحضرت ﷺ سے کچھ سوال کرو (ان کا امتحان لو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں یا نہیں؟ ان یہود میں سے) بعض نے کہا' نہیں تم کو ان سے کیا کام (پوچھنے کی کیا ضرورت ہے) (تو رَابَ یہاں اِرْبٌ کے معنی میں ہے-کرمانی کا قول ہے کہ اکثر لوگوں نے رَابَكُمْ بہ فتحہ با اور بصیغہ ماضی روایت کیا ہے-ایک روایت میں مَا رَأْيُكُمْ ہے' یعنی تمہاری رائے اس باب میں کیا ہے' پوچھیں یا نہ پوچھیں؟)-

مَا رَابُكَ اِلٰى قَطْعِهَا-تجھ کو اس کے کاٹنے کی کیا ضرورت ہے (ابوموسیٰ نے کہا شاید صحیح یوں ہو مَا اَرَابَكَ اِلٰى قَطْعِهَا یعنی کس چیز نے تجھ کو اس کے کاٹنے پر مجبور کیا-جس طرح بعض لوگوں نے روایت کیا ہے-

فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ-بعض لوگ آنحضرت کی سچائی میں شک کرنے کے قریب ہوگئے تھے (مرتد ہونے والے تھے)-

يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ-میری بیماری میں مجھ کو متوہم کرتا ہے (شک دلاتا ہے)-

هَلْ رَاَيْتُ مِنْ شَيْئٍ يُرِيْبُكَ-تو نے کوئی بات ایسی دیکھی جس سے تجھ کو گمان پیدا ہوا-

اِذَا رَابَكُمْ اَمْرٌ فَلْيُسَبِّحْ-جب نماز میں تم کو کوئی حادثہ

پیش آئے تو سبحان اللہ کہو۔

اِخْرَاجُ الْخُصُوْمِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ - دشمنوں کا اور ان لوگوں کا نکالنا جن پر گمان ہو (کہ وہ بدکار ہیں اور جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں)۔

رِيَبٌ جمع ہے رِيْبَةٌ کی بمعنی شک اور تہمت اور گھبراہٹ اور اضطراب کے۔

فَالْغِيْرَةُ الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فِي الرِّيْبَةِ - جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ ان باتوں میں ہے جن سے آدمی پر بدگمانی پیدا ہوتی ہے (مثلاً شرابیوں کے ساتھ بیٹھنا - شراب خانہ' زنا خانہ' مدک خانہ' سیندی خانہ میں جانا' رنڈیوں اور فاجرین کے ساتھ صحبت رکھنا)۔

اَخُوْكَ الَّذِيْ اِنْ رِبْتَه' قَالَ اِنَّمَا اَرَبْتُ وَاِنْ عَاتَبْتَهٗ لَانَ جَانِبُهٗ - تیرا بھائی (سچا دوست) وہ ہے اگر تو اس پر بدگمانی کرے تو وہ کہے بے شک مجھ پر بدگمانی کی وجہ تھی' اور اگر تو اس پر غصہ کرے تو وہ نرمی اور ملایمت سے پیش آئے۔

رَيْبُ الْمَنُوْنِ - زمانہ کے حوادث اور آفات۔

كَيْ لَا تَسْتَرِيْبَ مَوْلَاتِكَ - تاکہ تو اپنی ماکہ کو بدگمان نہ کرے۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْمُرِيْبِ - جس شخص پر بدگمانی ہو اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

خُذُوْا عَلٰى يَدِالْمُرِيْبِ - جس پر بدگمانی ہو' اس کی نگرانی رکھو (تاکہ وہ ارتکاب جرم نہ کر سکے)۔

مُسْتَرَابَةٌ - وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو (کیونکہ اس کے بارے میں استقرار حمل کا شبہ ہوتا ہے)۔

رَيْثٌ - دیر کرنا۔

تَرْيِيْثٌ - تھکانا' نرم کرنا۔

اِرَاثَةٌ - دیر کرانا۔

تَرَيُّثٌ - دیر کرنا۔

رَيْثَمَا - اتنی دیر۔

عَجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ - جلدی برسنے والا' دیر کرنے والا - (اہل عرب کہتے ہیں:

رَاثَ عَلَيْنَا خَبَرُ فُلَانٍ - فلاں کی خبر آنے میں دیر ہوئی)۔

وَعَدَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَرَاثَ عَلَيْهِ - حضرت جبریل علیہ اسلام نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کا وعدہ کیا پھر دیر لگائی۔

كَانَ اِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ طَرَفَةَ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ - جب خبر آنے میں دیر ہوتی تو آپ طرفہ شاعر کا یہ مصرعہ پڑھتے' جس پر تو نے کچھ نہیں خرچا' وہ خبر لائے گا خبر۔

فَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهٖ - انھوں نے دیر لگائی یہاں تک کہ ان کی برخاست کا وقت نزدیک آ گیا - (یعنی وہ وقت جب وہ مسجد سے اٹھ کر سونے کے لئے جاتے تھے)۔

اِلَّا رَيْثَمَا - مگر اتنی دیر۔

وَهُمْ يَسْتَرِيْثُوْنَ اِقْبَالَكَ اِلَيْهِمْ - وہ سمجھتے تھے کہ آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی (آپ کے تشریف لانے کا ہر گھڑی انتظار کر رہے تھے)۔

لَمْ يَعْتَرِضْ دُوْنَهٗ رَيْثُ الْمُبْطِئِ وَلَا اَنَاةُ الْمُتَكِيْ - کسی دیر کرنے والے کی دیر یا خیر کرنے والے کی تاخیر اس کے کام کو نہیں روکتی (یہ پروردگار کی صفت بیان کی)۔

رِيْحٌ - چلتی ہوا (اس کی جمع رِيَاحٌ آندھیاں - اس کا بیان باب الراء مع الواو میں گزر چکا ہے کیونکہ اس کی اصل روح تھی اور یہاں لفظی رعایت سے ہم نے اس کو ذکر کیا)۔

رَيْحَانٌ - رحمت روزی' راحت' آرام' چین' آسائش اور اولاد کو بھی ریحان کہتے ہیں کیوں کہ ان سے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ - تم (اپنی اولاد کو) بخیل بنانے والے ہو' جاہل بنانے والے ہو' نامرد بنانے والے ہو' تم اللہ تعالیٰ کی دین (عطاء روزی) ہو۔

اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ وَّمَجْبَنَةٌ وَّمَجْهَلَةٌ - آگاہ رہو! اولاد

آدمی کو بخیل بنانے والی ہے اور نامرد کرنے والی ہے اور جاہل بنانے والی ہے (کیونکہ انسان عموماً اولاد کی خاطر مال جوڑتا ہے بخیل بنتا ہے لڑائی میں بھاگتا ہے جان بچاتا ہے علم و ہنر حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے جہالت اور نادانی میں مبتلا ہوتا ہے)۔

هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا - امام حسن اور امام حسین دنیا میں میری روزی ہیں چین اور راحت ہیں یا خوشبو ہیں (جن سے میں محفوظ ہوتا ہوں)۔

أُوْصِيْكَ بِرَيْحَانَتَيَّ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَنْهَدَّ رُكْنَاكَ - اے علیؓ! میں تجھ کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تو میرے دونوں ریحانوں سے دنیا میں اچھی طرح پیش آنا اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں (جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ نے کہا ایک ستون آپ تھے - پھر جب حضرت فاطمہؓ گزر گئیں تو کہا یہ دوسرا ستون تھیں - دونوں ریحانوں سے مراد امام حسنؓ اور امام حسین ہیں - اللہ تعالیٰ آخرت میں ہم کو ان کے گروہ میں اٹھانا)۔

اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ - جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے (جیسے پھول یا عطر وغیرہ) تو اس کو رد نہ کرے (کیونکہ اس کے رکھنے یا لیجانے میں کوئی محنت نہیں ہے وہ ہلکی چیز ہے لہذا قبول نہ کر کے دینے والے کا دل دکھانا مناسب نہیں)۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتَيَّ - امام حسن اور امام حسین دونوں میرے ریحان ہیں (میں ان کو چومتا اور دل کو خوش کرتا ہوں)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَرَيْحَانَهُ - میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس سے روزی مانگتا ہوں)۔

رِيْدَةٌ - مطلب مراد -

اِنَّ الشَّيْطَانَ يُرِيْدُ ابْنَ اٰدَمَ بِكُلِّ رِيْدَةٍ - شیطان ہر ایک مطلب سے آدمی زاد کا قصد کرتا ہے -

رَيْدَانُ - مدینہ میں ایک محل تھا حارثہ بن سہلی کے خاندان کا -

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا اِلَّا اَصَابَ الَّذِيْ اَرَادَ - اللہ تعالیٰ نے جب کسی بات کا ارادہ کیا تو اس کو حاصل کر لیا (کیونکہ اس کی قدرت نافذ ہے اس کا روکنے والا کوئی نہیں ہے)۔

لَمْ يُرَدْ ذٰلِكَ مِنَّا - یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز میں دیر کریں (بلکہ مقصد یہ تھا کہ ہم فوراً روانہ ہو جائیں) (ایک روایت میں لَمْ يُرِدْ ہے بہ صیغہ معروف - یعنی آپ کا مطلب یہ نہ تھا)۔

فَقَالَ بِيَدِهٖ فَكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا - آپ نے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا (یعنی نہ لینے کا اور اس کو نہیں چاہا)۔

لَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهُ - اس کو پلانا نہیں چاہا -

ذَاكَ اُرِيْدُ - میں یہی چاہتا ہوں (یعنی اللہ کا حکم تم کو سنا دینا پہنچا دینا)۔

اُرِيْدُ عَلَيَّ اِبْنَةُ حَمْزَةَ - حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے کہا گیا -

فَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا - میں نے اس سے یہ چاہا کہ وہ خود کو مجھے دیدے (یعنی میں اس سے صحبت کروں)۔

تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا - اب تم اور کچھ چاہتے ہو (یعنی جو نعمتیں بہشت کی تم کو ملی ہیں ان سے بڑھ کر اور کچھ چاہتے ہو)۔

رَيْرٌ - ارزاں ہونا موٹا ہونا پتلا ہونا -

اِرَارَةٌ - پتلا ہونا -

تَرَكْتُ الْمُخَّ رَارًا - میں نے مغز کو پتلا چھوڑا (یعنی شدت قحط اور گرانی کی وجہ سے لوگ اور جانور دبلے ہو گئے تھے ان کی ہڈیوں کا گودا پتلا ہو گیا تھا)۔

رَيْسٌ - اترا کر چلنا غالب آنا انتظام کرنا -

رَيِّسٌ - سردار (جیسے رئیس ہے)۔

رِيْسٌ - جہاز کا کپتان -

رَيْشٌ - مال اور اسباب جمع کرنا تیر پر پیکاں لگانا کھلانا پلانا پہنانا مدد کرنا مالدار بنانا -

تَرْيِيْشٌ - تیر میں پر لگانا پرندے کے پر اگنا خرابی کے بعد خوشحال ہو جانا -

اِرْتِيَاشٌ - خوش حال ہونا -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھٰذَا مِنْ رِیَاشِہٖ-شکر اس خدا کا یہ اس کی زمینوں میں سے ہے-

رِیْشٌ اور رِیَاشٌ- جو لباس ظاہر ہو (محیط میں ہے فاخرہ لباس' ارزانی معاش اور سامان-)

کَانَ یُفْضِلُ عَلٰی امْرَاَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ مِّنْ رِیَاشِہٖ حضرت علی مسلمان عورت پر اپنی معاش میں سے احسان کرتے تھے-

یَفُکُّ عَانِیَھَا وَیَرِیْشُ مُمْلِقَھَا- قیدی کو خلاصی دلاتے تھے اور مفلس کی مدد کرتے تھے (اس کو زندگی کا سامان عطا کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَاشَہٗ- (یعنی) اس کے ساتھ سلوک کیا)-

اِنَّ رَجُلًا رَاشَہُ اللّٰہُ مَالًا- ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی تھی (ایک روایت میں رَاَسَہٗ ہے سین مہملہ سے مگر یہ صحیح نہیں ہے)-

اَلرَّا یِشُوْنَ وَلَیْسَ یُعْرَفُ رَائِشٌ
وَالْقَائِلُوْنَ ھَلُمَّ لِلْاَضْیَافِ

لوگوں کو دینے والے جب کوئی دینے والا نہیں معلوم ہوتا- اور مہمانوں کو یوں کہنے والے' آؤ''-

ھُمْ کَسِھَامِ الْجَعْبَۃِ مِنْھَا الْقَائِمُ الرَّائِشُ- (حضرت عمر نے جریر سے کوفہ والوں کا حال پوچھا انھوں نے کہا) ترکش کے تیروں کی طرح کوئی تو ان میں سے سیدھا پر دار ہے (اور کوئی کج اور خراب ہے) (مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے دونوں طرح کے لوگ ہیں)-

اَبْرِی النَّبْلَ وَاُرِیْشُھَا- میں تیر کو تراشتا تھا' اس میں پیکاں لگاتا تھا (عرب کہتے کہ:

رِشْتُ السَّھْمَ اَرِیْشُہٗ- میں نے تیر کو پر لگایا یا اس میں پر لگاتا ہوں)-

لَابَاْسَ بِرِیْشِ الْمَیِّتِ- مردار کے پر میں کوئی قباحت نہیں (اگر وہ پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا' کیونکہ وہ پاک ہے اور اکثر علماء کا یہی خیال ہے)-

لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ- اللہ لعنت کرے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلانے والے پر (جو دونوں کے بیچ میں دلالی کرے)-

لَا تَسْجُدْ عَلٰی رِیْشٍ یا رِیَاشٍ- پر یا پروں پر سجدہ نہ کر (بعض نے کہا یہاں ریش سے عمدہ لباس مراد ہے)-

رَیْطَۃٌ- نرم ملائم چادر یا اکہری چادر-

اِبْتَاعُوْا لِیْ رَیْطَتَیْنِ نَقِیَّتَیْنِ- میرے لیے دو صاف ستھری چادریں (کفن کے لیے) خریدیں (انھوں نے کہا نئے کپڑوں کی زندہ لوگوں کو زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت مردے کے' کیونکہ کفن گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی فرمایا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں دفن کر دینا' نئے کپڑوں کے زندہ افراد زیادہ حقدار ہیں)-

وَمَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ رَیْطَۃٌ مِنْ رِیَاطِ الْجَنَّۃِ- ان میں سے ہر ایک کے پاس بہشتی چادروں میں سے ایک چادر تھی-

اُتِیَ بِرَائِطَۃٍ فَتَمَنْدَلَ بَعْدَ الطَّعَامِ بِھَا- کھانے کے بعد ایک کپڑا لایا گیا انہوں نے اسکو تولیہ بنایا (اس کے ہاتھ اور منہ پونچھا)

اُتِیَ بِرَائِطَۃٍ یَتَمَنْدَلُ بِھَا بَعْدَہٗ فَکَرِھَھَا- کھانے کے بعد ان کے پاس ایک کپڑا لایا گیا' تاکہ اس سے ہاتھ اور منہ پونچھیں (اس کا تولیہ بنائیں) مگر انھوں نے اس کو پسند نہیں کیا-

فَرَدَّ النَّبِیُّ ﷺ رَیْطَۃً عَلٰی اَنْفِہٖ- آپ نے اپنی ناک پر چادر ڈال لی (جب اس کی روح کی بدبو کا ذکر فرمایا مجمع البحار میں ہے:

رَیْطَۃٌ- وہ چادر جو نفیس نہ ہو-

وَعَلَیْہِ رَیْطَتَانِ رَیْطَۃٌ مِّنْ اُرْجُوَانِ النُّوْرِ وَرَیْطَۃٌ مِّنْ کَافُوْرٍ- حضرت علیؓ بہشت میں دو چادریں پہنے ہوئے ہیں ایک نور کی دوسری کافور کی-

مُرْتَدٍ بِرَیْطَتَیْنِ- دو چادریں اوڑھے ہوئے-

رَیْعٌ یا رُیُوْعٌ یا رِیَاعٌ یا رَیَعَانٌ- بڑھنا زیادہ ہونا' پاک صاف ہونا' تڑپنا' ڈرنا' لوٹنا-

تَرْیِیْعٌ- جمع ہونا-

تَرَيُّعٌ - ٹھہرنا' توقف کرنا' حیران ہونا' آنا جانا۔
اِسْتِرَاعَةٌ - حیران ہونا۔
اَمْلِكُوا الْعَجِيْنَ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الرَّيْعَيْنِ - آٹے کو اچھی طرح گوندھو وہ ان دونوں میں سے ایک ہے جو بڑھ جاتا ہے (آٹا پس کر گیہوں سے زیادہ ہو جاتا ہے اور گندھ کر خشک آٹے سے)۔
لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدُّ حِنْطَةٍ رَيْعُهٗ اِدَامُهٗ - (قسم کے کفارے میں) ہر مسکین کو گیہوں کا ایک مد دیا جائے' وہ پسکر جو زیادہ ہو جاتا ہے' یہی گویا سالن ہے (اس کے عوض میں مسکین سالن خرید سکتا ہے)۔
مَاءُنَا يَرِيْعُ - ہمارا پانی لوٹ کر جاتا ہے۔
اِنْ رَاعَ مِنْهُ شَيْءٌ اِلٰى جَوْفِهٖ فَقَدْ اَفْطَرَ - اگر قے میں سے کچھ حصہ پھر لوٹ کر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔
اِنَّهَا لَمِرْيَاعٌ مِسْيَاعٌ - یہ اونٹنی آدمی کو سفر میں لے جا کر پھر لوٹا لاتی ہے اور اس کی خدمت اچھی طرح نہ کرو (کھانے' پانی کی پوری طرح خبر گیری نہ رکھو) جب بھی وہ برداشت کر لیتی ہے (سقط نہیں ہوتی)۔
رَائِعَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں (کہتے ہیں حضرت آمنہ کی قبر وہیں ہے)۔
رِيْعٌ - ٹیلہ' ٹبہ یا پہاڑ۔
تَرَيَّعَ السِّمَنُ - مٹاپا آیا اور گیا۔
مَرِيْعَةٌ - سرسبز زمین۔
رَيْفٌ - سرسبز اور آباد زمین میں جانا (جیسے اِرْيَافٌ ہے)۔
تُفْتَحُ الْاَرْيَافُ فَيَخْرُجُ اِلَيْهَا النَّاسُ - سرسبز اور شاداب ملک فتح ہوں گے' لوگ وہاں چلے جائیں گے (یہ جمع ہے ریف کی۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر کھیت یا باغات ہوں یا جہاں پر پانی ہو)۔
كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ - ہم گوروو الے ہیں کھیت والے نہیں (یعنی ہم دیہاتی ہیں شہر والے نہیں ضرع تھن جانوروں کو پالنے والے' ان کا دودھ پینے والے)۔
هِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا - وہ زمین ہماری کھیتی باڑی اور باہر سے غلہ لانے کی ہے۔
اَنْقُلُ عِيَالِيْ اِلٰى بَعْضِ الرِّيْفِ - میں اپنے بال بچوں کو کسی سرسبز آباد زمین جہاں ارزانی ہو لے جاؤں۔
وَلَمَّا دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيْفِ - اور جب لوگ ایسی زمین کے نزدیک پہنچے جو شاداب تھی (وہاں میوے انگور وغیرہ بہ کثرت تھے تو زیادہ شراب پینے لگے اس لیے حضرت عمر نے اس کی سزا بڑھا دی)۔
رَيْقٌ - بہنا' چمکنا۔
اِرَاقَةٌ - بہانا۔
تَرْيِيْقٌ - بہانا۔
رِيْقٌ - تھوک جو منہ کے اندر ہو[1] نہار منہ۔
فَاِذَا بِرِيْقِ سَيْفٍ مِّنْ وَّرَائِيْ - دفعتاً میرے پیچھے سے تلوار کی چمک دکھائی دی (صحیح روایت یوں ہی ہے یعنی بہ کسرہ با اور فتحہ را اگر بہ فتحہ با اور بہ کسرہ را ہو تب تو معنی ظاہر ہیں)۔
بَرِيْقٌ - چمک۔
كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ - (نماز کا وقت آنے سے پہلے) پانی بہا دیتے تھے (دوسرے کاموں میں خرچ کر ڈالتے پھر (نماز کے وقت) تیمّم کر لیتے۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے پیشاب کرتے پھر (نماز کے لیے) تیمّم کر لیتے (جب پانی نہ ملتا)۔
مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ لِيُهْرِيْقَ - کسی شخص کے خون کا خواہاں اس کو بہانے کے لیے (یعنی ناحق خون کرنے کا طالب)۔
اَهْرِيْقُوْهَا - ان ہانڈیوں کو بہا دو (ان کو الٹ دو' اس میں جو کچھ ہے وہ بہہ جائے)۔
اَرَاقَ - بہایا (ہمزہ کو ہا سے بدل دیا هَرَاقَ ہوا پھر ہمزہ کو بھی لے آئے اَهْرَاقَ ہوا۔ مضارع يُهْرِيْقُ ہے)۔

---

[1] جب منہ سے نکل آئے تو اس کو بزاق کہتے ہیں۔

اِمْسَحْ ذَكَرَكَ بَرِيْقِكَ-اپنے ذکر پر تھوک مل دے (وسواس کو دفع کرنے کے لیے اگر کچھ تری معلوم ہو تو تھوک کی تری سمجھے' پیشاب کا قطرہ آنے کا وہم نہ رہے)-

رَائِقٌ-چمکدار' بہتر' افضل اور وہ شخص جو نہار منہ ہو-

رَيْلٌ-رال بہنا-

رِيَالٌ-لعاب اور ایک سکہ ہے مشہور-

رَيْمٌ-جھکنا' مائل ہونا' جدا ہونا' دور ہونا' اقامت کرنا-

لَاتَرِمْ مِنْ مَّنْزِلِكَ غَدًا اَنْتَ وَبَنُوْكَ-کل تم اور تمہارے بیٹے اپنے مکان سے جدا نہ ہوں (مکان ہی میں رہیں)-

فَوَالْكَعْبَةِ مَارَامُوْا-قسم کعبہ کی وہ جدا نہیں ہوئے-

رِيْمٌ-بہ کسرہ را ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب

لَااَرِيْمُ عَنْ مَّكَانِيْ-میں اپنی جگہ سے نہیں ہلوں گا-

فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ-ابھی اس نے حمص کو نہیں چھوڑا تھا یا ابھی حمص میں نہیں پہنچا تھا (حمص ایک شہر کا نام ہے شام میں' یہاں تک کہ اس کے پاس اس کے یار ضغاطر کا خط پہنچا' اس کی رائے بھی ہرقل کی رائے کے موافق تھی کہ آں حضرت سچے پیغمبر ہیں-اس کے بعد ضغاطر تو صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور ہرقل سلطنت کی طمع سے نصرانی ہی رہا-امام احمد نے روایت کی ہے کہ ہرقل نے آنحضرت کو تبوک سے لکھا کہ میں مسلمان ہوں' آپ نے فرمایا وہ نصرانی ہے اور ظاہر میں مصلحت اور خوف سے لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں)-

مَرْيَمُ-حضرت عیسیٰ کی والدہ ماجدہ جو تمام جہاں کی عورتوں سے افضل ہیں-

لَسْتُ اَرِيْمُ حَتّٰى يَقْدِمَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَخِيْ-میں یہاں سے سرکنے والا نہیں جب تک میرے چچا کا بیٹا اور میرا بھائی (یعنی حضرت علی نہ آجائے-

رَيْنٌ يا رُيُوْنٌ-غالب ہونا' پلید ہونا' جمنا' ڈھانپ لینا-

اَصْبَحَ وَقَدْرِيْنَ بِهٖ-صبح کی اس نے اس حال میں کہ قرضوں نے اس کو ڈھانپ لیا ہے (اہل عرب کہتے ہیں:

رِيْنَ بِالرَّجُلِ رَيْنًا-جب وہ ایسی مشکل میں پھنس جائے' جس میں سے نکل نہ سکے)-

لِتَعْلَمَ اَيُّنَا الْمَرِيْنُ عَلٰى قَلْبِهٖ وَالْمُغَطّٰى عَلٰى بَصَرِهٖ-تا کہ تو جان لے ہم میں سے کس کے دل پر زنگ چھایا ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ پڑ گیا-

هُوَالرَّانُ-(مجاہد نے وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ کی تفسیر میں کہا وہ ران ہے-رَانٌ اور رَيْنٌ دونوں کے ایک معنی ہیں-جیسے عاب اور عیب-)

اِنَّ الصُّيَّامَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ-روزہ دار لوگ بہشت میں باب الریان سے داخل ہوں گے-

رَيَّانٌ-اس دروازے کا نام ہے جس کا سطر بالا میں بیان کیا گیا یا یہ رَوَاءٌ سے نکلا ہے یعنی پانی جو آدمی کی پیاس بجھائے-(مطلب یہ ہے کہ روزہ داروں نے چونکہ دنیا میں اپنے کو بھوکا اور پیاسا رکھا تو آخرت میں سیرابی کے دروازے سے بہشت میں جائیں گے-یعنی بہشت میں پہنچنے سے پہلے سیراب کر دیئے جائیں گے)-

رَيْنٌ-(مجمع البحرین میں ہے کہ رَيْنٌ) موٹے اور کثیف پردہ کو کہتے ہیں-

رَيْهُقَانٌ-زعفران-

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ مَّصْبُوْغٌ بِالرَّيْهُقَانِ-آنحضرت ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے' آپ زعفران میں رنگا ہوا قمیص پہنے تھے (شاید یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہو جب زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے مردوں کو آپ نے منع فرمایا-بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی-اور بعض علماء نے نوشاہ کے لئے زعفران کا استعمال جائز رکھا ہے)-

رَيَّةٌ-آنا جانا-

رَايَةٌ-جھنڈا-

سَاُعْطِي الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ-کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں (یہ آپ نے جنگ خیبر میں فرمایا-ایک روایت میں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں-سب

صحابہؓ انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے یہ کون شخص ہو' بالآخر آپ نے دوسرے روز صبح کو حضرت علیؓ کو بلایا' ان کو جھنڈا دیا' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خیبر کو ان کے ہاتھ پر فتح کرا دیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَيَّيْتُ الرَّايَةَ - میں نے جھنڈا گاڑا-)

اَلدَّيْنُ رَايَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجْعَلُهَا فِيْ عُنُقِ مَنْ اَذَلَّهُ - قرضہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک طوق ہے جس کو وہ ذلیل کرنا چاہتا ہے اس کی گردن میں پہنا دیتا ہے-

كَرِهَ لَهُ الرَّايَةَ وَرَخَّصَ فِي الْقَيْدِ - جو غلام بھگوڑا ہو اس کے گلے میں طوق ڈالنا برا سمجھا اور بیڑی ڈالنے کی اجازت دی-

حَتّٰى اِنِّيْ لَا رَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِيْ - یہاں تک کہ میں نے دیکھا تری اور تازگی میرے ناخنوں سے پھوٹ رہی ہے-

يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ - ان کے لئے پانی جوش مارے-

يُقَيِّدُهُ اَوْ يَجْعَلُ فِيْ رَقَبَتِهٖ رَايَةً - بھگوڑے غلام کے بیڑی ڈالے یا اس کی گردن میں طوق پہنائے-

رَيُّ - ایک ملک ہے ایران میں- اس کی نسبت برخلاف قیاس رَازِيْ ہے-

رِئٌّ - خوبصورتی' اچھا منظر' رَايَةٌ اس داغ کو بھی کہتے ہیں' یعنی نشان کو جو بھگوڑے غلام کی گردن پر داغ دیا جاتا ہے-



کتاب الزاء ز

ز - گیارھواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' حساب جمل میں اس کا عدد سات ہے-

باب الزاء مع الهمزة

زَأْدٌ - ڈرانا-

فَزُئِدَ - ڈرایا گیا-

زَأْرٌ - چیخنا' چلانا (جیسے زَئِیْرٌ اور تَزْاَرٌ ہے- اکثر شیر کے آواز کرنے کو کہتے ہیں-)

مَرْزُبَانُ الزَّأْرَةِ - جھاڑی جنگل کا رئیس-

زَأْرَةٌ - جھاڑی کو کہتے ہیں' جہاں گنجان درخت ہوتے ہیں کیونکہ شیر اکثر ایسے ہی مقام میں رہتا ہے-

اِنَّ الْجَارُوْدَلَمَّا اَسْلَمَ وَثَبَ عَلَيْهِ الْحُطَمُ فَاَخَذَهٗ وَشَدَّهٗ وَجَعَلَهٗ فِي الزَّأْرَةِ - جارود جب مسلمان ہو گیا تو ظالم چرواہے نے اس پر حملہ کیا' اس کو پکڑا اور باندھا اور جھاڑی میں ڈال دیا-

باب الزاء مع الباء

زَبٌّ - بھرنا' ڈوبنے کے قریب ہونا' بہت باتیں کرنے سے ہونٹوں کے کناروں پر تھوک آ جانا-

زَبِيْبٌ - منقّے-

تَزَبُّبٌ - سوکھ جانا-

اِزْرِبَابٌ - بھر جانا-

زُبٌّ - عضو تناسل-

زَبَّاءُ - ایک عورت کا لقب ہے' اور سخت آفت-

زَبَّابٌ - منقی فروش-

يَجِيْءُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ - تم میں سے ایک کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی جاتی ہو) گنجے سانپ کی شکل بن کر قیامت کے دن آئے گا- اس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے (نقطے) ہوں گے (کرمانی نے کہا یہ سخت خوفناک سانپ ہوتا ہے-)

وَزَبَّبَ صِمَاغَاكَ - تیرے دونوں ہونٹوں کے کناروں سے (شدقین سے) تھوک نکلنے لگا-

صِمَاغَانِ - منہ کے دونوں جانب جہاں ہونٹ ملے ہیں-

اَنَا اِذًا وَّاللّٰهِ مِثْلُ الَّتِيْ اُحِيْطَ بِهَا فَقِيْلَ زَبَابِ زَبَابِ حَتّٰى دَخَلَتْ جُحْرَهَا ثُمَّ اُحْتُفِرَ عَنْهَا فَاُجْتُرَّ بِرِجْلِهَا فَذُبِحَتْ - جب تو میں خدا کی قسم اس بجو کی طرح ہوں گا جس کو لوگ گھیر لیتے ہیں اور اس کو (مانوس کرنے کے لیے) زباب زباب پکارتے ہیں وہ اپنے سوراخ میں گھس جاتا ہے پھر کھود کر اس کا پاؤں کھینچ کر باہر نکالتے ہیں اس کو کاٹ ڈالتے ہیں (یہ حضرت علی نے فرمایا- مطلب یہ ہے کہ میں اسی طرح دھوکا دیکر نہ مارا جاؤں گا بلکہ دشمنوں سے مقابلہ کروں گا)-

زَبَابٌ - ایک قسم کا بڑا چوہا ہے جس کو سماعت نہیں ہوتی- (شاید بجو اس کو کھاتا ہوگا' جیسے ٹڈی کو کھاتا ہے)-

كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْئَلَةٍ مُعْضِلَةٍ قَالَ زَبَّاءُ ذَاتُ وَبَرٍ وَلَوْ سُئِلَ عَنْهَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ لَاَ عْضَلَتْ بِهِمْ - عامر شعبی سے جب کوئی مشکل مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ کہتے

یہ تو سخت (کٹھن) آفت ہے (عرب کے لوگ سخت مصیبت کو ''زباء ذات وبر'' کہتے ہیں) اور اگر یہ مسئلہ آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا جاتا تو ان کو بھی مشکل معلوم ہوتا)۔

زَبَبٌ- بہت بال ہونا (مطلب یہ ہے کہ اس آفت میں بال اور اون دونوں جمع ہیں۔)

يَبْعَثُ اَهْلُ النَّارِ وَفْدَهُمْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِمْ زُبًّا حُبْنًا- دوزخ والے اپنی طرف سے ایک جماعت کو (بطور ایلچی کے) بھیجیں گے وہ اس حال میں لوٹ کر آئیں گے کہ اوپر کا جسم لاغر اور جوڑ دبلے اور نیچے کا جسم موٹا (جیسے استسقاء کی بیماری میں ہوتا ہے) ان کے پیٹ میں زرد پانی بھرا ہوگا۔

حُبْنٌ- جمع ہے اَحْبَنُ کی' وہ شخص جس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا ہو۔

كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ- اس کا سر گویا ایک منقیٰ ہے (سوکھا انگور مطلب یہ ہے کہ اس کا سر چھوٹا اور بیوقوف اور حقیر ہو۔ یعنی اگر ایسی چھوٹی کھوپڑی کے شخص کو بھی اگر خلیفہ وقت حاکم یا امیر مقرر کر دے تو اس کی اطاعت کرنا چاہئے اور سمع و طاعت میں کوتاہی نہ کرنا چاہیے)۔

زُبْزُبٌ- ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

زَبْدٌ- مسکہ کھلانا' عطا کرنا' مکھن کھلانا۔

اِزْبَادٌ- پھین اٹھانا' جھاگ مارنا' غصہ ہونا۔

زُبَادٌ- ایک جانور ہے جس کی دم کے نیچے سے مشک نکلتا ہے۔ یعنی مشکی بلاؤ۔ یا وہ مشک جو اس کے مقعد پر سے نکالتے ہیں۔

اِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِيْنَ- ہم مشرکوں کا عطیہ نہیں قبول کرتے (اہل عرب کہتے ہیں۔

زَبَدَهٗ يَزْبِدُهٗ- بہ کسرہ با مضارع میں) اس کو دیا اور دیتا ہے (لیکن يَزْبُدُهٗ بہ ضمہ اس کے معنی مکھن ہیں۔ خطابی نے کہا' شاید یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے' کیونکہ آپ نے مقوقس کا ہدیہ ماریہ قبطیہ کو قبول فرمایا تھا اسی طرح اس کے بھیجے ہوئے خچر کو۔ اسی طرح ایک بار اکیدر حاکم دومتہ الجندل کا ہدیہ قبول کیا اور اسی طرح نجاشی بادشاہ حبش کا ہدیہ بھی قبول فرمایا تھا۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ مذکورہ حدیث منسوخ نہیں ہے' ان کی دلیل یہ ہے کہ مقوقس اور اکیدر اور نجاشی اہل کتاب تھے نہ کہ مشرک' آپ نے مشرک کا ہدیہ پھیر دیا تاکہ اس کو رنج اور احساس کمتری پیدا ہو اور وہ قبول اسلام کی طرف مائل ہو دوسرے یہ کہ ہدیہ قبول کر لینے سے' ہدیہ بھیجنے والے کی طرف دل مائل ہوتا ہے' اس کے لئے جذبات قدر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے مشرکین کے لئے ان امور کو پسند نہیں فرمایا)۔

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالتَّيَّارِ- پھر سمندر کی طرح کف مارتا (جھاگ اڑاتا) ہوا آیا۔

زَبَدٌ- پھین اور کف۔

نَهٰى عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ- مشرکوں کا ہدیہ لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَبَى اللّٰهُ زَبْدَ الْمُشْرِكِيْنَ وَطَعَامَهُمْ- اللہ تعالیٰ مشرکوں کے ہدیے اور کھانے سے انکار کرتا ہے۔

زُبَيْدَةُ- ہارون رشید کی بیوی کا نام ہے جس نے مکہ کی نہر بنوائی۔

زُبْدٌ- مکھن اور مسکہ۔

زُبْدَةٌ- عمدہ اور بہتر (اس کی جمع زُبَدٌ ہے)

زَبْرٌ- پتھر مارنا' لکھنا' جھڑکنا۔

تَزْبِرَةٌ- لکھنا۔

اِزْبَارٌ- موٹا ہونا' بہادر ہونا۔

زِبْرٌ- مکتوب (اس کی جمع زُبُوْرٌ ہے)۔

زَبُوْرٌ- کتاب (اس کی جمع زُبُرٌ ہے)۔

وَعَدَّمِنْهُمُ الضَّعِيْفَ الَّذِىْ لَا زَبْرَلَهٗ- اور ان میں سے اس کمزور کو گناہ جس میں عقل نہیں ہے (جو بری بات سے اس کو جھڑکے اور روکے)۔

فَزَبَرَهٗ- اس کو منع کیا جھڑکا۔

اِذَا رَدَدْتَ عَلَى السَّائِلِ ثَلَاثًا فَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَزْبُرَهٗ- جب تو مانگنے والے کو تین بار (نرمی سے) جواب دے دے (بھائی اللہ کریم ہے اور کہیں جاؤ! اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے) پھر (وہ نہ مانے اور چمٹ کر سلسلہ طلب جاری

رکھے) تو (ایسی صورت میں) تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر تو اس کو جھڑک دے (یعنی سختی سے منع کرے)۔

کَیْفَ وَجَدْتَ زَبْرًا اَقِطًا وَّتَمْرًا اَوْمُشْمَعِلًّا صَقْرًا۔ تم نے زبیر کو کیا پنیر اور کھجور کی طرح پایا (یعنی نرم و ملائم اور بزدلا) یا باز کی طرح چالاک اور مستعد، تیز رو (یہ جملہ حضرت صفیہ زبیر کی والدہ نے کہا)۔

دَعَا فِیْ مَرَضِہٖ بِدَوَاۃٍ وَّمِزْبَرٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (اپنے مرض موت میں) دوات اور قلم منگوایا (اپنے بعد خلیفہ کو نامزد کرنے کے لئے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا)۔

کَانَ لَہٗ جَارِیَۃٌ سَلِیْطَۃٌ اِسْمُھَا زَبْرَاءُ فَکَانَ اِذَا غَضِبَتْ قَالَ ھَاجَتْ زَبْرَاءُ۔ احنف بن قیس کی ایک لونڈی تھی زبان دراز اس کا نام زبراء تھا، جب وہ غصہ کرتی تو احنف کہتے زبراء کو جوش آ گیا (اصل میں زبراء احنف کی بدزبان لونڈی کا نام تھا۔ پھر ہر شخص کو جو سخت غصہ کرنے کا عادی ہوتا 'زبراء کہنے لگے نہایہ میں ہے:

زَبْرَاء۔ تانیث ہے اَزْبَرُ کی یہ زُبْرَۃ سے ماخوذ ہے اور "زبرۃ" ان بالوں کو کہتے ہیں جو شیر کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوتے ہیں)۔

اُتِیَ بِاَسِیْرٍ مُّصَدَّرٍ اَزْبَرَ۔ (عبدالملک بن مروان کے پاس) ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ اور کندھا خوب بڑا تھا۔

اِنْ ھِیَ ھَرَّتْ وَازْبَارَّتْ فَلَیْسَ لَھَا۔ اگر اس نے بھونکنا شروع کیا اور اس کے رو میں کھڑے ہو گئے تب اس کو یہ نہیں ملے گا۔

زَبِیْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے (کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی پہاڑ پر کلام فرمایا تھا)۔

زَبِیر۔ ابن عبدالرحمٰن، بہ فتحۂ زا اور کسرۂ با (وہ صحابی ہیں جن کو عورت نے ان کے نامرد ہونے کی شکایت کی تھی)۔

زُبَیْر بن عوام، عشرۂ مبشرہ میں مشہور صحابی ہیں (یہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے)۔

زَبُوْر۔ ہر ایک حکمت کی کتاب (اب عرف میں اس آسمانی کتاب کو کہتے ہیں جو حضرت داؤدؑ پر اتری تھی)۔

فِیْ زُبُرِ دَاوُدَ۔ داؤدؑ کی کتاب میں (ایک روایت میں فی زبر داود ہے یعنی ان کی کتابوں میں)۔

اَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُوْرٌ۔ جو آئندہ ہونے والی بات ہے وہ کتاب الجفر والجامع میں لکھی ہے۔

زُنْبُوْرٌ۔ بھڑ۔ جو ڈنک مارتی ہے مشہور جانور ہے (حدیث میں ہے کہ یہ گوشت بیچنے والا تھا اور لوگوں کو وزن میں کم گوشت دیا کرتا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کر کے زنبور بنا دیا کذا فی مجمع البحرین)۔

زِبْرِجٌ۔ آراستگی، زینت، سونا، ہلکا ابر جس میں سرخی ہو۔ اس کی جمع زبارج ہے۔

مُزَبْرَجٌ۔ مزین آراستہ

حَلِیَتِ الدُّنْیَا فِیْ اَعْیُنِہِمْ وَرَاقَھُمْ زِبْرِجُھَا۔ دنیا ان کو آنکھوں میں شیریں اور آراستہ معلوم ہوئی اور ان کی اس کی آراستگی پسند آئی (اس کی رعنائیوں میں کھو گئے)۔

زَبِیْعٌ۔ غصے سے بات کرنے والا۔

تَزَبُّعٌ۔ غصہ کرنا، خلقی، سخت کلامی۔

لَمَّا عَزَلَہٗ مُعَاوِیَۃُ عَنْ مِصْرَ جَعَلَ یَتَزَبَّعُ معاویہ نے عمرو بن عاص کو مصر کی حکومت سے معزول کیا تو وہ لگے بڑبڑانے (معاویہ کو سخت سست کہنے لگے کیونکہ عمرو بن عاص کا معاویہ پر بڑا احسان تھا)۔

زَوْبَعَۃٌ۔ بگولا (یعنی وہ ہوا جو بشکل ستون گرد و غبار کو اوپر لے جاتی ہے)۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَزَوَابِعِھِمْ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں رات کو ناگاہ آنے والے جن اور آدمیوں سے اور شیطان یا جن کے سرداروں سے۔

زَبْقٌ۔ نوچنا، قید کرنا، ملا دینا۔

اِنْزِبَاقٌ۔ داخل ہونا۔

زَابُوْقَۃ۔ گھر کا کونہ یا چور خانہ (حدیث میں جب زَابُوْقَۃ کا ذکر ہے، وہ ایک مقام ہے بصرہ کے قریب جہاں جنگ جمل ہوئی تھی)۔

لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرٌ لِلْجَسَدِ مِنَ الزَّنْبَقِ- جسم کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے-

كَانَ يَتَسَعَّطُ بِالشَّلْيَثَا وَالزَّنْبَقِ- ناک میں شلیثا اور زنبق ڈالتے تھے (شلیثا ایک تیل ہے جو عرب میں مشہور ہے)-

زِنْبَقٌ- (بہ کسرۂ زائے معجمہ) ایک مشہور دوا کا نام ہے-

لِحْيَةٌ زَبِيقَةٌ يامَزْبُوقَةٌ- نوچی ہوئی ڈاڑھی اکھڑی ہوئی-

زَبْلٌ- کھاد ملانا) جیسے تَزْبِيْلٌ ہے)-

زُبَالٌ- چیونٹی یا مکھی (جو منہ میں اٹھائے)-

زُبَالَةٌ- گھر کا کوڑا کچرا' تھوڑا پانی-

زِبْلٌ اور زِبْلَةٌ- گوبر لید وغیرہ-

زَنْبِيْلٌ- تھیلی-

اِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حَبَسَهَا فِيْ بَيْتِ الزِّبْلِ- ایک عورت نے اپنے شوہر سے شرارت کی اور نکل بھاگی تو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) اس کو کھاد اور گوبر کی کھڑی میں قید کیا-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَزْبَلَةِ- کورے پر نماز پڑھنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا (یعنی جہاں کوڑا' کچرا' نجاست اور پلیدی ڈالی جاتی ہو)-

زِبِّيْلٌ- زنبیل-

زُبَالَةٌ- ایک مقام کا نام ہے مکہ کے راستے میں-

زَبْنٌ- دھکیلنا' ہٹانا' پاؤں مارنا دودھ دوہنے کے وقت اور اس میوے کو بھی کہتے ہیں جو درخت سے توڑا نہ گیا ہو' فروخت کر دینا (جیسے مُزَابَنَةٌ ہے)-

نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ- آنحضرتؐ نے مزابنہ سے منع فرمایا- (مزابنہ یہ ہے کہ جو کھجور درخت پر لگی ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچا جائے- اس سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ربوا کا شبہ ہے کیونکہ احتمال اس بات کا ہے کہ دونوں طرف کی متبادل کھجوروں میں کمی یا بیشی ہو)-

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا- جیسے بڑے بڑے کچلیوں والی اونٹنی (دودھ دوہنے والے کو) اپنے پاؤں سے (مار کر) ہٹا دیتی ہے-

رُبَّمَا زَبَنَتْ فَكَسَرَ اَنْفَ حَالِبِهَا- کبھی دودھ دینے والے کو لات مار کر اس کی ناک توڑ دیتی ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ)-

نَاقَةٌ زَبُوْنٌ- وہ اونٹنی جو دودھ دوہنے والے کو لات مارے اور دودھ نہ دوہنے دے-

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الزَّبِيْنِ- اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جس کا پاخانہ اور پیشاب زور کر رہا ہو اور وہ روک رہا ہو-

زَبَانِيَةٌ- پولس کے لوگ دوزخ کے فرشتے جو لوگوں کو اس میں دھکیل دیں گے-

زَبُوْنٌ- خریدار' دھگڑ' آشنا-

زَبْيٌ- اٹھانا' ہانک لے جانا-

تَزْبِيَةٌ- کھودنا (اہل عرب کہتے ہیں-

زَبَاهُ بِشَرٍّ- اس پر بڑائی لگائی-)

زَابِيَانِ- دو نہریں ہیں فرات کے قریب-

نَهٰى عَنْ مَزَابِي الْقُبُوْرِ- قبروں پر نوحہ کرنے سے- مردے کے اوصاف پکار پکار کر بیان کرنے سے آپ نے منع فرمایا- (اہل عرب کہتے ہیں-

مَازَبَاهُمْ اِلٰى هٰذَا- ان کو ادھر کس نے بلایا (بعض نے کہا)

مَزَابِيْ جمع ہے مِزْبَاةٌ کی- یعنی گڑھا (مطلب یہ ہے کہ قبروں کو گڑھے کی طرح مت بناؤ بلکہ بغلی بناؤ- بعض نے اس حدیث میں غلطی سے مَرَاثِي الْقُبُوْرِ پڑھا ہے- یعنی قبروں پر مرثیہ خوانی سے منع فرمایا- سیوطی نے کہا یہ غلطی نہیں ہے بلکہ صحیح ہے- خطابی اور فارسی نے ایسا ہی کہا ہے' مرثیوں سے یہاں وہ مرثیے مراد ہیں جو نوحہ کے ساتھ پڑھے جائیں جیسے جاہلیت کا رواج تھا)-

سُئِلَ عَنْ زُبْيَةٍ اَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُوْنَ فِيْهَا فَهَوٰى فِيْهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِاٰخَرَ وَتَعَلَّقَ الثَّانِيْ بِثَالِثٍ وَالثَّالِثُ بِرَابِعٍ فَوَقَعُوْا فِيْهَا فَخَدَشَهُمُ الْاَسَدُ فَمَاتُوْا فَقَالَ عَلٰى

حَافِرِهَا الدِّيَةُ لِلْاَوَّلِ رُبُعُهَا وَلِلثَّانِي ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِهَا وَلِلثَّالِثِ نِصْفُهَا وَلِلرَّابِعِ جَمِيْعُ الدِّيَةِ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ فَاَجَازَ قَضَاءَهٗ - حضرت علی سے پوچھا گیا کہ ایک گڑھا شیر کا شکار کرنے کے لیے کھودا گیا (جس کو "زنبیہ" کہتے ہیں اوپر سے اس کو گھاس وغیرہ سے پاٹ دیتے ہیں - شیر آ کر اس میں گر جاتا ہے ہاتھی کا شکار بھی اسی طرح کرتے ہیں) لوگ اس (گڑھے پر دیکھنے کے لیے) دھکم دھکا کرنے لگے کہ دیکھیں شیر اس میں گرا ہے یا نہیں' ایک آدمی اس میں گرنے لگا اس نے دوسرے کو پکڑا' اس نے تیسرے کو اس نے چوتھے کو آخر چاروں اس میں گر پڑے - تب شیر نے ان کو پھاڑ ڈالا' وہ مر گئے - انھوں نے (یعنی حضرت علی) نے فرمایا' گڑھا کھودنے پر دیت لازم ہوگی - پہلے شخص کی چوتھائی دیت اور دوسرے کی تین ربع' تیسرے کی آدھی' چوتھے کی سالم' اس فیصلہ کی اطلاع آنحضرت کو دی گئی - آپ نے حضرت علی کا فیصلہ بحال رکھا -

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبٰى - (حضرت عثمان نے کہا) بعد حمد ونعت کے معلوم ہو کہ (پانی کی) روانی ٹیلوں تک پہنچ گئی (اتنا پانی بلند ہوا کہ ٹیلوں تک پہنچ گیا) -

زُبْيَةٌ - ٹیلے کو بھی کہتے ہیں اور گڑھے کو بھی (بعض نے کہا زبی یہاں بھی گڑھوں کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے - کیونکہ یہ گڑھے شیر کا شکار کرنے کے لیے بلند مقامات پر کھودے جاتے ہیں تاکہ اونچے ہونے کے سبب پانی کے بہاؤ سے ان کو نقصان نہ پہنچ سکے) -

فَقُلْتُ لَهٗ كَلِمَةً اُزْبِيْهِ بِذٰلِكَ - میں نے ایک بات اس کو گھبرانے اور رنج دینے کے لیے کہی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں -

اَزْبَيْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس چیز کو اٹھا لیا -

زَبْيَتُهٗ - معنی وہی ہیں (جب کوئی چیز اٹھائی جاتی ہے تو اپنی جگہ سے سرکائی اور ہلائی جاتی ہے' ایسے ہی سخت اور رنج دہ بات کہنے سے آدمی بے قرار ہو جاتا ہے' تڑپ اٹھتا اور اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے -)

باب الزاء مع الجیم

زَجٌّ - زیادتی کرنا' پھینک کر مارنا اور زُجّ سے کونچنا -

زُجٌّ - وہ لوہا جو برچھے کے نیچے سرے پر لگاتے ہیں' کہنی کا کنارہ' تیر کی پیکان -

زُجَاجَة - آئینہ -

اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ - آنحضرت کی ابرو لمبی اور خمیدہ تھیں (کمان کی طرح یہ زَجَجٌ سے نکلا ہے باریکی کے معنی میں) -

زَجَّاجٌ - آئینہ ساز (آئینہ بنانے والا) -

ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے ہزار اشرفیاں قرض لیں' لیکن وعدہ پر قرض دینے والے تک نہ پہنچ سکا - بالآخر اس نے ایک لکڑی لی اور اس کو اندر سے کھودا' اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اس میں رکھ دیا) پھر اس سوراخ کو بند کر کے برابر کر دیا - (یہ تَزْجِيْج حواجب سے نکلا ہے - یعنی ابرووں کو برابر کرنا ہے' بڑے اور اٹھے ہوئے بال کتر ڈالنا - بعض نے کہا یہ زج سے ماخوذ ہے اور مطلب یہ ہے کہ لکڑی کے سوراخ میں ایک لوہے کی میخ ڈال کر اس کو بند کر دیا -)

فَاَمْسَى الْمَسْجِدُ مِنَ اللَّيْلَةِ الْمُقْبِلَةِ زَاجًّا - (آنحضرت نے رمضان میں ایک رات تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھی) دوسری رات کو مسجد لوگوں سے بھر گئی (یعنی جیسے زج سے نیزے کا جوف بھر جاتا ہے - اسی طرح مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی - حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ صحیح تلفظ جَاْزًا ہے اس کو الٹ کر زَاْجًا کر دیا - یہ جُئِزَ بِالشَّرَابِ سے ماخوذ ہے - یعنی پینے کی حالت میں اس کو پھندہ لگ گیا - مطلب یہ ہے کہ مسجد لوگوں کی کثرت سے بہت زیادہ بھر گئی اور اس وجہ سے کوئی ترتیب اور نظم نشستوں کے لیے نہ بن سکا - ابو موسی نے کہا احتمال ہے کہ رَاجًّا ہو - یعنی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد لرز رہی تھی -)

زُجّ لَاوَة - نجد میں ایک مقام ہے وہاں آنحضرت نے ضحاک بن سفیان کو دعوت اسلام کے لیے بھیجا تھا -

زُجٌّ-ایک پانی کا بھی نام ہے جو آنحضرت نے قطع کے طور پر عذاء بن خالد کو دیا تھا-

عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ- لکڑی اس پر لوہے کی انی لگی تھی-(یعنی بھال پیکان)-

لَا تُصَلِّ عَلَى الزُّجَاجِ- آئینہ پر نماز مت پڑھ (کیونکہ اس سے خشوع میں خلل ہوتا ہے-اسی طرح آئینہ سامنے رکھ کر بھی نماز پڑھنا بہتر نہ ہوگا-بعض نے کہا اس وجہ سے کہ آئینہ نمک اور ریتی سے بنایا جاتا ہے اور نمک کھانے کی چیز ہے)-

صَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ وَّلَوْ عَلٰى رَاْسِ زُجٍّ- جماعت سے نماز پڑھ گو برچھے کی انی پر ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھنا لازم کرلے)-

فَاِنْ جَاءَ بِهَا تَامَّةً وَّاِلَّا زُجَّ فِي النَّارِ-(جب قیامت کا دن ہوگا تو بندہ بلایا جائے گا اس سے نماز کی پرسش ہوگی) اس کو پوری طرح (شرائط اور ارکان کے ساتھ ادا کیا ہے تو خیر ورنہ وہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا دھکے دیکر)-

زَجْرٌ- منع کرنا' جھڑکنا' چیخنا' پھینک دینا' پرندے سے نیک یا بد فال لینا' پیشین گوئی کرنا-

مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ زَاجِرٌ-جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن تمام کیا' وہ اونٹوں کو بھگانے والا ہے (صحیح رَاجِزٌ جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے)-

فَسَمِعَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا- اپنے پیچھے چیخ پکار کی آواز سنی (اونٹوں کے چلانے کی)-

كَاَنَّهٗ زَجَرَ- جیسے آپ نے عزل کرنے سے منع فرمایا-(حدیث میں جہاں زَجَرَ کا لفظ آیا ہے' اس سے مراد منع کرنا ہے)-

كَانَ شُرَيْحٌ زَاجِرًا شَاعِرًا- قاضی شریح (پہلے) پرندوں سے فال لیا کرتے تھے (ان کو ایک ڈھیلہ مارتے اگر وہ داہنے طرف اڑتا تو نیک فال لیتے' اگر بائیں طرف اڑتا تو منحوس سمجھتے' بد فالی خیال کرتے) شاعر تھے-

ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا- پھر اونٹنی کو ڈانٹا اس کو تیز چلایا یہاں تک کہ آبادی کو پیچھے کر دیا (یعنی بستی کے پار نکل گئے)-

اُزْجُرِ الشَّيْطَانَ عَنْكَ-شیطان کو اپنے سے دور کر-(اس کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دے)-

يَزْدَجُرْد-ایران کا بادشاہ تھا (اس کی تینوں بیٹیاں مسلمان قید کر کے لائے-حضرت عمر کی خلافت میں ایک بیٹی حضرت عبداللہ بن عمر کو دی گئی' اس سے سالم پیدا ہوئے' دوسری محمد بن ابی بکر کو اس سے قاسم پیدا ہوئے' تیسری امام حسین کو' اس سے امام زین العابدین پیدا ہوئے-یہ تینوں آپس میں خالہ زاد بھائی تھے-)

زَجْلٌ- پھینکنا' دھکیلنا' کونچنا' بہانا-

زَجَلٌ-خوشی سے گانا' آواز بلند کرنا' کھیلنا-

حَمَامُ الزَّاجِلِ- پیغامبر کبوتر-

زَجَّالٌ- یہ ''الزاجل'' کا مبالغہ ہے-

اَخَذَ الْحَرْبَةَ لِاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ فَزَجَلَهٗ بِهَا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برچھا لے کر ابی بن خلف پر مارا (اس کو قتل کر دیا)-

فَاَخَذَبِيَدِيْ فَزَجَلَ بِيْ- میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو دھکیل دیا-

لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيْحِ-فرشتے بہت بلند آواز سے تسبیح پڑھ رہے تھے-

سَحَابٌ زَجِلٌ- کڑکنے والا ابر-

زَنْجَبِيْلٌ- سونٹھ-

مِزْجَلٌ-چھوٹا برچھا-

مِزْجَالٌ- تیر کی لکڑی اس کو بھال پر لگانے سے پہلے-

زَجْوٌ- چلانا' ہلکے سے ہٹانا' آسان ہونا' درست ہونا (جیسے زُجُوٌّ اور زَجَاءٌ ہے-

تَزْجِيَةٌ-نرمی کے ساتھ دفع کرنا-

اِزْجَاءٌ- چلانا' ہانکنا-

كَانَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ سفر میں لوگوں کے پیچھے رہ جاتے اور ناتوان و کمزور کو چلاتے (تاکہ قافلہ سے مل جائے)-

مَازَالَتْ تُزْجِيْنِيْ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ-وہ مجھ کو برابر

چلاتی اور سرکاتی رہی' یہاں تک کہ میں اس پر داخل ہوا۔

فَاَعْيَانَا ضِحِي فَجَعَلْتُ اُزْجِيهِ - میرا پانی لانے کا اونٹ ماندہ ہو گیا میں اس کو ہانکنے لگا۔

لَاتَزْجُوْ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَاءُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ - جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ چل نہیں سکتی (یعنی ناقص ہے اور درست نہیں - اسی وجہ سے سورہ فاتحہ کا ہر نماز میں پڑھنا فرض ہے امام اور مقتدی سب کے لیے' اگر چہ جنازے کی نماز ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَجَيْتُهٗ فَزَجَا - میں نے اس کو چلایا وہ چل گیا)

مُزْجِي يامُزْجَاةٌ - تھوڑی چیز یا خراب کھوٹی -

لَوْ اَنَّ سَفِيْنَةً اُزْجِيَتْ - اگر ایک کشتی چلائی جائے (اس کو گھسیٹیں)۔

فَتّٰى مُّزَجّٰى - ضعیف و ناتوان جوان -

عَطَاءٌ قَلِيْلٌ تَزْجُوْ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرٍ لَا تَزْجُوْ تھوڑی بخشش جو مل جائے' اس بہت بخشش سے بہتر ہے جو نہ ملے۔

باب الزاء مع الحاء

زَحٌّ - ہٹانا' ڈھکیلنا' جلدی سے کھینچ لینا -

زَحِيْرٌ يازُحَارٌ پیچش ہونا -

زَحْرَانٌ - بخیل (جیسے زُحَرٌ ہے)

اِذَا انْزَحَرَ - جب اس کو پیچش ہو -

زَحْزَحَةٌ - دور کرنا' ہٹانا -

تَزَحْزُحٌ - ہٹ جانا' سرک جانا -

زَحْزَحٌ - دور -

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا - جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن روزہ رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا۔

تَزَحْزَحْتَ وَتَرَبَّصْتَ فَكَيْفَ رَاَيْتَ اللّٰهَ صَنَعَ - (حضرت علی نے جنگ جمل سے لوٹ کر سلیمان بن صرد سے کہا) تم ہٹ گئے دور چلے گئے اور انتظار کر رہے تھے' دیکھو اللہ تعالے نے کیا کیا -

كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَجْرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاِنْ زُحْزِحَ - (امام حسن) جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو سورج نکلنے تک کسی سے بات نہ کرتے - گو لوگ ان کو وہاں سے سرکانے اور بات کرنے پر مجبور کرتے -

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ زَحْزَحَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں - ہر چیز سے جو مجھ میں اور تجھ میں دوری کو دے -

فَتَزَحْزَحَ لَهٗ - اس کے لیے اپنی جگہ سے سرک گئے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ آنے والے کی عزت کرنا اور اس کو اچھے مقام پر بٹھانا مستحب ہے)۔

زَحْزَحَ نَفْسَهٗ - اپنے آپ کو ہٹایا -

زَحْفٌ يازُحُوْفٌ يازَحَفَانٌ - گھسٹنا' چوتڑ کے بل چلنا' تھک جانا (جیسے اِزْحَافٌ ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ - یااللہ اس کو بخش دے اگر چہ وہ جہاد سے بھاگ آیا ہو -

زَحْفٌ اور زُحُفٌ - لشکر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے گویا گھسٹتا ہے یعنی آہستہ چلتا ہے - (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَحَفَ الصَّبِيُّ - گھسٹنے لگا' سرین کے بل سرکنے لگا -

اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اَزْحَفَتْ - اس کی اونٹنی خستہ ہو گئی' تھک گئی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

اَزْحَفَ الْبَعِيْرُ فَهُوَ مُزْحِفٌ - جب تھک کر اونٹ رک جائے (اور)

اَزْحَفَ الرَّجُلُ - جب کسی آدمی کا جانور خستہ اور ماندہ ہو جائے (خطابی نے کہا صحیح اس طرح پر ہے -

اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اُزْحِفَتْ عَلَيْهِ بہ صیغہ مجہول (اہل عرب کہتے ہیں:

زَحَفَ الْبَعِيْرُ - اونٹ تھک گیا (اور)

اَزْحَفَهُ السَّفَرُ سفر نے اس کو تھکا ڈالا (اور)

زَحَفَ الرَّجُلُ - وہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا چلا -)

يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ-اپنی سرین کے بل گھسٹتے ہوئے چل رہے ہوں گے-

مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَلَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ-جو شخص یوں کہے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتا ہوں جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب چیزوں کو قائم رکھنے والا-میں اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں (آئندہ سے ایسا گناہ نہیں کروں گا) تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے-اگرچہ وہ جہاد میں دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگ آیا ہو (جب کافر دوچند سے زیادہ نہ ہوں تو ان کے مقابلہ سے بھاگنا ہماری شریعت میں کبیرہ گناہ ہے-البتہ اگر دوچند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانے میں گناہ نہ ہوگا-لیکن لڑنا اور مقابلہ پر جمے رہنا افضل ہے)-

اَنْهَاكُمْ عَنِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ-میں تم کو کافروں کے مقابلہ میں بھاگنے سے منع کرتا ہوں-

صَلٰوةُ الزَّحْفِ-لڑائی کی نماز-

زَحْلٌ-تھک جانا' سرک جانا' دور ہونا' پیچھے ہو جانا-

زُحُوْلٌ سرک جانا' دور ہو جانا-

تَزْحِيْلٌ اور اِزْحَالٌ-دور کرنا-

تَزَحُّلٌ-ہٹ جانا-

زُحَلُ-ایک ستارہ ہے سات ستاروں میں سے (چونکہ وہ زمین سے بہت دور ہے اس لیے اس کا نام زحل رکھا گیا)-

فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَدُقُّنَا وَيُزَحِّلُنَا مِنْ وَّرَائِنَا-مشرکوں میں سے ایک شخص ہم کو پیچھے سے دباتا تھا (مارتا تھا) اور ہٹاتا تھا (ایک روایت میں يَزْجُلُنَا ہے جیم معجمہ سے-یعنی دھکیلتا تھا' تیر مارتا تھا-) (ایک روایت میں يَدُفُّنَا ہے یعنی ہم کو چلاتا تھا بھگاتا تھا-یعنی عقب سے حملہ کر کے)-

فَلَمَّا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ زَحَلَ-(حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود آئے ان سے باتیں کر رہے تھے) جب نماز کی تکبیر ہوئی تو ابوموسیٰ پیچھے ہٹ گئے (حضرت عبداللہ بن مسعود کو آگے کر دیا-اور کہنے لگے میں ایسے شخص کا امام نہیں ہوسکتا جو بدر کے غزوہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھا-)

فَلَمَّا رَاٰهُ زَحَلَ لَهٗ-جب ان کو دیکھا تو اپنے مقام سے سرک گئے (وہ امام حسین کے پہلو میں بیٹھے تھے)-

اِزْحَلْ عَنِّىْ فَقَدْ نَزَحْتَنِىْ-(سعید بن مسیّب نے قتادہ سے کہا) اب جاؤ یہاں سے سرکو' تم نے مجھ کو بالکل سینچ ڈالا (یعنی جو کچھ دین کا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا اب میرے پاس کچھ نہیں رہا-جیسے کنویں کا پانی کوئی کھینچ ڈالے' ایک قطرہ نہ رہے)-

زَحْمٌ یا زِحَامٌ-تنگ کرنا' تنگی میں ڈال دینا-

مُزَاحَمَةٌ-تنگ کرنا' روکنا-

اِزْدِحَامٌ-ہجوم کرنا' تنگ کرنا-

زَحْمَةٌ-بمعنی زحام-

اَبُوْ مُزَاحِمٍ-ہاتھی یا وہ بیل جس کے سینگ ٹوٹے ہوں' ایک ترک کا نام تھا-جس نے پہلے پہل عربوں سے جنگ کی-

كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ-حجر اسود اور رکن یمانی پر لوگوں کے ہجوم میں جاتے (گھس گھسا کر)-

زَحَمْتُهٗ زَحْمًا-میں نے اس کو دھکیل دیا تنگ جگہ میں پھنسا دیا-

باب الزاء مع الخاء

زَخٌّ-جماع کرنا' غصہ ہونا' کودنا' پھینکنا' چلنا' گرانا' چمکنا زور سے گرنا-

زَخَّةٌ-عورت' غصہ' حسد-

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِىْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زُخَّ بِهٖ فِى النَّارِ-میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کی سی ہے کہ جو کوئی اس سے ہٹ گیا (اسی طرح جو میرے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا-ان کے اقوال و افعال اور طریقہ کو چھوڑ کر ایرے غیرے کی پیروی کرے گا اس کا بھی انجام خراب

ہوگا - اہل بیت کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اس لیے کہ ان کی محبت آنحضرت ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے اور آپ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے - یا اللہ ہم کو دنیا میں بھی اہل بیت کرام کی محبت پر قائم رکھ اور آخرت میں بھی ان کے غلاموں میں حشر کر) -

اِتَّبِعُوْا الْقُرْاٰنَ وَلَا یَتَّبِعَنَّکُمْ فَاِنَّهٗ مَنْ یَّتَّبِعُهُ الْقُرْاٰنَ یَزُخُّ فِیْ قَفَاهُ - قرآن کی پیروی کرو اور ایسا نہ ہو کہ قرآن تمہارے پیچھے لگ جائے (تمہاری شکایت کرے کہ تم نے اس پر عمل نہ کیا) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے لگ گیا (اس کو گردنی دے کر (دوزخ میں) ڈھکیل دے گا -

فَزُخَّ فِیْ اَقْفَائِنَا - ہم کو گردنیاں دے کر نکالا گیا - (یعنی معاویہ کے پاس سے - یہ ابوبکر صحابی نے کہا تھا) -

لَا تَاْخُذَنَّ مِنَ الزُّخَّةِ وَالنُّخَّةِ شَیْئًا - بکری کے بچوں اور کام کرنے والے جانوروں میں (جیسے ہل چلانے کے بیل یا پانی لانے کے اونٹ) کچھ مت لے (یعنی ان میں زکوۃ نہیں ہے - یہ حضرت علی نے فرمایا - مراد یہ ہے کہ جب نرے بچے ہی بچے ہوں تو ان میں زکوۃ نہ ہوگی - اور اگر بڑے جانوروں کے ساتھ بچے بھی ہوں تو گنتی میں شمار کر لیے جائیں گے اور زکوۃ میں بڑا جانور لیا جائے گا نہ کہ بچہ - بعض نے کہا حضرت علی کے مسلک میں بچوں کو گنتی میں بھی شریک نہیں کرتے) -

اَفْلَحَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ مِزَخَّةٌ یَزُخُّهَا ثُمَّ یَنَامُ الْفَخَّةَ - وہ شخص بامراد ہے جس کے پاس ایک عورت ہو اس سے جماع کرے - پھر جماع کر کے (مزے سے) سو جائے (محیط میں اس شعر کو اس طرح ذکر کیا ہے:

طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ مَزَخَّةٌ - معنی وہی ہیں مَزَخَّةٌ بہ فتحہ اور کسرہ میم عورت کو کہتے ہیں یا اس کی فرج کو -

یُزَخُّ فِیْ قَفَاهُ حَتّٰی یُقْذَفَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ - اس کو گردنی دے کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا -

وَیَزَخُّ زَخِیْخًا - (اگر حضرت علیؓ کا دشمن فرات پر آئے) اس کا پانی دونوں کناروں تک آ گیا ہو اور زور سے اچھلا جا رہا ہو (وہ بسم اللہ کہہ کر چلو سے پیئے پھر الحمد للہ کہے جب بھی وہ پانی اس کے حق میں ایسا ہوگا جیسے کہ بہتا خون یا سور) -

زَخَرٌ - جوش مارنا' موج مارنا' بلند ہونا' لمبا ہونا' فخر کرنا' بھر دینا' خوش کرنا' اڑا دینا' موٹا کرنا' آراستہ کرنا -

مُزَاخَرَةٌ - بہ معنی مفاخرۃ -

تَزَخُّرٌ - جوش مارنا -

فُلَانٌ زُخَرٌ زَاخِرٌ وَبَدْرٌ زَاهِرٌ - وہ ایک دریا ہے موج مارنے والا اور پورا چاند ہے چمکنے والا -

فَزَخَرَ الْبَحْرُ - سمندر موج مارنے لگا -

زَخَّارٌ - کثرت امواج کے لیے بہ طور مبالغہ استعمال ہوتا ہے -

زَخْرَفَةٌ - آراستہ کرنا' زینت دینا' خوبصورت کرنا' پورا کرنا' سونے کا طمع کرنا -

زُخْرُفٌ - سونا' (طلاء) زینت -

زُخْرُفُ الْکَلَامِ - وہ باتیں جو بہ ظاہر چرب اور عمدہ ہوں لیکن اصل میں جھوٹ اور غلط - جیسے الف لیلہ اور قصہ امیر حمزہ' بوستان خیال اور فسانہ آزاد وغیرہ -

لَمْ یَدْخُلِ الْکَعْبَةَ حَتّٰی اَمَرَ بِالزُّخْرُفِ فَنُحِّیَ - آنحضرت ﷺ کعبہ کے اندر اس وقت تک نہیں گئے کہ آپ کے حکم سے وہاں کی مورتیں اور نقش جو سونے کے پانی سے بنائے گئے تھے مٹا نہ دیئے گئے -

نَهٰی اَنْ تُزَخْرَفَ الْمَسَاجِدُ - مسجدوں کو سونا چڑھا کر آراستہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے نمازیوں کا خیال نماز میں اس طرف جائے گا تو خشوع میں خلل ہوگا جو نماز کا بڑا رکن ہے - افسوس کہ اس حدیث کے خلاف مسلمانوں نے مسجدوں پر نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا شروع کر دیا - مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں بھی دیواروں پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہے - حالانکہ آنحضرت نے اس کی وجہ سے کعبہ کے اندر جانا گوارا نہ کیا جب تک اس کو مٹا نہ دیا - اصل یہ ہے کہ مسجد کو جھاڑ پونچھ کر صاف سادہ رکھنا چاہیے - اسی طرح ضرورت کے موافق اس میں روشنی کرنی چاہیے تا کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو باقی بلا ضرورت ہزاروں چراغ لگانا یا نقش و نگار

کرنا یا سونے کے پانی اور طرح طرح سے رنگ چڑھانا یہ سب منع ہے کیونکہ اسراف میں داخل ہے- جو روپیہ اس واہیات میں خرچ کیا جائے جس کی وجہ سے آدمی کو ثواب تو کجا اور گناہ ہوتا ہے وہ روپیہ غریب اور محتاجوں کی پرورش اور دوسرے مفید کاموں میں کیوں نہ خرچ کیا جائے)-

لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی- تم بھی مسجدوں کو اس طرح آراستہ کروگے' جیسے یہود اور نصارے اپنے گرجاؤں کو آراستہ کرتے ہیں- (یہ آنحضرت نے پیشین گوئی فرمائی جو سچ ہوئی- مسلمانوں نے نماز اور جماعت کا خیال تو چھوڑ دیا بس مسجدوں کی زیب وزینت کو مایہ افتخار سمجھنے لگے)-

لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَابَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ- اس کے لیے آسمان اور زمین کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے وہ آراستہ کردے-

فَلَنْ تَأْتِيَكَ حُجَّةٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا كِتَابُ زُخْرُفٍ اِلَّا ذَهَبَ نُوْرُهُ- (آنحضرت ﷺ سے جب عیاش بن ابی ربیعہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو وصیت کی اور فرمایا) تیرے پاس (مخالفین کی) جو دلیل پیش ہوگی وہ پھسپھسی (بے وزن اور سطحی) ہو جائے گی (ان کی کوئی دلیل نہیں چلے کی) اور طمع کی ہوئی کتاب (دل سے جوڑی ہوئی جس کو وہ اللہ کی کتاب بتائیں گے) پیش ہوگی تو اس کی چمک اور رونق جاتی رہے گی (ان کا مکر اور فریب کھل جائے گا)-

كُلُّ حَدِيْثٍ لَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ زُخْرُفٌ- جو بات اللہ کی کتاب کے موافق نہ ہو (اس کے مخالف ہو) وہ طمع ہے (ظاہر میں اچھی اندرونی طور پر خراب اور بے حقیقت- مطلب یہ کہ قرآن اور حدیث کے خلاف جو بات ہوگی اس کا کہنے والا کتنا ہی بڑا شخص ہو وہ لغو اور واہی گوز شتر ہے)-

اِنَّ الْجِنَانَ لَتُزَخْرَفُ- بہشت کے باغ آراستہ کئے جاتے ہیں-

زُخْزُبٌّ- موٹا' زور آور' پر گوشت-

وَاَنْ تَتْرُكَهُ حَتّٰى يَصِيْرَ ابْنَ مَخَاضٍ اَوْ اِبْنَ لَبُوْنٍ زُخْزُبًّا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَكْفَأَ اِنَائَكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ- اگر اس بچہ کو چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک برس کا یا دو برس کا موٹا تازہ پر گوشت ہو جائے تو یہ تیرے لیے اس لیے بہتر ہے کہ تو اپنے دودھ کا برتن اوندھا کردے (اس کی ماں کا دودھ بچہ کے غم میں سوکھ جائے) اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ کرے (وہ بچہ کو نہ دیکھنے سے دیوانی ہو جائے)-

زُخْمٌ- ایک پہاڑی ہے مکہ کے قریب-

باب الزاء مع الراء

زَرْبٌ- بکریوں کا کٹھرہ بنانا' بکریوں کو کٹھرے میں گھسیڑنا' بہنا-

تَزْرِيْبٌ- شرارت اور سرکشی کرنا-

فَاَخَذُوْا زِرْبِيَّةَ اُمِّیْ فَاَمَرَبِهَا فَرُدَّتْ- انھوں نے میری ماں کی چادر چھین لی- پھر آپ کے حکم سے پھیر دی گئی' (بعض نے کہا زِرْبِيَّة یا زُرْبِيَّة عمدہ رنگ برنگ کا بستر یا وہ بستر جس کے حاشیہ پر سرا ہو- اس کی جمع زَرَابِیُّ ہے)-

وَيْلٌ لِلزِّرْبِيَّةِ قِيْلَ وَمَا الزِّرْبِيَّةُ قَالَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ عَلَی الْاُمَرَاءِ فَاِذَا قَالُوْ شَرًّا اَوْ شَيْئًا قَالُوْا صَدَقَ- زربیہ کی خرابی ہے- لوگوں نے پوچھا زربیہ کون لوگ ہیں- کہا وہ لوگ جو امیروں (نوابوں اور بادشاہوں کے پاس جاتے رہتے ہیں- اگر وہ کوئی بری بات کہیں یا کوئی بات بھی ہو تو یہ کہتے ہیں ''بجا درست' سچ فرمایا- ہاں میں ہاں ملانے والے خوشامدی- خدا کی مار ان پر' ان ہی لوگوں نے تو ہمارے مسلمانوں کے بادشاہوں اور امیروں کو خراب کیا' ان کو کہیں کا نہ رکھا نہ دین کا نہ دنیا کا- مسلمانی کا شیوہ یہ ہے کہ سچی بات کی تصدیق کریں اور غلط بات غلط کہیں' خواہ اس کا کہنے والا کوئی ہو) مترجم کہتا ہے مجھ کو اپنی پوری عمر میں کسی امیر کی صحبت نہ رہی بجز نواب سر وقار الامراء مرحوم کے جو حیدر آباد دکن کی وزارت عظمی پر ممتاز تھے اور ان کی صحبت بھی بلا میری پیروی اور تگ ودو کے محض تقدیرات ایزدی سے حاصل ہوگئی جب میں پہلی بار ان

کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر جلوہ فگن ہیں اوران کے حواشی سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں- میں نے یہ تحقیر گوارا نہیں کی اور میں دوسرے کمرہ میں جا کر بیٹھ گیا- وہاں بیٹھ کر میں نواب صاحب کی باتیں سنتا رہا- جہاں نواب صاحب کے منہ سے کوئی بات نکلی' بس ان مصاحبوں نے بجا اور درست پیرومرشد کی آواز بلند کی- یہ حال دیکھ کر مجھ کو سخت افسوس ہوا یااللہ ان خوشامدیوں کا ستیاناس کر اور ان کے شر سے ہم کو محفوظ رکھ- کہتے کیا ہیں کہ سعدی کے اس قول پر عمل کرتے ہیں-[1]

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

ارے بیوقوفو! کیا سعدی کی ہر ایک بات ماننے کے قابل ہے- معلوم نہیں انھوں نے یہ کس ضرورت سے اور کس مصلحت سے کہا- ہم کو تو اللہ اور رسول کی پیروی کرنا چاہیے نہ کہ شاعروں کی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں- ظالم بادشاہ کے خلاف سچی بات کہنا جہاد کا ثواب رکھتا ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے ایسا زمانہ ہے کہ کسی نواب یا رئیس یا بادشاہ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تمام سلطنتیں مشروطہ یعنی پارلیمینٹی ہو رہی ہیں اور بادشاہ سلامت شاہ شطرنج کی طرح ایک کونے میں بٹھا دیئے گئے ہیں' وہ قانون کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے- اسلام ایسی ہی خلافت اور حکومت سے شروع ہوا تھا- ہر ایک خلیفہ مسلمانوں کی رائے اور مشورے سے مقرر کیا جاتا اور اسی شرط پر کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے ورنہ وہ معزول کر دیا جاتا)-

تَبِیْتُ بَیْنَ الزِّرْبِ وَالْکَنِیْفِ- وہ کٹہرے اور آڑ کے مقام میں رات بسر کرتی ہے (مطلب یہ کہ گھروں میں اس کو دانہ چارہ ملتا ہے جنگل کی چرائی پر اس کی گزر نہیں ہے)-

مُحَادَثَۃُ الْعَالِمِ عَلَی الْمَزَابِلِ خَیْرٌ مِّنْ مُحَادَثَۃِ الْجَاهِلِ عَلَی الزَّرَابِیِّ- عالم سے کوڑے کچرے پر باتیں کرنا بہتر ہے جاہلوں کے ساتھ عمدہ فرشوں پر باتیں کرنے سے-

زُرْبِیُّ- ایک شخص کا نام ہے-

زَرْدٌ- گلا گھونٹنا' زرہ بنانا- نگل جانا-

زَرَدٌ- زرہ-

زَرَّادٌ- زرہ بنانے والا-

زَرَدِیَّۃٌ- زرہ-

اَنْ یَّزْدَرِدَ رِیْقَہٗ- اپنا تھوک نگل جائے-

اِزْدِرَادٌ- نگل جانا-

زَرٌّ- گھنڈیاں باندھنا' جمع کرنا' ہانک دینا' کاٹنا' نوچنا' کونچنا' روشن ہونا' عقل بڑھنا-

اِزْرَارٌ- گھنڈیاں لگانا-

زِرٌّ- گھنڈی (اس کی جمع اَزْرَارٌ ہے)

مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَۃِ- چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح- (ایک روایت میں رِزِّ الْحَجَلَۃِ بہ تقدیم رائے مہملہ برزائے معجمہ آیا ہے- یعنی چکور کے انڈہ کی طرح- نہایہ میں ہے کہ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ترمذی نے جابر بن سمرہ سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کندھوں کے درمیان ایک لال بتوڑی (رسولی) کی طرح تھی- کبوتر کے انڈے کے برابر)-

یَزُرُّہٗ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ- اس کے دونوں کناروں کو ٹانک دے (کچھ نہ ملے) تو ایک کانٹے سے سہی-

اَقْبِیَۃٌ مُزَرَّرَۃٌ- گھنڈیاں لگی ہوئی قبائیں (ایک روایت میں مُزَرَّدَۃٌ ہے یعنی جڑی ہوئی یہ زَرْدٌ سے ہے بمعنی زرہ کے چھلے ایک دوسرے میں گھس جانا-)

کَانَ لَہٗ اَزْرَارٌ فِیْ کُمِّهَا- اس کی آستین میں بھی گھنڈیاں تھیں- (وہ اپنا ہاتھ بھی کھل جانا پسند نہ کرتی تھیں اس قدر ستر کا خیال تھا)-

نَعَمْ وَازْرُرْہُ- ہاں اس میں نماز پڑھ اس کو گھنڈی لگا لے (تاکہ گریبان کھل کر کشف عورت نہ ہو)-

---

[1] اگر بادشاہ دن کو رات کہہ دے تو اے محبوبہ (ماہ پرویں) پھر ہمیں بھی رات ہی کہنا پڑتا ہے-(م)

وَإِنَّهُ لَعَالِمُ الْاَرْضِ وَزِرُّهَا الَّذِیْ تَسْكُنُ اِلَیْهِ- حضرت علی زمین کے عالم تھے اور اس کے دل کی ہڈی جس سے وہ قائم رہتی تھی-

زِرٌّ- بہ کسرہ زا ایک چھوٹی ہڈی ہے دل اس سے کھڑا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ زمین ان کے علم وفضل کی وجہ سے برقرار تھی- یہ حضرت ابوذرغفاریؓ یا حضرت سلمان فارسیؓ نے حضرت علیؓ کی تعریف میں کہا (سبحان اللہ حضرت علیؓ سپاہ گری اور بہادری میں جیسے بے نظیر تھے ویسے ہی علم وفضل میں بھی بلند پایہ رکھتے تھے) ایسے کامل کہاں پیدا ہوتے ہیں)-

مَافَعَلَتْ اِمْرَاَتُهُ الَّتِیْ كَانَتْ تُزَارُّهُ وَتُمَارُّهُ- اس کی عورت کہاں گئی جو اس کو کاٹتی اور بل دیتی (یعنی اس پر قابو یافتہ تھی) (اہل عرب کہتے ہیں:

حِمَارٌ مِزَرٌّ- گدھا بڑا کاٹنے والا-

زَرِیْرٌ- ذہین، ذکی-

زَرْعٌ- کھیتی کرنا، ہل چلانا، بڑھانا-

تَزْرِیْعٌ- ظاہر ہونا-

اِزْرَاعٌ- کھیتی لمبی ہونا-

تَزَرُّعٌ- جلدی کرنا-

اِزْدِرَاعٌ- کھیتی کرنا-

زَرَاعٌ یا مُزَارِعٌ- کاشتکار، کسان، دہقان-

زِرَاعَةٌ- کھیتی کرنا-

زَرَّاعَةٌ- وہ زمین جس میں کھیتی کی جائے (جیسے مَلَّاحَةٌ جہاں نمک پیدا ہو)-

زَرَّاعَاتٌ- "زَرَّاعَةٌ" کی جمع ہے-

اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا- زمین میں یا تو خود کھیتی کرو یا دوسرے کو دو وہ کھیتی کرے (اس سے کچھ مت لو) یا خالی رہنے دو-

مُزَارَعَةٌ- یہ ہے کہ زمین ایک شخص کی ہو وہ دوسرے کو کھیتی کے لیے دے اس شرط کو منظور کرا کے کہ آدھی یا تہائی یا چوتھائی پیداوار میں لوں گا- باقی تم لے لینا- اس قسم کا معاملہ اگر درختوں میں کیا جائے تو اس کو مساقات کہتے ہیں-

اَكْثَرُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مُزْدَرَعًا- سارے مدینہ والوں میں زیادہ کھیت رکھنے والے-

لِیُزْرِعْهَا اَخَاهُ- اپنے بھائی (مسلمان کو بلاعوض) کھیتی کے لیے دے-

اَوْكَلْبَ زَرْعٍ- یا کھیت کا کتا (جو کھیت کی حفاظت کرتا ہو)-

مَرَّعَلٰی زَرَّاعَةِ بَصَلٍ- پیاز کے کھیت پر گزرے-

هُمُ الزَّارِعُوْنَ كُنُوْزَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ- کاشتکار لوگ اللہ کے خزانے اس کی زمین میں بوتے ہیں-

مَا فِی الْاَعْمَالِ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الزِّرَاعَةِ- کھیتی سے بڑھ کر (دنیا کے) کاموں میں اللہ تعالیٰ کو کوئی کام پسند نہیں ہے-

مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا زَرَّاعًا اِلَّا اِدْرِیْسَ فَاِنَّهُ كَانَ خَیَّاطًا- اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر دنیا میں بھیجا ہے وہ کاشتکار ہی تھا بجز حضرت ادریس کے کہ وہ درزی تھے (دوسری روایتوں میں ہے- حضرت زکریا بڑھئی تھے، حضرت داؤد لوہار تھے غرض ان حلال پیشوں سے بڑھ کر کوئی عزت اور آبرو کا کام نہیں ہے اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ان پیشوں کو حقیر جانے اور نوکری اور غلامی کرنے میں عزت سمجھے-)

مَا مِنْ رَجُلٍ یَزْرَعُ زَرْعًا اَوْیَغْرِسُ غَرْسًا فَیَاْكُلُ مِنْهُ بَهِیْمَةٌ اَوْ اِنْسَانٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ- جو آدمی کھیت بوئے یا درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی جانور یا آدمی کھائے تو بونے والے کو اور لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا-

مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ- جو کوئی دوسرے کی زمین میں بلا اس کی اجازت کے کھیتی کرے-

مَا بِالْمَدِیْنَةِ اَهْلُ بَیْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ- مدینہ میں مہاجرین کے گھر والوں میں کوئی گھر والا ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتا ہو- (یعنی مزارعت، اکثر علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)-

زَرْفٌ- کودنا، آگے بڑھنا، جھوٹ بولنا، اپنی طرف سے حاشیہ چڑھانا (یعنی اصل کلام میں اضافہ کر دینا)-

زَرَافَة یا زُرَافَة یا زُرَّافَة - ایک جانور ہے اس کے پیر چھوٹے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں - سر اونٹ کے مثل اور سینگ بیل کے مشابہ ہوتے ہیں -

اِیَّایَ وَهٰذِهِ الزَّرَافَاتِ - میں ان مجمعوں کو نہ دیکھوں (یہ جمع ہے زرافة کی' بہ معنی جماعت (یہ جملہ حجاج ظالم نے اپنے خطبہ میں کہا تھا - اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگ جمع نہ ہوں' اس کے تشدد سے بچنے کے لیے کوئی راہ نہ سوچ سکیں) -

کَانَ الْکَلْبِیُّ یُزَرِّفُ فِی الْحَدِیْثِ (محمد بن سائب کلبی حدیث میں اپنی طرف سے بڑھا دیتا تھا - (اسی وجہ سے محدثین نے اس کی روایت کا اعتبار نہیں کیا ہے - ابن عباس سے قرآن کی تفسیر میں اس نے بہت سی روایتیں کیں ہیں) -

زَرْقٌ - بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا) - (جیسے زرق ہے برچھ مارنا - پیچھے ڈالنا -

زرقٌ - اندھا ہونا -

اِنْزِرَاقٌ - چت لیٹنا -

زُرَّقٌ - ایک شکاری پرندہ یا سفید باز -

زَرَقٌ - نیلگوں (جیسے آسمان کا رنگ ہے) -

زَرْقَاء - آسمان (جیسے غبراء زمین -)

اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ - وہ دونوں فرشتے کالے رنگ کے ہوں گے' نیلگوں آنکھوں والے (اہل عرب نیلی آنکھوں کو بہت برا سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں یعنی نصاری کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں) -

مِزْرَاق - چھوٹا برچھا (حربہ) -

اَزَارِقَة - خارجیوں کا ایک فرقہ' نافع بن لزرق کے پیرو -

زَوْرَقٌ - کشتی -

زَرْقَاءُ الْعَیْنِ - نیلی آنکھوں والی عورت -

زَرْقَاءُ الْیَمَامَه - ایک عورت (حذام) کا لقب تھا -

زُرْمٌ - کاٹنا' جننا -

زَرَمٌ - کٹنا' رک جانا -

اَزْرَمُ - بلی -

بَالَ عَلَیْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَاُخِذَ مِنْ حُجْرِهٖ فَقَالَ لَا تُزْرِمُوْا اِبْنِیْ - حضرت امام حسن نے آنحضرت پر پیشاب کر دیا' لوگوں نے (جلدی سے) ان کو آپ کی گود میں سے لے لیا تو آپ نے فرمایا' میرے بچہ کا پیشاب مت روکو (اہل عرب کہتے ہیں -

زَرِمَ الدَّمْعُ وَالْبَوْلُ - آنسو رک گئے' (پیشاب رک گیا -)

اَزْرَمْتُهٗ - میں نے اس کو روک دیا' بند کر دیا' اس کا سلسلہ کاٹ دیا -

بَالَ اَعْرَابِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ لَا تُزْرِمُوْهُ - ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا (لوگ اس کو ہٹانے کے لیے دوڑے تو) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (کیونکہ اس کو ہٹانے اور دھکیلنے میں اور زیادہ خرابی تھی' وہ پیشاب کرتا چلا جاتا تو ساری مسجد اور اس کے کپڑے نجس ہو جاتے اور اگر پیشاب روک لیتا تو بیماری کا اندیشہ تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ پانی بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اور جو پانی نجاست پر ڈالا جائے وہ اگر دوسری جگہ بہہ کر جائے زمین ہو یا جسم یا کپڑا تو اس کو نجس نہ کرے گا یہ جب ہے کہ اس پانی کا وصف نہ بدلا ہو اگر رنگ یا مزہ یا بدبو بدل جائے تو اتفاقاً نجس ہے) -

زُرْمَانِقَةٌ - ابن مسعود کی حدیث میں ہے اِنَّ مُوْسٰی اَتٰی فِرْعَوْنَ وَعَلَیْهِ زُرْمَانِقَةٌ - یعنی حضرت موسیٰ فرعون کے پاس آئے بالوں کا جبہ پہنے ہوئے' یہ لفظ عبرانی ہے یا فارسی اصل میں ''اشتربانہ تھا - یعنی اونٹ والے کا سامان -

زَرْنَبٌ - ایک قسم کی خوشبو یا خوشبو دار بوٹی - بعض نے کہا زعفران -

اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبَ وَالرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبَ - میرے خاوند کو ہاتھ لگاؤ تو اس کا جسم خرگوش کی طرح ملائم اور لطیف ہے اور اس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب کی -

زَرْنَقَةٌ - چھاگل کو منہ سے اوپر رکھ کر پانی پینا - زرنوق کنویں پر لگانا اس سے پانی سینچنا' پہنانا -

زَرْنُوْقٌ - پانی نکالنے کا ایک آلہ ہے - کنویں کے منہ پر

دونوں جانب دولکڑیاں یا دو دیواریں کھڑی کرتے ہیں' ان کے بیچ میں ایک لکڑی لگا کر اس پر چکر لگاتے ہیں۔ وہ گھومتا جاتا ہے تو کنویں سے پانی نکلتا ہے۔

لَا اَدَعُ الْحَجَّ وَلَوْ تَزَرْنَقْتُ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں تو حج چھوڑنے والا نہیں اگر پیسہ نہ ہو تو زرنوق سے پانی نکالنے کی مزدوری کر کے اسی سے حج کروں گا (ایک روایت میں وَلَوْاَنْ اَتَزَرْنَقَ ہے۔ بعض نے کہا یہ زرنقہ سے نکلا ہے)۔

زَرْنَقَةٌ۔ کہتے ہیں بیع عینہ کو (بیع عینہ یہ ہے کہ ایک شخص کو روپیہ کی ضرورت ہے اور بلا سود کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ کیا کرتا ہے کہ دوسرے شخص سے ایک چیز جس کی مالیت سو روپے سے کم ہے سو روپے کو خرید لیتا ہے اور قیمت دینے کا ایک وعدہ مقرر کرتا ہے۔ پھر اسی چیز کو اسی شخص کے ہاتھ یا دوسرے کسی شخص کے ہاتھ نقد قیمت پر جو سو روپے سے کم آتی ہے فروخت کر کے اپنا کام نکال لیتا ہے۔ اس صورت کی بیع میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ اس طریقہ کو سود خوروں نے ایجاد کیا ہے اور بعض صحابہ نے اس کو جائز بھی رکھا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں جواز کا فتوے دینا بہتر ہے وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرض حسنہ بہت کم لوگ دیتے ہیں اور لوگوں کو اپنی حاجات پوری کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ سود کی حرمت بحکم الٰہی برخلاف قیاس ہوئی ہے اور آنحضرت نے اس کی پوری تفصیل نہیں کی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس لیے جو صراحتاً نص شارع سے سود ہے اسی کو حرام اور ممنوع رکھنا چاہیے۔ وہ دو سود ہیں۔ ایک تو چاندی سونا' نمک' گیہوں' جو اور کھجور۔ ان چھ چیزوں کو جب اسی جنس کے بدل بیچیں تو اس میں کمی اور زیادتی سود ہے یعنی چاندی کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل' گیہوں کو گیہوں کے بدل فروخت کریں۔ اگر نوع مختلف ہو جیسے چاندی کو سونے کے بدل یا گیہوں کو جو کے بدل تو اس میں زیادتی اور کمی سود نہ ہوگی۔ اسی طرح ان چیزوں کے سوا اور چیزوں کی بیع اور شرا میں گو جنس ایک ہی ہو زیادتی اور کمی سود نہ ہوگی۔ دوسرا سود یہ ہے کہ کسی کو روپیہ قرض دے اور جتنا دے اس سے زیادہ لینا ٹھہرائے مثلاً ہر مہینے ایک روپیہ یا دو روپے فیصدی اصل سے زیادہ لینا ٹھہرائے' یہی اصل سود ہے جو جاہلیت میں مروج تھا اور آنحضرت نے فتح مکہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جاہلیت کا ہر ایک سود میں باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا چڑھا ہوا سود وہ بالکل اڑا دیا گیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر سے بسند صحیح مروی ہے کہ جاہلیت میں سود یہ تھا کہ ایک قرض دوسرے پر میعادی ہوتا جب میعاد ختم ہوتی تو قرض خواہ قرض دار سے کہتا کہ تم روپیہ ادا کرتے ہو یا سود دیتے ہو' اگر سود دینا قبول کرتا تو قرض خواہ میعاد بڑھا دیتا۔ ان دونوں سودوں کی حرمت نص قطعی اور اجماع صحابہ اور سلف صالحین سے ثابت ہے ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں جو شخص ایسے سود کو جائز بتلائے وہ سفیہ اور نادان ہے اور اس پر کفر کا خوف ہے۔ کیونکہ اجماعی اور اتفاقی دین کی بات سے انکار کرتا ہے۔ البتہ بعض فقہا نے بلا دلیل کافر حربی سے سود لینا جائز رکھا ہے اسی طرح بعض علمائے متاخرین نے بینک سے سود لینا۔ لیکن اس کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے اور نصوص حرمت عام ہیں۔ واللہ اعلم۔

كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْخُذُ الزَّرْنَقَةَ۔ حضرت عائشہؓ بیع عینہ کرتی تھیں۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَابَأْسَ بِالزَّرْنَقَةِ۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا بیع عینہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اَلْجُنُبُ يَنْغَمِسُ فِي الزُّرْنُوْقِ اَيُجْزِئُهُ قَالَ نَعَمْ۔ عکرمہ سے پوچھا گیا کہ اگر جنب زرنوق میں غوطہ لگائے تو کیا کافی ہوگا (یعنی غسل ادا ہو جائے گا؟) انھوں نے کہا ہاں۔

زُرْنُوْقٌ۔ چھوٹی نالی جس سے پانی بہتا ہے (اصل میں تو زرنوق پانی کھینچنے کا آلہ ہے' جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ مگر چونکہ وہ پانی کا سبب ہے اس لیے مجازاً اس کو بھی زرنوق کہہ دیا۔)

زَرْیٌ يا اِزْدِرَايَةٌ يا مَزْرِيَةٌ يا زُرْيٌ۔ عیب کرنا عتاب کرنا (جیسے اِزْرَاءٌ اور اِزْدِرَاءٌ ہے۔)

فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ یہ زیادہ

سزاوار ہے اس کے کہ تم اللہ کے احسان کو حقیر نہ جانو (بلکہ اس کی قدر کرو اور عظمت کرو) (اہل عرب کہتے ہیں-

زَرَیْتُ عَلَیْهِ زِرَایَةً- میں نے اس کا عیب بیان کیا اس پر عیب لگایا-

اَزْرَیْتُ بِهٖ اِزْرَاءً- میں نے اس کو ذلیل سمجھا' بے حقیقت-

اِزْدِرَاءٌ اصل میں اِزْتِرَاءٌ تھا- تا کو دال سے بدل دیا-

زَرِی اور مَزْرِیّ- ذلیل' بے حقیقت شخص-

مِزْرَاءٌ- عیب لگانے والا-

باب الزاء مع الطاء

زَطٌّ- آواز کرنا-

فَحَلَقَ رَأْسَهٗ زُطِّیَّةً- اس نے اپنا سر زط کی طرح منڈایا-

زُطٌّ- ایک قوم ہے سوڈان اور ہند کی- (بعض نے کہا یہ معرب ہے- جت کا جت ہندو فقیروں کی ایک قسم ہے جن کا شغل گانا بجانا اور بھیک مانگنا ہے- بعض نے کہا جت' جاٹ کی قوم جو ہندوستان میں مشہور ہے)-

کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ- گویا وہ زط کے لوگوں میں سے ایک شخص ہے-

فَخَرَجَ عَلَیْنَا قَوْمٌ اَشْبَاهُ الزُّطِّ- ہمارے سامنے وہ لوگ آئے جو زط کے لوگوں سے مشابہ تھے-

اَتَاهُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا مِّنَ الزُّطِّ- (جب حضرت علی بصرہ والوں کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو) آپ کے پاس ستر مرد زط کے آئے (اور انھوں نے اپنی زبان میں ان سے باتیں کیں)-

باب الزاء مع العین

زَعْبٌ- کاٹنا' بھرنا' بھری ہوئی مشک اٹھانا- جماع کر کے عورت میں منی بھر دینا' آواز کرنا' گالیوں کی بوچھار کرنا-

تَزَعُّبٌ- غصہ ہونا' خوش ہونا' بہت کھانا پینا' بانٹ لینا-

اِزْدِعَابٌ- کاٹ لینا-

زُعْبُوْبٌ- کمینہ' پست قد-

زَعِیْبٌ- کوے کی آواز (جیسے نَعِیْبٌ ہے) اور شہد کی مکھیوں کی آواز (یعنی دوی النحل)-

وَاَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِّنَ الْمَالِ- اور تجھ کو میں مال کا ایک ٹکڑا دوں-

فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ بِقِرْبَةٍ یَّزْعَبُهَا- تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ ایک مشک لے کر آیا جس کو وہ بوجھ کی طرح اٹھا رہا تھا (بھاری وزن کی وجہ سے ادھر ادھر اس کو سرکاتا تھا)-

اِنَّهٗ کَانَ یَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَّیُخَوِّصُ لِاٰخَرِیْنَ- وہ (حضرت علی) بعض کو تو بہت دیتے' بعض کو کم (جیسا مناسب سمجھتے اس طرح تقسیم کرتے)-

اِنَّهٗ کَانَ تَحْتَ زَعُوْبَةٍ یازْعُوْفَةٍ- آنحضرت پر جو جادو کیا گیا تھا' اس کا سامان ایک کنویں کے نیچے یا کنویں کے پتھر کے نیچے رکھا گیا تھا-

زَعْجٌ- حرکت دینا' چھیڑنا' پریشان کرنا' کھود ڈالنا' بانک دینا' چیخنا-

اِزْعَاجٌ- پریشان کرنا' ہلانا' کھود ڈالنا-

زَعَجٌ- قلق اور رنج-

رَاَیْتُ عُمَرَ یُزْعِجُ اَبَا بَکْرٍ اِزْعَاجًا یَوْمَ السَّقِیْفَةِ- (حضرت انس کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ سقیفہ کے دن (جہاں صحابہ کرام آنحضرت کی وفات کے بعد جمع ہوئے تھے) حضرت ابوبکر صدیق کو چھیڑتے تھے (دم نہیں لینے دیتے تھے) یہاں تک کہ ان سے بیعت کر لی (حضرت عمر کو جلدی اس واسطے سے تھی کہ ایسا نہ ہو امام نہ ہونے سے مسلمانوں میں کوئی فساد اٹھ بیٹھے اور کہیں پھر اس کا تدارک مشکل ہو جائے)-

اَلْحَلِفُ یُزْعِجُ السِّلْعَةَ وَیَمْحَقُ الْبَرَکَةَ- قسم کھانے سے مال تو نکل جاتا ہے (فروخت ہو جاتا ہے خریدار قسم پر اعتماد کر کے اس کو خرید لیتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے- (قسم کھانے والے کو اپنی سوداگری میں برکت نہیں ہوتی)-

زَعْرٌ- جماع کرنا' کم ہونا' متفرق ہونا (جیسے اِزْعِرَارٌ ہے)-

اِنِّی امْرَأَۃٌ زَعْرَاءُ - میں ایک کم بالوں والی عورت ہوں-

زَعَرٌ - بالوں کا کم ہونا-

رَجُلٌ اَزْعَرُ - کم بالوں والا مرد (اس کی جمع زُعْرٌ ہے)-

اَخْرَجَ بِهٖ مِنْ زُعْرِ الْجِبَالِ الْاَعْشَابَ - اللہ تعالیٰ نے پانی بھیج کر اس کی وجہ سے کم بال والے پہاڑوں سے (جن پر گھاس اور سبزی کم اگی ہے) ہری گھاس اگائی (ان پہاڑوں کو کم بال والا قرار دیا - گویا گھاس کو بالوں سے تشبیہ دی)-

زُعْرُوْرٌ - جنگلی کھجور - اس کا مزہ ذرا ترش ہوتا ہے اور گٹھلی سخت اور گول جس میں گودہ کم ہوتا ہے - اور بداخلاق آدمی کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع زَعَارِیْر آئی ہے)-

اَرٰی مِنْهُ زَعَارَّۃً - میں اس سے بدخلقی دیکھتا ہوں (ایک روایت میں زَعَارَۃٌ بہ تخفیف را ہے اور ایک میں دَعَارَۃٌ یعنی فسق و فجور اور فساد-

زَعْفَرَۃٌ - زعفران سے رنگنا' زعفران ڈالنا-

زَعْفَرَانِیَّۃ - ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے (معاذ اللہ)-

نَهٰی عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ - آپ نے مردوں کو زعفرانی رنگ سے منع کیا (یعنی ہاتھ اور پاؤں اس سے رنگنا یا زعفران میں رنگے کپڑے پہننا - امام شافعی نے زعفران پر ہر زرد رنگ کو قیاس کیا ہے اور مردوں کے لیے اس کو حرام رکھا ہے - بغوی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بہت زعفران استعمال کرنے سے مردوں کو منع فرمایا چونکہ تھوڑے زعفران کے استعمال کی رخصت عبدالرحمن بن عوف کی حدیث سے نکلتی ہے -) مترجم کہتا ہے کہ ہمارے بھائی بعض اہل حدیث کو اس باب میں سخت تشدد ہے اور میں ایسی سختی کو پسند نہیں کرتا - اگر شادی بیاہ کے موقع پر کوئی زردی کا استعمال کرے تو اس کو معاف رکھنا چاہیے' جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھ کر سکوت فرمایا اور کچھ زجر نہیں کیا - جب انھوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ شادی بیاہ میں مرد کو زعفران لگانا یا زرد کپڑے پہننا درست ہے جو زعفران سے رنگے ہوئے ہوں - اسی طرح مہندی کا استعمال بھی شادی میں مردوں کے لیے جائز رکھا ہے اور ایسے اختلافی فروعی مسائل میں کسی مسلمان کو سخت زجر کرنا یا اس سے سلام و کلام ترک کر دینا یا تو اس کو کافر یا فاسق بنانا غلو اور افراط ہے - اللہ تعالیٰ اس سے بچائے رکھے - یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں اور کافروں کی تشبیہ سے ہمارے دین میں ممانعت ہے مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ مشابہت کی نیت ہو - دوسرے وہ رسم مسلمانوں میں علی العموم رائج نہ ہوگئی ہو - مثلاً انگرکھا پہننا ہندوؤں کا ایک معاشرتی اور قومی فعل تھا اب چونکہ عام طور پر مسلمان بھی اس لباس کو اختیار کر چکے ہیں اور یہ بات ہمارے شعور میں ہے جس کی بنیاد پر ہم انگرکھا پہنے ہوئے کسی مسلمان کو ہندو نہیں تصور کرتے لہٰذا ایسی صورت میں انگرکھا پہننا منع نہ ہوگا کوٹ' پتلون اور بوٹ وغیرہ جس زمانے میں مسلمانوں میں بالکل رائج نہ تھے اس وقت ان کا پہننا تشبیہ سمجھا جاتا تھا - لیکن اب جب کہ ترک اور عرب اور ہند کے مسلمان ان چیزوں کا عموماً استعمال کر رہے ہیں تو ان کا پہننا تشبیہ بالنصاریٰ نہ ہوگا - شادی بیاہ کھانے پینے اور خوشی کی تقریبوں اور لباس وغیرہ میں جو دنیاوی امور کہلاتے ہیں اسی قاعدے کو پیش نظر رکھنا چاہیے - البتہ دین میں کوئی نئی بات نکالنا جس کی اصل قرآن و حدیث اور سلف صالحین سے نہ ہو بدعت اور حرام ہے)-

زَعْقٌ - چیخنا' چلانا' ڈرانا' ہانکنا-

زَعْقَۃ - چیخ' نعرہ-

زُعَاقٌ - کڑوا پانی غلیظ-

زَعَلٌ - خوشی' نشاط-

زَعَلَۃ - جو جانور ایک سال جنے ایک سال نہ جنے-

زَعْمٌ یا زِعْمٌ یا زُعْمٌ - گمان کرنا' جھوٹ بات کہنا-

زَعْمٌ اور زَعَامَۃٌ - ضامن ہونا-

زَعَمٌ - طمع کرنا-

مُزَاعَمَۃٌ - مزاحمت-

اِزْعَامٌ - امکان-

اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ - جو شخص ضامن ہو اس کو تاوان دینا

ہوگا (وہ ذمہ دار ہے)-

ذِمَّتِيْ رَهِيْنَةٌ وَّ اَنَابِهٖ زَعِيْمٌ - میرا ذمہ اٹکا ہوا ہے' میں اس کا ضامن ہوں-

كَانَ اِذَا مَرَّ بِرَجُلَيْنِ يَتَزَاعَمَانِ فَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ كَفَّرَ عَنْهُمَا - (حضرت ایوب علیہ السلام جب ایسے دو آدمیوں پر گزرتے جو ایک شے کا دعوی کرتے' پھر دونوں اللہ کا نام لیتے (یعنی اللہ کی قسم کھاتے) تو ان دونوں کی طرف سے خود کفارہ (قسم کا) ادا کرتے (کیونکہ ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہوگا- تو آپ دونوں کی طرف سے کفارہ دیدیتے تاکہ ان پر گناہ نہ رہے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں)-

بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا - آدمی کی کیا بری سواری یہ ہے لوگ ایسا کہتے ہیں (اکثر لوگوں کا قاعدہ یہ ہے کہ بلاتحقیق باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ لوگ ایسا کہتے ہیں یا اسطرح سنا گیا ہے یا کہا گیا ہے-بعض کہتے ہیں العهدة علي الراوی- آنحضرت نے ایسی بلاتحقیق باتوں کے ذکر سے منع فرمایا- آدمی کو چاہئے کہ جب تک کسی خبر کی اچھی طرح تحقیق نہ کر لے اور اس کی سچائی کا یقین نہ ہو اس وقت تک منہ سے نہ نکالے- یہ جو فرمایا ''بری سواری'' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سواری کے ذریعہ آدمی اپنی بے بنیاد باتیں کر کے بعض نادان لوگ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں)-

وَيَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - اور وہ اس حدیث کو آنحضرت کا فرمودہ جانتا ہے-

زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّكَ تَزْعَمُ - آپ کے فرستادہ نے یہ کہا کہ آپ فرماتے ہیں-

زَعْمٌ - جس طرح جھوٹی بات کہنے کو کہتے ہیں اسی طرح سچی بات کو بھی- تو یہ لغت اضداد میں سے ہے-

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ - (حضرت علیؓ نے کہا) جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے (اہل بیت نبوی کے) پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کچھ خاص کتابیں یا باتیں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام طور سے نہیں بتلایا (تو وہ جھوٹا ہے دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے یوں بیان ہوا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور ایک وہ مکتوب جو اس تلوار کے نیام میں ہے- اس میں زکوۃ کے احکام تھے اور قصاص و دیت کے احکام- حضرت علیؓ کے اس قول سے ثابت ہوا کہ اہل تشیع کا یہ گمان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو ایک کتاب دی تھی جس کا نام کتاب الجفر والجامع تھا یا ان کو دین اور شریعت کے وہ اسرار و رموز بتلائے تھے جو عام صحابہ کو نہیں بتلائے تھے صحیح نہیں ہے)-

زَعَامَةٌ - شرف اور ریاست اور ہتھیار اور زرہ اور سردار کا حصہ مال غنیمت میں سے اور افضل مال اور اکثر ترکہ وغیرہ ہے-

تَزَاعُمٌ - اختلاف-

زَعِيْمُ الْاَنْفَاسِ - سانسوں کا وکیل (یعنی ہر وقت ٹھنڈی سانسیں لیتا رہتا ہے' دم اوپر چڑھاتا ہے یہ حرکت اور کیفیت اس کی عادت حسد کی وجہ سے ہے-

''حسود را چہ کنم کوز خود برنج دراست''

بعض نے کہا کہ سانسوں کے وکیل سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی باتیں سننے کی فکر میں رہتا ہے تاکہ ان کے عیوب فاش کرے)-

وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ - لوگوں کا سردار و رئیس وہ ہوگا جو ان سب میں رذیل ہوگا (یعنی اپنے حسب و نسب کے لحاظ سے شریف نہیں ہوگا یا اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے رذیل ہوگا جس طرح ہمارے عہد میں برسر منصب لوگ ہیں یہ بھی منجملہ علامات قیامت کے ایک ہے)-

كُلُّ زَعْمٍ فِي الْقُرْاٰنِ كِذْبٌ - قرآن میں زعم کا لفظ جہاں آیا ہے اس سے مراد جھوٹ ہے (جیسے زعم الذين كفروا ان لن يبعثوا وغیرہ)

اَنَا بِنِجَاتِكُمْ زَعِيْمٌ - میں تمہاری مکتی (نجات) کا ضامن ہوں-

زَعْنٌ - مائل ہونا-

اَرَدْتُ اَنْ تُبَلِّغَ النَّاسَ عَنِّیْ مَقَالَۃً یَزْعَنُوْنَ اِلَیْھَا - میں نے یہ چاہا کہ تم میری طرف سے لوگوں کو ایسی بات پہنچاؤ کہ لوگ اس طرف مائل ہوں (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے' اس نے یُذْعَنُوْنَ کو یَزْعَنُوْنَ کر دیا - یعنی لوگ اس کی پیروی کریں - ابوموسی نے کہا صحیح یَرْکَنُوْنَ ہوگا - صاحب نہایہ نے کہا یہ بعید ہے کہ یَرْکَنُوْنَ کو یَزْعَنُوْنَ کر دیا - میں کہتا ہوں کہ لغت میں زَعْنٌ کا لفظ مجھ کو نہیں ملا - غالبا یہ راوی کی تصحیف ہے)-

زَعْنَفَۃٌ - آراستہ کرنا زینت دینا -

زِعْنِفَۃٌ - ہر چیز کا ایک ٹکڑا' چمڑے کا یا ہاتھ پاؤں کا کنارہ' مچھلی کے بازو' چھوٹا قبیلہ' کپڑے کا پھٹا ہوا اور شکستہ کنارہ جو خراب ہو -

اِیَّاکُمْ وَھٰذِہِ الزَّعَا نِیْفَ الَّذِیْنَ رَغِبُوْا عَنِ النَّاسِ وَفَارَقُوا الْجَمَاعَۃَ - تم ان مختلف فرقوں سے (ان چھوٹے چھوٹے گروہوں سے الگ رہو جنھوں نے عام مسلمانوں سے نفرت کی اور جماعت سے الگ ہو گئے (یعنی تفرقہ پرداز' ملت اسلامیہ سے کٹنے والے)-

زَعَانِیْفُ - جمع ہے زِعْنِفَۃٌ کی اور یا اشباع کے لیے بڑھا دی گئی - اصل میں زَعَانِفُ تھا -

باب الزاء مع الغین

زَغَبٌ - نرم روئیں اور بال اور پر نکلنا - (جیسے ترغیب ہے)

اُھْدِیَ لَہٗ اَجْرٍ زُغْبٌ - آپ کو چھوٹی چھوٹی ککڑیاں جن پر خفیف سا روآں تھا تحفہ میں بھیجی گئیں (عمدہ اور کچی ککڑیوں پر ایسے روئیں ہوتے ہیں) (اصل میں زغب اس روئیں کو کہتے ہیں جو چوزے کے بدن پر شروع میں نکلتا ہے، اَجْرٍ جمع ہے جرْوٌ کی جیسے اوپر گزر چکا)-

وَرُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِھَا - کبھی ہم نے اس کے روئیں چن لئے -

لَعَلَّھَا دِرْعُ اَبِیْکَ الزَّغْبَاءُ - شاید یہ تیرے باپ کی زرہ ہے -

زَغْبَاءُ - اس زرہ کا نام تھا -

زَغْرٌ - چھین لینا' گہرا ہونا' بڑھنا' بہت ہونا -

نَھْرٌ زَاغِرٌ وَّبَحْرٌ زَاخِرٌ - گہری ندی اور گہرا سمندر -

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ ھَلْ فِیْھَا مَاءٌ - زغر کے چشمہ کا حال مجھ سے بیان کرو' کیا اس میں پانی ہے (یہ ایک چشمہ کا نام ہے ملک شام میں - بعض نے کہا زغر ایک عورت تھی' یہ چشمہ اس کی طرف منسوب ہے)-

ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْدَ ھٰذَا غَرَقٌ مِّنْ زُغَرَ - اس کے بعد زغر کا ایک چشمہ لوگوں کو ڈبو دے گا (اس میں بہت سے لوگ ڈوب جائیں گے) (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

زُغَر - دوسرا چشمہ ہے بصرہ میں -

زُغْرٌ - بہ سکون غین مہملہ ملک حجاز میں ایک مقام ہے -

باب الزاء مع الفاء

زَفْتٌ - بھر دینا' غصہ دلانا' ہانکنا' روکنا' تھکانا' ڈالنا -

نَھٰی عَنِ الْمُزَفَّتِ مِنَ الْاَوْعِیَۃِ - رال یا لاکھی برتنوں میں شربت (نبیذ) بنانے سے آپؐ نے منع فرمایا - (کیونکہ ایسے برتنوں میں شربت جلد تیز ہو جاتا ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے - دوسرے ان برتنوں میں شراب رکھا کرتے تھے' تو آپ نے ابتدائے اسلام میں ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع کر دیا تا کہ شراب کا خیال تک نہ آنے پائے)-

زِفْتٌ - قار (رال یا لاکھ)

زَفْرٌ - زور سے یا پوری سانس نکالنا -

زَفِیْرٌ - گدھے کا سانس اندر لے جانا (اور شَھِیْقٌ اس کا سانس باہر نکالنا ہے)-

وَکَانَ النِّسَاءُ یَزْفِرْنَ الْقِرَبَ - عورتیں (جہاد میں) مشکیں پانی کی اٹھاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں -

زِفْرٌ - مشک - کَانَتْ اُمُّ سَلِیْطٍ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ -

کَانَتْ اُمُّ سَلِیْطٍ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ - سلیط جنگ احد میں ہمارے لئے مشکیں اٹھاتیں (مردوں کو پانی پلاتی)-

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِہٖ وَزَافِرَتِہٖ انْبَسَطَ - (حضرت

علیؓ) جب اپنے خاص دوستوں اور یاروں یا عزیزوں اور اقرباء میں ہوتے (کوئی غیر شخص صحبت میں نہ ہوتا) تو کھل کر باتیں کرتے یا خوش مزاج ہوتے۔

زُفَر - امام ابوحنیفہؒ کے مشہور شاگرد کا نام ہے۔ شیر' بہادر اور دریا کو بھی زفر کہتے ہیں۔

زَفْزَفَۃٌ - جلدی چلنا' ڈال دینا' پنکھ پھیلانا' ہلانا' آواز کرنا' لرزنا۔

اِنَّہٗ مَرَّبِھَا وَھِیَ تُزَفْزِفُ مِنَ الْحُمّٰی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب پر گزرے وہ بخار میں کانپ رہی تھیں (ایک روایت میں تُرَفْرِفُ ہے رائے مہملہ سے' اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

مَالَكِ یَا اُمَّ السَّائِبِ تُزَفْزِفِیْنَ - (تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ) اے ام السائب تجھ کو کیا ہوا ہے کہ کانپ رہی ہے' (ایک روایت میں تَزَفْزَفِیْنَ بہ فتحہ تا' ایک میں تُرَفْرِفِیْنَ ہے اور ایک میں تَرَفْرَفِیْنَ ہے معنی وہی ہیں)۔

زَفٌّ یا زِفَافٌ - ہدیہ بھیجنا - گزرانا' چمکنا' جلدی دوڑنا' پنکھ پھیلانا' ڈال دینا۔

زَفَّ الْعَرُوْسَ یا اَزَفَّھَا - دلہن کو دولہا کے پاس بھیج دیا۔

اَدْخِلِ النَّاسَ عَلَیَّ زُفَّۃً زُفَّۃً - (حضرت فاطمہؓ کے نکاح میں آنحضرت نے کھانا تیار کیا اور حضرت بلالؓ سے فرمایا) لوگوں کے جتھے جتھے کر کے میرے پاس لا (یعنی پہلے کچھ لوگوں کو دسترخوان پر لا اور ان کی فراغت کے بعد کچھ دوسرے لوگوں کو۔ سب کو ایک بارگی دسترخوان پر بٹھانے کی گنجائش نہ ہوگی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نکاح اور شادی کی تقریبات میں دلہن والے بھی لوگوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں اور یہ خلاف سنت نہیں ہے البتہ دولہا کو بعد زفاف کے ولیمہ کی دعوت کرنی چاہئے اور قبل از زفاف جو دولہا والے کھانا کھلائیں وہ سنت نہیں ہے)۔

یُزَفُّ عَلِیٌّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی الْجَنَّۃِ - حضرت علیؓ میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کے درمیان جلدی سے بہشت میں لپک جائیں گے) ایک روایت میں یُزَفُّ ہے یعنی وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے یہ زَفَفْتُ الْعَرُوْسَ اَزُفُّھَا سے ہے' یعنی میں نے دلہن کو دولہا کے پاس بھیج دیا۔

فِیْ سَبْعِیْنَ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ یُزِفُّوْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ستر فرشتے آنحضرتؐ کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

اِذَا وَلَدَتِ الْجَارِیَۃُ بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْھَا مَلَکًا یَزِفُّ الْبَرَکَۃَ زَفًّا - جب عورت جنتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو برکت اس پر ڈالتا چلا جاتا ہے۔

یُزَفُّ فِیْ قَوْمِہٖ - اپنی قوم میں بھیجا جاتا ہے۔

مِزَفَّۃٌ - دلہن کا محافہ جس میں سوار ہو کر دولہا کے یہاں جاتی ہے۔

اَزْفَلَۃٌ - جماعت (اس کا ذکر کتاب الف میں بوجہ مناسبت لفظی ہو چکا ہے - اصل مقام اس کا یہ ہے)۔

زَفْنٌ - ناچنا' پاؤں مارنا۔

اِنَّھَا کَانَتْ تَزْفِنُ لِلْحَسَنِ - حضرت فاطمہؓ امام حسنؓ کو نچاتی تھیں (یعنی کمسنی میں پیار سے)۔

قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَۃِ فَجَعَلُوْا یَزْفِنُوْنَ وَیَلْعَبُوْنَ - حبش کے ایلچی آئے وہ ناچنے اور کھیلنے لگے (یعنی اپنے ہتھیاروں سے)۔

وَیُبْطِلَ بِہِ اللَّعْبَ وَالزَّفْنَ - اللہ تعالیٰ نے سچا کلام اتارا اس لئے کہ باطل کو مٹا دے) اور کھیل' کود اور ناچ' رنگ کو۔

اَنْھَاکُمْ عَنِ الزَّفْنِ وَالْمِزْمَارِ - میں تم کو ناچنے اور ستار بجانے سے منع کرتا ہوں۔

باب الزاء مع القاف

زَقْفٌ - اچک لینا۔

تَزْقِیْفٌ - تالی بجانا۔

تَزَقُّفٌ - اچک لینا' جلدی سے کوئی چیز لے لینا۔

زُقْفَۃٌ - لقمہ' نوالہ۔

یَاْخُذُ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِیَدِہٖ ثُمَّ یَتَزَقَّفُھَا تَزَقُّفَ الرُّمَّانَۃِ - اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو

قیامت کے دن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو (اچھال کر پھر) جلدی سے لے لے گا' جیسے کوئی انار کو لے لیتا ہے-

بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَوْ بَلَغَ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَيْنَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَعْنِي الْخِلَافَةَ تَزَقَّفْنَاهُ تَزَقُّفَ الْاُكْرَةِ- حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی' معاویہؓ کہتے ہیں کہ اگر یہ خلافت ہم لوگوں یعنی عبد مناف کے بیٹوں کو پہنچتی (لوگ ان کو خلیفہ بناتے) تو ہم اس کو اس طرح اڑا لیتے جیسے گولہ (گیند) اڑا لیتے ہیں (جلدی سے اچک لیتے ہیں)-

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ لِبَنِيْ اُمَيَّةَ تَزَقَّفُوْهَا تَزَقُّفَ الْكُرَةِ- ابوسفیان نے بنوامیہ سے کہا تم خلافت کو اس طرح اچک لو جیسے گیند اچک لیتے ہیں-

لَمَّا اصْطَفَّ الصَّفَّانِ يَوْمَ الْجَمَلِ كَانَ الْاَشْتَرُ زَقَفَنِيْ مِنْهُمْ فَانْتَخَذْنَا فَوَقَعْنَا اِلَى الْاَرْضِ فَقُلْتُ اُقْتُلُوْنِيْ وَمَا لِكًا- (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جب جنگ جمل میں دونوں طرف کے لوگوں نے صف باندھی' تو ملک اشتر نے مجھ کو اچک لیا (جلدی سے اٹھا لیا) ہم دونوں میں پکڑ ہوئی اور (پھر) دونوں زمین پر گرے' میں نے (دوسرے لڑنے والوں سے) کہا مجھ کو اور مالک اشتر دونوں کو مار ڈالو-

زَقٌّ- پرندے کا بیٹ کرنا' چونچ سے کھلانا' سر سے پاؤں تک کھال اتارنا-

زُقٌّ-شراب-

مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْهَدٰى زُقَاقًا-جس شخص نے دودھ کا جانور کسی کو دودھ پینے کے لیے دیا (یعنی اللہ کے واسطے بلا قیمت) یا بھولے بھٹکے اندھے کو راستہ بتلایا (اصل میں زُقَاقٌ تنگ گلی کو کہتے ہیں- یہاں مراد یہ ہے کہ ایسے مقام میں راستہ بتلایا' چونکہ ایسی جگہ اکثر آدمی رستہ بھول جاتے ہیں-بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے کھجور کی ایک باڑ (قطار) کسی کو ہدیہ دی' مگر یہ صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ هَدٰى' ہدایت یعنی راہ بتانے سے نکلا ہے نہ کہ هَدْيَةٌ سے- اگر ہدیہ مراد ہوتا تو اَهْدٰى ہوتا-)

مَالِيْ اَرَاكَ مُزَقِّقًا- مجھ کو کیا ہوا کہ میں تجھ کو سارے سر کے بال کترتے ہوئے دیکھتا ہوں (یہ زَقُّ الْجِلْدِ سے نکلا ہے-یعنی چمڑے کے اوپر کے بال کتر ڈالے ان کو اکھیڑا نہیں)-

اِنَّهُ رَاٰى مَطْمُوْمَ الرَّاْسِ مُزَقِّقًا (حضرت سلمانؓ فارسی کو) دیکھا کہ سارے سر کے بال کترائے ہوئے تھے-

حَلَقَ رَاْسَهٗ زُقِّيَةً- اپنے سر کو بال کترا کر منڈایا (یعنی جڑ سے بالوں کو نہیں نکالا صرف قینچی سے کترا دیئے)-

فِيْ كُلِّ عَشْرَةِ اَزْقٍ زِقٌّ- ہر دس مشکوں میں ایک مشک (زکوٰۃ) دینا ہوگی (محیط میں ہے کہ زق عام ہے' ہر مشک یا مطلق ظرف کو کہتے ہیں- اور اگر اس میں دودھ بھرا ہو تو اس کو وَطْبٌ کہیں گے- اگر گھی بھرا ہو تو اس کو نِحْيٌ کہیں گے- اگر شہد بھرا ہو تو عِلَّةٌ کہیں گے- اگر پانی بھرا ہو تو شِكْوَةٌ کہیں گے اگر تیل بھرا ہوا تو حَمِيْتٌ کہیں گے)-

زِقُّ الْحَدَّادِ-لوہار کی دھونکنی-

تُكْسَرُ الزِّقَاقُ- برتن توڑ ڈالے جائیں-

زُقَّةٌ پانی کا ایک چھوٹا پرندہ ہے-

زَقْمٌ-نگل جانا-

اِزْقَامٌ- نگلانا-

اِزْدِقَامٌ-نگل جانا-

زَقُّوْمٌ-مسکہ اور کھجور اور دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے اہل جہنم اسی درخت کو کھائیں گے (یعنی ناگ پھنی) (بعض نے کہا زَقُّوْمٌ ایک چھوٹے پتوں کا درخت ہے بدبودار' کڑوا' اس سے زیادہ برا درخت حجاز میں اور کوئی نہیں ہے)-

اِنَّ مُحَمَّدًا يُخَوِّفُنَا بِالزَّقُّوْمِ هَاتُوا الزُّبْدَ وَالتَّمَرَ وَتَزَقَّمُوْا- (ابوجہل لعین نے کہا جب یہ آیت اتری کہ دوزخی لوگ زقوم کھائیں گے) محمدؐ ہم کو زقوم سے ڈراتے ہیں تو ایسا کرو کہ مکھن اور کھجور لاؤ اور خوب لقمہ لگاؤ (بڑے بڑے نوالے نگلو)-

لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِي الدُّنْيَا- اگر (دوزخ کے) زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے (تو ساری دنیا کی چیزوں کو کڑوا کر دے- معاذ اللہ)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الزَّقُّوْمِ- میں زقوم سے تیری پناہ چاہتا ہوں-

زَقْوٌ یازُقَاءٌ چیخنا-

زَقْیٌ-چیخنا-

زَاقِیْ-مرغ (اس کی جمع زَوَاقِیْ ہے-)

اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِیْ- تو تو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (یعنی ناگوار اور مکروہ) ہے- (مرغ صبح کے قریب چلاتا ہے اس وقت رات کے رفیق اور احباب جدا ہو جاتے ہیں- جلسہ برخاست ہو جاتا ہے- مطلب یہ ہے کہ تو مرغ سے بھی زیادہ ہم کو ناپسند ہے ایک روایت میں زَاوُوْقٌ ہے' جیسے آگے آتا ہے)-

باب الزاء مع الکاف

زَکْتٌ-بھر دینا' مشک بھر دینا-

اِنَّهٗ کَانَ مَزْکُوْتًا- (حضرت علیؓ) علم سے بھرے ہوئے تھے (اہل عرب کہتے ہیں:

زَکَتُّ الْقِرْبَةَ یا اَزْکَتُّهَا- میں نے مشک کو بھر دیا (بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ' حضرت علیؓ مَذَّاءٌ تھے- یعنی ان کی مذی بہت نکلتی تھی)-

اِزْکِتَاتٌ- جننا-

زَکْمٌ- زکام میں مبتلا کرنا' بھر دینا-

ثُمَّ عَطَسْتُ اُخْریٰ فَقَالَ مَزْکُوْمٌ- میں پھر چھینکا (یعنی چوتھی بار- تین بار تک تو آپ نے جواب دیا) تب آپؐ نے فرمایا کہ اس کو زکام ہو گیا ہے (اب جواب دینے کی ضرورت نہیں)-

اَزْکَمَهُ اللّٰهُ- اللہ اس کو زکام کی بیماری میں مبتلا کرے-

زُکَام- ایک مشہور بیماری ہے جس میں ناک بہتی ہے- اور دونوں نتھنوں کے آخری حصہ میں ورم ہو جاتا ہے یا سدہ پڑ جاتا ہے زکام قوت شامہ باطل ہو جانے کو بھی کہتے ہیں-

زَکَنٌ- سمجھ جانا' دریافت کر لینا' ذہین ہونا-

اَزْکَنُ مِنْ اِیَاسٍ- ایاس بن معاویہ سے بھی (جو بصرہ کا قاضی تھا) زیادہ ذہن اور سمجھ دار- (ایاس بصرہ کا قاضی بڑا ذہین اور طباع تھا- ہر معاملہ کی تہہ کو بہت جلد پہنچ جاتا- عرب میں اس کی ذہانت اور فہم کی مثال دی جاتی تھی)-

مُزَاکَنَةٌ- نزدیک ہونا' قریب ہونا-

اِزْکَانٌ- سمجھانا' تعلیم دینا' صحیح گمان کرنا-

زَکَاءٌ یازُکُوٌّ یازَکِیٌّ- بڑھ جانا- عیش و آرام اور ارزانی میں ہونا' سزاوار ہونا-

تَزْکِیَةٌ- پاک کرنا' بڑھانا' زکوٰۃ دینا-

زَکٰوۃٌ- طہارت' افزائش' برکت' مدح و ثنا اور وہ مال کا حصہ مقررہ جو ہر سال نکالا جائے اور غرباء پر صرف کیا جائے-

فَاَدِّیَا زَکٰوتَهُمَا- ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرو (اس حدیث سے پہننے کے زیورات میں زکوٰۃ کا وجوب نکلتا ہے- امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے- اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اس حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے یا زکوٰۃ دینے سے یہ مراد ہے کہ اس کو عاریتاً دو- یعنی کوئی مانگے تو تو اس کو دو-)

کَانَ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَغَیَّرَهٗ وَقَالَ تُزَکِّیْ نَفْسَهَا- زینب کا نام پہلے برہ تھا (یعنی نیک اور صالح) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بدل دیا (اور زینب رکھ دیا) اور فرمایا اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو- اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نام رکھنا جس میں اپنی فضیلت اور پاکیزگی نکلتی ہو- مثلاً ولی اللہ' مقبول الٰہی' صالح' غوث الدین وغیرہ بہتر نہیں ہے)-

زَکٰوۃُ الْاَرْضِ یُبْسُهَا- (امام محمد باقرؒ نے کہا) زمین کی پاکی اس کا سوکھ جانا ہے (مثلاً زمین پر پیشاب وغیرہ پڑ گیا پھر سوکھ گئی اور پیشاب کا اثر نہیں رہا تو وہ پاک ہو گئی- اب اس پر نماز پڑھنا درست ہے)-

فَاَزْکَی الْمَالَ وَمَضٰی فَلَقِیَ الْحَسَنَ فَقَالَ قَدِمْتُ بِمَالٍ فَلَمَّا بَلَغَنِیْ شُخُوْصُكَ اَزْکَیْتُهٗ وَهَا هُوَذَا- (معاویہؓ مدینہ میں روپے لے کر آئے اور امام حسنؓ کو پوچھا وہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ مکہ میں ہیں) انہوں نے روپیوں

کو تھیلیوں میں بھرا اور چلے جب امام حسن علیہ السلام سے ملے تو کہنے لگے' میں روپیہ لے کر آیا تھا (مگر) آپ کی روانگی کی خبر سن کر میں نے اس کو تھیلیوں میں بھروایا - اب وہ (روپیہ) یہ حاضر ہے-

وَادْفِنِّیْ مَعَ صَوَاحِبِیْ بِالْبَقِیْعِ لَا اُزَکّٰی اَبَدًا - (ام المومنین حضرت عائشہؓ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ) مجھ کو میری ساتھیوں (دوسری امہات) کے ساتھ بقیع میں گاڑ دینا (حجرے میں دفن ہی ضروری نہیں ایسا کرنے سے میری تعریف نہ ہوگی - اگر حجرہ نبوی میں مجھ کو دفن کرو گے تو لوگ میری تعریف کیا کریں گے کہ یہ بیوی بڑی عزت والی تھیں کہ دوسری تمام بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں اور یہ خاص آنحضرت ﷺ کے پاس دفن ہوئیں)-

زَکٰوۃُ رَمَضَانَ - صدقہ فطر-

زَکّٰی عَمَلَہٗ - اس نے عمل اچھا کیا-

زَکٰوۃُ الْوُضُوْءِ - وضو کی برکت اور فضیلت-

نَفْسُ زَکِیَّۃَ - یہ لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن کا-

زَکِیٌّ - امام حسن علیہ السلام-

غُسْلُ الْجَنَابَۃِ مَرَّاتٌ لِکُلِّ جَنَابَۃٍ ھٰذَا اَزْکٰی وَاَطْیَبُ وَاَطْھَرُ - اگر کئی بار عورت سے صحبت کرے یا کئی عورتوں سے تو ہر جنابت کے لئے غسل کرنا بہت پاکیزہ اور نفیس اور عمدہ ہے (اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ سب جنابتوں کے بعد ایک ہی غسل کر لے)-

باب الزاء مع اللام

زَلْجٌ - جلدی چلنا' دروازہ کو کھٹکے سے بند کرنا-

مِزْلَاجٌ اور زِلَاجٌ - دروازہ کا کھٹکا جو ہاتھ سے کھل جائے-

تَزْلِیْجٌ - نکالنا' فاش کرنا-

تَزَلُّجٌ - پھسلنا-

زَلَجٌ - چکھنا-

اَمْرٌ زَلْجٌ - باطل اور لغو کام-

زَلْحَفَۃٌ - دور ہونا' الگ ہونا (جیسے اِزْلِحْفَافٌ اور تَزَلْحُفٌ ہے)-

مَا ازْلَحَفَّ نَاکِحُ الْاَمَۃِ عَنِ الزِّنَا اِلَّا قَلِیْلًا - لونڈی سے نکاح کرنے والا زنا سے تھوڑا ہی دور ہوگا (یعنی اگرچہ زنا کا سا گناہ اس پر نہ ہوگا - مگر بہتر یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح نہ کرے اور صبر وضبط سے کام لے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ") (اہل عرب کہتے ہیں:

اِزْلَحَفَّ اور اِزْحَلَفَ اور تَزَلْحَفَ سب کے معنی ایک ہی یعنی دور ہوا' علیحدہ ہو گیا-

زَلْخٌ - پھسلواں مقام جہاں پیر نہ جمے - برچھے میں زُج لگانا-

زَلْخَانٌ اور زَلَخَانٌ - آگے بڑھ جانا-

زَلَخٌ - موٹا ہونا-

فَانْکَبَّ لِوَجْھِہٖ مِنْ زُلَّخَۃٍ زُلِّخَھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَنَدَرَ سَیْفُہٗ - (ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دھوکے سے مار ڈالنا چاہا - ایک موقع پر آپؐ نے دیکھا کہ وہ تلوار لئے آپ کے سر پر کھڑا ہے - آپ نے دعا کی' یااللہ جس طرح تو چاہے مجھ کو اس سے بچا دے! یہ دعا کرتے ہی) وہ اوندھے منہ گرا اور اس کے دونوں کندھوں کے بیچ میں درد پیدا ہو گیا اور تلوار بھی گر گئی-

زُلَّخَۃٌ - پیٹھ کا درد جس کی وجہ سے آدمی حرکت نہیں کر سکتا (خطابی نے کہا بعض نے زُلَّجَ روایت کیا ہے جیم سے وہ غلط ہے)-

زَلْزَلَۃٌ یا زِلْزَالٌ یا زَلْزَالٌ یا زُلْزَالٌ - ہلانا' کپکپانا-

تَزَلْزُلٌ - ہلنا' مضطرب ہونا-

زُلَازِلٌ - شریں اور خوشگوار سرد پانی-

زَلَازِلُ - بلائیں-

زَلْزَالٌ - زلزلہ' بھونچال-

اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْھُمْ - یااللہ! کافروں کے ان گروہوں کو شکست دے' ان (کے قدموں) کو اکھیڑ دے ہلا دے (ان کو) مضطرب کر دے' کوئی کام ان کا جمنے نہ پائے-

وَتَکْثُرُ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ - زلزلے اور فساد بہت ہوں گے-

لَا دَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ فِي الْكَيْلِ - ماپ میں نہ تو کوٹنا اور دبانا چاہئے نہ ہلانا (اس غرض سے کہ اس میں زیادہ غلہ سمائے)۔

حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ - یہاں تک کہ وہ پتھر لرزتا ہوا اس کی چھاتیوں کی بھٹیون سے باہر نکل جائے گا۔

اِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ - جب تو دیکھے کہ مسلمانوں کی خلافت مقدس زمین میں آ جائے (یعنی مدینہ طیبہ سے نکل کر ملک شام میں خلافت کا مستقر ہو جس طرح معاویہ کے زمانہ سے شروع ہو کر مروان کے عہد تک ہوتا رہا) تو زلزلے قریب آ پہنچے (یعنی بلائیں اور آفتیں سر پر آ لگیں - خلفائے بنی امیہ کے عہد میں ایسا ہی ہوا کہ طرح طرح کی آفتیں مسلمانوں پر آئیں - مدینہ طیبہ کی تباہی، حرم محرم کی بے ادبی، امام حسینؓ کی شہادت، اہل بیت نبوی پر ظلم و تعدی، مکہ معظمہ کی بے حرمتی اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت، وغیرہ وغیرہ)۔

زَلْعٌ - فریب سے اچک لے جانا، جلا دینا۔

زَلَعٌ - پھٹ جانا، بگڑ جانا۔

اِزْلَاعٌ - کسی کو کوئی چیز لینے کی طمع دلانا۔

اِزْدِلَاعٌ بہ معنی زلع - یعنی جلا دینا۔

زَوْلَع جس کی ایڑیاں پھٹی ہوں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزْلَعَ قَدَمَاهُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی نماز پڑھتے تھے کہ (کھڑے کھڑے) آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔

مَرَّ بِهٖ قَوْمٌ وَّهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ تَزَلَّعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ فَسَاَلُوْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ نُدَاوِيْهَا فَقَالَ بِالدُّهْنِ - (حضرت ابو ذرؓ کے) سامنے کچھ لوگ گزرے جو احرام باندھے ہوئے تھے (خشکی سے) ان کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے تھے - انہوں نے پوچھا کہ ہم کیا دوا کریں؟ انہوں نے کہا تیل لگاؤ۔

اِنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا تَزَلَّعَتْ رِجْلُهٗ فَلَهٗ اَنْ يَّدْهَنَهَا - جو شخص احرام باندھے ہو، اس کا پاؤں اگر پھٹ جائے تو اس پر تیل (یا موم روغن) لگا سکتا ہے (بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو)۔

مُزَلَّعٌ - جس کے پاؤں کی کھال پھٹ گئی ہو۔

زَلْعُوْمٌ - حلقوم۔

زَلْعَمَ الطَّعَامَ - کھانا نگل گیا۔

زُلُوْعٌ - طلوع، نکلنا اور بلند ہونا۔

تَزَلُّعٌ - پھٹ جانا۔

اِزْدِلَاعٌ - جل جانا۔

زَلْفٌ - آگے ہونا، نزدیک ہونا۔

تَزْلِيْفٌ - بڑھا دینا۔

فَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ - اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر ایک بھرے ہوئے حوض کی طرح کر دے گا (اس کا جمع زَلَفٌ اور مَزَالِفٌ آئی ہے (بعض نے کہا زَلَفَةٌ عورت - مطلب یہ ہے کہ زمین کو دھو دھلا کر برابر اور ہموار صاف اور پاک کر دے گا - بعض نے کہا زَلَفَةٌ چمن - ایک روایت میں زَلَقَةٌ ہے قاف سے - بعض نے زُلْفَةٌ روایت کیا ہے یعنی رکابی کی طرح صاف ہموار۔

يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ اَزْلَفَهَا - (جب آدمی کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہو اور اسلام کے ارکان اچھی طرح بجا لائے تو) تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ معاف کر دے گا جو اس نے قبول اسلام سے پہلے کیا تھا۔

فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ - (آنحضرت ﷺ کے پاس پانچ یا چھ اونٹ قربانی کے لئے لائے گئے) ہر ایک اونٹ آپ کے نزدیک آنے لگا تا کہ پہلے اس کو قربان کریں (سبحان اللہ جانور بھی یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے قربان ہونا بڑا شرف ہے - ایسے پیغمبرؐ پر اگر ہم قربان نہ ہوں تو سخت بدقسمت ہیں۔

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف
بامید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَازْدَلِفْ اِلَى اللّٰهِ بِرَكْعَتَيْنِ - جب سورج ڈھل جائے تو دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کر۔

فَمِنْكُمُ الْمُزْدَلِفُ الْحُرُّ صَاحِبُ الْعِمَامَةِ الْفَرْدَةِ-تم میں سے وہ اپنے برابر والوں سے بڑھنے والا ہے (یعنی میدان جنگ میں اپنے ہمسروں سے نزدیک ہونے والا) جو اکیلا عمامہ باندھتا ہے (یعنی جب وہ عمامہ باندھتا ہے تو دوسرے لوگ اس کے احترام اور اعتراف عظمت کے طور پر عمامہ نہیں باندھتے)-

اِزْدَلِفُوْا قَوْسِيْ اَوْقَدْرَهَا-میری کمان کے پاس آ جاؤ- یا کمان کے برابر آگے بڑھو-

مَالَكَ مِنْ عَيْشِكَ اِلَّا لَذَّةٌ تَزْدَلِفُ بِكَ اِلٰى حِمَامِكَ-تیری زندگی میں تیرے لئے کچھ نہیں ہے مگر وہ لذت جو تجھ کو موت سے نزدیک کر دیتی ہے-

مُزْدَلِفَةٌ-جس کو مشعر حرام بھی کہتے ہیں- اس کا نام مزدلفہ اس لئے ہوا کہ وہاں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے-

زُلَفُ اللَّيْلِ-رات کی گھڑیاں یا رات کے حصے (یہ زُلْفَةٌ کی جمع ہے-

اِنِّيْ حَجَجْتُ مِنْ رَّاْسِ هِرٍّ اَوْ خَارَكَ اَوْ بَعْضِ هٰذِهِ الْمَزَالِفِ-میں نے راس ہر خارک یا بعض ان مقاموں سے حج کیا جو جنگل اور آبادزمین کے درمیان ہیں-

حَتّٰى تُزْلَفَ بِهِمُ الْجَنَّةَ-یہاں تک کہ ان کو بہشت کے نزدیک کر دے-

زُلْفٰى-قرب اور نزدیکی-

سُمِّيَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ مُزْدَلِفَةَ لِاَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِاِبْرَاهِيْمَ بِعَرَفَاتٍ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَزْدَلِفْ اِلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ-مشعر حرام کا نام مزدلفہ اس وجہ سے ہوا کہ جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا-ابراہیم علیہ السلام مشعر حرام کے نزدیک ہو جاؤ- (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا مزدلفہ اس کا نام اس وجہ سے ہوا کہ لوگ عرفات سے لوٹ کر وہاں جمع ہوئے بعض نے کہا اس لئے کہ لوگ رات کے اوقات میں وہاں آتے ہیں)-

زَلَقٌ-پھسلنا الگ ہو جانا-

زَلْقٌ-دور کر دینا الگ کر دینا پھسلا دینا مونڈنا-

تَزْلِيْقٌ-مونڈنا پھسلا دینا تیل لگانا چکنا کرنا-

رَاٰى رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُتَزَلِّقِيْنَ-حضرت علیؓ نے دو مردوں کو دیکھا جو حمام سے چکنے چپڑے ہو کر نکلے (یعنی ان کا جسم میل کچیل سے صاف ہو کر چکنا ہو رہا تھا)-

كَانَ اسْمُ تُرْسِ النَّبِيِّ ﷺ الزَّلُوْقُ-آنحضرت ﷺ کی ڈھال (سپر) کا نام زلوق تھا (یعنی اس پر تلوار وغیرہ پھسل جاتی تھی اس کو کاٹ نہیں سکتی تھی)-

هَدَرَ الْحَمَامُ فَزَلَقَتِ الْعَمَامَةُ-کبوتر نے آواز نکالی (مادہ سے جماع کرنے کا ارادہ کیا) تو کبوتری نے اپنی سرین اس کی طرف کر دی (یہ زَلَقٌ سے نکلا ہے- جو جانور کے پیچھے کو کہتے ہیں)-

اَلزَّلَقُ-کیچڑ کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ اس میں آدمی پھسل جاتا ہے-

زَلَّاقَةٌ-پھسلواں مقام-

زَلَقَةٌ-چکنا پتھر آئینہ-

نَاقَةٌ زَلُوْقٌ-تیز رو سانڈنی-

مَزْلَقَةٌ-پھسلواں مقام-

زَلَقُ الْاَمْعَاءِ-ضعف معدہ-

اِزْلَاقٌ-ہٹانا نظر لگانا میعاد سے پہلے جننا- غصہ سے گھورنا-

زَلٌّ يا زَلِيْلٌ يا مَزَلَّةٌ يا زُلُوْلٌ يا زَلَلٌ يا زِلِّيْلٰى يا زِلِيْلَاءُ-پھسلنا اپنی جگہ سے ہٹ جانا گزر جانا وزن میں کم ہونا ہلکے ہلکے بہانا-

اِزْلَالٌ-پھسلا دینا پہنچانا-

زُلَالٌ-ٹھنڈا شیریں خوش گوار-

زَلَلٌ-نقصان-

زَلَّةٌ-لغزش خطا سہو گناہ-

مَنْ اُزِلَّتْ اِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهَا-جس شخص کو کوئی نعمت دی جائے تو اس کا شکریہ ادا کرے (اللہ تعالیٰ کا شکر کیونکہ تمام نعمتیں اسی کی عطا کی ہوئی ہیں- اس کے بعد اس آدمی کا شکریہ جس نے کوئی احسان کیا ہو) (اہل عرب کہتے ہیں-

زَلَّتْ مِنْهُ اِلٰى فُلَانٍ نِعْمَةٌ يا اَزَلَّهَا اِلَيْهِ-فلاں شخص کی

طرف سے اس کے پاس نعمت آئی یا فلاں شخص نے اس کو نعمت پہنچائی۔

اَلصِّرَاطُ مَدْحَضَةٌ مَّزَلَّةٌ - پل صراط پھسلواں ہے (اس پر سے پاؤں پھسلتے ہیں قدم نہیں جمتے' اس کے نیچے دوزخ ہے معاذ اللہ - زندوستا میں اس پل کو چینود پل لکھا ہے)۔

فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ - عبداللہ بن ابی سرح کو شیطان نے (راہ مستقیم سے) پھسلا دیا (اور وہ ایمان لانے کے بعد پھر) کافروں سے مل گیا۔

اِخْتَطَفْتَ مَاقَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْاُمَّةِ اِخْتِطَافَ الذِّئْبِ الْاَزَلِّ دَامِيَةِ الْمِعْزىٰ - (حضرت علیؓ نے عبداللہ عباسؓ کو لکھا) تم نے تو جوامت محمدی کا مال پایا اس کو اس طرح اچک لیا جیسے بھیڑیا خون لگی ہوئی بکری کو اچک لیتا ہے (درندے خون پر فریفتہ ہوتے ہیں ہر چند کہ بھیڑ ہر قسم کی بکری کو اٹھا کر لے جاتا ہے مگر جو بکری خون آلود ہو تو اس پر خون کی بو پا کر اور جلدی جھپٹتا ہے اس کو فوراً اچک لے جاتا ہے)۔

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَزِلَّ اَوْاُزَلَّ يَا نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ - تیری پناہ پھسلنے یا پھسلانے (یعنی خود کوئی گناہ کرنے یا دوسرے سے کرانے سے)۔

زَلَّةٌ - جو ریزہ اور چورہ دستر خوان پر سے اٹھایا جائے اور مَرَّةٌ کا بھی مترادف ہے۔

اِسْتَزَلَّنِي الشَّيْطٰنُ - شیطان نے مجھ کو ڈگمگا دیا

زَلْمٌ - خطا کرنا' بھر دینا' کم کرنا' کاٹنا۔

تَزْلِيْمٌ - برابر کرنا' نرم کرنا' گھمانا۔

اِزْدِلَامٌ - کاٹنا۔

فَاَخْرَجْتُ زُلَمًا - میں نے ایک تیر نکالا (فال کھولنے کے لیے - زمانہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں دستور تھا کہ بغیر پیکان کے تیروں پر افعل اور لا تفعل لکھتے اور ان کو ترکش میں ڈال دیتے فال کھولتے وقت ایک تیر نکالتے' اگر اَفْعَلْ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر لاتفعل نکلتا تو نہ کرتے' اگر سادہ تیر نکلتا تو پھر کھولتے - افسوس ہے کہ بعض شیعوں میں یہ طریقہ باقی ہے اور اس کا نام استخارہ ذات الرقاع رکھا ہے - وہ کاغذ کے تین پرچے لیتے ہیں ایک پر اَفْعَلْ دوسرے پر لاتفعل اور تیسرا سادہ رکھتے ہیں - پھر آنکھ بند کر کے ایک پرچہ اٹھاتے ہیں یا کسی بچہ سے اٹھوا لیتے ہیں - اگر اَفْعَلْ نکلتا ہے تو اس کام کو کرتے ہیں اور لاتفعل نکلتا ہے تو نہیں کرتے - سادہ پرچہ نکلتا ہے تو کرنا اور نہ کرنا برابر سمجھتے ہیں)۔

زُلْمٌ اور زَلَمٌ دونوں مستعمل ہیں - ان کی جمع اَزْلَامٌ ہے یعنی پانسے۔

اَمْ فَازَ فَازْلَمَّ بِهٖ شَاْوُلَعَنِ - یا وہ مر گیا موت کا قدم اس پر جلدی سے آ لگا۔

اِزْلَمَّ - اصل میں اِزْلَاَمَّ تھا ہمزہ تخفیف کے لیے گرا دیا گیا بعض نے کہا اصل میں اِزْلَاَ مَّ تھا الف تخفیف کے لیے ساقط ہو گیا۔

باب الزاء مع المیم

زَمَانَةٌ - وقار' تمکین اور سنجیدگی۔

اِزْمِئْنَاتٌ - طرح طرح کے رنگ بدلنا۔

زُمَّتٌ - ایک پرندہ ہے جو کوئی رنگ بدلتا ہے۔

زَمِيْتٌ - باوقار' سنجیدہ اور متین۔

زِمِّيْتٌ - ''زمیت'' کا مترادف ہے - باوقار۔

كَانَ مِنْ اَزْمَتِهِمْ فِي الْمَجْلِسِ - آنحضرت مجلس میں سب سے زیادہ باوقار اور سنجیدہ تھے (یعنی متحمل مزاج' بردبار' اور بھاری بھرکم تھے) (ایک دوسری روایت میں اس قدر زیادہ ہے)۔

كَانَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ اِذَاخَلَامَعَ اَهْلِهٖ (یعنی) جب اپنی بیوی کے پاس ہوتے تو سب سے زیادہ خوش مزاج اور ظریف ہوتے (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ دو حدیثیں الگ الگ ہیں)۔

زَمْجَرَةٌ - چیخنا' چلانا' جھڑکنا' آواز کرنا۔

زَمْجَرٌ - باریک لمبا تیز بانسری کی آواز۔

يَرْمُوْنَ عَنْ عَتَلٍ كَاَنَّهَا غُبُطٌ
بِزَ مْجَرٍ يُعْجِلُ لِلْمَرْ مِيِّ اِعْجَالًا

یعنی فارسی کمانوں سے جو پالان کی لکڑیوں کی طرح ہیں باریک اور لمبا تیر مارتے ہیں' جونشانے سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

زَمْخٌ - تکبر اور غرور۔

زَمْخَرَۃٌ - چلانا۔

زَمْخَرٌ - بانسری' باجا' تیز' گنجان جھاڑی' رنڈی۔

زَمْخَرِیٌّ - لمبا' کھوکھلا۔

زُمَاخِرِیٌّ - کھوکھلا (اجوف)۔

زَمْرٌ - بانسری بجا کر نغمہ پیدا کر دینا' مشہور کرنا' بہکانا' آواز کرنا اور بھاگ جانا۔

زَمَرٌ - بے مروتی' بالوں کا کم ہونا۔

تَزْمِیْرٌ - بانسری بجا کر گانا یا عود یا ستار یا طنبورہ یا کوئی اور باجا بجا کر۔

نَھٰی عَنْ کَسْبِ الزَّمَّارَۃِ - رنڈی کی خرچی سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ وہ حرام کی کمائی ہے۔ دوسری حدیث میں مھر البغی اس کے بھی یہی معنی ہیں' یعنی رنڈی کی خرچی۔ ایک روایت میں رمازۃ ہے بہ تقدیم رائے مہملہ برزائے معجمہ یعنی اشارہ کرنے والی کی کمائی سے۔ مراد وہی بدکار اور فحبہ عورت ہے کیونکہ وہ مردوں کو اشارہ سے بلاتی ہے۔ ثعلب نے کہا۔

زَمَّارَۃٌ - خوبصورت رنڈی' بدکار عورت (اور)

زَمِیْرٌ - خوبصورت لونڈا (ازہری نے کہا کہ زَمَّارَۃٌ سے گانے والی عورت شاید مراد ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

غِنَاءٌ زَمِیْرٌ - اچھا گانا۔)

زَمَّرَ - گایا۔

زَمَّارَۃٌ - بانسری اور بربط کو بھی کہتے ہیں۔

اَبِمَزْمُوْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یا بِمِزْمَارَۃِ الشَّیْطَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے گانے بجانے والی لڑکیوں کو جو عید کے روز حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گانے بجا رہی تھیں ڈانٹا اور کہا) یہ شیطان کا باجا آنحضرتؐ کے گھر میں' یا آنحضرتؐ کے پاس؟! (کرمانی نے کہا۔ مزمارہ گانا اور دف بجانا اور اچھی آواز اور گانے کو بھی کہتے ہیں اور شیطان کی طرف اس کو اسی لیے نسبت دی کہ آدمی اس میں منہمک ہو کر ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ حضرت صدیقؓ نے یہ سمجھا کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں اور آپ کو اس گانے بجانے کی خبر نہیں ہے۔ شاید آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ آنحضرتؐ تھوڑے گانے بجانے کو خصوصاً کسی تقریب یا عید وغیرہ کے مواقع پر جائز رکھا ہے۔

لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ - (آنحضرت نے ابوموسیٰ اشعری سے فرمایا جس وقت کہ وہ قرآن شریف خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے) تم کو تو حضرت داؤد پیغمبر کے مزامیر میں سے ایک مزمار ملا ہے (حضرت داؤد پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ گا بجا کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے چنانچہ ساری زبور گیتوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت داؤدؑ خوش آواز بھی تھے۔ آنحضرتؐ نے ابوموسیٰؓ کی آواز کو ان کی آواز کا ایک شعبہ قرار دیا)۔

کَانَ فِیْ حَلْقِہٖ مَزَامِیْرُ یَزْمُرُبِھَا - گویا اس کے حلق میں باجے ہیں جن کو وہ بجاتا ہے (طیبی نے کہا:۔

زِمَارَۃٌ - عود یعنی ستار اس کو شبابہ اور طنبورہ بھی کہتے ہیں (امام نووی نے اس کی حرمت کو صحیح رکھا ہے اور امام غزالی اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور آلات مطربہ کے ساتھ گانا حرام ہے سننا اور زیادہ مکروہ ہے۔)'' کذا فی مجمع البحار''

اَمَرَ بِمَحْوِ الْمَزَامِیْرِ - مزامیر توڑ ڈالنے کا حکم دیا۔

سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَۃً وَّاحِدَۃً - ستر ہزار کا ایک گروہ۔

اُتِیَ بِہٖ اِلَی الْحَجَّاجِ وَفِیْ عُنُقِہٖ زَمَّارَۃٌ - سعید بن جبیر حجاج ظالم کے پاس لائے گئے' ان کی گردن میں ایک پٹہ پڑا تھا۔ (وہ پٹہ جو کتے کی گردن میں ڈالتے ہیں' حجاج مردود ایسے باعظمت' عالم اور باخدا شخص کو اس ذلت کے ساتھ گرفتار کر کے بلوایا اور آخر ان کو شہید کر ڈالا)۔

اِبْعَثْ اِلَیَّ بِفُلَانٍ مُزَمَّرًا مُسَمَّعًا - فلاں شخص کو میرے پاس طوق اور بیڑی ڈال کر بھیج دے۔

وَلِیْ مُسْمِعَانِ وَزَمَّارَۃٌ - میرے پاس دو بیڑیاں ہیں اور ایک طوق۔

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ وَالْمَزَامِیْرَ - اللہ

تعالیٰ نے مجھ کو اس لیے بھیجا کہ میں باجوں کو مٹادوں۔

اُمِرْتُ بِمَحْقِ الْمَزَامِيْرِ - مجھ کو مزامیر مٹا دینے کا حکم ہوا۔

لَاتَأْكُلِ الزِّمِّيْرُ - زمیر (ایک قسم کی مچھلی ہے) مت کھا۔

زَمْزَمَةٌ - گونجنا' آواز کرنا' گنگنانا' اس درجہ آہستہ گائیں یا بجائیں کہ واضح طور پر سمجھ نہ آئے۔

وَلَا تَزَمْزَمَتْ بِهِ شَفَتَايَ - نہ میرے لبوں نے اس کو گنگنایا۔

وَانْهَهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ - (حضرت عمر نے اپنے ایک عامل کو پارسیوں کے بارے میں لکھا ہے) ان کو کھاتے وقت گنگنانے سے منع کر۔

زَمْزَمٌ - ایک مشہور کنواں ہے مکہ میں (یہ ماء زمازم یا زمزم سے ماخوذ ہے۔ یعنی بہت پانی - چونکہ اس کنویں میں پانی بہت ہے اس مناسبت سے اس کا نام زمزم رکھا گیا)۔

زَمْزَمَةٌ - شیر کی آواز' بجلی کی آواز۔

زِمْزِمَةٌ - جماعت اور پچاس اونٹ یا آدمی یا جنوں کا ایک گروہ یا درندوں کا۔

فِيْ قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ - ایک روایت میں رَمْزَةٌ ہے۔ یعنی ایک چادر اوڑھے گنگنا رہا تھا۔

زَمَعٌ - ڈرنا' دہشت کھانا۔

زَمَعَانٌ - جلدی یا دیر میں چلنا' ہلکا ہونا۔

تَزْمِيْعٌ اور اِزْمَاعٌ - ایک امر کا مصمم ارادہ کرنا۔

اِنَّكَ مِنْ زَمَعَاتِ قُرَيْشٍ - تم تو قریش کے چھوٹے ٹیلوں میں سے ہو (یعنی قریش کے اکابر اور بڑی شاخوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے زَمَعَةٌ کی' یعنی چھوٹا ٹیلہ (ٹیلہ)۔

زَمْعَة - ام المومنین حضرت سودہ کے والد کا نام تھا۔

زَمِعِيٌّ - بخیل' زود خشم' مکار۔

زُمْزُوْعٌ - جلد باز۔

زَمِيْعٌ - جلد باز اور بہادر۔

اَزْمَعُ - آفت' مصیبت' زیادہ انگلیوں والا شخص۔

خُذْ مِنْ شَعْرِكَ اِذَا اَزْمَعْتَ عَلَى الْحَجِّ - جب تو حج کا قصد کرے تو اپنے بال کترو الے یا منڈا لے۔

زَمْلٌ یا زَمَلٌ یا زَمَالٌ یا زَمَالَانٌ - لنگ کرنا' اٹھانا' ساتھ بٹھا لینا۔

زُمُوْلٌ - متابعت کرنا۔

زَمِّلُوْهُمْ بِثِيَابِهِمْ وَدِمَائِهِمْ - ان کو ان کے کپڑوں اور خونوں میں لپیٹ دو (یعنی شہدائے احد کو - مطلب یہ ہے کہ غسل دینا ضرور نہیں) (اہل عرب کہتے ہیں:

تَزَمَّلَ بِثَوْبِهِ - اپنے کپڑے میں لپٹ گیا۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ - کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ان میں کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں (یعنی سعد بن عبادہؓ)۔

زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ - مجھ کو کپڑے سے ڈھانپ (یعنی کپڑا اڑھا دو)۔

غَيْرَ اَنِّيْ لَا اُزَمَّلُ - (مجھ کو اس کے دیکھنے سے سردی اور کپکپی آجاتی) مگر میں کپڑا نہیں اوڑھتا تھا۔

لَئِنْ فَقَدْ تُمُوْنِيْ لَتَفْقِدُنَّ زِمْلًا عَظِيْمًا - اگر تم مجھ کو کھو دو گے (یعنی میں مر جاؤں گا) تو ایک بڑے بوجھ کو کھو دو گے (یعنی علم و فضل کی گٹھری کو) (ایک روایت میں زُمَّلًا جو صحیح نہیں ہے)۔

غَزَا مَعَهُ ابْنُ اَخِيْهِ عَلٰى زَامِلَةٍ - ان کے بھتیجے نے ان کے ساتھ ایک لدّو اونٹ پر (جس پر اناج' پانی اور اسباب وغیرہ لادا جاتا ہے) بیٹھ کر جہاد کیا۔

وَكَانَتْ زِمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَزِمَالَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةً - آنحضرت اور ابو بکر صدیق کی سواری کا جانور' توشہ اور سامان سفر ایک ہی تھا (ملا جلا)

اِنَّهُ مَشٰى عَنْ زَمِيْلٍ - دوسرے کے ساتھ مل کر چلا۔

زَمِيْلٌ - اس ہم سفر کو کہتے ہیں کہ جس کا سامان اور زاد را تیرے سامان کے ساتھ ایک ہی جانور پر لدا ہو (مثلاً اس زمانہ میں دو شخص شغدف میں ایک اونٹ پر سوار ہوتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے زمیل ہوئے) ہم سفر اور ردیف دونوں کے لیے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔

لِلْقِسِيِّ اَزَامِيْلُ وَغَمْغَمَةٌ - کمانوں کی آوازیں اور

گنگناہٹ' بھنبھناہٹ آ رہی تھی-

اَزَامِیْل -اَزْمَلٌ کی جمع ہے بمعنی آواز-

زِمِلٌّ اور زُمَلٌّ- بزدل' ناتوان-

زِمَلَّةٌ- عیال واطفال جیسے اَزْمُلٌ ہے-

زُمَّلٌ اور زُمَّالٌ اور زُمَّالَةٌ اور زُمِّیْلٌ اور زُمِّیْلَةٌ کے معنی بھی بزدل اور ناتوان کے ہیں-

اَزْمَلَةٌ- بہت-

اِزْمِیْلٌ- برمہ-

مُزَّمِّلٌ- کپڑے میں لپٹا ہوا-

زَامَلْتُ مَعَ جَعْفَرٍ فِيْ شَقِّ مَحْمِلٍ- میں امام جعفر کے ساتھ محمل کے ایک جانب بیٹھا-

كُنْتُ زَمِیْلَ اَبِيْ جَعْفَرَ- میں ابوجعفر کا ردیف تھا (یعنی سفر میں ایک ہی سواری پر)

زَمٌّ- باندھنا' تنگ کرنا' اونچا کرنا' بھر دینا یا تسمہ لگانا-

لَا زِمَامَ وَلَا خِزَامَ فِي الْاِسْلَامِ- اسلام میں ناک چھیدنا نہیں ہے (جس طرح بنی اسرائیل کے عابد لوگ کیا کرتے تھے ناکوں میں سوارخ کر کے اس میں نکیل ڈالتے تاکہ اونٹ کی طرح ان کو کھینچیں) مترجم کہتا ہے کہ اسی حدیث کی رو سے ہمارے اکثر علماء نے عورتوں کی ناک چھیدنا مکروہ رکھا ہے اور ہند کے مسلمانوں نے یہ بری رسم ہندوں سے سیکھی ہے کہ ناک چھید کر اس میں نتھ یا بلاق پہناتے ہیں- اس سے عورت کی صورت اور بگڑ جاتی ہے)-

اِنَّهٗ تَلَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَهُوَ زَامٌّ لَا يَتَكَلَّمُ- آنحضرت نے عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کو قرآن پڑھ کر سنایا' وہ (غرور اور تکبر سے) اپنا سر اٹھائے ہوئے تھا- بات نہیں کرتا تھا (قرآن سننے کی طرف متوجہ نہ تھا) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَمَّ بِاَنْفِهٖ- ناک بھوں چڑھائی یعنی اظہار ناراضی کیا)

رَجُلٌ زَامٌّ- ڈرا ہوا مرد-

رَاٰى رَجُلًا يَطُوْفُ بِزِمَامٍ مِهِمْ- ایک شخص کو دیکھا ڈوری بندھا ہوا طواف کر رہا تھا (دوسرا شخص اس کو گھسیٹ رہا تھا کوئی چیز اس کے ہاتھ میں باندھ کر' جیسے جانور کی باگ پکڑ کر گھسیٹتے ہیں)-

يُمْسِكُوْنَ اَزِمَّةَ قُلُوْبِ ضُعَفَاءِ الشِّيْعَةِ- شیعہ ناتوانوں کی دل کی باگیں تھامیں گے (وہ حق پر قائم رہیں گے)-

اَمْكَنَ الْكِتَابَ مِنْ زِمَامِهٖ- اپنی عقل سے لکھنے پر قدرت پائی-

زَمَنٌ یا زُمْنَةٌ یا زَمَانَةٌ- لنجا ہونا-

اِزْمَانٌ- ایک زمانہ گزرنا' اقامت کرنا-

زَمَنٌ اور زَمَنَةٌ اور زَمَانٌ زمانہ یا چھ مہینے یا دو مہینے سے لے کر مہینے تک-

مُزْمِنٌ- پرانا-

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ- جب دن رات برابر ہوں' یا آخری زمانہ ہو (قیامت کے قریب) تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا-

يَاْتِيْ زَمَانٌ لَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا- ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی روپیہ پیسہ نہ لے گا-

زَمَانُ الْمَهْدِيْ وَنُزُوْلِ عِيْسٰى- امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے اترنے کا زمانہ-

اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ- زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصل حالت پر آ گیا (اس کی تفسیر کتاب الدال میں گزر چکی ہے)

وَاِنْ كَانَ بِهَا زَمَانَةٌ- اگرچہ وہ لنجی ہو-

نَذْرُ صَوْمِ الزَّمَانِ يُحْمَلُ عَلٰى خَمْسَةِ اَشْهُرٍ- کسی نے اس طرح منت مانی کہ میں زمانہ تک روزے رکھوں گا تو وہ پانچ مہینے تک روزے رکھے-

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ- ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا (کہ اس میں دین حق پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے انگارے کو مٹھی میں لینے والا)-

زَمْهَرَةٌ- غصہ کی وجہ سے سرخ ہو جانا-

اِزْمِهْرَارٌ- بہت زیادہ سرد ہونا-

كَانَ عُمَرُ مُزْمَهِرًّا عَلَى الْكَافِرِ- حضرت عمرؓ کافر پر بڑا

غصہ کرنے والے تھے (حرارت اسلامی کا آپ میں بے حد جوش تھا- اس زمانہ میں صورت حال برعکس ہے- اب تو مسلمان کافروں کے دوست ہیں اور اس دوستی کی بنیاد پر ملت اسلامی کو نقصان پہنچاتے ہیں)-

زَمْهَرِيْرٌ- شدت کی سردی (یہ بھی اپنی نوعیت کا ایک عذاب ہے' جو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے آخرت میں رکھا ہے)-

باب الزاء مع النون

زَنْأٌ یا زُنُوٌّ- نزدیک ہونا' چڑھنا' خوش ہونا' جلدی کرنا' زمین سے لگ جانا' گلا گھونٹنا' پیشاب پاخانہ رکنا یا رک جانا-

لَایُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ زَنَاءٌ- تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَنَاءَ بَوْلُهٗ- اس کا پیشاب رک گیا-

اَزْنَاءَ هٗ- پیشاب کو روکا (اصل میں زَنْأٌ کے معنی تنگی کے ہیں- پیشاب روکنے والا بھی تنگ ہوتا ہے) (بعض نے اس حدیث کا یہ مفہوم متعین کیا ہے کہ پہاڑ پر چڑھنے کے دوران نماز نہ پڑھے کیونکہ چڑھائی پر چڑھتے وقت سانس پھول جاتی ہے)-

كَانَ لَا يُحِبُّ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا اَزْنَاءَ هَا- آنحضرت دنیا کو پسند نہیں کرتے تھے مگر اس قدر دنیا کو جو تنگی کے ساتھ ہو (امارات اور فارغ البالی آپ کو پسند نہ تھی)-

فَزَنَاءُ وا عَلَيْهِ بِالْحَجَارَةِ- پتھر مار مار کر اس کو تنگ کر ڈالا-

لَايُصَلِّيْ زَانِئٌ- جو شخص پہاڑ پر چڑھ رہا ہو تو وہ (اس حالت میں) نماز نہ پڑھے (جب تک چڑھنے سے فارغ نہ ہو جائے اور سانس اپنے ٹھکانے پر نہ آ جائے)-

لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ زَانِئٍ- پہاڑ پر چڑھنے والے کی نماز قبول نہ ہوگی (یعنی جب سانس چڑھ رہی ہو- خضوع اور خشوع نہ ہو سکے)-

زَنْبِيْلٌ- (یہ لغت باب الزاء مع الیاء میں گزر چکا ہے)-

زَنَجٌ- بہت پیاسا ہونا-

زِنَاجٌ- بدلہ دینا-

فَزَنَجَ شَيْئٌ اَقْبَلَ طَوِيْلُ الْعُنُقِ- ایک شخص افحج (جس کے چلتے میں پاؤں کے پنجے تو نزدیک رہیں اور ایڑیاں دور دور رہیں) لمبی گردن والا ابھر گیا (یعنی میرے سامنے آ گیا-)

خطابی نے کہا زنج کے معنی مجھ کو نہیں معلوم- البتہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زَنَحَ ہو گا' حائے حطی سے' بہ معنی ہجوم اور اقبال)-

(اصل میں زَنْحٌ کے معنی دفن کرنا اور ہٹانا ہیں- اور احتمال ہے کہ زَلَجَ ہو لام اور جیم سے بہ معنی گزر گیا اور نکل گیا) (بعض نے کہا زنح ہے حائے حطی سے' جس کے معنی ظاہر ہوا اور سامنے آیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ

تَزَنَّحَ فَلَانٌ عَلَيَّ- فلاں شخص نے مجھ پر دست درازی کی (محیط میں ہے کہ):

تَزَنَّحَ- کے معنی کھل کر کلام کیا اور اپنے درجہ سے خود کو بڑھایا (یعنی تعلّی کرنے والا)-

زَنَحَهٗ- اس کی تعریف کی' اس کو ہٹایا' دفع کیا' معاملہ میں اس پر تنگی کی (امام سیوطی پر تعجب ہوتا ہے کہ انھوں نے زَنَجَ کو جو جیم سے ہے- اور فَزَنَّجَ کو بہ معنی تطاول اور دست درازی کے لکھا ہے حالانکہ زنج نون اور جیم سے اس معنی میں نہیں آیا- اور نہ تَزَنَّجَ مستعمل ہے)-

زَنْجٌ یا زِنْجٌ- حبشیوں میں ایک قوم ہے-

مُزَنَّجٌ- تھوڑا-

زَنْجَبِيْلٌ- سونٹھ' شراب-

زَنْحٌ- تعریف کرنا' دفع کرنا (اس لغت کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے)

زَنْدٌ- بھر دینا' لکڑی پر لکڑی یا لوہا پتھری پر مار کر آگ نکالنا-

زَنَدٌ- پیاسا ہونا-

تَزْنِيْدٌ- جھوٹ بولنا' چقماق سلگانا' قصور سے زیادہ سزا دینا' بھر دینا-

كَانَ يَعْمَلُ زَنْدًا بِمَكَّةَ- وہ مکہ میں آگ سلگانے کا

چقماق بناتے تھے (بعض نے زَنْد بہ سکون نون صحیح کہا ہے اصل میں زَنْد اس کو جوڑ کو کہتے ہیں جہاں پر کلائی اور ہتیلی ملی ہے یعنی پہونچا)۔

وَرَتْ بِكَ زِنَادِيْ - تمھارے سبب سے میرے چقماق نے آگ دی (یعنی تمھاری مدد سے میری حاجت روائی ہوئی)۔

مُزَنَّدٌ - بخیل۔

زَنْد وَرَدْ - ایک مقام ہے جو عراق کے آخری حصہ میں ہے۔

طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنَ - لمبے پہونچے والا۔

تَزَنَّدَ - جواب دینے سے عاجز ہوا غصہ ہوا۔

زَنْدَان - چقماق کے دونوں ٹکڑے (محیط میں ہے کہ):

زَنْدٌ - وہ لکڑی جس سے آگ جلاتے ہیں (یعنی اوپر کی لکڑی اور نیچے کی لکڑی کو جس میں سوراخ ہوتا ہے زَنْدَةٌ سُفْلٰی کہیں گے اس کا تثنیہ زَنْدَانِ اور جمع زِنَادٌ ہے)

زَنْدَقَةٌ - بے دینی الحاد۔

اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَةٍ - حضرت علی کے پاس بے دین لوگ لائے گئے۔

زَنَادِقَةٌ - جمع ہے زِنْدِيْقٌ کی - یہ مجوسیوں میں ایک فرقہ کا نام ہے جو دو خداؤں کے قائل ہیں - یعنی نور اور ظلمت کے - ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نور تو تمام بھلائیوں کی علت ہے اور ظلمت برائیوں کی یہ لفظ زند سے ماخوز ہے جو پہلوی زبان میں ایک کتاب کا نام ہے جس کو زرتشت نے اپنے معتقدین میں پھیلایا تھا - اب یہ لفظ زِنْدِيْقٌ ہر ملحد اور بیدین کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(اوپر کے جملہ میں ''زنادقہ'' سے عبداللہ سبا کے ساتھی مراد ہیں - یہ شخص مدینہ کے یہود میں سے تھا اور مکاری سے مسلمان ہو کر اس نے مسلمانوں میں بڑا فتنہ پھیلایا - ہزارہا آدمیوں کو گمراہ کر دیا - پہلے تو حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کے لیے لوگوں کو برانگیختہ کیا اس کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں شریک ہو کر ان کو بہکایا - حضرت علیؓ کو خدا بنایا - چنانچہ جب یہ فتنہ پرداز لوگ حضرت علی کے سامنے لائے گئے تو آپؓ نے ان سے فرمایا کہ توبہ کرو! مگر ان لوگوں نے توبہ نہیں کی لہٰذا ملت کو فتنہ سے نجات دلانے کے لیے آپؓ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔

مَنْ تَمَنْطَقَ تَزَنْدَقَ - جس نے منطق پڑھی وہ بے دین ہو گیا (کیونکہ ایسا شخص دینی مسائل میں ہٹ دھرمی کرتا اور علم منطق کی بنیاد پر کٹ حجتی کرنے لگتا ہے - اسی وجہ سے فقہائے حنفیہ نے منطق اور نجوم اور فلسفہ وغیرہ پڑھنا مکروہ یا حرام لکھا ہے)۔

اَلزَّنَادِقَةُ هُمُ الدَّهْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ - زنادقہ دہریوں کو کہتے ہیں - ان کا اعتقاد یہ ہے کہ، خدا کوئی چیز نہیں ہے اور نہ جنت اور نہ دوزخ (کی کوئی حقیقت ہے - یہ لایعنی باتیں اور بے حقیقت تصورات ہیں جن کو اگلے لوگوں نے ماضی میں اپنے دل سے گھڑ لیا ہے) اور ہم لوگ زمانہ کے گزرنے سے مرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ ان بے دینوں کے کئی گروہ ہیں - دہریہ طبعیہ مادیہ - ہمارے زمانے کی اصطلاح میں ان کو نیچریہ کہتے ہیں - یہ سب خدا کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام اشیاء مادہ کے اجزائے ترکیبی سے پیدا ہوتی اور خود بخود بن جاتی ہیں - پھر جب اجزاء جدا ہو جاتے یا غیر متوازن ہو جاتے ہیں تو وہ چیزیں ہلاک ہو کر اسی مادہ سے کچھ دوسری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں - یہی کون وفساد دنیا میں جاری ہے اور جاری رہے گا - دنیا کی ابتداء ہے نہ انتہا - قیامت حشر ونشر ملائکہ جن بہشت اور دوزخ سب کا یہ انکار کرتے ہیں - مفاتیح العلوم میں ہے کہ زنادقہ وہی مانویہ ہیں یعنی مانی کے پیرو - اور مزدکیہ بھی انہی میں ہیں یعنی مزدک حکیم کے پیرو جو نوشیرواں کے باپ قباد کے زمانہ میں ملک ایران میں ظاہر ہوا تھا اور اس نے اباحت اور اشتراک کو جاری کیا تھا - یعنی مال وزر اور عورتوں میں سب برابر کے شریک ہیں - ہر ایک مرد کو حق ہے کہ جس عورت سے چاہے اس کی رضامندی سے مباشرت کرے - اسی طرح دولت ومتاع بھی سب لوگوں کو مساوی طور پر تقسیم کر دینا چاہیے - اس حکیم نے زرتشت کی کتاب ژند کو دوبارہ شائع کیا تھا)۔

اِنِّیْ اَصَبْتُ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ زَنَادِقَةً- میں نے ظاہر میں مسلمان، اصل میں بے دین لوگوں کو پایا (جس طرح ہمارے زمانہ میں بعض لوگ ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں- بلکہ مسلمانوں کے لیڈر، مصلح اور خیر خواہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر فی الحقیقت مسلمانوں کے ضرر رساں، اور اسلام کی بیخ کنی کے خواہاں ہیں- یہ لیڈر حضرات چاہتے ہیں کہ مسلم قوم میں دینی حمیت اور اسلامی غیرت باقی نہ رہے اور مذہبی دیوانگی کو چھوڑ کر اہل باطل کے نظریات کو اپنا کر فرزانہ بنیں)-

زَنْقٌ- منہ بند لگانا، تنگی کرنا، جانور کے پیر باندھ دینا-

زُنَاقٌ- وہ چھلہ جس کو جانور کے تالو کے نیچے رکھ اس میں رسی ڈال کر جانور کے سر سے باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ شرارت نہ کرے-

تَزْنِیْقٌ- جانور کے چاروں پیر باندھ دینا-

وَاِنَّ جَهَنَّمَ یُقَادُ بِهَامَزْنُوْقَةً- دوزخ کو زناق لگا کر کھینچ کر لائیں گے-

شِبْهَ الزِّنَاقِ- (مجاہد نے اس آیت لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ اِلَّا قَلِيْلًا کی تفسیر میں کہا کہ) زناق کے مشابہ (کوئی چیز) ان پر لگادوں گا (یعنی آنکھوں پر ڈھاٹے بندھوادوں گا)-

اِنَّهٗ ذَكَرَالْمَزْنُوْقَ فَقَالَ الْمَائِلُ شِقُّهٗ لَا یَذْكُرُ اللّٰهَ- (ابو ہریرہؓ نے) مزنوق کا بیان کیا، یعنی جو ایک طرف جھکا ہوا اللہ کی یاد نہ کرتا ہو-

مَنْ یَّشْتَرِیْ هٰذِهِ الزَّنَقَةَ فَیَزِیْدُهَافِی الْمَسْجِدِ- کون شخص اس تنگ کوچہ کو خرید کر مسجد میں شامل کر دیتا ہے-

زَنَمَةٌ- کان کا وہ ٹکڑا جس کو کاٹ کر لٹکتا چھوڑ دیں، یا گوشت کا لوتھڑا جو بکری کے گلے میں لٹکتا ہے-

زُنَامٌ- آفت-

تَزْنِیْمٌ- برانگیختہ کرنا-

زَنِیْمٌ- وہ شخص جو کسی خاندان میں شامل ہو گیا ہو حالانکہ اس خاندان سے نہ ہو-

زَنَمَتَانِ- دو لوتھڑے جو بکری کے حلق میں لٹکتے ہیں-

بِنْتُ نَبِیٍّ لَیْسَ بِالزَّنِیْمِ- پیغمبر کی بیٹی جو زنیم نہیں ہے بلکہ اپنے خاندان کے اشرف الاشراف میں سے ہے-

اَلضَّائِنَةُ الزَّنِمَةُ- لوتھڑے والی بھیڑ (ایک روایت میں زَلَمَةٌ ہے معنی وہی ہیں)-

زَنٌّ- سوکھنا، نسبت کرنا، گمان کرنا-

تَزْنِیْنٌ- ماش کھانا-

زِنٌّ- ماش-

زَنَنٌ- تھوڑا، قلیل-

لَایُصَلِّیَنَّ اَحَدُكُمْ وَ هُوَ زِنِّیْنٌ- تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہو-

لَایَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَلَا صَلٰوةَ الزِّنِّیْنَ- اللہ تعالیٰ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں کرتا نہ اس شخص کی جو پیشاب پاخانہ روکے ہوئے ہو-

لَایَؤُمَّنَّكُمْ اَنْصَرُوَلَااَزَنُّ وَلَا اَفْرَعُ- (نماز کے لیے) تمہاری امامت وہ شخص نہ کرے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو نہ وہ جو پیشاب پاخانہ روکے ہو (یا جس کی طبیعت فسق و فجور کی طرف مائل ہو) نہ وہ جو وسواسی ہو-

مَارَاَیْتُ رَئِیْسًا مِّحْرَبًا یُزَنُّ بِهٖ- میں نے کوئی جنگی سردار ان کی مثل نہیں دیکھا (یعنی حضرت علیؓ کی مثل، یہ بات آپ کی تعریف میں حضرت عبداللہ بن عباس نے کہی)-

اِنَّالَنَزُنُّهٗ بِالْبُخْلِ- ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں (بخل کے ساتھ منسوب کرتے ہیں)-

فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یُزَنُّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ- قریش کا ایک جوان جس کو لوگ شرابی گمان کرتے تھے-

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّاتُزَنُّ بِرِیْبَةٍ- پاک دامن سنجیدہ مزاج جس پر بدکاری کا گمان نہیں کیا جا سکتا (یہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا)-

زِنَةٌ- تول، وزن (یہ لفظ اصل میں وَزْنٌ تھا مناسبت لفظی سے یہاں ذکر کیا گیا)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ- اللہ تعالیٰ کی پاکی میں، اس کی خلقت کے شمار میں اور اس کے تخت کے وزن میں بیان کرتا ہوں-

زِنیً یا زِنَاءٌ - بدکاری جیسے مزا ناۃ ہے-
زَنْیَۃٌ اور زِنْیَۃٌ - کے معنی بھی بدکاری-
قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ الزَّانِیَۃَ - قسطنطنیہ جہاں کے لوگ زانی (یعنی بدکار) ہیں-
نَحْنُ بَنُو الزَّنْیَۃِ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ بَنُو الرِّشْدَۃِ - (مالک بن ثعلبہ کی اولاد (آں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی) ہم زنیہ کی اولاد ہیں' آپ نے فرمایا - نہیں تم تو حلال کی اولاد ہو (چونکہ زنیہ زنا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں' اسی وجہ سے آنحضرت نے ایسا موہم لفظ برا سمجھا)-
زَنْیَۃٌ - آخری اولاد کو بھی کہتے ہیں-
وَلَدُ رَشْدَۃٍ - حلال کی اولاد (یعنی نکاح شرعی کے بعد پیدا ہونے والی)-
اِذَا زَنٰی بِھَا - اگر کسی نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی بیوی اس کے لیے حرام نہ ہوگی-
فَزِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ - آنکھ کا زنا بدنیتی سے گھورنا ہے (انجیل شریف میں ہے کہ' جب تو غیر عورت کو بد نیتی سے گھورے تو بس تو گناہ کر چکا) (اس لیے کہ اگر وہ عورت اس کو مل جاتی تو وہ اس سے زنا کرتا)-
کُتِبَ عَلَیْہِ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا - جو زنا کا حصہ اس کے نصیب میں لکھا (اتنا وہ ضرور کرے گا) (یعنی کوئی تو حقیقۃً زنا کرے گا یعنی دخول' اور کوئی مجازاً یعنی بدنظری' بوسہ اور مساس وغیرہ)-
اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ - اپنے ہمسایہ کی عورت سے تو زنا کرے (یہ اور زیادہ سخت گناہ ہے - کیونکہ ہمسایہ کا تو یہ حق ہے کہ تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے' نہ یہ کہ خود اس کی آبروریزی کرے)-
اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ - نکاح ہو چکنے کے بعد زنا کرنے والا-
دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ - جو شخص لا الہ الا اللہ کہے (شرائط ایمان کے ساتھ) وہ ایک نہ ایک دن بہشت میں داخل ہوگا گو اس نے زنا یا چوری کی ہو-
لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ - مومن ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا (عمل زنا کے وقت اس کا ایمان الگ ہو جاتا ہے - پھر زنا سے فراغت کے بعد لوٹ آتا ہے - جیسے کہ اس دوسری حدیث میں ہے کہ)-
اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَأْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْہِ - یعنی آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر رہتا ہے جب زنا کر چکتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زانی' مومن کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص الایمان ہوتا ہے - بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو زنا کو جائز سمجھے وہ تو کافر ہو گیا - بعض نے کہا حدیث کے معنی یہ ہے کہ مومن کو زنا کرنا لائق و سزاوار نہیں)-
دِرْھَمٌ مِّنْ رِبًا اَشَدُّ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ سَبْعِیْنَ زَنْیَۃً - سود کا ایک درہم لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے-
لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ زَانٍ - زانی کی نماز قبول نہیں ہوتی - (یا جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ وہ پاخانہ اور پیشاب روکے ہوئے ہو)-

باب الزاء مع الواو

زَوْجٌ - ترغیب دینا' شوہر' بیوی' شکل' رنگ' جفت' جوڑا-
تَزْوِیْجٌ - نکاح کر دینا' جوڑا ملا دینا-
تَزَوُّجٌ - نکاح کرنا (جیسے اِزْدِوَاجٌ ہے)
زَاجٌ - پھٹکری-
مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِبْتَدَرَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ قِیْلَ وَمَا زَوْجَانِ قَالَ فَرَسَانِ اَوْ عَبْدَانِ اَوْ بَعِیْرَانِ - جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے تو بہشت کے فرشتے اس کی طرف لپکیں گے (اس کو بہشت میں لے جانے کے لیے) لوگوں نے عرض کیا جوڑے سے کیا مراد ہے؟ جواب میں فرمایا' دو گھوڑے یا دو غلام یا دو اونٹ (دو روپے یا دو اشرفیاں یا دو پیسے یا دو کپڑے بھی اس میں داخل ہیں)-
مَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰہِ - جو اللہ کے واسطے ایک جوڑ دے-

لِكُلِّ زَوْجَتَانِ - ہر ایک کو جوڑ جوڑ بنی آدم کی عورتوں کا ملے گا یا جوڑ جوڑ حوریں ملیں گی (اس سے یہ مراد نہیں کہ بس دو ہی عورتیں ملیں گی)-

اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْ كَيْنِ لَهَا زَوْجًا - حضرت عائشہ نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا چاہا (جو دونوں مل کر ایک جوڑ تھے)-

زَوْجًا - بالفتح، صفت ہے مملوکین کی (اہل عرب کہتے ہیں همازوجان اور همازوج دونوں طرح درست ہے اور اس صورت میں کوئی اشکال نہ ہوگا- (ایک روایت میں زَوْجٌ ہے) (بعض حضرات نے زَوْجَيْنِ پڑھا ہے اور ضمیر لونڈی کی طرف عائد کی ہے جو مملوکین سے نکلتی ہے- یعنی حضرت عائشہ نے اپنے غلام کو آزاد کرنا چاہا اور لونڈی کو بھی جس کا شوہر تھا)-

زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ - میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تجھ کو دیا ہے (یعنی اس قرآن کے ذریعہ اس عورت کو تعلیم کر- اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم بھی مہر کے قائم مقام ہو سکتی ہے اور تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ - اس باب میں آنحضرت کے نکاح کا ذکر ہے یا نکاح کر دینے کا-

تَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِيْنَ - تین برس بعد مجھ سے صحبت کی-

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا - ابو سفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، میں اپنی بیٹی ام حبیبہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں (یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کی وجہ سے لوگوں نے امام مسلم پر طعن کیا ہے کہ وہ بعض ضعیف بے اور اصل احادیث بھی اپنی کتاب میں بیان کر گئے ہیں- کیونکہ ام حبیبہ سے آپ کا نکاح ۶ھ یا ۷ھ میں ہوا اور اس وقت ابو سفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے بعض نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ابو سفیان کا مطلب یہ تھا کہ مراسم نکاح کو میں پھر دوبارہ ادا کروں، اپنا دل خوش کرنے کے لیے- یا اس کا یہ گمان ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی رضامندی کے صحیح نہیں ہو سکتا)-

فَاِنْ كَانَ زِوَاجًا - اگر عقد ہو-

اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ لَّهٗ مِنَ الْحُوْرِ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ سِوٰى اَزْوَاجِهٖ مِنَ الدُّنْيَا - اہل بہشت میں جو کم درجہ کا ہوگا اس کو بھی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر حوریں ملیں گی-

وَيُجْزِئُ الْغُسْلُ لِلْجُمُعَةِ كَمَا يَكُوْنُ لِلزِّوَاجِ - جمعہ کے لیے اسی طرح غسل کرنا کافی ہے جیسے نکاح کے لیے (کیا جاتا ہے (یعنی غسل کے بعد پھر وضو کی ضرورت نہیں)-

زَوْدٌ - توشہ تیار کرنا-

تَزْوِيْدٌ - توشہ دینا-

تَزَوُّدٌ - توشہ لینا-

اِزْدِيَادٌ اور اِسْتِزَادَةٌ - توشہ مانگنا-

زَادٌ - توشہ-

اَزْوَادٌ اور اَزْوِدَةٌ "زَادٌ" کی جمع ہیں-

اَمَعَكُمْ مِنْ اَزْوِدَتِكُمْ شَيْءٌ - کیا تمہارے پاس تمہارے توشوں میں سے کچھ باقی ہے-

فَمَلَأْنَا اَزْوِدَتَنَا - ہم نے اپنے توشہ دان بھر لیے (اَزْوِدَةٌ سے مَزَاوِدُ مراد ہیں- یعنی توشہ دان)-

فَجَمَعْنَا تِزْوَادَنَا یا تَزَاوِدَنَا - ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا (بعض نے تَزْوَادَنَا بہ فتحہ تا پڑھا ہے، اس صورت میں یہ مصدر ہوگا، بہ معنی زاد)-

اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ - میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھ کو توشہ دیجیے-

تَزَوَّدْمِنْهُ - اس قمیص کو توشہ بنا کر رکھ (یہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ کی قمیص کے بارے میں کہا)-

فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ - کیونکہ ہڈی اور گوبر تمہارے بھائی جنوں کا توشہ ہے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جن کھاتے پیتے ہیں)-

بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ - دو مشکوں کے بیچ میں-

وَكَانَ مِزْوَدَتِیْ تَمْرٌ - میرے توشہ دان میں کھجوریں تھیں-

فَنِیَ الزَّادُ - توشہ ختم ہو گیا (یعنی تھوڑا سا رہ گیا)

زَوْرٌ یا زِیَارَۃٌ یا زُوَارٌ یا زُوَارَۃٌ یا مَزَارٌ - ملاقات کے لیے آنا-

تَزْوِیْرٌ - جھوٹ بات کو آراستہ کرنا' سنوارنا' درست کرنا' خاطر داری کرنا' باطل کرنا' بگاڑنا' تحریف کرنا' جھوٹا بنانا' تہمت لگانا-

اِزْدِیَارٌ - زیارت کرنا-

اِزَارَۃٌ - زیارت پر مستعد کرنا-

تَزَاوُرٌ اور اِزْدِرَارٌ - مڑنا' انحراف کرنا' عدول کرنا' ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا-

اِسْتِزَارَۃٌ - ملاقات کی درخوست کرنا-

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ كَلَا بِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ - جو شخص ایسی چیز سے سیر ہونا ظاہر کرے جو اس کو نہیں ملی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے ہو- (مثلاً درویش نہ ہو مگر درویشوں کا لباس پہنے' عالم نہ ہو مگر جبہ اور عمامہ مثل علماء کے پہنے ہو مگر آستین دوہری رکھے تاکہ دیکھنے والے خیال کریں کہ دو کپڑے پہنے ہیں- ایسی چیز سے سیر ہونا جو اس کو نہیں ملی' اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ خواہ کھانے کو پیٹ بھر سوکھی روٹی بھی نہ ملتی ہو اور لوگوں میں از راہ تکبر و فخر یہ بیان کرکے کہ روز بریانی' پلاؤ اور قورمہ کھاتا ہوں- یا پہننے کو ایک جوڑے کے علاوہ دوسرا جوڑا تک نہ ہو مگر لوگوں سے کہے کہ میرے گھر میں صندوق پٹے پڑے ہیں- ہمارے ملک میں ایک صاحب نان شبینہ سے محتاج تھے' صبح کو گھر سے باہر جانے لگے تو لبوں کو تر کرنے کے لیے کچھ نہ ملا' چراغ میں تیل بھی نہ تھا' اس کی کیٹ پونچھ کر مونچھوں پر مل لی- ایک ذرا سا بتی کا ٹکڑا ان کی مونچھوں میں اٹک گیا ان کو خبر نہ ہوئی- جب اپنے دوستوں میں پہنچے تو انھوں نے ناشتہ کے لیے کہا- آپ کیا فرماتے ہیں کہ مجھ کو اشتہا نہیں کیونکہ ابھی ناناجاں کے یہاں سویاں اور دودھ سے خوب سیر ہو کر آیا ہوں- یہ سنکر ایک ظریف دوست نے کہہ دیا' جی ہاں' جب ہی تو ایک سنوی آپ کی مونچھ میں لٹک بھی رہی ہے- اس وقت نہایت خفیف اور شرمندہ ہوئے' جھوٹا فخر اور تکبر کرنے والے کا انجام یہی ہوتا ہے)-

عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ - جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے (یعنی شرک کے بعد سب گناہوں سے زیادہ سخت ہے' کیونکہ قرآن شریف میں ''وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ'' کے بعد وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ' فرمایا)

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ - جو شخص جھوٹ بات بنانا نہ چھوڑے (اس کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ؟ اللہ کو تو روزے سے اپنے بندوں کو ضبط نفس کا خوگر بنانا اور ان کا تزکیہ کرنا ہے- اس طرح فاقہ کرنے سے نفوس کی تطہیر نہیں ہو سکتی اور نہ یہ اللہ کی مشیت ہے)-

لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ - شرک کی گواہی نہیں دیتے (یا مشرکوں اور اہل کتاب کے تہواروں اور عیدوں' میلوں ٹھیلوں میں شریک نہیں ہوتے - مثلاً ہولی' دیوالی اور جاترا وغیرہ میں شریک ہونا سخت گناہ ہے- بعض فقہانے تو اس کو شرک کہا ہے)-

تُزِیْرُهُ الْقُبُوْرَ - اس کو قبروں کی زیارت کی طرف بلاتا ہے (یعنی یہ بخار موت کا پیغام ہے- میں اس سے بچنے والا نہیں ہوں- یہ مجھ کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا)-

فَجَعَلَا یَتَزَاوَرَانِ - دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو آنے جانے لگے-

زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ - میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف زیارت کرلیا-

یَزُوْرُ الْبَیْتَ اَیَّامَ مِنًى - منے کے دنوں میں کعبہ کی زیارت کرتے رہے-

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ - اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی زیارت بہت کرتی رہتی ہیں (رات و دن وہاں جاتی اور روتی پیٹتی ہیں- بعض نے کہا ان عورتوں سے وہ عورتوں مراد ہیں- جو قبروں پر نوحہ کریں اور چلا کر روئیں' بعض نے کہا جاہلیت میں عورتوں کی یہ عادت تھی کہ چھ روز تک مردوں کے ساتھ وہیں رہتیں)-

لَوْ شَهِدْ تُكَ مَا زُرْتُكَ- اگر تو مرجاتا تو میں تیری قبر کی زیارت نہ کرتی (کیونکہ آنحضرت نے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں لعنت کی ہے)-

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا- میں نے (پہلے) تم کو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا (اس کی وجہ یہ تھی کہ شرک کا زمانہ قریب ہی گزرا تھا- خیال کیا کہ مبادا ایسا نہ ہو کہ پھر لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں اور قبر پرستی شروع کر دیں) اب زیارت کرو (کیونکہ اب توحید تمھارے دلوں میں راسخ ہوگئی ہے' شرک میں پڑنے کا ڈر نہیں رہا- اکثر علماء کہتے کہ یہ اجازت صرف مردوں کے لیے ہوئی ہے مگر بعض نے کہا مرد اور عورت سب کے لیے)-

مَنْ حَجَّ فَزَارَ- جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی (تو یہ فاتعقیب کے لیے نہیں ہے اور اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مدینہ طیبہ میں حج سے پہلے ہوآئے) (مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے اس طرح کہنا مکروہ جانا ہے کہ ہم نے آنحضرت کی قبر شریف کی زیارت کی' اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ زیارت دو طرح کی ہے مشروع و غیر مشروع اور زیارت کا لفظ دونوں کو شامل ہے- غیر مشروع زیارت یہ ہے کہ انبیاء اور صلحاء اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت اس غرض سے کی جائے کہ وہاں نماز پڑھے یا دعا مانگے یا ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگے یہ کسی عالم کے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ عبادت اور استعانت اور حاجات کا مانگنا' خاص اللہ جل جلالہ کے لیے ہے-)

مترجم کہتا ہے کہ قبر کی زیارت اس نیت یا اس غرض سے کرنا کہ وہاں جا کر دعا مانگیں گے یا منت یا مراد' گو اللہ تعالی ہی سے سہی' مگر یہ طریقہ دعا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے' البتہ اگر کوئی شخص کسی پیغمبر یا ولی کی قبر کی زیارت کو جائے' اور زیارت کے بعد اس کے دل میں دعا کا ارادہ پیدا ہو' وہاں اللہ تعالی سے دعا کرے' تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے- لیکن مُردوں سے سوال کرنا اور ان سے وہ امور مانگنا جو اللہ تعالے سے خاص ہیں' مثلاً رزق کی کشائش' گناہوں کی مغفرت' اولاد کا دینا اور بیماری سے چنگا کرنا' یہ بالا تفاق شرک ہے' اگر کسی پیغمبر یا ولی سے اس کی قبر کے پاس جا کر اس طرح کہے کہ تم ہمارے لیے دعا کرو' یا اللہ تعالی کی بارہ گاہ میں سفارش کرو کہ وہ جل جلالہ ہمارا یہ مطلب پورا کر دے' تو اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے- اکثر علماء کے نزدیک یہ توسل اور سفارش کا طریقہ بھی درست نہیں ہے مگر ایسا کہنے سے آدمی مشرک اور کافر نہ ہوگا البتہ گنہگار ہوگا- جن لوگوں نے اس طرز کی سفارش اور وسیلہ کو شرک کہا ہے تو انھوں نے اس مسلہ میں غلو اور تشدد سے کام لیا ہے- بایں ہمہ ایک جماعت علماء اس کے جواز کی بھی قائل ہوئی ہے- اب زیارت قبور کے لیے سفر کرنا تو علماء اہل حدیث میں سے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ان کے متبعین اس طرف گئے ہیں کہ وہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ آں حضرت کی قبر شریف کی زیارت کے لیے بھی سفر کرنا انھوں نے ناجائز رکھا ہے- انھوں نے کہا ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا چاہیے' پھر وہاں پہنچ کر قبر شریف کی زیارت بھی مستحب ہے- مگر اکثر علمائے اہل حدیث اس کو جائز بتاتے ہیں- واللہ اعلم-

اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا- جو تیری زیارت کو آئے اس کا بھی تجھ پر حق ہے-

جَاءَ نَا زَوْرٌ- ہمارے پاس ملاقات کرنے والے زیارت کرنے والے آئے-

حَتّٰى اَزَارَتْهُ شَعُوْبَ- یہاں تک کہ اس کو موت کی زیارت کرادی-

كُنْتُ زَوَّرْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَقَالَةً- میں نے اپنے دل میں ایک گفتگو تیار کی (یعنی ایک تقریر)

اہل عرب کہتے ہیں کہ

كَلَامٌ مُزَوَّرٌ- یعنی آراستہ کلام- درست کیا ہوا-

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً زَوَّرَ نَفْسَه' عَلٰى نَفْسِه- اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنے نفس کو اپنے لیے درست کیا- (یعنی ریاضت اور مشقت کر کے نفس کی اصلاح کی' اس کو اخلاق حسنہ سے آراستہ اور برے اخلاق سے پاک اور صاف کیا)-

رَاٰهُ مُكَبَّلًا بِالْحَدِيْدِ بِاَزْ وِرَةٍ- اس کو لوہے میں جکڑا

رسیوں سے بندھا دیکھا-

اَزْوِرَةٌ جمع ہے زِوَارٌ یازِیَارٌ کی-وہ رسی جو سامنے اور پیچھے باندھی جائے (مطلب یہ کہ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے)-

مَالِیْ اَرٰی رَعِیَّتَكَ عَنْكَ مُزْوَرِّیْنَ-(بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عثمان سے کہا بیٹا) کیا وجہ ہے میں دیکھتی ہوں تیری رعیت تجھ سے منحرف ہے؟ (تیرے انتظام سے خوش نہیں ہے، جیسے حضرت عمر کے انتظام سے خوش اور خرم تھی)-

اہل عرب کہتے ہیں کہ:

اِزْوَرَّ اور اِزْوَارَّعَنْهُ-یعنی اس سے منحرف ہوا منہ پھیر لیا-

بِالْخَیْلِ عَابِسَةً زُوْرًا مَنَا كِبُهَا-(جو حضرت عمرؓ کا شعر ہے) گھوڑے لیے ہوئے ترش رو، جن کے کندھے ایک طرف جھکے ہوئے-

زُوْرًا- زَوْرٌ سے ماخوذ ہے، بہ معنی میل اور جھکاؤ

فِیْ خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الزَّوْرِ تَفْضِیْلٌ-اس کی پیدائش میں دوسرے سینے والوں سے فضیلت ہے-

زَوْرٌ-سینہ-

بَنَاتُ الزَّوْرِ-دونوں جانب سینہ کی پسلیاں-

زَادَالنِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ- حضرت عثمانؓ نے (جمعہ کے دن) تیسری اذان ''زورا'' پر بڑھا دی-

زَوْرَاءُ-ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے بازار میں موذن اس کی چھت پر کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا)-

آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں جمعہ کے دن صرف دو اذانیں ہوتی تھی، پہلی اذان جب آپ منبر پر چڑھتے تھے اور دوسری اذان تکبیر منبر سے اترنے کے بعد-لیکن جب مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ گئی تو لوگوں کو دور دور سے آنا پڑتا تھا، اسوجہ سے حضرت عثمان نے ایک اذان اور بڑھا دی تاکہ لوگ تیار ہو کر خطبہ شروع ہونے سے پہلے آجائیں، لیکن اذان کے اس نئے انتظام کے بعد بھی ان دونوں اصلی اذانوں کو باقی رکھا گیا ہے-اور ناواقف ہیں وہ لوگ جو ان دونوں اذانوں کو آہستہ سے دیتے ہیں حالانکہ قرآن حکیم کی رو سے اس اذان کو جو قبل خطبہ دی جاتی ہے بہت بلند آواز سے پکار کر دینا چاہے-کیوں کہ اسی اذان کے وقت قرآن حکیم میں حکم دیا گیا ہے کہ خرید و فروخت بند کردو اور اللہ کی یاد کے لیے چلدو-اب ذرا غور فرمایئے کہ قبل خطبہ کی اذان جو اصل اذان ہے اگر آہستہ سے دی جائے گی تو لوگوں کو خبر کیسے ہوگی اور وہ خرید و فرخت بند کیسے ہوگی)-

تَزَاوَرُوْاوَ تَلَاقَوْا- ایک دوسرے کی زیارت ملاقات کرتے رہو-

مَنْ زَارَاَخَاهُ فِیْ جَانِبِ الْمِصْرِ- جو شخص شہر کے ایک گوشہ میں اپنے بھائی کی ملاقات کو جائے-

حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّكْرِمَ زَوْرَهٗ-اللہ کو اپنی زیارت کرنے والوں کی خاطر کرنا ضرور ہے-

فَقَدْ زَارَاللّٰهَ فِیْ عَرْشِهٖ-اللہ تعالی سے اس کے تخت پر زیارت کی-

زِیَارَةُ اللّٰهِ زِیَارَةُ اَنْبِیَاءِهٖ وَحُجَجِهٖ مَنْ زَارَهُمْ فَقَدْ زَارَاللّٰهَ- اللہ کی زیارت، اس کے پیغمبروں اور اماموں کی زیارت ہے، جس نے ان کی زیارت کی، اس نے اللہ کی زیارت کی (اسی طرح اولیاء اللہ اور علمائے باعمل اور صالحین امت کی زیارت بھی اللہ تعالی کی زیارت ہے)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِكَ- یااللہ مجھ کو اپنی زیارت کرنے والوں میں سے کر-

زُوَّار-جمع ہے زَائِرٌ کی جیسے زَائِرُوْنَ اور زُوَّرٌ ہے-

وَتُنْحَرُ بِالزَّوْرَاءِ مِنْهُمْ لَدٰی ضُحًی ثَمَانُوْنَ اَلْفًا مِثْلَ مَا تُنْحَرُ الْبُدُنُ-زوراء میں (جو ایک پہاڑ کا نام ہے ملک رے میں) چاشت کے وقت اسی ہزار آدمی ان کے اس طرح نحر کئے جائیں گے، جیسے اونٹ نحر کئے جاتے ہیں-

زَوْعٌ-باگ ہلانا، کھینچنا (تاکہ جانور جلد چلے)-

زَوْعَةٌ-قطعہ

تَزْوِیْعٌ-الٹنا، یک جا کرنا، خراب کرنا، بیکار کرنا-

زُوْعٌ اور زوع-مکڑی-

زَاعَةٌ-پولس کے لوگ-

زَاعَۃٌ-خراب نکمی چیز-

زُوْغٌ-جھکنا' جھکانا' کج کرانا-

زَوْفٌ-اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ کر چلنا' پنکھ اور دم زمین پر پھیلا کر چلنا-

مَوْتٌ زُوَافٌ-ناگہانی موت-

زُوْفَاءٌ-ایک مشہور دوا ہے قاطع بلغم-

زُوْقٌ-ایک گاؤں کا نام ہے-

زُوَقٌ اور زَاوُوْقٌ-پارہ-

لَيْسَ لِيْ وَلِنَبِيٍّ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُّزَوَّقًا-میرا اور کسی پیغمبر کا یہ کام نہیں کہ آراستہ گھر میں جائے-

تَزْوِيْقٌ-آراستہ کرنا' نقش و نگار کرنا' خوبصورت بنانا-

تَزْوِيْقٌ-دراصل زَاوُوْقٌ سے ماخوذ ہے بہ معنی پارہ (کیونکہ سونے کو پارہ کے ساتھ ملا کر چڑھاتے ہیں' پھر آگ میں ڈالتے ہیں تو پارہ اڑ جاتا ہے اور سونا رہ جاتا ہے)-

اِذَارَاَيْتَ قُرَيْشًا قَدْهَدَ مُواالْبَيْتَ ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّ قُوْهُ فَاِنَّ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ-جب تو قریش کے لوگوں کو دیکھے کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا کر بنائیں اور اس کو آراستہ کریں (یعنی نقش و نگار اور سونے کا پانی وغیرہ اس پر چڑھائیں اس وقت اگر تجھ کو موت آ سکے تو مر جا- (یعنی جب خانہ کعبہ کی آراستگی کو آپ نے مکروہ جانا تو دوسری مسجدوں کی آراستگی کب درست ہو گی)-

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِيْ-تو تو ہم کو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (ناگوار) ہے (یہ جمع ہے زاقیة کی یعنی چیخنے والا)-

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّاوُوْقِ-تو پارہ سے زیادہ بھاری ہے-

زَاوُوْقٌ-کو مدینہ والے ذیبق کی جگہ استعمال کرتے ہیں پارہ کے معنوں میں-

زَوْكٌ-چلنے میں کندھے ہلانا-

زَوَكَانٌ-اکڑنا' اترا کر چلنا-

زَوَّاكٌ-اترانے والا-

زَوْلٌ یا زَوَالٌ یا زُوُوْلٌ یا زَوِيْلٌ یا زَوَلَانٌ چلا جانا' ہٹ جانا' گھٹ جانا' اونچا ہونا' ڈھل جانا-

زَوَالٌ-سورج ڈھل جانے کا وقت-

زَوْلٌ-عجب اور باز اور مرد کی شرم گاہ' بہادر' سخی' بلا' خفیف ظریف اور عقلمند کو بھی کہتے ہیں اسی طرح بڑے جثہ کو جس کو پہچانتے نہ ہوں-

زَوْلَۃٌ-ہلکی' پھلکی' عقلمند عورت-

رَاٰى رَجُلًا مُبَيَّضًا يَّزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ-ایک سفید رنگ کے شخص کو دیکھا جس کو سراب ظاہر کر رہی تھی (سراب چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے)-

يَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ ترفعُهَا
مِنَ اللَّوامِعِ تَخْلِيْطٌ وَّتَزْيِيْلٌ

جس دن زمین کے ٹیلوں کو چمکتی ریت کبھی نیچا کرتی ہے کبھی اونچا-

وَاللّٰهِ لَقَدْ خَالَطَهٗ سَهْمِيْ وَلَوْكَانَ زَائِلَةً لَتَحَرَّكَ-خدا کی قسم میرا تیر اس میں گھس گیا- اگر وہ سرکنے والا ہوتا تو حرکت کرتا-

زَائِلَۃٌ-وہ جانور جو اپنی جگہ سے سرکے حرکت کرے-

فِيْ فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوْا زُوْلُوْا-قریش کے چند نوجوانوں میں' جن میں ایک کہنے والا یوں کہنے لگا' جب وہ (یعنی مکہ والے مسلمان ہو گئے تو اب چل دو (مدینہ کو چلے جاؤ)-

اَخَذَهُ الْعَوِيْلُ وَالزَّوِيْلُ-اس کو چیخ پکار اور بیقراری شروع ہو گئی-

يَزُوْلُ فِي النَّاسِ-ابوجہل لوگوں میں گھوم رہا تھا- (یعنی بدر کے دن' ایک جگہ نہیں ٹھہرتا تھا)-

بِزَوْلَةٍ وَّجَسٍ-ایک ہلکی پھلکی عورت عقلمند یا ظریف خوش مزاج گھر میں بیٹھنے والی-

زَالَتِ الشَّمْسُ-سورج ڈھل گیا-

مَازَالَ-ہمیشہ-

لَا يَزَالُ-ہمیشہ' کبھی اس کو زوال نہیں-

زُوِيٌّ یا زَيٌّ-ہٹانا-پھیر دینا- ایک گوشہ میں کر دینا' روکنا' اکٹھا کرنا' قبض کرنا-

اِنْزِوَاءٌ - گوشہ گیری-

زَاوِيَةٌ - دوخطوں کے ملنے سے جو کونا پیدا ہو-

زُوِيَتْ لِي الْاَرْضُ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَاوَ مَغَارِبَهَا - اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا- میں نے پورب اور پچھم اس کے دیکھ لیے (یعنی زمین کو اکٹھا کر کے مجھ کو اس کے پورب اور پچھم سب دکھلا دیئے) (جہاں تک آپ کو زمین دکھلائی گئی وہیں تک اسلامی نظام حکومت قائم ہوا اسلامی سلطنت کی حدود مشرق میں چین اور بلاد ترک تک اور مغرب میں بحر اندلس اور بلاد بربر تک' مسلمانوں کی حکومت ہو گئی- اور جنوب اور شمال میں آپ کو زمین نہیں دکھلائی گئی' وہاں اسلام بھی زیادہ نہیں پھیلا- یہ آنحضرت کا ایک بڑا معجزہ ہے اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کو چاہے اس کو دوسرے بندوں سے زیادہ سماعت یا بصارت کی قوت عطا فرما دیتا ہے)-

وَازْوِلَنَا الْبَعِيْدَ - دور دراز کو ہمارے لیے سمیٹ دے (یعنی قریب کر دے)-

وَازْوِلَنَا بُعْدَهٗ - اس کی دوری ہمارے لیے سمیٹ دے (وہ نزدیک ہو جائے- اور ہم آسانی کے ساتھ وہاں تک پہنچ جائیں)-

اِنَّ الْمَسْجِدَ لَيَنْزَوِیْ مِنَ النُّخَامَةِ كَمَا تَنْزَوِیَ الْجِلْدَةُ فِی النَّارِ - مسجد میں جب کوئی تھوک بلغم ڈالے تو وہ اس طرح سمٹ جاتی ہے' جیسے چمڑے کا ٹکڑا آگ میں سمٹ جاتا ہے (یعنی رنج اور صدمہ سے مسجد منقبض ہو جاتی ہے- بعض نے کہا مسجد سے مسجد والے فرشتے مراد ہیں)-

اَعْطَانِیْ رَبِّی اثْنَتَيْنِ وَزَوٰی عَنِّیْ وَاحِدَةً - (میں نے پروردگار سے تین دعائیں کیں تھیں) میرے مالک نے دو دعائیں تو قبول کیں اور ایک اٹھا رکھی (قبول نہیں کی' جب پیغمبر ﷺ کی جو ساری خلقت سے افضل اور پروردگار کے سب سے زیادہ مقرب ہیں' بعض دعا قبول نہ ہو تو اور کسی ولی یا بزرگ یا درویش کی ہر ایک دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے)-

وَمَا زَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ - جن چیزوں کو میں چاہتا ہوں ان میں سے تو جو اٹھا رکھے (یعنی مجھ کو نہ دے) تو اس کو مدد اور فراغت کا باعث کر- ان کاموں میں جن کو تو پسند کرتا ہے- سبحان اللہ کیا عمدہ دعا ہے)-

جب سرکار نظام نے مجھ کو خدمت سے علیحدہ کر دیا تو میں نے یہی دعا کی' اللہ تعالیٰ نے یہ علیحدگی اس کا باعث کر دی کہ میں صحیح بخاری شریف کے ترجمہ اور شرح میں مشغول ہوا اور خدا کے فضل و کرم سے اس کام کو اتمام کو پہنچایا جس کا نام تیسیر الباری ہے- اس کے بعد تفسیر موضحۃ القرآن کی تکمیل کرائی- بعد ازاں تبویب القرآن- اب دو کتابیں زیر تالیف ہیں- ہدیۃ المھدی من فقہ المحمدی' اور انوار اللغۃ حق تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ گو میں ضعیف اور ناتوان ہوں' وہ ان دونوں کتابوں کو بھی میری زندگی میں کامل کرا دے گا- اگر احیانا حیات مستعار نے وفا نہ کی اور سفر آخرت درپیش آیا تو میری وصیت اہل حدیث بھائیوں کو یہ ہے کہ وہ ان کتابوں کو پورا کر دیں- وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام)-

فَيَنْزَوِیْ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ - اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے جڑ جائے گا (سمٹ کر مل جائے گا)-

(ایک روایت میں يُزْوٰی بَعْضُهَا ہے یعنی اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے ملا دیا جائے گا)-

عَجِبْتُ لِمَا زَوَی اللّٰهُ عَنْكَ مِنَ الدُّنْيَا - (حضرت عمرؓ نے آں حضرت ﷺ سے عرض کیا) مجھ کو اس پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے دنیا کو آپ سے سمٹ لیا (دنیا کی تونگری اور مال داری آپ کو نہیں دی)-

لَيُزْوَاَنَّ الْاِيْمَانُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ - ایمان سمٹ کر ان دونوں مسجدوں (یعنی مکہ اور مدینہ) کے درمیان آ جائے گا- (نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کی ہے لَيُزْوَاَنَّ کو ہمزہ سے قرات کیا ہے- اور صحیح لَيُزْوَيَنَّ ہے یائے تحتانی سے)-

فَيَا اٰلَ قُصَيٍّ مَا زَوَی اللّٰهُ عَنْكُمْ - اے آل قصی اللہ تعالیٰ نے تم سے بھلائی اور بہتری کیسے اٹھا لی-

كُنْتُ زَوَّيْتُ فِیْ نَفْسِیْ كَلَامًا - میں نے اپنے دل

میں ایک تقریر جمع کی (ایک روایت میں زَوَّرْتُ ہے اور وہی صحیح ہے جیسے اوپر گزر چکا-

كَانَ لَهُ أَرْضٌ زَوَتْهَا أَرْضٌ أُخْرىٰ - ان کی ایک زمین تھی جس کے نزدیک دوسری زمین واقع تھی اس نے ان کی زمین کو تنگ کر دیا تھا یا گھیر لیا تھا-

زَاوِيَةٌ - ایک مقام کا نام ہے بصرہ سے دو فرسخ پر وہاں پر انسؓ کی زمین تھی اور مکان تھا-

زَوَايَاهُ سَوَاءٌ - اس حوض کے چاروں زاویے برابر ہوں گے (یعنی مربع ہوگا طول وعرض برابر)-

لَيُزْوىٰ مِنَ النُّخَامَةِ - بلغم سے سمٹی جاتی ہے-

إِنِّي لَا بْتَلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوِي عَنْهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ - میں اپنے مومن بندے پر بلا ڈال کر اس کو آزماتا ہوں، اس لئے کہ اس کا انجام اس کے حق میں بہتر ہے اور جو چیز اس کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہ اس سے سمیٹ لیتا ہوں (لے لیتا ہوں یا نہیں دیتا) اس لئے کہ اس سے بہتر اس کو دوں-

مَازَوَى اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ مِمَّا عَجَّلَ لَهُ فِيهَا - اللہ تعالیٰ نے جو دنیا اپنے مومن بندہ سے سمیٹ لی، وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے جو جلدی اس دنیا میں اس کو دے-

(مجمع البحرین میں ہے کہ اس کی تصدیق ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ، مومن قیامت کے دن اپنے مالک سے عرض کرے گا- پروردگار دنیا داروں نے دنیا میں خوب چین اڑایا، عورتوں سے رغبت کی، نکاح کئے، نفیس عمدہ اور ملائم کپڑے پہنے، لذیذ خوش ذائقہ اور فرحت بخش غذائیں کھائیں، عالی شان مکانوں اور محلات میں رہے- عمدہ آرام دہ (ہوا رفتار) سواریوں پر سوار ہوتے رہے (اے کرم فرما!) اب مجھ کو بھی وہی چیزیں عنایت فرما جو تو نے ان کو دنیا میں دی تھیں- پروردگار ارشاد فرمائے گا میرے ہر ایک مومن بندہ کو اتنا ملے گا، جتنا میں نے دنیا داروں کو دیا تھا، آغاز آفرینش سے اس کے خاتمہ تک، اور مزید ستر گنا اس کا)-

إِنَّ اللّٰهَ زَوىٰ لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا - اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھ لئے-

لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزْوِيَ الْإِمَامَةَ عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ - امام کو یہ جائز نہیں کہ اس کے بعد جو امام ہونے والا ہو اس کی امامت روک لے (بیان نہ کرے)

صَلّٰى فِي زَوَايَا الْبَيْتِ - آنحضرت ﷺ نے کعبے کے چاروں کونوں میں نماز پڑھی (یعنی نفل نماز)-

باب الزاء مع الهاء

زُهْدٌ یا زَهَادَةٌ - نفرت کرنا، چھوڑ دینا، (بعض نے کہا کہ زَهَادَةٌ دنیا سے بے رغبتی اور زُهْدٌ دین داری یا کم خوری)-

تَزْهِيْدٌ - نفرت دلانا، بخیل کہنا-

تَزَهُّدٌ - عبادت اور ترک دنیا-

تَزَاهُدٌ - حقیر سمجھنا-

إِزْهَادٌ - کمتر سمجھنا، حقیر جاننا-

أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُّزْهِدٌ - سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جس کے پاس دنیا کا مال ومتاع کم ہو یا جو دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے اس سے رغبت نہ کرے-

لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَّلَا عَلىٰ مُؤْمِنٍ مُّزْهِدٍ - اس[1] سے حساب نہ ہوگا نہ اس مومن سے جس کے پاس دنیا کا سامان کم ہو-

فَجَعَلَ يُزَهِّدُهَا - آپ اس ساعت کو (جو جمعہ کے دن ہوتی ہے) کم فرمانے لگے (یعنی یہ ساعت بہت تھوڑی دیر تک رہتی ہے اور انگلی کے پورے کو درمیان میں رکھ کر اشارہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ مبارک ساعت جمعہ کے وسط حصہ میں ہے)-

إِنَّكَ لَزَهِيْدٌ - تو تو تھوڑا ہے-

---

[1] یعنی اس غلام سے جو اپنے سردار اور پروردگار دونوں کا حق ادا کرے-

اِنَّ النَّاسَ قَدِ انْدَ فَعُوْا فِیْ الْخَمْرِ وَتَزَا هَدُوا الْحَدَّ- (حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ) لوگ شراب نوشی پر گر پڑے ہیں (شراب پینے لگے ہیں) اور جو سزا شراب نوشی کی مقرر ہے اس کو آسان اور حقیر سمجھتے ہیں-

(شراب نوش افراد کے لئے اس وقت تک سزا یہ تھی کہ جوتوں اور چادروں اور لنگیوں سے شرابی کو مارتے- یہی سزا عہد رسالت سے حضرت خالدؓ کی رپورٹ تک دی جاتی تھی- اس اطلاع کے بعد امیر المومنین نے اکابر صحابہؓ سے مشورہ کے بعد شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر کی تاکہ لوگ شراب پینے سے باز رہیں)-

هُوَ اَنْ لَّا يَغْلِبَ الْحَلَالُ شُكْرَهٗ وَلَا الْحَرَامُ صَبْرَهٗ (زہریؒ سے پوچھا گیا زہد کیا ہے؟ تو انہوں جواب دیا کہ) زہد یہ ہے کہ حلال (اور جائز ذرائع سے رزق) ملے تو شکر خدا وندی سے غافل نہ ہو (ہر لحظہ اس کا قلب شکر و سپاس کے جذبات سے معمور ہو اور مال و رزق کے خرچ کے وقت رضائے الٰہی کا پورا پورا خیال اور لحاظ رہے انفاق فی سبیل اللہ میں کمی نہ ہو) اور حرام مال کے چھوڑ دینے پر صبر کرتا رہے- (اگر چہ دوسرے لوگ اس کے سامنے

ناجائز طریقوں سے وصول کر کے مال دار ہو رہے ہوں' مگر وہ ان طریقوں پر اور ان طریقوں سے حاصل شدہ مال پر لعنت بھیجے اور اپنی کم مائگی پر صابر اور قانع رہے)-

(طیبی نے کہا' زہد حلال کمائی ہے اور بے طمعی - اور اس میں اس شخص کے قول کا رد ہے جو کہتا ہے کہ زہد ترک دنیا کرنے میلا کچیلا پھرنے اور بدمزہ کھانا کھانے کا نام ہے)-

الزَّهَادَةُ اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَكَ اَوْثَقَ بِمَا فِيْ يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْاَنَّهَا اُبْقِيَتْ- زہد اور درویشی یہ ہے کہ تجھ کو اس مال و متاع پر جو تیرے ہاتھ میں اس سے زیادہ بھروسا نہ ہو جتنا بھروسہ اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی پروردگار پر بھروسہ رکھنا کہ جب تک زندہ ہیں وہ کسی صورت سے دے گا اور اپنے پاس جو مال و متاع یا آمدنی ہے اس پر تکیہ نہ کرنا)

دوسرے یہ کہ جب مصیبت تجھ پر آئے تو تجھ کو اس پر خوشی ہو کہ کاش یہ مصیبت اور رہتی (کیونکہ مصیبت کا اجر اور ثواب ملے گا- اور آخرت کا اجر اور ثواب دنیا کی راحت اور آرام سے کہیں بہتر ہے)-

(حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ زاہد کو جب نعمت ملتی ہے تو اتنی خوشی نہیں ہوتی' جتنی مصیبت سے دو چار ہونے میں ملتی ہے- کیونکہ نعمت میں ہماری مراد بھی ملی ہوتی ہے اور مصیبت خالص دوست کی مرضی سے ہے-)

(حضرت نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ' میں شام کو اپنے گھر میں والدہ کے پاس آیا کرتا اور ان سے پوچھتا کچھ کھانے کو ہے' جس روز کھانا ہوتا تو وہ سامنے لاتیں اور جس روز کچھ نہ ہوتا تو فرمائیں کہ' بابا نظام الدین آج ہم پروردگار کے مہمان ہیں- میں خوش ہو کر چلا آتا' اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہمسایہ نے کچھ کافی گندم ہمارے پاس بھیج دیئے- والدہ روز ان میں سے پکاتیں اور جب میں گھر کے اندر جا کر پوچھتا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے تو وہ کھانا سامنے لاتیں- میں اس پیٹ بھراؤ صورت حال سے تنگ آ گیا اور کہا کہ ہر روز کھانا ہی کھانا ہے آپ اب کسی روز یہ نہیں فرماتیں کہ ہم پروردگار کے مہمان ہیں؟ آخر خدا خدا کر کے وہ گیہوں ختم ہوئے- اس کے بعد جو ایک دن میں والدہ کے پاس گیا اور کھانا مانگا تو انہوں نے کہا بابا نظام الدین! ہم آج پروردگار کے مہمان ہیں'' مجھ کو اس مہمانی کا سن کر بہت خوشی ہوئی اور حق تعالیٰ کا شکر بجالایا سبحان اللہ! یہ بڑے کاملین کا درجہ ہے- ہم گنہگاروں کو تو اس قدر بھی بہت ہے کہ نعمت پر شکر کریں اور مصیبت پر صبر' اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکالیں)-

اَفْضَلُ الزُّهْدِ اِخْفَاءُ الزُّهْدِ- افضل درویشی وہ ہے کہ اپنی درویشی لوگوں سے چھپی رہے (لوگ جانیں یہ دنیا داری ہے کوئی اس کی بڑائی اور غیر معمولی عظمت کا قائل نہ ہو)-

(معانی الاخبار میں ہے کہ زہد یہ ہے کہ جو اپنا مالک چاہے وہی خود بھی چاہے اور جو مالک ناپسند کرے' اس کو خود بھی ناپسند کرے اور حلال مال کو اس کے جائز موقع پر خرچ کر دے جوڑ

کرنہ رکھے اور حرام کی طرف خیال نہ کرے)-

اَعْلٰی دَرَجَاتِ الزُّھْدِ اَدْنٰی دَرَجَاتِ الْوَرْعِ - زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے (اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے' تو رضا کا مرتبہ انتہائی مرتبہ ہوا' یعنی بندہ اپنے مالک کی محبت میں ایسا غرق ہو جائے کہ اس کے ہر فعل سے راضی اور خوش ہو مطلق ملال اور دل میں تنگی محسوس نہ ہو)-

(بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ زہد تین باتوں کے ترک اور چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے- ایک تو زیب و زینت دوسرے خواہش' تیسرے دنیا' تو زہد کی زا سے اشارہ ہے زینت کا اور ہا سے اشارہ ہے ہویٰ (یعنی خواہش نفس) کا اور دال سے اشارہ ہے دنیا کی طرف)-

زَھَرٌ - سفید رنگ' خوبصورت ہونا-

زُھُوْرٌ - چمکنا' روشن ہونا-

اِزْھَارٌ - کلی نکلنا' پھول لانا' روشن کرنا-

اِزْدِھَارٌ - چمکنا-

اِزْھِرَارٌ - کلی نکلنا' پھول لانا-

زَاھِرِیَّةٌ - ناز کرنا' اترانا-

زَھْرَةٌ - کلی-

اَزْھَارٌ اور زَھْرٌ اور اَزَاھِیْرُ - "زَھْرَةٌ" کی جمع ہیں' یعنی کلیاں-

زُھْرَةٌ - سفیدی' خوبصورتی-

کَانَ اَزْھَرَ اللَّوْنِ - آنحضرتؐ سفید رنگ کے' چمکدار تھے (یہ زُھْرَةٌ سے ہے- بمعنی تازگی' حسن' روشنی اور سفیدی)

اَعْوَرُ جَعْدٌ اَزْھَرُ - دجال ایک آنکھ کا کانا' گھونگھر بال والا' سفید رنگ ہوگا-

جَمَلٌ اَزْھَرُ مُتَفَاجٌّ - سفید اونٹ تھا پاؤں پھیلانے والا (یعنی جلد چلنے والا)-

یَمْشُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّھْرِ - ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو خوب کھا پی کر بار بار پیشاب کرنے کے لئے پاؤں کھولتے ہیں-

(یہ جمع ہے ازہر کی- اس لئے "الزُّھْرِ" کے معنی ارزانی کے زمانہ میں جو خوب کھائے پئے اور جلد جلد پیشاب کرنے کے لئے پاؤں پھیلائے)-

اَزْھَرُ - چاند اور جمعہ کا دن اور جنگلی بیل اور سفید شیر اور روشن رو کو بھی کہتے ہیں (اس کا مونث زَھْرَاءُ اور جمع زُھْرٌ ہے-

اَلزَّھْرَاوَانِ - سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران (چمکتی ہوئی روشن) کیونکہ ان دونوں سورتوں میں بہت زیادہ شرعی احکام ہیں)-

اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ - جمعہ کی شب کو اور جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو-

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَھْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا - مجھ کو سب سے زیادہ جس چیز کا تم سے ڈر ہے وہ دنیا کی فتوحات ہیں جو چمکتی اور تروتازہ آراستہ تم کو ملیں گی (ایسا نہ ہو کہ تم ان میں پھنس کر خدا کو بھول جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو)-

اِزْدَھِرْبِهٖ فَاِنَّ لَهٗ شَانًا - اس برتن کی حفاظت سے رکھ یہ بہت کام آئے گا (اہل عرب کہتے ہیں کہ):

قَضَیْتُ مِنْهُ زِھْرَتِیْ - میں نے اپنی حاجت اس سے پوری کر لی-

اِزْدَھَرَ - خوش ہوا-

اِزْدَھِرْبِهٖ - اس کام کو دل لگا کر خوب کوشش سے کر

اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْھَرِ اَیْقَنَّ اَنَّھُنَّ الْھَوَالِکُ - جب یہ اونٹ عود بربط (ستار) کی آواز سنتے ہیں) جو مہمانوں کے آنے کے وقت میرا خاوند ان کا دل بہلانے کے لئے بجاتا ہے) تو ان کی ہلاکت کا یقین ہو جاتا ہے (یہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب مہمان آ پہنچے جان کی خیر نہیں' ان کی ضیافت کے لئے کاٹے جائیں گے)-

خَیَّرَهُ اللّٰهُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهٗ زَھْرَةَ الدُّنْیَا - اللہ تعالیٰ نے اس کو اختیار دیا چاہے دنیا کی زیب و زینت پسند کرے (خواہ آخرت کو اختیار کرے)-

زَھَرَتْ بِکَ زِنَادِیْ - میری پتھری (چقماق) تیری وجہ روشن ہوئی (یعنی تیرے ہی عنایت اور طفیل سے مجھ کو یہ سب نعمتیں اور ترقی ملی)-

زَھْرَا - حضرت فاطمہؓ کا لقب ہے (کیونکہ آپ کا رنگ گورا اور چمکدار تھا - بعض نے کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ مصلے پر کھڑی ہوتیں تو ایک نور آپ میں سے نکلتا جو آسمان تک جاتا - بعض نے کہا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص نور سے آپ کو پیدا کیا تھا)-

زَھَرَ النَّبَاتُ - درخت میں کلیاں (شگوفے) پھوٹے -

زُھَرَۃٌ - مشہور ستارہ -

زُھْرَۃٌ - ایک عورت کا لقب تھا -

زَھَفٌ - ہلکا ہونا -

زُھُوْفٌ - ذلیل ہونا' جھوٹ بولنا' ہلاک ہونا' نزدیک ہونا

اِزْھَافٌ - برائی پہنچانا' نزدیک کرنا' جھوٹ بات سنانا زخمی کا کام تمام کرنا' بات میں بات ملانا' اپنی طرف سے حاشیہ چڑھانا' چغل خوری کرنا' ذلیل کرنا' خیانت کرنا -

اِنِّیْ لَاَ تْرُکُ الْکَلَامَ فَمَا اُزْھِفُ بِہٖ - میں ایک بات کو چھوڑ دیتا ہوں اس کو منہ سے نہیں نکالتا' یا اس میں زیادہ نہیں کرتا (اپنی طرف سے کچھ نہیں ملاتا)-

زَھَقٌ یا زُھُوْقٌ - آگے بڑھ جانا' مٹ جانا' ہلاک ہونا' دم نکل جانا -

مَا تَسْمَعُ نَفْسٌ مِنْ حِسِّ تِلْکَ الْحُجُبِ شَیْئًا اِلَّا زَھَقَتْ - (اللہ جل جلالہ ستر ہزار نور اور ظلمت کے پردوں کے بعد ہے) اگر کوئی ان پردوں میں سے کسی پردے کی آواز سنے تو اس کا دم نکل جائے -

اَقِرُّوا الْاَنْفُسَ حَتّٰی تَزْحَقَ - کاٹے ہوئے جانوروں کو پڑا رہنے دو' یہاں تک کہ ان کا دم نکل جائے (وہ ٹھنڈے ہو جائیں تب ان کا پوست نکالو اور ان کا گوشت کاٹو)-

اِنَّ حَابِیًا خَیْرٌ مِّنْ زَاھِقٍ - وہ تیر جو نشانہ کے پار چل دے (نشانہ پر نہ لگے) اس سے وہ تیر بہتر ہے جو نشانہ کے اس طرف (یعنی نشانہ سے قبل جگہ پر) گرے پھر گھسٹتا ہوا نشانہ تک پہنچ جائے - (مطلب اس سے یہ ہے کہ ناتوان اور کمزور آدمی جو حق بات تک پہنچ جائے' اس زور آور اور قوی آدمی سے بہتر ہے جو حق سے دور رہا اور ناواقف)-

زَاھِقٌ - موٹا اور دبلا' باطل اور جھوٹ -

مُزْھِقٌ - قاتل -

مُزْھَقٌ - مقتول -

اَلْمُقَصِّرُ فِیْ حَقِّکُمْ زَاھِقٌ - جو تمہارے حق میں تقصیر کرے وہ تباہ ہونے والا ہے -

اِنْزِھَاقٌ - بھر جانا' دم نکل جانا -

اِزْھَاقٌ - ٹھوس ہونا' بھر دینا' نشانہ سے پرے تیر مارنا' مٹا دینا' مار ڈالنا' آگے لانا -

زَھْکٌ - دو پتھروں میں رکھ کر توڑ ڈالنا' اڑا دینا -

زَھْلٌ - دور ہونا -

زَھَلٌ - چکنا اور سفید ہونا -

زَاھِلٌ - جس کا دل اطمینان کے ساتھ ہو

زُھْلُوْلٌ - چکنا -

زَھَالِیْلُ "زُھْلُوْلٌ" کی جمع ہے کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے:

تَمْشِیْ الْقُرَادُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَزْلُقُہٗ عَنْھَا لَبَانٌ وَّاَقْرَابٌ زَھَالِیْلُ - یعنی جوں اس پر چلتی ہے پھر اس کو سینہ پھسال دیتا ہے اور باریک کمریں -

زَھَمٌ - مغز دار ہونا' بہت باتیں کرنا' جھڑکنا' منع کرنا -

زَھَمٌ - چکنا ہونا -

زُھْمٌ بدبو' چربی -

زَھِمٌ - موٹا چربی دار -

زُھْمَۃٌ اور زَھْمَۃٌ - موٹے گوشت کی بدبو -

وَتَجأَی الْاَرْضُ مِنْ زَھَمِھِمْ - زمین ان کے (یعنی یا جوج و ماجوج کے) گوشت کی بدبو سے متعفن ہو جائے گی (ان کی نعشیں اس کثرت سے زمین پر سڑیں گی)-

مِلْأُ زُھَمِھِمْ - ان کی بدبو بھر کر -

زَھْوٌ یا زُھُوٌّ یا زُھَاءٌ - چمکنا' روشن ہونا' بڑھنا' زیادہ ہونا'

جھوٹ بولنا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُزْهِيَ يَا يَزْهُوَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میوہ کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ زرد یا سرخ نہ ہو (یعنی پختگی کے آثار اس پر ظاہر نہ ہوں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ

زَهَا النَّخْلُ۔ کھجور کے پھل نکل آئے۔

لَا تُنْبِذُ وَالزَّهْوَ۔ گدر کھجور کو مت بھگوؤ (اس کا شربت پینے کے لئے کیونکہ اس میں تیزی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔) ایک دوسری روایت میں گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا)۔

حَتّٰى تَزْهُوَ۔ یہاں تک کہ اس پر پختگی ظاہر ہو (زردی یا سرخی پیدا ہو کر) (حدیث میں ان ہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ مگر خطابی نے کہا کہ صحیح حَتّٰى تُزْهِيَ ہے)۔

زُهَاءَ ثَلٰثِمِاَئتٍ۔ تخمیناً تین سو آدمی ہوں گے۔ (یہ زَهَوْتُ الْقَوْمَ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے لوگوں کا اندازہ کیا کہ وہ کس قدر ہیں)۔

(ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں ساٹھ افراد سے اسی افراد تک منقول ہیں۔ شاید یہ ہر دو روایات علیحدہ جمعیتوں کے بارے میں ہیں)۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِنَاسٍ يَّاْتُوْنَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ اُوْلِيْ زُهَاءٍ يَعْجَبُ النَّاسُ مِنْ زِيِّهِمْ فَقَدْ اَظَلَّتِ السَّاعَةُ۔ جب تو سنے کہ مشرق کی طرف سے بہت سے مغرور لوگ ایسے آ رہے ہیں، جن کی وضع پر لوگ تعجب کریں گے تو (سمجھ لے) کہ قیامت آن پہنچی۔

مَنِ اتَّخَذَ الْخَيْلَ زُهَاءً وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ۔ جو شخص از راہ تکبر مسلمانوں کی دشمنی کی نیت سے گھوڑے رکھے، وہ اس پر عذاب ہوں گے۔ (قیامت کے دن یہ گھوڑے اس پر وبال ہوں گے)۔

(اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

زُهِيَ الرَّجُلُ فَهُوَ مَزْهُوٌّ۔ یعنی وہ شخص مغرور ہو گیا (اور زَهَا يَزْهُوْ اس معنی میں کم بولتے ہیں۔)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ۔ اللہ تعالیٰ مغرور فقیر کی جانب نگاہ بھی نہیں کرے گا (کیونکہ فقیری اور تکبر کی دونوں صفات یک جا مجمع نہیں ہو سکتیں)۔

اِنَّ جَارِيَتِيْ تُزْهِيْ اَنْ تَلْبَسَهٗ فِي الْبَيْتِ۔ اس کرتہ کو تو میری لونڈی گھر کے اندر پہننا بھی پسند نہیں کرے گی (گھر کے باہر تقریبات میں پہننے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا)

لَوْ لَا اَنْ يَّدْخُلَ النَّاسَ زَهْوٌ لَسَلَّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ قُبُلًا۔ اگر لوگوں میں غرور سا جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو فرشتے سامنے آ کر تم کو سلام کرتے۔

زُهَاءَ اَلْفٍ۔ اندازاً ایک ہزار۔

باب الزاء مع الیاء

زِيْبٌ۔ ایک موضع کا نام ہے یافا اور حنیفا کے درمیان (وہاں کا خربوزہ بہت عمدہ ہوتا ہے)۔

تَزَيُّبٌ۔ ٹھوس ہونا، جمع ہونا۔

اِزْيَبٌ۔ سخت اور شدید۔

اِزْيَبَّةٌ۔ بخیل عورت۔

اِسْمُهَا عِنْدَاللّٰهِ الْاَزْيَبُ وَعِنْدَكُمُ الْجُنُوْبُ۔ اس ہوا کا نام اللہ کے پاس "اَزْيَبُ" ہے اور تم اس کو دکھنی ہوا کہتے ہو (مکہ والے جنوبی ہوا کو اَزْيَبُ کہتے ہیں)۔

زِيْبَقٌ۔ پارہ

زَيْبَقٌ۔ عوام "زِيْبَقٌ" کو بہ فتحہ زا استعمال کرتے ہیں، معنی وہی ہیں۔

زَيْتٌ۔ روغن زیتون ڈالنا، زیتون کا تیل کھلانا۔

تَزْيِيْتٌ۔ زیتون کے تیل کا توشہ دینا، تیل ڈالنا، تیل ملنا۔

اِزْدِيَاتٌ۔ زیتون کا تیل ملنا۔

اِسْتِزَايَةٌ۔ زیتون کا تیل مانگنا۔

كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَا كُلُ بِالزَّيْتِ۔ عبداللہؓ بن عمرؓ روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے (یعنی منیٰ کی دنوں میں زیتون کا تیل بجائے سالن کے استعمال کرتے کیونکہ وہ قربانی کا گوشت نہیں

کھاتے تھے)۔

زَیْحٌ یازُیُوْحٌ یا زَیْحَانٌ-دور ہونا، چل دینا، کھول دینا۔

اِزَاحَةٌ-دور کرنا۔

زَاحَ عَنِّی الْبَاطِلُ-جھوٹ اور باطل میرے پاس سے دور ہوگیا، مٹ گیا۔

زَیْدٌ یا زِیْدٌ یا زَیْدٌ یا زِیَادَةٌ یا مَزِیْدٌ یا زَیْدَانٌ- بڑھنا، بڑھانا۔

تَزْیِیْدٌ-بڑھانا۔

تَزَیُّدٌ-بڑھنا (جیسے اِزْدِیَادٌ ہے)۔

عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِیْدُ-اس کا دس گنا میں اور بڑھاؤں گا۔ (ایک دوسری روایت میں وازید ہے یعنی اس سے زیادہ)

زِیَادَةُ الْكَبِدِ-جگر کے ساتھ جو ایک ٹکڑا گوشت کا علیحدہ لٹکتا رہتا ہے (مچھلی کے اندر وہ بہت مزیدار ہوتا ہے اس لئے بہشتیوں کو پہلی غذا وہ ملے گی)۔

لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا- میں ان عبادتوں پر (یعنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ میں جتنا فرض ہے) اس پر نہیں بڑھاؤں گا (نفل نہیں پڑھوں گا، صرف فرض ادا کروں گا- اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے- شاید راوی اس کو بھول گیا)۔

بعض نے مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لئے آں حضرت نے ان کو صرف فرائض بتلائے، سنن اور نوافل کی تعلیم نہیں کی، ایسا نہ ہو کہ ان پر بار ہو جائے- اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کا ادا کرنا نجات کے لئے کافی ہے اور نوافل اور سنن سے ترقی مراتب ہوگی، البتہ ان پر نجات موقوف نہیں ہے)۔

مَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ-جس نے اس سے بڑھایا (یعنی تین بار سے زیادہ دھویا وضو میں) یا کم کیا (یعنی ایک بار بھی نہیں دھویا) اس نے برا کیا اور ظلم کیا (کم کرنے سے ہم نے یہ مراد لیا کہ ایک بار بھی نہیں دھویا- اس لئے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آں حضرت نے اعضائے وضو کو دو دو بار اور ایک ایک بار دھویا لہٰذا معلوم ہوا کہ ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اگرچہ اولیٰ تین بار دھونا ہے)۔

مَا كَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَ رَكْعَةً-آنحضرت ﷺ نے رمضان اور غیر رمضان کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھی- (آٹھ رکعت تراویح یا تہجد کی اور تین رکعتیں وتر کی- حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت کہ آں حضرت نے بیس رکعتیں تراویح کی پڑھیں ضعیف ہے- تو صحیح روایت سے تراویح کی آٹھ ہی رکعتیں ثابت ہیں اور جو کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھنے والے پر طعنہ زنی کرے اس کو برا سمجھے، وہ گویا سنت نبوی کو برا سمجھتا ہے- معاذ اللہ! اس پر کفر کا خوف ہے)۔

زَادَ الْحُمَیْدِیُّ-حمیدی نے صاف سماع اور تحدیث کی تصریح کی۔

یَزِیْدُ اَحَدُ هُمَا عَلَی الْاٰخَرِ-ان میں ایک راوی دوسرے سے زیادہ حدیث بیان کرتا ہے- یا ہر ایک دوسرے سے کچھ مضمون زیادہ بیان کرتا ہے۔

زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ-حضرت عثمان نے تیسری اذان زوراء پر بڑھا دی (یعنی جمعہ کے دن جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَلَا تَزِیْدَنَّ عَلَیَّ- (میں نے چار ہی کلمے سنے ہیں) اب تم ایسا مت کرنا کہ مجھ پر اور بڑھاؤ (یعنی چار سے زیادہ مجھ سے نقل کرو)۔

مَازَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا- جو بندہ لوگوں کا قصور معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے، (دنیا میں اسلام پسند عناصر احترام کرتے ہیں اور آخرت میں بڑا اجر ملے گا)۔

اَسْتَزِیْدُهٗ- میں جبرئیل سے یہ کہتا تھا کہ پروردگار سے اور زیادہ مانگیں۔

زَادَ مُعَاوِیَةُ اَصْحَابَهٗ یَوْمَ صِفِّیْنَ خَمْسَمِاْئَةٍ خَمْسَمِاْئَةٍ- معاویہ نے صفین کے دن اپنے سپاہیوں کو پانچ پانچ سو اور اضافہ کیا۔

فَلَمْ اَزِدْ عَلٰی اَنْ تَوَضَّاْتُ- میں نے اپنی ضرورت سے

لوٹ کر بس وضو ہی کیا اور کوئی کام نہیں کیا (یعنی صرف وضو کے لیے توقف کیا)۔

لَایَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ ۔عمر کو نیکی کرنا ہی بڑھاتا ہے (اپنے عزیز و اقارب سے عمدہ سلوک کرنے والے کے اعمال میں طویل العمر شخص کے اعمال کی سی برکت ہوتی ہے۔یا پھر حقیقتاً عمر بڑھتی ہوگی یعنی قضائے معلق) (بعض نے کہا کہ عمر بڑھانے سے روزی زیادہ ہونا مراد ہے)۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَازَادَ ۔ جس نے نجوم کا علم پڑھا (یعنی وہ علم جسمیں ستاروں کے حساب سے مستقبل کی بابت پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔اس میں جعفر اور رمل وغیرہ شامل ہیں تو) اس نے جادو کی ایک شاخ سے روشنی لی فائدہ اٹھایا (یعنی جادو کے ایک شعبہ کو حاصل کیا) اب جتنا بڑھائے اتنا زیادہ لے گا (یعنی جس قدر نجوم میں ترقی ہوگی اسی قدر گویا جادو میں ترقی ہوگی۔اس حدیث سے نجوم اور سحر اور رمل وغیرہ سیکھنے کی حرمت نکلتی ہے۔ اور بعض نے اس کو کفر کہا ہے)۔

اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے کوئی لفظ یا عبادت بڑھا دینے والا یا قرآن کی تفسیر خلافت لغت اور خلافت آیات محکمات کرنے والا جیسے یہودی لوگ کیا کرتے تھے۔

(مجمع البحار میں ہے کہ پہلا شخص عبادت بڑھا دینے والا کافر ہے اور دوسرا شخص تفسیر میں خلاف کرنے والا بدعتی ہے)۔

زِدْهُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ ۔ میری عمر میں سے اس کے لیے چالیس برس بڑھا دے۔

وَيَزِيْدَ مَاشَاءَ اللّٰهِ ۔ اور جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا اور بڑھاتے (مگر بارہ رکعتوں سے زیادہ تہجد میں ثابت نہیں)۔

سَازِيْدُ عَلَى السَّبْعِيْنَ ۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو منافقین کے لیے اگر ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ آنحضرت نے فرمایا) میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا (یہ آنحضرت ﷺ کی کمال شفقت اور بندہ نوازی تھی)۔

زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ۔ حضرت زید بن حارثہ (مشہور صحابی ہیں جن کو آنحضرت نے بیٹا بنایا تھا)۔

فَاِذَ اِزْدَادَتْ عَلٰى مِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ ۔ جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں۔

وَزِيَادَةً يَا وَزِيَادَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۔ تین دن اور زیادہ۔

اَلْاِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ ۔ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے (اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ اس کی مفصل بحث امام بخاریؒ نے شروع کتاب میں کی ہے)۔

وَيَزِيْدُ فِی الْحَلَالِ ۔ (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام بڑھائیں گے (یعنی نکاح کریں گے اور آپ کے اولاد ہوگی)۔

مَنْ زَادَ اَوْ اَزْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى ۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود میں مبتلا ہوا۔

مَزَادَةٌ ۔ مشک۔

زِيَادُ بْنُ سُمَيَّةَ ۔ وہ شخص تھا جس کی ماں سے ابوسفیان نے زنا کیا تھا زیادہ اسی کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمر کے زمانہ میں کسی نے ابوسفیان سے کہا کہ تم زیاد کو اپنا بیٹا کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کا ڈر ہے (یعنی حضرت عمر کا) یہ میری کمر توڑ دیں گے اگر میں زنا کا اقرار کروں گا شروع میں زیاد حضرت علیؓ کے رفقاء میں سے تھا پھر معاویہ نے اپنی بہن کو اس کے سامنے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تو میرا بھائی ہے آخر کار زیاد معاویہ سے مل گیا۔ اسی کے بیٹے عبد اللہ بن زیاد نے امام حسین سے جنگ کی اور حادثہ کربلا پیش آیا) زید بن علی بن حسین مشہور امام ہیں ائمہ اہل بیت میں سے ان کے اتباع عرب میں ابھی تک موجود ہیں ان کے متبعین زیدیہ کہلاتے ہیں۔ پہلے امام شوکانی بھی زیدی تھے اس کے بعد مطالعہ حدیث کے نتیجہ میں اہل سنت والجماعت کا مسلک اختیار کیا۔ اور افسوس ہے اثنا عشری شیعوں پر جو حضرت زید اور ان کے صاحبزادوں یحییٰ محمد اور ابراہیم وغیرہ کو برا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت امام برحق محمد باقر تھے تو زید کا دعویٰ امامت غلط تھا۔ زیدی کہتے ہیں کہ امام باقر نے اپنی امامت کو

کب آشکار کیا تھا- حضرت زید نے تو بیعت لی اور امامت کو ظاہر کیا' دشمنوں سے مقاتلہ کیا- ان وجوہ کے سبب وہی امام کہلا سکنے کے لائق تھے- زیدیہ کا یہ قول ہے کہ بنی فاطمہ میں سے جب کوئی شخص کھڑا ہوا اور تلوار اٹھائے' امامت کا دعوی کرے' تو اس کی امامت صحیح ہے-)

ہم اہل سنت بھی یہی کہتے ہیں' صرف دائرہ امامت کو ذرا اور وسیع کرتے ہیں' یعنی ہر قرشی کی امامت ہے- اگر بنی فاطمہ سے ہو تو اور نور علی نور ہے-

زُوَادَةٌ- بمعنی زیادت-

ذُو الزَّوَائِدِ- شیر-

زِبْرٌ- عقل اور تدبیر-

اَلضَّعِيْفُ الَّذِیْ لَا زِبْرَلَهٗ- دوزخی وہ ناتوان اور کمزور ہے جس کو عقل اور رائے نہ ہو (اور دوسروں کی اندھی تقلید کرتا رہے) (مشہور روایت لَا زِبْرَلَهٗ ہے بائے موحدہ سے' جیسے اوپر بیان ہو چکا)-

لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ كَاسِرًا وِسَادَةً يَتَّكِئُ عَلَيْهِ وَيَاْخُذُ فِي الْحَدِيْثِ فِعْلَ الزِّيْرِ- تم میں کوئی شخص ہمیشہ اپنا تکیہ توڑتا رہتا ہے' اس پر ٹیکا دیئے بیٹھا رہتا ہے اور اس شخص کی طرح باتیں کرتا ہے جو عورتوں کا دیوانہ ہو-

زِیر- وہ شخص جو عورتوں کی ہم کلامی اور صحبت پر فریفتہ ہو-

لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ يَّجْعَلُ الزِّيَارَ فِيْ فَمِ الْاَسَدِ- مجھ سے جھگڑا کرنا کسی کو سزاوار نہیں ہے مگر جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے (یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا' ایسا کون شخص ہے جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے)-

كُنْتُ اَكْتُبُ الْعِلْمَ وَاُلْقِيْهِ فِيْ زِيْرٍ لَّنَا- (امام شافعی نے کہا) میں علمی باتیں تحریر کر لیتا تھا اور ان کو ایک مٹکے میں ڈال دیتا تھا-

زیغ یا زَيْغَانٌ اور زَيْغُوْغَةٌ - جھکنا-

اِزَاغَةٌ- جھکانا-

تَزَايُغٌ- جھکنا-

لَا تُزِغْ قَلْبِیْ- میرے دل کو ایمان کی طرف سے مت جھکا یا مت موڑ (یعنی ایمان پر ثابت قدم رکھ)-

(اہل عرب کہتے ہیں کہ)-

زَاغَ عَنِ الطَّرِيْقِ- یعنی راستے سے پھسل گیا' دوسری طرف مڑ گیا-

اَخَافُ اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا) مجھ کو ڈر ہے اگر میں آں حضرت کا کوئی کام ترک کر دوں (جو آپ کیا کرتے تھے) تو کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں (راہ سنت کو چھوڑ کر' حق اور جادۂ مستقیم سے نہ ہٹ جاؤں)-

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ- جب نگاہیں کج ہو جائیں (پتھرا جائیں جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے)-

رَخَّصَ فِي الزَّاغِ- کوے کھانے کی اجازت دی (یہ کوا سفید ہوتا ہے- بعضوں نے کہا سیاہ مگر اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں- معمولی کوے سے چھوٹا ہوتا ہے' مردار اور نجاست نہیں کھاتا- اس کا کھانا درست ہے)-

زَاغَتِ الشَّمْسُ- سورج ڈھل گیا (مجمع البحار میں ہے کہ سورج کا ڈھلنا تین طرح پر ہے- ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ایک وہ جو فرشتے جانتے ہیں اور ایک وہ جس کو لوگ بھی جانتے ہیں-)

(ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرت نے حضرت جبرئیل سے دریافت کیا کہ سورج ڈھل گیا- انھوں نے کہا نہیں' ہاں- اور کہنے لگے نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچسو برس کی راہ طے کی'- اس حدیث سے قدیم فلاسفہ کی رائے کی تائید ہوتی ہے- جن کا نظریہ یہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج متحرک- مگر ہمارے زمانہ میں سب حکماء اور ماہرین فلکیات کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین اس کے گرد گھومتی ہے- واللہ اعلم بحقیقۃ الحال- اُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيْمِ- میں تم کو حکیم اور عالم کے ڈگمگانے سے ڈراتا ہوں (کیونکہ عالم جب پھسلتا ہے تو بہت سے لوگ جو اس کی پیروی کرتے ہیں' پھسل کر گمراہ ہو جاتے ہیں- ایک شخص نے یہ صحیح کہا ہے کہ ذلة العالم زلة العالم یعنی کسی عالم کا پھسلنا

ایک دنیا کا پھسلنا ہے)۔

لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَ هْوَاءُ-قرآن کو اہل خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں گی (وہ ہمیشہ تبدیل وتحریف سے محفوظ رہے گا)۔

زَيْغٌ-شک اور شرک کو بھی کہتے ہیں۔

زَيْفٌ یازَيَفَانٌ-اکڑ کر اور اترا کر چلنا-

زَيْفٌ-کھوٹے کو بھی کہتے ہیں۔

زُيُوْفٌ-یہ "زَيْفٌ" کی جمع ہے۔

بَعْدَ زَيْفَانِ-اترا کر چلنے کے بعد (یہ زَافَ الْبَعِيْرُ سے نکلا ہے-یعنی اونٹ اترا کر چلا)۔

زَافَ الْحَمَامُ-کبوتر نے آگے کا جسم بلند کیا اور گھوم گیا-

اِنَّهُ بَاعَ نُفَايَةَ بَيْتَ الْمَالِ وَكَانَتْ زُيُوْفًا وَقَسِيَّةً-ابن مسعودؓ نے بیت المال کا نکالا ہوا مال بیچ ڈالا وہ کھوٹے اور خراب روپے تھے۔

دِرْهَمٌ زَيْفٌ-کھوٹا روپیہ-

اَلطَّاوُسُ يَمِيْسُ بِزَيفَانِهِ-مور حرکت کر کے ناچتا ہے (اترا کر گھومتا ہے)۔

زَيْلٌ-ہٹانا' سرکانا' دونوں رانوں میں کشادگی ہونا-

اِنَّهُ اَزْيَلُ الْفَخِذَيْنِ-امام مہدی علیہ السلام کی دونوں رانوں میں کشادگی ہوگی-

خَالِطُو النَّاسَ وَزَايِلُوْهُمْ-لوگوں سے ملے رہو' مگر ان کے کاموں سے الگ رہو (صرف ان کاموں سے جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہوں)۔

قَرِّبُوْا الظُّهُوْرَ لِلزِّيَالِ-دنیا سے سفر کرنے کے لئے سواریاں نزدیک رکھو (یعنی توشہ آخرت تیار کرتے رہو)۔

مِخْلَطًا مِزْيَلًا-دھوکا دینے والا (حق کو باطل سے ملا دینے والا) عقلمند-

زَيْمٌ-بات کر کے کسی کو خاموش کر دینا-

تَزَيُّمٌ-جدا ہونا-

زِيَمٌ یازِيَّمٌ-ٹکڑے ٹکڑے' جدا جدا-

زِيْمَةٌ-گوشت کا ایک ٹکڑا-

سُمْرُ الْعُجَايَاتِ يَتْرُكْنَ الْحَصَازِ يَمًا-ان کے پاؤں کے پٹھے گیہوں رنگ کے کنکریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے تھے (یعنی گھوڑے یا اونٹ جب اس میدان میں چلتے تھے تو وہاں کی کنکریاں ان کے پاؤں سے الگ الگ ہوتی تھیں)۔

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيَمْ-یہ جنگ کا وقت ہے اے زیم اب دوڑ (یہ حجاج کا مقولہ ہے' زیم اس کے اونٹ یا گھوڑے کا نام تھا)۔

لَا اَرِيْمُ مَكَانِيْ-میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا-

زین-آراستہ کرنا (جیسے اِزَانَةٌ اور تَزْيِيْنٌ ہے)

زَيْنٌ-یعنی خوبصورت' اچھا (اس کی ضد ہے شین یعنی بدنما وضع' عیب دار)۔

مُزَيِّنٌ-حجام-

زَيِّنُوْا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ-قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی خوش آوازی سے پڑھو)۔

بعض نے کہا ترجمہ اس طرح سے کہ اپنی آوازوں کو قرآن سے زینت دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن کو تال اور سر کے ساتھ پڑھے' یہ بالاتفاق ممنوع ہے-

دوسری حدیث میں جو ہے کہ:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ-اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ خوش آوازی سے پڑھے' نہ یہ کہ گانے لگے بعض نے کہا قرآن سے قرات مراد ہے-یعنی قرات کو آواز سے زینت دو-

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا-اے اللہ تعالیٰ ہماری زمین میں اس کی زینت اتار (یعنی پانی برسا! تاکہ پھل' غلہ اور میوہ جات اگیں اور زمین میں سبزی پیدا ہو-

مَا مَنَعَنِيْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ مُزْدَانًا بِاِعْلَانِكَ- مجھ کو اس سے کونسی چیز روکتی ہے اس سے کہ میں آپ کا حکم ظاہر کر کے آراستہ ہوں-

كَانَ يُجِيْزُ مِنَ الزِّيْنَةِ وَيَرُدُّ مِنَ الْكِذْبِ-شریح اس بات کو جائز رکھتے تھے کہ مالک مال اپنے مال کو آراستہ کرے (رنگ اور روغن چڑھا کر) لیکن جھوٹ بولنے کو اور جھوٹی تعریف کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے-

زِيٌّ-شکل' وضع' قطع' عادت-

اِیَّاکُمْ وَزِیَّ الْعَجَمِ- تم عجمی لوگوں کی وضع سے بچے رہو (ان کی طرح عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھانا' اور باریک ملائم کپڑے پہننا' عیش وعشرت کرنا مت اختیار کرو- اپنے درجہ سے بلند مرتبہ والے لوگ جن کی اقتصادی حالت تم سے بہتر ہو ان کے معاشرتی تکلفات اور اسباب زینت کو دیکھ کر' ان کی طرح بننے کی کوشش نہ کرو اور نہ ان کے انتظامات کو دیکھ کر تمھارے اندر احساس کمتری نہ پیدا ہونا چاہیئے-

درحقیقت فقر اور تنگی' اگر اس کے ساتھ صبر اور قناعت ہو اور تنگی وعشرت کی زندگی کے کسی نازک دور میں بھی احساس خودی وخودداری کو مجروح نہ کیا گیا ہو' عزت نفس کو برقرار رکھ کر خدا شناسی کی روش کو ترک نہ کیا ہو تو ایسا فقر بھی بڑی نعمت ہے-



س

کتاب السین س

س - بارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے - حساب جمل میں اس کا عدد ساٹھ ہے - س ایک حرف ہے جو مضارع کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے جیسے سوف ہے - بعض نے کہا س کبھی استمرار کے لیے آتی ہے مُوَلَّدْ لوگ سین سے بالوں کا صاف طُرَّہ بھی مراد لیتے ہیں -

باب السین مع الهمزة

سَأْ - ایک آواز ہے جو گدھے کو روکنے کے لیے کرتے ہیں یا کھانے پینے کو بلانے کے لیے ایک مثل ہے عرب میں لَا حَاءَ وَلَا سَاءَ یعنی نہ کسی بات کا حکم دیا نہ کسی بات سے منع کیا -

سَأْبٌ - گلا گھونٹنا، مار ڈالنا، کشادہ کرنا، سیر ہونا -

سَأْبٌ - بڑی مشک -

فَاَخَذَ جِبْرِيْلُ بِحَلْقِيْ فَسَأَبَنِيْ حَتّٰى اَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ - حضرت جبریل نے میرا حلق پکڑا اور گھونٹا یہاں تک کہ میں پکار کر رو دیا -

سَأْدٌ - گلا گھونٹنا -

سَأَدٌ - پینا، پھوٹنا -

اِسْآدٌ - ساری رات بن ٹھہرے ہوئے چلے جانا یا رات دن چلے جانا -

سُؤَادٌ - ایک بیماری جو کھاری پانی پینے سے ہو جاتی ہے -

سُؤْدَةٌ - جوانی کا جو حصہ باقی رہ گیا ہو -

سَأْرٌ - کھانے یا پینے میں سے کچھ چھوڑ دینا یعنی جھوٹا

سَأْرٌ - باقی رہنا -

اِسْآرٌ - باقی رکھنا -

اِذَا شَرِبْتُمْ فَاَسْئِرُوْا - جب تم کچھ پیو (پانی یا شربت یا دودھ) تو اس میں سے کچھ چھوڑ دو - (دوسرے کے لیے یہ نہیں کہ سب اڑا جاؤ) -

لَا اُوْثِرُ بِسُؤْرِكَ اَحَدًا - میں تو آپ کا جھوٹا کسی کو نہیں دینے کا (بلکہ میں خود پیوں گا اس میں ایثار یعنی دوسرے کو دیدینا نہیں ہو سکتا) -

سُؤْرٌ - جھوٹا، اس کی جمع اَسْآرٌ ہے -

فَمَا اَسْاَرُوْا مِنْهُ شَيْئًا - اس میں سے کچھ نہیں چھوڑا (سب کھا پی گئے) -

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ - حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر، سائر کے معنی باقی کے ہیں، بعضے لوگ اس کو کل یعنی سب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، ثرید مشہور کھانا ہے جو شوربا اور روٹی سے بنایا جاتا ہے -

تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ - سارے دن تیری خرابی ہو یعنی جتنا دن باقی ہے اس میں تو خراب اور تباہ رہے، یہ ابولہب مردود نے آنحضرت کو کہا تھا اس وقت سورہ تبت اتری یعنی وہی خراب ہوگا، مجمع البحار میں ہے کہ یہاں سائر الیوم سے سب دن مراد ہیں یعنی سب دنوں میں تیری خرابی ہو تو سائر کا استعمال کل کے معنی میں ہوا، مگر نہایہ والے نے اس کو غلط بتلایا ہے -

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ اَوْبِسُوْرِهَا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت کی طہارت سے جو پانی بچتا یا اس کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دوسری حدیث میں جو اس کی ممانعت وارد ہے وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے-

فَاَكَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ سُوْرًا- آنحضرت نے کھانا کھایا اور تھوڑا جھوٹا کھانا چھوڑ دیا-

سُوْرِ الْكِلَابِ وَ مَمَرِّ هَا وَ اَكْلِهَا- اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتوں کے جھوٹے اور انکے گذرگاہ اور جس میں سے وہ کھالیں اسکا کیا حکم ہے-

تَرَكُوْا سُوْرًا- کچھ بچا ہوا چھوڑ دیا-

سُوْرَةٌ- قرآن کا ایک حصہ اس کی جمع سُوَرٌ ہے ہمزے کو واؤ سے بدل دیا' بعض نے کہا یہ سورالبلد سے ماخوذ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا-

سَاسَمٌ- ایک کالا درخت ہے آبنوں کی طرح جس کو ہندی میں شیشم کہتے ہیں' بعض نے کہا خود آبنوس کو کہتے ہیں-

وَالْاَ سْوَدُ الْبَهِيْمُ كَاَنَّهٗ' مِنْ سَاسَمٍ- اور کالا بھجنگ گویا شیشم سے بنا ہوا ہے-

سَاْفٌ- یاسَاَفٌ- ناخون ترخ جانا یا ناخون کے گرد گرد پھٹ جانا' پوست نکل جانا-

فَسَئِفْتُ مِنْهُ- میں اس سے ڈر گیا' بعض روایتوں میں یہی لفظ وارد ہے مگر لغت میں سَاْفٌ کا معنی ڈرنا نہیں آیا ہے البتہ شَاْفٌ کا معنی ڈرنی کا آیا ہے شاید راوی نے شَئِفْتُ کو سَئِفْتُ کردیا-

سَاَلَةٌ یا سُؤَالٌ یا سَآلَةٌ یا مَسْاَلَةٌ یا تَسْاٰلٌ- پوچھنا' مانگنا-

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ- مانگنے والے کا حق ہے' اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب بھی اس کو محروم مت کر جو کچھ تجھ سے ہو سکے وہ اس کو دے اس کو جھوٹا مت کہہ شاید وہ حقیقت میں محتاج ہو اور چل نہ سکنے کی وجہ سے کسی کا گھوڑا مانگ کر لایا ہو یا قرضدار ہو یا عیالدار ہو اور اس لیے اس کو صدقہ لینا درست ہو یا غازی فی سبیل اللہ ہو اور گھوڑا جہاد کے لیے اس نے رکھا ہو' شوکانی نے غلطی سے اس حدیث کو موضوعات میں درج کیا حالانکہ امام مالک کی موطا میں یہ حدیث موجود ہے-

اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ- مسلمانوں میں بڑا قصوروار وہ شخص ہے جو (محض بےضرورت) ایک امر کو پوچھے جو حرام نہ ہوا ہو پھر اس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے (معلوم ہوا کہ جبتک اللہ تعالے کسی فعل کو حرام نہ کرے ہم اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اسی طرح جس چیز کو اللہ تعالیٰ واجب نہ کرے ہم اس کو واجب نہیں کہہ سکتے وجوب اور حرمت دونوں کے لیے اللہ اور رسول کا حکم ضرور ہے اور جن باتوں سے اللہ اور رسول نے سکوت فرمایا ہے وہ ہم کو معاف ہیں یعنی مباح ہیں کرنے میں ثواب نہیں نہ کرنے میں عذاب نہیں' اس حدیث میں پوچھنے سے وہی پوچھنا مراد ہے جو بغیر ضرورت اور احتیاج کے خواہ مخواہ عناد اور امتحان کی ارہ سے پوچھنے کی ضرورت ہو اسوقت تو پوچھنا جائز ہے بلکہ ضرور ہے-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ- آنحضرت نے بہت پوچھنے سے منع فرمایا یا بہت مانگنے سے (جیسے بعضے کی عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ بےضرورت جہاں کسی عالم سے ملے اس سے سوالات کرنا شروع کر دیئے یا کھانے کو اللہ نے دیا ہے مگر طمع اور حرص کی راہ سے بھیک مانگ رہے ہیں) بعض نے کہا حدیث کا یہ مطلب ہے کہ لوگوں کے حالات ٹٹولنے اور دریافت کرنے سے منع فرمایا-

اِنَّهٗ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا- آنحضرت نے سوالات کرنے کو برا سمجھا اس پر عیب کیا (مراد وہی سوالات ہیں جو امتحان کے لیے یا عناد کی راہ سے کئے جائیں-

لَمَّا سَاَلَهٗ عَاصِمٌ عَنْ اَمْرِ مَنْ يَّجِدُ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَاَظْهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ- عاصمؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کوئی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے آپ نے اس سوال سے اپنی ناپسندی ظاہر کی (کیونکہ عاصم کو اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ وہ دوسرے شخص (عویمر) کے کہنے سے اس کو پوچھتے تھے ناپسندی

کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات سے مسلمانوں کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اگر مسلمان کی کوئی فحش بات دیکھے بھی تو اسکا چھپانا بہتر ہے)

نُهِيْنَا اَنْ نَسْأَلَ- ہمکو (بے ضرورت) سوال کرنے سے ممانعت ہوئی-

مَا مَنَعَنِي مِنَ الْهِجْرَةِ اِلاَّ الْمَسْئَلَةُ- میں نے جو مدینہ میں ہجرت نہیں کی تو محض پوچھنے کی غرض سے (کیونکہ آنحضرت کا قاعدہ تھا باہر والے لوگ جب آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے تو خوشی سے آپ ان کے جوابات دیتے -لیکن خاص مدینہ کے رہنے والوں کو بے ضرورت سوال کی اجازت نہ تھی اور اسی لیے صحابہ آرزو کیا کرتے کوئی باہر والا شخص آئے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھے ہم بھی سنیں اور معلوم کرلیں)-

سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ- اچھا تو اب مجھ سے پوچھتے ہی جاؤ (یہ آپ نے غصہ سے ایک دن منبر پر فرمایا تھا جب لوگوں نے بے ضرورت آپ سے سوالات کئے تھے)-

لَاتَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ- تم مجھ سے اب جو کوئی بات پوچھو گے میں تم کو بتلا دوں گا (یہ آپ نے غصہ سے فرمایا آپ کو یہ خبر پہنچی کہ منافق امتحان کیلئے آپ سے سوالات کرنا اور آپ کو تنگ کرنا چاہتے ہیں صحابہ (جب آپ نے یہ فرمایا تو) رونے لگے اور ڈر گئے کہیں آپ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اتر آئے- آخر حضرت عمر نے یہ عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہیں اسوقت آپ کا غصہ فرد ہوا)-

یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ وَیَسْأَلُ عَنْهَا- آپ (سورج گہن میں) دو دو رکعتیں پڑھتے جاتے اور لوگوں سے پوچھتے جاتے کہ سورج صاف ہوا یا نہیں یا اللہ تعالے سے دعا کرتے جاتے کہ سورج کو صاف کردے-

لَا وَاِنْ کُنْتَ فَاسْأَلِ الصَّالِحِیْنَ- کسی سے سوال نہ کر اگر ایسا ہی تجھ کو سوال کی ضرورت پڑے تو نیک لوگوں سے سوال کر (وہی تجھ پر رحم کرینگے تیرا سوال پورا کرینگے یا حلال کمائی سے تجھ کو دیں گے)-

سَأَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ- میں نے ابوسعید خدری سے شب قدر کو پوچھا انہوں نے کہا (اسکا قصہ بیان کرنا شروع کیا) ایک ابر کا ٹکڑا آیا اس نے پانی برسایا-

اِنَّ مَلَکًا سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ- ایک فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا-

کُلُّ نَبِیٍّ سَأَلَ سُؤْلًا- ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا ہے-

ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ- پھر میں نے کئی عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا (معلوم ہوا کہ آنحضرت کے زمانہ میں بھی صحابہ فتوی دیا کرتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بڑا عالم ہوتے ہوئے اس سے کم درجہ کے عالموں کو بھی فتوی دینا درست ہے)-

یَتَسَآءَلُوْنَ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ- آپس میں سوالات کریں گے اچھا یہ تو اللہ ہوا اس نے جب چیزوں کو پیدا کیا (پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا) معاذ اللہ ان باتوں میں غور اور خوض کرینگے جن کے دریافت کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے- آخر شیطان ان کو گمراہ کردیگا جو بات ہماری عقل سے باہر ہے اس میں اللہ اور رسول کا کلام مان لینا اس پر یقین کرلینا بس یہی نجات کا راستہ ہے اور عقل سے چہ میگوئیاں کرتے جانا بال کی کھال نکالنا بہت اندیشہ ناک ہے شیطان ہمارا دشمن کمین میں لگا ہوا ہے وہ بہکا کر آگ کے گڑھے میں؟ ہم کو گرادیگا- اگر شیطان مردود دل میں یہ وہم ڈالے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ارے بیوقوف مردود اللہ تو اسی کو کہتے ہیں جو سب کا پیدا کرنے والا ہو اس کا پیدا کرنے والا کوئی نہ ہو وہ اپنی ذات سے موجود اور ہمیشہ قائم اور دائم ہو اگر اسکا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہو تو پھر وہ اللہ کہاں سے ہوا وہ تو ہماری طرح مخلوق ہوگیا- امام فخر الدین رازی معقولیوں کے امام تھے اور منطق اور فلسفہ میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مرتے وقت شیطان جو خود بڑا فیلسوف اور اعلی درجہ کا منطقی ہے ان سے بحث

کرنے لگا کہ تم نے اللہ کو کس دلیل سے پہچانا امام نے بہت سی دلیلیں بیان کیں شیطان نے سب کو توڑ ڈالا- ان کے مرشد ایک ولی کامل شخص تھے اسوقت ان کی صورت نمایاں ہوئی انہوں نے کہا ارے فخر الدین تو یہ کیوں نہیں کہتا اللہ کی وجہ سے تو ہم نے سب چیزوں کو پہچانا اللہ کے پہچاننے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مثلاً نور کی وجہ سے ہم کو سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اب کوئی بیوقوف خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کرے اور کہے نور کو دکھانے والی کیا چیز ہے تو اسکا جواب جوتی اور لات ہے)-

لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَ لُوْنَ- لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے (اخیر کو یہ پوچھ بیٹھیں گے کہ اچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا)-

يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ- آپ کی دوسری بیبیاں یہ چاہتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے باب میں آپ ان کا انصاف کریں (ابو قحافہ حضرت عائشہ کے دادا کا نام تھا آپ کی دوسری بیبیوں کو حضرت عائشہ پر رشک تھی آنحضرت ان سے بہت محبت رکھتے تھے محبت دل کا فعل ہے اسپر بشر کا اختیار نہیں ہوسکتا باقی سب باتوں میں آپ دوسری بیبیوں میں انصاف کرتے تھے باری باری ہر ایک کے پاس رہتے)-

سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَمَّنْ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ- عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرلے لیکن صفا مروہ نہ دوڑا ہو تو وہ اپنی عورت سے صحبت کرسکتا ہے (نہیں کرسکتا کیونکہ بغیر صفا اور مروہ دوڑے عمرہ پورا نہیں ہوتا)-

فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا- جب مرغا بانگ دے تو اللہ سے دعا کرو اس کا فضل و کرم چاہو وہ فرشتے کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالح اور نیک لوگوں کی موجودگی میں دعا کرنا مستحب ہے اس میں قبولیت بھی زیادہ ہے شاید وہ آمین کہیں)-

دَخَلَا عَلٰى عَائِشَةَ لِيَسْأَ لَا نِهَا- حضرت عائشہ کے پاس پوچھنے کو گئے-

لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ اِمْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ- اگر مرد اپنی جورو کو (اس کی خطا پر) مارے تو قیامت میں اس سے مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ قصور پر مارے اور اعتدال سے مارے مثلاً رومال سے یا کپڑے سے یا ہلکی مار ہاتھ سے یا پنکھ سے یا مسواک سے یہ نہیں کہ زخمی کردے یا ہڈی توڑ ڈالے-

سَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ- انہوں نے نام پوچھا یا حال پوچھا تب وہ کہنے لگے اسرائیل کے باپ (یعنی اسحاق) نے منت مانی اور آنحضرت نے صرف روزے کی منت پوری کرنے کا حکم دیا باقی باتوں کے نہ کرنے کا کیونکہ منت انہی باتوں میں صحیح ہوتی ہے جو عبادت ہیں-

فَاَقِمْ عَلَيَّ وَ لَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ- (ایک شخص نے آن کر آنحضرت سے عرض کیا میں نے ایسا کام کیا ہے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے) تو وہ مجھ پر چلائیے (یعنی سزا دیجئے) آنحضرت نے اس سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے وہ کونسا کام کیا ہے بلکہ اس کو ٹھہرے رہنے اور اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے فرمایا اور نماز کے بعد یہ ارشاد کیا کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ صغیرہ گناہ تو مطلقاً اور کبیرہ بھی جو پوشیدہ ہوں نیکیوں سے مٹ جاتے ہیں اور چونکہ اس نے اپنے گناہ کو بیان نہیں کیا تھا اس لیے حد قائم کرنا ضروری نہ ہوا اگر حد کا کام امام کو معلوم ہوجائے اور اقرار یا گواہوں سے ثابت ہوجائے تو پھر حد کا ساقط کردینا درست نہیں ہے-

اَلَّذِيْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَ لَا يُعْطِيْ- جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے (یعنی جب سائل یوں کہے اعطنی بحق اللہ تو جتنا ممکن ہو اس کو دے اللہ کے نام کی حرمت رکھے مگر ہمارے زمانہ میں سائلوں کی عادت ہوگئی ہے وہ ہمیشہ لوجہ اللہ اور بحق اللہ کہہ کر مانگتے ہیں اس پر بھی دینا چاہیئے اگر یہ معلوم ہوجائے کہ سائل مستحق نہیں ہے تب نہ دینے میں گنہگار نہ ہوگا)-

لَا تَسْأَلْ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ- اللہ کے نام پر بہشت کے سوا اور کوئی چیز مت مانگ (کیونکہ بہشت کے سوا دنیا کی سب چیزیں ایسی حقیر اور بے حقیقت ہیں کہ اللہ مالک کے نام پر

انکا مانگنا شرم کی بات ہے ایسے شہنشاہ عالیجاہ کا نام لیں اور ایک بے حقیقت چیز اس کے نام کے طفیل سے مانگیں یہ بڑا کمینہ پن ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اگر تیری جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگ بلکہ اس کا مطلب یہ کہ اللہ کے نام پر کسی بندے سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں مثلاً یوں نہ کہیں مجھ کو لوجہ اللہ یہ چیز دو یا اللہ کے نام پر دلواؤ کیونکہ اس میں معاذ اللہ پروردگار کے نام مبارک کی بے عزتی ہوتی ہے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ یہ جو بعض جاہل قبر پرست کہا کرتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَيْئًا لِلّٰهِ ناجائز ہے کیونکہ اس حدیث میں لوجہ اللہ کسی چیز کے مانگنے سے منع کیا گیا ہے قطع نظر اس کے ندائے اموات میں علماء کا اختلاف ہے اور اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی شبہ ہوتا ہے معاذ اللہ گویا ایسا کہنے والا اللہ تعالیٰ کو حضرت شیخ کے پاس سفارشی بناتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی کے پاس شفیع' یا سفارشی بنے یہ مضمون خود حدیث سے ثابت ~~ہے لا~~ یستشفع باللہ وہ تو مالک ہے سب چھوٹے اور بڑے اس کے غلام اور بندے اور اس کے جلال اور بزرگی کے سامنے محض بے حقیقت ہیں اگر یوں کہے تو چنداں بیجا نہیں ہوگا یا اللہ شیئا بحق الشیخ عبدالقادر گو بعض علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے)-

فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ- قرآن کی تلاوت میں جب رحمت کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے اور عذاب کی آیت آئے تو اس کے عذاب سے بچنے کی دعا کرے' مجمع البحار میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کرنا تاکید کیساتھ مستحب ہے اور دعا میں اپنے پروردگار سے الحاح اور زاری کرے یعنی عاجزی سے گڑگڑا کر مانگے اور ایسی دعائیں مانگے جو دنیا اور آخرت کی مصالح کو جامع ہوں اور اکثر آخرت کی اصلاح کے متعلق ہوں اور مسلمانوں کے عمومی منافع سے' اور حاکموں اور بادشاہوں کی اصلاح سے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی اطاعت کی توفیق دے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور دین کے دشمنوں پر ان کو غلبہ عطا فرمائے-

سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ- آنحضرت ﷺ سے پوچھا احرام والا شخص کیا لباس پہنے-

اِنَّا سَأَلْنَا ذٰلِكَ- ہم نے آنحضرتؐ سے اس بات کو پوچھا کہ ان کی روحیں کہاں ہونگی-

لَا تَسْأَلْ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَ لٰكِنْ تَسْأَلْ عَنِ الْفِطْرَةِ- اے عمر ایسے موقع پر (جب کوئی مر جائے) اس کے اعمال کا مت ذکر کر (یعنی برے اعمال اس کے بیان نہ کر) بلکہ اس کے ایمان اور نیک اعمال کا ذکر کر جیسے دوسری حدیث میں ہے اپنے مردوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو اور جو برائیاں ان میں ہوں ان سے سکوت کرو-

لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَ سَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ- مجھ سے بری باتیں جو آئندہ ہونے والی ہیں مت پوچھو اچھی باتیں پوچھو-

وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ- حضرت نوح اپنی وہ خطا یاد کرینگے جو انہوں نے نادانی سے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا (یعنی یہ کہ تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ کو اور میرے متعلقین کو بچا دیگا اب میرا بیٹا بھی میرے متعلقین میں سے ہے)-

اِنَّ الْمَسْئَلَةَ كَذَا اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ- سوال کرنا اچھا نہیں ہے البتہ بادشاہ سے سوال کر سکتا ہے (اپنا حق بیت المال میں سے مانگ سکتا ہے' اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ظالم بادشاہوں نے ظلم سے جو رعایا کا مال لیا ہے وہ لے سکتا ہے اور ہمارے علماء نے سلطانی عطایا میں اختلاف کیا ہے یعنی بادشاہ جو تنخواہ یا منصب یا عطیہ یا یومیہ یا وظیفہ دیں انکا لینا جائز ہے یا نہیں اور حق یہ ہے کہ اگر ان کے مال کا زیادہ حصہ حلال کا ہے تب تو لینا جائز ہے اور جو حرام کا حصہ زیادہ ہے یا حرام اور حلال دونوں برابر ہیں تو لینا جائز نہیں یا اس امر کے لیے سوال کر سکتا ہے جس کے بغیر گریز نہیں' یعنی بن مانگے ہو نہیں سکتا مثلاً فاقہ سے مر رہا ہے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے- مترجم- کہتا ہے اسی قیاس پر علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر

کسی شخص کی کمائی حرام کی ہو مثلاً سود کھاتا ہو یا ظلم سے غریبوں کا مال چھین لیتا ہو تو اس کی دعوت کھانا اس صورت میں درست ہے جب اس کے مال کا اکثر حصہ حلال کا ہو اور جو اکثر حصہ حرام کا ہو تو اس کی دعوت کھانا درست ہے نہ اس کا عطیہ لینا' البتہ اس سے قرضہ لے سکتا ہے کیونکہ آنحضرت نے یہودی سے قرض لیا حالانکہ یہودی سود خوار تھے' اسی طرح فاحشہ رنڈی کی دعوت کھانا درست نہیں جس کی کمائی زنا سے ہو اس کی کمائی ہمیشہ حرام رہے گی گو وہ توبہ بھی کر لے جیسے سود یا رشوت کا روپیہ اس مسلمان شخص کا جو یہ جانتا ہو کہ سود لینا اور رشوت لینا حرام ہے البتہ اگر رنڈی کافرہ ہو یا کافر سود لے یا رشوت لے پھر مسلمان ہو جائے تو اس کا کمایا ہوا مال زنا اور سود اور رشوت سے حلال ہو جائے گا' کیونکہ اسلام اگلے سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ ہر حال میں ایسے شخص کی دعوت اور عطیہ سے پرہیز کرے' ہمارے بزرگوں نے بادشاہوں کا منصب اور تنخواہ اور وظیفہ تک قبول نہیں کیا اور محنت کر کے دو چار پیسے حلال سے کما کر اس پر زندگی بسر کی۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ تم جس سے قیامت کو پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کہ وہ کب آئے گی ہزاروں لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں اور زمین و آسمان چاند سورج سب اپنے حال پر قائم ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ۔ اللہ تعالیٰ سے سوال (یعنی دعا کرنا) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے۔

لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِه۔ ہر کوئی تم میں اپنی سب حاجتیں اللہ سے مانگے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی (وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے' اولیاء تو ہماری طرح خدا کے بندے اور غلام تھے مالک کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگنا انتہا کی بے حیائی اور بے شرمی ہے دوسرے یہ کہ اولیاء کر کیا سکتے ہیں اس کے کارخانہ قدرت میں کسی کو رتی برابر بھی اختیار نہیں ہے البتہ جب وہ چاہے تو اپنے جس بندے سے چاہے کوئی کام کرا سکتا ہے مگر اس کا بھی کرنیوالا وہی پروردگار ہے) زرکشی نے کہا اپنے مالک سے سوال کرنا ذلت نہیں ہے بلکہ عین عزت ہے اگر ذلت بھی ہو تو اپنے مالک کے سامنے ذلیل بننا ہمارا عین مقصود ہے اے باری خدا ہمارے پروردگار تو ہی عزت والا ہے اور میں فقیر محتاج ذلیل رزیل ارزل حقیر احقر ہوں مجھ کو گناہوں نے گھیر لیا ہے اے بڑے تخت کے مالک تو ہمارے بڑے بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ سب بخش دے تو ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا خطاؤں کا بخشنے والا ہے بڑے فضل و کرم والا۔

فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ مَا يَقُوْلُ عَبْدِىْ۔ پروردگار فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے) میرا بندہ کیا کہتا ہے (گویا پروردگار ان کو شرمندہ کرتا ہے کہ تم نے تو کہا تھا انسان فساد کرے گا خونریزی کرے گا ہم تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے رہتے ہیں پھر ہمارے ہوتے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

قَالَ عَلِيٌّ لِسَائِلٍ يَوْمَ عَرَفَةَ اَفِىْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِىْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ غَيْرَ اللّٰهِ۔ ایک شخص عرفہ کے دن بھیک مانگ رہا تھا حضرت علی نے اس سے کہا تو اس دن اور اس جگہ اللہ کے سوا دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

فَلْيَسْأَلْهُ۔ یعنی آنحضرت سے پوچھ اگر میں تجھ کو اور تیری اولاد کو صدقہ دوں تو کیا یہ درست ہوگا (یعنی زکوۃ ادا ہو جائے گی)۔

اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ۔ جب اس نام کے وسیلہ سے (اللہ سے مانگیں تو وہ عنایت فرمائے اور جب اس کے وسیلہ سے) دعا کریں تو دعا قبول کرے۔

مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَّفْسِه۔ جو اپنی طرف سے آپ پروردگار سے قتل کیے جانے کا سوال کرے۔

سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ۔ اللہ سے اپنی ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کرو یعنی دعا میں ہتھیلی اوپر رکھے اور پشت اس کی نیچے' بعض نے کہا استسقا یا رد بلا کی دعا میں ہتھیلی کی پشت اوپر

رکھے مگر اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی۔

سَئُوْلٌ یاسُؤُلَۃٌ۔ بہت مانگنے والا۔

تَسَاءُ ل۔ ایک دوسرے سے مانگنا۔

سَلِیْنِیْ مِنْ مَّالِیْ۔ (فاطمہؓ) تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے (اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتا)۔

سَامٌ یا سَأَمٌ یا سَآمَۃٌ یا سَاٰمَۃٌ۔ تھک جانا، تنگ ہو جانا، زچ ہونا، اکتا جانا، رنجیدہ ہو جانا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْاَمُ حَتّٰی تَسْاَمُوْا۔ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا (ثواب اور اجر دینے سے) تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہو جاتے ہو (زچ ہو جاتے ہو تو جتنا عمل خوشی خاطر کے ساتھ ہو سکے اتنا ہی کرو اللہ تعالے کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے)۔

زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِھَامَۃَ لَا حَرٌّ وَّ لَا قُرٌّ وَّ لَا سَآمَۃَ۔ میرا خاوند تو تہامہ (ملک حجاز) کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ مجھ سے تنگ ہوتا ہے (میری صحبت سے ملول ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ مجھے خوش اور خرم رکھتا ہے اور مجھ سے خوش رہتا ہے۔

مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ۔ اس ڈر سے کہیں ہم اکتا نہ جائیں (یعنی وعظ سنتے سنتے)۔

حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّتِیْ اَسْاَمُہٗ۔ یہاں تک کہ میں ہی وہ ہوں آپ سے ملول ہونیوالی۔

اِنَّ الْیَھُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَ اللَّعْنَۃُ۔ یہودی آنحضرت کے پاس گئے کہنے لگے السام علیکم تم رنج میں پڑو حضرت عائشہ نے جواب دیا تم ہی رنج میں پڑو تم پر لعنت، ایک روایت میں یوں ہے سَأْمٌ ہمزے سے یعنی تم اپنے دین سے آخر کو اکتا جاؤ گے، اور مشہور روایت سَامٌ ہے الف سے یعنی تم مرو۔

اِذْھَبْ عَنِّیْ فِیْہِ السَّاٰمَۃَ وَ الْفَتْرَۃَ۔ اس میں مجھ سے ملالت اور کسالت دور کر دے۔

باب السین مع الباء

سَبْأٌ۔ یا سِبَاءٌ یا مَسْبَاءٌ۔ شراب پینے کے لیے خریدنا اگر دوسرے ملک کو لیجانے کے لیے خریدے تو

سِبَابًا۔ بغیر ہمزہ کے کہتے ہیں کھال اتارنا، جلانا۔

اِسْبَاءٌ۔ عاجزی کرنا، تابعدار ہونا۔

اِسْتِبَاءٌ۔ بمعنی سَبْأٌ ہے۔

سَبِیْئَۃٌ۔ شراب۔

دَعَا بِالْجِفَانِ فَسَبَأَ الشَّرَابَ۔ بڑے بڑے کونڈے منگوائے ان میں شراب پینے کے لیے رکھا یا اس کو اکٹھا کیا اور چھپا کر رکھا۔

سَبَأٌ۔ ایک شہر کا نام تھا۔ یمن یہاں کی رانی بلقیس نامی ایک عورت تھی بعض نے کہا سبا یمن والوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا۔

سَبَّاءٌ۔ شراب بیچنے والا۔

سُبْأَۃٌ۔ دور دراز سفر۔

سَبَائِیَّہ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ کا عبداللہ بن سبا کا مقلد جس نے معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا بنایا تھا آپ نے اس کو نکلوا دیا۔

ذَھَبُوْا اَیْدِیَ سَبَایَا اَیَادِیَ سَبَا۔ یعنی سب متفرق تتر بتر ہو گئے۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرت نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

سَبٌّ۔ کاٹنا، دبر پر مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا، زخمی کرنا، جیسے سِبِّیْبٰی ہے۔

تَسْبِیْبٌ۔ گالی دینا، سَبَابٌ طیار کرنا۔

مَسَابَّۃٌ۔ اور سَبَابٌ۔ گالی دینا۔

تَسَابٌّ۔ قطع کرنا۔

تَسَبُّبٌ۔ سبب ڈھونڈنا، وسیلہ لانا۔

سِبٌّ۔ بڑا گالی دینے والا۔

سَبَبٌ۔ باعث اور وجہ اور علت۔

کُلُّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ یَنْقَطِعُ۔ جتنے رشتے ہیں خواہ سببی ہوں (جو نکاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خواہ نسبی (خون کے رشتے) وہ سب قیامت کے دن کٹ جائیں گے (کوئی رشتہ کام نہیں آئے گا) مگر میرا سببی اور نسبی

رشتہ اصل میں سبب اس رسی کو کہتے ہیں جس سے پانی نکالیں پھر ذریعہ اور وسیلہ اور باعث کو سبب کہنے لگے-

اِنْ كَانَ رِزْقُهٗ فِیْ الْاَسْبَابِ - اگر اس کی روزی آسمان کے رستوں اور دروازوں میں ہے-

كَاَنَّ سَبَبًا دُلِّیَ مِنَ السَّمَاءِ - انہوں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک رسی آسمان سے لٹکائی گئی' بعض نے کہا سبب اس رسی کو کہیں گے جس کا ایک کنارہ دوسری طرف چھت وغیرہ سے بندھا ہوا ہو-

لَیْسَ فِی السُّبُوْبِ زَكٰوةٌ - باریک کپڑوں میں زکوۃ نہیں ہے' نہایہ میں ہے کہ مراد وہ کپڑے ہیں جو سوداگری کے لیے نہ ہوں بلکہ پہننے اور استعمال کے لیے- بعض نے کہا صحیح سُیُوْبٌ ہے یائے تحتانیہ سے یعنی رکاز (جو مال زمین سے نکلے) اس میں زکوۃ نہیں ہے کیونکہ رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوتا ہے نہ زکوۃ-

فَاِذَا سِبٌّ فِیْهِ دَوْ خَلَّةٌ رُطَبٍ - ایک باریک کپڑا ہے اس میں ایک ٹوکری تازی کھجور کی-

سُئِلَ عَنْ سَبَائِبَ یُسْلَفُ فِیْهَا - اگر کوئی شخص ان کپڑوں میں سلم کرے (بیع سلم اور سلف یہ ہے کہ مشتری بائع کو پیشگی روپیہ دیدے اور ایک معین میعاد پر اس سے مال لینا ٹھہرائے اس مال کی صفت بیان کردے) یہ جمع ہے سبیہ کی- بعض نے کہا سبیہ خاص کتان کے کپڑے کو کہتے ہیں-

فَعَمِدَتْ اِلٰى سَبِیْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ السَّبَائِبِ فَحَشَتْهَا صُوْفًا ثُمَّ اَتَتْنِیْ - وہ ان کپڑوں میں سے ایک کپڑے کی طرف گئی اس میں بال بھر کر میرے پاس لائی-

دَخَلْتُ عَلٰى خَالِدٍ وَّ عَلَیْهِ سَبِیْبَةٌ - میں خالد بن ولید کے پاس گیا وہ کتان کا ایک کپڑا پہنے تھے-

رَاَیْتُ الْعَبَّاسَ وَقَدْ طَالَ عُمَرَ وَعَیْنَاهُ تَنَضَّمَّانِ وَ سَبَائِبُهٗ تَجُوْلُ عَلٰى صَدْرِهٖ - میں نے حضرت عباس کو دیکھا وہ حضرت عمر سے بھی لمبے تھے ان کی آنکھیں ملی ہوئیں (بند) اور ان کی زلفیں سینے پر جھول رہی تھیں (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت عمر استسقاء کے لیے نکلے اور حضرت عباس کو اپنے برابر کھڑا کر کے یہ دعا کی یا اللہ ہم تیرے پاس تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں- یعنی ان کے وسیلہ سے پانی برسا' حضرت عمر کا یہ مطلب نہیں تھا کہ پیغمبر صاحب کا اب وسیلہ نہیں ہو سکتا بلکہ حضرت عباس زندہ تھے اور دعا میں شریک کرانا منظور تھا اسلئے ان کا توسل کیا) بعض نسخوں میں یوں ہے وقد طال عمرہ یعنی حضرت عباس کی عمر بہت ہوگئی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہے سبائب جمع ہے سبیہ کی یعنی گیسو-

سَبِیْبُ الْفَرَسِ - گھوڑے کی پیشانی-

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ - مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق گنہگار بن جاتا ہے اور مسلمان سے لڑے (ہتھیار سے) تو کافر بن جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ مراد یہ ہے جب مسلمان کو بغیر وجہ شرعی کے گالی دے یا برا کہے یا بغیر وجہ شرعی کے اس پر ہتھیار اٹھائے' بعض نے کہا یہ بر سبیل تغلیظ کے فرمایا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حقیقتاً فاسق یا کافر ہو جائے گا-

مترجم- کہتا ہے حقیقتاً فاسق یا کافر کہنے میں کیا تامل ہے جب کوئی بلا وجہ شرعی مسلمان کو گالی دے تو اس کے فسق میں کوئی شک نہیں' اسی طرح مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ان سے لڑنا حقیقتاً کفر ہے جب بلا وجہ شرعی ہو' کرمانی نے کہا اس حدیث سے مرجئہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں گناہ کرنے سے آدمی فاسق نہیں ہوتا-

لَا تَمْشِیَنَّ اَمَامَ اَبِیْكَ وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهٗ وَ لَا تَدْعُهُ بِاسْمِهٖ وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهٗ - اپنے باپ کے آگے مت چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھ- (جب وہ کھڑا ہو) اور نہ اس کو گالی دلوا (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے والا یہ خود ہوا-

مترجم- کہتا ہے افسوس ہے عربوں پر وہ بات بات میں لعن ابوک کہتے ہیں دوسرا ان کے جواب میں یہی کہتا ہے اپنے باپ پر لعنت کراتے ہیں اور دونوں میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ باپ کا کیا قصور ہے شاید ان کا باپ کوئی نیک اور خدا کا مقبول بندہ ہو-

اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ یَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قِیْلَ

وَ كَيْفَ يَسُبُّ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَ اُمَّهٗ- بڑے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیگا فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے (تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ وہ سبب بنا اگر دوسرے کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اپنے ماں باپ کو کیوں گالیاں کہلواتا)-

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّ فِيْهَا رَ قُوْءَ الدَّمِ- اونٹوں کو برا مت کہو ان سے تو خون بند ہوتا ہے (وہ مقتول کے وارثوں کو دیت میں دیئے جاتے ہیں تو قاتل کی جان بچ جاتی ہے)-

اَلسَّبَّابَةُ- کلمہ کی انگلی کو کہتے ہیں کیونکہ گالی دینے کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں-

لَا تَسُبُّو االْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا- جو مسلمان مرگئے ہوں ان کو برامت کہو کس لیے کہ وہ اپنے اعمال کے بدلہ کو پہنچ گئے (اگر اچھے اعمال کیے تھے تو راحت اور آرام اٹھا رہے ہوں گے برے کیے تھے تو اس کی سزا میں گرفتار ہوں گے اب ان کی برائی بیان کرنے سے کیا فائدہ' مجمع البحار میں ہے کہ فاسقوں اور کافروں کی برائی بیان کرنا درست ہے دوسرے لوگوں کو ڈرانے کے لئے- اسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا (کہ وہ جھوٹا تھا یا بدعتی تھا یا بدحافظہ تھا کیونکہ اس سے اس کی برائی مقصود نہیں ہے بلکہ شریعت کی محافظت جو واجب ہے)-

اَسُبُّ حَسَّانَ- میں حسان بن ثابت کو برا کہونگا (کس لیے کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت میں شریک تھے)-

فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّ عَبَّاسٌ- حضرت علی اور حضرت عباس میں سخت گفتگو ہوئی (حضرت عباس نے بزرگ ہونے کی وجہ سے حضرت علی کو دغاباز چور مکار وغیرہ اس قسم کے الفاظ کہے یہ نہیں کہ فحش گالیاں دیں کیونکہ فحش گالیاں ان حضرات کی شان سے بہت بعید ہے اور دوسرے ان دونوں حضرات میں ایسی قرابت قریبہ تھی کہ ایک کے آباء واجداد دوسرے کے بھی آباء وجداد تھے گالیاں کیسے دے سکتے تھے اب یہ جو الفاظ حضرت عباس نے کہے ان سے بھی ان کے حقیقی معانی مقصود نے تھے بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے خوردوں کو پیار اور غصے سے کہتے ہیں)-

اَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَبْتُهٗ- جس مسلمان کو میں نے برا کہا (سخت لفظ) تو میرے ایسا کہنے کو تو اس کے حق میں قرب اور ترقی درجات کا باعث کر (سبحان اللہ آنحضرت کی خفگی بھی امت پر ان کے حق میں رحمت تھی ایسا شفیق ہمدرد رحیم وکریم پیغمبر کس امت کو ملا ہے)- صَلَّى اللّٰهُ وَعَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ-

سُبَّةٌ سَكْبٌ- لازمی عار اور عیب-

وَاَرٰى سَبَبًا وَاصِلًا اِلَى السَّمَاءِ- اور میں ایک رسی دیکھتا ہوں جو آسمان تک پہنچی ہے-

اِسْتَبَّا فِيْ زَمَنِ عُمَرَ- حضرت عمر کے زمانہ میں دونوں نے گالی گلوچ کی-

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ- تم کو ابوتراب (یعنی حضرت علیؓ) کو برا کہنے سے کون سا امر مانع ہے (یہ معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا) اب اہل سنت کے علما نے اس کی تاویل یوں کی ہے کہ معاویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا کہ ورع اور تقوی ہے یا ان کی بزرگی اور مطلب یہ ہے کہ تم ان کے خطائے اجتہادی کے کیوں قائل نہیں ہوتے اور ہمارے اجتہاد کو ٹھیک کیوں نہیں کہتے حالانکہ یہ تاویل فاسد ہے کس لیے کہ سعد نے برا نہ کہنے کی دو وجہیں بیان کیں جو آنحضرت نے حضرت علیؓ کی فضیلت میں ارشاد فرمائی تھیں پس اگر برا کہنے سے خطائے اجتہادی کا ظاہر کرنا مراد ہوتا تو ان فضیلتوں کا اظہار بے موقع اور بے سود ہوتا ہے- کیا معنی کیسا ہی فضیلت والا شخص ہو اس سے خطائے اجتہادی ہوسکتی ہے ان لوگوں کو یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ معاویہ برسر منبر حضرت علیؓ کو برا کہا کرتے تھے بلکہ دوسرے خطیبوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ وہ ہر خطبہ میں جناب امیر کو برا کہیں- معاذ اللہ ان پر لعنت کرتے رہیں- سچی بات یہ ہے کہ معاویہ پر دنیا کی طمع غالب ہوگئی تھی وہ حضرت علیؓ

کو علانیہ برا کہا کرتے اور منبر پر ان پر لعنت کیا کرتے جیسے ابن جریر محدث نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور امام حسن نے معاویہ سے جن شروط پر صلح کی تھی ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت علیؓ کو ان کے سامنے روبرو برا نہ کہیں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا معاویہ کو تمام خاندان رسالت سے دلی دشمنی تھی معاذ اللہ)

اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلصَّحَابَةِ فَسَبُّوْا - ان کو تو یہ حکم ہوا تھا کہ صحابہ کے لیے مغفرت کی دعا کریں انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا (یہ اس وقت کہا جب انہوں نے یہ سنا کہ مصر والے حضرت عائشہؓ کو اور شام والے حضرت علیؓ کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی یہ صفت بیان کی والذین یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالا یمان)۔

يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا - ہم میں سے کسی کے لڑکے کو گالی دی جاتی ہے۔

لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ - شاید وہ مغفرت کی دعا کرنے جائے اور اپنے تئیں کو سنے لگے (نیند کی حالت میں)۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ - دو شخص گالی گلوچ کریں تو جس نے ابتدا کی ہو یعنی شروع میں گالی دی ہو اسی پر وبال پڑے گا (بشرطیکہ دوسرے شخص نے جواب میں زیادتی نہ کی ہو ورنہ دونوں گنہگار ہوں گے)۔

وَسَبَّ اٰخِرُ الْاُمَّةِ اَوَّ لَهَا - اور پچھلے لوگ امت کے اگلے لوگوں کو برا کہیں گے جیسے بنی امیہ کی حکومت میں ہوا کہ مہاجرین اولین اور کبار صحابہ کو برا کہنا شروع کیا - ہمارے زمانہ میں بھی جو لوگ ائمہ مجتہدین اور اہل حدیث اور اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی کہ "پچھلے مسلمان اگلے مسلمانوں کو برا کہیں گے۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ - میرے صحابہ کو برا نہ کہو (اسی حدیث کے بموجب گو معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ بن جندب اور ابوسفیان اور مروان کے بعضے اعمال مہلک ہیں مگر ہم ان کو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکتے رہتے ہیں برا کہنے میں کوئی ثواب کی توقع نہیں ہے اس کے بدل اگر ہم تسبیح و تہلیل کریں تو اجر عظیم ملے گا' طیبی نے کہا صحابہ کو برا کہنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے اسکو سزا دی جائے جیسی سزا امام مناسب سمجھے اور بعض مالکیہ کہتے ہیں قتل کیا جائے۔

مترجم - کہتا ہے لیکن پیغمبروں کو برا کہنے والا بالا تفاق واجب القتل ہے۔

مَنْ سَبَّ الْاَ نْبِيَاءَ قُتِلَ - جو شخص پیغمبروں کو برا کہے وہ قتل کیا جائے۔

لَوْبَا يَعَنِیْ بِيَدِهٖ لَغَدَرَ بِسُبَّتِهٖ - (حضرت علی نے کہا) اگر مروان اپنے ہاتھ سے مجھ سے بیعت کرتا تو اس کے گانڈ سے گوہ نکل پڑتا (ڈر کے مارے ہگ دیتا)۔

اِمْرَاَةٌ سَبَّتْ جَارِ يَتَهَا - ایک عورت نے اپنی لونڈی کو گالی دی۔

اَلْمِيْرَاثُ مِنْ جِهَةِ السَّبَبَ - قرابت سببی (نکاح) کی وجہ سے ترکہ ملتا ہے۔

اِذْ فَعْهَا بِسَبَّا بَتِكَ - اپنے کلمے کی انگلی سے اس کو ہٹا دے۔

سَبْسَبٌ - میدان جنگل' اس کی جمع سَبَاسِبُ ہے۔

سَبِيْبَةٌ - حضرت علی کے درے کا نام تھا۔

كَانَ مَعَهٗ دِرَّةٌ لَّهَا سَبَّا بَتَانِ - حضرت علی کے پاس ایک کوڑا تھا جس کے دو کنارے تھے۔

رَجُلٌ سُبَّةٌ - گالی خور۔

رَجُلٌ مُسَبَّةٌ - گالی باز۔

سَبِيْب - بالوں کا گچھ۔

سَبْتٌ - آرام لینا' کاٹنا' مونڈنا' مارنا' ہفتہ کے دن میں داخل ہونا جیسے اِسْبَاتٌ ہے۔

يَا صَاحِبَ السِّبْتَيْنِ اِخْلَعْ نَعْلَيْكَ - اے وہ شخص جو بن بالوں صاف چمڑے کی دو جوتیاں پہنے ہے اپنی جوتیاں اتار (یعنی قبروں میں جوتیوں سمیت مت چل مومنین کی قبروں

کا احترام کر۔ بعض نے کہا شاید اس وجہ سے جوتیاں اتارنے کا حکم فرمایا کہ ان میں نجاست ہوگی' بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ غرور اور تکبر کے ساتھ اتراتا ہوا چل رہا ہوگا۔)

سِبْت - بہ کسرہ سین گائے کی کھال جو دباغت کی گئی ہو۔ جس سے جوتے بناتے ہیں اس کو سبت اس وجہ سے کہا کہ اس کے بال دور کئے جاتے ہیں' بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دباغت کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہیں۔

اِنْسِبَاتٌ - کا معنی نرم ہونا' ایک روایت میں سبتین ہے یہ نسبت ہے سبت کی طرف۔

اِنَّكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ - (عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا) تم سبتی (یعنی بن بالوں کی نری کی) جوتیاں پہنتے ہو (جو امیر اور مالدار اور عیش پسند لوگ پہنا کرتے ہیں) دوسرے عرب لوگ چمڑے کی بالوں سمیت جوتیاں پہنا کرتے۔

اَرُوْنِیْ سِبْتِیَّ - مجھ کو میری دونوں صاف چمڑے کی جوتیاں دکھلاؤ (یعنی جوتیاں لاؤ میں پہنوں یہ حجاج مردود نے کہا جب اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس جانے لگا)۔

مَاتَسْأَلُ عَنْ شَيْخٍ نَوْمُهُ سُبَاتٌ وَلَيْلُهُ هُبَاتٌ - تم اس بوڑھے کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا سونا بالکل کم ہے یا بیمار کا سا سونا ہے اور اس کی رات ڈھیلے پن اور نرمی کی ہے (اعضا سب سست اور ڈھیلے ہو کر پڑ جاتا ہے' یہ عمرو ابن مسعودؓ نے معاویہ سے کہا)۔

يَوْمَ السَّبْتِ - راحت اور سکون کا دن۔

سَبَتَتِ الْيَهُوْدُ - یہودیوں نے ہفتہ کے کام کئے (یعنی عبادت نماز وغیرہ) ہفتہ کو یوم السبت اس لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو چھ دن میں پیدا کیا آخری دن جمعہ تھا' ہفتہ وہ دن تھا۔ جس دن کام بند ہو گیا تھا اس لیے اس کا نام یوم السبت ہوا یعنی کاموں سے فارغ ہونے اور کام ختم ہونے کا دن۔

فَمَارَ اَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا - ہم نے ہفتہ سے ہفتہ (سات دن تک) سورج نہیں دیکھا (دھوپ نہیں نکلی پانی برستا ہی رہا) ایک روایت میں ستا ہے یعنی چھ دن تک' بعض نے سبتا کے یہ معنی بیان کیے ہیں ایک زمانہ تک' کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ تک صحیح نہیں ہو سکتا' مجمع البحرین میں ہے کہ سبت زمانہ کو اور تیس برس کو بھی کہتے ہیں۔

اِصْبِرِیْ سَبْتًا اُبَشِّرُكِ بِمِثْلِهٖ - ابو طالب نے فاطمہؓ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ سے کہا تیس برس صبر کر میں تجھ کو ویسے ہی لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں (کہتے ہیں حضرت علی آنحضرت سے تیس برس چھوٹے تھے)۔

رَبَطَتْ حِقْوَيْهَا بِسَبَنِيَّةٍ - اپنی کمر کے دونوں جانب ایک سفید کپڑا باندھا (دونوں کنارے اس کے پیچھے لٹکا دیئے ان کو کھینچ رہی تھیں' یعنی بیوی ام سلمہ اس وقت حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ سے کہا دیکھو تو پیچھے کیا کھینچ رہی ہے گویا کتے کی زبان ہے)۔

سَبَجٌ - سیاہ نگینہ۔

سُبْجَةٌ - کرتے کی کلی جو مثلث شکل کی ہوتی ہے' اور بن آستین کا کرتہ جس کو فارسی میں شاما کچہ اور دکنی زبان میں کرتنی کہتے ہیں۔

تَسَبُّجٌ - سبجہ پہننا۔

سَبِيْجٌ - بروزن رَغِيْفٌ معرب ہے شبی کا یعنی رات کو پہننے کا کرتہ' بعض نے کہا کالے بالوں کا کپڑا یعنی کمبل کا۔

وَعَلَيْهَا سُبَيْجٌ لَهَا - وہ ایک شبی چھوٹا کرتہ پہنے تھیں یہ تصغیر ہے سَبِيْجٌ کی۔

سَبْحٌ - یا سِبَاحَةٌ - تیرنا' فارغ ہونا' تصرف کرنا' تحصیل معاش میں مشغول ہونا' سو جانا' ٹھہر جانا' دور دراز چلنا' کھودنا' پھیل جانا۔

سُبْحَانٌ - سبحان اللہ کہنا جیسے تسبیح ہے' اصل میں تسبیح کا معنی پاکی بیان کرنا تو سبحان اللہ کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر عیب اور برائی سے بیان کرتا ہوں' بعض نے کہا میں اللہ کی اطاعت اور تابعداری کی طرف جلدی جاتا ہوں' کبھی تسبیح دوسرے ذکروں کو بھی کہتے ہیں جیسے تحمید اور تمجید وغیرہ کو اور نفل نماز پڑھنے کو بھی کہتے ہیں۔

سُبْحَہ - نفل نماز اور شمار دانہ یعنی تسبیح۔

اِجْعَلُوْا صَلٰو تَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً - جو نماز تم ان کے ساتھ (یعنی ظالم حاکموں کے ساتھ) پڑھو اسکو نفل کر دو (جو تم نے اکیلے اول وقت پڑھ لی وہ فرض ہوئی)۔

كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى تَحُلَّ الرِّحَالُ - جب ہم کسی منزل پر سفر میں اترتے تو نفل نماز (یعنی چاشت کی نماز) اسوقت تک نہ پڑھتے جب تک کجاوے اونٹوں کی پشت پر اتار نہ لیتے (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں پر رحم کرتے ان کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے پہلے بوجھ اتار لیتے پھر نماز پڑھتے)۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یاسَبُّوْحٌ قَدُّوْسٌ - یعنی ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت سے مبرا جو ذات ہے اسی کو میں رکوع اور سجدہ کرتا ہوں، بعض نے کہا قدوس کا معنی برکت والا۔

وَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِیْ اُذُنَيْهِ - اپنے کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں (کلمہ کی انگلی کو سباحہ بھی کہتے ہیں کیونکہ تسبیح کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں اور شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں اسطرح کلمہ کی انگلی کیونکہ اشهدان لا اله الا الله کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں اور یہ اصطلاح مسلمانوں کی نکالی ہوئی ہے ورنہ اگلے عرب لوگ اسکو سبابہ کہتے تھے یعنی گالی دینے کی انگلی مسلمانوں نے یہ نام برا جان کر اس کا نام سباحہ رکھا)۔

لِلّٰهِ دُوْنَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا لَوْ دَنَوْنَا مِنْ اَحَدِهَا لَا حْرَقَتْنَا سُبُحَاتُ وَجْهِ رَبِّنَا - اللہ تعالیٰ عرش کے پاس ستر پردوں میں ہے (ایک روایت میں ستر ہزار پردے ہیں) اگر ہم ان میں سے ایک کے نزدیک جائیں تو اسکے چہرہ مبارک کی شعاعیں ہم کو جلا ڈالیں گی (ہم جل کر بھسم ہو جائیں گے)۔

حِجَابُهُ النُّوْرُ اَوِ النَّارُ لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَيْئٍ اَدْرَكَهُ بَصَرُهُ - پروردگار کا پردہ نور ہے یا آگ ہے اگر وہ اس پردے کو اٹھا دے تو اسکے چہرے کی چمکیں جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلا دے (یعنی ساری مخلوق جل کر راکھ ہو جائے کیونکہ اسکی نگاہ تو تمام مخلوقات پر ہے، نہایہ میں ہے کہ سبحات جمع ہے سبحۃ کی یعنی اس کی جلال اور عظمت۔ بعض نے کہا اسکے چہرے کی چمک، بعض نے کہا اسکا حسن و جمال کیونکہ جب کوئی حسین اور خوبصورت چیز نظر آتی ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے، بعضوں نے کہا سبحات وجہہ بیچ میں جملہ معترضہ ہے بہ معنی سبحان اللہ، اور سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے انوار جلال جو اس نے اپنے بندوں سے حجاب میں رکھے ہیں کھل جائیں تو جس جس پر وہ نور پڑے وہ ہلاک ہو جائے جیسے حضرت موسیٰ نور الٰہی دیکھ کر بیہوش ہو گئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا جب اللہ تعالے نے تجلی فرمائی، انتہی مافی النہایۃ۔

مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَ اِنِّیْ لَاُسَبِّحُهَا - یعنی آنحضرت ﷺ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں (مطلب یہ ہے کہ آپ نے بالالتزام ہمیشہ نہیں پڑھی اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں اور شاید انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے دن یہ نماز پڑھی بہر حال کبھی کبھی آپ نے یہ نماز پڑھی ہے ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں، اب یہی ایک چاشت کی نماز ہے جس کو صلوۃ الاشراق اور صلوۃ الاوابین بھی کہتے ہیں باقی یہ جو بعض صوفیا میں مروج ہے کہ اشراق کی نماز سورج نکلتے ہی اور چاشت کی نماز پہروں چڑھے اور زوال کی نماز سورج ڈھلے پر پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی طرح مغرب کے بعد صلوۃ الاوابین یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے)۔

اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ - مردوں کے لیے نماز میں سبحان اللہ کہنا ہے (اگر کوئی آفت آئے یا امام بھول جائے) اور عورتوں کے لیے دستک ہے (دستک میں دونوں ہاتھ لگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ - دو کلمے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اعمال

کے ترازو میں وہ بھاری اتریں گے اور زبان پر ہلکے ہیں وہ کیا ہیں سبحان اللہ وبحمدہ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی ثنا اور تعریف کے ساتھ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ۔ پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور تیری تعریف سے میں شروع کرتا ہوں (نماز یا اور کوئی چیز یا تیری توفیق سے اور مدد سے میں تسبیح کرتا ہوں نہ اپنی طاقت اور قوت سے)۔

لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِي۔ (عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا) اگر میں سفر میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا پڑھ لیتا (قصر کیوں کرتا سفر میں راتبہ سنتیں آنحضرت نے ترک کی ہیں اور یہی مسنون ہے البتہ نفل پڑھا ہے شاید عبداللہ ابن عمرؓ کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنا بھی مستحب نہ ہوگا۔

يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ آنحضرت ﷺ سفر میں نفل نماز اونٹ پر پڑھتے (بس تکبیر تحریمہ کے وقت منہ قبلہ کیطرف کر لینا کافی ہے پھر اونٹ کدھر بھی جائے نماز میں خلل نہیں آتا کشتی اور جہاز اور ریل کا بھی یہی حکم ہے۔

قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی نفل نماز پڑھوں۔

يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ۔ اپنی نفل نماز میں پڑھتے۔

لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ۔ دونوں کے درمیان سنت نہیں پڑھی۔

يَقْرَءُ الْمُسَبِّحَاتِ۔ آپ دو سورتیں پڑھتے جن کے شروع میں سَبَّحَ یا يُسَبِّحُ ہے۔

نِعْمَ الْمُذَكِّرُ السُّبْحَةُ۔ تسبیح اللہ کی یاد کو اچھی دلانیوالی ہے اس حدیث سے بعض نے یہ سمجھا ہے کہ تسبیح کا رکھنا سنت ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے دوسرے سبحہ سے مراد نفل نماز ہے کیونکہ دوسری کئی حدیثوں میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اور سب جگہ نفل نماز کے معنی میں ہے البتہ یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بیوی آنحضرت ﷺ کی گٹھلیوں یا کھجور پر گن کر تسبیح کہتی تھیں اور آنحضرت ﷺ نے ان پر انکار نہیں کیا۔ اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ابو ہریرہ کے پاس دھاگہ تھا جس میں دو ہزار گرہیں تھیں بغیر اس کے پڑھے وہ نہیں سوتے تھے ان روایتوں سے غایت درجہ یہ ہے کہ تسبیح رکھنے کا جواز ثابت ہوگا مگر اس کا سنت ہونا ہرگز صحیح نہیں ہے اور اتباع سنت اسی میں ہے کہ تسبیح نہ رکھے جیسی ہمارے پیغمبر صاحب نے نہیں رکھی زبان سے اللہ کی تسبیح تہلیل جہاں تک ہو سکے کرتا رہے گننے سے فائدہ ہی کیا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس سب گنی ہوئی ہیں ایک ذرہ برابر بھی ہماری نیکی وہ تلف نہیں کرنے کا دوسری قباحت تسبیح رکھنے میں یہ ہے کہ وہ داعی ہوتی ہے ریا کی طرف کیونکہ لوگ ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ بڑے ذاکر اور شاغل ہیں اور اس سے نفس میں عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ اعتقاد رکھنا اور ہماری طرف رجوع ہونا اور ہم کو مقدس اور بزرگ سمجھنا یہ بھی ایک بہت بڑی بلا ہے جس سے اولیاء اللہ بھاگتے رہے ہیں بلکہ بعض نے لوگوں کو اپنے سے بے اعتقاد کرنے کے لیے ایسے کام ان کے سامنے کئے ہیں جو اصل میں مباح ہیں لیکن وہ اس کو ناجائز خیال کرتے ہیں تا کہ صلاح اور تقویٰ کا گمان ان کے ساتھ نہ رہے البتہ اگر ہماری بن کوشش اور بن توجہ اور بن خواہش کے پروردگار عالم ہماری مقبولیت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کر دے تو یہ اس کی عنایت اور پرورش ہے۔

تُسَبِّحُوْنَ عَشْرًا۔ نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہو (اور دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر ایک روایت میں ۳۳-۳۳ بار آیا ہے اور اخیر میں **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر**۔

جَلَدَ رَجُلَيْنِ سَبَّحَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔ انہوں نے دو مردوں کو کوڑے مارے اس بات پر کہ انہوں نے عصر کے بعد (سورج ڈوبنے سے پہلے) نفل پڑھا تھا (کیونکہ آنحضرت نے اس وقت نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔ فرس سَابِحٌ یا سُبُوْحٌ۔ وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو۔

سَبْحَه۔ ایک گھوڑے کا نام ہے۔

كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ صَلٰوةَ الضُّحٰى حَتّٰى

نَحُلَّ الرِّحَالَ - ہم جب کسی منزل میں اترتے تو چاشت کی نماز نہ پڑھتے یہانتک کہ اونٹوں پر سے کجاوے اتار لیتے (تا کہ ان کو کھڑے کھڑے بوجھ سے تکلیف نہ ہو بعض نے کہا لا سہو ہے راوی کا اور بجائے نَحُلَّ کے نُحِلَّ ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم لوگ چاشت کی پڑھا کرتے یہانتک کہ کجاوے اتارے جاتے-

يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَ التَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ - فرشتوں کو تسبیح اور تحمید ایسی دیجاتی ہے جیسے تم کو سانس دیگئی ہے (تمہاری زندگی دم سے ہے اگر دم بند ہو جائے تو مر جاؤ ایسے ہی فرشتوں کی زندگی ذکر الٰہی سے ہے)-

كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجلس سے اٹھتے تو یہ کہتے سبحانك اللهم وبحمدك لااله الا انت اغفرلی وتب علی' یہ گویا مجلس میں جو باتیں سب قسم کی ہوتی ہیں ان کا کفارہ ہے-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ - اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف اس کی خلقت کے شمار میں (اس کے عرش کے وزن میں اس کی رضا مندی کے موافق اس کے کلموں کے لکھنے میں جتنی روشنائی خرچ ہو اس کے موافق)-

سَبْحَلَةٌ - سبحان اللہ کہنا-

سِبْحَلَةٌ - لمبی موٹی عورت

مُسْبَحْلِلٌ - شیر کا بچہ جب جوان ہو

خَيْرُ الْاِبِلِ السِّبَحْلُ - عمدہ اونٹ وہ ہے جو موٹا بھاری بھر کم ہو-

سَبْخٌ - فارغ ہونا' خوب غافل سونا' دور ہونا-

تَسْبِيْخٌ - ہلکا کرنا' لپیٹنا' ٹھہر جانا' غافل سونا-

تَسَبُّخٌ - ٹھہر جانا' تھک جانا-

اِنَّهٗ سَمِعَهَا تَدْعُوْا عَلٰى سَارِقٍ سَرَقَهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ بِدُعَائِكِ عَلَيْهِ - حضرت عائشہ ایک چور پر بد دعا کر رہی تھیں- جس نے انکا مال چرایا تھا آنحضرت نے یہ سنکر فرمایا بد دعا کر کے اس کو ہلکا مت کر (کیونکہ جب ظالم کے لیے بد دعا کی تو تھوڑا سا بدلہ لے لیا اگر بالکل صبر کریگا تو اسکو خوب سزا ملے گی-)

اَمْهِلْنَا يُسَبِّخْ عَنَّا الْحَرُّ - ذرا ہم کو مہلت دو گرمی ہم پر تخفیف کرے یا گرمی ہلکی ہو جائے-

اِنْ مَرَرْتَ بِهَا وَدَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَائَهَا - اگر تو بصرے پر گذرے اور اس میں جائے تو وہاں کے شورہ زار سے- (کھاری زمین سے جس میں کچھ نہیں اگتا) بچارہ' اور وہاں کی گھاس سے-

سِبَاخٌ - جمع ہے سَبْخَه یا سَبْخَه کی یعنی کھاری زمین-

نَزَلَ بَعْضَ السِّبَاخِ - (دجال مدینہ کے بعض کھاری زمینوں میں اتریگا (یعنی مدینہ کے باہر کیونکہ وہ مردود مدینہ طیبہ کے اندر نہ جا سکے گا اب یہ شخص جو اسکے پاس جائیگا بعض کہتے ہیں وہ خضر ہونگے)-

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ - کھاری زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (اسی طرح تیمم بھی اس پر جائز ہے)-

سَبْدٌ - مونڈنا-

تَسْبِيْدٌ - تیل لگانا' چھوڑ دینا' سر منڈانا' بالوں کو تر کر کے جمالینا پھر ان کر چھوڑ دینا-

اَلتَّسْبِيْدُ فِيْهِمْ فَاشٍ - خارجیوں میں سر کا منڈانا بہت ہوگا (اکثر سر منڈے ہوں گے) بعض نے کہا بالوں میں تیل نہیں ڈالیں گے نہ سر دھوئینگے دوسری روایت میں سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ ہے' یعنی ان کی نشانی سر منڈانا ہوگا' بعض علماء نے اس حدیث کے رو سے حج کے سوا اور وقتوں میں سر منڈانا مکروہ رکھا ہے سر پر بال رکھنا مسنون ہے مگر جس کو تکلیف ہو یا بالوں کی خبر گیری نہ کر سکے اس کو منڈانا بھی جائز ہے-

مترجم- کہتا ہے ایک زمانہ شروع جوانی میں میں چندیا کے بال بوجہ دماغی محنت اور تکلیف کے منڈایا کرتا تھا باقی سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتا تھا ایک سر منڈے صاحب نے اعتراض کیا کہ یہ قزع ہے میں نے کہا قزع اس کو کہتے ہیں کہ جا بجا سے کچھ بال مونڈے کچھ رکھے جیسے بعض جاہل لوگ اپنے

بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں اور ادھر ادھر سے بال منڈاتے ہیں پھر انہوں نے کہا دوسری حدیث میں ہے (احلقوا کله اواتر کوا کله) میں نے کہا بیشک یہ عمدہ دلیل ہے مگر دوسری حدیث سیما ہم التحلیق سے حلق کی کراہت نکلتی ہے تو اگر میرا فعل قزع بھی ہو تو سر مونڈنا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے ہم آپ دونوں برابر ہو گئے۔

اِنَّهٗ قَدِمَ مَكَّةَ مُسَبِّدَ ارْأسَهٗ۔ عبداللہ بن عباسؓ مکہ میں آئے انکا سر روکھا تھا گرد آلود۔ (بالوں میں تیل نہیں تھا نہ سر کو دھویا تھا)۔

مَالَهٗ سَبَدٌ وَّلَا لَبَدٌ۔ اس کے پاس نہ تھوڑا ہے نہ بہت (بالکل قلاچ ہے)۔

سَبَدٌ۔ تھوڑ دبال۔

سُبَدٌ۔ بیر۔

سَبَدَةٌ۔ زنبیل، ٹوکری۔

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَ سْبَذِ يِّيْنَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ اسبذی قوم کا ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا (یہ پارسیوں کی ایک قوم ہے اس کی جمع اسابذہ۔

سَبْرٌ۔ گہرائی جانچنا، تولنا، جیسے اِسْتِبَارٌ ہے۔

مُسْبِرٌ۔ کسی شخص کی شکل وضع جو معلوم ہو۔

سَبُوْتَةٌ۔ قناعت کرنا۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ النَّارِ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَسِبْرُهٗ۔ دوزخ سے ایک آدمی نکلے گا۔ جس کی زینت اور خوبصورتی مٹ گئی ہوگی (آگ میں جل کر بدہیات اور بدوضع ہو گیا ہوگا)۔

مُرْبَيِّلَكَ حَتّٰى يَتَزَ وَّ جُوْا فِي الْغَرَائِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِمْ سِبْرُ اَبِىْ بَكْرٍ وَنُحُوْلَهٗ۔ (زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا) تم اپنے بیٹوں سے کہو غیر عورتوں میں (جو موٹی تازی طاقتور ہوں) نکاح کریں کیونکہ ان پر ابوبکر صدیق کی شباہت اور لاغری چھا گئی ہے (حضرت ابوبکر بہت دبلے پتلے نحیف آدمی تھے زبیر کی بیوی حضرت اسما تھیں جو حضرت ابوبکر کی صاحبزادی تھیں اسی وجہ سے ان کی اولاد اپنی ماں کی اثر سے دبلی اور نحیف پیدا ہوئی یہ بہت عمدہ اور حکمت کا مسئلہ ہے اگر کوئی مرد نحیف اور ضعیف ہو تو اپنے کنبہ میں شادی نہ کرے ایسا کرنے سے اولاد اور بھی ضعیف ہو جائے گی اور غیر خاندان میں قوی اور تنومند عورت سے نکاح کرے تو اولاد صحیح اور تندرست اور چاق چست پیدا ہوگی)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي السَّبَرَاتِ۔ وضو کو سخت جاڑوں میں پورا کرنا (اچھی طرح تین تین بار اعضا کو دھونا، یہ جمع ہے سَبْرَةٌ کی یعنی شدت کی سردی)۔

فَدَ خَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ غَدَاةٍ سَبْرَةٍ۔ آنحضرتؐ حضرت فاطمہؓ کے پاس سخت سردی کی صبح کو تشریف لے گئے۔

لَا تَدْ خُلْهُ حَتّٰى اَسْبُرَهٗ قَبْلَكَ۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا (جب آپ غار ثور میں گھسنے لگے) ابھی آپ مت جائیے میں آپ سے پہلے اس غار میں جا کر اسکا امتحان کرتا ہوں (اس میں کوئی سانپ بچھو موذی شی تو نہیں ہے اگر ہوگی تو میں آپ پر سے تصدق آپ تو محفوظ رہیں۔ سبحان اللہ ایسے جان نثار رفیق کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو شرم نہیں آتی جو حضرت ابوبکر کو برا کہتے ہیں انہوں نے تو جان مال اولاد سب آنحضرت پر قربان کر دی۔ حضرت عمر کہا کرتے تھے ابوبکر میرے ساری عمر کے نیک اعمال لے لیں اور ہجرت کے رات کی نیکی میرے حوالے کر دیں تو میں راضی ہوں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَبَرْتُ الْجَرْحَ۔ میں نے زخم کی گہرائی آزمائی (اس میں سلائی ڈال کر دیکھا)۔

لَا بَأْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ وَفِيْ كُمِّهٖ سَبُوْرَةٌ۔ کچھ قباحت نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اسکی آستین میں یادداشت کی تختی ہو (جس میں روزمرہ کی باتیں لکھتے ہیں پھر اس کو مٹا دیتے ہیں یعنی سلیٹ، اسی طرح اگر جیب میں پاکٹ بک ہو یا بٹوہ ہو۔ جس میں روپیہ یا ضروری کاغذات رہتے ہوں) بعض نے سنورة نون سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

رَاَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَوْبًا سَابِرِيًّا اَسْتَشِفُّ مَاوَرَاءَهٗ۔ میں نے ابن عباسؓ کو ایک مہین باریک کپڑا پہنے

دیکھا اس میں سے نظر آتا تھا جو اس کے پیچھے تھا (یعنی جسم دکھلائی دیتا-)

سَابِرِیٌ- اصل میں سابور کی طرف منسوب ہے جو ایران کا بادشاہ تھا-

دُرُوْعٌ سَابِرِیَّةٌ- یعنی سابری زر ہیں' یہ بھی اسی طرف منسوب ہیں- متنبی کہتا ہے-

نفذت علی السابری دربماتندق فیه الصعدة السمرار-

سَبْسَبَةٌ- بہانا' چھوڑ دینا-

تَسَبْسُبٌ- لٹکنا-

اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِيَوْمِ السَّبَاسِبِ يَوْمَ الْعِيْدِ- اللہ تعالیٰ نے تم کو سباسب کی عید کے بدل (جو نصاری کی عید ہے) عید الفطر کا دن دیا (نصاری اس عید کو سعانین کہتے ہیں)-

فَبَيْنَا اَجُوْلُ سَبْسَبَهَا- میں اس کے میدان میں پھر رہا تھا (جنگل میں) ایک روایت میں بسبسہا ہے معنی وہی ہے-

سَبْطٌ- یا سَبَطٌ یا سُبُوْطٌ- نرم ہونا' لٹکنا' سیدھا ہونا' یہ ضد ہے جَعْدٌ کی یعنی گھونگھر-

سَبَاطَةٌ- بہت ہونا' کشادہ ہونا-

سَبَاطِ- بخار-

سُبَاط- ایک رومی مہینہ ہے اسکو شباط بھی کہتے ہیں' انگریزی فیبر وری ہے-

سَبْطُ الْقَصَبِ- (آنحضرت ﷺ کی صفت ہے) یعنی آپ کا بازو اور پنڈلی سیدھی اور دراز تھی اس میں گرہ اور اٹھاؤ نہ تھا-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ سَبْطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا- اگر وہ لمبے ہاتھ پاؤں والا پورے جسم کا بچہ جنے تو وہ اسکے خاوند کا نطفہ ہے-

لَيْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطِطِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال نہ تو بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور نہ سخت گھونگھر (جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ بیچ بیچ میں تھے ہلکے گھونگھر)-

اَلْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ- حسین ایک امت ہے امتوں میں سے یعنی بھلائی اور نیکی میں ایک امت ہے یعنی امت کے برابر ہیں-

اَسْبَاط- حضرت اسحاق کی اولاد میں ایسے تھے جیسے قبیلے حضرت اسماعیل کی اولاد میں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ امام حسین پیغمبروں کی اولاد ہیں جیسے حضرت یعقوب کی اولاد تھی- بعض نے کہا سبط کہتے ہیں اولاد کی اولاد کو آنحضرت کو معلوم ہوگیا تھا کہ آپ کی امت امام حسین کے ساتھ جیسا سلوک کریگی اسلئے تاکیداً یہ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اولاد کی اولاد ہے اسکا خیال رکھنا مگر تقدیر الٰہی رک نہیں سکتی' آنحضرت کے اتنے ارشادوں کے بعد بھی امت نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ بے آب ودانہ بال بچوں سمیت شہید کیا انا لله وانا الیه راجعون یہ مصیبت ایسی ہے کہ اسکے یاد کرنے سے جگر شق ہوجاتا ہے-

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- امام حسن اور امام حسین آنحضرت کے دوٹکڑے ہیں یا آپ کی اولاد کی اولاد ہیں یا آپ کے نواسے ہیں' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کی اولاد میں اللہ تعالیٰ برکت دیگا اور ایک بڑی امت ہوجائے گی' ایسا ہی ہوا ہزارہا سادات صحیح النسب ان دونوں شاھزادوں کی اولاد میں موجود ہیں اور یزید اور ابن زیاد کی اولاد دنیا سے ایسے گم ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ- اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے ایک قبیلے پر غصہ ہوا تو ان کو مسخ کرکے جانور (چوپایہ) بنا دیا (بندر سور وغیرہ)-

كَانَتْ تَضْرِبُ الْيَتِيْمَ يَكُوْنُ فِیْ حَجْرِهَا حَتّٰی يُسْبِطَ- حضرت عائشہ جس یتیم کو پرورش کرتیں اس کو تعلیم اور تادیب کیلئے اتنا مارتیں کہ وہ فرش ہوجاتا (زمین پر گر پڑتا سیدھا ہوجاتا' جور استاد بہ مہر پدر)-

اَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا- آنحضرتؐ ایک قوم کے گھورے پر آئے (جہاں کوڑا کچرہ نجاست وغیرہ ڈال دیتے ہیں) آپ نے کھڑے رہ کر وہاں پیشاب کیا (اس لیے کہ

بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خیال تھا ایسے موقع پر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں کوئی قباحت نہیں' بعض نے کہا آپ کے گھٹنوں میں درد تھا جیسے دوسری روایت میں ہے تو اکڑوں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی بعضوں نے کہا آپ کی پشت میں درد تھا اور عرب لوگ اس کا علاج کھڑے کھڑے پیشاب کرنا کہتے ہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے البول قائما احصن للدبر کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دبر کو خوب روکے رہتا ہے اس میں سے ریاح وغیرہ صادر نہیں ہوتے' اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیشاب روکنا برا ہے کیونکہ آپ نے گھوڑے پر ہی پیشاب کر دیا اور دوسری جگہ جانیکا قصد نہیں کیا)۔

سَابَاط - چھت دار رستہ دو دیواروں کے درمیان اور ایک شہر کا نام ہے وہاں کا حجام کوئی اس سے حجامت بنانے نہ آتا تو یہ مثل ہوگئی۔

اَفْرَغُ مِنْ حَجَّامِ سَابَاط - یعنی ساباط کے حجام سے بھی زیادہ بے کار اور بے شغل۔

سِبَطْرٌ - عالی' حوصلہ' بڑے بڑے کام کرنے والا' لمبا آدمی' شیر جب حملہ کرنے کے وقت دراز ہو۔

سِبَطْرٰی - اترا کر ناز سے چلنا۔

اِنْ هِیَ قَرَّتْ وَدَرَّتْ وَاسْبَطَرَّتْ فَهُوَ لَهَا - اگر عورت خوش ہو کر دودھ بہانے لگے اور لمبی ہو جائے (دودھ پلانے کو) تو بچہ اسی کو ملے گا۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنَ الذَّبِیْحَةِ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ تَسْبَطِرَّ فَقَالَ مَا اَخَذْتَ مِنْهَا فَهُوَ مَیْتَةٌ - عطا سے پوچھا گیا اگر ایک شخص نے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اسکے لمبے (ٹھنڈے) ہونے سے پہلے اس میں سے ایک پارچہ کاٹ لیا انہوں نے کہا وہ مردار ہے (کیونکہ زندہ جانور میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہوتا ہے تو جب تک ذبح کرنے کے بعد جان بالکل نکل نہ جائے اور ٹھنڈا ہو جائے اسوقت تک اس میں سے گوشت کاٹنا یا اس کی کھال نکالنا منع ہے)۔

صَوْبُهٗ مُسْبَطِرٌّ - اس کی بارش پھیلی اور دراز ہو (یعنی دور دور تک تمام ملک میں برسے)۔

اِسْبَطَرَّ - لیٹ گیا دراز ہو گیا۔

سَبْعٌ - سات' ساتواں ہونا' ساتواں حصہ لینا' پھینکنا' ڈرانا' گالی دینا' عیب بیان کرنا' دانت سے کاٹ کھانا' چرانا' اچک لے جانا' مبہوت کر دینا۔

تَسْبِیْعٌ - سات کونے کرنا' سات بار دھونا' سات رات عورت کے پاس رہنا' سات سو آدمی پورے ہونا' ستر روپیہ پورے کرنا۔

مُسَابَعَةٌ - گالیاں دینا' جماع کرنا' کثرت جماع پر فخر کرنا۔

سِبْعٌ - سات دن پیاسا رہنے کے بعد پانی پر آنا۔

اُوْتِیْتُ السَّبْعَ الْمَثَانِیَ - میں سات مثانی دیا گیا (یعنی سورہ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں) مثانی اس کو اسلئے کہا کہ ہر نماز میں مکرر یعنی بار بار پڑھی جاتی ہے دہرائی جاتی ہے' بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دو بار اتری' ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں۔ بعض نے کہا سبع مثانی سے سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورہ بقرہ سے لیکر سورہ توبہ تک۔

لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ حَتّٰی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً - میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے (جس وقت بال بچوں عورتوں کا خیال کرتا ہوں (ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) اور میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں (بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کا دل آئینہ سے زیادہ صاف اور نور الٰہی سے روشن اور منور تھا ایسے صاف شفاف روشن دل پر ذرا سی بھی کدورت آئے تو صاف معلوم ہو جاتی ہے آپ کے لیے یہی غفلت گو ایک لحہ بھر کی ہو گناہ تھی پر ہم گنہگاروں کے لیے چونکہ ہمارے دل تیرہ و تاریک ہیں اور اس پر صدہا داغ اور دھبے گناہوں کے پڑے ہیں تو اس غفلت کی کدورت نمایاں نہیں ہوتی - میلی داغدار چیز پر اگر ذرا سا دھبہ لگے تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ اس پر تو بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں یہ دھبہ کس شمار میں ہے)

نہایہ میں ہے کہ سبعین اور سبعہ اور سبعماته کا

ذکر قرآن و حدیث میں متعدد مقاموں میں آیا ہے اس سے عدد مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تکرار اور کثرت مراد ہے جیسے اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ اس نے سات بالیاں اگائیں اور اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اور اگر ان کے لیے ستر بار استغفار کرے اور اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةٍ ایک نیکی کا ثواب دس گنا سات سو نیکیوں تک ملے گا' ایک شخص نے ایک اعرابی کو ایک روپیہ دیا اس نے کہا سَبَّعَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ اللہ تعالیٰ تجھ کو دونا بدلہ دے۔

لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ۔ کنواری عورت جس سے آدمی نئی شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک رہے اور شوہر دیدہ عورت سے اگر نئی شادی کرے تو اس کے پاس تین دن تک رہے (اس کے بعد پھر ہر ایک جورو کے پاس باری باری رہے)۔

اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ عِنْدَ سَائِرِ نِسَائِيْ وَ اِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ (آنحضرت ﷺ نے جب بیوی ام سلمہ سے نکاح کیا تو ان سے فرمایا) اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر باقی عورتوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو تین دن رہنا پسند کرتی ہے (جو تیرا حق ہے کیونکہ وہ شوہر دیدہ تھیں) تو میں تین دن تیرے پاس رہکر پھر سب عورتوں کا دورہ کرونگا (باری باری ایک ایک دن سب کے پاس رہونگا (مطلب یہ ہے کہ تین دن تک تیرے پاس رہنا یہ تو تیرا حق ہے کیونکہ تجھ سے نئی شادی کی ہے اور تو ثیبہ ہے (شوہر دیدہ) اس پر بھی میں تجھ کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیرے پاس رہوں تو پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا ایسی حالت میں جب ثیبہ عورت اپنے حق سے زیادہ چاہے تو تین دن کا استحقاق اس کا باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اگر تین دن کا حق اس صورت میں باقی رہتا تو آنحضرت یوں فرماتے میں چار چار دن دوسری بیبیوں کے پاس رہوں گا)۔

سَبَّعَتْ سُلَيْمٌ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ جس دن مکہ فتح ہوا اس دن سلیم قبیلے نے اپنے سات سو آدمی پورے کر لئے۔

اِحْدٰى مِنْ سَبْعٍ۔ ابن عباس سے ایک مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا یہ تو سات مشکل مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے یا عاد کی قوم کے سات راتوں کی طرح سخت ہے یا حضرت یوسف کے زمانہ کی سات سالوں کی طرح دشوار ہے جب سات برس برابر ان کے زمانہ میں قحط ہوا تھا۔

اِنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا۔ آپ نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا۔

اُسْبُوْع۔ ایک ہفتہ یعنی سات دن کو بھی کہتے ہیں اسی طرح سُبُوْعٌ ہے' بعض نے کہا سُبُوْعٌ جمع ہے سبع یا سبع کی۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ سُبُوْعِهٖ۔ جب نکاح سے ساتواں دن ہو (یعنی نکاح کے سات دن بعد)۔

مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يا يَوْمَ السَّبْعِ۔ (ایک بھیڑیا بکری کو گلہ سے اچک لے گیا جس زمانہ میں آنحضرت پیغمبر ہوئے لیکن گڈریے نے (چرواہے) وہ بکری اس کے منہ سے چھین لی تب بھیڑیا کہنے لگا) بھلا جس دن درندہ اس کا نگھبان ہوگا اس دن اس کو کون بچائے گا (یعنی جب فتنوں کے وقت لوگ مال اسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں گے بکریاں بھی بن وارث پھریں گی اس وقت درندہ یعنی بھیڑیا ہی ان کا نگھبان ہوگا مزے سے ان کو چٹ کریگا)[1] یا حشر کے میدان میں اس کا کون نگھبان ہوگا۔

سَبْع۔ بفتح سین وسکون ب وہ مقام جہاں قیامت کے دن سب حشر کئے جائیں گے۔

نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ آنحضرتؐ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا (یعنی ان کے پہننے سے کیونکہ یہ تکبر اور

---

[1] اس حدیث کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ نزول مسیح کے بعد امن وامان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر اور بکری (یعنی درندے اور چوپائے) ایک ساتھ رہیں گے اور درندے جانوروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہی مفہوم دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب ''قیامت کی نشانیاں'' (م)

غرور والوں کا لباس ہے' بعض نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ حرام جانور کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہے سوا کتے اور سور کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک کتے کی بھی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے صرف سور کی کھال پاک نہیں ہوتی (حالانکہ سور کی کھال علیحدہ ہی نہیں ہو سکتی) اور اہل حدیث کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور کسی کا استثنا انہوں نے نہیں کیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ایما اھاب دبغ فقد طھر -

نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ - آنحضرت ﷺ نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (جیسے بلی کتا شیر بھیڑیا چیتا ریچھ لومڑی بور بچہ ٹرس وغیرہ) اور بعضوں نے کہا لومڑی اور بجو درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں-

صَبَّ عَلٰی رَاْسِهِ الْمَآءَ مِنْ سِبَاعٍ کَانَ مِنْهُ فِیْ رَمَضَانَ اپنے اپنے سر پر پانی بہایا کثرت جماع کی وجہ سے رمضان کے مہینے میں-

سِبَاع - جماع کو کہتے ہیں- بعض نے کہا کثرت جماع کو-

نَھٰی عَنِ السِّبَاعِ - آنحضرت ﷺ نے کثرت جماع پر فخر کرنے سے منع فرمایا (جیسے بعض بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے شیخی سے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات میں دس بار جماع کر سکتا ہوں یا میں نے صدہا عورتوں سے صحبت کی ہے' بعضوں نے کہا سباع سے یہاں مراد گالی گلوچ کرنا ہے یہ سَبَعَ فُلَانًا سے ماخوذ ہے جب اس کا عیب بیان کرے اس کو برا کہے-

سَبِیْع - ایک محلّہ کا نام ہے کوفہ میں جو منسوب ہے بنی سبیع کے قبیلے کی طرف وہ ایک شاخ ہے ہمدان کی-

صَلّٰی لِسُبُوْعِهِ - آپ نے سات چکروں کے بعد نماز پڑھی (یعنی دوگانہ طواف ادا کیا)-

اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ - قرآن سات طرح پر اتارا گیا (عرب کے ہر قبیلے کی بولی کے موافق یعنی کیفیت تلفظ میں سے سات طرح سے جو اختلافات ہیں ان سب کے موافق قرآن کو پڑھ سکتے ہیں وہ سات یہ ہیں ادغام 'ترک ادغام' تفخیم 'ترقیق' امالہ' مد' تبیین - بعض نے کہا سات طرح سے عرب کے سات قبیلے مراد ہیں بعض نے کہا سات قرائتیں مراد ہیں' اور یہ اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ حضرت جبرئیل جب قرآن کا دور آنحضرت کے ساتھ کرتے تو کبھی کسی طرح سے پڑھتے کبھی کس طرح سے-

فَلَقِیَهُ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ - آنحضرتؐ حضرت ابراہیم سے ساتویں آسمان میں ملے (یعنی شب معراج میں' ایک روایت میں چھٹا آسمان مذکور ہے شاید راوی کو سہو ہوا یا حضرت ابراہیم چھٹے آسمان سے ساتویں پر چڑھ گئے ہوں گے' یا معراج کئی بار ہوا ہے تو ایک بار چھٹے آسمان ملے ایک بار ساتویں آسمان پر-

فَلَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی سَبْعٌ - آنحضرتؐ نے ہم لوگوں کو تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن رہ گئے (اس حدیث میں چھٹی رات سے پچیسویں شب اور پانچویں سے چھبیسویں شب اور چوتھی سے ستائیسویں شب اور تیسری سے اٹھائیسویں شب مراد ہے گویا مہینہ کے آخر سے حساب شروع کیا-

سَاَزِیْدُ عَلَی السَّبْعِیْنَ - (اللہ تعالیٰ نے تو یوں فرمایا ہے تو منافقوں کے واسطے ستر بار استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالے ان کو نہیں بخشنے کا) اب میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا-

ھُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا یَکْتَوُوْنَ - جو لوگ بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ستر ہزار آدمی ہیں (میری امت کے ان کی صفت یہ ہے کہ) نہ داغ دیتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں ہر بیماری میں اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں اسی سے صحت کی دعا کرتے ہیں دوا و علاج پر ان کا اعتماد نہیں ہے گو دوا اور علاج کرنا جائز ہے مگر دوا اور علاج کو بذاتہ موثر نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا تو دوا اثر کرے گی ورنہ الٹا اثر ہو گا - از قضا سر کنگبین

صفرا فزوز- روغن بادام خشکی کی نمود[1] بیمار کرنے والا اور چنگا کرنے والا پروردگار ہی ہے دوسرا کوئی نہیں-

فَإِذَ سَوَادٌ عَظِيمٌ وَ مَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا- ایکا ایک ہی ایک بڑی جماعت دکھلائی دی اس کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے-

وَمَعَ هٰوٗ لَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدْاً مَّهُمْ- ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہوں گے جو ان کے آگے ہوں گے-

اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ- کبیرہ گناہ سات ہیں جو بہت سخت گناہ ہیں وہ سات ہیں چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ ستر کے قریب ہیں-

مَنْ صَامَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاَ عَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا- جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی حالت میں) روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا (عرب میں ستر کا لفظ مبالغہ کے لیے آتا ہے اس سے عدد مقصود نہیں ہوتا' جہاد کے سفر میں اگر آدمی کو طاقت ہو اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں کوئی تکلیف روزے کی وجہ سے نہ ہو تو روزہ رکھنے میں قباحت نہیں)-

اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ- دوزخ کی گہرائی عمق ستر برس کی راہ ہے-

طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ- اللہ تعالے اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنائے گا معلوم ہوا زمینیں بھی سات ہیں-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِيْنَ فِيْ كُلِّ اَرْضٍ آدَمُ كَآدَمِكُمْ الخ- (ابن عباس نے کہا) اللہ تعالے نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں ایک آدم ہیں تمھارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمھارے پیغمبر کی طرح (یہ اثر ابن عباس سے موقوفا صحیح ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں' ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک ان کی سند معصوم یعنی پیغمبر سے صحیح نہ ہو وہ ماننے کے قابل نہیں ہیں- بعض نے کہا ابن عباس نے شاید یہ مضمون اسرائیلی لوگوں سے یا اسرائیلی کتابوں سے حاصل کیا)-

سَبْعِيْنَ- (لوگوں نے پوچھا ہم اپنے لونڈی اور غلاموں کو کتنے بار معاف کریں فرمایا) ستر بار (ہر روز)-

اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا- تم ستر امتوں میں اخیر امت ہو ستر کا شمار تم پر پورا ہوا اور تم سب میں بہتر ہو-

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ- خون کے سات رشتے حرام کیے گئے (ان سے نکاح حرام ہے ماں' بیٹی' بہن' پھوپھی' خالہ' بھتیجی' بھانجی)-

وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ- اور نکاحی (دامادی) کے رشتے (یعنی سسرالی) بھی سات حرام ہیں (ساس' بہو' باپ کی جورو' جورو کی بیٹی' اس کی بہن' پھوپھی' خالہ)-

فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ- یہ ہتھلیاں گویا درندے کی ہتھلیاں ہیں (جس پر رنگ نہیں ہوتا یہ آپ نے اس عورت سے فرمایا جو مردوں کی طرح ہتھلیاں صاف رکھتی تھی ان پر مہندی وغیرہ نہیں لگاتی تھی معلوم ہوا عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زیب وزینت سے رہنا بہتر ہے-

لِيَتَحَرَّ هَا فِي السَّبْعِ الْاَ وَاخِرِ- شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈ ھے-

وَلَعْنَتِيْ تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَرٰى- میری لعنت خلق کی طرف سے ساتویں حاکم پر ہوگی' (ساتواں حاکم اس امت میں یزید پلید تھا امام حسن پانچواں حاکم تھے' معاویہ چھٹے' یزید ساتواں' ایک روایت میں من الولد ہے یعنی اس کی اولاد تک لعنت کا اثر ہوگا)-

سُبُوْغٌ- پورا ہونا' لمبا ہونا' کشادہ ہونا' جھکنا' ملنا-

تَسْبِيْغٌ- بچہ گرا دینا بال نکلنے کے بعد-

---

[1] جب موت سر پر رقص کر رہی ہو تو اس وقت روغن بادام بھی الٹا ہی اثر کرتا ہے- (م)

اِسْبَاغٌ - پورا کرنا-

رَجَلَهُ بِالْحَرْبَةِ فَتَقَعُ فِيْ تَرْقُوَتِهٖ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَيْضَةِ - آنحضرت ﷺ نے ہتھیار ابی بن خلف پر مارا اس کی ہنسلی پر پڑا خود کے پٹھے کے نیچے-

تَسْبِغَه - وہ جو خود کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے گردن اور گریبان بچانے کے لئے-

اِنَّ زَرَدَتَيْنِ مِنْ زَرَدِ التَّسْبِغَةِ نَشِبَتَا فِيْ خَدِّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ - دو حلقے تسبغہ کے احد کے دن آپ کے رخسارے میں گھس گئے (کیونکہ آپ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے اوپر سے ابن قمیہ ملعون نے پتھر مارے اور اپنے نزدیک یہ سمجھا کہ میں نے آنحضرت کا کام تمام کر دیا)-

كَانَ اسْمُ دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ ذُو السُّبُوْغِ - آنحضرتؐ کی زرہ کا نام ذوالسبوغ تھا یعنی پوری اور کشادہ-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ - اگر اس عورت نا بچہ پورے سرین والا (بر گوشت ابھرے ہوئے) پیدا ہوا-

اَسْبِغُوْا لِلْيَتِيْمِ فِي النَّفَقَةِ - یتیم پر اچھی طرح فراغت کے ساتھ خرچ کرو (اس کو تنگی میں مت رکھو)-

اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ - وضو کو پورا کرو (ہر ایک عضو کو اچھی طرح تین بار دھوؤ)-

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ - تکلیف کے وقتوں (مثلاً سردی ہوا) میں وضو کو پورا کرنا-

اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ - وضو کو پورا کر اور انگلیوں میں خلال کرو-

وَاَسْبَغَهٗ - اور خوب لمبی ہو کر (دودھ بھرنے سے اور کو کہیں بڑی ہوئی خوب کہا کر مطلب یہ کہ خوب چاق چست بھاری بھرکم بن کر اس کو روندیں گے-

اَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ - اپنی نعمتیں ہم پر پوری کر-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ النِّعَمِ - ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے-

رَجُلٌ سَبِغٌ - پوری زرہ پہنے ہوئے ایک مرد-

سَبْغَه - کشادگی فراغت-

سَبْقٌ - آگے بڑھ جانا' غالب آنا' بلند درجہ ہونا-

تَسْبِيْقٌ - کچا بچہ جننا-

مَسْبُوْقٌ - وہ شخص جو امام کے ساتھ ایک رکعت یا زیادہ ہو جانے کے بعد شریک ہو-

اِنْسِبَاقٌ - بن سوچے ایک بات منہ پر آ جانا-

مُسَابَقَةٌ اور سِبَاقٌ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا-

لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ - آگے بڑھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے اونٹ اور گھوڑے اور تیر میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے' مسلمان بہادری میں دوسری قوموں سے کم نہیں ہیں لیکن بے علمی اور نا اتفاقی اور جہالت اور عیاشی کی وجہ سے مغلوب اور تباہ ہو رہے ہیں- دوسری قوموں نے علوم اور معارف میں ترقی کی اور آلات ایسے بنائے جن کو مسلمان بنانا نہیں جانتے اور آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے- مسلمان ادھر تو جاہل کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن' جب مسلمانوں کی ایسی سقیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آ سکتی ہے- ہر قوم کی دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے- جب مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب تک کبھی ذلت اور نکبت کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے- ایک خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے جس کو خدا کا ڈر نہ تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا او جناح یا پرندے کے پنکھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند پروازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیادار بادشاہوں اور رئیسوں کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاحول ولاقوۃ الا باللہ- طیبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح گدہوں' خچروں' ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں-

مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمِنُ اَنْ يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

دو گھوڑوں میں شریک کیا اگر اس کو یہ یقین ہے کہ یہ گھوڑا ان دونوں سے آگے بڑھ جائے گا تب تو بہتر نہیں (اگر یہ یقین نہیں تو شرط جائز ہے اس تیسرے شخص کو محلل کہتے ہیں یعنی شرط کو حلال کر دینے والا - بات یہ ہے کہ شرط کا روپیہ اگر تماشا میں دینا ٹھہرائیں یا ایک طرف سے شرط ہو تب تو بالکل درست ہے اور اگر دونوں طرف سے شرط ہو تو بغیر محلل کے درست نہیں اب اگر محلل آگے بڑھ گیا اور دونوں شرط کرنے والے اس کے پیچھے آئے ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو محلل شرط کا روپیہ لے لے گا اور اگر محلل اور ایک شرط کرنے والا ساتھ آئے پھر دوسرا شرط کرنے والا آیا تو جو آگے آئے وہ دونوں شرط کا روپیہ لے لے گے اور اگر تینوں برابر آئے تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا -)

وَحَا زَفِيْهَا سَبْقًا - وہ اس امر میں بڑھ گیا -

مِنْ كَلِمَا تٍ لَمْ يُسْبَقْ اِلَيْهَا - یہ اس کا کلام ہے اس سے پہلے کسی نے ایسا کلام نہیں کیا -

اِنَّهٗ اَمَرَ بِاِ جْرَاءِ الْخَيْلِ وَسَبَّقَهَا ثَلٰثَةَ اَعْذُقٍ مِّنْ ثَلَاثِ نَخَلَاتٍ - آنحضرتؐ نے گھوڑے دوڑانے کا حکم دیا اور جو کوئی آگے بڑھ جائے اس کو کھجور کے تین خوشے درخت دلائے -

تَسْبِيْقٌ - کے معنے دونوں آئے ہیں یعنی آگے بڑھنے کا روپیہ دینا، اور لینا -

اِسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ یا سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا - دیکھو سیدھی راہ پر رہو خوب جمے رہو تم بہت آگے بڑھ گئے ہو یا لوگ تم سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں (اگر داہنے بائیں مڑو گے تو بس گمراہ ہوئے، طیبی نے کہا یہ آپ نے قرآن کے قاریوں سے فرمایا سیدھی راہ پر جمے رہو یعنی اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھو اس کی تلاوت کرو اگر داہنے بائیں مڑو گے یعنی لوگوں کو دکھانے اور سنانے ان سے تعریف کرانے کے لیے تو ریا میں گرفتار ہو گے جو شرک اصغر ہے پھر ایسا نہ ہو گمراہ ہو جاؤ یعنی شرک اکبر میں پڑ جاؤ -

سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ - وہ تو گوبر اور خون سب سے آگے بڑھ گیا (یعنی جلدی سے تیزی کے ساتھ شکاری جانور کے پار ہو گیا نہ اس میں خون لگا نہ گوبر مطلب یہ ہے کہ یہ خارجی مردود دین سے ایسے باہر ہو جائیں جن میں دین و ایمان کا ذرا اثر بھی نہیں رہے گا - مسلمانوں دیکھو غور کرو، باوجود کہ خارجی بڑے نمازی متقی پرہیز گار تہجد گذار تھے رات دن قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے مگر آنحضرت نے ان کے حق میں یہ فرمایا کہ دین کا ذرا سا بھی نشان ان میں نہ ہوگا کیا معنی اللہ اور رسول کی محبت سے بے بہرہ ہو نگے جس پر ایمان کا مدار ہے اور رسول اللہ کے جانشین کی دشمنی پر کمر باندھیں گے، دوسرے مسلمانوں کو ذرہ ذرہ سی بات پر کافر بنا کر ان کو مارنے اور قتل کرنے کے لیے مستعد ہوں گے پھر یہ تقویٰ اور پرہیز گاری سب بے کار ہوگی) -

فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ - پھر اللہ کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے -

فَتَسْبِقُ شَهَادَتُهٗ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ - اس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی، مطلب یہ ہے کہ اس کو دین کی کچھ پرواہ نہ ہوگی، گواہی دینے اور قسم کھانے پر ایسا مستعد ہوگا کہ اس کو یہ بھی یاد نہ رہے گا پہلے قسم کھائی تھی یا پہلے گواہی دی تھی کبھی گواہی سے قسم کھائے گا کبھی پہلے گواہی دے گا پھر قسم کھائے گا اس کو کسی سال میں کچھ باک نہیں ہوگا -

سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ - میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے (کیونکہ رحمت تو عام ہے مومن کافر متقی گنہگار سب پر ہے اور غضب خاص خاص لوگوں پر ہے) -

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ تجھ سے پہلے عکاشہ نے یہ مرتبہ حاصل کر لیا (کہتے ہیں دوسرا شخص اس مرتبہ کا نہ تھا اور آپ کو صاف کہنا برا معلوم ہوا تو یوں گول گول فرمایا، بعض نے کہا وہ دوسرا شخص منافق تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسرے شخص سعد بن عبادہ تھے) -

فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ سَوَابِقُ - یہی وہ شخص ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگے سے اچھے مرتبے رکھے ہیں -

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاٰخِرُوْنَ - ہم ہی آگے بڑھنے

والے اور پیچھے آنے والے ہیں (یعنی دنیا میں دوسری امتوں کے بعد آئے اور آخرت میں ان سے آگے بڑھنے والے ہیں)۔

سَبَقَ فُقَرَاؤُهُمْ۔ مہاجرین میں جو محتاج ہیں وہ مالداروں سے (فضیلت میں) بڑھ گئے ہیں (یعنی فقر کی فضیلت میں جو ایک خاص امر ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر فقیر کو ہر غنی پر فضیلت مطلقہ من کل الوجوہ حاصل ہے ورنہ ہر فقیر حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمٰنؓ بن عوف یا طلحہؓ یا زبیرؓ سے افضل ہوگا جو بہت مالدار تھے)۔

سَابِقَةُ الْحَاجِّ۔ آنحضرتؐ کی اونٹنی عضباء کا لقب تھا)

لَا تَسْبِقْنِیْ بِآمِیْنَ۔ (آپ مجھ سے پہلے سورہ فاتحہ نہ پڑھ لیا کیجئے تاکہ میری اور آپ کی امین ساتھ ہوا کرے) آپ امین مجھ سے پہلے نہ کہو۔

سَبَقٌ۔ وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے۔ اب عرف میں کتاب کا ایک حصہ جو استاد کو سناتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ یَسْبِقُ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ كَمَا یُسْبَقُ بَیْنَ الْخَیْلِ یَوْمَ الرِّهَانِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں میں شرط کرائے گا (کون آگے بہشت میں پہنچ جاتا ہے) جیسے گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑوں میں شرط کی جاتی ہے۔

اَلسُّبْقَةُ الْجَنَّةُ وَالْغَایَةُ النَّارُ۔ آگے بڑھنے کے لیے بہشت ہے (اس طرف لوگ جلدی سے بڑھنا چاہیں گے) اور پیچھے رہنے کی انتہا دوزخ ہے (ہر شخص چاہے گا کہ دوزخ میں جانے والوں کے اخیر میں رہوں جہاں تک دوزخ سے بچوں وہی غنیمت ہے)۔

وَالْجَنَّةُ سَبَقَتْهُ۔ بہشت اس سے آگے بڑھی۔

سَابِقٌ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

سَابِقُ الْحَاجِّ۔ جو قافلہ سے آگے بڑھ جائے ان کے ساتھ نہ چلے۔

سَبْكٌ۔ گلانا، سانچہ میں ڈالنا جیسے تَسْبِیْكٌ ہے۔

سَبِیْكَةٌ۔ گلا ہوا ٹکڑا چاندی یا سونے کا جو قالب میں ڈالا گیا ہو اس کی جمع سبائک ہے۔

لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَسَوَابِكَ۔ اگر میں چاہوں تو ہانڈی کو حلوان کے گوشت اور میدہ کی چپاتیوں سے بھر دوں۔

سَبَائِكُ۔ چھنا ہوا آٹا یعنی میدہ جس کو عرب لوگ حواری کہتے ہیں اور سبائک باریک چپاتیوں (مانڈوں) کو بھی کہتے ہیں۔

سَبْلٌ۔ گالی دینا، لٹکنا، چھوڑ دینا۔

تَسْبِیْلٌ۔ اللہ کی راہ میں دینا۔

اِسْبَالٌ۔ لٹکانا چھوڑ دینا۔ برسنا، بہت باتیں کرنا۔

سَبَلٌ۔ منہ جو ابھی زمین پر نہ پہنچا ہو۔

سَبِیْلٌ۔ راہ، رستہ۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کی راہ میں ہو۔ نیک کام کو جو خدا کی رضامندی اور اس کے تقرب کے لیے کیا جائے فرض ہو یا نفل اس کو سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں مگر اکثر اس کا استعمال جہاد کے لیے ہوتا ہے۔

اِبْنُ السَّبِیْلِ۔ مسافر۔

حَرِیْمُ الْبِیْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِنْ حَوَالَیْهَا لِاَنِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَابْنُ السَّبِیْلِ اَوَّلُ شَارِبٍ مِّنْهَا۔ کنوے کے اطراف کا گھیرہ چالیس ہاتھ ہے چاروں طرف (یعنی ہر طرف دس ہاتھ) بکریوں اور اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے اور مسافر سب سے پہلے اس میں سے پینے والا ہے (یعنی جو مسافر ادھر سے گذرے اس کو اس میں سے پانی لینے کا حق ہے کنویں کا مالک اس کو پانی پینے سے روک نہیں سکتا اسی طرح اپنے جانور کو پلانے سے)۔

فَاِذَا الْاَرْضُ عِنْدَ اَسْبُلِهٖ۔ اس کے رستوں پر ناگاہ زمین نمودار ہوئی۔

اَسْبُلٌ۔ جمع ہے سبیل کی جب وہ مونث ہو اگر مذکر ہو تو اَسْبِلَةٌ ہے۔

اِحْبِسْ اَصْلَهَا وَ سَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا جب انہوں نے اپنا باغ وقف کرنا چاہا تو ایسا کر باغ کی ملکیت کو تو قائم رکھ (تو اس کا مالک بنا رہ اور اس

کا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے، ہر ایک محتاج شخص اس کو کھائے)-

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ- تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں (اس پر نظر رحمت نہیں کرنے کا) ان تین میں ایک وہ ہے جو اپنی ازار لٹکائے (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے اپنا کپڑا ضرورت سے زائد صرف کرے اس میں ہر ایک کپڑے کا اسراف آ گیا ازار ہو یا قمیص یا انگرکھا یا عمامہ، مطلب یہ ہے کہ کبر اور غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے کبر اسی کی شان ہے اسی کو سزا وار اور زیبا ہے اس کے سوا سب لوگ عاجز اور محتاج ہیں، ہمارے زمانہ میں دکن کے لوگ انگرکھا میں اسراف کرتے ہیں، بے کار چنت ڈال کر کپڑا تلف کرتے ہیں، افغانی لوگ پاجامہ میں بہت سا کپڑا ضائع کرتے ہیں، بخارا والے بڑے بڑے عمامے اور پگڑ باندھتے ہیں- یہ سب اصراف میں داخل ہے اگر بقدر ضرورت کپڑا بناتے تو باقی کپڑا اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے کام آتا- یہی نہیں ان کو تو فخر اور تکبر کی لت پڑ گئی ہے، لوگ یہ کہیں صاحب بڑے امیر آدمی ہیں- ایک تھان کا انگرکھا اور دو تھان کا جامہ تمیہ بناتے ہیں- ایسے ہی لوگوں کے باب میں یہ حدیث ہے لیکن جو کوئی فخر اور تکبر کی راہ سے ایسا نہ کرے بلکہ غفلت میں اس کی ازار لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے)-

سَابِلَةٌ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ- ایک عورت دکھلائی دی جو اپنے پاؤں دونوں پکھالوں کے درمیان لٹکائے ہوئے (اونٹ پر) جا رہی تھی نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے، اور لغت کی رو سے مُسْبِلَةٌ ٹھیک ہے، ایک روایت میں سَادِلَةٌ ہے یعنی پاؤں چھوڑے ہوئے-

مَنْ جَرَّ سَبَلَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو غرور کی راہ سے کھینچے گا (یعنی ان کو پہن کر زمین پر گھسٹتا چلے گا) تو قیامت کے دن اللہ تعالے اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں، (عنایت اور شفقت کجا اس کو تمام لوگوں میں اپنی بے التفاتی اور بے توجہی سے ذلیل کرے گا)-

سَبَلَه- لٹکتے ہوئے کپڑے جیسے رَسَلَه اور نَشَرہ بمعنی مُرْسَلَه اور مَنْشُوْرَہ بعض نے کہا سَبَلَه ایک موٹا کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے-

دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ سَبَلَةٌ- میں حجاج ظالم کے پاس گیا وہ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنے تھا (جیسے اہل اسراف کی حالت ہوتی ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ وَافِرًا لِسَّبَلَةِ- اس کی مونچھ کے بال بہت تھے- اس کی جمع سِبَالٌ آئی ہے، ہروی نے کہا سبلہ وہ بال جو نیچے کے جبڑے کے تلے ہوتے ہیں، سبلہ داڑھی کے سامنے کے حصے کو اور جو داڑھی سینہ پر لٹکتی ہو اس کو بھی کہتے ہیں-

عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلَ سَبَالَةِ السِّنَّوْرِ- اس پر بلی کی مونچھ کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے-

اَسْقِنَا غَيْثًا سَابِلًا- ہم کو بہت برسنے والے ابر سے پانی پلا- عرب لوگ کہتے ہیں اَسْبَلَ الْمَطَرُ یعنہ خوب زور کا برسا-

اَسْبَلَ الدَّمْعُ- آنسو خوب بہے-

سَبَلٌ- اسم ہے اس کا یعنی خوب برسنے والا-

فَجَادَ بِالْمَاءِ جَوْنِيٌّ لَهٗ سَبَلٌ- پانی کی سخاوت کی ایک کالے ابر نے جس نے خوب پانی برسایا-

لَا تُسْلِمْ فِيْ قَرَاحٍ حَتّٰى يُسْبِلَ- خالی زمین میں (جہاں زراعت تیار نہ ہو) بیع سلم مت کر یہاں تک کہ کھیت بالیاں نکالے- سَبَلَ بمعنی سنبل (بالی کی) ہے-

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- اللہ کا سخت غصہ ہے اس شخص پر جس کو اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں (جہاد میں) مارے (کیونکہ اس نے پیغمبر سے مقابلہ کیا- اب اگر پیغمبر کسی کو حد یا قصاص میں قتل کرے تو وہ اس حدیث میں داخل نہ ہوگا)-

خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا- مجھ سے اللہ تعالیٰ کے حکم حاصل کرو اس نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکال دی (جس کا وعدہ اس آیت میں کیا تھا اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

سَبِیْلًا وہ راہ یہ ہے کہ محصنہ کو رجم کرو اور غیر محصنہ کو سو کوڑے مارو جب وہ زنا کی مرتکب ہو-)-

اَلْاِ سْبَالُ فِی الْاِ زَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ لٹکانا جو حرام ہے یعنی کپڑے کا اسراف ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہے (اسی طرح ہر لباس میں جس سے بیکار کپڑا ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے-

اَلسُّبَالَتَانِ طَرَفَا الشَّارِبِ-سبالہ کہتے ہیں مونچھ کے کنارے کو (جو لب کے دونوں طرف ہوتا ہے اسکا بھی کتروانا مستحب ہے اگر نہ کترائے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ وہ منہ کو نہیں چھپاتا نہ کھانے کی چکنائی ان میں لگتی ہے حضرت عمر سبالہ رکھتے تھے اس کو نہیں کترتے تھے)-

فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ-پھر وہ شخص جس نے جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے-

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ-اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں گرد آلود ہوں (اللہ کی راہ ہے یہاں ہر ایک نیک کام مراد ہے مثلاً جہاد یا طلب علم وغیرہ)-

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ-جو شخص (دین کا) علم حاصل کرنے کے لئے (اپنے ملک یا اپنے گھر سے) نکلے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ کر آئے (یعنی طالب علمی کے) زمانہ تک اس کو مجاہدین کا سا ثواب ملتا رہے گا)

وَمُتَکَلِّمٍ عَلٰی سَبِیْلِ نَجَاۃٍ-جو شخص نجات کے رستہ پر علم سیکھ رہا ہو نجات کا رستہ یہ ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کر رہا ہو نہ اس لئے کہ لوگ میری تعظیم اور توقیر کریں مجھ کو بڑا مولوی یا علامہ یا مجدد کہیں یا دنیا کمانے کی نیت ہو سرکاری نوکری یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے علم سیکھے-

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِیْلُهُ سَبِیْلُ الْمَاءِ الْجَارِیْ-حمام کے پانی کا حکم وہی ہے جو بہتے ہوئے پانی کا ہے (یعنی وہ پاک ہے)-

اِنَّهٗ کَانَ وَافِرَ السَّبْلَۃِ-آنحضرتؐ کے دونوں سبلوں پر (یعنی مونچھ کے دونوں کناروں پر) بہت بال تھے-

خُذِ السَّلَا فَمُرَّهٗ عَلٰی سِبَالِهِمْ-ابوطالب نے حضرت حمزہ سے کہا تو بھی ایسا کر وہ بچہ دان (جو مشرکوں نے نماز میں آنحضرتؐ کی پیٹھ پر رکھ دیا تھا) لے کر ان کی مونچھوں پر پھرا (یہ ان کی سزا ہے)-

سُنْبُلَۃٌ-ایک برج ہے یا بارہ برجوں میں سے عرب لوگ کہتے ہیں سَنْبَلَ الزَّرْعُ کھیت میں بالی آ گئی-

وَاِذَا کَانَ لَهٗ سُنْبُلَۃٌ کَسُنْبُلَۃِ السِّنَّوْرِ وَالْفَارِ فَلَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ-اگر سنجاب (جو ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اس کی کھال نہایت عمدہ اور ملائم ہوتی ہے اسکو امیر لوگ پہنتے ہیں یہ صقالیہ اور ترک کے ملک میں بہت کثرت سے ہوتا ہے) کی دم ایسی ہو جیسے بلی یا چوہے کی ہوتی ہے تو اسکا گوشت نہیں کھانا چاہئے-

ثَوْبٌ سُنْبُلَانِیٌّ-بہت لمبا دراز کپڑا-

سُنْبُلَان اور سُنْبُل-دونوں شہر بھی ہیں ملک روم میں ان میں بیس فرسخ کا فاصلہ ہے-

سُنْبُلَانِی-اس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے-

سَبَنٌ-ایک عمارت کا نام ہے بغداد کے اطراف میں-

فَلَمَّا رَاَیْتُ السَّبَنِیَّ عَرَفْتُ اَنَّهَا هِیَ السَّبَنِیَّۃُ-(قسی کپڑا جس کے پہننے سے آنحضرت ﷺ نے ممانعت کی ہے میں نہیں پہچانتا تھا کیسا ہوتا ہے) جب میں نے سبن کے کپڑوں کو دیکھا تو مجھ کو معلوم ہوا قسی وہی ہے-نہایہ میں ہے کہ سبنی ایک کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے-

سَبَنْتَی یا سَبَنْدٰی-بور بچہ (جو شیر سے چھوٹا اور اس پر کالے کالے یا سفید ٹیکے ہوتے ہیں یہ جانور بڑا غصیلا اور سخت موذی ہوتا ہے ہندی میں اس کو تیندوا کہتے ہیں شماخ بن ضرار نے جو حضرت عمرؓ کا مرثیہ کہا ہے اس میں کا ایک شعر یہ ہے-

وَمَا کُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ وَفَاتُهٗ-بِکَفَّیْ سَبَنْتٰی اَزْرَقِ الْعَیْنِ مُطْرِقِ مجھ کو یہ امید نہ تھی کہ آپ کی موت ایک نیلے آنکھ والے سر جھکائے ہوئے تیندوے کے ہاتھ پر ہو گی (مراد ابولولو) مردود ہے جس نے عین نماز میں زہر آلود خنجر سے آپ

کوزخمی کیا' یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر مسلمان کے دل پر قیامت تک نقش رہے گا اور وہ مجوسی سے ہمیشہ ہوشیار رہیگا)-

سَبَنْجُوْنَہ-لومڑی کے کھالوں کی پوستین-

كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَبَنْجُوْنَةٌ مِّنْ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ كَانَ اِذَا صَلّٰى لَمْ يَلْبَسْهَا-امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس ایک پوستین تھی لومڑی کے کھالوں کی آپ نماز میں اسکونہیں پہنتے تھے (حالانکہ ہر چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھنا درست ہے مگر امام صاحب احتیاط کی راہ سے نماز میں اس کونہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ مردار کھالوں کی تھی' بعض نے کہا سبنجونہ مغرب ہے آسمان گون کا (یعنی آسمانی رنگ کی ایک پوستین آپ کے پاس تھی-)

سَبَہٌ-بوڑھا ہوکر عقل جاتی رہنا' سٹھیا جانا' غرور کرنا-

مُسَبَّہٌ-جس کی عقل بڑھاپے سے جاتی رہی ہو-

سَبَهْلَلٌ-بیکار خالی خولی-

لَا يَجِيْئَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبَهْلَلًا-تم میں کوئی آخرت میں خالی خولی نہ آئے (یعنی اس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوں)-

عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ يَمْشِيْ سَبَهْلَلًا وہ یوں ہی بیکار چلتا ہوا آیا (کوئی مطلب نہیں رکھتا تھا)-

اِنِّيْ لَاَكْرَهُ اَنْ اَرٰى اَحَدَكُمْ سَبَهْلَلًا لَا فِيْ عَمَلِ دُنْيَا وَلَا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ-(حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں تم سے کسی کو بیکار دیکھوں نہ وہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ آخرت کا (سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے' آدمی کو چاہئے کہ وقت کو عزیز سمجھے' گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں' اور کوئی ساعت اپنی فضول بک بک اور بیہودہ بات اور بیکاری میں صرف نہ کرے یا دنیا کا کام کرتا رہے دنیا کے علوم وفنون ہنر سیکھے' کسب معاش کرے زراعت تجارت حرفت نوکری وغیرہ) یا آخرت کے کام کرے (خدا کا ذکر اسکی عبادت علم دین کا پڑھنا دین کے کتابوں کی تالیف ترجمہ طبع اشاعت وغیرہ جنگی فنون' گھوڑے کی سواری' نشان اندازی' بحری لڑائی کے فنون اس کے سامان جہاز سازی' تارپیڈو سب مرائن ہوائی لڑائی کے سامان' ایرشپ' سی پلین زپلین وغیرہ مدارس اور محتاج خانوں' سراؤں' پلوں' مسجدوں' شفاخانوں کی تیاری یتیموں اور بیوں کی پرورش اور تعلیم کے سامان' غرض مسلمان کو لازم ہے کہ ایک منٹ بھی اپنا وقت بے کار نہ گذرنے دے' افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمام قومیں کسب کمال اور تحصیل علوم فنون میں مصروف ہیں' لیکن مسلمان ہی سب سے پھسڈی رہ گئے ہیں' کھیل کود اور پتنگ بازی' شطرنج بازی' چوسر' گنجفہ' مرغبازی' بٹیر بازی' بس یہ ان کے اشغال ہیں جو نہ دنیا میں کام آتے ہیں نہ دین میں)-

سَبْیٌ-قید کرنا' لوٹنا' غارت کرنا' لونڈی غلام بنانا' جیسے سِبَاءٌ ہے دور کرنا' ملک بدر کرنا' مسخر کر لینا' تابعدار بنالینا-

سَبْیٌ اور سَبِيَّةٌ اور سَبَايَا-یہ سب الفاظ حدیثوں میں آئے ہیں-

سَبِيَّةٌ-قیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں اس کی جمع سَبَايَا ہے-

تِسْعَةُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ وَالْجُزْءُ الْبَاقِيْ فِي السَّابِيَاءِ-روزی کے نو حصے تو اللہ تعالیٰ نے تجارت اور سوداگری میں رکھے ہیں اور باقی ایک دسواں حصہ جانوروں کی نسل بڑھانے میں (یعنی گائے' بکری' بھینس اور گھوڑے وغیرہ کی نسل بڑھانا)-عرب لوگ کہتے ہیں لِاٰلِ فُلَانٍ سَابِيَاءُ-ان کی اولاد کے پاس بہت چوپائے ہیں یعنی گورو وغیرہ' اس کی جمع سوابی ہے' اصل میں سابیا کا معنی وہ جھلی ہے جس میں بچہ رہتا ہے-

اِتَّخِذْ مِنْ هٰذَا الْحَرْثِ وَالسَّابِيَاءِ قَبْلَ اَنْ يَّلِيَكَ غِلْمَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَا تَعُدُّ الْعَطَاءَ مَعَهُمْ مَالًا-(حضرت عمرؓ نے ظبیان سے کہا تمہاری تنخواہ سالانہ کیا ہے انہوں نے کہا دو ہزار درھم حضرت عمرؓ نے کہا تو ایسا کر) کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ تجھ پر قریش کے وہ لونڈے حاکم بنیں جن کی تنخواہ کو تو کچھ مال نہ سمجھے (اس قدر کم تیری تنخواہ مقرر کریں)-

مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ يَسْتَبِيْ قُلُوْبَ النَّاسِ لَمْ

يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ- جوشخص باتیں بنانے کا علم سیکھے ہے (نقالی جگت قافیہ) اس کی فرض قبول ہوگی نہ نفل-

فَاصْطَفٰی عَلَیَّ سَبِیَّةً- اس نے ایک لونڈی کو مجھ پر مقدم کیا (اسی کی طرف مائل ہے مجھ کو نہیں پوچھتا)-

خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سُبُوْا- ہم کو اور جو لوگ قید ہوئے ہیں ان کو چھوڑ دو- ہم ان کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں-

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ- آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا-

باب السین مع التاء

سَتٌّ' بری بات' عیب'

سِتَّةٌ- چھ مرد-

سِتٌّ- چھ عورتیں اور عوام لوگ اسکو بمعنی مالکہ اور سیدہ استعمال کرتے ہیں-

اِنَّ سَعْدًا خَطَبَ امْرَاَةً بِمَکَّةَ فَقِیْلَ اِنَّهَا تَمْشِیْ عَلٰی سِتٍّ اِذَا اَقْبَلَتْ وَعَلٰی اَرْبَعٍ اِذَا اَدْبَرَتْ- سعد بن ابی وقاصؓ نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لوگوں نے کہا جب وہ سامنے آتی ہے تو چھ لے کر آتی ہے (دونوں چھاتیاں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ بہت موٹی تازی عورت ہے اور اس کی چھاتیاں بڑی بڑی ہیں) اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار لے کر جاتی ہے' (دونوں سرین اور دونوں پاؤں' مطلب یہ ہے کہ چوتڑ اس کے ایسے پر گوشت ہیں گویا زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں یہ عورت غیلان کی بیٹی تھی قبیلہ ثقیف میں سے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھی)-

قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ- ہم چھ ہزار کو پہنچ گئے تھے (صحیح دس ہزار ہے یہ راوی کا وہم ہے)-

وَنَحْنُ مَابَیْنَ السِّتِّمِائَةِ اِلَی السَّبْعِمِائَةِ- ہم چھ سو سے لے کر سات سو آدمی تھے-

سِتَّةُ عَشَرَ بَدَنَةً یاسِتَّ عَشَرَةَ- سولہ اونٹ-

سِتَّةُ اَیَّامٍ اَوْسِتَّةُ اَشْهُرٍ اَوْسِتُّ سِنِیْنَ- امام چھ دن یا چھ مہینے یا چھ برس غائب رہینگے (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے جو یقیناً راوی کا افترا ہے یا غیبت صغری مراد کیونکہ غیبت کبری پر تو امامیہ کے اعتقاد کے موافق اب تک ہزار برس سے زیادہ گزر چکے ہیں اور بارھویں امام یعنی محمد بن حسن عسکری اب تک ظاہر نہیں ہوئے اور لطف یہ ہے کہ بعض امامیہ سے میں نے سنا ہے کہتے ہیں جب چالیس کامل مومن دنیا میں ہو جائینگے تو امام ظاہر ہوں گے حالانکہ کروڑوں شیعہ موجود ہیں کیا چالیس بھی ان میں مومن نہیں ہیں؟

اصل یہ ہے کہ یہ سب بنی ہوئی باتیں ہیں-)

پیراں نمی پرند مریداں می پرانند-[1] ان اماموں نے نہ کبھی امامت کا دعوی کیا نہ ان کو امامت (حکومت) حاصل ہوئی' بنی امیہ اور عباسیہ کے ڈر سے ہمیشہ اپنی جان بچا کر گوشۂ عافیت میں چھپے رہے- کیا امامت اس طرح ہوتی ہے؟ آخری زمانہ میں سچے امام مہدی محمد بن عبداللہ نامی ظاہر ہوں گے جو بنی فاطمہ میں سے ہونگے وہ بیشک امام ہونگے کافروں کو سزا دینگے اسلام کی اشاعت کرینگے' مخالف مولویوں اور صوفیوں کو خوب سزا دینگے جو نفسانیت اور تعصب سے مالامال اپنے اپنے خاندانوں اور بزرگوں کے رسوم کے تابع ہیں نہ ان کو قرآن سے غرض ہے نہ حدیث سے اللہ ایسے مولویوں اور درویشوں سے بچا کر رکھے سب سے زیادہ دشمن ان کے حضرت امام مہدی ہوں گے آپ صاحب سیف اور حکومت ہوں گے اس لیے ان کے سرکوبی قرار واقعی کر دیں گے البتہ اگر امامت سے دینی امامت اور پیشوائے مراد لیا جائے تو بیشک یہ سب امام ہمارے دینی پیشوا اور مقتدی تھے' اللہ تعالے ہم کو ان بارہ اماموں کی محبت پر قائم رکھے اور انہی کی غلامی میں ہمارا حشر کرے' آمین یا رب العالمین-

سَتْرٌ- چھپانا-

[1] پیر تو شاید کسی بڑی بات کے مدعی نہیں ہوتے لیکن ان کے مرید ہی انہیں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں-(م)

تَسَتُّرٌ - چھپنا-

سِتَارَہ - پردہ-

سِتَارٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے-

سَتَّارٌ - اللہ کا نام ہے کیونکہ وہ بندوں کے عیب کو چھپاتا ہے-

اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ - اللہ تعالیٰ شرم کرنے والا (عیب) چھپانے والا ہے' ایک رویت میں سِتِيرٌ ہے' اس کا بھی معنی وہی ہے-

وَكَانَ رَجُلًا سَتِيرًا يا سِتِّيرًا - وہ بڑا ڈھانپنے والا چھپانے والا تھا (یعنی نہاتے وقت اپنے ستر کو چھپاتا تھا)-

اَيُّمَا رَجُلٌ اَغْلَقَ بَابَهُ عَلَى امْرَاَتِهٖ وَاَرْخَى دُوْنَهَا اِسْتَارَةً فَقَدْ تَمَّ صَدَاقُهَا - جس شخص نے اپنا دروازہ ایک عورت پر بند کر لیا جو اس کی منکوحہ ہے اور پردے کی آڑ کر لی (یعنی تنہائی کی خلوت صحیح) تو عورت کا پورا مہر اس پر واجب ہو گیا خواہ جماع کرے یا نہ کرے کیونکہ جماع سے مانع کوئی بات نہ رہی' امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کے نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہیں ہوتا-

اِسْتَارَہ - بمعنی سِتَارَہ یعنی پردہ' اسی حدیث میں وارد ہوا ہے اگر اَسْتَارَةٌ ہوتا تو اچھا ہوتا یہ جمع ہے سِتْرٌ کی بکسرہ - سین - یعنی پردہ-

اَلَا سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ يَا هَزَّالُ - ارے مسخرے تو نے اس کو اپنے کپڑے سے کیوں نہ چھپایا (یہ آنحضرت نے ماعز اسلمی سے فرمایا جب انہوں نے آپ کے پاس آ کر یہ بیان کیا کہ میں نے زنا کیا' آپ کا مطلب یہ تھا کہ اگر ایسی کوئی بات ہو بھی گئی تھی تو اس کا چھپانا اور آئندہ کے لیے توبہ کرنا بہتر تھا تاکہ مسلمانوں کی بدنامی نہ ہوتی)-

سِتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ - (تم میں جب کوئی پاخانہ جائے تو) جنوں کی آنکھوں سے آڑ اس طرح ہو سکتی ہے کہ بسم اللہ کہے (جب بسم اللہ کہہ کر پاخانہ جائے گا تو جن اور شیطان اس کا ستر نہ دیکھ سکیں گے دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ بك من الخبث و الخبائث)-

وَسَتَرْتُهُ فَصَبَّ عَلَى يَدِهٖ - میں نے آپ پر آڑ کر لی (آپ نے پانی لیا) اور اپنے ہاتھ پر ڈالا (جب غسل کا ارادہ کیا تو سر کھولا)-

رَاَى اُمَّ زُفَرَ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ - ام زفر کو کعبہ کے پردے پر دیکھا (یعنی اسپر ٹیکا دیے ہوئے)-

كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ - پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا (بلکہ لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا تھا' یا پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا یعنی پیشاب سے برابر پاکی نہیں کرتا تھا' دوسری روایت میں لَا تَنَزَّهٌ کا یہی معنی ہے ایک روایت میں لَا يَسْتَبْرِئُ ہے یعنی برابر استنجا نہیں کرتا تھا' اس کے عضو پر پیشاب رہتا تھا یعنی قطرہ ٹپکتا تھا' ایسی حالت میں نہ اسکا وضو صحیح ہوتا نہ نماز اور یہ کبیرہ گناہ ہے) ایک روایت میں لَا يَسْتَنْزِهُ ہے ایک میں لَا يَسْتَنْتِرُ ہے نتر سے اسکا ذکر کتاب النون میں آئے گا-

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ - جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے بھی عیب چھپائے گا (مجمع البحار میں ہے کہ جو مسلمان مستور الحال ہوں یعنی انکا فسق و فجور فاش نہ ہو ظاہر میں نیک اور صالح ہوں تو انکا اگر کوئی عیب دیکھے تو اسکا چھپانا بہتر ہے لیکن جو لوگ فسق و فجور اور شرارت میں مشہور ہوں غریب لوگوں کو ستاتے ہوں تو ان پر انکار کرنا اور حاکم تک ان کی شکایت پہنچانا درست ہے اسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا تو واجب ہے شریعت کی حفاظت کیلئے)-

فَاغْتَسَلَتْ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ - حضرت عائشہؓ نے غسل کیا ہم میں اور ان کے بیچ میں ایک پردہ پڑا تھا (حضرت عائشہؓ نے غسل کر کے ان کو بتلایا کہ جنابت کا غسل اس طرح کرنا چاہیے اور پردے کی آڑ میں سے وہ ان کے بدن کا اوپر کا حصہ دیکھتے رہے کیونکہ وہ ان کے رضاعی بھانجے اور محرم تھے)-

سَتَّرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا - میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس میں حاشیہ ہرا تھا-

كَشْفَ السِّتَارَةَ - پردہ کھولا-

رَجُلٌ لَّهٗ مِستَرٌ-جس کے پاس روزی کا کوئی ذریعہ ہو (جو اس کو بھیک مانگنے سے روکتا ہو)-

لَا تَسْتُرُوْا الْجُدُرَ-دیواروں پر کپڑے مت منڈھو (جیسے مسرف اور مغرور لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھت پر اور دیواروں پر نقش ونگار اور کپڑے لگاتے ہیں جب گھروں کی دیوار پر کپڑا چڑھانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں چڑھانا اور اوڑنا بھی ناجائز ہوگا)-

مُسْتَرَہ-وہ جو نمازی اپنے سامنے لکڑی وغیرہ لگا لے آڑ کرنے کے لئے-

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ وَعَفَاعَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ-جو شخص ایسا کام کرے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے (مثلاً زنا کرے شراب پیئے) پھر اللہ تعالیٰ اس کو چھپادے اور توبہ کرنے پر معاف کردے تو وہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ جس قصور کو معاف کردے پھر اس پر سزا دے (یعنی جب اس نے توبہ کرلی اور دنیا میں بھی اپنا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے اس کا عیب فاش نہیں کیا تو آخرت میں بھی اس پر عذاب نہ ہوگا البتہ اگر توبہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے قیامت کے دن چاہے تو اسکو معاف کردے یا عذاب کرے-اسی طرح اگر دنیا میں شرعی سزا اسکو مل گئی مثلاً کوڑے لگائے گئے یا رجم کیا گیا تب بھی اب آخرت میں اسکو عذاب نہ ہوگا اور یہ سزا اسکے گناہ کا کفارہ ہوجائے گی-اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعض احناف یہ کہتے ہیں کہ شرعی سزا اس کو دیئے جانے سے آخرت کا گناہ ساقط نہ ہوگا اس کے لئے توبہ ضروری ہے)-

سَتَرَ عُرْیَانَہٗ-اس کی برہنگی کو ڈھانپا (یعنی اس کو کپڑا پہنایا)-

تُسْتَرُ-ایک شہر کا نام ہے جسکو شوستر بھی کہتے ہیں-

سَتُّوْقٌ-یا مُتُّوْقٌ-کھوٹا روپیہ-

مُسْتَقَہ-لمبی آستین کی پوستین-

سَتْلٌ-ایک کے پیچھے ایک نکلنا' قطرہ قطرہ بہنا-

سَتَلٌ-پیچھے لگنا-

مَسْتَلٌ-تنگ رستہ-

مَسْتُوْلٌ-جہاز کی لمبی لکڑی' یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے' اصل میں مستول کا معنی جس پر سے گوشت نکال لیا گیا ہو-

فَبَیْنَا نَحْنُ لَیْلَۃً مُتَسَا یِلِیْنَ عَنِ الطَّرِیْقِ نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ-(ابوقتادہ نے کہا ہم آنحضرت کے ساتھ تھے ایک سفر میں) ایک رات ایسا ہوا ہم راستہ سے الگ ہوکر ایک کے پیچھے ایک چلے آنحضرت اونگھنے لگے (آپ پر نیند کا غلبہ تھا)-

مَسَاتِلُ-جمع ہے تنگ راستے-

سَتْہٌ-پیچھے لگنا' کون پر مارنا-(دبر پر)-

سُتَاھِی-بڑے کون والا-

سَتْہٌ اور سِتْہٌ اور سَتَہٌ اور سَہٌ اور سُہٌ-کون حلقہ دبر کو بھی کہتے ہیں' اسی طرح است ہے-

اِنْ جَاءَ تْ بِہٖ مُسْتَھًا جَعْدًا فَھُوَ لِفُلَانٍ-اگر اس عورت کا بچہ بڑے بڑے چوتڑ والا گھونگھر بال والا پیدا ہو تب تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے-

مَرَّا اَبُوْ سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَۃُ خَلْفَہٗ وَکَانَ رَجُلًا مُسْتَھًا-ابوسفیان گذرا اور معاویہ اس کے پیچھے تھے وہ بڑے بڑے چوتڑ والے آدمی تھے-

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاھِھِمْ-اپنے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے چلیں گے-

وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ-پیٹھ کا ڈاٹ آنکھیں ہیں (جب سوگئے تو ڈاٹ کھل گیا)-

باب السین مع الجیم

سَجْبٌ-پرانی مشک-

ثَلٰثُ سُجُبٍ-تین پرانی مشکیں-

سَاجِبٌ-پرانی مشک-سُجُبٌ جمع ہے سَاجِبٌ کی-

سَجٌّ-پاخانہ پتلا ہونا-

سَجَاجٌ-پانی ملا ہوا دودھ-

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَرَاحَکُمْ مِّنَ السَّجَّۃِ وَالْعَجَّۃِ-اللہ تعالیٰ

نے تم پر روزی کشادہ کی تم کو پانی ملے ہوئے دودھ اور اونٹ کو زخمی کر کے اس میں سے جو پانی نکالتے ہیں اس سے نجات دی' (بعض کہتے ہیں سجہ اور بجہ دو بتوں کا نام تھا جنکا عرب لوگ پوجا کرتے تھے)۔

سَحْجٌ - گانا' پیش کرنا۔

سَجْحٌ اور سَجَاحَةٌ - نرمی' سہولت' کم گوشت ہونا۔

سِجَاحٌ - سامنے' مقابل۔

سَجَاحٌ - حارث بن سوید کی بیٹی جس نے پیغمبری کا دعوی کیا تھا پھر اس نے مسیلمہ کذاب سے نکاح کر لیا یہ عورت یہانتک کہ عرب میں مثل مشہور ہوگئی۔

اَغْلَمُ مِنْ سَجَاحٍ - سجاح سے زیادہ پرشہوت اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی یگانہ آفاق تھی یہ بھی ایک مثل ہے۔

اَكْذَبُ مِنْ سَجَاحٍ - سجاح سے زیادہ جھوٹی۔

وَامْشُوْا اِلَى الْمَوْتِ مِشْيَةً سُجُحًا اَوْسُجْحَاءَ - حضرت علیؓ جنگ صفین میں اپنے لوگوں سے فرما رہے تھے چلو موت کیطرف نرمی اور سہولت کے ساتھ چلو (یعنی موت سے گھبراؤ نہیں خوشی اور اطمینان کے ساتھ موت کو لو)۔

اِذَا مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ - (حضرت عائشہؓ نے جنگ جمل میں حضرت علیؓ سے کہا جب تم مالک ہو گئے (تمہاری فتح ہوئی تم غالب ہوئے) تو اب نرمی سے پیش آؤ (قصور معاف کرو)۔ عرب میں یہ مثل مشہور ہے اِذَا مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ - یعنی جب تو غالب ہو جائے اور مالک اور غالب بن جائے تو رعایا پر نرمی کر۔

مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ - تم مالک بن گئے اب نرمی اور مہربانی کرو' یہ امر ہے اسجاح سے یعنی نرمی کرنا۔

سُجُوْدٌ - سجدہ کرنا' جھک جانا' سیدھا ہونا۔

سَجْدٌ - پھول جانا۔

سَاجِدٌ - سجدہ کرنیوالا - سُجَّدٌ اس کی جمع ہے۔

سَجْدَةٌ - ایکبار جھکنا۔

سِجْدَه - پیشانی یا ناک زمین پر رکھنا' یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت وہ خاص اللہ تعالی کے لئے ہے اگر دوسرے کسی کو یہ سجدہ کرے تو وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ دوسرے سجدہ تعظیم (تحیت) جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں اور رئیسوں اور سرداروں کو کیا جاتا ہماری شریعت میں یہ بھی حرام ہو گیا' فرشتوں نے حضرت آدم کو اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کو اور معاذؓ نے آنحضرت کو اور اونٹ نے آنحضرت کو جو سجدہ کیا وہ یہی سجدہ تحیت تھا نہ سجدہ عبادت۔

كَانَ كِسْرٰى يَسْجُدُ لِلطَّالِعِ - کسری (بادشاہ ایران) طالع کے لئے جھک جاتا (طالع وہ تیر جو نشانہ کے اوپر سے گذر جائے اس کو مقرطس یعنی اس تیر کی طرح سمجھتے ہیں جو نشانہ پر لگ جائے اور جو تیر نشانہ کے دائیں بائیں گرے اس کو عاضد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تیرانداز کے سامنے جھک جاتا تھا اس کی خاطر کرتا تھا ازہری نے کہا معنی یہ ہے کہ جب وہ تیر مارتا اور نشانہ سے اونچا ہوتا تو جھک جاتا تا کہ تیر اسکا سیدھا جا کر نشانہ پر پڑے' عرب لوگ کہتے ہیں اَسْجَدَ الرَّجُلُ یعنی اس نے سر جھکا لیا اور خمیدہ ہو گیا۔

وَقُلْنَ لَهٗ اَسْجِدْ لِلَيْلٰى فَاَسْجَدَا - انہوں نے اونٹ سے کہا لیلی کے لئے جھک جا (تا کہ لیلی سوار ہو جائے) وہ جھک گیا۔

سَجَدَ - عاجزی کی۔

سُجُوْدُ الصَّلٰوةِ - نماز کا سجدہ کیونکہ سجدے سے بڑھکر دوسری کوئی عاجزی نہیں ہے' اہل ہند پاؤں پڑنا کہتے ہیں بادشاہ یا رئیس کی قدمبوسی یعنی اس کے پاؤں پر اپنا سر رکھدیتے ہیں۔

وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - حضرت عائشہ آپ کے سجدے کے مقام کے برابر لیٹی ہوئی تھیں (آپ جب سجدہ کرنا چاہتے تو نماز کے اندر ہی ان کو چھودیتے وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں)۔

مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا - اس سے بڑھ کر لمبا میں نے کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کسوف کے سجدے سے)۔

مِنْ اَيْنَ سَجَدْتَ يا سُجِدَتْ - تم نے سورہ ص میں کیوں سجدہ کیا یا سورہ ص سجدہ والی کیونکر ہوئی۔

يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ - آنحضرت ﷺ جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے -

سَهَا سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُهٗ ایک شخص ایک سجدہ بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرے (اور قیام کو چھوڑ دے) -

لَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ - ان تہجد کی گیارہ رکعتوں میں آپ سجدہ بہت لمبا کرتے -

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ - میں نے ظہر کی نماز کے بعد آنحضرت کے ساتھ سنت کا دوگانہ پڑھا (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت ظہر سے پہلے چار رکعت سنت نہیں چھوڑتے تھے) -

مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ - اس باب میں یہ بیان ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا مکروہ ہے (یعنی قبروں کو برابر کر کے وہاں مسجد بنا دینا یا قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ قبروں کی طرف نماز پڑھے - اگر مقبرہ ویران ہو گیا ہو اور وہاں قبروں کا نشان نہ رہے تو اس میں مسجد بنانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ مقبرہ بھی مسجد کی طرح وقف ہے - اسی طرح کسی بزرگ یا صالح کی قبر کے پاس مسجد بنانا برکت حاصل کرنے کے لیے نہ اس کی تعظیم کے لیے اس کراہت میں داخل نہ ہو گا - کذا فی مجمع البحار -

مترجم - کہتا ہے صاحب مجمع البحار کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگوں کے قبور سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح ان کی زیارت قبور سے فیوض باطنی اور انشراح صدور حاصل ہوتے ہیں یا نہیں اس میں ایک جماعت علمائے ظاہر کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے بجز عبرت اور موت کی یادگاری اور میت کے لیے دعا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہے مگر حضرات صوفیہ اور ایک جماعت کثیر علمائے دین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے قبور سے زائرین کو طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں خیر کچھ ہی ہو مگر قبور کی زیارت بطریق سنت کرنا چاہیے - یعنی جیسی آنحضرت اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے اور اہل بدعات اور شرک کی طرح قبروں کو چومنا چاٹنا، ان پر چراغ لگانا، صندل چادر شرینی چڑھانا، نذر کا روپیہ رکھنا، ان کی طرف رکوع یا سجدہ کرنا، ان سے مرادیں مانگنا، ان کی منت کرنا، وہاں عرضیاں لٹکانا یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اگر اہل قبور سے وہ مراد مانگے جو خاص اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے جیسی رزق کی کشائش، اولاد دینا، بیماری سے چنگا کرنا تو مشرک ہو جائے گا اسلام سے خارج معاذ اللہ -

تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ - سورج عرش کے تلے جا کر سجدہ کرتا ہے (یعنی اس کے ڈوبنے کو سجدے سے تشبیہ دی ورنہ سورج کی پیشانی کہاں ہے کہ وہ سجدہ کرے، مطلب یہ کہ ہر غروب کے وقت آگے چلنے کی اجازت پروردگار سے طلب کرتا ہے اگر سجدہ سے یہ مراد ہو کہ پروردگار کے سامنے اپنی تابعداری اور انقیاد ظاہر کرتا ہے تو اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ امر تو ہر وقت موجود ہے غروب کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے، اب ایک اعتراض اور ہے وہ یہ ہے کہ آفتاب تو ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں طلوع یعنی ہر آن اس کا طلوع اور غروب جاری ہے پھر ایک خاص وقت کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سجدہ سے سجدہ حالی مراد ہے جیسے درخت پہاڑ پتھر وغیرہ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں تو ہر آن میں سورج سجدہ حالی کر کے طالب اجازت ہوتا ہے کہ آگے چلوں یا لوٹ جاؤں، رہا عرش کے تلے ہونا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پروردگار عالم کا عرش اس قدر بڑا ہے کہ تمام آسمان زمین اس کے سامنے ایک چھلے سے بھی کم ہیں جو ایک میدان میں پڑا ہو تو سورج کو کیا - تمام آسمانوں اور زمینوں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عرش کے تلے ہیں اور ان کا دورہ اس تحتیت کو باطل نہیں کرتا کیونکہ ان کا مدار بھی عرش کے تلے ہی ہے اگرچہ اس جواب سے پوری تسلی نہیں ہوتی کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ سورج کہاں جاتا ہے پھر یہ حدیث بیان فرمائی اس سے یہ نکلتا ہے کہ کوئی خاص وقت سورج کی حرکت کا مراد ہے اور ممکن ہے کہ طلوع اور غروب سے خط استوا کا طلوع اور غروب مراد ہو اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا واللہ اعلم -

سَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ - آپ کے ساتھ جب آپ نے سورہ النجم سنائی تو مسلمان اور مشرک جن اور آدمی سب نے سجدہ کیا (جنوں کا سجدہ کرنا شاید آنحضرت کے فرمانے سے صحابہ کو معلوم ہوا ہوگا بات یہ تھی کہ سورہ والنجم آپ سنا رہے تھے اتنے میں شیطان نے آپ کی سی آواز بنا کر یہ فقرہ جڑ دیا تلك الغرانيق العلى وان شفا عتهن لترتجى' یہ اونچے اونچے بت ان کی سفارش کی امید ہے' یعنی امید ہے کہ پروردگار کی بارگاہ میں یہ ہمارے سفارشی بنیں شیطان کے اس جملہ کو سنکر مشرک لوگ بہت خوش ہوئے کہ اب تو یہ پیغمبر ہمارے بتوں کو بھی خدا نہیں جانتے تھے بلکہ خدا کی بارگاہ بہت عالی خیال کر کے وہاں تک اپنی رسائی مشکل جان کر ان بتوں کا پوجا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ قیامت کے دن یہ بت پروردگار کے پاس ہماری سفارش کر کے ہم کو تکلیف اور عذاب سے بچالیں گے بعض نے کہا یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور شیطان کی مجال نہیں ہے کہ پیغمبر کی زبان یا آواز پر تصرف کر سکے' اور مشرکوں نے اپنے بتوں کے نام سن کر سجدہ کیا ہوگا جیسے لات اور عزیٰ اور منات وغیرہ کا واللہ اعلم۔

صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ - میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے سوا مسجد حرام یعنی بیت اللہ کی مسجد کے وہاں تو ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز ہوتا ہے۔

وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا - وہ اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں۔

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا - میرے لیے ساری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی (تو جس زمین پر نماز پڑھنا درست ہے اس سے تیمم بھی کرنا درست ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد اور طہور میں کوئی تفریق نہیں کی اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں ناپاک زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن اس پر تیمم درست نہیں اور استدلال کرتے ہیں لفظ طیبا سے جو قرآن میں وارد ہے ہم کہتے ہیں جب وہ طہور ہوئی تو طیب بھی ہوئی۔)

فَصَلّٰى ثَمَانِيَ سَجْدَاتٍ - آپ نے چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتیں پڑھیں (جیسے رات کی تہجد یا تراویح کی آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے)۔

فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً - آپ ایک سجدہ اس میں اتنی دیر کرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھے (طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سجدہ تلاوت اور شکر کے سوا اور بھی خالی سجدہ محض ثواب کے لیے کر سکتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیا کہ حدیث میں نماز کا سجدہ مراد ہے)

وَنَحْنُ سُجُوْدٌ - ہم لوگ سجدے میں تھے

اِذَا جَاءَهُ اَمْرٌ يَسُرُّبِهٖ خَرَّسَا جِدًا - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ (شکر کے لیے) سجدے میں گر پڑتے' معلوم ہوا سجدہ شکر سنت ہے جب کوئی خوشی کی بات سنے یا کوئی بلا دفع ہو' اور بعض حنفیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر سجدہ شکر حق تعالے کی نعمت پر مسنون ہو تو ہر دم سجدہ میں ہی رہنا چاہیے کیونکہ سانس کا اندر جانا اور باہر آنا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے' ان کا جواب یہ ہے کہ یہ معمولی نعمت ہے اس کے لیے معمولی عبادت نماز روزہ مقرر ہے اور سجدہ شکر اس نعمت پر مسنون ہے جو اتفاقی اور حادث ہو نہ ان نعمتوں پر جو ہمیشہ جاری ہیں۔

رَاٰى نُغَاشِيًّا فَسَجَدَ - آنحضرت ﷺ نے ایک بے دست و پا ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو سجدہ شکر کیا کہ حق تعالے نے مجھ کو پورے اعضا عنایت فرمائے (اسی طرح اگر مجذوم یا اور کوئی آفت والے کو دیکھے تو بھی سجدہ شکر کرے اور یہ دعا پڑھے الحمد الله الذى عا فانى مما ابتلاك به و فضلنى على كثير ممن خلق تفضيلا مگر علماء نے کہا ہے کہ یہ سجدہ اور دعا اس آفت زدہ سے چھپا کر کرے تا کہ اس کو رنج نہ ہو' البتہ فاسق معلن کو دیکھ کر اس (اللہ) کے سامنے سجدہ کرے کہ حق تعالیٰ نے اس کو گناہوں سے محفوظ رکھا اس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید اس فاسق کو عبرت ہو اور وہ شرمندہ ہو کر توبہ کرے)۔

نَوْمُ عَلِيٍّ وَّابْنُ عُمَرَ وَاَصْحَابُ الصُّفَّةِ فِي الْمَسْجِدِ - حضرت علی اور عبداللہ بن عمر مسجد میں سوتے تھے اسی طرح وہ صحابی جو مسجد کے سائبان میں پڑے رہتے ان کا گھر بار نہ تھا (معلوم ہوا مسجد میں سونا درست ہے گو احتلام کا ڈر ہو بعض نے کہا مسجد کو خواب گاہ بنانا مکروہ ہے یعنی گھر ہوتے ہوئے خواہ مخواہ مسجد میں جا کر سونا - اسی طرح مسجد میں وضو کرنا بھی درست ہے مگر جب اس کی تری سے لوگوں کو ایذا ہوتی ہو تو مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں جانوروں اور دیوانوں اور بچوں کو جن کو تمیز نہ ہو بے ضرورت لے جانا مکروہ ہے - اسی طرح جس کے بدن پر نجاست ہو اور مسجد کے ملوث ہو جانے کا ڈر ہو اس کو مسجد میں جانا حرام ہے اور مسجد میں کھانا پینا دستر خوان بچھانا بالا تفاق درست ہے' ایک حدیث میں ہے جو کوئی مسجد میں سوا تعلیم علوم دین یا نماز کے دوسری غرض کے لیے آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دوسرے کے مال کو تکے (اس کو اڑا لینے کے لیے) اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا سخت گناہ ہے تو اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ احادیث صحیحہ سے اس کا جواز ثابت ہے البتہ مسجد میں غل مچانا یا خاص دنیا کی بات چیت کے لیے مسجد کو مقرر کرنا ناجائز ہے اور بیہقی نے شعب الایمان جو روایت کی -

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِ هِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ - یعنی ایک زمانہ آئے گا ایسا کہ لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تو قطع نظر اس کے ضعف اسناد کے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی بات چیت کرنے کی غرض سے مسجد میں آئیں گے یہ بالا تفاق ناجائز اور قیامت کی نشانی ہے اسی طرح ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث جس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے نکالا کہ میری مسجد میں جو کوئی نیک کام کے لیے آئے مثلاً علم دین سیکھنے یا سکھانے کے لیے تو اس کو مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر ملے گا اور جو کوئی دوسری غرض سے آئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے کا مال تکے (یعنی اس کو حسرت ہے حسرت ہو گی اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دنیاوی غرض سے مسجد میں آئے علاوہ اس کے اس میں خاص مسجد نبوی کا ذکر ہے نہ دوسری مسجدوں کا' البتہ مسجد میں خرید و فرخت کرنا مال تجارت لانا' گمی ہوئی چیز بلند آواز سے ڈھونڈھنا' مسجد میں تھوک یا بلغم ڈالنا' اس کو یہود و نصاری کی طرح آراستہ کرنا' بے ضرورت نقش ونگار کرنا' اس میں کوڑا کچرا ڈالنا' بیہودہ شعر اس میں پڑھنا یا بیہودہ اور فحش باتیں کرنا' کچی پیاز یا لہسن کھا کر آنا' چیخنا' چلانا (اگرچہ ذکر الٰہی میں ہو یا قرآن خوانی میں) یہ بالا تفاق منع ہے' اور جن اشعار میں خدا اور رسول کی تعریف ہو اور شرک اور کفر اور فسق و فجور کی برائی ہو یا مباح باتیں ہوں ان کا پڑھنا منع نہیں' اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں جو کہا ہے کہ مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہے اور اس سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں تو یہ کلام محض بے دلیل ہے) -

عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ - تو اپنے اوپر سجدہ کو لازم کر لے شرح مصابیح میں ہے مراد سجدہ تلاوت یا نماز یا شکر ہے ان کے سوا دوسرے خالی سجدے کرنا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے ناجائز ہے -

میں :- کہتا ہوں عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ سجدہ ایک مستقل عبادت ہے جب چاہے کرے اس میں ثواب ہی ثواب ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ افضل ہے یا قیام -

لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ - آنحضرت ﷺ نے مفصل کی سورتوں میں سے کسی میں سجدہ نہیں کیا (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے قرآن کے آخری حصہ کو) -

اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا - جب تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی نشانی دیکھو (مثلاً کسوف خسوف آندی زلزلہ تاریکی ژالہ باری وغیرہ) تو سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھنا شروع کر دو جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو آپ گھبرا کر نماز شروع کر دیتے' سید نے کہا اگر عذاب کی نشانی سے کسوف خسوف مراد ہو تو سجدے سے مقصود نماز ہے اور جو زلزلہ آندھی وغیرہ مراد ہو تو سجدے سے یہی متعارف سجدہ مراد ہے) -

اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ - جب تم کسی شخص کو دیکھو مسجد میں خرید و فروخت

کرتا ہے (یا دوکان لگاتا ہے) تو یوں کہو اللہ تیری سوداگری میں فائدہ نہ دے (اس کے لیے بددعا کرو)-

بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ بِسَجْلٍ فَصُبَّ عَلٰی بَوْلِهٖ- اس گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا آپ نے حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کی اس پر بہا دیا گیا (معلوم ہوا زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے' بعض نے کہا اس کو کھودنا ضروری ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جس پانی سے نجاست دھوئی گئی ہو وہ پاک ہے اگر اس میں تغیر نہ ہوا ہو بعض کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں-

فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ- آدم کی طرف منہ کر کے سجدے میں گر پڑو تو لام بمعنی الیٰ کے ہے گویا آدم کو سجدے کا قبلہ مقرر کیا اور سجدہ خدا ہی کے لئے ہوا اور اس پر سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ آدم کا سجدہ سجدہ عبادت نہ تھا کیونکہ سجدہ عبادت غیر اللہ کے لئے کفر ہے کذا فی مجمع البحرین-

میں:- کہتا ہوں جو آدم کو صرف سجدہ کا قبلہ قرار دیتے ہیں اور سجدہ اللہ ہی کے لئے کہتے ہیں تو کوئی قباحت لازم نہیں آتی-

سَجَدَ لَهُ الْبَعِیْرُ- اونٹ نے آنحضرت کو سجدہ کیا (یعنی اپنا سر آپ کے سامنے جھکا دیا)

اعنی بکثرة السجود- (ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا فرمائیں مجھ کو بہشت میں لے جائے آپ نے فرمایا) تو بہت سجدے کر کے (یعنی بہت نماز پڑھ) میری مدد کر (مجھ کو بہشت میں لے جانا آسان ہو' معلوم ہوا نماز بہشت کی کنجی ہے کیونکہ سب عبادتوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے)-

سَجَّادَه- سجدہ گاہ (بوریے کا ٹکڑا جس پر نمازی سجدہ کرے-

سَجَّاد- امام زین العابدین کا لقب ہے کیونکہ آپ بہت سجدے کیا کرتے' ایک روایت میں ہے کہ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھتے-

فَاِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰی حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ فَلَمْ تَزَلْ سَاجِدَةً اِلَی الْغَدِ- جب سورج ڈوب جاتا ہے عرش کے بیچا بیچ پہنچ جاتا ہے وہاں دوسرے دن کی صبح تک سجدے میں رہتا ہے' (مجمع البحرین میں ہے کہ سجدے سے مراد سجدہ طبعی ہے جیسے اس آیت میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اخیر تک)

میں:- کہتا ہوں اس حدیث کی شرح اور جو اشکالات اس میں ہیں وہ اوپر بیان ہو چکے ہیں-

سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ- سجدہ تلاوت وہ پندرہ سجدے ہیں- ایک ایک عراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم میں اور سورہٴ حج کے دو سجدے اور فرقان اور نمل اور ص اور الم تنزیل السجدہ اور فصلت اور والنجم اور انشقت اور اقرا میں ایک ایک اور اخیر کے چار سجدے واجب ہیں جن کو عزائم کہتے ہیں' کذا فی مجمع البحرین-

مترجم- کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک سجدے تلاوت کی سب یکساں ہیں' یعنی سب سنت ہیں واجب نہیں ہیں اور بعض نے بے وضو بھی اسکا ادا کرنا جائز رکھا ہے-

لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا- اگر میں کسی بندے کو دوسرے بندے کیلیے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے-

اَتَسْجُدُ لِقَبْرِیْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا- (معاذ جب ملک شام سے لوٹ کر آئے تو انہوں نے آنحضرت کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام کے ملک میں اسلئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا) اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا اس کو سجدہ کرے گا انہوں نے کہا نہیں- آپ نے فرمایا تو اب بھی ایسا مت کر یعنی مجھ کو سجدہ مت کر' اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدہ تحیت بھی کسی مخلوق کو کرنا حرام ہے گو شرک نہیں ہے ورنہ آپ معاذ کو تجدید ایمان کا حکم دیتے-

یَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ- صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا نہیں اگر میں کسی بندی کو کسی بندے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا' تو عورت کو حکم دیتا' وہ

اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

سَجْرٌ یا سُجُوْرٌ۔ ایندھن سے بھر دینا گرم کرنے کے لئے۔

سَاجُوْرُ۔ وہ لکڑی جو کتے کی گردن میں لٹکائی جاتی ہے اس کی جمع سَوَاجِیْر آئی ہے۔

سَجُوْرٌ' ایندھن جس سے تنور گرم کریں۔

کَانَ ﷺ اَسْجَرَ الْعَیْنِ۔ آنحضرت ﷺ کے آنکھ میں سپیدی کے ساتھ سرخی تھی' یہ ماخوذ ہے سُجْرَۃٌ سے یعنی سفیدی میں تھوڑی سی سرخی ملنا' بعض نے کہا سپیدی میں نیلگونی' اصل میں سَجْرٌ اور سُجْرَۃٌ تیرگی کو کہتے ہیں۔

فَصَلِّ حَتّٰی یَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهٗ ثُمَّ اَقْصِرْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُهَا۔ نماز پڑھ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ سیدھا ہو جائے یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا۔ اس لئے کہ اس وقت جہنم ایندھن سے بھرا ہو جاتا ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی میں ظہر کی نماز کی تاخیر کیجائے جیسے دوسری حدیث میں ہے 'ابردوا بالظهر فان شدة الحرمن فيح جهنم 'یعنی ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرو اس لئے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھانپ سے ہوتی ہے' بعض نے کہا مقصود یہ ہے کہ جب سورج سیدھا سر پر آ جاتا ہے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اس وقت شیطان اس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر ڈھل جانے کے بعد جدا ہو جاتا ہے تو شاید دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا شیطان کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ہو اور شیطان کی غرض اسوقت نزدیک ہونے سے یہ ہوتی ہے کہ سورج پرستوں کا سجدہ درحقیقت اسکو سجدہ ہو خطابی نے کہا دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا سلگا جانا اور سورج کا شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں ہونا یہ شرع کے ان الفاظ میں سے ہیں جنکا اصلی معنی اور مطلب شارع یعنی جناب رسول کریم ہی جانتے ہیں اور ہمارا کام تصدیق کرنا ہے اور اسکو صحیح سمجھنا ان کے موافق عمل کرنا۔

مترجم۔ کہتا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل انسانی کیخلاف ہو دوزخ موجود ہے اور اس میں آگ بھی ہے پھر اس کا سلگایا جانا اس میں اور ایندھن دیا جانا کیا بعید ہے' رہا گرمی کا دوزخ کی بھاپ سے ہونا یہ بھی بالکل عقل کے موافق ہے۔ زمین کے کسی طبقہ میں دوزخ ہے اور آفتاب کی شعاعیں جب زمین پر پڑتی ہیں تو اس میں سے بھاپ نکلتی ہے' اصل سبب گرمی کا یہی ہے نہ قرب آفتاب۔ جیسے آفتاب گرمی کی علت ہوتو اونچے اونچے پہاڑوں پر اور زیادہ گرمی ہوتی حالانکہ وہاں ٹھنڈک اور سردی ہوتی ہے اور بیلون ایرشپ وغیرہ میں تھوڑی دور اڑ کر اوپر جایئے تو وہاں کی ہوا سرد ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اونچے مقاموں پر زمین کی بھاپ کا اثر کم پڑتا ہے جیسے چولھے سمجھ لو جو چیز چولھے کے پاس ہو وہ گرم ہوگی جتنی دور ہوتی جائے اسی قدر چولھے کی گرمی اس میں کم اثر کرے گی اب شیطان کا سر سورج پر رکھنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان ٹھیک دوپہر کے وقت زمین سے اوپر جا کر سورج کے قریب کھڑا ہوتا ہے دونوں چوٹیاں اسکی سورج کے ادھر ادھر رہتی ہیں اس میں کیا استبعاد ہے شیطان خود جسم ناری ہے اس کو سورج کی گرمی کا کچھ ڈر نہیں جیسے ہم خاکی ہیں مٹی سے ہم کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور یہ کیا ضروری ہے کہ شیطان آفتاب سے مل جاتا ہو بلکہ آفتاب اور سورج پرستوں کے درمیان میں آ جانا کافی ہے۔ البتہ ایک اعتراض بڑا مشکل ان احادیث کی نسبت مخالف یہ کر سکتا ہے کہ استوا اور زوال اور طلوع اور غروب سورج کا تو ہر آن وقت کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے پھر کیا شیطان ہر وقت سورج ہی کے مقابل کھڑا رہتا ہے اگر ایسا ہے تو خاص استوا کے وقت اس کا نزدیک ہونا اور زوال ہوتے ہی الگ ہو جانا حدیث میں کیسے بیان کیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان ایک تھوڑا ہے ہزاروں شیاطین ہیں پھر ہر ہر ملک میں وہاں کے شیطان استوا کے وقت سورج کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور زوال کے وقت الگ ہو جاتے ہو جاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

سَجَسٌ۔ متغیر ہونا' تیرہ ہونا' گدلا ہونا۔

تَسْجِیْسٌ۔ گدلا کرنا۔

سَجِیْسُ اللَّیَالِیْ۔ راتوں کا سلسلہ۔

وَلَا تَضُرُّوْهُ فِيْ يَقْظَةٍ وَّلَا مَنَامٍ سَجِيْسَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ - اس کو جاگتے سوتے کچھ نقصان نہ پہنچاؤ برابر دن رات کے سلسلہ تک یعنی ہمیشہ - عرب لوگ کہتے ہیں لَا اٰتِيْكَ سَجِيْسَ اللَّيَالِيْ - میں تیرے پاس زمانہ کے آخر ہوئے تک نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آنے کا) - تھمے ہوئے پانی کو بھی سجیس کہتے ہیں کیونکہ وہ اخیر میں رہ جاتا ہے -

سَجْسَجٌ - معتدل زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم ہو اور وہ وقت جو صبح اور طلوع کے وقت ہوتا ہے -

ظِلُّ الْجَنَّةِ سَجْسَجٌ - بہشت کا سایہ معتدل ہے نہ گرمی ہے نہ سردی' عرب لوگ کہتے ہیں يَوْمٌ سَجْسَجٌ ایسا دن جو نہ گرم نہ سرد -

هَوَاءُهَا السَّجْسَجُ - بہشت کی ہوا معتدل ہے نہ گرم نہ سرد -

اِنَّهٗ مَرَّ بِوَادٍ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ فَقَالَ هٰذِهٖ سَجَا سِجُ مَرَّبِهَا مُوْسٰى - آنحضرت ﷺ دو مسجدوں کے درمیان ایک میدان میں گذرے فرمایا یہ وہ زمینیں ہیں معتدل (نہ سخت نہ نرم) جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام گذرے ہیں -

سَجْعٌ - قافیہ دار کلام کہنا' ایک مطلب رکھنا' ایک ہی طرز پر چلنا -

سَاجِعٌ فِيْ كَلَامِهٖ - اپنی بات میں سیدھی ایک روش پر چلتا ہے اس کی ضد جَائِر ہے -

سَاجِعٌ - لمبی اونٹنی خوب صورت منہ -

سَجَّاعٌ - بہت قافیہ دار کلام کہنے والا -

تَسْجِيْعٌ - قافیہ دار کلام کہنا -

مُسَجَّعٌ - مقفیٰ -

اِنَّ اَبَابَكْرٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَاَرَادَ وَطْيَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ حَامِلٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا سَجَعَ ذٰلِكَ الْمَسْجَعَ فَلَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللّٰهِ وَاَمَرَ بِرَدِّهَا - ابوبکر صدیقؓ نے ایک لونڈی خریدی جب اس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ کہنے لگی میں حاملہ (پیٹ سے) ہوں پھر یہ مقدمہ آنحضرت تک پہنچا آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اس مقصد پر چلے تو اس کو اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہ ہوگا - آپ نے حکم دیا تو وہ لونڈی بائع کو پھیر دی گئی (یعنی جو کوئی دوسرے بھائی مسلمان کو فریب دے کر اپنی چیز بیچے تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا' فریب معلوم ہوتے ہی وہ چیز واپس اور مشتری کے دام پھیرنا ہوگا) -

سَجْعُ الْحَمَامِ - کبوتر کی آواز ایک ہی طرح کی مسلسل -

فَاجْتَنِبُوا السَّجْعَ - قافیہ بندی سے پرہیز رکھ (یعنی تقریر یا تحریر میں قافیہ بندی کے لیے تکلف کرنے سے اگر بلا تکلف کوئی کلام مقفیٰ نکل آئے تو اس میں قباحت نہیں جیسے حدیث میں ہے منزل الکتاب سریع الحساب ھازم الاحزاب -

سَجْعًا كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ - دیہاتیوں کی طرح قافیہ دار کلام بولنا' تک بندی کرنا یہ آنحضرت نے اس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے خلاف میں ایک مقفیٰ مسجع کلام کہا تھا -

وَ انْظُرِ السَّجْعَ - اور سجع کو دیکھ (جیسے کاہن لوگ کلام کہا کرتے تھے) -

سَجْفٌ - پردہ ڈالنا -

اِسْجَافٌ - چھوڑ دینا' لٹکانا -

وَ اَلْقَى السِّجْفَ - پردہ ڈال لیا - بعض نے کہا سَجْفٌ اس پردے کو کہتے ہیں جس کے دو ٹکڑے ہوں جیسے دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں -

حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ - یہاں تک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا یا پردے کا ایک ٹکڑا جو بیچ میں چاک تھا -

سِجَافٌ - پردہ' اس کی جمع سُجُوْفٌ اور اَسْجَافٌ آئی ہے -

وَجَّهْتِ سَجَافَتَهٗ - تم نے اس کا پردہ کھول دیا آپ کا راز فاش کر دیا' ایک روایت میں سِدَافَتَهٗ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا -

سُجْفَه - رات کا ایک حصہ' عرب لوگ کہتے ہیں کہ مَضٰى سُجْفَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ - رات کا ایک حصہ گزر گیا -

فَارْفَعْ هٰذَا السِّجْفَ - یہ پردہ تو اٹھا (دیکھ میں نے تجھ کو دنیا کے بدل کیا دیا)-

سَجْلٌ - اوپر سے پھینک دینا' بہانا-

تَسْجِیْلٌ - فیصلہ لکھنا' نقش کرنا' کاغذوں کا مسل بنانا' حکم کرنا-

مُسَاجَلَةٌ - بیت بازی-

فَاَمَرَ بِسَجْلٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلٰی بَوْلِهٖ - (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا) آپ نے ایک بھرا ہوا ڈول پانی کا اس پر بہا دینے کا حکم دیا-

سَجْلٌ - بھرا ڈول' اس کی جمع سِجَالٌ ہے

اَلْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ سِجَالٌ - ہم میں اور اس پیغمبر میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ غالب ہوتا ہے جیسے ڈولوں سے پانی نکالنے والے کبھی اس کا ڈول نکلتا ہے کبھی دوسرے کا) بعض نے کہا یہ مُسَاجَلَه سے نکلا ہے بمعنی مفاخرت یعنی کبھی ہم کو جنگ میں فخر حاصل ہوتا ہے کبھی اس کو-

سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا - پانی کا ایک بھرا ڈول' ذَنُوْب بھی اسی کو کہتے ہیں تو یہ راوی کی شک ہے کہ سِجل کہا یا ذنوب-

اِفْتَتَحَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَسَجَلَهَا - سورہ نساء شروع کی اس کو مسلسل پڑھا یہ سَجَلْتُ الْمَاءَ سَجْلًا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برابر لگتار پانی بہایا-

هِیَ مُسْجَلَةٌ لِّلْبِرِّ وَالْفَاجِرِ - (محمد بن حنفیہ نے یہ آیت پڑھی هل جزاء الا حسان الا الاحسان' اور کہا) یہ آیت نیک اور بد دونوں کو شامل ہے (یعنی جو کوئی اپنے اوپر احسان کرے اس کے بدل اس کے ساتھ بھی احسان کرنا چاہیے) - مُسْجَلٌ کہتے ہیں اس مال کو جو خرچ کیا جائے-

وَلَا تُسْجِلُوْا اَنْعَامَكُمْ - اپنے جانوروں کو لوگوں کے کھیتوں میں مت چھوڑو-

فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كِفَّةٍ - یہ ساری کتابیں پوٹ کی پوٹ (اعمال کا دفتر) ایک پلہ میں رکھی جائیں گی' (یہ جمع ہے سِجِلٌّ کی بہ معنی بڑی کتاب بعض نے کہا سِجِلّ طومار یعنی کاغذات کا مٹھا جس کو لپیٹ کر اس میں لکھتے ہیں' بعضوں نے کہا سجل فرشتے کا نام ہے جو بندوں کے اعمال لکھتا ہے-

سِجِّیْلٌ - کھنگر یہ معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا ڈلہ پتھر-

عَیْنٌ سَجُوْلٌ - بہت پانی بہانے والا چشمہ-

ضَرْعٌ سَجِیْلٌ - لٹکا ہوا تھن-

سِجِلَّاطٌ - چنبیلی' مخدہ جو عورت اپنے ہودے پر ڈالتی ہے یا کتان کے نقشی کپڑے-

سِنْجِلَاطٌ - ایک خوشبودار گھاس ہے-

اُهْدِیَ لَهٗ طَیْلَسَانٌ مِّنْ خَزٍّ سِجِلَّاطِیٍّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک چادر خز کی سجلاطی تحفہ بھیجی گئی (یعنی کتان کی نقشی چادر)-

سَجْمٌ - یَاسْجُوْمٌ - دیر کرنا - بہانا-

سُجُوْمٌ اور سِجَامٌ - بہنا' بہانا - جیسے سَجَمَانٌ اور تَسْجِیْمٌ ہے-

اَرْضٌ مَسْجُوْمَةٌ - جس زمین پر بہت بارش ہوتی ہو-

فَدَمْعُ الْعَیْنِ اَهْوَنُهٗ سِجَامٌ - آنکھ کے آنسو اس کا ادنیٰ درجہ بہنا ہے-

اِنْسِجَامٌ - بہنا اور ایسا کلام ہونا جو صاف اور سلیس اور دل میں اثر کرتا ہو-

سَجْنٌ - قید کرنا' روک رکھنا' ضبط کرنا-

سَجَّانٌ - داروغہ محبس جیلر-

وَیُؤْتٰی بِكِتَابِهٖ مَخْتُوْمًا فَیُوْضَعُ فِی السِّجِّیْنِ - اس کا نامہ اعمال مہر کر کے لایا جائے گا اور سجین میں رکھا جائے گا (سجین دوزخ کیونکہ وہ قید خانہ ہے پروردگار کا' بعض نے کہا سجین ایک چٹان ہے پتھر کی سوراغدار دوزخ کے نیچے اس میں کافروں کی روحیں رہیں گی بعض نے کہا وہ ایک جگہ ہے ساتویں زمین کے تلے وہاں ابلیس اور اس کے لشکر والے رہیں گے)-

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے بہشت ہے (کیونکہ مومن کو

بہشت ملنے والی ہے وہاں کے آرام اور راحت کے مقابل دنیا قید خانہ ہے اور کافر دوزخ میں جانے والا ہے وہاں کی تکلف اور سختی کی نسبت دنیا بہشت ہے' بعض نے کہا مومن اپنے نفس کو دنیا کے لذائذ اور ناجائز عیش و عشرت سے روکتا ہے تو اس کے حق میں دنیا قید خانہ ہوئی اور کافر بے دھڑک نفس پروری کرتا ہے اس کے حق میں دنیا بہشت ہوئی بعض نے کہا مومن کتنا ہی گنہگار ہو اس کو آخرت کا دھڑکا لگا رہتا ہے جیسے قیدی اپنی سزا یا برات کا انتظار کرتا رہتا ہے اور کافر کو آخرت کا خیال ہی نہیں آتا وہ آزادی سے خوب چین اڑاتا ہے)۔

اِنَّ الرُّوْحَ الْفَاجِرَةَ يُصْعَدُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَتَابى السَّمَاءُ اَنْ يَّقْبَلَهَا فَيُهْبَطُ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَتَابىَ الْاَرْضُ اَنْ يَّقْبَلَهَا فَتَدْ خَلُ سَبْعَ اَرْضِيْنَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلٰى سِجِّيْنٍ وَهُوَ مَوْضِعُ جُنُوْدِ اِبْلِيْسَ (کعب احبار نے کہا عبد اللہ بن عباسؓ سے) فاجر یعنی کافر کی روح کو آسمان پر چڑھا کر لے جاتے ہیں آسمان اس کو لینے سے انکار کرتا ہے آخر زمین پر اتار لاتے ہیں زمین بھی نہیں لیتی' پھر ساتویں زمین میں اس کو لے جاتے ہیں اور سجین تک پہنچاتے ہیں وہ ابلیس کے لشکر والوں کا ٹھکانا ہے' مجمع البحار میں ہے کہ گنہگار مومن اور کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمانوں کی ارواح کہاں رہیں گی' اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

میں۔ کہتا ہوں مومن کتنا ہی گنہگار ہو اس کا دفتر علیین میں ہے جو سجین کا مقابل ہے' اور قرآن شریف میں فجار سے مراد کفار ہیں۔

سَجَنْجَلٌ۔ آئینہ' سونا چاندی اور زعفران کے گلائے ہوئے ٹکڑے (یہ رومی لفظ ہے)۔

سُجُوٌّ۔ ٹھہر جانا۔

تَسْجِيَةٌ۔ ڈھانپ دینا۔

مُسَاجَاةٌ۔ چھونا' ہاتھ لگانا' علاج کرنا۔

لَمَّا مَاتَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو آپ کو ایک یمنی نقشی چادر سے ڈھانپ دیا۔

مُتَسَجِّيْ۔ چھپنے والا۔

لَيْلٌ سَاجٍ۔ رات چھپانے والی۔

فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى۔ ایک شخص کو دیکھا جو اپنے تئیں چادر سے چھپائے ہوئے تھا۔

وَلَا لَيْلٌ دَاجٍ وَّلَا بَحْرٌ سَاجٍ۔ نہ تو رات چھپانے والی نہ سمندر ٹھہرا ہوا۔

كَانَ خُلُقُهٗ سَجِيَّةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق آپ کی طبیعت ہو گئے تھے (آپ بلا تکلف عمدہ اخلاق پر عمل کرتے جیسے دوسرے لوگ اپنے نفس پر زور ڈال کر عمل کرتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ عمدہ اخلاق اور صفات آپ کی طبیعت اور جبلت میں (ودیعت) کر دیئے تھے۔ دوسرے لوگوں کو یہ بات صدہا ریاضتیں اور مشقتیں اٹھا کر بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ایک حکیم سے پوچھا تم کو حکمت حاصل کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوا؟ اس نے کہا بس یہ فائدہ ہوا کہ دوسرے لوگ جن کاموں کو کراہ کر اپنے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں میں ان کو بہ طیب خاطر اور طوع و رغبت کرتا ہوں۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہ ہمارے مرشد فرماتے تھے کوئی آدمی آسمان پر اڑنے نہیں لگتا' ولایت یہی ہے کہ شریعت کے احکام بلا تکلف اس سے ادا ہونے لگیں)۔

وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا۔ ایک کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے تھے۔

لَا يُوَارِيْ عَنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ۔ تجھ سے کوئی چھپانے والی رات چھپا نہیں سکتی۔

اِذَا مَاتَ لِاَحَدِكُمْ مَيِّتٌ فَسَجُّوْهُ۔ جب تم میں کوئی مر جائے تو اس کو (چادر وغیرہ سے) چھپا دو (جب تک غسل کی تیاری ہو) تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ قبلہ کی طرف۔

تَرِدُ اَوَّلُهٗ عَلٰى اٰخِرِهٖ وَسَاجِيْهِ عَلٰى مَائِرِهٖ۔ اس کا پہلا حصہ آخری حصہ پر آتا ہے اور اس کا ساکن (ٹھہرا ہوا) حصہ حرکت کرنے والے حصہ پر آتا ہے۔

سَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ۔ تمہاری طبیعت میں کرم اور سخاوت احسان کرتا ہے۔

وَمَنْ ذَا الَّذِیْ تَرْضٰی سَجَایَاهُ كُلُّهَا - ایسا کون شخص ہے جس کی سب خصلتیں پسندیدہ ہوں-

باب السین مع الحاء

سَحْبٌ - کھینچنا' زمین پر گھسیٹنا' بہت کھانا' پینا-

یَسْحَبُ ذَیْلَهٗ - اتراتا ہے فخر کرتا ہے-

سَحَبَ السَّیْفَ - تلوار سونت لی-

كَانَ اِسْمُ عِمَامَةِ النَّبِیِّ ﷺ السَّحَابَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمامہ کا نام سحاب تھا- (سحاب کہتے ہیں ابر کو' عمامہ کو اس سے تشبیہ دی)-

فَقَامَتْ فَتَسَحَّبَتْ فِیْ حَقِّهٖ - وہ کھڑی ہوئی اور اس کا حق چھین لیا (یعنی اس کی زمین لے کر اپنی زمین میں ملالی)-

یَسْحَبُ فِیْهِ مِیْزَابَانِ - اس میں دو پرنالے بہ رہے ہیں-

یَسْحَبُكَ بِقُرُوْنِكِ - تیری چوٹیاں پکڑ کر کھینچتا ہوا لائے (یہ حجاج مردود نے اسماء بنت ابی بکر کو کہلا بھیجا تھا کہ آتی ہے تو آ ورنہ میں حکم دونگا تیری چوٹیاں پکڑ کے کھینچتے ہوئے تجھ کو لائیں گے (کیسا حرام زدہ تھا اللہ اکبر لعنہ اللہ)-

یَسْحَبُ لِسَانَهٗ - وہ اپنی زبان بچھا دے گا لمبی کرے گا- (لوگ اس پر چلیں گے اس کو روندیں گے)-

صَلّٰی فِیْ یَوْمِ سَحَابٍ - ابر کے دن نماز پڑھی-

جَعَلَ اللّٰهُ السَّحَابَ غَرَابِیْلَ الْمَطَرِ - اللہ تعالیٰ نے ابر کو بارش کی چھلنیاں بنایا (اس میں چھن چھن کر پانی برستا ہے اگر ایک ہی بار دھڑے سے پانی زمین پر گر پڑتا تو سارے درخت عمارت وغیرہ خراب ہو جاتے زمین میں گڑھے پڑ جاتے مکان سب گر جاتے) اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ ابر برف کو گلا کر پانی کر دیتا ہے تا کہ جس چیز پر پہنچے اس کو نقصان نہ ہو- اب جو تم اولے اور گرج وغیرہ کبھی اس میں دیکھتے ہو یہ اللہ کا عذاب ہے وہ جن بندوں کو چاہتا ہے ان سے عذاب کرتا ہے- دوسرے حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا اَیْنَ یَكُوْنُ السَّحَابُ ابر کہاں رہتا ہے فرمایا ایک گنجان درخت پر سمندر کے کنارے جب اللہ تعالے اس کو روانہ کرنا چاہتا ہے' تو ہوا بھیجتا ہے' وہ اس کو اٹھاتی ہے اور پھیلاتی ہے اور فرشتے اس پر تعینات کرتا ہے جو کوڑوں سے اس کو مارتے ہیں یہی کوڑے بجلی ہیں کذا فی مجمع البحرین-

سَحْتٌ - حرام کمانا' جڑ سے اکھیڑ ڈالنا' ہلاک کرنا جیسے اِسْحَاتٌ ہے-

اِنَّهٗ اَحْمٰی لِجُرَشٍ حِمًی وَكَتَبَ لَهُمْ بِذٰلِكَ كِتَابًا فَمَنْ رَعَاهُ مِنَ النَّاسِ فَمَا لَهٗ سُحْتٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جرش والوں کو ایک رمنہ (چراگاہ) محفوظ کر دیا اور ایک سند اس کو لکھ دی اب جو کوئی وہاں اپنے جانوروں کو چرائے تو اس کا مال مفت ہوگا (یعنی جو کوئی اس کو ہلاک کر دے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا) عرب لوگ کہتے ہیں مَالَهٗ سُحْتٌ اور دَمُهٗ سُحْتٌ اس کا مال بے تاوان ہے اس کا خون بے تاوان ہے' یہ سَحْتٌ سے نکلا ہے بمعنی ہلاک کرنے کے-

سُحْتٌ اور سُحُتٌ - حرام اور خبیث کمائی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ برکت کو مٹا دیتی ہے-

اَتُطْعِمُوْنِ السُّحْتَ (عبداللہ بن رواحہ نے یہودیوں سے کہا جب انہوں نے ان کو رشوت دینا چاہی تا کہ کھجور کم آنکیں' انہوں نے صحابہ کو بھی اپنی طرح رشوت خور سمجھا) کیا تم مجھ کو حرام کھلانا چاہتے ہو (کیونکہ قاضی یا جج جب روپیہ لے کر کوئی فیصلہ کرے تو وہ رشوت اور حرام ہے)-

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْهِ السُّحْتُ بِالْهَدِیَّةِ - ایک زمان لوگوں پر ایسا آئے گا کہ حرام اور رشوت کو ہدیہ اور تحفہ سمجھ کر حلال بنالیں گے (رشوت لیں گے اور کہیں گے یہ تو تحفہ ہے اس میں کوئی قباحت نہیں حالانکہ گواہ یا قاضی یا حاکم کو تحفہ لینا بھی درست نہیں البتہ جو شخص گواہ ہونے سے پہلے یا عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے بھی اس کو تحفہ بھیجا کرتا تو اس کا تحفہ لے سکتا ہے اسی طرح عام دعوت بھی کہا جا سکتا ہے خاص دعوت ہرگز نہیں قبول کرنا چاہے-

اَلسُّحْتُ هُوَ الرِّشْوَةُ فِی الْحُكْمِ وَمَهْرُ الْبَغِیِّ وَ كَسْبُ الْحَجَّامِ وَثَمَنُ الْخَمْرِ وَثَمَنُ الْمَیْتَةِ وَحُلْوَانَ

الْكَاهِنِ وَعَسْبُ الْفَحْلِ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَ الْاِسْتِعْمَالُ فِي الْمَعْصِيَةِ- (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سحت کیا ہے رشوت لے کر فیصلہ کرنا' رنڈی کی خرچی' پچھنے لگانے کی مزدوری' شراب کی قیمت' نجومی کی شیرینی' (جس سے اپنے ستارے اور آیندہ کی باتیں دریافت کر کے اس کو اجرت دیتے ہیں اس میں رمال جفار سب کی اجرت آ گئی) نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت کتے کی قیمت اور ہر گناہ کے کام کی اجرت (مثلا ناچ' رنگ' مجرا' قلتبانی' دیوثی' بھڑوے بھانڈ کی اجرت)-

اَلسُّحْتُ اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ فَاَمَّا الرِّشَاءُ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ- سحت حرام کی کمائی) کی بہت قسمیں ہیں لیکن رشوت لے کر حکم دینا (یعنی قاضی یا حاکم کا رشوت لینا یہ سب سے زیادہ سخت ہے) یہ تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے برابر ہے (معاذ اللہ کتنا بڑا سخت گناہ ہے یہ امام جعفر صادقؒ کا قول ہے)

سُحْتُوْتٌ- پرانا کپڑا-

مَسْحُوْتٌ- پیٹو' بہت کھانے والا-

سَحْجٌ- پوست نکالنا- جیسے تَسْحِيْجٌ ہے-

سَحْجُ الْاَمْعَاءِ- آنتوں کا چھل جانا-

فَسُحِجَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے) آپ کے داہنے جانب کے جسم کا حصہ جل گیا' اکثر روایتوں میں فُجُحِشَ ہے معنی وہی ہے-

سَحٌّ- اوپر سے بہنا' موٹا ہونا' بہانا' مارنا' کوڑے لگانا-

سُحُوْحٌ یا سُحُوْحَةٌ- موٹا ہونا-

تَسَحُّحٌ- بہنا-

سَحَاحٌ- ہوا-

سَحَّاحَةٌ- بہت بہانے والی-

يَمِيْنُ اللّٰهِ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْئٌ اَللَّيْلَ وَ النَّهَارَ- اللہ کا داہنا ہاتھ بڑا دینے والا ہے نعمتوں کا بہانے والا ہے کوئی چیز اس کو کم نہیں کرتی رات اور دن بہاتا رہتا ہے (ہر وقت اپنے بندوں پر اس کا فیض جاری ہے ایک روایت میں يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰ' ہے یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے لبالب ہے' یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے ہم اس کے ظاہری لغوی معنی پر ایمان لاتے ہیں اور معتزلہ اور اہل کلام کی طرح تاویل نہیں کرتے اور اس کی کیفیت اللہ کے تفویض کرتے ہیں)-

سَحَّاءُ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ- اللہ کا ہاتھ بڑا دینے والا ہے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے (تول تول کر جتنا جس کو مناسب ہے اتنا اس کو دیتا ہے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے برابر خرچ کر رہا ہے مگر اس کے ہاتھ کی جمع کم نہیں ہوتی)-

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَحَّاءَ- (ابوبکرؓ نے اسامہ بن زید سے فرمایا) تو اپنی والوں پر (جنھوں نے ان کے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا) ایک بار چھاپہ مار (دفعتاً ان پر گر اپڑ ان کو مہلت مت دے نہ خبر کر)-

وَ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِنْحَةٍ سَاحَّةٍ- دنیا تو میرے نزدیک ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے- عرب لوگ کہتے ہیں سَحَّتِ الشَّاةُ سُحُوْحًا وَّسُحُوْحَةً- بکری خوب موٹی ہوئی ہے (گویا چربی بہار ہی ہے)-

مَرَرْتُ عَلٰى جَزُوْرٍ سَاحٍّ- میں ایک موٹے اونٹ پر گذرا-

يَلْقٰى شَيْطَانُ الْكَافِرِ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا اَغْبَرَ مَهْزُوْلًا وَّ هٰذَا سَاحٌّ- کافر پر جو شیطان مقرر ہے وہ اس شیطان سے ملتا ہے جو مومن پر مقرر ہے کیا دیکھتا ہے وہ مرجونا گرد آلود دبلا سوکھا ہے اور یہ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ فربہ ہوتا ہے (کیونکہ کافر کا شیطان خوش و خرم رہتا ہے اس کا جو مطلب ہے آدمی کو خراب کرنا دوزخی بنانا شرک اور کفر میں پھنسانا وہ حاصل ہے اور مومن کا شیطان ہمیشہ ملول اور مغموم رہتا ہے اس کا مطلب وہاں پورا نہیں ہوتا اگر کبھی کبھی بہکا کر مومن سے گناہ بھی کرایا تو وہ توبہ اور استغفار کر کے پھر اپنے تئیں پاک کر لیتا ہے- غرض شیطان کا داؤ اس پر نہیں چلتا' جتنا مومن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہوتا ہے اتنا ہی شیطان رنج کے مارے دبلا ہوتا جاتا ہے مرکم بخت- قرآن اور حدیث شیطان کی موت ہے قرآن سمجھ کر پڑھنا اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہنا ان دونوں پر عمل کرنا' اور سکھانا ہے اور جہاں

حدیث وقرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی بات سنی اس پر عمل کیا یا باپ دادا اگلے بزرگوں کا شیوہ قرآن وحدیث کے برخلاف اختیار کیا بس شیطان موٹا اور خوش ہو گیا-)

حَتّٰى تَاتِيَنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ سِحَاحًا سِمَانًا- یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے وہ ہمارے پاس موٹی تازی ہو کر آئیں-

سِحْرٌ- جادو کرنا' مکروفریب کرنا' دور ہونا' پھیر دینا' دیوانہ کر دینا-

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا- بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے (آدمی کے دل پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے' اگر حق بات کے بیان کرنے میں آدمی ایسی تقریر کرے تو عمدہ ہے اور ناحق بات کے لیے سحر بیانی مذموم ہے)-

وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا- خطبہ مختصر کرو بعض بیان جادو بھرا ہوتا ہے (یعنی خطبہ میں جامع الفاظ فصاحت کے ساتھ بیان کرو' مطلب بہت الفاظ تھوڑے)-

مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ- (حضرت عائشہؓ نے کہا) آنحضرت میرے سینے اور دگدگی کے بیچ میں گذر گئے (وفات کے قریب حضرت عائشہ نے آپ کا سر مبارک اپنے سینے سے لگا لیا تھا) ایک روایت میں سحری ہے معنی وہی ہے اصل میں سحر پھیپڑے کو کہتے ہیں اور نحر اس گڑھے کو جو گلے اور سینہ کے درمیان ہے-

اِنْتَفَخَ سَحْرُكَ- (ابوجہل نے جنگ بدر کے لیے جاتے وقت عتبہ بن ربیعہ سے کہا جو معاویہ کا نانا تھا) کہا تیرا تو پھیپڑا پھول گیا (یعنی تو جنگ سے ڈر گیا ایسا کہنے سے عتبہ کو غیرت آئی اور وہ مقابلہ کے لیے نکلا اور حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا)-

سَحُوْر- کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے یعنی وہ کھانا پانی جو صبح کے قریب کھایا پیا جائے-

سُحُوْر- مصدر ہے یعنی سحری کھانا-

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِ هِمَا- جب سحری سے دونوں فارغ ہوئے-

لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ- تم کو سحری کھانے سے (بلال کی اذان) نہ روکے (وہ رات رہی سے اذان دیتے ہیں)-

فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً- (سحری کھاؤ) سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے-

اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّ اَسْحَرَ- جب آپ سفر میں ہوتے اور سحر کو اٹھتے یا سوار ہوتے یا اترتے-

سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا (اس میں یہ حکمت تھی کہ کافر آپ کو جادوگر کہتے تو جادو کا اثر آپ پر ہونے سے ان کا خیال غلط ہو گیا' اس لئے کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں کرتا' جادو کی تاثیر بہ حکم الٰہی ہوتی ہے اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں وہ محض بے وقوف ہیں' کلام کی تاثیر اور نگاہ کی تاثیر بھی جادو ہے' اسی طرح خیال کی تاثیر مسمریزم جو ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کے بدولت بہت شائع ہو گیا ہے وہ بھی جادو ہے- اسی طرح تھیاسوفی کے بعض اعمال اور اس کا سیکھنے والا اور سیکھانے والا دونوں فاسق ہیں یا کافر اور عمل کرنے والا تو بالاتفاق کافر ہے)-

اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ وَّ ذَكَرَ مِنْهَا السِّحْرَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات بڑے کبیرہ گناہ ہیں ان میں سے ایک جادو کرنا (یعنی جادو چلانا یا اس کا سیکھنا یا سیکھانا- بعض نے کہا اس کا سیکھنا جادو توڑنے کے لیے درست ہے)-

حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ- جادو کی سزا تلوار سے سر اڑا دینا ہے (ساحر کی سزا اسی حدیث کے بموجب قتل ہے اور شافعی نے کہا اگر اس کا سحر کفر ہو تو وہ قتل کیا جائے گا' بشرطیکہ توبہ نہ کرے- سحر کفر ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ستاروں کی دعوت ان کو پکارنا یا بتوں یا شیطانوں سے استمداد اور استعانت ہو جو شرک ہے' اب بعض لوگ جو ہاتھ کی چالاکی سے شعبدے دکھلاتے ہیں یا دواؤں کے اثر سے یہ سحر اور حرام نہیں ہے اسی طرح آلات اور مشینوں کے زور سے جو عجیب کام ہمارے زمانہ میں نکلے ہیں اگر اگلے لوگ ان کو دیکھتے تو سحر ہی سمجھتے مثلاً

ریلوے تاربن لاسلکی تار برقی فوٹوگراف وغیرہ یہ بھی سحر نہیں ہے)۔

مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحْرِ عَلٰی بَطْنِیْ - پھیپڑے کی بیماری سے میرے پیٹ پر لیٹا ہے۔

سَحْرٌ اور سَحَرٌ اور سُحْرٌ - پھیپڑا (یعنی ریہ)

مَسْحُوْرٌ - جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو حق بات سے پھیرا گیا ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سِحْرٌ کلام یا منتر یا کوئی عمل جو انسان کے جسم یا دل یا عقل پر اثر کرے بعض کہتے ہیں سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے وہ محض تخیل ہے بعض کہتے ہیں بس اسکا اثر اتنا ہے کہ خاوند اور جورو میں نفرت پیدا ہو جائے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں (یا دو آدمیوں میں بے انتہا عشق و محبت ہو جائے تو جو عمل حب یا بغض کا کیا جائے وہ بھی سحر میں داخل ہے بشرطیکہ اس میں شرک یا کفر کے مضامین ہوں اور اگر آیات قرآنی یا احادیث یا اسمائے انبیا اور صالحین کے ذریعہ سے کیا جائے تو وہ سحر نہیں ہے)۔

وَ مَلَأَ سَحْرَ اَکُمَا - اس نے تمھارے پیٹ بھر دیئے۔

یَا عَدُوَّ اللّٰهِ قَدْ قَتَلْتَ رَجُلًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ بَیْنَ سَحْرِهٖ وَ نَحْرِهٖ وَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَ شُمُّ رَائِحَةَ جَنَّةِ عَدْنٍ - (عبداللہ بن عمرؓ نے یزید پلید سے کہا) ارے خدا کے دشمن تو ایسے شخص کو قتل کرا دیا جس کے سینے اور دگدگی کے درمیان آنحضرت بوسہ دیا کرتے اور فرمایا کرتے میں بہشت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

اِنْقَطَعَ مِنْهُ سَحْرِیْ - میں ان سے ناامید ہو گیا۔

سَحْطٌ - جلدی سے ذبح کر ڈالنا گلے میں کھانا اٹک جانا ملا دینا چھوڑ دینا لٹک جانا۔

مَسْحُوْطٌ - ملا ہوا۔

فَبَرَكَ عَلَیْهِ فَسَحَطَهٗ سَحْطَ الشَّاةِ - اس کے اوپر بیٹھ کر بکری کی طرح اس کو جلدی سے کاٹ ڈالا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمُ الْاَعْرَابِیُّ شَاةً فَسَحَطُوْهَا - اس گنوار نے ان کے لیے ایک بکری پیدا کی انہوں نے جلدی سے اس کو ذبح کیا۔

سَحْفٌ - نکال ڈالنا چھیل ڈالنا جو چاہے وہ کھانا مونڈنا جلانا لیجانا۔

سَیْحَفِیُّ اللِّسَانِ - زبان دراز۔

سَحْقٌ کوٹنا پیسنا ملنا میٹ دینا پرانا کرنا نرم کرنا مونڈنا مار ڈالنا ہلاک ہونا بہانا دوڑنا۔

سُحْقٌ - دور ہونا لمبا ہونا۔

فَاَقُوْلُ لَهُمْ سُحْقًا سُحْقًا - تب ان میں سے کہوں گا جاؤ دور رہو دور ہو۔

مَکَانٌ سَحِیْقٌ - جو مکان دور ہو۔

مَنْ یَّبِیْعُنِیْ بِهَا سَحْقَ ثَوْبٍ - کون اس کے بدل ایک پرانا کپڑا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔

اِنْسِحَاقٌ - پرانا ہونا نرم ہونا عاجزی ظاہر کرنا۔

کَالنَّخْلَةِ السَّحُوْقِ - لمبے کھجور کی طرح (جس کے میوے تک ہاتھ نہ جاسکے)

مَنْ یَّبِعْ عَصِیْرَ الْعِنَبِ مِمَّنْ یَّجْعَلُهٗ حَرَامًا فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهٗ - جو شخص انگور کا شیرہ اس کے ہاتھ بیچے جو حرام چیز اس سے بناتا ہے (یعنی شراب) تو اللہ اس کو دور کرے اور (یعنی اپنی رحمت اور بہشت سے)۔

سَاَلَتْهُ امْرَاَةٌ عَنِ السَّحْقِ - ایک عورت نے ان سے پوچھا سحق کیا ہے (یعنی مساحقہ ایک عورت اپنی شرمگاہ دوسری عورت کی شرمگاہ سے رگڑتی ہے دونوں کو لذت ہوتی ہے ہندی میں اس کو چپٹی لڑانا کہتے ہیں بعض عورتیں مصنوعی آلہ بنا کر اپنی کمر میں باندھتی ہیں اور دوسری عورت کے دخول کر کے اس کو انزال کراتی ہیں یہ بھی ایک قسم کا مساحقہ ہے)۔

اَهْلُ السَّحْقِ اَصْحَابُ الرَّسِّ - اصحاب رس (جن کا ذکر قرآن میں ہے) ان میں سحق کا رواج تھا۔

اِسْحَاقُ - حضرت ابراہیم کے چھوٹے صاحبزادے حضرت اسماعیل پانچ برس ان سے بڑے تھے یا چودہ برس ایک سو اسی برس جیئے جب حضرت اسحاق پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیم کی سو برس کی عمر تھی حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔

اِسْحَاقِیَّه - ایک فرقہ ہے روافض کا جو کہتا ہے معاذ اللہ

حضرت علیؓ میں اللہ تعالےٰ نے حلول کیا (ہندوؤں کی طرح آپ کو اللہ کا اوتار سمجھتے ہیں۔)

سَحَّاقَةٌ - موٹی بڑی عمر والی عورت جس کی چھاتیاں لٹک آئی ہوں۔

سَحْكٌ - پیسنا۔

اِسْحِنْكَاكٌ - تاریک ہونا، مشکل ہونا۔

وَالْعِضَاهُ مُسْحَنْكًا - اور کانٹے دار درخت کالا - ایک روایت میں مُسْتَحْنِكًا ہے یعنی جڑ سے اکھڑا ہوا۔

اِذَا مُتُّ فَاسْحَكُوْنِیْ - جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو پیس ڈالنا (یعنی جلا کر) ایک روایت میں فَاسْحَقُوْنِیْ ہے ایک میں اِسْهَكُوْنِیْ ہے معنی وہی ہے۔

سَحْلٌ - بٹنا، بٹنا، چھیلنا، تراشنا، پیسنا، پرکھنا، نقد دینا، مارنا، گالی دینا، ملامت کرنا، رونا، جیسے سُحُوْلٌ ہے۔

سَحِيْلٌ اور سُحَالٌ - گدھے کا آواز کرنا۔

مُسَاحَلَه - بندر پر آنا۔

سَاحِلٌ - سمندر کا کنارہ۔

اِنَّهٗ كُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّ لَا عِمَامَةٌ - آنحضرت تین دھوئے ہوئے روئی کے یا سفید یا سحول کے بنے ہوئے (جو ایک بستی ہے یمن میں) کپڑوں میں کفن دئے گئے نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ (بلکہ ازار اور چادر اور لفافہ بس یہی تین کپڑے تھے، سنت کے موافق یہی کفن ہے اس سے زیادہ اور کپڑے کفن میں دینا جیسے ایک چادر اوپر سے ڈالنا اسراف اور بیہودہ حرکت ہے اور فقہاء نے غلطی کی ہے جو قمیص اور عمامہ کو کفن میں مستحب رکھا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے خدا ان فقہاء سے بچائے انہوں نے زندگی میں بہت سی باتیں دین میں بڑھائیں اب مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتے میں نے تو زندگی میں بھی عمامہ نہیں باندھا نہ اپنے تئیں مولوی بنایا مرنے کے بعد بھی مجھ کو عمامہ نہیں چاہئے میدان حشر میں سر ننگے اٹھنا مجھ کو پسند ہے)۔

اِنَّ اُمَّ حَكِيْمٍ اَتَتْهُ بِكَتِفٍ فَجَعَلَتْ تَسْحَلُهَا لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ - ام حکیم بنت زبیر آنحضرت کے پاس بکری کا دست لے کر آئیں اور گوشت چھیل چھیل کر آپ کو دینے لگیں آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، ایک روایت میں فَجَعَلَتْ تَسْحَاهَا ہے معنی وہی ہے۔

فَتَحَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَسَحَلَهَا - عبداللہ ابن مسعودؓ نے سورہ نسا شروع کی اور اس کو ایک دم پڑھ ڈالا (یعنی متصل پڑھے گئے)۔ اصل میں سَحْلٌ کا معنی بہانا ہے۔ ایک روایت میں فَسَجَلَهَا ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا۔

لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ يَّجْعَلُ الزِّيَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ وَ السِّحَالَ فِیْ فَمِ الْعَنْقَاءِ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا مجھ سے کسی کو جھگڑا کرنا سزاوار نہیں ہے، البتہ وہ کرے جو شیر کے منہ میں چوکڑہ ڈالے یا عنقاء کے منہ میں لگام۔ بھلا شیر کے منہ میں کون چوکڑہ پہنا سکتا ہے اسی طرح عنقاء کے منہ میں جو ایک پرندہ ہے بہت بڑا کہتے ہیں اس کے انڈے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں، بعض نے کہا سیمرغ جو ہاتھی کو چونچ میں اٹھا کر لے جاتا ہے۔ غرض عنقاء کو کسی نے نہیں پایا نہ اس کا سراغ ملتا ہے تو اس کے منہ میں لگام ڈالنا کیونکر ہو سکتا ہے) مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی کی مجال نہیں ہے کہ پروردگار سے مقابلہ کرے کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ مقتدر جس کے سامنے بڑے بڑے فرشتے تھرّاتے ہیں اور کہاں انسان ضعیف البنیان ایک قطرہ ناچیز۔

مِسْحَلٌ - بھی بمعنی سحال ہے۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَيَّةَ لَا يَزَالُوْنَ يَطْعَنُوْنَ فِیْ مِسْحَلِ ضَلَالَةٍ - بنی امیہ ہمیشہ اپنی گمراہی کے باگ میں چلتے رہیں گے، عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَ فِی الْعِنَانِ یا طَعَنَ فِیْ مِسْحَلِهٖ - جب کوئی کسی بات پر ہٹ کرے اسی پر قائم رہے سمجھانے سے بھی نہ مانے۔

مَاتَسْأَلُ عَمَّنْ سُحِلَتْ مَرِيْرَتُهٗ - تم اس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس کی مضبوط رسی کمزور ہو گئی ہو (یعنی جوانی اور طاقت نے جواب دے دیا ہو ضعیف اور ناتوان ہو گیا ہو۔)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ السُّحَّلِ - ایک

شخص اس گدر کھجور کے خوشے لے کر آیا ایک روایت میں سُخّل ہے خائے معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا-

فَسَاحَلَ اَبُوْسُفْیَانَ بِالْعِیْرِ - ابوسفیان قافلہ کو سمندر کے کنارے سے لے کر نکل گیا (جب اس نے سنا کہ آنحضرت اس کے قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں)

اِنْسَحَلَ فِیْ خُطْبَتِہٖ - اپنے خطبہ میں روانی کے ساتھ کہتا چلا گیا (یعنی انکا نہیں خوب مسلسل تقریر کی)-

مِسْحَلَانِ - وہ چھلے جو لگام کے دونوں طرف رہتے ہیں-

سِحَالٌ - ایک لکڑی کا ٹکڑا جو بکری کے بچہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں تا کہ وہ دودھ نہ پی سکے-

سَحَمٌ - کالک' سیاہی-

اِسْحَامٌ - پانی بہانا-

سُحَامٌ - سیاہی-

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَسْحَمَ اَحْتَمَ - اگر یہ عورت کالا کلوٹا بچہ جنے-

اَسْحَمَ ذَا الْیَتَیْنِ - کالا بڑے بڑے چوتڑ والا-

وَعِنْدَہٗ امْرَاَۃٌ سَحْمَاءُ - ان کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی تھی-

شَرِیْکُ بْنُ سَحْمَاءَ - اس شخص کا نام تھا جس سے عویمر کی عورت بدنام ہوئی تھی-

اِحْمِلْنِیْ وَسُحَیْمًا - مجھ کو اور کالی مشک دونوں کو سوار کر دیجئے (حضرت عمرؓ سے اس نے تحیم کہہ کر ان کو یہ وہم دلایا کہ اور ایک آدمی بھی اس کے ساتھ ہے-

اَسْحَمُ - ایک بت کا بھی نام تھا اور خون جس میں قسم کے وقت ہاتھ ڈباتے-

سَحْنٌ - مل کر نرم کر دینا' توڑ ڈالنا-

مُسَاحَنَۃٌ - اچھی طرح معاشرت کرنا-

یَوْمُ سَحْنٍ - بڑے جماؤ کا دن-

سَحْنَۃٌ اور سَحْنَاءٌ - خوشروئی شکل و رنگ - سِیْمَاھُمُ السَّحْنَۃُ یا اَلسَّحَنَۃُ - ان کی نشانی چہرے کی خوش وضعی' ایک روایت میں اَلسِّجْدَۃُ ہے یعنی سجدے کا نشان ان کے چہرے پر ہوگا-

مِسْحَنَہ - لوہے کا گرز جس سے پتھر توڑا جاتا ہے (ہتھوڑا)-

سِحْنٌ - پناہ-

سَحْیٌ - چھیلنا' مونڈنا-

سِحَاءٌ - کاغذ کا تراشا ہوا ٹکڑا-

اِسْتِحْیَاءٌ - شرم کرنا-

اَتَتْہُ بِکَتِفٍ تَسْحَاھَا - ام حکیم آنحضرت کے پاس بکری کا ایک دست لائیں اس میں سے گوشت چھیل رہی تھیں-

فَاِذَا عَرْضُ وَجْھِہٖ مُنْسَحٍ - ایک طرف منہ آپ کا چھل گیا تھا (پوست نکل گیا تھا)-

فَخَرَجُوْ ابِمَسَا حِیْھِمْ وَ مَکَاتِلِھِمْ - یہودی لوگ اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے-

یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ - پھاوڑے سے پانی سرکا رہا تھا-

مِنْ عَسَلِ النَّدِغِ وَ السِّحَاءِ - ندغ اور سحا دونوں درخت ہیں' مکھی جب ان کو کھاتی ہے تو اچھا شہد اگلتی ہے یعنی ندغ اور سحاء کے شہد میں سے-

لَیْسَ لِمِسْحَاتِکَ عِنْدِیْ طِیْنٌ - تمہارے پھاوڑے کے لیے میرے پاس کیچڑ (گارا) نہیں ہے یہ ایک مثل ہے' اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی دوسرے کی بات نہ مانے اس کی نصیحت نہ سنے-

باب السین مع الخاء

سَخَبٌ - چلانا' چیخنا جیسے صَخَبٌ ہے-

تُلْقِی الْقُرْطَ وَالسِّخَابَ - آنحضرتؐ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو خیرات کی ترغیب دی تو کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی تھی کوئی لگون کا ہار (بعض نے کہا سحاب وہ ہار جو لونگ اور مَحلَبْ (ایک دانہ ہے خوشبودار) اور سک (ایک قسم کی خوشبو ہے) سے بناتے ہیں اس میں موتی جواہر کچھ نہیں ہوتے عورتیں اس کو اپنے گلے میں لٹکاتی ہیں-

اِنَّ قَوْمًا فَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ - کچھ لوگوں نے اپنی ایک عورت کا ہار گم کر دیا-

فَاَلْبَسَتْهُ سِخَابًا - حضرت فاطمہؓ نے امام حسنؓ کو خوشبو کا ایک ہار پہنایا-

وَکَاَنَّهُمْ صِبْیَانٌ یَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ - (حضرت زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو خارجیوں سے قرآن سے مت بحث کر (ان کے صاحبزادے نے کہا پھر میں نے ایسا ہی کیا یعنی حدیثیں بیان کر کے ان سے بحث کی تب تو) وہ بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چباتے ہیں (کچھ جواب نہ دے سکے لا جواب ہو گئے)-

خُشُبٌ بِاللَّیْلِ سُخُبٌ بِالنَّهَارِ - یہ منافق لوگ رات کو تو لکڑیوں کی طرح (بے حس (حرکت) پڑ جاتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں اور دن کو غل مچاتے پھرتے ہیں دنیا کے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں)-

کَرَاهَةَ السَّخَبِ فِی الْاَسْوَاقِ - بازاروں میں شور کرنے کو برا سمجھ کر-

وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ - وہ پیغمبر بازاروں میں شور مچانے والا نہ ہوگا - (یہ صفت آنحضرت کی توراۃ شریف میں مذکور ہے)-

یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ مَالَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُهُمْ سِخَابٌ لَکَانَ اِسْرَافًا - تم میں سے کوئی اتنا خون کرتا ہے کہ اگر اتنے نگینے ہار میں ہوں تو میں اس کو اسراف سمجھوں گا (تو جس نے اتنے خون کئے ہوں اس کا کیا حال ہوگا)-

اِیَّاكَ اَنْ تَکُوْنَ سَخَّابًا - تو (بازاروں میں) شور مچانے والا مت ہو-

سَخْبَرٌ - ایک درخت ہے سانپ اس کو بہت پسند کرتے ہیں اس کی جڑوں میں رہتے ہیں-

لَا تُطْرِقْ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ فِیْ اَصْلِ السَّخْبَرِ - (عبداللہ بن زبیر نے معاویہ سے کہا) سانپ کی طرح جو سخبر کی جڑ میں سر جھکائے پڑا رہتا ہے مت ہو (یعنی ہماری خبر رکھ ہم سے بے خبر مت ہو جا)-

سَخْتٌ - سخت شدید-

سُخْتٌ - جو چوپایوں کے پیٹ سے نکلے-

سَخِیْتٌ - شدید-

مَسْخُوْتٌ - چکنا-

سَخٌّ - دم، زمین میں گھسیڑنا، گہرا کرنا-

سَخَاخٌ - نرم زمین-

سُخٌّ - ایک وزن ہے چوبیس رطل کا-

سَخْدٌ - گرم-

سُخْدٌ - زرد پانی جو بچہ کے ساتھ ماں کی پیٹ سے نکلتا ہے رنگ کی زردی منہ کے ورم کے ساتھ-

فَیُصْبِحُ وَکَاَنَّ السُّخْدَ عَلٰی وَجْهِهٖ - زید ابن ثابتؓ رمضان کی سترہویں شب میں جاگتے پھر صبح کو ان کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا جیسے ورم ہو زردی کے ساتھ (رات بھر جاگنے سے ایسا ہو جاتا)-

مُسَخَّدٌ - بھاری مزاج سو جا ہوا (یعنی سست ورم کے ساتھ)-

سَخْرٌ - اطاعت کرنا، رام ہونا، تابعدار ہونا، ہوا موافق ہونا-

سِخْرِیٌّ اور سُخْرِیٌّ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام لینا-

سِخْرٌ، اور سَخَرٌ اور سُخْرٌ اور سُخْرَةٌ اور مَسْخَرٌ - ٹھٹھا کرنا-

تَسْخِیْرٌ اور تَسَخُّرٌ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام کرنا، تابعدار بنانا-

اِسْتِسْخَارٌ - ٹھٹھا کرنا-

سُخْرَةٌ - مسخرہ جس سے لوگ ٹھٹھا کریں-

سُخُّرٌ - ایک ترکاری ہے خراسان میں-

سُخْرِیَّةٌ - بیگار، تابعدار-

اَتَسْخَرُمِنِّیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ - کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹھا کرتا ہے (یہ پروردگار سے عرض کرے گا وہ شخص جو سب سے اخیر میں بہشت میں جائے گا اس کو کوئی خالی مکان نہیں ملے گا اور پروردگار اس سے فرمائے گا تو دس دنیا کے برابر لے)-

اَتَسْخَرُبِیْ اَوْتَضْحَكُ - تو مجھ سے ٹھٹھا ہنسی کرتا

ہے راوی کو شک ہے۔

فِيهِمْ رَجُلٌ يُسْخَرُ بِأُوَيْسٍ۔ ان میں ایک شخص ہے جس سے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں اس کو دیوانہ اور حقیر سمجھ کر اس کا نام اویس ہے (یہ بڑے اولیاء اللہ اور کبار تابعین میں سے تھے اکثر اولیاء اللہ اسی طرح اپنے تئیں مخفی اور پوشیدہ رکھتے ہیں ظاہر میں دیوانوں کی طرح بنے رہتے ہیں تاکہ کوئی ان سے اعتقاد نہ کرے)۔

سَخَطٌ۔ غصہ ہونا' ناراض ہونا۔

اِسْخَاطٌ۔ غصہ کرانا۔

تَسَخُّطٌ۔ غصہ ہونا۔

سُخْطٌ اور سُخُطٌ اور سَخَطٌ۔ ناراضی۔

مَسْخُوطٌ۔ مکروہ ناپسند کام۔

فَهَلْ يَرْجِعُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سُخْطَةً لِدِيْنِهٖ۔ کوئی اس کا دین قبول کر کے پھر اس کو ناپسند کر کے اس سے پھر جاتا ہے یا نہیں (یہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا)۔

وَزَوْجُهَا سَاخِطٌ۔ اس کا خاوند اس پر غصہ ہو (یعنی جب عورت کی شرارت ہو ورنہ معاملہ بالعکس ہوگا)۔

فَيَظَلُّ سَاخِطًا۔ جب بھی وہ ناراض رہے گا (حالانکہ اس کو سو روپیہ دیئے جائیں گے)۔

فَسَخِطْتُهٗ۔ میں اس کو کم سمجھ کر ناراض ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسْخَطُ لَكُمْ۔ اللہ تعالیٰ ایسے کام سے تم پر غصہ ہوتا ہے اس سے ناراض ہوتا ہے۔

لَا يَسْخَطُهٗ۔ اس پر غصہ نہ ہو اس سے ناراض نہ ہو۔

سَخْفٌ۔ اور سُخْفٌ اور سَخَافَةٌ۔ کم عقلی' ناتوانی۔ کمزوری بودا پن۔

اِنَّهٗ لَبِثَ اَيَّامًا فَمَا وَجَدَ سَخْفَةَ جُوْعٍ۔ ابوذرؓ (جب آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے مکہ میں آئے تھے اور کافروں کے ڈر کے مارے حرم میں چھپے رہتے تھے) کئی دن ٹھہرے رہے (کچھ نہیں کھایا) اور بھوک کی ناتوانی ان کو نہیں ہوئی۔

مَنْ سَخُفَ اِيْمَانُهٗ قَلَّ بَلَاؤُهٗ۔ جس کا ایمان ضعیف ہو گا اسی قدر دنیا کی بلا اور مصیبت زیادہ آئے گی یہ اللہ کا امتحان ہے اپنے نیک بندوں کو آزمانے کے لئے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ پیغمبروں پر بلا آتی ہے)۔

سَخْلٌ۔ جلا وطن کرنا جیسے خَسْلٌ ہے فریب سے کوئی چیز لے لینا۔

تَسْخِيْلٌ۔ عیب کرنا۔

سَخْلَةٌ۔ بکری کا بچہ۔ اس کی جمع سُخْلٌ اور سِخَالٌ اور سُخْلَانٌ اور سَخِلَةٌ آئی ہے۔

سُخَّلٌ اور سُخَّالٌ۔ کمینے رذیل لوگ۔ فَاَهْدَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ رُطَبًا سُخْلًا۔ (آنحضرتؐ ینبوع کی طرف تشریف لے گئے جب بنی مدلج کو رخصت کیا' ینبوع ایک ساحل ہے مشہور مدینہ کے قریب) تو ایک عورت نے آپ کو تازی کھجور تحفہ بھیجی جس کی گٹھلی سخت نہ تھی (آپؐ نے اس کو قبول فرمایا ایسی کھجور کو عرب لوگ شیص بھی کہتے ہیں ان کا محاورہ ہے سَخِلَتِ النَّخْلَةُ یعنی کھجور کی گٹھلی نرم ہوگئی)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ السُّخَّلِ۔ ایک شخص چند خوشے ایسی کھجور لایا جس کی گٹھلی سخت نہ تھی بلکہ نرم اور پلپلی تھی۔

كَاَنِّيْ بِجَبَّارٍ يَعْمِدُ اِلٰى سَخْلِيْ فَيَقْتُلُهٗ۔ میں نے دیکھا ایک ظالم بادشاہ (یزید پلید) میری پیارے بچے کی طرف قصد کر رہا ہے اس کو مار ڈالے گا اصل میں سخل بکری کا بچہ اور یہاں مراد وہ بچہ ہے جو ماں باپ کا بڑا پیارا ہو۔

دِيَةُ سَخْلَتِهَا عَلٰى عَصَبَةِ الْمَقْتُوْلِ۔ اس کے بچہ کی دیت مقتول کے وارثوں پر ہے (یعنی مقتول کے عصبہ وارث اس کی دیت ادا کریں گے اگر بچہ کو مار ڈالینگے)۔

مَسْخُوْلٌ۔ رذیل مجہول۔

سَخَمٌ' سیاہی۔

تَسْخِيْمٌ۔ بدبودار ہونا' گرم کرنا جیسے تَسْخِيْنٌ ہے غصہ دلانا' کالا کرنا۔

تَسَخُّمٌ۔ کینہ رکھنا۔

سُخَامٌ۔ شراب کو لہٗ دیگ کی کالک۔

سَخَّمَ الْمَرْأَةَ - عورت کا منہ کالا کیا (یعنی اس سے زنا کیا) -

اَللّٰهُمَّ اسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ - یا اللہ میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے -

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ السَّخِيْمَةِ - یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کپٹ (کینہ) سے -

تَهَادَوْا تَذْهَبُ الْاَحِنُ وَالسَّخَائِمُ - آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ اور ہدیہ بھیجو اس سے دشمنیاں اور دل کی کپٹیں (کینے) دور ہو جائے گی (سبحان اللہ کیا عمدہ علاج کینہ دور ہونے کا فرمایا قاعدہ ہے کہ تحفہ بھیجنے والے کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے) -

مَنْ سَلَّ سَخِيْمَتَهٗ عَلٰى طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جس نے مسلمانوں کے کسی راستے پر جہاں سے وہ گذرا کرتے ہیں پاخانہ پھرا (نجاست ڈالی) اس پر اللہ کی پھٹکار (معلوم ہوا کہ راستوں کی صفائی نہایت عمدہ چیز ہے اور راستوں کو گندہ کرنے والا ملعون ہے) -

يُسَخَّمُ وَجْهُهٗ - اس کا منہ کالا کیا جائے -

نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا - ہم کیا کرتے ہیں زانی اور زانیہ کا منہ کالا کرتے ہیں ان کو ذلیل کرتے ہیں (گدھے پر الٹا سوار کراتے ہیں اور بازاروں میں پھراتے ہیں) -

اَسْخَمُ - کالا -

سُخَامٌ - نرم پر جو پرندے کو پنکھ کے نیچے ہوتے ہیں اور نرم کپڑا یا اور کوئی چیز جیسے ریشم روئی وغیرہ -

سُخَامِيٌّ - کالا -

سُخْمٌ - اَسْخَم کی جمع ہے -

حُسْنُ الْخُلُقِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيْمَةِ - خوش خلقی سے کینہ دور ہوتا ہے -

اَلْهَدِيَّةُ تَسُلُّ السَّخَامَ - ہدیہ کینوں کو نکال ڈالتا ہے یہ جمع ہے سخیمہ کی -

سُخْنٌ - یا سُخُوْنَةٌ یا سُخْنَةٌ یا سَخَانَةٌ یا سَخَنٌ گرم ہونا' بخار آنا -

اِسْخَانٌ اور تَسْخِيْنٌ - گرم کرنا -

سَاخِنٌ اور سَخِيْنٌ - گرم -

اِنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا سَخِيْنَةٌ - حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس ایک ہانڈی لے کر آئیں جس میں گرما گرم کھانا تھا' بعضوں نے کہا سخینہ وہ کھانا ہے جو آٹے اور گھی سے بنایا جاتا ہے (یعنی ہریرہ بعضوں نے کہا آٹے اور کھجور سے اور یہ حسا سے پتلا اور عصیدہ سے گاڑھا ہوتا ہے' قریش کے لوگ اس کو بہت کھایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کا نام سخینہ ہو گیا -

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَمِّهٖ حَمْزَةَ فَصُنِعَتْ لَهُمْ سَخِيْنَةٌ فَاَكَلُوْا مِنْهَا - آنحضرتؐ اپنے چچا جناب حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے پھر ان کے لئے سخینہ تیار کیا گیا سب نے اس کو کھایا -

مَا الشَّيْئُ الْمُلَفَّفُ فِي الْبِجَادِ (معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا) یہ کمبل میں کیا چیز لپٹی ہوئی ہے (ان پر طعنہ کیا) انہوں نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا یہ سخینہ ہے امیر المومنین (اس کا بیان اوپر گذر چکا)

شَرُّ الشِّتَاءِ السَّخِيْنُ - برا موسم جاڑے کا وہ ہے جس میں سردی نہ ہو' ایک روایت میں سُخَيْخِيْن ہے' شاید یہ راوی کی غلطی ہے -

اَقْبَلَ رَهْطٌ مَّعَهُمْ اِمْرَاَةٌ فَخَرَجُوْا وَتَرَكُوْهَا مَعَ اَحَدِهِمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ رَاَيْتُ سَخِيْنَتَيْهِ تَضْرِبُ اِسْتَهَا - کچھ لوگ آئے ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اور عورت کو اپنے لوگوں میں سے ایک کے پاس چھوڑ گئے تب ایک شخص نے ان میں سے یوں گواہی دی کہ میں نے اس شخص کے فوطے (بیضے) دیکھے وہ عورت کے سرین کو مار رہے تھے (یعنی دخول کر دیا تھا اور دھکے لگانے میں اس کے انثیین بار بار عورت کے چوتڑ سے لگ رہے تھے' فوطوں کی سخینتین اس لئے کہا کہ ان میں گرمی رہتی ہے) -

مَاءٌ سُخْنٌ - گرم پانی' اس کی ماضی تینوں طرح مستعمل

ہوتی ہے یعنی سَخَنَ اور سَخُنَ اور سَخِنَ بحرکات ثلثہ در عین کلمہ۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ أُنْزِلَ عَلَيْكَ طَعَامٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَالَ نَعَمْ أُنْزِلَ عَلَيَّ طَعَامٌ فِي مِسْخَنَةٍ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کیا آسمان سے آپ پر کچھ کھانا اترا آپ نے فرمایا ہاں مجھ پر ایک دیگچی میں کھانا اترا۔

إِنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ آنحضرتؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عماموں اور پائتابوں پر مسح کر لیں یہ تسخین کی جمع ہے' بعض نے کہا تسخین وہ رومال جو سر پر ڈالا جاتا ہے۔

سُخَاخِيْن۔ گرم۔

اَلْمَاءُ الَّذِي تُسَخِّنُهُ الشَّمْسُ لَا تَتَوَضَّأْ بِهٖ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ جو پانی سورج نے گرم کر دیا ہو اس سے وضو مت کر کیونکہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الَّذِي يَسْخُنُ فِي الشَّمْسِ۔ جو پانی دھوپ میں گرم ہوا اس سے غسل مت کرو وہ برص پیدا کرتا ہے (یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں' شوکانی نے ان کو موضوعات میں درج کیا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بھی تحریم کے لئے ہے' بعض علما نے ایسا ہی کہا ہے لیکن اکثر متاخرین اس کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔

میں: کہتا ہوں کراہت کی ثبوت کے لئے بھی حدیث کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

سُخُوٌّ۔ یا سَخَاءٌ یا سَخِيٌّ یا سُخُوَّةٌ۔ سخاوت کرنا داتا ہونا۔

سَخْوٌ اور سَخْيٌ۔ راستہ کھول دینا' تھم جانا۔

تَسَخِّيٌ۔ لنگڑا ہونا' چھوڑ دینا۔

تَسَخِّيٌ۔ اپنے تئیں سخی بنانا۔

سَخَاوِيٌ۔ ایک محدث ہیں مشہور۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَ النَّاسِ۔ جو آدمی سخی داتا ہے اس کو اللہ کا بھی قرب حاصل ہوتا ہے اور بہشت کا بھی اور لوگوں کا بھی (لوگ بھی اس سے محبت اور الفت رکھتے ہیں)۔

اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا۔ سخی اللہ کا حبیب ہے گو گنہگار ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے گو عابد اور زاہد ہو' بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر۔

لَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَالِمٍ بَخِيْلٍ أَوْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ۔ سخی اگر کم علم ہو (صرف فرائض ادا کرتا ہو وظیفہ و ظائف نوافل اور اوراد ادا نہ کرتا ہو) تو بھی بخیل عالم یا بخیل عابد سے اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَا وَةِ نَفْسٍ۔ (دنیا ہری بھری اور شیریں ہے) جس نے اس کو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔

اَلسَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً۔ سخاوت یہ ہے کہ بن مانگے دے (اور مانگنے پر دینا اتنا درجہ نہیں رکھتا)۔

اَلْمُسْخِيَةُ رِيْحٌ يَبْعَثُهَا اللّٰهُ إِلَى الْمُؤْمِنِ تَسْخِيْ نَفْسَهُ عَنِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ مسخیہ ایک ہوا ہے جو اللہ تعالےٰ مومن پر بھیجتا ہے اس سے اس کا دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے (وہ دنیا کو چھوڑ دینے پر راضی ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس جو ثواب اور اجر ہے اس کو اختیار کرتا ہے'

سَخْوَاءٌ۔ نرم کشادہ زمین۔

سَخَاوَةٌ۔ جود اور کرم داتا ہونا۔

سَخَاوِيٌ۔ نرم کشادہ مکان' سخی کی جمع أَسْخِيَاءُ اور سُخَوَا آئی ہے۔

باب السين مع الدال

سَدَابٌ۔ معرب ہے سَدَابٌ کا جو ایک درخت ہے مشہور اس کا پھول زرد ہوتا ہے اس کے پتوں کا عرق گرم گرم کان میں ڈالو تو کان کے درد کو مفید ہوتا ہے۔

سَدْحٌ۔ ذبح کرنا' زمین پر پھیلا دینا' لٹا دینا' گرا دینا' بٹھانا' بھر دینا' قتل کرنا' اقامت کرنا' خط اٹھانا مال اور اولاد سے تاخیر کرنا۔

مُسَادَحَةٌ۔ ٹالم ٹولا۔

تَسْدِيْحٌ۔ قتل کرنا۔

سَدٌّ۔ بند کرنا' درست رکھنا' مضبوط کرنا' آڑ کرنا' روکنا۔

سَدَادٌ۔ ٹھیک راستہ سیدھا ہونا' درست ہونا۔

تَسْدِیْدٌ-درست کرنا' سیدھا کرنا-

اِسْدَادٌ-ٹھیک راستہ پانا-یا طلب کرنا-

اِنْسِدَادٌ-بند ہونا' رک جانا-جیسے اِسْتِدَادٌ ہے-

قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا-اللہ کی نزدیکی چاہو اور میانہ روی اعتدال اختیار کرو- (یعنی اتنی عبادت کرو جو بہہ نہ سکے نہ یہ کہ چند روز کر کے پھر اکتا کر چھوڑ دو بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو نہ افراط کرو نہ تفریط اگر یہ نہ ہو سکے تو اعتدال کی قریب قریب رہو)-

سَلِ اللّٰهَ السِّدَادَ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيْدَكَ السَّهْمَ-اللہ سے سیدھا پن اور استقامت مانگو اور سیدھے پن سے تیر کے سیدھے پن کا خیال کرو (یعنی جیسے تیر کو تو سیدھا اور درست کرتا ہے ایسے ہی اپنی درستی اور سیدھا پن اللہ تعالیٰ سے چاہو)-

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ-کوئی مومن ایسا نہیں جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو پھر میانہ روی کرے نہ غلو کرے نہ کوتاہی (دونوں باتیں نامعلوم ہیں' غلو یہ ہے کہ انتہا کی ریاضت اور محنت اور مشقت اختیار کرے دم بھر نفس اور بدن کو آرام نہ دے دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ دیں اور کوتاہی یہ ہے کہ فرائض کو ادا نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے عمدہ طریقہ سنت کا طریقہ ہے یعنی ہمارے پیغمبرؐ صاحب کا' آپ روزہ بھی رکھتے تھے' افطار بھی کرتے تھے' (رات کو عبادت بھی کرتے تھے اور سوتے بھی' عورتوں کے ساتھ صحبت بھی کرتے جو اللہ کھانے کو دیتا وہ کھا لیتے جو پہننے کو دیتا وہ پہن لیتے' یہ نہیں کہ ہمیشہ بدمزہ ہی کھانا کھاتے یا ایک کملی اوڑھی رہتے)-

سَدِّدْ وَقَارِبْ-(ابو بکر صدیقؓ سے پوچھا ازار کہاں تک ہونا چاہئے' انہوں نے کہا) بیچ بیچ میں رکھو اور اس کے نزدیک رہو' (یعنی نہ اتنی لٹکاؤ کہ ٹخنوں کے نیچے اتر آئے نہ اتنی اونچی رکھو کہ جانگیا ہو جائے' اعتدال یہ ہے کہ نصف ساق تک رکھے یا ٹخنوں تک ٹخنوں سے نیچا کرنا حرام ہے)-

يُغْفَرُ لِاَبَوَيْهِ اِذَا كَانَا مُسَدَّدَيْنِ-جو شخص قرآن سیکھتا ہو (اس کے الفاظ صحیح کرتا ہوں اس کے معنی اور مطالب کی تحقیق کرتا ہو سلف کی تفسیریں دیکھتا ہو) اس کے ماں اور باپ بخش دیئے جائیں گے اگر وہ سیدھے سیدھے راستہ پر قائم ہوں گے (یعنی توحید پر)-

كَانَ لَهٗ قَوْسٌ تُسَمَّى السَّدَادَ-آنحضرتؐ کے پاس ایک کمان تھی جس کا نام سداد تھا (چونکہ اس کا تیر سیدھا نشانے پر جاتا تھا)-

حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ-یہاں تک کہ زندگانی کا ضروری سامان حاصل کر لے-

سِدَادٌ-بکسرۂ سین وہ چیز جس سے سوراخ بند کیا جائے-

سِدَادُ الثَّغْرِ-گھاٹی کا بند-

سِدَادُ الْقَارُوْرَةِ-شیشے کا ڈاٹ-

سِدَادُ الْحَاجَةِ-احتیاج کا روک یعنی جس سے احتیاج رفع ہو-

سُدٌّ-پہاڑ' ٹیلہ' روک' آڑ جیسے سَدٌّ ہے-

سَدُّ الرَّوْحَاءِ اور سَدُّ الصَّهْبَاءِ-دونوں مقاموں کے نام ہیں-

سُدٌّ-بہ ضمۂ سین غطفان قبیلے کا ایک پانی تھا جس کے بند کر دینے کا آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا-

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ قَائِمَيْنِ بِالسُّدَّةِ فَاَذِنَ لَهُمَا-آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا یہ علی اور فاطمہؓ دونوں دروازے کے چھتے (سائبان) پر کھڑے ہیں (اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں) آپ نے ان کو اجازت دی-

سُدَّہ-وہ ذرا سا چھجہ جو دروازے پر بناتی ہیں تا کہ دروازہ پانی اور بہو چار سے محفوظ رہے-بعض نے کہا خود دروازے کو کہتے ہیں-بعض نے کہا اس آنگن کو جو دروازے کے سامنے ہوتا ہے-

سُدَّةُ الْمَسْجِدِ-مسجد کا سائبان-

يَسُدُّوْنَ فِي الْجَبَلِ-پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں يَشْتَدِدْنَ ہے دوڑ رہی تھیں' ایک روایت میں يُسْنِدْنَ ہے یعنی پہاڑ کی بلندی پر جا رہی تھیں-

اَلْعَيْنُ السَّادَّةُ-جو ان کے اپنی جگہ میں ہو-(لیکن اس

میں روشنی نہ ہو)۔

قُتِلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ - ایک کافر کو قتل کیا پھر ایمان پر قائم رہا۔

حَتّٰی سَدَدْنَا بَعْضَهَا فِيْ وُجُوْهِ بَعْضٍ - ہم نے ان میں سے کچھ بعض کے منہ پر سیدھی کیں (ان کو مارنا چاہا)۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ وَلَا يَنْكِحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ - حوض کوثر پر آنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے لئے (دنیا میں) بند دروازے نہیں کھولے جاتے (کیونکہ وہ غریب ہیں دنیا دار ان کو حقیر جان کر ان کے لئے دروازہ نہیں کھولتے ان سے ملاقات تک نہیں کرتے اور مالدار خوش حال عورتوں سے نکاح نہیں کرتے (ان سے شادی کرنے پر کوئی دنیا دار عورت راضی نہیں ہوتی)۔

مَنْ يَّغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ يَقُمْ وَيَقْعُدْ - (ابوالدرداء صحابی جلیل القدر) معاویہ کے دروازے پر گئے انہوں نے اذن نہیں دیا تو ابوالدرداء کہنے لگے بادشاہوں کے دروازے پر جو کوئی جائے وہ اٹھتا بیٹھتا رہے (یعنی انتظار کرتا رہے کہ کب اندر آنے کی پروانگی ملتی ہے)۔

اِنَّكِ سُدَّةٌ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاُمَّتِهٖ - (جب حضرت عائشہؓ (طلحہؓ اور زبیرؓ کی فہمائش اور اغوا سے) بصرہ جانے لگیں تو حضرت بی بی ام سلمہؓ نے ان سے کہا) دیکھو تم ایک دروازہ ہو آنحضرتؐ اور آپ کی امت کے درمیان (ایسا کرو کہ یہ دروازہ محفوظ رہے کوئی اس میں گھسنے نہ پائے اگر تم بصرہ کو گئیں اور وہاں جنگ ہوئی تم کو لوگوں نے ستایا تو پھر اوروں کو بھی جرأت ہو جائے گی وہ آنحضرتؐ کے محلوں پر دست درازی کریں گے)۔

مَاسَدَدْتُ عَلٰی خَصْمٍ قَطُّ - (شعبی نے کہا) میں نے کسی مخالف کی زبان نہیں روکی - (اس کو بیان کرنے دیا جو وہ بیان کرنا چاہتا تھا)۔

مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُخْطِي السَّدَادَ - جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ سیدھا راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

سَدَّدَ فِيْ رِمْيَتِهٖ - تیر اچھی طرح مارا (نشانہ پر لگا)۔

لَا بَأْسَ بِذَبْحِ الْاَعْمٰی اِذَا سَدَّدَ - اگر اندھا شخص ذبح کرے تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ درستی کے ساتھ ذبح کرے۔

سُدَّتِ الثُّلْمَةُ - روزن بند کر دیا گیا (خلل روک دیا گیا)۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ رَغْبَةً عَنْهُ ضُرِبَ عَلٰی قَلْبِهٖ بِالْاَسْدَادِ - جو شخص جہاد سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے اس کے دل پر بندشیں رکھی جائیں گی (دل پر پردے تاریکی کے چڑھا دیئے جائیں گے ایمان کا نور اس کے دل تک نہ پہنچ سکے گا)۔

سُدَّتْ عَلَيْهِ الطَّرِيْقُ - اس پر راستہ بند کر دیا گیا (اس کو حق بات پہچاننے کی عقل ہی نہیں رہی اندھا ہو گیا)۔

سُدَّةُ اَشْجَعَ - ایک مقام کا نام ہے۔

لَا يُصَلِّيْ فِيْ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ - مسجد کے گرد جو ٹیلے ہیں ان پر نماز نہ پڑھے۔

سُدَّہ - وہ پاخانہ جو آنت میں سخت ہو کر رہ جائے اور ایک بیماری ناک کی جس سے ہوا کا جانا ناک سے رک جاتا ہے۔

سُدِّی - ایک مفسر مشہور جو کوفہ کی مسجد کے سائبان میں رہتا' اس کا نام اسماعیل تھا وہ شیعہ تھا' شیخین کو برا کہا کرتا۔

اَللّٰهُمَّ سَدِّدْنَا - یا اللہ ہم کو ٹھیک راستہ پر (صواب پر) کر دے۔

وَسَدِّدْنِيْ - مجھ کو سچے ٹھیک رستہ پر قائم رکھ۔

مُسَدَّدُ بْنُ مَسَرْهَدٍ - مشہور راوی ہیں ابو داؤد ان سے بہت روایت کرتے ہیں۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِالْاَسْدَادِ - اس نے راستہ گم کر دیا کسی طرف راہ نہیں ملتی۔

سِدٌّ - درست اور صحیح کلام۔

سُدَّہ - مرتبہ اور منصب کو بھی کہتے ہیں۔

سَدْرٌ - لٹکانا۔

سَدَرٌ اور سَدَارَةٌ - حیران ہونا۔

اِنْسِدَارٌ - دوڑنا یا نیچے اترنا دوڑ کر۔

سَادِرٌ - حیران۔

سِدْرٌ - بیری کا درخت یا بیری کا پتہ اس کی جمع سِدَرٌ - اور سُدُرٌ ہے۔

ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی - پھر میں بیری کے درخت تک جس پر انتہا ہے (اس کے پرے کسی کو کچھ علم نہیں کیا ہے اللہ ہی جانتا ہے یا اس کے آگے کسی فرشتے کو جانے کا حکم نہیں اور آنحضرتؐ کے سوا کوئی شخص اس کے پرے نہیں گیا' یہ درخت چھٹے آسمان پر ہے یا ساتویں آسمان پر عرش کے داہنے جانب) اٹھایا گیا-

اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ - اس کو پانی اور بیری کی پتوں سے غسل دو (بیری کا پتہ ٹھنڈا ہے کافور کی طرح جلد کو سخت کر دیتا ہے اور میل کچیل دور کر دیتا ہے)-

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِي النَّارِ - جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ اس کا سر دوزخ میں جھکا دے گا (مراد وہ بیری کا درخت ہے جو مکہ کے حرم میں ہو یا مدینہ کا درخت مراد ہے جس کے تلے لوگ سایہ لیتے تھے آرام پاتے تھے یا وہ درخت مراد ہے جو جنگل میں ہو اور مسافر وغیرہ اس کے سایہ میں آرام پاتے ہوں اس کے پھل کھاتے ہوں اس کی کوئی ظالم بے ضرورت کاٹ ڈالے تو اس کے لئے یہ وعید ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ بیری کا درخت کسی حال میں نہ کاٹا جائے اس حدیث کے راوی عروہ بن زبیر خود بیری کا درخت کاٹ کر اس کے دروازے بناتے تھے اور تمام عالموں کا اس پر اتفاق ہے اس کا کاٹنا ضرورت کے لئے درست ہے-

میں کہتا ہوں بیری کے حکم میں ہے ہر وہ درخت جس کے پھل یا سایہ سے لوگ آرام پاتے ہوں بے ضرورت اس کو کاٹنا اور تلف کرنا منع ہے اور اصل یہ ہے کہ مخلوق خدا کو ستانے والا اور تکلیف دینے والا دوزخی ہے اور اس کو آرام اور آسائش دینے والا بہشتی ہے-

اَلَّذِيْ يَسْدُرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهٖ - جس شخص کو سمندر میں چکر آئے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد یا حج کے لئے جاتا ہو اس کو اتنا ثواب ہے جتنا اس شخص کو ہے جو (کافروں سے جنگ میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو-

سَدَرٌ - سر کا پھرنا دوران جو سمندر میں سوار ہونے والے کو ہوتا ہے-

سَدِرٌ - دریا' سمندر-

نَفَرَ مُسْتَكْبِرًا وَّخَبَطَ سَادِرًا - غرور کرتا ہوا گیا اور غفلت میں چلا-

يَضْرِبُ اَسْدَرَيْهِ - اپنے دونوں پہلوؤں یا کندھوں پر مار رہا تھا (یعنی اس کو فراغت اور فرصت حاصل ہو گئی تھی- ایک روایت میں اَزْدَرَيْهِ ہے ایک میں اَصْدَرَيْهِ ہے معنی وہی ہے)-

رَأَيْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَلْعَبُ السُّدَّرَ - ابو ہریرہ سدرہ کا کھیل کھیلتے تھے (یہ فارسی لفظ ہر درہ کا معرب ہے یعنی تین خانوں کا کھیل اس میں ہار جیت ہوتی ہے)-

اَلسُّدَّرُ هِيَ الشَّيْطَانَةُ الصُّغْرٰى - سدرہ ایک شیطانی کھیل ہے چھوٹا شیطان ہے (کیونکہ اس میں جوئے کی طرح ہار جیت ہوتی ہے یہ یحییٰ بن ابی کثیر کا قول ہے ان کے نزدیک اس قسم کے کھیل جن میں ہار جیت ہو درست نہیں ہیں- بلکہ یہ میسر اور قمار میں داخل ہیں' اور بعض نے تفریح طبع کے لئے ان کو درست رکھا ہے بشرطیکہ شرط نہ ہو اور نہ نماز اور عبادت میں اس کی وجہ سے خلل واقع ہو یہی اختلاف شطرنج میں بھی ہے اکثر علماء نے اس کو ناجائز بتلایا ہے لیکن بعض علماء نے اس شرط سے جائز رکھا ہے جو اوپر مذکور ہوئی لیکن ایسی شطرنج کہ رات دن اس میں غرق رہے اور نماز اور عبادت اور یاد الٰہی سے بالکل غافل ہو جائے یا اس میں شرط لگائی جائے بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے)-

فَسَدَرَ الرَّجُلُ فَمَالَتْ مِسْحَاتُهٗ فِيْ يَدِهٖ - پھر وہ شخص غافل اور حیران ہو گیا- اور اس کا پھاوڑا اس کے ہاتھ میں جھک گیا-

اَكِيْلُكُمْ بِالسَّيْفِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ - میں تم کو تلوار سے سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک بڑا پیمانہ ہے جس میں کئی صاع سما جاتی ہیں)-

اُوَفِّيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ - وہ مجھ کو صاع دیتے ہیں تو میں اس کے بدلے ان کو سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (صاع چھوٹا پیمانہ ہے آڑھائی سیر کا یہ دونوں حضرت علیؓ کے قول ہیں مطلب یہ ہے کہ مجھ پر کوئی تلوار کا زخم لگاتا ہے تو میں اس سے کئی

حصہ زیادہ اس کا بدلہ کرتا ہوں یہ مصرعہ آپ نے اس رجز میں بھی پڑھا تھا جو مرحب یہودی کی مقابلہ میں کی تھی اس کے پہلے یہ ہے
انا الذی سمتنی امی حیدرہ بکلیث غابات کریہ المنظرہ۔

سَأَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ حَتّٰی اُنْتَهَيْتُ اِلَی السِّدْرِ میں نے ان سے کئی باتیں پوچھیں یہاں تک کہ میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا۔

سَدِیْر - ہرا چارہ' اور ایک مقام کا نام ہے یمن میں اور نعمان کا محل اور ایک نہر کا نام ہے حیرہ میں۔

سَدْسٌ - چھٹا حصہ لینا' چھٹا ہونا' چھ کرنا۔

تَسْدِیْسٌ - مسدس کرنا۔

سُدَاسٌ - چھ چھ۔

اِنَّ الْاِ سْلَامَ بَدَأَ جَذَ عًا ثُمَّ ثَنِيًّا ثُمَّ رُبَا عِيًّا ثُمَّ سَدِيْسًا ثُمَّ بَازِلًا - اسلام (اونٹ کی طرح) پانچ برس کا اونٹ ہوگا پھر چھ برس کا اونٹ ہوگا پھر سات برس کا پھر آٹھ برس کا (جس کو بازل کہتے ہیں اب پورا جوان اونٹ ہو جائے گا) حضرت عمرؓ نے کہا بازل ہونے کے بعد کیا ہے گھٹاؤ ہوگا (اسلام اپنی ترقی کے درجہ پر پہنچنے کے بعد پھر گھٹنا شروع ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب سے خلافت عباسی تباہ ہوئی اسلام کا تنزل شروع ہوا اور تیرہویں اور چودہویں صدی میں تو بے انتہا تنزل ہوگیا اسلامی کئی حکومتیں جاتی رہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی دوسروں کی مرعوب اور خوف زدہ' اب کوئی امید ترقی کی بظاہر اس وقت تک معلوم نہیں ہوتی جب تک امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوں یہ ساری خرابی مسلمانوں کی عیش وعشرت اور غفلت اور جہالت اور نادانی اور کم علمی اور نااتفاقی کی وجہ سے ہوئی قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور فرقے فرقے ہوگئے اتحاد اسلامی کو خیر باد کہہ دیا۔

سَدِیْسِیْ - اور سدیس وہ اونٹ جو آٹھویں برس میں لگا ہو۔

شَاةٌ سَدِیْسٌ - چھ برس کی بکری۔

سَدَس - وہ سن اونٹ کا جو بازل سے پہلے ہوتا ہے۔

سَدْعٌ - ذبح کرنا' پھیلانا۔

سَدْعَةٌ - آفت نکبت۔

مِسْدَعٌ - راہ بتانے والا دلیل۔

سَدَفٌ - تاریکی' روشنی' صبح' اس کی آمد رات اس کی تاریکی' دبی۔

سَدَفٌ - ایک آواز ہے جو دنبی کا دودھ دوھنے کے لیے اس کو بلانے کے لیے کرتے ہیں۔

كَانَ بِلَالٌ يَّاْتِيْنَا بِالسَّحُوْرِ وَنَحْنُ مُسْدِفُوْنَ فَيَكْشِفُ لَنَا الْقُبَّةَ فَيَسْدِفُ لَنَا طَعَامًا - بلال ہمارے پاس سحری کا کھانا اس وقت لاتے تھے جب تاریکی اور روشنی دونوں ملی ہوتیں (یعنی صبح صادق کے قریب صبح کی روشنی اور رات کی تاریکی) وہ خیمہ کھول دیتے اور روشنی میں ہم کو کھانا دیتے۔

سُدْفَه - روشنی اور تاریکی دونوں کو کہتے ہیں یا جب روشنی اور تاریکی دونوں ملی ہوں جیسے طلوع فجر سے اسفار تک کا وقت ملا ہوا ہے۔

اَسْدِفِ الْبَابَ - دروازہ کھول دے تاکہ روشنی ہو جائے' حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سحری کھانے میں دیر کرتے' صبح کے قریب کھاتے یہ نہیں کہ صبح ہو جانے کے بعد کھاتے اور سنت یہی ہے کہ سحری کا کھانا صبح کے قریب کھائے تاکہ روزہ آسان ہو جائے۔

فَصَلِّ الْفَجْرَ اِلَی السَّدَفِ - صبح کی نماز دن کی روشنی تک پڑھ (یعنی جب تک سورج نہ نکلے اس وقت تک صبح کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

وَكُشِفَتْ عَنْهُمْ سُدَفُ الرِّيَبِ - ان سے شک وشبہ کی تاریکیاں کھول دی گئیں (یعنی شک کی ظلمت باقی نہیں رہی)۔

قَدْ وَ جَّهْتِ سَدَ افَتَهٗ - (بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) تم نے تو پردہ آپ کا ہٹا دیا' پردے کی طرف رخ کیا اس کو اپنی جگہ سے سرکا دیا (یعنی تم کو گھر بیٹھنے کا حکم تھا تم بصرے گئیں اور جنگ میں شریک ہوئیں)۔

وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ كُلَّهُمْ مِنَ السَّدِيْفِ اِذَا لَمْ يُؤْنِسِ الْقَزَعُ - ہم پر جب قحط پڑتا ہے اور ابر رفاقت نہیں دیتا تو سب لوگوں کو کوہان کی چربی کھلاتے ہیں۔

اَسْدَفَ اللَّيْلُ - رات تاریک ہوگئی -

سَدْكٌ - لپٹ جانا' نہ چھوڑنا -

سَدْلٌ - لٹکانا' چھوڑ دینا -

نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِى الصَّلٰوةِ - نماز میں کپڑا لٹکانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے یہودی لوگ نماز میں چادر لٹکا کر نماز پڑھتے ہیں یعنی چادر کا درمیانی حصہ سر پر ڈال لیتے ہیں اور دونوں کنارے دونوں طرف چھوڑ دیتے ہیں ان کو کندھوں پر نہیں الٹتے - جبہ اور قمیص میں سدل یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح نہ پہنے یوں ہی اوڑھ لے آستین لٹکی رہنے دے' سر پر ڈال لے یا کندھوں پر)-

اِنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُّصَلُّوْنَ وَقَدْ سَدَلُوْا ثِيَابَهُمْ فَقَالَ كَاَنَّهُمُ الْيَهُوْدُ - حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑوں کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا یہ تو جیسے یہودی معلوم ہوتے ہیں -

اِنَّهَا سَدَلَتْ قِنَاعَهَا وَهِىَ مُحْرِمَةٌ - حضرت عائشہؓ نے اپنا گھونگھٹ لٹکایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں (یعنی منہ سے الگ لٹکایا کیونکہ احرام میں منہ چھپانا منع ہے)-

يَسْدُلُ - بالوں کو پیشانی پر لا کر چھوڑ دیتے تھے (جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی طریق ہے وہ مسلمانوں کی طرح مانگ نہیں نکالتے -

فَسَدَلَ نَاصِيَتَهٗ - اپنی پیشانی پر بال لٹکانا (چوٹی کی طرح)-

بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ - ایک عورت پر جو بال لٹکائے تھی -

فَسَدَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ - آنحضرت شروع شروع زمانہ میں اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے -

فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَىَّ وَ مِنْ خَلْفِهَا - اس کو میرے سامنے سینہ پر اور میرے پیچھے پشت پر لٹکایا -

ثُمَّ غَرَفَ مِلْاَهَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ سَدَلَهَا عَلٰى اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ - پھر کف بھر کر ایک چلو لیا اور بسم اللہ کہہ کر اس کو اپنی داڑھی کے کناروں پر ڈالا -

فَاَسْدَلَهَا عَلٰى وَجْهِهٖ - اس کو اپنے منہ پر بہایا -

اِسْدَالٌ - لٹکانا' چھوڑنا -

مَا لَكُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِيَابَكُمْ كَاَنَّكُمْ يَهُوْدٌ - تم کو کیا ہوا کپڑوں کو لٹکایا گویا یہودی ہو -

سَدِيْلٌ - وہ کپڑا جو ہودے پر لٹکایا جاتا ہے -

اَرْخَى اللَّيْلُ سُدُوْلَهٗ - رات نے اپنے کپڑے لٹکائے (یعنی اندھیری ہوگئی یہ استعارہ ہے)

سُدُوْلٌ - جمع ہے سَدْلٌ کی بمعنی سَدِيْلٌ -

سَدْمٌ - بند کرنا

سَدَمٌ - رنج شرمندگی کے ساتھ یا غصہ رنج کے ساتھ - حرص کرنا -

سَادِمٌ - شرمندہ نَادِمٌ ہے -

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ وَ سَدَمَهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - جو شخص دنیا کی فکر میں لگا رہے گا اور اس کی حرص کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اس کے آنکھوں کے درمیان رکھ دے گا (وہ ہمیشہ محتاج اور حریص رہے گا)-

سَدُوْمُ - حضرت لوط کی بستی کا نام تھا جس کو اللہ نے الٹ دیا اور اوپر سے پتھر برسائے -

سَدْنٌ - یا سَدَانَةٌ - خدمت کرنا کعبہ کی یا بت خانہ کی یا مسجد کی دربانی چھوڑ دینا -

سَادِنٌ مجاور یا خادم سدنہ اس کی جمع ہے -

سِدَانَةُ الْكَعْبَةِ - کعبہ کی خدمت (یعنی وہاں کی جھاڑا جھوڑی) صفائی' چراغ' روشنی' دروازہ کھولنا بند کرنا وغیرہ -

سِدْنٌ - ہودے کی جھول -

سَدَنٌ - پردہ -

سَدِيْنٌ - چربی' خون' بال' پردہ -

كَانَتِ السَّدَانَةُ وَاللِّوَاءُ لِبَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَقَرَّهَا النَّبِىُّ ﷺ فِى الْاِسْلَامِ - کعبہ کی خدمت اور جھنڈہ برداری بنی عبدالدار کے لوگوں سے متعلق تھی (جو قریش کی ایک شاخ تھے؟) جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرتؐ نے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ خدمت انہی کے خاندان میں بحال رکھی

(اب تک شیبی اسی خاندان میں سے کعبہ کے متولی ہیں)۔

سَدٰی - تانارات کی تری۔

اِسْدَاءٌ - تانا تننا - احسان کرنا۔

تَسْدِیَةٌ - تر کرنا۔

مَنْ اَسْدٰی اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْهُ - جو شخص تم سے کچھ سلوک کرے (تم کو کچھ دے) تم بھی اس کا بدلہ کرو (اس کے احسان کے بدل اس کے ساتھ احسان کرو)

اَسْدٰی اور اَوْلٰی اور اَعْطٰی سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی دیا۔

لَهُمُ الذِّمَّةُ وَعَلَیْهِمُ الْجِذْیَةُ بِلَا عَدَاءٍ النَّهَارُ مَدًّی وَاللَّیْلُ سُدًّی (آنحضرت نے تیما کے یہودیوں کو یہ سند لکھ دی) کہ ان کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں ان کو جزیہ دینا ہوگا۔ (واجبی طور سے) ان پر ظلم نہ ہوگا دن اور رات یوں ہی گذریں گے جب تک دن اور رات قائم ہیں۔

اِبِلٌ سُدًّی - چھوٹے ہوئے اونٹ (جو اپنی خوشی سے جہاں چاہیں پھریں)۔

سُدًّی - بیکار' باطل' بے نتیجہ' لغو۔

سَدَاةٌ - تانا۔

لُحْمَه - بانا۔

سَدْوٌ - لمبا کرنا - کھیلنا۔

مَا اَحْسَنَ سَدْ وُرِجْلَیْهَا وَاَقْوِیْدَیْهَا - اس اونٹی کا پاؤں پھیلانا اور ہاتھوں کا لوٹانا (یعنی دوڑتے وقت) کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

سَدَتِ النَّاقَةُ - اونٹی نے لمبے لمبے قدم رکھے۔

لَمْ یَتْرُكْ جَوَارِحَكَ سُدًّی - اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں بنائے (ان سے کام لے) سادی چھٹا' اصل میں سادس تھا - سین کو یا سے بدل دیا۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الرَّاءِ

سَرْبٌ - گھس جانا - چل دینا - بہنا اپنے منہ کی سیدھ پر - روانہ ہوجانا - ناک میں دھواں گھس کر دم رک جانا۔

سَرْبٌ - بہنا' جاری ہونا۔

تَسْرِیْبٌ - داھنے باہیں کھودنا' مشک میں پانی ڈالنا سلائی کے سوراخ بند کرنے کے لیے پھیر دینا۔

سَرْبٌ - اونٹ' جانور' منہ' سینہ' راستہ۔

مَنْ اَصْبَحَ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ مُعًا فًی فِیْ بَدَنِهٖ - جو شخص دل کے اطمینان اور بے خوفی کے ساتھ صبح کرے اور اس کا جسم بھی صحیح اور سالم ہو (کوئی بیماری جسمانی نہ ہو دل میں اضطراب اور ڈر ہو) ایک روایت میں فِیْ سَرْبِهٖ ہے بہ فتحہ سین یعنی راستہ اور طریق عرب لوگ کہتے ہیں - فُلَانٌ وَاسِعُ السِّرْبِ فلاں شخص کا دل کشادہ ہے - (یعنی چین اور آرام سے بے فکر ہے) اور

خَلِّ لَهٗ سَرْبَهٗ - اس کا راستہ چھوڑ دو - اس کو جانے دے۔

اِذَامَاتَ الْمُؤْمِنُ تُخَلّٰی لَهٗ سَرْبُهٗ یَسْرَحُ حَیْثُ شَاءَ - جب مومن مرتا ہے - اس کا راستہ کھول دیا جاتا ہے - وہ جہاں چاہتا ہے - وہاں کی سیر کرتا ہے (کبھی بہشت کی کبھی آسمانوں کی کبھی ستاروں کی کبھی زمین کی لیکن قبر سے برابر تعلق رہتا ہے جو کوئی اس کی زیارت کو آیا - اس کو سلام' کیا تو وہ سنتا ہے' جواب دیتا ہے پر زندے نہیں سنتے)۔

فَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا - مچھلی کے لیے وہ ایک سرنگ (پوشیدہ رستہ) بن گیا۔

کَاَنَّهُمْ سِرْبُ ظِبَاءٍ - گویا وہ ہرنوں کا ایک منڈہ ہیں (گلہ)

سِرْب - بکسرہ سین ایک قطعہ ہرنوں کا ہو یا پرندوں کا یا گھوڑوں کا کبھی عورتوں کے گروہ کو بھی کہتے ہیں - چونکہ ان کو ہرنوں سے مشابہت دیتے ہیں۔

فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُسَرِّ بُهُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیْ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں - جب میں کمسن تھی) تو آپ انصار کی چھوکریوں کو (جو میری ہم عمر تھیں) میرے پاس روانہ کر دیتے وہ میرے ساتھ کھیلتی۔

اِنِّیْ لَا سَرِّبُهٗ عَلَیْهِ - میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے پاس بھیجوں گا (گروہ گروہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَرَّبْتُ اِلَیْهِ الشَّیَٔ - میں نے اس کو ایک کے بعد ایک کر کے بھیجا۔
فَاِذَا قَصَّرَا لَسَّهْمَ قَالَ سَرِّبْ شَیْئًا - جب تیر کو چھوٹا کرتے تو کہتے تھوڑا بھیج دے۔
کَانَ ذَا مَسْرُبَةٍ - آنحضرت کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔
کَانَ دَقِیْقَ الْمَسْرُبَةِ - یہ بالوں کی لکیر باریک تھی۔
حَجَرَیْنِ لِلصَّفْحَتَیْنِ وَ حَجَرًا لِلْمَسْرُبَةِ - استنجا میں دو پتھر تو دونوں کنارے صاف کرنے کے لیے اور ایک خاص پائخانہ کے مقام کے لیے (جہاں سے پائخانہ نکلتا ہے) مقعد کو مَسْرُبَه یا مَسْرَبَه کہتے ہیں یہ ماخوذ ہے سَرَبْ سے جو بمعنی راہ ہے کیونکہ وہ بھی ایک راہ ہے۔
دَخَلَ مَشْرُبَتَهٗ - اپنے بالا خانہ کے سائبان میں چلے گئے۔
مَشْرُبَه شین - معجمہ سے - خود بالا خانہ۔
فَاِذَا السَّرَابُ یُقْطَعُ دُوْنَهَا - وہ سراب کے پار نکل گئے - سراب وہ چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔
فَیُحْشَرُوْنَ اِلَی النَّارِ کَاَنَّهَا سَرَابٌ - دوزخی لوگ انگار کی طرف ہنکائے جائیں گے وہ دور سے ان کو ایسی دکھلائی دے گی جیسے سراب (وہ سمجھیں گے پانی ہے دوڑ کر اس کی طرف جائیں گے انگار میں گر پڑیں گے)
مُخَلًّی فِیْ سِرْبِهٖ - فارغ البال۔
سُرَّتُهٗ سَائِلَةٌ مِّنْ سُرَّتِهٖ اِلٰی لَبَّتِهٖ - آپ کے پیٹ پر بالوں کی ایک پتلی لکیر تھی ناف سے لے کر سینہ تک۔
اُسْرُبٌّ - سیسہ جس کی گولی بناتے ہیں بندوق کی۔
اَلْاُسْرُبُّ یُشْتَرٰی بِالْفِضَّةِ - سیسہ کو چاندی دے کر خریدیں گے (اس حدیث کا ظہور ہمارے زمانہ میں ہوا بندوق اور توپ کے لیے ہزاروں اور لاکھوں روپے کا سیسہ خریدا جاتا ہے) محیط میں ہے کہ اُسْرُبٌّ یا اُسْرُبٌ سفید رانگا یعنی قلعی۔
سَرْبَخَةٌ - کودنا، ہلکا ہونا، آہستہ چلنا، دوپہر کو چلنا۔
مَهْمَهٌ سِرْبَاخٌ - وسیع میدان۔

مُسَرْبَخٌ - دو۔
وَکَاَیِّنْ قَطَعْنَا اِلَیْكَ مِنْ دَوِیَّةٍ سَرْبَخٍ - ہم نے آپ تک آنے کے لیے کتنے دور کے کشادہ میدان طے کیے۔
سَرْبَلَةٌ - کرتہ یا زرہ پہنانا۔
لَا اَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِیْهِ اللّٰهُ - میں تو وہ کرتا نہیں اتاروں گا جو اللہ نے مجھ کو پہنایا یعنی خلافت رسول کو میں خود نہیں چھوڑنے کا تم مار ڈالو تو یہ اور بات ہے (یہ حضرت عثمان نے کہا جب باغیوں نے ان سے درخواست کی کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ)۔
سَرَابِیْل جمع ہے سِرْبَالٌ کی جیسے - سَرَاوِیْل جمع ہے - سِرْوَالٌ کی یعنی پائجامہ (بعض نے کہا سَرَاوِیْل - مفرد ہے)۔
اَلنَّوَائِحُ عَلَیْهِنَّ سَرَابِیْلُ مِّنْ قَطِرَانٍ - نوحہ کرنے والی عورتوں پر (قیامت کے دن) تارکول کے کرتے ہوں گے (ان میں فوراً آگ لگ جاتی ہے)۔
شُمُّ الْعَرَانِیْنِ اَبْطَالٌ لَّبُوْسُهُمْ مِنْ نَسْجِ دَاوٗدَ فِی الْهَیْجَا سَرَابِیْلُ - ان کے ناک کے بانسے اونچے بہادر جنگ میں حضرت داود کی بنی ہوئی زرہ ان کا لباس ہے۔
تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوْعِ - اس لیے عاجزی کا کرتہ پہن لیا۔
اِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ الْخَمْرَ خَرَقَ اللّٰهُ سِرْبَالَهٗ - جب کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا کرتہ پھاڑ دیتا ہے (یعنی اس کا عیب فاش کر دیتا ہے - لوگوں میں ذلیل کرتا ہے)۔
تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ - وہ کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ تارکول کا ایک کرتہ پہنے گی۔ (یہ اس کی سزا ہے جو دنیا میں نوحہ کیا کرتی تھی۔)
سَرْجٌ - کنگھی کرنا - چوٹی نکالنا - جھوٹ بولنا - زین لگانا - خوب رو ہونا۔
تَسْرِیْجٌ - زینت دنیا آراستہ کرنا - روشن کرنا۔
اِسْرَاجٌ - زین لگانا
سَرْجٌ - زین، کاٹھی، اس کی جمع سُرُوْجٌ ہے عُمَرُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ - عمرؓ بہشتیوں کے چراغ ہیں (بعض نے کہا اس کا

مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر کے اسلام لانے سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا اور آپ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان پوشیدہ اور مخفی رہتے تھے گویا تقیہ کرتے تھے آپ نے اس تقیہ کو توڑا اور مسلمان علانیہ اپنے تئیں مسلمان کہنے لگے تو گویا اسلام آپ کی وجہ سے ظاہر ہوا جیسے چراغ سے سب چیزیں ظاہر ہوتی ہیں رضی اللہ عنہ- اگر مسلمان ذرا بھی تاریخ پر غور کریں تو حضرت عمر کا احسان اس امت پر کبھی نہ بھولیں گے- انہی کا طفیل ہے جو ایران اور شام اور مصر اور عراق میں اسلام نظر آتا ہے)-

سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَةَ- میری امت کے چراغ ابو حنیفہ ہیں (یہ حدیث باتفاق محدثین باطل اور موضوع ہے) اور ایسے ہی یہ کہ:

اَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ- میں ابو حنیفہ سے فخر کرتا ہوں جو کوئی ان سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو کوئی ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا- یہ بھی موضوع اور باطل ہے اور تعجب ہے صاحب درمختار سے کہ اس نے یہ موضوع حدیثیں اپنے مقدمہ کتاب میں درج کی ہیں-

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَ السُّرُجَ- اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کریں (اکثر قبرستان میں جایا کریں وہاں رویا پیٹا کریں) اور ان لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں (قبروں کی طرف سجدہ کریں یا قبروں کو مسجد بنالیں) وہاں چراغ کریں (جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اس کو عرس کہتے ہیں معاذ اللہ حدیث شریف کی روح سے قبروں پر روشنی کرنے والے ملعون ہیں-

مترجم- کہتا ہے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بعض عورتیں حضور کے مزار پر آ کر اس کو سجدہ کرتیں ہیں اور مدینہ کے عالم اور مولوی اس امر حرام سے منع نہیں کرتے- بلکہ خاموش رہ جاتے ہیں ہائے دین اسلام کی غربت پر رونا آتا ہے یا اللہ پھر ایک خلیفہ ہم میں حضرت عمر کا سا پیدا کردے جو ان مشرکوں اور قبر پرستوں کا سر توڑ دے-

مَسْرَجَه- جلتھی پیالہ جس میں تیل بتی رہتی ہیں-

سَرُوْج- ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں

سُرَيْج- ایک لوہار کا نام تھا جو عمدہ تلواریں بناتا تھا-

مِسْرَجَه- چراغ دان-

نَهٰى عَنِ السُّرُجِ فِى الْقُبُوْرِ- قبروں میں چراغاں کرنے سے منع فرمایا-

سَرْحٌ- صبح کو چرنا جیسے رَوْحٌ شام کو چرنا اور چرانا-

تَسْرِيْحٌ- چرانا چھوڑ دینا، رخصت کرنا، طلاق دینا، آسان کرنا کھول دینا-

اِنْسِرَاحٌ- چت لیٹنا- پاؤں کھول کر ننگا ہونا-

اِبِلٌ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ كَثِيْرَاتُ الْمُبَارِكِ- اس کے اونٹ ہیں جو چراگاہ میں تھوڑے ہیں اور تھان میں بہت (مطلب یہ ہے کہ اس کے اونٹ چرنے کو بہت کم جاتے ہیں زیادہ اونٹ اس کے تھان میں رہتے ہیں تاکہ مہمان لوگ ان کا دودھ پئیں ان کا گوشت کھائیں یا جب تھان میں اس کے اونٹوں کو دیکھو تو بہت سارے معلوم ہوتے ہیں اور چراگاہ میں جا کر دیکھو تو بالکل کم اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز وہ بہت سے اونٹ اپنے مہمانوں کے لئے کاٹ ڈالتا ہے تو ان کو چراگاہ تک جانے کی نوبت ہی نہیں آتی-

سَرِّحِ الْمَاءَ- پھر پانی کو چھوڑ دے (وہ تیرے ہمسائے کے کھیت میں جائے)

وَلَا يَعْزُبُ سَارِحُهَا- صبح کو جو جانور چرنے کے لئے نکلتا ہے وہ دور نہیں جاتا (نزدیک ہی رہتا ہے تاکہ اگر مہمان آ جائے تو اس کے پکڑے اور ذبح کرنے میں دیر نہ لگے)-

لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُكُمْ- تمہارے چرنے والے جانور ہٹائے نہ جائیں (بلکہ جہاں چاہیں وہاں چریں)-

لَا يُمْنَعُ سَرْحُكُمْ تمہارے چرنے والے جانور روکے نہ جائیں

سَرْحٌ اور سَارِحَةٌ اور سَارِحٌ سب کا ایک ہی معنی ہے- یعنی مواشی-

فَاِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَّمْ تُجْرَدْ وَلَكُمْ تُسْرَحْ- اس جگہ

ایک درخت ہے جس پر کوئی آفت نہیں آئی نہ اس کے پتے کسی جانور نے چرے (یا نہ وہ تراشا گیا)۔

یَاکُلُوْنَ مُلَّاحَهَا یَرْعَوْنَ سِرَاحَهَا وہاں کی نمکین کھٹی بوٹی کھاتے ہیں اور وہاں کے درخت چرتے ہیں۔

اِنَّهَا رَاَتْ اِبْلِیْسَ سَاجِدًا یَسِیْلُ دُمُوْعُهٗ کَسَرْحِ الْجَنِیْنِ۔ انہوں نے ابلیس کو دیکھا سجدے میں پڑا ہے اس کے آنسو ایسے بہہ رہے ہیں جیسے وہ بچہ جو آسانی سے پیدا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ نَاقَةٌ سُرُحٌ نرم رفتار سانڈنی۔

مِشْیَةٌ سُرُحٌ۔ آسان اور نرم چال ایک روایت میں کَسَرِیْحِ الْجَنِیْنِ ہے معنی وہی ہے۔

سَرَحَ الرَّجُلُ۔ پاخانہ یا پیشاب کھل کر کیا۔

سَرْحٌ اور سَرِیْحٌ۔ پیشاب کا کھل جانا رکنے کے بعد مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّسْبِقُ بَعْضُ اَعْضَائِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ۔ جو شخص آسانی سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضاء بہشت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لَمَّا اَرَادَاَنْ یُّسَرِّحَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمِیْنِ۔ جب آنحضرتؐ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجنا چاہا۔

تُشْرَبُ لَذَّةً وَّتَخْرُجُ سُرُحًا۔ پانی کا گھونٹ بھی کیا نعمت ہے مزے سے پی لیتے ہیں اور آسانی سے نکل جاتا ہے (پیشاب کی راہ سے)۔

تَحْتَ سَرْحَةٍ۔ ایک بڑے درخت کے تلے۔

وَرَاحَ بِسَرْحِهِمْ۔ ان کے چرنے والے جانور لے کر چل دیا۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰی سَرْحٍ بِالْمَدِیْنَةِ۔ مشرک لوگوں کے چرنے والے جانور ہیں مدینہ میں۔

وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَیْهِمْ سَارِحَةٌ۔ کچھ لوگ ایک پہاڑ کے بازو سے اتریں گے ان کی بکریاں شام کو وہاں چرتی ہوں گی (لیکن محتاج اور فقیر کو دودھ تک نہ دیں گے آخر اللہ تعالیٰ پہاڑ کو ان پر گرا دے گا)

اَغَارُوْا عَلٰی سَرْحِهٖ۔ چرنے والے جانوروں کو لوٹا۔

رَبِّ اَخْرِجْ عَنِّی الْاَذٰی سُرُحًا۔ پروردگار میرا پاخانہ آسانی سے نکال دے (کیونکہ قبض بری بلا ہے تمام بیماریوں کی جڑ ہے)۔

عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ سَرْحٍ۔ حضرت عثمان کا سالا جس کو انہوں نے مصر کا حاکم بنایا تھا آپ نے فتح مکہ کے دن اس کا خون ہدر کر دیا تھا (یعنی جو کوئی اس کو پائے بلا تامل مار ڈالے) پھر حضرت عثمان کی سفارش سے اس کو معافی دی۔

کَاَنَّهٗ ذَنَبُ السِّرْحَانِ۔ گویا وہ بھیڑیئے یا شیر کی دم ہے (یعنی صبح کاذب) اس کی جمع سِرَاحٌ اور سَرَاحِیْنُ آتی ہے۔

اَلْفَجْرُ الْکَاذِبُ الَّذِیْ یُشْبِهُ ذَنَبَ السِّرْحَانِ۔ صبح کاذب جو بھیڑیئے کی دم کی طرح ہوتی ہے۔

سِرْحَانٌ۔ بھیڑیا یا شیر۔

سَرْدٌ۔ ٹانکنا، سوراخ کرنا بنا رو کے ساتھ پڑھنا (یعنی فرفر متصل بلاتوقف) پے در پے کرنا۔

تَسْرِیْدٌ۔ سوراخ کرنا، ٹانکنا۔

لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ روانی کے ساتھ مسلسل بات نہیں کرتے تھے (بلکہ ایک ایک بات ٹھہر ٹھہر کر توقف کے ساتھ جیسے عقلمند سنجیدہ لوگوں کا طرز ہے)۔

اِنَّهٗ کَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ پے در پے (لگاتار) روزے رکھتے تھے (جب نفل روزے رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھے جاتے پھر افطار کرتے تو چند روز تک برابر افطار ہی کئے جاتے۔

اِنِّیْ اَسْرُدُ الصِّیَامَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میں سفر میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں آپ نے فرمایا تیری مرضی چاہے سفر میں روزہ رکھ چاہے افطار کر۔

سَرْدٌ۔ زرہ کے حلقے جوڑنا۔

سَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا جیسے زَرَّادٌ ہے۔

ثَلٰثَةٌ سَرْدٌ وَّوَاحِدٌ فَرْدٌ۔ ایک گنوار سے پوچھا گیا تو حرام مہینے جانتا ہے بولا ہاں تین تو پے در پے ہیں۔ یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم۔ اور ایک اکیلا ہے یعنی رجب۔

سَرْدَجَةٌ۔ چھوڑ دینا۔

سَرْدَحَةٌ - چھوڑ دینا -

سِرْدَاحٌ اور سِرْدَاحَةٌ - اچھی لمبی سانڈنی -

وَدَیْمُوْمَةُ سَرْدَحٍ - اور نرم زمین کا برابر رہنا خطابی نے کہا - صَرْدَحٌ کا معنی ہموار مقام اور سَرْدَحٌ نرم زمین -

سَرْدَقَةٌ - قنات باندھنا -

سُرَادِق - قنات اس کی جمع سُرَادِقَات ہے عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ - حجاج کے خیمہ کی پاس لَسُرَادِقَاتُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ کِثَفٍ دوزخ کا احاطہ چار دیواریں ہیں موٹی -

سُرَادِقُ الْجَلَالِ عظمت کی قناتیں -

سَرٌّ - خوش کرنا' ناف پر مارنا' آنول کاٹنا -

سُرُوْرٌ - خوش ہونا -

تَسْرِیْرٌ اور اِسْرَارٌ - خوش کرنا

اِسْرَارٌ راز کی بات چھپانا یا ظاہر کرنا -

صُوْمُوْ الشَّهْرَ وَسِرَّهٗ - مہینے کے شروع یا بیچ میں روزے رکھو (شروع سے چاند دیکھتے ہی مراد ہے اور بیچ سے ایام بیض یعنی ۱۳' ۱۴' ۱۵' تاریخیں ازہری نے کہا سِرٌ کا یہ معنی مجھ کو معلوم نہیں) -

سِرَارُ الشَّهْرِ اور سَرَارُهٗ اور سَرَرُهٗ - اخیر رات کو ہر مہینے کے کہتے ہیں چونکہ اس میں چاند چھپ جاتا ہے -

هَلْ صُمْتَ مِنْ سِرَارِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا کیا تو نے اس مہینے کے اخیر میں کچھ روزے رکھے تھے (یعنی شعبان کے یہ سوال بطریق زجر اور انکار کے ہے کیونکہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے یعنی شعبان کے اخیر ہی سے روزے شروع کر دینا) -

اَصُمْتَ مِنْ سِرَرِ شَعْبَانَ - کیا تو نے شعبان کے اخیر میں روزے رکھے (بعض نے کہا سَرَرٌ سے درمیانی حصہ مراد کیونکہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھنا مستحب نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے) -

تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ - آپ کی پیشانی کی لکیریں (بٹیں) چمک رہی تھیں (یعنی خوشی سے) یہ سِرٌّ یا سَرَرٌ کی جمع الجمع ہے کیونکہ ان کی جمع اَسْرَارٌ اور اَسِرَّةٌ ہے -

كَاَنَّ مَاءَ الذَّهَبِ يَجْرِيْ فِيْ صَفْحَةِ خَدِّهٖ وَرَوْنَقُ الْجَلَالِ يَطَّرِدُ فِيْ اَسِرَّةِ جَبِيْنِهٖ - آنحضرتؐ کے رخسارہ مبارک پر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سونے کا پانی بہہ رہا ہے (چمک دار تھا) اور بزرگی اور جلال کی رونق آپؐ کے پیشانی کے خطوط میں جاری تھی -

اِنَّهٗ وُلِدَ مَعْذُوْرًا مَّسْرُوْرًا - آنحضرتؐ ختنہ کیئے ہوئے نانوں کٹے ہوئے پیدا ہوئے (یہ ایک روایت ہے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب آپ کے جدامجد نے آپ کا ختنہ کرایا) -

اِنَّهٗ وُلِدَ مَسْرُوْرًا - ابن صیاد نانول کٹا ہوا پیدا ہوا -

سَرَرٌ - وہ ٹکڑا نانول کا جو دائی کاٹ ڈالتی ہے اس کو سر بہ ضمہ سین بھی کہتے ہیں -

فَاِنَّ بِهَا سَرْحَةً سُرَّتَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا - وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کی نانول کاٹی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس درخت کے تلے ان کی ولادت ہوئی ہے) - اس مقام کو جہاں یہ درخت واقع ہے وَادِیُ السُّرَرِ کہتے ہیں -

اِنَّهٗ يَجْتَرُّ وَالِدَيْهِ بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ - کچا بچہ (جو اسقاط ہو کر مر جائے) اپنی نانول سے قیامت کے دن اپنے ماں باپ کو کھینچ کر بہشت میں لے جائے گا -

لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ - اپنی ماں کو اپنی نانول سے کھینچے گا -

سِرَرٌ - بہ کسرۂ سین بھی ایک لغت ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کچا بچہ جس سے اتنی الفت نہیں ہوتی ماں باپ کے حق میں اتنا مفید ہے تو پورا بچہ جس سے الفت ہو آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہو اور اس کے مر جانے پر ماں باپ صبر کریں (کتنا کچھ فائدہ دے گا اپنے ماں باپ کی سفارش کر کے ان کو بہشت میں لے جائے گا) -

لَا تَنْزِلْ سُرَّةَ الْبَصْرَةِ - بصرے کے بیچ شہر میں مت اترنا -

نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ سَرَارَةِ مَذْحِجٍ - ہم مذحج قبیلے کے شریف اور اچھے لوگوں میں سے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں

سَرَارَةِ الْوَادِیْ- یعنی میدان کا بہترین اور اچھا حصہ-

وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا النِّكَاحَ وَالْاِسْتِسْرَارَ (حضرت عائشہؓ سے کسی نے متعہ کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا) خدا کی قسم ہم تو اللہ کی کتاب میں دو ہی باتیں پاتے ہیں نکاح یا لونڈی رکھنا (متعہ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)-

شَیْءٌ سَرِیٌّ- نفیس چیز-

تَسَرَّرَتْ- لونڈی بن گئی-

سَرَارِیْ- لونڈیاں یہ جمع ہے سُرِّیَّہ کی-

فَاسْتَسَرَّنِیْ- مجھ کو لونڈی بنایا (خواص) بعض نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا تَسَرَّرَنِیْ یا تَسَرَّانِیْ کیونکہ اِسْتَسَرَّنِیْ کا معنی یہ ہے مجھ سے بھید کی بات کہی-

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ لَّمْ یُؤَدِّ حَقَّهَا اَتَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَسَرِّ مَا كَانَتْ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا- جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے (ان کی زکوٰۃ نہ دے) تو قیامت کے دن وہ خوب تندرستی اور موٹے تازے پنے کے ساتھ جیسے وہ دنیا میں تھے بن کر آئیں گے اس کو اپنے پاؤں سے روندیں گے (یعنی دنیا میں جس قوت وہ خوب موٹے تارے چاق چست تھے ویسی حالت میں وہاں آئیں گے اپنے مالک کو روندیں گے مطلب یہ ہے کہ موٹے تازے اونٹ بہت بھاری ہوتے ہیں- اور ان کے روندنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ دبلے سوکھے ہلکے وزن کے اونٹ روندیں)-

سِرُّ كُلِّ شَیْءٍ- ہر چیز کا مغز گودا اسی سے یہ نکلا ہے بعض نے کہا سرور سے (کیونکہ موٹے تازے جانوروں کو دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے)-

كَانَ یُحَدِّثُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَخِی السِّرَارِ- حضرت عمرؓ آنحضرتؐ سے اس طرح باتیں کرتے جیسے کوئی بھید کی باتیں چپکے چپکے کہتا ہے (جب سے یہ آیت اتری- لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِی- اس وقت سے حضرت عمرؓ نے ایسی آہستہ کلامی اختیار کی ورنہ آپ کی آواز بہت بلند تھی حضرت عمرؓ قرآن پر بڑے عمل کرنے والے تھے-

لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِكُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُهٗ مِنْ فَرَسِهٖ- اپنی اولاد کا پوشیدہ خون مت کرو کیونکہ دودھ پلانے کے وقت جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ ضعف چھپا رہتا ہے بڑا ہو کر گھوڑے پر سے گر جاتا ہے (اور دشمن اس کو مار ڈالتا ہے تو گویا تم نے اس کا خون کرایا نہ تم دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی ماں سے صحبت کرتے نہ بچہ ناتواں ہوتا نہ دشمن کے مقابلہ میں گھوڑے پر سے گرتا نہ مارا جاتا ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ- پھر پوشیدہ فتنہ (جو اندر ہی اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ظاہر میں اسلام او مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں مگر باطن میں اسلام کی تباہی اور بربادی چاہیں گے- نہایہ میں ہے سَرَّاء کنکریلا پتھر میدان اس صورت میں واقعہ حرہ مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اہل مدینہ قتل ہوئے حرم محترم کی بربادی ہوئی)-

یَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ- خوشی اور رنج دونوں حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں- اس کا شکر بجا لاتے ہیں (ناشکری اور بے ادبی کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے)-

اِجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ- میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے- ہر آدمی کا قاعدہ ہے کہ لوگوں کی شرم و حیا سے ظاہر میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس پر اس کا عیب کیا جائے لیکن در پردہ برے کام کیا کرتا ہے تو ظاہر اچھا لیکن باطن خراب ہوتا ہے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ باطن ظہر سے بھی اچھا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں عمدہ ہو گئے (اگلے اولیاء اللہ نے اسی پر عمل کیا ہے ظاہر کی درستگی پر انہوں نے اتنا خیال نہیں کیا نہ کسی کے کہنے سننے کی کچھ پرواہ کی مگر باطن کو اپنے پروردگار کے ساتھ صاف رکھا)-

فَسَارَّهٗ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ- اس نے آنحضرتؐ سے چپکے چپکے بات کی (ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تھا آپ نے فرمایا اچھا اس کو قتل کر ڈالو)-

مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ- اگر میں گھاٹی میں حاضر ہوتا (جس میں انصار نے آنحضرتؐ کی حمایت اور رفاقت کا اقرار واثق کیا تھا) تو مجھ کو بدر کی جنگ میں حاضر ہونے سے زیادہ خوشی ہوتی (حالانکہ بدر کی فضیلت بہت ہے مگر ان کا یہ

خیال ہوگا کہ بیعت عقبہ کی فضیلت اس سے بھی زیادہ ہے- کیونکہ یہی بیعت اسلام کی قوت اور آنحضرتؐ کے ہجرت کی بنا تھی)-

صَاحِبُ السِّرِّ- آنحضرتؐ کے راز دار (حذیفہ بن یمانؓ آنحضرتؐ نے ان کو سترہ منافقوں کے نام بتلائے تھے جو ظاہر میں مسلمان بنے ہوئے تھے یہ راز آپؐ نے حذیفہ کے سوا اور کسی پر فاش نہیں کیا تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کیا میرا نام تو ان میں نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں-)

تُسِرُّ اِلَيْهِ كَثِيْرًا- آپ ان سے چپکے چپکے بہت باتیں کرتے ہیں-

فَسَارَّ اِنْسَانًا- ایک آدمی سے سرگوشی کی-

حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ يُتَسَارُّ اِلَيْهِ- مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوتی ہے-

اَوَائِلُ السُّوَرِ اَسْرَارُ اللّٰهِ- سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی آئے ہیں (جیسے الم، المر، حم وغیرہ) یہ اللہ کے بھید ہیں اس میں اور اس کے پیغمبر کے درمیان ان کا اصلی مطلب اللہ اور پیغمبر ہی کو معلوم ہے گو گمان اور اٹکل سے بعض لوگوں نے ان کی تفسیر بھی کی ہے-

فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَّا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا- مجھ سے چپکے سے ایک بات کہی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا-

سَرِيْرٌ- تخت- پلنگ-

سُرُرٌ- اس کی جمع ہے-

مَا هٰذِهِ السَّرَائِرُ الَّتِيْ تُبْلٰى بِهَا الْعِبَادُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- یہ سرائر کیا ہیں جن سے بندے قیامت کے دن آزمائے جائیں گے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ) فرمایا سرائر تمہارے، تمہارے اعمال ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ، وضو، غسل، جنابت اور ہر ایک فرض اللہ کا (ان کا آزمانا یہ ہے شرائط اور آداب اور خلوص کی ساتھ ان کو ادا کیا یا نہیں)-

لَا تُسَارَّ اَحَدًا فِيْ مَجْلِسِكَ فَتَتَّهِمَ- مجلس میں کسی سے سرگوشی نہ کر لوگ تجھ پر تہمت کریں گے (کیا کیا گمان کریں گے)-

هٰذَا مِنْ سِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ- یہ تو حضرت محمدؐ کی آل کا بھید ہے (جو اور لوگوں کو معلوم نہیں ہے)-

سَرِيْرَه- طبیعت طینت-

سَرَائِرُ- اس کی جمع ہے اور سِرٌّ بھید اس کی جمع اَسْرَارٌ ہے

سَارِيَةُ- ستون، اور ایک شخص کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں لشکر اسلام کا سردار ہو کر گیا تھا-

يَا سَارِيَةَ الْجَبَلَ الْجَبَلَ- اے ساریہ دیکھ پہاڑ کا خیال رکھ (ادھر دشمن چھپے ہوئے ہیں یہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں کہا اور ساریہ نے جو صدہا کوس کے فاصلہ پر میدان جنگ میں تھے آپ کی آواز سن لی یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی)-[1]

وَلَوْ كَانَ خَلْفَ سَارِيَةٍ- اگرچہ ایک ستون کی آڑ میں ہو-

اُقِيْمَتْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَوَارِيْ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ- آنحضرت ﷺ کی مسجد میں کھجور کے تنوں کے ستون کھڑے کئے گئے- حَنَّتْ سَارِيَةٌ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ- مسجد کا ایک ستون رونے کی سی آواز نکالنے لگا (جب منبر بن گیا اور آپ نے اس ستون پر سہارا دے کر کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو وہ آپ کی مفارقت سے رونے لگا)-

اَلْمُسْتَسِرُّوْنَ بِدِيْنِكَ- تیرے دین کو چھپانے والے-

هَيْهَاتَ اَنْ اُنَوِّرَ بِسَبَبِكُمْ اَسْرَارَ الْعَدْلِ اَوْاُقِيْمَ اِعْوِجَاجَ الْحَقِّ- یہ دور ہے بعید ہے کہ میں تمہاری وجہ سے انصاف کے بھید روشن کردوں یا حق بات میں جو کجی آگئی ہے اس کو سیدھا کروں-

مَسَرَّةٌ- خوشی اور شادمانی-

مَاءُ الْوُضُوْءِ مَايَسُرُّنِيْ بِذٰلِكَ مَالٌ كَثِيْرٌ- وضو کا پانی- اگر اس کے بدل مجھ کو بہت سا مال ملے تو اتنی خوشی نہ ہو-

وَيَقَعُ الْاِمَامُ مَسْرُوْرًا- امام نانول کٹے ہوئے پیدا

[1] یہ روایت سخت ضعیف ہے-(م)

ہوتے ہیں (یعنی ماں کے پیٹ سے)۔

سُرَّۃٌ۔ ناف تو ندی۔

سَرْطٌ۔ نگل جانا۔

سِرَاط۔ راہ جیسے صِرَاط اور زِرَاط ہے۔

سُرَاطِیٌ۔ کہاؤ

سَرْطَانٌ۔ کیکڑا اور ایک برج کا نام ہے بارہ برجوں میں سے۔

سَرَعٌ یا سُرْعَۃٌ۔ جلدی شتابی جیسے مُسَارَعَۃٌ ہے۔

اِسْرَاعٌ۔ جلدی کرنا۔

سَرْعٌ۔ ہری شاخ۔

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ۔ جلد باز لوگ تو مسجد سے نکل گئے (سلام پھیرتے ہی)۔

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَاَخِفَّا وُ هُمْ۔ جلد باز اور ہلکے پھلکے لوگ نکل گئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں کسی مصلحت یا ضرورت سے کلام کر سکتے ہیں بعض نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ اہلحدیث کہتے ہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا بات یہ ہے کہ نادانستہ یا بھولے سے کوئی نماز میں کلام کرے یا یہ سمجھ کر کہ نماز تمام ہوگئی تو اس کی نماز نہیں جاتی ذوالیدین کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے اور آنحضرت نے جو کلام کیا وہ یہ سمجھ کر کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں دوسرے صحابہ نے جو آپ کے سوال کا جواب ہاں کہہ کر دیا۔ انھوں نے پیغمبر کی بات کا جواب دیا جس سے نماز نہیں جاتی)۔

فَکَانَتْ سُرْعَتِیْ اَنْ اُدْرِكَ الصَّلٰوۃَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ میں اس کی جلدی کرتا کہ آنحضرت کے ساتھ صبح کی نماز پالوں (مطلب یہ ہے کہ سحری صبح کے قریب کھاتا یہاں تک کہ نماز کا وقت قریب آجاتا اور خیال ہوتا کہیں جماعت کی نماز فوت نہ ہو جائے) یہ سحری سنت کے موافق ہے نہ وہ جو ہمارے ملک کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں آدھی رات سے یا دو بجے پر سحری کھا لیتے ہیں یا تین بجے پر ہندوستان کے اکثر شہروں میں سحری کا وقت چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک سنت کے موافق ہے۔

کَانَ الْاَذَانَ سُرْعَۃٌ۔ جیسے نماز کی تکبیر پر جلدی ہوتی ہے (ایسا نہ ہو جماعت فوت ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں چھوٹی سورتیں پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت ان میں کافرون اور اخلاص پڑھتے تھے اور حنفیوں نے جو ان میں تطویل قرات مستحب رکھی ہے یہ ان کی غفلت ہے احادیث سے)۔

مَسَارِیْعُ فِی الْحَرْبِ۔ لڑائی میں جلدی دوڑنے والے۔ یہ جمع ہے مِسْرَاعٌ کی بمعنی بہت جلدی کرنے ولا کاموں میں۔

کَانَ عُنُقُہٗ اَسَارِیْعَ الذَّھَبِ۔ آپ کی گردن کیا تھی گویا سونے کے منکے تھے یہ جمع ہے اُسْرُوْع یا یُسْرُوْع کی یعنی ٹکڑا گلا ہوا۔

کَانَ عَلٰی صَدْرِہٖ الْحَسَنُ اَوِالْحُسَیْنُ فَبَالَ فَرَاَیْتُ بَوْلَہٗ اَسَارِیْعَ۔ آنحضرت کے سینہ مبارک پر امام حسن اور امام حسین تھے انہوں نے پیشاب کر دیا میں نے دیکھا ان کے پیشاب میں لکیریں تھیں (کبھی ادھر دھار مارتے کبھی ادھر)۔

فَاَخَذَ بِھِمْ بَیْنَ سَرْوَ عَتَیْنِ وَمَالَ بِھِمْ عَنْ سَنَنِ الطَّرِیْقِ۔ وہ ان کو دو ریت کے ٹیلوں کے بیچ میں لے گئے اور سیدھے راستے سے ایک طرف مڑ گئے ان کو لے کر۔

مَااَرٰی رَبَّكَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ ھَوَاكَ۔ میں دیکھتی ہوں آپ کی جو خواہش ہوتی ہے اللہ تعالی اس کو جلد پورا کر دیتا ہے (آپ کے اوپر تخفیف کرتا ہے اور کشادگی اور آسانی)۔

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں نے آنحضرت سے زیادہ جلد چلنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یعنی آپ جلدی جلدی قدم اٹھاتے تھے لیکن اطمینان اور وقار کے ساتھ یہ نہیں کہ کود کر یا اکڑا کر دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ کی چال نرم اور سلیس تھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اسی طرح یہ حدیث کہ جلدی چلنا مومن کی رونق دور کرتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اترا کر یا کود پھاند کر اضطراب کے ساتھ چلنا۔

یَرُدُّ مُتَسَرِّ عُھُمْ عَلٰی قَاعِدِھِمْ۔ ان کی فوج کی ٹکڑی جو جلدی کر کے آگے بڑھ جاتی ہے وہ جو لوٹ کماتی ہے اس میں

پیچھے رہنے والوں کو بھی حصہ دیتی ہے (یعنی کل لشکر میں لوٹ کا مال برابر تقسیم ہوتا ہے یہ نہیں کہ آگے کی ٹکڑی ہی سب مال مار لے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر بیٹھنے والوں کا بھی حصہ اس میں لگایا جاتا ہے)۔

وَسَرْعَانَ مَا تَفَرَّقَ بَيْنَنَا وَإِلَى اللّٰهِ أَشْكُوْ (حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد کہا) کیا جلدی ہم دونوں میں جدائی ہوگئی میں اللہ تعالیٰ سے اپنا شکوہ کرتا ہوں۔

سِرْعَانَ۔ بحرکات ثلثه درسین. اسم فعل ہے یعنی سَرَعَ یعنی جلدی کی۔

سَرَعٌ۔ انگور کے خوشے ان کی جڑوں سمیت کھا جانا۔

سَرْغٌ۔ ایک گاؤں ہے وادی تبوک میں اور انگور کی ڈالی کو بھی کہتے ہیں۔

حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغٍ۔ جب آپ سرغ میں پہنچے (جو مدینہ سے تیرہ منزل ہے)۔

سَرْفٌ۔ درخت کے پتے کھا جانا بہت دودھ پلا کر بچہ کو خراب کرنا۔

سَرَفٌ۔ غفلت کرنا جہالت حد سے بڑھ جانا۔ خطا نادانی۔

اِسْرَافٌ۔ مال لٹانا' برے کاموں میں خرچ کرنا۔

فَإِنَّ بِهَا سَرْحَةً لَمْ تُعْبَلْ وَلَمْ تُسْرَفْ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرائے گئے اور نہ اس میں کیڑا لگا۔ یہ سرفہ سے نکلا ہے وہ ایک چھوٹا کیڑا ہے جو درخت میں سوراخ کر کے اپنا مکان بناتا ہے اس کی جڑ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ درخت سوکھ جاتا ہے اس کیڑے کا سر کالا ہوتا ہے باقی حصہ بدن سرخ۔

أَصْنَعُ مِنْ سُرْفَة۔ سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے۔ أَرْضٌ سَرِفَةٌ۔ جس زمین پہ کیڑے بہت ہوں۔ مترجم کہتا ہے وقار آباد میں میرا ایک باغ آموں کا ہے اس کیڑے نے بڑے بڑے نقصان پہنچائے عمدہ عمدہ آموں کے درختوں کو جب وہ پھل لانے لگے اس کیڑے نے سکھا دیا۔

إِنَّ لِلَّحْمِ سَرَفًا كَسَرَفِ الْخَمْرِ۔ گوشت کی لت پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی پھر بغیر گوشت کے اس سے کھانا ہی نہیں کھایا جاتا اور گوشت سے صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے (جیسے شرابی آدمی کو بغیر شراب پیئے چین نہیں آتا) عرب لوگ کہتے ہیں کہ رَجُلٌ سَرِفُ الْفُؤَادِ۔ غفلت شعار آدمی یعنی جس کا دل غافل ہو۔

سَرِفُ الْعَقْلِ۔ کم عقل نادان بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے شرابی کا اکثر پیسہ شراب میں جاتا ہے ایسا ہی گوشت خوار کا گوشت میں یہ اسراف سے نکلا ہے جس کا معنی اوپر بیان ہوا اور بہت حدیثوں میں یہ لفظ آیا ہے۔ اس کا معنی گناہ بہت کرنا۔

أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ اپنے نفس پر اسراف کیا یعنی ظلم گناہوں کے مرتکب ہو کر۔

أَرَدْتُكُمْ فَسَرِفْتُكُمْ۔ میں نے تمہارا قصد کیا لیکن خطا ہو گئی (تم تک نہ پہنچ سکا)۔

إِنَّهٗ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفٍ۔ آنحضرتؐ نے ام المومنین میمونہ سے سرف میں نکاح کیا (جو عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دس میل یا کم وبیش) مجمع البحرین میں ہے کہ اسراف حرام کھانا یا جو کام اللہ کی رضا مندی کا ہے اس میں خرچ نہ کر کے دوسرے کاموں میں مال کا خرچ کرنا۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر لاکھوں' کروڑوں روپیہ اللہ کی راہ میں اٹھائے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن ایک پیسہ بھی ناجائز اور حرام کام میں اٹھانا اسراف میں داخل ہے۔

لِلْمُسْرِفِ ثَلٰثُ عَلَامَاتٍ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَشْتَرِيْ مَا لَيْسَ لَهٗ۔ مسرف (فضول خرچ لوٹیرا) اس کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کھانا اس کو سزاوار نہیں وہ کھائے (حیثیت تو دال روٹی کی ہے۔ لیکن پلاؤ قورمہ تنجن روز اڑائے) دوسرے جو پہناوا اس کو لائق نہیں وہ پہنے (مقدور تو کھادی اور ململ پہننے کا ہے لیکن شال دوشالے زربفت کمخواب پہنے) تیسرے جس چیز کا خریدنا اس کو شایاں نہیں وہ خرید لے (خواہ مخواہ بن ضرورت جو چیز عمدہ دیکھے اس کو مول لے لے یہ نہ سوچے کہ دام کہاں سے لاؤں گا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يَّكْتُبُ سَرِفَ الْوُضُوْءِ كَمَا يَكْتُبُ عُدْوَانَهٗ- اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو وضو میں اسراف کو لکھتا رہتا ہے (بے ضرورت پانی بہانے کو تین بار سے زیادہ کسی عضو کے دھونے کو) جیسے اس کی زیادتی اور ظلم (یعنی گناہ کو) لکھتا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ بعض علماء نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ اہل سنت کی طرح بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوتا ہے-

مترجم کہتا ہے یہ معنی بالکل غلط ہے اس لئے کہ پاؤں کا دھونا بہت سی حدیثوں میں آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور صحابہ کا اس پر اتفاق ہے مگر ایک شاذ روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مسح کرنا- حافظ ابن حجر نے کہا ابن عباس سے بھی ان کا رجوع اس قول سے منقول ہے اور وضو کوئی ایسا کام نہ تھا جو شاذ و نادر کیا جاتا بلکہ روزانہ کئی بار ہوتا رہتا تو صحابہ نے آنحضرتؐ کا وضو میں پاؤں دھونا دیکھا ہوگا اور اسی کو اختیار کیا- جمہور اہل سنت کا یہی قول ہے مگر علامہ ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین بن عربیؒ نے یہ کہا ہے- کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وضو میں پاؤں دھوئے چاہے مسح کرے اور عکرمہ اور چند تابعین سے بھی مسح منقول ہے-

لَوْقُتِلَ فِي الْحُسَيْنِ اَهْلُ الْاَرْضِ مَا كَانَ سَرِفًا- اگر امام حسینؓ کے خون بدل ساری زمین کے لوگ قتل کئے جائیں تو یہ اسراف نہ ہوگا (آپ کا خون ساری دنیا کے خون سے بڑھ کر محترم ہے)-

لَيْسَ لِاَهْلِ سَرِفَ مُتْعَةٌ- جو لوگ سرف کے رہنے والے ہیں (جو مکہ سے دس میل ہے) اس کو تمتع کرنا جائز نہیں ہے کس لئے کہ وہ آفاقی نہیں ہے مکہ والے ہیں اور مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں (یعنی حج میں)-

اِسْرَافِيْل- وہ فرشتے جو صور لئے کھڑے ہیں قیامت کے قریب پھونکیں گے-

سَرَقٌ یاسَرِقٌ یاسَرَقَةٌ یاسَرَقَانٌ- تبدیل ہو جائے بہ نیت فاسد یا محفوظ مال کا چپکے سے لے لینا چرانا-

رَاَيْتُكِ يَحْمِلُكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ- (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) میں نے دیکھا فرشتہ تجھ کو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اٹھا کر لایا ہے (اور کہتا ہے یہ آپ کی بی بی ہے آنحضرتؐ کو حضرت عائشہؓ کی صورت خواب میں دکھائی گئی یہ قصہ نبوت سے پہلے کا ہے یا اس کے بعد کا)-

سَرَقَة- عمدہ ریشمی کپڑا اس کی جمع سرق ہے اُهْدِيَ اِلَيْهِ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيْرٍ- ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا آپ کو تحفہ بھیجا گیا-

رَاَيْتُ كَاَنَّ بِيَدِيْ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيْرٍ- میں نے (خواب میں) دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں ایک عمدہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے-

اِذَا بِعْتُمُ السَّرَقَ فَلَا تَشْتَرُوْهُ- جب تم ریشمی کپڑوں کو ادھار بیچو تو پھر (نقد قیمت پر اس سے کم کو) ان کو نہ خریدو (یہ عبداللہ بن عباس نے کہا جب ان کو خبر پہنچی کہ بعض لوگ ریشمی کپڑے ادھار پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اس سے کم قیمت دے کر نقد خرید کر لیتے ہیں یہ بیع عینہ ہے جس کو سود خواروں نے ایجاد کیا ہے اور اکثر علماء نے اس کو حرام یا مکروہ کہا ہے)-

اِنَّ سَائِلًا سَاَلَهٗ عَنْ سَرَقِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ شُقَقَ الْحَرِيْرِ- ایک شخص نے ان سے پوچھا ریشمی کپڑوں کو انہوں نے کہا تو نے شُقَقَ الْحَرِيْرِ کیوں نہیں کہا؟ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو سرق الحریر کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ شقق سفید رنگ کے ریشمی پارچوں کو کہتے ہیں-

مَاتَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ- تم اس کی اونٹنیوں پر چوری کا ڈر نہیں رکھتے-

تَسْتَرِقُ الْجِنُّ السَّمْعَ- جن کیا کرتے ہیں چوری سے کوئی بات سن آتے ہیں (جو فرشتے آپس میں کرتے ہیں اگر ان کو خبر ہو جاتی ہے تو آگ کے کوڑے سے جن صاحب کی خبر لیتے ہیں)-

قَطَعَ فِي السَّرَقِ- چوری میں ہاتھ کاٹا-

اَسْوَاءُ السَّرِقَةِ- سب سے بدتر چوری نماز میں چوری ہے (یعنی ارکان نماز کو اچھی طرح اطمینان اور آہستگی سے ادا کرنا بدتر اس واسطے ہوئی کہ دنیا کا مال چرانے میں خیر چور کو کچھ فائدہ تو ہو جاتا ہے مگر نماز کی چوری میں عذاب کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہے-

فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ - اس کا بھی بھی ایک دفعہ پہلے چوری کر چکا ہے-(پیغمبر چوری نہیں کرتے بات یہ ہوئی تھی کہ حضرت یوسفؑ نے لڑکپن میں سونے کی ایک مورت کو چھپادیا تھا- جس کو لوگ پوجا کرتے تھے ان کا مطلب ان مشرکوں کو الزام دینا تھا)-

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ وَذَكَرَ مِنْهَا السَّرِقَةَ- سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچے رہو ان میں آپ نے چوری کا بھی ذکر کیا-

اِذَا سَرَقَ اَحَدٌ شَيْئًا اِسْتُرِقَّ بِهٖ- بنی اسرائیل میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی چوری کرتا تو وہ مالک مال کا غلام بنادیا جاتا (کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی پھوپھی نے جوان کو بہت چاہتی تھیں ان کی کمر میں ایک کمر پٹہ چپکے سے باندھ دیا جب حضرت یعقوبؑ ان کو لے گئے تو پھوپھی آئیں اور کمر بند کی تلاش کی وہ حضرت یوسف کی کمر پر نکلا انہوں نے کہا اس نے چوری کی اور حسب قاعدۂ مروجہ یوسف کو وہ لے گئیں)-

مَا سَرَقُوْا وَمَا كَذَبَ يُوْسُفُ- یوسف کے بھائیوں نے چوری نہیں کی تھی اور حضرت یوسف نے بھی جھوٹ نہیں کہا (انہوں نے کہا تم چور ہو ان کا مطلب یہ تھا کہ تم نے باپ سے چرا کر یوسف کو بیچ ڈالا یہ بھی ایک چوری تھی)-

مجمع البحرین میں ہے کہ سارق چور اس کو کہیں گے جو چھپ کر آئے اگر علانیہ کسی کا مال چھین لے تو اس کو مختلس اور مستلب اور منتہب کہیں گے-

يَلْبَسُوْنَ السَّرَقَ وَالدِّيْبَاجَ- ریشمی کپڑا باریک اور موٹا پہنیں گے-

سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ- مشہور صحابی ہیں جنہوں نے ہجرت کے سفر میں آنحضرتؐ کا تعاقب کیا تھا-

اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ- چوری سے سن کر کوئی بات اڑا لینا-

سَرْمٌ- ایک کلمہ ہے جس سے کتے کو ڈانٹتے ہیں-

کہتے ہیں سَرْمًا سَرْمًا جیسے ہندی میں دُتْ دُتْ کہتے ہیں-

سُرْمَان- ایک کیڑا ہے اور زنبور-

لَا يَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاسِعِ السَّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ- اس امت کا کام خراب نہ ہوگا مگر ایسے شخص کے ہاتھ پر جس کی جائے براز کشادہ اور حلق بڑا ہوگا (یعنی بہت کھانے والا بہت نگلنے والا ہوگا)-(شاید معاویہ یہ مراد ہوں کیونکہ وہ بہت پرخوار تھے کہتے ہیں سو طرح کے کھانے ان کے دسترخوان پر رکھے جاتے اور وہ کھاتے کھاتے یہ کہتے کہ پیٹ تو نہیں بھرا لیکن میں چباتے چباتے تھک گیا اور آنحضرتؐ نے ان کی نسبت یہ فرمایا اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے- انہوں نے ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہزارہا بہادران اسلام کا خون کرایا جو اگر زندہ رہتے تو تمام کفرستان کو دارالاسلام کر دیتے اسلام کا سارا کام انہوں ہی نے خراب کیا)-

سُرْمٌ- پائخانہ کا مقام یعنی معاءِ مستقیم کا کنارہ-

تَسْرِيْمٌ- کاٹنا- ٹکڑے ٹکڑے کرنا-

تَسَرُّمٌ- ٹکڑے- ٹکڑے ہونا-

اِنَّمَا يَفْعَلُ هٰذَا مَنْ اَوْسَعُ سُرْمًا مِّنْكَ- یہ کام اس کا ہے جس کی جائے براز تم سے زیادہ کشادہ ہو-(یعنی تم سے زیادہ خرچ کرتا ہو تم سے زیادہ مالدار ہو)-

سَرْمَدٌ- ہمیشہ رہنے والا- لمبا' دراز-

جَوَّابُ لَيْلٍ سَرْمَدٍ- لمبی رات کو سفر کرنے والا-

سَرْمَدِيٌّ- جس کی ابتدا- انتہا نہ ہو جیسے پروردگار یعنی ازلی اور ابدی-

سَرْوٌ- یا سَرْيٌ- انڈے دینا کھول دینا' گرا دینا با مروت ہونا جیسے سَرَاوَةٌ اور سَرَاءٌ ہے-

تَسَرِّيْ- با مروت بنا جماع کے لیے لونڈی رکھنا-

يَرُدُّ مُتَسَرِّيْهِمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ- ان میں جو کوئی سریہ کے ساتھ جائے وہ بیٹھنے والوں کو لوٹ کا مال لا کر دیتا ہے (یعنی ان کو بھی تقسیم میں شریک کر لیتا ہے یہ نہیں کہ سب کا سب خود ہی مار لے)-

سَرِيَّةٌ- لشکر کا ایک ٹکڑا چار سو آدمیوں تک اس کی جمع سرایا یہ نام اس لئے ہوا- کہ اس میں فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ ہوتے ہیں بعض نے کہا- اس وجہ سے کہ وہ پوشیدہ جاتا ہے- مگر یہ صحیح

نہیں ہے اس لئے کہ پوشیدہ سِرٌّ ہے مضاعف اور یہ معتل ہے-

لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ- وہ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں ہم کو لڑنے کے لئے بھیج دیتے ہیں) بعض نے کہا معنی یہ ہے کہ ہم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے سفر میں-

فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ سَرِيًّا- میں نے اس کے بعد ایک اور شریف یا سخی بامروت شخص سے نکاح کیا-

سَرِیٌ- شریف سردار اس کی جمع سراۃ ہے اَلْيَوْمَ تُسَرُّوْنَ (آنحضرتؐ نے احد کے دن اپنے اصحاب سے فرمایا) آج تمہارے سردار مارے جائیں گے (ایسا ہی ہوا حضرت حمزہ شہید ہوئے)-

لَمَّا حَضَرَ بَنِيْ شَيْبَانَ وَ كَلَّمَ سَرَاتَهُمْ- جب آپ بنی شیبان کے قبیلے کے پاس آئے اور ان کے رئیسوں شریفوں سے گفتگو کی نہایہ میں ہے سراۃ کی جمع پھر سروات آتی ہے-

قَدِ افْتَرَقَ مَلَأُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ- ان کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کے شریف اور سردار لوگ مارے گئے-

وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ- وہ ان کے شریف لوگوں میں سے تھا-

وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ- ان کی مائیں جنوں کی شرفا کی بیٹیاں ہیں (شریف جنوں کی بیٹیاں)-

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ- لوی کی اولاد میں جو شریف اور سردار ہیں ان پر آسان ہوا (بویرہ کا جلا دینا لوئی آنحضرتؐ کے جد اعلیٰ تھے)-

حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ- بویرہ میں آگ لگا دینا جو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی (اس کا بیان کتاب الباء میں گذر چکا ہے)-

فَاِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ- (جب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو سچی بات تو یہ ہے) کہ سعد بن ابی وقاصؓ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (یعنی بزدلے اور نامردے ہیں) اور مال کو برابر انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور جب کوئی مقدمہ آتا ہے تو عدل نہیں کرتے (اس طرح ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی انہوں نے اس کے جواب میں تین دعائیں اس کو دیں جو قبول ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا تھا سعد مستجاب الدعوۃ ہیں)-

يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ- شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوج کی ٹکڑیاں (لوگوں کو بہکانے کے لئے) روانہ کرتا ہے-

اَرَى السَّرْوَ فِيْكُمْ مُتَرَبِّعًا- میں دیکھتا ہوں شرافت تم میں جمی ہوئی ہے (چارزانو بیٹھی ہے)-

لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَيَاتِيَنَّ الرَّاعِيْ بِسَرْوِ حِمْيَرَ حَقَّهٗ لَمْ يَعْرَقْ جَبِيْنُهٗ فِيْهِ- اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایک چرواہا حمیر قبیلے کے محلّہ میں جا کر اپنا حق لے لے گا (اس کی پیشانی پر پسینہ تک نہیں آئے گا)-

سَرْو- اس مقام کو بھی کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب میں ہو اور وادی سے بلند ہو-

سَرْو- حمیر قبیلہ کے محلّہ کا نام ہے- مطلب یہ ہے کہ حمیر قبیلہ کے لوگ جو بڑے سخت اور ظالم ہیں ان کو میں ایسا نرم کردوں گا کہ ایک چرواہا اپنا حق ان سے بے تکلف لے لے گا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے سبحان اللہ ایسا منتظم اور بارعب اور جفاکش اور عادل اور انصاف پرور سردار کہاں پیدا ہوتا ہے یا اللہ پھر مسلمانوں کو ایک سردار حضرت عمر کا سا عنایت فرما جو ظالموں اور پاجیوں کی سرکوبی کرے اور مظلوموں کو نجات دلائے- مترجم- کہتا ہے مکاڈو شاہ جاپان نے پچاس سال کے عرصہ میں اپنے ملک کو یورپین پاور کے ہمسر کر دیا اور روس ایسی قوی اور زور آور سلطنت پر فتح پائی یہ خبر سن کر ایک عرب صاحب نے یوں دعا کی اللھم اجعل لنا ملکا مثل وکاڈو مجھ کو ہنسی آ گئی-

فَصَعِدُوْا سَرْوًا- پہاڑ کے ایک اوتار پر چڑھے (یعنی نشیبی حصہ پر)-

لَيَاتِيَنَّ الرَّاعِيْ بِسَرَوَاتِ حِمْيَرَ- ایک چرواہا حمیر قبیلے کے بڑے رستوں میں جائے گا-

سَرَوَات- جمع ہے سراۃ کی-

سَرَاةُ الطَّرِيْقِ- بڑا راستہ اور اس کا درمیانی حصہ-

لیس لِلنِّسَاءِ سَرَوَاتُ الطُّرُقِ - عورتوں کو بیچ سڑک میں راستوں کے درمیانی حصوں میں نہ چلنا چاہیئے (بلکہ رستہ کے ایک کنارے پر تا کہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)-

فَمَسَحَ سَرَاةَ الْبَعِيْرِ وَذِفْرَاهُ - اونٹ کی پشت پر (درمیانی حصہ پر بدن کے ہاتھ پھیرا اور اس کے دونوں کانوں پر)-

كَانَ اِذَا التَاثَتْ رَاحِلَةُ اَحَدِنَا طَعَنَ بِالسُّرْوَةِ فِيْ ضَبْعِهَا - جب ہم میں سے کسی کا اونٹ چلنے میں دیر کرتا تو ایک چھوٹی انی (پیکان) اس کے بازو پر کونچتا (تا کہ جلد چلے)-

اِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ مَرَّبِهٖ فَاَشَارَ اِلٰى قَدَمِهٖ فَاَصَابَتْهُ سُرْوَةٌ فَجَعَلَ يَضْرِبُ سَاقَهُ حَتّٰى مَاتَ - ولید بن مغیرہ آنحضرتؐ کے سامنے سے گذرا آپ نے اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کیا اس کے پاؤں میں تیر کی انی (نوک لگی وہ اپنی پنڈلی پر مارتے مارتے مر گیا - اَلْحَسَا يَسْرُوْعَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ - ہریرہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے (اس کا رنج اور غم دور کرتا ہے)-

فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّىَ عَنْهُ - (جب ابر آتا تو آنحضرتؐ گھبراتے آپ کو ڈر ہوتا کہیں اس میں عذاب نہ ہو) پھر جب برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی - عرب لوگ کہتے ہیں -

سَرَوْتُ الثَّوْبَ اور سَرَّيْتُهٗ - میں نے کپڑا کھولا کپڑا ہٹایا -

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ عَلَى الْمُسَاقِيْ خَمَّ الْعَيْنِ وَسَرْوَ الشِّرْبِ - زمین کا مالک کاشتکار سے یہ شرط کر سکتا ہے کہ پانی کا چشمہ اور سینچنے کی نالیاں صاف کرتا رہے (ان میں کوڑا کچرا بھر کر بند نہ ہو جائیں)-

مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ - جابر تو رات کے وقت چلتا ہوا کیسے آیا (تیرا کیا مطلب ہے)

مَا اَسْرَيْنَا - ہم نے رات کو نہیں چلایا یہ اِسْرَاءٌ سے ہے بمعنی رات کو لے جانا رات کو چلانا -

سَرٰى يَسْرِىْ سُرًى سَرْيَةً سُرْيَةً سِرَايَةً سَرَيَانًا مَسْرًى - رات کو چلنا یا اکثر حصہ میں رات کے چلنا اثر کرنا سرایت کرنا -

سُرِىَ عَنْهُ - اس کا غصہ جاتا رہا یا رنج یا جو حالت اس پر طاری تھی مثلاً بیہوشی وغیرہ اس سے افاقہ ہوا -

سَرَّيْتُ عَنْ قَلْبِهٖ - میں نے اس کے دل کا رنج دور کیا -

قُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَىَ - قریش کے لوگ پوچھتے ہیں میں کہاں جاؤں گا -

ثُمَّ تَبْرُزُوْنَ صَبِيْحَةَ سَارِيَةٍ - پھر جس رات کو پانی برسے گا اس کی صبح کو تم نمود ہو گے (ظاہر ہو گے)-

سَارِيَه - وہ ابر جو رات کو برستا ہے - گویا رات کا مسافر ہے -

تَنْفِي الرِّيَاحُ الْقَذٰى عَنْهُ وَاَفْرَطَهٗ -

مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيْضٌ يَعَالِيْلُ - ہوائیں اس پر سے کوڑا کچرا صاف کر دیتی ہیں اور رات کو برسنے والے ابر اور سفید سفید تہ بہ تہ بادلوں کے بھاؤ نے اس کو بھر دیا -

نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى بَيْنَ السَّوَارِىْ - جماعت میں ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھنے سے آپؐ نے منع فرمایا (کیونکہ ستونوں کے درمیان صف جڑ نہیں سکتی)-

صَلّٰى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَنْ يَّسَارِهٖ - آنحضرتؐ نے کعبہ کے اندر ان دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی جو اندر جانے والے کے بائیں ہاتھ کے طرف رہتے ہیں -

اِبْتَدَرُوا السَّوَارِىَ - ستونوں کی طرف لپکے يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِيِّ اَنْ يَّحْمِلَ الشَّيْءَ الدَّنِيَّ - شریف آدمی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ حقیر چیز اٹھائے -

مَثَلُ الصَّلٰوةِ فِيْكُمْ كَمَثَلِ السَّرِيِّ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَخْرُجُ اِلَيْهِ الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ خَمْسَ مَرَّاتٍ - نماز کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ ہر دن' رات' پانچ بار اس میں غسل کرے (اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہنے کا اس طرح پنج وقتہ نماز پڑھنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں)-

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوْشَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَرَايَاهُمْ وَمُرَابِطِيْهِمْ - یا اللہ مسلمانوں کے لشکروں کی مدد کر اور اس کے

ٹکریوں کی (جو آگے بڑھ کر جاتی ہیں) اور مورچہ پر جمنے والوں کی (جو دشمن کو تاکتے رہتے ہیں)۔

سَرَی الْجُرْحُ اِلَی النَّفْسِ - زخم جان تک سرایت کر گیا (یعنی مار ڈالا)۔

سَرْوَلَةٌ - پائجامہ پہننا یا پہنانا۔

تَسَرْوُلٌ - پائجامہ پہننا۔

اِنَّهٗ ﷺ لَبِسَ السَّرَاوِیْلَ - آنحضرتؐ نے پائجامہ پہنا (کہتے ہیں یہ روایت غلط ہے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ نے ایک پاجامہ چار درھم میں خریدا)۔

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسَرْوِلَاتِ - اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جو پاجامہ پہنتی ہیں (پاجامہ میں بہ نسبت ساڑی اور لہنگہ کے ستر خوب ہوتا ہے گو ساڑی اور لہنگہ بھی پہننا منع نہیں ہے۔)

حِمَامَةٌ مُسَرْوَلَةٌ - پاموز کبوتر (جس کے پاؤں پر پر ہوتے ہیں)۔

فَرَسٌ مُسَرْوَلٌ - وہ گھوڑا جس کی سفیدی بازوں اور رانوں سے بڑھ گئی ہو۔

باب السین مع الطاء

سَطْحٌ - بچھانا' پھیلانا' گرا دینا' لٹا دینا' برابر کرنا' بچہ کو ماں کے ساتھ چھوڑ دینا۔

تَسَطُّحٌ - برابر ہو جانا' چت لیٹ جانا۔

فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِمِسْطَحٍ - ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا۔

فَاِذَا هُمَا بِامْرَاَةٍ بَیْنَ سَطِیْحَتَیْنِ - یکا ایک ہی ایک عورت دکھلائی دی دو پکھالوں کے بیچ میں بیٹھی تھی۔

لَحِقَنِیْ عَامِرٌ بِالسَّطِیْحَةِ - عامر ایک مشک لے کر میرے پاس پہنچا۔

اَلصَّلٰوةُ فِی السُّطُوْحِ - چھتوں پر نماز پڑھنا (یعنی سقف پر)۔

اَطْعِمِیْهِمْ وَاَنَا اَسْطَحُ لَکِ - تو ان کو یعنی بچوں کو کھانا کھلا میں کھانا پھیلاتا ہوں (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)۔

سَطِیْحٌ - ایک مشہور کاہن تھا کہتے ہیں اس کے بدن میں سر کے سوا کوئی ہڈی نہ تھی لوگ اس کو لپیٹ کر اونٹ پر ڈال لیتے تین سو برس اس کی عمر ہوئی۔

مِسْطَحُ بن اثاثه - ابوبکر صدیق کے رشتہ دار جو حضرت عائشہؓ پر تہمت کرنے میں شریک تھے آخر ان کو بھی حد قذف لگائی گئی۔

سَطَّحْتُ الْقَبْرَ - میں نے قبر کو برابر کر دیا۔

سَطْرٌ - لکنا' گرا دینا' کاٹنا۔

لَسْتَ عَلَیَّ بِمُسَیْطِرٍ - تو مجھ پر مسلط نہیں ہے (یعنی غالب اور حاکم)۔

اِنَّکَ وَاللّٰهِ مَاتُسَطِّرُ عَلَیَّ بِشَیْءٍ - (اشعث نے امام حسن بصریؒ نے قرآن کی کوئی آیت پوچھی انہوں نے کہا) قسم خدا کی تو مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتا کوئی بات نہیں بنا سکتا - یہ سَطَّرَ فُلَانٌ عَلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اس نے فلاں شخص سے جھوٹی ملمع دار باتیں بنائیں۔

اَسَاطِیْر اور سُطُوْرٌ - مزخرف اور وہی باتیں کہانیاں قصے افسانے یہ اُسْطُوْرَة کی جمع ہے یعنی وہ جھوٹی بات جو اگلے لوگوں نے کہی یا لکھی ہے۔

کَانَ الْبَیْتُ عَلٰی سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَیْنِ - خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے دو قطاروں میں (ایک ایک میں تین ستون) ایک روایت میں شطرین ہے یعنی دو حصوں میں قاضی نے کہا یہ وہم ہے۔

مِسْطَرٌ - عرف میں ستروں کا کاغذ۔

سَطْعٌ یا سَطِیْعٌ - اونچا ہونا' پھیلنا' تالی بجانا' چھونا اوڑکر آنا۔

سَطَعٌ - گردن لمبی ہونا' ہاتھ پر ہاتھ مارنا' آواز۔

سَطِیْعٌ - لمبا۔

مِسْطَعٌ - فصیح۔

فِیْ عُنُقِهٖ سَطَعٌ - اس کی گردن لمبی ہے۔

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَهِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ - کھاؤ اور پیو (یعنی رمضان کی راتوں میں) اور تم کو وہ پو جو پہلی مرتبہ پھوٹتی ہے اوپر چڑھ آتی ہے نہ گھبرائے (یعنی صبح کا ذب

سے جو لمبی سفید دھاری اخیر رات میں آسمان پر نمود ہوتی ہے گھبرا کر اپنا کھانا پانی مت چھوڑو جب تک صبح صادق نہ ہو)۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مَادَامَ الضَّوْءُ سَاطِعًا - جب تک روشنی لمبی رہے (آسمان کے بیچ میں بھیڑیئے کے دم کی طرح) تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ چوڑی روشنی صبح کی نمود ہو (آسمان کے کنارے سے پر پورب کی طرف)۔

اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ - جب صبح کی مشہور روشنی (پو) پھوٹے۔

بُرْهَانٌ سَاطِعٌ - چمکتی روشن دلیل۔

اَلنُّوْرُ السَّاطِعُ - بلند روشنی۔

سَطْمٌ - بند کرنا موہنچا جیسے رَدْمٌ اور سَدْمٌ ہے۔

مَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ سِطَامًا مِّنَ النَّارِ - جس شخص کو اس کے بھائی کا کوئی حق میں دلا دوں (ظاہر میں سچا سمجھ کر روئیداد مقدمہ پر جیسے عدالت میں کبھی جھوٹا شخص بھی حجت اور دلیل کر کے جیت جاتا ہے) تو وہ اس کو نہ لے (یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کو اپنے بھائی کا حق دبا لینا درست ہو گیا) (کیونکہ میں اس کو آگ ہلانے اور سلگانے کا چمٹا دلاتا ہوں (قیامت کے دن وہ اس سے اپنے اوپر آگ روشن کرے گا) دوزخ میں جلے گا معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کو بھی علم غیب نہ تھا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ دیتا آپ غیب سے ناواقف رہتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کے فیصلہ سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قاضی کی قضا ظاہر اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے۔ جب آنحضرتؐ کے قضا اور فیصلہ سے حرام چیز حلال نہ ہوئی تو اور کسی قاضی جونپوری کی کیا حقیقت ہے؟)

سِطَامٌ اور سَطْمٌ تلوار کی دھار کو بھی کہتے ہیں اَلْعَرَبُ سِطَامُ النَّاسِ عرب لوگ آدمیوں کے تلوار کے دھار ہیں (یعنی تیزی اور حدت اور شوکت اور شجاعت اور بہادری میں سب قوموں سے بڑھ کر ہیں)۔

سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ - ان کی بوئیں ناک میں آئیں اڑ کر۔

سِطَةٌ - اصل میں وسط تھا جیسے عِدَةٌ اصل میں وَعْدٌ تھا اس کا اصلی مقام کتاب الواو ہے یہاں لفظ کی مناسبت سے اس کو ذکر کیا ہے۔

فَقَامَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ - ایک عورت جو حسب نسب میں بیچ کی تھی (یعنی نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ) وہ کھڑی ہوئی۔

كَانَ لَهٗ مِنَ السِّطَةِ فِي الْعَشِيْرَةِ - حضرت علی سارے کنبے (بنی ہاشم میں) بڑے اعتبار والے تھے (باوقار اور باتمکین صاحب عزت اور شرافت اور عظمت)۔

سَاطِنٌ - خبیث جیسے شَاطِنٌ ہے اُسْطُوانہ ستون جانور کا پاؤں عضو تناسل اَسَاطِيْن سردار اور عمائد جیسے سلاطین بادشاہ جَبَلٌ اُسْطُوَانٌ - اونچا پہاڑ۔

سَطْوٌ اور سَطْوَةٌ حملہ کرنا کودنا سخت پکڑنا بہت ہونا چکنا نطفہ پیٹ میں سے نکال لینا دور دور قدم رکھنا۔

مُسَاطَاةٌ - سختی کرنا۔

سَاطِيٌ - وہ گھوڑ جو الف ہو۔

لَابَاْسَ اَنْ يَّسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا لَمْ تُوْجَدْ اِمْرَاَةٌ تُعَالِجُهَا وَخِيْفَ عَلَيْهَا (امام حسن بصریؒ نے کہا) کچھ قباحت نہیں اگر مرد (ڈاکٹر یا حکیم) عورت کے پیٹ میں سے نطفہ یا بچہ نکال ڈالے جب کوئی عورت (لیڈی ڈاکٹر) نہ ہو جو اس کا معالجہ کرے اور عورت کی جان کا ڈر ہو (تو ایسے ضرورت کے وقت ڈاکٹر کو غیر عورت کا دیکھنا یا اس کا بدن چھونا درست ہے۔ افسوس صد ہا مسلمان عورتیں زچگی کے عوارض میں مبتلا ہو کر جان کھوتی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ملنے سے ان کے عزیز اور رشتہ دار مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا نازیبا اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ ہائے مسلمانوں کی بدقسمتی پارسیوں اور ہندوؤں میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں مگر نہیں ہیں تو مسلمانوں میں۔ یا اللہ تو مسلمانوں کی آنکھ کھول اور ان کی عورت کو علوم اور فنون حاصل کرنے کی توفیق دے تاکہ وہ غیر اقوام کے محتاج نہ رہیں)۔

سَطَا عَلَيْهِ - اس پر زور سے غالب ہوا قہر کیا۔

اَمَا لَيَسْطُنَّ بِكُمْ سِطْوَةً يَتَحَدَّثُ بِهَا اَهْلُ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -(قریش کے لوگو دیکھو یہ سمجھ رکھو) یہ پیغمبر تم پر ایسا غلبہ کرے گا (زور سے تم پر حکومت کرے گا) جس کا پورب اور پچھم والے تذکرہ کرتے رہیں گے-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ - اللہ کی پناہ رات کے غلبوں سے (رات کو جو گناہ کئے جاتے ہیں ان سے)-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْعَيْنِ

سَعْدٌ یا سُعُوْدٌ مبارک ہونا، راس ہونا-

سَعَادَةٌ - نیک بخت ہونا اس کی ضد شَقَاوَةٌ ہے-

مُسَاعَدَةٌ - موافقت کرنا، مدد کرنا جیسے اِسْعَادٌ ہے-

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ - حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں پھر موافقت لَا اِسْعَادَ وَلَا عَقْرَفِي الْاِسْلَامِ اسلام کے دین میں ایک عورت کی مدد دوسری عورت کو نوحہ کرنے میں نہیں ہے (جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک عورت میت پر نوحہ کرنے کو کھڑی ہوتی دوسری عورت اس کی مدد کرتی پھر دوسری کے یہاں میت ہو جاتی تو یہ اس کی مدد کرتی) اور نہ جانوروں کا قبر پر کاٹنا ہے (یہ بھی ایک جاہلیت کی رسم تھی مردے کی قبر پر اونٹوں کو نحر کرتے اور کہتے وہ زندگی میں ہماری مہمانی کیا کرتا ہم بھی اس کا بدلہ قبر پر کرتے ہیں اکثر علماء نے اسی حدیث کی رو سے قبر پر لے جا کر جانور کو کاٹنا مکروہ رکھا ہے لیکن اگر صاحب قبر کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے تب تو بالاتفاق وہ جانور مردار اور حرام ہے-)

قَالَتْ لَهٗ اُمُّ عَطِيَّةَ اِنَّ فُلَانًا اَسْعَدَتْنِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اُسْعِدَهَا فَمَا قَالَ لَهَا شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاذْهَبِيْ فَاَسْعِدِيْهَا ثُمَّ بَايِعِيْنِيْ -(ام عطیہ آنحضرتؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جاہلیت کے زمانہ کی طرح مردوں پر نوحہ نہ کریں) ام عطیہ نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں بھی چاہتی ہوں اس کی مدد کر دوں (تو اس کا حق اتر جائے) یہ سن کر آنحضرتؐ نے سکوت فرمایا دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اس کی مدد کر کے پھر آ اور مجھ سے بیعت کر (کیونکہ بیعت کر کے پھر شرائط بیعت کو توڑنا بہت نازیبا ہے یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نوحہ کرنا منع ہے تو آنحضرتؐ نے ام عطیہ کو اس کی اجازت کیونکر دی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ایک خاص حکم تھا ام عطیہ کے لئے اور شارع کو اختیار ہے کہ جس شخص کو چاہے اس کو ایک عام قاعدے سے مستثنیٰ کر دے بعض نے کہا نوحہ حرام نہیں صرف مکروہ ہے اور آپ نے مکروہ کی اجازت اس وجہ سے دے دی کہ اس میں مصلحت تھی یعنی ام عطیہ کا آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے تائب ہونا اور اسلام میں داخل ہونا اور ایسی بڑی مصلحت کے لئے ایک امر مکروہ کی اجازت دینے میں قباحت نہیں بعض نے کہا یہ نوحہ شاید اس قسم کا نہ ہوگا جو حرام ہے)-

میں کہتا ہوں شیعہ امامیہ کے نزدیک نوحہ کرنا جائز ہے بلکہ امام حسینؑ پر نوحہ کرنا باعث ثواب اور اجر عظیم ہے تو نوحہ کی حرمت اختلافی ٹھہری اور چونکہ عورتیں ناسمجھ ہوتی ہیں آنحضرتؐ کو یہ خیال ہوا اگر میں اجازت نہ دوں تو شاید ام عطیہ ناراض ہو کر بیعت ہی نہ کرے اس لئے آپ نے اجازت دے دی اس کے دل کی خوشی بھی ہو گئی اور آئندہ کے لئے توبہ بھی اس نے کر لی واللہ اعلم)-

سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ وَمُوْسَاهُ اَحَدُّ - اللہ کا ہاتھ بہت زور دار ہے اور اس کا استرہ خوب تیز ہے (اگر اس کو جانور کا کان چیرنا پسند ہوتا تو اسی طرح کان چرا ہوا پیدا کرتا اس کو کیا مشکل تھا)-

كُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِيْ وَمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ فِيْهَا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ - ہم کیا کرتے تھے زمین کو اس پیداوار پر کرایہ پر دیتے جو نالیوں پر ہو اور جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو (بغیر ڈول سے سینچے ہوئے) تو آنحضرتؐ نے ہم کو اس سے منع کیا کیونکہ اس میں جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے یہ کہ دھوکہ ہے شاید اور کوئی پیداوار نہ ہو تو کرایہ لینے والی کی محنت بیکار جائے گی-

كنا نزارع علي السعيد - پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو-

اَنْجُ سَعْدٌ فَقَدْ قُتِلَ سَعِيْدٌ (حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) سعد تو ہی بچ جا سعید تو مارا گیا-(یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں میں اس کی اصل یوں ہے کہ ضبہ نامی ایک شخص تھا- اس

کے دو بیٹے تھے- سعد اور سعید دونوں رات کو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے- سعد تو لوٹ کر آیا لیکن سعید کا پتہ ہی نہیں لگا کہیں مرگیا یا مارا گیا- اب ضبہ کا یہ حال ہوگیا جب وہ رات کو کوئی آدمی دیکھتا تو کہتا سعد ہے یا سعید- پھر یہ مثل ہوگئی اس مقام پر بولی جاتی ہے جہاں دو باتوں کو پوچھتے ہیں ایک اچھی ایک بری (یعنی اچھی خبر ہے یا بری)-

يَهْتَزُّ كَاَنَّهٗ سَعْدَانَةٌ- وہ دوزخ سے اس طرح لہلہاتا نکلے گا گویا سعدانہ ہے (سعدانہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے اونٹ اس کے کھانے سے خوب موٹا تازہ ہوتا ہے)-

مَرْعىً وَلَا كَا السَّعْدَانِ- چارہ اچھا ہے لیکن سعدان کا سا نہیں (یعنی ایسا عمدہ تو نہیں)-

وَحَسَكَةٌ لَّهَا شَوْكَةٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ- پل صراط پر ایک گھوکھرو ہوگا سعدان کے کانٹے کی طرح جو نجد میں پیدا ہوتا ہے-

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِىْ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا- میری شفاعت کے لئے نصیبہ والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں لا الہ الا اللہ خلوص سے کہا ہوگا (یعنی موحد ہوگا گو کیسا ہی گنہگار ہو اگر توحید میں خلل ہے تب اس کو آپ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ توحید خلوص کے ساتھ ہو یعنی دل سے یقین کر کے خالص خدا کی رضا مندی کے لئے نہ جان یا مال یا آبرو کے ڈر سے یا کسی کی خوشامد یا مروت سے یا خالص توحید ہو اس میں شرک کی بالکل آمیزش نہ ہو ہمارے زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو ایک کہتے ہیں- لیکن پھر اس کیساتھ شرک کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی شفاعت نصیب نہ ہوگی)-

أَمَرَ لِسَعْدَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ- آپؐ نے خیبر کے دن دونوں سعدوں کو بلایا (سعد بن معاذ اوسی اور سعد بن عبادہ خزرجی مگر سعد بن معاذ اوسی تو جنگ خیبر سے پہلے گذر گئے تھے اس صورت میں دوسرے سعد سے شاید سعد بن ابی وقاص مراد ہوں)-

مَازِلْتُ اَفْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰى سَعِدْتُ- میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میرے بازو میں درد ہو گیا-

اِتَّخِذُو السُّعْدَ لِاَسْنَانِكُمْ فَاِنَّهٗ يُطَيِّبُ الْفَمَ- سعد کوفی (ناگرموتھا) تم اپنے دانتوں کے لئے رکھو (منجن میں ڈالو) اس سے منہ خوشبودار ہوتا ہے-

مَنِ اسْتَنْجٰى بِالسُّعْدِ بَعْدَ الْغَائِطِ- جو شخص سعد سے استنجا کرے پائخانہ کے بعد (یعنی سعد کے پانی سے) اس کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور بواسیر کے ریاح سے امن ہوگا-

اَسْعَدُ- آنحضرتؐ کا خود تھا-

فَاَصَرَّهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ- اس کو اپنی بانہہ پر پھرایا-

سَاعِدُ الطَّائِرِ- پرندے کا پنکھ-

بُنِىَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّعِيْدَةِ وَالسَّمِيْطِ- آنحضرتؐ کی مسجد ڈیڑھا اینٹ اور ایک اینٹ سے بنائی گئی-

سَعِيْدِيَّه- ایک قسم کی یمنی چادریں جو سعید بن عاص کی طرف منسوب ہیں-

سَعْرٌ- سلگانا، پھیلانا، دوڑانا، جلانا، پھرنا-

سَاعُوْرٌ- تنور-

سَعْرَه- کھانسی-

ابتدا- شروع-

سَعِيْرٌ- آگ یا آگ کی لپٹ-

سُعْرٌ- عذاب تکلیف-

وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ- اس کی ماں کی خرابی (مادر بخطا) یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے اگر اس کے کچھ ساتھی ہوتے-

سَعَرْتُ النَّارَ یا سَعَّرْتُ- میں نے آگ سلگائی-

مِسْعَرٌ- وہ لوہا جس سے آگ کو ہلا کر روشن کرتے ہیں-

وَاَمَّا هٰذَا الْحَىُّ مِنْ هَمْدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ مَّسَاعِيْرُ غَيْرُ عُزْلٍ- ہمدان کی یہ شاخ کے لوگ تو شریف بہادر ہیں لڑائی کے بھڑکانے والے ہتھیار بند-

وَلَا يَنَامُ النَّاسُ مِنْ سُعَارِهٖ- لوگ اس کے شر کے سبب سے سو نہیں سکتے اصل میں سعار آگ کی گرمی کو کہتے ہیں-

اَرَادَاَنْ يَّدْخُلَ الشَّامَ وَهُوَ يَسْتَعِرُ طَاعُوْنًا- حضرت

عمرؓ نے شام کے ملک میں اس وقت جانا چاہا جب طاعون کی آگ وہاں بھڑک رہی تھی- (طاعون کی بہت شدت تھی جس کو انگریزی میں بیوبانک فیور اور پلیگ کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی دس بارہ برس سے یہ بلا ممالک ہند میں پھیلی ہے- اب تک بالکل رفع نہیں ہوئی)-

اِضْرِبُوْا هَبْرًا وَّارْمُوْا سَعْرًا- کاٹنے کی مار لگاؤ اور جلدی جلدی تیر چلاؤ (یعنی دشمنوں کو جلدی تمام کرو)-

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ اَسْعَرَنَا قَفْزًا- آنحضرتؐ کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہم کو کود کود کر تھکا مارتا اس کے پیچھے دوڑنا پڑتا اس کے پکڑنے کو (اور جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو خاموش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا) جنگلی جانور بھی آپ کا ادب کرتے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ جنگلی جانور گھر سے نکل جاتا-

قَالُوْا سَعِّرْ لَنَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ- صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے (غلہ کرانہ وغیرہ کا تاکہ بنئے بقال اس سے کم نہ بیچیں) آپؐ نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے (ارزانی اور گرانی اس کے اختیار میں ہے)-

مَنَعَ مِنَ التَّسْعِيْرِ- آپؐ نے نرخ مقرر کرنے سے منع فرمایا (سبحان اللہ کیا حکیمانہ اور دانشمندانہ حکم ہے بعض بیوقوف اگلے زمانہ کے حکام جب گرانی ہوتی تو رعایا پر رحم پروری کر کے تاجروں کو مار پیٹ کر جبر اور ظلم کر کے زبردستی ایک نرخ مقرر کرا دیتے' اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ تاجر لوگ مال لانا چھوڑ دیتے اور مال کا منگوانا بھی موقوف کر دیتے یا وہاں سے بھاگ جاتے' اب کھانے کو ایک دانہ نہ ملتا اور سارا ملک تباہ ہو جاتا جن لوگوں نے قحط کا انتظام کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں)-

نَاقَةٌ مَسْعُوْرَةٌ- دیوانی سانڈنی-

سِعْرٌ- نرخ

اَسْعَارٌ اس کی جمع ہے جَبَلُ سَاعِيْرَ- وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی-

سَعِيْرٌ- دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے-

سَعْسَعَةٌ- بکریوں کو سع سع کہہ کے بلانا' بڑھاپے سے گوشت کا تھل تھل کرنا' بوڑھا ہونا-

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَسَعْسَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهٗ- مہینہ بوڑھا ہو گیا (یعنی ختم ہونے اور گذر جانے کے قریب آ گیا) اب جتنا باقی ہے اسی میں ہم روزے رکھ لیں ایک روایت میں تشعشع ہے شین معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا-

سَعْطٌ- ناک میں ڈالنا جیسے اِسْعَاطٌ ہے ناک پر مارنا-

اِسْتِعَاطٌ- ناک میں ڈالوانا-

اِنَّهٗ شَرِبَ الدَّوَاءَ وَاسْتَعَطَ- آنحضرتؐ نے دوا پی اور ناک میں ڈلوائی-

سَعُوْطٌ- وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے-

اِحْتَجَمَ وَاسْتَعَطَ- پچھنے لگوائے اور ناک میں دوا ڈالی-

لَايَجُوْزُ لِلصَّائِمِ اَنْ يَّتَسَعَّطَ- روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا جائز نہیں (اسی طرح ناس لینا)-

يُكْرَهُ السَّعُوْطُ لِلصَّائِمِ- روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا مکروہ ہے-

سَعْفٌ- مطلب پورا کرنا جیسے اِسْعَافٌ ہے-

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُسْعِفُنِيْ مَا اَسْعَفَهَا- فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو پہنچے وہ مجھ کو پہنچتا ہے- (حضرت فاطمہ کو کوئی خوش کرے تو مجھ کو خوش کیا ان کو ستائے تو مجھ کو ستایا)

رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ بِهَا سَعْفَةٌ- آنحضرت نے بی بی ام سلمہؓ کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی اس کے سر میں بالخورہ تھا-

سَعْفَه- وہ پھوڑے پھنسیاں جو بچوں کے سر پر نکلتی ہیں اس سے بال جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں سَفْعَةٌ ہے- اس کا ذکر آگے آئے گا-

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْ ابِنَا سَعَفَاتِ هَجَرٍ- اگر وہ ہم کو مارتے مارتے ہجر کے کھجور کے ڈالیوں تک ہٹا دیں (ہجر

ایک مقام ہے شام کے ملک میں جو مدینہ سے بہت دور ہے اور سعفہ کھجور کی شاخ بعضو نے کہا سوکھی شاخ کیونکہ تازی شاخ کو شطبہ کہتے ہیں)۔

كَرَبُهَا ذَهَبٌ وَّ سَعَفُهَا كِسْوَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ بہشت میں کھجور کی جڑیں سونے کی ہیں اور اس کی شاخیں (جس میں پتے ہوتے ہیں بہشتیوں کی پوشاک ہیں)۔

يَتَّبِعُ بِهَا سَعَفَ الْجِبَالِ۔ ان کو لے کر پہاڑوں کے درختوں کی ڈالیوں میں نکل جائے گا (یعنی آبادی سے دور جنگلوں میں) ایک روایت میں سَعْفَ الْجِبَالِ ہے بہ سکون عین مگر لغت کی رو سے اس کے معنی کچھ یہاں نہیں بن سکتے دوسری روایت میں شَعَفَ الْجِبَالِ ہے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہی صحیح ہے۔

لَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَلٰكِنِ السَّعَالِيْ۔ تیرہ تیزی اور غول اس کی کوئی حقیقت نہیں (یعنی صفر کے مہینے کو منحوس جاننا جیسے بعض عورتوں کا خیال ہوتا ہے اسی طرح غول بیابانی کا ماننا جیسے عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا شیطان ہے جو مسافر کو رستہ بھلا دیتا ہے رات کو چراغ کی طرح دور سے چمکتا ہے جب پاس جاؤ تو کچھ بھی نہیں یہ سب واہیات اور بے اصل خیالات ہیں) (البتہ جنوں میں بعض جادوگر ہوتے ہیں) جیسے آدمیوں میں ہوتے ہیں وہ نظر بندی کرتے ہیں اور خیال اور وہمی صورتیں دکھلاتے ہیں زمانہ حال کے حکیموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ زمین میں بعض مقاموں میں فاسفوری مادہ زیادہ ہوتا ہے اس کا قاعدہ ہے کہ رات کو وہ چمکتا ہے قدیم زمانہ کے لوگ اس کو غول سمجھتے۔ اکثر قبرستانوں میں ہڈیوں کی وجہ سے یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے اور رات کو قبرستانوں میں روشنی معلوم ہوتی ہے دن کو غائب ہو جاتی ہے)۔

اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ۔ آپ کو کھانسی آ گئی رونے کی وجہ سے۔

سِعْلَاة اور سِعْلَاء۔ خبیث جن۔ سہیلی نے کہا سعلاۃ وہ آسیب جو دن کو دکھلائی دیتا ہے اور غول وہ جو رات کو دکھلائی دیتا ہے اس کی جمع سعالی ہے جیسے اوپر مذکور ہوا بعض نے کہا سِعْلَاة اور سِعْلِيٰ اور سِعْلَاء بھوتنی یعنی جن کا مادہ۔

سَعْمٌ۔ جلدی چلنا۔

سَيْلٌ مِّسْعَامٌ يا مُسْعَامٌ۔ جلدی بہنے والی بہیا۔

سَعْنٌ۔ چربی خالص شراب جس میں پانی نہ ملا ہو۔

فَجُعِلَ فِيْ سُعْنٍ۔ وہ ایک مشک یا چھاگل میں ڈالا گیا بعض نے کہا سُعْنٌ جمع ہے سُعْنَةٌ کی مشک یا چھاگل جو کھونٹی یا ڈال پر لٹکائی جاتی ہے۔ محیط میں ہے کہ سُعْنٌ وہ مشک جس کو بیچ میں سے کاٹ لیں اس میں نبیذ بھگوتے ہیں وہ ڈول کی طرح ہو جاتی ہے اس کی جمع سَعْنَةٌ ہے۔

سِعْنَةٌ۔ مبارک میمون یا نا مبارک منحوس۔

مَالَهٗ سَعْنَةٌ وَّلَا مَعْنَةٌ۔ اس کے پاس کچھ نہیں ہے (محض قلاچ ہے)۔

اِشْتَرَيْتُ سُعْنًا مُّطْبِقًا۔ میں نے ایک بڑا قدح (شاہ کاسہ) خریدا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے وَلَا يَخْرُجُوْا سَعَانِيْنَ۔ سعانین کی عید نہ کریں (یہ نصاریٰ کی ایک عید ہے جو عید فصح سے ایک ہفتہ پہلے ہوتی ہے مشہور شعانین ہے شین معجمہ سے یہ عبرانی لفظ ہے۔ شیعنا سے ماخوذ ہے یعنی ہم کو چھڑایا۔)

سَعْوٌ یا سِعْوٌ۔ رات کا ایک ٹکڑا۔

سَعْوَةٌ۔ شمع

سَعْيٌ۔ قصد کرنا، عمل کرنا، چلنا، دوڑنا، زکوۃ وصول کرنا، کوشش کرنا، کمانا۔

سِعَايَةٌ۔ چغل خوری۔

لَامُسَاعَاةَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنْ سَاعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهٖ۔ اسلام کے دین میں مساعاۃ نہیں ہے۔ (یعنی لونڈیوں سے کسب کرانا ان سے خرچی کموانا) اور جس نے جاہلیت کے زمانہ میں مساعات کی ہو (دوسرے کی لونڈی سے زنا کیا اس سے اولاد ہوئی) تو وہ اپنے وارثوں سے مل جائے گا اس کا نسب زنا کرنے والے سے متعلق کر دیا جائے گا۔ نہ اس لونڈی سے یا لونڈی کے مالک سے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَاعَتِ الْاَمَةُ۔ یعنی لونڈی نے حرام کاری کی سَاعَا هَا فُلَانٌ۔ فلاں شخص نے اس سے زنا کی۔

اِنَّهٗ اُتِيَ فِيْ نِسَاءٍ اَوْ اِمَاءٍ سَاعَيْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَ بِاَوْلَادِهِنَّ اَنْ يُّقَوَّمُوْا عَلٰى اٰبَائِهِمْ وَلَا يُسْتَرَقُّوْا۔

(حضرت عمرؓ کے پاس چند لونڈیوں یا چند عورتوں کا مقدمہ آیا جنھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں خرچی کمائی تھی (حرام کاری کرکے) آپ نے ان کی اولاد کے باب میں یہ حکم دیا کہ ان کی قیمت لگا کر ان کے باپوں سے لی جائے (جن کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے ہیں) اور ان کو غلام نہ بنایا جائے (وہ آزاد رہیں گے یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی لیکن اکثر صحابہ نے اس کے خلاف کہا ہے- ان کا مذہب یہ ہے کہ جب اسلام کے زمانہ میں بر بنائے زنا کسی بچہ کا دعوی کیا جائے تو وہ دعوی باطل ہے اور بچہ اس کا رہے گا جس کی لونڈی تھی اور یہی حکم حدیث کے موافق ہے)-

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ- اور اسی لیے انہوں نے معاویہ پر انکار کیا تھا جب معاویہ نے زیاد کا نسب ابوسفیان سے لگا دیا تھا اپنی حکومت کے زمانہ میں کیونکہ ابوسفیان نے زیاد کی ماں (سمیہ) سے زنا کیا تھی اور زیاد اسی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا تو درحقیقت ولدالزنا تھا اور اس کے بیٹے عبیداللہ نے اپنے باپ کو ولدالزنا ہونے کو ثابت کر دیا-

نہایہ میں ہے کہ اگر وطی جاہلیت کے زمانہ میں ہوئی ہو اور دعوی اسلام کے زمانہ میں تو اس میں یہ اختلاف ہے لیکن اگر وطی اور دعوی دونوں اسلام کے زمانہ میں ہوں تو ایسا دعوی بالاتفاق باطل ہے وہ بچہ ماں کے مالک کی ملک رہے گا- اور زانی کو زنا کی سزا دی جائے گی-

اِنَّ وَائِلًا يُسْتَسْعٰى وَ يَتَرَفَّلُ عَلَى الْاَقْوَالِ- وائل کو زکوٰۃ کی تحصیلداری کا عہدہ دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں پر سردار بنایا جاتا ہے-

سَاعِيْ- زکوۃ کا تحصیلدار-

وَلَتُذْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا- جوان اونٹنی چھوڑ دی جائے گی کوئی اس کی زکوۃ وصول کرنے والا نہ ہوگا یا کوئی اس پر سوار ہو کر تجارت وغیرہ نہیں کرے گا (کیونکہ لوگ ایسے بے پرواہ ہوں گے کہ ان کو روپیہ کمانے کی ضرورت نہ ہوگی)-

اِذَا اُعْتِقَ بَعْضُ الْعَبْدِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ- جب غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا جائے (مثلاً نصف یا ربع) اور اس کے پاس مال نہ ہو (جو باقی حصہ کی قیمت اس میں سے ادا کر سکے) تو اس سے مزدوری کرائیں گے (وہ مزدوری باقی حصہ کی ادائی میں محسوب ہوتی رہے گی، مگر طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف نہ دیں گے-

لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ- ان کا رئیس (یعنی سردار جس کی رائے پر وہ چلتے ہیں) اس کو پھیر دے گا- (جو شخص لوگوں کے کام کاج کا متولی ہو اس کو ساعی کہتے ہیں- حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں عامل بنانے میں کچھ تردد نہیں کرتا اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دین یعنی اسلام اس کو سچائی اور امانتداری پر مجبور کرے گا اور اگر کافر ہے مثلاً یہودی یا نصرانی تو جو اس کا رئیس اور سردار ہوگا وہ اس کو تنبیہ کرے گا اور اس سے حق دلائے گا)-

فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ- دیکھو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال سے چلتے ہوئے آؤ پھر جتنی نماز امام کے ساتھ مل جائے وہ اس کے ساتھ پڑھو اور جتنی رہ جائے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لو اور قرآن شریف میں جو ہے- فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ- اس کا معنی یہی ہے کہ اللہ کی یاد کی طرف چلو یہ نہیں ہے کہ دوڑتے ہوئے آؤ- اللہ کی یاد سے مراد خطبہ کا سننا ہے-

مَنْ سَاعَاهَا فَاتَتْهُ- (دنیا کا عجب حال ہے جو کوئی اس کے لیے کوشش کرتا ہے رات دن دنیا ہی کی دھن میں لگا رہتا ہے اس کو نہیں ملتی) اور جو کوئی اس سے بے پرواہی کرتا ہے اس کے پاس ہاتھ جوڑتی ہوئی آتی ہے-

مترجم کہتا ہے یہ جناب امیر علی مرتضی کا قول ہے اور بالکل صحیح ہے اور مجھ کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے میں نے کبھی دنیا کے لیے پیروی اور کوشش نہیں کی جیسے دنیادار کیا کرتے ہیں کہ رات دن اس کی فکر میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی موقعوں پر میں نے ایسی بے پروائی کی کہ دنیاداروں نے اس پر مجھ کو ملامت کی کہ ہاتھ میں آتی ہوئی چیز کو تم نہیں لیتے- دوسرے لوگ تو اس کے لیے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں مگر حق تعالی کی قدرت دیکھئے کہ جوں جوں میں نے بے پرواہی کی وہ وہ دنیا میرے پاس آتی گئی یہاں تک کہ بڑے بڑے پیروی کرنے والے حیران اور پریشان ہو گئے ہیں اور ناحق کا حسد مجھ پر کر رہے ہیں کہ ان کو گھر بیٹھے

ایسی دولت کیوں ملتی جاتی ہے- میں کیا کروں یہ حق تعالی کی دین ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے- تم اسباب میں غرق رہو اور میں مسبب الاسباب پر بھروسا رکھوں وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ اَلسَّاعِيْ لِغَيْرِ رِشْدَةٍ- جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بدخواہی کی نیت سے بادشاہ سے چغلی کھائے (تاکہ اس کو ایذا پہنچے وہ حلال زادہ نہیں ہے حرام زادہ ہے)-

اَلسَّاعِيْ مُثَلِّثٌ- جو تحصیلدار ظالم اور چور اور خائن ہو وہ تین کو تباہ کرتا ہے (ایک تو رعیت کی تباہی تو ظاہر ہے- بادشاہ کو اس لیے کہ اس نے ایسے ظالم اور چور کو رعیت پر مسلط کیا- بے ایمان عاملوں اور اہلکاروں کا وبال سارا بادشاہ وقت پر پڑتا ہے اس سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا- خود اس کی تباہی یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک نہ ایک دن عتاب شاہی میں گرفتار ہو کر ذلیل وخوار ہوگا اور آخرت کا عذاب تو رکھا ہی ہوا ہے-

يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ- ایک ادنی مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے (اس کی پناہ کو صحیح مانیں گے اور اس کا توڑنا درست نہیں)-

لَيْسَ السَّعْيُ بَيْنَهُمَا بِسُنَّةٍ- صفا اور مروے کے بیچ میں جہاں دو سبز پتھر دونوں طرف نصب ہیں دوڑنا سنت نہیں ہے (بلکہ معمولی چال سے چلنا چاہے)-

اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ- بیواؤں کے لئے کوشش کرنے والا (ان کی پرورش کے لئے)-

فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ- حضرت علیؓ تحصیلداری سے واپس آئے (شاید انہوں نے للّٰہ تحصیلداری کی خدمت ادا کی ہو گی- کیونکہ بنی ہاشم کو زکوۃ کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں ہے یا سعایت سے حکومت مراد ہے (یعنی گورنری کی خدمت)-

نَهٰى عَنِ السَّعْيِ (جب جماعت کھڑی ہو) تو آپ نے اس کی طرف دوڑنے سے منع فرمایا (کیونکہ دوڑنے میں سانس پھول جاتی ہے تو نماز میں قرآن کی قرات اور اذکار اچھی طرح ادا نہ ہو سکیں)-

سَعٰى بِهٖ اِلَى الْوَالِيْ- حاکم سے اس کی چغلی کھائے

سُعَاةُ الصَّدَقَاتِ- زکوۃ کے تحصیل کرنیوالے-

رُبَّ سَاعٍ لِّقَاعِدٍ- بعض آدمی کو بیٹھے بیٹھے وہ بات حاصل ہوتی ہے جو پیروی کرنے والے کو-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْغَيْنِ

سَغَبٌ یا سُغُوْبٌ یا سَغَبٌ یا سَغَابَةٌ یا مَسْغَبَةٌ- بھوکا ہونا یا تکلیف زدہ ہونا بھوک کے ساتھ-

اِسْغَابٌ- بھوکا ہونا-

سَغَبٌ- پیاس-

مُسَغَّبٌ اور مُسْغَبٌ- جائز اور سزا وار شایاں مَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ سَاغِبًا- جب وہ بھوکا تھا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا-

اِنَّهٗ قَدِمَ خَيْبَرَ بِاَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُسْغِبُوْنَ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ خیبر میں جب آئے تو وہ بھوکے تھے (یعنی آپ کے اصحاب ان کو کھانے کی احتیاج تھی)-

سَغْسَغَةٌ- چکنا کرنا' ہلانا' گاڑنا' پھرانا-

وَصَنَعَ مِنْهُ ثَرِيْدَةً ثُمَّ سَغْسَغَهَا اور اس سے ثرید بناتا (جو مشہور کھانا ہے روٹی کو شوربے میں بھگو کر بناتے ہیں پھر اس کو خوب چکنا کیا (گھی یا تیل ڈال کر) ایک روایت میں شَغْشَغَ ہے شین معجمہ سے اَمَّا اَنَا فَاُسَغْسِغُهٗ فِيْ رَاسِيْ میں تو اس سے اپنے سر کو تازہ کرتا ہوں (یعنی چکنا کرتا ہوں)-

سَغْلٌ یا سَغِلٌ- پست قامت پتلے ہاتھ پاؤں والا بدخلق دبلا-

سَغْمٌ- جماع کرنا یا بغیر انزال کے دخول کرنا پھر نکال لینا-

تَسْغِيْمٌ- گھونٹ گھونٹ پلانا-

سَغْنٌ- خراب غذا اس کی جمع اَسْغَانٌ ہے-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْفَاءِ

سَفْتٌ- بہت پینا اور سیر نہ ہونا-

سِفْتٌ بمعنی زِفْتٌ ہے

مَسْفُوْتٌ- کم فائدے والی چیز-

سُفْتَجَةٌ ہنڈوی اس کی جمع سَفَاتِجُ انگریزی میں منی آرڈر یا بل آف ایکسچینج-

سَفْجٌ زور سے چلنا-

سَفْجَرٌ- چھوٹی چیزیں اس کا مفرد نہیں آیا-

سَفْحٌ - بہانا - پٹینا' چھوڑ دینا -

تَسْفِیْحٌ - بے فائدہ کام کرنا -

مُسَافَحَۃٌ تَسَافُحٌ - زنا کرنا - بدکاری کرنا -

اَوَّلُہٗ سِفَاحٌ وَّاٰخِرُہٗ نِکَاحٌ - پہلے تو بدکاری پھر اخیر میں نکاح (مطلب یہ ہے کہ ایک عورت سے مدت تک زنا کیا - پھر اس سے نکاح کرلیا گو یہ جائز ہے مگر بعض صحابہ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور بعض علماء نے تو ایسی عورت سے نکاح ہی ناجائز رکھا ہے وہ کہتے ہیں جس عورت سے زنا کیا اب اس عورت سے نکاح کرنا حرام ہوگیا جب تک وہ توبہ نہ کرے اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے) -

دَمٌ مَّسْفُوْحٌ - بہتا ہوا خون -

فَقُتِلَ عَلٰی رَاْسِ الْمَاءِ حَتّٰی سَفَحَ الدَّمُ الْمَاءَ - اس پانی پر اتنے لوگ مارے گئے کہ خون نے پانی کو بہا دیا (یعنی جب اس تالاب یا حوض میں خون بہہ بہہ کر بھرنے لگا تو پانی چھلک گیا جیسے کٹورے میں پانی ہو اس میں اوپر سے کوئی اور چیز ڈالیں تو پانی چھلک کر نکل جاتا ہے) -

بِسَفْحِ ھٰذَا الْجَبَلِ - اس پہاڑ کے دامن میں یا عرض میں -

سَفَّاحٌ - بہت بہانے والا اور پہلا خلیفہ عباسی ابوالعباس جو بڑا خون بہانے والا یعنی قاتل تھا (گریٹ ایسے سن) اور فصیح الکلام اور بہت دینے والا کلام پر قادر -

سَفِیْحٌ - موٹا کمبل -

مَسْفُوْحٌ - جو کھیتی پیلی پڑگئی ہو -

غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ - یہ شہوت بجھانے والے -

سَفُّوْدٌ - سیخ یا لوہے کا پڑا جس پر گوشت بھونتے ہیں -

سِفَادٌ - نر کا مادہ پر کودنا -

تَسْفِیْدٌ - گوشت کا سفود پر چڑھانا -

اِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ اِذَا نَزَلَ لِقَبْضِ رُوْحِ الْفَاجِرِ اَنْزَلَ مَعَہٗ سَفُّوْدًا مِّنْ نَّارٍ - موت کا فرشتہ جب بدکار کی جان قبض کرنے کو اترتا ہے تو اپنے ساتھ ایک آگ کی سیخ بھی لاتا ہے (اس میں اس کی روح کو پروتا ہے معاذ اللہ) -

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْغُرَابِ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَعَدَّ مِنْھَا اِسْتِتَارَہٗ بِالسِّفَادِ - کوے سے تین باتیں سیکھو ان میں ایک یہ بات بیان کی کہ چھپ کر جفتی کرنا (کوا لوگوں کے سامنے جماع نہیں کرتا یہاں تک کہ عرب میں مثل ہے - اَخْفٰی مِنْ سِفَادِ الْغُرَابِ - کوے کی جفتی سے زیادہ پوشیدہ) -

سَفَرٌ - مسافت طے کرنا یا کوچ کرنا یا کوچ کیلئے نکلنا مَثَلُ الْمَاھِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ السَّفَرَۃِ - جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکان پڑھے) اس کی مثال ان فرشتوں کی سی ہے جو لکھنے والے ہیں یہ سَافِرٌ کی جمع ہے بمعنی کاتب اسی سے ہے - بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ کِرَامٍ بَرَرَۃٍ - یعنی لکھنے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں بعض نے کہا سافر کا معنی رسول یعنی پیغامبر یا اصلاح کرنے والا یعنی لوگوں کی اصلاح اور بچاؤ کے لئے جو فرشتے اترتے ہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن کے ماہر کا درجہ اس سے زیادہ ہے - جو اٹک اٹک کر محنت اور مشقت سے پڑھتا ہے بعض نے اس کے برعکس کہا ہے -

فِیْ اَوَّلِ سِفْرٍ - پہلی کتاب میں بکسرۂ سین کتاب اسفار اس کی جمع ہے -

اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِیْنَ - جب ہم مسافر ہوتے (یہ راوی کا شک ہے کہ سَفْرًا کہا یا مُسَافِرِیْنَ دونوں کا ایک معنی ہے)

سَفْرٌ - جمع ہے سافر کی یعنی سفر کرنے والا جیسے صحب جمع ہے صاحب کی -

یَا اَھْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ - (آنحضرت نے فتح مکہ میں مکہ والوں سے سلام پھیر کر فرمایا) اے شہر والو تم چار رکعتیں پوری کرلو ہم لوگ مسافر ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقیم کی اقتدا کرے تو بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس کو امام کی متابعت میں نماز پوری کرنا لازم ہے لیکن محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ یہ امر اس کے لئے مستحب ہے اور اگر دو رکعت کے بعد وہ سلام پھیر کر الگ ہوجائے تو بھی درست ہے) نہایہ میں ہے کہ پھر سَفْرٌ کی جمع اَسْفَارٌ آتی ہے -

وَتُتْبَعُ اَسْفَارُھُمْ بِالْحِجَارَۃِ - حضرت لوط کی قوم

میں سے جو لوگ سفر میں گئے ہوئے تھے (سدوم میں نہ تھے) ان کے پیچھے پتھر لگائے گئے (وہ جہاں تھے وہیں ان پر پتھراؤ ہوا اور ہلاک کئے گئے بھلا اللہ کے عذاب سے کوئی بچا سکتا ہے وہی بچائے تو بچائے)۔

اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ - صبح کو روشن کرو اس میں اور زیادہ ثواب ہے (حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ صبح کی نماز اخیر وقت یعنی جب خوب روشنی ہو جائے پڑھنا مستحب ہے مگر یہ استدلال آنحضرت کے دائمی فعل سے غلط ہوتا ہے کیونکہ آپ ہمیشہ تاریکی میں صبح کی نماز پڑھا کرتے اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ کرام بھی ایسا ہی کرتے رہے اور یہ امر محال معلوم ہوتا ہے کہ جس میں زیادہ ثواب ہو اس کو آپ ہمیشہ ترک کریں نہایہ میں ہے کہ آنحضرت نے جب صحابہ کو صبح کی نماز تاریکی میں پڑھنے کا حکم دیا تو بعضے لوگ غلطی سے صبح کاذب ہی کے وقت پڑھنے لگے اس لئے فرمایا کہ صبح کو روشن کرو یعنی جب صبح صادق ہو جائے اس وقت پڑھو اور اس کی دلیل دوسری حدیث ہے کہ آنحضرت نے فرمایا صبح کی روشنی ہونے دے یہاں تک کہ لوگ اپنے تیر گرنے کے مقام دیکھ سکیں بعض نے کہا یہ حکم خاص ہے چاندنی راتوں سے کیونکہ ان میں صبح صادق کی تمیز مشکل ہوتی ہے اس لئے احتیاط خوب روشنی ہو جانے پر نماز پڑھنے کا حکم دیا مجمع البحار میں ہے کہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب صبح صادق نمود ہونا مراد ہے اس صورت میں احادیث میں باہمی تعارض نہ رہے گا ورنہ قول اور فعل کی مخالفت لازم آئے گی طیبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طول کرو یعنی لمبی لمبی سورتیں پڑھو یہاں تک کہ نماز اس وقت ختم ہو جب خوب روشنی ہو جائے اس میں زیادہ ثواب ہے)۔

مترجم کہتا ہے میرے شیخ مولانا عبدالحق نیو تنوی تغمده الله بغفرانه و افاض علینا من برکاته اس حدیث کا یہی مطلب کہتے تھے اور یہی صحیح ہے اَلْمَلَائِكَةُ سَفَرَةٌ - فرشتے سفیر میں (یعنی پیغام پہونچانے والے اللہ تعالی کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں)۔

صَلُّوا الْمَغْرِبَ وَ الْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ - مغرب کی نماز اس وقت پڑھو جب راستے روشن ہوں (یعنی غروب ہوتے ہی پڑھو جب سورج کی روشنی قائم رہتی ہے)۔

كَانَ يَاْتِيْنَا بِلَالٌ بِفِطْرِنَا وَنَحْنُ مُسْفِرُوْنَ جِدًّا - بلالؓ اس وقت ہمارے پاس افطاری لے کر آتے جب خوب روشنی ہوتی (یعنی سورج ڈوبتے ہی معلوم ہوا کہ روزے کا افطار غروب ہوتے ہی کرنا مستحب ہے اور اندھیرا ہونے تک تاخیر کرنا مکروہ ہے)۔

لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا الْبَيْتِ فَسُفِرَ - کاش آپ حکم فرمائیں اس گھر میں جھاڑو دیجائے۔

مِسْفَرَةٍ مِكْنَسَة - یعنی جھاڑو۔

اِنَّهٗ سَفَرَ شَعْرَهٗ - انہوں نے اپنے بال مونڈ ڈالے (سر کھول دیا) اصل میں سَفْر کا معنی کھول دینا ہے۔

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَفْرًا سَفْرًا فَقَالَ هٰكَذَا فَاقْرَأْ (معاذؓ نے کہا) میں نے آنحضرت کے سامنے قرآن کو جلدی جلدی پڑھا آپ نے فرمایا ہاں ایسے ہی پڑھ (یہ ترجمہ اس تفسیر کا ہے جو خود اسی حدیث میں وارد ہے یعنی هَذًّا هَذًّا جلدی جلدی امام سیوطی نے فرمایا فارسی نے کہا صحیح سِفْرًا سِفْرًا ہے یعنی ایک ایک سورت علیحدہ علیحدہ کر کے اس کی وجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن کا پڑھنا اچھا نہیں ہے تو آنحضرت اس کو کیونکہ پسند فرمائیں گے)۔

میں کہتا ہوں اگر هَذًّا هَذًّا کی تفسیر صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تیزی کے ساتھ پڑھا یعنی رو کے ساتھ حروف کے مخارج ادا کر کے مد اور شد آداب قرأت کو ملحوظ رکھ کر اور ایسی روانی منع نہیں ہے۔ علی الخصوص حافظوں کے لیے جن کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بھول جانے کا ڈر رہتا ہے مگر وہ جلدی مراد نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل حافظ کیا کرتے ہیں کہ نہ حروف برابر ادا ہوتے ہیں نہ مد اور شد اور وقف اور اظہار اور اخفا ایسی جلدی بالاتفاق ممنوع اور گناہ عظیم ہے اللہ تعالی ان کو نیک توفیق دے اور خود اللہ تعالے قرآن میں فرماتا ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا - اس کا اتباع ضروری ہے۔

اِنَّ النَّاسَ قَدِاسْتَسْفَرُوْنِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَھُمْ- (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) لوگوں نے مجھ کو تم میں اور ان میں سفیر بنایا ہے (یعنی درمیانی ان کے پیغام پہنچانے والا ان میں اور تم میں اصلاح کرنے والا عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَفَرْتُ بَیْنَ الْقَوْمِ اَسْفِرُ سَفَارَۃً- جب کوئی شخص بیچ میں پڑ کر لوگوں کی طرف سے وکالت کرے)۔

فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاسِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ قَالَ ھَاتِ السِّفَارَ فَاَخَذَہٗ فَوَضَعَہٗ فِیْ رَأْسِہٖ- انہوں نے اپنا ہاتھ اونٹ کے سر پر رکھا پھر کہا نکیل لاؤ اس کو لے کر اس کے سر پر رکھ دی۔ سِفَا (بکسرہ سین زمام یعنی) باگ اور وہ لوہا جو اونٹ کی نکیل میں ڈالا جاتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَفَرْتُ الْبَعِیْرَ اور اَسْفَرْتُہٗ میں نے اونٹ کے نکیل ڈالی۔

اَبْغِنِیْ ثَلٰثَ رَوَاحِلَ مُسْفَرَاتٍ- تین سانڈنیاں میرے لیے تلاش کرو جن پر نکیل پڑی ہو ایک روایت میں مُسْفِرَاتٍ ہے بکسرہ فا یعنی طاقتور خوب سفر کرنے والیاں، عرب لوگ کہتے ہیں

اَسْفَرَ الْبَعِیْرُ یا اِسْتَسْفَرَ- یعنی اونٹ سفر میں خوب چلنے والا ہے۔

تَصَدَّقْ بِجِلَالِ بُدْنِکَ وَسُفُرِھَا- قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور نکیلیں سب خیرات کر دو۔

خَرَجْتُ فِی السَّحَرِ اُسْفِرُ فَرَسًا لِیْ فَمَرَرْتُ بِمَسْجِدِ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ- میں صبح سویرے اپنے گھوڑے کو مشق کرانے کے لیے (تاکہ وہ سفر میں خوب چل سکے) نکلا اور بنی حنیفہ کی مسجد پر سے گذرا بعضوں نے کہا یہ سَفَرْتُ الْبَعِیْرَ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس کو کھیتوں کے نیچے چرایا۔

سَفِیْر کہتے ہیں کھیت کے نیچے کے حصہ کو ایک روایت میں اُسْقِدُ ہے یا اُسَقِّدُ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

ذَبَحْنَا شَاۃً فَجَعَلْنَا ھَا سُفْرَتَنَا اَوْفِیْ سُفْرَتِنَا- ہم نے ایک بکری کاٹی اس کو اپنا توشہ بنایا یا اپنے دسترخوان میں رکھا۔

سُفْرَہ- مسافر کا کھانا اور چونکہ وہ اکثر ایک گول چمڑے میں رکھا جاتا ہے اس لیے اس کو بھی سفرہ کہنے لگے۔ اب عرف میں سفرہ مطلق دسترخوان کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں اس کا معنی مسافر کا کھانا تھا جیسے لُھْنَۃ صبح کے ناشتہ کو کہتے ہیں۔

صَنَعْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَلِاَبِیْ بَکْرٍ سُفْرَۃً فِیْ جِرَابٍ- (ہجرت کے سفر میں) ہم نے آنحضرت اور ابوبکر کے لئے ایک توشہ دان میں کھانا رکھا (یعنی سفر میں دونوں صاحبوں کے کھانے کے لئے)۔

کَانَ یَاکُلُ عَلَی السُّفَرِ- آنحضرتؐ دسترخوانوں پر کھاتے تھے (نہ میز اور خوان پر)۔

لَوْ لَا اَصْوَاتُ السَّافِرَۃِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَۃَ الشَّمْسِ- اگر سافرہ کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم سورج کا ڈوبتے وقت گرنا سنتے (سافرہ نصاریٰ کی وہ قومیں جو مغرب کی طرف آباد ہیں یعنی ان کے شور وغل کی وجہ سے تم کو سورج کے گرنے کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ سورج اول تو غروب کے وقت کہیں گرتا نہیں، دوسرے اس کا غروب تو ہر آن میں کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وَجْبَۃ سے مراد یہاں سورج کی حرکت ہے اور سَافِرَہ سے مسافر اور دور رہنے والے لوگ مراد ہیں۔ یعنی زمین پر جو لوگ آباد ہیں، ان کے شور وغل اور پکار وغیرہ کی وجہ سے سورج کے حرکت کی آواز ہم تک نہیں آتی اگر زمین پر بالکل خاموشی ہوتی تو یہ آواز ہم کو سنائی دیتی یہ سعید بن مسیّب کا قول ہے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ قیاس کہاں سے لگایا)۔

نَھٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ- دشمن کے ملک میں قرآن کو لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔ (ایسا نہ ہو قرآن اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کے ساتھ بے ادبی کرے اگر اس کا ڈر نہ ہو مثلاً اسلام کی فوج کثیر ہو تو قرآن کا لیجانا منع نہیں طیبی نے کہا ایک آدھ آیت کا فروں کے نام خط میں لکھ کر بھیجنا درست ہے اور دیوار اور لکڑیوں اور کپڑوں پر قرآن کا لکھنا منع ہے اسی طرح اسمائے الٰہی کا اور قرآن کے بیکار پرزے لکھے ہوئے ان کے جلا دینے میں قباحت نہیں)۔

میں کہتا ہوں اگر پاک مقام میں دفن کر دے تو اور بہتر

ہے۔

وَاَسْفَرَتْ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ - سورج خوب روشن ہو گیا یہاں تک کہ میں نے تمنا کی۔

فِیْ سَفْرَةٍ اَوْ سَفْرَتَینِ - ایک سفر میں یا دو سفر میں کہتے ہیں آنحضرتؐ نے ایک ہی بار ابو طالب کے ساتھ سفر کیا اور صحیح یہ ہے کہ دو سفر کئے دوسرا سفر میسرہ کے ساتھ تھا تجارت کے لئے۔

حَقُّ اِمَامِكَ عَلَيْكَ فِیْ صَلٰوتِكَ بِاَنْ تَعْلَمَ اَنَّهٗ تَقَلَّدَ السِّفَارَةَ - نماز میں تیرے امام کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو جانے کہ وہ درمیانی سفیر ہے (یعنی تیرے اور تیرے خداوند کے درمیان)۔

اِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْهَا سَفْرٌ حُلُوْلٌ - دنیا میں تو تم مسافر ہو راستہ میں اترنے والے۔ (جیسے مسافر ذرا آرام کے نئے راہ میں ٹھہر جاتا ہے وہاں سے چلنے کی نیت ہوتی ہے اس کو گھر نہیں بناتا)۔

كَسَفْرٍ سَلَكُوْا سَبِيْلًا - ان مسافروں کی طرح جو ایک راستہ پر چلیں۔

اَسْفَرَتِ الْمَرْاَةُ عَنْ وَجْهِهَا - عورت نے اپنا منہ کھول دیا۔

فَهِیَ سَافِرٌ - وہ عورت تو بے حجاب منہ کھولے ہوئے ہے۔

وَاِنْ اَسْفَرَتْ فَهُوَ اَفْضَلُ - اگر عورت نماز میں اپنا منہ کھول دے تو وہ افضل ہے (ورنہ صرف سجدے کا مقام یعنی پیشانی اور ناک کھول دے)۔

اَلتَّوْرَاةُ خَمْسَةُ اَسْفَارٍ - تورات شریف کی پانچ جلدیں ہیں (اس میں پانچ کتابیں ہیں پہلی میں ابتدائی خلقت سے حضرت یوسف علیہ السلام تک کی تاریخ مذکور ہے۔ دوسری میں مصریوں کا بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور حضرت موسیٰؑ کا ظہور فرعون کی ہلاکت وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری میں قوانین اور مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھی میں بنی اسرائیل کا شمار زمین میں ان کی میں تقسیم من و سلویٰ کا اور ان پیغمبروں کا جن کو حضرت موسیٰ نے شام کی طرف بھیجا تھا بیان ہے پانچویں میں کچھ احکام ہیں اور حضرت ہارونؑ کی وفات اور حضرت یوشعؑ کی خلافت کا بیان ہے)۔

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ - سفر کیا ہے دوزخ کے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ - سفر کامیابی کا ذریعہ ہے۔

مِسْفَرٌ - بہت سفر کرنے والا

سَفُّوْرٌ - ایک مچھلی ہے کانٹے دار۔

سِفْسَارٌ - بڑا عالم پرکھنے والا خبردار اور سَفِیْرٌ دلال خادم کسی کام کا متولی اس کو درست کرنے والا اپنے کام میں حاذق اور ہوشیار ظریف۔

وَمَا تَتْلُوا السَّفَاسِرَةُ الشُّهُوْرُ - اور جو کتاب والے عالم پڑھ کر سناتے ہیں۔

سَفْسَطَةٌ - جھوٹا قیاس جو وہمی باتوں سے مرکب ہو اور اس غرض سے احقاق حق نہ ہو بلکہ خصم کو خاموش کرنا اور دھوکہ دینا مقصود ہو۔

سَفْسَطِیْ اور سُوْفَسْطَائِیْ - وہ شخص جو ایسے قیاسات لگائے۔

سُوْفَسْطَائِيَةٌ - وہ فرقہ جو محسوسات اور بدیہیات کو نہیں مانتا۔

سَفْسَفَةٌ - چھاننا کام کو مضبوطی اور عمدگی سے نہ کرنا۔

سُفَاسِفُ - سخت۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِیَ الْاُمُوْرِ وَيُبْغِضُ سَفْسَافَهَا - اللہ تعالیٰ بڑی شان والے کاموں پسند کرتا ہے اور ذلیل اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ رَضِیَ لَكُمْ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَكَرِهَ لَكُمْ سَفْسَافَهَا - اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اخلاق سے راضی ہے اور برے اور پست اخلاق اس کو ناپسند ہیں اصل میں سفساف وہ بھوسا جو آٹا چھاننے کے وقت اڑ جاتا ہے یا گرد و غبار بے معنی اور بڑے شعر کو بھی سفساف کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ سفساف پست اور ادنی امور جیسے راستوں میں کھانا' عورتوں کے زیور پہننا ایک ایک کوڑی کے لئے جھگڑنا عورتوں کی طرح ہر وقت مانگ چوٹی زیب و زینت میں مصروف رہنا۔

مترجم کہتا ہے سفساف کی ضد معالی اور مکارم ہیں یعنی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی اخلاق اور عادات- یہ بھی سفساف ہے کہ انسان ساری عمر اپنی شکم پروری اور جسمانی لذات میں مصروف رہے (مثلاً کھانے پینے جماع ناچ گانے تھیٹر نشہ اور تماش بینی میں) اور اپنی قوم اور ملک اور ملت اور بھائیوں کی خیر خواہی اور اصلاح اور ترقی کی فکر نہ کرے- یہ بھی سفساف ہے کہ اپنی قوم یا ملک یا دین کے دشمنوں کی خوشامد اور ان کی خیر خواہی کرے صرف اس غرض سے کہ اپنی شکم پروری ہو اور اپنے تئیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گو ملکی اور قومی بھائی تباہ ہوں لعنت ہے ایسے شکم پروروں پر-

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكَ سَفَا سِقَةً- ابوموسیٰ نے یوں ہی لکھا ہے اور اس کا معنی بیان نہیں کیا- عسکری نے سَقَاسِقَةً لکھا ہے اس کا بھی معنی معلوم نہیں ہوتا- نہایہ میں ہے کہ محفوظ قَسْقَاسَتَهٗ ہے- یعنی مجھ کو اس کی لاٹھی کا ڈر ہے کہیں وہ تجھ کو لاٹھی سے نہ مارے اب سَفَاسِفُ اور سَقَاسِفُ یا سَفَاسِقُ تو ان کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں مگر سَفَاسِقَه تلوار کے جوہروں کو کہتے ہیں یعنی فرند کو- محیط میں ہے کہ سُفَاسِقُ ہر لمبی اور دراز چیز سَفْسِقَةُ السَّیْفِ تلوار کے جوہر-

سَفَطٌ- عورتوں کی ڈبی جس میں وہ خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں- چھوٹا صندوق-

سَفَاطَةٌ- خوش دل سخی ہونا-

تَسْفِیْطٌ- لیپنا درست کرنا-

سَفِیْطٌ- پاک دل سخی اور کمینہ پاجی بے قدر- یہ لفظ اضداد میں سے ہے-

سَفْعٌ- پکڑنا زور سے کھینچنا' تھپڑ لگانا' نشان کرنا' داغ دینا' جسم کا رنگ بدل دینا-

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ اَلْحَانِیَةُ عَلٰی وَلَدِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَهَا تَیْنِ وَضَمَّ اِصْبَعَیْهِ- میں اور عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت و مشقت کرتے کرتے بدل گیا ہو اپنی اولاد پر مہربان ہو- (خاوند کے مرنے کے بعد محنت مزدوری کرے ان کو پالے) قیامت کے دن اس طرح ہوں گے آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا (یعنی ایسی بیوہ عورتیں جو اولاد کے لئے محنت و مشقت کر کے کمائیں' ان کو کھلائیں اور پالیں' زیب و زینت ترک کر دیں' ان کے چہرے کا رنگ محنت و مزدوری سے کالا پڑ گیا ہو قیامت کے دن میرے ساتھ ہوں گی)-

مترجم کہتا ہے- ہندوستان کی عورتیں اس باب میں تمام جہان کی عورتوں سے گویا سبقت لے گئی ہیں' اولاد کی محبت میں ان کی پرورش کے لئے اپنی ساری جوانی برباد کر دیتی ہیں اور محنت مزدوری پر گزارہ کر کے باعصمت رہتی ہیں- اللہ تعالیٰ ان کو بے حد ثواب اور اجر دے گا-

سُفْعَةٌ- ایک قسم کی سیاہی جو خفیف ہو یا جس سیاہی میں سرخی ہو یا دوسرا رنگ-

اِنِّیْ رَاَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ هٰذَا رُؤْیَا رَاَیْتُ اَتَانًا تَرَكْتُهَا فِی الْحَیِّ وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی- (ابو عمرو نخعی جب آنحضرتؐ کے پاس آئے تو کہنے لگے) یارسول اللہ میں نے اس راہ میں آتے ہوئے ایک خواب دیکھا' میں کیا دیکھتا ہوں ایک گدھی (مادہ خر) ہے جس کو میں نے اپنے قبیلہ میں چھوڑ دیا ہے اس نے ایک بکری کا بچہ جنا جس کا رنگ بدلا ہوا کچھ کالا سا ہے (آپؐ نے فرمایا تو کوئی لونڈی چھوڑ کر آیا ہے جو اپنا پیٹ چھپاتی تھی- انہوں نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا اس لونڈی نے ایک لڑکا جنا ہے جو تیرا بیٹا ہے- انہوں نے کہا یارسول اللہ پھر وہ رنگ بدلا کالا کلوٹا کیوں ہے آپؐ نے فرمایا ذرا نزدیک آ (وہ آیا) تب آپؐ نے چپکے سے فرمایا تیرے بدن میں کوئی سفید داغ (برص) ہے جس کو تو لوگوں سے چھپائے رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک ہے قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا کسی بندۂ خدا نے آج تک اس داغ کو (یعنی میرے سوا کسی اور نے) نہیں دیکھا نہ کسی کو اس کا علم ہے- آپؐ نے فرمایا: بس رنگ بدلے ہوئے سے یہی مراد ہے (سبحان اللہ خواب کی تعبیر ایسی سچی اور ٹھیک پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا- اس حدیث میں آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ بھی ہے)-

اَرٰی فِیْ وَجْهِكَ سُفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ- میں تمہارے چہرے کا رنگ بدلا ہو دیکھتا ہوا غصے سے (یعنی غصہ سے تمہارے چہرے پر سیاہی آ گئی ہے) لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ-

بعض لوگوں کو دوزخ کا نشان لگ جائے گا (یعنی آگ سے جلنے کا دھبہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَفَعْتُ الشَّیْئَ۔ میں نے ان پر نشان کر دیا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَةٌ بِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اِنَّ بِهَا نَظْرَةً فَاسْتَرْقُوْا لَهَا۔ آنحضرتؐ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہاں ایک چھوکری دیکھی جس کے بدن پر داغ پڑ گئے تھے (جیسے آگ سے جلنے کے داغ ہوتے ہیں یا سیاہی چھا گئی تھی رنگ کالا پڑ گیا تھا) آپ نے فرمایا اس کو نظر لگ گئی ہے تو اس کے لئے منتر کرو۔ کرمانی نے کہا سَفْعَه کا لک یعنی جنوں نے اس کو چھوا ہے اس پر نظر ڈالی ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ جنوں کی آنکھیں بھالوں کی انیوں (نوکوں) سے زیادہ گھسنے والی ہیں اور جس منتر کی اجازت ہے وہ وہ منتر ہے جس میں آیات قرآنی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو مگر یہ اس وقت پورا اثر کرتا ہے جب نیک اور صالح لوگوں کی زبان سے پڑھا جائے اسی کو طب روحانی کہتے ہیں جب سے دنیا میں اس طب کے کرنے والے کم رہ گئے تو لوگوں نے جسمانی طب اختیار کر لی (یعنی طبابت ڈاکٹری جسمانی دواؤں سے اور منع وہ منتر ہے جس میں شرک و کفر کے مضامین یا شیاطین کے نام ہوں یا منتر کرنے والا یہ دعویٰ کرتا ہو کہ جن میرے مسخر ہیں یعنی تسخیر کا عمل اور اکثر سانپ کاٹے کا عمل شیطانی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سانپ انسان کا دشمن ہے اور شیطان بھی انسان کا دشمن ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ تو شیطان میں اور سانپ میں محبت اور الفت ہے کہتے ہیں سانپ ہی شیطان کو اپنے بدن میں چھپا کر بہشت میں لے گیا تھا ورنہ اس کا وہاں آنا ممنوع تھا تو منتر والا جب شیطانوں کے نام لیتا ہے اس کو شیطانوں کی قسم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر یعنی زہر کاٹے ہوئے آدمی میں سے نکال لیتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے اکثر جوگی یا ہندو فقیروں کے پاس جو منتر ہوتے ہیں ان میں شیطانوں یا اگلے اوتاروں کے نام ضرور ہوتے ہیں اور کبھی شرک اور کفر کے مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اس لئے ان منتروں کا عمل کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز شایاں نہیں کہ ایسے منتروں کو سیکھے یا ان کا عمل کرائے اگر چہ جان بھی جاتی رہے تو جائے شرک اور کفر سے بیزار رہے۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایک صاحب نے رئیس حیدر آباد کو سانپ کاٹے کا عمل بتلایا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس عمل کے زور سے بہت سانپ کاٹے اچھے ہوئے ہیں مگر جب تک اس کا مضمون معلوم نہ ہو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ اس میں شرک کے مضامین نہیں ہیں اگر ہندو فقیر یا جوگی سے نکلا ہے تب تو یہ شبہ اور قوی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے عمل سے بچائے رکھے)۔

اِنَّ بِهٰذَا سَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطَانِ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو کہا) اس کو شیطان نے چھو دیا ہے وہ کہنے لگا میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا تجھ کو خدا کی قسم تو اپنے سے بہتر بھی کسی کو دیکھتا ہے اس نے کہا نہیں (میں سب سے اچھا ہوں) عبداللہ نے کہا اسی وجہ سے میں نے جو کہا وہ کہا (کہ شیطان کا تجھ پر اثر ہے کیونکہ اپنی تئیں سب سے اچھا سمجھنا یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا تکبر اور غرور ہے جو شیطان کا خاصہ ہے)۔

اِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ كَانَ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ فَاِذَا خَرَجَ سَفَعَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَنَا قَرِيْنُكَ فِي الدُّنْيَا۔ مسلمان جب اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) تو اس کے سرہانے ایک فرشتہ ہوگا قبر سے نکلتے ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا اور کہے گا میں دنیا میں تیرا رفیق تھا (اب یہاں بھی تیرے ساتھ رہوں گا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ۔ تیری پناہ دوزخ کی پکڑ سے یا دوزخ کی لپٹ سے (جس سے رنگ بدل جائے)۔

سَفٌّ۔ سوکھی پھانک لینا اس کو پانی میں نہ گھولنا بہت پانی پینا اور سیر نہ ہونا۔

سَفِيْفٌ۔ زمین کے قریب ہو کر پرندے کا اڑنا بوریا بننا۔

اِسْفَافٌ۔ بُنّا حقیر کاموں کی خواہش کرنا نزدیک ہونا گھورنا۔

اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ اِنَّهٗ سَرَقَ فَكَاَنَّمَا اُسِفَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا لوگوں نے کہا اس نے چوری کی یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اس پر راکھ چھڑک دی (رنج کے سبب سے آپ کی چہرے کا

رنگ بدل گیا اس کی سرخی اور تازگی جاتی رہی) عرب لوگ کہتے ہیں۔

اَسْفَفْتُ الْوَشْمَ۔ میں نے گودنی کے سوراخوں میں سرمہ بھر دیا۔

شَكَا اِلَيْهِ جِيْرَانَهٗ مَعَ اِحْسَانِهٖ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ۔ ایک شخص آنحضرت سے یہ شکایت کی کہ میں اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں پر وہ مجھ کو ستاتے ہیں آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے جیسے تو کہتا ہے تو ان کے چہرے پر راکھ چھڑکتا ہے (یعنی وہ ذلیل وخوار ہوں گے یا آخرت میں دوزخ کے عذاب میں گرفتار ان کے چہرے راکھ کی طرح ہوں گے۔)

سَفَفْتُ الدَّوَاءَ۔ میں نے دوا کا سفوف تیار کرلیا (یعنی اس کو خشک پیس لیا)۔

اَسْفَفْتُهٗ۔ میں نے اس کو خشک دوا پھنکا دی۔

سَفُوْف۔ وہ دوا جو سوکھی پیس لی جائے (پانی یا شہد وغیرہ میں ملا کر اس کا معجون نہ بنایا جائے)۔

سَفُّ الْمَلَّةِ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ۔ اس سے تو راکھ کا چھڑکا جانا بہتر ہے۔

مُسِفٌّ۔ جو شخص کسی چیز کو لازم کرے۔

لٰكِنِّيْ اَسْفَفْتُ اِذَا اَسَفُّوْا۔ جب وہ نزدیک آئے تو میں بھی نزدیک ہوگیا۔

اَسَفَّ الطَّائِرُ۔ پرندہ زمین کے نزدیک ہو کر گذرا۔

اَسَفَّ الرَّجُلُ لِلْاَمْرِ۔ وہ آدمی فلاں کام کے نزدیک ہوا۔

مَافِيْ بَيْتِكَ سُفَّةٌ وَّلَاهِفَّةٌ۔ (ایک عورت نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے کہا) تمھارے گھر میں تو نہ کھانے کی زنبیل ہے (یا نہ پھانکنے کی کوئی چیز ہے) نہ پینے کے لیے کچھ ہے (اصل میں هفه ابر کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تمھارا گھر بالکل خالی ہے اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔

كَرِهَ اَنْ يُّرْسَلَ الشَّعْرُوَقَالَ لَابَاسَ بِالسُّفَّةِ۔ ابراہیم نخعی نے بالوں کا چھوڑنا برا جانا اور کہتے تھے سوباف میں کوئی قباحت نہیں جس کو باندھ کر عورتیں اپنے بال لمبے کر لیتی ہیں۔

كَرِهَ اَنْ يُّسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ اِلٰى اُمِّهٖ اَوْ اِبْنَتِهٖ اَوْ اُخْتِهٖ۔ شعبی اس کو برا کو سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی ماں یا بیٹی یا بہن کو گھور کر دیکھتا رہے (ایسا نہ ہو شیطان اس کے دل میں برا خیال ڈالے)۔

سَفْقٌ۔ پھیر دینا۔ طمانچہ مارنا۔

سَفَاقَةٌ۔ بدنما ہونا۔

كَانَ يَشْغَلُهُمُ السَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ ان لوگوں کو بازار میں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے فرصت نہیں ہوتی تھی (یعنی بیع اور شرا اور معاملات میں مصروف رہتے)۔

سَفِيْقُ الْوَجْهِ۔ بدرو۔

اَعْطَاهُ سَفْقَةَ يَمِيْنِهٖ۔ اپنی قسم کا ہاتھ اس کو دیا۔

سَفْكٌ۔ بیٹنا بہانا یا بہنا۔

اِنْسِفَاكٌ۔ بہنا۔

سَفَّاكٌ۔ بڑا خون بہانے والا یا فصیح قادر علی الکلام جیسے سفاح ہے۔

اَنْ يَّسْفِكُوْا دِمَائَهُمْ۔ ان کے خون بہائیں (سیوطی نے کہا سَفْك ہر چیز کا بہانا جیسے پانی، آنسو، خون مگر خون بہانے میں زیادہ مستعمل ہے۔)

اَمْطَرْتَ بِقُدْرَتِكَ الْغُيُوْمَ السَّوَافِكَ۔ تو نے اپنی قدرت سے بہانے والے ابروں کو برسایا۔ سَفْلٌ یا سِفَالٌ اوپر سے نیچے اترنا جیسے سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے۔

تَسْفِيْلٌ۔ نیچا اتارنا۔

تَسَفُّلٌ۔ نیچے جھکنا۔

فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ۔ ایک ذلیل خاندان کی عورت کہنے لگی (یہ سَفَالَةٌ سے نکلا ہے یعنی کمینہ پن رذالت)۔

سِفْلَه۔ جمع ہے تو مفرد کے لیے اس کا استعمال نہ کریں گے۔

سِفْلَه۔ کمینہ ذلیل پاجی عرب لوگ یوں بھی کہتے ہیں۔

هُوَ سِفْلَةٌ مِنْ قَوْمٍ سِفَلٍ - مگر یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے-

سِفْلِیَّه - منجمین کی اصطلاح میں زہرہ عطارد چاند کو کہتے ہیں اس کی ضد عُلْوِیَّه ہے شیطانی عمل کو بھی سفلی کہتے ہیں-

اَسْفَل - اعلٰی کی ضد اس کی جمع اَسَافِلُ ہے-

ذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهٗ - عامر بن اکوع مرحب یہودی کو نیچے سے مارنے کے لیے گئے-

سَفَلْتُ لَهٗ فِي الضَّرْبِ - میں نے نیچے سے اس کو مارا-

اِنَّ مَسْلَمَةَ اِسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعًا عَلٰى اَسْفَلِ الْاَرْضِ - (مسلمہ نے جو معاویہ کی طرف سے مصر کا حاکم تھا رویفع کو مصر کے نشیبی حصہ کا نائب بنایا-

اِلٰى اَسْفَلِ سُفْلٍ - پست سے پست کی طرف عَبْلُ الْاَسَافِلِ - وہ جس کے نیچے کے اعضا موٹے ہوں (یعنی رانیں پنڈلیاں)-

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَفِي النَّارِ - ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے (یعنی جو شخص اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اس کا پاؤں دوزخ میں جلایا جائے گا)-

اِيَّاكَ وَمُخَالَطَةَ السِّفْلَةِ يا السَّفِلَةِ - پاجی کے ساتھ گھول میل رکھنے سے بچارہ (اس سے صحبت مت رکھ بلکہ شریف اور عالی خاندان لوگوں کی صحبت میں رہ)-

سِفْلَه - وہ ہے جو اپنی زبان کی پرواہ نہ کرے - گالیاں کھائے اور گالیاں دے یا جو طنبور ستار وغیرہ بجائے یا جو احسان نہ مانے یا جو امامت اور سرداری کا دعویٰ کرے حالانکہ امامت کے اوصاف اس میں نہ ہوں-

سَافِلَه - مقعد (یعنی راستہ اخراج ناپاکی) دبر-

اَلْمَيِّتُ يُبْتَدٰى بِغَسْلِ سُفْلَيْهِ - مردے کے پہلے نیچے کے دونوں عضو یعنی قبل اور دبر دھوئیں گے (غسل اس سے شروع کریں گے)-

مَنْ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَّفِيهِمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ لَمْ يَزَلْ اَمْرُهُمْ اِلٰى سِفَالٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - جو شخص ایک قوم کا امام بنے (ان کو نماز پڑھائے) اور اس قوم میں اس سے بڑھ کر دین کا عالم موجود ہو (مگر قوم والے اس کو امام نہ کریں بلکہ کم درجہ والے یا کم علم کو امام بنائیں) تو قیامت تک ان کا تنزل ہی ہوتا رہے گا- روز بروز ذلیل اور خوار اور پست ہوتے جائیں گے دشمن ان پر غالب ہوتے جائیں گے- سبحان اللہ کیا عمدہ حدیث ہے- ہمارے زمانہ میں یہ بلا مسلمانوں خصوصا سنیوں میں پھیل گئی ہے- عالموں کو ہوتے ہوئے کم علم بلکہ جاہل اور ناخواندہ لوگوں کو امام بناتے ہیں جو نماز کی قرأت اور خطبہ بھی غلط پڑھتے ہیں اور تو اور یہ حضرت سنی مسلمان عالموں سے جلتے ہیں- حسد کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی ہے کہ ہر طرف سے ذات اور خواری نے ان کو گھیر لیا ہے نہ دولت ہے نہ حکومت - نان شبینہ کو محتاج - ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ-

اَلْحَاق - مجھ کو یہ گمان تھا کہ بنگلور میں اہلحدیث کی جماعت پابند سنت ہوگی مگر خود غلط بود انچہ ماپنداشتیم یہاں آکر دیکھا تو بعض اہلحدیث نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر تو اختیار کر لیا ہے لیکن دوسرے تمام ضروریات اسلام اور اخلاق اور اوامر نبوی کو پس پشت ڈال دیا- غیبت جھوٹ وعدہ خلافی سے مطلق باک نہیں- امامت کے لیے عالموں کو چھوڑ کر ایک ناقابل بے بصیرت شخص کو امام بنا رکھا ہے جس کو صرف ایک ہی خطبہ یاد ہے اسی کو رٹتا رہتا ہے' کیا یہ عمل سنت کے موافق ہے' اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے-

سَفْنٌ - زمین پر چلنا - پوست نکالنا' چھیلنا-

تَسْفِيْن - کشتی بنانا-

سَفِيْنَةٌ - کشتی' جہاز-

تَرْكَبُ السَّفِيْنَ - تو کشتیوں پر چڑھتا ہے-

سَفْنٌ - تراشنے کا پتھر-

سَيْفَنَّةٌ - ایک پرندہ ہے جو مصر میں ہوتا ہے جس درخت پر گرتا ہے اس کے سب پتے کھالیتا ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ سفنہ کی جمع سفین ہے اور سفین کی سفن ہے-

سَفِيْنَةٌ - آنحضرت کا غلام تھا اس کی کنیت ابو ریحانہ تھی-

سفیان ثوری مشہور بزرگ سردار اہل باطن اور صوفیہ اور

امام المحدیث اور مجتہد مطلق تمام فضائل کے جامع -

سُفْيَانِيُّ - وہ بادشاہ جو امام مہدی سے پہلے نکلے گا -

سَفَوَانٌ - ایک وادی کا نام ہے بدر کے گوشہ میں آنحضرت کرز ڈاکو کے تعاقب میں وہاں تک گئے تھے -

سَفَهٌ - احمق بنانا -

سَفَهٌ - بیوقوف ہونا زخم میں سے خون نکل کر سوکھ جانا بہت پینا' مشغول ہونا -

سَفَاهَةٌ اور سَفَاهٌ - بے علمی نادانی -

تَسْفِيهٌ بیوقوف بنانا -

مُسَافَهَةٌ - گالی گلوج کرنا -

سَفِيهٌ - احمق بیوقوف' غصیلا' مسرف فضول خرچ اڑاؤ -

سَفِهَ نَفْسَهُ - بیوقوف بن گیا -

اِنَّمَا الْبَغْيُ مَنْ سَفَهَ الْحَقَّ - بغی یہ ہے کہ حق بات کو نہ جانے یا اپنے نفس کو نہ پہچانے - اس میں فکر نہ کرے زمخشری نے کہا مِنْ سَفَهِ الْحَقِّ - یعنی بغی (مگرا ین غاتا پنا) حق بات کے نہ جاننے سے ہوتا ہے یا حق بات کی قدر و منزلت نہ کرنے سے -

اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَمَارَةِ السُّفَهَاءِ - میں نادانوں کی سلطنت اور سرداری سے تیری پناہ چاہتا ہوں (پھر فرمایا نادان وہ بادشاہ اور رئیس ہیں - جن کے ارد گرد خوشامدی اکھٹے رہتے ہیں جو بات وہ کہیں یہ بجا اور درست کا پیرو مرشد کا نعرہ لگاتے ہیں - سفیان ثوری نے کہا بادشاہ کی مصاحبت ہرگز نہ کر اور نہ بادشاہ کے مصاحبوں کی - ایک درزی نے جو بادشاہ کے کپڑے سیا کرتا ایک عالم سے پوچھا کیا میں بھی وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا میں داخل ہوں - انہوں نے کہا بے شک کیونکہ تو ظالم کا مددگار ہے بلکہ وہ بھی جو تیرے ہاتھ ایک سوئی بیچے - معاذ اللہ - یا اللہ میں نے بھی مدت تک دنیا دار رئیس کی مصاحبت کی ہے اور حق بات ظاہر کرنے میں بہت کچھ مساہلہ اور اغماض کیا ہے - اب میں تیری درگاہ میں ان ایام جاہلیت وجنوں جوانی کے کاموں سے توبہ کرتا ہوں اور تیرے رحم و کرم کا امیدوار ہوں -)

سُفُوٌّ - جلدی چلنا' جلدی اوڑنا -

سَفًا اور سَفَاءٌ - پھٹ جانا' پیشانی ہلکی ہونا -

اِسْفَاءٌ - غصہ دلانا' برائی کرنا -

مُسَافَاةٌ - دوا علاج کرنا -

سِفَاءٌ - دوا

سَفْيٌ - مٹی اڑانا' مٹی پھیل جانا -

مُسْفِيُّ - چغل خور -

فَهَلْ اِلٰى جَانِبِهٖ مَاءٌ كَثِيْرُا السَّافِيْ - (کعب نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا: تمہارے ملک میں کوئی پہاڑ ہے؟ جس سے بصرہ دکھائی دیتا ہے اس کا نام سنام ہے انہوں نے کہا ہاں' ہے پھر پوچھا) کیا اس کی ایک جانب میں پانی ہے؟ جس میں ہوا خوب مٹی اڑا اڑا کر لاتی ہے (انہوں نے کہا ہاں ہے تب کعب نے کہا یہ پانی عرب کے پانیوں میں پہلا پانی ہے جس پر سے دجال گذرے گا - اس پانی کا نام سفوان ہے یہ بصرے سے ایک منزل پر ہے باب مربد کی طرف سے) -

جَاءَ هُمْ طَيْرٌ سَافٍ مِّنْ قِبَلِ الْبَحْرِ - اصحاب فیل پر سمندر کی طرف سے کچھ پرندے تیز اُڑنے والے آپہنچے (ان کے سر اور ناخن درندوں کی طرح تھے) -

قَبْرٌ سَفَى عَلَيْهِ السَّافِيْ - ایک قبر جس کی مٹی ہوا نے اڑا دی تھی -

بَغْلَةٌ سَفْوَاءُ - تیز رو ہلکا پھلکا خچر -

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْقَافِ

سَقَبٌ - قریب ہونا نزدیک ہونا -

اِسْقَابٌ - نزدیک ہونا' نزدیک کرنا -

تَسَاقُبٌ - نزدیک ہونا قریب قریب ہونا -

سَاقِبٌ - نزدیک اور دور -

سِقَابٌ - روئی کا ایک ٹکڑا جو مصیبت والی عورت اپنے خون میں سرخ کر کے سر پر رکھتی ہے - تاکہ لوگ اس کو دیکھ کر جان لیں کہ یہ مصیبت زدہ ہے -

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ - پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ پہنچتا ہے - اس حدیث سے امام ابوحنیفہؒ نے دلیل لی کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے - گو وہ جائداد مبیعہ کا

حصہ دار نہ ہو جو لوگ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ سے یہاں وہ ہمسایہ مراد ہے جو فروخت شدہ جائداد میں شریک اور حصہ دار ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسیوں میں جو پڑوسی زیادہ نزدیک ہو- وہ اعانت اور امداد اور سلوک کا زیادہ حق دار ہے- بہ نسبت اس پڑوسی کے جو ویسا نزدیک نہ ہوں جیسا دوسری حدیث میں ہے- کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میرے دو پڑوسی ہیں- میں کس کو تحفہ بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا: جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو)-

صَقَبٌ- بہ معنی سَقَبٌ-

سُقْدَۃٌ- ایک پرندہ ہے سرخ رنگ-

تَسْقِیْدٌ- گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا-

سُقْدُدٌ- شرط کے لیے تیار کیا ہوا گھوڑا-

خَرَجْتُ سَحَرًا اُسَقِّدُ فَرَسًالِیْ- میں صبح سویرے (سحر کو) نکلا اپنے ایک گھوڑے کو شرط کے لیے تیار کر رہا تھا ایک روایت میں اُسَقِّرُ ہے فا اور رائے مہملہ سے اس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے-

سَقْرٌ- جلا کر کالا کرنا- گانا گرمی دے کر ستانا' کٹنا یا کرنا

سَاقُوْر- وہ لوہا جس کو گرم کر کے گدھے کو اس سے داغتے ہیں-

سَقَر- دوزخ کا ایک طبقہ یا آخرت کی آگ-

وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السَّقَّارُوْنَ قَالُوْا وَمَا السَّقَّارُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَشْأٌ یَکُوْنُوْنَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ تَحِیَّتُهُمْ اِذَا الْتَقَوْا اَلتَّلَاعُنُ- ان میں سے سقار پیدا ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سقار کیا معنی؟ فرمایا یہ ایک خلقت ہے جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہو گی ان کا سلام ملتے وقت یہی ہو گا- لعنت کرنا پھٹکار کرنا- اصل میں سقار اور صقار اس شخص کو کہتے ہیں جو ان لوگوں پر لعنت کرے جو لعنت کے مستحق نہیں ہیں یہ ماخوذ ہے صَقْرٌ سے یعنی پتھر کو سَبِّل (کلند) سے مارنا-

صَاقُوْر- ہتھوڑا

سَبِّل- جس سے پتھر توڑتے ہیں- اس حدیث میں آپؐ نے بنی امیہ کی پیشین گوئی فرمائی- جنہوں نے حضرت علیؓ پر لعنت کرنا- ان کو برا کہنا اپنا شعار کر لیا تھا- ہر خطبہ میں وہ حضرت علیؓ پر لعنت کرتے تھے- آخر خدا نے ان کا چہرہ کالا کیا ان کی سلطنت تباہ کر دی- اب حضرت علیؓ کی ہر خطبہ میں قیامت تک تعریف ہوتی رہے گی اور بنی امیہ پر لعنت اور پھٹکار برستی رہے گی- بعض نے کہا: روافض کے ظہور کی پیشین گوئی ہے- جو خلفائے راشدین اور اجلائے صحابہ پر لعنت ملامت کرتے ہیں- ہماری شریعت میں بلا ضرورت لعنت کرنا کچھ ثواب نہیں ہے اگرچہ کوئی شیطان ہی پر لعنت کیا کرے تو بھی کچھ اجر نہیں ملنے کا- ایک روایت سَقَّارُوْنَ کی تفسیر کَذَّابُوْنَ آئی ہے یعنی بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے-

سَقَنْقُوْر- ریگ ماہی جو بحر قلزم کے کنارے اور حبش کے ملک میں پیدا ہوتی ہے- کہتے ہیں اس کا کھانا مقوی باہ ہے- وہ بیس انڈے دیتی ہے اور ریت میں چھپا دیتی ہے-

جَاءَ بِالسُّقَرِ وَالْبُقَرِ- اس نے جھوٹی باتیں بنائیں-

سَقْسَقَۃٌ- پرندے کا بیٹ کرنا-

کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا اِذْ سَقْسَقَ عَلٰی رَاْسِهٖ عُصْفُوْرٌ فَنَکَتَهٗ بِیَدِهٖ- عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک چڑیا نے آپ کے سر پر بیٹ کر دی- آپ نے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا- عرب لوگ کہتے ہیں-

سَقْسَقَ الطَّائِرُ اور زَقْزَقَ اور سَقَّ اور زَقَّ یعنی پرندے نے بیٹ کی-

سَقَطٌ- خراب' ردی' نکمی چیز' حساب کی غلطی یا غلط بات یا غلط کتابت-

سُقُوْطٌ اور مَسْقَطٌ- زمین پر گرنا' غائب ہو جانا- ڈوب جانا- بچہ کا ماں کے پیٹ سے نکلنا آنا یا جانا چلے جانا خطا کرنا- اترنا-

اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَسْقُطُ عَلٰی بَعِیْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ- اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنے گم شدہ اونٹ کو (جس پر سفر اس کا مال و متاع کھانا پینا سب

لداہوا) پا جانے سے خوش ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَقَطَ الطَّائِرُ عَلٰى وَكْرِهٖ - پرندے نے اپنا گھونسلہ پا لیا اس پر گر پڑا۔

عَلَى الْخَبِيْرِ بِهَا سَقَطْتَ - تو نے ایسے شخص کو پالیا جو اس بات کا خوب جاننے والا ہے۔ (یہ ایک مثل بھی مشہور ہے جب کوئی شخص مسئلہ ایسے شخص سے پوچھے جو عالم ہو تو وہ پوچھنے والے سے کہتا ہے:

علی الخبیه بها سقطت یعنی اتفاق وقت اور خوش نصیبی سے تو نے ایسے شخص کو پالیا اور ایسے شخص سے پوچھا جو اس کو خوب جانتا ہے)۔

لَأَنْ أُقَدِّمَ سِقْطًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مِّائَةِ مُسْتَلْئِمٍ - اگر میں کچا بچہ (جس کے اعضا نمود ہو گئے ہوں مگر پورا نہ ہوا ہو) آگے بھیجوں یعنی اس کی موت پر صبر و شکر کروں) تو وہ سو جوان بچوں سے جو ہتھیار بند ہوں مجھ کو زیادہ پسند ہے (کیونکہ جوان بچے کی نیکیوں کا ثواب خود اس کو ملتا ہے اور ایک حصہ اس میں سے باپ کو بھی ملے گا برخلاف کچے بچے کے اس کا پورا ثواب باپ ہی کو ملے گا)۔

يُحْشَرُ مَا بَيْنَ السِّقْطِ اِلَى الشَّيْخِ الْفَانِيْ مُرْدًا جُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ - کچے بچے سے لے کر بوڑھے پھونس تک سب قیامت کے دن بے ریش و بروت سرمہ لگائے ہوئے حشر کیے جائیں گے۔

فَاَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ - پھر لوگوں نے اس لونڈی (یعنی بریدہ کو) سخت سست کہا: یہ سَقَطُ الْكَلَامِ سے نکلا ہے یعنی نکمی گفتگو گالی گلوچ۔

مَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ - (بہشت کہتی ہے معلوم نہیں کیا وجہ ہے) مجھ میں وہی لوگ آتے ہیں جو (دنیا میں) غریب ناتواں ذلیل سمجھے جاتے تھے (باقی دنیا کے بڑے بڑے عزت دار امیر اور نواب اور رئیس اور وزیر اور بادشاہ وہ سب دوزخ میں جا رہے ہیں اگرچہ بعض عادل بادشاہ اور رئیس اور امیر بھی اور مشہور عالم و فاضل بھی جو نیک اور صالح ہوں بہشت میں جائیں گے مگر ایسے لوگوں کی بہ نسبت غریب بہشتی لوگوں کے بہت کم ہوگی بہشت میں اکثر وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں گمنام اور حقیر اور بے حقیقت سمجھے جاتے تھے)۔

يَبْتَغِيْ سَقَطَ الْعَذَارٰى - وہ کنواریوں کے لغزش اور پھسلنے کی تلاش رکھتا ہے (یعنی ان کے خطاؤں اور قصوروں کی)۔

كَانَ لَا يَمُرُّ بِسَقَّاطٍ اَوْصَاحِبِ بِيْعَةٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ - عبداللہ بن عمرؓ جب کسی خراب نکمی چیزوں کے بیچنے والے پر گذرتے یا کسی سوداگر پر تو اس کو سلام کرتے (یعنی سلام کرنے میں شیخی نہ کرتے - جیسے اس زمانہ میں دنیا داروں کی عادت ہے کہ غریب لوگوں کو حقیر سمجھ کر ان کو سلام نہیں کرتے اور غضب تو یہ ہے کہ اگر کوئی غریب سنت کے موافق ان کو سلام کرے یعنی السلام علیکم کہے تو وہ ناراض ہوتے ہیں جو شخص پیغمبر خداؐ کی سنت پر ناراض اور خفا ہو اس پر کفر کا خوف ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)۔

بِهٰذِهِ الْاَظْرُبِ السَّوَاقِطِ - ان چھوٹے چھوٹے نیچے پہاڑوں میں جو زمیں سے لگے ہوئے ہیں۔

سَقَطِيٌّ - جو خراب نکمی چیزیں بیچتا ہو۔

سَرِيٌّ سَقَطِيٌّ - ایک مشہور بزرگ ہیں جو ایسی ہی چیزوں کو بیچ کر اپنا گذارہ کرتے - سچے درویش یہی لوگ تھے جو محنت مزدوری اور کاریگری سے اپنی روٹی کماتے اور حق تعالیٰ کی راہ محض خالصاً اللہ لوگوں کو بتلاتے اسی طرح سچا عالم اور مولوی بھی وہی ہے جو مزدوری پیشہ تجارت نوکری کر کے اپنی روٹی پیدا کرے اور خالص خدا کی رضا مندی کے لئے لوگوں کو علم دین کی تعلیم کرے - دین کے مسئلے بتلائے باقی رہے وہ مولوی اور درویش جو اپنے علم و تقدس کی روٹی کماتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کو راضی رکھنے اور بڑھانے کی ان کو فکر رہتی ہے وہ شریعت کے چور اور طریقت کے ڈاکو اور راہزن ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بچائے)۔

كَانَ يُسَاقِطُ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - وہ اپنی باتوں کی درمیان اس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کو اپنے کلام میں ملا کر بیان کرتے تھے یہ اَسْقَطَ الشَّيْءَ سے نکلا ہے یعنی اس کو پھینک دیا گرا دیا۔)

اِنَّهٗ شَرِبَ مِنَ السَّقِيْطِ - ابو ہریرہؓ نے مٹی کے برتن

میں پیا- بعض لوگوں نے یوں ہی روایت کیا ہے اور مشہور روایت شَقِیْط ہے- شین معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا اور سقیط سین مہملہ سے برف کو کہتے ہیں یا شبنم کو جو زمین پر گرے اور جم جائے جیسے سَقَطٌ ہے-

مَرَّ بِتَمْرٍ مَّسْقُوْطَةٍ- ایک گری ہوئی کھجور پر گذرے-

لَا یُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا- وہاں کا گرا ہوا میوہ نہ چنا جائے یعنی وہ میوہ جس کی مالک کو خبر نہ ہو لیکن اگر اس نے جان کر اس کو چھوڑ دیا ہو- تب اس کا اٹھالینا اور کھانا درست ہے-

اُسْقِطْهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ کَذَا- میں فلانی سورت میں سے ان کو بھول گیا ہوں-

فَسُقِطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ- میرے دل میں وہ ندامت اور شرمندگی آنحضرتؐ کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ ویسی ندامت (نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور نہ جاہلیت کے زمانہ میں)-

سُقِطَ فِیْ یَدِهٖ- شرمندہ ہوا- لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں گرا یعنی اس کا منہ ہاتھ میں آیا- مطلب یہ ہے کہ حسرت اور افسوس سے اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹا-

اُسْقِطَ فِیْ یَدِهٖ- کا بھی یہی معنی ہے-

مُسَاقَطَةٌ گرانا اور- مُسَاقَطَةُ الْحَدِیْثِ- باری باری بات کرنا یعنی ایک شخص بات کرے دوسرا چپ رہے پھر وہ بات کرے یہ چپ رہے-

مَسْقَطُ الرَّاْسِ- جہاں آدمی پیدا ہوا-

مَسْقَط- ایک مشہور بندر گاہ ہے جہاں سے ایران اور بغداد کو جاتے ہیں وہاں کا حلوہ بہت لذیذ ہوتا ہے-

یَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ- یہ دونوں سانپ حمل گرا دیتے ہیں یعنی جب حاملہ عورت ان کو دیکھے-

لَمْ یَسْقُطْ لَهٗ حَاجَةٌ- اس کا کوئی کام اٹکا نہیں رہے گا سارے مطلب پورے ہو جائے گا-

تَسَاقَطُ ذُنُوْبُ الْعِبَادِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ- بندوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کے پتے گر جاتے ہیں-

اَیُّ قَاضٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ قَضٰی فَاَخْطَاَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ- جس قاضی نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں غلطی کی وہ آسمان سے بھی زیادہ دور سے گرے گا (یعنی جتنی دور زمین آسمان سے ہے اس سے بھی دور)-

سَاقِطٌ- کمینہ جس کے حسب ونسب میں فرق ہو-

سَقَطه- اسی طرح سُقَّاطٌ اس کی جمع ہے-

لِکُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ- ہر گری ہوئی کا کوئی چننے والا ہے یہ ایک مثل ہے یعنی ہر غلط بات کا کوئی نہ کوئی لینے والا اور اٹھانے والا ہے-

لَا یَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ مَّسْقَطِ رَاْسِهٖ- آدمی اپنے پیدائش کے مقام سے نہ نکلے (یعنی اصل فطرت سے جو اسلام کے دین پر ہوتی ہے)-

سِقَاطٌ- گرا ہوا میوہ جو پکنے سے پہلے گر جاتا ہے- حساب میں غلطی-

یُصَلِّیْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِلثَّالِثَةِ- آپ عشا کی نماز اس قوت پڑھا کرتے جب تیسری شب کا چاند ڈوب جاتا ہے-

سُقُطْرٰی- یا سُقُطْرَاءَ یا اُسْقُطْرٰی- ایک جزیرہ ہے جو عرب جانے والوں کو رستہ میں ملتا ہے عام لوگ اس کو سَقُوْطَرَهْ کہتے ہیں وہاں ایلوا اور دم الاخوین پیدا ہوتا ہے-

سَقْعٌ- چیخنا- مارنا' جانا-

اِسْتِقَاءٌ- بدل جانا-

اِنَّکَ سَقَعْتَ الْحَاجِبَ وَاَوْضَعْتَ الرَّاکِبَ- تو نے آبرو پر مارا (یعنی ایسی باتیں کیں جو ان کو ناگوار ہوئیں) اور سوار دوڑایا (یعنی خبر کو مشہور کر دیا یہاں تک کہ سوار لوگ اس کو دوسرے ملکوں میں لے گئے)-

اَسْقَعُ- ایک پرندہ ہے جس کے پر سبز اور سر سفید ہوتا ہے-

خَطِیْبٌ مِسْقَعٌ بمعنی مِصْقَعٌ- یعنی بلند آواز والا خطیب یا بلیغ اور فصیح-

سَقْفٌ- چھت ڈالنا جیسے تَسْقِیْفٌ ہے اور چھت اس کی جمع سُقُوْفٌ ہے اور سُقْفٌ اور سُقُفٌ بھی اور آسمان اور لمبی لٹکی

داڑھی-

اَسْقَفَهٗ عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ-اس کو شام کے نصاریٰ کا پیر "پادری" بنایا یعنی اُسْقُفْ نصاریٰ کا عالم پیر "پادری" بشپ یہ سریانی لفظ ہے یا سَقَفٌ سے نکلا ہے بمعنے انحنا طول کے ساتھ کیونکہ وہ خدا کی عبادت میں مخنی رہتا ہے یعنی جھکا ہوا خضوع و خشوع کے ساتھ-

لَا يُمْنَعُ اُسْقُفٌ مِّنْ سِقِّيْفَاهُ-کوئی پادری اپنی مذہبی عبادتوں سے نہ روکا جائے (سبحان اللہ یہ اسلام کا اصلی اصول ہے کہ ہر فرقہ اپنے مذہبی عبادات آزادی کے ساتھ بلاخوف وخطر کرتا رہے جس کو ہمارے زمانہ کے نصاریٰ نے خاص یورپین انتظام قرار دیا ہے) اُسْقُفْ کی جمع اَسَاقِفَة آئی ہے-

فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مُّسَقَّفٌ بِالسِّهَامِ فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ-اتنے میں ایک لمبا شخص تیر لے کر آیا اور ان کی طرف جھکایا (یعنی ان کے مارنے کی سَقِيْفَةُ بَنِىْ سَاعِدَةَ- بنی ساعدہ کا منڈوہ (جہاں وہ جمع ہو کر مشورہ اور صلاح کیا کرتے)-

بعض نے کہا سَقِيْفَه ساباط کو کہتے ہیں یعنی دو گھروں کے درمیان جو پٹا ہوا مقام ہو اُس کے تلے راستہ ہو اُس کی جمع سَقَائِفُ ہے-

وَسَقَّفَهٗ بِالسَّاجِ- اس کا چھت ساگوان کی لکڑی سے بنایا-

اِيَّاىَ وَهٰذِهِ السُّقَفَاءَ-(یہ حجاج ظالم نے کہا) روایت ایسی ہی ہے مگر اس کا معنی معلوم نہیں ہوتا- زمخشری نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح شُفَعَاءَ ہے یعنی مجھ کو ان سفارشی لوگوں سے بچاؤ جو مجرموں کی سفارش کیا کرتے ہیں-

اَسْقَفُ-لمبا آدمی یا ہٹا کٹا (ڈانڈکا)-

سَقْلٌ-جلا کرنا جیسے صَقْلٌ ہے-

سُقْلٌ-کمر-

سَقْمٌ-یا سُقْمٌ یا سَقَامٌ بیمار ہونا عیب دار ہونا-

اِسْقَامٌ-بیمار کرنا-

سَقِيْمٌ-عیب دار-

فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ-حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں بیمار ہوں یا بیمار ہونے والا ہوں (انہوں نے ستاروں پر نظر ڈال کر یہ کہا- مطلب یہ تھا کہ جب یہ ستارہ نکلتا ہے تو میں بیمار ہو جاتا ہوں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہو اُس کے رنج میں میں بیمار ہوں)-

اَعُوْذُ مِنْ سَيِّىءِ الْاَسْقَامِ-میں بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں-

وَاللّٰهِ مَا كَانَ سَقِيْمًا وَمَا كَذَبَ-قسم خدا کی ابراہیمؑ بیمار نہ تھے نہ انہوں نے جھوٹ بولا (کیونکہ جس شخص کا انجام موت ہے وہ گویا بیماری ہے یہ امام جعفر صادقؓ اور امام محمد باقرؓ کا قول ہے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّقَمِ- میں باری سے تیری پناہ مانگتا ہوں-

سُقْمُوْنِيَا-مشہور مسہل دوا ہے-

سِقَامٌ-جمع سَقِيْمٌ کی جیسے كِرَامٌ جمع ہے كَرِيْمٌ کی-

سِقَةٌ- وسق کی جمع ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یا بمعنی وَسْقٌ ہے جیسے عِدَةٌ بہ معنی وَعْدٌ اور زِنَةٌ بمعنی وزن ہے-

مَا كَانَ سَعْدٌ لِيُخْنِىَ بِابْنِهٖ فِىْ سِقَّةٍ مِّنْ تَمَرٍ-سعد اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک وسق کے لئے تباہ نہیں کرے گا- بعض نے فِىْ شِقَّةٍ مِّنْ تَمَرٍ روایت کیا ہے یعنی کھجور کے ایک ٹکڑے کے لئے- نہایہ میں ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے- خیر اگر سین مہملہ سے ہو تو اس کا اصلی باب کتاب الواو ہے مگر ہم نے باتباع صاحب مجمع اور نہایہ یہاں ذکر کر دیا-

سَقْىٌ- پانی پلانا سقاك الله کہنا عیب کرنا غیبت کرنا- ابر سے پانی اتارنا-

تَسْقِيَهٗ- پانی پلانا-

كُلُّ مَاْثُرَةٍ مِنْ مَاٰثِرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَىَّ اِلَّا سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَسِدَانَةَ الْبَيْتِ- جاہلیت کے زمانہ کی ہر ایک رسم میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی موقوف کر دی گئی روند ڈالی گئی لغو اور باطل ٹھہرائی گئی) مگر دو باتیں (اسلام کے زمانہ میں بھی قائم رہیں گی) ایک تو حاجیوں کو پلانا (حضرت عباسؓ حاجیوں کو انگور کا شربت پلایا کرتے) دوسرے بیت اللہ کی

خدمت اور مجاورت (وہاں کی صفائی جھاڑ و جھکنہ وغیرہ)-

اِنَّهٗ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ- آنحضرتؐ پانی مانگنے کے لئے نکلے پھر اپنی چادر الٹی عرب لوگ کہتے ہیں سَقَى اللّٰهُ عِبَادَهُ الْغَيْثَ وَاَسْقَاهُمْ- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ابر سے پانی پلایا- اسم مصدر سُقْيَا ہے-

اِسْتَسْقَيْتُ فُلَانًا- میں نے فلاں شخص سے پینے کو مانگا-

وَاَبْلَغْتُ الرَّاتِعَ مُسْقَاتَهٗ- میں نے چرنے والے کو پانی پینے کی جگہ میں پہنچا دیا (یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے یعنی میں نے لوگوں پر بڑی مہربانی اور نرمی سے حکومت کی جیسے کوئی جانور کو مطلق العنان چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کا جی چاہے چرے پھر پیاس لگے تو پانی کے گھاٹ پر آسانی سے اس کو لے جائے)-

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْقِنِيْ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَّالٍ لِقُلَّةِ الْحَزْنِ- ای امیر المومنین مجھ کو ان کنوؤں کو مقطعہ کے طور پر دیں دیجئے جو جلال کے راستہ پر قلۃ الحزن پر واقع ہیں (جلال نجد کے راستہ کا نام ہے اور قلۃ الحزن بھی ایک اونچے مقام کا نام ہے دشوار گذار ہے)-

اَعْجَلْتُ هُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ- میں نے ان کو ان کے پینے کی چیز سے جلدی میں ڈال دیا (اس کو برابر پی نہ سکے)-

وَاِنْ كَانَ نَشَرَ اَرْضٍ يُّسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهٗ يُخْرِجُ مِنْهَا مَا اَعْطٰى نَشْرُهَا رُبُعَ الْمَسْقِوِيِّ وَعُشْرَ الْمَظْمَئِيِّ- اگر زمین خراجی کا مالک اپنی زمین پر قابض رکھا جائے تو اس میں جو پیداوار ہو اگر اس کو نہر وغیرہ بہتے پانی سے سینچا جاتا ہے تب تو چوتھائی پیداوار خراج میں دے اور اگر بارانی پانی سے زراعت ہوتی ہے تو دسواں حصہ دے-

مترجم کہتا ہے دیکھئے اسلامی حکومت نے غیر مذہب والوں سے بھی خراجی زمین میں چوتھائی پیداوار سے زیادہ لینا نا درست رکھا ہے- یہ چوتھائی بھی اس وقت ہے جب بلا دقت نہر کے پانی سے کھیت سیرات ہوتا ہو اگر موٹھ سے پانی دیں یا صرف بارش کے پانی پر مدار ہو تو دسواں حصہ لیا جائے گا اس سے بڑھ کر کاشتکاروں پر کیا آسانی ہو گی یہ بھی غیر مذہب والوں سے لیکن مسلمان کاشتکاروں سے ہر حال میں دسویں حصے سے زیادہ نہیں لیا جائے گا ایسے انتظام میں کھیت والے کیوں مال دار نہ ہوں گے-

اِنَّهٗ كَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ فَمَرَّ فَتًى بِنَاضِحِهٖ يُرِيْدُ سَقْيًا- حضرت معاذ اپنی قوم والوں کی امامت کیا کرتے- ایک دن دیکھا- ایک جوان اپنا پانی لانے کا اونٹ لے کر ان کھجور کے درختوں میں جانا چاہتا ہے جو ڈولوں سے سینچے جاتے ہیں-

قَالَ لِمُحْرِمٍ قَتَلَ ظَبْيًا خُذْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَتَصَدَّقْ بِلَحْمِهَا وَاسْقِ اِهَابَهَا- حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے احرام کی حالت میں ایک ہرن مار ڈالی تھی کہ ایک بکری لے اس کا گوشت خیرات کر دے- اور اس کی کھال بھی کسی کو دیں دے جو اس کی مشک بنائے (یعنی پانی پینے کی مشک)-

اِنَّهٗ بَاعَ سِقَايَةً مِّنْ ذَهَبٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا معاویہ نے ایک پینے کا برتن جو سونے کا تھا اس کی وزن سے زیادہ سونے کے بدل بیچا (یہ زیادتی بنوائی کے بدل تھی)-

اَمَرَ بِالشُّرْبِ مِنَ الْاَسْقِيَةِ وَنَهٰى عَنْ نَحْوِ الدُّبَّاءِ- آنحضرتؐ نے مشکوں میں نبیذ بنا کر پینے کی اجازت دی اور تونبی کے مانند برتنوں سے منع کیا (کیونکہ مشک کا پوست باریک ہوتا ہے- اگر نبیذ میں تیزی آ جائے گی تو پینے والے کو معلوم ہو جائے گی کیونکہ تیزی کی وجہ سے مشک پھٹ جائے گی- برخلاف تونبی وغیرہ کے جو سخت ہوتی ہے اس میں نبیذ کی تیزی معلوم نہ ہو گی اور دھوکے میں اس کو کوئی پی جائے گا)-

فَاُشْرِبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ- پھر مشکوں میں ان کو پلایا گیا مجمع البحار میں ہے کہ صحیح فِي الْاَوْعِيَةِ ہے یعنی برتنوں میں-

سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ- جو شخص لوگوں کا ساقی ہو (سب کو پانی یا دودھ یا شربت پلاتا ہو) وہ اخیر میں سب کے بعد پئے- مجمع البحار میں ہے کے ہر چیز کا یہی حکم ہے جو لوگوں میں تقسیم کی جائے مثلاً گوشت میوہ شیرینی وغیرہ-

يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ- یہ (عرنیین کے ڈاکو) پانی مانگتے تھے لیکن کوئی ان کو پانی نہ پلاتا- (ان کے تو ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر جلتی زمین میں ڈال دیئے گئے تھے- وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے یہ حدیث مثلہ کی ممانعت سے پہلے کی

ہے بعض نے کہا مثلہ سے نہی تنز یہی ہے اَلْاِ سْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ- ستاروں سے پانی مانگنا (یہ سمجھ کر کہ ستارے گویا پانی برساتے ہیں) یہ صریح شرک ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھا- اگر یہ سمجھے کہ پانی برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ستاروں کا ایک خاص وضع پر آ جانا پانی برسنے کا قرینہ ہے تو شرک نہیں ہے)-

مَالَکَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُ هَا- تجھ کو اونٹ سے کیا مطلب (یعنی اس کو مت پکڑ) وہ تو اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے (کئی دن کا پانی اکھٹا اپنے پیٹ میں جمع کر لیتا ہے اس کو پڑا چرنے دے خود بخود اس کا مالک آن کر لے لے گا)-

فَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا- پھر لوگوں میں منادی کر دی گئی اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ اور خود بھی پیو (یعنی اس عورت کا پانی جو سفر میں ملی تھی ایک اونٹ پر سوار آنحضرتؐ نے اس کا پانی زبردستی لے لیا کیونکہ وہ کافر حربی تھی اور کافر حربی کی جان اور مال لینے میں کوئی گناہ نہیں- دوسری آنحضرتؐ نے اس کو پانی کا عوض بھی لوگوں سے دلایا- تیسرے اس کا پانی کم بھی نہیں ہوا- یہ آپ کا ایک معجزہ تھا) نَهٰی عَنِ الْاَسْقِیَةِ- آپ نے مشکوں کی وجہ سے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا وَهُوْ قَائِلٌ بالسقیا- آپ سقیا میں دوپہر کو سونے والے (دم لینے والے) تھے سقیا ایک گاؤں کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک روایت میں قَابِلٌ ہے بائے موحدہ سے یعنی سقیا کے مقابل تعین ہے وہ بھی ایک مقام کا نام ہے-

سُقِیَ بَطْنُهٗ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً- تیس برس تک ان کو استسقا کی بیماری رہی اسم مصدر سِقْیٌ ہے بہ کسرۂ سین اور جوہری نے حرف سَقْیِ بَطْنُهٗ اور اِسْتُسْقِیَ بَطْنُهٗ ذکر کیا ہے لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سُقِیَ بَطْنُهٗ بھی مستعمل ہے معنی سب کے ایک ہیں یعنی اس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا استسقا کی بیماری ہو گئی-

فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقٰی مَا فِیْ بَطْنِهٖ- جب اللہ کا نام لیتا ہے یعنی کھانے والا- تو شیطان نے جتنا اپنے پیٹ میں ڈالا تھا (کیونکہ شروع میں بسم اللہ نہیں کہی تھی) وہ سب اگل دیتا ہے-

کَانَ یَسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا- آنحضرتؐ کے لئے میٹھا پانی پینے کا سقیا کے گھروں سے لایا جاتا (سقیا ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہے)-

اِنَّهٗ تَفَلَ فِیْ فَمِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ سِقَاءً- آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عامر کے منہ میں اپنا لب مبارک ڈال دیا اور فرمایا مجھ کو امید ہے کہ یہ اس کی سیرابی ہو گا (یعنی کبھی پیاسا نہ ہو گا)-

اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَهَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ- اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور پانی مردہ بستی کو زندہ کر دے-

یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی- عورتیں جنگ میں لڑنے والوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دارو کرتیں (سبحان اللہ یہ اسلام کے زمانہ میں عورتیں کیا کرتیں اور بہت سی مسلمان عورتیں میدان جنگ میں لڑی بھی ہیں جیسے حضرت خولہ بنت ازور وغیرہ اب دوسری قوموں نے مسلمانوں سے یہ سیکھ لیا کہ ان کی عورتیں زخمیوں کے علاج اور معالجہ میں مصروف رہتی ہیں اور میدان جنگ میں ہر ایک لشکر کے ساتھ جاتی ہیں مگر مسلمان عورتیں ایک پنجرے میں بند گھر کے باہر نہیں نکلتیں اور گھر میں بھی سوا پان تمبا کو کھانے کے اور بیٹھے رہنے کے نہ کوئی علم سیکھتی ہیں نہ ہنر- عورتیں تو عورتیں ہند کے مسلمان مرد بھی ماشاء اللہ ایسا دل و گردہ رکھتے ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی جنگ کی بات تو درکنار دین کی سچی بات کہنے اور اس کی اشاعت کرنے میں بھی پس و پیش کرتے ہیں- حالانکہ حکام وقت کا اعلیٰ اصول یہ ہے کہ وہ کسی کے دین و مذہب میں دخل نہیں دیتے- مگر یہ خوشامد کے مارے اللہ اور اس کے رسول کی احکام کو چھپاتے ہیں ان میں تاویلیں لگاتے ہیں' منسوخ آیتوں کو غیر منسوخ اور واجب العمل قرار دیتی ہیں-

نَزَلَتْ حِیْنَ افْتَخَرُوْا بِالسِّقَایَةِ- یہ آیت اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَاجِّ اخیر تک اس وقت اتری جب انہوں نے بیت اللہ میں حاجیوں کو پانی پلانے پر اور کعبہ شریف کی دربانی پر فخر کیا امام

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت حضرت علیؓ اور عباسؓ اور شیبہؓ کے باب میں اتری عباسؓ نے کہا میں سب سے افضل ہوں کیونکہ حاجیوں کو (پانی شربت) پلاتا ہوں- شیبہ نے کہا میں اس لئے کہ بیت اللہ کی کنجی میرے پاس رہتی ہے میں اس کا درباں ہوں- حضرت علی نے کہا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ تم سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا- آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور حضرت علیؓ کا کہنا صحیح ہوا-

سُقْيَا رَحْمَةٍ وَّلَا سُقْيَا عَذَابٍ- یا اللہ ہم کو رحمت کے پانی سے سیراب کر- نہ عذاب کے پانی سے (عذاب کا پانی وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے 'گھروں کو گرا دے' لوگوں کو ڈبو دے' جانوروں اور کھیتوں کو تباہ کر دے جیسے حیدرآباد دکن میں غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ میں پانی پڑا جس سے تقریباً ایک تہائی شہر تباہ ہو گیا- ہزارہا آدمی اور جانور ہلاک ہو گئے ہزارہا مکانات مع اثاثہ وغیرہ بہہ گئے- نعوذ باللہ من عذابہ)-

سَافِرْ بِسِقَاءِكَ- اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ لے کر سفر کر-

كَرْشُهٗ سِقَاءٌ- اونٹ کی اوجھڑی پانی کی مشک ہے (وہ کئی دن کا پانی اس میں بھر لیتا ہے)-

مِسْقَاة- پانی پلانے کا مقام-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْكَافِ

سَكْبٌ یا تَسْكَابٌ یا سُكُوْبٌ- بہانا- بہنا-

اِنْسِكَابٌ- بہنا-

مَاءٌ مَسْكُوْبٌ یعنی سَاكِبٌ- خود بخود زمین کھود کر بہنے والا-

كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُسَمَّى السَّكْبَ- آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو سکب کہتے تھے (یعنی پانی کی طرح بن تھکان دوڑنے والا یا بہت چلنے والا جیسے پانی برابر بہتا چلا جاتا ہے کہیں رکتا نہیں)-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ حَتّٰى يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا سَكَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ- آنحضرتؐ دونوں عشاؤں کے درمیان (نہایہ اور مجمع کے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عشا اور طلوع فجر کے درمیان جیسے نسائی میں ہے) صبح کے پو پھٹنے تک گیارہ رکعتیں پڑھتے (یعنی تہجد اور وتر کی) جب مؤذن صبح کی پہلی اذان کی آواز کان میں ڈالتا آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)-

اِنَّا نُمِيْطُ عَنْكَ شَيْئًا يَكُوْنُ عَلٰى اَهْلِكَ سُبَّةً سَكْبًا- ہم تجھ سے وہ چیز دور کر دیں گے جس کی وجہ سے تیرے گھرانے پر ایک لازمی عیب آتا ہو-

سُبَّةٌ سَكْبٌ یعنی لازمی عار- نہایہ میں ہے- ما انا بِمُنْطٍ عَنْكَ- جس کا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور صاحب مجمع نے بھی اس کی پیروی کی ہے حالانکہ افطاء کے معنی اعطاء یعنی دینے کے آئے ہیں- اس کا صلہ عن نہیں آتا واللہ اعلم-

سَكْتٌ یا سُكُوْتٌ یا سُكَاتٌ یا سَاكُوْتَةٌ- چپ رہنا جیسے صموت ہے مرجانا ٹھہر جانا-

اِسْكَاتٌ- چپ کرنا جیسے انصات ہے-

سَاكُوْتٌ- بہت خاموش رہنے والا جیسے سُكَيْتٌ ہے-

فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ حَتّٰى سَكَتَ- پھر ہم نے ماعز اسلمی کو (جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) حرہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا-

مَا تَقُوْلُ فِيْ اِسْكَاتِكَ- آپ جو تھوڑی دیر چپ ہو جاتے ہیں (یعنی پکار کر قراءت نہیں کرتے- آہستہ کچھ پڑھتے ہیں) تو اس میں کیا پڑھتے ہیں-

يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً- تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ایک سکتہ کرتے اس میں دعائے استفتاح آہستہ سے پڑھتے-

اِسْكَاتَةٌ- شاذ مصدر ہے اور قیاس یہ تھا کہ سُكُوْتًا ہوتا-

اِسْكَاتُكَ- آپ کا چپ رہنا کیا ہے- یعنی اس میں کیا پڑھتے ہیں ایک روایت میں اَسْكَاتُكَ ہے یعنی کیا خاموشی آپ کی بطور استفہام ایک روایت میں بسکت بین التلبیر والقراۃ ہے- معنی وہی ہے یعنی تکبیر اور قرأت کے درمیان

خاموش رہتے۔

وَاَسْكَتَ وَاسْتَغْضَبَ وَمَكَثَ طَوِيْلًا۔ چپ رہے اور غصہ ہوئے اور دیر تک ٹھہرے رہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ تکلم ثم سکت بات کی پھر سکوت کیا جب اس سکوت کے بعد پھر بات ہوتی ہے اگر بالکل اس کے بعد بات ہی نہ کرے تو اسکت کہتے ہیں۔

قَالَ اُسْكُتْ۔ کہا خاموش۔ یعنی دل میں کہا۔

اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ۔ یعنی جب مؤذن اذان کو کان میں ڈال چکتا۔

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ۔ آنحضرتؐ کو جس نماز میں پکار کر پڑھنے کا حکم ہوا اس میں آپؐ نے پکار کر قرأت کی اور جس نماز میں آہستہ پڑھا (حکم خداوندی کی تعمیل کی)۔ اتین صبی یسکت اس لکڑی میں سے رونے کی ایسی آواز آنے لگی جیسے وہ بچہ آواز نکالتا ہے رونے کی جس کو خاموش کرتے ہیں۔ (اور تسلی دیتے ہیں وہ گن گن کر کے آہستہ آہستہ روتا ہے)۔

فَاَسْكَتَ الْقَوْمُ۔ لوگ خاموش ہو رہے۔

فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ۔ آنحضرتؐ خاموش ہو رہے (یا آپؐ نے اعراض کیا یا سر جھکا لیا)

سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ۔ تیسری بات سے خاموش ہو رہے۔ (یعنی ابن عباسؓ اور بھولنے والے سعید بن جبیر ہیں۔ کہتے ہیں۔ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا (اس کی عبادت کرنے لگو وہاں سجدہ اور رکوع کرو)۔

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا پیر و جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے پھر ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا (کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا کہ پیر ہی کے دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ کو پیغمبری ملی اسی دن مجھ پر قرآن اترا)۔

مترجم کہتا ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی اور چند اکابر اہل حدیث نے اسی حدیث سے جواز مجلس میلاد پر دلیل لی ہے۔ لیکن یہ جواز اسی صورت میں ہے جب صحیح صحیح روایتیں آنحضرتؐ کے میلاد کے متعلق بطور وعظ بیان کی جائیں اور آپؐ کے خصائل اور فضائل اور معجزات کا جو بہ صحت منقول ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے۔ لیکن جھوٹی اور موضوع روایتیں بیان کرنا یا ایسے قصیدے پڑھنا جن میں شاعرانہ مبالغہ ہو یا جن میں جناب احدیت کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور ہندوستان کے جنوبی ممالک میں تو مولود شریف اس طرح کرتے ہیں کہ چند گنجیرے بھنگیرے شراب پینے والے حقہ اڑانے والے آ جاتے ہیں وہ رات بھر عربی قصیدے سے چلا چلا کر پڑھتے ہیں بیچ میں ہنستے جاتے ہیں۔ حقہ اور چرٹ اور سگریٹ بیڑی اڑاتے رہتے ہیں۔ نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی سمجھتا ہے اگر سنیں بھی تو عربی زبان کا ایک لفظ نہیں سمجھتے۔ غرض ساری رات یہ مولوی اہل محلہ کا دماغ پکا کر ان کی نیند خراب کر کے صبح کو چل دیتے ہیں۔ اور اپنی فیس لے لیتے ہیں۔ ایسی مولود شریف کرنے میں بعوض ثواب کے جو خود اختلافی ہے اتفاقی گناہ سر پر پڑتا ہے۔ آنحضرتؐ کی ذکر مبارک کے وقت ایسی لاپروائی اور ایسی بے ادبی اور گستاخی کو کوئی سچا مومن پسند نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

جَرَى الْوَادِيْ ثَلٰثًا ثُمَّ سَكَتَ۔ نالہ تین بار بہا پھر تھم گیا۔

سَكْتَةٌ۔ ایک بیماری ہے جس میں آدمی مردے کی طرح ہو جاتا ہے۔

سُكْتَةٌ۔ بچے کو جس سے چپ کریں (جیسے کھلونا چسنی شیرینی وغیرہ)۔

اِبْنُ السِّكِّيْتِ۔ ایک راوی ہے اس کا نام یعقوب ابن اسحاق ہے۔

سَكْرٌ۔ بھر دینا بند کرنا۔

سُكُوْرٌ یا سَكَرَانٌ۔ تھم جانا۔

سَكَرٌ۔ بھر جانا غصہ ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا جیسے سکر اور سَكْرٌ اور سُكْرٌ اور سَكَرَانٌ سب کا معنی متوالا ہونا۔

نشہ میں ہونا مست ہونا۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ شراب تو فی ذاتہ حرام ہے اسی طرح وہ شراب جو انگور سے نچوڑی جائے بعض نے وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ روایت کیا ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ خمر یعنی شراب انگوری تو فی ذاتہ حرام ہے یعنی اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور باقی شرابوں میں اس قدر پینا حرام ہے جس سے نشہ ہو جائے۔ لیکن نشہ سے کم مقدار میں پینا درست ہے۔

مترجم کہتا ہے امام ابو حنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے مگر احادیث صحیحہ سے یہ قول باطل ٹھہرتا ہے اور اسی لئے امام کے صاحبین نے بھی ان سے اختلاف کیا ہے۔ صحیح حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے۔ اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ خمر یعنی شراب انگور سے بھی ہوتا ہے اور کھجور سے بھی اور جو سے بھی اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اور اوپر کتاب الخا میں اس کا ذکر گذر چکا ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔ ایک شخص کو صفر کا عارضہ ہو گیا (پیٹ میں کیڑے پڑ گئے) لوگوں نے اس کے لئے شراب تجویز کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ نے جو چیز تم پر حرام کی اس میں تمہاری تندرستی نہیں رکھی (یعنی حرام چیز سے مسلمان کو شفا نہیں ہو سکتی)۔

قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ لَمَّا شَكَتْ اِلَيْهِ كَثْرَةَ الدَّمِ اُسْكُرِيهِ۔ آنحضرتؐ سے ایک عورت نے جس کو استحاضہ کی بیماری تھی یہ شکایت کی کہ اس کا خون بہت بہتا ہے آپؐ نے فرمایا ایسا کر ایک چیتھڑے سے خون بند کر کے اس پر پٹی باندھ لے یہ سکر الماء سے نکلا ہے یعنی پانی روکنے کا کٹہ (بنڈ)۔

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا)۔

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور اس سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ اخیر کا گھونٹ حرام ہے۔ جس سے نشہ پیدا ہوا کیونکہ نشہ سب کے پینے سے پیدا ہوا جیسے سیری اخیر لقمہ سے تھوڑی ہوتی ہے بلکہ سب لقموں سے مل کر)۔

سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ موت کی سختیوں سے جو نشہ کی طرح آدمی کے عقل و شعور کو کھو دیتی ہیں۔

بَابُ سَكْرِ الْاَنْهَارِ۔ نہریں بند کرنے کا بیان یا نہریں بند کرنے کا دروازہ۔

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا۔ تم اس سے یعنی کھجور اور انگور کے پھلوں سے نشہ لانے والا شراب بناتے ہو (یہ آیت اس وقت کی ہے جب شراب حرام نہیں ہوا تھا)۔

سُكَّرٌ۔ شکر

سِكِّيرٌ۔ نشہ باز۔

سُكْرُكَةٌ۔ جوار کا شراب۔

سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيهَا وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ مَالِكٌ فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ مَا الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ هِيَ السُّكُرْكَةُ۔ پوچھا گیا غبیرا پینا کیسا ہے فرمایا اس میں بھلائی نہیں ہے اور اس کے پینے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا غبیرا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جوار کا شراب (حبشی لوگ اسی شراب کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ ٹھنڈا ہوتا ان کا ملک گرم ہے ایسا ہی جو کا شراب جس کو انگریزی میں بیر کہتے ہیں وہ بھی حرام ہے)۔

وَخَمْرُ الْحَبَشِ السُّكُرْكَةُ۔ حبشیوں کا شراب سکرکہ ہے۔

سُكُرُّجَةٌ یا سُكُرُجَةٌ۔ چھوٹی تشتری یا پیالی۔

لَا اٰكُلُ فِي سُكُرُّجَةٍ۔ میں تشتری میں نہیں کھاتا (یا چھوٹی پیالی میں جس میں چٹنی اچار جوارش وغیرہ رکھتے ہیں اس غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اس کو کھاتے جائیں تو بھوک زیادہ ہو اور کھانا زیادہ کھایا جائے۔ بعض نے کہا چھوٹی پیالی میں کھانا بخیلوں کی نشانی ہے جو ہمیشہ اکیلے کھاتے ہیں دوسروں کو کھانے میں شریک نہیں کرتے)۔

مترجم کہتا ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن

شاہ کالہ یا طباق میں کھانا رکھا جائے اور سب مسلمان اسی میں سے ایک ساتھ کھائیں- سب کے ہاتھ اس میں پڑیں اب جو رواج ہے کہ ہر ایک کے سامنے ایک جدا جدا چھوٹی رکابی یا تشتری رکھی جاتی ہے اور وہ اکیلا اس میں کھاتا ہے یہ سنت کا طریق نہیں اور جوارشیں اچار چٹنیاں یا ہاضم پانی یا عرقیات کھانے کے ساتھ کھانا یہ بھی سنت کا طریق نہیں کیونکہ بھوک کو خواہ مخواہ دواؤں اور چورنوں کے زور سے بڑھانا نہایت مضر ہے آخر میں چل کر ایسے آدمی کے معدے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ضعف معدے کا عارضہ ہو کر پھر ایک نوالہ بھی ہضم نہیں ہوتا-

آنحضرتؐ نے جو باتیں ہم کو بتلائیں اور سکھلائیں ہیں ان میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے- بشرطیکہ کوئی غور کرے اور حماقت کا تو علاج افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے- کھانے کی بھوک دواؤں سے بڑھانا' اسی طرح باہ مقویات باہ سے بے ضرورت بڑھانا دونوں ناوانوں بیوقوفوں کے کام ہیں- جب تک فطری طور سے خوب بھوک نہ لگے ہم کو کھانا ہی کیا ضرور ہے اور جب تک شدت باہ سے ہم بیتاب نہ ہو جائیں ہم کو عورت کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اگر بھوک کم ہو جائے یا باہ نہ رہے- تو خوش ہو اور حق تعالیٰ کا شکر بجالائے کہ خدا نے اس کو حیوانیت سے ہٹا کر ملکیت کے قریب کر دیا یہ انتہائی کم عقلی ہے کہ پھر حیوانیت کا زور چاہے- یہ ساری خرابیاں ان لوگوں کے لئے پیدا ہوتی ہیں جن کو سوائے لذائذ جسمانی اور شہوانی کے دوسرا کوئی شغل نہیں ہے جس میں وہ اپنی زندگی بسر کریں- اگر لذائذ روحانی سے واقف ہوتے تو کبھی ان لذائذ جسمانی کے بڑھانے کی فکر نہ کرتے اور ان کے کم ہو جانے پر رنج کجا خوشی کرتے واللہ الموفق-

سَکْسَکَۃٌ- ضعف ناتوانی-

تَسَکْسُکٌ- عاجزی اور تضرع کرنا-

سَکْعٌ- سَکَعٌ بے سوچے سمجھے ایک طرف کو نکل جانا- حیرانی کے ساتھ ناک کی سیدھ پر چلے جانا باطل اور بیہودہ بات پر قائم رہنا-

وَهَلْ یَسْتَوِیْ ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَکَّعُوْا- بھلا کہیں وہ گمراہ بھی سیدھے ہو سکتے ہیں جو حیرت میں چلے جاتے ہیں (کسی کی بات نہیں سنتے نہ خود سوچتے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ہمارا نکتہ مقصود کیا ہے)-

حَجَّ مُتَسَکِّعًا- اس نے بن توشہ اور بن سواری حج کیا (یعنی بے سامان)-

سَکْفٌ- چوکھٹ بنانا-

اِسْکَاف- موچی موزہ بنانے والا-

اُسْکُفَّه- دروازے کی چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی جس پر پاؤں رکھ کر جاتے ہیں-

اِسْکَافِیَه- معتزلہ کا ایک فرقہ ہے-

اِسْکَاف- ایک گاؤں کا نام تھا نہروان اور بصرے کے درمیان پہلے آباد تھا- اب پانی میں ڈوب گیا- ابو جعفر اسکافی اسی کے طرف منسوب ہے- بعض نے کہا چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی کو کہتے ہیں-

سَکٌّ- بند کرنا' کھودنا' ڈال دینا' دبانا' کاٹنا-

اِسْتِکَاكٌ- لپٹ جانا-

خَیْرُ الْمَالِ سِکَّةٌ مَّاْبُوْرَةٌ- بہتر مال کھجور کے پیوندی جھاڑوں کی قطار ہے-

سِکَّه گلی کوچہ اور سِکَّةُ الْحَدِیْدِ لوہے کی پٹی جو ریل گاڑی چلنے کے لئے لگاتے ہیں بعض نے کہا سکہ وہ مقام جہاں ایک قسم کے لوگ رہتے ہوں مثلاً جس گلی میں عالم لوگ رہتے ہوں-

سِکَّةُ النَّجَّارِیْنَ- جہاں بڑھئی رہتے ہوں-

اَصْحَابُ السِّکَكِ- عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں وہ مرتب لوگ کہلاتے تھے جو قاصد کے طور پر بڑے بڑے اہم کاموں کے لئے بھیجے جاتے تھے-

نَهٰی عَنْ کَسْرِ سِکَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ- مسلمانوں کا سکہ جو رائج ہو اس کو توڑنے سے منع فرمایا (یعنی روپیہ اور اشرفی جس پر اسلامی سکہ ہو کیونکہ اس کے باقی رکھنے میں اسلام کی عزت ہے)-

مَا دَخَلَتِ السِّكَّةُ دَارَقَوْمٍ اِلَّا ذَلُّوْا- جہاں ناگر (ہل، جس سے زمین جوتتے ہیں) کسی گھر والوں میں گھسا (ان کو کھیتی باڑی کا چسکہ لگ گیا) بس وہ ذلیل و خوار ہوئے (کیونکہ رعیت بن گئے اور کھیتی باڑی میں مصروف رہ کر اب وہ جنگ کی قابل نہیں رہیں گے- نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر قوم والے ان کی حاکم بن کر ان سے مال گذاری وصول کریں گے- صدہا طرح کے ظلم و ستم ان پر کریں گے- (مسلمان شروع سے سپاہی اور جنگجو تھے اور جب تک سپاہ گری اور جنگی فنون میں سرگرم رہے ان کی عزت قائم رہی- جب سے کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے ذلیل اور خوار...... رعیت بن گئے- نہایہ میں ہے کہ اس حدیث کی مؤید دوسری حدیث ہے کہ ساری عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے اور ساری ذلت گائے بیل کے دموں میں (یعنی سپاہ گری اور گھوڑ سواری میں عزت و آبرو ہے اور کسانی کبنی پنے میں ذلت و خواری ہے-)

اِنَّهٗ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ- ایک بکری کے بچہ پر گذرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے-

اِسْتَكَّتَا اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَسْمَعُهٗ- اگر میں نے اس کو نہ سنا ہو (اور میں کہوں کہ میں نے سنا ہے تو خدا کرے میرے دونوں کان) بہرے ہو جائیں خَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَسْكُوْكٍ- حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ سنایا اس منبر میں لوہے کی کیلیں نہیں لگی تھیں-

سَكِّيٌّ- کیل کو کہتے ہیں ایک روایت میں غَيْرُ مَشْكُوْكٍ ہے شین معجمہ سے یعنی زمین سے جڑا ہوا نہ تھا-

كُنَّا نُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيِّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ- ہم احرام باندھنے کے وقت اپنی پیشانیوں پر سک کا جو خوشبو دار ہوتی ضماد کرتے (سُكٌّ ایک خوشبو ہے عرب لوگوں کی)-

قَلَادَةٌ مِّنْ طِيْبٍ وَّسُكٍّ- ایک ہار خوشبو اور سک کا- بعض نے کہا کہ سک وہ دھاگہ جس میں نگ پرو دیئے جاتے ہیں-

ثُمَّ جَمَعْتُهٗ فِيْ سُكٍّ- پھر میں نے اس کو ایک خوشبو میں ملایا-

كَانَ لَهٗ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ بِهَا- آنحضرتؐ کی ایک خوشبو تھی آپ اس میں سے خوشبو لگاتے-

فَحَمَلَنِيْ عَلٰى خَافِيَةٍ مِّنْ خَوَافِيْهِ ثُمَّ دَوَّمَ بِيْ فِي السُّكَاكِ- مجھ کو اپنے پروں میں سے ایک پر پر اٹھا لیا اور آسمان زمین کے بیچ میں پھرایا سُكَاكٌ جَوٌّ-

یعنی زمین اور آسمان کے درمیان جو فضا ہے-

شَقَّ الْاَرْجَاءِ وَسَكَائِكَ الْهَوَاءِ- کناروں کو اور ہوا کے اوپر کے حصوں کو چیرا-

سُكَاكٌ- تیر کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر پر ہوتا ہے-

سَكَّاكٌ- کیلیں بنانے والا-

سَكَّاءُ- وہ بکری جس کے کان نہ ہوں-

يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ- یہودی خیبر کی گلیوں میں دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے-

سَكَنٌ- ٹھہراؤ، اقامت-

سُكُوْنٌ- ٹھہر جانا رہنا اقامت کرنا- مسکین فقیر ہو جانا-

مَسْكَنَةٌ اور تَمَسْكُنٌ- محتاج فقیری-

مِسْكِيْنٌ- جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہو بعض نے کہا فقیر جو مسکین سے زیادہ محتاج ہو-

تَمَسْكَنَ- مسکین بنا-

اِسْتَكَانَ- عاجزی اور فروتنی کی-

صَدَقَتِ الْمُسْكِيْنَةُ- یہ غریب عورت سچ کہتی ہے- یہاں مسکینہ سے ضعیفہ مراد ہے فقیر مراد نہیں ہے-

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ- یا اللہ مجھ کو مسکین رکھ کر جلا اور مسکین رکھ کر مار اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر (نہ امیروں اور مالداروں میں یعنی متکبر اور غرور والوں سے مجھ کو الگ رکھ-

تَبَاْسُ وَتَمَسْكُنُ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھنے والے سے فرمایا تو اپنے پروردگار کے سامنے

اپنی ذلت اور عاجزی اور مسکینی ظاہر کر) اصل نماز میں یہی ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی جتلائے اور اپنی عاجزی اور ذلت اور مسکینی دکھلائے- اسی کو خضوع اور خشوع کہتے ہیں- اگر نماز میں یہ امر نہ ہو تو بڑی چیز فوت ہو گئی اور فروعات اور توابع رہ گئے- جیسے مغز نکل گیا صرف ہڈی رہ گئی- نہایہ میں یہ قاعدے کی رو سے تسکن ہونا تھا- مگر خلاف قیاس بعض لفظوں میں میم بڑھا دی جاتی ہے- جیسے تَمَدْرَعَ اور تَمَنْطَقَ اور تَمَنْدَلَ میں عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ- تم کو وقار یعنی آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (ہر بات میں اور جلدی اور اضطراب کم عقلی کی دلیل ہے)-

فَلْيَاتِ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ- نماز کے لئے اطمینان اور آہستگی کے ساتھ آئے (معمولی چال سے چلتا ہوا یہ نہیں کہ دوڑتا ہوا گھبراتا ہوا)-

فَغَشِيَتْهُ السَّكِيْنَةُ (زید بن ثابت نے کہا میں آنحضرتؐ کے پہلو میں بیٹھا تھا) اتنے میں آپؐ کو غفلت نے ڈھانک لیا (یعنی وحی کی حالت آپؐ پر طاری ہوئی اور دنیا سے غفلت اور بے ہوشی ہو گئی-

اَلسَّكِيْنَةُ مَغْنَمٌ وَتَرْكُهَا مَغْرَمٌ- وقار اور سنجیدگی اور متانت ایک نعمت ہے اور اس کا چھوڑ دینا ڈنڈ اور نقصان ہے- بعض نے کہا سکینہ سے مراد رحمت ہے-

مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ- ہم اس بات کو دوراز قیاس نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے-

كُنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ لَّا نَشُكُّ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَكَلَّمَ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ- ہم حضرت محمدؐ کے اصحاب اس میں کچھ شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے (یعنی حضرت عمر جو بات کرتے وہ سوچ سمجھ کر بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بعض نے کہا سکینہ سے رحم الٰہی مراد ہے بعض نے کہا وہ سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ الآیۃ بعض نے کہا سکینہ ایک فرشتہ ہے جس کا منہ آدمی کا سا اور باقی اعضا سب ہوا کی طرح اور نورانی ہیں- بعض نے کہا بلی کی صورت ہے جو بنی اسرائیل کے لشکر میں ظاہر ہوتا تو ان کی فتح ہو جاتی بعض نے کہا سکینہ سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو حضرت موسیٰ کو ملی تھیں مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی موید من اللہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق بات کا اہلام ہوا کرتا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر امت میں ایسے الہام والے لوگ گذرے ہیں اور اس امت میں عمرؓ ہیں-

فَاَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ السَّكِيْنَةَ وَهِيَ رِيْحٌ خَجُوْجٌ- پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس سکینہ بھیجی یعنی ایک تیز جلدی گذر جانے والی ہوا-

وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ- تم پر ہر بات میں آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (چھچھورا پن اور جلد بازی سے پرہیز رکھو)-

اِقْرَاْ يَا فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِيْنَةُ- اے فلانے قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے (جو قرآن پڑھنے والے پر آسمان سے اترتی ہے)-

نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ- ان پر آسمان سے سکینہ اترتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ رحمت کے سوا دوسری چیز ہے) طیبی نے کہا سکینہ دل کا اطمینان اور اس کی صفائی اور نور ظلمات نفسانی اور حیوانی کا دور ہونا ذوق وشوق عبادت اور لقائے خداوندی کا-

میں کہتا ہوں سکینہ دل کی پریشانی دور ہونا اور ذکر اور عبادت الٰہی میں مزہ آنا اور معاصی سے نفرت- یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے- چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ وہ مرتے وقت رونے لگے- لوگوں نے سبب پوچھا تو کہا اب عمل کا خاتمہ ہے یعنی عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے- میرا مزہ فوت ہوتا ہے وہ کیا راتوں کو جاگنا سردی میں طہارت کرنا گرمیوں میں روزے کی پیاس اور بھوک اب یہ مزے میں کہاں پاؤ گے-

اَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا- میرے دونوں ساتھی تو ذلت گوارا کر کے گھر میں بیٹھ رہے-

حَتّٰی اَنَّ الْعُنْقُوْدَ لَيَكُوْنَ سَكَنَ اَهْلِ الدَّارِ - (امام مہدی کے زمانہ میں ایسی برکت ہوگی کہ) ایک خوشہ انگور کا سارے گھر والوں کو کفایت کرے گا - ان کو بھوک سے تسلی دے گا -

حَتّٰی اَنَّ الرُّمَّانَةَ لَتُشْبِعُ السَّكَنَ - یہاں تک کہ ایک انار ایک گھر کے رہنے والوں کو سیر کر دے گا -

سَكْن - بہ سکون کاف ساکن کی جمع ہے جیسے صحب صاحب کی -

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِنَا سَكَنَهَا - یا اللہ ہمارے ملک میں ملک والوں کی تسلی اتار (یعنی جس سے ان کو تسلی تشفی اور آرام و راحت ہو مثلاً وقت پر بارش آب و ہوا کی خوبی امن و امان ارزانی وغیرہ) -

اِسْتَقِرُّوْا عَلٰی سَكِنَاتِكُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ - اپنے اپنے ملکوں میں رہو اب ہجرت کا زمانہ ختم ہو گیا (شروع اسلام میں ہجرت فرض تھی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی - کافروں کا زور شور تھا تو سب مسلمانوں کو حکم تھا کہ مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آ جائیں بعد اس کے جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا - مسلمان غالب ہو گئے' ان کی تعداد بڑھ گئی تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی اور مسلمانوں کو اپنے ملک اور وطن میں رہنے کی اجازت مل گئی)

سَكِنَاتٌ - جمع ہے سَكِنَةٌ کی جیسے مَكِنَات مَكِنَة کی -

اِئْتِنِيْ بِالسِّكِّيْنَةِ - چھری میرے پاس لاؤ -

مشہور چھری کے معنی میں سکین ہے بغیر ہا کے -

اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا كُنَّا نُسَمِّيْهَا اِلَّا الْمُدْيَةَ - میں نے چھری کے لئے سکین کا لفظ اسی حدیث میں سنا ہم تو چھری کو مدیہ کہا کرتے ہیں -

وَلَمْ يَذْهَبْ اِلَى السُّكُوْنِ - امام بخاریؒ اس طرف نہیں گئے کہ مسکنت سکون سے مشتق ہے جو حرکت کی ضد ہے پھر مسکنت کا ذکر جو انہوں نے اس مقام پر کیا یہ اپنی عادت کے موافق کہ وہ قرآن کے الفاظ کو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے ہر ایک باب میں ذکر کر دیتے ہیں -

فَيَسْتَكِيْنَا لِشُرْبِهِمَا - ان کے پینے کے لئے وہ عاجزی کریں گے ایک روایت میں لیستکنا ہے یعنی چھپ رہیں -

فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَكَانَ - جیسے وہ عاجز بن گیا - اس نے اطاعت اور تابعداری ظاہر کی -

اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی سُكْنَی الْمُهَاجِرِيْنَ - انصار نے مہاجروں کو اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا (جس مہاجر کا نام جس انصاری کے نام کے ساتھ نکلتا وہ اس کو اپنے گھر میں رکھتا) -

فَلَمَّا كَانَ يَرْمِيْ سَكَنَ - جب وہ تیر مار رہا تھا اس وقت مر گیا -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ - میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں زمین کے رہنے والوں سے یعنی جن سے عرب لوگ خالی زمین کو بھی بلد کہتی ہیں گو وہ آباد نہ ہو -

وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ - آسمان اور زمین میں جو چیز ساکن ہے (یعنی حرکت نہیں کرتی) وہ بھی اللہ ہی کی ہے (جیسے حرکت کرنے والے چیزیں بھی اسی کی ہیں) -

اَلسَّكِيْنَةُ رِيْحٌ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا صُوْرَةٌ كَصُوْرَةِ الْاِنْسَانِ تَكُوْنُ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ - سکینہ ایک پاکیزہ ہوا ہے جو بہشت سے نکلتی ہے اس کی صورت آدمی کی سی ہے وہ پیغمبروں کے ساتھ رہتی ہے - مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت ابراہیم نے جب کعبہ بنایا تو یہی سکینہ ان پر اتری اور ادھر ادھر چلتی رہی - انہوں نے پایہ اسی کی حرکت پر رکھا - بعض نے کہا سکینہ وہ توراۃ جو تابوت کے اندر تھی حضرت موسیٰ لڑائی کے وقت اس کو آگے رکھتے تو بنی اسرائیل کے دلوں کو اس سے اطمینان ہوتا وہ بھاگتے نہیں بعض نے کہا ایک صورت تھی زبرجد کی یا یاقوت کی اس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک سب کی تصویریں تھی واللہ اعلم -

مَسْكَنٌ - مکان گھر اس کی جمع مَسَاكِنَ ہے -

بَابُ السِّيْنِ مَعَ اللَّامِ

سَلْاً - پکانا' صاف کرنا' نچوڑنا' مارنا -

كَاَنَّمَا يُضْرَبُ جِلْدُهٗ بِالسُّلَّاءَةِ - جیسے اس کی کھال

پر کھجور کا کانٹا مارر ہے۔

سُلَّاءَةٌ۔ کھجور کا کانٹا اس کی جمع سلاء ہے۔

سَلْبٌ یا سَلَبٌ۔ اچک کر لے جانا' زبردستی چھین لینا' ننگا کرنا۔

تَسْلِیْبٌ۔ بچہ کا مر جانا یا گر جانا۔

اِسْلَابٌ۔ پتے جھڑ جانا۔

تَسَلُّبٌ۔ سوگ کرانا۔

اِسْتِلَابٌ۔ چھین لینا' اچک لے جانا۔

اِنْسِلَابٌ۔ جلدی بھاگنا۔

سِلَابٌ۔ ماتمی کپڑے یعنی کالے رنگ کے عرب لوگ پہنتے ہیں۔ سلب الرجل سلبا آدمی نے ماتمی کپڑے پہنے۔

تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ۔ سوگ کے کپڑے تین دن تک پہن لے پھر جو تیرا جی چاہے وہ کر۔ بعض نے کہا سلاب وہ کالا کپڑا جس سے سوگ والی عورت اپنا سر چھپاتی ہے۔

اِنَّھَا بَکَتْ عَلٰی حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَتَسَلَّبَتْ۔ وہ حمزہ پر تین دن تک روئیں اور سوگ کے کپڑے پہنے۔

یَحْمِیْ لَهٗ وَادِیَ سَلْبَةَ۔ وادی سلبہ اس کے لئے محفوظ کردیں (وادی سلبہ ایک وادی کا نام ہے محفوظ کر دینے سے یہ غرض ہے کہ وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے۔

مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص کسی کافر کو مارے وہی اس کا سامان (کپڑے ہتھیار وغیرہ) لے لے۔

سَلَبٌ۔ سامان جیسے کپڑے ہتھیار' سواری کا جانور وغیرہ اس کی جمع اسلاب ہے۔

خَرَجْتُ اِلٰی جَشَرٍ لَّنَا وَالنَّخْلُ سُلُبٌ۔ میں ایک چراگاہ کی طرف نکلا (اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے) اس وقت کھجور کے درخت خالی تھے (ان پر میوہ نہ تھا)۔

مَنْ لَمْ یُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ۔ جو شخص سامان میں پانچواں حصہ نہیں لگاتا (بلکہ وہ کل کا کل قاتل کا حق ہے)۔

وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ مِرْفَقَةً حَشْوُھَا لِیْفٌ اَوْ سَلَبٌ۔ وہ ایک تکیہ پر ٹیک لگائے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال یا سلب بھرا ہوا تھا (سلب ایک درخت کی چھال کو کہتے ہیں جو یمن میں مشہور ہے اس کی رسیاں بناتے ہیں۔ بعض نے کہا گوگل کی چھال۔ بعض نے کہا ثمام کے پتے (ثمام ایک مشہور درخت ہے)۔

کَانَ لَهٗ وِسَادَةٌ حَشْوُھَا سَلَبٌ۔ آپ کا ایک تکیہ تھا یا گدہ جس میں سلب بھرا ہوا تھا۔

وَاَسْلَبَ ثُمَامُھَا۔ وہاں کی ثمام نے پتے نکالے تھے۔

سَلِبٌ۔ لمبا۔ ہلکا

سَلَّابٌ۔ سلب کی رسی بنانے والا۔

سَلُوْبٌ۔ وہ عورت یا اونٹنی جس کا بچہ مر گیا ہو۔

اُسْلُوْبٌ۔ طریقہ فن اس کی جمع اَسَالِبُ اور اَسَالِیْبُ ہے۔

سَلْتٌ۔ ہاتھ سے نکال ڈالنا' کاٹ ڈالنا' مونڈنا' چھیلنا' پونچھنا۔

اِسْتِلَاتٌ۔ انگلی سے پونچھنا۔

اِنْسِلَاتٌ۔ بے خبر دیئے چل دینا۔

سَلْتَةٌ۔ ایک بار عرب لوگ کہتے ہیں۔

ذَھَبَ مِنِّیْ فَلْتَةً وَّسَلْتَةً۔ وہ مجھ سے آگے نکل کر چل دیا یا میرے ہاتھ سے نکل گیا۔

اَسْلَتُ۔ نکٹا۔

اِنَّهٗ لَعَنَ السَّلْتَاءَ وَالْمَرْھَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو ہاتھوں کو نہیں رنگتی (مہندی وغیرہ سے یعنی مردوں کی مشابہت کرتی ہے) اور جو آنکھوں میں سرمہ نہیں لگاتی عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَلَتَتِ الْخِضَابَ عَنْ یَدِھَا: اپنے ہاتھ سے رنگ پونچھ ڈالا اس کو دور کر دیا۔ اسلتیه وارغمیه ہاتھوں کا رنگ نکال ڈال اس کو خاک آلودہ کر (مٹی ڈال)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ:۔ ہم کو حکم ہوا رکابی پونچھ لینے کا اس میں جو کھانا لگا رہ گیا ہو اس کو انگلیوں سے پونچھ کر صاف کر دینے کا۔

ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا۔ پھر خون کو وہاں سے پونچھ ڈالا (نکال ڈالا)۔

فَكَانَ يَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِهِ- حضرت عمرؓ اپنی لونڈی مرجانہ کے بچہ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے اور اس کا رینٹ (جو ناک سے بہتا ہے) صاف کرتے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ امام حسینؓ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے ان کی ناک کا رینٹ صاف کرتے (کپڑے سے پونچھ ڈالتے)-

فَلْيَنْفُذِ الْحَمِيمُ اِلَى جَوْفِهِ فَلْيَسْلُتُ مَا فِيهَا- وہ گرم پانی اس کے پیٹ میں گھس جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہے آنتیں وغیرہ اس کا کاٹ دے گا-

مَنْ تَاخُذُهَا بِمَا فِيهَا فَقَالَ سَلْمَانُ مَنْ سَلَتَ اللّٰهُ اَنْفَهُ- حضرت عمرؓ نے کہا خلافت کو اس کے حقوق سمیت کون قبول کرتا ہے- سلمان فارسی نے کہا وہی قبول کرے گا جس کی ناک اللہ تعالیٰ کاٹ ڈالے (خلافت اور حکومت ایسی ہی جوابداری اور ذمہ داری کی چیز ہے- تمام خلقت کا وبال اپنے اوپر لینا ہے- بیٹھے بیٹھائے اپنے تئیں مصیبت میں ڈالنا ہے- حضرت عمرؓ نے باوصف اس عدالت اور ایمانداری اور تقویٰ اور پرہیز گاری کے مرتے وقت کہا کاش میں قیامت کے دن خلافت کے امور سے برابر سرابر چھوٹ جاؤں یعنی نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو اور میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو آنحضرتؐ کے ساتھ میں نے کیں ہیں-

سَلَتَ اللّٰهُ اَقْدَامَهَا- اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں کاٹے-

سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ- آپ سے پوچھا گیا سفید گیہوں کو (جس پر پوست نہ ہو) پوست دار گیہوں کے بدلے برابر برابر بیچنا کیسا ہے؟ آپ نے اس کو برا جانا (کیونکہ اس میں کمی بیشی ہے ایک طرف گیہوں بوجہ پوست کے کم چڑھیں گے دوسری طرف زیادہ)-

تَسْلُتُ الْعُرُوْقَ- رگوں کو سونت ڈال-

فَلْيَسْلُتُ مَا فِي وَجْهِهِ- اس کے منہ پر جو گوشت وغیرہ ہے اس کو گرا دے گا (یعنی دوزخ کا پانی جس کا ذکر اس آیت میں ہے- يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِي بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدِ)-

سَلْجٌ یا سَلَجٌ یا سُلَّجٌ- کھانے سے دست آنے لگنا-

سُلَّجٌ- ایک گھاس ہے جس کو اونٹ چرتے ہیں-

تَسَلُّجٌ- نگل جانا' غٹ غٹ پی جانا-

سُلَّجَان- حلق-

سَلَحٌ- ہگنا' بیٹ کرنا-

تَسْلِيحٌ ہگانا- ہتھیار لگانا-

تَسَلُّحٌ- ہتھیار باندھنا-

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَّحْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ سَيْفًا- آنحضرتؐ نے فوج کی ایک ٹکڑی بھیجی میں- نے ان میں سے ایک شخص کو تلوار سے مسلح کیا (یعنی تلوار لڑنے کے لئے اس کو دی اس کی کمر میں لگائی)-

سِلَاح- ہر ہتھیار جو لوہے سے لڑنے کے لئے تیار کیا جائے کبھی خاص تلوار کو بھی سلاح کہتے ہیں-

اِسْلَاحٌ- ہتھیار دینا-

لَمَّا اُتِيَ بِسَيْفِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ دَعَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَسَلَّحَهُ اِيَّاهُ- جب حضرت عمرؓ کے پاس نعمان بن منذر کی تلوار آئی تو انہوں نے جبیر بن مطعم کو بلایا اور وہ تلوار ان کے لگائی (یعنی ان کو باندھنے کے لئے دی)-

مَنْ سَلَّحَكَ هٰذَا الْقَوْسَ- کس نے یہ کمان سے تجھ کو مسلح کیا-

بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَّحْفَظُوْنَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ- اللہ تعالیٰ اس کے لئے چوکیدار بھیجے گا جو شیطان سے اس کی نگہبانی کریں گے-

مَسْلَحَة- وہ لوگ جو مورچہ یا ناکہ پر رہ کر دشمن کی خبر رکھتے ہیں- اور دشمن کے آتے ہی اپنے لوگوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اس کی جمع ہے-

حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٍ- یہاں تک کہ ان کا دور ترین مورچہ سلاح ہوگا (جو ایک مقام کا نام ہے خیبر کے قریب)-

كَانَ اَدْنٰى مَسَالِحِ فَارِسَ اِلَى الْعَرَبِ الْعُذَيْبِ- فارس کا قریب ترین مورچہ عرب کی طرف عذیب تھا (عذیب بھی ایک مقام کا نام ہے)-

مُسَلَّحِيْنَ- ہتھیار بند-

كَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَخَةً - اخیر دن ایک مورچہ ہوگا -

مَسَالِحُ الدَّجَّالِ - دجال کے طلائے -

(بکث مقدمۃ الجیش)

مَا تَرَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهُ - آنحضرتؐ نے کچھ مال و دولت نہیں چھوڑا صرف اپنے ہتھیار چھوڑے (تلوار نیزہ کمان زرہ خود وغیرہ) -

اِنَّكَ اَشْاَمُ سَلْخَةٍ اَخْرَجَتْهَا اَصْلَابُ الرِّجَالِ اِلٰى اَرْحَامِ النِّسَاءِ - تم تو ایک منحوس نطفہ ہو جس کو مردوں کی پشت نے عورتوں کے رحموں میں ڈالا (یہ امام جعفر صادق نے امام محمد بن عبداللہ مشہور بہ نفس زکیہ سے فرمایا) -

سَلْخٌ - پوست نکالنا' کھال کھینچنا' اتار ڈالنا گذر جانا' گذار دینا' آخری قصہ میں ہو جانا کھینچ لینا کینچلی اتارنا -

اِنْسِلَاخٌ - گذر جانا ننگا ہو جانا کینچلی چھوڑ دینا -

اِسْلِخَاخٌ - لیٹ جانا -

سَالِخٌ - کالا سانپ جو ہر سال اپنی کینچلی چھوڑتا ہے -

سَلْخٌ - مہینے کا آخر دن جیسے مہینہ کا پہلا دن -

مَارَاَيْتُ امْرَاَةً اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ - میں نے کسی عورت کی کھال میں آنا اس سے زیادہ پسند نہیں کیا جتنا ام المومنین حضرت سودہ کی کھال میں آنا (جنہوں نے اپنی ساری عمر گوشہ نشینی اور عبادت میں کاٹ دی کسی جھگڑے سے واسطہ نہیں رکھا اور نہ مرد سے سروکار - بلکہ اپنی باری بھی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی گویا حضرت عائشہ نے آرزو کی کہ وہ سودہ کے طریق اور خصلت پر ہوتیں -)

فَسَلَخُوْا مَوْضِعَ الْمَاءِ كَمَا يُسْلَخُ الْاِهَابُ فَخَرَجَ الْمَاءُ - پھر انہوں نے پانی کے مقام پر (جس کے ہدہد نے بتلایا تھا) کھودا (مٹی نکالی) جیسے کھال نکالتے ہیں اور پانی نکلا -

مَا يَشْتَرِطُهُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ سِلَاخٌ وَّلَا مِخْضَارٌ وَّلَا مِعْوَارٌ وَّلَا مِهْسَارٌ - بائع پر مشتری یہ شرط کرے کہ اس کو وہ گدر کھجور نہیں ملنے کی جو درخت سے جھڑ جائے -

مِخْضَارٌ - وہ کھجور کا درخت جس کے گدر پھل کرتے ہیں -

فَوَجَدَ سِلْخَ حَيَّةٍ - ایک سانپ کی کینچلی پائی

سَلِخٌ - تکلے پر جو سوت ہو -

رَجُلٌ سَلِيْخٌ مَّلِيْخٌ - بہت جماع کرنے والا آدمی لیکن اولاد ندارد -

شَيْءٌ سَلِيْخٌ مَّلِيْخٌ - بے مزہ چیز -

مَسْلَخٌ - کمیلہ (جہاں جانور کاٹے جاتے ہیں) -

فَانْسَلَخَ الْاِسْمُ مِنْ لِّسَانِهٖ - بلعم بن باعورا کی زبان سے اسم اعظم نکل گیا (یعنی اس کی تاثیر کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتے رہے کیونکہ اس نے حضرت موسیٰ پر بددعا کرنا چاہی یہی حال ہر عامل کا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو نقصان پہنچانا چاہے -)

اِنْتَهَى النَّبِيُّ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ سَلْخِ اَرْبَعِ ذِي الْحَجَّةِ - آنحضرت مکہ میں اس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کے چار دن گذر گئے تھے -

سَلِيْخَه - ایک قسم کا عطر ہے -

مَسْلَخُ الْحَمَّامِ - حمام میں کپڑے اتارنے کا مقام -

سَلَسٌ - گل جانا' بوسیدہ ہو جانا -

سُلَاسٌ - دیوانہ ہو جانا -

تَسْلِيْسٌ - جواہرات جڑنا مرصع کرنا -

اِسْلَاسٌ - مدت سے پہلے بچے نکالنا -

سَلِسٌ - سہولت نرمی پیشاب بہتے رہنا -

مَسْلُوْسٌ - دیوانہ' پاگل' مجنون -

اِنَّ الْجَوَادَ اِذَا حَبَاكَ بِمَوْعِدٍ اَعْطَاكَهُ سَلِسًا بِغَيْرِ مَطَالٍ - سخی وہ شخص ہے کہ جب تجھ سے کچھ دینے کا وعدہ کرے تو بن ٹالے ٹولے (فوراً دیدے اس میں حیلہ اور حوالہ نہ کرے) -

فُلَانٌ سَلِسُ الْبَوْلِ - اس شخص کا پیشاب نہیں تھمتا (برابر بہتا رہتا ہے) -

سَلْسَبِيْلٌ - بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے جس کا پانی بہت خوشگوار ہے -

سَلْسَلَةٌ - ملا دینا -

سِلْسِلَةٌ- زنجیر، لوہے کا چکر-

سَلَاسِلُ جمع تَسَلْسُلٌ- حدیث کے سب راوی ایک طرح کے ہونا، بے انتہا چلے جانا، ایک کے بعد ایک-

عَجَبَ رَبُّكَ مِنْ اَقْوَامٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ- تیرے پروردگار نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیروں میں بندھے ہوئے بہشت کی طرف کھینچے جاتے ہیں (مراد وہ کافر ہیں، جو دارالاسلام میں قید کر کے لائے جاتے ہیں، پھر مسلمان ہو جاتے ہیں- گویا ان کا قید کر کے لایا جانا ان کے بہشت میں داخل ہونے کا سبب پڑا اسی طرح ہر ایک شخص جس کو کوئی نیک کام کرنے کے لیے مجبور کریں)-

فِی الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَسَلَاسِلِ الرَّمْلِ- پانچویں زمین میں ریت کے زنجیروں کی طرح سانپ ہیں (ریت کا زنجیر اس کا سلسلہ جو ایک کے اوپر ایک دور تک چلا جاتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنَ بْنَ عَوْفٍ مِّنْ سَلْسَلِ الْجَنَّةِ- یا اللہ عبدالرحمان ابن عوف کو بہشت کا خوشگوار پانی (جو حلق کے تلے مزے سے اتر جاتا ہے) پلا ایک روایت میں ہے-

فَيَتَسَلْسَلُ- پانی کی طرح بہتا ہے-

غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ- ذات السلاسل کی لڑائی یہ ایک چشمہ کا نام ہے جذام کے ملک میں-

سُلَاسِلُ- خوشگوار ٹھنڈا پانی جیسے سَلْسَالٌ اور سَلْسَلٌ ہے-

سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ- شیطان زنجیروں میں باندھ دیئے جاتے ہیں (تا کہ اس ماہ مبارک میں مومنوں کو نہ ستائیں)-

كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ- جیسے چکنے پتھر پر ایک زنجیر چلائیں (اس طرح کی ایک آواز فرشتے سنتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے)-

حَدِيْثٌ مُّسَلْسَلٌ- جس حدیث کے راوی ایک حالت اور ایک طریق کے ہوں یا ایک خاص صفت ہر راوی میں ہو- جیسے مسلسل بالمصافحہ وغیرہ-

سَلْطٌ- سخت لمبی زبان بدزبان والا شخص-

سَلَاطَةٌ اور سُلُوْطَةٌ اور سُلُوْطٌ- درازداری-

تَسَلُّطٌ- بزور غالب ہونا-

تَسْلِيْطٌ- غالب کرنا- بزور قابض بنانا-

سُلْطَانٌ- حجت اور دلیل اور غلبہ اور قدرت اور طاقت اور والی اور حاکم اور بادشاہ-

رَاَيْتُ عَلِيًّا وَّكَانَ عَيْنَيْهِ سِرَاجَا سَلِيْطٍ- میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ کی دونوں آنکھیں ایسی چمکتی تھیں گویا تیل کے دو چراغ ہیں-

سَلِيْط- زیتون یا تلی کا تیل- بعض نے کہا ہر تیل جو کسی دانہ سے نکلے اور فصیح و بلیغ شخص زباں آور-

سُلَيْطَة- بدزبان عورت-

مِسْلَاط- کنگھی کے دندانے-

اَلْبَذَاءُ وَالسَّلَاطَةُ مِنَ النِّفَاقِ- فحش گوئی اور بدزبانی نفاق میں داخل ہے (یعنی منافقوں کی صفت ہے)-

فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ- پھر دجال اس پر غالب نہ کیا جائے گا (اس کو قتل نہ کر سکے گا)-

سُلْطُحٌ- چکنا پہاڑ-

سُلَاطِحٌ- چوڑا-

اِسْلِنْطَاحٌ- وسیع ہونا-

سَلْطَحَ- چوڑی-

سُلْطُوْعٌ- چکنا پہاڑ-

سِلِنْطَاعٌ- لمبا آدمی-

سَلْطَنَةٌ- بادشاہت کرنا- بادشاہ بنانا-

تَسَلْطُنٌ- بادشاہ ہونا-

لَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ- کوئی آدمی دوسرے آدمی کے سرداری کے مقام میں امامت نہ کرے (مثلاً صاحب خانہ اپنے گھر میں امامت کا زیادہ حق دار ہے- اسی طرح مسجد کا امام اب دوسرا شخص گو اس سے زیادہ عالم اور فقیہ ہو بغیر اس کی اجازت اور رضامندی کے امامت نہ کرے- البتہ

اگر وہ خود اس کو امامت پر مجبور کرے تو امامت کر سکتا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ اس کی امامت اور سرداری میں خلل نہ پڑے اور جماعت میں پھوٹ نہ پیدا ہو اور لوگوں کو اس سے نفرت اور مخالفت پیدا نہ ہو مگر اس شخص کا جو اپنے گھر یا مسجد کا امام ہے لازم ہے کہ جب اس سے افضل کوئی شخص آ جائے تو اس سے امامت کرائے- ورنہ سب کی نماز مکروہ ہوگی- جیسے اوپر ایک حدیث میں گذر چکا ہے- اسی طرح جب کسی مقام میں جائے تو وہاں کے صدر مقام میں جیسے مسند وغیرہ ہے- بغیر اجازت اور مرضی صاحب خانہ کے نہ بیٹھے- یہ سب اخلاقی تہذیب کی باتیں ہیں- جن پر مسلمان کو چلنا ضروری ہے-

ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ- ہر حکومت والا جو عادل اور منصف ہو-

سُلْطَانٌ عَادِلٌ- عادل بادشاہ-

سُلْطَانٍ جَائِرٍ- ظالم بادشاہ کے سامنے-

تُصِيْبُ اُمَّتِيْ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ- میری امت کو ان کی حکومت سے تکلیفیں پہنچیں گی-

اِلَّا اِذَا سَأَلَ ذَا سُلْطَانٍ- بادشاہ وقت سے (اپنا حق) بیت المال میں مانگنا درست ہے (اس میں کوئی قباحت نہیں جیسے اور شخصوں سے سوال کرنے میں ہے) خلیفہ کو بھی سلطان کہتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے حجت قائم ہوتی ہے، بعض نے کہا یہ سلیط سے نکلا ہے جیسے تیل روشنی دیتا ہے ایسے ہی سلطان بھی ملک کو روشن کرتا ہے-

سَلْعٌ- چیرنا-

سَلَعٌ- برص دار ہونا، پھٹ جانا-

تَسْلِيْعٌ- پھاڑنا، چیرنا-

تَسَلُّعٌ اور اِنْسِلَاعٌ- پھٹنا-

سِلْعَه- مال، متاع، پونجی-

اَسْلَعُ- جس کو برص ہو یا اس کا پاؤں پھٹا ہو-

فَرَأَيْتُهٗ مِثْلَ السِّلْعَةِ- میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو ایک رسولی کی طرح تھی (یعنی غدود کی طرح جو کھال اور گوشت کے درمیان میں پیدا ہوتا ہے ہلاؤ تو ہلتا ہے اس کی مقدار ایک چنے سے لے کر ایک خربوزے تک ہوتی ہے ہندی میں اس کو ہتھوڑی بھی کہتے ہیں)-

سَلْعٌ- ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں-

تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ مَوْتًا- وہ سلع پہاڑ میں بکریاں چراتی تھی اتنے میں اس نے دیکھا ایک بکری مر رہی ہے-

اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ- جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو لیکن جو مال بیچا گیا ہو وہ بجنسہ قائم ہو (تلف نہ ہوا ہو)-

سَلْغٌ- کچلنا جیسے ثَلْغٌ ہے-

اَسْلَيْغٌ- ابرص، لئیم، بہت سرخ-

سَلْفٌ- بکھر سے زمین برابر کرنا-

مِسْلَفَه- بکھر جس سے کاشتکار زمین برابر کرتے ہیں-

سَلَفٌ- گذر جانا جیسے سُلُوْفٌ ہے-

سُلَافُ الْعَسْكَرِ- مقدمۃ الجیش-

سُلَافه- شراب-

سِلْفٌ- ساڑھو یا دیور-

مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسَلِّفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ- جو شخص تم میں سے بیع سلم کرے تو معین ماپ اور معین مدت کے ساتھ- (عرب لوگ کہتے ہیں سَلَّفْتُ اور اَسْلَفْتُ یعنی میں نے بیع سلم کی وہ یہ ہے کہ زید عمرو کو نقد روپے دے اور اس سے یہ ٹھہرا لے کہ اتنی مدت کے بعد فلاں مال اس طرح کا مجھ کو دینا تو اس میں ضروری ہے کہ اس مال کی نوعیت اور اس کا وزن وغیرہ اور مدت صراحت کے ساتھ بیان کرے تاکہ آگے چل کر کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو-)

سَلَفٌ- بھی اس بیع کو کہتے ہیں اور قرض کو بھی-

اِسْتَسْلَفَ مِنْ اَعْرَابِيٍّ بَكْرًا- آنحضرت نے ایک گنوار سے ایک جوان بچھڑا اونٹ قرض لیا-

لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ- سلف اور بیع ملا کر معاملہ کرنا درست نہیں (مثلاً کوئی دوسرے سے کہے یہ غلام ہزار روپے کو اس شرط پر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں کہ تو فلاں مال کے لیے مجھ سے ہزار روپیہ کی بیع سلم کرے یا ہزار روپیہ مجھ کو قرض دے

کیونکہ پہلی صورت میں عقد میں ایک شرط لگ گئی اور دوسری صورت میں شرط کے علاوہ قرض دینے والے نے فائدہ حاصل کیا اور جس قرض سے فائدہ مقصود ہو وہ سود ہے بموجب دوسری حدیث کے کل قرض جز منفعة فھو ربوا-)

مترجم کہتا ہے اگر چہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والے کو سوا ثواب آخرت کے اور اپنے راس المال کے کوئی دنیاوی فائدے کی توقع نہیں رکھنا چاہیے اور ایسے فائدے کی شرط کرنا حرام اور سود میں داخل ہے- البتہ اگر قرض دار بلا شرط کے اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے یا اس سے اچھا مال دے جو قرض دینے والے نے دیا تھا تو اس کا لے لینا درست ہے غرض ہماری شریعت میں سوا قرض حسنہ کے اور کوئی قرض جس میں بائن کو ذرا بھی منفعت ہو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ بیع عینہ میں بھی اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے- ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور سود خواروں نے اس کو نکالا ہے- یعنی زید عمرو کے ہاتھ ایک چیز پچھتر روپے کو ایک سال کے وعدے پر بیچے- پھر پچاس روپے نقد کے بدل عمرو سے اس کو خرید لے اور-

میں کہتا ہوں یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے اب نہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر رحم وشفقت ہے اور نہ قرض لینے والوں کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ قرض دینے والے کا احسان مانتے ہیں اور اس کے قرض سے کچھ زیادہ یا بہتر اس کو ادا کریں بلکہ ہمارے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ راس المال بھی کھا جاتے ہیں اور جہاں قرض لے لیا اور اپنا مطلب حاصل کر لیا۔ پھر منہ تک نہیں دکھاتے- اس کے سوا یہ مشکل پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں نے اور دولتوں اور بڑے بڑے تاجروں اور بیوپاریوں کا معاملہ بغیر سود دیئے چل نہیں سکتا اور جب دینا ان کو لازمی پڑتا ہے تو اگر کافروں سے اپنے روپیہ کا سود نہ لیں تو کافر نہایت خوش ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے روپے خوب مزے سے اڑائیں گے- ہزاروں لاکھوں روپیہ ان کے روپیہ کے منفعت سے کما کر وارے نیارے کریں گے- خود اس کے مالک بنیں گے- اب بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلامی سلطنتوں یا دولتوں کو سودی روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں- جس قدر حلال سے مل سکے وہ کافی ہے- ان کی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے مثلاً دولت ترکی یا ایران پر ایک غنیم کی چڑھائی کا ڈر ہے اور تین لاکھ ماززر فلیں اور ایک ہزار مشین اور کروپ کی توپیں اور دس کروڑ کارتوس اور ایک لاکھ بمب اور پانچ سوایر شپ اور سوسب میرائن اور سی پلین درکار ہیں- ان کے لیے فوراً بیس کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے- اب فرمایئے کہ یہ بیس کروڑ روپیہ کہاں سے آئے مسلمانوں میں اتنی سکت کہاں ہے کہ بیس کروڑ روپیہ بطور قرض حسنہ اپنی دولت کو دیں- اب اگر سودی روپیہ کسی کمپنی یا بینک سے نہ لیں اور خاموش بیٹھے رہیں تو غنیم آ کر سارا ملک دبا لیتا ہے اور دارالاسلام دارالکفر بن جاتا ہے- یہ زمانہ وہ تھوڑا ہے کہ اونٹ کی ہڈی یا سونٹا یا بانس بھی مقابلہ کے لیے کافی ہے اب تو ماڈرن وار فیر یعنی نئے نئے اسلحہ آتش بار اور طرح طرح کے بری اور بحری سامان اور ہتھیار کی ضرورت ہے- اگر یہ سامان تیار نہ رکھو تو اپنے ملک سے ہاتھ دھولو- پس میری رائے یہ ہے گو ممکن ہے کہ غلط ہو کہ ایسی سخت ضرورت کی حالت میں بادشاہ اسلام کو سودی روپیہ لینا درست ہے اور فقہائے حنفیہ نے اپنی فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح کر دی ہے کہ سود دینا سخت ضرورت کی حالت میں اسی طرح دفع ظلم کے لیے رشوت دینا درست ہے- اب رہا کافروں سے سود لینا تو اس میں تو اختلاف موجود ہے اور ایک طائفہ فقہاء کا یہ قول ہے کہ دارالحرب میں کافر حربی سے سود لے سکتے ہیں- حاصل کلام یہ ہے کہ مسلمان نہ مسلمان سے سود لے سکتا ہے نہ اس کو دے سکتا ہے بلکہ مسلمان کو لازم ہے کہ اگر وہ مالدار ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو یا اپنی حکومت اسلامی کو بلا سود قرض حسنہ دے اور مسلمان کافر سے سود لے سکتا ہے- اسی طرح سخت ضرورت کے وقت جب کوئی گریز نہ ہو تو کافر کو سود دے بھی سکتا ہے- مگر سخت ضرورت سے یہ مراد نہیں ہے کہ شادی اور چھٹی اور چلہ اور غمی کی فضول رسموں کے لیے سودی قرض لے- یہ ہرگز جائز نہیں ہے اور ایسا کرنے میں دھرا گناہ سر پر پڑتا ہے ایک تو اسراف کا دوسرے سود کا معاذ اللہ بلکہ سخت ضرورت سے مراد یہ

ہے کہ بھوک سے جان جا رہی ہو یا کسی مسلمان کے جان بچانے کی ضرورت ہو یا اسلام کی عزت یا عظمت میں فرق آتا ہو یا اسلام کی سلطنت تباہ ہونے کا ڈر ہو واللہ اعلم بالصواب۔

وَيُسْلِفُوْنَ فِي الْحِنْطَةِ اور گیہوں میں وہ بیع سلم کیا کرتے تھے ایک روایت میں يُسَلِّفُوْنَ ہے معنی وہی ہے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِيْ ثَمَرٍ۔ جو شخص کسی میوے میں بیع سلم کرے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ اِلٰى غَيْرِهٖ۔ جو شخص کس چیز میں سلم کرے تو جب تک وہ مال (جس میں سلم کی ہے) اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔ اس کو دوسری طرف منتقل نہ کرے یا اس مال کو دوسرے مال سے نہ بدلے (مثلاً گیہوں میں سلم کی تھی اور ابھی گیہوں نہیں لئے کہ اس کے بدل چاول ٹھہرائے)۔

وَاجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا۔ اس کو ہمارے لئے سلم کر دے (جیسے سلم میں روپیہ پہلے دے کر اس کے بدل مال ٹھہرایا جاتا ہے ایسے ہی اس کو آگے بھیج کر ثواب اور اجر میں سلم کر دے یعنی اس کے بدل ثواب اور اجر ہم کو آخرت میں حاصل ہو۔ گویا اس کی جان ثواب اور اجر کی قیمت کے طور پر ہم نے پیشگی گذران دی ہے بعض نے کہا سلف سے اگلے لوگ مراد ہیں اس کے باپ دادا اور عزیز و اقارب میں سے اسی لئے تابعین کو سلف کہتے ہیں۔ یعنی سلف صالحین۔

نَحْنُ عُبَابُ سَلَفِهَا۔ ہم (مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں) اس کے اگلے لوگوں کے بڑے حصے ہیں۔

عُبَاب۔ پانی کا بڑا حصہ۔

نِعْمَ السَّلَفُ اَنَالَكِ (فاطمہ) میں تیرے لئے بہت اچھا آگے جانے والا ہوں (تجھ سے پہلے عالم آخرت کو روانہ ہوتا ہوں تاکہ تیرے لئے وہاں سامان کر رکھوں)۔

اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ۔ تو اپنے کفر کے زمانہ کی نیکیوں کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی ثواب اسلام میں دے گا)۔

فِيْ وَضْعِ الْجَرِيْرِ مِنَ السَّالِفَةِ۔ جہاں پر رسی رہتی ہے گردن میں۔

سَالِفَة۔ گردن کا آگے کا حصہ اور گذری ہوئی چیز۔

لَاُ قَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ۔ میں تو ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن اکیلی رہ جائے (یعنی جسم سے علیحدہ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ میں مارا جاؤں۔

اَرْضُ الْجَنَّةِ مَسْلُوْفَةٌ۔ بہشت کی زمین چکنی نرم ملائم ہے (دوسری حدیث میں ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار)۔

وَمَا لَنَا زَادٌ اِلَّا السَّلْفُ مِنَ التَّمْرِ۔ ہمارے پاس سوا کھجور کے ایک تھیلے کے اور کچھ توشہ نہ تھا ایک روایت میں اِلَّا السَّفُّ ہے یعنی ایک پٹی (زنبیل) جو کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے)۔

اَبْشِرْ بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ۔ (امام حسین علیہ السلام نے امام حسنؓ سے فرمایا جب آپ پر سکرات کی حالت تھی) خوش ہو جاؤ تمہارے بزرگ نیک جو آگے جا چکے ہیں تم ان سے ملو گے (یعنی آنحضرتؐ اور حضرت علی اور جناب سیدہ سے ایسے سلف کس کو ملتے ہیں امام حسن نے اس کے جواب میں فرمایا بھائی میں موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھ کو فکر یہ ہے کہ یہ منزل میری دیکھی ہوئی نہیں ہے۔ ایک نئے عالم میں جاتا ہوں جہاں میں کبھی نہیں گیا تھا۔ نہ وہاں کے حالات اور مقامات میرے دیکھے ہوئے ہیں)۔

سَلْفَعٌ۔ بہادر شجاع کشادہ سینہ والا۔

وَشَرُّ نِسَاءِ كُمُ السَّلْفَعَةُ۔ بڑی خراب عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو زبان دراز ہو (چلانے والی غل مچانے والی) یا بدخلق مردوں سے مقابلہ کرنے والی)۔

لَيْسَتْ بِسَلْفَعٍ۔ وہ عورت (جو حضرت موسیٰ کو بلانے آئی تھی) زبان دراز شور مچانے والی نہ تھی (بلکہ شرماتی ہوئی آئی آہستہ بات کی)۔

لَقْمَاءُ سَلْفَعٌ۔ ایک طرف کا جبڑا جھکا ہوا یا نیچے کے دانت آگے نکلے ہوئے اس طرح سے کہ اوپر کے دانت ان پر نہ پڑیں (زبان دراز کلہ کرنے والی دیدہ دلیر شوخ بے حیا۔

سَلْقٌ۔ ایذا دینا سخت کلام کرنا بڑھ بڑھ کر بات کرنا، مارنا، جلا

دینا چت کر دینا' چکنا کرنا خوش کرنا گھسیڑنا' جماع کرنا طلاع کرنا چیخنا چلانا-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ اَوْحَلَقَ - جو شخص مصیبت کے وقت چلائے شور مچائے (یا اپنا منہ نوچے) یا بال منڈائے (جیسے ہند کے مشرکوں میں دستور ہے ان کا کوئی عزیز مر جائے تو اس کے غم میں چار ابرو کا صفایا کرتے ہیں) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے-

لَعَنَ اللّٰهُ السَّالِقَةَ وَالْحَالِقَةِ - اللہ تعالیٰ نے (مصیبت کے وقت) چلانے والی اور سر منڈانے والی عورت پر لعنت کی-

ذَاكَ الْخَطِيْبُ الْمِسْلَقُ الشَّحْشَاحُ - وہ تو بڑی آواز والا ماہر خطیب ہے-

وَقَدْ سَلِقَتْ اَفْوَاهُنَا مِنْ اَكْلِ الشَّجَرِ - درختوں کے پتے کھاتے کھاتے ہمارے منہ پک گئے (اس میں بور نکل آئے یہ سلاق سے نکلا ہے وہ پھنسی جو زبان کی جڑ میں نکلتی ہے-

فَانْطَلَقَا بِيْ اِلٰى مَابَيْنَ الْمُقَامِ وَزَمْزَمَ فَسَلَقَانِيْ عَلٰى قَفَايَ - وہ دونوں فرشتے مجھ کو زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان لے گئے اور مجھ کو چت لٹایا (یعنی پشت زمین سے لگائی)-

سَلَقَهٗ اور صَلَقَهٗ اور سَلْقَاهُ اور صَلْقَاهُ سب کا معنی ایک ہے یعنی چت لٹایا-

فَسَلَقَنِيْ لِحَلَاوَةِ الْقَفَا - مجھ کو کدی کے بیچا بیچ پر لٹایا (یعنی سیدھا چت) نہ یہ کہ ایک طرف جھکا ہوا)-

فَاِذَارَ جُلٌ مُسْلَنْقٍ - یکا یک ہی ایک شخص کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا-

فِيْ مَزْرَعَةٍلَّهَا سَلْقٌ - اپنے ایک کھیت میں سِلق بوتی تھی (یعنی چقندر) سلق بھیڑیئے کو بھی کہتے ہیں اور پانی کے نالہ کو اس کی جمع سُلْقَانٌ اور سِلْقَانٌ ہے-

سِلْقَه - بدزبان فاحشہ عورت-

سَلَاقَةٌ - بدزبانی طلاقت لسانی-

سَلَّاقٌ - زبان آور فصیح الکلام-

اِنَّهٗ وَضَعَ النَّحْوَحِيْنَ اضْطَرَبَ كَلَامُ الْعَرَبِ وَغَلَبَتِ السَّلِيْقَةُ - ابوالاسود دؤلی نے علم نحو کے قواعد اس وقت بنائے جب عربوں کے کلام میں اضطراب پیدا ہوا (اختلاف اور طبیعت اور عادت غالب ہوگئی (یعنی ہر شخص اپنی خوشی خواہ بلا لحاظ قواعد جیسا اس کے دل نے چاہا کلام کرنے لگا)-

سَلِيْقَه - طبیعت' عادت' خصلت-

سَلِيْقِيٌّ - اپنی طبیعت سے یعنی من مانے بلا لحاظ قواعد کے بات کرنے والا-

فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا - میں نے اپنے گھر والوں کے لیے چقندر پکائے ہیں (آپ نے حضرت علی سے فرمایا ہاں اس میں سے کھاؤ اور کھجور زیادہ کھانے سے منع فرمایا کیونکہ بیماری کی نقاہت ان میں باقی تھی-)

سَلُوْق ایک گاؤں ہے یمن میں-

تَسَلَّقَ الْحَائِطَ - دیوار پر چڑھ گیا-

سَلْكٌ یا سُلُوْكٌ - داخل ہونا' پیروی کرنا داخل کرنا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا-

اِسْلَاكٌ - داخل کرنا-

اِنْسِلَاكٌ - داخل ہونا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا-

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ عِلْمًا - جو شخص ایک راستہ پر چلے علم کی طلب میں-

فِيْ سِلْكِ مَضْمُوْنِهَا - اس کے مضمون کی لڑی میں

وَسُلُوْكِ سَبِيْلِ مَنْ قَبْلَهُمْ - اگلے لوگوں کی راہ پر چلنے میں جیسے انہوں نے اپنے پیغمبروں کے دین میں نئی نئی باتیں نکالیں خواہشوں کی پیروی کی ویسا ہی یہ بھی کریں گے-

سَالِكٌ - صوفیہ کی اصطلاح میں وہ متقی پرہیز گار شخص جو شریعت کی پیروی میں غرق ہو- اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا راستہ دوسروں کو بتلائے ان کو ہدایت اور ارشاد کرے (اس کا درجہ مجذوب سے بہت زیادہ ہے)-

سَالِكٌ - متوسط چیز کو بھی کہتے ہیں-

سُلَيْكٌ - عرب کے ایک چور کا نام تھا بڑا دوڑنے والا اس کی ماں سلکہ - وہ بھی دوڑنے میں ضرب المثل تھی-

مَسْلَكٌ - راستہ-

مَسَالِكَ جمع سُلْكی - برچھے کی سیدھی مار-

سَلٌّ - سونت لینا' نرمی سے نکال لینا' دانت گر جانا-

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ - نہ چوری ہے نہ خیانت (یعنی چھپی چھپی ہوئی چوری)-

عرب لوگ کہتے ہیں- سَلَّ الْبَعِيْرَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ - رات کو چپکے سے اونٹ نکال لے گیا-

اَسَلَّ - چھپا کر چوری کی- چھپی چوری میں دوسرے کی مدد کی- بعض نے کہا اغلال- زرہ پہننا اور اسلال تلوار سونتنا یا علانیہ لوٹ مار کرنا یا رشوت دینا-

فَانْسَلَلْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ - میں چپکے سے آپ کے سامنے سے سرک گئی (یعنی آہستگی کے ساتھ)-

فَكَرِهْتُ اَنْ اَسْنَحَهٗ فَانْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ - مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ کھڑی ہو کر آپ کے سامنے آ جاؤں- میں پلنگ کے پائنتین کی طرف سے کھسک جاتی-

فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ - مچھلی زنبیل میں سے نکل بھاگی (چپکے سے نکل گئی)-

فَانْسَلَلْتُ - میں چپکے سے سرک گیا-

لَاَسُلَّنَّكَ عَنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ - میں آپ کو ان میں سے اس طرح صاف نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے (یعنی قریش کی اس طرح سے ہجو کروں گا کہ آپ کی ہجو نہ ہو گی آپ کو ان میں سے نکال لوں گا-

اَللّٰهُمَّ اسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي يا سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ - یا اللہ میرے دل کا کینہ (کپٹ) نکال ڈال (مجھ کو کسی مسلمان سے کینہ نہ رہے)-

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلِ - عبداللہ جوابی کا اور سلول کا بیٹا تھا (ابی اس کے باپ کا نام تھا اور سلول اس کی ماں کا یہ منافقوں کا سردار تھا جن لوگوں نے ابن سلول کو ابی کی صفت سمجھ کر بجر پڑھا ہے انہوں نے غلطی کی)-

مَنْ سَلَّ سَخِيْمَتَهٗ فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ - جو شخص لوگوں کے معاملہ میں اپنے دل کا کینہ نکال ڈالے (کسی سے عداوت اور بغض نہ رکھے)-

مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ - اس کی خوابگاہ ایسی ہے جیسے ہری ڈالی کا پوست (یعنی بالکل دبلا سوکھا نحیف آدمی ہے بعض نے کہا مسل شطبہ سے تلوار کا غلاف مراد ہے)-

بِسُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءِ ثَغْبٍ - ایک کنڈ کے صاف پانی کے ساتھ سلالہ خلاصہ ستھرا صاف اور آدمی کے نطفہ کو بھی کہتے ہیں اور لڑکے کو بھی-

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمَانِ مِنْ سَلِيْلِ الْجَنَّةِ - یا اللہ عبدالرحمٰن بن عوف کو بہشت کا صاف ستھرا پانی پلا یا ٹھنڈا خنک سرد ایک روایت میں سَلْسَال ہے ایک میں سَلْسَبِيْل ان کا ذکر اوپر گذر چکا ہے-

غُبَارُ ذَيْلِ الْمَرْاَةِ الْفَاجِرَةِ يُوْرِثُ السِّلَّ - بدکار عورت کے آنچل کی گرد سل کی بیماری پیدا کرتی ہے (سل وہ بیماری ہے جس میں پھیپڑے میں زخم پڑ جاتا ہے؟ کھانسنے میں خون آتا ہے- اس بیماری میں آدمی سوکھ کر بالکل دبلا ہو جاتا ہے- جیسے دق میں- مطلب یہ ہے کہ بدکار اور زانیہ عورتوں کی صحبت آدمی کو مفلس بنا دیتی ہے-)

عرب لوگ کہتے ہیں سُلَّ الرَّجُلُ - اس کو سل کی بیماری ہو گئی-

اَسَلَّهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو سل کی بیماری میں مبتلا کرے-

سَلِيْل - خالص شراب مغز کو ہان-

مَسِلَّه - بڑا - سوا-

يُسَلُّ سَلًّا - میت کو پائنتین کی طرف سے کھینچ لیا جائے (یعنی قبر میں رکھنے کے لئے)-

اِنَّ رِجَالًا يَتَسَلَّلُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ - کچھ لوگ چپکے چپکے معاویہ کے پاس کھسکتے جاتے ہیں-

اَللَّجَاجَةُ تَسُلُّ الرَّاْىَ - لجاجت (یعنی چاپلوسی اور اصرار خوشامد پیچھے لگ جانا) عقل کو نکال کر پھینک دینا ہے (کیونکہ جس کام کے لئے آدمی لجاجت کرتا ہے اکثر وہ کام پورا نہیں ہوتا - دوسرے آدمی کو وہم آ جاتا ہے کہ کچھ تو دال میں کالا ہے جب تو یہ اتنی چاپلوسی اور خوشامد کرتا ہے یہ خلاف اس کے

اپنی عزت قائم رکھ کر بے پرواہی اور استغنا کے ساتھ کوئی درخواست کرے تو قبول ہو جاتی ہے)۔

فَإِذَا نَهَضَتْ اِنْسَلَّتْ اِنْسِلَالًا - جب اٹھتی ہے چپکے سے کھسک جاتی ہے۔

جُنَادَہ سَلُوْلِيْ - ایک صحابی کا نام ہے۔

اِدْمَانُ لُبْسِ الْخُفِّ اَمَانٌ مِّنَ السِّلِّ وَاِدْمَانُ الْحَمَّامِ يُوْرِثُ السِّلَّ - ہمیشہ موزہ پہنے رہنا سل کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہمیشہ حمام میں نہانا سل پیدا کرتا ہے۔

سِلْسِلَه - زنجیر - لڑی۔

مِنْ رِفْقِ اللّٰهِ بِعِبَادِهٖ تَسْلِيْلُهٗ اَضْغَانَهُمْ وَمُضَادَّتُهٗ لِهَوَاهُمْ - اللہ کی یہ مہربانی ہے اپنے بندوں پر کہ ان کے دلوں سے کینہ نکال لیتا ہے اور ان کی خواہش کے خلاف کرتا ہے (ہر ایک خواہش پوری نہیں ہوتی ورنہ سب تباہ ہو جاتے)۔

سَلْمٌ - ڈنگ مارنا سلم سے (جو ایک جنگلی درخت ہے) چمڑے کی دباغت کرنا' پورا کرنا' فارغ ہونا۔

سَلَامٌ اور سَلَامَةٌ - نجات پانا برات حاصل کرنا بچ جانا۔

تَسْلِيْمٌ - سلام کرنا - بچانا۔

مُسَالَمَةٌ - صلح کرنا۔

اِسْلَامٌ - گردن رکھ دینا' تابعدار بن جانا۔

تَسَلُّمٌ - مسلمان ہونا لے لینا' وصول پانا۔

اِسْتِلَامٌ' چھونا یا بوسہ لینا۔

سَلَامٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر عیب اور آفت اور تغیر اور فنا سے پاک اور محفوظ ہے بہشت کو دار السلام کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے یا وہ سلامتی کی جگہ ہے۔ وہاں کوئی آفت بیماری اور مصیبت نہیں آ سکتی۔

اَحَدُهُمْ مَنْ يَّدْخُلُ بَيْتَهٗ بِسَلَامٍ - تین شخصوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے ان میں سے ایک وہ ہے جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ بیٹھا رہے (تمام فتنوں اور فسادوں سے الگ رہ کر گوشہ نشینی اختیار کرے) یا جو شخص گھر میں گھستے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرے۔

قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى - زندہ لوگوں کو سلام کرے تو کہہ السلام علیک لیکن علیک السلام مردوں کے لئے کہتے ہیں (عرب لوگوں کی عادت تھی مردوں کو سلام کرتے تو علیک کا لفظ مقدم کرتے کیونکہ مردوں کا جواب سننے کی توقع نہیں ہے اس لئے پہلے ہی سے جو جواب میں کہا جاتا ہے وہ ان سے کہا گیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مردوں کو السلام علیکم نہ کہو کیونکہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آپ نے مردوں سے یوں خطاب کیا سلام علیکم دار قوم مومنین یا السلام علیکم یا اهل القبو یا السلام علی اهل الدیار من المومنین السلام علیکم- کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت رہو یا اللہ تمہارا نگہبان ہے السلام علیکم اور سلام علیکم اور صرف سلام سب طرح کہہ سکتے ہیں اور نماز کی تمام پر السلام علیکم کہنا چاہئے اگر سلام علیکم کہے گا تو بعض کے نزدیک کافی نہ ہوگا نہایہ میں ہے کہ اگلے لوگ شروع میں سلام علیکم اور آخر میں السلام علیکم کہنا بہتر سمجھتے تھے اور قرآن شریف میں سب جگہ سلام آیا ہے یہ تنکیر۔

كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتّٰى اِكْتَوَيْتُ (عمران بن حصین نے کہا) فرشتہ مجھ کو سلام کیا کرتا تھا (جب تک بیماری میں میں نے داغ نہیں لیا تھا حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا تھا) جب داغ لیا اور دوا دارو کی طرف متوجہ ہوا تو فرشتے نے سلام کرنا چھوڑ دیا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ داغ لینا یا دوا دارو کرنا منع ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا اونی درجہ والوں کا کام ہے اور جو لوگ توکل کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئے ہیں وہ ہر بیماری اور دکھ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ شفا دینے والا وہی ہے اور دوا دارو طبیب کو ایک ڈھکوسلا خیال کرتے ہیں۔ صاحب نہایہ نے ایسا ہی کہا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید المتوکلین تھے دوا کی ہے اور سعد بن معاذ کو اپنے ہاتھ سے داغ دیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا اس وقت توکل کے خلاف نہیں ہے۔ جب بھروسہ اللہ ہی پر ہو نہ دوا دارو پر اور دوا دارو کی نسبت یہ سمجھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اثر کرے گی ورنہ دوا دارو اپنی ذات سے کچھ نہیں کر سکتی۔ واللہ اعلم۔

فَتْرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ فَعَادَ السَّلَامُ- پہلے سلام موقوف ہوگیا (جب میں نے داغ لیا) پھر جب میں نے داغ لینا چھوڑ دیا (اور حق تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر دیا) تو دوبارہ فرشتے مجھ کو سلام کرنے لگے (ان کو بواسیر کی بیماری تھی- اس کے دفعیہ کے لئے انہوں نے داغ لیا تو فرشتوں نے ان کو سلام کرنا چھوڑ دیا- پھر داغ چھوڑا اس سے منہ موڑا تو پھر سلام شروع ہوگیا)-

مَرَّ رَجُلٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ- آنحضرتؐ پیشاب کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آپ پر سے گذرا- اس نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا (معلوم ہوا ایسی حالت میں اگر کوئی سلام کرے تو جواب دینا فرض نہیں ہے طحاوی نے کہا تیمم کر کے جواب دے یعنی جب حاجت سے فارغ ہوا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ راستہ میں پیشاب کرنا منع نہیں ہے- بشرطیکہ بے ستری نہ ہو اور عین راستہ میں نہ بیٹھے-

اِنَّهُ اَخَذَ ثَمَانِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ سِلْمًا- آپ نے مکہ والوں میں سے اسی آدمیوں کو صلح کے ساتھ لیا (یعنی جنگ کر کے ان کو قید نہیں کیا بلکہ مکہ والوں کی رضا مندی سے ان کے اسی آدمیوں کو بطور یرغمال کے اپنے پاس رکھا-

سِلْمًا اور سَلْمًا- بہ فتحہ و کسرۂ سین دونوں کے معنی صلح کے ہیں ایک روایت میں سَلَمًا ہے یعنی ان کو مغلوب کر کے اور تابعدار بنا کے-

وَاِنَّ سِلْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحِدٌ لَا يُسَالَمُ مُؤْمِنٌ دُوْنَ مُؤْمِنٍ- مومنوں کی صلح سب مل کر ایک ہونی چاہئے- یہ نہیں کہ ایک مومن سے صلح کی جائے دوسرے کو خبر نہ ہو (مطلب یہ ہے کہ صلح اور جنگ دونوں تمام مومنین کے مشورے اور رائے سے ہونی چاہئے ایک دو آدمی اگر کوئی بات ٹھہرالیں تو اس کا اعتبار نہ ہوگا)-

لَآتِيَنَّكَ بِرَجُلٍ سَلَمٍ- میں ایک آدمی کو گرفتار کر کے آپ کے پاس لاؤں گا (اس کو تابعدار اور مطیع بنا کر کیونکہ قیدی مطیع اور تابعدار ہی ہوتا ہے)-

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ- اسلم قبیلے کو اللہ نے بچا دیا یا اللہ اس کو بچائے رکھے ان لوگوں سے جنگ نہ ہو (یہ اخبار ہے یا دعا ہے)-

اَلْمُسْلِمُ اَخُوا الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے- (یعنی دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے اس کا بچاؤ نہ کرے)-

اِنِّيْ وَهَبْتُ لِخَالَتِيْ غُلَامًا فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسْلِمِيْهِ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا- میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور کہہ دیا اس کو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد نہ کرنا (یعنی یہ تینوں پیشے اس کو نہ سکھانا اور دوسرے پیشے سکھاؤ تو قباحت نہیں حجام یعنی پچھنے لگانے والا اور قصاب اکثر نجاست میں آلودہ رہتے ہیں- دوسرے خون دیکھتے دیکھتے ان کا دل سخت ہو جاتا ہے اور سنار اکثر دغاباز ہوتے ہیں- کھرے میں کھوٹ ملاتے ہیں- وعدہ خلافی کرتے ہیں اس لیے ان پیشوں کو برا سمجھا-

مَا مِنْ آدَمِيٍّ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْطَانٌ قِيْلَ مَعَكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ- آنحضرت نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے ساتھ ایک شیطان نہ لگا ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان لگا ہے فرمایا ہاں لیکن اللہ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی وہ تابعدار بن گیا (حق تعالیٰ کے احکام اس نے قبول کر لئے- وسوسہ ڈالنا اور بہکانا اور گناہ میں پھنسانا- اس نے چھوڑ دیا- بعض نے کہا فاسلم کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا اور حق تعالیٰ کی قدرت سے یہ کچھ عجب نہیں ہے کہ آنحضرت کا شیطان بھی مسلمان ہوگیا ہو بعض نے کہا فَاَسْلَمُ بہ ضمہ میم پڑھا ہے یعنی میں اللہ کی مدد سے اس کے شر سے سلامت اور بچا ہوا رہتا ہوں یعنی شیطان کا زور مجھ پر نہیں پاتا-

كَانَ شَيْطَانُ اٰدَمَ كَافِرًا وَّشَيْطَانِيْ مُسْلِمًا- حضرت آدم کا شیطان کافر اللہ کا نافرمان تھا اور میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ- عبداللہ بن مسعود نے کہا میں سب

سے پہلے مسلمان ہوا تھا (یعنی اپنی قوم والوں میں سب سے پہلے میں ایمان لایا تھا) یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے پہلے میں مسلمان ہوا تھا- کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں تھیں اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں بلال رضی اللہ عنہم-

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِيْ مِنْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِيْ وَسَلِّمْهُ مِنِّيْ- یا اللہ مجھ کو رمضان میں سلامت رکھ (یعنی بیماری وغیرہ سے جس کی وجہ سے میں روزہ نہ رکھ سکوں) اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھ (ایسا نہ ہو کہ ابر وغیرہ آ جائے اور رمضان کا چاند مجھ پر مشتبہ ہو جائے) اور رمضان کو مجھ سے بچاوے (میں اس میں کوئی گناہ یا برا کام نہ کروں بلکہ سارے مہینے رمضان کے نیک کاموں اور عبادات میں مصروف رہوں)-

وَكَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِيْ شَانِهَا- (جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی) تو حضرت علیؓ ان کے باب میں خاموش رہے (تہمت لگانے والوں میں شریک نہیں ہوئے نہ زور کے ساتھ اس کا انکار کیا یہ امر بھی حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا) ایک روایت میں مُسَلِّمًا ہے بہ کسرۂ لام یعنی حضرت علیؓ نے تہمت کو مان لیا (یعنی سن کر چپ ہو رہے یہ نہ کہا محض جھوٹ ہے اور غلط ہے افترا ہے بہتان ہے جیسے دوسرے مخلصین صحابہ نے کیا- ایک روایت میں مسیئا ہے یعنی حضرت علی ان کے ساتھ برے رہے- مطلب یہ ہے کہ ان کی حمایت اور طرف داری نہ کی-- یعنی زور کے ساتھ اس تہمت کو نہیں جھٹلایا بلکہ خاموش رہے دونوں طرف والوں کی بات سنتے رہے- یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ تہمت لگانے والوں میں شریک تھے- حضرت عائشہ کو اس بات کا رنج ہوا- خصوصاً اس وقت جب آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے رائے پوچھی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کیا کمی ہے- یعنی آپ کو اگر کچھ گمان ہے تو عائشہ کو چھوڑ دیجئے طلاق دیدیجئے اور یہ بھی کہا کہ بریرہ کو میرے حوالے کیجئے جو حضرت عائشہ کی لونڈی تھی- پھر اس کو ڈرایا اور دھمکایا مگر کوئی بات ہو تو وہ کہے- وہاں تو نرا بہتان ہی بہتان تھا جو بدمعاشوں نے اٹھایا تھا بھلا حضرت عائشہ صدیقہ کو دیکھو اور ایسی ناپاک بات کو ان بدمعاشوں کو ایسی تہمت لگاتے شرم بھی نہ آئی- آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا کیا ذلیل و خوار ہوئے کوڑے کھائے اور بی بی صاحبہ کی فضیلت اور بڑھ گئی- قرآن شریف میں ان کی پاکی اور عصمت بڑے زور کے ساتھ اتری جو قیامت تک پڑھی جائے گی- سلام اللہ علیٰ حبیب اللہ المبراۃ من فوق سبع سمٰوات-

تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ- ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا یا بیع سلم میں گرو رکھنے کا (مثلاً کوئی بنیا بقال سے غلہ قرض لے اور قیمت دینے کی ایک معیاد مقرر کر کے اس کے اطمینان کے لئے کوئی چیز اس کے پاس گرو رکھ دے- جیسے آنحضرتؐ نے کیا تھا کہ یہودی سے غلہ قرض لیا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی یا کوئی شخص دوسرے کو نقد روپیہ دے کر کسی مال میں سلم کرے یعنی مال لینا ایک میعاد پر ٹھہرے اور اطمینان کے لئے اس کی کوئی چیز بطور گروی کے اپنے پاس رکھ لے- اِنَّهٗ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ- آنحضرتؐ حجر اسود کے پاس آئے اس کا استلام کیا (یعنی اس کو سلام کیا چوم کر یا ہاتھ لگا کر یمن والے حجر اسود کو مُحَيًّا کہا کرتے- کیونکہ لوگ اس کو تحیہ یعنی سلام کرتے بعض نے استلام کو کہا کہ وہ سلام بکسرۂ سین سے نکلا ہے جو جمع ہے سَلِمَةٌ کی یعنی پتھر عرب لوگ کہتے ہیں-

اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ- پتھر کو چھوا اور اس کو ہاتھ لگایا- كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُ كُلَّهُنَّ- عبداللہ بن زبیرؓ کعبہ کے چاروں کونوں کو ہاتھ لگاتے (چومتے) کیونکہ انہوں نے کعبہ کو گرا کر حضرت ابراہیم کے پایوں پر اٹھا دیا تھا جیسے آنحضرتؐ نے ارادہ کیا تھا اور حضرت عائشہ سے بیان کیا تھا- مگر خدا حجاج ظالم مردود سے سمجھے اس مردود نے ضد سے پھر کعبہ کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا)-

بَيْنَ سَلَمٍ وَّاَرَاكٍ- سلم اور اراک کے درمیان (دونوں جنگلی درخت ہیں سلم کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں جن کو قرظ کہتے ہیں اور اراک کی ڈالیوں سے مسواکیں بناتے

ہیں)۔

كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ سَلَمَاتٍ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔ (عبداللہ بن عمرؓ) سلم کے درختوں کے پاس نماز پڑھتے۔ مکہ کے راستہ میں ایک روایت میں سلمات ہے۔ بہ کسرۂ لام یعنی پتھروں کے پاس یہ جمع ہے سَلِمة کی بمعنی پتھر۔

عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ۔ آدمی کی ہر پور پر یا ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے۔ یہ جمع ہے سُلَامِيَه کی یعنی انگلی کی پور۔ بعض نے کہا سُلَامٰی جوف دار ہڈی۔

حَتّٰى اٰلَ السُّلَامٰى۔ یہاں تک کہ ہڈی میں پھر مغز آ گیا۔

مَنْ تَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ۔ جو شخص کسی مال میں بیع سلم کرے تو پھر اس کو بدل کر دوسرا مال نہ دے (مثلاً گیہوں دینا ٹھہرے اور چاول دے)۔

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ السَّلَمُ بِمَعْنَى السَّلَفِ۔ عبداللہ بن عمر بیع سلف یعنی بیع سلم کو سلم کہنا برا جانتے تھے (کیونکہ سلم اور اسلام کا مادہ ایک ہے اور اسلام اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے)۔

اِنَّهُمْ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِ سَلِيْمٌ۔ وہ ایک چشمہ پر گذرے۔ وہاں ایک شخص تھا۔ جس کو سانپ یا بچھو نے کاٹا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں کہ

سَلَمَتْهُ الْحَيَّةُ۔ سانپ نے اس کو کاٹ کھایا۔

سَيِّدُ الْقَوْمِ سَلِيْمٌ۔ ان لوگوں کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا۔

سُلَالِمُ۔ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا اس کو سُلَالِيْم بھی کہتے ہیں۔

اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ تو اسلام لا (تباہی سے) بچ جائے گا۔

كَادَ اُمَيَّةُ بْنُ الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔ امیہ ابن صلت (جاہلیت کے زمانہ کے ایک شاعر) مسلمانی کے قریب ہو گیا تھا (اس کے شعروں میں توحید خداوندی اور قیامت کا اقرار ہے)

اَسْلَمْتُ لَكَ۔ میں تیرا تابعدار ہوا (تیرے امر اور نہی کو میں نے قبول کیا)۔

اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ۔ میں نے اپنا منہ تیرے سامنے رکھ دیا (تجھ کو سونپ دیا۔ تیرا تابعدار بن گیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر لگائی) یعنی تجھ پر تکیہ اور بھروسا کیا۔

لَايُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسَلِّمُوْا اِلَيْهِمِ النَّبِيَّ ﷺ۔ (قریش اور بنی کنانہ نے حلفیہ ایک معاہدہ لکھا) کہ وہ بنی ہاشم سے نہ نکاح شادی کریں گے نہ ان کے ہاتھ کچھ خرید و فروخت کریں گے جب تک وہ آنحضرتؐ کو ہمارے سپرد نہ کریں (ہم ان کو قتل یا قید کر ڈالیں) یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ نامی ایک شخص نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ لنجا کر دیا اور معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا تھا۔ اس کو سب دیمک چاٹ گئی۔ صرف اللہ کا نام چھوڑ دیا۔ آنحضرتؐ نے ابو طالب اپنے چچا سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے قریش سے کہا دیکھو میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے۔ تم معاہدہ نکال کر دیکھو اگر میرا بھتیجا جھوٹا نکلا تو میں اس کو تمہارے سپرد کر دوں گا۔ جب انہوں نے کعبہ کھول کر دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسے آنحضرتؐ نے خبر دی تھی۔ اس وقت شرمندہ ہوئے اور معاہدہ کالعدم ہو گیا)۔

بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ۔ کھجور کے درخت میں سلم کرنے کا بیان۔

بَعَثَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ۔ بنی سلیم کے کچھ لوگوں کو بنی عامر کے پاس بھیجا (بنی سلیم ایک قبیلہ کا نام ہے یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بنی سلیم ہی نے ان ستر صحابہ کو مار ڈالا تھا جن کو آنحضرتؐ نے ان کی طرف اسلام کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔ یہ صحابی اصحاب صفہ میں سے تھے)۔

مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِيْ يَوْمٍ اَسْلَمْتُ۔ کوئی مسلمان نہیں ہوا مگر اسی دن جس دن میں مسلمان ہوا (یعنی مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا یہ سعد ابن ابی وقاص کا قول ہے۔ مگر اس میں اشکال یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ ان سے پہلے اسلام لائے تھے اور سعد تو انہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے)۔

كَانَ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کے آٹھواں حصہ تھے (یعنی لشکر میں ان کی تعداد

مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے)-

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ - ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (جو التحیات میں تھا سلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک ایہا النبی) اب درود آپ پر کیونکر بھیجیں (وہ بھی سکھا دیجئے)-

يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ - (پہلے کم عمر والا آدمی بڑے عمر والے کو سلام کرے) اور سوار پیدل کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو **يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ** - سوار پیدل کو پہلے سلام کرے (اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو- طیبی نے کہا خوب صورت جوان عورت کو سلام نہ کرے جس سے فتنہ کا ڈر ہو- اگر کوئی غیر مرد اس کو سلام کرے تو وہ جواب نہ دے اسی طرح کافروں کو بھی سلام کرنا درست نہیں- مگر ضرورت سے اور اگر سہواً ان کو سلام کر لے تو اپنا سلام پھیر لے- اسی طرح بدعتی کو بھی سلام نہ کرے قول مختار یہی ہے اگر کافر پہلے سلام کرے تو جواب میں وعلیکم کہے فقط انتہی- اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان اور سنی اور بدعتی سب جمع ہوں تو وہاں یوں کہے **السلام علیٰ من اتبع الهدی**)

فقولوا وعليكم - اگر یہودی تم کو سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہو-

ایک روایت میں علیکم ہے بغیر واؤ کے-

كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَ ثَلٰثًا وَاِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ جب کوئی بات کہتے، تو تین بار کہتے (تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں) اور جب اذن مانگنے کے لئے سلام کرتے، تو تین بار سلام کرتے (اگر اندر سے جواب آتا تو اندر جاتے، ورنہ لوٹ جاتے)-

فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ - آپ نے دو ہی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا (یہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی ایک روایت میں ہے کہ تین رکعت پڑھ کر ایک میں بین الرکعتین ہے شاید یہ مختلف واقعوں کا ذکر ہو)-

قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ - اسلام ظاہر کرنے سے پہلے (کیونکہ وہ دل سے تو کبھی مسلمان ہی نہیں ہوا تھا یعنی عبداللہ بن ابی منافق)-

فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا - پھر جو کوئی پہلے اسلام لایا ہو (یعنی قدیم الاسلام ہو ایک روایت میں **اَقْدَمُهُمْ سِنًّا** ہے یعنی جو عمر میں زیادہ ہو)-

اَلسَّلَامُ عَلٰى عبادالله کے پہلے کہتے **لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ** - یوں نہ کہو اللہ پر سلام (کیونکہ سلام تو خود اللہ کا ایک نام ہے دوسرے اللہ پر سلام کا معنیٰ یہ ہے- کہ اللہ ہمارے شر اور ایذا سے محفوظ رہے حالانکہ اس کو کوئی شر اور ایذا نہیں پہنچ سکتا- کیا مجال وہی سب کو بچانے والا ہے اس کا بچانے والا کوئی نہیں ہے)

يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ - آنحضرتؐ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت کی) پڑھتے ان میں فاصلہ کرتے (دو رکعتوں کے بعد بیٹھے، تشہد پڑھتے، ملائکہ پر سلام بھیجتے)-

كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلٰى جَبْرَئِيْلَ - پہلے ہم جب نماز پڑھتے تو تشہد میں یوں کہتے جبرئیل پر سلام (میکائیل پر سلام) آنحضرتؐ نے فرمایا یوں کہو **السلام علينا وعلیٰ عباد الله الصالحين** - تو اللہ کے کل نیک بندوں کو فرشتوں کو اور انبیاء اولیاء اللہ سب کو سلام پہنچ جائے گا-

يَقُوْلُ اللّٰهُ اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھ کو سونپ دیئے-

اَوْمُسْلِمًا - مومن ہے یا مسلم اسلام کے دو معنی آتے ہیں ایک تو ایمان یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق دوسرے صرف زبانی اقرار ڈر اور خوف کی وجہ سے-

مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ - جب سے ہم نے ان سے جنگ کی (یعنی سانپوں سے) اب تک ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں ہوئی- کہتے ہیں شیطان سانپ کے منہ میں گھس کر بہشت میں گیا- اس لئے کہ فرشتے اس کو وہاں آنے نہیں دیتے تھے اور آدم اور حوا کو بہکایا)-

وَاِنْ كَانَ نَشْزَ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا - اگر خراجی زمین کی پیداوار ہو جس پر اس کی مالک کا قبضہ برقرار رکھا

گیا ہو۔

اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - مکہ کے لوگ (جب مکہ فتح ہوا) تو ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے لیکن عمرو بن عاص دل سے ایمان لایا۔

اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ - ان کے منہ سلام ہیں (یعنی بہت کثرت سے سلام علیک کیا کرتے ہیں)۔

جیسے وَاَيْدِيهِمْ طَعَامٌ - ان کے ہاتھ کھانا ہیں یعنی بہت کھانا کھاتے ہیں۔

مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ - (جریر نے کہا میں تو سورۂ مائدہ اترنے کے بعد ہی اسلام لایا) (جس میں یہ حکم ہے کہ وضو میں پاؤں دھوؤ یا ان پر مسح کرو - باوجود اس کے میں نے آنحضرتؐ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا - تو معلوم ہوا کہ موزوں کا مسح سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ نہیں ہوا - بلکہ سور مائدہ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان کو دھوؤ - جیسے اکثر علمائے اہل سنت کا قول ہے یا مسح کرو جیسے علماء امامیہ اور بعض علماء اہل سنت کا بھی قول ہے - بعض نے کہا نمازی کو اختیار ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان پر مسح کرے یا ان کو دھوئے اور شیعہ امامیہ نے جو موزوں پر مسح جائز نہیں رکھا یہ ان کی دھینگا مشتی ہے - ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بتواتر آنحضرتؐ سے موزوں کا مسح نقل کیا ہے اب یہ کہنا کہ موزوں کا مسح کتاب اللہ کے مخالف ہے محض لغو ہے - اس لئے کہ کتاب اللہ کا سمجھنے والا آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا - پس معلوم ہوا کہ کتاب اللہ میں جو پاؤں دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے وہ اس صورت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں - جیسے سر کا مسح اس صورت میں فرض ہے جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو اسی پر مسح کرنا کافی ہے)۔

اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ - تو ہی سلامت رکھنے والا ہے (ہر آفت سے بچانے والا) اور تیری ہی طرف سے سلامتی آتی ہے۔

وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ - اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ جاتی ہے (تو جب چاہتا ہے' سلامتی اٹھا لیتا ہے اور آفت اور بیماری میں پھنسا دیتا ہے) صحیح حدیث میں یہ دعا آئی ہے اتنی ہی وارد ہے یعنی **انت السلام ومنك السلام والیك یعود السلام** اب یہ جو بعض لوگ اس کے بعد اتنا اور بڑھاتے ہیں **فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دارلسلام** یہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے اور دعائے ماثورہ میں اپنے دل سے بڑھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے جتنا آنحضرتؐ نے فرمایا بس وہی ہمارا حرز جان ہے اور وہی کافی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ - سلام تم پر اے مومن گھر والو (یہ آپ نے قبرستان میں جا کر فرمایا مردوں کو سلام کیا' ان سے مخاطبہ کیا' معلوم ہوا کہ مردے اپنی قبروں میں ہمارا سلام اور کلام سنتے ہیں - لیکن وہ ہم کو اپنا جواب نہیں سنا سکتے اہل حدیث کا قاطبۃً یہی قول ہے صرف حنفیہ اور معتزلہ نے سماع موتی کا انکار کیا ہے - ان کے انکار سے کیا ہوتا ہے اور تعجب ہے ان اہل حدیث پر جو لوگوں کو تو ابوحنیفہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود جب چاہتے ہیں ابوحنیفہ کے مقلد بن جاتے ہیں - سماع موتی کی نفی میں ان کے قول سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں - اسی طرح حرمت سماع اور مزامیر میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مقلد بن جاتے ہیں اور ان احادیث کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے جو ان کے خلاف وارد ہیں اور جن سے اہلحدیث کے پیشوا امام ابن حزمؒ نے استدلال کیا ہے - اسی طرح شرک و بدعت میں محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسماعیل کے مقلد بن جاتے ہیں اور دوسرے دلائل کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے - **ان یتبعون الا الظن وما تهوی الانفس** - عجیب بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف کی نسبت تو کہتے ہیں وہ معصوم عن الخطاء نہ تھے - انہوں نے بہت سے مسائل میں خطا کی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ میں خطا کی تو فوراً کان کھڑے کر کے چراغ پا ہو جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں یہ تو وہی مثال ہے فرین المطیر وقام تحت المیزاب)

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ - ایک شخص کو چھینک آئی اس نے (الحمدللہ کے بدل) السلام علیک یا رسول اللہ کہا (بھلا یہ سلام کا کیا موقع تھا) آپ نے (جواب میں) اس کی نادانی ظاہر کرنے کو فرمایا تجھ پر سلام اور تیری ماں پر سلام (خدا دونوں کو عقل دے اور ہر آفت سے بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں بھی بعض بیوقوفوں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے موقع بے موقع درود پڑھتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ خیال کرتے ہیں کہ درود پڑھنا تو ثواب ہے اگر ہم نے اس مقام پر بھی پڑھ لیا تو کیا قباحت ہے- جیسے حیدرآباد میں جاہل لوگوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ نماز کی تکبیر سے پہلے یہ کہتے ہیں- اللهم صلی علی سیدنا محمد وآله وبارك وسلم- کوئی تراویح کے بعد چلا چلا کر اذان کی طرح یہ پکارتا ہے-السلام علیك یا آدم صفی الله- السلا علیك یا نوح نجی الله- اسی طرح حضرت محمد ﷺ تک سب پیغمبروں پر سلام بھیجتا ہے-

بنگلور میں بعض مسجدوں میں جمعہ کی نماز سے پہلے الصلوٰۃ یا مومنون الصلوٰۃ سنۃ الجمعہ پکارتے ہیں-کوئی خطبہ سے پہلے یہ راگ گاتا ہے الجمعۃ حج الفقراء والمساکین- گویا شریعت ان کے ہاتھ کی کل ہے جدھر چاہا پھرا دیا- ارے بیوقوفو شریعت کا بڑا اصول یہ ہے کہ ہر عبادت میں طریقہ سنت کی پیروی کی جائے اور اپنے دل سے کسی عبادت میں گھٹانا بڑھانا گویا پیغمبر خداؐ کی ہمسری کا دعویٰ اور سراسر بے ادبی اور گستاخی ہے- بھلا اگر کوئی ظہر کی آٹھ رکعتیں پڑھے اور کہے کیا قباحت ہے- میں نے تو چار رکعتیں اور زیادہ کر دیں اور نماز تو عبادت ہے- اگر اس کو میں نے زیادہ کیا تو تم کیوں منع کرتے ہو- ایسے شخص کو بیوقوف اور نادان ہی کہیں گے- جیسے آنحضرتؐ نے اس چھینکنے والے کی نادانی کی طرف اشارہ کیا مطلب آپ کا یہ تھا کہ چھینک کے بعد الحمدللہ کہنا چاہئے السلام علی رسول اللہ کا یہ محل نہیں ہے-

سلمان فارسی-مشہور صحابی ہیں (وہ اصل میں اصفہان یا رام ہرمز کے کاشتکار تھے اور دین بھی آئین زردشتی رکھتے تھے ایک نصرانی پادری سے ملے اس کی صحبت میں رہے- اس نے مرتے وقت دوسرے پادری کے پاس بھیج دیا-اس نے تیسرے کے پاس- یہاں تک کہ آخری پادری نے ان کو پیغمبر آخر الزماں کے ظہور کی خبر دی اور وہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے- راہ میں لیٹروں نے ان کو قید کر لیا غلام بنایا بکتے بکتے مدینہ تک پہنچے (دو سو پچاس برس تک زندہ رہے-۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی- بڑے مخلص اور عاشق رسول اور محبّ اہل بیت تھے رضی اللہ عنہ وحشرنا معہ-

يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ- ہر دو رکعتوں کے بعد فرشتوں کو سلام کر کے اس دوگانہ کو جدا کرتے یعنی تشہد پڑھ کر کیونکہ اس میں اللہ کے نیک بندوں پر جیسے فرشتے انبیاء ہیں سلام کیا جاتا ہے-

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ- ہم کو سلامتی کے راستوں پر چلا (جو بہشت تک اور پروردگار کی رضامندی تک پہنچائیں)-

اَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا- یا اللہ میں تجھ سے سلامتی والا دل چاہتا ہوں) جو عقائد فاسدہ اور خیالات باطلہ سے پاک ہو اور دنیا کی شہوات اور لذات سے بیزار تیری رضامندی کا طلبگار ہو)-

اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ آنحضرتؐ جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ اللهم انت السلام اخیر تک کہیں (اس کے بعد اٹھ جاتے مطلب یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کی طرح ہر نماز کے بعد خواہ مخواہ لمبی دعائیں ہاتھ اٹھا کر نہ کرتے-طیبی نے کہا مراد وہ نماز ہے جس کے بعد راتبہ سنت ہے جیسے ظہر اور مغرب اور عشاء-لیکن عصر اور فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کے لئے بیٹھے رہنا مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے جہاں فرض پڑھتے)-

میں کہتا ہوں فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر بالالتزام دعا کرنا گو منع نہیں ہے مگر سنت بھی نہیں ہے-سنت یہ ہے کہ تشہد اور درود کے بعد سلام سے پہلے جو دعا منظور ہو وہ کرے کیونکہ اس وقت تک دربارالٰہی میں حاضر ہے-

دربار سے برخاست ہونے کے بعد قبولیت کی اتنی امید

نہیں ہے جتنی حضوری دربار کے وقت میں ہے۔

اَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ-تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں سے آیا (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا)۔

وَالدَّاخِلُ بِسَلَامٍ- جو شخص گھر سے نکلے اپنے کام کاج کے لئے پھر سلامتی کے ساتھ یعنی گناہ جھوٹ غیبت وغیرہ سے بچ کر اپنے گھر میں آ جائے۔

هُوَ سَلَامُكُمْ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ وَرَدُّهُمْ عَلَیْكُمْ وَهُوَ سَلَامُكَ عَلٰی نَفْسِكَ-قرآن شریف میں جو آیا ہے فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اس سے مراد یہ ہے کہ تم گھر والوں کو سلام کرو وہ تمہارا جواب دیں تو گویا تم نے اپنے تئیں آپ سے سلام کیا۔

اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَیْتَهٗ فَاِنْ كَانَ فِیْهِ اَحَدٌ یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ اَحَدٌ فَلْیَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا- جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں جائے اگر وہاں کوئی ہو تو اس کو سلام کرے اگر کوئی نہ ہو تو یوں کہے سلام ان لوگوں پر جو ہمارے پروردگار کے پاس ہیں۔

دِیْنُ اللّٰهِ اِسْمُهُ الْاِسْلَامُ وَهُوَ دِیْنُ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنُوْا حَیْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ اَنْ تَكُوْنُوْا فَمَنْ اَقَرَّ بِدِیْنِ اللّٰهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ-اللہ کے دین کا نام اسلام ہے وہی اللہ کا دین تھا تمہارے ہونے سے پہلے جہاں پر تم تھے اور تمہارے ہونے کے بعد بھی پھر جو کوئی اللہ کے دین کا اقرار کرے (زبان سے شہادتیں ادا کرے) وہ مسلمان ہے اب اگر شریعت کی تمام باتوں پر عمل بھی کرے تو وہ مومن ہے (غرض ایمان بغیر اعمال صالحہ کے پورا نہیں ہوتا)

جَعَلَهٗ سِلْمًا لِمَنْ دَخَلَهٗ-اللہ تعالیٰ نے اسلام کو امان بنایا جو کوئی اسلام لائے وہ سلامت رہے گا (مسلمان اس کے جان اور مال کو نقصان نہیں پہنچائیں گے)

اَیْنَ وَادِی السَّلَامِ قَالَ ظَهْرَ الْكُوْفَةِ- وادیٔ سلام کہاں ہے فرمایا کوفہ کے پشت پر۔

اُمُّ سَلَمَةَ-آنحضرتؐ کی مشہور بی بی۔

اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ سَالِمًا- مجھ کو بہشت میں سلامتی کے ساتھ لے جا (یعنی عذاب سے بچا کر)۔

سَلَامَه- شاہ زنان حضرت شہر بانو کا لقب تھا- جناب امیر المومنین نے ان سے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا جہاں شاہ آپ نے فرمایا تو شہر بانو ہے۔

اَسْلَمُ-ایک چھوٹے ستارے کا نام بھی ہے۔

یُسَلِّمُكَ اِلٰی قَبْرِكَ خَالِصًا- تجھ کو تیری قبر کو سونپ دے گا اس حال میں کہ تو اکیلا ہوگا (نہ عزیز واقربا تیرے ساتھ ہوں گے نہ مال اسباب)۔

وَسَلِّمْهُ لَنَا- رمضان کو ہمارے لئے سلامت رکھ) اس کا چاند شروع اور اخیر میں صاف کھلا رہے تا کہ روزے میں شک نہ واقع ہو)۔

اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ- جو ان سے یعنی میرے اہل بیت سے صلح رکھیں ان سے میں بھی صلح رکھتا ہوں اور جو ان سے لڑیں- ان سے میں بھی لڑوں گا (تو آنحضرتؐ کے اہل بیت سے لڑنے والا آنحضرتؐ سے لڑنے والا ہے ایسا شخص کبھی مومن نہیں ہوسکتا- ایک روایت میں اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَنِیْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَنِیْ ہے یعنی جو کوئی مجھ سے صلح کرے میں اس سے صلح رکھوں گا اور جو کوئی مجھ سے لڑنا چاہے میں بھی اس سے لڑوں گا۔

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ[1]
وگر جنگ جوئی نہ دارم درنگ

لَا یُطَهِّرُ اللّٰهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتّٰی یُسَلِّمَ لَنَا وَیَكُوْنَ سَلْمًا لَّنَا-اللہ تعالیٰ کسی بندے کا دل اس وقت تک پاک نہیں کرتا جب تک وہ ہمارے تابعدار نہ ہو جائے اور ہم سے مل کر نہ رہے۔

خُذْ بِاَیِّ الْحَدِیْثَیْنِ شِئْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِیْمِ- جب دو حدیثیں ایک دوسرے کی متعارض وار ہوں اور دونوں صحیح

---

[1] اگر صلح چاہتے ہو تو پھر ہم بھی جنگ کرنا نہیں چاہتے لیکن اگر تمہارا جنگ ہی کا ارادہ ہے تو پھر ہم نے بھی چوڑیاں نہیں پہن رکھیں (م)

ہوں اور جمع نہ ہو سکے نہ مقدم مؤخر معلوم ہو۔ تو جس حدیث پر تو چاہے عمل کر سکتا ہے تابعداری کے طور پر۔

تَسَالُمٌ۔ مصافحہ۔

سُلَيْمَان۔ مشہور پیغمبر۔

سَالِمِيَّه۔ ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں کا جو اللہ کو یعنی اس کی ذات کو ہر جگہ اور ہر مکان میں کہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ذات الٰہی بالائے عرش بیرون از احاطہ ممکنات ہے اور علم اس کا ہر جگہ ہے۔

سلیمانی حال عربوں کے محاورہ میں افغان کو کہتے ہیں۔

سَلْوٌ یاسُلُوٌّ یاسُلْوَانٌ یا سُلِيٌّ بھول جانا۔ تسکین پانا، ایک واقعہ کی یاد سے غافل ہو جانا دل بہل جانا۔

تَسْلِيَةٌ یااِسْلَاءٌ۔ تسلی دینا کسی کا رنج دور کرنا، غم غلط کرنا۔

تَسَلِّيْ۔ تشفی دل بہل جانا تسکین پانا۔

سُلْوَانٌ۔ دوائے مسکین یعنی تسکین بخش۔

سَلْوٰی۔ شہد اور ایک قسم کا پرندہ ہے سفید جو جنگل میں بنی اسرائیل پر آتا تھا۔

وَتَكُوْنُ لَكُمْ سَلْوَةٌ مِّنَ الْعَيْشِ۔ تم کو زندگی کا چین ملے۔

اِنَّ اللّٰهَ الْقٰى عَلٰى عِبَادِهِ السَّلْوَةَ بَعْدَ الْمُصِيْبَةِ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَا نْقَطَعَ النَّسْلُ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مصیبت کے بعد تسلی اتاری۔ (آدمی کو رو رو کر صبر آ جاتا ہے۔ اگلی مصیبت بھول جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا اور برابر رنج قائم رہتا۔ کبھی صبر نہ آتا تو۔ انسانی نسل مٹ جاتی۔ کیونکہ مصیبت اور رنج سے کوئی انسان خالی نہیں۔ پھر اگر یہ رنج سدا دل میں رہتا تو دینا قائم نہ رہتی۔ ہر ایک آدمی اپنے رنج میں گھٹ گھٹ کر ہلاک ہو جاتا۔ دنیا کے سب کاروبار بند ہو جاتے)۔

سَلَّانِيْ مِنْ هَمِّيْ۔ میرا رنج بھلا دیا مجھ کو تسلی دی۔

سَلٰی۔ شیمہ (یعنی وہ پوست جس کے اندر بچہ رہتا ہے)

سَلْيٌ۔ اس پوست کا کٹ جانا عرب میں ایک مثل ہے۔

وَقَعَ الْقَوْمُ فِيْ سَلٰى جَمَلٍ۔ لوگ اونٹ کے بچہ دان میں پڑ گئے (یعنی ایک مشکل میں کیونکہ بچہ دان اونٹنی کا ہوتا ہے نہ اونٹ کا)۔

اِنْقَطَعَ السَّلٰى فِي الْبَطْنِ۔ یہ پوست پیٹ ہی میں رہ گیا (یعنی اب کوئی حیلہ نہ رہا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب یہ پوست باہر آتا ہے تو بچہ سلامت رہتا ہے اور زندہ پیدا ہوتا ہے اور جب پیٹ ہی میں رہ جاتا ہے تو بچہ مر جاتا ہے۔

جَاءُوْا بِسَلَا جَزُوْرٍ فَطَرَ حُوْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ۔ ایک اونٹنی کا بچہ دان (جو سڑا ہوا پڑا تھا قریش کے کافر لے کر آئے اور آنحضرت کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے (جب آپ سجدے میں گئے تو عقبہ بن ابی معیط ملعون نے کفار قریش کے صلاح اور مشورے سے یہ بچہ دان لے کر آپ کی پیٹھ پر رکھ دیا اور لگے ٹھٹھے مارنے۔

اَيُّكُمْ يَاتِيْ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ۔ تم میں کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کا بچہ دان لے کر آتا ہے۔ بعض نے کہا یہ پوست جس کے اندر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کو آدمی میں مشیمہ کہتے ہیں اور جانوروں میں سلا۔ مگر بات یہ ہے کہ مشیمہ تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے، بچہ اس میں لپٹا ہوا نہیں ہوتا، بچہ تو بہ قدرت الٰہی اسی پوست (جھلی) کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔

مَاقَرَأَتْ بِسَلًا۔ کبھی اس کے پیٹ میں بچہ نہیں ٹھہرا (یعنی کبھی اس کو حمل نہیں رہا)۔

فَرْثُهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا۔ اس کے گوبر اور خون اور بچہ دان میں سے۔

مَرَّ بِسَخْلَةٍ تَتَنَفَّسُ فِيْ سَلَاهَا۔ ایک بکری کے بچہ پر گذرے جو اپنے بچہ دان میں دم توڑ رہا تھا۔

لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰى مُغِيْبَةٍ يَقُوْلُ مَاسَلَّيْتُمُ الْعَامَ وَمَانَتَجْتُمُ الْاٰنَ۔ کوئی مرد تم میں سے اس عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (سفر میں گیا ہوا ہو) اور یوں کہے

اس سال تو تم نے اپنے جانور کے بچہ کا پوست ہی نہیں لیا نہ تمہارا جانور جنا- بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں ماسلاتم تھا- ہمزے کے ساتھ یعنی تم نے اب کے سال گھی نہیں نکالا ہمزے کو گرا دیا اور الف کو یا سے بدل دیا-

بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ جُدَدٌ فَأَلْقَى الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَانَاقَةٍ فَمَلَّوْا بِهَاثِيَابَهٗ- ایسا ہوا آنحضرت ﷺ مسجد حرام میں نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے تھے- اتنے میں (کمبخت) مشرکوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان پھینک مارا اور آپ کے کپڑے بھر دیئے (خراب کر دیئے- خدا ان سے سمجھے) کہئے اس شرارت کی بھی کوئی حد ہے آخر اس کا بدلہ پایا- مسلمانوں کے ہاتھوں سے خوب جوتے کھائے مارے گئے- تو کتوں کی طرح ان کی لاشیں اندھے کنوے میں ڈال دی گئیں- نہ گور نصیب ہوئی نہ کفن-

سَلًا کی جمع اَسْلَاءٌ جیسے سَبَبٌ کی جمع اَسْبَابٌ ہے-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْمِيْمِ

سَمْأَلٌ- سایہ-

سَمَوْءَلٌ- ایک یہودی جو عہد پورا کرنے میں ضرب المثل ہوگیا-

عرب لوگ کہتے ہیں اَوْفٰی مِنَ السَّمَوْءَلِ- سمول سے زیادہ وعدے کا سچا-

سَمَأَلَ الْخَلُّ- سرکے کے کچرے کے ساتھ مکھی بھی نکل آئی-

سَمْتٌ- طریقہ' بیچ کا راستہ' اچھے لوگوں کی شکل اور خصلت' اپنے گمان پر راستہ چلنا' قصد کرنا ایک بات یا رائے تیار کرنا-

تَسْمِيْتٌ- ایک راستہ لازم کر لینا' کسی چیز پر اللہ کا نام لینا' دعا کرنا جیسے تَشْمِيْتٌ ہے شین سے-

سَمْتُ الرَّاْسِ- آسمان کا وہ نقطہ جو سر کے مقابل ہو-

سَمْتُ الْقِبْلَةِ- افق کا وہ نقطہ کہ جب آدمی اس کی طرف رخ کرے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو-

سَمُّوا اللّٰهَ وَ دَنُّوْوَسَمِّتُوْا- (کھانے کے وقت) اللہ کا نام لو اور اپنے پاس سے کھاؤ (دوسرے کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ) اور (کھانے کے بعد) کھلانے والے کے لئے دعا کرو (کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تیرے روٹی رزق میں ترقی کرے) یا یوں کہے اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ- جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے-

تَسْمِيْتُ الْعَاطِسِ- چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا (یرحمک اللہ کہنا) بعض نے کہا یہ سمت سے نکلا ہے بہ معنی اچھی شکل اور ہیات کے تو معنی یہ ہوگا چھینکنے والے کے لئے یوں دعا کرنا اللہ تعالیٰ تیری شکل اور وضع اچھی رکھے- کیونکہ چھینکتے وقت آدمی کی صورت بگڑ جاتی ہے- اکثر لوگوں نے تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی چھینکنے والے کا جواب دینا اس کے لئے دعا کرنا-

فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰی سَمْتِهٖ وَهَدْيِهٖ- وہ لوگ اس اچھی شکل اور وضع کو دیکھیں (یعنی دینداری میں نہ حسن اور جمال ظاہری میں بعض نے کہا سمت سے یہاں مراد طریق اور روش ہے جیسے کہتے ہیں- اِلْزَمْ هٰذَا السَّمْتَ- اس چال کو لازم کر لے-

فُلَانٌ حَسَنُ السَّمْتِ- فلاں شخص کی چال چلن اچھی ہے-

اَلْهَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ- اچھا طریق اور اچھی چال-

مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْيًا وَّدَلًّا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ- (حذیفہؓ نے کہا) ہم آنحضرتؐ کے ساتھ خصلت اور چال اور وضع میں مشابہ عبداللہ بن مسعودؓ سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے (عبداللہ بن مسعودؓ سفر اور حضر میں ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے- تو ہر بات میں آنحضرتؐ کی وضع اور روش انہوں نے اختیار کی تھی اور قرآن اور حدیث کے بھی بہت بڑے عالم تھے)-

لَا اَدْرِیْ اَيْنَ اَذْهَبُ اِلَّا اَنِّیْ اُسَمِّتُ- میں نہیں جانتا کدھر جا رہا ہوں- البتہ بیچ کی راہ پر چل رہا ہوں یا اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھ کو سیدھی راہ پر چلائے یا اپنی گمان اور اٹکل

اور رائے سے ایک طرف کو جا رہا ہوں-

حَتّٰی تُحُقِّقَتِ السَّمْتَانِ - دونوں صفتیں ثابت ہو گئیں (یعنی محمد اور احمد دونوں نام آپ پر صادق آئے جو اگلی کتابوں میں مذکور تھے)-

وَيَتَسَمَّتُ فِيْ مَلَائَتِهٖ - اپنی چادر میں اچھے لوگوں کے وضع رکھتے تھے-

خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ - دو باتیں منافق میں نہیں پائی جاتیں (بلکہ وہ مومن کی نشانی ہیں) ایک تو اچھی چال چلن دوسرے دین کی سمجھ (یعنی دین کا علم) جس شخص میں یہ دونوں باتیں ہوں یعنی دین کا عالم بھی ہو اور پھر نیک روش ہو (بدکاری اور بدوضعی سے پاک ہو) وہ تو نور علی نور ہے اور پکا مومن ہے-

مترجم کہتا ہے آدمی کی دنیا میں دو جانب ہیں ایک تو اللہ کے ساتھ دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ جب کسی نے دین کا علم حاصل کیا تو اللہ کی جانب کو پورا کیا پھر جب اس پر عمل کیا اور نیک روش اختیار کی تو بندوں کی جانب بھی پورا کر دیا ایسا آدمی اگر کسی کو مل جائے تو اس کی صحبت اکسیر سمجھے- یعنی عالم با عمل خدا ترس متقی پرہیز گار متبع سنت بندگان خدا پر مہربان اور شفقت کرنے والا مرنج - اور مرنجان سبحان اللہ ایسے ہی شخص کو اپنا مرشد بنائے اس سے بیعت کر لے- وہی سچا درویش اور فقیر ہے- باقی بڑے بڑے نام اور القاب رکھنے والے مولوی اور مشائخ شیخی کرنے والے ڈینگ مارنے والے' انا ولا غیری کا دم بھرنے والے علم اور فضیلت اور کرامات اور الہامات اور حالات اور واقعات کا دعویٰ کرنے والے' اپنی تئیں دوسروں سے بہتر سمجھنے والے' مسلمانوں کو کافر بنانے والے' کفر کے فتاویٰ بات بات میں چلانے والے' علم و فضیلت ظاہر کرنے کے لئے ردوقدح میں کتابیں اور رسالے لکھنے والے- مجدد اور مہدی اور علامہ اور بحر العلوم اور جامع العلوم کے لقب اپنے نام کے ساتھ لکھنے والے یا ان القاب کو اپنے لئے دوسروں سے لکھوانے والے اور ان کو اپنے لئے پسند کرنے والے بہت باتیں کرنے والے بہت مناظرہ اور بحث کرنے والے- یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں ان کی صحبت سے بھاگنا چاہئے' چہ جائے کہ ان کو مرشد یا پیر بنانا یا ان سے بیعت کرنا جب تم کسی درویش یا عالم کو دیکھو تو اس کا امتحان یوں کر لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو شرع شریف کے مطابق ادا کرتا ہے یا نہیں- اگر ان میں سے کسی بات میں خلل پاؤ- مثلاً دیکھو کہ اس میں غرور ہے یا دنیا کی طمع ہے یا مالداروں کی خوشامد کرتا ہے یا دنیا داروں کی بہ نسبت نیک اور مفلس مسلمانوں کی زیادہ تعظیم اور خاطر داری کرتا ہے یا بادشاہ اور امیروں کے ملاقات کی خواہش رکھتا ہے یا دنیا کے لئے اللہ کے بندوں سے جھگڑتا ہے نالشم نالشا مقدمے چلاتا ہے یا دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے یا دوسرے مولویوں اور درویشوں سے اپنی تئیں بڑھ چڑھ کر جانتا ہے ان کو حقیر اور کم علم سمجھتا ہے- اپنے تئیں بڑا عالم یا بڑے مرتبہ والا فقیر خیال کرتا ہے- تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ تم اس کی صحبت میں رہو یا اس کو اپنا مرشد بناؤ- اس کی صحبت تو تم کو اور زیادہ تباہ اور برباد کرے گی-

اِلْزَمُوْا سَمْتَ اٰلِ مُحَمَّدٍ - حضرت محمدؐ کے آل کی وضع اور روش اختیار کرو (کہ ہر نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر)-

اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ - اچھی خصلت اور اچھی چال چلن امانتداری ہر معاملہ میں سچائی حرام کاری سے پرہیز خلق خدا پر مہربانی اور شفقت رحم و کرم خوش کلامی شریں بیانی ہنس مکھی نرمی اور عاجزی حیا اور شرم یہ نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے-

لِلْمُسْلِمِ ثَلٰثُوْنَ حَقًّا وَّعَدَّ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ - ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر تیس حق ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ چھینکنے والے کے لئے دعا کرے-

اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَدَعُ تَسْمِيْتَ اَخِيْهِ اِذَا عَطَسَ فَيُطَالَبُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی چھینک کا جواب نہیں دیتا آخرت میں اس سے باز پرس ہو گی- مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز میں چھینک کا جواب دے سکتا ہے- یرحمک اللہ کہہ سکتا ہے- اسی طرح چھینک کے بعد الحمد للہ کہہ سکتا ہے درود

شریف پڑھ سکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ امامیہ اور بعض علمائے اہل حدیث کا مذہب ہے اور احناف کے نزدیک ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

دُعَاءُ السِّمَاتِ۔ جس کو دعائے شبور بھی کہتے ہیں۔ امام جواد سے منقول ہے۔ کہتے ہیں یہ دعا تیر بہ ہدف ہے اور اس میں اسم اعظم مندرج ہے واللہ اعلم۔

سَمْجٌ۔ چکنا۔ بدمزہ۔

سَمَاجَةٌ بمعنی قبلحة۔ برائی بدوضعی۔

تَسْمِیْجٌ۔ برا بدوضع بدصورت کرنا۔

عَاثَ فِیْ کُلِّ جَارِحَةٍ مِّنْهُ جَدِیْدُ بِلًی سَمَّجَهَا۔ اس کے ہر عضو میں ایک نئی آفت اٹھ کھڑی ہوئی ہے جس نے اس کو بدصورت کر دیا ہے۔

سَمْحٌ یاسَمَاحٌ یاسَمَاحَةٌ یاسُمُوْحٌ یاسُمُوْحَةٌ یاسِمَاحٌ۔ سخاوت کرنا' دینا۔ مراد پوری کرنا۔ نرم ہونا' سخی ہونا۔

سَمُحَ یا سَمَحَ۔ سخی ہونا۔

تَسْمِیْحٌ۔ آہستہ چلنا۔ جلدی چلنا' بھاگنا نرمی کرنا' نرم ہونا۔

اِذَا لَمْ تَجِدْ عِزًّا فَسَمِّحْ۔ جب تجھ کو زور نہ ہو تو نرمی اور ملائمت کر (عاجزی اور شریں کلامی سے اپنا کام نکال لے)۔

مُسَامَحَةٌ۔ نرمی کرنا' درگذر کرنا چشم پوشی کرنا' بخش دینا' غلطی کرنا۔

اَسْمِحُوْ الْعَبْدِیْ کَاِسْمَاحِهٖ اِلٰی عِبَادِهٖ۔ میرے بندے پر ویسی ہی بخشش کرو (اس کی خطاؤں سے درگذر کرو) جیسے بخشش وہ اپنے غلاموں پر کرتا تھا۔

سَمَحَ اور اَسْمَحَ کا ایک ہی معنی ہے بعض نے کہا اَسْمَحَ کا معنی تابعدار ہوا اِسْمَحْ یُسْمَحْ لَکَ۔ تو بندگان خدا پر نرمی کر اللہ بھی تجھ پر نرمی کرے گا تو بندوں کی خطا معاف کرتا رہ اس سے رحم و کرم کے ساتھ پیش آ تو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو گا۔

اَلسَّمَاحُ رَبَاحٌ۔ معاملات میں نرمی کرنا نفع دیتا ہے (جو شخص خرید و فروخت میں سخت گیری نہیں کرتا اس کی تجارت میں برکت ہوتی ہے۔ کیونکہ لوگ اس کی دوکان سے بہت مال خریدتے ہیں اور جو سوداگر سخت گیر ہوتا ہے۔ دین لین میں سختی کرتا ہے اس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا۔ سادی سیدھی اذان دے (اس میں گانے کی طرح تال سر نکالنا حرفوں کو بڑھانا' لمبا کرنا سنت کے خلاف ہے)۔

کَانَ سَمْحًا سَهْلًا۔ آنحضرت ؐ سخی اور نرم مزاج تھے (خوش خلق)۔

اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ۔ صبر اور سخاوت (یعنی گناہوں سے صبر اور نیکیوں میں ہمت اور جوان مردی)۔

لِیَکُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ۔ آنحضرت ؐ منیٰ سے لوٹتے وقت ابطح یعنی محصب میں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں اپنا سامان زنانہ وغیرہ چھوڑ جاتے کہ مکہ سے مدینہ کو۔ نکلنا آسان ہو (نہ اس لئے کہ محصب میں ٹھہرنا حج کا کوئی رکن ہے)۔

وَلٰکِنْ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ۔ میں دشوار اور مشکل شریعت دے کر نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ سیدھی سادی آسان شریعت دے کر۔

خِیَارُکُمْ سُمَحَاؤُکُمْ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نرم مزاج ہیں (حلیم اور بردبار)۔

اَلسَّمَاحَةُ الْعَدْلُ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ۔ سماحت کیا ہے تنگی اور فراخدستی دونوں حالتوں میں خرچ کئے جانا (اور اللہ کے فضل و کرم پر اعتماد رکھنا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے

اَلسَّمَاحَةُ اِجَابَةُ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ۔ سماحت کیا ہے سائل کا سوال پورا کرنا (اس کو خالی نہ پھرانا اور اللہ کے دین کا خرچ کرنا)۔

سَمْحُ الْکَفَّیْنِ نَقِیُّ الطَّرَفَیْنِ۔ ہاتھوں کے داتا' زبان اور شرمگاہ کے پاک۔

سِمْحَاقٌ۔ دماغ کی وہ جھلی جو ہڈی کے اوپر ہوتی ہے اور اس زخم کو بھی کہتے ہیں جو اس جھلی تک پہنچ جائے۔

سُمْحُوْقٌ - لمبا کھجور کا درخت -

سَمَاحِيْقُ الْغَيْمِ - ابر کے باریک باریک ٹکڑے -

سَمْخٌ - نکلنا کان کے سوراخ میں مارنا -

كَانَ يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ سِمَاخَيْهِ - آنحضرتؐ وضو میں اپنی دونوں انگلیاں کانوں کے دونوں سوراخوں میں ڈالتے -

اِذْضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ - ان کے کان تھپک دیئے گئے (وہ سو گئے) -

سَمْدٌ - ہمیشہ -

سُمُوْدٌ - غرور سے سر اونچا کرنا تیز چلنا ماہر ہونا' حیران ہو کر کھڑے رہنا' غافل ہو جانا' سر اٹھانا -

تَسْمِيْدٌ - بال مونڈ ڈالنا جیسے تَسْبِيْدٌ ہے -

اِسْمِيْدَادٌ - غصہ سے پھول جانا -

سَمِيْدٌ - میدہ -

اِنَّهٗ خَرَجَ وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ قِيَامًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ سَامِدِيْنَ - حضرت علیؓ باہر نکلے لوگ کھڑے کھڑے نماز کے لئے ان کا انتظار کر رہے تھے - فرمایا مجھ کو کیا ہوا میں تم کو سامد دیکھتا ہوں (سامد کہتے ہیں اس شخص کو جو سر اٹھائے سینا باہر نکالے کھڑا ہوا ہو یا ہکا بکا حیران ہو کر کھڑا ہو) - غرض یہ ہے کہ میرے نکلنے سے پہلے تم لوگ کیوں کھڑے ہوئے - حکم تو یہ ہے کہ جب امام باہر آئے تب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوں - ورنہ بیٹھے رہیں -

مَاهٰذَا السُّمُوْدُ - یہ سامد رہنا کیسا؟ بعض نے کہا سُمُوْد سے مراد یہاں غفلت اور بیہوشی ہے -

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اَیْ مُسْتَكْبِرُوْنَ - اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا وانتم سامدون اس کا معنی یہ ہے تم غروری ہو گھمنڈی اور زمخشری نے نقل کیا ہے کہ حمیر قبیلہ کے محاورہ میں اس کا معنی یہ ہے تم گاتے رہتے ہو - عرب لوگ کہتے ہیں -

اُسْمُدِیْ لَنَا - یعنی کچھ ہم کو سنانے کے لئے گا - جلالین میں ہے وانتم سامدون کا معنی یہ ہے کہ تم غافل رہتے ہو - متوجہ ہو کر نہیں سنتے - کرمانی نے کہا ان مشرکوں کی عادت تھی کہ جب قرآن سنتے تو گانے لگتے - تاکہ آنحضرتؐ بھول جائیں اور دوسرے لوگ اس کو سن نہ سکیں -

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُسَمِّدُ اَرْضَهٗ بِعَذِرَةِ النَّاسِ - ایک شخص اپنی زمین میں (کھاد کے طور پر) آدمیوں کا پاخانہ ڈالا کرتا - حضرت عمرؓ نے کہا تم میں کوئی اس بات سے راضی ہے کہ اس کی پیداوار لوگوں کو کھلائے -

سَمَادٌ - کھاد جیسے گوبر لید وغیرہ -

اِسْمَادَّتْ رِجْلُهَا - اس کا پاؤں سوج گیا -

اِسْمَدَّ اور اِسْمَادٌ - ہلاک ہوا' تباہ ہوا -

سَمَادِيْرُ - وہ کالے کالے ٹیکے جو ضعف بصارت میں یا نشہ کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں -

اِسْمَدَرَّ بَصَرُهٗ - اس کی آنکھ میں سمادیر ہو گئی -

سُمْدُوْرٌ - بادشاہ -

سَمَنْدَرٌ - ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے - اس کو سَمَيْدَر بھی کہتے ہیں -

سَمِيْذٌ - میدہ جیسے سَمِيْد دال مہملہ سے -

سَمَيْذَعٌ - سردار کریم النفس شریف اس کی جمع سَمَاذِعُ ہے -

سَمَيْدَعٌ - دال مہملہ سے غلط ہے -

سَمْرٌ یا سُمُوْرٌ - جاگنا رات کو باتیں کرنا' گرم سلائی سے آنکھیں پھوڑنا' پانی ملا کر نرم کرنا چھوڑ دینا' چرنا' پینا' کیلوں سے مضبوط کرنا جیسے تَسْمِيْرٌ ہے -

مَاسَمَرَالسَّمِيْرُ یا اَسْمَرَ السَّمِيْرُ - یعنی ہمیشہ جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے -

مُسَامَرَةٌ اور تَسَامُرٌ - رات کو باتیں کرنا -

اِنَّهٗ كَانَ اَسْمَرَ اللَّوْنِ - آنحضرتؐ کا رنگ گندمی تھا - دوسری روایت میں یوں ہے کہ سفید سرخی ملا ہوا اور دونوں روایتوں میں جمع یوں کیا ہے کہ دھوپ میں آپ کے جسم کا رنگ گندمی معلوم ہوتا اور کپڑوں میں سفید -

يَرُدُّهَا وَيَرُدُّمَعَهَاصَاعًا مِّنْ تَمْرٍلَا سَمْرَاءَ - جس بکری کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکا دینے

کے لئے) تو خریدار کو اختیار ہے (دودھ دوہنے کے بعد جب اس کا حال معلوم ہو جائے کہ وہ بکری بائع کو پھیر دے اور (دودھ کے بدل) ایک صاع کھجور کا دے دے نہ گیہوں کا (یعنی گیہوں دینا اس کو ضروری نہیں عرب میں گیہوں بہ نسبت کھجور کے گراں ہیں - اگر اپنی خوشی سے ایک صاع گیہوں کا دے دے تو وہ اور بات ہے - ایک روایت میں صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَاءَ ہے - یعنی ایک صاع اناج کا دے دے نہ گیہوں کا - ایک روایت میں من طعام سمراء ہے - یعنی گیہوں کا ایک صاع دے دے - ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے رُدَّ مِثْلَیْ لَبَنِهَا قَمْحًا - جتنا دودھ لیا ہو اس کا دوگنا گیہوں دے دے -

فَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ - ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی (اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی مسلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اس کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر زبان میں کانٹے چبھو کر اس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے) -

فَمَنْ شَاءَ فَلْیُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْیُسَمِّرْهَا - ایک روایت میں فَلْیُشَمِّرْهَا ہے شین معجمہ سے یعنی جس کا جی چاہے اس کو رکھے اور جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے -

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا هٰذَا السَّمُرُ - ہمارے کھانے کو سوا سمر کے اور کچھ نہ تھا - سمر اسم جمع ہے سمرہ کی - سمرات اس کی جمع ہے وہ ایک کانٹے دار درخت ہے عرب کا اس کے پھل کھاتے ہیں یَا اَصْحَابَ السَّمُرَةِ - اے سمرہ کے لوگو - یعنی وہ صحابہ جنہوں نے اس درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت کی تھی - یعنی بیعت الرضوان -

اِذْ جَاءَ زَوْجُهَا مِنَ السَّامِرِ - اتنے میں اس کا خاوند رات کو باتیں کرنے والوں میں سے آن پہنچا - سامر اسم جمع ہے جیسے باقر اور حامل یعنی گائیں اور اونٹ عرب لوگ کہتے ہیں -

سَمَرَ الْقَوْمُ یَسْمُرُوْنَ فَهُمْ سُمَّارٌ اور سَامِرٌ - یعنی لوگ رات کو باتیں کرتے رہے یا باتیں کر رہے ہیں - ان بات کرنے والوں کو سُمَّارٌ اور سَامِرٌ کہتے ہیں -

اَلسَّمَرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ - عشا کی نماز کے بعد گپ شپ (باتیں) کرنا آنحضرت نے اس سے منع فرمایا اس لیے کہ سوتا موت کی بہن ہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے بعد مرے یا اس لیے کہ ایسا کرنے سے تہجد کے لیے آنکھ نہ کھلے گی) اصل میں سمر چاندنی کے رنگ کو کہتے ہیں - عرب لوگ ایسی راتوں میں باتیں اور گپ شپ کیا کرتے -

لَا اَطُوْرُ بِهٖ مَا سَمَرَ سَمِیْرٌ - میں تو اس کو کبھی ماننے والا نہیں جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے یا جب تک دنیا قائم ہے - یعنی زمانہ سمیر زمانہ کو بھی کہتے ہیں -

لَا اَفْعَلُهٗ مَا سَمَرَ ابْنَا سَمِیْرٍ - میں تو یہ نہیں کرنے کا جب تک سمیر یعنی زمانہ کے دونوں بیٹے (رات اور دن) قائم ہیں -

كَانَ یُسَمِّرُ عِنْدَهٗ - رات کو ان کے پاس داستان کہتے (قصے افسانے بیان کرتے) -

سِمِّیْرٌ - داستان گو جو رات کو حکایتیں بیان کرے -

اَسَلُ سُمْرٌ - گندم گوں برچھے (نیزے) -

اَسْمَرَانِ - پانی اور گیہوں یا پانی اور نیزہ -

مَسْمُوْرٌ - سخت بدن ، دبلا -

سَامَرْتُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ - میں نے حضرت علیؓ سے رات کو باتیں کیں -

سَمُّوْرٌ - ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستینیں بناتے ہیں -

فَاَتٰی سَمُرَةً فَاسْتَظَلَّ بِهَا - ایک سمرہ کے درخت کے تلے آئے اس کے سایہ میں بیٹھے -

مِسْمَارٌ - کیل مسامیر جمع -

سُمْرُ الْعُجَایَاتِ - گندم گوں پاؤں کے پٹھوں والے -

سَمْسَرَةٌ - خرید و فروخت کرنا ، دلالی کرنا -

كُنَّا نُسَمَّی السَّمَاسِرَةَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمَّانَا التُّجَّارَ - آنحضرت کے زمانہ میں لوگ ہم کو سمسار کہا کرتے - آپ نے ہمارا نام تاجر رکھا (سمسار وہ شخص جو بائع

اور مشتری کے درمیانی ہو کر معاملہ کراتا ہے- ہمارے ملک میں اس کو دلال کہتے ہیں- محیط میں ہے کہ سمسار اور ہے دلال اور ہے)-

لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ لَايَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارٌ- جو کوئی دیہات سے آئے تو شہر والا اس کا درمیانی نہ بنے (یعنی اس کا مال بکوا دینے میں بلکہ خود اسی کو بیچنے دے- اس میں یہ مصلحت ہے کہ شہر والا نرخ سے واقف ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مالک ارزاں بیچنا چاہے- یہ اس کو مہنگا بیچنے کی رائے دے اور شہر والوں کو تکلیف پہنچے)-

سَمْسَمَةٌ- دوڑنا-

سُمَاسِمٌ- لومڑی اور ہر چیز جو سبک اور تیز جانے والی ہو-

سَمْسَمٌ- لومڑی-

سَمْسَامٌ- بھیڑیا یا ہر چیز سبک اور تیز-

فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا قَدِ امْتَحَشُوْا كَاَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ- وہ لوگ دوزخ سے جلے بھنے نکلیں گے- گویا تل کی لکڑیاں ہیں (وہ سوکھ کر کالی ہو کر رہ جاتی ہیں- بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح كَاَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّاسَمِ- یعنی شیشم کی لکڑیوں کی طرح کالے کلوٹے ہو کر-)

سَمْطٌ- گرم پانی ڈال کر' بال نوچنا' لٹکا دینا' تیز کرنا-

سُمُوْطٌ- خاموش رہنا' بگڑ جانا-

تَسْمِيْطٌ- چپ رہنا- چھوڑ دینا-

سِمْطٌ- ہار نگینے یا موتیوں کا-

سِمَاطٌ- دستر خوان- صف-

مَا اَكَلَ شَاةً سَمِيْطًا- آپ نے بال نوچی ہوئی سموچی بھنی ہوئی بکری نہیں کھائی-

شَاةٌ مَسْمُوْطَةٌ- کھال سمیت بھنی ہوئی بکری جس کے بال گرم پانی سے نکال لیے گئے ہوں- یہ امیر اور عیش پسند لوگوں کا کھانا ہے- طیبی نے کہا کھال نکال کے بعد جو بکری بھنی جائے اس کو خمط کہتے ہیں-

مِنْ سُمُطِ اللَّآلِيْ- موتیوں کی لڑیوں میں سے یہ سِمْطٌ کی جمع ہے- یعنی وہ دھاگہ جس میں موتی یا نگ پروئے ہوں خالی دھاگے کو سک کہیں گے-

رَأَيْتُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَ اَسْمَاطٍ- میں نے آنحضرتؐ کو ایک ہی تلے کی جوتی پہنے دیکھا یہ جمع ہے سمیط کی یعنی ایک تلے کی جوتی جس میں دوسرا تلا ملا کر سی ہوئی نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں-

نَعْلٌ اَسْمَاطٌ- جیسے ثَوْبٌ اَخْلَاقٌ اور بُرْمَةٌ اَعْشَارٌ کہتے ہیں-

حَتّٰى سَلَّمَ مَنْ طَرَفِ السِّمَاطِ- صف کے کنارے تک سلام کیا (یعنی سب لوگوں کو جو آپ کے دونوں جانب بیٹھے تھے)-

لَنَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ سِمَاطَيْنِ- ہم صف باندھ کر دونوں کناروں سمیت بہشت میں داخل ہوں گے-

سِمَاط- کھجور کے درختوں یا آدمیوں کی قطار' اس کے دونوں کنارے-

بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ- دونوں صفوں کے درمیان كَانَ فِي السِّمَاطِ صف میں تھا-

فَصَفَّ النَّاسُ لَهٗ سِمَاطَيْنِ فَلَبّٰى الْحَجَّ- آنحضرتؐ میدان میں پہنچے لوگ آپ کے سامنے دو صف ہو گئے آپ نے حج کی لبیک کہی-

فَقَامُوْا يَعْنِيَ الْحُجَّابَ وَالْبَوَّابَ سِمَاطَيْنِ- چوکیدار اور دربان دو صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے (امام حسن عسکریؒ کے آنے کے ساتھ ہے)-

بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَسْجِدَهٗ بِالسَّمِيْطِ ثُمَّ زِيْدَ فِيْهِ فَبَنَاهُ بِالسَّعِيْدَةِ ثُمَّ زِيْدَ فِيْهِ فَبَنَاهُ بِالْاُنْثٰى وَالذَّكَرِ- پہلے آنحضرتؐ نے اپنی مسجد ایک اینٹ کی بنائی- پھر بڑھا کر ڈیڑھ اینٹ کی پھر بڑھا کر زیادہ جوڑ کر (یعنی دو دو اینٹ)-

هُمْ عَلٰى سِمَاطٍ وَّاحِدٍ- وہ سب ایک ہی طرز اور روش کے ہیں-

مَا سُمِطَتْ بِهٖ- جس سے آراستہ کی گئی-

سَمْعٌ یا سِمْعٌ- سننا-

تَسْمِیْعٌ اور اِسْمَاعٌ- سنانا-

سَمَاعٌ- سننا اور ذکر جو سنا جائے اور جو امر خلاف قیاس عرب کی بول چال میں ہو-

سِمَاعٌ- گانا-

سَمِیْعٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- یعنی ہر بات کا سننے والا نزدیک ہو یا دور اور پکار کر کہی جائے یا آہستہ یہ ایک صفت خاصہ الٰہی ہے جیسے بصیر- ہر چیز کا دیکھنے والا-

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ- جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے وہ اس کی سنتا ہے- اس کی دعا اور حاجت پوری کرتا ہے- یہاں سماع بمعنے قبول کرنے کے ہے جیسے کہتے ہیں-

اِسْمَعْ دُعَائِیْ- میری دعا قبول کر میرا سوال پورا کر-

قُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ- ربنا لک الحمد کہو اللہ تعالیٰ سن لے گا (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد امام اور مقتدی دونوں کہیں اہل حدیث کا مذہب یہی ہے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ- تیری پناہ اس دعا سے جو قبول نہ ہو-

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا- سننے والے کو چاہئے کہ سن لے اور گواہ کو چاہئے کہ گواہ رہے ہم نے اللہ کی تعریف کی اس نعمت پر جو اس نے ہم کو عطا فرمائی یا اس کی آزمائش اور امتحان پر- تو بلا عرب کی زبان میں خیر اور شر دونوں میں مستعمل ہوتی ہے- سَمَّعَ سَامِعٌ ہے یعنی سننے والا اس کو دوسروں کو پہنچا دے- بعض نے کہا سَمِعَ سَامِعٌ کا ترجمہ یوں ہے کہ سننے والے نے سن لیا- جو ہم نے اللہ کی تعریف کی-

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى- تو مردوں کو (یعنی کافروں کو) اسلام نہیں قبول کرا سکتا اس آیت سے سماع موتی کی نفی نہیں نکلتی جیسے حضرت عائشہ نے خیال کیا کیونکہ اسماع سے یہاں سماع اجابت مراد ہے- جیسے اسمع غیر مسمع میں اور متعدد احادیث سے سماع موتی ثابت ہے جیسے اوپر گذر چکا اور اہل حدیث کے بڑے بڑے امام جیسے ابن تیمیہ اور ابن قیم ہیں (اس کے قائل ہیں صرف حنفیہ اور معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے- مجمع البحار میں ہے انك لا تسمع الموتى کا معنی یہ ہے کہ تو ان جاہلوں کو نہیں سمجھا سکتا- جن کو اللہ تعالیٰ نے جاہل بنایا ہے- تو یہ آیت اس حدیث کے خلاف نہ ہوگی- ما انتم باسمع من هولاء- یعنی تم ان سے زیادہ نہیں سنتے جو آگے مذکور ہوگی-)

اَیُّ السَّاعَاتِ اَسْمَعُ- کونسا وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے یعنی زیادہ قبول ہوتی ہے اس وقت قبول ہونے کی زیادہ امید ہے-

فَسَمِعْتُ مِنْهُ كَلَامًا لَّمْ اَسْمَعْ قَطُّ قَوْلًا اَسْمَعَ مِنْهُ- میں نے آپ کا ایسا کلام سنا کہ اس سے بڑھ کر فصاحت بلاغت والا یا دل پر چوٹ ڈالنے والا کلام کبھی میں نے نہیں سنا-

مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ سَامِعُ خَلْقِهٖ- جو شخص لوگوں کو اپنے نیک کام سنانا چاہے گا (شہرت اور ناموری کا طالب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ بھی جو اپنی مخلوقات کی سنتا ہے- اس کا حال لوگوں کو سنائے گا- ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِهٖ- یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کا حال اپنی مخلوقات میں سے جو سننے والی ہے اس کو سنائے گا ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِهٖ ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کا حال اپنی مخلوقات کے کانوں کو سنائے گا- مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام صرف شہرت اور ناموری کے لئے کرے گا نہ خدا کی رضامندی کے لئے- تو اللہ تعالیٰ اس کا حال اپنی مخلوقات پر کھول دے گا کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے ریا کار ہے- بعض نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن صرف اس کے نیک کاموں کا ثواب اس کو سنا دے گا اور دے گا نہیں- تو اس کے نیک کاموں کا بدل اس کو یہی ملے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی زبانی اس کو خوش کر دے گا- دینے لینے کا کیا ذکر جیسے ایک شاعر نے ایک قصیدہ ایک بادشاہ کی تعریف میں لکھا اس کو سنایا خوش کیا- بادشاہ نے کہا واہ واہ میں تجھ کو کل ایک لاکھ روپیہ اس کے صلہ میں دوں گا- جب دوسرے روز وہ شاعر روپیہ مانگنے آیا تو بادشاہ نے کہا- تو عجب بیوقوف ہے- ارے تو نے زبانی باتوں سے مجھ کو خوش کیا تھا- میں نے بھی ایک بات کہہ کر تجھ کو خوش کر دیا- دین لین سے کیا مطلب- بعض نے کہا: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حال سب لوگوں کو سنائے

گا-اس کو فضیحت کرے گا کہ اس نے یہ نیک کام میری رضا مندی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ریا کار اور مکار اور شہرت اور ناموری کا طالب تھا-

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ- جو شخص لوگوں کے عیب دوسروں کو سنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب دوسروں کو سنائے گا (یعنی چاہ کن را چاہ درپیش جو شخص دوسرے مسلمانوں کی غیبت اور عیب جوئی کرے گا اس کو بدنام کرے گا وہ خود بھی اسی بلا میں پھنسے گا ذلیل وخوار ہوگا جیسے ہندی میں کہتے ہیں بڑا بول نہ بولو تم کو بھی وہی پیش آئے)-

اِنَّمَا فَعَلَهٗ سُمْعَةً وَّرِيَاءً- اس نے یہ کام لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لئے کیا (نہ خدا کی رضا مندی کے لئے)-

فائدہ:- ریا کاری دل کی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوتی ہے- اگر نیک کام کرنے والے کی یہ نیت ہوگی تو اس کا عمل ضائع ہوگا- آخرت میں کچھ ثواب اس کو نہیں ملے گا- پر دوسرے کسی مسلمان کو اس کی نسبت یہ کہنا کہ یہ مخلص نہیں ہے ریا کار ہے شہرت اور ناموری کا طالب ہے- ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ ایک گناہ عظیم ہے اور ایسا کہنے والا کمبخت حاسد اور شقی ہے- وہ چاہتا ہے کہ نیک کاموں کے بجالانے میں لوگوں کا دل ٹوٹ جائے اس کمبخت کو کسی طرح چین نہیں حسد میں جل رہا ہے- اگر کوئی برا کام کرے- تو اس کو برا کہتا ہے اگر نیک کام کرے- جب بھی اس کو برا کہتا ہے ریا کار اور مکار قرار دیتا ہے گویا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا دل ٹوٹ جائے- وہ اس ڈر سے جو کچھ نیک کام کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں کہ لوگ ہم کو ریا کار قرار دیں گے- پس یہ شخص مناع للخیر معتد اثیم ہوا نہیں اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ نیکی کرنے والوں کی تعریف اور ستائش کرے تا کہ ان کا دل بڑھے اور زیادہ نیکی کریں باقی دل کی کیفیت اس سے تم کو کیا غرض وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے اگر ان کی نیت خالص ہے تو آخرت میں ثواب پائیں گے ورنہ ثواب سے محروم رہیں گے اور آنحضرتؐ نے جو اس حدیث میں فرمایا کہ اس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا تو آپ کی بات اور تھی- اللہ تعالیٰ آپ کو بعض اوقات کسی کے دل کی بات کی خبر کر دیتا تھا دوسرے لوگوں کا یہ منصب نہیں-

اَتَرَوْنِيْ اُكَلِّمُهٗ سَمْعَكُمْ- کیا میں تم کو سنا تا ہوا ان سے بات کروں (یعنی مجھ کو حضرت عثمانؓ سے جو کہنا چاہئے وہ کہتا رہا ہوں- ان کو سمجھاتا ہوں- تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کہوں تم سنتے رہو یہ کیا ضروری ہے- ایک روایت میں اِلَّا سَمْعَكُمْ ہے ایک میں اِلَّا بِسَمْعِكُمْ ایک میں اُسْمِعُكُمْ ہے یعنی تم چاہتے ہو کہ میں ان سے بات ہی نہ کروں مگر تم کو سنا کر-

لَا تُخْبِرْ اُخْتِيْ فَتَتَّبِعَ اٰخَابَكْرَ بْنَ وَائِلٍ بَيْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا- اس بات کی خبر میری بہن کو مت کرو بکری قبیلے والے کے ساتھ ساری زمین والوں کو سنا دے اور دکھا دے عرب لوگ کہتے ہیں-

خَرَجَ بَيْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا- یعنی بن سوچے سمجھے کہ کہاں جائے گا یوں ہی نکل کھڑا ہوا-

اَلْقٰى نَفْسَهٗ بَيْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا- اپنی تئیں ایسے مقام میں ڈال دیا جس کا حال کچھ نہیں جانتا- زمخشری نے کہا یہ تمثیل ہے- یعنی ان کا کلام زمین کے سوا اور کوئی نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے-

مَلَاَءَ اللّٰهُ مَسَامِعَهٗ- اللہ نے اس کے کان بھر دیئے (وہ کچھ نہیں سنتا) یہ مِسْمَعٌ کی جمع ہے یا سَمْعٌ کی-

اِنَّ مُحَمَّدًا نَزَلَ يَثْرِبَ وَاِنَّهٗ حَنِقٌ عَلَيْكُمْ نَفَيْتُمُوْهُ نَفْيَ الْقُرَادِ عَنِ الْمَسَامِعِ (ابوجہل نے قریش سے کہا) دیکھو محمدؐ یثرب یعنی مدینہ میں جا کر اترے ہیں وہ تم پر بہت غصے ہیں کیونکہ تم نے تو ان کو ایسا نکال کر پھینک دیا- جیسے چیچڑی (گوجڑی) جانوروں کے کانوں پر سے نکال کر پھینک دیتے ہیں (کان پر بال کم ہوتے ہیں تو گوچڑی اس پر سے پوری صاف نکل آتی ہے- کوئی حصہ اس کا کان پر باقی نہیں رہتا- مطلب یہ ہے کہ تم نے حضرت محمدؐ کو مکہ میں سے ایسا نکالا کہ ان کا کوئی تعلق اس سرزمین سے باقی نہیں رکھا- ہندی کے محاورہ میں یوں بولتے ہیں جیسے دودھ میں سے مکھی یا آٹے میں سے بال نکال ڈالتے ہیں)-

اِبْعَثْ اِلَیَّ فُلَانًا مُّسَمَّعًا - فلاں شخص کو بیڑی ڈال کر میرے پاس بھیج دے - مسمع بیڑی کو کہتے ہیں کیونکہ چلنے میں وہ آواز سناتی ہے-

مُزَمَّرًا گلے میں لکڑی ڈال کر جو آواز دیتی ہے اس کا بیان کتاب الزاء میں گذر چکا-

سَمِعَهٗ اَمْ لَا - سنا یا نہیں سنا-

مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ - میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم ان سے بڑھ کر نہیں سنتے - (سننے میں وہ اور تم برابر ہو) مراد وہ مردے ہیں جن کی لاشیں جنگ بدر میں اندھے کنوے میں ڈال دی گئی تھیں - اس حدیث سے صاف سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے اور قتادہ کی یہ تاویل کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت زندہ کر دیا تھا آنحضرتؐ کا کلام سننے کے لئے بے ضرورت ہے- کیونکہ آنحضرتؐ کا خطاب ارواح سے تھا اور ارواح زندہ تھیں ان کا جسم مرگیا تھا - روح نہیں مری تھی - علاوہ اس کے ظاہر ہے کہ ان کو دنیاوی زندگی اس وقت نہیں تھی - ورنہ حرکت کرتے یا جواب دیتے اور روحانی زندگی تو قائم تھی - جس کو حیات برزخی کہتے ہیں - پھر قتادہ کا یہ کہنا کہ اللہ نے اس وقت ان کو زندہ کر دیا تھا بے معنی ہے اور اگر ہم اس تاویل کو مان لیں تب بھی سماع موتی ثابت رہے گا - کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت زندہ کر دیا تھا جب آنحضرتؐ نے اس سے بات کی تھی - ایسا ہی کیا عجب ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جائیں اور مردے کو سلام کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن یا جز' بدن میں حیات ڈال دیتا ہو اور اسی لئے سلام کرنے کا حکم ہوا ورنہ کیا اینٹ پتھر کو سلام کرتے ہیں - اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن قیم نے صراحتاً سماع موتی کو ثابت کیا ہے اور بے شمار حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے - مردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف کا اس پر اجماع ہے صرف حضرت عائشہ سے اس کا انکار منقول ہے اور ان کا قول شاذ ہے جیسے معاویہ کا قول کہ معراج ایک خواب تھا)-

کَاَنَّكَ تَسْمَعُهٗ مِنْ يَّحْيٰى - تو گویا اس حدیث کو خود یحییٰ سے سن رہا ہے (کیونکہ میں نے اس کو ہو بہو بلا کسی تصرف اور تحریف کے نقل کیا ہے)-

عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ - مردوں پر قبروں میں ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے (ان مردوں کا چیخنا چلانا یا عذاب کی آواز) سنتے ہیں (اس حدیث سے بھی سماع موتی کی تائید ہوتی ہے)-

قَالَ اَبُوْ رَزِيْنٍ يَسْمَعُوْنَ قَالَ يَسْمَعُوْنَ وَلٰكِنْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا - ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں پر جواب نہیں دیتے (اس سے زیادہ صاف سماع موتی کے ثبوت کے لئے اور کیا دلیل ہوگی)-

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطُشُ بِهَا - میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اس آدمی میں حلول کر جاتا ہے جیسے حلولیہ بیدینوں کا مذہب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی عضو حرکت نہیں کرتا - مگر اسی کام میں جس میں اللہ کی رضا مندی ہے یعنی سراسر شریعت کی پابندی میں ڈوب جاتا ہے- شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا - بعض نے کہا - مطلب یہ ہے کہ اس کے اعضاء سے بھی زیادہ میں اس کے حاجات اور مقاصد کو پورا کرتا ہوں اور پورا کرنے میں جلدی کرتا ہوں قاضی عیاض نے کہا - مطلب یہ ہے کہ اس کو تجرید اور تفرید اور انقطاع عن غیر اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے)-

میں کہتا ہوں صوفیہ کی اصطلاح میں اس کو سیر الی اللہ اور سیر عن اللہ کہتے ہیں-

وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهٗ - میں نے اس کے سوا وہاں کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کا کوئی صحابی وہاں باقی نہ رہا-)

فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَّسْمَعُهٗ مَنْ قَرُبَ كَمَا يَسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ - پھر اللہ تعالیٰ (میدان حشر میں) ان کو آواز سے

پکارے گا جس کو دور والا اسی طرح سنے گا جیسے نزدیک والا (یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہوگی اس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کہ سب کے کانوں میں برابر آواز پہنچائے)۔

مَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّهٗ فِيْ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ - میں نے آنحضرتؐ سے نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو بہشتی فرمایا ہو سوا عبداللہ بن سلام کے (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے- پھر آنحضرتؐ پر ایمان لائے مطلب یہ ہے کہ راوی نے آنحضرتؐ سے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بہشت کی صاف بشارت نہیں سنی اور یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری حدیثوں میں اور دن کے لئے بھی بہشت کی بشارت ہے جیسے عشرۂ مبشرہ امام حسن امام حسین حضرت فاطمہ خدیجہ بلالؓ)۔

كَيْفَ يَسْمَعُوْا...... وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا - کیونکر سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے۔

فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ - بلانے والا ان کو سنا سکے (یعنی وہ ایسے موقع پر ہوں کہ اگر ان کو کوئی بلائے تو اس کی آواز سن لیں)۔

حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَرِيْحًا - اگر نماز میں یہ وہم ہو کہ وضو جاتا رہا تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے (یعنی جب تک پورے طور سے یقین ہو جائے کہ حدیث ہوا مجمع البحار میں ہے کہ حدث کی آواز سننا یا بدبو ناک میں آنا یہ شرط نہیں ہے بالا جماع بلکہ حدث کا یقین ہو جانا کافی ہے)۔

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ فَاَسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِيْثَ - ابن ابی رافع کے پاس ہمارے ساتھ چلو میں ان سے حدیث سنوں- ایک روایت میں فَاَسْمَعُ ہے یعنی ان سے حدیث سن لے۔

لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً مَا اَخْبَرْتُكَ - اگر میں نے یہ حدیث آنحضرتؐ سے ایک ہی بار سنی ہوتی (اور مجھ کو اس میں شک ہوتا) تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا- (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث ایک ہی بار سنے وہ بیان کے لائق نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک پورا یقین نہ ہو کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے فرمائی- اس وقت تک بیان کرنا نہیں چاہئے)۔

لَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ - میں ان کو گرج کی آواز سناتا بلکہ بن گرج یوں ہی ابر سے پانی برستا رہتا (گرج خوف کی چیز ہے تو اتنا بھی ان کو خوف نہ دلاتا بلکہ سراسر رحمت ہی رہتی)۔

اِنَّ الْعَبَّاسَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا - حضرت عباسؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے ایسا معلوم ہوتا تھا- انہوں نے (قریش کے کافروں سے) کوئی بات سنی ہے جس پر ان کا غصہ تھا- وہ بات یہ تھی کہ ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود نے یہ کہا کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہوتا تو دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے آدمیوں پر اتارا جاتا (مکہ کا بڑا آدمی ولید کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ کو سمجھتے تھے- مردودوں کو یہ خبر نہ تھی کہ اللہ کے نزدیک مال اور دولت کوئی عزت کی چیز نہیں ہے باقی رہی شرافت نسب اور عقل اور علم ان سب باتوں میں آنحضرتؐ ساری بستی والوں سے افضل تھے)۔

فَخَرَجَ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ - باہر نکلے ان کے نزدیک پہنچے ان کی بات سننے کو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ - میں نے تمہاری بات سنی اور جو تم نے تعجب کیا سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں (حبیب میں دوسرے پیغمبروں کو تمام فضیلتیں جمع ہے جیسے خلت حضرت ابراہیم کی اور کلام حضرت موسیٰ کا اور حسن حضرت یوسف کا- (آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری)۔[1]

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ - یہ دونوں (یعنی حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ کان اور آنکھ ہیں مسلمانوں کے کان

---

[1] جو خوبیاں دیگر تمام انبیاء میں ہیں وہ سب آپ ﷺ اکیلے ہی میں جمع ہوگئی ہیں۔(م)

اور آنکھ کا مرتبہ تمام اعضا میں بہت بڑا ہے یا میرے کان اور آنکھ ہیں یعنی کان اور آنکھ کی طرح مجھ کو محبوب ہیں یا اللہ کی باتیں سننے اور اس کی نشانیاں دیکھنے میں کان اور آنکھ ہیں۔سب مسلمانوں سے زیادہ حق بات سنتے ہیں اور اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں۔ان میں غور کرتے ہیں)۔

اِنْ كَانَ يَسْمَعُ مَاجَهَرْنَا - جو بات ہم پکار کر کریں اگر وہ اس کو سنتا ہے (تو جو بات ہم چپکے سے کریں اس کو بھی وہ سن لے گا۔کیونکہ وہ اپنے عرش معلیٰ پر ہے جو کروڑوں میل ہم سے دور ہے تو پکار کر بات کرنا اور آہستہ کرنا دونوں کی نسبت اس سے برابر ہے اگر وہ سنتا ہے تو سب سنتا ہے اور جو نہیں سنتا تو کچھ نہیں سنتا)۔

كَلِمَتُهٗ يُسْمِعُ النَّاسَ - اس کی بات کو لوگ سن سکیں۔

سَمِعْتُ جَابِرًا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ - تم نے جابرؓ سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے کے باب میں کچھ سنا ہے جو ان سے پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے کہا :ہاں میں نے سنا ہے۔

قَالَ عُمَرُ لِلصِّدِّيْقِ يَا خَيْرَ النَّاسِ فَقَالَ اِنْ قُلْتَهٗ فَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ - حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یوں پکارا ''یا خیر الناس'' یعنی سب آدمیوں میں بہتر انہوں نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو تم جانو یعنی یہ صحیح نہیں ہے) میں نے تو آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: سورج جن لوگوں پر نکلا۔ان میں عمر سے کوئی بہتر نہیں ہے (یعنی صحابہ میں ورنہ انبیا بالاتفاق حضرت عمر سے افضل ہیں)۔

مترجم کہتا ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ کلام بطریق تواضع و انکسار فرمایا۔ان چاروں صحابہ کا یہی حال تھا ہر ایک دوسرے کو اپنے سے افضل بناتا تھا۔ایک بار حضرت امام حسین نے ابو بکر صدیق سے: پوچھا آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں میں بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا: آپ کا والد ماجد۔ پھر امام صاحب نے اپنے والد ماجد صاحب سے یہی سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا: ابو بکر صدیق اسی لئے محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ان چاروں میں کسی کو دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت نہ دینا چاہئے بلکہ ہر ایک کے فضائل اور مناقب بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ منقول ہیں)

لَئِنْ يَسْمَعْ بَعْضَهٗ لَقَدْ سَمِعَ كُلَّهٗ - اگر وہ ہمارے کلام کا ایک حصہ سنتا ہے تو اس نے سب سنا ہوگا۔

يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَشْنَأُ السُّمْعَةَ - مومن بلند پروازی کو برا سمجھتا ہے (بلکہ تواضع اور عاجزی پسند ہوتا ہے) اور شہرت اور سناوے سے دشمنی رکھتا ہے (اپنے نیک اعمال کو چھپانا اور زاویہ خمول اور گمنامی میں رہنا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ سَمِعَ فَاحِشَةً فَاَفْشَاهَا - جو کوئی مسلمانوں میں بیحیائی کی بات سنے۔ پھر اس کو مشہور کر دے (لوگوں میں اس کا چرچا پھیلائے)۔

اَلْمَيِّتُ لَا يُقَرَّبُ مَسَامِعُهُ الْكَافُوْرَ - مردے کے کانوں کے سوراخ میں کافور نہ ڈالیں۔

اِسْمَاعِيْل - مشہور پیغمبر ہیں جو حضرت اسحاقؑ کے علاتی بھائی تھے۔

اِسْمَاعِيْل - امام جعفر صادقؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ وہ اپنے والد کی زندگی میں گذر گئے۔ان کے بعد شیعوں میں اختلاف ہوا۔کوئی کہنے لگا اسمٰعیل مرے۔نہیں کسی نے کہا: ان کے بیٹے محمد کو امامت ملی یہ دونوں فرقے اسماعیلیہ کہلاتے ہیں بعض نے کہا موسیٰ کاظم ان کے چھوٹے بھائی امام ہوئے۔اثناعشری فرقہ اسی کا قائل ہے ہمارے زمانہ میں ایک شخص ایران سے بمبئی میں آئے ان کا نام آغا خاں۔ وہ ایران کے معززین میں سے تھے۔ ان کی نسبت عجیب عجیب باتیں زبان زد خلایق ہیں وہ اپنے آپ کو نائب امام کہتے رہے اسماعیلیہ مشرب رکھتے تھے۔ اب تک ان کے پوتے آغا خاں ثالث موجود ہیں میں سنتا ہوں۔ دروغ و راست برگردن راوی۔ کہ طرح طرح کے عقائد کی تعلیم کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کچھ روپیہ لے کر رمضان کے روزے معاف کر دیتے ہیں اور کچھ روپیہ لے کر سال بھر کی نماز معاف کر دیتے ہیں جو کوئی ان کا مرید مر جائے تو حضرت جبرئیل یا رضواں کے نام رقعہ لکھ

دیتے ہیں وہ اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے مریدوں میں سے ہے اس کو بہشت میں ایک بالا خانہ دلوا دینا معلوم نہیں یہ خبریں کہاں تک صحیح ہیں- انا للہ وانا الیہ راجعون اگر صحیح ہیں تو اللہ ان کو ہدایت کرے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق دے-

فُلَانٌ مِّنِّیْ بِمَرأى وَّمَسْمَعٍ - میں فلاں شخص کو دیکھ رہا ہوں اس کی بات کو سن رہا ہوں-

اِسْمَعَدَّ - غصے میں بھر گیا اس کے انگلیوں کی پوریں سوج گئیں جیسے اِسْمَعَطَّ ہے-

سَمَعْمَعٌ - ہلکا پھلکا چالاک اکثر یہ بھیڑیے کی صفت میں کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سَمَعْمَعٌ چھوٹے سر یا چھوٹی داڑھی والا دراز قامت اور دبلا-

سَمَعْمَعٌ كَاَنَّنِیْ مِنْ جِنٍّ - میں ہلکا پھلکا تیز چالاک ہوں گویا جنوں کی قوم میں سے ہوں-

وَرَاسُهٗ مُتَمَزِّقُ الشَّعْرِ سَمَعْمَعٌ - اس کے سر پر بال پھیلے ہوئے ہیں اور سر لطیف ہے (ہلکا پھلکا)-

اِسْمِغْدَادٌ غصے میں بھر جانا انگلیاں پھول جانا- جیسے اِسْمِعْدَادٌ ہے-

سِمَغْدٌ - لمبا - مغرور - احمق-

اِنَّهٗ صَلّٰى حَتّٰى اسْمَغَدَّتْ رِجْلَاهُ - آپ نے نماز پڑھی (نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے-

مُسْمَغِدٌّ - متکبر مغرور غصے میں پھولا ہوا-

اِسْمَغَدَّ الْجُرْحُ - زخم سوج گیا-

سَمْكٌ - بلند کرنا اوپر اٹھانا-

سَمَاكَةٌ - بلند ہونا-

تَسْمِيْكٌ - بلند کرنا' پتلا کرنا-

تَسَمُّكٌ - بلند ہونا-

سَمَكٌ - مچھلی-

سَامِكٌ - بلند اونچا-

سَمْكٌ - چھت مکان کی اونچان-

بَارِئُ الْمَسْمُوْكَاتِ - آسمانوں کے پیدا کرنے والے-

فَاِذَا هُوَ بِالسِّمَاكِ فَقَالَ قَدْدَنَا طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَاَوْتِرْ - عبداللہ بن عمر نے دیکھا تو ان کو سماک دکھلائی دیا کہنے لگے: اب صبح قریب ہے اور ایک رکعت وتر کی پڑھ لی- سماک ستارے دو ہیں چمکتے ہوئے ایک تو شمال کی طرف اس کے سامنے ایک اور چھوٹا ستارہ ہے اس کو سماک رامح کہتے ہیں- دوسرا جنوب کی طرف اس کے سامنے کوئی ستارہ نہیں ہے اس لئے اس کو سماک اعزل کہتے ہیں یعنی نہتا بے ہتھیار- بعض نے کہا- سماک چاند کی ایک منزل کا نام ہے- نہایہ میں ہے کہ دونوں سماک برج میزان میں ہیں اور صبح کے قریب سماک اعزل ماہ تشرین اول میں نکلتا ہے- (یعنی اکتوبر میں)-

سَمَكَةٌ - ایک مچھلی-

سُمَيْكَةٌ - چھوٹی مچھلی-

مِسْمَاكٌ - خیمہ کی لکڑی جس سے خیمہ بلند رہتا ہے-

اِيَّاكُمْ وَاَكْلَ السَّمَكِ فَاِنَّ السَّمَكَ يَسُلُّ الْجِسْمَ - بہت مچھلی کھانے سے بچو وہ بدن کو دبلا کرتی ہے (جن لوگوں کو موٹاپے کا عارضہ ہو ان کے لئے بہت مفید ہے اور لاغر بدن والوں کے لئے مضر ہے خارش اور فساد خون پیدا کرتی ہے)-

سَمْلٌ - کائی صاف کرنا درست کرنا چھوڑنا - اکھیڑنا - صلح کرانا-

سَمَالَةٌ - پرانا ہونا جیسے سُمُوْلٌ اور سُمُوْلَةٌ ہے-

تَسْمِيْلٌ - کائی صاف کرنا-

سَمَلَه - تھوڑا سا پانی' کائی گدلا پانی جو حوض کے نیچے رہ جاتا ہے' اس کی جمع سَمَلٌ اور اَسْمَالٌ اور سِمَالٌ اور سُمُوْلٌ آئی ہے-

وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ - ان کی آنکھیں پھوڑیں (گرم سلائی سے یا کانٹے سے)-

وَلَنَا سَمَلُ قَطِيْفَةٍ - ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی- عرب لوگ کہتے ہیں-

سَمَلَ الثَّوْبُ يا اَسْمَلَ - کپڑا پرانا ہو گیا-

ثَوْبٌ سَمِيْلٌ - پرانا کپڑا-

وَعَلَيْهَا اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ - وہ پرانی دو چھوٹی چادریں پہنی تھیں۔

مُلَيَّةٌ - تصغیر ہے - ملائۃ - کی بمعنے تہبند۔

فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا سَمَلَةٌ كَسَمَلَةِ الْاِدَاوَةِ - (دنیا کا اکثر زمانہ گذر چکا) اب کچھ باقی نہیں رہا - مگر تھوڑا بچا ہوا جیسے ڈول میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے (تلچھٹ غلیظ گدلا)۔

وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ قَدْ نَفَضَتْهُ - دو پرانی چادریں جن میں زعفران لگائی گئی تھی اور زعفران کو جھاڑ چکی تھیں پہنے تھے۔

قَضٰى عَلِيٌّ فِيْمَنْ رَاَى الْمَقْتُوْلَ اَنْ تُسْمَلَ عَيْنَاهُ - جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھے (اور قاتل کا شریک اور مددگار ہو) اس کی آنکھیں پھوڑی جائیں۔

اَبُوْ سِمَالٍ - ایک شخص کی کنیت ہے۔

سَمْلَجَةٌ - ہلکے ہلکے گھونٹ لینا۔

سُمَالِجُ - میٹھا دودھ۔

سَمَلَّجُ - ہلکا میٹھا دودھ گول لمبا۔

سَمَلَّعٌ - بھیڑیا اور خبیث شخص کو کہتے ہیں - اَنْتَ سَمَلَّعٌ هَمَلَّعٌ -

سَمْلَقٌ - تپڑ میدان جہاں سبزی وغیرہ کچھ نہ ہو۔

وَيَصِيْرُ مَعْهَدُ هَاقَاعًا سَمْلَقًا - اس کے عہد کا مقام ایک تپڑ میدان ہو جائے۔

سَمٌّ - زہر یا زہر ملانا بند کرنا درست کرنا صلح کرانا زہر پلانا جانچنا عذر کرنا۔

سُمُوْمٌ - جلانا۔

سَمُوْمٌ - لوہ - گرم ہوا۔

مِنْ كُلِّ سَامَّةٍ - ہر زہریلے جانور سے (جس کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں پر تکلیف اٹھاتا ہے جیسے بچھو زنبور کنکھجورا بس کوپرا وغیرہ اس کی جمع سَوَامٌ ہے۔

بِيْضُ السَّامِّ - چھپکلی کے انڈے یا گرگٹ کے۔

سَامٌّ اَبْرَصٍ - گرگٹ بڑی چھپکلی (سپلک)۔

عَرَفَ ذٰلِكَ الْعَامَّةُ وَالسَّامَّةُ - یہ عام و خاص سب کو معلوم ہے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ - ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں خاص اور عام کے شر سے۔

يُوْرِدُهُ السَّامَّةُ - اس کو موت کے گھاٹ پر لاتا ہے۔

نہایہ میں ہے کہ سام بمعنی موت بہ تخفیف میم صحیح ہے - یہودی آنحضرت کو سلام کرتے تھے - تو السام علیکم کہتے - یعنی تم مرو - حضرت عائشہ نے کہا علیکم السام والدام - تم ہی مرو تم ہی برے ہو۔

فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ سِمَامًا وَّاحِدًا - اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہو آؤ ایک ہی سوراخ میں (یعنی دخول فرج ہی میں کرو نہ دبر میں)۔

سِمَامُ الْاِبْرَةِ - سوئی کا ناکہ۔

سَمَام - ہلکا پھلکا تیز۔

سَمُّ الْفَارِ - سنکھیا۔

سِمَّةٌ - گانڈ - جائے براز۔

سُمَّهٌ - پتوں کا دستر جس پر میوہ درخت سے گرتا ہے۔

مَسَامُ الْبَدَنِ - بدن کے باریک سوراخ جن میں سے ہوا جاتی ہے بال اگتے ہیں یہ جمع ہے مَسَمٌّ کی۔

يَوْمٌ مُسِمٌّ - گرم ہوا کا دن۔

اَهْلُ الْمَسَمَّةِ - عزیز و اقربا خاص لوگ۔

مَسْمُوْمٌ - جس کو زہر کھلایا یا پلایا جائے یا جس پر زہر کا اثر ہوا ہو۔

تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَذْلَقَتْهَا السَّمُوْمُ - حضرت عائشہ سفر میں روزے رکھتی رہیں یہاں تک کہ دن کی گرم ہوا نے ان کو بیتاب کر دیا ناتواں بنا دیا۔

غِذَائُهَا سِمَامٌ - دنیا کا کھانا قاتل زہر ہیں - یہ سَمٌّ کی جمع بہ معنی زہر۔

جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ - گوشت میں زہر ملایا شَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ - زہر آلود بکری۔

فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا - مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے (دوسرے میں شفا ہے لیکن وہ زہر کا بازو پہلے ڈالتی ہے اور

یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ہے- سانپ کے منہ میں زہر کا دانت ہے اور اس کا گوشت واقع زہر ہے- بچھو کے ڈنک میں زہر ہے لیکن اس کا پیٹ چیر کر زہر کے مقام پر باندھ دو تو زہر دفع ہو جاتا ہے' مکھی کو سرمہ میں ملا کر پیس لیں اور آنکھ میں لگائیں تو مقوی بصر ہے مکھی کو مار کر بچھو کے ڈنک پر ملیں تو تسکین ہو جاتی ہے- مکھی کا پہلے زہر کا بازو ڈالنا یہ بھی عجیب نہیں ہے- جانوروں کو بھی اللہ نے عقل دی ہے- چیونٹی اپنی خوراک جمع کرتی ہے جب اس کے سڑ جانے سے ڈرتی ہے تو باہر نکال کر اس کو دھوپ دیتی ہے- اگر اس کے اگ آنے کا ڈر ہوتا تو دانے کو بیچ میں سے چیر کر ڈال دیتی ہے- آدمی کے سوا صرف چیونٹی اور چوہا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک جمع کرتی ہے- شہد کی مکھی تو چھتہ نہایت عقلمندی سے بناتی ہے اور پہرے کے لیے مکھیوں کا ایک جدا گروہ ہوتا ہے- شہد لانے کے لیے ایک الگ گروہ ایک ان میں بادشاہ ہوتا ہے- ایک کوتوال- ایک چھتہ کی مکھی- دوسرے چھتہ پر جائے تو مار کر نکال دی جاتی ہے- بیا اپنا گھونسلا ایسی کاریگری اور نزاکت سے بناتا ہے کہ آدمی کو بھی ایسا بنانا مشکل ہے- رات کو روشنی کے لیے اس میں جگنو لا کر رکھتا ہے- غرض پروردگار نے ہر ایک جانور کو بھی عقل کا ایک ایک حصہ دیا ہے اور اس کے عجائب قدرت بے انتہا ہیں)-

سِمْسِم- تل-

سَمْسَمَه- سرخ چیونٹی سامہ کے مقابل جب عامہ آئے تو اس کے معنی خاص لوگ اگر ھامہ آئے تو زہریلا جانور-

سَمْنٌ- گھی' ملانا گھی' کھلانا گھی اس کی جمع اَسْمُنٌ اور سُمُوْنٌ اور سُمْنَانٌ ہے-

سِمَنٌ- موٹا ہونا-

سَامِنٌ اور سَمِيْنٌ- موٹا

تَسْمِيْنٌ- موٹا کرنا' گھی دینا' گھی ملانا-

سُمْنَةٌ- موٹا کرنے کی دوا-

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ- اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو بہت کھا پی کر اپنے کو موٹا کرنا چاہیں گے یا بہت مال جوڑنا چاہیں گے یا موٹے بنیں گے (یعنی لوگوں میں فخر اور شیخی کی راہ سے اپنے تئیں مالدار اور خوشحال ظاہر کریں گے)-

وَيَظْهَرُ فِيْهِمِ السَّمَنُ- ان میں مٹاپا ظاہر ہوگا-

يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ- مٹاپے کو پسند کریں گے (یعنی عمدہ عمدہ غذائیں اور دوائیں کھا کر اپنا تئیں موٹا کریں گے- اگر خود بخود کوئی شخص موٹا ہو جائے تو اس سے یہ حدیث متعلق نہیں ہے)-

سَمَّان- گھی بیچنے والا روغن فروش-

وَيْلٌ لِلْمُسَمِّنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ فَتْرَةٍ فِي الْعِظَامِ- جو عورتیں دوائیں کھا کر اپنے تئیں موٹا بنائیں ان کی قیامت کے دن خرابی ہوگی ہڈیوں کی ناتوانی سے-

اُتِيَ بِسَمَكَةٍ مَشْوِيَّةٍ فَقَالَ لِلَّذِيْ جَاءَ بِهَا سَمِّنْهَا- حجاج کے پاس بھنی ہوئی مچھلی لائی گی- تو اس نے لانے والے سے کہا ذرا اس کو موٹا کر کے لا- وہ نہیں سمجھا- مطلب یہ تھا کہ ٹھنڈا کر کے لا-

اِسْتَسْمَنَهٗ- اس کو موٹا سمجھا-

سُمَانِيْ- ایک مشہور پرندہ ہے-

سُمَنِيَّه- بت پرستوں کا ایک فرقہ جو جہنم کا قائل ہے- محیط میں ہے کہ ہند کے دہریوں کا ایک فرقہ جو محسوسات کے سوا اخبار کو نہیں مانتا-

سُمَّهَا- جھوٹ' لغو' بے ہودہ-

سَمَهَ الْفَرَسُ سُمُوْهًا- گھوڑا ایسا چلا کہ تھکن کو نہیں پہچانا-

سَمَهَ الرَّجُلُ- آدمی دہشت زدہ ہو گیا-

اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ السُّمَيْهَا- جب اس امت کے لوگ اترانے اور تکبر کرتے چلیں گے-

مُسَمَّهُ الْعَقْلِ- دیوانہ بے وقوف-

سُمُوٌّ- بلند ہونا' اونچا ہونا-

سَمَابِه- اس کو اونچا کیا-

سَمَا الْقَوْمُ- لوگ شکار کے لیے نکلے-

سَمَا الْبَصَرُ- ٹکٹکی لگ گئی-

تَسْمِيَةٌ - نام رکھنا-

مُسَامَاةٌ - ایک دوسرے پر فخر کرنا بڑائی جتانا-

اِسْمَاءٌ - بلند کرنا-

وَاِنْ صَمَتَ سَمَاوَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ - اگر خاموش رہے تو اپنے سب ہمنشینوں سے بلند رہے اور اس پر رونق آ جائے-

رَجُلٌ طُوَالٌ اِذَا تَكَلَّمَ يَسْمُوْ - لمبا آدمی جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے (یعنی اس کے سر اور ہاتھ سب سے اونچے رہتے ہیں)-

وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ - حضرت زینب ہی آنحضرت کی بیویوں میں میرے مقابلہ کی تھیں (یعنی شرافت اور حسب ونسب اور حسن و جمال میں)-

سَمَا بَصَرِيْ - میری نگاہ اٹھی-

اَلْمُنْفَرِدُ بِاِسْمِهِ الْاَسْمٰى - اپنے بلند اور عالیشان نام سے اکیلا-

خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامَوْنَ كَاَنَّهُمُ الْفُحُوْلُ - اپنی تلواریں لے کر اتراتے ہوئے اکڑتے ہوئے نکلے گویا وہ نر اونٹ ہیں-

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ - میں اسم کا لفظ زائد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اپنی عظمت والے پروردگار کی پاکی بیان کر کیونکہ آنحضرت نے جب یہ آیت اتری تو فرمایا اس کو رکوع میں رکھو اور رکوع میں آپ یہی فرماتے - سبحان ربی العظیم-

صَلّٰى بِنَا فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ - رات کو پانی برسنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی- اصل میں سما آسمان کو کہتے ہیں- کیونکہ وہ ہمارے اوپر کی طرف ہے اور جو چیز ہمارے اوپر ہو ہم پر سایہ کرے اس کو سما کہہ سکتے ہیں- اسی لئے بارش کو بھی سما کہہ دیا کیونکہ وہ اوپر سے اترتا ہے اور چھت اور خیمہ اور گھوڑے کی پشت اور ابر کو بھی کہتے ہیں- تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ - یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہیں آسمان کے پانی کے بیٹو- (عرب لوگوں کو بنی ماء السماء کہا کس لئے کہ ان کی زندگی بارش پر موقوف ہے- اس کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں)-

اَقْتَضِيْ مَالِيْ مُسَمًّى - میں قاضی ہوں میرا اہم نام کوئی نہیں ہے (یعنی اور کسی قاضی کا نام شریح نہیں ہے)-

مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا - جس نے نفاس کو بھی حیض کہا (یعنی حیض کا لفظ اس پر اطلاق کیا)-

تَسَمَّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ - میرے نام پر رکھو (یعنی محمد) اور میری کنیت ابو القاسم کسی کی مت رکھو (بعض نے اس حدیث کو ظاہر پر رکھا ہے اور ابو القاسم کنیت رکھنے سے مطلقاً منع کیا ہے بعض نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جس کسی کا نام محمد یا احمد ہو تو کنیت ابو القاسم نہ رکھے- بعض نے کہا یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنے لڑکوں کا نام قاسم مت رکھو ورنہ باپ کو لوگ ابو القاسم کہیں گے اب اگر کوئی غلام محمد یا غلام ابی القاسم یا غلام احمد نام رکھے تو جائز ہے- بعض نے صرف محمدؐ نام رکھنے سے منع کیا ہے یا صرف نبی رکھنے سے یا صرف رسول رکھنے سے اگر غلام نبی یا غلام رسول رکھے تو قباحت نہیں ہر حال میں کراہت تنزیہی ہے- بعض نے کہا تحریمی واللہ اعلم-

اَنْتُمْ سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوْا - (لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ بعض لوگ گوشت ہمارے پاس لاتے ہیں معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت اس جانور پر اللہ کا نام لیا یا نہیں آپ نے فرمایا ایسا کرو) تم اللہ کا نام لے کر کھا لو (یعنی کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے- گو ذبح کے قوت بسم اللہ نہ کہی ہو- کرمانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے- اگر کوئی ذبح کے وقت نہ کہے اور کھاتے وقت کہہ لے تو کافی ہے-

میں کہتا ہوں اکثر علماء اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں- البتہ اگر بھول سے بسم اللہ ذبح کرتے وقت چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے- لیکن اگر قصداً چھوڑ دے تو وہ حرام ہو جائے گا- جمہور احناف اور اہلحدیث کا یہی قول ہے- لیکن امام شافعی سے منقول ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو وہ عمداً بھی بسم اللہ ترک کر دے-

سَمَّانَا اللّٰهُ- اللہ نے قرآن میں ہمارا نام لیا-
وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
وَسَمَّانِيْ- کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اس پر ابی بن کعب کو رونا آ گیا یہ خوشی کا رونا تھا کہ کہاں میں اور کہاں وہ شہنشاہ زمین و آسمان مالک کون و مکان- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز اور حروف ہوتے ہیں-)
سَمَّاهُ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا- نیا کپڑا اپنے تو اس کا نام لے کر عمامہ ہو یا قمیص پھر یہ دعا پڑھے- اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اخیر تک-
تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ- اپنی اولاد کے نام پیغمبروں کے نام رکھو اور سب ناموں میں پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں جن سے اللہ کی بندگی ظاہر ہو اور حارث سب سے زیادہ سچا نام ہے یعنی کھیتی کرنے والا-
اَسْمَاءُ اللّٰهِ- اللہ کے نام جن میں اس کی صفتیں مذکور ہیں (یہ ننانوے نام ایک حدیث میں وارد ہیں- مگر ان کے علاوہ اور بہت سے نام قرآن اور احادیث میں مذکور ہیں- امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں ان کا ذکر کیا ہے)-
سَمِّ اللّٰهِ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ- اللہ کا نام لے اور داھنے ہاتھ سے کھا (بائیں ہاتھ سے بلا عذر کھانا مکروہ ہے اور نصاریٰ عموماً بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں- جب ان کے ساتھ کھانے میں مبتلا ہوا تو میں نے چھری بائیں ہاتھ میں لی اور کانٹا داہنے ہاتھ میں لیا وہ مجھ پر ہنسنے لگے- لیکن میں نے ان کی ہنسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور صاف کہہ دیا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے)-
اِسْمُ اَعْظَمُ- اللہ تعالیٰ کا بڑا نام (جس کے لینے سے دعا قبول ہوتی ہے اور مطلب پورا ہوتا ہے اس میں اختلاف ہے کہ اسم اعظم کیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ الله لا اله الا هو الحی القیوم اسم اعظم ہے- بعض نے صرف الحی القیوم کہا- امام جعفر صادق نے کہا کہ اللہ نے ایک نام چھپا رکھا ہے یعنی اسم اعظم اور اللہ تعالیٰ کے تین سو ساٹھ نام ہیں)-
سَطْحٌ يُبَالُ عَلَيْهِ فَتُصِيْبُهُ السَّمَاءُ- ایک چھت پر پیشاب کریں پھر اس پر برسات کا پانی پڑے-
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ- میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آسمان کا پانی یعنی بارش رک جائے- مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں حاکموں کا ظلم اور ستم جھوٹی گواہی' گواہی کا چھپانا' زکوٰۃ نہ دینا ظالم کی مدد کرنا' فقیروں پر سختی کرنا-
اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ ثَلٰثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَرْفًا وَكَانَ عِنْدَ اٰصِفٍ حَرْفٌ وَّاحِدٌ- اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے تہتر حروف ہیں ان میں سے آصف بن برخیا (وزیر سلیمانؑ) کو ایک حرف کا عمل تھا (اس نے اس کی برکت سے بلقیس کا تخت زمین کے اندر ہی اندر سے منگوا دیا یہ امام جعفر صادق سے منقول ہے اور ہمارے پاس اس میں سے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے وہ کسی کو معلوم نہیں اور حضرت عیسیٰ کو ان میں سے دو حروف ملے تھے اور حضرت موسیٰ کو چار حرف- حضرت ابراہیم کو آٹھ- حضرت نوح کو تیرہ اور حضرت آدم کو پچیس اور حضرت محمد کو بہتر اسماء- بنت عمیس جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھیں- ان کے نطفہ سے محمد اور عبداللہ اور عون پیدا ہوئے- جب جعفر شہید ہوئے تو ابو بکر صدیق نے ان سے نکاح کیا- ان کے نطفہ سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے- پھر ابو بکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے ان سے نکاح کیا- ان کے نطفہ سے یحیٰی بن علی پیدا ہوئے- اسماء ابو بکر صدیق کی صاحبزادی زبیر کی بی بی کا بھی نام ہے-
سُمَيَّة- زیاد کی ماں جس نے ابو سفیان سے زنا کیا اور زیاد کو جنا اسی زیاد کا بیٹا عبیداللہ تھا- جس نے امام حسینؓ کو شہید کرایا- لعنه الله و غضب عليه واعدله عذابا عظيما-

باب السين مع النون

سَنَبٌ- زمانہ کا ایک ٹکڑا جیسے بُرْهَةٌ اور سَبَّةٌ ہے-

سَنَابٌ - بڑا شر -

سِنَابٌ - لمبے پیٹ اور لمبی پیٹھ والا -

سَنْبَتٌ - زمانہ -

سَنُوْبٌ یا سَنَبُوْتٌ - غصہ والا جھوٹا -

سَنْبُوْ سَقٌ یا سَنْبُوْسَكٌ - سموسہ جو آٹے اور گھی وغیرہ سے پکاتے ہیں -

سَنْجٌ - ایک رنگ کو دوسرے رنگ میں ملانا -

سِنَاجٌ - چراغ کا نشان جو دیوار پر پڑتا ہے -

سَنْجَةُ الْمِيْزَانِ - ترازو کا بانٹ پتھر -

سِنْجٌ - چراغ -

سَنْجَابٌ - ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اس کے بال نہایت عمدہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور لطیف ہوتے ہیں -

سَنْجَقٌ - جھنڈا اس کی جمع سَنَاجِق ہے -

سُنْحٌ یا سُنُحٌ یا سُنُوْحٌ - پیش آنا پیدا ہونا ظاہر ہونا تعریض کرنا، پھیر دینا، آسان ہونا تنگ کرنا تکلیف دینا - دیر میں ڈالنا - چھوڑ دینا - بائیں جانب سے داہنی جانب آنا -

سَانِحٌ - جو داہنی طرف سے آئے اس کی ضد بَارِحٌ ہے جو بائیں طرف سے آئے نَاطِحٌ جو سامنے سے آئے قَعِيْدٌ جو پیچھے سے آئے عرب لوگ سانح کو مبارک اور میمون سمجھتے تھے اور بارح کو منحوس -

سُنْحٌ - یمن اور برکت کو بھی کہتے ہیں -

اَكْرَهُ اَنْ اَسْنَحَهٗ - مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ نماز میں آپ کے سامنے آجاؤں -

فَاَسْتَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ - میں پلنگ کے پائتیں کی طرف سے کھسک جاتی (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے) -

كَانَ مَنْزِلُهٗ بِالسُّنْحِ - ابوبکر صدیق کا مکان سنح میں تھا وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف بلند دیہات میں جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے) -

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَنْحَاءَ - ان پر ایسا چھاپہ مار جو سامنے سے ان کو پیش آئے (یعنی پکا ایک ہی) ان کو غفلت میں رکھ کر ان پر جا گر - مشہور روایت سَحَّاءَ ہے جیسے اوپر گذر چکا -

اَلتَّقْوٰی سِنْخُ الْاِيْمَانِ - پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے -

سِنْخٌ بہ کسرہ سین جڑ اس کی جمع اَسْنَاخٌ ہے - کذا فی مجمع البحرین -

اِنَّا نَجْمَعُهٗ اِذَا خَلَوْنَا سُنْحًا لِاَوْلَادِنَا - ہم جب اکیلے ہوتے ہیں تو فرشتوں کے پروں کو اپنی اولاد کی برکت کے لیے اکٹھا کرتے ہیں: مجمع البحرین میں ہے کہ سانح وہ جو شکار میں بائیں طرف سے آئے اور بارح جو داہنی طرف سے آئے کہتے ہیں -

سَنَحَ الظَّبْيُ - یعنی ہرن بائیں طرف سے نمودھوئی داہنی طرف جاتے ہوئے عرب لوگ اول کو مبارک اور ثانی کو منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں -

اَلشُّوْمُ فِيْ خَمْسَةٍ وَعَدَّمِنْهَا الظَّبْيَ السَّانِحَ مِنْ يَمِيْنٍ اِلٰى شِمَالٍ - نحوست پانچ چیزوں میں ہے ان میں سے ایک اس ہرن میں جو داہنی طرف سے نمود ہو بائیں طرف جاتے ہوئے -

مَنْ لِيْ بِالسَّانِحِ بَعْدَ الْبَارِحِ - اب منحوس کے بعد مبارک لانے کا کون ذمہ لیتا ہے -

سِنَّخْفٌ - یا سِنْخَافٌ - بڑا لمبا - جوہری نے شِنَّخْفٌ بہ شین معجمتین نقل کیا ہے -

وخائے

سَنْخَنَخٌ - جس رات کو نیند نہ آئے -

سَنْخَنَخُ اللَّيْلِ كَاَنِّيْ جِنِّيٌّ - میں رات کو نہیں سوتا گویا میں جن ہوں - ایک روایت میں سَمَعْمَعٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا -

سَنَخٌ - بگڑ جانا - چکٹ جانا جیسے زَنَخٌ ہے -

سُنُوْخٌ - راسخ ہونا، مضبوط ہونا، جم جانا، بہت کھا لینا -

تَسْنِيْخٌ - طلب کرنا -

سَنَاخَةٌ - بدبوی - سڑاہند، چمڑے کی بو -

سِنْخٌ - جڑ -

سَنِخٌ - اونٹ -

فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اِهَالَةً سَنِخَةً - (ایک درزی نے آنحضرت کی دعوت کی) اور بدبودار چربی آپ کے سامنے رکھی - ایک

روایت میں زَنْخَةٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا-

وَلَا يَظْمَأُ عَلَى التَّقْوٰى سِنْخُ اَصْلٍ - پرہیز گاری پر جو جڑ ہو وہ پیاسی نہیں رہتی ہے (ہمیشہ شاداب اور سیراب رہتی ہے) سِنْخٌ اور اصل کا ایک ہی معنی ہے اختلاف الفاظ کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف مضاف ہوا-

اَلتَّقْوٰى سِنْخُ الْاِيْمَانِ - پرہیز گاری ایمان کی جڑ ہے- (صاحب مجمع البحرین نے اس کو حائے حطی سے نقل کیا جو سہو ہے) سِنْخٌ کی جمع اَسْنَاخٌ آئی ہے جیسے حِمْلٌ کی جمع اَحْمَالٌ ہے-

سَنَدٌ - جس پر ٹیکا لگایا جائے اعتماد کیا جائے اور ایک قسم کی چادر اور پہاڑ کا سامنے کا اونچا حصہ اور دلیل برہان حجت اور دستاویز اور حدیث کے راویوں کا سلسلہ-

سُنُوْدٌ - اعتماد کرنا' بھروسہ کرنا - چڑھنا - پچاس برس کے قریب عمر ہونا-

تَسْنِيْدٌ - ٹیکا دینا - مضبوط کرنا' ستون لگانا-

اِسْنَادٌ - چڑھا' چڑھنا' دوڑنا' ٹیکا لگانا' حدیث کے راویوں کا سلسلہ ملانا-

اِسْتِنَادٌ - پناہ لینا' بھروسہ کرنا-

سِنَّادٌ - زبردست سانڈنی اور ایک قسم کا جانور ہے- جو ہاتھی سے چھوٹا اور بیل سے بڑا ہوتا ہے- بعض نے کہا گینڈا اور وہ عیب جو ردی سے پہلے قافیہ میں ہو-

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ فِي الْجَبَلِ - میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں- ایک روایت میں يَشْتَدِدْنَ ہے یعنی دوڑ رہی تھیں اس کا ذکر آگے آئے گا-

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ - پہلے معمر اس حدیث کی سند نہیں بیان کرتے تھے پھر بیان کرنے لگے (شاید ان کو یاد آ گئی)-

لَيَتَّكِئُ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا - ستر مسندیں ٹیک لگانے کے لیے ہوں گی (یعنی بہشت میں)-

ثُمَّ اَسْنَدُوْا اِلَيْهِ فِيْ مَشْرُبَةٍ - پھر ایک بالا خانہ پر اس کے پاس چڑھ گئے-

خَرَجَ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ وَفُلَانٌ مُتَسَانِدَيْنِ - ثمامہ بن اثال اور فلاں شخص دونوں ایک دوسرے پر ٹیکا دیئے ہوئے نکلے (ہر ایک دوسرے کی مدد اور اعانت کے بھروسے پر)-

اِنَّهٗ رَاٰى عَلَيْهَا اَرْبَعَةَ اَثْوَابِ سَنَدٍ - حضرت عائشہ پر چار کپڑے سند کے دیکھے- (جو ایک قسم کی یمنی چادر ہے اس کو سند بھی کہتے ہیں- اس کی جمع اَسْنَادٌ ہے)-

اِنَّ حَجَرًا وُجِدَ عَلَيْهِ كِتَابٌ بِالْمُسْنَدِ - ایک پتھر پر قدیم کتاب پائی گئی- بعض نے کہا: سند قبیلہ حمیر کے خط کو کہتے ہیں-

اِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيْثٍ فَاَسْنِدُوْهُ اِلَى الَّذِيْ حَدَّثَكُمْ فَاِنْ كَانَ حَقًّا فَلَكُمْ وَاِنْ كَانَ كِذْبًا فَعَلَيْهِ - جب تم کوئی حدیث بیان کرو تو سند کے ساتھ یعنی اس شخص تک راویوں کا سلسلہ پہنچاؤ جس کی وہ حدیث ہے- پھر اگر وہ سچ ہے تو تم کو اس کا ثواب ملے گا اور اگر جھوٹ ہے تو اس کا وبال راوی پر ہوگا (یعنی جس نے تم سے نقل کی نہ تم پر) یہ امام صادق کا قول ہے دُجَاجٌ سِنْدِيٌّ - سندھ کی مرغی-

نَعْلٌ سِنْدِيٌّ - سندھ کا جوتہ- مجمع البحرین میں ہے کہ سندھ ایک دریا ہے ہند میں اور یہ اس سندھ کے سوا ہے جو ایک ملک ہے ہند میں یا یہ منسوب ہے سندیہ کی طرف جو ایک گاؤں ہے بغداد کے نواح میں- ایک شخص کو سندی کہیں گے اور جماعت کو سند جیسے زنجی ایک حبشی کو اور جماعت کو زنج کہتے ہیں- سندی بن شاہک ایک داروغہ مجلس کا نام تھا جس کی قید میں امام موسیٰ کاظم نے انتقال فرمایا-

سَنْدَانٌ - لوہار کی وہ سل جس پر لوہا رکھ کر کوٹتا ہے اصل میں یہ معرب ہے سندان کا- جو فارسی لفظ ہے اس کی جمع سَنَادِيْنُ ہے سندان بڑے مضبوط سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں-

سُنَيْدٌ - جو جھوٹ موٹ دوسرے خاندان کا بن گیا ہو-

مُسْنَدِيٌّ - عبداللہ بن محمد بڑے محدث مشہور ہیں-

سَنْدَرَةٌ - دوڑنا اور ایک قسم کا ماپ ہے جو بہت بڑا ہوتا ہے-

سَنْدَرِيٌّ - جری' بہادر' لمبا' سخت شیر' عمدہ' خراب' ایک قسم کا پرندہ نیلگوں - نیزہ' جلد باز-

اَكِيْلُكُمْ بِالسَّيْفِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ- میں تم کو تلوار سے سندرہ کی ماپ دیتا ہوں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ میں تلوار سے تم کو خوب قتل کرتا ہوں- ایک روایت میں اُوَفِّيْكُمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ- یعنی میں ایک صاع کے بدل تم کو پورا سندرہ دیتا ہوں- صاع چھوٹا ماپ ہے چار مد کو یعنی ایک پائیلی اور سندرہ بہت بڑا ماپ جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تلوار سے مجھ کو ایک خفیف زخم پہنچاتے ہو تو میں اس کے بدل تلوار کا ایسا تلا ہوا ہاتھ لگاتا ہوں جس سے دس گنا زیادہ تم کو زخم پہنچتا ہے- حضرت علیؓ جیسے دین کے بڑے عالم تھے- ویسے ہی سپاہ گری کے فنون میں بھی بڑے طاق اور شاق تھے- آپ اکثر ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام کر دیتے (سبحان اللہ ایسے کامل لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں) نہایہ میں ہے کہ سندرہ وہ درخت جس سے تیر اور کمانیں بناتے ہیں اور سندرہ عجلت اور جلدی کو بھی کہتے ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ سندرہ ایک مرد کا نام ہے یا ایک عورت کا جو لوگوں کو پورا ماپ دیا کرتا-

سِنْدَرُوْسٌ- ایک قسم کا گوند ہے یا معدنی چیز ہے کہربا کی طرح اریقیہ سے آتا ہے-

سُنْدُسٌ- ایک قسم کا ریشمی کپڑا باریک جیسے استبرق موٹا ریشمی کپڑا بعض نے کہا ریشمی تکیہ-

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ- آنحضرت نے حضرت عمرؓ کو ایک باریک ریشمی کپڑے کا چوغہ بھیجا-

سَنَرٌ- بد خلقی-

سِنَّوْرٌ- سردار بلادم کی جڑ اس کی جمع سَنَانِيْر ہے ابن قتیبہ نے کہا نر یعنی بلے کو سنور کہتے ہیں اور مادہ یعنی بلی کو سنورہ یا ہرہ کہتے ہیں اس جانور کے عربی زبان میں بہت نام ہیں-

سِنَّوْرٌ ' هِرٌّ ' قِطٌّ ' ضَيْوَنٌ ' خَيْدَعٌ ' خَيْطَلٌ ' دِمٌّ ' نَمِرٌ ' اَهْلِيٌّ ' بَسَّةٌ- وغیرہ-

لَا بَاْسَ بِفَضْلِ السِّنَّوْرِ- بلی کا جھوٹا استعمال کرنے میں اس سے وضو یا طہارت کرنے میں کوئی قباحت نہیں-

اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ- بلی ایک درندہ جانور ہے- (جیسے شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ) یعنی کتے کی طرح اس کا جھوٹا نجس نہیں ہے بلکہ سب درندوں کا جھوٹا پاک ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت نوح کے کشتی میں چوہوں نے تکلیف دی- آپ نے شیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا- وہ چھینکا- اس کی ناک میں سے بلی نکلی اسی لیے بلی ہر عضو میں شیر کے مشابہ ہے-

مترجم کہتا ہے بلی کیا ہے چھوٹا شیر ہے- اگر بلی بڑی ہو جائے تو وہ شیر ہوگی- دونوں کی حرکتیں کوند پھاند سب ایک دوسرے کے مشابہ ہیں- صرف اتنا فرق ہے کہ بلی درخت پر چڑھ جاتی ہے شیر کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا- شیر دریا میں تیر جاتا ہے بلی کو تیرنا نہیں آتا- ہند کی عورتیں کہا کرتی ہیں بلی شیر کی خالہ ہے- شیر کو سب باتیں اسی نے تعلیم کیں آخر شیر نے اس پر حملہ کیا تو وہ درخت پر چڑھ گئی- ایک یہی ہنر شیر کو نہیں سکھایا-

سِنَّوْرُ الزَّبَادِ- مشک بلی جس کی بغلوں اور رانوں اور مقعد کے حوالی سے مشک کی طرح ایک خوشبودار چیز نکلتی ہے-

سَنَوَّرٌ- ہتھیار بند لوگ یا زرہ-

سَنْطٌ- ایک گھاس جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں-

سَنَاطَةٌ- کھوسا ہونا (یعنی جس کی ڈاڑھی نہ ہو یا صرف ٹھڈی پر ہو- عربی میں اس کو کوسج کہتے ہیں اور سنوط بھی-

سَنَعٌ- جمال خوبصورتی-

سُنْعٌ- پہونچا-

اَسْنَعُ- لمبا- اونچا افضل- بہتر-

مَاهٰذَا اَسْنَعُ مِنْهُ بَلْ اَشْنَعُ- یہ اس سے بہتر نہیں ہے بلکہ اس سے بدتر ہے-

اَسْنَعُ مَكَانًا وَّاَرْفَعُ شَانًا- اس سے بلند مرتبہ اور اس سے عالی شان-

اِنَّهَا لِمِسْنَاعٌ- یہ سانڈنی بہت خوبصورت ہے-

سَنِيْعٌ- خوبصورت-

سَنَفٌ- وہ لکڑی جس پر سے پتے نکال لیے گئے ہوں-

سِنَافٌ- اونٹ کی گردن پر جو رسی باندھی جاتی ہے-

اِسْنَافٌ- مضبوط کرنا درست کرنا-

مُسْنِفَه - خشک قحط زدہ زمین' دبلی لاغر اونٹنی -

فَقَامَ عَلِیٌّ بِسَیْفِهٖ فَضَرَبَهٗ بِهَا اَرْبَعِیْنَ - (ایک شخص نے شراب پیا وہ حضرت علیؓ کے سامنے لایا گیا' آپ اپنے اونٹ کی گردن کی رسی لے کر کھڑے ہوئے اور چالیس ماریں اس کو لگائیں (شرابی کی کوئی حد قرآن شریف میں بیان نہیں ہوئی) اس لیے صحابہ کا اس میں اختلاف رہا آنحضرت کے عہد میں شرابی کو کبھی جوتے سے کبھی کپڑے سے کچھ ماریں لگا دیتے)۔

مِسْنَافٌ - وہ اونٹ یا گھوڑا جو زین کو پیچھے سرکا دیتا ہے -

سَنَمٌ - کوہان بڑا ہونا -

تَسْنِیْمٌ - کوہان بڑا کرنا' بھر دینا' اوپر آنا -

اِسْنَامٌ - بلند ہونا' بھڑکنا -

تَسَنُّمٌ - اوپر ہونا' کوہان پر سوار ہونا -

سَنَامٌ - اونٹ کا کوہان -

سَنِمٌ - بڑے کوہان والا اونٹ -

تَسْنِیْمٌ - بہشت کا خوشگوار اور شیریں پانی -

خَیْرُ الْمَاءِ اَلسَّنِمُ - بہتر پانی وہ ہے جو بلند ہو بہتا ہوا -

نَبْتٌ سَنِمٌ - بلند گھاس -

یَهَبُ الْمِائَةَ الْبَکْرَةَ السَّنِمَةَ - سو جوان اونٹ بڑے بڑے کوہان والے دیتا ہے -

وَاِنَّ سَنَامَا الْمَجْدِمِنْ اٰلِ هَاشِمٍ بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَّوَالِدُكَ الْعَبْدُ - شرافت اور بزرگی کا کوہان ہاشم کی اولاد میں سے وہ ہیں جو مخزوم کی دختر کی اولاد ہیں - اور تیرا باپ تو غلام تھا (یہ حسان کا شعر ہے)۔

هَاتُوْا کَجَزُوْرٍ سَنِمَةٍ فِیْ غَدَاةٍ شَبِمَةٍ - لاؤ کوہان والے اونٹ کی طرح سردی کی صبح میں -

سَنَامٌ کی جمع اَسْنِمَةٌ آئی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے نِسَاءٌ عَلٰی رُؤُسِهِنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ - ایسی عورتیں جن کے سروں پر بختی اونٹوں کی طرح جوڑے ہوں گے (یعنی بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح بڑے بڑے موباف ڈال کر سر پر اونچے اونچے جوڑے رکھیں گے - ہندوستان کی اکثر عورتوں کا یہی دستور ہے اور معلوم نہیں اس میں کیا حسن ہے - ایسا کرنے سے تو اور عورت بدشکل ہو جاتی ہے جیسے ناک میں بلاق یا نتھنی پہننے سے)۔

ذُرْوَةُ سَنَامِهٖ - اس کے کوہان کا اونچا حصہ یعنی اسلام کا اعلیٰ اور بلند ترین مقام -

ذُرْوَةُ سَنَامِ الْمَجْدِ - شرافت اور بزرگی کے کوہان کی چوٹی یعنی سب سے زیادہ شریف اور عزت والا -

رَاٰی قَبْرَهٗ مُسَنَّمًا - آپ کی قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھی - قبر کی تسنیم یہ ہے کہ اس کو بلند کر کے کوہان کی طرح بنائے اور تسطیح یہ ہے کہ اس کو برابر رکھے بیچ میں سے اونچی نہ کرے اب اختلاف ہے اس میں کہ کونسا امر سنت ہے اور آنحضرتؐ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی قبر کو مسطح کیا تھا تو ظاہر یہ ہی ہے کہ تسطیح سنت ہے اور گو رافضی بھی قبر کی تسطیح کیا کرتے ہیں مگر سنت کی پیروی ان کے مشابہت کے خیال سے موقوف نہیں ہو سکتی دوسری حدیث میں جو قبر کے برابر کرنے کا حکم ہے اس سے یہی مراد ہے کہ مسطح بناؤ نہ یہ کہ زمین کے برابر کر دو ورنہ قبر کا امتیاز زمین سے کیونکر ہوگا - کذا فی المجمع -

ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسِنَامُهُ الْجِهَادُ - اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (اگر جہاد چھوڑ دیا تو اسلام کا اعلیٰ رکن فوت ہو گیا)۔

اِنْ اَعِشْ اَکُنْ مَعَکُمْ فِیْ السَّنَامِ الْاَعْلٰی - اگر میں جیوں گا تو بلند مرتبہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا -

سَنَّمْتُ الْقَبْرَ - میں نے قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح بنایا -

سَنٌّ - تیز کرنا' صیقل کرنا' برچھے میں بھال لگانا مسواک کرنا' تیز چلانا' ٹھیکرا بنانا' آسان کرنا' کھولنا برچھے سے مارنا' دانت سے کاٹنا - دانت توڑنا اوندھا کرنا جانوروں کی رمنہ میں چھوڑ دینا - ایک راستہ پر چلنا - ایک طریق قائم کرنا -

تَسْنِیْنٌ - تیز کرنا' اچھا کرنا' مضبوط کرنا -

اِسْنَانٌ - بڑی عمر ہونا' دانت اگنا ایک طریق قائم کرنا' بہانا -

اِسْتِنَانٌ - مسواک کرنا -

سُنَّةٌ - طریقہ اور خصلت اور شریعت میں سنت کہتے ہیں

اس کام کو جس کا آنحضرت نے حکم کیا یا اس سے منع کیا قولا یا فعلا اور قرآن شریف میں اس کا ذکر نہیں آیا-

کِتَابٌ وَّسُنَّۃٌ -قرآن شریف اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں اور جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے-مجمع البحار میں ہے کبھی سنت بہتر کام کو کہتے ہیں گو وہ قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہو- اسی میں سے ہیں نماز کی سنتیں اور کبھی سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت نے ہمیشہ کیا ہو اور وہ واجب نہ ہو جیسے داھنے ہاتھ سے کھانا کھانا ہر ایک بہتر کام داہنی ہاتھ سے شروع کرنا' مسجد میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالنا اور پاخانہ میں اس کے برعکس کرنا وہکذا محیط میں ہے کہ سنت وہ کام ہے جس کو آنحضرت نے ہمیشہ کیا ہو- کبھی چھوڑ دیا ہو اور یہ تعریف صحیح نہیں ہے- کیونکہ اکثر سنتوں کا چھوڑ دینا گو کبھی کبھی ہو آنحضرت سے ثابت نہیں ہوا پھر محیط میں ہے کہ اگر یہ ہیشگی بر سبیل عبادت ہو تو وہ سنت ہدی ہے اور اس کا ترک مکروہ اور برا ہے اور اگر بر سبیل عادت ہو جیسے آنحضرت کے عادات اٹھنے بیٹھنے چلنے کھانے پینے سونے میں تو وہ سنت زائدہ ہے اس کا ترک نہ مکروہ ہے نہ برا ہے-

سنی مشہور فرقہ مسلمانوں کا جو آنحضرت کی سنت یعنی حدیث پر چلتا ہے اور زمانہ حال کے عرف میں سنی وہ فرقہ ہے جو شیعہ کے مقابل ہے یہی دو فرقے آج کل مسلمانوں کے بڑے فرقے ہیں اور باقی فرقے جیسے معتزلہ اور خوارج وغیرہ بالکل کم رہ گئے ہیں- اگر یہ دو فرقے آپس میں مل جائے اور کچھ یہ صبر کریں کچھ وہ- تو مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو مگر افسوس ہے کہ اب تک ان دونوں فرقوں کے جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر چھیڑ خانی کر کے جنگ اور فساد کراتے ہیں اور مخالفین اسلام کو اسلام پر مضحکہ اڑانے کا موقع دیتے ہیں- بلکہ مخالفین اسلام ان کے باہمی جنگ وفساد سے بڑے بڑے فوائد اٹھا رہے ہیں اور ان کی عقل اور بصیرت معدوم ہو گئی ہیں-یَفْعَلُ اللّٰہ مایشاء ویحکم ما یرید یہ تو تھا ہی اب سنیوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں- مقلد اور غیر مقلد بدعتی اور وہابی عرشی اور فرشتی' قادیانی اور چکڑالی لاحول ولاقوۃ الا باللہ-

مَسْنُوْن - بدبودار' چکنا صاف اب اس زمانہ کے عرب میں مسنون اس امر کو کہتے ہیں جو سنت ہو- گو لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی-

اَرْضٌ مَّسْنُوْنَۃٌ -جس کی گھاس کھالی گئی ہو-

مَسْنُوْنَۃٌ -نیزوں کو بھی کہتے ہیں-

لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّۃً - (مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں اس کے بعد وضو کروں) اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت ہو جاتا (یہاں سنت سے مراد واجب ہے تو یہ مخالف نہیں- حضرت بلال کی روایت کے کہ جب میرا وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کر لیا- ابو داؤد نے کہا وضو سے مراد یہاں پانی سے استنجا کرنا ہے- مگر یہ صحیح نہیں ہے کہ کس لئے کہ آنحضرتؐ نے ہمیشہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا ہے اور یہی سنت ہے البتہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یہ کسی صحیح صاف حدیث سے ثابت نہیں ہے گو جائز ہے بشرطیکہ وسواس کی حد تک نہ پہنچے واللہ اعلم)-

اِنَّمَا اُنَسّٰی لِاَسُنَّ - میں اس واسطے بھلایا جاتا ہوں (مجھ کو نماز میں سہو اس لئے ہوتا ہے) کہ لوگوں کو راستہ بتلاؤں ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ سہو ونسیان کی صورت میں کیا کرنا چاہئے اگر آنحضرتؐ نماز میں نہ بھولتے تو ہم کو سجدۂ سہو کے احکام کیونکر معلوم ہوتے- اس لئے آپ کے بھلائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت تھی کہ آپ کی امت کو سہو کے احکام معلوم ہوں نہایہ میں ہے کہ سَنَنْتُ الْاِبِلَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اونٹوں کی اچھی طرح خبر گیری رکھی ان کو خاطر خواہ چرایا اور حفاظت سے رکھا-

نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَلَمْ یَسُنَّہٗ - آنحضرت منیٰ سے لوٹتے وقت محصب میں اترے مگر اس اترنے کو سنت نہیں ٹھہرایا (یعنی حج کی سنتوں میں سے محصب میں اترنا کوئی سنت نہیں ہے- کیونکہ آپ ضرورت سے وہاں ٹھہرے تھے نہ یہ کہ وہ حج کا کوئی رکن تھا اس پر بھی ایک جماعت علماء نے محصب میں ٹھہرنا مستحب رکھا ہے اقتداء بالنبی الکریم ﷺ-

رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ بِسُنَّۃٍ - آنحضرتؐ نے طواف قدوم میں رمل کی (یعنی کندھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے جیسے پہلوان اور چالاک چست لوگ چلتے

ہیں) حالانکہ یہ سنت نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ فعل ایک ضرورت اور مصلحت سے کیا تھا- قریش کے کافر کہتے تھے مدینہ کے بخار نے مسلمانوں کو ناتواں کر دیا- ان کا خیال باطل کرنے کو آپ نے یہ کیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے فرمایا- ابن عباس کا یہی قول ہے اور اکثر لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ رمل طواف قدوم میں سنت ہے اور شریعت کے بعض احکام ایسے ہیں کہ ضرورت سے ان کا حکم ہوا تھا مگر ضرورت کے رفع ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا- جیسے سفر میں نماز کا قصر خوف کی وجہ سے جائز ہوا تھا پھر خوف دور ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا اور ہر سفر میں قصر جائز رہا- بعض کا یہ قول ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے-

اُسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا- آج ایک طریقہ قائم کر کل اس کو بدل ڈال بعض نے کہا غیر نکلا ہے غیر سے بمعنی دیت (یعنی کل اگر چاہے تو دیت لے لیجیو مگر آج تو قصاص کا حکم دینا ضروری ہے- کیونکہ اسلام کا شروع زمانہ ہے اگر عرب لوگ یہ سمجھیں گے کہ اسلام کا مذہب قصاص نہیں ہونے دیتا بلکہ قصاص کے بدل دیت کا حکم دیتا ہے تو وہ اسلام سے نفرت کریں گے کیونکہ ان کو قصاص بہت پسند ہے اور دیت لینا ناپسند کرتے ہیں)-

اِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ اَنْ تُقَاتِلَ اَهْلَ صَفْقَتِكَ وَتُبَدِّلَ سُنَّتَكَ- بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے (اس سے عہد اور اقرار کرے) پھر (دغا کر کے) اس سے لڑے (اس کو مارے) اور اپنے طریقے اور رسم کو بدل ڈالے (ہجرت کی بیعت کر کے پھر اس کو توڑنا نہایت مذموم سمجھا جاتا ہے اور جو آدمی ایسا کرے اس کو لوگ ذات اور برادری سے خارج کر دیتے ہیں)-

سُنُّوْابِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ- مجوسیوں (پارسیوں) سے وہی سلوک کرو جو اہل کتاب سے کرتے ہو (اس سے اہل کتاب کی طرح جزیہ لو- بعض نے اسی حدیث کی رو سے پارسی عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست رکھا ہے- جیسے یہودی اور نصرانی عورتوں سے درست ہے-

لَا يُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ سُنَّةِ مَاحِلٍ- ان کا عہد کسی چغل خور کی چغلی کی وجہ سے نہ توڑا جائے گا (یعنی کسی فسادی لڑانے والے کی کاروائی پر لحاظ نہ ہوگا)-

سُنَّةٌ طریقہ سَنَنٌ کا بھی یہی معنی ہے-

ایک روایت میں عَنْ شِنَّةِ مَاحِلٍ ہے معنی وہی ہے-

اِلَّا رَجُلٌ يَرُدُّ عَنَّا مِنْ سَنَنِ هٰؤُلَاءِ- مگر وہ شخص جو ہم سے ان لوگوں کی چال پھیر دے-

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ- جو شخص میرے طریق سے نفرت کرے اس سے منہ پھیرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل اعتقادی ہو یا عملی وہ میرا نہیں ہے (یعنی اس سے مجھ کو وہ تعلق اور ربط نہیں ہے جو مسلمانوں سے رکھتا ہوں- مطلب یہ ہے کہ اسلام سے خارج ہو گیا- مراد وہ شخص ہے جو آنحضرتؐ کے سنت اور طریق کو برا سمجھے اس کو مکروہ جانے یعنی عمداً جان کر ایسا کرے وہ تو کافر ہو جاتا ہے اور اگر نادانستہ یا تاویل کے ساتھ کرے تو کافر نہیں ہوتا- مگر دوسرے مسلمانوں کو اس کی تقلید درست نہیں- بلکہ اس کا قول سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا- بڑا ہو یا چھوٹا لا کلام لا حد مع الله ورسوله-

مُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ- جو شخص مسلمان ہو کر جاہلیت اور کفر کا رواج پھیلانا چاہے اس کو پسند کرے (مثلاً مردوں پر نوحہ کرنا سینہ کوٹنا کپڑے پھاڑنا داڑھی مونچھ منڈا ڈالنا اگر چہ یہ کام گناہ صغیرہ ہیں- مگر ان کو قائم کرنے والا اور پھیلانے والا اور جاری کرنے والا ہر گز مسلمان نہیں ہو سکتا- طیبی نے کہا شرطیہ بازی اور نوروز کی عید اور نوحہ یہ سب جاہلیت کے امور ہیں اور جب ان کاموں کے طالب پر یہ وعید ہو تو کرنے والے پر کیا کچھ عذاب ہوگا اللہ یہ جانتا ہے-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ- آنحضرتؐ نے اس میں کوئی حکم نہیں دیا (یعنی چالیس سے زیادہ کوڑے لگانے میں)-

فَصَارَ ذٰلِكَ سُنَّةً بَعْدُ- پھر اس کے بعد یہی شریعت قائم ہوئی) کہ تین طلاق والی عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے حلال نہ ہوگی- جب تک دوسرا خاوند نہ کرے اور اس سے صحبت نہ کرائے)-

اگر چہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر شاید وہ آیت بعد کو اتری ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ آیت میں صرف نکاح کا لفظ مذکور ہے اور حلالہ کے لئے دوسرے خاوند کا اس عورت سے جماع کرنا ضروری ہے جو قرآن میں صراحتاً بیان نہیں ہوا- گو تَنْكِحَ سے مفسرین نے جماع ہی مراد لیا ہے فَإِنْ سَهَا وَاحِدٌ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ- اگر ایک بھول جائے تو دوسرا اس کو طریقہ محمدیہ کی طرف پھیر دے (شریعت کا حکم اس کو جتلا دے-)

لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ- تم بھی تمہارے اگلوں کی پیروی کرو گے (ان کی چال اختیار کرو گے یعنی یہودیوں کی انہوں نے اپنے مولویوں اور عالموں کو گویا خدا بنا رکھا تھا- ہر بات میں ان کی مان لیتے- گو وہ کتاب الٰہی اور حدیث نبوی کے خلاف ہوتی اور کہتے کیا تھے وہ ہم سے بڑھ کر اللہ کی کتاب اور حدیث رسول کا علم رکھتے ہیں مسلمانوں نے بھی انہی کا شیوہ ۴۰۰ھ کے بعد اختیار کیا- ابوحنیفہ اور شافعی کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا بس انہوں نے جو کہہ دیا اس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاق نسیان پر رکھ دیا- قرآن تیجہ، دہم، چہلم میں پڑھنے کے لیے رہ گیا یا تعویذ کے طور پر گلے میں لٹکانے کے لیے یا برکت کے لیے جز دان میں بند کر کے مکان میں رکھ دینے کے لیے یا آسیب زدہ کو اس کے اوراق کی ہوا دینے کے لیے اور صحیح بخاری کا ختم کسی تندرستی یا دوسرے کسی مطلب اور مراد کے لیے رہ گیا- مگر قرآن یا صحیح بخاری پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتے نہ ان کے معنی اور مطالب میں غور کرتے ہیں- صرف الفاظ کبھی کبھی رٹ لیتے ہیں یہویوں کا بھی یہی شیوہ ہے- اللہ بچائے رکھے سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھ کر اس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے ہیں- اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھ کر پڑھتے ہیں- ان پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کے موجود ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے- ابوحنیفہ ہوں یا شافعی یا ان سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب سب آنحضرت کے ایک ادنی غلام کفش بردار ہیں اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا جو قول ہمارا قرآن یا حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو) مجمع البحار میں ہے کہ یہودیوں نے اپنے پیغمبروں کو قتل کیا تھا- مسلمانوں نے آنحضرت کے جگر گوشہ یعنی امام حسن اور امام حسین علیہ السلام کو شہید کرایا- اسی طرح عبداللہ بن حسن نفس زکیہ اور زید بن علی اور یحییٰ اور ابراہیم فرزندان زید اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا کو موت کے گھاٹ اتارا دوسرے خلفائے بنی امیہ اور حجاج ظالم نے بڑے بڑے علمائے تابعین مثل سعید بن مسیّب اور سعید بن جبیر اور چند صحابہ رسول مثل حجر بن عدی اور مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر کو ناحق قتل کرایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں- تو گویا پیغمبروں کو بھی قتل کیا اب رہی کتاب اللہ کی تحریف تو قرامطہ اور قادیانیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ اور باطنیہ اور بابیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ گمراہ فرقوں نے وہ بھی کی ایسی تفسیریں اور تاویلیں کیں جو درحقیقت تحریف ہیں غرض یہودیوں کی پیروی ہر بات میں ان مسلمانوں نے پوری کی اور جیسے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی گھسو گے وہ پورا ہوا-

مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ- جو شخص میری سنت کو زندہ کرے (جب لوگوں نے اس کو مار ڈالا ہو اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو یا اس کو برا سمجھنے لگے ہوں) زندہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر عمل کرنا شروع کرے اور کسی کی ملامت یا تخویف کا کچھ خیال نہ کرے یا آپ کی سنت کو شائع کرے- قرآن وحدیث پڑھائے ان کا ترجمہ کرائے- حدیث اور تفسیر کی کتابیں چھپوائے' دین کے مدرسے بنائے' دینی کتب خانے قائم کرے' سنتوں میں آپ کی سب سنتیں داخل ہیں مثلاً عید کی نماز- صدقہ فطر' مسواک کرنا' بیواؤں کا نکاح ثانی جوتوں سمیت نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ-

مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ- جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے- قیاس یہ تھا- مِنْ سُنَنِيْ بہ صیغہ جمع مگر روایت بہ صیغہ مفرد ہے-

مَنْ كَانَ مُتَّبِعًا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ- (عبداللہ بن

مسعود نے کہا) جو شخص تم میں سے کسی کی پیروی کرنا چاہے (خود اجتہاد کی لیاقت نہ رکھتا ہو) تو ان لوگوں کی (صحابہ کی) پیروی کرے جو گذر گئے (کیونکہ صحابہ کا ہدایت پر ہونا اور ان کا طریقہ نجات کا طریق ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے- اب دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے- کیونکہ خود صحابہ کے اخیر زمانہ میں بدعات کا ظہور ہو چلا تھا- اس لیے عبد اللہ بن مسعود نے صحابہ میں سے بھی اگلے صحابہ کی پیروی کی صلاح دی- جس وقت تک اسلام میں کوئی بدعت ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اسلام اپنی اصلی حالت پر تھا-)

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً- جو شخص اچھا طریق نکالے (یعنی سنت کے موافق تعلیم میں ہو یا عبادت میں یا آداب اور اخلاق میں)-

فَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی- وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں-

فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ- سنت پر عمل کرنا (اگرچہ چھوٹی سی سنت ہو) بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو بدعت کا کام کیسا ہی بڑا ہو)-

عَمَلٌ قَلِيْلٌ فِیْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِیْ بِدْعَةٍ- سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت کرنا بہت عبادت اور مجاہدہ سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو-

مترجم کہتا ہے پچھلے صوفیوں نے جو عبادات شاقہ اور ریاضات اور مجاہدات نکالے ہیں- گو ان سے بھی نفس کی صفائی اور قربت الٰہی پیدا ہوتی ہے- مگر سنت کے موافق عمل کرنے سے تھوڑی سی ریاضت اور عبادت میں وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو ان لوگوں کو بہت بڑی تکلیف اور محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے- سنت کی پیروی عجیب برکت کی چیز ہے اور اسی لئے صحابہ کو تھوڑی سی عبادت میں وہ مراتب حاصل ہوتے تھے جو ان پچھلے صوفیوں کو اخیر عمر تک حاصل نہیں ہوئے- اس لئے سہل اور آسان اور عمدہ طریق سلوک اور تصوف کا اور درویشی کا وہی ہے کہ ہر بات میں آنحضرت کے سنت کی پیروی کرے اور آپ کے قدم بہ قدم چلتا رہے- ایسے متبع سنت کا نہ کوئی درویش مقابلہ کر سکتا ہے نہ فقیر اور اس کے سامنے سب سر اطاعت اور خدمت گزاری جھکاتے ہیں دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جو سراسر متبع حدیث تھے- ان کی درویشی اور فقیری اس درجہ پر پہنچی کہ ان کے زمانہ کے تمام اولیاء اللہ نے ان کو اپنا سردار مانا اور ان کا قدم اپنی گردن پر رکھا اسی طرح متقدمین صوفیہ میں حضرت جنید بغدادی اور عبداللہ بن مبارک اور فضیل ابن عیاض اتباع سنت کی وجہ سے اس مرتبہ کو پہنچے کہ سید الطایفہ اور الیاء اللہ کے پیشوا مانے گئے)-

لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُّجْعَلَ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اِسْتِنَانًا- ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا سنت نہیں گو درود شریف پڑھنا ثواب ہے مگر اپنے محل پر اس کو پڑھنا چاہئے- ذبح یا چھینک کے وقت اس کا پڑھنا سنت نہیں ہے- اسی طرح نماز کی تکبیر کے وقت جیسے جاہلوں نے اختیار کیا ہے)-

اِسْتَنَّتْ شُرُفًا اَوْ شُرُفَيْنِ یا شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ- ایک دوڑ یا دو دوڑ اس گھوڑے نے کی-

شَرَف- گھوڑے کا بھاگنا- جب اس پر کوئی سوار نہ ہو- یعنی زغن لگانا-

اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِیْ طِوَلِهٖ- مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی میں ایک زغن لگاتا ہے-

رَاَيْتُ اَبَاهُ يَسْتَنُّ بِسَيْفِهٖ كَمَا يَسْتَنُّ الْجَمَلُ- میں نے اس کے باپ کو دیکھا اپنی تلوار لے کر اس طرح سے لپکتا تھا جیسے اونٹ لپکتا ہے (یعنی اترا کر اٹھکیلیاں مارتا ہوا چلتا) طیبی نے کہا استنان گھوڑے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھائے اور زمین پر رکھے- اور پاؤں سے دوڑ جائے-

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَنُّ بِعَوْدٍ مِّنْ اَرَاكٍ- آنحضرت پیلو کی لکڑی سے مسواک کرتے-

وَاَنْ يَّدَّهِنَ وَيَسْتَنَّ- اور تیل لگائے مسواک کرے-

فَاَخَذْتُ الْجَرِيْدَةَ فَسَنَنْتُهٗ بِهَا- میں نے وہ ڈالی (عبدالرحمٰن کے ہاتھ سے) لے لی اور آپ کے دانتوں پر پھرائی (آپ کو مسواک کرائی)-

فَسَمِعْنَاهُ اِسْتِنَانَ عَائِشَةَ- ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرانے کی آواز سنی (وہ مسواک آپ کے دانتوں پر پھیر

رہی تھیں)۔

وَاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ - مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔

وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ - اور اس میں یہ بیان تھا کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ دینا چاہیں۔

بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ - اس کنجی سے جس کی دندانے عمدہ ہوں۔

اَعْطُوا الرُّكُبَ اَسِنَّتَهَا - اونٹوں کو اچھی طرح چرنے دو۔ (خوب کھانے دو) اس صورت میں اَسِنَّة جمع ہوگی سِنٌّ کی یعنی وہ چارہ جو اونٹ کھاتا ہے بعض نے کہا یہ سِنَانٌ کی جمع ہے بمعنی نیزے اور برچھے کی مطلب یہ ہے کہ جب ان کو خوب چرنے اور کھانے دو گے تو وہ موٹے تازے فربہ ہو جائیں گے اور ان کے کاٹنے کو دل نہ چاہے گا تو گویا برچھ اس کے حوالہ کر دیا۔ جس سے اس نے اپنی جان بچائی۔ بعض نے کہا سنان کا معنی قوت اور طاقت یعنی اونٹوں کو قوی اور طاقت ور رکھو اور خوب کھلا پلا کر۔

هُوَ سِنُّهٗ وَتِنُّهٗ - وہ اس کا ہم عمر ہے۔

اَعْطُوا السِّنَّ حَظَّهَا مِنَ السِّنِّ - جانوروں کو خوب چرنے دو (ان کو خاطر خواہ چارہ اور پانی دو)۔

فَاَمْكَنُوا الرِّكَابَ اَسْنَانًا - انہوں نے اونٹوں کو خوب چارہ کھانے دیا۔

وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ - ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے زکوۃ میں لی جائے جو تیسرے برس میں لگی ہو (دو برس پورے ہو کر) مسنہ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔ بعض نے کہا: بکری میں مسنہ وہ ہے جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور یہی مراد ہے اس حدیث میں۔

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً - یعنی قربانی میں وہی جانور کاٹو جو مسنہ ہو (یعنی بکری بھیڑ میں سے پورے ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگی ہو اور گائیوں میں سے دو سال کی جو تیسرے میں لگی ہو اور اونٹ میں سے جو چار سال کا ہو کر پانچویں میں لگا ہو بعض نے کہا بھیڑ یعنی پوٹلہ چھ مہینے کا بھی کافی ہے۔

يُنْفٰى مِنَ الضَّحَايَا الَّتِيْ لَمْ تُسْنَنْ - قربانی کے جانوروں میں سے وہ جانور نکال ڈالا جائے گا۔ جس کے دانت نہ اگے ہوں (از ہری نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح لَمْ تُسْنِنْ بکسرہ نون یا لَمْ تُسِنَّ ہے۔ یعنی جو دوسرے برس میں نہ لگی ہو ثنیہ نہ ہوئی ہو۔

اِنَّ فِيْهِ اَبْوَابًا لَاتَخْفٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهَا السَّلَمُ فِي السِّنِّ - حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سود میں اور کئی معاملہ داخل ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں رہیں گے۔ جیسے جانوروں میں سلم کرنا یا غلام لونڈی میں (یعنی پیشگی روپیہ دیکر جانور یا غلام لونڈی ایک میعاد پر اس کے بدل ٹھہرالینا یہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جانور ایک دوسرے سے ایسے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح غلام لونڈی جن کی قیمت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نزاع پیدا ہوگا برخلاف غلہ یا پارچہ وغیرہ کے ان میں جب اچھی طرح صفت بیان کر دی جائے تو نزاع کا ڈر نہیں رہتا)۔

بَازِلُ عَامَيْنِ حَدِيْثٌ سِنِّيْ - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسے کتاب الباء میں گذر چکا) یعنی میں دو برس کا بازل ہوں حالانکہ میری عمر کم ہے)۔

بازل وہ اونٹ جو پورے آٹھ برس کا ہو جائے پھر اس کے بعد ایک سال اور گذرے تو بازل عام ہوا۔ دو سال گذریں تو بازل عامین ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ گو میں نوعمر ہوں مگر عقل وعلم اور فہم وفراست میں کامل ہوں۔ جیسے نو یا دس برس کا اونٹ پوری عمر کا اونٹ ہوتا ہے)۔

وَجَاوَزْتُ اَسْنَانَ اَهْلِ بَيْتِيْ - میں اپنے گھر والوں سے عمر میں بڑھ گیا (ان سے زیادہ میں نے عمر پائی یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے: آپ کی عمر اسی برس تک پہنچتی تھی)۔

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ كَعْبَهٗ - میں تو عرب کے اشراف اور اکابر کو روند ڈالوں گا۔

صَدَقَنِيْ سِنَّ بَكْرِهٖ - اس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی (یہ ایک مثل ہے عرب میں اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی سچ سچ بیان کر دے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے جوان اونٹ خریدنے کے لیے چکایا۔ اونٹ والے سے اس کی عمر پوچھی اس نے سچ سچ بیان کر دی تب یہ خریدار نے کہا اس روز سے یہ

مثل ہوگئی)-

فَدَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ - ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوایا وہ اس پر بہا دیا (یعنی جس مقام پر گنوارے نے پیشاب کر دیا تھا)-

سَنَّهَا فِي الْبَطْحَاءِ - اس کو کنکریلے میدان میں بہا دیا (یعنی شراب کو جب اس کی حرمت اتری)-

كَانَ يَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰى وَجْهِهٖ وَلَا يَشُنُّهٗ - ان کے منہ پر پانی ڈالتے تھے ایک جگہ تریڑتے تھے جگہ جگہ نہیں پہنچاتے تھے-

فَسُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا - مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو-

فَقَامَ رَجُلٌ قَبِيْحُ السُّنَّةِ - (آنحضرت نے صدقہ کی ترغیب لوگوں کو دلائی) اتنے میں ایک شخص بدصورت کھڑا ہوا (جس کا چہرہ بدنما تھا سنت چہرے کا رخ جو سامنے ہوتا ہے بعض نے کہا (خسارے کا تختہ)-

وَكَانَ زَوْجُهَا سُنَّ فِيْ بِيْرٍ - اس کا خاوند ایک کنوے میں سڑ گیا تھا (بدبودار ہوگیا تھا) اسی سے ہے حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ - سڑی بدبودار کیچڑ بعض نے کہا - سُنَّ سے اَسِنَ مراد ہے یعنی بدبو کی وجہ سے منہ پھر الینا اس کو ڈھانپ لینا-

كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مِنَ السُّنَّةِ - ظہر اور عصر کی نماز سنت کی پیروی میں ملا کر پڑھتے (یہ جمع کرنا اہلحدیث اور امامیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد نے بیماری کے عذر سے جائز رکھا ہے یعنی مقیم کے لیے لیکن مسافر کو تو بالا تفاق جمع درست ہے - صرف امام ابوحنیفہ نے اس میں خلاف کیا ہے)-

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ - تم اپنے اوپر میرا طریق اور خلفائے راشدین یعنی چاروں خلیفوں کا طریق لازم کر لو (ان کی پیروی کرو نہ غیر راشدین خلیفوں کی جیسے خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفائے راشدین کا قول یا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرت ہی کا قول یا فعل ہوتا ہے اور خلفائے راشدین چونکہ ہر امر میں سنت رسول ہی پر چلتے تھے لہٰذا ان کی بھی پیروی کا حکم دیا چونکہ ان کی پیروی سنت رسول کی پیروی ہے-

هُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقِتَالَ - قابیل پہلا شخص ہے جس نے خون کرنے کا طریق قائم کیا (پہلے دنیا میں اسی نے اپنے بھائی ہابیل کا خون کیا)-

اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ - ان اونٹوں کو بھیج دے اور ان کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ وآلہ وسلم کی-

اَلْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَالتَّشَهُّدُ سُنَّةٌ وَلَا تَنْقُصُ السُّنَّةُ الْفَرِيْضَةَ - نماز میں سورت کا پڑھنا (یعنی سورہ فاتحہ کے بعد) سنت ہے اور تشہد پڑھنا سنت ہے اور سنت کے نہ کرنے سے فرض میں نقصان نہیں آتا - مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورت کے وجوب پر (جیسے احناف کا قول ہے) اس آیت سے یعنی فاقرو واما تیسر من القرآن سے دلیل لینا صحیح نہیں ہے-

اَسْنَانٌ - دانت یہ جمع ہے سن کی بمعنی دانت جمع البحرین میں ہے کہ دانتوں میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا اور ان کے بازو کے چار کو انیاب اور ان کے بازو کے چاروں کو نواجذ اور ان کے بازو کے چاروں کو ضواحک اور باقی بارہ کو رحی کہتے ہیں-

سَنٌّ - ایک جگہ پانی بہانا-

شَنٌّ - جگہ جگہ پانی پھیلانا-

اِمْضِ عَلٰى سُنَنِكَ - اپنی ناک کی سیدھ پر چلا جا-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسَانِّ الطُّرُقِ - جو چالو راستے ہوں (جن میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں) وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے خود نمازی کو نقصان پہونچنے کا ڈر ہے دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوگی)-

سُنْسُنْ - ایک شخص کا نام ہے اس کا بیٹا احمد حدیث کا راوی ہے-

لَا اٰتِيْكَ سِنَّ الْحِسْلِ - میں تیرے پاس نہیں آؤں گا جب تک گھوڑ پھوڑ کے دانت نہ گریں (یعنی کبھی نہیں آؤں گا کیونکہ اس کے دانت کبھی نہیں گرتے)-

كَاَسْنَانِ الْمِنْشَارِ - آرے کے دندانے جو لکڑی کاٹتے ہیں-

مَرْمَرٌ مَّسْنُوْنٌ - گچ کا چکنا صاف صحن-

سَنِیْن - ہم عمر ہم جولی-

سَنِیْنَہ - ہوا لمبی ریتی سَنَائِن جمع-

سَنَّۃٌ - کئی سال گذرنا-

مُسَانَھَہ - سالانہ کوئی معاملہ کرنا-

سَنِہٌ - کئی سال کا پرانا-

سَنَۃٌ - جو بمعنی سال ہے وہ اصل میں سَنَہٌ تھا بعض نے کہا سَنَوٌ کیونکہ اس کی جمع سَنَوَات آتی ہے عام لوگ سَنَوَاتِیْ برسوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں-

خَرَجْنَا نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَكَّةَ فِيْ سَنَةٍ سَنْھَاءَ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) ہم شیر خوار بچوں کی تلاش میں نکلے ایک قحط کے سال میں-

سَنَۃٌ سَنْھَاءُ - جیسے لَیْلَۃٌ لَیْلَاءُ یا یَوْمٌ اَیْوَمُ - ایک روایت میں سَنَۃٌ شَھْبَاءَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا-

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُضَرَ بِالسَّنَۃِ - یا اللہ مصر کے کافروں پر قحط ڈال کر میری مدد کر- یہ اسمائے غالبہ میں سے ہے- جیسے گھوڑے کو دابہ اور اونٹ کو مال کہتے ہیں اور کبھی لام کلمہ کو تے سے بدل کر اَسْنَتُوْا کہتے ہیں یعنے وہ قحط میں مبتلا ہوئے-

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُجِيْزُ نِكَاحًا عَامَ سَنَةٍ - حضرت عمرؓ قحط سالی میں نکاح کو جائز نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ایسے زمانہ میں غیر کفو میں نکاح کر دینے کا احتمال ہوتا ہے بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا)-

كَانَ لَا يَقْطَعُ فِيْ عَامِ سَنَةٍ - قحط سالی میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے-

فَاَصَابَتْنَا سُنَيَّةٌ حَمْرَاءُ - ایک سخت قحط ہم پر آن پڑا (یہ تصغیر تعظیم کے لیے ہے)-

اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ - میری مدد کر ان کے مقابلہ میں قحطوں سے جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں قحط پڑے تھے-

اَنْ لَّا اُهْلِكَ اُمَّتَكَ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ - میں تیری امت کو عام قحط سے (جو سب ملکوں میں ہو) تباہ نہیں کرنے کا-

لَيْسَ السَّنَةُ اَنْ لَّا تُمْطَرُوْا - فقط قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو (بلکہ بارش ہو کر غلہ پیدا نہ ہو یہ بھی (پنیا) قحط ہے یعنی کثرت بارش سے کھیتی تباہ ہو جائے یا بے وقت بارش ہو)-

نَھٰی عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ - کئی سال تک درخت کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے اور اس میں دھوکا ہے- شاید ان سالوں میں میوہ پیدا نہ ہو) جیسے دوسری حدیث میں ہے-

نَھٰی عَنِ الْمُعَاوَمَةِ - اس کا بھی یہی مطلب ہے-

تَسَنُّہٌ - کئی سال گذرنا-

سَانَهَتِ النَّخْلَةُ - ایک سال آڑ اس میں میوہ لگتا ہے (یعنی یہ درخت کھجور کا ایک سال میوہ دیتا ہے ایک سال خالی رہتا ہے)-

سَنْوٌ یا سَنَاوَۃٌ - پانی دینا تر کرنا بلند ہونا چمکنا کھول دینا-

بَشِّرْ اُمَّتِيْ بِالسَّنَاءِ - میری امت کو یہ خوشخبری دے کہ اس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک) بلند ہوگا-

سَنِيَ يَسْنٰى سَنَاءً - بلند ہونا-

سَنَي - بہ قصر چمکنا-

عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوْتِ - تم سنا اور شہد اپنے اوپر لازم کر لو (دونوں میں مصفی مخرج بلغم و مواد غلیظہ ہیں)-

يَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَاسَنَا - ام خالد واہ واہ یعنی یہ کپڑا تجھ پر بہت زیب دیتا ہے' کہتے ہیں کہ سنا سنا حبشی زبان میں بمعنی اچھا اور زیبندہ- ایک روایت میں سَنَاهُ سَنَاهُ ہے معنی وہی ہے-

مَاسُقِيَ بِالسَّوَانِيْ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ - جس کھیت کو جانور سے پانی دیا جائے (یعنی اونٹ یا بیل سے) اس میں سے بیسواں حصہ زکوۃ میں لیا جائے گا (یعنی پانچ فیصدی سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کیا تخفیف ہوگی) اور جو آسمان کے پانی سے کھیتی ہو اس میں سے دسواں حصہ سبحان اللہ اگر شریعت اسلامی کے موافق کوئی بادشاہ اپنی رعیت سے مال گذاری وصول کرے تو ساری رعیت اس کی عاشق بن جائے- ہمارے زمانہ کے بعض بادشاہ تو آدھا بلکہ دو ثلث پیداوار کا کاشتکار سے لے لیتے ہیں اور اس کے سوا طرح طرح کی پٹیاں ان پر ڈالتے ہیں- بیچارے کاشتکار ننگے

بھوکے محتاج مفلس رہتے ہیں۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اِنَّا كُنَّا نَسْنُوْا عَلَيْهِ (ایک اونٹ نے آنحضرت سے شکایت کی کہ اس کے مالک اس کو سخت تکلیف دیتے ہیں اور کھانا برابر نہیں دیتے آپ نے اس کے مالکوں سے پوچھا انہوں نے کہا) ہم تو اس پر پانی لایا کرتے ہیں۔

لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰى اشْتَكَيْتُ صَدْرِي - میں نے پانی بھرا یہاں تک کہ میرے سینے میں بیماری ہوگئی (پانی کھینچتے اور لاتے - یہ حضرت شاہزادی عالم وعالمیاں جناب فاطمہ زہرا کا قول ہے -[1] آپ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں گھر کے سارے کام کاج کرتیں - حالانکہ دونوں جہان کی شہزادی تھیں اور کسی عورت کی کیا حقیقت ہے جو ایسی کاموں میں شیخی کرے یا خاوند کی خدمت سے اکتائے)۔

اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا فِي النَّخْلِ - ہماری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے اور کھجور کے درختوں کو پانی دیتی ہے۔

اِذَا اللّٰهُ سَنّٰى عَقْدَ شَيْءٍ تَيَسَّرَا - جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ کام آسان ہو جاتا ہے (بندہ سہل سے اس کو حاصل کر لیتا ہے) یہ سنت سے نکلا ہے یعنی میں نے کھولا اور آسان کیا۔

تَسَنّٰى لِيْ - مجھ کو آسان ہوا جیسے تَيَسَّرَ اور تَاتّٰى ہے۔

مُسَنَّاة - وہ کٹہ جو پانی روکنے اور چھوڑنے کے لیے بنایا جائے۔

سَنْيٌ - کھولنا۔

سَنَاءٌ - چمک بلندی رونق۔

تَسْنِيَةٌ - سہل کرنا کھولنا۔

مُسَانَاةٌ - راضی کرنا - خوش رکھنا۔

اِسْنَاءٌ - روشنی کرنا ایک برس کہیں رہنا بلند کرنا اٹھانا۔

تَسَنِّي - بگڑ جانا سڑ جانا - آسانی کرنا - راضی کرنا مہیا اور تیار ہونا۔

سَنَايَا - بلند مرتبہ اور شریف

سَنَايَةٌ - کل پوری۔

اَرْضٌ مَّسْنِيَّةٌ - جس زمین کو ڈولوں سے پانی دیا جائے (یعنی کنوئیں سے کھینچ کر یا جانوروں پر لاد کر)۔

سَنَابَاذ - ایک گاؤں ہے جہاں امام رضا نے وفات پائی۔

باب السين مع الواو

سَوْاَةٌ - شرمگاہ بری بات فحش بری خصلت۔

سَوَاءٌ - برا ہونا۔

تَسْوِيَةٌ يا تَسْوِيْئِي - برائی کرنا - عیب کرنا۔

اِسَاءَةٌ - برائی کرنا۔

سُوْءٌ - برائی کوڑھ ہر آفت فسق و فجور۔

سَوْءٌ - بری بات کہنا۔

وَهَلْ غَسَلْتَ سَوْاَتَكَ اِلَّا اَمْسَ - ابھی کل ہی تو تو نے اپنی جائے براز دھوئی ہے (یہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بے شرمی اور بے حیائی کی بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک دغابازی کی تھی اپنے ساتھیوں کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا یہ اس کی طرف اشارہ ہے)۔

يَجْعَلَانِهِ عَلٰى سَوْاٰتِهِمَا - دونوں آدم اور حوا بہشت کے پتے اپنی شرمگاہ پر رکھنے لگے (جب ممنوع درخت میں سے انہوں نے کھایا اور بہشتی لباس اتر گیا ننگے رہ گئے)۔

سَوْاءُ وَلُوْدٌ خَيْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِيْمٍ - بدشکل عورت جو جننے والی ہو بچے دیتی ہو اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو۔

اَلسَّوْاءُ بِنْتُ السَّيِّدِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظُّنُوْنِ - ایک بدشکل عورت جو شریف کی بیٹی ہو اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جس کی ذات مطعون ہو (اس کے نسب میں عیب ہو)۔

[1] یہ حضرت فاطمہؓ کا نہیں بلکہ حضرت علیؓ کا قول ہے - ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد (۵/۲۵) مسند احمد (۱/۲۰۶) (م)

سُوْءُ الْمُنْظَرِفِیْ الْاَ ھْلِ وَالْمَالِ - مال اور اولاد میں برا منظر یعنی ان پر کسی آفت کا آنا جس کے دیکھنے سے رنج ہو-

اِنَّ رَجُلًا قَصَّ عَلَیْہِ رُؤْیَافَاسْتَاءَ لَھَا - ایک شخص نے آنحضرت سے ایک خواب بیان کیا آپ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ اس سے حضرت عمرؓ کے بعد دین کی خرابی یا بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت نکلتی ہوگی اور یہ دل سے آپ کو ناگوار تھی ایک روایت میں فَاسْتَاَلَھَا ہے- یعنی اس نے اس خواب کی تعبیر چاہی آنحضرت نے یہ خواب سننے کے بعد فرمایا پہلے نبوت کی خلافت ہوگی (یعنی تیس برس تک) اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ وغیرہ بنی امیہ کے لوگ خلیفہ نہ تھے بلکہ بادشاہ تھے جیسے اور دنیاوی بادشاہ ہوتے ہیں- جب معاویہ باوصف صحابی اور قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہر- بلکہ بادشاہ تو اور کوئی تیموری یا افغانی یا ایرانی یا مغل ایرے غیرے پنچ کلیاں کیونکر خلیفۃ المسلمین ہو سکتے ہیں اور صحابہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی خلیفہ نہیں ہوسکتا)-

فَمَا سَوَّاَ عَلَیْہِ ذٰلِکَ - پھر آپ نے اس سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے برا کیا-

اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا تَسُوْءُ کَ - ہم تجھ کو تیری امت کے باب میں خوش کریں گے اور تجھ کو رنجیدہ نہیں کریں گے (ان کو دوزخ میں ڈال کر)-

اِحْدٰی سَوْآتِکَ - تیرے ایک برے کام کا نتیجہ ہے-

سُوْءُ الْعُمُرِ - خراب نکمی عمر (یعنی اسی برس کے بعد کی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجائے-

سُوْءُ الْکِبْرِیَا سُوْءِ الْکِبَرِ - خراب بڑھاپا-

اِنَّ الْمَرْاَۃَ لَدَابَّۃُ سَوْءٍ - عورت ایک برا جانور ٹھہری (جس کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے) مطلب یہ ہے کہ عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز کا فاسد ہونا غلط خیال ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ یوں کہتے ہیں-

رَجُلُ سَوْءٍ یا رَجُلُ السَّوْءِ - یعنی برائی اور فساد اور شر اور فحش کا آدمی اور اَلرَّجُلُ السَّوْءُ کہنا صحیح نہیں ہے- اس طرح رَجُلُ السُّوْءُ بھی بضم سین صحیح نہیں ہے- اس طرح رَجُلُ السُّوْءِ کہہ سکتے ہیں اور بعض مولدین اَلْمَرْاَۃُ السَّوْءُ بھی کہتے ہیں یعنی شریر بدکار عورت-

فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ - جب برا مرد ہوتا ہے تو (عورت سے) کہتا ہے چل نکل جا دور ہو-

فَمَنْ زَادَ فَقَدْ اَسَاءَ - جس نے بڑھایا (یعنی اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اس نے برا کیا (کیونکہ اسراف ہے اور سنت کی مخالفت ہے)-

مَنْ اَسَاءَ فِیْ الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ - جو شخص اسلام لا کر پھر برائی کرے تو اس سے دونوں زمانوں (یعنی کفر اور اسلام) کی برائیوں کا مواخذہ ہوگا - دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسلام کفر کی سب برائیوں کو گرا ڈالتا ہے میٹ ڈالتا ہے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جب اسلام لانے کے بعد پھر برائی نہ کرے تو کفر کی برائیاں بھی سب معاف ہو جائیں گی- بعض نے کہا موخذاہ سے یہ مطلب ہے کہ اس کی کفر کی برائیوں پر صرف ملامت کریں گے: سزا نہ دیں گے- البتہ اسلام کی برائیوں پر سزا ملے گی-

بِاَمْرِ سَوْءٍ - ایک برائی کا کام

اَلسُّوْءُ الْقَتْلُ وَالْفَحْشَاءُ الزِّنَا - امام رضا علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں جو سؤ اور فحش کا لفظ ہے سؤ سے مراد قتل اور خون ریزی ہے اور فحشا سے مراد زنا اور بدکاری ہے-

سَیِّئَۃٌ - برائی اصل میں سَیْوِءَ ۃٌ تھی-

اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ سَوْءٍ وَّاِنْسَانِ سَوْءٍ - میں تیری پناہ لیتا ہوں برے ہمسائے اور برے آدمی سے-

سَاْیَۃٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان اور ایک گاؤں کا مکہ میں-

کَانَ اَبُوالْحَسَنِ اِذَا قَضٰی نُسُکَہٗ عَدَلَ اِلٰی قَرْیَۃٍ یُّقَالُ لَھَا سَایَۃٌ فَحَلَقَ بِھَا - امام ابوالحسن جب حج کے ارکان پورے کر چکتے تو ایک بستی میں جاتے جس کا نام سایہ تھا - وہاں سر منڈاتے-

سَوْبَۃٌ - دور کا سفر جیسے سُبَاۃٌ ہے-

سُوْبِیَہ - گیہوں کا شراب مصر والے اکثر اس کو پیتے ہیں-

سَوْجٌ یا سُوَاجٌ یا سَوَجَانٌ آہستہ چلنا-

سَوَجَانٌ- جانا آنا-

سَاجٌ- ساگوان جو مشہور لکڑی ہے ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے-خصوصا رنگون اور برہما میں اس کی جمع ساجات ہے-

لَبِسَ سَاجَةً-ایک چادر پہنی اس کی جمع سِيجَانٌ ہے-

يُصَلِّيْ عَلٰى سَرِيْرٍ مِّنْ سَاجٍ-ساگوان کے تخت پر نماز پڑھتے تھے-

وَتَغْسِلُهٗ عَلٰى سَاجَةٍ-اس کو یعنی میت کو تو ایک ساگوانی تختے پر غسل دے-

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّاجَ وَالطَّلْقَ وَالْخَمَائِصَ -آنحضرت نے سبز یا سیاہ چادر پہنی مجمع البحرین میں ہے کہ ساج سبز یا سیاہ چادر-

كَانَ يَلْبَسُ فِيْ الْحَرْبِ مِنَ الْقَلَانِسِ وَالسِّيْجَان -لڑائی میں آپ ٹوپیاں اور سبز چادریں پہنتے-

سَاحَةٌ-صحن آنگن وہ خالی میدان جو گھروں کے درمیان ہوتا ہے اس پر عمارت اور چھت نہیں ہوتی- اس کی جمع سَاحٌ اور سُوْحٌ اور سَاحَاتٌ آئی ہے-

اِنَّ الْحَاجَّ يَنْزِ لُوْنَ مَعَهُمْ فِيْ سَاحَةِ الدَّارِ- حاجی لوگ مکہ والوں کے ساتھ گھروں کے درمیان جو صحن خالی ہوتا ہے اس میں اتریں گے-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ حَلَلْتُ بِسَاحَتِكَ-یا اللہ میں تیرے احاطہ میں اترا ہوں یا تیرے آنگن میں-

تَبَا عَدُوْا عَنْ سَاحَةِ الظَّالِمِيْنَ- ظالموں کی آنگن سے الگ رہو (ان کے نزدیک نہ جاؤ نہ ان کے پاس سکونت کرو)-

سَوْخٌ-زمین میں گھس جانا' ڈوب جانا' غائب ہو جانا' تہ نشین ہو جانا دھنس جانا' جیسے سُبُوْخٌ اور سَوَخَانٌ ہے-

سَاخَ الْجَامِدُ-جمی ہوئی چیز پگھل گئی یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے-

تَسَوُّخٌ-کیچڑ میں گرنا-

سُوَّاخِيْ-بہت کیچڑ-

فَسَاخَتْ يَدُ فَرَسِيْ- میری گھوڑی کا ہاتھ زمین میں گھس گیا دھنس گیا-

فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّمُوْسٰى صَعِقًا- پہاڑ زمین میں دھنس گیا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے-

فَاَهْمَاخَتِ الصَّخْرَةُ-وہ پتھر زمین میں گھس گیا (اندر چلا گیا) صحیح فَانْسَاخَتْ ہی حائے حطی سے جیسے آگے آئے گا یعنی ہٹ گیا اور کھل گیا-

سَاخَتْ قَوَائِمُهٗ فِيْ الْاَرْضِ- اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے-

اَسَاخَهُ اللّٰهُ- اللہ تعالیٰ اس کو دھنسا دے-

بِكُمْ تَسِيْخُ الْاَرْضُ الَّتِيْ تَحْمِلُ اَبْدَانَكُمْ-تمہاری ہی وجہ سے زمین جمی ہوئی ہے جو تمہارے بدنوں کو اٹھاتی ہے یہ سَاخَ يَسِيْخُ سَيْخًا سے نکلا ہے جس کے معنی دھنسنے اور غائب ہونے کے بھی ہیں جیسی سوخ ہے اور جمنے اور مضبوط ہونے کے بھی-

ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلَى ابْنِهَا فَاِذَا عَقِبُهٗ تَفْحَصُ فِيْ مَاءٍ فَجَمَعَتْهُ فَسَاخَ وَلَوْ تَرَكَتْهُ لَسَاحَ- پھر حضرت ہاجرہ (پانی ڈھونڈنے کے بعد اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل) کے پاس آئیں دیکھا تو ان کی ایڑی پانی کو کھول رہی ہے (یعنی پانی میں ایڑیاں مار رہے ہیں) حضرت ہاجرہ نے اس پانی کو سمیٹا (جو پھیلا ہوا تھا) تب وہ تھم گیا (کنوے کی طرح ایک جگہ ٹھہر گیا) اگر چھوڑ دیتیں تو بہتا رہتا (کبھی کم نہ ہوتا)-

سُوْدٌ-یا سُوْدَدٌ یا سَيَادَةٌ یا سَيْدُوْدَةٌ- سردار ہونا' بزرگ ہونا' شریف ہونا-

سَادَقَوْمَهٗ- اپنی قوم کا سردار ہو گیا ان پر غالب آیا شرافت میں-

سَوَدٌ-کالا ہونا-

سَادَسُوَادًا-کالا پانی پیا-

تَسْوِيْدٌ- کالا کرنا جرات کرنا سیدوں کو قتل کرنا سردار بنانا-

مُسَوَّدَه-کالا کیا ہوا اور پہلی تحریر پھر دوسری تحریر کو (یعنی

اس کی کاپی کو معیصہ کہتے ہیں)۔

جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ۔ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ قریش کے سردار ہیں فرمایا سردار تو اللہ ہے (اور ہم سب بندے اور غلام ہیں یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا درحقیقت آپ قریش کیا سارے بنی آدم کے سردار تھے مگر آپ نے منہ پر تعریف پسند نہیں کی یہ علامت ہے کمال شرافت کی عمدہ لوگ خوشامد سے نفرت کرتے ہیں)۔

لَمَّا قَالُوْا لَهٗ اَنْتَ سَيِّدُنَا قَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ۔ جب صحابہ نے آنحضرت سے کہا آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا تم جو کہتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول یا اللہ کے نبی اور سردار نہ کہو کیونکہ میں تمہارے دنیاوی سرداروں کی طرح دنیا کے امور میں سردار نہیں ہوں ایک روایت میں ہے **قُوْلُوْا ابَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِ يَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ**۔ یعنی مجھ کو ایسے ہی کچھ لفظ کہو سید یا رسول یا نبی یا بھائی اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کر دے (تم مجھ کو بندگی کے درجہ سے بڑھاتے بڑھاتے خدائی تک پہنچا دو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو جو اللہ کے بندے تھے خدا کر دیا۔

اِنَّمَا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ افسوس مولویوں اور جاہل صوفیوں نے آنحضرت کے ان ارشادات کا کچھ خیال نہ رکھا اور اپنی کتابوں اور قصیدوں میں آنحضرت کی تعریف میں ایسا مبالغہ کیا کہ معاذ اللہ خدائی سے بھی زیادہ آپ کا مرتبہ بلند کر دیا یا خدائی تک پہنچا دیا اور یہ نہ سمجھے کہاں بندہ کہاں خدا کہاں تراب کہاں رب الارباب کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایسی غلط اور شاعرانہ مشرکانہ ملحدانہ تعریفوں سے خوش ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کی صورت سے بیزار ہوں گے وہاں وہ مار پڑے گی کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا آنحضرت انہی لوگوں سے خوش ہیں جو حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور پابند شرع شریف ہیں ان کو مرنے کے بعد کوئی اندیشہ نہیں ہے پیغمبر صاحب کا دست شفقت ان کے سروں پر ہے آنحضرت کا مرتبہ وہ ہے جو اس حدیث میں ہے۔

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں (سارے بنی آدم میں اللہ تعالیٰ نے میرا رتبہ بلند رکھا ہے یہ اس کے کرم و فضل کا اظہار ہے) نہ فخر اور اترانا (جو پیغمبروں کی شان سے بعید ہے دوسرے فخر تو جب ہوتا جب مجھ کو یہ میرا مرتبہ اپنی سعی اور کوشش اور دانائی سے ملا ہوتا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کا اظہار میں اس کا شکر بجالانے کے لیے کرتا ہوں چونکہ اس نے فرمایا۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ قَالُوْا مَنِ السَّيِّدُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا فَمَا فِيْ اُمَّتِكَ مِنْ سَيِّدٍ قَالَ بَلٰى مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَرُزِقَ سَمَاحَةً فَاَدّٰى شُكْرَهٗ وَقَلَّتْ شِكَايَتُهٗ فِي النَّاسِ۔ لوگوں نے آنحضرت سے عرض کیا سردار (یعنی شریف) کون ہے فرمایا یوسف پیغمبر جو یعقوب کے بیٹے تھے وہ اسحاق کے حضرت ابراہیم کے (خود بھی پیغمبر باپ دادا پردادا سب پیغمبر یہ شرف اور کسی کو نہیں ملا کہ برابر چار پشت پیغمبری رہی) پھر لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کی امت میں کوئی سردار نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور سخاوت عنایت فرمائی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے (اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ غربا اور مساکین اور مستحقین عزیز واقربا ناطہ والوں سب کی پرورش کرتا ہے) اور اس کی شکایت کرنے والے کم ہیں (اس کا شکر کرنے والے اور اس کی تعریف کرنے والے بہت ہیں) ایسا شخص میری امت کا سردار ہے (یہ جو فرمایا اس کی شکایت کرنے والے کم ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور سے نہیں ستاتا نہ کسی پر ظلم کرتا ہے۔ ایسے شخص کے شاکی وہی لوگ ہوں گے جو حسد کی راہ سے اس کی شکایت کرتے ہوں گے۔ وہ کم لوگ ہوں گے اکثر تو اس کے احسانات کے شکر گذار اور مداح ہوں گے۔ یہ اس لیے فرمایا کہ آدمی کیسا ہی مرنج اور مرنجان اور سخی اور فیض رسان اور غریب پرور مہربان ہو مگر تب بھی بعض حاسد خواہ مخواہ اس کی برائی کرتے ہیں تو ایسا ہونا کہ کوئی دنیا میں اس کا شاکی نہ ہونا ممکن ہے اور انسانی قدرت سے باہر ہے)۔

كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ سَیِّدٌ فَالرَّجُلُ سَیِّدُ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَالْمَرْأَةُ سَیِّدَةُ اَهْلِ بَیْتِهَا - سارے آدمی سردار ہیں (یہاں تک کہ اکیلا آدمی جس کا گھر بار ہو نہ نوکر چاکر نہ بال بچے وہ بھی اپنے اعضاء اور ہاتھ پاؤں کا سردار ہے) اور آدمی اپنے گھر والوں کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر والوں کی سردار ہے (مرد کی رعیت اس کے بال بچے جورو غلام لونڈی نوکر چاکر وغیرہ ہیں اور عورت کی رعیت اس کی چھوکریاں مامائیں وغیرہ)-

مَنْ سَیِّدُ کُمْ قَالُوْا الْجَدُّبْنُ قَیْسٍ عَلٰی اَنَّا نُبَخِّلُهٗ قَالَ وَاَیُّ دَاءٍ اَدْوٰی مِنْ الْبُخْلِ - آنحضرت نے انصار سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس اتنی بات ہے کہ ہم اس کو بخیل پاتے ہیں- آپ نے فرمایا کہ بخیلی سے بڑھ کر کوئی بیماری یا کوئی عیب نہیں ہے (بخل کی وجہ سے لاکھ ہنر ہوں سب ڈھنپ جاتے ہیں- کوئی بخیل کی تعریف نہیں کرتا اور سخاوت کی وجہ سے لاکھ عیب ہوں سب ڈھکے رہتے ہیں- ہر شخص سخی کی تعریف کرتا ہے)-

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ - یہ میرا بیٹا (امام حسن کی طرف اشارہ کیا) سردار ہے (یعنی بڑا شریف النفس کریم الطبع ہمت والا دنیا پر لات مارنے والا) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کو ملا دے گا (ان میں صلح ہو جائے گی لاکھوں آدمیوں کی جان اس کی وجہ سے بچ جائے گی- اس حدیث کا ظہور ہوا امام صاحب نے دنیا کی حکومت اور دولت پر لات ماری اور معاویہ کو دے دی)-

قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ - اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (اس کو سواری پر سے اتار لو یہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا جب سعد بن معاذ گدھے پر سوار ہو کر آئے چونکہ وہ زخمی تھے اس لیے انصار کو حکم دیا کہ ان کو جا کر گدھے سے اتار و اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد بن معاذ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو کیونکہ تعظیم کے لیے کھڑے ہونے سے دوسری حدیث میں ممانعت آئی ہے)-

اُنْظُرُوْا اِلٰی سَیِّدِنَا هٰذَا مَایَقُوْلُ - دیکھو تو ہم نے جو اس شخص کو (یعنی سعد بن عبادہ کو) انصار کا سردار بنایا وہ کیا کہتا ہے ایک روایت میں- اِلٰی سَیِّدِکُمْ ہے یعنی اپنے سردار کی طرف دیکھو-

کَانَ سَیِّدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَکْرَهُ رِیْحَهٗ - میرے سردار یعنی میرے خاوند آنحضرت خضاب کی بو کو ناپسند کرتے تھے (یہ حضرت عائشہ نے اس وقت کہا جب ایک عورت نے ان سے پوچھا خضاب لگانا کیسا ہے)-

تَفَقَّهُوْ اقَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا - بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کرلو (یعنی چھٹے پنے میں اور کم سنی میں علم حاصل کر کے عالم بن جاؤ- جب تم بزرگ اور لوگوں کے سردار بن جاؤ یعنی تمہاری عمر زیادہ ہو گی تو اس وقت علم حاصل کرنے میں تم کو شرم آئے گی اور علم سے محروم رہو گے- بعض نے کہا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا کا مطلب یہ ہے کہ شادی کرنے سے پہلے علم حاصل کرلو یہ اِسْتَادَ الرَّجُلُ سے ماخوذ ہے یعنی اس نے شریف خاندان میں نکاح کیا امام بخاری نے اس قول کے بعد اتنا زیادہ کیا وَ بَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا یعنی بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرو اگر کسی نے کم سنی میں حاصل نہ کیا تو بڑھاپے میں حاصل کرنا منع نہیں ہے بلکہ ہر حال میں علم حاصل کرنا ضروری اور بہتر ہے جیسے ایک قول ہے- اطْلُبِ العلم مِنَ المهد الی اللحد یعنی نہالچہ یا گہوارے میں رہنے کے زمانہ سے قبر میں جانے کے وقت تک علم حاصل کرتا رہے-

اِتَّقُوا اللّٰهَ وَسَوِّدُوْا اَکْبَرَکُمْ - اللہ سے ڈرو اور جو تم میں بڑا ہو اس کو سردار بناؤ (صحابہ نے ایسا ہی کیا ابوبکر صدیقؓ کو حضرت علیؓ پر مقدم رکھا کیونکہ اس وقت حضرت علیؓ کم عمر تھے اور حضرت عمر کو خود ابوبکر صدیق خلیفہ بنا گئے اور حضرت عمر نے مرتے وقت چھ آدمیوں کو خلافت کا حقدار قرار دیا جو عمر میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے لیکن حضرت عثمانؓ عمر میں حضرت علی سے بہت زیادہ تھے اس لیے وہی خلیفہ بنائے گئے-

مَارَاَیْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْوَدَ مِنْ مُّعَاوِیَةَ قِیْلَ وَلَا عُمَرَ قَالَ کَانَ عُمَرَ خَیْرًا مِّنْهُ وَکَانَ هُوَاَسْوَدَ مِنْ عُمَرَ - (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں نے آنحضرت کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی سخی یا حلیم بردبار نہیں دیکھا لوگوں نے کہا کیا

معاویہ عمر سے بھی بڑھ کر تھے- انہوں نے کہا عمرؓ ان سے بہتر تھے- مگر سخاوت یا حلم میں معاویہ ان سے بڑھ کر تھے- (انہی دو باتوں یعنی سخاوت اور حلم کی وجہ سے لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو گئے تھے اور حالانکہ ان کا کوئی حق خلافت میں نہ تھا مگر لوگوں کی تائید سے وہ خلیفہ بن بیٹھے-

سخاوت مس عیب را کیمیا ست[1]

سخاوت ہمہ دردہارا دواست

نہایہ میں ہے کہ سید پروردگار' مالک' شریف' فاضل' کریم' حلیم' اپنی قوم کی تکلیف اٹھانے والا خاوند رئیس کئی معنوں میں آتا ہے-

• لَاتَقُوْلُوْ اِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ سَيِّدَكُمْ وَ هُوَ مُنَافِقٌ فَحَالُكُمْ دُوْنَ حَالِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَرْضٰى لَكُمْ ذٰلِكَ - منافق کو (جو ظاہر میں مسلمان کا دعوی کرتا ہو لیکن اس کے دل میں نور ایمان نہ ہو صرف دنیاوی مصلحت سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو) سردار مت کہو- (اس کو سیدنا نہ کہو) اس لیے کہ جب وہ منافق ہو کر تمہارا سردار ٹھہرا تو تم اس سے بھی کم ہوئے (منافق سے بھی بدتر ایک درجہ نیچے اتر کر) اور اللہ اس کو پسند نہیں کرتا (کہ تم اپنے تئیں منافق بناؤ یا اس سے بھی بدتر- اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے دینوں کو سیدنا یا مولانا لکھنا منع ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصہ ہوتا ہے یا اس کا عرش جھوم جاتا ہے- ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے ان حدیثوں سے چشم پوشی کر لی ہے اور وہ بے انتہا خوشامد میں غرق ہو گئے ہیں- بیدین نیچروں اور ہندوؤں کو اپنا سردار اور آقا اور مالک اور خداوند نعمت لکھتے ہیں اور زبان سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالی ان کو نیک توفیق دے وہ ان کافروں اور فاسقوں کی تعریف کر کے اپنے مالک حقیقی یعنی پروردگار کو ناراض کرتے ہیں اور غصہ دلاتے ہیں-

اِنْ لَّمْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ كَذَبْتُمْ وَاِنْ كَانَ سَيِّدًا فَقَدْ اَغْضَبْتُمْ رَبَّكُمْ - کافر اور فاسق اگر واقعی سردار ہے اور تم نے اس کو سردار کہا تو تم جھوٹ بولے (اور جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے) اور اگر واقعی وہ سردار ہے (لوگ اس کے تابعدار ہیں صاحب جاہ اور مال اور حشم ہے- جیسے ہمارے زمانہ میں نصاری اور مشرکوں کی راجہ مہاراجہ) تو تم نے اپنے پروردگار کو غصہ دلایا (کافر یا فاسق کی تعریف کر کے)-

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ - جو شخص سردار ہوتا ہے (بادشاہ یا حاکم یا امیر) درحقیقت وہ اپنی رعیت کا خادم ہے- ان کی خبر گیری رکھتا ہے- ان کو راحت اور آرام پہنچانے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے- ان کی حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے جیسے گڈریا' چڑواہا اپنے جانوروں کی حفاظت کرتا ہے- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے- ان کے کھانے پینے کا سامان تیار کرتا ہے ان کی ضروری حاجتوں میں مدد دیتا ہے- وہی ان کا سردار ہے کیونکہ اس کا اجر اور ثواب بے شمار ہے-

سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ - امام حسن اور امام حسین علیہ السلام بہشتی جوانوں کے سردار ہیں (یعنی جتنے لوگ جوانی میں مرے یا اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ان سب کے یہ دونوں شہزادے سردار ہوں گے- اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ دونوں شہزادے جوانی ڈھل جانے کے بعد شہید ہوئے اور خلفائے اربعہ بڑھاپے میں شہید ہوئے یا مرے تو ان پر بھی ان کی فضیلت لازم آئے گی غرض یہ ہے کہ انبیاء اور خلفاء راشدین کے بعد ان دونوں شہزادوں کا مرتبہ تمام بہشتیوں سے بڑھ کر ہے- جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک تو انبیاء کے بعد یہ سب سے افضل ہیں اس بے ادب کے منہ میں خاک جو اپنے تئیں امام حسین علیہ السلام سے افضل کہتا تھا- قیامت کے دن اس غلط بیانی اور دروغ گوئی کا نتیجہ اس کو ملے گا اور شاید اب بھی قبر میں مل رہا ہو- یہی ایک قول اس کا اس کے گمراہ اور کذاب ہونے کی کافی دلیل ہے اللہ تعالی کے نیک بندے کبھی یہ دعوی نہیں کرتے کہ ہم فلاں سے افضل ہیں- بلکہ اپنے تئیں سب سے کم درجہ ظاہر کرتے

---

[1] نفس کے عیوب ونقائص کے لیے سخاوت نسخہ کیمیا ہے اور سخاوت تو ہر درد کی دوا ہے- (م)

ہیں اور اس کے معتقدین سے تعجب ہے کہ ایک پنجابی مغل کو اس شہزادوں سے افضل سمجھیں جو نبی عربی سید الاولین والآخرین کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور جن میں آنحضرت کا خون ملا ہوا ہے۔ خدا کی مار ایسے بیوقوفوں پر۔

فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ - جب اس کا مالک بازار میں آئے گا (جو اس کو بیچنا چاہتا ہے)۔

ثَنِيُّ الضَّانِ خَيْرٌ مِّنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْزِ - بھیڑ جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو (یا جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو) بڑی عمر والی بکری سے بہتر ہے۔

أُسَوِّدُكَ وَأُزَوِّجُكَ - میں تجھ کو سردار بناؤں تیری شادی کروں۔

أُنْظُرْ إِلَى هٰؤُلَاءِ الْأَسَاوِدِ حَوْلَكَ - یہ گروہ جو تمہارے گرد جمع ہیں ان کو دیکھو۔

أَسَاوِدُ اور أَسْوِدَات أَسْوِدَةٌ کی جمع ہیں جو سَوَادٌ کی جمع ہے سَوَادٌ کہتے ہیں دور والے شخص کو جس کی سیاہی معلوم ہو کیونکہ دور سے آدمی سیاہ ہی نظر آتا ہے۔

دَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ يَعُوْدُهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ لَا أَبْكِيْ جَزَعًا مِّنَ الْمَوْتِ أَوْ حَزَنًا عَلَى الدُّنْيَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْنَا لِيَكْفِ أَحَدَكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّكِبِ وَهٰذِهِ الْأَسَاوِدُ حَوْلِيْ وَ مَا حَوْلَهُ إِلَّا مِطْهَرَةٌ وَّإِجَّانَةٌ وَّجَفْنَةٌ - حضرت سلمان فارسیؓ بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص ان کی عیادت (بیمار پرسی کو) گئے وہ رونے لگے۔ اور کہنے لگے میں کچھ موت سے ڈر کر نہیں روتا ہوں نہ دنیا چھوڑنے کا مجھ کو رنج ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت نے ہم کو وصیت کی تھی کہ تم کو دنیا کا سامان اتنا کافی ہے جتنا سوار سفر میں توشہ کے طور پر رکھتا ہے اور میرے پاس یہ چیزیں (سامان) جمع ہیں۔ دیکھا تو ان کے پاس کوئی سامان نہ تھا صرف وضو کا ایک بدھنا (لوٹا) تھا اور ایک کونڈا اور ایک پیالہ (سبحان اللہ اتنے ذرا سے سامان پر حضرت سلمان کو رنج تھا کہ میں نے دنیا کا بہت سامان جمع کر لیا ہے۔ یا اللہ ہم لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پاس سیکڑوں گاڑیاں بھر کر سامان ہے ظروف فرش فروش اور پلنگ مسہریاں کپڑے صندوق کوچ کرسیاں طرح طرح کے چراغ اور روشنی کے سامان اس کے سوا گاڑیاں گھوڑے موٹر کار مکانات باغ کوٹھیاں وغیرہ اللہ ہی کا فضل و کرم ہو تو ہمارا بیڑا پار ہو۔ أَسَاوِدُ سے مراد اسباب اور سامان ہے بعض نے کہا أَسَاوِدُ سے سانپ مراد ہیں چونکہ یہ سامان سانپوں کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں۔

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا أَسَاوِدَ صُبًّا - تم ان فتنوں میں کالے ناگوں کی طرح جو اوپر اٹھ کر کاٹنے کے لیے پھر گرتے ہیں ہو جاؤ گے۔

أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ - آنحضرت نے دو کالوں یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

وَمِنَ الْأَسْوَدِ الْحَيَّةِ - اور کالے ناگ اور ہر سانپ سے تیری پناہ (مجمع البحار میں ہے کہ اسود بڑا سانپ جو سواروں کو چھیڑتا ہے اور آواز پر آتا ہے)۔

لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْأَسْوَدَانِ - (حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اپنا وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہمارے پاس سوا دو کالی چیزوں کے (یعنی کھجور اور پانی کے) اور کچھ نہ تھا (حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر کھجور کالی ہوتی ہے تو تثنیہ میں دونوں کو کالا کہہ دیا جیسے قمرین اور عمرین اور سمین وغیرہ)۔

تُوُفِّيَ ﷺ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ - آنحضرت نے اس وقت وفات پائی جب ہم دو کالوں سے سیر ہو گئے تھے (یعنی پانی اور کھجور کے سوا دوسرا کوئی کھانا نہ تھا۔ اس کو کھاتے کھاتے نفرت ہو گئی تھی۔ بعض نے کہا: مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات سے پہلے ہم ان دو کالوں سے سیر نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ پیٹ سے کم کھاتے تھے۔ بعض نے کہا کالون سے مراد رات اور کالی پتھریلی زمین ہے یعنی ہمارے پاس سوارات اور کالی پتھریلی زمین کے اور کوئی پونجی نہ تھی)۔

خَرَجَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي الطَّرِيْقِ عَذِرَاتٌ يَّابِسَةٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّاهَا وَيَقُوْلُ مَا هٰذِهِ الْأَسْوِدَاتُ - جمعہ کی نماز کے لیے نکلے راستہ میں کچھ سوکھی مینگنیاں پڑھی ہوئی تھیں وہ ان کو لانگھنے لگے اور کہنے لگے یہ کالے کالے پتھر کیا ہیں (مینگنی سوکھ کر

کالی ہو جاتی ہے اس کو کالے پتھر سے تشبیہ دی)۔

مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِی الْحَبَّةِ لَهٗ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ۔ کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا کالا دانہ (کلونجی) نہ ہو موت کے سوا (یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں ہے وہ تو اپنے وقت پر ضرور آئے گی مگر اور دوسرے سب بیماریوں میں کلونجی سے شفا ہوتی ہے۔ حقیقت میں کلونجی عجیب دوا ہے اور حکیموں نے اس کے صدہا فائدے بیان کئے ہیں)۔

فَاَمَرَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ فَشُوِیَ لَهٗ۔ آنحضرت نے حکم دیا کلیجی آپ کے لیے بھونی گئی (کلیجی کالی ہوتی ہے اس لیے اس کو سَوَادُ الْبَطْنِ کہا بعض نے کہا سَوَادُالْبَطْنِ سے مراد وہ ہے پیٹ میں جو کچھ بھرا ہوتا ہے کلیجی آنتیں وغیرہ)۔

ضَحّٰی بِکَبْشٍ یَّطَاءُ فِیْ سَوَادٍوَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّ یَبْرُكُ فِیْ سَوَادٍ۔ آنحضرت نے ایک مینڈا قربانی کیا جو کالک میں چلتا تھا (اس کے پاؤں سیاہ تھے) اور کالک میں دیکھتا تھا (اس کے آنکھ کے گرداگرد سیاہی تھی) اور کالک میں بیٹھتا تھا (اس کے پیٹھ سیاہ تھے) باقی بدن سفید تھا یعنی چت کبلا۔

عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَ عْظَمِ۔ تم کو چاہئے بڑی جماعت کے ساتھ رہو (جو خلیفہ وقت کے اطاعت میں ہوتی ہے اور باغیوں کی جماعت سے جو تھوڑی سی ہوتی ہے الگ رہو۔ مجمع البحار میں ہے کہ مراد علما کی جماعت کثیر کے موافق رہو کیونکہ فروع میں ہر ایک مجتہد کی پیروی کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہو اگر چہ اسکی تعداد قلیل ہو اور یہی صحیح ہے محمد بن اسلم طوسی نے کہا اگر ایک ہی شخص متبع سنت رہ جائے تو وہی سواد اعظم ہے۔ کس لئے کہ اگر تعداد کی کثرت کا اعتبار ہو تو ہر زمانہ میں فاسق اور فاجر اور بدکاروں اور کافروں کی کثرت ہوتی ہے اور ان کی جماعت کثیر رہی ہے اور اچھے اور نیک لوگ کم ہی رہے ہیں۔ جیسے قرآن میں ہے وقلیل من عبادی الشکور۔ بعض نے کہا یہ حکم خاص صحابہ کے لیے ہے یعنی آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ جماعت کثیر کے ساتھ رہنا یعنی جدھر اکثر صحابہ ہوں اور صحابہ ہمیشہ حق کی طرف رہے ہیں۔ گو ان میں سے تھوڑے ناحق کو اختیار کئے جیسے ابوبکر صدیقؓ کی بیعت اکثر صحابہ نے کر لی صرف سعد بن عبادہ الگ رہے اور حضرت علی کی رفاقت اکثر صحابہ نے اختیار کی صرف عمر بن عاص اور سمرہ بن جندب اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ اور عبیداللہ بن عمر نے معاویہ کا ساتھ دیا۔ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ مذہب معین کی تقلید کرنا واجب ہے۔ کیونکہ دنیا میں حنفیوں کی جماعت سواد اعظم ہے اور اہل حدیث غیر مقلدین کی تعداد تھوڑی ہے ان کا جواب یہ ہے کہ سہ ہجری تک تقلید مذہب معین کا رواج نہ تھا۔ تمام مسلمان حدیث وقرآن کے پیرو تھے اور انہی کی جماعت کثیر تھی پھر ایک قلیل جماعت نے پہلے پہل اس طریقہ کو چھوڑ کر مذہب معین کی تقلید اختیار کی تو جماعت کثیر وہی رہی جو قرآن وحدیث کی پیرو تھی اور جماعت کثیر بھی ہوگئی۔ تو اس کا حکم نہیں بدل سکتا اور ناحق حق نہیں ہو سکتا اور اہلحدیث اسی جماعت کثیر کے ساتھ ہیں جو چار سو برس تک کثیر تھی اور حق پر تھی اگر اس زمانہ میں یہ جماعت قلیل بھی ہوگئی ہے تو بھی کچھ نقصان نہیں کیونکہ حق ناحق نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ جب دنیا میں حنفیوں کی جماعت کثیر ہے اور تم حدیث کا یہ مطلب رکھتے ہو کہ جماعت کثیر کی پیروی لازم ہے اس صورت میں شافعی یا مالک یا احمد کی تقلید کرنا ناجائز ہوگا کیونکہ ان کے مقلدین کی جماعت قلیل ہے حالانکہ تم اس کے قائل نہیں ہو بلکہ ان کے مقلدوں کو بھی حق پر جانتے ہو اور ان کے مذہب والوں کو ان کی تقلید بھی جائز یا واجب کہتے ہو۔

اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سَوَادِیْ۔ (آنحضرت نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا جو آپ کے خادم خاص تھے اور اکثر آپ کے پاس آتے جاتے رہتے۔ جب آپ باہر جاتے تو طہارت کا پانی جوتے تکیہ اپنے پاس رکھتے) تیرا اذن میرے پاس آنے کے لیے یہ ہے کہ پردہ اٹھائے میں جو چپکے چپکے باتیں کر رہا ہوں ان کو سنے جب تک میں منع نہ کروں (اگر منع کروں تو چلے جاؤ پھر پردہ چھوڑ دیجیے) بعض نے کہا سُوَادِیْ بہ ضمہ سین بھی جائز رکھا ہے بعض نے سَوَادِی بہ فتحہ سین یعنی تیرا حبثہ میرے حبثہ سے اتنا قریب ہو جائے کہ تو میری باتوں کو سن لے۔ اس حدیث سے عبداللہ بن

مسعودؓ کی کمال فضیلت اور کمال قربت آنحضرت کے ساتھ نکلی- آپ ان سے ایسا برتاؤ کرتے جیسے اپنے گھر والوں سے اور باہر والے ناواقف لوگ عبداللہ بن مسعود کو آنحضرت کے اہل بیت میں سے سمجھتے- چونکہ وہ رات دن آنحضرت کے پاس آتے جاتے رہتے اور سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے پاس رہتے- طیبی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر وقت مردانہ میں پردہ اٹھا کر مجھ کو دیکھ سکتا ہے کہ میں گھر میں ہوں یا نہیں گو میں کسی سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہا ہوں تو ایسا ہی کیا کر اور میرے پاس چلا آیا کر مگر جب میں تجھ کو منع کر دوں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو ہر وقت زنانہ میں میرے پاس آ سکتا ہے یا میری عورتوں کا محرم ہے-

اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ سَوَادًا بِلَیْلٍ فَلَا یَکُنْ اَجْبَنَ السَّوَادَیْنِ- جب کوئی تم میں سے رات کو کوئی جثہ دیکھے (یعنی کوئی شخص جس کو پہچانتا نہ ہو) تو دونوں جثوں کا نامرد نہ بنے (اس سے ڈر نہ جائے بلکہ مردوں کی طرح اس کا مقابلہ کرے)-

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَّجَاءَ بِبَعَرَةٍ حَتّٰی رَکَمُوْا فَصَارَ سَوَادًا- کوئی لکڑی لایا کوئی مینگنی یہاں تک کہ ایک کے اوپر ایک ہو کر ایک شخص کی طرح ہو گیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح ہو گیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح دکھلائی دیتا ہے)-

وَجَعَلُوْا سَوَادَ حَیْسًا- سب توشوں کو ملا کر اکٹھا اونچا کر لیا- اس کا حیس بنا دیا (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی آٹے وغیرہ سے ملا کر بنایا جاتا ہے)-

سَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ (حجر اسود پہلے سفید نورانی تھا جب بہشت سے آیا تھا) اس کو آدمیوں کے گناہوں نے کالا کر دیا (جب گناہوں سے پتھر کالا ہو گیا تو دل کیوں کالا نہ ہو گا اور اگرچہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے بھی اس پر ہاتھ پھیرا- مگر گنہگاروں کی تعداد دنیا میں ہمیشہ زیادہ رہی اور نیک لوگ ہر وقت کم رہے اس لیے اس کی سیاہی قائم رہی- دوسری روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یاقوت تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی چمک دور کر دی تاکہ ایمان بالغیب قائم رہے-

صَاحِبُ السَّوَادِ وَالْوِسَادَةِ- تم میں وہ شخص موجود ہے جو آنحضرت کی چپکے چپکے باتیں بھی سننے کا مجاز تھا آپ کا تکیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ مشہور روایت میں صاحب السواک ہے یعنی آنحضرت کی مسواک اپنے ساتھ رکھتا تھا)-

عَلٰی یَمِیْنِہٖ اَسْوِدَةٌ- اس کے داہنی جانب خلقت تھی (گروہ کے گروہ)-

لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَہٗ- میرا بدن اس کے بدن سے جدا نہ ہو گا (جب تک وہ شخص ہم دونوں میں سے نہ مرے جس کی موت پہلے لکھی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو بن مارے نہ چھوڑوں یا میں مارا جاؤں یا وہ مارا جائے)-

فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ- ایک آدمی کی سیاہی دیکھی یعنی دور سے ایک آدمی معلوم ہوا-

اِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ- اتنے میں ایک بڑی جماعت نظر آئی-

فَجَاءَ بِسَوَادٍ کَثِیْرَةٍ- بہت سا سامان لیکر آئے آدمی جانور وغیرہ-

رَاَیْتُ اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ- میں نے سمندر کے کنارے کچھ گروہ دیکھے (یعنی کچھ جماعتیں لوگوں کی)-

مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ- جو شخص کسی قوم کی جماعت بڑھائے ان کے مجمع یا میلے میں شریک ہو- وہ انہی میں سے ہے- اس حدیث سے بعض نے یہ نکالا ہے کہ کافروں کے تہوار اور میلے اور جاترا میں شریک ہونا کفر ہے- اگر کفر نہ ہو تو گناہ عظیم ہونے میں تو شک نہیں (میں جس بستی میں اکثر رہتا ہوں یعنی وقار آباد میں وہاں ایک ہندوؤں کا میلہ اننت گیری مقام میں ہر سال ہوتا ہے- اب کے سال میں نے راستہ میں کھڑے ہو کر جو مسلمان اس میں جانے لگا اس کو منع کیا یہ حدیث سنا دی- اس پر بھی بعض نے میرا کہنا نہ سنا اور چلے گئے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون-

سَادَاتُ قُرَیْشٍ- قریش کے سردار-

سَوَادُ الْعِرَاقِ- عراق کا وہ ملک جو بہت شاداب اور سرسبز ہے اس لیے اس کو سواد کہا کرتے ہیں اس ملک کا طول موصل سے عبادان تک اور عرض عذیب سے حلوان تک ہے-

سُئِلَ عَنِ السَّوَادِ مَا مَنْزِلَتُهٗ فَقَالَ هُوَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ - جو ملک فتح ہو وہ کس کا ہوگا؟ یہ آپ سے پوچھا گیا فرمایا سب مسلمانوں کا (نہ بادشاہ کی ذات کا) - سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور جمہوریت کیا ہوگی - پر افسوس ہے کہ جس قوم نے جمہوریت کی بناڈالی یعنی مسلمانوں نے وہ شخصی حکومت میں پھنس گئے اور یوں کہنے لگے ملک بادشاہ کا خلقت خدا کی اور ان کے شاعر نے یوں کہا اگر شہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ پروین - اور جو قومیں جمہوریت سے واقف بھی نہ تھیں وہ مسلمانوں کی روش اختیار کر کے جمہوری بن گئیں -

سَوَادُ خَيْبَرَ وَبَيَا ضُهَا - خیبر کی وہ زمین جس پر درخت ہیں اور خالی زمین -

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَجْعَلْنِىْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ - شکر خدا کا جس نے مجھ کو مردہ بدن نہیں کیا (بلکہ زندہ اور ہلاکت سے محفوظ رکھا یہ جنازہ دیکھ کر کسی نے کہا اِلْزَمُوا السَّوَادَ الْاَ عْظَمَ (حضرت علیؓ نے صفین میں اپنے لوگوں سے فرمایا) تم بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم کر لو (یعنی صحابہ کا بڑا گروہ جدھر ہے ادھر رہو حق انہی کے ساتھ ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو گروہ تعداد میں زیادہ ہے اس کے ساتھ رہو - کیونکہ جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی اور حضرت علیؓ کے ساتھ ستر ہزار تو تعداد میں معاویہ کا گروہ زیادہ تھا - مگر حضرت علیؓ نے اس کو سواد اعظم قرار نہیں دیا - کیونکہ وہ باطل پر تھے اور اہل باطل گو کتنے ہی بہت ہوں ان کو سواد اعظم نہیں کہہ سکتے اور حنفیہ کا استدلال اس قول سے باطل ہو جاتا ہے - ایک روایت میں - عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے -

سَوَادُ الْقَلْبِ یا سُوَيْدَاءُ الْقَلْبِ - دل کا دانہ -

تَمَكَّنَتْ مِنْ سُوَيْدَاءِ قُلُوْبِهِمْ وَ شِيْجَةُ خِيْفَتِهٖ - ان کے دلوں کے دانے میں اس کے ڈر کی رگ (شاخ) جم گئی -

اَلْعُلَمَاءُ سَادَةٌ - عالم لوگ سردار ہیں (ساری عزت و آبرو خواہ شخصی ہو یا قومی علم سے وابستہ ہے جاہل کی کوئی عزت نہیں گو وہ کتنا ہی مالدار ہو جس قوم میں علم پھیلا وہ دوسری قوموں پر غالب آئی اور جس میں جہالت پھیلی وہ گئی گذری -

اَرْسَلَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اِلَى اِلْاَ سْوَدِ وَالْاَبْيَضِ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کا کالے اور گورے سب قوموں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا عرب اور عجم کی طرف -

اَلْمُحْرِمُ تَقْتِلُ الْاَسْوَدَ - احرام باندھا ہوا شخص سانپ کو مار سکتا ہے (اسی طرح بچھو کو کیونکہ یہ موذی ہیں) -

فَاَتَاهُ مَلَكَان اَسْوَدَان اَزْرَقَان - میت کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھ والے آتے ہیں یا دو بدصورت بدشکل فرشتے -

سَوْدَه - ام المومنین آنحضرت کی بی بی تھیں -

قَدْ خَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوِّدَةُ - ہمارے پاس وہ لوگ آئے جو کالا لباس پہنتے تھے (یعنی خلافت عباسی کی دعوت دینے والے ان کی عادت کالا لباس پہننے کی تھی) -

مَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً وَّلَا بَيْضَاءَ شَحْمَةً - یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کالی چیز کھجور نہیں ہوتی نہ ہر سفید چیز چربی ہوتی ہے -

فَمَارَدَّ عَلَيَّ سَوْدَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ - اس نے مجھ کو کوئی جواب ہی نہیں دیا نہ برا نہ اچھا -

سُوَيْدُبْنُ غَفْلَةَ - حضرت علی کے ساتھیوں میں تھے - صفین میں کہتے ہیں انہوں نے ایک سو سولہ برس کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے نکاح کیا اس کی ازالہ بکارت کی -

سَوْرٌ - چڑھ جانا، کود جانا جیسے سُؤُوْرٌ ہے گھومنا بلند ہونا -

سُرْسُرْ - یعنی عمدہ کام کر عمدہ کام کر -

تَسْوِيْرٌ - احاطہ، فصیل بنانا، کنگن پہنانا -

سِوَارٌ اور سُوَارٌ - کنگن اس کی جمع اَسَاوِرَه اور اَسْوِرہ آئی ہے -

سُوْرٌ - فصیل اور ضیافت دعوت -

قُوْمُوْا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُوْرًا - اٹھو جابر نے تمہاری ضیافت تیار کی ہے (کہتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے کرمانی نے کہا سور اہل فارس کی اصطلاح میں شادی کے کھانے کو کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے فارسی کا لفظ بولا) -

اَتُحِبِّيْنَ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسَوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ- کیا تو اس کو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے (جب تو دنیا میں کنگنوں کی زکوٰۃ نہیں دیتی) اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو زیور کی زکوٰۃ دینا فرض سمجھتے ہیں اور شافعیہ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک پہننے کے زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے-

اَخَذَهٗ سُوَارُ فَرَحٍ- اس کو خوشی کا نشہ چڑھ گیا-

سُوَار- کہتے ہیں شراب کی اس حرکت کو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے-

مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ اَبِيْ قَتَادَةَ- میں چلا یہاں تک کہ ابوقتادہ کی دیوار پر چڑھ گیا- اسی سے ہے تَسَوَّرُوْا الْمِحْرَابَ- یعنی محراب پر چڑھ کر آ گئے-

عرب لوگ کہتے ہیں- تَسَوَّرْتُ الْحَائِطَ اور سَوَّرْتُهٗ- یعنی میں دیوار پر چڑھ گیا-

لَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ اُسَوِّرَهٗ- اب یہی باقی ہے کہ میں اس پر چڑھ دوڑوں اس کو پکڑ لوں-

فَتَسَاوَرْتُ لَهَا- میں اس کو حاصل کرنے کے لیے اونچا ہوا (یعنی اپنے جسم کو بلند کیا تاکہ آپ کو میرا خیال آئے اور میں بلایا جاؤں اس کے دینے کے لئے)-

فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ- میں قریب تھا کہ نماز ہی میں ان پر حملہ کروں (ان سے لڑوں ان کو ماروں)-

اِذَا يُسَاوِرُ قِرْنًا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَجْدُوْلٌ- جب وہ کسی برابر والے سے مقابلہ کرتا ہے- (ا... لہ کرتا ہے یعنی جنگ میں) تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا جب تک وہ زمین پر گر نہ جائے (یعنی اس کا کام تمام کر دیتا ہے اس کو مار کر گرا دیتا ہے)-

كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُوْدَةٌ مَّا خَلَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبٍ- (حضرت عائشہ نے حضرت زینب کا ذکر کیا تو کہا) ان کی ساری خصلتیں اچھی ہیں ایک ذرا تیزی کا جوش ہے (یعنی غصہ جلدی آ جاتا ہے)-

سَوَّارٌ- فسادی، جنگ جو-

مَا عَدَا سَوْرَةٌ مِّنْ حَدٍّ- ایک ذرا غصہ کا جوش ہے مگر جلدی سے یہ غصہ فرو ہو جاتا ہے پھر ملجاتی ہیں- ایسا غصہ برا نہیں ہے بلکہ اکثر صاف دل مومنوں کی نشانی ہے- ان کو غصہ جلدی آ جاتا ہے لیکن پھر مل جاتے ہیں اور دل میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے- بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی دل میں کینہ رکھے اور ظاہر میں محبت یہ نفاق کی نشانی ہے- مومنوں کا یہ شیوہ نہیں ہے-

مترجم کہتا ہے میرا یہ حال ہے- کہ غصہ فوراً آ جاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد اتر جاتا ہے دل میرا آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے- یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے-

مَا مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ عَمَلًا اِلَّا سَارَ فِيْ قَلْبِهٖ سَوْرَتَانِ- جب آدمی کوئی کام کرتا ہے تو اس کے دل میں دو جوش سماتے ہیں (یا تو خوشی کا جوش اگر وہ نیک کام ہے یا رنج کا جوش اگر وہ کام برا ہے)-

لَا يَضُرُّ الْمَرْاَةَ اَنْ لَّا تَنْقُضَ شَعْرَهَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ سُوْرَ رَاْسِهَا- عورت اگر غسل میں اپنا سر نہ کھولے (جو گندھا ہوا ہو) تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ چندیا پر پانی ڈال لے (یعنی سر کے بالائی مقام پر) ہر بلند چیز کو سور کہتے ہیں- ایک روایت میں سُوْرَةَ الرَّاْسِ ہے معنی وہی ہے اسی سے ہے سُوْرُ الْبَلَدِ اور سُوْرُ الْمَدِيْنَةِ یعنی شہر کی فصیل جو بلند ہوتی ہے ایک روایت میں شَوٰى رَاْسِهَا ہے یہ جمع ہے شَوَاةٌ کی یعنی سر کی کھدی ایک روایت میں شُوْرَ الرَّاْسِ ہے اس کا معنی معلوم نہیں ہوا- بعض نے کہا راوی نے غلطی سے شوی کو شور کر دیا- بعض نے کہا یہ دونوں روایتیں غیر مشہور ہیں اور مشہور روایت شُئُوْنَ رَاْسِهَا ہے یعنی سر کی مانگوں میں بالوں کی جڑوں میں- میں کہتا ہوں صاحب ہدایہ نے جن کو حدیث کی بالکل معرفت نہیں- یوں روایت کیا ہے-

يَكْفِيْكَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اُصُوْلَ شَعْرِكَ- حالانکہ یہ الفاظ حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور شاید انہوں نے نقل بالمعنی کیا ہے واللہ اعلم-

رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ- میں نے (خواب میں) دیکھا میرے دونوں ہاتھ میں دو کنگن ہیں (میں نے ان کو پھونک

دیا وہ اڑ گئے مراد مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی ہیں-جنہوں نے آنحضرت کے دیکھا دیکھی نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تھا دونوں مارے گئے اور ان کا طریق خاک میں مل گیا- ایک روایت میں اُسْوَارَیْنِ ہے معنی وہی ہے-

تَسَوَّرَا لْحَائِطَ - دیوار کود گیا (یہ ابوبکرہ صحابی کا ذکر ہے وہ قلعہ میں اسلام لائے تھے کافروں نے ان کو نکلنے نہ دیا آخر دیوار پھاند کر بھاگ نکلے)-

سَارَہ- حضرت اسحاق کی والدہ کا نام تھا وہ حضرت اسماعیل سے چودہ برس چھوٹے تھے-

هٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ- یہ اس شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سورہ بقرہ اتری تھی آنحضرت کی-

اٰخِرُ سُوْرَةٍ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ-اخیر سورۃ جو اتری وہ سورہ نسا کا آخری حصہ ہے (یعنی یَسْأَ لُوْنَكَ عَنِ الْكَلَالَةِ اخیر تک-

فَاِنَّهَا تَقْرَأُ السُّوْرَتَیْنِ- وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے (مطلب یہ ہے کہ نماز کو لمبا کرتی ہے)-

مِسْوَر- چمڑے کا تکیہ اور ایک مشہور صحابی کا نام ہے جو مخرمہ کے بیٹے تھے-

اِذَا رَاَیْتَهٗ مُعْتَرِضاً كَاَنَّهٗ بَیَاضُ نَهْرِ سُوْرٰی- صبح صادق وہ ہے کہ تو چوڑی پھیلی ہوئی روشنی دیکھے گویا وہ سوری نہر کی سفیدی ہے-سُوْرٰی ایک شہر کا نام ہے عراق میں اور یہاں مراد فرات کی نہر ہے-

فَضَرَبَ بِیَدِهٖ اِلٰی مَسَاوِرَ فِی الْبَیْتِ-گھر کے تکیوں پر ہاتھ مارا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّسَاوَرَةِ الْاَقْرَانِ- میں حریفوں کی زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں-

سَوْرَةُ السُّلْطَانِ - بادشاہ کی شوکت اور زیادتی -

سَوْرَةُ الْخَمْرِ -شراب کی تیزی اور حدت-

سُوْرَةٌ-قرآن کا ایک حصہ کم سے کم سورت تین آیتوں کی ہے-

سَوْرَةُ الْمَجْدِ-بزرگی کا نشان-

سُوْرَنْجَان-یاسَوْرَنْجَان - مشہور دوا ہے جو گٹھیا اور دردِ مفاصل اور نقرس کو مفید ہے-

سُوْسٌ- بہت جوئیں پڑنا کیڑے پڑنا-

سُوْسٌ- وہ کیڑا جو غلہ اور کپڑے اور درخت میں پیدا ہوتا ہے-اور ملیٹھی کا درخت-

سُوَاسٌ اور سَوَس -ایک بیماری ہے جانوروں کی-

سِیَاسَةٌ-ملکی انتظام اچھی طرح کرنا-

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمْ اَنْبِیَاؤُهُمْ-بنی اسرائیل کے پیغمبران کی حکومت بھی کرتے تھے-(یعنی بادشاہت اور نبوت دونوں ان میں ہوتی)-

اَنْتُمْ سَاسَةُ الْعِبَادِ-تم (یہ خطاب ہے ائمہ کی طرف) بندوں پر حکومت کرنے والے ہو-

اَلْاِمَامُ عَارِفٌ بِالسِّیَاسَةِ-امام سیاست کو پہچانتا ہے-

ثُمَّ فَوَّضَ اِلَی النَّبِیِّ اَمْرَالدِّیْنِ وَالْاُمَّةِ لِیَسُوْسَ عِبَادَهٗ- پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی دین اور امت کو سپرد کر دیا تا کہ اس کے بندوں کی سیاست کرے-

حِنْطَةٌ مُّسَوِّسَةٌ-گھن کا گیہوں-

سَوْسَن-ایک پھول ہے یا گھاس-

سَوْسَنٌ یاسُوْسَنٌ-مشہور خوشبودار پھول اس کو زُنبَق بھی کہتے ہیں-

سَوْطٌ - ملانا-خلط کرنا' کوڑا مارنا کوڑا

اِسْتِوَاطٌ -اضطراب اور خلط-

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّنْهُ الْمِسْوَطَ- میں تجھ پر شیطان سے ڈرتا ہوں یہ سَاطَ الْقِدْرَ بِالْمِسْوَطِ سے ماخوذ ہے یعنی ہانڈی میں ڈوئی چلائی-

مِسْوَط - وہ لکڑی جس کو چلا کر ہانڈی کی چیزیں ملاتے ہیں (یعنی ڈوئی) شیطان کو مسوط اس لئے کہا کہ وہ بھی لوگوں کو گناہ کی تحریک کرتا ہے-گناہ کے لئے جمع کرتا ہے-

لَتُسَاطُنَّ سَوْطَ الْقِدْرِ-تم ہانڈی کی طرح ہلائے جاؤ گے-(ملائے جاؤ گے مجمع البحرین میں ہے بعض نے لَتُشَاطُنَّ

شَوْطَ الْقِدْرِ – شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی ہانڈی کی طرح تم ابلو گے جوش مارو گے۔

مَسُوْطٌ لَحْمُهَا بِدَمِیْ وَلَحْمِیْ – ان کا یعنی حضرت فاطمہ کا گوشت میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔

لٰكِنَّهَا خُلَّةٌ قَدْسِيْطَ مِنْ دَمِهَا فَجْعٌ وَّوَلْعٌ وَّاِخْلَافٌ وَّتَبْدِيْلٌ – اس کے خون میں تکلیف دینا' بہکانا' وعدہ خلافی کرنا' بدل دینا' یہ سب خصلتیں ملائی گئی ہیں۔

فَشَقَّابَطْنَهٗ فَهُمَا يَسُوْطَانِهٖ – ان کے پیٹ کو چیر کر ہلا رہے ہیں (اس کو کھنگول رہے ہیں۔)

اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ النَّارَ السَّوَّاطُوْنَ – دوزخ میں سب سے پہلے پولیس کے لوگ جائیں گے جو کوڑا لئے پھرتے ہیں (لوگوں کو کوڑے سے مارتے رہتے ہیں' غریبوں پر ظلم اور ستم کرتے ہیں' جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں' بے گناہ کو اپنی سرخروئی کے لئے پھنسا دیتے ہیں' سزا دلواتے ہیں)۔

لَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ – بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ (ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے سفر میں قاعدہ ہوتا ہے کہ جب سوار کسی جگہ اترنا چاہتا ہے تو اپنا کوڑا وہاں ڈال دیتا ہے تاکہ دوسرا شخص وہاں نہ اترے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشت کی ایک ذرا سی جائے جس میں مسافر سفر میں ٹھہرتا ہے۔ ساری دنیا سے بہتر ہے اس میں کیا شک ہے اگر پروردگار اپنے فضل و کرم سے ہمارے گناہ معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے اور بہشت میں صرف ایک درخت تلے ہم کو بٹھا دے۔ تو ہفت اقلیم کی سلطنت مل جانے سے ہم کو زیادہ خوشی ہو گی۔ کمبخت دنیا کی سلطنت چند روزہ اس میں بھی ہزاروں آفتیں دکھ بیماریاں مصیبتیں لگی ہوئی ہیں۔ بہشت کی فقیری یہاں کی بادشاہت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ اَصْحَابِيْ تُضْرَبُ رُؤُسُهُمْ بِالسِّيَاطِ حَتّٰى يَتَفَقَّهُوْا – میں آرزو کرتا ہوں کاش میرے لوگوں کے سر پر کوڑے مارے جائیں دین کا علم (فقہ) حاصل کرنے کے لئے۔

سَوْطُ الْغَدِيْرِ – کنٹے کا بچا ہوا پانی۔

سَوِيْطَه – ملا ہوا۔

سَوْطَرَةٌ – غالب ہونا۔

سَوْعٌ – چھوٹ جانا

مُسَاوَعَةٌ – ایک ایک ساعت پر معاملہ کرنا جیسے مُيَاوَمَةٌ ہے ایک ایک دن پر معاملہ کرنا اور مُعَاوَمَةٌ – ایک ایک سال پر اور مُشَاهَرَةٌ ایک ایک مہینے پر۔

اِسَاعَه بمعنی اضاعه – چھوڑ دینا' تلف کرنا۔

اِسْوَاعٌ – ایک ساعت دیر لگانا۔

سَايِعٌ بمعنی ضَايِعٌ یعنی ہالک اور تلف شدہ۔

سُوَاعٌ – مذی یا وادی اور ایک بت کا نام تھا جس کو حضرت نوح کے زمانہ میں پوجتے تھے۔ وہ طوفان میں ڈوب گیا۔ پھر شیطان نے اس کو کھول نکالا اور بنی ہذیل نے اس کو اپنا معبود ٹھہرایا۔

فِي السُّوَعَاءِ الْوُضُوْءُ – مذی نکلنے سے وضو لازم ہوتا ہے (غسل ضروری نہیں ہے)۔

سَاعَةٌ – قیامت اصل میں ساعت دن ورات کا چوبیسواں حصہ یعنی گھنٹہ۔

يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ – آنحضرت ایک ساعت میں یعنی ایک وقت میں (ساعت فلکی یعنی گھنٹہ مراد نہیں ہے) رات یا دن میں اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے جو گیارہ تھیں (نو بیبیاں اور دو حرمیں ریحانہ اور ماریہ) (سبحان اللہ آپ کی قوت کا کیا کہنا)۔

باوصف – اس کے کہ آپ کو اچھی طرح غذائیں نہ ملتیں مگر اس پر بھی حق تعالی نے آپ کو اتنا زور دیا تھا (انس کی روایت میں نو بیبیاں مذکور ہیں (انہوں نے حرموں کا ذکر نہیں کیا)۔

اِنْ اُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ – آنحضرت نے ایک چھوٹے بچہ کی طرف اشارہ کیا فرمایا اگر یہ جیا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی (یہاں قیامت سے موت مراد ہے جس کو قیامت صغری بھی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کے بوڑھے ہونے سے

پہلے اس زمانہ والے سب لوگ مر جائیں گے گویا ان کی قیامت ہوگئی)۔

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ - میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں (بیچ کی اور کلمہ کی انگلی) مطلب یہ ہے کہ ان دونوں انگلیوں کے درمیان اور کوئی انگلی حائل نہیں اس طرح مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اور کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بیچ کی انگلی جتنی کلمہ کی انگلی سے بڑھی ہوئی ہے اتنا ہی زمانہ مجھ میں اور قیامت میں ہے۔ یعنی اس زمانہ کے ساتھ جو میرے آنے سے پہلے گذر چکا میرے بعد کا زمانہ قیامت تک یہ نسبت رکھتا ہے تقریباً آٹھواں حصہ انگلی کا بیچ کی انگلی کا بڑھا رہتا ہے تو گویا سات حصہ دنیا کے زمانہ کے مجھ سے پہلے گذر چکے اور میرے بعد صرف ایک آٹھواں حصہ باقی ہے۔ مگر دنیا کی مدت میں اتنا بڑا اختلاف ہے کہ معاذ اللہ کوئی سات ہزار برس بتلاتا ہے کوئی آٹھ ہزار کوئی تین لاکھ کوئی دنیا کے کئی جگ کہتا ہے پہلا جگ چار لاکھ برس کا دوسرا تین لاکھ کا تیسرا جگ جس میں ہم لوگ ہیں یعنی کل جگ دو لاکھ برس کا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت میں کتنے برس باقی ہیں۔ یہ علم اللہ نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیا یہاں تک کہ پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا - میں قیامت کے دم لینے پر بھیجا گیا اس سے آگے آن پہنچا (یعنی قیامت نے ظاہر ہونے کی تیاری کر لی تھی بلکہ اس کی نشانیاں آ رہی تھیں کہ میں اس سے آگے دنیا میں آ گیا آپ کا آنا خود ایک قیامت کا بڑا نشان تھا)۔

فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ - پھر قیامت تک (یعنی زندگی بھر) اس پر کھڑا نہیں ہوا۔

فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ - جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے) اب یہ ساعت باقی ہے یا اٹھالی گئی۔ اگر باقی ہے تو وہ کونسی ساعت ہے اس میں چالیس قول ہیں۔ مشہور اقوال یہ ہیں کہ عصر سے لے کر غروب تک یا امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لے کر نماز تمام ہونے تک یا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک یا زوال کے وقت واللہ اعلم۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُوْلَى - جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ساعت میں گیا (یہاں ساعت سے ساعت فلکی مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت ہوتے ہی سب سے پہلے پہنچا)۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ - جو دوسری ساعت میں گیا (یعنی ایک لحظہ بعد)۔

اِنَّ فِي اللَّيْلَةِ سَاعَةً - ہر رات میں ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے)۔

وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَّسَاعَةٌ وَّ سَاعَةٌ - لیکن اے حذیفہ! ایک ساعت یہ ایک ساعت وہ ایک ساعت وہ (اگر ہر وقت تم اس حالت میں رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تب تو تم آدمی کاہے کو رہو فرشتے بن جاؤ۔ فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن کبھی یاد الٰہی ہے کبھی غفلت کبھی دنیا کے مزے اسی میں اللہ تعالیٰ نے کچھ حکمت رکھی ہے)۔

مَابَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ سَاعَاتِ الْجَنَّةِ - صبح صادق سے طلوع آفتاب تک جو ساعتیں ہیں یہ بہشت کی ساعتیں ہیں (یعنی یہ وقت بہشت کے اوقات کے مشابہ ہے کہ نہ دھوپ ہے نہ بالکل اندھیرا ہے یا برکت اور فیض میں بہشت کے وقت کی طرح ہے۔ بعض کہتے ہیں روزی اسی وقت تقسیم ہوتی ہے۔ امام محمد باقر سے ایک نصرانی نے پوچھا کون سی ساعت نہ دن کی ہے نہ رات کی؟ فرمایا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک اور یہ بہشت کی ساعتوں میں سے ایک ساعت ہے)۔

سَوْغٌ یا سَوَاغٌ یا سَوَغَانٌ - ہضم ہونا، رچنا، نرمی سے حلق کے نیچے اترنا یا اتارنا، دھنس جانا۔

اِسَاغَةٌ - نرمی سے حلق کے نیچے اتارنا۔

تَسْوِيْغٌ بمعنی تَجْوِيْزٌ - جائز رکھنا، عطا کرنا۔

سِوَاغٌ - حلق سے اتارنے والا۔

سَوْغٌ - جو ساتھ پیدا ہو یا بعد پیدا ہو۔

سَيْغٌ - خوشگوار جیسے سَايِغٌ ہے اس کی ضد اُجَاجٌ ہے

اِذَا شِئْتَ فَارْكَبْ ثُمَّ سُعْ فِي الْأَرْضِ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا - جب تو چاہے سوار ہو پھر زمین میں گھس جا جہاں تک تو گھس سکے-

سَاغَتْ بِهِ الْأَرْضُ - زمین اس کو دھنسا لے گئی-

سَاغَ الشَّرَابُ فِي الْحَلْقِ - شراب حلق کے نیچے آسانی سے اتر گیا-

فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا - اس نے کوئی راہ نہیں پائی (جدھر سے نکل جاتا)-

اَطْعَمَ وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا - کھلایا اور حلق کے نیچے اتارا (دانت اور زبان میں رطوبت اور تھوک میں حلاوت پیدا کر کے) اور اس کے (فضلے) نکلنے کے لئے ایک ایک راستہ رکھا (پیشاب اور پائخانہ کا مقام)-

اَسْوَغ اور مُسْتَسَاغ - وہ کھانا جو خوشگوار اور زود ہضم ہو-

سَوْفٌ - سونگھنا' صبر کرنا' ہلاک ہونا-

تَسْوِيْفٌ - ٹالنا' دیر لگانا' امروز فردا کرنا' مختار کرنا-

مُسَاوَفَةٌ - سرگوشی کرنا' ساتھ سلانا-

اِسَافَةٌ - ہلاک ہونا-

اِسْتِيَافٌ - سونگھنا-

سَايِفَه - باریک ریتی-

سَوَافٌ - ہلاکت اور ککڑی-

سُوَاف - اونٹوں کی بیماری اور ہلاکت-

سَوْفَ - کلمہ استقبال ہے اور اکثر اسکا استعمال وعید میں ہوتا ہے اور کبھی وعد میں بھی اور سین کا استعمال اکثر وعدہ میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں بھی-

مَسَافٌ اور مَسَافَةٌ - فاصلہ دوری-

مِسْيَافٌ -- جس عورت کا بچہ مر گیا ہو-

مُسِيْفٌ -- جس مرد کا لڑکا مر گیا ہو-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَةَ - اللہ اس عورت پر لعنت کرتا ہے یا لعنت کرے جو خاوند سے ٹالا ٹولا کرے- (خاوند اس کو صحبت کے لئے بلائے وہ حیلہ حوالا کرے)-

اَكَلَنِيَ الْفَقْرُ وَرَدَّنِي الدَّهْرُ ضَعِيفًا مُسِيْفًا - مجھ کو محتاجی کھا گئی اور زمانہ نے مجھ کو ناتوان اور محتاج بنا دیا-

مُسِيْفٌ - وہ شخص جس کا مال تلف ہو گیا ہو یہ سواف سے نکلا ہے جو اونٹوں کی مہلک بیماری ہے-

مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا - جو شخص حج کو ٹالتا رہے (ہر سال کہے انشاء اللہ آئندہ سال کروں گا) یہاں تک کہ مر جائے (اور حج نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو یہودی یا نصرانی اٹھائے گا (جن کے مذہب میں حج نہیں ہے- گویا وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے گا)-

اَسْوَاف ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں-

اِصْطَدْتُ نُهَسًا بِالْاَسْوَافِ - میں نے اسواف میں ایک چڑیا کا شکار کیا- نہایہ میں ہے کہ اسواف مدینہ طیبہ کا حرم جس کو آنحضرت نے حرم بنایا-

سَوْقٌ - پیچھے سے ہانکنا جیسے قَوْدٌ آگے سے کھینچنا اچھی طرح بات کرنا- جان کندنی پنڈلی پر مارنا بھیج دینا معاملہ کرنا-

تَسْوِيْقٌ - شاخیں نکالنا مختار کر دینا-

مُسَاوَقَةٌ - شرط لگا کر ہانکنا-

اِسَاقَةٌ - ہانکنا بھیج دینا-

تَسَوُّقٌ - خرید و فروخت کرنا-

يُكْشَفُ عَنْ سَاقِهٖ - اس کی پنڈلی کھولی جائے گی (یہ عرب کا محاورہ ہے- "کشف ساق" اس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی سخت مہم پیش آتی ہے جس کا بندوبست کرنے کے لئے آدمی کو بہت کوشش اور سعی کرنا ہوتی ہے)-

عرب لوگ کہتے ہیں- شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِهٖ اور كَشَفَ عَنْ سَاقِهٖ - یعنی بازو سے کپڑا ہٹایا اور پھڈلی کو کھولا- یعنی ایک کام کا اہتمام کیا نہ وہاں بازو سے غرض ہوتی ہے نہ پنڈلی سے- جیسے ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور وہ بخیل ہو تو اس کو کہیں یدہ مغلولۃ یعنی اس کا ہاتھ بندھا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بخیل ہے- کذا فی النہایہ-

فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهٖ - پروردگار اپنی پنڈلی کھول دے گا (اپنے بندوں کو قدم بوسی کا شرف عنایت فرمائے گا- اسکو دیکھ کر

تمام مومنین سجدے میں گر پڑیں گے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اہلحدیث ایسی حدیثوں کے ظاہری معنی پر ایمان رکھ کر اس کی حقیقت اور کیفیت کو اللہ تعالے کے سپرد کرتے ہیں یعنی اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالے کا منہ ہے- ہاتھ ہیں اور آنکھیں ہیں پنڈلی ہے مشابہت نہیں رکھتے - جیسے اس کی ذات مقدس مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی اور جہمیہ اور اہل کلام ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں ہاتھ سے قدرت اور آنکھ سے بصر اور وجہ سے ذات اور پنڈلی سے نور مراد ہے- بعض نے کہا ساق سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے-

مترجم کہتا ہے ہم کیوں تاویل اور تحریف کریں- اللہ تعالی جیسے اپنی ذات مقدس اور اپنے صفات کو جانتا ہے- اسی طرح جیسے پیغمبر صاحب اللہ کے ذات وصفات کو جانتے ہیں دوسرے کوئی نہیں جان سکتے پھر جن صفات یا الفاظ کا اطلاق اللہ تعالی نے اپنے اوپر کیا یا اس کے رسول نے ہم بھی بلا تکلف و بلا تکیف ان کا اطلاق اس پر کرتے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ اس کی ذات اور اس کے کسی صفت کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے یعنی یوں نہیں کہتے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اس کی آنکھ ہماری آنکھ سی ہے اور یہی طریق اسلم ہے اور سلف صالحین سب اسی اعتقاد پر گذرے ہیں ہم بھی انہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ کہ پچھلے اہل کلام اور جہمیہ کے ساتھ-

لَا بُدَّلِیْ مِنْ قِتَالِهِمْ وَلَوْ تَلِفَتْ سَاقِیْ - مجھ کو ان سے لڑنا ضرور ہے گو میری جان جائے (یہاں ساق سے جان مراد ہے)-

لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ - کعبہ کا خزانہ وہی حبشی نکالے گا جس کی دو پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (یہ اخیر زمانہ کا ذکر ہے جب ایک کافر بادشاہ حبش کا (شاید والی ابی سینیا ہو جو اس وقت نصرانی ہے) آن کر مکہ معظمہ کو تباہ کرے گا کعبہ کھود ڈالے گا- اس کے تلے جو خزانہ ہے وہ نکال لے گا حبشیوں کی پنڈلیاں اکثر باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں-

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ - کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا- اس وقت کوئی مسلمان اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا- بعض نے کہا: یہ حضرت عیسی کے زمانہ میں ہوگا- قرطبی نے کہا: جس وقت قرآن حافظوں کے سینوں اور مصحفوں میں سے اٹھا لیا جائے گا اور یہ واقعہ حضرت عیسی کی وفات کے بعد ہوگا- اب یہ جو قرآن شریف میں کعبہ کو حَرَمًا اٰمِنًا فرمایا تو اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت تک اس میں امن رہے گا- جب قیامت ہی آ گئی تو اب کوئی شے باقی نہ رہے گی اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج نکلنے کے بعد بھی اس گھر کا حج ہوا کرے گا- اس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ اس جگہ کا طواف کریں گے- جہاں پر کعبہ بنا ہوا تھا کیونکہ کعبہ کو تو حبشی یاجوج ماجوج نکلنے سے پہلے تباہ کر چکا ہوگا-[1]

وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ - ان میں سوداگر لوگ بازار والے بھی ہوں گے یا رعایا ہوگی-

اِنِّیْ اُتِيْحُ لَهٗ حِرْبَاءَ تَنْضُبَةٍ لَا يُرْسِلُ السَّاقَ اِلَّا مُمْسِكًا سَاقًا - ایک شخص نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اپنے بھتیجے سے جھگڑا کیا اور دلیلیں بیان کرنے لگا معاویہ نے کہا تیری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک شاعر نے کہا ہے) میں اس کے مقابلہ کے لئے ایک گرگٹ کو تجویز کرتا ہوں جو تنضبہ (ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے) پر رہتا ہے- ایک ڈالی چھوڑتا ہے تو دوسری ڈالی تھام لیتا ہے- ساق سے مراد یہاں درخت کی ڈالی ہے-

اَلْاَسْوَقُ الْاَعْنَقُ - لمبی پنڈلی لمبی گردن والا-

كَانَ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ - آنحضرت اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے (ان کو آگے رکھتے یہ تواضع کی راہ سے تھا)-

---

[1] یاجوج ماجوج کے خروج اور نزول مسیح کے بعد حبشی بیت اللہ کو شہید کریں گے- تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب ''قیامت کی نشانیاں'' ص ۳۱۰ (م)

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ- قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ قحطان قبیلہ کا ایک شخص نکلے گا- وہ لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا (یعنی سب لوگ اس کے مطیع اور تابعدار بن جائیں گے اور وہ سختی سے ان پر حکومت کرے گا (یہ قحطانی یا سفیانی امام مہدی کے ظہور سے پہلے عرب میں نکلے گا اور وہ سختی سے ان پر حکومت کرے گا- سارا ملک اپنے تصرف میں کر لے گا)-

فَجَاءَ زَوْجُهَا یَسُوْقُ اَعْنُزًا مَّا تَسَاوَقُ- ام سعید کا خاوند چند بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو برابر ایک کے پیچھے ایک چل نہ سکتی تھیں (یعنی خشک سالی کی وجہ سے ایسی دبلی اور ضعیف اور ناتواں ہو گئیں تھیں کہ برابر مل کر چل نہیں سکتی تھیں کوئی کہیں رہ جاتی کوئی کہیں)-

وَسَوَّاقٌ یَسُوْقُ بِهِنَّ- اونٹوں کا گا کر چلانے والا جو اونٹوں کے آگے رہتا ہے اس کو سَوَّاق کہتے ہیں-

رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ- آہستہ لے چل جیسے تو شیشوں کو لے جاتا ہے (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں- جو نازک ہوتی ہیں- یہ آنحضرت نے انجشہ سے فرمایا جو گا گا کر اونٹوں کو جلدی ہنکار ہا تھا ان پر عورتیں سوار تھیں)-

اِذْ جَاءَ تْ سُوَیْقَةٌ- اتنے میں ایک تجارتی مال آیا یہ تصغیر ہے سُوْقٌ کی جس کے اصل معنے تجارت کے ہیں اور بازار کو سوق اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں یہ مال لایا جاتا ہے-

دَخَلَ سَعِیْدٌ عَلٰی عُثْمَانَ وَهُوَ فِی السَّوْقِ- سعید عثمان کے پاس گئے ان کی جان نکل رہی تھی سیاق کا بھی یہی معنی ہے یعنی نزع کی حالت میں-

حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ- ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے-

اِنْ کَانَ فِی السَّاقَةِ کَانَ فِیْهَا وَاِنْ کَانَ فِی الْحَرَسِ کَانَ فِیْهِ- اگر لشکر کا پچھاری کا ٹکڑا ہوا تو اس میں رہتا ہے- اگر پہرہ دینے والوں میں ہے تو اس میں رہتا ہے- مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جو جہاد ہو اس کے جس ٹکڑی میں وہ رکھا جائے اس میں شاداں اور فرحاں رہتا ہے-

سَاقَةُ الْحَاجِّ- حاجیوں کے پیچھے کی ٹکڑی-

هَلْ تَهَبُ الْمَلِکَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقِیَّةِ- (آنحضرت نے ایک جون قبیلہ کی عورت سے نکاح کیا جب خلوت میں اس کے پاس گئے تو فرمایا اپنے تئیں مجھ کو بخش دے (یعنی مجھ کو جماع کی اجازت دے وہ (بیوقوف) کیا کہنے لگی- بھلا ملکہ یعنی رانی شاہزادی بادشاہ بیگم کہیں اپنے تئیں بازاری لوگوں کو یا رعایا کو بخش سکتی ہے! (معاذ اللہ) کیا بدقسمت بدنصیب عورت تھی اسنے شاید ناز اور نخرے کی راہ سے یہ کہا- لیکن آنحضرت نے اس کو طلاق دے دی- آپ کی شرف زوجیت سے محروم رہی سچ ہے کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را[1] نہ اسی عورت کو اتنی عقل آئی کہ تیری حقیقت ہے؟ کیا نہ تو رانی ہے نہ شہزادی ایک گاؤں والے گنوار کی بیٹی اگر بالفرض وہ کسی ملک کی رانی ہوتی تو بھی آنحضرت کے سامنے اس کی کیا حقیقت تھی- ارے جس کو تو نے بازاری کہا وہ دونوں جہانوں کا بادشاہ اور خالق کون ومکان کا محبوب تمام دنیا کے راجہ اور شاہ اس کی کفش برداری کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی اور اس کے پاؤں دھونے کی آرزو رکھتے ہیں- قَدْ لَفَّهَا اللَّیْلُ بِسَوَّاقٍ حَطْمٍ-

مَاسُقْتَ مِنْهَا- تو نے اس عورت کے مہر میں کیا دیا؟ یہ آنحضرت نے عبدالرحمان ابن عوفؓ سے فرمایا جب ان کے بدن یا کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا- عرب لوگوں میں رواج تھا کہ مہر میں جانور یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ دیا کرتے- کیونکہ یہی ان کا مال تھا- اس لئے سوق کا لفظ بجائے مہر کے مستعمل ہو گیا-

وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ- جانور ہانک لے گئے-

سَوِیْق- ستو جو گیہوں بھون کر بنائے ہیں یا جو اور جوار

[1] حضرت خضر سکندر کو آب حیات تک لے گئے مگر اس کے باوجود انہیں وہاں سے واپس لے آئے (م)

وغیرہ سے بھی-

فَتَسَاوَقَا - دونوں ساتھ ساتھ چلے-

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ - جو شخص بازار میں جائے اور یوں کہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک (بازار کی تخصیص اس لئے کی کہ وہاں لوگوں کو دنیا کے دھندوں میں خدا سے بالکل غفلت ہو جاتی ہے تو ایسے مقام میں اللہ کی یاد کی فضیلت زیادہ ہوگی)-

يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ - بازار میں تیر کی مشق کرتے تھے یا سوق ایک مقام کا نام ہے بعض نے کہا سوق ساق کی جمع ہے اور ساق سے مجازی معنے یعنی تیر مراد ہے-

عَنْ سُوْقِهِنَّ - ان کی پنڈلیوں پر سے-

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ - جب پنڈلی سے پنڈلی مل جائے گی یعنی سختی اور تکلیف کا وقت ہوگا-

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ - ان کی پازیبیں اور پنڈلیاں کھلی تھیں (بھاگ رہی تھیں معلوم ہوا کہ مشرک عورتوں کی پنڈلیاں دیکھ سکتے ہیں جب شہوت کی نیت نہ ہو اور صحیح یہ ہے کہ بے اختیاری میں یہ نظر پڑ گئی جو کچھ گناہ نہیں ہے)-

فَاِنْ سَالَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ فَلَا يُبَالِيْ - پھر اگر پنڈلیوں تک بہہ آئے تو کچھ پرواہ نہ کرے-

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ سُوْقَانِ مِنْ اَسْوَاقِ الْاٰخِرَةِ - حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں (یعنی آخرت میں ان کا فائدہ ملے گا جیسے دنیا میں بازار کی خرید و فروخت سے فائدہ ملتا ہے)-

شَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ - زمین کے سارے قطعوں میں بدتر بازار یں ہیں (کیونکہ وہاں خدا کی یاد بالکل نہیں ہوتی سب دنیا کے دھندوں میں ڈوبے رہتے ہیں)-

وَعَجِّلْ سِيَاقَهَا - اس کو ہمارے پاس لانے میں جلدی کی سوق اور سیاق نزع روح کو بھی کہتے ہیں-

لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسُوْقَ اِلٰى نَفْسِيْ خَيْرَ مَا اَرْجُوْ - مجھ کو یہ طاقت نہیں کہ جس بہتری کی امید ہے اس کو اپنے تک ہانک لاؤں (یعنی اس کو حاصل کرلوں)-

اَلَا يُفَضَّلُ فِيْ هٰذَا الدِّيْنِ مَلِكٌ عَلٰى سُوْقَةٍ قَالَ لَا اِنَّ الْمَلِكَ وَالسُّوْقَةَ عِنْدَنَا سَوَاءٌ (جبلہ بن ایہم غسانی نے جو غسان کا بادشاہ تھا حضرت عمرؓ سے پوچھا) کیا اس دین میں یعنی دین اسلام میں بادشاہ کو ایک بازاری شخص یا رعیت پر کچھ فضیلت نہیں ہے- حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں ہمارے نزدیک بادشاہ اور ایک بازاری شخص یا رعیت کا کوئی شخص سب برابر ہیں (ہم سب سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق برابر اور یکساں سلوک کریں گے اور جو کوئی شرعی جرم کرے گا اس کو برابر سزا دیں گے (بادشاہ ہو یا ایک بازاری غریب شخص ہو) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کون سی جمہوریت ہوگی جو لوگ کہتے ہیں اسلام کی سلطنت جمہوری نہیں ہو سکتی- وہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد سے نصیحت لیں- مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اور رعایا دونوں قانون الٰہی کے تابع ہوں- اس قانون کے خلاف نہ بادشاہ کچھ کر سکیں نہ رعایا اور اقتدارات شاہی شریعت کی رو سے محض لغو ہیں)-

فَلَا تَكُوْنَنَّ لِمَرْوَانَ سَيِّقَةً يَسُوْقُكَ حَيْثُ شَاءَ - (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم مروان کا سیقہ مت بنو وہ جدھر چاہے تم کو ہانک لے جائے (سیقہ کہتے ہیں اس اونٹنی کو جس کو دشمن لے کر چل دے وہ بالکل دشمن کے قابو میں آ جاتی ہے- مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ ہر بات میں مروان کی رائے پر مت چلو- بالکل اس کا کھلونا مت بن جاؤ- حضرت عثمان کو جو کچھ نقصان پہنچا- وہ اسی کمبخت شریر النفس مروان کی بدولت پہنچا' خدا اس سے سمجھے)

مَا مِنْ مَّلِكٍ وَّلَا سُوْقَةٍ - کوئی بادشاہ یا رعیت (جو تکلیف اٹھا کر حج کے لئے آ جائے)-

سَوِيْقٌ - شراب کو بھی کہتے ہیں اور باریک آٹے کو-

سَوَّاقٌ - ستو والا-

سَوْكٌ - ملنا-

سِوَاكٌ - مسواک کرنا - مسواک کی لکڑی آہستہ چلنا-

تَسَوُّكٌ - مسواک کرنا جیسے اِسْتِيَاكٌ ہے-

تَسَاوُكٌ اور تَسَوُّكٌ - آہستہ ادھر ادھر جھکتے ہوئے چلنا (یعنی ضعف اور ناتوانی کے سبب سے)-

فَجَاءَ زَوْجُهَا يَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا تَسَاوَكُ هُزَالًا - ام معبد کا خاوند آیا چند دبلی بکریاں ہانکتا ہوا جو ناتوانی اور لاغری کی وجہ سے ادھر ادھر جھک رہی تھیں-

عرب لوگ کہتے ہیں- تَسَاوَكَتِ الْاِبِلُ جب اونٹوں کی گردنیں دبلاپے سے ملنے لگیں اور کہتے ہیں- جَاءَتِ الْاِبِلُ مَاتَسَاوَكُ هُزَالًا - اونٹ آئے دبلے پنے سے وہ اپنے سر نہیں ہلاتے تھے-

اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ - مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور پروردگار کو پسند ہے-

عرب لوگ کہتے ہیں- سَاكَ فَاهُ یعنی اپنا منہ مسواک سے رگڑا اگر منہ کا ذکر نہ کریں تو اِسْتَاكَ کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ مسواک کے مستحب ہونے میں وضو اور نماز کے وقت کسی کا اختلاف نہیں اور فجر اور ظہر کی نماز سے پہلے اور زیادہ تاکید ہے اور امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے نماز کے وقت مسواک کو مکروہ جانا اور کہا کہ مسواک وضو کے وقت کرنا چاہئے-

میں کہتا ہوں- امام کا یہ قول صحیح نہیں ہے حدیث میں صاف وارد ہے- لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ - یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں عند کل وضو ہے مگر یہ روایت شاذ ہے-

اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ - آنحضرتؐ جب (باہر سے) گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک ہر وقت مستحب ہے اور نماز اور وضو کے وقت اس کی اور زیادہ تاکید ہے- اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت اور جب دانت زرد ہو گئے ہوں یا منہ میں بدبو آتی ہو- سو جانے یا سکوت یا نہ کھانے کی وجہ سے یا بدبودار چیز کے کھانے کی وجہ سے اسی طرح سوتے وقت بھی مستحب ہے اور سوتے سے اٹھنے کے بعد اور یہ سنت ہر ایسی چیز سے ادا ہو جاتی ہے جو سخت اور کھر کھری ہو اور دانتوں کی زردی کو دور کرے اگرچہ ایک چیتھڑا ہو یا سخت انگلی ہو اور بعض نے کہا انگلی سے سنت ادا نہیں ہوتی اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کی-

اِصْبَعَاكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوْءِكَ - تیری دو انگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں اور مستحب یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو (اگر پیلو نہ ملے تو نیم بھی عمدہ ہے)-

میں کہتا ہوں جس شخص کے دانت ہلتے ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو تو وہ منجن لگا کر انگلی سے بھی منہ صاف کر سکتا ہے یا نرم مسواک سے جو برش کی طرح ہوتی ہے یا کھر کھرے کپڑے یا تولیہ سے بہرحال منہ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے- خصوصاً جب نماز میں کھڑا ہو یا مسجد میں جائے اور گھر میں آنے کے وقت جو ہمیشہ آپ مسواک کیا کرتے تھے- اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ نوافل اور سنن گھر میں ادا کیا کرتے یا بیبیوں سے قربت کرنے میں منہ کی صفائی ضروری سمجھتے - بَدَأَ بِالسِّوَاكِ وَخَتَمَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ - گھر میں آن کر آپ نے پہلا کام جو کیا- وہ مسواک کرنا تھا اور آخری کام صبح کی دو رکعت سنت پڑھنا (شاید یہ رات کا ذکر ہے)

يُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَأُ بِهِ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ - آنحضرت ﷺ مسواک کر کے مجھ کو دھونے کے لئے دیتے میں کیا کرتی (برکت کے لئے) پہلے اس کو اپنے دانتوں پر رگڑتی- پھر دھو کر آپ کو دے دیتی- (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا جائز ہے اور یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک اس کی رضامندی سے استعمال کر سکتا ہے)-

يَسْتَاكُ عَلٰى لِسَانِهٖ كَاَسْنَانِهٖ طُوْلًا وَعَلٰى كَرَاسِيِّ اَضْرَاسِهٖ وَسَقْفِ حَلْقِهٖ خَفِيْفًا - آپ زبان پر بھی دانتوں کی طرح طول میں مسواک کرتے تھے اور داڑھوں اور حلق کے قریب ہلکے ہلکے-

يَسْتَاكُ عَرْضًا لَا طُوْلًا - آپ عرض میں مسواک کرتے تھے نہ طول میں (یعنی سامنے کے دانتوں پر داہنے بائیں مسواک پھیرتے نہ اوپر نیچے)-

اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا شَقَّ عَلَيْهِ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ - آنحضرتؐ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم ہوا جب آپ پر یہ دشوار ہوا تو وضو ہر نماز

کے وقت معاف ہو گیا اور مسواک کا ہر نماز کے وقت حکم ہوا (یعنی اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کر سکتا ہے اور جن لوگوں نے مسجد میں یا لوگوں کے سامنے محفل میں مسواک کرنا مکروہ سمجھا ہے یہ ان کی غلطی ہے)۔

اَلْاِ سْتِيَاكُ بِمَاءِ الْوَرْدِ۔ گلاب سے مسواک کرنا۔

سُؤَالٌ یا سَوَالٌ۔ پوچھنا۔

تَسْوِيْلٌ۔ گمراہ کرنا بہکانا۔ اچھا کر دکھانا۔

سَوَلٌ۔ لٹک جانا۔

سَوْلٌ یا سُوْلَةٌ۔ پوچھنا مانگنا۔

سُوَلَه۔ بہت مانگنے والا۔

سَوِيْلٌ برابر والا جیسے عَدِيْلٌ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تُسَوِّلَ لِيْ نَفْسِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا اَجِدُهٗ اَلْاٰن۔ مگر یہ کہ میرا نفس مجھ کو مرتے وقت کوئی چیز اچھی کر دکھائے جس کو میں اس وقت نہیں پاتا۔

سَحَابٌ اَسْوَلُ۔ لٹکا ہوا ابر۔

سَوْمٌ۔ قیمت بیان کرنا' چکانا' گذرنا۔ چرنا ڈالنا گھومنا نشان کرنا۔

تَسْوِيْمٌ۔ دینا۔ ڈالنا۔ نشان کرنا۔ چھوڑ دمختار کرنا' لوٹنا۔

مُسَاوَمَةٌ۔ چکانا مول تول کرنا۔

اِسَامَةٌ۔ چرانا۔

سَام۔ حضرت نوحؑ کے ایک بیٹے کا نام تھا کہتے ہیں عرب لوگ اسی کی اولاد میں ہیں۔

سَوِّمُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَوَّمَتْ۔ تم آپس میں اپنے لوگوں کو پہچاننے کے لئے ایک نشان مقرر کر لو کیونکہ فرشتوں نے بھی ایک نشان مقرر کیا ہے (یہ آپ نے بدر کے دن فرمایا)۔

سُوْمه اور سِيْمَه۔ علامت اور نشانی۔

اِنَّ لِلّٰهِ فُرْسَانًا مِّنْ اَهْلِ السَّمَاءِ مُسَوَّمِيْنَ۔ اللہ کے آسمان والوں میں سے (یعنی فرشتوں میں سے) کچھ سوار ہیں نشان کئے ہوئے۔

سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ۔ ان خارجیوں کی نشانی سارا سر منڈانا ہوگا۔ ایک روایت میں سيماهم التخليق ہے۔ معنی وہی ہے اگر چہ سارا سر منڈانا جائز ہے۔ دوسری حدیث سے احلقوا كلّهٗ او اتركوا كله مگر سر منڈانے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ سر منڈے رہنا یہ طریقہ سنت کی خلاف ہے کبھی بال رکھے کبھی سر منڈائے۔ خصوصاً حج کا احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے بہ نسبت بال کتروانے کے۔ بعض نے کہا خارجی لوگ سر منڈانے میں مبالغہ کرتے اس لئے آپ نے ان کی یہ نشانی بیان فرمائی۔

نَهٰى اَنْ يَّسُوْمَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کے نرخ چکانے پر چکانے لگے (یعنی ایک مسلمان ایک چیز خرید کر رہا ہو۔ صاحب مال اور اس میں گفتگو ہو رہی ہو ابھی معاملہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرا شخص گھس آئے اور اس سے مول تول کرنے لگے کچھ بڑھا کر آپ لے لینا چاہے۔ اگر اس کی گفتگو طے ہو گئی ہو اور وہ چھوڑ دے تب دوسرا شخص جا کر مول تول کر سکتا ہے) کرمانی نے کہا اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ تیسرا شخص مشتری سے آ کر کہے تو یہ چیز اتنے کو کیوں لیتا ہے میں اس سے سستی تجھ کو دیتا ہوں۔ ممانعت کی وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچانا ہے۔

نَهٰى عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔ سورج نکلنے سے پیشتر مول تول کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ عبادت اور ذکر الٰہی کا وقت ہے۔ بعض نے کہ ''سوم'' سے مراد یہاں چرانا ہے۔ یعنی اپنے جانوروں کو طلوع آفتاب سے پہلے چرنے کو نہ چھوڑ و کیونکہ اس وقت گھانس پات تر ہوتے ہیں اور اکثر اس کے کھانے سے جانور بیمار ہو جاتے ہیں)۔

فِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ زَكٰوةٌ۔ جو بکریاں جنگل میں چرتی ہوں ان میں زکوٰۃ ہے لیکن گھر میں پلی ہوئی بکریوں میں جن کو چارہ مول لے کر کھلایا جاتا ہے زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ۔ جو جانور چرنی کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو وہ اگر کسی کو نقصان پہنچائے (مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اس کا تاوان نہیں ہے۔ (یعنی مالک کو دیت دینا لازم نہ ہوگی)۔

تَعَرَّضِيْ مَدَارِجًا وَّسُوْمِيْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ۔ یہ ذوالبجادین نے آنحضرتؐ کی اونٹنی سے کہا (یعنی

داہنے بائیں چرتی رہ جیسے جوزا کا برج تاروں میں ہے (جو آڑا داہنے بائیں گیا ہے)-

اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ بِبُرْمَةٍ سَخِينَةٍ فَاَكَلَ وَمَا سَامَنِیْ غَيْرَهٗ وَمَا اَكَلَ قَطُّ اِلَّا سَامَنِیْ غَيْرَهٗ- حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس ایک ھانڈی لے کر آئیں جس میں ہریرہ تھا- آپ نے کھایا اور اور بنانے کو مجھ سے نہیں فرمایا- اور پہلے جب آپ ہریرہ کھاتے تھے تو اور زیادہ فرمائش کرتے- بعض نے کہا سامنی کا معنی یہ ہے کہ اس کو مول لینا چاہا-

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ الذِّلَّةَ وَسِيمَ الْخَسْفِ- جو شخص جہاد کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور دھنس جانا اس پر لازم کیا جائے گا (یعنی عذاب الٰہی اس پر نازل ہوگا یا عذاب کا مستحق ہو جائے گا- ذلت اور رسوائی تو ظاہر ہے اور عذاب بھی طرح طرح کے اتر رہے ہیں کہیں وبا کہیں طاعون کہیں زلزلہ کہیں طوفان-

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا السَّامَ- ہر بیماری کی اللہ تعالیٰ نے ایک دوا رکھی ہے مگر موت کی (دوا نہیں ہے)-

اِنَّهَا سَمِعَتِ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ وَاللَّعْنَةُ- حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے سنا وہ آنحضرتؐ کو (بعوض السلام علیکم کے) السام علیکم کہنے لگے تو انہوں نے یوں جواب دیا- تم ہی پر سام اور برائی اور پھٹکار پڑے (سام کے معنی یہاں موت کے ہیں) یعنی تم مرو- مردود یہودی آنحضرتؐ کو اور مسلمانوں کو کوستے تھے اور ظاہر میں زبان مڑوڑ کر گویا سلام کرتے تھے- حضرت عائشہ کو غصہ آیا- انہوں نے اس سے بھی سخت جواب دیا لیکن آنحضرتؐ نے ان کو نرمی کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا جب اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو تم جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو خطابی نے کہا اکثر محدثین وَعَلَيْكُمْ واو عطف کے ساتھ روایت کرتے ہیں لیکن سفیان بن عیینہ کی روایت میں عَلَيْكُمْ ہے بغیر واو عطف کے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے-

فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ- ان کو بڑا عذاب چھکایا-

سِيْمَاءٌ- نشانی اور علامت جیسے سِمَةٌ ہے-

سَوِّمْنِیْ بِسِيْمَاءِ الْاَمَانِ- مجھ پر ایمان کی نشانی ظاہر کر-

عَلَيْهِ سِيْمَاءُ الْاَنْبِيَاءِ- اس پر پیغمبروں کی نشانی ہے-

هَلَكَ السَّوَامُ- چرنے والے جانور مر گئے-

وَقَفَ عَلٰى قَطِيْعِ غَنَمٍ يُسَاوِمُهُمْ وَيُمَاكِسُهُمْ- بکریوں کے ایک گلے پر کھڑے ہوئے ان کو چکار رہے تھے ان کی قیمت کم کرار ہے تھے-

اَسَامَ الْمُشْتَرِیْ اور استام خریدار نے بیع کی درخواست کی اور سَامَ الْبَايِعُ- بیچنے والے نے اس کو بیچنے کے لئے پیش کیا-

بَيْعُ مُسَاوَمَه- جس میں قیمت اصلی لاگت پر مشخص نہ ہو-

اَسَامَهُ الْخَسْفُ- اس پر دھنسنے کا یعنی ذلت کا عذاب ڈالے گا-

اُسَامَةَ بن زید- مشہور صحابی ہیں آنحضرتؐ کی کھلائی ام ایمن کے بیٹے-

عِلْمِ سِيْمِيَا- خیالات کو دکھلانے کا علم جیسے مسریزم وغیرہ-

سَاوَه- ایک شہر ہے رَیّ اور ہمدان کے درمیان-

سِوًی- درست ہونا برابر ہونا-

تَسْوِيَه- برابر کرنا- سیدھا کرنا بنانا- کرنا-

اِسْوَاءٌ- ذلیل ہونا- رسوا ہونا- کام درست ہونا گرا دینا چھوڑ دینا برابر کرنا-

تَسَوِّیْ- ہلاک ہونا-

اِسْتِوَاءٌ- برابر ہونا- سیدھا ہونا- مشابہ ہونا جوانی کو پہنچنا قرار پکڑنا- غالب ہونا- قصد کرنا چڑھنا- بیٹھنا-

اَلْكَيْفُ غَيْرُ مَعْقُوْلٍ وَالْاِسْتِوَاءُ غَيْرُ مَجْهُوْلٍ وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالسُّوَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ (امام مالک نے کہا) قرآن شریف میں جو استویٰ علی العرش ہے تو استوا کی کیفیت سمجھ میں نہیں آسکتی لیکن اس کا معنی معلوم ہے اور اس پر

ایمان رکھنا واجب ہے اور اس کی کیفیت پوچھنا بدعت ہے-

هُمَاسِيَّانِ - وہ دونوں جوڑ ہیں (یعنی ایک دوسرے کے برابر کسی امر میں)-

تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ - وہ بری موت کو دفع کرتی ہے (بری موت وہ کہ خاتمہ برا ہو مثلاً کفر اور ناشکری پر اللہ تعالیٰ سے غفلت پر- بعض نے کہا مکان گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا جہاد سے پیٹ موڑنے کے بعد)-

سَأَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِيْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَاءِ اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ - میں نے اپنے مالک سے یہ دعا کی کہ میری امت پر ان کے غیر دشمن کو (یعنی جو کافر ہو مسلمانوں میں سے نہ ہو اس طرح غالب نہ کرے کہ ان کا انڈا پھوڑ ڈالے (یعنی ان کا اصلی اور بڑا مقام جماد کا وہ بھی چھین لے (مسلمانوں کا بڑا اور اصلی مقام مکہ اور مدینہ ہے سو اللہ تعالیٰ نے آج تک ان دونوں مقاموں کو مسلمانوں ہے کے قبضے میں رکھا ہے کافروں کا تسلط ان پر کبھی نہیں ہوا اور قرامطہ اور باطنیہ گو در حقیقت کفار تھے مگر بظاہر مسلمانوں میں گنے جاتے تھے علاوہ اس کے ان کا تسلط قائم نہیں رہا بلکہ کعبہ شریف سے بے ادبی کر کے اور حاجیوں کو قتل کر کے وہ چل دیئے جیسے لٹیرے ڈاکو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب جن کے پیرو مکہ اور مدینہ پر غالب ہوئے تھے اور کئی سال تک وہاں کے حاکم رہے وہ تو پکے مسلمان اور حدیث و قرآن کے تابع اپنے تئیں کہتے تھے بدعات سے منع کرتے تھے ان کا شمار تو غیر دشمن میں نہیں ہو سکتا)-

سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ - آنحضرتؐ کا شکم مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا (کوئی اٹھا ہوا نہ تھا جیسے توند یلے آدمیوں کا ہوتا ہے)-

اَمْكَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ - تو نے بیچا بیچ دگدگی میں جگہ دی-

تُوْضَعُ الصِّرَاطُ عَلٰى سَوَاءِ جَهَنَّمَ - پل صراط دوزخ کے بیچا بیچ مقام میں رکھا جائے گا-

فَاِذَا اَنَا بِهَضْبَةٍ فِيْ تَسْوَائِهَا - اس کے برابر میدان میں میں نے ایک ٹیلہ دیکھا- (ٹیکرہ ٹبہ)

حَبَّذَا اَرْضُ الْكُوْفَةِ اَرْضٌ سَوَاءٌ سَهْلَةٌ - حضرت علیؓ نے فرمایا کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے برابر اور نرم نہایہ میں ہے کہ اَرْضٌ سِوَاءٌ بکسرۂ سین اس زمین کو کہتے ہیں جس کی مٹی ریت کی طرح ہو اور اَرْضٌ سَوَاءٌ بہ فتحۂ سین ہموار اور برابر متوسط زمین-

مَكَانٌ سَوَاءٌ - یعنی درمیان کی جگہ-

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّاتَفَاضَلُوْا فَاِذَا تَسَاوَوْا هَلَكُوْا - جب تک لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہیں گے (یعنی علم و فضیلت مال و دولت حاصل کرنے کا عموماً شوق ہوگا اور ہر ایک دوسرے سے علم و فضیلت مال و دولت میں زیادہ رہنا چاہے گا) اچھے رہیں گے جہاں برابر ہوئے تباہ ہوئے (برابر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ ترقی علمی اور عملی (پروگرس) کا شوق جاتا رہے گا حیوانات کی طرح حالت موجودہ پر قناعت کرنے لگیں گے یا سب جاہل یا سب نادار اور مفلس یا سب مالدار اور متمول ہوں بعض نے کہا تَسَاوَوْا سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک اپنی ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائے خود رائے ہو کر اپنے تئیں امامت کے لائق سمجھے' ایک امام پر لوگ متفق نہ ہوں یعنی گروہ گروہ ہو جائیں' ان میں پھوٹ پڑ جائے' ایسی حالت میں تباہی میں کیا شک ہے کذا فی النہایہ-

میں کہتا ہوں حضرت علیؓ کا یہ قول بڑے اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دنیا کا انتظام یوں ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت اور فوقیت ہے ایک امیر ہے دوسرا غریب ایک بادشاہ ہے ایک رعیت ایک حاکم ہے ایک محکوم ایک توانا اور طاقتور ہے دوسرا ناتواں اس وقت تک دنیا اچھی حالت میں رہے گی اور لوگ امن اور آرائش اور رفاہیت کے ساتھ بسر کریں گے لیکن جب یہ انتظام توڑ دیا جائے اور اباحت اور اشتراک اور مساواۃ کا قاعدہ جاری ہو جیسے مزدک حکیم نے قباد کے عہد میں جاری کیا تھا کہ سب آدمی برابر برابر سارے اموال تقسیم کر لیں اور عورتیں سب مشترک سمجھی جائیں ہر مرد کو جس عورت سے وہ چاہے اس کی رضامندی سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہو شوہر کو اس کی مزاحمت کا کوئی حق نہ ہو تو بس دنیا کی تباہی

آ گئی سب ہلاک ہوں گے اور ایسی حکومت کبھی قائم نہ رہے گی ہمارے زمانہ میں جو نیچری بیدین پھیلے ہیں ان کا بھی اصلی پیرو وہی مزدک حکیم تھا اور قرامطہ اور باطنیہ بھی اسی کے اصول پر تھے آخر کیا ہوا تباہ اور برباد ہو گئے جس حکومت یا سلطنت میں یہ نیچر بے دین گھسیں گے اس کو تباہ کر کے چھوڑیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے- انہلسٹ اور سوشلسٹ اور انرکسٹ اور اکسٹرمسٹ فرقے ملک روس اور جرمن میں بہت ہیں- وہ بھی انہیں نیچروں کے ہم ملت اور ہمزاد بھائی ہیں ان کی ساری کوشش بادشاہ کو تباہ کرنے کی اور سب لوگوں کو برابر کر دینے کی رہتی ہے- یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے فرمایا لیتخذ بعضھم بعضا سخریا اسی میں ان کی بھلائی اور بہبودی ہے-

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاسْتَوٰی بَرْزَخًا فَعَادَ اِلٰی مَکَانِهٖ فَقَرَأَ- حضرت علیؓ نے نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کوئی آیت بھول گئے انہوں نے پھر دہرایا اور سرے سے پڑھا ایک روایت میں اَشْوٰی ہے شین معجمہ سے یعنی کچھ گرا دیا (نہیں پڑھا)

وَلَمْ یَذْکُرْ سِوٰی بَوْلِ النَّاسِ- (آنحضرت نے حدیث میں عن بَوْلِهٖ فرمایا یعنی اپنے پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا تو) آپ نے آدمیوں کے پیشاب کے سوا اور جانوروں کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا یہ امام بخاری کا قول ہے- ان کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ نے جو اس حدیث سے جانوروں کے پیشاب کی نجاست پر دلیل لی ہے- یہ استدلال صحیح نہیں ہے کس لئے کہ حدیث میں عَنْ بَوْلِهٖ ہے اضافت کے ساتھ نہ عَنِ الْبَوْلِ اس صورت میں آدمیوں کا پیشاب نجس ہوگا نہ جانوروں کا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے-

حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ- یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ان کے برابر ہو گیا-

کَانَ رُکُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مَا خَلَا الْقِیَامِ وَالْقُعُوْدِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ- آنحضرت کا رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد سر اٹھانا یہ تینوں برابر سرابر ہوتے (سوا اس قیام کے جس میں قرات ہوتی ہے اور اس قعدے کے جس میں تشہد پڑھا جاتا ہے) یعنی قرات کا قیام اور تشہد کا قعود یہ دونوں تو لمبے ہوتے باقی رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد قومہ یہ قریب قریب برابر ہوتے- مجمع البحار میں ہے بعضوں نے کہا اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں- کہ آپ کی نماز معتدل ہوتی- جب آپ قیام کو لمبا کرتے تو باقی ارکان کو بھی لمبا کرتے اور جب قیام میں تخفیف کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے)-

لَتُسَوُّنَّ بَیْنَ صُفُوْفِکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ- اپنی صفوں کو نماز میں برابر رکھو (آگے پیچھے نہ رہو کیونکہ نماز گویا اللہ کے حضور میں فوج کی قواعد ہے اور اس کا قانون یہ ہے کہ کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر برابر کھڑے ہوں جس نے اس قانون کا خلاف کیا وہ سزا کے لائق ٹھہرے گا) اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رخوں میں اختلاف ڈال دے گا (تم میں پھوٹ پڑ جائے گی اتفاق نہ رہے گا پھوٹ سے بڑھ کر کونسی بلا ہے تمام خرابیوں کی جڑ یہی ہے)-

اَوْ یُنْبِذُ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ- ان کو صاف صاف جتلا دے کہ ہم میں تم میں اب صلح نہیں رہی جنگ ہے-

هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ- یہ انگلی یعنی خنصر اور یہ انگلی یعنی بنصر سب دیت میں برابر ہیں-

حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًی- یہاں تک کہ میں ایک ہموار بلند میدان پر چڑھا-

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ- آنحضرت نے ایک صحابی کو اس کام پر مامور کیا کہ جہاں مورت دیکھے اس کو مٹا دے اور جہاں اونچی قبر دیکھے اس کو برابر کر دے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کے برابر کر دے اس طرح سے کہ قبر کی شناخت نہ رہے گی- بلکہ عرب کے مشرکوں کی عادت تھی کہ قبروں کو بہت اونچا اور بلند بناتے آپ نے اس کو منع فرمایا باقی اونٹ کے کوہان کی طرح یا مربع قبر ایک ہاتھ یا ایک بالشت اونچی بنانا درست ہے اور یہ حکم خاص تھا مشرکوں کی قبروں سے تو زمین کے برابر بھی ان کی قبریں کر دینے میں کوئی قباحت نہیں- اس لئے کہ مسلمانوں کی قبریں آنحضرت یا حضرت علی کے عہد میں اونچی نہ تھیں)-

مَا فِیْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا یُسَاوِیْ- اس میں کوئی اجر نہیں

ہے۔

وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ-اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی مربع ہے)۔

وَاسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ- اونٹی آپ کو لے کر سیدھی ہوئی یعنی آپ اونٹی پر سوار ہو گئے۔

وَاَبْعَدُ كُمْ مَسَاوِيكُمْ-تم میں جو برے ہیں وہ سب سے زیادہ دورر ہیں۔

وَلَا قَبْرًا مُسَنَّمًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ- جو قبرا ونٹ کے کوہان کی طرح دیکھے اس کو برابر کر دے مفاتیح شرح مصابیح میں ہے کہ برابر کرنے سے مراد نہیں ہے کہ بالکل زمین دوز کر دے اس طرح کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ ایک بالشت اونچی رہنے دے کوہانی ہو یا چوکور۔

وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِسَوَاءٌ ثَلٰثَ رَكْعَاتٍ-یعنی مغرب کی نماز سفر اور حضر دونوں میں تین رکعت پڑھنا چاہیۓ (اس میں قصر نہیں ہے)

اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِفِي الْاَ هْلِ وَالْمَالِ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل اور مال کو برے حال میں دیکھو (ان پر کوئی آفت آئی ہو)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ يا جَارِالسُّوْءِ- میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے ہمسایہ سے جوہری نے کہا عرب لوگ رَجُلُ سُوْءٍاور رَجُلُ السُّوْءِ کہتے ہیں یعنی برا آدمی مگر اَلرَّجُلُ السُّوْءِ-یہ ترکیب توصیفی نہیں کہتے۔

كَانَ اَبُو الْحَسَنِ اِذَا قَضٰى نُسُكَهٗ عَدَلَ اِلٰى قَرْيَةٍ يُّقَالُ لَهَا سَايَه- امام ابوالحسن جب حج کے ارکان ادا کر چکتے تو ایک گاؤں میں جس کو سایہ کہتے ہیں (یہ ایک گاؤں کا نام ہے مکہ میں) چلے جاتے) وہاں جا کر سر منڈاتے)۔مَسَاوِی برائیاں عیوب اس کی ضد مَحَاسِنُ۔

باب السين مع الهاء

سَهْبٌ- مبالغہ کرنا' دور جانا۔

اِسْهَابٌ- لمبا کرنا جیسے اِطْنَابٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَسْهَبَ فِي الْكَلَامِ وَاَطْنَبَ-یعنی بہت لمبی تقریر کی۔

اَكَلُوْاوَ شَرِبُوْا وَاَسْهَبُوْا- کھایا پیا اور خوب چھک کر کھایا پیا (بہت دیر تک کھاتے رہے بڑے حرص اور طمع کے ساتھ)۔

بَعَثَ خَيْلًا فَاَسْهَبَتْ شَهْرًا- چند سواروں کو نہ بھیجا وہ ایک مہینے تک دور چلے گئے (بڑا لمبا سفر کیا)۔

قِيْلَ لَهٗ اُدْعُ اللّٰهَ فَقَالَ اَكْرَهُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْهَبِيْنَ-عبداللہ بن عمرؓ سے لوگوں نے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے کہا مجھ کو کثیر الکلامی (بہت باتیں کرنا) بری معلوم ہوتی ہے۔

رَجُلٌ مُسْهَبٌ- بہ فتحہ ہا بہت باتیں کرنے والا اور یہ ان تین لفظوں میں سے ہے جو بہ فتحہ عین کلمہ بمعنی اسم فاعل آئے جیسے سَيْلٌ مُفْعَمٌ ماخوذ ہے سَهْبٌ سے یعنی کشادہ زمین اس کی جمع سھب آئی ہے۔

وَفَرَّقَهَا بِسُهْبِ بِيْدِهَا- اس کو اپنے کشادہ میدانوں میں بکھیر دیا۔

ضُرِبَ عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاِسْهَابِ- اس کے دل پر دیوانگی ڈالی گئی (خطی اور مجنوں ہو گیا)۔

تَسْهِيْبٌ- عقل ماری جانا۔

اُسْهِبَ الرَّجُلُ- وہ مرد دیوانہ ہو گیا۔

سَهْبَةٌ- بہت گہرا کنواں۔

سَهْجٌ- پیسنا زور سے چلنا سخت ہونا۔

سَيْهُوْجٌ- زور کی آندھی۔

مِسْهَجٌ- بڑا باتونی فصیح جیسے مِصْقَعٌ ہے۔

مَسْهَجٌ- ہوا گذرنے کا مقام۔

سَهْدٌ- جاگنا نیند نہ آنا یا کم آنا۔

تَسْهِيْدٌ- جگانا سونے نہ دینا۔

سُهَادٌ- بیداری ضد ہے رُقَادٌ کی یعنی سونا۔

شَئٌی سَهْدٌمَهْدٌ- اچھی چیز۔

سُهُدٌ- کم سونے والا۔

سَهْدَةٌ- بیداری یا اعتبار کے لائق کوئی بات یا بھلائی کی

طرف رغبت اور توجہ-

سَهْدَرٌ اور سَمَهْدَرٌ - دور بعید-

سَهَرٌ - جاگنا رات کو نہ سونا-

اِسْهَارٌ - جگانا سونے نہ دینا-

خَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَّائِمَةٍ - عمدہ جائداد بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لئے یعنی اس کا مالک سوتا رہتا ہے وہ بہتا رہتا ہے-

سَاهِرَه - سطح زمین بہتا ہوا چشمہ یا جس زمین پر کوئی نہ چلا ہو یا حشر کی زمین جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا-

تَسْهَرُ اِذَا نَمْتَ - تو سوتا رہے وہ بیدار ہے یعنی پانی کا بہتا ہوا چشمہ- بعض نے کہا سَاهِرَه دوزخ کا نام ہے-

سَاهِرِيَّه - ایک قسم کا عطر ہے-

سَهْفٌ - لوٹنا تڑپنا-

سَهَفٌ - بہت پیاسا ہونا-

سَاهِفٌ - ہلاک ہونے والا پیاسا-

سَهْوَقٌ - جھوٹا' دروغ گو لمبی پنڈلیوں والا-

سَوْهَقَةٌ - کاریز چشمہ-

سَهْكٌ - پیسنا تیزی سے گذرنا-

سُهُوْكٌ - ہلکا چلنا-

سَهَكٌ - سڑے گوشت کی بدبو یا مچھلی کی بو جیسے سُهْكَةٌ ہے-

سَهَّاكٌ - بڑا باتونی تیز کلام-

سَهْلٌ - نرم ہموار زمین-

سَهَالَةٌ اور سُهُوْلَةٌ نرمی اور آسانی جیسے مُسَاهَلَةٌ

تَسَاهُلٌ - سستی کرنا نرمی کرنا' چشم پوشی کرنا-

اِسْهَالٌ - پیٹ کو نرم کرنا- دست لانا (پتلا پاخانہ) نرم زمین میں جانا-

سَهْلُ الْوَجْهِ - جس کے منہ پر گوشت نہ ہو-

سُهَيْلٌ - ایک ستارے کا نام ہے-

اَنّٰى يَلْتَقِيْ سُهَيْلٌ وَّالسُّهٰى - سہیل اور سہا کہاں مل سکتے ہیں- سہا بھی ایک ستارے کا نام ہے وہ شامی ہے اور سہیل یمانی ہے- دونوں میں بڑا فاصلہ رہتا ہے-

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَقَدِ اسْتَهَلَّ مَكَانَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ - جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بنائی یا جھوٹی جان کر اس کو روایت کیا) اس نے اپنا ٹھکانا آسانی سے دوزخ میں بنالیا-

ثُمَّ يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ - پھر اتر کی طرف جھکے اور نرم مقام میں آکر قبلہ رخ کھڑا ہو-

سَهْلٌ - نرم ملائم ہموار زمین اس کی ضد حَزْنٌ ہے اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ بِسِهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ - حضرت جبرئیلؑ آنحضرت کے پاس موٹی کھر کھری ریتی لے کر آئے یا لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی مٹی اور آپ کو خبر دی کہ امام حسین جہاں شہید ہوں گے وہاں کی یہ مٹی ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ صَلْتَهُمَا - آنحضرت کے دونوں رخسارے گال گرے ہوئے تھے چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے-

مترجم کہتا ہے آنحضرت کا حلیہ مبارک وہی تھا جو امام ترمذی نے شمائل میں بیان کیا ہے اور صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن آپ کے زمانہ میں فوٹو گراف نہ تھا اور ہاتھ سے تصویر کھینچنے والے بھی عرب میں بہت کم تھے- اس لئے آپ کی صحیح تصویر نہیں ملتی- دوسرے یہ کہ آپ تصویر اور مورت کے مخالف تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کی تصویر کھینچتا اور نصاریٰ نے جو اٹکل پچو آپ کی تصویریں بنا کر کتابوں میں لکھی ہیں وہ سب غلط اور خلاف اصل ہیں ایک صاحب نے بڑے دعوے سے مجھ کو آپ کی تصویر بتلائی جو ایک نصرانی کی کھینچی ہوئی تھی- میں نے اس کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ یہ آپ کی تصویر نہیں ہے کس لئے کہ آپ کے حلیہ کے خلاف تھی اور جس مومن نے خواب میں آپ کی زیارت کی ہے وہ ان غلط تصویروں کی غلطی دیکھتے ہی پہچان سکتا ہے وَمَن لم يجعل الله له نورا فماله من نور-

اَهْلُ السَّهْلِ - جنگل کے رہنے والے-

كَانَ رَجُلًا سَهْلًا - آنحضرت بڑے خلیق خوش مزاج

نرم طبیعت تھے (بچوں اور عورتوں سے بھی آپ ملاپ اور ظرافت کی باتیں کرتے۔ غرض جو کوئی نیا شخص آپ کو دیکھتا تو آپ کے مبارک چہرے پر رعب اور جلال پاتا مگر جب آپ سے باتیں کرتا تو معلوم ہوتا کہ آپ بڑے خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

اَنْتَ سَهْلٌ - آنحضرت نے سعید بن مسیب کے دادا سے جن کا نام حزن تھا یہ فرمایا کہ تو سہل ہے حزن نہیں ہے مگر میرے دادا نے (بدقسمتی سے) اس نام کو پسند نہیں کیا اور حزن ہی اپنا نام قائم رکھا۔ سعید کہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی، صعوبت اور رنج ہوا کیا۔

اُطْلُبِ الْمَاءَ فِي السَّفَرِاِنْ كَانَتِ الْحَزُوْنَةُ فَغَلْوَةٌ وَاِنْ كَانَتْ سُهُوْلَةٌ فَغلْوَتَيْنِ - سفر میں (وضو یا غسل کے لئے) پانی ڈھونڈھ۔ اگر سخت یا دشوار گذار زمین ہو تو تیر کی ایک مار تک اگر نرم اور ہموار ہو تو تیر کی دو مار تک۔

فَاحْتَفَرْ نَا عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ فَلَمَّا حَفَرْنَا قَدْرَ ذِرَاعٍ اِبْتَدَرَتْ عَلَيْنَا مِنْ رَّاسِ الْقَبْرِ مِثْلُ السِّهْلَةِ - لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جب کربلا میں جناب امام حسین علیہ السلام کے لیے قبر کھودی ایک ہاتھ کھودی تھی کہ سرہانے کی طرف سہلہ کی طرح مٹی نکلی (یعنی ویسی ہی مٹی جیسی حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو لا کر بتلائی تھی)۔

مَسْجِدُ السِّهْلَةِ - کوفہ میں ایک مسجد ہے حضرت ادریس وہیں کپڑے سیا کرتے اور حضرت ابراہیم عمالقہ کی طرف وہیں سے نکلے تھے۔ اس کے تلے ایک سبز پتھر ہے جس میں تمام پیغمبر کی مٹی لی گئی ہے۔ حضرت خضر بھی وہیں جا کر استراحت کرتے ہیں اور امام مہدی آخرالزماں علیہ السلام بھی اپنے لوگوں کو لے جا کر وہیں ٹھہریں گے۔ سہل بن حنیف انصاری مشہور بدری صحابی ہیں۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔

مُسْهِلٌ - دست لانے والی دوا۔

اَرْضٌ سَهِلَةٌ - جس زمین میں سہلہ بہت ہو۔

اَهْلًا وَسَهْلًا - یہ ایک محاورہ ہے عرب کا جو کسی مہمان کے آنے کے وقت کہا جاتا ہے یعنی تم اپنے گھر والوں میں اور نرم اور ہموار اور عمدہ مقام میں آئے مطلب یہ ہے کہ تم کو یہاں سب طرح کا آرام ملے گا کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

سَهْمٌ - حصہ - نصیب - تیز۔

سُهُوْمٌ اور سُهُوْمَةٌ - رنگ بدل جانا - لاغری اور خشکی کے ساتھ ترش ہونا۔

سُهِمَ - اس کو تیر لگا۔

اِسْهَامٌ - قرعہ ڈالنا جیسے اِسْتِهَامٌ ہے۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَهْمٌ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ شَهِدَاَوْ غَابَ - آنحضرت کا حصہ ہر لوٹ میں لگایا جاتا خواہ آپ اس جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔

مَااَدْرِيْ مَالسُّهْمَانُ - میں نہیں جانتا پانسے کیا چیز ہے۔

فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَسْتَفِيْ سُهْمَا نَهُمَا - ہم نے اپنے تئیں دیکھا ہم ان کے حصے لوٹا رہے تھے۔

خَرَجَ سَهْمُكَ - تیرا پانسہ نکلا تو جیتا۔

اِذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا - دونوں جاؤ اور حق کے طلبگار بنو پھر قرعہ ڈالو۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بُرْدٍ مُّسَهَّمٍ اَخْضَرَ - ایک سبز رنگ کی چادر میں جس پر تیروں کی طرح لکیریں تھیں (دھاریاں نماز پڑھتے تھے) یعنی حضرت جابرؓ۔

فَدَخَلَ عَلَيَّ سَاهِمَ الْوَجْهِ - وہ میرے پاس آیا اس کے منہ کا رنگ بدلا ہوا تھا (رنج یا بیماری سے)۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ - یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر ہے (یہ حضرت بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرت سے عرض کیا)۔

وَقَعَ فِيْ سَهْمِيْ جَارِيَةٌ - میرے حصہ میں ایک لونڈی آئی (یعنی مال غنیمت میں سے)۔

مُسْهَمَةٌ وُجُوْهُهُمْ - ان کے چہرے متغیر ہوں گے (یہ خارجیوں کی نشانی بیان فرمائی یہ لوگ دن بھر روزہ رکھتے رات کو عبادت کرتے۔ ریاضت اور کثرت عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے زرد اور نحیف تھے باوجود اتنی عبادت اور محنت کے چونکہ اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے خلاف چلتے تھے اس لئے یہ

سب محنت اکارت ہوگئی- اتباع سنت اور محبت خدا اور رسول اور اہل بیت کرام کے ساتھ صرف فرائض کا ادا کرنا کافی اور باعث نجات ہے- لیکن بغض اہل بیت یا مخالفت سنت نبوی کی حالت میں آدمی کتنا ہی وظائف کرنے اور تہجد گذار قائم اللیل صائم النہار ہو اس کی حالت خوفناک ہے)-

ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا- اگر لوگ آذان اور اول صف کی فضیلت پہچانتے پھر یہ چیزیں بغیر قرعہ ڈالیں نہ ملتیں (تو ضرور اس کے لیے قرعہ ڈالتے)-

هَلْ يَقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ- کیا تقسیم اور حصہ لگانے میں قرعہ ڈال سکتا ہے-

وَاضْرِبُوْا لِيْ سَهْمًا- تم نے جو سورہ فاتحہ کا منتر کر کے بکریاں حاصل کی ہیں، ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ-

وَكَانَ سُهْمَا نُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ- ان کے حصے بارہ بارہ تھے-

فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ- اس کو بھی جماعت کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا-

اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّاَصْحَابَهٗ اَسْهَمَ لَهُمْ- آپ نے خیبر کی لوٹ میں انہی لوگوں کا حصہ دلایا جو اس جنگ میں آپ کے ساتھ تھے مگر ہمارے کشتی والے جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی (جو جنگ ختم ہونے کے بعد حبش سے واپس آئے تھے) ان کو بھی حصہ دلایا (حالانکہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے وجہ یہ کہ وہ بیچارے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر محض دین بچانے کے لیے حبش کے ملک کو ہجرت کر گئے تھے اور جب واپس آئے تو ان کے پاس خرچ کو کچھ نہ تھا- پس آپ نے ان کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ دلایا گو وہ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ لوٹ تقسیم ہونے سے پہلے آگئے تھے اور اگر وہ وہاں ہوتے تو ضرور مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے- امام اور حاکم اسلام کو خصوصاً پیغمبر کو ایسی باتوں میں پورا اختیار حاصل ہے- بعضوں نے کہا آپ نے مجاہدین کی رضامندی سے ان کا حصہ لگایا-

اِسْتَهَمَا عَلَى الْيَمِيْنِ- قسم پر قرعہ ڈالا یعنی جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کر لے لے-

نَهٰى اَنْ يُّبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقَسَّمَ- مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا- (مراد مال غنیمت ہے یعنی لوٹ کے مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنا درست نہیں- کس لئے کہ اس کی مقدار مجہول ہے)-

سَاهَمَ- قرعہ ڈالا-

سَاهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فِيْ بِنَاءِ الْبَيْتِ- آنحضرت نے قریش کے لوگوں کے ساتھ کعبہ بنانے کے لئے قرعہ ڈالا (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ بنائے)-

ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَهُمْ يَرَوْنَ مَوْضِعَ سِهَامِهِمْ- پھر اپنے مکانوں کو لوٹیں گے اور اپنے تیروں کے مقامات دیکھ رہے ہوں گے-

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَخْطَاَ اِسْتَاهَمَ الْحُفْرَةَ- عباد بن کثیر نے امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق سے عرض کیا میں نے آج ایک واعظ دیکھا جو نقلیں اور حکایتیں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس مجلس میں بیٹھنے والا بد نصیب نہیں ہو سکتا) فرمایا افسوس افسوس کیسی غلطی کر رہا ہے اس نے تو اپنا ٹھکانا دوزخ کا گڑھا بنا لیا ہے (ہمارے زمانہ کے بھی واعظ درحقیقت واعظ نہیں ہیں بلکہ داستان گو اور قصہ خواں ہیں جھوٹی جھوٹی حدیثیں اور بے اصل حکایتیں اور نقلیں اولیاء اللہ کی اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ ان کے وعظ کی مجلس بڑے ثواب اور اجر کی مجلس ہے- خاک پڑے ان کی عقل پر- ارے کمبخت یہ وعظ تھوڑے ہے یہ تو قصہ خوانی اور داستان گوئی ہے- وعظ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام اور وامر بیان کئے جائیں اور جو امر خلاف شروع لوگوں میں جاری ہو اس کی ممانعت کی جائے- آنحضرت اور صحابہ کرام کی وعظ یہی تھی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی بے اصل اور دور راز قیاس و عقل کرامات بیان کی جاتی ہیں اور اس مجلس میں شراب خوار سیدھی خوار داڑھی منڈے تارک الصلوۃ مشرک بدعتی مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں واعظ صاحب کو کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کچھ شرک و بدعت کی برائی بیان کریں- اتباع سنت کی ترغیب

دلائیں- یہ وعظ کیا ہے دوحقیقت لوگوں کو ڈھیٹ بنانا ہے کہ وہ مزے سے گناہ کیا کریں اور بڑے پیر صاحب پر تکیہ کریں کہ وہ بخشوالیں گے ایسے واعظوں کے لئے بموجب فرمودہ امام علیہ السلام دوزخ تیار ہیں)-

سَہٌ- مقعد' گانڈ' ذبرا صل میں سَتَہٌ تھا-

اَلْعَیْنُ وِ کَاءُ السَّہِ- آنکھ گویا مقعد کی ڈانٹ ہے- جب تک آدمی ہوشیار جاگتا رہتا ہے مقعد قابو میں رہتی ہے' جہاں سو گیا گویا ڈانٹ کھل گئی- اب مقعد سے ریح وغیرہ نکلے تو خبر نہیں ہوتی- اصل اس کے بیان کرنے کا مقام باب الالف مع السین تھا چنانچہ وہاں یہ لفظ گذر چکا ہے مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی بیان کر دیا-

سَھْوٌ یا سُھُوٌّ- بھولنا-

مُسَاھَاۃٌ- غفلت کرنا-

اِسْھَاءٌ- سہوہ بنانا-

سَھْوَۃٌ- طاق' موکھ مچان چھوٹی کوٹھری خزانہ کی تیز رو اونٹنی-

سُھَا- ایک ستارہ ہے-

سَھَا فِی الصَّلٰوۃِ- آنحضرت نماز میں بھول گئے (اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو سہو کے احکام معلوم ہوں)-

اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ- جو لوگ اپنی نماز کا خیال نہیں رکھتے (یعنی جان بوجھ کر اس کو چھوڑ دیتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَھَا فِی الشَّیْءِ جب بھول کر کسی چیز کو چھوڑ دے اور سَھَا عَنْہُ جب جان بوجھ کر چھوڑ دے-

لَا یَسْھُوْ فِیْھِمَا- ان دونوں رکعتوں میں بھولے نہیں (یعنی دل حاضر ہوا اور توجہ اور اطمینان کے ساتھ سب ارکان ادا کرے)-

عَبْدٌ سَھَا وَلَھَا- جس بندے نے غفلت کی اور کھیل کود میں مشغول رہا-

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ وَفِی الْبَیْتِ سَھْوَۃٌ عَلَیْھَا سِتْرٌ- آنحضرت حضرت عائشہ کے پاس گئے گھر میں ایک موکھ یا دریچہ تھا اس پر پردہ پڑا ہوا تھا-

اِنَّ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ سَھْلَۃٌ بِسَھْوَۃٍ- دوزخیوں کا کام ایسا ہے جیسے ریتی نرم زمین میں (مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنا نفس پر ایسا آسان ہوتا ہے جیسے نرم زمین ریتلی میں چلنا)-

حَتّٰی یَغْدُوَ الرَّجُلُ عَلَی الْبَغْلَۃِ السَّھْوَۃِ فَلَا یُدْرِكُ اَقْصَاھَا- (کوفہ کا شہر ایک زمانہ میں اتنا بڑا تھا) کہ ایک آدمی اچھے خوش رفتار خچر پر صبح کو سوار ہو تو شام تک شہر کے آخری حصہ تک نہ پہنچے-

سَھْوَہ- نرم رفتار جانور جس کی چال سے سوار کو تکان نہ ہو-

اٰتِیْكَ غَدًا سَھْوًا رَھْوًا- کل میں نرمی سے تھما ہوا تیرے پاس آؤں گا-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِی السَّھْوُ وَالْخَطَاُ وَ النِّسْیَانُ- میری امت کو اللہ تعالیٰ نے بھول چوک غفلت معاف کر دی ہے- مجمع البحرین میں ہے- کہ سہو اور نسیان میں یہ فرق ہے کہ سہو میں وہ شئے حافظہ میں رہتی ہے مگر اس پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور نسیان یہ ہے کہ ذاکرہ اور حافظہ دونوں میں سے وہ شئے نکل جائے-

لَا سَھْوَ فِیْ سَھْوٍ- اگر سجدہ سہو میں کچھ سہو ہو تو پھر دوسرے سہو کا سجدہ واجب نہیں یعنی ایک سہو کے لئے دو سجدے لازم ہیں پھر اگر ان دونوں سجدوں میں سہو واقع ہو تو اور دو سجدے ضروری نہیں ہیں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر سہو کے سجدے بھول جائے تو پھر نماز سرے سے پڑھے ان کے لئے دو سجدے کرنا کافی نہیں ہے-

باب السین مع الیاء

سَیْءٌ یا سِیْءٌ- وہ دودھ جو پینہ آنے سے پہلے نکلے اس کی جمع سُیُوْءٌ ہے-

سَیَّاءَ النَّاقَۃَ- اس کا پہلے دودھ دوہ لیا-

لَا تُسَلِّمْ اِبْنَكَ سَیَّاءَ- برا چیتنے والے کو اپنا بیٹا مت سپرد کر (برا چیتنے والا جیسے تکیہ کا فقیر جو چاہتا ہے لوگ مریں اس کو آمدنی ہو یا کفن فروش) یہ سُوْءٌ یا مُسَاءَۃٌ سے نکلا ہے بمعنی برائی

کی بعض نے کہا سَیِّءٌ سے جس کے معنی بیان ہوئے۔

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا وَ الْحَسَنَةُ بَیْنَ السَّیِّئَتَیْنِ۔ بہتر کام یہ ہے جو بیچ بیچ کا ہو اور بھلائی دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی کسی امر میں غلو کرنا اس کو حد سے بڑھا دینا یہ بھی برا ہے جیسے اس میں کمی اور کوتاہی کرنا تو افراط اور تفریط دونوں برائیاں ہیں جن کے بیچ میں نیکی ہے یعنی توسط اوپر ہم بیان کر آئے ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب بیچ بیچ میں ہے باقی سب مذہب والے یا غلو میں مبتلا ہیں یا تقصیر میں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ وَلَا السَّیِّئَةُ۔ برائی کا جواب نیکی سے کر نہ برائی سے (نیکی یہ ہے کہ برائی پر صبر کرے اس کا بدلہ نہ لے۔ بعض نے احسن افعل التفضیل ہے یعنی بہت اچھی طرح سے کر دہ یہ ہے کہ برائی کے بدل نیکی کرے مثلاً کوئی اس کی ہجو کرے تو یہ اس کی تعریف کرے)۔

سَیِّئُ الْمَلِكَةِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اپنے غلام لونڈی نوکروں چاکروں سے برا سلوک کرے۔ (ان کو رات دن مارتا پیٹتا ستاتا گالیاں دیتا جھڑکتا گھرکتا رہے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔

سَیِّئِی الْاَسْقَامِ۔ بری بیماریوں سے جن سے لوگ نفرت کریں جیسے آتشک جذام برص وغیرہ۔ بعض نے کہا ہر وہ بیماری جس پر انسان سے صبر نہ ہو سکے۔

سِیٌّ۔ جوڑ اور مثل برابر والا۔

سِیَّمَا یا لَا سِیَّمَا خاص کر۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ عام آدمیوں کے اچھے کام مقرب اور نزدیک والوں کے حق میں برے ہوتے ہیں (تقریب کی وجہ سے ان کو ایسے کام پر ملامت کی جاتی ہے جس کو اگر عام لوگ کریں تو ملامت کے قابل نہیں ہوتے)۔

سَیْبٌ۔ جانا۔ روانہ ہونا' بہنا' بھاگنا' جدھر خوشی ہو ادھر جانا۔

تَسْیِیْبٌ۔ جانور کو چھوڑ دینا جہاں چاہے چرتا پھرے۔

انسیاب۔ جلدی سے چل دینا۔

سَائِبَةٌ۔ وہ جانور جو چھوڑ دیا جائے نہ اس سے محنت لی جائے نہ کام کرایا جائے۔ عرب لوگوں میں رواج تھا جب کوئی سفر سے لوٹ کر آتا یا بیماری سے چنگا ہوتا تو وہ کہتا نَاقَتِیْ سَائِبَةٌ۔ میری اونٹنی سائبہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مطلق العنان کر دی گئی ہے جہاں چاہے چرے جہاں چاہے پانی پئے نہ اس کا کوئی دودھ دوہے گا نہ اس پر کوئی سواری کرے گا۔ ہند میں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں جس کو بتوں اور اوتاروں کی منت مان کر آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عرب میں جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرتا اور یہ کہہ دیتا کہ وہ سائبہ ہے تو پھر نہ اس کا وارث ہوتا نہ اس کی دیت دیتا۔

رَاَیْتُ عَمْرَوبْنَ لُحَیٍّ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنت دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا اسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سانڈ کرنا نکالا (یہ بری رسم اسی مردود نے نکالی کہ جانوروں کو بتوں اور ٹھاکروں کے نام چھوڑ دیں نہ ان سے کام لیں نہ سواری۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ اور بہشت دونوں موجود ہیں پیدا ہو چکی ہیں اور یہ بھی نکلا کہ بعض کافر اور مشرک مرتے ہی دوزخ میں بھیج دئے جاتے ہیں جیسے بعض بندے بہشت میں)۔

اَلصَّدَقَةُ وَالسَّائِبَةُ لِیَوْمِهِمَا۔ جو شخص خیرات کرے یا بردے کو سائبہ کرے تو پھر ان کو آخرت ہی کے دن کے لئے رکھے (دنیا میں پھر ان سے منفعت نہ اٹھائے)۔

اَلسَّائِبَةُ یَضَعُ مَالَهٗ حَیْثُ شَاءَ۔ جو غلام سائبہ ہو (اس کا مالک سائبہ بنا کر اس کو آزاد کر دے) وہ اپنا پیسہ جس کو چاہے دلوا دے (کیونکہ جب وہ سائبہ ہوا تو اس کے مالک کا کوئی حق اس کے ترکہ میں نہیں رہا)۔

عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ صَاحِبَ السَّائِبَتَیْنِ یُدْفَعُ بِعَصًا هُمَا بَدَنَتَانِ اَهْدَاهُمَا النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْبَیْتِ فَاَخَذَهُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی میں نے اس کافر کو دیکھا جس نے آنحضرت کے دو سائبہ اونٹ یعنی جن کو آپ نے اللہ کی منت مان کر بیت اللہ کو بھیجا تھا پکڑ لئے تھے وہ لکڑی سے دھکیلے جا رہا تھی (یعنی ان اونٹوں کی لکڑی سے مار مار کر اس کو دوزخ میں ڈھکیل رہے تھے)۔

اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَتْ فِیْ بَطْنِہٖ حَیَّۃٌ فَنُھِیَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ - ایک شخص نے مشک میں منہ لگا کر پانی پی لیا اس کے پیٹ میں ایک سانپ اتر گیا (پانی کے ساتھ حلق میں چل دیا) اس لئے مشک کے دہانے سے پانی پینا منع ہوا (بلکہ پانی ہاتھ یا ظرف میں انڈیل کر آنکھ سے دیکھ کر پینا چاہیے)-

اِنَّ الْحِیْلَۃَ بِالْمَنْطِقِ اَبْلَغُ مِنَ السُّیُوْبِ فِی الْکَلِمِ - کم گوئی اور سوچ کر تھوڑی بات کرنا بہت بک بک کرنے سے بہتر ہے (یعنی بن سوچے سمجھے بیہودہ کامی سے)-

وَفِی السُّیُوْبِ الْخُمُسُ - کانوں میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا - بعض نے کہا سیوب وہ مال جو جاہلیت کے زمانہ کے گڑے ہوئے ہوں - یہ جمع ہے سیب کی بمعنی عطا اور بخشش کے چونکہ اس قسم کا مال بھی اللہ کی عطا ہوتا ہے اس لئے اس کو سیب کہا-

وَاجْعَلْہُ سَیْبًا نَافِعًا - اس منہ کو اپنی بخشش اور فائدہ دینے والا کر بعض نے کہا سایبا کی معنی جاری یعنی خوب برسنے والا-

لَوْ سَاَلْتَنَا سَیَابَۃً مَااَعْطَیْنَا کَھَا - اگر تو ہم سے ایک کچی کھجور مانگے تو ہم نہ دیں گے-

اَلْمَالُ السَّائِبُ یُعَلِّمُ النَّاسَ السَّرِقَۃَ - جو مال بے حفاظت ہو (اس کا کوئی نگہبان نہ ہو) وہ لوگوں کو چوری سکھلاتا ہے (لوگوں کی نیت اس کو دیکھ کر بگڑتی ہے اس کو چرالینا چاہتے ہیں)-

فَذٰلِکَ یَاعَمَّارُ السَّائِبَۃُ الَّتِیْ لَاوَ لَاءَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَیْہِ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّوَ جَلَّ - عمار بن ابی الاحوص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا سائبہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا جہاں غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے وہاں سائبہ سے وہ مراد ہے جس کا ترکہ پانے کا حق اللہ کے سوا کسی مسلمان کو نہ ہو-

لِکُلِّ مُؤْمِنٍ حَافِظٌ وَسَائِبٌ - ہر مومن کیلئے ایک نگہبان ہے (یعنی امام جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے) دوسرا خوشخبری دینے والا (آنحضرت کا ارشاد ہے کہ ہر مومن کیلئے بہشت ہے)-

سِیَاجٌ - باڑ احاطہ جو کانٹوں اور پتوں اور گھاس وغیرہ سے بناتے ہیں-

تَسْیِیْجٌ - سیاج بنانا-

سَیْحٌ - یاسَیَحَانٌ - بہنا لوٹنا-

سَیَاحَۃٌ اور سُیُوْحٌ اور سَیَحَانٌ اور سَیْحٌ زمین میں چلنا سیر وسفر کرنا - بعض نے کہا جو سیر بہ نیت عبادت ہو-

تَسْیِیْحٌ - سیر کرانا-

لَاسِیَاحَۃَ فِی الْاِسْلَامِ - اسلام میں (بے فائدہ محض دل بہلانے کیلئے) سیر سیاحت نہیں ہے (نہایہ میں ہے کہ سیاحت سے مراد یہاں جنگلوں میں رہنا ہے اور جمعہ اور جماعت کا ترک کرنا - بعض نے کہا وہ سیاحت جو بغرض چغل خوری اور فساد اور شر پھیلانے کے ہو لیکن وہ سیاحت جو اللہ کے قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے لئے ہو یا دوسرے ملکوں کے حالات اور راستے معلوم کرنے کیلئے اور دین اسلام کو پھیلانے کیلئے یا کافروں کی قوت اور سامان دریافت کرنے کیلئے وہ تو جائز بلکہ بعض مواقع میں ضروری اور باعث اجر وثواب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوَلَم یسیحو فی الارضِ اور فسیحوا فِی الارضِ)-

سِیَاحَۃُ اُمَّتِی الْجِھَادُ - میری امت کی سیر وسیاحت جہاد کرنا ہے (جہاد میں سیر بھی ہے اور ثواب بھی)-

لَیْسُوْا بِالْمَسَایِیْحِ الْبُذْرِ - چغل خور لوگوں میں فساد پھیلانے والے راز کو فاش کرنے والے نہیں ہیں - ایک روایت میں بالمذابیع البذر ہے جو کتاب الباء میں گزر چکی-

مِسْیَاحٌ - جو چغل خوری کرتا پھرے-

سِیَاحَۃُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الصِّیَامُ - اس امت کی سیاحت روزہ رکھنا ہے (جیسے سیاح اور مسافر کو وقت پر کھانا نہیں ملتا ایسے ہی روزہ دار بھی بھوکا پیاسا رہتا ہے اسی لئے صائم یعنی روزہ دار کو سائح بھی کہتے ہیں)-

مَاسُقِیَ بِالسَّیْحِ فَفِیْہِ الْعُشْرُ - جو کھیت بہتے ہوئے پانی سے سینچا جائے (جسمیں چنداں محنت نہیں ہوتی) تو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائیگا (اور جو کنوئیں سے کھینچ کر اسکو پانی دیا

جائے اس میں سے بیسواں حصہ)(یعنی فیصدی پانچ سبحان اللہ فرمایئے اسلام سے بڑھ کر کس دین میں لگان کی ایسی تخفیف ہے اگر اسلام کے اصول کے موافق عمل ہو تو ہماری رعایا خوشحال اور مالدار بن جائے)-

ثُمَّ سَاحَتْ - پھر اس کنوئیں کا پانی بہنے لگا - جوش مارنے لگا -

سَيَحَان - ایک نہر کا نام ہے طرسوس کے قریب -

سَيَحَانُ وَجَيَحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ - سیحان اور جیحان (جو خراسان کی نہر ہے) اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں (کیونکہ ان کا پانی نہایت میٹھا اور لطیف اور خوشگوار ہے - بعض نے کہا بہشت کی نہریں ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ ان نہر والوں میں اسلام پھیلے گا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوں گے بعض نے کہا سیحون ہند کی نہر یا سندھ کی واللہ اعلم)-

فَانْسَاحَتِ الصَّخْرَةُ - وہ پتھر ہٹ گیا اور کشادہ ہو گیا - اسی سے ساحۃ الدار گھر کے سامنے جو میدان ہوتا ہے یعنی آنگن - بعض نے کہا ساحہ وہ خالی جگہ جو گھروں کے درمیان ہوتی ہے - ایک روایت میں فانساخت ہے خائے معجمہ سے جو گزر چکی -

كَانَ مِنْ شَرَائِعِ عِيْسٰى اَلسَّيْحُ فِى الْبِلَادِ - حضرت عیسیٰ کی شریعت میں شہروں کی سیاحت کرنے کا حکم تھا (چنانچہ آپ کے حواریوں نے دور دراز ملکوں کا سفر کر کے ان میں عیسوی مذہب کی دعوت پھیلائی اور اب تک نصاری اس طریق پر قائم ہیں اور دنیا کے تمام ملکوں میں پھر کر جا بجا عیسوی دین کی اشاعت کرتے جاتے ہیں مگر مسلمان بالکل ضدی ہو رہے ہیں وہ اپنے ملک کے اور دوسرے ملک کے مسلمان تک کی خبر نہیں لیتے چہ جائے کہ دوسرے ملک کے غیر دین والوں کو اسلام کی دعوت دیں اور ہمارے زمانہ میں تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ مسلمان نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنا یا ان کو اسلام کے اصول و قواعد و عقائد کی تعلیم کرنا چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ہند اور عرب کے دیہات میں کروڑ ہا مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک کے معنی نہیں جانتے نہ نماز روزے سے ان کو کچھ خبر ہے صرف نام کے مسلمان ہیں - بعض تو اپنے نام بھی ہندوؤں کی طرح دیبی دین اور گنگا دین رکھ رہے ہیں اور ہندوؤں کی ساری رسمیں شادی اور غمی کی بجالاتے ہیں دیوالی' ہولی' محرم میں ہندوؤں کی طرح سوانگ نکالتے ہیں' شیر ریچھ بندر جوگی بنتے ہیں - لاحول ولاقوۃ الا باللہ -

سَيْحُوْنُ اَحَدُ الْاَنْهَارِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِىْ خَرَّ قَهَا جِبْرِيْلُ بِاِبْهَا مِهٖ - سیحون ان آٹھ نہروں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیل نے اپنے انگوٹھے سے کھودا -

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَسَاحَ - جب غصہ ہوتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور بہت سخت غصہ کرتا ہے -

مُسَيَّحٌ - دھاریدار چادر وغیرہ -

سَيْخٌ یا سَيَخَانٌ - گھس جانا جم جانا -

سِيْخٌ - بڑی چھری -

مَامِنْ دَابَّةٍ اِلَّاوَهِىَ مَسِيْخَةٌ - جمعہ کے دن ہر ایک جانور کان لگائے رہتا ہے (صور کی آواز سننے کو کہیں قیامت نہ آ جائے کیونکہ قیامت جمعہ ہی کے دن آئے گی)-

سَاخَتْ فَرَسِىْ - میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا -

فَسَاخَتْ قَدَ مَاهُ فِى الْاَرْضِ - اس کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے -

سِيْدٌ - بھیڑیا -

اَقْبَلَ كَالسِّيْدِ - بھیڑیے کی طرح آیا - بعض نے کہا سِید شیر کو بھی کہتے ہیں -

سَيْرٌ یا مَسِيْرٌ یا تَسْيَارٌ یا مَسِيْرَةٌ یا سَيْرُوْرَةٌ چلنا -

سَارَبِهٖ - اس کو چلایا جیسے سارہ ہے -

تَسْيِيْرٌ - چلانا - سیر کرانا - جھولی اتار لینا جلاوطن کرنا -

مُسَايَرَه - ساتھ ساتھ چلنا -

تَسَيُّرٌ - پھٹ جانا مشہور ہونا -

اِسْتِيَارٌ - پیروی کرنا -

اِسْتَارَ بِسِيْرَتِهٖ - اس کے طریق پر چلا -

اَهْدٰى لَهٗ اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ حُلَّةً سِيَرَاءَ - دومہ کے رئیس

نے جس کو اکید رکہتے تھے آنحضرت کے لئے ایک ریشمی دھاری والا جوڑا بھیجا- محیط میں ہے کہ سیراء وہ چادر جسمیں زرد ریشمی دھاریاں ہوں یا اس میں ریشم ملا ہوا ہو نہایہ میں ہے یہ سیر سے نکلا ہے بمعنی تسمہ- بعض نے حلۃ سیراء اضافت کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ریشمی جوڑا-

اَعْطٰی عَلِیًّا بُرُدًا سِیَرَاءَ- آنحضرت نے حضرت علیؓ کو ایک ریشمی دھاریدار چادر دی اور فرمایا اس کو عورتوں کی اوڑھنیاں کر دے-

اِنَّہٗ رَاٰی حُلَّۃً سِیَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ لَوِاشْتَرَ یْتَھَا- حضرت عمرؓ نے بازار میں ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتا دیکھا تو آنحضرت سے عرض کیا کاش آپ اس کو مول لے لیں (اور عیدوں میں اور جب دوسرے ملک والے آپ کے پاس آئیں اس کو پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کو تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے)

اِنَّ اَحَدَ عُمَّالِہٖ وَفَدَ اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ مُسَیَّرَۃٌ- حضرت عمرؓ کے پاس ان کا ایک صوبہ دار آیا ایک دھاریدار ریشمی جوڑا پہنے ہوئے (یعنی اس پر ریشمی دھاریاں تھیں نہ یہ کہ بالکل ریشم تھا)-

رَبَطَ یَدَہٗ اِلَیَّ بِسَیْرٍ- اس کا ہاتھ ایک تسمے سے باندھ کر مجھ کو دیا (کہا اس کو کھینچ لے جا)-

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ- میں ایک مہینے کے فاصلہ سے رعب دے کر مدد کیا گیا (یعنی دشمن پر میرا رعب ایک مہینہ کی راہ سے پڑتا ہے)-

وَجَعَلَ لَہٗ تَسْیِیْرًا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ- چار مہینے تک اس کو شہر بدر کیا (جلاوطن کیا)-

سَیِّر- ایک ٹیلہ ہے بدر اور مدینہ طیبہ کے درمیان وہاں پر آنحضرتؐ نے بدر کی غنیمتیں تقسیم کی تھیں-

تَسَایَرَ عَنْہُ الْغَضَبُ- اس کا غصہ دور ہو گیا-

کِتَابُ السِّیَرِ- جمع ہے سیرت کی بمعنی طریقہ اور روش یعنی اس کتاب میں آنحضرتؐ کی وہ عادات اور احکام مذکور ہیں جو جہاد سے متعلق ہیں-

مَاسِرْ تُمْ مَسِیْرًا اِلَّا کَانُوْ مَعَکُمْ- تم جہاں جہاں چلے وہ تمہارے ساتھ تھے (یعنی تمہاری طرح اجر اور ثواب ہر منزل میں ان کو بھی ملا گو وہ بوجہ عذر کے جہاد میں شریک نہ ہو سکے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ معذور کو اس نیت پر عمل کا ثواب مل جائے گا گو وہ عذر کے سبب سے اس کو بجا نہ لا سکے)-

لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَہٗ یا لَیْسَ بِسَیْرٍ مِثْلِہٖ- وہ اس کے مانند نہیں چلتا-

مَلٰئِکَۃٌ سَیَّارُوْنَ- پھرنے چلنے والے فرشتے (جو جا بجا گھومتے رہتے ہیں)-

وَسَائِرُ الْاَطْرَافِ- اور باقی سب اعضا اور جوارح-

سَیْرُ الْمَنَازِلِ یُنْفِدُ الزَّادَ وَیُسِیْئُ الْاَخْلَاقَ وَیُخْلِقُ الثِّیَابَ وَالسَّیْرُ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ- بہت منزلیں سفر کی کرنا توشہ کو ختم کر دیتا ہے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے کپڑوں کو پرانا کر دیتا ہے یعنی اٹھارہ دن کا سفر (اس سے کم جو سفر ہو وہ برا نہیں ہے)-

سَارَعَھُمْ سِیْرَۃً حَسَنَۃً- ان سے اچھا سلوک کیا-

کَانُوْا یَتَھَادَوْنَ السُّیُوْرَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ- مدینہ سے مکہ تک ایک دوسرے کو چمڑے کے تسمے ہدیہ دیتے تھے یہ جمع ہے سیر کی بمعنی تسمہ-

نَھْرُ السَّیْرِ- ایک نہر کا نام ہے بغداد کے اطراف میں-

سَیَسٌ- گہن پڑنا (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے جو اناج میں پیدا ہوتے ہیں)-

حَمَلْتَنَا الْعَرَبُ عَلٰی سِیْسَائِھَا- عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی کی پیٹھ پر بٹھا دیا-

سِیْسَا- جانور کے پشت کا وہ مقام جہاں پر سوار ہوتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی پر مجبور کر دیا-

سِیْسٌ- چنبیلی-

حَمَلَہٗ عَلٰی سِیْسَاءِ الْحَقِّ- اس کو سچائی کی پشت پر سوار کر دیا (یعنی حق کا تابع کر دیا)-

مَضٰی عَلٰی سِیْسَاءِ ھَا- اپنی سواری پر چلا گیا (یعنی جو کام کرتا تھا وہی کرتا رہا)-

سِیَاطٌ- جمع ہے سوط کی یعنی کوڑا اصل میں سواط تھا واو کو یا سے

بدل دیا اور کبھی اپنے اصل پر اسواط بھی جمع آتی ہے اس کو باب السین مع الواو میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہاں پر بہ تبعیت صاحب نہایہ اور مجمع بیان کر دیا۔

مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ۔ ان کے پاس گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے (مراد پولیس کے لوگ ہیں اور کوتوال کے ہمراہی جو ہاتھوں میں کوڑے رکھیں گے)۔

نَضْرِبُهُ بِاَسْيَاطِنَا وَقِسِيِّنَا۔ ہم اس کو اپنے کوڑوں اور کمانوں سے مار رہے تھے۔ قیاس یوں تھا باسواطنا مگر راوی نے باسیاطنا روایت کیا اور یہ لفظ شاذ ہے جیسے ریح کی جمع ارياح شاذ ہے اور قیاس کی رو سے ارواح ہے۔

سَيْطَرَةٌ۔ غالب ہونا' ذمہ دار ہونا' نگہبان ہونا۔

سَيْعٌ يا سُيُوْعٌ۔ بہنا حرکت کرنا یا بہتا ہوا پانی۔

نَاقَةٌ مِسْيَاعٌ مِرْبَاعٌ۔ یہ اونٹنی بڑی چلنے والی ہے یا بڑی زحمت کش اور جفاکش ہے یعنی کوئی اس کے دانہ پانی کی خبر نہ رکھے اچھی طرح اس کو نہ پالے جب بھی اپنا کام کرتی رہتی ہے یا سفر میں جاتی ہے اور پھر لوٹا کر لاتی ہے۔

مِرْبَاعٌ۔ پہلوٹی کی جنی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا۔

مِسْيَعَه۔ تھاپی جس سے مٹی یا چونہ لگاتے ہیں' لیپتے ہیں۔

سِيْعَاءٌ اور سِيَعَاءٌ۔ رات کا ایک حصہ۔

سَيَاعٌ۔ مٹی بھس کا گلاوہ تسییع۔ گلاوہ کرنا۔

سَيْفٌ۔ تلوار سے مارنا تلوار۔

مُسَايَفَةٌ اور تَسَايُفٌ۔ شمشیر بازی۔

سَائِفٌ۔ تلوار مارنے والا۔

فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ۔ پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے (یعنی ساحل پر)۔

كَانَ وَجْهُهُ ﷺ كَالسَّيْفِ۔ آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا (نہیں بلکہ سورج کی طرح کا کیونکہ تلوار میں گلائی نہیں ہوتی)۔

مُسَيَّفٌ۔ تلوار باندھے ہوئے یا بہادر صاحب شمشیر

دِرْهَمٌ مُسَيَّفٌ۔ نقش مٹا ہوا روپیہ۔

ثَوْبٌ مُسَيَّفٌ۔ دھاریدار کپڑا یعنی جس پر کاڑیاں ہوں۔

سِيْفُ الْبَحْرِ۔ فدک کا ایک مقام ہے۔

سَيْلٌ يا سَيَلَانٌ۔ بہنا۔ لمبا ہونا۔

تَسْيِيْلٌ۔ بہانا۔ پگھلانا۔

سَيَّالٌ۔ پگھلنے والا بہنے والا۔

كَانَ سَائِلَ الْاَطْرَافِ۔ آنحضرتؐ کے ہاتھ اور پاؤں لمبے تھے' انگلیاں بھی لمبی تھیں۔

مَسِيْلُ هَرْشٰى۔ ہرشا کا نالہ' نشیبی جگہ۔

مَسِيْلُ الْمَاءِ۔ پانی کی موہری۔

اِسَالَةٌ۔ بہانا۔

فَاِنْ سَالَ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ۔ پھر اگر بہہ کر پنڈلیوں تک آ جائے۔

سَيَالَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے ایک منزل پر۔

سَائِلَ الْخَدَّيْنِ۔ آنحضرتؐ کے رخسار برابر تھے نہ پھولے ہوئے اور آپ کے مبارک چہرے میں ذرا گلائی تھی مگر نہ بالکل گول نہ بالکل تلوار کی طرح لمبا' بال گھونگھر دار کندھوں تک چھٹے ہوئے' رنگ کھلا ہوا' گندمی آنکھوں میں سرخ ڈورے اور کالی آنکھیں' داڑھی گنی ہوئی اس میں ذرا سے سفیدی' لب اور تھوڑی کے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم۔

سُيُوْمٌ۔ ایک حبشی زبان کا لفظ ہے نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمان مہاجرین سے کہا تھا اُمْكُثُوْا فَاَنْتُمْ سُيُوْمٌ۔ یعنی تم اس ملک میں رہو تم کو امن ہے بعض نے کہا سیوم سائم کی جمع ہے یعنی چرنے والی بکریوں کی طرح ملک میں پھرتے رہو تم کو کوئی نہ چھیڑے گا۔

عَلٰى سِيْمَةِ اَخِيْهِ۔ اپنے بھائی کے چکانے پر دوسرا کوئی نہ چکائے۔ یہ ایک لغت ہے سوم میں جس کا بیان اوپر گذر چکا۔

لَكُمْ سِيْمَاءُ۔ وضو تمہارا نشان ہے (حالانکہ وضو اور امتوں میں بھی تھا جیسے ایک حدیث میں ہے ہذا وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وضو کے سبب سے منہ ہاتھ پاؤں کا نورانی ہونا اور سفید ہونا یہ اس امت کا خاصہ ہو گا یعنی قیامت کے دن۔ بعض نے کہا وضو خاص اس امت کے لئے

مشروع ہوا اور وہ حدیث ضعیف ہے یا صرف اگلے انبیاء کے لئے مشروع ہوگا نہ ان کی امتوں کے لئے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ وضو نہیں کرتے نہ حدث ان کے مذہب میں نماز کو مانع ہے-

سِیَۃٌ - کمان کا مڑا ہوا کنارہ-

سِیَّان - کمان کے دونوں مڑے ہوئے کنارے- سَیَّاتٌ جمع ہے سیۃ کی اصل میں وَسِیٌ تھا جیسے عِدَۃٌ تو اس کا اصل باب الواو مع السین ہے-

وَفِیْ یَدِہٖ قَوْسٌ اٰخِذٌ بِسِیَّھَا - آپ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ اس کا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے-

فَانْثَنَتْ عَلَیَّ سِیَتَاھَا - اس کے دونوں کنارے مجھ پر مڑ گئے (یعنی کمان کے کنارے)-

یَطْعَنُہٗ بِسِیَۃِ قَوْسِہٖ - اس کو کمان کی کنارے سے مار رہا تھا-

سِیٌّ - برابر والا جوڑ، مشابہ، مانند-

اِنَّمَا بَنُوْ ھَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ سِیٌّ وَّاحِدٌ - بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی سے ہیں مشہور روایت شَیٌٔ واحد ہے یعنی دونوں ایک چیز ہیں-

ھُمَا سِیَّانِ - وہ دونوں جوڑ ہیں (ایک دوسرے کے مثل ہیں)-



ش

کتاب الشین ش

شین حروف تہجی میں سے تیرھواں حرف ہے اور سریانی اور عبرانی میں اس کا معنی دانت ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں ۳۰۰ ہے اور کبھی یہ حرف کاف خطاب مونث سے بدلا جاتا ہے۔ بنی اسد اور بنی ربیعہ عرب کے قبیلے یوں ہی بولتے ہیں۔ اَكْرَمْتُكِ کو اَكْرَمْتُشِ کہتے ہیں اور کبھی وقف کے طور پر اخیر میں لاتے ہیں جیسے عَلَيْكِش اور اَكْرَمْتُكِش۔ اس کو شین کشکشہ کہتے ہیں مگر ضمیر مذکر کے آخر میں اس کا استعمال نادر ہے۔

باب الشین مع الهمزة

شَأْ: امر ہے شاء سے اور بکری یا گدھے کو ڈانٹنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے شَأْ شَأْ کہکر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں۔

شَآبِيْب: جمع ہے شؤبوب کی یعنی ایک دفعہ کی برسات۔

تَمْرِيْهِ الْجَنُوْبُ دَرَّاهَا صِيْبِهٖ وَدَفَعَ شَآبِيْبِهٖ: اتر کی (جنوبی) ہوا اس کی بارشوں کے دودھ بہاتی ہے اور اس کی برساتوں کی جھڑیوں کو۔

اَفَاضَ عَلَيْهِ شَآبِيْبَ الْغُفْرَانِ۔ اس پر مغفرت اور بخشش کے مینہ برسائے۔

شَأْزٌ۔ جماع کرنا۔

شَأَزٌ اور شُؤُوْزٌ۔ غلیظ ہونا' بلند ہونا' سخت بےقرار ہونا۔

اِشْأَزٌ۔ بےقرار کرنا' گھبرا دینا۔

اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا۔ (معاویہ اپنے ماموں ابوہاشم بن عتبہ کے پاس گئے وہ زخمی تھے مرنے کے قریب رو رہے تھے۔ معاویہ نے کہا کیا کوئی درد ہے جو تم کو بےقرار کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے (اس کی جدائی پر روتے ہو) نہایہ میں ہے کہ شاز کہتے ہیں غلیظ پتھریلے مقام کو۔

شَأْسٌ: سخت ہونا۔

شَئِسٌ اور شَأْسٌ سخت' اس کی جمع شَيَسٌ اور شُئُوْسٌ ہے۔

شَأْشَأَةٌ: اونٹ یا بکری یا گدھے کو شا شا یا شو شو کہہ کر ڈانٹنا۔

قَالَ لِبَعِيْرِهٖ شَأْ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ: ایک انصاری مرد نے اپنے اونٹ کو کہا شا شا اللہ کی پھٹکار تجھ پر (ایک روایت میں سَأْ سَأْ ہے سین مہملہ سے معنی وہی ہیں)۔

شَأْفٌ: پاؤں کا پھوڑا نکلنا (یہ پھوڑا پاؤں میں نیچے کی طرف نکلتا ہے اگر اس کو داغ دیں تو اچھا ہو جاتا ہے' کاٹیں تو آدمی مر جاتا ہے)۔

شَأْفٌ اور شَأْفَةٌ: دشمنی رکھنا بدنظر سے ڈرنا۔

شَأْفُ الْاَصَابِعِ: ناخن کے گرد پھٹ جانا۔

شُئِفَ الرَّجُلُ: ڈر گیا' گھبرا گیا۔

خَرَجَتْ بِاٰدَمَ شَأْفَةٌ فِيْ رِجْلِهٖ۔ آدم کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

اِسْتَأْصَلَ اللّٰهُ شَأْفَتَهٗ۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اس کا پھوڑا دور ہو جائے اور مطلب یہ ہے کہ وہ خود فنا ہو جائے' جڑ سے اکھڑ جائے)۔

لَقَدْ اِسْتَأْصَلْنَا شَأْفَتَهُمْ۔ (حضرت علیؓ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا) ہم نے تو خارجیوں کا شافہ مٹا دیا (یعنی ان کو بالکل تمام کر دیا سب کو مار ڈالا)۔

مَنْ حَمَلَ شِيَافَةً - اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے - بعض نسخوں میں شَيْئًا قَذِرًا ہے اور یہی ٹھیک ہے یعنی جو پلید چیز اٹھائے -

شَأْم: نحوست لانا -

تَشْئِيْمٌ - شام کے ملک کی طرف چلا دینا -

مُشَاءَمَةٌ - بائیں طرف لے جانا -

اِشْآمٌ - شام کے ملک میں آنا -

تَشَاءُمٌ - بائیں طرف جانا' شام کی طرف منسوب ہونا' نحوست لینا (شام ایک ملک ہے جو کعبہ سے بائیں طرف ہے جیسے یمن داہنی طرف - بعض نے کہا شام بن نوح وہاں جا کر رہے تھے - بعض نے کہا اس لئے کہ اس کی زمین کہیں سفید ہے کہیں سرخ کہیں سیاہ -

شُؤْمٌ - برکت کی ضد یعنی نحوست -

شِئْمَةٌ - خصلت' طبیعت' عادت جیسے شیمۃ ہے -

مَشْؤُمٌ - منحوس جیسے اشام بہت منحوس -

حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ - تم اپنے تئیں اچھے اخلاق اور عادات اور لباس سے آراستہ کرو جیسے خال پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس طرح تم پر نظر پڑے -

حَتّٰى عَرَفَتْهُ اُخْتُهٗ بِشَامَةٍ - یہاں تک کہ ان کی بہن نے ایک خال (تل) دیکھ کر ان کو پہچانا ورنہ زخموں کی وجہ سے شناخت نہیں ہوتی تھی -

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ - جب سمندر کی طرف سے ایک ابر اٹھے پھر شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بھرپور (یعنی خوب برسے گا) -

اَشْاَمَ اور شَاءَمَ - شام میں گیا جیسے اَيْمَنَ اور يَامَنَ یمن میں گیا -

لَا يَاْتِيْ خَيْرُهَا اِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْاَ شْأَمِ - اونٹ کی بہتری بائیں طرف سے ہی آتی ہے (بہتری سے مراد یہ ہے کہ اس کا دودھ بائیں طرف سے ہی دوہا جاتا ہے اور بائیں طرف سے ہی اس پر سواری کی جاتی ہے) - بائیں ہاتھ کو شُؤمی کہتے ہیں جو اَشْأَمُ کا مؤنث ہے -

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ وَ اَشْاَمُ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ - پر وہ داہنے اور بائیں دیکھے گا وہی اعمال دیکھے گا مگر جو اس نے آگے بھیجے -

اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ - بائیں طرف والے -

نَوْمَةُ الْغَدَاةِ مَشْؤُمَةٌ - صبح کو سوتے رہنا یا صبح کی نماز کے بعد سونا منحوس ہے (اس سے بیماری اور مفلسی پیدا ہوتی ہے اور ناتوانی بھی' میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں صبح سویرے بیدار ہونا اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا اور طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں گذارنا تمام خوبیوں اور بھلائیوں کی کنجی ہے جو اس سے محروم رہا اس کو نحوست گھیر لے گی -

يَوْمٌ يَتَشَاءَمُ بِهِ الْاِسْلَامُ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ - جس دن سے اسلام نحوست لیتا ہے وہ عاشورے کا دن ہے - اسی دن امام حسینؓ مع ہمراہیان کربلا میں شہید ہوتے) -

اَلشُّؤْمُ لِلْمُسَافِرِ فِيْ خَمْسَةٍ - مسافر کو پانچ چیزوں میں نحوست ہوتی ہے -

اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ وَالْخَادِمِ - نحوست عورت' گھوڑے' گھر اور خادم میں ہوتی ہے (یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی - بعض نے کہا عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز' شریر اور بدکار ہو' گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ منہ زور اور شریر ہو' گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ و تاریک ہو اس میں تازی ہوا کا گذر نہ ہوتا ہو' مسجد سے دور ہو' اذان اور اقامت کی آواز وہاں تک نہ آتی ہو اس کے ہمسائے برے لوگ ہوں' خادم کی نحوست یہ ہے کہ بد اطوار اپنے کاموں سے غافل' چور' مکار اور شریر ہو) -

شَاْنٌ - قصد کرنا' اچھا کام کرنا' آزمانا' بگاڑنا' خبر لینا' بڑا کام بڑا حال بڑا مرتبہ' طبیعت خلق عادت' آنسوؤں کی نالی جو آنکھ میں ہے -

ضَمِيْرُ الشَّانِ - وہ ضمیر جو جملہ کے شروع میں آتی ہے اور جملہ اس کی تفسیر واقع ہوتا ہے جیسے قل هو الله احد میں ہو ضمیر شان ہے - شئون اور شنان اس کی جمع ہے -

لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ - اگر لعان کا حکم نہ اترتا تو میں اس

عورت کے ساتھ کچھ کرتا (یعنی اس پر زنا کی حد قائم کرتا کیونکہ اس کا بچہ اس شخص کی شکل پر پیدا ہوا جس سے وہ متہم ہوئی تھی)۔

وَالشَّانُ اِذْ ذَاكَ دُوْنَ - اس وقت حالت بہت اتری ہوئی تھی یعنی مفلسی تھی۔

ثُمَّ شَانَكَ بِاَعْلَاهَا - (عورت جب حائضہ ہو تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دے پھر اس کے اوپر کے جسم سے جو تیرا جی چاہے وہ کر (یعنی فرج کے سوا باقی جسم سے مزہ لے سکتا ہے) بعض نے شانک برفع نون پڑھا ہے اس صورت میں شَانُكَ مبتدا ہوگا اور خبر محذوف ہے یعنی مباح درست ہے۔

حَتّٰى تُبْلِغَ بِهِ شُئُوْنَ رَاْسِهَا - یہاں تک کہ پانی سر کے رستوں اور مانگوں میں پہنچا دے۔

لَمَّا انْهَزَمْنَا رَكِبْتُ شَانًا مِنْ قَصَبٍ فَاِذَا الْحَسَنَ عَلٰى شَاطِئِ دَجْلَةَ فَاَدْنَيْتُ الشَّانَ فَحَمَلْتُهٗ مَعِيْ - جب ہم کو شکست ہوئی تو میں بانس کے ایک شان پر سوار ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حسن دجلہ کے کنارے ہیں میں نے شان کو نزدیک کیا ان کو اپنے ساتھ سوار کر لیا۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّانِ - تمام دنیا کے لوگ اس بات میں یعنی امامت کبریٰ اور خلافت میں قریش کے تابع ہیں (مطلب ہے ہے کہ خلافت نبوی ہمیشہ قریش ہی میں رہے گی اور غیر قرشی خلیفہ یا امام نہیں ہوسکتا - اس پر صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے اور جو لوگ غیر قرشی کو خلیفہ یا امام سمجھیں یا بنائیں وہ خدا اور رسول اور اجماع امت کے مخالف ہیں)۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ - پروردگار عالم ہر ایک روز ایک کام میں ہے (کسی کو چڑھاتا ہے کسی کو گراتا ہے کسی کو بخش دیتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے اس کا کوئی دن خالی نہیں گذرتا یہ آیت یہود کے رد میں اتری جو کہتے تھے اللہ تعالیٰ ہفتہ کے دن کوئی کام نہیں کرتا۔

اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ - میرے سب کام بنا دے (درست کر دے)۔

مَا شَانُ النَّاسِ - لوگوں کو کیا ہوا ہے (جو گھبراہٹ میں کھڑے ہوئے ہیں (یعنی سورج گہن کے وقت)۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ فَهُوَ فِيْ شُئُوْنٍ يُبْدِيْهَا لَا يَبْتَدِيْهَا - (عبداللہ بن طاہر امیر نے حسن بن فضل سے پوچھا یہ آیت کل یوم فی شان کا کیا مطلب ہے - بظاہر تو یہ اس صحیح حدیث کے برخلاف ہے جُفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی قیامت تک جو ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سب کچھ لکھ چکا ہے اور قلم اس کو لکھ کر سوکھ گیا ہے - حسن نے کہا) کل یوم هو فی شان کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھا تھا اس کو روز بروز ظاہر کرتا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ روز بروز نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں جن کا پہلے سے قصد نہ تھا (جیسے بعض گمراہ فرقوں کا اعتقاد ہے وہ بدا کو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں یعنی نئی بات سوجھنے کو معاذ اللہ)۔

لَفِيْ شَاْنٍ - وہ تو ایک شان رکھتا ہے یعنی عزت میں۔

شَانَانِ - سر کی دو رگیں جو ابرو پر ہیں۔

مَاءُ الشُّئُوْنِ - آنسو۔

اِشْاَنْ شَاْنَكَ - جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

شَاَنَ فُلَانٌ بَعْدَكَ - وہ تمہارے بعد بڑی شان والا ہو گیا۔

مَا شَاَنْتُ شَاْنَهٗ - میں نے اس کی کوئی خبر نہیں لی یا اس کی فکر نہ کی۔

شُئُوْن - حضرات صوفیہ کے نزدیک اشیا کی اجمالی صورتیں مرتبہ تعین اول یعنی واحدیت میں اور دوسرے تعین میں ان کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں تیسرے تعین میں اعیان خارجیہ۔

شَاْوٌ - آگے بڑھا جانا، قدم، حد، غایت اور مسافت۔

فَطَلَبْتُهٗ اَرْفَعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَاَسِيْرُ شَاْوًا - میں آپ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا، کبھی دھیمی چال سے۔

تَرَكْتُهُمَا سُنَّتَهُمَا شَاْوًا بَعِيْدًا - (ابن عباس نے خالد بن صفوان سے کہا جو عبداللہ بن زبیر کے مصاحب تھے) تم دونوں نے تو ابوبکر اور عمر کے طریق کو بہت دور چھوڑ دیا (یعنی تم ان کے طریق پر بالکل نہیں رہے)۔

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ يَجْتَمِعْ شَوٰى رَاْسِهٖ - یہ لڑکا

جس کے سر کی مانگیں ابھی اکٹھی نہیں ہوئیں۔

باب الشین مع الباء

شَبٌّ یا شُبُوْبٌ۔ سلگانا' روشن کرنا' روشن ہونا' بلند ہونا' بڑھنا۔

شبابٌ اور شَبِیْبَۃٌ۔ جوان ہونا۔

شِبَابٌ' شَبِیْبٌ اور شُبُوْبٌ۔ ہاتھ اٹھانا' خوش ہونا' کھیلنا کودنا' بڑھانا' ظاہر کرنا۔

تَشْبِیْبٌ۔ جوانی کے حالات بیان کرنا' عیش ونشاط کا تذکرہ کرنا' کسی عورت کے اوصاف بیان کرنا' اس کی محبت کا کنایہ کرنا۔

اِنَّهٗ اِتَّزَرَ بِبُرْدَةٍ سَوْدَاءَ فَجَعَلَ سَوَادُهَا يَشُبُّ بَيَاضَهٗ وَجَعَلَ بَيَاضُهٗ يَشُبُّ سَوَادَهَا۔ آنحضرت نے ایک سیاہ رنگ کی ازار پہنی تو اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو سج رہی تھی اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو زیب دے رہی تھی۔ ایک روایت میں یوں ہے۔ اِنَّهٗ لَبِسَ مِدْرَعَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اَحْسَنَهَا عَلَيْكَ يَشُبُّ سَوَادُهَا بَيَاضَكَ وَبَيَاضُكَ سَوَادَهَا۔ آنحضرت نے ایک کالا کرتہ پہنا تو حضرت عائشہ کہنے لگیں یہ کرتہ آپ کو کیسا زیب دیتا ہے (کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے) اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو نمودار کر رہی ہے اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو (ایک دوسرے کو زیب دے رہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ مَشْبُوْبٌ۔ جب کوئی مرد سفید رو سیہ والا ہو یہ شب النار سے نکلا ہے یعنی آگ کو روشن کیا وہ چمکنے لگی۔

اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَفْعَلِيْهِ (جب ابو سلمہ مر گئے تو ان کی بی بی حضرت ام سلمہ نے سوگ کے دنوں میں منہ پر ایلوا لگایا (آپ نے فرمایا) ایلوا منہ کو خوش رنگ کرتا ہے تو (عدت میں) اس کو مت لگا۔

فِي الْجَوَاهِرِ الَّتِيْ جَاءَتْهُ مِنْ فَتْحِ نِهَاوَنْدَ يَشُبُّ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ حضرت عمرؓ نے ان جواہرات کے باب میں جو نہاوند سے فتح ہو کر آئے تھے اور ایک دوسرے کو رونق اور حسن دے رہے تھے۔

اِلَى الْاَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ وَالْاَرْوَاعِ الْمَشَابِيْبِ۔ موروثی بادشاہوں اور اچھے خوبصورت خوش رنگ سرداروں کی طرف۔

لَمَّا بَرَزَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيْدُ بَرَزَ اِلَيْهِمْ شَبَبَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ جب (جنگ بدر میں) عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے جنگ کے لئے نکلے تو ان سے مقابلہ کرنے کو چند انصاری نوجوان نکلے (بعض نے غلطی سے شببة کو ستة پڑھا ہے یعنی چھ انصاری نکلے یہ صحیح نہیں ہے۔)

كُنْتُ اَنَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ شَبَبَةٍ۔ میں اور عبداللہ بن زبیر جوان لوگوں میں سے تھے۔

شَابٌّ۔ جوان (اس کی جمع شباب اور شببة اور شبان آئی ہے)۔

تَجُوْزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْكِبَارِ يُسْتَشَبُّوْنَ۔ بچوں کی گواہی بڑے بوڑھوں پر درست ہے جب بڑے ہو کر گواہی دیں مگر تحمل شہادت انہوں نے بچپن میں کیا ہو۔

اِسْتَشِبُّوْا عَلٰى اَسْوُقِكُمْ فِي الْبَوْلِ۔ اپنی پنڈلیوں پر (اکڑوں) پیشاب کرتے وقت زور دو جلدی میں بیٹھا کرو (یہ نہیں کہ زمین پر پالتی مار کر بیٹھ جاؤ بلکہ اکڑوں بیٹھو جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے)۔

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ شِعْرَ الْهَاتِفِ شَبَّبَ يُجَاوِبُهٗ۔ جب حسان نے ہاتف کے شعر سنے تو انہوں نے بھی شعر کہنا شروع کر دیا اس کا جواب دینے لگے۔

اِنَّهٗ كَانَ يُشَبِّبُ بِلَيْلٰى بِنْتِ الْجُوْدِيِّ فِيْ شِعْرِهٖ۔ وہ اپنے شعروں میں لیلٰی جودی کی بیٹی سے تشبیب کرتے (شروع میں اس کے خد وخال اور حسن اور اپنی محبت کا بیان کرتے)۔

اِنَّهَا دَعَتْ بِمِرْكَنٍ وَّشَبٍّ يَمَانٍ۔ انہوں نے ایک کونڈا اور پھٹکری منگوائی۔

فَشَبَّبَ۔ انہوں نے تشبیب کی۔

اَنْ تَشِبُّوْا وَلَا تَهْرَمُوْا۔ تم جوان رہو اور بوڑھے نہ ہو۔

اَشَبُّ الْقَوْمِ وَ اَجْلَدُهُمْ۔ سب لوگوں میں کم سن اور طاقتور۔

وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ - میں جوان آدمی ہوں اور مضبوط اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرسکتا ہوں مجھ کو یہ بھی ڈر ہے اگر بی بی کے پاس رہوں تو کہیں اس سے صحبت نہ کر بیٹھوں۔

وَنحنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ - ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ - اے جوان لوگو (یہ جمع ہے شَابٌّ کی بروزن فعال اور اس وزن پر اور کوئی جمع نہیں آئی ہے۔ مجمع البحار میں ہے جوان وہ ہے جو تیس برس تک پہنچا ہو)۔

سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ - امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ان سب جوانوں کے سردار ہوں گے جو بہشت میں جائیں گے۔

یَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ فِیْهِ اثْنَتَانِ - آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو خصلتیں اس کی جوان ہوتی جاتی ہیں۔ (مال کی حرص اور طول عمر کی خواہش)۔

اِبْنُ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً یُسَمّٰی شَابًّا - تیس برس کے آدمی کو جوان کہیں گے (چالیس تک پھر اسکے بعد کہل ہے ساٹھ تک پھر شیخ ہے اسی تک ہرم ہے موت تک۔)

شِبْثٌ - سویا۔

شَبِثٌ - لٹکنا متعلق ہونا جیسے تَشَبُّثٌ ہے۔

شِبَاثٌ - دوزخ کا آنکڑا جیسے شَبُوْثٌ ہے۔

شِبِثٌ - ایک بھاجی ہے۔

شَبَثٌ - مکڑی ایک قسم کا کیڑا جس کے بہت پاؤں ہوتے ہیں۔ (کنجائی)۔

اَلزُّبَیْرُ ضَرِسٌ ضَبِسٌ شَبِثٌ - (حضرت عمرؓ نے کہا) زبیر سخت آدمی ہیں بدخلق پیچھے پڑ جانے والے۔

شُبَیْثٌ - ایک پانی کا نام ہے اسی کی طرف دَارَةُ شُبَیْثٌ منسوب ہے۔

شَنْبَثَةٌ - علاقہ۔

مَسْجِدُ شَبَثِ بْنِ رِبْعِیٍّ - شبث بن ربعی کی مسجد (یہ ایک تابعی ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ مسجد امام حسین کے قتل کی خوشی میں بنائی گئی تھی مگر مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں ہوئی)۔

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ - اسلام کے مسائل بہت ہو گئے میں کہاں تک سیکھوں اور ان پر عمل کروں) مجھ کو کوئی ایسی مختصر بات بتلا دیجئے جس کو میں لئے رہوں (بس اس پر عمل کرنا کافی ہو میری نجات ہو جائے) فرمایا اللہ کی یاد ہر وقت اپنی زبان سے اس کی یاد سے تازہ رکھ۔

شَبَجٌ - اونچا دروازہ شبجة اس کا مفرد ہے۔

اَشْبَجَ الْبَابَ - دروازہ پھیر دیا۔

شَبْحٌ - چیرنا میخیں لگا کر کھینچنا پھیلانا مشابہ ہونا دراز ہونا۔

شَبَحٌ - اونچا دروازہ جسم بدن۔

شَبَاحَةٌ - چوڑا ہونا۔

تَشْبِیْحٌ - چوڑا کرنا ایک کو دو دیکھنا بوڑھا ہو کر۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَشْبُوْحَ الذِّرَاعَیْنِ - آنحضرت کی بانہیں لمبی یا چوڑی تھیں ایک روایت میں شبح الدراعین ہے معنی وہی ہے۔

شَبْحٌ یا شَبَحٌ - جو چیز آنکھ سے دکھائی دے اس کی جمع اَشْبَاحٌ اور شُبُوْحٌ ہے۔

شَبْحَانٌ - لمبا۔

شَبْحَةٌ - ایک بار اصل میں شَبْحٌ کے معنی میخیں گاڑ کر کسی چیز کا کھینچنا جیسے چمڑا یا رسی۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَبَحْتُ الْعُوْدَ - میں نے لکڑی کو تراشا اس کو چوڑا کرنے کے لئے۔

شَبَحَ الدَّاعِیْ - دعا کرنے والے نے (دعا کے لئے اپنے ہاتھ لمبے کئے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِبِلَالٍ وَقَدْ شُبِحَ فِی الرَّمْضَاءِ - حضرت ابوبکرؓ بلال پر سے گذرے وہ گرم جلتی ریتی میں لٹا دیئے گئے تھے تکلیف دینے کے لئے (ان کا مالک جو ایک کافر تھا ان سے کہتا تھا اسلام سے پھر جاوہ نہیں پھرتے تھے تو مردود ان کو ایسی سخت تکلیف دیتا گرم ریتی پر لٹاتا اوپر سے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا وہ احد احد کہہ کر اللہ کو یاد کرتے آخر اللہ مالک نے ان پر رحم کیا حضرت ابوبکرؓ نے اپنا بیش قیمت غلام دے کر ان کو خرید لیا اور خرید نے

کے بعد آزاد کر دیا- خاک پڑے ان بے وقوفوں کی عقل پر جو ایسے بزرگوں پر بدگمانی کرتے ہیں جنہوں نے اپنا مال' اپنی جان اپنی عزت سب اللہ اور اس کے رسول پر سے تصدق کی' اگر یہی لوگ سچے مسلمان نہ ہوں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں)-

خُذُوْهُ فَاشْبَحُوْهُ-(دجال اپنے لوگوں سے کہے گا) اس کو پکڑو اس کو لمبا کرو مارنے کے لئے ایک روایت میں فَشَجُّوْهُ ہے یعنی اس کے سر پر زخم لگاؤ اس کا سر توڑو-

فَنَزَعَ سَقْفَ بَيْتِي شَبْحَةً شَبْحَةً- اس نے میرے گھر کی چھت ایک ایک لکڑی کر کے کھول ڈالی-

خَلَقَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَّعِتْرَتَهٗ اَشْبَاحَ نُوْرٍ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْاَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّوْرِ اَبْدَانٌ نُوْرَانِيَّةٌ بَلْ اَرْوَاحٌ-[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل کے نور کی تصویریں اپنے سامنے پیدا کیں' میں نے عرض کیا کہ نور کی تصویروں سے کیا مراد ہے- فرمایا نور الٰہی کا ایک سایہ یعنی نورانی بدن نہیں بلکہ نورانی روحیں-

اِنَّ اٰدَمَ رَاٰى عَلَى الْعَرْشِ اَشْبَاحًا يَلْمَعُ نُوْرُهَا فَسَاَلَ اللّٰهَ عَنْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّهَا اَشْبَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ-[2] حضرت آدم نے عرش پر کچھ تصویریں دیکھیں ان کا نور چمک رہا تھا اللہ تعالیٰ سے پوچھا یہ تصویریں (مثالیں) کن لوگوں کی ہیں؟ فرمایا یہ مثالیں ہیں اللہ کے رسول اور امیر المومنین (حضرت علی بن ابی طالب) اور امام حسن اور امام حسین اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کی)-

لَا يُجَرَّدُ فِيْ حَدٍّ وَلَا يُشْبَحُ-(کسی حد اور شرعی سزا میں) آدمی ننگا نہ کیا جائے نہ لمبا کیا جائے (لٹا کر یا ہاتھ پاؤں باندھ کر جیسے ہمارے زمانہ میں ٹکٹکی میں باندھ کر لمبا کر کے بید لگاتے ہیں)-

شِبْدِعٌ یا شِبْدَعٌ- بچھو' زبان' آفت-

مَنْ عَضَّ عَلٰى شِبْدِعِهٖ سَلِمَ مِنَ الْاٰثَامِ- جو شخص اپنی زبان کو کاٹتا رہے' خاموش رہے' بے ضرورت فضول باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے یا نقصانوں سے بچا رہے گا (زبان ہی تمام آفتوں کی جڑ ہے اور بہت سے گناہ زبان ہی سے کئے جاتے ہیں- کفر' غیبت' تہمت' جھوٹ' گالی گلوچ' چغل خوری وغیرہ-

شَبْرٌ- بالشت سے ناپنا' دینا-

شَبَرٌ- اترانا-

تَشْبِيْرٌ- اندازہ کرنا' تعظیم کرنا-

اِشْبَارٌ- دینا-

تَشَبُّرٌ- بڑا ہونا' بزرگ ہونا-

تَشَابُرٌ- ایک بالشت کے فاصلہ پر آ جانا-

شَبْرٌ- عطیہ' بھلائی' انجیل شریف' اجسام' قومی قربانی-

جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَبَارَكَ فِيْ شَبْرِكُمَا- اللہ تعالیٰ تمہاری پراگندگی کو دور کرے (تم کو خاطر جمع رکھے) اور تمہارے نکاح میں برکت دے (اصل میں شَبْرٌ عطا کو کہتے ہیں چونکہ نکاح میں عطا ہوتی ہے یعنی مہر دیا جاتا ہے اس لئے نکاح کو بھی شبر کہنے لگے)-

نَهٰى عَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ- آنحضرت نے نر اونٹ کے مادہ پر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا (جیسے دوسری روایت میں ہے نھی عن عسب الفحل یعنی نر جانور کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا)-

اِنْ سَاَلَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَشَبْرِكَ اَنْشَاَتْ تَطُلُّهَا- (یحییٰ بن یعمر نے ایک شخص سے کہا جو اپنی جورو سے مہر کے بارے میں جھگڑ رہا تھا) اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور تیرے چڑھنے کی اجرت مانگے تو تو حیلہ اور حوالہ کرنے لگے- (اس کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے)-

ذُكِرَ لَهُ الشَّبُّوْرُ- آنحضرت سے کسی نے بگل کا ذکر کیا (یعنی نماز کے لئے بلانے کو اذان کے بدل- شَبُّورٌ قبع کو کہتے ہیں یعنی نرسنگا یہ لفظ عبرانی ہے)-

شِبْرٌ- بالشت' اس کی جمع اَشْبَارٌ ہے-

1 ایسی کوئی روایت بسند صحیح ثابت نہیں-(م)

2 ایسی کوئی روایت بسند صحیح ثابت نہیں-(م)

شَبَّرٌ اور شُبَیْرٌ حضرت ہارون کے بیٹوں کا نام تھا- امام حسن اور امام حسین کو بھی کہتے ہیں-

دُعَاءُ الشَّبُوْرِ - ایک دعا ہے جو حضرت یوشع نے عمالقہ پر چڑھائی کرتے وقت اپنے لوگوں کو سکھائی تھی- یہ دعا بڑی سریع الاثر ہے- امام جعفر صادق نے فرمایا اسکو دشمنوں کی تباہی کے لئے پڑھو اور بچوں اور عورتوں اور بے وقوفوں اور فاسقوں سے اسکو چھپاؤ اور یہ بھی فرمایا اگر میں قسم کھاؤں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے تو میری قسم سچی ہوگی-

شَبْرَذَةٌ - جلدی چلنا' دوڑنا-

شَبْرَذِی - تیز دوڑنے والا اونٹ-

شَبْرَذَاءُ - (اس کا مونث ہے)

شَبْرَقَةٌ - دوڑنا' کاٹنا' نوچنا' پھاڑنا-

ثَوْبٌ شَبَارِقُ یاشُبَارِقُ - کٹا ہوا کپڑا-

شَبَارِق - جماعت اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کاٹ کر پکائے جائیں-

شِبْرِق - ایک مشہور بھاجی ہے کانٹے دار جو ملک حجاز میں پیدا ہوتی ہے اور بلی کا بچہ-

لَابَأْسَ بِالشِّبْرِقِ وَالضَّغَابِیْسِ مَالَمْ تَنْزِعْهُ مِنْ اَصْلِهٖ - حرم کی زمین میں شبرق اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں لینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک جڑ سے تو ان کو نہ نکالے (یعنی جڑ سے ان کا درخت نہ کھودے- اوپر سے اگر کچھ کاٹ لے تو قباحت نہیں- نہایہ میں ہے کہ شبرق تازی بھاجی کو کہتے ہیں جب وہ سوکھ جائے تو اس کو ضریع کہتے ہیں)-

فَاَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَدَخَلَ فِیْ اَخْمَصِ رِجْلِهٖ شِبْرِقَةٌ فَهَلَكَ - عاص بن وائل (جو آنحضرت اور قرآن پر ٹھٹے مارتا) اس کے تلوے میں شبرقہ کا کانٹا گھس گیا وہ اسی وجہ سے ہلاک ہوا (وہ کانٹا خدا کے عذاب کا کانٹا تھا)-

شُبْرُمٌ - بخیل اور ایک درخت ہے کانٹے دار پست قد جیسے شُبْرُمٌ ہے- مجمع البحار میں ہے کہ شُبْرُمْ ایک دانہ ہے چنے کی طرح بہت گرم اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں منتہی الارب میں ہے کہ وہ مسہل ہے اسی طرح اس کی جڑ-

اِنَّهَا شَرِبَتِ الشُّبْرُمَ فَقَالَ اِنَّهٗ حَارٌّ جَارٌّ - بی بی ام سلمہؓ نے شبرم پیا آنحضرت نے فرمایا وہ تو گرم انگار ہے-

اِبْنُ شُبْرُمَةَ - کوفہ کے مشہور قاضی تھے-

شَبْعٌ یاشِبَعٌ - شکم سیر ہونا' پیٹ بھرا ہونا-

شَبَاعَةٌ - وفور' کثرت-

تَشْبِیْعٌ - سیری کے قریب ہونا-

اِشْبَاعٌ - سیر کرنا' پیٹ بھر کر کھلانا' بہت کرنا' وافر کرنا' پورا کرنا' مضبوط کرنا-

تَشَبُّعٌ - جھوٹ موٹ سیری ظاہر کرنا' شکم سیر بننا-

شَبْعَانٌ - شکم سیر-

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَا يَمْلِكُ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ - جو شخص اپنی تونگری اس چیز سے دکھلائے جس کا وہ مالک نہیں (کہے میرے پاس فلاں فلاں مال ہے یا ایسی دولت ہے حالانکہ اس کے پاس نہ ہو) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہنے ہو- بعض نے کہا المتشبع بمالا یملك سے وہ شخص مراد ہے جو اپنا زہد اور خشوع اس سے زیادہ بیان کرے جتنا اسکے دل میں ہو) جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر فقرا اور مشائخ ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے' اسی طرح مکار دنیا کمانے والے مولوی لوگوں میں اپنا بڑا تقدس اور تقوی جتلاتے ہیں اور دل میں یہ ہے کہ جو مال ملے کھا جائیں نوش جان کریں' جاہل ہمارے معتقد ہوں' ہاتھ پاؤں چومیں' ہم کو بزرگ سمجھیں- میرے ایک دوست نے مجھ کو لکھا کہ فلاں کتاب کی تالیف کی وجہ سے لوگوں کا اعتقاد آپ کے ساتھ جاتا رہا حتی کہ اہلحدیث لوگ بھی آپ کو برا سمجھنے لگے- میں نے جواب میں لکھا کہ بہت عمدہ' بہتر اور خوشی کا موجب ہوا اب یہ لوگ مجھ کو ہرگز بزرگ نہ سمجھیں' یہ میرے ساتھ کوئی اعتقاد رکھیں نہ میرے ہاتھ پاؤں چومیں' نہ میری ضیافت کریں- اللہ تعالٰی نے اپنے فضل وکرم سے مجھ کو ایسا غنی اور بے پرواہ بنایا ہے کہ مجھ کو کسی کے اعتقاد اور تعظیم وتکریم کی احتیاج نہیں ہے نہ ان کی بے اعتقادی اور بد دلی کی رتی برابر مجھ کو پرواہ ہے-

لَنْ يَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَيْرٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ

اَلْجَنَّةَ- مسلمان بھلائی اور ثواب کے کام کرنے سے سیر نہیں ہوتا (ہمیشہ نیک کام کیے جاتا ہے) یہاں تک کہ اسکا آخری مقام بہشت ہوتا ہے (منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے بہشت میں جا کر دم لیتا ہے)-

اِنَّ مُوْسٰی اٰجَرَ نَفْسَهٗ شُعَیْبًا بِشِبَعِ بَطْنِهٖ- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب کی نوکری کی پیٹ بھر کھانے پر-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ- میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو (کتنی ہی دولت اور نعمت ملے لیکن اس کی حرص کم نہ ہو اور بڑھتی جائے یا رات دن لمبی لمبی آرزوئیں کرتا جائے یا کھانے سے سیر نہ ہو جوع البقر کی طرح کھاتا چلا جائے)-

مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ- جو شخص دنیا کے مال کو دل لگا کر شوق کر کے لے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا (اسی طرح جس کو مال اکٹھا کرنے کا شوق ہو جائے گا وہ کبھی قناعت نہیں کرنے گا اگر گنج قارون بھی مل جائے تو اور زیادہ طمع کرے گا-

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ یا بَطْنَكَ- (آنحضرت نے معاویہ بن ابی سفیان کے حق میں فرمایا) اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے یا اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے-

اِنَّ زَمْزَمَ كَانَ یُقَالُ لَهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ شُبَاعَةُ- زمزم کو جاہلیت کے زمانہ میں شباعہ کہتے تھے- (کیونکہ اس کا پانی پینے والے کو سیراب کر دیتا ہے)-

لَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ- عالم لوگ اس سے (یعنی قرآن شریف سے) سیر نہیں ہوتے (بلکہ جتنا غور کرتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ قرآن شریف کے نکات اور لطائف تازہ بہ تازہ ان پر کھلتے جاتے ہیں)-

فَمَا شَبِعْنَا حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ- پھر ہم سیر نہیں ہوئے یہاں تک ہم نے خیبر فتح کیا (مطلب یہ ہے کہ جب خیبر سے اناج اور میوہ آنے لگا اس وقت ہماری نیت بھر گئی اس سے پہلے کھانے کی قلت رہتی تھی)-

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ طَعَامٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ- حضرت محمد ﷺ کی آل نے تین دن تک برابر پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (بلکہ ایک دن پیٹ بھر کر کھانا ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا یا پیٹ سے کم' اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آل فقیر دوست تھی آپ بھوکے رہتے فقیر اور محتاج کو کھانا کھلا دیتے یا شکم سیری کو پسند نہیں کرتے اور دوسری وجہ مال اور دولت کی تنگی بھی تھی' اللہ تعالیٰ نے جیسے اپنے پیغمبر کو دنیا سے الگ رکھا ایسے ہی آپ کی آل پر بھی اس کا فضل وکرم ہے' وہ اپنے پیارے بندوں کو دنیا کے عیشوں اور لذتوں میں ڈوبنے نہیں دیتا بلکہ طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر ان کو جانچتا ہے ان کا امتحان کرتا ہے- آنحضرت کی آل میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو اپنی ایک اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا تھیں ان کا یہ حال رہا کہ گھر کے سارے کام کوٹنا' پیسنا' پانی بھرنا' کھانا پکانا سب اپنے ہاتھوں سے کرتیں ایک غلام یا خدمتگار تک نہ رکھا- آنحضرت کی وفات کے بعد اگر مدت تک زندہ رہتیں اور مسلمانوں کے فتوحات اور تونگری کا زمانہ پاتیں تو شاید کچھ چین آپ کو ملتا مگر اللہ تعالے نے آنحضرت کی وفات کے بعد چند ہی مہینے میں حضرت فاطمہ کو بھی دنیا سے اٹھا لیا اور آپ دنیا سے اسی طرح صاف اور پاک گئیں جیسے آپ کے والد بزرگوار حضرت رسول کریم ﷺ گئے تھے- **اللھم احشرنا مع محمد و آل محمد**)-

مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزٍ مَّاْدُوْمٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ- حضرت محمد کی آل نے تین دن تک روٹی سالن کے ساتھ پیٹ بھر نہیں کھائی (بلکہ کبھی سالن ملا کبھی نہیں روکھی روٹی پر اکتفا کیا)-

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ اِلَّا وَاَحَدُ هُمَا تَمْرٌ- حضرت محمد کی آل نے دو دن تک جب پیٹ بھر کھایا تو ایک دن ان میں ایسا تھا کہ صرف کھجور کھا کر رہے (اور ظاہر ہے کہ کھجور سے پیٹ نہیں بھرتا تو گویا دو دن پیہم سیر نہیں ہوئے' ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن کھجور پر اکتفا کیا-

یَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ- وہ (یعنی ابو ہریرہؓ) اپنی شکم سیری کی وجہ سے آنحضرت سے لپٹے رہتے (ہر وقت آپ کے پاس رہتے کیونکہ وہ دوسرے

صحابہ کی طرح بیوپار یا تجارت نہ کرتے بس اپنا پیٹ جہاں بھر گیا بے فکر ہو گئے۔ بے فکری کے ساتھ آنحضرت کے ساتھ رہتے اسی لئے انہوں نے بہ نسبت دوسرے صحابہ کے آپ کی بہت حدیثیں سنیں اور روایت کیں بعض نے لشبع بطنه روایت کیا ہے یعنی اپنا پیٹ بھرنے کے لئے آنحضرت کے ساتھ رہتے یعنی اس امید سے کہ آپ کے ساتھ رہنے سے کچھ کھانے کو مل جائے گا یا تو آپ خود کھلا دیں گے یا کہیں دعوت وغیرہ میں آپ کے ساتھ جا کر کھا لیں گے۔ بعض نے لشبع بطنه روایت کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شبع بہ سکون باء وہ کھانا جس سے سیر ہو اور شبع بہ فتحہ باء مصدر ہے یعنی سیر ہونا)۔

يَابْنَ اٰدَمَ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ - اے آدم کے بیٹے تو کسی چیز سے سیر نہیں ہو سکتا (یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ بہشت میں تو بھوکا نہ ہو گا نہ ننگا کیونکہ سیر ہونے سے یہاں مراد دل بھر جانا ہے اور بہشت میں دل نہیں بھرے گا بلکہ برابر خواہش باقی رہے گی اور کھانے پینے کی لذت کم نہ ہو گی اور بھوکے نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی تکلیف جیسی دنیا میں ہوتی ہے یہ بہشتیوں کو نہ ہو گی۔ بعض نے کہا سیر نہ ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ تیری حرص نہیں جائے گی، قناعت تجھ میں کبھی نہ ہو گی ہر وقت زیادہ کا طلبگار رہے گا)۔

بَابِيْ مَنْ لَّمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ - قسم میرے باپ کی جو شخص جو کی روٹی سے سیر نہ ہو (وہ دوسرے عمدہ کھانوں سے کیا سیر ہو گا - اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ جو ہی کی روٹی کھاتے تھے کیونکہ آپ گیہوں کی بھی روٹی کھایا کرتے)۔

يَا بْنَ اٰدَمَ لَا يُشْبِعُ بَطْنَكَ شَيْءٌ - آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرے گی۔

اَلَا رَجُلٌ شَبْعَانُ - دیکھو ایک پیٹ بھرا شخص (اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا میں تو یہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حدیث شریف پر اعتماد نہیں کرے گا، حدیث کو واجب العمل نہیں سمجھے گا جیسے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ چکڑالویہ نکلا ہے اور اس نے اپنا نام اہل القرآن رکھا ہے حالانکہ وہ حزب احبا الشیطان ہے۔ ابن عربی نے کہا اگر کوئی عمداً تمسخر کی راہ سے حدیث کو رد کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس کو نہ مانے تو وہ کافر ہے یا بدعتی ہے۔)

شَبَقٌ - شہوت کا غلبہ مارنا -

شَبِقٌ - بڑا شہوتی -

قَالَ لِمُحْرِمٍ وَطِئَ قَبْلَ الْاِ فَاضَةِ شَبَقٌ شَدِيْدٌ - ابن عباس نے کہا جو شخص احرام کی حالت میں طواف الزیارۃ سے پہلے صحبت کرے اس پر تو شہوت کا سخت غلبہ ہے (کیونکہ صحبت محرم کے لیے اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ طواف الزیارۃ سے فارغ ہو جائے)۔

مَنِ انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ اِذَا اَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَاْمُرْهَا فَلْتَغْسِلْ فَرْجَهَا - جب عورت کا حیض بند ہو جائے، خون آنا موقوف ہو اور اس کے خاوند پر شہوت کا غلبہ ہو (وہ غسل تک انتظار نہ کر سکے) تو اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ اپنی شرمگاہ دھو ڈالے پھر اس سے صحبت کرے۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور ہمارے اکثر ائمہ اہل سنت کا یہ قول ہے کہ حائضہ سے صحبت درست نہیں گو اسکا حیض ختم ہو گیا ہو جب تک وہ غسل نہ کر لے۔ ابن منذر نے کہا اس پر گویا اجماع ہے، صرف ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر حیض اکثر مدت میں یعنی دس دن میں ختم ہوا ہو تب تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت درست ہے اور اگر اس سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے صحبت درست نہیں یہاں تک کہ غسل کر لے یا ایک نماز کا وقت اس پر گذر جائے۔

وَالْاِ شْتِبَاقُ اِلَى الْمُرْسَلِيْنَ - پیغمبروں کا شوق ان سے ملنے کا ذوق۔

شَبْكٌ - ملا دینا، ایک میں ایک گھسیڑ دینا، مل جانا۔

تَشْبِيْكٌ - ملانا، ایک میں ایک ڈالنا۔

شَبَكَةٌ اور شُبَّاكٌ - صیاد کا جال دریا میں ہو یا خشکی میں۔

اِذَا مَضٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ - جب کوئی تم میں سے نماز کو جانے لگے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک نہ کرے (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ پروئے) کیونکہ وہ گویا نماز میں ہے اور نماز

میں تشبیک منع ہے- بعض نے کہا یہاں تشبیک سے یہ مراد ہے کہ جھگڑا اور خصومت نہ کرے-

اِذَا شْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ- جب تارے گھن گئے خوب نمایاں ہوئے-

اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ- (حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو لکھا) صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب صبح صادق ہو جائے لیکن تارے نمایاں اور گھنے ہوئے ہوں (یعنی شب کی تاریکی باقی ہو یہ نہیں کہ دن نکل آئے پوری روشنی ہو جائے)-

وَقَعَتْ يَدُ بَعِيْرِهٖ فِيْ شَبَكَةِ جُرْذَانٍ- ان کے اونٹ کا ہاتھ چوہوں کے بل میں گھس گیا-

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَّالٍ فَقَالَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْقِنِيْ شَبَكَةً- بنی تمیم کے ایک شخص نے ظہر جلال پر (جو ایک راستہ کا نام ہے نجد کی طرف) کنوؤں کی ایک قطار دیکھی تو حضرت عمرؓ سے کہنے لگا امیر المومنین مجھ کو یہ کنوئیں مقطعہ کے طور پر دید یجئے (شبکہ وہ کنوئیں جو قریب قریب واقع ہوں اور ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہو)-

اَلَّذِيْنَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ جَرْحٍ- جن لوگوں کے شبکہ جرح میں جانور ہیں (شبکہ جرح ایک موضع کا نام ہے ملک حجاز میں غفار قبیلے کی حدود میں)-

لَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ- اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کر-

شَبَكَتْهُ الرِّيْحُ- ہوا اس کے بدن میں گھس گئی-

شُبُوْلٌ- عیش و آرام میں پرورش پانا-

اِشْبَالٌ- عنایت اور مہربانی کرنا' مدد کرنا' عورت کا اپنے خاوند کے مرجانے پر اولاد کی پرورش کرنا' دوسرا نکاح نہ کرنا-

شَابِلٌ- شیر گھنے دانتوں والا' جو بچہ ناز و نعم میں پلا ہو-

شِبْلٌ- شیر کا بچہ (اس کی جمع اَشْبَالٌ اور اَشْبُلٌ اور شُبُوْلٌ اور شِبَالٌ آئی ہے)-

مُشْبِلٌ- وہ اونٹنی جس کا بچہ طاقت دار ہو کر اس کے ساتھ چلنے لگا ہو-

مَكَانٌ مَّشْبُوْلٌ- جس جگہ شیر کے بچے بہت ہوں-

اِشْبِيْلَةُ- ایک بڑا شہر ہے اندلس (اسپین) میں-

بَارِكْ فِيْ شِبْلَيْهِمَا- ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے (یہ آنحضرت نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو نکاح کے وقت دعا دی- آپ کو اللہ تعالے نے بتلا دیا ہوگا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور شبل ان کو اس لیے کہا کہ یہ دونوں شہزادے حضرت علی کے فرزند تھے جو شیر خدا تھے (شجاعت اور بہادری اور سپاہی گری میں نظیر نہیں رکھتے تھے)-

اَكْرَ مْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَسِبْطَيْكَ- میں نے تجھ پر احسان کیا' تجھے دو شیر بچے' دو نواسے دے کر (یعنی امام حسن اور امام حسین علیہ السلام)-

شَبْمٌ- شبام لگانا (- یعنی ایک آڑی لکڑی جو بکری کے منہ پر لگا دیتے ہیں تا کہ وہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے اور شَبَامٌ بالفتح ایک بھاجی ہے)-

شَبَمٌ- سردی-

خَيْرُ الْمَاءِ الشَّبِمُ- بہتر پانی وہ ہے جو سرد ہو-

فَدَ خَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَدَاةٍ شَبِمَةٍ- آنحضرت حضرت فاطمہ کے پاس ایک سردی کے دن صبح کو تشریف لے گئے-

شُجَّتْ بِذِيْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِيَةٍ صَافٍ بِاَبْطَحَ اَضْحٰى وَهُوَ مَشْمُوْلٌ- اس میں سرد پانی نالہ کے مڑاؤ کا ملا دیا گیا ایسا پانی جو مصفا ہے پتھریلے میدان میں اس پر اتر کی ہوا یعنی شمالی ہوا لگی ہو-

شِبَامٌ- بہ کسرہ شین' عرب کا ایک قبیلہ ہے-

مَرَّ عَلِيٌّ بِالشِّبَامِيِّيْنَ فَسَمِعَ بُكَاءً- حضرت علی شبام کے لوگوں پر گذرے تو رونے کی آواز سنی-

شَبَنٌ- نزدیک ہونا-

شَابِنٌ- خوب رو' موٹا تازہ لڑکا-

شُبَانِيٌّ- سرخ رو' سرخ مونچھ والا-

شُبَيْنٌ یا اِشْبِيْنٌ- دلہن کی خدمت کرنے والی عورت-

شِبَهٌ- زرد تانبا یعنی پیتل (برنج) جیسے شبہ ہے اور ایک بھاجی کا بھی نام ہے' اس کا پھول لطیف اور سرخ ہوتا ہے-

شِبْهَانٌ اور شَبَهَانٌ- پیتل-

شُبْهَةٌ- اشتباہ اور شک' مثل اور مشابہ-

شَبِيْهٌ- مشابہ-

تَشْبِيْهٌ- مشابہت دینا' مشابہت کرنا' ملتبس کرنا-

اِشْبَاهٌ اور مُشَابَهَةٌ مشابہ ہونا' مماثل ہونا-

اٰمَنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ- قرآن کی متشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ (جن کے اصل معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے اوائل سور الم حم وغیرہ یا جو آیتیں اعتقاد سے متعلق ہیں جیسے ذات اور صفات باری تعالیٰ کہ ان کا لغوی معنی تو معلوم ہے مگر کیفیت اور کنہ معلوم نہیں ہو سکتی) اور جو آیتیں محکم ہیں جن کے معنی اور مطلب صاف ہے ان پر عمل کرو-

تُشَبَّهُ مُقْبِلَةً وَتُبَيَّنُ مُدْبِرَةً- فتنہ اور گمراہی کی بات جب سامنے آتی ہے تو لوگوں کو حق اور سچ کی بات معلوم ہوتی ہے پھر جب پیٹھ موڑ کر چلتی ہوتی ہے (اس کا زمانہ گذر جاتا ہے) تو اپنا حال کھولتی ہے کہ وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے اور خطا پر تھے (یہ حذیفہ بن یمان صحابی نے فرمایا جو آنحضرت کے راز دار تھے)-

نَهٰى اَنْ تُسْتَرْضَعَ الْحَمْقَاءُ فَاِنَّ اللَّبَنَ يَتَشَبَّهُ- آنحضرت نے اس سے منع فرمایا کہ احمق اور بے وقوف (یا بد خلق کم ذات) عورت کا دودھ بچوں کو پلایا جائے (کیونکہ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے (دودھ پینے والا انا کے اخلاق اور اوضاع اور اطوار اختیار کرتا ہے' دودھ کا اثر بچہ میں آ جاتا ہے اسی لیے انا خوش خلق شریف' صحیح المزاج تندرست رکھنی چاہیے)-

اَللَّبَنُ يُشَبَّهُ عَلَيْهِ- دودھ اس کو مشابہ بنائے گا (دودھ والی کی طرح کر دے گا)-

دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثٌ- شبہ عمد قتل جس کو عمد الخطا بھی کہتے ہیں اس میں تین طرح کے جانور دیت میں دینا ہوں گے یعنی تیس حقہ اور تیس جذعے اور چالیس خلفے یعنی حاملہ اونٹنیاں- (شبہ العمد اور عمد الخطا وہ قتل ہے کہ ادمی ایسی چیز سے مارے جس سے جان نہیں جاتی اور نہ قتل کی نیت ہو مگر اتفاق سے مضروب مر جائے جیسے کوئی کسی کو کوڑے یا چھوٹے پتھر یا باریک چھڑی سے مارے اتفاق سے وہ مر جائے تو اس میں قصاص نہ ہو گا بلکہ دیت دینا ہو گی لیکن بڑے پتھر یا موٹے لٹھ سے مارنا جس سے آدمی عادتاً مر جائے یا پانی میں ڈبو دینا یا آگ میں جلا دینا یا زہر دے کر مارنا یہ سب صورتیں اہلحدیث کے نزدیک قتل عمد میں داخل ہیں اور ان میں قصاص واجب ہو گا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں دیت لازمی ہو گی)-

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ- صحیح بنو المطلب ہے نہ کہ بنو عبدالمطلب کیونکہ عبدالمطلب کی اولاد بھی آ گئی برخلاف مطلب کے کہ وہ ہاشم کے بھائی تھے اور دونوں عبد مناف کے بیٹے تھے-

وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ- (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے جس کی حلت یا حرمت صاف قرآن اور حدیث میں موجود ہے) اور دونوں کے بیچ میں وہ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں (ان میں شبہ ہے نہ ان کو قطعی حلال کہہ سکتے ہیں نہ قطعی حرام تو تقویٰ اور پرہیزگاری یہ ہے کہ ان چیزوں سے بچا رہے- مثلاً کسی شخص کی اکثر کمائی حرام کی ہے تو اس سے کوئی معاملہ نہ کرے یا جس عورت پر شبہ ہو جائے کہ وہ رضاعی بہن ہے یا باپ کی مدخولہ ہے اس سے نکاح نہ کرے اگر نکاح کر چکا ہو تو اس کو چھوڑ دے گو رضاع یا باپ کا نکاح حسب قاعدہ گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ ہوا ہو)-

مترجم کہتا ہے یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جس امر کی حلت اور عدم حلت میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گدھے یا گھوڑ پھوڑ کا گوشت یا درندوں یا شکاری پرندوں کا گوشت اسی طرح جس چیز کے جواز یا عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا تقلید مذہب معین ان سے بچے رہنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے مگر جو کوئی نہ بچے اس کو برا کہنا یا جماعت اسلام سے خارج کر دینا یا اس سے ترک سلام و کلام کرنا یہ بالکل غلو اور زیادتی ہے اختلافی امور میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سختی کے ساتھ انکار نہ کرنا چاہیے)-

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ- جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی کا ہو گا (مجمع البحار میں ہے کہ مثلاً کافروں کا سا لباس پہنے یا فاسقوں کی سا یا صوفیوں کا سا یا نیک لوگوں کا سا تو وہ

بظاہرا نہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا)-

مترجم کہتا ہے اس حدیث کے مطلب میں لوگوں نے مختلف اقوال کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اگر مشابہت کی نیت ہو تو ہر طرح کا لباس کافروں کا پہنا حرام ہوگا جو خاص ان کی نشانی ہو جیسے زنار ہندوؤں کی کردھنا پارسیوں کا ٹوپی انگریزوں کی صلیب نصاریٰ کی لیکن وہ لباس جو ان سے مخصوص نہیں ہے مثلاً بوٹ شوز کوٹ پتلون قمیص نکٹائی وغیرہ ان کے پہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر مشابہت کی نیت نہ ہو لیکن وہ نکٹائی جس پر صلیب بنی ہوتی ہے یا وہ تمغہ جس پر صلیب کا نشان ہو بالاتفاق اس کا پہننا حرام ہے بلکہ بعض نے اس کو کفر کہا ہے جیسے زنار گلے میں ڈالنا یا کردھنا پارسیوں کا کمر پر باندھنا یا ماتھے پر قشقہ کرنا ہندوؤں کی طرح بالاتفاق کفر ہے-

اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ - امام حسن علیہ السلام سر سے سینہ تک آنحضرت کے مشابہ تھے اور امام حسین علیہ السلام باقی نیچے کے جسم میں آنحضرت کے مشابہ تھے-

بِاَبِی شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (حضرت ابوبکر صدیق نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے) میرا باپ ان پر صدقے یہ آنحضرت کے مشابہ ہیں (علی کے مشابہ نہیں ہیں- علی ہنس رہے تھے بعض نے کہا بابی کے معنی باپ کی قسم)-

لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ يالَيْسَ شَبِيْهٌ لِعَلِيٍّ- علی کے مشابہ نہیں ہیں-

خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ- ایک پیتل کی انگوٹھی-

فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشِّبْهُ یا الشَّبَهُ- اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے-

اِنِّیْ لَا شْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِهٖ- میں تم سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت سے مشابہ ہوں نماز میں (یعنی میری نماز آپ کی نماز سے مشابہ ہے)-

فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَيْهِمْ- ان کو اشتباہ ہو گیا-

لِمَا رَاٰى مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ- کیونکہ آپ نے اس بچہ کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا-

فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ- مرد اور عورت دونوں کے پانیوں میں سے جو غالب ہو یا آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے-

تَوْرٌ مِّنْ شَبَهٍ- پیتل کا ایک کڑا (کونڈا)-

سُئِلَ عَنِ التَّشَبُّهِ فِي الصَّلٰوةِ- آپ سے پوچھا گیا نماز میں اگر شبہ ہو جائے (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یا اور کسی رکن میں شک پیدا ہو کہ اس کو کیا یا نہیں)-

مَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ- جو شخص مشتبہ باتوں سے بچا رہے (جس کی حلت یا حرمت میں اختلاف ہو یا جواز یا عدم جواز مشتبہ باتوں میں پڑ جائے (وہ آگے چل کر شاید حرام میں بھی پڑ جائے (کیونکہ جب مشتبہ باتیں بلاخوف وخطر کرنے لگا تو خدا کا ڈر اس کے دل سے کم ہو گیا ایسا شخص عجب نہیں کہ حرام بھی کر بیٹھے)-

باب الشين مع التاء

شَتٌّ- یا شَتَاتٌ یا شَتِيْتٌ- دور کرنا جدا کرنا دور ہونا جدا ہونا متفرق ہونا-

تَشْتِيْتٌ اور اِشْتَاتٌ- جدا کرنا-

تَشَتُّتٌ- پریشان ہونا متفرق ہونا-

شَتَاتَ شَتَاتَ- جدا جدا الگ الگ-

شَتَّانَ- اسم فعل ہے یعنی دور ہونا-

يَهْلِكُوْنَ مَهْلِكًا وَّاحِدًا وَّيَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى- سب ایک بارگی ہلاک ہو جائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف جگہوں پر لوٹیں گے- (اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بہشت میں جائے گا کوئی دوزخ میں) عرب لوگ کہتے ہیں-

شَتَّ الْاَمْرُ شَتًّا وَّشَتَاتًا اور اَمْرٌ شَتِيْتٌ- یہ کام مختلف فیہ ہے-

قَوْمٌ شَتّٰى- مختلف لوگ-

وَاُمَّهَا تُهُمْ شَتّٰى- پیغمبروں کی مائیں الگ الگ

ہیں' یعنی دین تو سب کا ایک ہے توحید الٰہی اور اٹل عقائد میں سب متفق ہیں لیکن امور فروعی اور تشریعی میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا مائیں الگ الگ ہونے سے ان کا زمانہ جدا جدا ہونا مراد ہے۔ جوہری نے کہا نقلا عن الاصمعی۔

شَتَّانَ مَاهُمَا یا شَتَّانَ بَیْنَهُمَا۔ کہیں گے مگر شتان مابینھما فصیح نہیں ہے بلکہ مولدین کا محاورہ ہے۔ محیط میں ہے کہ یہ قول بلا دلیل ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَتَّانَ مَا بَیْنَ الثُّرَیَّا وَالثَّرٰی۔ خطبہ شقشقیہ میں حضرت علی نے اعشٰی کی یہ بیت نقل کی۔

شَتَّانَ مَا یَوْمِیْ عَلٰی کُوْرِهَا وَیَوْمَ حَیَّانَ اَخِیْ جَابِرٖ۔ یعنی میرے اس دن میں جب میں اونٹنی کی زین پر سوار مارا مارا پھرتا تھا اور اس دن جب میں حیان کا مصاحب ہوں جو جابر کا بھائی ہے بڑا فرق ہے (یعنی وہ دن پریشانی' حیرانی اور رنج وغم کا تھا اور یہ دن عیش ونشاط وکامرانی کا' مطلب حضرت علی کا یہ ہے کہ آنحضرت کی زندگی میں جو دن میرے چین اور آرام سے گذرے ان کو آج کل کے دنوں سے کیا نسبت ہے جن میں ہزاروں فکریں اور مصیبتیں درپیش ہیں)۔

شَتْرٌ۔ کاٹنا' الٹنا' زخمی کرنا۔

شَتَرٌ۔ کٹ جانا۔

شِتِّیْرٌ۔ بدخلق' کثیر العیوب۔

لَوْقَدَرْتُ عَلَیْهِمَا لَشَتَّرْتُ بِهِمَا۔ اگر میں ان پر قدرت پاتا تو ان کو خوب گالیاں سناتا (برا بھلا کہتا) یہ شتار سے ماخوذ ہے بمعنی عار اور عیب۔

فِی الشَّتَرِ رُبْعُ الدِّیَةِ۔ پلک کاٹ ڈالنے میں چوتھائی دیت دینی ہوگی۔ اصل میں شتر کہتے ہیں پلک نیچے کی طرف پلٹ جانے کو اور جس کی پلک ایسی ہو اس کو اشتر کہیں گے۔

مَالِكِ اَشْتَرْ۔ حضرت علی کے بڑے رفیق تھے آپ نے ان کو محمد بن ابی بکر کی کمک کے لیے مصر کو روانہ کیا تھا۔

قَرِیْبٌ مَفَرُّابْنُ الشُّتْرَاءِ۔ شترا کے بیٹے کا بھاگ جانا قریب ہے (یہ حضرت علی نے بدر کے دن فرمایا ابن شترا ایک ڈاکو تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لیے آتا لوگ اس پر حملہ کرتے تو بھاگ جاتا پھر دھوکا دے کر غفلت میں یک بارگی آگرتا)۔

شَتْمٌ یا مَشْتَمَةٌ یا مَشْتُمَةٌ۔ گالی دینا' برا کہنا۔

شَتِیْمَةٌ۔ گالی۔

مُشَاتَمَةٌ اور تَشَاتُمٌ۔ آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

شَتَمَنِی ابْنُ اٰدَمَ۔ آدمزاد نے مجھ کو گالی دی (کہنے لگا خدا بیٹا رکھتا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں)۔

فَاِنِ امْرَأٌ شَاتَمَهٗ۔ اگر کوئی آدمی اس سے گالی گلوچ کرے (یا لڑائی جھگڑا تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں)۔

مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ وَالِدَیْهِ۔ بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ (لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کون گالی دے گا؟ فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے کا سبب یہ خود ہوا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ طیبی نے کہا گالی سے مراد وہ گالی ہے جس سے حد لازم آتی ہے مثلاً دوسرے سے کہے تیرا باپ زانی تھا اگر یوں کہے او احمق یا بیوقوف وہ کہے تیرا باپ بے وقوف یا احمق تو یہ کبیرہ گناہ نہ ہوگا اور حق یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو اف کہنا منع ہے احمق اور بے وقوف تو اس سے بڑھ کر ہے)۔

کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ قریش کی گالی (جو وہ مجھ کو دیتے ہیں) کس طرح سے مجھ پر سے ٹالتا ہے (وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں۔ انہوں نے عداوت اور عناد سے بجائے محمد کے جس کے معنی سراہا گیا کے ہیں مُذَمَّمْ یعنی ہجو کیا گیا آپ کا لقب رکھا تھا اور مذمم ہی کو برا بھلا کہتے جیسے ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن اور معاویہ کی پھوپھی تھی یوں کہا کرتی۔ مذمما قلینا ودینه ابینا وامره عصینا۔ یعنی مذمم سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اس کے دین کو نہیں مانتے اس کا حکم نہیں سنتے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گالیاں اس پر پڑتی ہیں جس کا نام مذمم ہو میرا نام تو محمد ہے)۔

شَثْنٌ۔ بٹنا' مضبوط کرنا۔ نرم۔

شَثْنُ الْکَفِّ۔ بمعنی شَثْنُ الْکَفُّ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

شَتَانٌ - ایک پہاڑ ہے مکہ کے پاس آنحضرت رات کو اس پر رہے تھے پھر دوسرے دن صبح کو مکہ میں داخل ہوئے تھے-

شَتْوٌ - جاڑے میں رہنا-

شَتَا فُلَانٌ - جاڑے میں پہنچا-

شَتَا الْقَوْمُ - جاڑے میں ان پر خشک سالی ہوئی-

شُتِيَ الْقَوْمُ - ان کو جاڑا مار گیا-

تَشْتِيَةٌ اور تَشَتِّي - جاڑے میں اقامت کرنا-

شَاتِي - سرد جاڑے کا دن-

غَدَاةٌ شَاتِيَةٌ - سردی کی صبح-

وَ كَانَ الْقَوْمُ مُرْصِلِيْنَ مُشْتِيْنَ - اس وقت لوگ بے توشہ اور بھوکے تھے (خشک سالی اور قحط میں گرفتار تھے اصل میں مشتی تو اس کو کہیں گے جو جاڑے میں داخل ہو جیسے مربع جو ربیع میں داخل ہو اور مصیف جو گرمی میں داخل ہو پھر اس کو بھی کہنے لگے جو گرسنگی اور قحط سالی میں مبتلا ہو کیونکہ جاڑے میں اکثر عرب لوگ گھروں میں رہتے اور روٹی کمانے کو باہر نہیں نکلتے (مشہور روایت مُسْنِتِيْنَ ہے سَنَةٌ سے جو بمعنی قحط اور خشک سالی ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

اَلصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ غَنِيْمَةٌ بَارِدَةٌ - جاڑے کا روزہ تو بن لڑائی کی لوٹ ہے (محنت کچھ نہیں اور ثواب حاصل)-

يُشْتِيْنِي - جاڑے میں مجھ کو کافی ہے-

شِتَاءٌ - جاڑے کا موسم (جو نومبر سے شروع ہو کر ۱۵ فروری تک رہتا ہے یعنی جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے اس وقت جاڑے کا موسم شروع ہوتا ہے اور برج حمل میں آنے پر اخیر ہوتا ہے)-

كَافَاتُ الشِّتَاءِ - جاڑے کے وہ سات سامان جن کے شروع میں کاف کا حرف ہے یعنی کیس اور کن اور کانون اور کاس شراب اور کباب اور کش ناعم اور کھیسا (کملی یا لحاف اوڑھنے کے لیے)-

شَثٌّ - ایک درخت کا نام ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اور پہاڑ کا وہ پتھر جو ٹوٹ کر قبہ کی طرف رہ گیا ہو-

اِنَّهٗ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِهَا اَلَيْسَ فِي الشَّثِّ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهٗ - آنحضرت ایک مری ہوئی بکری پر گذرے آپ نے اس کی کھال کے بارے میں فرمایا' کیا شث اور قرظ اس کو پاک نہیں کر سکتی تھیں- قرظ مشہور درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اس کو ورق السلم بھی کہتے ہیں- نہایہ میں ہے کہ شث ایک خوشبودار درخت ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور غور اور نجد کے پہاڑوں میں اگتا ہے- اس حدیث میں اکثر لوگوں نے شث بثای مثلثہ روایت کیا ہے- ازہری نے کہا صحیح شب ہے بای موحدہ سے اور وہ ایک معدنی چیز ہے یعنی پھٹکری- بعض نے غلطی سے اس کو شث کر دیا ہے اور شث ایک تلخ مزے کا درخت ہے- معلوم نہیں کہ اس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے یا نہیں- امام شافعی نے کتاب الام میں یوں کہا ہے کہ چمڑے کی دباغت کیا کرتے ہیں قرظ ہو یا شب-

يَكُوْنُ بَيْنَ شَثٍّ وَّ طُبَّاقٍ - (محمد بن حنفیہ نے کہا سفیانی کے بعد جو حاکم ہوگا) وہ اس ملک میں سے ہوگا جو شث اور طباق کے درمیان ہے-

طُبَّاق - ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں طائف تک پیدا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ان ملکوں میں سے نکلے گا جہاں شث اور طباق پیدا ہوتے ہیں)-

شَثَنٌ یا شُثُوْنَةٌ - سخت ہونا' موٹا ہونا-

شَثْنٌ - غلیظ ہونا-

شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ - آنحضرت کی ہتھیلیاں پر گوشت تھیں اسی طرح دونوں پاؤں آپ کے چھوٹے اور پر گوشت تھے (بعض نے کہا شثن کے معنی یہ ہیں کہ پوری انگلیاں موٹی ہوں لیکن چھوٹی نہ ہوں اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے کیونکہ اس سے گرفت خوب ہوتی ہے لیکن عورتوں میں عمدہ نہیں ہے- اب دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ آنحضرت کی ہتھیلی سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں دیکھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ جب انگلیاں اور ہتھیلیاں پر گوشت ہوں گی اسی وقت نرم بھی ہوں گی- بعض نے کہا نرمی جلد میں تھی اور سختی اور موٹاپا ہڈیوں میں تو آپ میں دونوں عمدہ صفتیں اللہ تعالے نے رکھی تھیں

یعنی جسم نرم اور ملائم اور اس کے ساتھ جوڑوں میں زور اور قوت-
شَثِنَتِ الْاَ صَابِعُ- انگلیاں موٹی اور پُر گوشت اور سخت ہو گئیں-

باب الشین مع الجیم

شَجَبٌ-ہلاکت' موت-
شُجُوْبٌ-ہلاکت' رنج-
شَجْبٌ-ہلاک کرنا' رنج دینا' مشغول کرنا' کھینچنا' ایسا تیر مارنا جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں میں سے کچھ الگ ہو جائے پھر وہ چل نہ سکے-
تَشَجُّبٌ-رنجیدہ ہونا-
تَشَاجُبٌ-مل جانا' ایک میں ایک گھس جانا-
شِجَابٌ-گھڑونچی-
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْهُ الْمَاءَ وَتَوَ ضَّأَ- آنحضرت ایک پرانی مشک کی طرف گئے اس میں سے پانی بہایا اور وضو کیا-
شَجْبٌ- وہ مشک جو پرانی ہو گئی ہو' اس کو شَنٌّ بھی کہتے ہیں-
سِقَاءٌ شَاجِبٌ- سوکھی خراب مشک (یہ شَجْبٌ بمعنی ہلاکت سے ماخوذ ہے اس کی جمع شُجُبٌ اور اَشْجَابٌ آئی ہے)-
فَاسْتَقُوْ مِنْ كُلِّ بِئْرٍ ثَلَاثَ شُجُبٍ- ہر کنوئیں میں سے تین مشکیں بھریں-
كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِيْ اَشْجَابِهٖ- ایک انصاری شخص آنحضرت کے لیے اپنی پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا- (کیونکہ آپ کو ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت شیریں اور سرد کو بہت دوست رکھتے تھے)-
اَلْمَجَالِسُ ثَلٰثَةٌ فَسَالِمٌ وَّغَانِمٌ وَشَاجِبٌ-صحبت میں بیٹھنے والے (دوست لوگوں میں) تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جو بچا رہا (گو ثواب نہیں کمایا پر گناہ سے محفوظ رہا غیبت بہتان جھوٹ میں شریک نہیں ہوا) دوسرے وہ جس نے ثواب کمایا (ذکر الٰہی کیا دین کا علم سکھایا' اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا) تیسرے وہ جو تباہ ہوا (جھوٹ غیبت گناہ افترا فحش گوئی گالی گلوچ میں مبتلا ہوا)-
وَثَوْبُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ- (جابرؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی) حالانکہ ان کے کپڑے گھڑونچی پر رکھے ہوئے تھے-
مِشْجَب اور مِشْجَاب وہ ہے کہ لکڑیوں کے سرے ملا کر گھڑونچی کی طرح بنائیں' ان پر کپڑے وغیرہ لٹکاتے ہیں' پانی کی مشکیں بھی ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پر لٹکاتے ہیں-
شَجٌّ-زخمی کرنا' توڑنا' چیرنا جیسے تَشْجِيْجٌ ہے-
مُشَاجَّةٌ اور شِجَاجٌ-ایک کو ایک زخمی کرنا-
اَشَجُّ-جس کے سر پر زخم کا نشان ہو-
شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ- تیرا سر زخمی کرے یا دوسرے کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے- (نہایہ میں ہے کہ اصل میں شج سر کے لیے خاص تھا یعنی سر پر مارنا' اس کو زخمی کرنا' توڑنا' چیرنا پھر دوسرے اعضاء کو بھی زخمی کرنے میں اس کا استعمال ہونے لگا)-
شِجَاجٌ-شَجَّةٌ کی جمع ہے یعنی سر کے زخم کا بیان-
فَشَجَّهٗ فِيْ رَأْسِهٖ-اس کے سر پر زخم لگایا-
فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ فَشَجَّتْ فَبَالَتْ-انہوں نے اپنی اونٹنی بہتے پانی میں ڈال دی اس نے پانی پیا پھر پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا- خطابی نے یوں روایت کیا- فَشَجَّتْ- یعنی اونٹنی نے اپنے پاؤں کھولے پیشاب کرنے کے لیے یہ فَشَجَّ سے نکلا ہے تو فا اصلی ہوگی-
اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَكَانَ يَشُجُّ عَلَيَّ مِسْكًا- آنحضرت نے مجھ کو اپنے ساتھ (سواری پر) بٹھا لیا- میں نے نبوت کی انگشتری کو دیکھ لیا (جو آپ کے کندھے پر تھی چھپر کٹ کی گھنڈی کی طرح) اور آپ مشک کی خوشبو جو آپ کے جسم سے آ رہی تھی میں اس کو سونگھ رہا تھا- یہ شج الشراب سے ماخوذ ہے یعنی شراب کو پانی کے ساتھ ملایا-

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَةٍ- (یہ ایک مصرعہ ہے کعب بن زہیر کے قصیدے کا جس کا ترجمہ شم میں گذر چکا ہے) اس میں سرد پانی نالے کے مڑاؤ کا ملا دیا گیا ہے-

شَجَّةٌ قَرَنِیَّةٌ مِّلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطَا- یہ ایک منتر ہے بخار کا جو حدیث میں وارد ہے اس کے معنی معلوم نہیں-

شَجْرٌ- باندھ دینا' ہٹانا' روکنا' دھکیلنا' کھولنا' ستون لگانا' مشجر پر ڈال دینا' کونچنا-

شُجُوْرٌ- جھگڑا کرنا' اختلاف کرنا-

شَجَرٌ- درخت-

مُشَاجَرَةٌ- درخت چرانا' جھگڑا کرنا' نزاع کرنا-

اِشْجَارٌ- درخت اگانا-

تَشَاجُرٌ- ایک میں ایک گھس جانا' اختلاف کرنا-

اِشْتِجَارٌ- تھوڑی کے تلے ہاتھ رکھ کر کہنی پر ٹیکا دینا' آگے بڑھ جانا' جدا ہونا-

اِیَّاکُمْ وَمَا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ- میرے صحابہ میں جو اختلاف اور جھگڑا ہو تم اس سے بچے رہنا (اس کا ذکر تذکرہ نہ کرنا کسی جانب کو برا نہ کہنا بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنا اور ان کے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دینا)-

یَشْتَجِرُوْنَ اشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّأْسِ- اس طرح لڑائیوں اور فتنوں میں گھس جائیں گے جیسے جسم کی ہڈیاں ایک میں ایک گھسی ہوتی ہیں- (بعض نے کہا سر کی ہڈیوں کی طرح مختلف ہوں گے)-

کُنْتُ اٰخِذًا بِحِکَامِ بَغْلَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَ قَدْ شَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰی فَتَحَتْ فَاهَا- میں آنحضرت کے خچر کی لگام پکڑے تھا میں اس کو لگام سے مار رہا تھا روکنے کے لیے یہاں تک کہ اس نے منہ کھول دیا- (یہ حضرت عباس کا قول ہے)-

وَالْعَبَّاسُ یَشْجُرُهَا یا یَشْجِرُهَا بِلِجَامِهَا- حضرت عباس اس کی لگام پر زور دے رہے تھے (اس کو روکنے کے لیے)- نہایہ میں ہے کہ شجر کہتے ہیں منہ کے اس مقام کو جو کھلتا ہے- بعض نے کہا تھوڑی-

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ- آنحضرت نے میرے منہ اور دگدگی کے درمیان انتقال فرمایا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور انگلیوں میں تشبیک کر لی تھی)-

فَکَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْهَا اَوْ یُسْقُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا- جب اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھولتے- ایک روایت میں شَحَوْا فَاهَا ہے یعنی اس کا منہ لکڑی سے کشادہ کرتے اس خیال سے کہ کہیں منہ بند نہ کر لے اور کھانا پانی اندر نہ جا سکے-

تَفَقَّدْ فِیْ طَهَارَ تِكَ كَذَا وَ كَذَا وَالشَّاكِلَ وَالشَّجَرَ- طہارت (وضو) میں ان اعضاء کا خیال رکھ اور کنپٹی اور کان کے بیچ کا اور جہاں پر دونوں جبڑے ملتے ہیں عنفقہ کے نیچے (عنفقہ وہ مقام ہے جو نیچے کے جبڑے اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتا ہے)-

فَشَجَرْنَا هُمْ بِالرِّمَاحِ- ہم نے ان کو برچھوں سے کونچ ڈالا-

فِیْ شِجَارٍ لَّهٗ- ایک کھلے ہودے میں (شِجَارٌ اور مَشْجِرٌ چھوٹا ہودہ یا محافہ جو اوپر سے کھلا ہوا ہو اس پر سایہ نہ ہو)-

اَلصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ- بیت المقدس کا صخرہ اور انگور کا درخت یہ دونوں بہشت سے آئے ہیں (بعض نے کہا شجرہ سے وہ درخت مراد ہے جس کے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی- یعنی حدیبیہ میں کیونکہ اس درخت کے تلے بیعت کرنے والے سب بہشتی تھے)-

حَتّٰی کُنْتُ فِی الشَّجْرَاءِ- یہاں تک کہ میں درختوں کے جھنڈ میں ہو گیا-

شَجْرَاءُ- جھنڈ درخت جیسے قَصْبَاءُ بانس بن-

وَنَاٰی بِیَ الشَّجَرَ- درختوں میں چراگاہ مجھ سے دور ہو گئی-

قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِی الطَّرِیْقِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ- جب رستہ کی مقدار میں جھگڑا ہو (کوئی زیادہ بتلائے کوئی کم) تو آنحضرت نے یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ

رکھو (اتنے میں اونٹ گاڑی سب فراغت کے ساتھ نکل جاتے ہیں- کرمانی نے کہا یہ بڑے رستوں یعنی سڑکوں میں ہے جن پر اکثر رستہ چلتا رہتا ہے لیکن چھوٹی گلیوں میں جس پر اڑوسی پڑوسی اتفاق کریں اتنا رستہ مقرر کر دیا جائے اور اپنے اپنے حصہ کے موافق اتنی زمین رستہ کے لیے نکال دیں)-

وَاَمَّا الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ- لیکن وہ بات جس میں مجھ کو اور تجھ کو نزاع اور اختلاف ہے-

وَشَجَرَ هُمُ النَّاسُ بِرِمَا حِهِمْ- لوگوں نے ان خارجیوں کو برچھوں پر رکھ لیا (سب کو کوچ ڈالا حضرت علی کے ساتھیوں میں سے اس دن صرف دو صاحب شہید ہوئے اور خارجیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے)-

مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ- جو شخص اس درخت میں سے یعنی لہسن میں کھائے (وہ ہماری مسجدوں کے پاس نہ پھٹکے) نووی نے کہا اس میں ہر بدبودار چیز آ گئی جیسے مولی پیاز وغیرہ اسی طرح اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہیے جو گندہ دہن ہو یا اس کو کوئی زخم لگا ہو جس میں سے بدبو آتی ہو- میں کہتا ہوں جو شخص سگار یا سگریٹ یا بیڑی پیتا ہو اور اس کے منہ سے بو آ رہی ہو اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہیے غرض جس بو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو اس کا یہی حکم ہے' فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ حکم عام ہے ہر مسجد کے لیے اور عیدگاہ اور علم و وعظ اور ذکر الٰہی اور ولیمہ کے مجمع بھی یہی حکم رکھتے ہیں) وہاں بھی ایسا شخص نہ آئے البتہ بازاروں اور میلوں میں ممانعت نہیں ہے-

مترجم کہتا ہے جب میں ۱۳۳۱ ہجری میں مدینہ طیبہ جانے لگا اس زمانہ میں میں کھانے کے بعد خوشبودار تمبا کو کا حقہ پیا کرتا مگر چلتے وقت میں نے خیال کیا کہ آنحضرت کے مزار مبارک پر اکثر جانا ہوگا اور شاید حقہ کی بو آپ کو ناگوار ہو اس لیے میں نے بمبی پہنچتے ہی حقہ پینا یک قلم چھوڑ دیا حالانکہ بیس پچیس سال سے مجھ کو عادت تھی مگر حق تعالے کی قدرت اور اس کے رسول کریم کی کرامت ملاحظہ فرمایئے کہ مطلقا مجھ کو ایذا نہ ہوئی اور یہ کمبخت عادت اس نے مجھ سے بلا تکلیف چھڑا دی)-

فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ اَوْلٰی- اگر عورت کے ولی جھگڑا کریں (اور دونوں برابر کے ولی ہوں) تو بادشاہ یا حاکم جدھر ہو وہی اولی ہوگا اور عورت کا نکاح اس ولی کی پسند پر کر دیا جائے گا- بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت کی ولی اس کو یوں ہی بٹھا رکھیں اور اس کا نکاح نہ ہونے دیں تو حاکم اس کا نکاح کر دے اور ان کی ولایت ساقط ہو جائے گی-

اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ- وہ لوگ جنھوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے تلے آنحضرت کے ساتھ ہو کر لڑ کر مر جانے کے لیے بیعت کی تھی اسی بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں-

اَصْحَابُ السَّمُرَةِ- ببول (کیکر) کے درخت والوں سے بھی یہی لوگ مراد ہیں کیونکہ یہ کیکر ہی کا درخت تھا-

اَلشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ- جس درخت پر قرآن میں لعنت ہوئی ہے تھوہڑ کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی- امامیہ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا' ابو حفص میں تم کو بتلاؤں بنی امیہ کے باب میں یہ آیت اتری ہے والشجرة الملعونة فی القرآن تو حضرت عمر نے کہا تم جھوٹے ہو بنی امیہ تم سے اچھے ہیں اور تم سے زیادہ ناطہ جوڑنے والے ہیں-

میں کہتا ہوں یہ روایت افترا ہے حضرت عمر پر' حضرت عمر حضرت علیؓ کی نسبت کبھی یہ کہنے والے نہیں کہ تم جھوٹے ہو اور کبھی آپ بنی امیہ کو حضرت علی پر فضیلت دینے والے ہیں-

اَلشَّجَرَةُ الطَّیِّبَةُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَرْعُهَا عَلِیٌّ وَ عُنْصُرُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَ ثَمَرَتُهَا اَوْلَا دُهَا وَاَغْصَانُهَا وَ اَوْرَاقُهَا شِیْعَتُهَا- (امام باقر نے فرمایا) قرآن میں جو شجرہ طیبہ آیا ہے اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس کی ڈالی حضرت علی ہیں اور اسکی جڑ حضرت فاطمہ ہیں اور اس کے پھل آپ کی اولاد ہیں اور اس کی شاخیں اور پتے آپ کے شیعہ ہیں-

کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ' قال الباقر هم بنو امیة- شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہیں یہ امام محمد باقر نے فرمایا-

فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ اَیْ فِیْمَا تَعَاقَدَ عَلَیْهِ الْخَمْسَةُ فِیْ جَوْفِ الْکَعْبَةِ وَهُمُ الْاَوَّلُ وَالثَّانِیْ وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَالِمٌ مَوْلٰی حُذَیْفَةَ حَیْثُ قَالُوْا اِنْ اَمَاتَ اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ اَلاَ نَرُدُّ هٰذَا الاَمْرَ فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ - قرآن شریف میں جو آیا ہے فلاوربك لايومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم -[1] اس کا قصہ یہ ہے کہ پانچ شخصوں نے یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور ابوعبیدہ بن جراح اور عبدالرحمان بن عوف اور سالم مولی حذیفہ نے کعبہ کے اندر عہد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت محمد کو اٹھا لے تو ہم یہ امر یعنی خلافت بنی ہاشم کو نہیں دیں گے -

مترجم کہتا ہے یہ سارا قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے بھلا یہ پانچ شخص کیا ایسے مقدر تھے کہ خلافت بنی ہاشم کو نہ دیں خصوصا سالم کو دیکھئے وہ بیچارے حذیفہ کے غلام اور اس وقت بالکل بچے اور کم سن اور نابالغ تھے وہ ایسے بڑے مشوروں میں کیونکر شریک ہوسکتے تھے - آنحضرت کے صحابہ میں بڑی تعداد انصار کی تھی ان کو نہ ابوبکر سے کچھ غرض تھی نہ عمر سے' اگر آنحضرت صراحت فرما گئے ہوتے کہ میرے بعد علی خلیفہ ہیں تو قیامت تک یہ لوگ ابوبکر صدیق کو قبول نہ کرتے' اللہ کی پناہ ایسے جھوٹ اور افترا سے یہ پانچوں شخص آنحضرت کے جاں نثار اور وفادار خادم تھے بھلا ان سے ایسی باتیں سرزد ہوسکتی تھیں اور لطف یہ کہ ان پانچوں کو بنی ہاشم سے عداوت ہونے کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر بنی امیہ ایسی صلاح کرتے تو ایک طرح قیاس میں بھی آتا - افسوس ہے کہ حضرات امامیہ کی اکثر روایتیں ایسی ہی بے اصل اور دوراز قیاس ہوتی ہیں - اَصْلَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی -

شَجْعٌ - بہادری میں غالب آنا -

شَجَاعَةٌ - بہادری' دلیری -

تَشْجِيْعٌ - بہادر کرنا' کسی کا دل مضبوط کرنا' بہادر کہنا -

تَشَجُّعٌ - بہادر ہونا -

شِجَاعٌ - بحرکات ثلثہ ورشین' بہادر -

يَجِيْئُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ - ان میں سے اس شخص کا خزانہ (جس کی وہ زکوۃ نہ دیتا ہو) قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر آئے گا - (شجاع نر سانپ - بعض نے کہا سانپ نر ہو یا مادہ) -

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعَفُهَا وَلِيفُهَا اَشَاجِعُ تَنْهَشُهُ - قیامت کے دن ان کی شاخیں اور پوست سانپوں کی شکل بنا کر بھیجی جائیں گی وہ اس کو نوچیں گی (کاٹیں گی) -

اَشَاجِعُ جمع ہے اَشْجَعُ کی بمعنی نر سانپ - بعض نے کہا اشجعة کی جمع ہے وہ شجاع کی جمع ہے یہ معنی سانپ -

عَارِيُ الْاَ شَاجِعِ - انگلیوں کے جوڑ بن گوشت والے (یہ ابوبکر صدیقؓ کی صفت ہے - آپ کی انگلیاں دبلی پتلی تھیں پر گوشت نہ تھیں) -

شَجْنٌ - روک لینا' رنجیدہ ہونا -

شَجَنٌ اور شُجُوْنٌ رنجیدہ ہونا -

اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمَانِ - ناطہ رحمان کی ایک شاخ ہے (یعنی رحمان سے رحم نکلا ہے جس کے معنی ناطہ کے ہیں یا رحمان سے اس طرح ملا ہوا ہے جیسے رگیں ایک دوسرے سے ملی ہوتی ہیں) -

اَلْحَدِيْثُ ذُوْ شُجُوْنٍ - بات میں بہت شاخیں ہیں یعنی بات سے بات نکلتی ہے (یہ ایک مثل ہے عرب کی) -

اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ - ناطہ عرش سے لٹکا ہوا ہے (ایک روایت میں ہے کہ پروردگار کی کمر کے دونوں جانب پکڑے ہوئے ہیں - مطلب یہ ہے کہ ناطہ کو بہت قرب الٰہی حاصل ہے اس لیے ہر شخص کو اس کا خیال رکھنا چاہیے اور ناطہ والوں سے عمدہ سلوک اور احسان کرنا چاہیے جس ناطہ کا جوڑنا واجب ہے یہ وہ ناطہ ہے جو نکاح کو حرام کرتا ہے اس میں سب محارم آ گئے اولاد' ماں' باپ' بھائی' بہنیں' خالہ' پھوپھی' چچا' دادا' نانا' ماموں - بعض نے کہا ہر ایک ناطہ مراد ہے اس میں سب وہ رشتہ دار داخل ہیں جو فرائض میں ذوی الارحام کہلاتے ہیں) -

تَجُوْبُ بِيَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَجَنٌ - مجھ کو ایک زوردار اونٹنی جس کے اعضاء جڑے ہوئے ہیں (یعنی ٹھوس بدن کی) لے کر زمین کو قطع کر رہی ہے (یعنی مسافت طے کرا رہی ہے) -

---

[1] تیرے رب کی قسم! وہ ایمان والے نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ آپ کو اپنے جھگڑوں کا فیصل تسلیم نہ کریں -

مَالِیْ شَجَنٌ وَّلَا سَکَنٌ غَیْرُکُمْ - مجھ کو تمہارے سوا نہ اور کسی کا رنج ہے نہ تمہارے سوا اور کہیں میرا ٹھکانا ہے (یہ حضرت ابوذر غفاری نے حضرت علی اور حسنین علیہم السلام سے کہا)-

شَجْوٌ - رنج دینا' خوش کرنا' اختلاف ہونا-

شَجِی - رنج-

اِشْجَاءٌ - رنجیدہ کرنا-

شَجِیُّ النَّشِیْجِ - ان کی آواز رنج دینے والی تھی (یہ حضرت عائشہ نے ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کی' آپ کی آواز ایسی دردناک تھی جب قرآن پڑھتے تو لوگ سن کر رو دیتے)-

اِنَّ رُفْقَۃً مَاتَتْ بِالشَّجِیْ - کچھ رفیق شجی میں مر گئے (شجی ایک منزل کا نام ہے مکہ کے رستے میں)-

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخِیْ ثِقَۃٍ - جب تو کسی اعتباری بھائی سے رنج کی بات یاد کرے-

فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذًی وَفِی الْحَلْقِ شَجًی - میں نے صبر کیا اس حالت میں کہ آنکھ میں کچرا (کوڑا) اور حلق میں اٹکاؤ تھا (یعنی بطور قہر درویش بر جان درویش میں خاموش رہا دل میں ناراضی بھری تھی)-

کَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَرَسٌ یُقَالُ لَهٗ الشَّجَاءُ - آنحضرت کا ایک گھوڑا تھا جس کو شجاء کہتے تھے (کذافی مجمع البحرین اور یہ غلط ہے' اس گھوڑے کا نام شحا تھا حائے حطی سے جس کا ذکر آگے آئے گا)-

باب الشین مع الحاء

شَحْبٌ - پھاوڑے سے زمین چھیلنا-

شُحُوْبٌ اور شُحُوْبَۃٌ - رنگ بدل جانا' یا بھوک یا بیماری یا سفر کی وجہ سے-

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیَّ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَشْعَثَ شَاحِبٍ - جس کو میری طرف دیکھنا بھلا لگے اس کو چاہیے کسی پریشان حال رنگ بدلے ہوئے کو دیکھے-

رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ شَاحِبًا شَاکِیًا - (سلمہ بن اکوع نے کہا) آنحضرت نے مجھ کو رنگ بدلا ہوا بیمار دیکھا-

یَلْقٰی شَیْطَانُ الْکَافِرِ شَیْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا - کافر کا شیطان (جو اس کے ساتھ رہتا ہے) مسلمان کے شیطان سے ملتا ہے تو اس کو رنگ بدلا ہوا (ضعیف اور ناتوان پاتا ہے)-

لَا تَلْقَی الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا - تو جب کسی مومن کو دیکھے اس کو پریشان حال رنگ بدلا ہوا پائے گا- (کیونکہ سچا مومن دنیا میں عیش نہیں کرتا بلکہ کم خوراکی' عبادت' ریاضت اور خوف عاقبت کی وجہ سے ہمیشہ رنگ بدلا ہوا رہتا ہے)-

شُخْبٌ - دودھ کی دھار جو دوہنے کے وقت نکلتی ہے- (کذافی مجمع البحار اور یہ غلطی ہے صاحب مجمع کی' دودھ کی دھار کو شُخْبٌ کہتے ہیں خای معجمہ سے نہ کہ حای حطی سے)-

شِیْعَتُنَا الشَّاحِبُوْنَ - ہمارے گروہ والے وہ ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے-

شَحْثٌ - تیز کرنا-

شَحِیْثٌ - ایک سریانی لفظ ہے- عرب لوگ گمان کرتے تھے کہ اس سے قفل بغیر کنجی کے کھل جاتے ہیں-

هَلُمِّی الْمُدْیَۃَ فَاشْحَثِیْهَا بِحَجَرٍ - چھری لا اس کو ایک پتھر سے تیز کر لے- بعض نے کہا صحیح فاشحذیھا ہے-

شُحَاجٌ یا شَحِیْجٌ یا شَحَجَانٌ - خچر یا گدھے کا آواز کرنا- بعض نے کہا کوے کا بھی- بعض نے کہا مطلق بلند آواز کرنا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی قَاصًّا صَیَّاحًا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ شَحَّاجٍ - عبداللہ بن عمر ایک مسجد میں گئے وہاں ایک واعظ قصہ خواں کو دیکھا (جو سچی جھوٹی ہر طرح کی روایتیں اور حکایتیں بیان کرتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے واعظ ہیں) خوب چلا رہا تھا (بلند آواز سے بیان کر رہا تھا) انہوں نے کہا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چلانے والے کو ناپسند کرتا ہے (گویا انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ)-

شُحٌّ یا شَحٌّ یا شِحٌّ - بخیلی' حرص' لالچ-

مُشَاحَّۃٌ - مناقشہ' جھگڑا-

تَشَاحَّ الْقَوْمُ - ہر ایک نے چاہا وہ مجھ کو ملے' اس کی حرص کی-

شَحَّاحٌ - بخیل۔

مَاءٌ شَحَاحٌ - تا پانی جو گہرا نہ ہو۔

زَنْدٌ شَحَاحٌ - کند پتھری جس میں سے آگ نہ نکلے۔

اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ - بخیلی سے بچے رہو (بعض نے کہا شُحٌّ سخت بخیلی، بعض نے کہا بخیلی لالچ کے ساتھ، بعض نے کہا بخیلی یہ ہے کہ آدمی مال میں بخیلی کرے اور شح یہ ہے کہ مال میں بھی بخیلی کرے اور اچھی طرح سلوک کرنے میں بھی مثلاً مانگنے پر کوئی چیز نہ دے)۔

بَرِئٌ مِّنَ الشُّحِّ مَنْ اَدَّى الزَّكٰوةَ وَقَرَى الضَّيْفَ وَاَعْطٰى فِي النَّائِبَةِ - جو شخص زکوٰۃ دے اور مہمان نوازی کرے اور مصیبت کے وقت سلوک کرے (مصیبت زدوں کی مدد کرے) وہ شح سے پاک ہوا (اس کو شحیح نہیں کہیں گے)۔

اَنْ تَتَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ - تو اس وقت خیرات کرے جب تو تندرست ہو تجھ کو مال دولت کی چاہ ہو (دنیا میں زندہ رہنے کی توقع ہو مفلسی محتاجی کا ڈر ہو یہ نہیں کہ جب جان حلق میں آ گئی مرنے کا یقین ہو گیا اس وقت لگے خیرات کرنے)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اِنِّيْ شَحِيْحٌ فَقَالَ اِنْ كَانَ شُحُّكَ لَا يَحْمِلُكَ عَلٰى اَنْ تَاْخُذَ مَالَيْسَ لَكَ فَلَيْسَ بِشُحِّكَ بَاْسٌ - ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں بخیل ہوں۔ انہوں نے کہا اگر تیری بخیلی تجھ سے یہ نہیں کراتی کہ تو دوسرے کا مال اڑا لے (بلکہ اپنے ہی مال کی حفاظت کرتا ہے) تو تیری بخیلی میں کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَااُعْطِيْ مَااَقْدِرُ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ ذَاكَ الْبُخْلُ وَالشُّحُّ اَنْ تَاْخُذَ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقِّهٖ - ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں جس مال کے روکنے پر قادر ہوں اس کو نہیں دیتا (یعنی بغیر مجبوری کے میں روپیہ خرچ نہیں کرتا اس وقت خرچ کرتا ہوں) انہوں نے کہا یہ بخیلی ہے اور شح یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق مار لے۔

اَلشُّحُّ مَنْعُ الزَّكٰوةِ وَاِدْخَالُ الْحَرَامِ - شح یہ ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے اور حرام حلال کی قید اٹھا دے (حرام روپیہ بھی لے لے جیسے رشوت اور ظلم کا)۔

وَيُلْقَى الشُّحُّ - قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں پر لالچ کا غلبہ ہوگا (ہر طرح سے مال جوڑنے کی فکر میں رہیں گے حلال طریقہ سے ہو یا حرام سے)۔

شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ وَّجُبْنٌ - مرد میں سب سے بدتر دو خصلتیں ہیں ایک تو حرص لالچ دوسرے نامردی بزدلی۔

لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا - لالچ اور ایمان دونوں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔

اَلشُّحُّ اَنْ تَرَى الْقَلِيْلَ سَرَفًا وَمَا اَنْفَقْتَ تَلَفًا - شح یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی خرچ کرے تو اس کو اسراف سمجھے اور جو کچھ خرچ کرے سمجھے کہ وہ تلف ہو گیا (اس پر رنج کرے) مجمع البحرین میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل تو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے اور شحیح چاہتا ہے کہ اپنے مال کے علاوہ دوسرں کے بھی مال مار لے جب وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ میں بھی اس کو حاصل کرلوں) - حلال طریق سے ہو یا حرام طریق سے اور اللہ تعالیٰ جو اسکو دیا ہے اس پر قناعت نہیں کرتا۔

شَحْذٌ - تیز کرنا، ہنکا دینا، تیز چلانا، پوست نکالنا، یا پیچھے لگ کر مانگنا یعنی الحاح کے ساتھ۔

شَحَّاذٌ - چڑ چڑا فقیر جو بن لئے نہ ٹلے۔

شَحَّاثٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

مِشْحَذٌ - پتھری جس پر لوہا تیز کریں۔

مِشْحَاذٌ - پہاڑ کی چوٹی، ٹیلہ، ہموار زمین۔

هَلُمِّي الْمُدْيَةَ وَاشْحَذِيْهَا - چھری لا اور اس کو تیز کر لے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَدُوٍّ شَحَذَ لِيْ ظُبَةَ مُدْيَتِهٖ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دشمن سے جو اپنی چھری کی دھار میرے لیے تیز کرے۔

شَحْوٌ - منہ کھولنا۔

شَحَّارٌ - کالی زمین، دھوئیں کی کالک جو دیگچی وغیرہ میں لگ جاتی ہے۔

شَخْرٌ - جماع کرنا-

شَخَرٌ - ڈرنا' گھبرانا-

شَخِيْرٌ - آواز بلند کرنا کاٹتے وقت-

شَحْشَحٌ - بہت بولنے والا' بڑا مقرر' بلیغ' بہادر' غیرت مند-

شَحْشَحَ الصُّرَدُ - ممولے نے آواز کی-

شَحْشَحَ الطَّائِرُ - پرندہ جلدی سے اڑ گیا-

شَحْشَاحٌ - حریص' ایک کام کو ہمیشہ کرنے والا' غیرت مند-

اِمْرَأَةٌ شَحْشَاحٌ - عورت جو قوت میں مردوں کے برابر ہو-

مُشَحْشِحٌ - قلیل الخیر-

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَّخْطُبُ فَقَالَ هٰذَاالْخَطِيْبُ الشَّحْشَحُ - حضرت علیؓ نے ایک شخص کو خطبہ سناتے وقت دیکھا تو کہا یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے-

قَطَاةٌ شَحْشَحٌ - پرندہ جلد اڑنے والا-

نَاقَةٌ شَحْشَحَةٌ - تیز رو اونٹنی-

شَحْصٌ یا شَحَصٌ یا شَحْصَاءُ یا شَحَاصَةٌ یا شَحَصَةٌ - وہ بکری جس میں دودھ نہ رہا ہو جس کو پیٹ نہ ہو یا جس پر نر نہ کودا ہو اس کی جمع اَشْحَاصٌ اور شِحَاصٌ اور شَحْصَاتٌ اور شَحَصٌ ہے-

شَحُوْصٌ - دبلی بکری-

شَحْطٌ یا شَحَطٌ یا شُحُوْطٌ یا مَشْحَطٌ - دور ہونا' ذبح کرنا' انداز سے بڑھ جانا' آگے نکل جانا' بھر دینا' تھکنا' ڈنک مارنا' پانی ملانا' کھینچنا' چوس لینا-

تَشْحِيْطٌ - خون میں لٹانا' لتھیڑ دینا-

شُحِطَ بِالدَّمِ - خون میں لتھڑ گیا اس میں لوٹنے لگا-

وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ - وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہے (اس میں تڑپ رہا ہے)-

يُشْحَطُ الثَّمَنُ ثُمَّ يُعْتَقُ كُلُّهٗ - جو شخص غلام میں سے ایک حصہ آزاد کرے تو اس کی پوری قیمت انتہائی لگائی جائے گی پھر پورا آزاد ہوگا- (عرب لوگ کہتے ہیں شَحَطَ فُلَانٌ السَّوْمَ - فلاں شخص نے نرخ انتہا کو چڑھا دیا' بہت قیمت لگا دی)-

بعضوں نے کہا يُشْحَطُ الثَّمَنُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قیمت جوڑی جائے گی' یہ شَحَطْتُ الْاِنَاءَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برتن بھر دیا)-

مَنْ جَلَسَ بَيْنَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ وَالْاِقَامَةِ كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - جو شخص مغرب کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بیٹھ جائے اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا اس کو جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو-

شَحْمٌ - چربی' چربی کھلانا-

شَحِمٌ - چربی دار ہونا جیسے شَحَامَةٌ ہے-

تَشْحِيْمٌ - چربی کھلانا-

شَاحِمٌ - چربی بیچنے والا جیسے شَحَّامٌ ہے اور لَحَّامٌ یعنی گوشت بیچنے والا-

مَا كُلُّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً وَّلَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً - ہر ایک سفید چیز چربی نہیں ہے اور نہ ہر کالی چیز کھجور ہے (یہ ایک مثل ہے)-

وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ الْعَرَقُ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ - بعض لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں کی لو تک پہنچے گا-

شَحْمَة - کان کا وہ مقام جہاں بالی پہنانے کے لیے چھید کرتے ہیں یعنی لو-

اِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ - آنحضرت نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاتے-

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمِ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا - اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں (گردے اور آنتوں اور معدے کی) حرام ہوئیں تو انہوں نے کیا کیا ان کو بیچا ان کی قیمت کھائی (نہایہ میں ہے کہ یہودیوں پر حرام یہی چربیاں ہوئی تھیں لیکن پشت اور سرین کی چربی حرام نہیں ہوئی تھی)-

كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهٖ فَاِنَّهٗ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ - انار کو اس کی چربی سمیت کھاؤ- (یعنی وہ سفیدی جو دانوں پر لپٹی ہوتی

ہے) کیونکہ اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے (وہ معدے کو ایسا صاف کرتی ہے جیسے چمڑے دباغت سے صاف ہو جاتا ہے-

لَحِيْمٌ شَحِيْمٌ -موٹا تازہ' چربی دار-

كَثِيْرٌ شَحْمِ بُطُوْنِهِمْ - ان کے پیٹ چربی دار ہوں گے-

شَحْنٌ -بھر دینا' دور کرنا' ہانک دینا-

شَحْنٌ -حسد کرنا-

مُشَاحَنَةٌ -بغض رکھنا-

اِشْحَانٌ - بھر دینا' نیام میں کرنا' نیام سے نکالنا' تیاری کرنا' رونے کے لیے مستعد ہونا-

مَشْحُوْنٌ اور شَاحِنٌ - بھرا ہوا جیسے کاتم اور مکتوم چھپا ہوا-

شَحْنَاءُ -عداوت' دشمنی-

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍمَّا خَلَامُشْرِكًا اَوْ مُشَاحِنًا - اللہ تعالیٰ ہر بندے کو بخش دے گا سوائے مشرک اور مشاحن کے- مشاحن دشمنی رکھنے والا (امام اوزاعی نے کہا مشاحن سے مراد یہاں وہ بدعت ہے جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر علیحدہ ہو جائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے)-

اِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ -مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہو (یعنی ناحق نفسانیت یا حسد کی راہ سے نہ یہ کہ دین کی وجہ سے)-

لَيَطَّلِعُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ اِلَّا لَهُمَا - اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو (یعنی مشرکوں اور مشاحن کو)-

وَلَيَذْهَبُ الشَّحْنَاءَ وَالتَّبَاغُضَ -وہ دشمنی اور عداوت کو دلوں سے دور کر دیں گے (یعنی حضرت عیسیٰ جب قیامت کے قریب اتریں گے- وجہ یہ ہوگی کہ اس وقت سب لوگوں کا ایک ہی دین ہو جائے گا- بڑی عداوت دینی اختلاف سے پیدا ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی)-

شَحَنَتِ السَّفِيْنَةَ -کشتی بھر دی-

شَحْوٌ -منہ کھول دینا' منہ کھل جانا-

اِشْحَاءٌ -منہ کھولنا-

تَشَحِّيْ -زبان درازی-

شَحْوَاءٌ -کشادہ کنواں-

شَحْوَةٌ -ایک بار ایک قدم-

وَاللّٰهِ لَتُشْحَوُنَّ فِيْهَا شَحْوًا لَا يُدْرِكُكَ الرَّجُلُ السَّرِيْعُ - (حضرت علیؓ نے عمار سے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا) قسم خدا کی تم تو اس میں ایسے بڑے بڑے قدم رکھو گے کہ جلدی دوڑنے والا مرد بھی تم کو نہ پا سکے گا-

وَيَكُوْنُ فِيْهَا فَتًى مِّنْ قُرَيْشٍ يَشْحُوْ فِيْهَا شَحْوًا كَثِيْرًا - (کعب نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا) قریش کا ایک جوان اس میں بہت بڑے بڑے قدم رکھے گا- (خوب پیش قدمی کرے گا)-

كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الشَّحَّاءُ - آنحضرت کا ایک گھوڑا تھا جس کو شحاء کہتے تھے (کیونکہ وہ بڑے بڑے قدم رکھتا تھا)-

باب الشين مع الخاء

شَخْبٌ یا مَشْخَبٌ -دودھ دوھنا' دودھ بہنا-

شِخَابٌ -دوہا ہوا دودھ-

شُخْبٌ -دودھ جو دوہا جائے-

شَخْبٌ فِي الْاِنَاءِ وَشَخْبٌ فِي الْاَرْضِ - دودھ کی دھار ایک بار برتن میں پڑتی ہے' ایک بار زمین پر گرتی ہے (یہ ایک مثل ہے)-

يُبْعَثُ الشَّهِيْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَشْخُبُ دَمًا - شہید قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا- (گویا ابھی تازہ زخمی ہوا ہے)-

اِنَّ الْمَقْتُوْلَ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَشْخُبُ اَوْدَاجُهٗ دَمًا - جو شخص (ظلم سے) مارا جائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں میں سے خون بہہ رہا ہوگا-

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ-اس نے تیر کے پیکان لیے اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے-اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہتا رہا- یہاں تک کہ وہ مرگیا (اپنے تئیں آپ مارلیا-زخموں کی ایذا پر صبر نہ کرسکا)-

يَشْخُبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ-حوض کوثر میں بہشت کے دو پرنالے پانی ڈال رہے ہیں-

تَشَخَّبُ الْاَصَابِعُ-انگلیاں بند ہوگئیں-

فَلَمَّا انْقَطَعَ شُخْبُ الْبَوْلِ-جب پیشاب کی دھار رک گئی (اصل میں شُخْبٌ کہتے ہیں دودھ کی دھار کو جو بار بار تھن کے دبانے اور نچوڑنے سے نکلتی ہے' اس کی جمع شِخَابٌ آئی ہے)-

شَخْتٌ یا شَخَتٌ-دبلا پتلا-

شُخُوْتَةٌ-دبلا ہونا-

شَخَتَهٗ-اس کو جلدی سے ذبح کرڈالا-

شَخَّتَهٗ اِلَيْهِ-اس کے پاس روانہ کردیا-

شِخِّيْتٌ-چمکتا ہوا غبار-

اِنِّىْ اَرَاكَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا-میں دیکھتا ہوں تو بالکل دبلا پتلا نحیف اور ضعیف ہے-

شَخٌّ-پیشاب کرنا' دودھ کا آواز دینا' دوہتے وقت' خراٹے لگانا-

شَخَّاخٌ-جو بستر میں پیشاب کردے-

شَخَاخٌ-پیشاب-

مِشَخَّةٌ-ازار میں سوراخ جس میں سے پیشاب کریں-

شَخِرٌ-گدھے یا گھوڑے کا آواز کرنا' حلق سے یا ناک سے آواز نکالنا' خراٹے لینا-

شَخْزٌ-بیقرار کرنا' تکلیف میں ڈالنا' کونچنا' پھوڑنا' لوگوں میں دشمنی ڈالنا-

شَخْسٌ-اضطراب کرنا' اختلاف کرنا' جمائی کے وقت منہ کھولنا-

اِشْخَاسٌ-غیبت کرنا-

تَشَاخُسٌ-مختلف ہونا' جھک جانا' گرجانا' پھوٹ پڑنا-

شَخْشَخَةٌ-لکڑی کی طرح لمبا ہونا' ہتھیار کی آواز یا کاغذ کی جیسے خَشْخَشَةٌ ہے-

شَخْصٌ-انسان کی صورت جو دور سے دکھائی دے' ذات' جسم' مرد ہو یا عورت-

شُخُوْصٌ-اونچا ہونا' نظر جمانا' آنکھ اٹھانا' روانہ ہوجانا' بلندی پر جانا' ورم کرنا' طلوع ہونا-

شُخِصَ بِهٖ-رنج کی خبر آئی جس سے پریشان ہوگیا-

شَخَاصَةٌ-موٹا ہونا-

تَشْخِيْصٌ-معین کرنا' تمیز کرنا' دریافت کرلینا-

اِشْخَاصٌ-بے قرار کرنا' چلنے کا وقت آجانا' غیبت کرنا' اوپر اٹھانا' تیر کا نشانے کے پار نکل جانا-

تَشَخُّصٌ-تعین اور ہر ایک چیز کی خاص صورت اور وضع-

مُتَشَاخِصٌ-مختلف اور متفاوت-

اِذَا شَخَصَ بَصَرُهٗ-جب میت کی آنکھ ایک طرف لگ جائے' پلکیں اوپر کو اٹھ جائیں-

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ-جب آنکھ کی ٹکٹکی بندھ جائے (کھلی کی کھلی ایک طرف لگ جائے)-

شُخُوْصُ الْمُسَافِرِ-مسافر کی روانگی-

فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ-آنکھ اوپر اٹھائی-

لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ-نہ اپنے سر کو اوپر اٹھایا نہ اس کو جھکایا-

بَابُ الْاِشْخَاصِ-باب بیان میں مدیون کو حاضر کرنے کے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے-

فَشَخِصَ بِیْ-میں بے قرار ہوگیا-

اِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ-نماز میں وہ شخص قصر کرے جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو-

فَلَمْ يَزَلْ شَاخِصًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى-برابر اللہ کی راہ میں سفر کرتے رہے-

لَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى-اللہ تعالیٰ سے زیادہ

کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور نہایہ میں ہے کہ شخص ہر جسم کو کہتے ہیں جس میں ارتفاع اور ظہور ہو اور اللہ تعالیٰ کو شخص بمعنی ذات کہیں گے)۔ ایک روایت میں لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ ہے یعنی اللہ سے زیادہ کوئی موجود غیرت دار نہیں ہے۔ بعض نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو اللہ سے زیادہ غیرت دار بننا سزاوار نہیں ہے)۔

سَيَأْتِيكَ مَنْ لَّا يَنْظُرُ فِيْ كِتَابِكَ وَ يُخْرِجُكَ مِنْ دَارِكَ شَاخِصًا۔ تیرے پاس عنقریب وہ چیز آئے گی جو تیری کتاب کو نہیں دیکھے گی اور تجھ کو مسافر بنا کر تیرے گھر سے نکالے گی (یعنی موت)۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ شَخَصَتِ الْاَ بْصَارُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف نگاہیں لگی ہوئی ہیں (سب تیرے فضل و کرم اور رحمت کے منتظر ہیں)۔

اِقَامَةُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ شُخُوْصِ الْجَاهِلِ۔ عاقل کا ایک جگہ بیٹھا رہنا' جاہل کے چلنے پھرنے' سفر کرتے رہنے سے افضل ہے۔

شَخِيْصٌ۔ جسم موٹا۔

شَخَصَ الْمُسَافِرُ۔ مسافر روانہ ہو گیا۔

باب الشين مع الدال

شَدْحٌ۔ موٹا ہونا۔

اِنْشِدَاحٌ۔ چت لیٹنا' پاؤں کشادہ کر کے۔

شَادِحٌ بمعنی واسع ہے۔

شُدْحَةٌ۔ گنجایش بمعنی سعة اور مندوحة ہے۔

مَشْدَحٌ۔ فرج۔

اَشْدَحٌ۔ کشادہ۔

مُشَدَّحٌ۔ گنجایش۔

شَدْخٌ۔ توڑنا یا تر چیز کا توڑنا یا خوف دار چیز کا توڑنا جیسے خربوزہ' تربوز وغیرہ (محیط میں ہے کہ شدخ کا استعمال اکثر تر چیز کے توڑنے میں کرتے ہیں جیسے کسر کا خشک چیز کے توڑنے میں اور خربوزہ توڑنے کو فضخ اور حنظل توڑنے کو نقف کہتے ہیں)۔

شَدَخَ الرَّجُلُ۔ میانہ روی سے جھک گیا۔

شَدَخَ فُلَانًا اس کے مشدخ یعنی منتہائے گردن پر مارا۔

شَدَخٌ۔ ناتمام بچہ۔

شَدْخَةٌ۔ ایک بار توڑنا۔

اَشْدَخُ۔ شیر اور اس کا مونث شَدْخَاءُ ہے۔

فَشَدَخُوْهُ بِالْحِجَارَةِ۔ اس کو پتھروں سے توڑا۔ (نہایہ میں ہے کہ شَدْخٌ جوف دار چیز کے توڑنے کو کہتے ہیں جیسے شَدَخْتُ رَأْسَهُ فَانْشَدَخَ میں نے اس کا سر توڑا پھر وہ ٹوٹ گیا)۔

اِذَا كَانَ شَدْخَاءَ اَوْ مُضْغَةً فَادْفِنْهُ فِيْ بَيْتِكَ۔ کچا بچہ جب ناتمام ہو یا گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کو اپنے گھر میں گاڑ دے۔

فَيَشْدَخُ بِهِ۔ اس سے اس کا سر توڑتا ہے۔

وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ۔ جس کو میں نے دیکھا اس کا سر توڑا جاتا تھا۔

فِيْ شَدْخِ بَيْضَةِ نَعَامٍ۔ شتر مرغ کا انڈا پھوڑنے میں۔

شَدٌّ۔ دوڑنا' بلند ہونا' مضبوط کرنا' باندھنا' زور دینا۔

شَدَّةٌ۔ حملہ کرنا۔

تَشْدِيْدٌ۔ سختی کرنا' تنگی کرنا۔

مُشَادَّةٌ۔ سختی کرنا۔

اِشْتِدَادٌ۔ دوڑنا' زور پکڑنا' بڑھنا' غلبہ کرنا۔

شَدَّةٌ۔ ایک بار حملہ کرنا۔

يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰى مُضْعِفِهِمْ۔ جہاد میں جس شخص کے جانور زوردار ہوں (زبردست) وہ اس کے برابر ہو گا جس کے جانور ناتوان اور کمزور ہوں (یعنی دونوں کو لوٹ میں سے برابر حصہ ملے گا)۔

لَا تَبِيْعُوا الْحَبَّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔ دانوں کو (جیسے گیہوں' جو' جوار' چاول وغیرہ ہیں) اس وقت تک مت بیچو جب تک وہ زور

دار نہ ہو جائیں (ان کی سلامتی کا یقین نہ ہو جائے- یہ حکم اس واسطے دیا کہ اگر زمین سے اگتے ہی کوئی بیچ ڈالے تو احتمال ہے کہ غلہ پر کوئی آفت آ جائے اور پیداوار نہ ہو تو اس صورت میں خریدار پر ظلم ہوگا اس کا روپیہ برباد ہوگا- یہی حکم ہر میوے میں بھی ہے جب تک وہ پختہ نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ رہنے کا یقین نہ ہو جائے اس کی بیع ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے)-

مَنْ يُّشَادُّ الدِّيْنَ يَغْلِبُهٗ- جو شخص دین سے مقابلہ کرے گا (آخر وہ مغلوب ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ اپنی طاقت اور قوت دیکھ کر عبادت کرنا چاہیے تا کہ ساری عمر نبھ جائے اور بہت سختی کرنا اور عبادات اور ریاضات شاقہ اختیار کرنا خوب نہیں ہے کیونکہ ان کو نباہ نہ سکے گا چند روز میں عاجز ہو کر چھوڑ دے گا- ایک روایت میں یوں ہے 'لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ- معنی وہی ہیں- نہایہ میں ہے کہ یہ اس حدیث کے مانند ہے انّ هذا الدين متين فاوغل فيه برفق' یہ دین بڑا استوار اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ چل (یعنی اعتدال کے ساتھ)-

اَلَا تَشِدُّ فَنَشِدُّ مَعَكَ- تم دشمن پر حملہ نہیں کرتے ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں گے-

ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ- پھر اس پر حملہ کیا گذشتہ کل کے دن کی طرح وہ نیست و نابود ہو گیا (یعنی اس کو قتل کر ڈالا دنیا سے رخصت کیا)-

اَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِيْزَرَ- شب بیدار رہے اور ازار مضبوط باندھی (یعنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کی یا عمل میں کوشش اور مستعدی کی یا دونوں باتیں)-

كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَشَدِّا لرَّجُلِ- گھوڑے کی دوڑ کی طرح پھر آدمی کی دوڑ کی طرح-

لَا تَقْطَعُ الْوَادِيَ اِلَّا شَدًّا- جو نالہ میلین اخضرین کے درمیان ہے (یعنی صفا اور مروہ کے بیچ میں) اس کو دوڑ کر قطع کرنا چاہیے-

كُنْتُ اَتَشَدَّدُ فَيُجْلَدُبِيْ- میں حملہ کرنا چاہتا تھا پھر مجھ کو نیند آ جاتی میں پڑ جاتا-

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيَم- (حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے کہا) ارے زیم (یہ اس گھوڑے یا اونٹنی کا نام تھا) یہ لڑائی کا وقت ہے دوڑ-

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ- یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ (یعنی احد) میں دوڑ رہی تھیں- بخاری کی روایت میں یشتدن ہے اور یہ عربیت کے قواعد کے لحاظ سے فصیح نہیں ہے کیونکہ حرف ثانی جب ساکن ہو اس وقت فک ادغام کرنا چاہیے- مگر بعض عربوں کا محاورہ یوں بھی ہے وہ رددت اور رددت اور رددن کو ردت اور ردت اور ردن بولتے ہیں- ایک روایت میں یسندن ہے یعنی پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں)-

بَعْدَ مَا اشْتَدَّالنَّهَارُ- جب دن چڑھ گیا-

شَدًّا لنَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ- یعنی دن چڑھے لمبی پوری عمر کی اونٹنی کے دونوں بازو-

يُشَدِّ دُ فِي الْبَوْلِ- وہ پیشاب میں بڑی سختی اور احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ شیشی میں پیشاب کرتے کہ ایسا نہ ہو اس کی چھینٹیں اڑ کر پڑیں-

لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ- مجھ کو تو یہ پسند ہے کہ تمہارے صاحب یعنی ابوموسیٰ پیشاب میں اتنی سختی نہ کرتے (کیونکہ یہ خلاف سنت ہے- آنحضرت کبھی کھڑے کھڑے بھی پیشاب کر لیتے حالانکہ اس میں چھینٹ اڑنے کا بہت ڈر ہوتا ہے)-

فَشَدَّ عَلِيٌّ بِقَطْعِ الصَّلٰوةِ- حضرت علیؓ نے نماز توڑ کر حملہ کیا-

اَشَدِّ مَاتَجِدُوْنَ- بہت سخت سردی جو تم پاتے ہو-

اَشَدُّ بَصِيْرَةً- اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ تو دجال ہے-

لَحَمْلُكِ النَّوٰى اَشَدُّ مِنْ رُّكُوْبِكَ مَعَهٗ- (زبیرؓ نے اپنی بی بی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا) تو جو گٹھلیاں لادے ہوئے لا رہی تھی یہ اس سے زیادہ سخت ہے یعنی آنحضرت کے ساتھ سوار ہو جانے میں مجھ کو کوئی غیرت نہیں آتی جتنی اس میں آئی کہ تو آپ کے سامنے گٹھلیوں کا گٹھ لادے ہوئے نکلی کیونکہ آپ کہیں گے زبیر ایسا بخیل ہے کہ اپنی بیوی سے رکیک اور محنت کے کام کراتا ہے)-

قَالَ شَدِيْدًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - عبدالعزیزؒ نے شیبہ کے جواب میں سخت غصہ ہو کر کہا ہاں آنحضرت ہی سے مروی ہے (میں اپنے دل سے تھوڑی کہتا ہوں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ - سب سے زیادہ سخت عذاب (قیامت میں) ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں (بت تراشی کرتے ہیں یا جاندار کی تصویر کھینچتے ہیں-نووی نے کہا اگر جاندار کی مورت اس لیے بنائے یا بت اس لیے تراشے کہ لوگ اس کی پوجا کریں تب تو وہ کافر ہو گیا اور اگر صرف جاندار کی شبیہ دکھانا منظور ہو تو وہ فاسق ہے کافر نہیں ہے- میں کہتا ہوں اس حدیث سے اور اس کے بعد والی حدیث سے جاندار کی ہر طرح مورت کی حرمت معلوم ہوتی ہے خواہ مجسم ہو یا عکسی یا نقشی اور بعض نے عکسی یا نقشی میں اختلاف کیا ہے اسی طرح اگر جاندار کے صرف چہرے کی یا اتنے دھڑ کی ہو جس سے وہ جی نہیں سکتا- تو اس کو بعض نے جائز رکھا ہے)-

اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ - سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا (طیبی نے کہا اگر تصویر بہ قصد عبادت اور پرستش بنائی جائے تب تو کفر ہے اسی طرح اگر بہ قصد مشابہت خلق اللہ بنائی جائے ورنہ فسق ہے اور درخت مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا اس کا پیشہ کرنا حرام نہیں ہے اور مجاہد نے اس کو بھی حرام کہا ہے- کیونکہ دوسری حدیث میں ہے فليخلقوا حبّة اوشعيرة یعنی ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں)-

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِيَاءُ - سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے (ان پر سخت سخت بلائیں اور مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں جو دوسروں پر نہیں ڈالی جاتیں بقول شخصے نزدیکان رابیش بود حیرانی)۔[1]

اَلْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ - جو افضل ہے ان پیغمبروں میں اس پر اور سخت بلا آتی ہے پھر جو اس سے افضل ہے اس پر اور زیادہ سخت-

حَتّٰى اشْتَدَّ النَّاسُ الْجِدَّ - یہاں تک کہ لوگوں نے بہت سخت تیزی شروع کی (یعنی جلد چلنا جہاد میں)۔

فَيَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ - یہ قسم وحی کی آپ پر بہت سخت ہوتی تھی-

خَرَجَ يَشْتَدُّ - نکل کر دوڑنے لگا-

لَا يُسْبَقُ شَدًّا - دوڑنے میں پیچھے نہیں رہتے تھے بلکہ سب سے آگے نکل جاتے-

اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ - ہجرت بہت مشکل کام ہے (کیونکہ اس میں اپنا ملک اور وطن دوست وعزیز واقربا سب کو چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے شاید تجھ سے نہ ہو سکے اور اس وجہ سے تو اسلام سے پھر جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے ہی ملک میں رہ کر اسلام کے ارکان بجالائے)-

مترجم کہتا ہے اوائل اسلام میں جب مسلمانوں کا شمار بہت کم تھا اور تمام اطراف میں کفار ہی پھیلے ہوئے تھے ہجرت فرض تھی جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو اپنا وطن ترک کر کے مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آ جانا اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو جانا ضروری تھا پھر جب مکہ معظمہ فتح ہو گیا اور جا بجا اسلام کا چرچا ہو گیا مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی اور کافر اس حال میں نہیں رہے کہ مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی- جب سے اب تک ہجرت مستحب رہ گئی لیکن ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اور دار الاسلام اور دار الکفر کی تعریف میں فقہاء اور علماء کا اختلاف ہے- اگر دار الاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمانوں کا ایک شرعی امام ہو اور حدود اور احکام شرعیہ سب کے سب آزادی کے ساتھ جاری ہوں تو ہندوستان کیا حرمین شریفین بھی دار الاسلام نہیں رہتے صرف چند ممالک عسیر اور نجد اور بعض پہاڑ جہاں بالکل احکام شرعیہ جاری ہیں دار الاسلام قرار پاتے ہیں- اگر دار الاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ ارکان اسلام بجالا سکتے ہوں اور امور مذہبی میں کوئی مداخلت نہ ہو

[1] مقربین دوسروں کی بہ نسبت (امر خداوندی میں) زیادہ ہی حیران ہوتے ہیں۔

تو تقریباً تمام دنیا بلکہ انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور جاپان وغیرہ بھی دارالاسلام کا حکم رکھتے ہیں- میرے نزدیک اس زمانہ کی مشکلات کی وجہ سے اور مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اس کے لحاظ سے دارالاسلام کے یہی معنی رکھنا مناسب ہے اور جب تک امام مہدی علیہ وعلی آباءٖ السلام ظاہر نہ ہوں یا کوئی امام شرعی مسلمانوں کا بحسب قواعد شرع قائم نہ ہو اس وقت تک ہجرت کی فرضیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا- واللہ اعلم-

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ- کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بہ قصد تقرب اور ثواب انہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے اگر کسی شخص نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد یا قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی نذر مانی تو وہ نذر صحیح نہ ہو گی نہ اس کا پورا کرنا واجب ہو گا کیونکہ وہ نذر معصیت ہے- نووی نے کہا اولیاء اللہ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے اور اسی طرح دوسرے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے کوئی اس کو حرام کہتا ہے کوئی جائز کہتا ہے)-

لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ- اپنی جانوں پر سختی نہ کرو- ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے-

كَانُوْا يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُوْنَ- وہ نشانوں کے بیچ میں دوڑتے اور ہنستے- (یعنی تیر مارنے کے نشانات کے درمیان- مطلب یہ ہے کہ دن کو کھیل کود اور ہنسی بھی کرتے اور رات کو عبادت میں مصروف رہتے راہب ہو جاتے)-

يَشْتَدُّ اِثْرَ رَحْلٍ- اونٹ کے پیچھے دوڑتا (تاکہ اس پر سوار ہو جائے بوجھا لادے)-

فَيَشُدُّ اللّٰهُ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ- اللہ تعالیٰ ذمی کافروں کا دل مضبوط کر دے-

يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ- اپنے زور تک پہنچے- (یعنی زور اور قوت کے زمانہ تک یہ پندرہ برس کی عمر سے چالیس برس تک کی عمر کا زمانہ ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا ہی مروی ہے)-

اِنْقِطَاعُ يُتْمِ الْيَتِيْمِ بِالْاِحْتِلَامِ وَهُوَ اَشُدُّهٗ- یتیم کی یتیمی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے (جب اس کو احتلام ہونے لگا تو وہ بالغ ہو گیا اب اس کو یتیم نہیں کہیں گے اور یہی اس کی اشد یعنی زور اور قوت ہے)-

يُشَدِّدُهٗ فِيْ قُلُوْبِ شِيْعَتِكُمْ- تمہارے گروہ والوں کے دلوں میں اس کو جما دے گا (ایک روایت میں يُسَدِّدُهٗ ہے سین مہملہ سے یعنی مضبوط کر دے گا- مجمع البحرین میں ہے لا تشد الرحال الا علی ثلثة مساجد اس میں مستثنیٰ منہ مسجد ہے یعنی ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی زندہ ولی یا صالح شخص یا مردہ ولی کی قبر کی زیارت کے لئے یا طلب علم یا تجارت کے لئے بھی سفر کرنا منع ہے)-

میں کہتا ہوں علمائے اہل سنت میں سے ایک جماعت کثیر اس کے جواز کی طرف گئی ہے اور حدیث کو مساجد سے خاص کیا ہے جیسے اوپر گذر چکا-

شداد بن عاد مشہور کافر بادشاہ تھا اللہ نے اس کو لمبی عمر دے کر مہلت دی تھی-

شَذْفٌ- ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالنا-

اِشْذَافٌ- تاریک ہونا-

شَذَفٌ- شخص اس کی جمع شدوف-

شَذَفٌ- لمبا' بڑا' جلد کودنے والا-

شُذْفَةٌ- قطعہ-

يَرْمُوْنَ عَنْ شُذُفٍ- ٹیڑھی کمان سے تیر مارتے ہیں (یہ جمع ہے شدفاء کی یعنی فارسی کمان جو ٹیڑھی ہوتی ہے- ابوموسیٰ نے کہا اکثر روایتوں میں عن سدف ہے سین مہملہ سے اور اس کا کچھ معنی نہیں)-

شَدَقٌ- کلمہ کشادہ اور وسیع ہونا (اصل میں شدق ہے گلپھڑے کے معنی ہیں)-

تَشَدُّقٌ- زبان آوری' زور اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرنا-

شِدْقَان - دونوں کلھڑے اور وادی کے دونوں کنارے۔
اَشْدَق - بڑا تقریر کرنے والا فصیح البیان' اس کا مؤنث شدقاء ہے۔
یَفْتَتِحُ الْکَلَامَ وَیَخْتِتِمُهٗ بِاَشْدَاقِهٖ - آنحضرتؐ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے اور انہی پر ختم کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ کا ذہن مبارک کشادہ تھا اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے)۔
اَبْغَضُکُمْ اِلَیَّ الثَّرْ ثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ - مجھ کو تم لوگوں میں بہت ناپسند وہ ہیں جو بہت باتیں کرنے والے زبان دراز ہیں (بکی بن سوچے سمجھے جو چاہیں بک دیتے ہیں' اپنا حلق تھکاتے ہیں دوسروں کا مغز پکاتے ہیں۔ بعض نے کہا تشدقون سے ٹھٹھا اور مسخری کرنے والے مراد ہیں)۔
حَمْرَاءُ الشِّدْقَیْنِ - دونوں سرخ کلھڑے والی عورت (جس کے منہ میں دانت نہ رہا ہو یعنی بالکل بوڑھی تو دانتوں کی سفیدی جا کر کلھڑوں کی لالی نمودار ہوتی ہے۔ یہ حضرت عائشہ نے حضرت خدیجہ کی نسبت بیان کیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ایک بڑھیا مرگئی اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر یعنی جوان عورت آپ کو دی یہ اپنی طرف اشارہ کیا۔ عورتوں میں یہ رشک اور غیرت جبلی اور خلقی ہوتی ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے ان کو جھڑکا نہیں۔ بعض نے کہا یہ واقعہ حضرت عائشہ کا صغرسنی کا زمانہ تھا اس وقت کا ہے ایسے ہی حضرت عائشہ کا غصہ آنحضرتؐ پر یہ بھی رشک میں داخل ہے جو عورتوں کو معاف ہے ورنہ دوسروں کے لئے تو کبیرہ گناہ ہے اسی لئے بعض نے کہا ہے اگر عورت غیرت اور رشک کی وجہ سے اپنی سوکن کو تہمت لگائے تو اس پر حد نہ پڑے گی۔ ایک حدیث میں ہے رشک کرنے والی عورت وادی کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے نہیں پہچانتی۔ یعنی رشک کے جوش میں اس کی عقل گم ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی باری میں ایک دوسری بی بی نے آنحضرتؐ کے لئے کھانا بھیجا انہوں نے وہ پیالہ کھانے کا اس آدمی کے ہاتھ سے جو لایا تھا لے کر زمین پر پٹخ دیا پیالہ پھوٹ گیا اور کھانا سب زمین پر گر گیا آنحضرتؐ نے وہ کھانا زمین سے اٹھایا اور صحابہ سے فرمایا تمہاری ماں کو غیرت آ گئی)۔
مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ فَقَالَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ اَشْدَقِکُمْ - تم نے کس سے یہ حدیث سنی؟ کہا ابن عباس سے' کہا تم سب میں بڑے کلے والے سے (یعنی بڑے مقرر اور فصیح الکلام سے)۔
فَلَوٰی شَدِقَهٗ - اپنے منہ کے کنارے کو موڑا۔ (شِدق بہ فتحہ وکسرۂ شین دونوں طرح آیا ہے)۔
شُدَاهٌ - حیرت اور دہشت (جیسے شَدْهٌ اور شُدْهٌ اور شَدَهٌ ہے)۔
مَشَادِه - مشاغل۔
مَشْدُوْهٌ - مشغول۔
شَدْوٌ - جانوروں کا چلانا ان کو گانا سنا کر یعنی حداء بہ ضمہ اور کسرۂ حاء۔
شَدَا - گایا۔
شَادِیْ - گانے والا۔
اَلشَّدَا - قوت کا باقی حصہ کنارہ گرمی خارشت۔
شَدْوٌ - تھوڑا' قلیل۔

باب الشین مع الذال

شَذْبٌ - چھیلنا' کاٹنا' چھانٹنا۔
تَشْذِیْبٌ - کاٹنا' ہانک دینا' درست کرنا' بانٹنا' پھاڑنا۔
شَاذِب - اپنے وطن سے جدا' ناامید' تنہا۔
شَذَبٌ - درخت کے ٹکڑے یا چھال گھر کا سامان لکڑیاں۔
شَذِبٌ - کھلی رگوں والا۔
شَوْذَبٌ - لمبا' خوش خلق۔
اَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ - آنحضرتؐ لمبے تڑنگے سے کم تھے (قد و قامت میں' مطلب یہ ہے کہ آپ متوسط القامت تھے نہ بونے نہ تاڑ کی طرح لمبے اصل میں مُشَذَّبٌ - وہ کھجور کا درخت ہے جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔
شَذَّبَهُمْ عَنَّا تَخَرُّمُ الْاٰجَالِ - ان کو ہم سے میعادوں کے گذرنے نے جدا کر دیا (یعنی ہر ایک کی زندگی کی جو معیاد مقرر

تھی جب وہ گذر گئی تو ہم سے جدا ہو گئے)-

شَذٌّ - جماعت سے الگ ہو جانا' نکل جانا-

شُذُوْذٌ - نادر ہونا' اکیلا ہونا-

شَاذٌّ - نادر' خلاف قیاس-

تَشْذِیْذٌ اور اِشْذَاذٌ - الگ کر دینا' جماعت سے نکال دینا-

ثُمَّ اُتْبِعَ شُذَّانُ الْقَوْمِ صَخْرًا مَّنْضُوْدًا - پھر ان میں سے کچھ شاذ لوگ جو جماعت سے الگ ہو گئے تھے ان پر ٹھوس پتھر پیچھے لگے (وہ جہاں تھے وہیں مارے گئے) شُذَّاذٌ جمع ہے شَاذٌّ کی جیسے شُبَّانٌ جمع ہے شَابٌّ کی اور شُوَاذٌّ بھی آئی ہے-

لَا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً - وہ کسی شخص کو ان میں سے جو جتھے سے پھوٹ گیا ہوتا یا جدا ہو گیا ہوتا نہ چھوڑتا (سب کو مار ڈالا- بعض نے کہا شَاذَّةٌ تو وہ جو ان کی جماعت میں تھا پھر الگ ہو گیا اور فَاذَّةٌ وہ جو جماعت میں شریک ہی نہیں ہوا تھا لیکن اکیلا مل گیا- یہ مارنے والا شخص قُزْمَان تھا جو منافق تھا اپنی بہادری دکھانے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے لڑا- اخیر میں زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی-

مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ - جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے (جو حق پر ہو) الگ ہو جائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا (اس کی سزا دوزخ ہے) سواد اعظم سے الگ ہو جانے پر (سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے- جو حق پر ہو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو- بعض نے کہا صحابہ کا گروہ مراد ہے)-

اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الشَّاةِ یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ الْقَاصِیَةَ النَّاحِیَةَ - شیطان آدمیوں کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیے کی طرح وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو منڈے سے الگ ہو گئی ہو دور پڑ گئی ہو' ایک کونے میں رہ گئی ہو- (اسی طرح شیطان بھی اس کو پھانس لیتا ہے جو خود رائی کر کے مسلمانوں کی بڑی جماعت یعنی صحابہ اور تابعین کے گروہ سے الگ ہو گیا ہو)-

اَلشَّاذُّ عَنْكَ یَا عَلِیُّ فِی النَّارِ - اے علی جو تم کو چھوڑ کر الگ ہو جائے وہ دوزخ میں جائے گا- (یعنی جو دشمن اہل بیت ہو حضرت علی کو برا سمجھے ان کے گروہ سے الگ ہو کر خارجی یا ناصبی بن جائے)-

وَاتْرُكِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ - اس حدیث کو چھوڑ دے جو شاذ ہو مشہور نہ ہو-

اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ كُلَّ شَاذٍّ عَنِ الطَّرِیْقِ - مجھ کو حکم ہوا کہ میں ہر ایک شخص کو جو رستہ سے الگ ہو گیا ہو چھوڑ دوں-

شَاذَرْوَان - وہ ٹکڑا دیوار کے پایہ کا جو عرض میں چھوڑ دیتے ہیں (اس کو تَازِیْر بھی کہتے ہیں- کیونکہ وہ ازار کی طرح دیوار کے چاروں طرف محیط ہوتا ہے)-

شَذْرٌ - سونے کے ٹکڑے یا نگینے یا چھوٹے موتی (اس کی جمع شُذُوْرٌ ہے)-

تَشَذُّرٌ - جنگ کے لئے تیار ہونا' جلدی کرنا' غصے ہونا' خوشی سے سر ہلانا' جھکنا' حرکت کرنا گھوڑے پر پیچھے سے سوار ہونا-

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ یا شِذَرَ مِذَرَ - حضرت عمر نے شرک کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا- (اس کے پرخچے اڑا دیئے توحید اور اسلام کا ڈنکا دنیا کے بڑے حصوں میں بجا دیا- سبحان اللہ جس نے اسلام اور مسلمانوں پر اتنا بڑا احسان کیا ہو اس کو کس منہ سے بعض نادان احسان فراموش برا کہتے ہیں حق تعالیٰ سے نہیں شرماتے)-

اَرٰی كَتِیْبَةً حَرْشَفٍ كَاَنَّهُمْ قَدْ تَشَذَّرُوْا لِلْحَمْلَةِ - میں پیدل فوج کو دیکھتا ہوں گویا وہ حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں-

بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ تَشَذَّرَلِیْ بِهٖ - مجھ کو امیر المؤمنین کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی ہے جس میں مجھ کو دھمکایا تھا- (ایک روایت میں تشزر ہے زای معجمہ سے' معنی یہ ہوگا جو غصہ کی نگاہ سے کہی گئی تھی- کہتے ہیں- نظر شزر یعنی غصہ کی نگاہ چشم نمائی)-

شَذَفٌ - پہنچنا' حاصل کرنا-

شَذَامٌ - نمک' بچھو یا زنبور کا ڈنک-

شَیْذُمَان - بھیڑیا-

شَیْذُمَانَۃ- جوان تیز رواونٹنی-

شَذْوٌ- ایذا دینا' تکلیف دینا' مشک کی خوشبو لگانا-

اِشْذَاءٌ ایذا دینا' پھیر دینا' ہٹا دینا-

شَذْوٌ- مشک یا مشک کی خوشبو-

شَذًا- ایک درخت ہے' جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں' خارشت' نمک' ایذا' شر وغیرہ-

اَوْصَیْتُھُمْ بِمَایَجِبُ عَلَیْھِمْ مِّنْ کَفِّ الْاَ ذٰی وَصَرْفِ الشَّذَا- میں نے ان باتوں کی ان کو وصیت کی جوان پر واجب تھیں یعنی ایذا دہی سے باز رہنا اور شر اور برائی کو پھیر دینا' ہٹا دینا-

باب الشین مع الراء

شَرْبٌ- سمجھا-

شَرَبٌ پیاسا ہونا' سیراب ہونا-

شَرِبَ بِہٖ- اس پر جھوٹ باندھا-

شِرْبٌ- (بحرکات ثلثہ) پینا-

تَشْرِیْبٌ- کھلا پلا دینا-

مُشَارَبَۃٌ- ساتھ مل کر پینا-

اِشْرَابٌ- پلانا' پیاسا ہونا' پینے کا وقت آنا-

اَشْرَبَنِیْ مَالَمْ اَشْرَبْ- مجھ پر جھوٹ باندھا-

اشرب فلان حب فلان- فلاں شخص کے دل میں فلاں کی محبت رچ گئی-

اَبْیَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَۃً- آنحضرتؐ سفید رنگ سرخی آمیز تھے- (سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)-

وَقَدْ شُرِّبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ- کھیت میں آٹا پلا دیا گیا تھا یعنی غلہ تیار تھا' پختگی کے قریب تھا- (ایک روایت میں شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ ہے' معنی وہی ہیں)-

لَقَدْ سَمِعْتُمُوْہُ وَ اُشْرِبَتْہُ قُلُوْبُکُمْ (حضرت عائشہ نے تہمت کی حدیث میں فرمایا) تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی اور تمہارے دلوں میں رچ گئی-

وَاُشْرِبَ قَلْبُہٗ الْاِشْفَاقَ- اس کے دل میں ڈر رچ گیا-

اِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ- ایام تشریق کھانے اور پینے (اور جماع کرنے کے دن ہیں (ان میں روزہ رکھنا حرام ہے)-

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ- جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اس کو آخرت میں شراب نہ ملے گی- (یعنی بہشت میں نہ جائے گا اور وہاں کی شراب سے محروم رہے گا' مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیئے وہ تو کافر ہے)-

وَھُوَ فِیْ ھٰذَا الْبَیْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ- حمزہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب اڑا رہے ہیں-

اَلشَّرْبُ الْکِرَامُ- شراب پینے والے سخی اور کریم النفس-

جُرْعَۃُ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ- ایک گھونٹ پانی کا جس کو ضرورت کے وقت پیتے ہیں اس شربت سے بہتر ہے جو بالائے' ہلاک کرلے- (یہ ایک مثل ہے)-

اِذْھَبْ اِلٰی شَرَبَۃٍ مِّنَ الشَّرَبَاتِ فَادْلُکْ رَاْسَکَ حَتّٰی تُنَقِّیَہٗ- حوضوں میں سے کسی حوض پر جا اور وہاں اپنا سر مل کر صاف کر-

اَتَا نَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَعَدَلَ اِلَی الرَّبِیْعِ فَتَطَھَّرَ وَاَقْبَلَ اِلَی الشَّرَبَۃِ- آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے تو پہلے نہر کی طرف مڑے (یعنی نالی کی طرف جو باغ میں ہوتی ہے) وہاں طہارت کی اور حوض کی طرف آئے-

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَیْھَا وَھِیَ شَرْبَۃٌ وَّاحِدَۃٌ- پھر میں نے اوپر سے اس کو دیکھا گویا وہ پانی ہی پانی تھا جدھر سے چاہو پی لو (مطلب یہ کہ پانی اس میں بہت ہوگیا تھا- ایک روایت میں شَرِیَّۃٌ ہے یائے تحتانیہ سے' اس کا ذکر آگے آئے گا-)

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَحَاطَ عَلٰی مَشْرَبَۃٍ- وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے جو کسی گھاٹ کا پانی روکے (یعنی جہاں لوگ پانی پیتے ہوں ان کو نہ پینے دے)-

کَانَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ لَّہٗ- آپ اپنے ایک بالا خانے میں

تھے-

مَشْرُبَةٌ- (بہ فتحہ راء اور بضمہ راء) بمعنی غرفہ بعض نے کہا بہ فتحہ راء غلہ خانہ (یعنی جہاں اناج غلہ وغیرہ رہتا ہے)-

اَنْ تُؤْتٰی مَشْرَبَتُهٗ- کوئی اس کے مودی خانہ پر آئے (اور قفل توڑ کر مال نکال لے) جانور کے تھن کو مودی خانہ سے تشبیہ دی اور اس میں جو دودھ ہوتا ہے اس کو مودی خانہ کے مال و اسباب غلہ وغیرہ سے)-

فَيُنَادِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادٍ فَيَشْرَئِبُّوْنَ لِصَوْتِهٖ- قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا لوگ اس کی آواز کی طرف سر اٹھائیں گے (اس کے دیکھنے کو کہ کون پکارتا ہے)-

وَاشْرَأَبَّ النِّفَاقُ- اور نفاق بلند ہو جائے گا (خلوص مغلوب ہو جائے گا مخلص لوگ کم ہوں گے اور منافق بہت)-

اِذَا وَضَعَ اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ يَشْرَبْهَا- چوہے کا قاعدہ ہے اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتا (گائے بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے' اس سے معلوم ہوا کہ چوہا بنی اسرائیل کے ان لوگوں کی اولاد ہے جو مسخ ہو گئے تھے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ حرام تھا توراۃ شریف میں اس کی حرمت مذکور ہے)-

وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ- (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) شراب خوری کثرت سے ہو گی (خیر نصاریٰ کے نزدیک تو شراب حرام نہیں وہ اگر کثرت سے بھی پئیں تو کچھ تعجب نہیں پر تعجب تو یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خوری کے برے نتائج سے واقف ہو کر اس کو چھوڑتے جاتے ہیں- حال کی جنگ میں روس کے بادشاہ نے اپنے تمام ممالک میں شراب بنانے اور پینے کی ممانعت کر دی اور کروڑوں روپے کے خسارے کا کچھ خیال نہ کیا- مگر مسلمان جن کے مذہب میں شراب قطعاً حرام ہے وہ اس کو کثرت سے پینے لگے ہیں خصوصاً امراء اور رؤسا اور نوابوں میں تو فیصدی پانچ مسلمان بھی ایسے نہیں نکلتے جو شراب نہ پیتے ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ- ایک نصرانی مجھ سے کہنے لگا کہ تم جب میز پر کھاتے ہو تو شراب کا استعمال کیوں نہیں کرتے- میں نے کہا شراب ہمارے دین میں بالکل حرام ہے خود قرآن شریف میں اس کی حرمت موجود ہے- اس نے کہا واہ میں تو قسطنطنیہ اور مصر میں مدتوں رہا ہوں اور بہت سے مسلمان امراء کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب بلا نکیر شراب پیتے تھے تم غلط کہتے ہو اگر قرآن میں اس کی حرمت ہوتی تو وہ کیوں پیتے- اب میں کیا جواب دیتا غصہ پی کر خاموش ہو رہا- اسی طرح ایک ہندو مجھ سے کہنے لگا کہ اسلام میں بھی سوانگ بنانا شیر ریچھ بھیڑیئے بننا درست ہے دیکھو حیدر آباد مدارس بنگلور دکن کے اکثر شہروں میں مسلمان محرم میں شیر ریچھ بھیڑیئے بنتے ہیں اگر یہ امر نا جائز ہوتا تو اتنے بہت سے مسلمان اس کو کیوں کرتے- میں نے اس کو ہر چند سمجھایا کہ اسلام میں یہ سب امور منع اور حرام ہیں مگر اس کو یقین نہ آیا اس نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں تہذیب اور متانت کے خلاف کوئی کام نہیں محض غلط ہے' مسلمان اور ہندو دونوں ان امور میں یکساں ہیں اور کسی کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں- افسوس ان مسلمانوں نے اسلام کی عزت اور عظمت کھوا دی)-

نَهٰی عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰی مَائِدَةٍ يُّشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ- آپ نے اس دسترخوان (یا میز) پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جائے- (یعنی دوسرے لوگ پئیں گو یہ خود نہ پیئے- کیونکہ شرابخوروں کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا گویا ان کے فعل سے راضی ہونا ہے اور احتمال ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی یہ بھی شراب پینا شروع کر دے)-

باب الشرب بہ کسرہ شین یعنی اس باب میں پانی پینے کا حقوق کا بیان ہے (اصل میں شرب پانی کے حصے کو کہتے ہیں)-

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا- کچھ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر اور کچھ رکھیں گے (جیسے عرق مفرح' نبیذ مقوی' شراب الصالحین وغیرہ- تاڑی اور سیندھی اور جو شراب نشہ کرے اس کا قلیل کثیر از روئے احادیث صحیحہ سب حرام ہے)-

نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا- کھڑے ہو کر پانی یا شربت یا دودھ پینے سے آپ نے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آنحضرت نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا بعض نے کہا آپ نے ہجوم کی

وجہ سے ایسا کیا بیٹھنے کی جگہ نہ پائی بعض نے کہا زمزم کے پانی کو اس ممانعت سے مستثنیٰ رکھا ہے)۔

لَا تَشْرَبُوْ وَاحِدًا۔غٹ غٹ کرکے پانی کو ایک ہی بار میں نہ پی جاؤ (بلکہ تھوڑا تھوڑا تین سانسوں میں پیو اور ہر بار سانس لینے میں برتن کو منہ سے الگ رکھو)۔

یُشَرِّبُ الشَّعْرَ بِالْمَاءِ۔ بالوں کو پانی پلاتے (ان کو تر کرتے)۔

اُشْرِبَهَا۔اس کی محبت اس کے دل میں رچ گئی۔

یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اَشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَیَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰی قُلْتُ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَکًا۔آنحضرت نے ابوہریرہؓ سے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں نے پیا آپ نے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں برابر پیتا جاتا تھا اور آپ یہی فرماتے جاتے تھے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اب تو جگہ ہی نہیں ہے کہاں اتاروں۔اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شکم سیر ہوکر کھانا یا پینا درست ہے اور دوسری حدیثوں میں جو شکم سیری کی مذمت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ شکم سیری کی عادت نہ کرے ورنہ عبادت میں سستی پیدا ہوگی اور صحت کو مضر ہے کم خواری کے برابر دنیا میں کوئی دوا نہیں ہے کم کھانے والا تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے اور مزاج اور بشاش اور محنت اور کام کاج کے لیے چست اور چالاک رہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک حکمت کا راز بتلائے دیتا ہوں اگر وہ اس پر چلیں گے تو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیں گے اور ان کے عمر وحیات میں برکت ہوگی وہ کیا ہے کم کھانا اور ہمیشہ جسمانی محنت کی عادت رکھنا اور سادی غذا کھانا یعنی روٹی ایک سالن یا خشکہ اور ایک سالن اگر شیریں غذا کو طبیعت چاہے تو اسی پر اکتفا کرو بعد غذا کے ترمیوں اور ترکاریوں میں سے بھی کچھ کھالیا کرو اگر پلاؤ سامنے آئے تو صرف اسی کو کھاؤ مگر یہ ہرگز نہ کرو کہ مختلف غذائیں مختلف مزاج کی کھاؤ یا سنگین اور ثقیل غذائیں کھا کر معدے کو ضعیف اور ناتواں کر لو اگر ایسا کرو گے تو جوانی میں تو گذر ہوجائے گی لیکن بڑھاپے میں ایک پھلکہ بھی ہضم ہونا دشوار ہوگا کبھی کبھی چھاچ (مٹھا) ضرور پیا کرو اس سے معدے کو بیحد تقویت ہوتی ہے۔

نَهٰی اَنْ یَّشْرَبَ قَائِمًا قُلْتُ فَالْاَکْلُ قَالَ الْاَکْلُ اَشَدُّ۔آپ نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا میں نے کہا کھڑے کھڑے کھانا کیسا ہے۔فرمایا کھانا تو اور زیادہ برا ہے۔

یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَشْرَئِبُّوْنَ (آواز آئے گی) اے بہشتیو وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھیں گے (کہ کون پکارتا ہے)۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَاْ اَبَدًا۔جو شخص اس میں سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اَلرَّجُلُ یَکُوْنُ لَهٗ شِرْبٌ مَّعَ الْقَوْمِ فِیْ قَنَاتِهِمْ۔ ایک شخص کا لوگوں کے ساتھ قناۃ میں پانی کا حصہ ہو (قناۃ وہ کنوئیں جو ایک کے بعد ایک اس طرح کھودتے ہیں کہ پانی اوپر آجائے اور زمین پر بہنے لگے)۔

شَارِب۔مونچھ (اس کی جمع شَوَارِبْ ہے)۔

اَعْفُوا اللِّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ۔ داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھوں کو (مونڈ دیا خوب کترو) مٹادو۔

اِنَّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ کَانَ یَشْرَبُ الْمَاءَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَاِنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ قَائِمًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ یَابُنَیَّ اِنِّیْ رَاَیْتُ جَدَّکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعَ هٰکَذَا۔ امیر المومنین (علی بن ابی طالب) کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے اور ایک بار آپ نے وضو کیا پھر وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد امام حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹا میں نے تمہارے نانا کو جو اللہ کے رسول تھے ایسا ہی کرتے دیکھا۔

کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ جَعْفَرَ اَنَا وَاَبِیْ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ مِّنْ خَزَفٍ فِیْهِ مَاءٌ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ نَاوَلَنِیْهِ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَاَنَا قَائِمٌ۔ (عمرو بن ابی المقدام نے کہا) میں امام محمد باقر کے پاس تھا میرے والد بھی تھے اتنے میں ایک مٹی کا پیالہ لایا گیا جس میں پانی تھا آپ کھڑے کھڑے اس میں سے پیا پھر وہ پیالہ مجھ کو دیا میں نے بھی کھڑے کھڑے پیا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الشُّرْبُ قَائِمًا اَقْوٰی لَكَ

وَاَصَحُّ - امام ابوعبداللہ نے فرمایا کھڑے کھڑے پینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور صحت کی ترقی ہوتی ہے - بعض نے کہا یہ دن کے وقت سے خاص ہے اور ممانعت کی حدیث رات کے وقت سے اور دلیل اس کی یہ روایت ہے -

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِیَامِهٖ بِاللَّیْلِ یُوْرِثُ الْمَاءَ الْاَ صُفَرَ - امام ابوعبداللہ نے فرمایا رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا پیٹ میں زرد پانی پیدا کرتا ہے -

مَشْرَبَةُ اُمِّ اِبْرَاهِیْمَ - حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں کا غرفہ (یعنی جہاں وہ پیدا ہوئے تھے - ان کی ماں ماریہ قبطیہ تھیں) -

اِشْرَابٌ - ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں ملانا گویا ایک رنگ دوسرے رنگ کو پلایا گیا -

شَرَابَانِیْ - شربت فروش -

شُرْبَةٌ - ایک گھونٹ -

شَرُبَةٌ - بڑا پینے والا جیسے شَرَّابٌ ہے اور شَرُوْبٌ اور شَرِیْبٌ -

شَرْجٌ - جھوٹ بولنا' اکٹھا کرنا' ملانا' شریک کرنا -

تَشْرِیْعٌ - دور دور ٹانکے لگا کر سینا -

مُشَارَجَةٌ - مشابہت -

تَشَارُجٌ - تشابہ -

شَرْجٌ - فرقہ' گروہ اور دبر اور انثیین کے درمیان کا مقام -

فَتَنَحَّی السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِیْ شَرْجَةٍ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ - پھر ابر ہٹ گیا اور اپنا پانی ایک نالے میں چھوڑ دیا ان نالیوں میں سے (شِرَاج جمع ہے شَرْجة کی پانی کی وہ نالی جو کالے پتھریلے میدان سے آتی ہے نرم زمین کی طرف) -

خَاصَمَ رَجُلًا فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ - حضرت زبیرؓ نے ایک شخص سے حرہ کی نالی میں جھگڑا کیا (حرہ وہ کالی پتھریلی زمین جو مدینہ کے پاس ہے - یہ شخص حاطب بن ابی بلتعہ تھا یا ثعلبہ بن حاطب یہ انصاری تھا صحابہ میں سے نہ کہ منافق مگر غصے میں جہالت کی راہ سے اس کے منہ سے ایک بے ادبی کا کلمہ نکل گیا کہ آپ نے اس فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے) -[1]

فِیْ شُرَیْجٍ مِّنَ الْحَرَةِ - حرہ کی ایک چھوٹی نالی میں -

اِنَّ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اِقْتَتَلُوْا وَمَوَالِیْ مُعَاوِیَةَ عَلٰی شَرْجٍ مِّنْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ - مدینہ والوں اور معاویہ کے غلاموں میں حرہ کی ایک نالی پر لڑائی ہو گئی -

شَرْجُ الْعَجُوْزِ - ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے قریب ہے -

فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْفِطْرِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ شَرْجَیْنِ یَعْنِیْ نِصْفَیْنِ نِصْفَ صِیَامٍ وَنِصْفَ مَنَاطِیْرَ - آخر آنحضرت نے ہم کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اب لوگوں کے دو حصے ہو گئے آدھے تو روزہ دار تھے اور آدھے بے روزہ -

فَلَا رَأْیُهُمْ رَائِیْ وَلَا شَرْجُهُمْ شَرْجِیْ - نہ ان کی رائے وہ تھی جو میری رائے تھی نہ ان کی طبیعت اور وضع اور شکل وہ تھی جو میری تھی -

وَكَانَ نِسْوَةٌ یَّاْتِیْنَهَا مُشَارِجَاتٍ لَّهَا - کچھ عورتیں جو اس کی ہم سن اور ہم عمر تھیں اس کے پاس آیا کرتیں (عرب لوگ کہتے ہیں -

هٰذَا شَرْجٌ هٰذَا یاشُرَیْجَةٌ یامشارجه - یعنی یہ اس کا جوڑ ہے سن اور عمر میں یا اس کی شکل میں) -

اَنَا شَرِیْجُ الْحَجَّاجِ - میں حجاج بن یوسف کا ہم عمر ہوں -

فَاَدْخَلْتُ ثِیَابَ صَوْنِی الْعَیْبَةَ فَاَشْرَجْتُهَا - میں نے اپنے تھیلے کے کپڑے ایک گٹھری میں ڈالے اس کو تسموں سے باندھا -

یَغْسِلُ مَا ظَهَرَ عَلَی الشَّرْجِ - جو نجاست دبر کے حلقہ پر ظاہر ہو (اوپر آجائے) اس کو دھوئے -

شَرِیْجَة - ٹٹی جو کھجور کے پتوں وغیرہ سے بناتے ہیں اس

---

[1] آپ نے زبیرؓ کی قطعاً رعایت نہیں کی بلکہ حضرت زبیرؓ کا حق مقدم تھا جس پر فیصلہ کیا گیا دیکھئے کتب احادیث - (م)

میں میوے جیسے خربوزے وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں اس کی جمع شَرَائِجْ آئی ہے۔

فَجَعَلَا عَلَيْهِ عُتُبًا وَّشَرِيْجًا - حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کعبے کے دروازے پر سائبان اور شریج بنایا (شریج وہ چھتہ جو سرکیاں ملا کر دکانوں پر ڈالا جاتا ہے)۔

شَيْرَج - تلی کا تیل۔

شَرْجَبٌ - لمبی ذات والا گھوڑا۔

فَعَارَضَنَا رَجُلٌ شَرْجَبٌ - ہمارے سامنے ایک لمبا تڑنگا شخص آیا۔

شُرْجُبَانٌ - بیگن کی طرح ایک درخت ہے اس سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں۔

شَرْحٌ - کھولنا' بیان کرنا' تفسیر کرنا' کاٹنا' سمجھنا' چت لٹا کر جماع کرنا' ازالۂ بکارت کرنا' خوش ہونا' اعتقاد رکھنا۔

تَشْرِيْحٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا' میت کے اعضاء کاٹنا اندرونی ترکیب معلوم کرنے کے لیے۔

اِنْشِرَاحٌ - کشادہ ہونا' خوشی سے کوئی بات قبول کرنا۔

شَرْحَةٌ - گوشت کا ایک ٹکڑا۔

شُرَيْحُ الْمَرْاَةِ یا مَشْرَحُ الْمَرْاَةِ - عورت کی فرج۔

كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُوْنَ النِّسَاءِ شَرْحًا - قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کو چت لٹا کر ان سے جماع کرتے ہیں۔

اَكَانَ الْاَنْبِيَاءُ يَشْرَحُوْنَ اِلَى الدُّنْيَا وَالنِّسَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّ لِلّٰهِ تَرَائِكَ فِيْ خَلْقِه - ... نے امام حسن بصری سے پوچھا کیا پیغمبروں کی بھی دنیا اور عورتوں سے دلچسپی ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوقات میں چند باتیں چھوڑ دی ہیں (گو وہ کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں مگر بشریت کی بعض باتیں جیسے آرزو غفلت وغیرہ ان میں بھی ہوتی ہیں)۔

شَرْخٌ - بچہ جو جوانی کے قریب ہو لیکن جوان نہ ہوا ہو' اور مصدر بھی ہے یعنی بچے کا اس عمر کو پہنچنا یا جوانی کو پہنچنا۔

شُرُوْخٌ - لکڑی سے مارنا۔

اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ - مشرکوں میں جو عمر والے ہوں ان کو تو مار ڈالو (کیونکہ ان کی راہ پر آنے کی امید نہیں ان کے دلوں میں شرک جم گئی ہے) اور بچوں کو جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں زندہ رکھو (ان کی ہدایت کی امید ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عمر والوں سے بہت بوڑھے مراد نہیں ہیں اور بعض نے کہا بوڑھے ہی مراد ہیں کیونکہ وہ کام کاج اور خدمت کے لائق ہی نہیں ہوتے اس لیے ان کا مار ڈالنا بہتر ہے خس کم جہاں پاک اور شرخ سے مراد تو اجوان اور قوی بچے ہیں ان سے کام کاج لیا جا سکتا ہے)۔

شَرْخُ الشَّبَابِ - جوانی کا شروع اس کی تازگی بہار' اور اس کا اطلاق ایک اور دو اور جمع سب پر ہوتا ہے (بعض نے کہا وہ شارخ کی جمع ہے جیسے شَرْبٌ شَارِبٌ کی)۔

لَعَلَّكَ تَرْجِعُ بَيْنَ شَرْخَيِ الرَّحْلِ - عبداللہ بن رواحہ نے غزوہ موتہ میں اپنے بھتیجے سے کہا شاید تو زین کے دونوں کونوں کے بیچ میں بیٹھ کر مدینہ کو لوٹے گا (یعنی میں تو لوٹتا معلوم نہیں ہوتا تو اکیلا آرام سے کاٹھی پر بیٹھ جائیو ایسا ہی ہوا عبداللہ بن رواحہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ)۔

جَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الشَّرْخَيْنِ - وہ پالان کے دونوں کونوں کے درمیان (اونٹ پر بیٹھا ہوا) آیا۔

لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ - ان کے کچھ جانور شبکہ شرخ میں ہیں (یہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)۔

شَرْدٌ - بارش کا وہ پانی جس کو ہوا مکان کے اندر لے جائے۔

شُرُوْدٌ اور شُرَادٌ اور شِرَادٌ - بھاگ جانا' چل دینا۔

تَشْرِيْدٌ - ہانک دینا' چلا دینا' جماؤ توڑ دینا' منتشر دینا' کسی کے عیب سنانا۔

اِشْرَادٌ - طرید اور نکالا ہوا بنانا۔

شَارِدٌ - بھاگ جانے والا اس کی جمع شَرَدٌ جیسے خَادِمٌ کی جمع خَدَمٌ ہے۔

عَيْنُهَا شَارِدَةٌ - اس عورت کی آنکھ خاوند کے سوا دوسرے پر لگی ہے۔

شَوَارِدُ اللُّغَةِ - زبان کے غریب اور نادر الفاظ۔

لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ

عَلَى اللّٰهِ - تم سب (مسلمان جو کلمہ گو ہیں گو کتنے ہی گنہگار ہوں) بہشت میں جاؤ گے سب کے سب جاؤ گے پر وہ شخص نہیں جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر ہو گیا - مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو گیا - یہ شَرَدُ الْبَعِيْرِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ بھاگ نکلا (دوسرے اونٹوں سے الگ ہو گیا) -

مَا فَعَلَ شِرَادُكَ - تیرے بھاگنے کا کیا قصہ ہے یا تیرا بھاگا ہوا اب کیسا ہے (یہ آنحضرت نے خوات ابن جبیر انصاری سے فرمایا - ہوا یہ تھا کہ عکاظ کے بازار میں ایک عورت گھی کی دو مشکیں لیے ہوئے آئی خوات اس کو اپنے مکان میں لے گئے اور ایک مشک کھول کر اس کا گھی چکھا اور عورت کے ہاتھ میں دے دی پھر دوسری مشک کھول کر اس کا گھی چکھا اور عورت کے دوسرے ہاتھ میں دے دی وہ بے چاری دونوں ہاتھوں سے دونوں مشکوں کے منہ اس ڈر سے تھامے رہی کہ کہیں گھی بہہ نہ جائے - خوات نے ایسی حالت میں اس سے جماع کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے ایسا نہ ہو کوئی پیچھا کرے اس روز سے عرب میں مثل ہو گئی) -

اَشْغَلَ مِنْ ذَاتِ النَّحْيَيْنِ - یعنی وہ گھی کی دو مشکوں والی سے بھی زیادہ مشغول ہے - (جوہری نے ایسا ہی کہا ہے - بعض نے کہا یہ غلط ہے اور اس کا قصہ خود خوات سے یوں منقول ہے کہ میں آنحضرت کے ساتھ مرالظہر ان میں اترا اور اپنے ڈیرے سے باہر نکلا - میں نے دیکھا کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں وہ مجھ کو بھلی لگیں - میں نے اپنی گٹھری سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا اور ان کے پاس جا بیٹھا اتنے میں آنحضرت ادھر سے گذرے - میں ڈر گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اس کو قید کرنے کی فکر میں ہوں - آپ یہ سن کر آگے بڑھ گئے - میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا آپ نے اپنی چادر مجھ پر ڈال دی اور اراک کی جھاڑی میں چلے گئے حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر تشریف لائے اور فرمایا ابوعبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے؟ پھر ہم سب لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا جب آپ مجھ سے ملتے تو یہی فرماتے السلام علیکم ابا عبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے؟ یہاں تک کہ میں جلدی جلدی مدینہ میں آ گیا اور مسجد نبوی سے الگ رہا اسی طرح آنحضرت کے ساتھ بیٹھنے سے بھی جب ایک مدت اسی طرح گذری تو میں اس وقت کو تاک کر جب مسجد خالی ہوئی تھی (کوئی نمازی اس میں نہ تھا) مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے لگا - اتنے میں آنحضرت بھی اپنے کسی حجرے سے برآمد ہوئے اور مسجد میں آ کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں اور میں نے اپنی نماز لمبی کر دی اس امید سے کہ آنحضرت تشریف لے جائیں اور مجھ کو چھوڑ دیں - آخر آپ نے فرمایا ابوعبداللہ تو جتنا چاہے اپنی نماز کو لمبا کر میں تو یہاں سے اس وقت تک اٹھنے والا نہیں جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہو اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا میں آنحضرت سے اپنی خطا کی معذرت کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دونگا - میں نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا السلام علیکم ابوعبداللہ اب تمہارے بھاگے ہوئے اونٹ کا کیا حال ہے! میں نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جب سے میں اسلام لایا اس وقت سے وہ اونٹ نہیں بھاگا - آپ نے دو بار یا تین بار فرمایا (سبحان اللہ آنحضرت کے اخلاق کریمانہ اور اشفاق پدرانہ جو صحابہ پر تھے ان کا کیا کہنا مطلب آپ کا یہ تھا کہ خوات آئندہ سے ایسا کام نہ کریں اور کسی غیر عورت پر نظر نہ ڈالیں) -

اَضْبَطُ لِلشَّوَارِدِ - نادر اور غریب لفظوں کو جمع کرنے والی لغت کی کتاب -

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَمَذَرَ - حضرت عمرؓ نے شرک کے پرخچے اڑا کر اس کو بھگا دیا -

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِيْ عَنِ اللّٰهِ اَنَّكَ سَخِيٌّ لَشَرَّدْتُ بِكَ وَجَعَلْتُكَ حَدِيْثًا عَلٰى مَنْ خَلْفَكَ - اگر جبریل نے اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے (لوگوں سے سلوک کرتا ہے) تو میں تیرے ساتھ تشرید کرتا (یعنی ایسی سزا دیتا کہ) جو لوگ تیرے پیچھے ہیں ان تک خبر جاتی (وہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہتے) -

فَشَرِّدْبِهِمْ - ان کے ساتھ ایسا کر کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے یا ان کے پیچھے والے ان کی خراب حالت سنیں اور اس کا تذکرہ کریں -

شَرٌّ - دھوپ میں سکھانا' عیب کرنا' حقیر جاننا-

شَرٌّ اور شَرَرٌ اور شَرَارَةٌ - برا کام کرنا' بد ہونا' قطرہ قطرہ ٹپکنا-

تَشْرِیَةٌ اور اِشْرَارٌ - دھوپ میں سکھانا' مشہور کرنا-

مُشَارَّةٌ - جھگڑا-

تَشَارٌّ - خصومت' جھگڑا کرنا-

شِرَارٌ - آگ کی چنگاریاں جو ہوا میں اڑتی ہیں-

شَرٌّ - برا کام جو تمام قسم کی برائیوں کو شامل ہے- خیر اس کی ضد ہے یعنی بھلائی اور شر برے شخص کو بھی کہیں گے اور کبھی لڑائی کے معنی میں بھی آتا ہے اس کی مونث شَرَّةٌ اور شُرّٰی ہے اور جمع اَشْرَارٌ اور اَشِرَّاءُ اور شِرَارٌ ہے-

شُرٌّ - جو امر ناپسند اور مکروہ طبع ہو-

شَرِیْرٌ - جو شر کرے اور سمندر کا کنارہ اور ایک درخت ہے دریائی-

اَلْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ - بھلائی سب تیرے ہاتھوں میں ہے (جب تو نہ چاہے ہم کوئی بھلائی نہیں کر سکتے) اور برائی تیری طرف نسبت نہیں دی جاتی (بلکہ برائی ہماری صفت ہے اور وہ ہماری طرف منسوب ہوتی ہے گو بھلائی اور برائی سب کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ برائی سے تیرا قرب حاصل نہیں ہوتا اور نہ تیری رضامندی برائی سے ہوتی ہے یا برائی تجھ تک نہیں چڑھتی بلکہ زمین میں ہی رہ جاتی ہے اور نیک اعمال اور افعال تجھ تک چڑھ جاتے ہیں- نہایہ میں ہے کہ اس حدیث میں ادب کی تعلیم ہے بندوں کو کہ جو برائی ان سے سرزد ہو اس کی نسبت اپنی طرف کریں اور جو نیکی اور بھلائی ہو تو پروردگار کی طرف مضاف کریں گو دونوں باتیں اسی کی قدرت اور ارادے سے ہوتی ہیں بندگی کا ادب یہ ہے کہ ہر قصور کو اپنا قصور کہیں اور ہر خوبی کو مالک کی طرف نسبت دیں جیسے دیکھو پروردگار سے یوں دعا کرتے ہیں یا رب السماء والارض آسمان زمین کے مالک مگر یوں کہنا درست نہیں-

یَارَبَّ الْكِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ - یعنی کتے اور سوروں کے مالک حالانکہ کتے اور سوروں کا بھی وہی خالق اور پالنے والا ہے اسی نے پیدا کیا ہے مگر ایسا کہنا ادب کے خلاف ہے اور جو کوئی ایسا کہے اس پر کفر کا خوف ہے-

وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ - زنا کا بچہ تینوں میں بدتر ہے (یعنی زانی اور زانیہ سے بھی برا ہے کیونکہ زانی اور زانیہ کا نطفہ تو پاک تھا صرف ان سے ایک حرام کام سرزد ہوا جس کی سزا بھی یا تو دنیا میں مل جاتی ہے یا توبہ سے وہ معاف ہو جاتا ہے برخلاف زنا کے بچے ولد الحرام کے اس کا تو نطفہ ہی ناپاک ہے اور اصل ہی اس کی خبیث ہے)-

وَلَدُ الزِّنَا خَیْرُ الثَّلٰثَةِ - (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) زنا کا بچہ تینوں میں بہتر ہے (کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں جو کچھ گناہ تھا وہ اس کے ماں باپ نے کیا)-

لَا یَاْتِیْ عَلَیْكُمْ عَامٌ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ - جو سال تم پر آتا ہے تو یہ سمجھ رکھو اس کے بعد کا سال اس سے بھی برا ہوگا (بوجہ قرب قیامت اور بعد زمانہ نبوت کے- کسی نے امام حسن بصری سے کہا یہ کیونکر صحیح ہوگا اس لیے کہ عمر بن عبدالعزیز جو خلیفہ عادل اور متبع شرع تھے ان کا زمانہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور کے بعد ہوا؟ انہوں نے کہا کبھی کبھی بندوں کو راحت دینا بھی ضروری ہے تو حجاج کے زمانہ میں لوگ تکلیف اور مصیبت میں گرفتار تھے- عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں ان کو ذرا آرام دیا گیا- امام حسن بصری کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث میں جو قاعدہ مذکور ہے وہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثریہ ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آرام پہنچانے کے لیے بعد کا زمانہ پہلے سے اچھا کر دیتا ہے- اب کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں تو دنیا عدل اور انصاف سے بھر جائے گی حالانکہ ان کا زمانہ بہت بعد کا ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ دنیا کے بادشاہوں اور امرا کا زمانہ ہے)-

مترجم کہتا ہے جب بھی اشکال رفع نہ ہوگا کیونکہ تاریخ کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے دنیاوی بادشاہ جو بعد کے زمانہ میں آئے اگلے بادشاہوں اور امرا سے بہتر ہوئے اور ان کا زمانہ بہ نسبت پہلے زمانہ کے بہتر سمجھا گیا- دور

کیوں جاتے ہو اور نگ زیب عالمگیر کا زمانہ بہ نسبت اکبری زمانہ کے بہت بہتر تھا تو عمدہ توجیہ یہ ہے کہ حدیث میں برائی اور بھلائی مراد ہے نہ کہ زمانہ والوں کی اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ عہد نبوی سے قریب ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عہد نبوی سے بعید اور قیامت سے قریب ہے اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہ رہے گا - علاوہ اس کے حجاج کے زمانہ میں جتنے صحابہ موجود تھے عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں نہ تھے تو مجموعا افراد کے لحاظ سے وہ زمانہ بہتر ہوا -

اِنْ كَانَ بِكَ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مِنَ الشَّرِّ مَا بَيْنَهُمَا - مروان نے حضرت عائشہ سے کہا اگر تم اس حدیث کے سننے سے ناراض ہوتی ہو تو تم کو وہ برائی کافی ہے جو ان دونوں حدیثوں میں اختلاف سے پیدا ہوئی ہے یا اگر تم یہ کہتی ہو کہ فاطمہ بنت قیس کو آنحضرت نے اپنے خاوند کے مکان سے نقل مکانی کی جو اجازت دی تھی یہ اس شر کی وجہ سے تھی جو ان کے اور ان کے خاوند کے درمیان تھا تو یہاں بھی وہی علت موجود ہے (ہوا یہ تھا کہ مروان کی بھتیجی یعنی عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو ان کے خاوند نے تین طلاق دے دی تھی تو عبدالرحمان اس کو خاوند کے گھر سے نکال لائے - حضرت عائشہ نے یہ حال سن کر کہا کہ اس نے برا کیا تب مروان نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پیش کی کہ آنحضرت نے اس کو نقل مکانی کی اجازت دی تھی - حضرت عائشہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ فاطمہ ایک نا آباد خوفناک جگہ میں رہتی تھی اس لیے آنحضرت نے اس کو وہاں سے چلے آنے اور عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت کرنے کی اجازت دی تھی) -

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ تُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰى - سب سے بدتر کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کے کھانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جاتے ہیں اور غریب اور مسکین چھوڑ دیئے جاتے ہیں (ان کو کوئی نہیں کھلاتا) اور جس نے ولیمہ کی دعوت کو رد کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت موکدہ اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اگر ایسے کام وہاں دیکھے تو لوٹ کر چلا آئے اور محتاج لوگ دھکے دے دیکر وہاں سے نکالے جاتے ہیں اور امیر اور مالدار لوگ بٹھائے جاتے ہیں تب بھی نہ کھانا بہتر ہے گو وہاں جانا اور حاظر ہونا ضروری ہے) -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ - میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے (یعنی زمین کے) شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے (موذی جانور اور زہریلے نباتات اور حیوانات اور جنات وغیرہ) -

مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ - ان باتوں کی برائی سے جن کو میں نہیں جانتا (یعنی جو آئندہ بری باتیں مجھ سے سرزد ہوں جن کا علم مجھ کو اس وقت نہیں ہے) -

وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ - عرب کی خرابی ہے اس برائی سے جو نزدیک آن پہنچی ہے (مراد واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ اور جنگ معاویہؓ اور علیؓ اور شہادت امام حسینؓ اور واقعہ حرہ اور خرابی مدینہ ہے یا حکومت بنی امیہ یا فتنہ تاتار جس سے خلافت دنیا سے اٹھ گئی) -

فَاُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ - یہ لوگ تمام مخلوقات میں بدتر ہیں (جن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک شخص مر جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں یا قبر کو سجدہ گاہ مقرر کر لیتے ہیں وہاں جا کر رکوع یا سجدہ کرتے ہیں اس میں مورتیں رکھتے ہیں پہلے بزرگوں اور نیک لوگوں کی کیونکہ یہ فعل شرک کا ذریعہ ہو گیا - پہلے لوگوں نے تو صرف رغبت دلانے اور عبرت اور نصیحت کے لیے یہ مورتیں وہاں رکھی تھیں بعد کے بے وقوفوں نے ان کی عبادت اور پرستش شروع کر دی) -

اِنَّ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ شِرَّةً ثُمَّ لِلنَّاسِ عَنْهُ فَتْرَةً - اس قرآن کے پڑھنے سے لوگوں کو خوشی ہو گی اور اس کی رغبت پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کو اس سے سستی اور کاہلی ہو گی - (اس کا پڑھنا چھوڑ دیں گے اس پر عمل کرنا موقوف کر دیں گے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر نام کے مسلمانوں کا حال ہے صدرا اور شمس بازغہ اور قاضی اور حمداللہ بڑی رغبت اور خوشی اور نشاط سے پڑھتے ہیں اور قرآن شریف کا ایک بار بھی من اولہ الی آخرہ تفسیر اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غور کرنا نصیب نہیں ہوتا) -

لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةٌ - ہر عبادت کرنے والے کو عبادت کی

حرص ہوتی ہے (اس میں اس کو مزہ آتا ہے)۔

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ فَلَا تَعُدُّوْهُ - ہر چیز میں حرص ہوتی ہے اور افراط اور ہر افراط کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے (یا تو بایں شورا شوری یا بایں بے نمکی) دیکھو اگر نیک کام کرنے والا میانہ روی اختیار کرے موقع موقع پر عبادت کرے اور اپنی تئیں آرام دے اہل وعیال اور ماں باپ عزیز واقارب کے حقوق بھی ادا کرے) تب تو اس سے امید رکھو (کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور اپنی مراد پر فائز ہوگا اور اگر عبادت اور نیکی میں اس قدر افراط اور غلو کرے کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں، سب لوگوں میں اس کا شہرہ ہو جائے کہ بڑا عابد اور زاہد اور خدا پرست ہے یا بڑا درویش کامل ہے یا بڑا عالم اور فاضل ہے تب اس کو اچھے لوگوں میں مت شمار کرو (کیونکہ اکثر ایسے افراط اور غلو کرنے والے ریا کار اور مکار ہوتے ہیں ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے، دوسرے وہ ایک کام میں غلو کر کے دوسرے نیک کاموں سے باز رہتے ہیں، بال بچے بھوکے مرتے ہیں لیکن میاں رات دن نماز اور عبادت میں مصروف ہیں- یہ طریقہ بالکل خلاف سنت اور آدمی کو اخیر میں تباہ کرنے والا ہے- عمدہ راستہ وہی میانہ روی ہے نماز بھی پڑھے اور روٹی بھی کمائے، رات کو جاگے بھی اور سوئے بھی، تلاوت قرآن اور حدیث بھی کرے اور لوگوں اور جورو بچوں سے باتیں بھی کرے، روزہ بھی رکھے اور افطار بھی کرے بہر حال ہر وقت اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ رکھے)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ان جاہل درویشوں کی مٹی پلید ہوتی ہے جو رات اور دن عبادت اور مراقبہ میں مصروف رہنا اور سخت سخت ریاضت کرنا ضروری جانتے ہیں ایسی درویشی ہمارے دین میں نہیں ہے اور نہ ہمارے پیغمبر نے ہم کو سکھلائی ہے- ہمارے پیغمبر کا تو طریق یہ تھا کہ ایک ہاتھ میں دین دوسرے ہاتھ میں دنیا، دونوں کو سنبھالنا اور درست رکھنا وہی طریق ہم کو اور سب سچے مسلمانوں کو پسند ہے اللہ اسی پر قائم رکھے اور خلاف سنت درویشی سے علیحدہ رکھے۔

لَا تُشَارِّ اَخَاكَ - اپنے بھائی سے برائی مت کر (پھر وہ بھی تیرے ساتھ برائی کرے گا)۔

مَافَعَلَ الَّذِيْ كَانَتِ امْرَاَتُهٗ تُشَارُّهٗ وَتُمَارُّهٗ - اس شخص کا کیا حال ہے جس کی عورت اس سے برائی کرتی تھی اس سے لڑتی جھگڑتی تھی۔

لَهَا لِظَّةٌ تَشْتَرُّ - اس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا ہے وہ جگالی کر رہی ہے- عرب لوگ کہتے ہیں اشتر البعیر یا اجتر جب وہ جگالی کرے یعنی پیٹ کا کھانا پھر منہ میں لا کر اس کو چبائے-

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ - آدمی کو یہ برائی کافی ہے کہ لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں خواہ دین میں یا دنیا میں مگر جس کو اللہ تعالے بچائے رکھے (مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی کی شہرت ہوئی اور لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہوا اس کی تعظیم تکریم کرنے لگے اس کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے بس وہ آفت میں پڑ گیا اب ضرور اس کے دل میں ریاست اور جاہ کی خواہش پیدا ہوگی اور اس کو یہ بھلا لگے گا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اس کے ہاتھ پاؤں چومیں اس کو اپنا پیشوا اور مقتدی جانیں مگر شاذ و نادر اللہ کے بندے ایسی حالت میں محفوظ رہتے ہیں، وہ صدیق ہیں جن پر شیطان کا مکر اور فریب اثر نہیں کرتا- جتنی زیادہ لوگ ان کی تعظیم کرتے جائیں وہ اپنے تئیں اور زیادہ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور بعض بزرگوں نے ایسی حالت میں یہ بھی کیا ہے کہ کوئی کام بظاہر ایسا کر بیٹھتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بے اعتقادی پیدا ہو جائے مثلاً سرخ شربت گھول کر شراب کے شیشوں میں اپنے سامنے رکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں یہ شراب خوار ہیں یا اپنے کسی مرید کو اطلاع دے کر چپکے سے اس کی کوئی چیز چرا لیتے ہیں کہ دوسرے لوگ یوں سمجھیں انہوں نے چوری کی اور اسی طرح اللہ کے خاص بندوں کو شہرت اور ناموری پسند نہیں ہوتی بلکہ خمول اور گمنامی میں ان کو زیادہ لذت آتی ہے- طیبی نے کہا یہ بیماری اکثر مولویوں اور درویشوں میں پیدا ہو جاتی ہے جب وہ نفس کشی کر کے ظاہری گناہوں سے اپنا دل پھیر

لیتے ہیں تو شیطان ان کو یوں داؤ دیتا ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں تم فرد فرید ہو (نظیر بابا فرید علیہ الرحمتہ ہو) اور تمام لوگوں کے پیشوا اور واجب التعظیم ہو بس ان کے دل میں رعونت اور گھمنڈ سما جاتی ہے وہ اپنے تئیں مقرب بارگاہ الٰہی خیال کرتے ہیں حالانکہ ان کا شمار منافقوں میں ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مترجم کہتا ہے مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المہدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ وہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامہ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمدللہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا امرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدی جانے نہ میرا ہاتھ چومے نہ میری تعظیم وتکریم کرے میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایئے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا' اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا' ان سے نفع کمانا' ان کی دعوتیں کھانا' ان سے نذریں لینا' چندہ کرانا چاہتے ہوں' فقط۔

لَاتَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ۔ مجھ سے برائی کا حال مت پوچھو (یعنی آئندہ زمانہ میں جو برائیاں واقع ہوں گی) بلکہ نیک باتوں کا حال پوچھو (یعنی جو بھلائیاں آئندہ پیدا ہوں گی)۔

شَرَرٌ۔ چنگاریاں۔

اَشْرَرْتُ الشَّیْئَ۔ میں نے اس چیز کو ظاہر کر دیا۔

حَتّٰی اُشِرَّتْ بِالْاَکُفِّ الْمَصَاحِفُ۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں مصحف دکھلائے گئے (یہ معاویہ کے لشکر والوں نے جنگ صفین میں کیا)۔

شُرْشُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا۔

شَرْشَرَۃٌ۔ کاٹنا' پھاڑنا۔

شَرْزٌ۔ سختی' ہلاکت' کاٹنا۔

تَشْرِیْزٌ۔ گالی دینا' عذاب کرنا۔

مُشَارَزَۃٌ۔ بدخلقی۔

اِشْرَازٌ۔ برائی میں ڈالنا جس میں سے نکل نہ سکے۔

شَرْزَۃٌ۔ ہلاکت۔

شِیْرَازٌ۔ بالائی۔

مُشَرَّزٌ۔ دونوں طرف سے بندھا ہوا۔

شِیْرَازَہ۔ وہ تسمہ جس سے کتاب کے ورق جوڑے جاتے ہیں۔

شِیْرَاز۔ ایک شہر ہے مشہور ایران میں شیخ سعدی اور حافظ وہاں کے مشہور شاعر اور سیبویہ مشہور نحوی ہے۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْاُتُنِ وَالشِّیْرَازِ الْمُتَّخَذِ مِنْھَا۔ میں نے ان سے گدھی اور اس کے دودھ کے شیراز کے بارے میں پوچھا۔ ایک روایت میں ہے **ھذا شیراز الا تن اتخذناہ لمریض عندنا**۔ یہ گدھی کے دودھ کا شیراز ہے جو ہم نے ایک بیمار کے لیے تیار کیا۔

شَرْسٌ۔ لگام پکڑ کر کھینچنا' ہاتھ سے چمڑا صاف کرنا' سخت بات کہہ کر درد پہنچانا۔

شَرْسٌ۔ سخت جگہ۔

شِرْسٌ۔ ایک پہاڑی درخت ہے۔

شَرِسٌ۔ اونٹ کے ہونٹ کی خارش۔

شَرِسٌ۔ بدخو' بدخلق۔

شَرِسُ الْاَکْلِ۔ بڑا کھاؤ۔

شَرَسٌ۔ ایک درخت ہے۔

شَرِیْسٌ۔ بدخو' بدخلق۔

اِشْرَاسٌ۔ شرس چرانا۔

تَشَارُسٌ۔ آپس میں دشمنی کرنا۔

شَرَاسٌ۔ سخت اور درشت۔

ھُمْ اَعْظَمُنَا خَمِیْسًا وَّاَشَدُّ نَا شَرِیْسًا۔ ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے اور ہم سے زیادہ سخت اور بدخلق ہے۔

شَرَاسَۃٌ۔ بدخلقی۔

مَکَانٌ شَرِسٌ۔ سخت اور درشت جگہ۔

شَرْسَفَةٌ - بدخلقی -

شُرْسُوْفٌ - آفت' مصیبت کا شروع' اس کی جمع شَرَاسِیْفُ ہے -

فَشَقَّا مَا بَیْنَ ثُغْرَةِ نَحْرِیْ اِلٰی شُرْسُوْفِیْ - پھر ان دونوں فرشتوں نے میرے دگدگی کے گڑھے سے ان پسلیوں تک جن کے سرے پیٹ میں آتے ہیں چیر ڈالا - بعض نے کہا سرسوف - وہ کری چپنی ہڈی جو ہر پیٹ سے لگی ہوتی ہے -

شَاةٌ مُشَرْسَفَةٌ - وہ بکری جس کے دونوں پہلو سفید ہوں -

اَصَابَ النَّاسَ الشَّرَاسِیْفُ - لوگوں پر سختیاں شروع ہونے لگیں -

شَرَاسِیْفٌ - پرانے خراب کپڑوں کو بھی کہتے ہیں -

شَرْشَرَةٌ - کاٹنا' چیرنا -

فَیُشَرْ شِرُ شِدْقَهٗ اِلٰی قَفَاهُ - اس کا کلپھڑا گردن کی پشت تک چیر ڈالتا ہے -

شَرْصٌ - اونٹ کے بچہ کا پہلے پہل چلنا' کھینچنا' آگے بول دینا' سختی' غلاظت -

شَرْصٌ - پیشانی کا ایک کونا جو کنپٹی کے پاس ہے -

شِرْصٌ - کشتی کا ایک پیچ' اونٹنی کی ناک میں سوراخ کر کے اس میں مہار ڈالنا -

شَرِیْصَۃ - رخسار -

مَارَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ شَرَصَةِ عَلِیٍّ - حضرت علی کے جلحہ سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھا -

جَلَحَة - سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ ہونا' یعنی سر کے سامنے کا حصہ گنجا اور بے بال ہونا -

شَرْطٌ - کوئی شرط لگانا' نشتر سے چیرنا' بڑے کام میں پڑ جانا' پھاڑنا -

مُشَارَطَةٌ - دونوں طرف سے شرط کرنا یا معاہدہ کرنا -

اِشْرَاطٌ - اونٹوں کو فروخت کے لیے بتلانا -

تَشَرُّطٌ - عمدگی سے کام کرنا -

اِشْتِرَاطٌ - شرط لگانا -

شَرَطٌ - نشانی -

شُرْطِیٌّ یا شُرَطِیٌّ - کوتوال' پولیس کا افسر' اس کو صاحب الشرطہ کہتے ہیں -

مِشْرَطٌ اور مِشْرَاطٌ - نشتر -

لَا یَجُوْزُ شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ - بیع میں دو طرح کی شرطیں لگانا درست نہیں - مثلاً بائع یوں کہے اگر تو نقد قیمت دے تو میں نے ایک روپیہ کو تیرے ہاتھ یہ شے بیچی اور اگر ادھار لے تو دو روپیہ کو بیچی - یہ ناجائز ہے کیونکہ ایک بیع میں گویا دو بیعیں ہیں اور اکثر فقہا نے بیع میں ایک شرط ہو یا دو شرطیں ہوں سب کو ناجائز قرار دیا ہے - لیکن امام احمد نے ایک شرط کو ظاہر حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اس سے زیادہ کو ناجائز رکھا ہے -

نَهٰی عَنْ بَیْعٍ وَّشَرْطٍ - بیع میں شرط لگانے سے آپ نے منع فرمایا - (یعنی عقد بیع کے ساتھ ہے شرط ہو نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد) -

شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ - اللہ کی شرط پر عمل کرنا زیادہ ضرور ہے بندوں کی شرط پر عمل کرنے سے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملتا ہے جس نے اس کو آزاد کیا ہو -

وَاشْتَرِطِیْ لَهُمُ الْوَلَاءَ - (آنحضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے) اور ولاء کی شرط ان کے مالکوں کے لیے کر لے کہ اچھا ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) تم ہی لینا (کیونکہ یہ شرط باطل ہے پس اس کا اثر کچھ نہ ہوگا اور ولا تجھ کو ہی ملے گی - کرمانی نے کہا واشترطی لهم الولا' کا مطلب یہ ہے کہ ان سے یوں کہہ دے کہ ولاء بموجب حکم خدا اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے یا یہ حدیث خاص ہے حضرت عائشہ سے کیونکہ ایسی شرط لگانے سے عقد بیع فاسد ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک طرح کا مکر و فریب ہوتا ہے - میں کہتا ہوں یہ مکر اور فریب نہیں ہے بلکہ خلاف شرع شرط لگانے کی سزا ہے جیسے آگے اسی حدیث میں ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو شرط صحیح نہیں وہ اگر سو بار لگائی جائے تو بھی باطل ہے اس صورت میں ایسی شرطیں لغو ہوں گی اور بیع صحیح

ہو جائے گی)۔

شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ - مکاتبوں میں اور ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی (انہی کے موافق عمل کیا جائے گا)۔

اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ لِلنِّسَاءِ - اس آیت میں جو باتیں مذکور ہیں وہ عورتیں کے لیے شرط ہیں (یعنی اذاجاك المومنات یایعنك الاية میں اور مردوں کے لیے بھی ان میں کی اکثر باتیں شرط ہیں)۔

وَاشْتَرِطِي حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ - احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا - اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے - امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول باطل ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

اَيْنَ الشُّرُوْطُ - شرطیں کہاں گئیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں - التائبون العابدون السائحون میں اخیر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

اَشْرَاطُ السَّاعَةِ - قیامت کی نشانیاں' یہ شَرَطٌ کی جمع ہے - نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو شُرَطُ السُّلْطَان کہتے ہیں کیونکہ ان پر کوئی نشانی ہوتی ہے (یعنی پولیس کی ڈریس یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشُّرَطِ - جو افسر فوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کراتا ہے اور کوتوال کو بھی کہتے ہیں۔

وَكَانَ قَيْسُ بْنُ عُبَادَةَ - قیس بن سعد ابن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ - قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک لے جائے گی (اگلے لوگوں نے اس کی تفسیر میں بہت باتیں بیان کیں' کسی نے کہا واقعی ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگیں گے وہ پیچھے لگے گی پھر جہاں وہ تھک کر ٹھہر جائیں گے - یہ آگ مراد ہے جیسے تاتار کا فتنہ ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اس کا اثر پھیل گیا اور مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اس آگ سے ریلوے مراد ہے یعنی مشرق سے مغرب تک ریل چلنے لگے گی اور یہ امر اب پورے ہونے کے قریب ہے بیچ میں چند ہی مقامات واقع ہیں ان میں بھی اگر ریل ہوگئی تو مشرق سے مغرب تک برابر متصلا لوگ ریل پر جایا کریں گے)۔[1]

وَتُشْرَطُ شُرْطَةٌ لِلْمَوْتِ لَا يَرْجِعُوْنَ اِلَّا غَالِبِيْنَ - لشکر کی ایک ٹکڑی موت کو ٹھان لے گی (یعنی اس وقت تک نہ لوٹیں گے جب تک غالب نہ ہوں (یا شہید ہو جائیں) بعض نے کہا شرطہ پڑھا ہے یعنی ایک بار یہ شرط کریں گے۔

وَاِنِّيْ دَاعٍ لَّهُمُ الشُّرَطَ - میں ان کے لیے پولیس کو بلاتا ہوں۔

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَاخُذَ اللّٰهُ شَرِيْطَةً مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَبْقٰى عَجَاجٌ لَّا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالی زمین پر سے اچھے اور شریف لوگوں کا گروہ اٹھا نہ لیگا - (وہ گذر جائیں گے) اور کمینے پاجی لوگ رہ جائیں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا (بلکہ جاہل اور گنوار اور دین کے علم سے محض ناواقف اور بے خبر ہوں گے - قیامت ایسے ہی لوگوں پر قائم ہوگی - دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی نہ ہوگا - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا یہ بھی ذکر الہی ہے اور اس میں ثواب ہے جیسے صوفیہ نے قرار دیا اور جن علمائے ظاہر نے اللہ اللہ کہنے کو بے کار کہا ہے ان کو اس حدیث سے غفلت ہوگئی - نہایہ میں ہے کہ اشراط اشراف اور کمینوں دونوں کو کہتے ہیں - ازہری نے کہا میں سمجھتا ہوں حدیث

[1] اس آگ سے مراد حقیقی آگ ہے جس کی تفصیل راقم اپنی کتاب قیامت کی نشانیاں میں پیش کر چکا ہے۔ (م)

میں شَرْطَۃٌ ہوگا یعنی اچھے گروہ کو اٹھا لے گا مگر شمر نے شَرِیْطَۃٌ روایت کیا ہے)-

وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَۃَ- اور نہ خراب نکما مال (زکوۃ میں لیا جائے گا)- بعض نے کہا چھوٹے کم سن جانور یا برے خراب قسم کے-

نُھِی عَنْ شَرِیْطَۃِ الشَّیْطَانِ- آنحضرت نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ جانور کا ذرا سا حلق کاٹ دیا پوری رگیں نہ کاٹیں وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا- جاہلیت کے زمانہ میں مشرک ایسا ہی کرتے چونکہ شیطان نے ان کو بھڑکایا تھا اس لیے ایسے ذبیحہ کو شیطان کا ذبیحہ فرمایا)-

مُحَافَظَۃٌ عَلَی الشَّرِیْطَۃِ- شرط پوری کرنے کے لیے (وہ شرط کیا ہے حدیث کو اس کے راوی کی طرف نسبت دینا اور جس امام نے اس کو نکالا مثلاً بخاری یا مسلم یا ترمذی یا ابوداود یا نسائی یا ابن ماجہ یا بیہقی نے) اس کا نام بیان کرنا)-

شَرْطَۃُ مِحْجَمٍ- پچھے لگانے کے لیے ایک بار کونچنا-

مَزْمُوْلٌ بِشَرِیْطٍ- کھجور کے پتوں سے بنا ہوا یعنی اون کی رسی سے-

اَبْشِرْ یَابْنَ یَحْیٰ فَاِنَّکَ وَاَبَاکَ مِنْ شُرْطَۃِ الْخَمِیْسِ- (حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں عبداللہ بن یحیی حضرمی سے فرمایا) یحییٰ کے بیٹے تو خوش ہو جا تو اور تیرا باپ فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگوں میں سے ہیں (جو سب سے آگے دشمن کی طرف بڑھتے ہیں)-

کَیْفَ تَسْمِیَتُکُمْ شُرْطَۃَ الْخَمِیْسِ یَااَصْبَغُ قَالَ لِاَنَّا ضَمِنَّا لَہُ الذَّبْحَ وَضَمِنَ لَنَا الْفَتْحَ- اصبغ بن نباتہ سے کسی نے پوچھا تم فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ کیوں کہلائے؟ انہوں نے کہا اس لیے کہ ہم گردن کٹانے کے ضامن ہوئے اور آپ یعنی حضرت علی فتح کے ضامن ہوئے (یعنی ہم نے یہ اقرار کیا کہ مرے تک پیچھے نہ ہٹیں گے اور آپ نے فتح کا وعدہ فرمایا)-

شَرْعٌ- طریقہ قائم کرنا، چلتے ہوئے رستہ پر آ جانا، پوست نکالنا، اٹھانا، شروع کرنا، گھس جانا، سیدھا ہونا، کھل جانا، نزدیک آنا-

تَشْرِیْعٌ- رستہ کھولنا، ایک طریقہ قائم کرنا، کھولنا، ڈبانا، سامنے کرنا-

شَارِعٌ- رستہ قائم کرنے والا اور اصطلاح میں شارع آنحضرت کو کہتے ہیں کیونکہ اسلام کی شریعت آپ ہی نے قائم کی-

شَارِعَۃ- عام رستہ، سڑک، اس کی جمع شَوَارِعُ ہے-

شَرَاعَۃٌ- بہادری اور دلیری-

شَرْعٌ اور شَرِیْعَۃٌ- دین کا وہ رستہ جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے قائم کیا ہو-

شُرَاعِیٌّ- لمبا نیزہ جو ایک شخص شراع نامی بنایا کرتا تھا-

شِرْعٌ اور شَرَعٌ- برابر، جوڑ-

شَرِیْعٌ- بہادر، اور کتان کا عمدہ کپڑا-

مَشْرُوْعٌ اور شَرْعِیٌّ- جو امر شرع کے موافق ہو (ہندوستان میں مشروع ایک کپڑے ہے جس میں کچھ ریشم ہوتا ہے کچھ سوت، عورتیں اس کی ازار بناتی ہیں- اور شرعی ہندیوں کے عرف میں پائجامہ کو بھی کہتے ہیں)-

شَرِیْعَۃٌ- جاری پانی پر اونٹوں کا گھاٹ-

شُرَّعٌ جمع ہے شَارِعٌ کی یعنی کھلے ہوئے نمایاں-

فَاَشْرَعَ نَاقَتَہٗ- اپنی اونٹنی کو پانی میں اتار دیا- عرب لوگ کہتے ہیں-

شَرَعَتِ الدَّوَابُّ فِی الْمَاءِ شَرْعًا وَ شُرُوْعًا- جانور پانی میں گھس گئے-

شَرَّعْتُھَا یا اَشْرَعْتُھَا فِی الْمَاءِ- میں نے ان کو پانی میں گھسیڑ دیا-

شَرَعَ فِی الْاَمْرِ یافِی الْحَدِیْثِ- کسی کام میں یا بات میں غرق ہو گیا (گھس گیا)-

اِنَّ اَھْوَنَ السَّقْیِ اَلتَّشْرِیْعُ- سب سے زیادہ آسان پانی پلانا یہ ہے کہ جانوروں کو بہتے پانی کے گھاٹ پر لے آئیں (وہ خوب چھک کر پی لیتے ہیں)-

حَتّٰی اَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ- (وضو میں ہاتھوں کو اتنا دھویا) کہ بازو تک پہنچ گئے (کہنی کے پار)-

كَانَتِ الْاَ بْوَابُ شَارِعَةً اِلَى الْمَسْجِدِ- دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوئے تھے (لوگ ان میں ہوکر مسجد میں آتے) عرب لوگ کہتے ہیں-

شَرَعْتُ الْبَابَ اِلَى الطَّرِيْقِ- میں نے رستہ کی طرف دروازہ کھول دیا-

اُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰى فِيْ شِرْعِ نَعْلِيْ- میں تو حسن اور خوبصورتی کو (ہر چیز میں) پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے جوتی کے تسمے میں بھی- اصل میں شِرْعٌ عود کے تانت کو بھی کہتے ہیں- تسمہ بھی اس تانت کی طرح جوتی پر کھنچا ہوتا ہے اس لیے اس کو بھی شرع کہنے لگے-

شِرَاعُ الْاَ نْفِ- لمبی ناک والے-

بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ فِي الْبَحْرِ وَالرِّيْحُ طَيِّبَةٌ وَالشِّرَاعُ مَرْفُوْعٌ- ایک بار ایسا ہوا ہم سمندر میں جا رہے تھے' ہوا موافق تھی' پردہ چڑھا ہوا تھا-

اَنْتُمْ فِيْهِ شَرْعٌ- تم سب اس میں برابر ہو (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے)-

شَرْعُكَ مَا بَلَّغَكَ الْمَحِلَّ- تجھ کو اتنا (توشہ) کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے (یہ ایک مثل ہے)-

فَقُلْتُ شَرْعِيْ- میں نے کہا بس مجھ کو کافی ہے-

فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا- ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے-

لَا تُشْرِعْ يَا جَابِرُ- جابر اپنی اونٹنی کو پانی میں مت اتار- ایک روایت میں لَا تَشْرَعْ ہے یعنی پانی پینے کے رستہ پر مت جا (مثلاً نہر یا سمندر یا دریا کے کنارے)-

فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَشْرَعَتْ- آنحضرت اترپڑے اور آپ کی اونٹنی پانی میں گھس گئی-

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِ سْلَامِ كَثُرَتْ عَلَيَّ- اسلام کے احکام (فرائض اور سنن اور آداب) بہت ہوگئے- (میں سب کا یاد رکھنا اور بجالانا مشکل سمجھتا ہوں' مجھ کو ایک اعلیٰ بات بتلا دیجئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں فرضوں کو چھوڑ دوں گا بلکہ مقصد یہ ہے کہ فرض ادا کرنے کے بعد سنتوں پر اس کو مقدم سمجھوں گا اسی کی مزاولت رکھوں گا-)

حِيْتَانٌ شُرَّعٌ- مچھلیاں پانی سے منہ نکالے ہوئیں (یعنی جو نظر آرہی ہیں)-

اَلْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ شَرْعٌ- لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں-

مَشْرَعَةٌ- پانی بہنے کا رستہ-

شَرْفٌ- شرافت میں کسی پر غالب آنا' برج بنانا-

شُرُوْفٌ- اونٹ کا بوڑھا ہونا-

شَرَفٌ- بلند ہونا' دین یا دنیا میں جیسے شَرَافَةٌ ہے-

تَشْرِيْفٌ- بزرگی دینا' برج بنانا-

شُرْفَةٌ- برج اور مکان کا بالائی حصہ جو سب سے اونچا ہو-

مُشَارَفَةٌ- مفاخرت' بلند ہونا' اوپر سے جھانکنا- جیسے اشراف اوپر سے دیکھنا' نزدیک ہونا' اشفاق کرنا' حریص ہونا-

تَشَرُّفٌ- شریف ہونا' کسی چیز کو شرافت سمجھنا' بلند ہونا-

اِسْتِشْرَافٌ- ظلم کرنا' کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا' اچھی طرح غور کرکے دیکھنا' طلب کرنا' خواہش کرنا-

شَارِفٌ- عمر والا بوڑھا اونٹ-

شَرَفٌ- وہ بزرگی جو باپ دادا کی طرف سے ہو (بعض نے کہا شرف اور مجد تو وہ بزرگی جو آبائی ہو اور حسب اور کرم وہ بزرگی جو اپنے ذاتی اخلاق اور اوصاف سے حاصل ہو)-

لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ وَهُوَ مُؤْمِنٌ- کوئی مومن ایسی لوٹ نہ کرے گا جو قدر رکھتی ہو جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (یعنی قیمتی مال ہو) مطلب یہ ہے کہ مومن کسی کا ایسا مال نہ لوٹے گا جو قدر اور قیمت رکھتا ہو اور لوگوں کی نگاہ میں باوقعت ہو)-

كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى اِسْتَشْرَفَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَنْظُرَ اِلٰى مَوَاقِعِ نَبْلِهٖ- ابوطلحہ اچھے تیرانداز تھے وہ جب (جنگ میں) تیر مارتے تو آنحضرت آنکھ اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں پڑتا ہے (نہایہ میں ہے کہ استشراف کا اصلی معنی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ ابرو پر رکھ کر کسی چیز کو دیکھنا جیسے وہ شخص جو دھوپ سے سایہ کرتا ہے اس طرح دیکھتا ہے اور یہ شرف سے نکلا ہے بمعنی بلندی' گویا وہ اوپر سے دیکھتا ہے کیونکہ اوپر

والے کو نیچے کی چیز خوب دکھائی دیتی ہے)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔ ہم کو (قربانی کے جانوروں میں یہ حکم ہوا کہ آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں (یعنی یہ اعضاء سلامت ہوں) بعض نے کہا یہ شُرْفَةٌ سے نکلا ہے یعنی اچھا اور عمدہ مال۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لیے اچھا موٹا تازہ جانور لیں۔

مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ اَهْلَ الْبَلَدِ اِسْتَشْرَفُوْكَ۔ (جب حضرت عمرؓ شام کے ملک کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کے استقبال کے لیے نکلے تو ابوعبیدہ نے کہا) میں تو اس سے خوش نہیں ہوں کہ شہر والے آپ کے استقبال کو آئیں (کیونکہ حضرت عمرؓ غریبوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ابوعبیدہ ڈرے کہیں ان کی نگاہ میں حقیر نہ سمجھے جائیں (مگر آپ کے چہرے پر عظمت الٰہی کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ دیکھ کر سب تھرا گئے (ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست)۔

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْ لَهٗ۔ جو شخص فتنوں کو قصد کر کے دیکھے گا (خواہ مخواہ ان کے سامنے جائے گا) تو فتنے بھی اس کو دیکھیں گے (وہ بھی ان میں پڑ جائے گا (مطلب یہ ہے کہ فتنوں سے الگ رہنا چاہے۔ دور بھاگنا چاہے اسی میں بچاؤ ہے جب ان کے پاس گئے تو احتمال ہے کہ خود بھی ان میں گرفتار ہو جائے۔ بعض نے کہا استشرفت له کو اشراف سے ماخوذ کہا یعنی فتنے اس کو ہلاک کر دیں گے۔ کرمانی نے کہا فتنوں سے تمام وہ فسادات مراد ہیں جو اہل اسلام کے آپس میں اختلافات سے پیدا ہوں اور حق اور باطل کی تمیز اس میں نہ ہو سکے)۔

تَسْتَشْرِفْهُ۔ یہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے اس کو بھی شریک کر لیں گے (اس لیے جنگل میں اپنی گائیں اور اونٹوں میں چلا جائے اور فتنوں سے دور رہے اور تلوار کی دھار پر پتھر مار کر توڑ ڈالے تاکہ لڑائی میں جانے کے قابل نہ رہے نہ کسی مسلمان کو مار سکے اگر کوئی فتنے والا اس کو مارنے آجائے تو آنکھ بند کر کے شہید ہو جائے وہ اپنا اور اس کا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا)۔

اِسْتَشْرَ فَهَا الشَّيْطَانُ۔ شیطان اس کو گھورنے لگتا ہے (اس سے برا کام کرنے کے لیے لوگوں کو ابھارتا ہے)۔

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ۔ لوگ حکومت حاصل کرنے کے لیے للچائے (ہر ایک کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو ملے)۔

لَا تَتَشَرَّفُوْا لِلْبَلَاءِ۔ بلا آنے کا انتظار نہ کرو (اس کی طرف دل نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی پناہ اس سے چاہتے رہو)۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهٗ فَخُذْهُ۔ جو دنیا کا مال تیرے پاس بن توقع اور بن طلب کے آ جائے تو اس کو لے لے۔ (وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے اس سے انکار نہ کرے۔ البتہ طلب اور خواہش اور توقع کے ساتھ دنیا کا مال لینا خوب نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے مکار درویش اور دنیا دار مولوی کیا کرتے ہیں کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر خواہش کر کے ان کی امیدواری اور خوشامد کر کے بڑے بڑے لمبے چوڑے دعا نامے لکھ کر ان پر زور ڈال کر ان کو عذاب الٰہی یا آئندہ آنے والی مصیبت سے ڈرا کر نذریں لیتے ہیں اور تنخواہیں اور جاگیریں اور یومیہ اپنے نام مقرر کراتے ہیں اور بعض جھوٹے فقیر خانقاہوں اور بزرگوں کے عرسوں اور نیازوں اور عود و گل کے نام سے امیروں سے ماہانہ اور سالیانہ مقرر کراتے ہیں یہ سب بہانے ہیں سچے فقیروں نے معین تنخواہ تک کبھی قبول نہیں کی اس لیے کہ اس پر بھروسا ہو جائے گا اور توکل علی اللہ میں جو لازمہ فقیری اور درویشی ہے خلل آئے گا)۔

مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔ جو شخص طمع اور خواہش اور توقع کے ساتھ دل لگا کر دنیا کا مال لے گا اس کی مثال ایسی ہے جو کھائے پر اس کا پیٹ نہ بھرے (کتنا ہی کھاتا جائے پر سیر نہ ہو اور کھانے کی خواہش کرے۔ سچ فرمایا ہمارے آقا نے۔ گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور)۔

مَاجَاءَكَ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ۔ جو مال بن خواہش اور بن توقع کے آ جائے اس کو لے لے اور دولت مند بن جا۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو مال دار کرنا چاہتا ہے۔ جب تو تیرے بن طلب تیرے پاس دنیا کا مال بھیجتا ہے۔ ایسا مال لے

لینا اس کے نہ لینے سے افضل ہے-محبوب کی مراد اپنی مراد پر مقدم یہی بزرگوں کی طریق ہے اگر خود محتاج نہ ہو تو ایسا مال لے کر محتاجوں کو تقسیم کر دے اس میں پھیر دینے سے زیادہ ثواب ہے' دوسرے یہ کہ ایسا مال نہ لینے میں ایک طرح کا استغنا اور تکبر پایا جاتا ہے اور یہ امر پروردگار کو بہت ناپسند ہے ہم کتنے ہی مال دار ہو جائیں پر اپنے مالک کے بھیک منگے اور محتاج رہیں گے اور جو چیز وہ بھیجے گا اس کو اپنا فخر سمجھ کر بڑی خوشی سے لے لیں گے-یہ امر اس صورت میں ہے جب اس مال کے حلال ہونے کا یقین ہو اگر اس کے حلال ہونے میں شبہ ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر امرا اور سلاطین کے اموال ہیں جو ظلم سے خلاف شریعت جمع کیے جاتے ہیں یا حرام ہونے کا یقین ہو مثلاً سود یا رشوت کا پیشہ ہو تو اس کا پھیر دینا لازم ہے-مرزا مظہر جان جاناں نے جو ہمارے مرشدوں میں سے ہیں غازی الدین خاں فیروز جنگ کا ایک لاکھ روپیہ جس کو وہ طریق نذر لائے تھے سب کا سب پھیر دیا-ایک روپیہ بھی اس میں قبول نہیں کیا اسی روز شام کو ایک غریب شخص آ کر آپ کا مرید ہوا اور چار آنے کا خوردہ بطور نذر پیش کیا-آپ نے بڑی خوشی سے وہ سب خوردہ لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا-یہ ہے سچی فقیری اور درویشی ایک مرید نے عرض کیا حضرت اس میں کیا راز ہے؟ لاکھ روپے میں سے تو آپ نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا سب واپس کر دیئے اور یہ چار آنے کے پیسے آپ نے کس خوشی کے ساتھ سب کے سب لے لیے' ایک پیسہ تک نہ چھوڑا-فرمایا جب میں نے لاکھ روپے واپس کر دیئے تو شیطان لعین نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تو بڑا کامل اور بے طمع فقیر ہے اور تیری شان لوگوں کی نظر میں بہت بڑی ہے کہ لاکھ روپے واپس کر دیئے-میں نے اپنے تئیں ذلیل کرنے کے لیے اور شیطان کا وسوسہ باطل کرنے کے لیے یہ چار آنے کا خوردہ سب لوگوں کے سامنے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تا کہ لوگ مجھ کو شان والا مستغنی اور بے طمع فقیر نہ سمجھیں-غرض یہ ہے کہ جس امر سے نفس میں استکبار اور غرور تو ڑنا لازمہ درویشی اور فقیری ہے اور ساری فقیری کا خلاصہ اور جوہر نفس شکنی ہے)-

لَا تَشَرَّفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ- آپ اوپر سر اٹھا کر نہ دیکھئے' ایسا نہ ہو کوئی تیر آپ کے لگ جائے-

كَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ- ابوطلحہ جب تیر مارتے تو آپ سر اٹھا کر دیکھتے (کہ تیر کسی کافر کو لگا یا نہیں)-

حَتّٰى اِذَا شَارَفَتْ اِنْقِضَاءَ عِدَّتِهَا- جب اس کی عدت گذرنے کو ہوئی (یعنی عدت گذرنے کا زمانہ نزدیک آ پہنچا)-

وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِكَ نَاقَةٌ عَجْفَاءُ شَارِفٌ- ناگاہ کیا دیکھتے ہیں اس کے آگے ایک دبلی بوڑھی اونٹنی ہے-

اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفَنَاءِ- حمزہ اٹھو یہ عمر والی موٹی اونٹنیاں جو مکان کے صحن میں بندھی ہیں (ان کو کاٹو اور ان کا گوشت بھون کر لاؤ ہم کو کھلاؤ)-ایک روایت میں ذالشرف النواء ہے یعنی اونچی موٹی اونٹنیاں-

تَخْرُجُ بِكُمُ الشُّرُفُ الْجُوْنُ- تم میں بوڑھی کالی اونٹنیاں نکلیں گی (صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بوڑھی کالی اونٹنیوں سے کیا مراد ہے فرمایا فتنے کالی رات کے حصوں کی طرح (ایک فتنہ دوسرے فتنہ سے بدتر فتنوں کو ان کی درازی اور اتصال میں کالی بوڑھی اونٹنیوں سے تشبیہ دی-نہایہ میں ہے کہ شرف بکسون را اس حدیث میں مروی ہے اور فاعل کی جمع اس وزن پر کم آتی ہے جیسے بَازِلٌ اور بُزُلٌ-البتہ معتل العین اجوف میں یہ جمع بہت آئی ہے' جیسے عَائِذٌ اور عُوْذٌ ہے-ایک روایت میں اَلشُّرُقُ الْجُوْفُ ہے قاف سے اس کے معنی آگے مذکور ہوں گے-)

كَانَ لِيْ شَارِفٌ فَاَصَبْتُ شَارِفًا- میرے پاس ایک پوری عمر کی اونٹنی تھی پھر ایک اور پوری عمر کی اونٹنی مجھ کو مل گئی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

يَسْكُنُ مَشَارِفَ الشَّامِ- شام کے شہروں کے پاس جو گاؤں ہیں ان میں رہے گا-بعض نے کہا مشارف وہ گاؤں جو بلاد الریف اور جزیرہ عرب کے درمیان ہیں-

يُوْشِكُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ بَيْنَ شَرَافٍ وَّاَرْضِ كَذَا جَمَّاءُ وَلَا ذَاتُ قَرْنٍ- وہ زمانہ قریب ہے جب شراف

اور فلانی سرزمین کے درمیان کوئی بے سینگ والا جانور نہ رہے گا نہ سینگ والا- شراف ایک مقام کا نام ہے- بعض نے کہا ایک پانی کا جو بنی اسد قبیلے کا ہے-

اِنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ- حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو محفوظ چراگاہ مقرر کیا تھا- ایک روایت میں سرف ہے سین مہملہ اور کسرۂ راء سے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)-

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِي الصَّلٰوةِ وَ اِنَّ لِيْ مَمَرَّ الشَّرَفِ- میں نماز میں پھونکنا پسند نہیں کرتا گو مجھ کو شرف کا سارا راستہ مل جائے-

فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ- وہ ایک دوڑ یا دو دوڑ بھاگ جائے (بعض نے کہا شرفا اور شرفین پڑھا ہے ترجمہ وہی ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ ایک چڑھائی پر چڑھ جائے یا دو پر)

فَسَعٰى لَهَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا- ایک دوڑ تک دوڑے لیکن کچھ نہیں دیکھا-

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِيَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ الْمَسَاجِدَ جُمًّا- ہم کو یہ حکم ہوا کہ شہروں کو بلند بنائیں یعنی مکانوں میں اونچے اونچے بالا خانے اور برج رکھیں اور مسجدوں کو سادہ بنائیں (بن برجوں کے کیونکہ مسجدوں میں اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں)-

وَسُقُوْطُ شُرُفَاتِهَا- اس کے برج گر جانا' یہ جمع ہے شُرْفَةٌ کی بعض نے شرفاتھا- بعض نے شرفاتھا پڑھا ہے-

سُئِلَتْ عَنِ الْخِمَارِ يُصْبَغُ بِالشَّرَفِ فَلَمْ تَرَ بِهِ بَأْسًا- حضرت عائشہ سے پوچھا اگر اوڑھنی شرف میں رنگیں انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں (شرف ایک درخت ہے جس میں سے سرخ رنگ نکلتا ہے)-

قِيْلَ لِلْاَعْمَشِ لَمْ تَسْتَكْثِرْ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَقَالَ كَانَ يَحْتَقِرُنِيْ كُنْتُ اٰتِيْهِ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ فَيُرَحِّبُ بِهٖ وَيَقُوْلُ لِيْ اُقْعُدْ ثَمَّ اَيُّهَا الْعَبْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا نَرْفَعُ الْعَبْدَ فَوْقَ سُنَّتِهٖ مَا دَامَ فِيْنَا بِاَرْضِنَا شَرَفٌ- اعمش (جو حدیث کے بڑے امام ہیں) ان سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے تم عامر شعبی سے بہت روایت نہیں کرتے (یعنی ان کی بہت حدیثیں نقل نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث کے حافظ تھے) انہوں نے کہا وہ میری تحقیر کرتے تھے میں اور ابراہیم نخعی دونوں مل کر ان کے پاس جایا کرتے وہ کیا کرتے ابراہیم کو تو مرحبا کہتے (بڑے اکرام و تعظیم سے بٹھاتے) اور مجھ کو کہتے ارے غلام وہاں بیٹھ جا پھر یہ شعر پڑھتے- لا نرفع العبد اخیر تک یعنی ہم غلام کا مرتبہ جیسا رسم رواج ہے اس سے بڑھائیں گے نہیں جب تک ہمارے ملک میں کوئی شریف باقی ہے- عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ شَرَفُ قَوْمِهٖ وَكَرَمُهُمْ- وہ اپنی قوم کا شریف اور عزت دار ہے-

مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ- پھولے گال والا ایسا آدمی اکثر منافق اور مکار ہوتا ہے)-

فَمَا اَشْرَفَ لَهُمْ اَحَدٌ- کوئی ان کے سامنے نہیں نکلا-

وَاَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ- ایک برج پر چڑھ گیا (اونچے مکان پر)-

يُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ- ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی کرتے ہیں (تکبیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عجیب مخلوقات دیکھ کر)-

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ- جو اونچی قبر دیکھے اس کو زمین برابر کر دے (مجمع البحار میں ہے اونچی قبر وہ ہے جس پر پتھر وغیرہ سے عمارت بنی ہو یا گنبد اور یہ سب منع ہے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور اونچی سے یہ مراد نہیں ہے جو نشان کے لئے کسی قدر زمین سے بلند کر دی جاتی ہے یا کنکر یا پتھر سے تاکہ قبر معلوم ہو- اور اگلے لوگوں نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت کا بنانا درست رکھا ہے تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں-

مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو حضرت علی کو اس طرح حضرت علی نے ابو الہیاج کو قبروں کے برابر کر دینے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں نہ مسلمانوں کی کیونکہ مسلمانوں کی قبریں اس زمانہ میں سنت کے موافق ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ ہوں گی- اب اس حدیث کی رو سے ایک جماعت علماء نے عموماً قبروں کا بلند بنانا اور اس پر عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد تیار کرنا منع

رکھا ہے اور بعض نے مشہور بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر ان کو جائز رکھا ہے جیسے اوپر مجمع البحار سے منقول ہوا- اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جن بزرگوں یا عالموں کی قبروں پر ایسی عمارتیں بن گئی ہیں ان کا گرا دینا اور ڈھا دینا ضرور ہے یا نہیں- بعض نے کہا ضرور ہے، بعض نے کہا جائز ہے بعض نے کہا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں ان بزرگوں کی تحقیر اور تذلیل ہوتی ہے- اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر عوام وہاں جا کر شرک کے کام کرتے ہوں مثلاً نذریں چڑھانا' مرادیں' منتیں مانگنا' عرضیاں لٹکانا' سجدہ اور رکوع کرنا تب تو اس کا گرا دینا مناسب ہے کیونکہ ان کے رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی توہین ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کی توہین کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہئے- اور اگر شرک کے کام وہاں نہ ہوتے ہوں تب ان کا گرانا مناسب نہیں ہے بلکہ عوام کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سنت کے موافق ان کی زیارت کیا کریں- اور جو امر جائز نہیں ہے جیسے طواف کرنا' بوسہ لینا' اس پر چراغاں کرنا' روشنی کرنا' میلا لگانا' اس سے باز رہیں)-

ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَهٗ لِلّٰهِ- پھر وہ شخص ہے کہ جب اس کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس خواہش کو چھوڑ دے (اس پر عمل نہ کرے)-

وَاَشْرَفُ اللِّسَانِ فِیْهَا کَوُقُوْعِ السَّیْفِ- اس فتنے میں زبان چلانا ایسا ہے جیسے تلوار پر پڑھنا-

فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ- جب اس راہب کے پاس پہنچے (یعنی بحیرا راہب پاس جو بصری میں رہتا تھا)-

مَشْرِفِی- تلوار جو مشارف کی بنی ہوئی ہو-

مَشَارِفُ الْاَرْضِ- زمین کے بلند حصے-

کَانَ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ- آنحضرتؐ زمین کے ہر بلند ٹکیرے پر تکبیر کہتے-

لِسَانَ ابْنِ اٰدَمَ یُشْرِفُ عَلٰی جَمِیْعِ جَوَارِحِهٖ کُلَّ صَبَاحٍ- آدمی کی زبان ہر صبح کو اس کے سب اعضا کو تاکتی ہے (ان سے پوچھتی ہے تم کیسے ہو وہ کہتے ہیں ہم خیریت سے ہیں بشرطیکہ تو نہ ہو (کیونکہ تو ہی ہم کو بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالتی ہے- بری بات تو زبان سے نکالتی ہے لیکن اس کی شامت سے بیچارے دوسرے اعضا تکلیف اٹھاتے ہیں)-

اِذَا اَتَاکُمْ شَرِیْفُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْهُ- تمہارے پاس جب کسی قوم کا کوئی شریف (عزت والا شخص) آئے تو اس کی عزت کرو (لوگوں نے پوچھا عزت والا کون ہے فرمایا مالدار میں ن کہا حسیب کون ہے فرمایا جو نیک کام کرتا ہو- شریف کی جمع شرفاء ہے اور اشراف-)

اَسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ- شیطان اس کو تاکتا رہا ہے-

فَتَشَرَّفَ النَّاسُ لِذٰلِكَ- (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کیا میں تجھ نہ دوں تجھ کو عنایت نہ کروں یہ سنتے ہی) لوگوں نے سر اٹھایا (تاکنے لگے کہ آنحضرتؐ ان کو کیا دیتے ہیں)-

شَرْقٌ- کان چیرنا' چننا' طلوع ہونا جیسے شروق ہے-

شَرَقٌ- کان چرا ہونا' تھوک گلے میں اٹک جانا' اچھا ہونا' سرخ ہونا' روشنی کم ہونا' ڈوبنے کے نزدیک ہونا-

تَشْرِیْقٌ- پورب کی طرف جانا جیسے تغریب پچھم کی طرف جانا-

اِشْرَاقٌ- طلوع ہونا' روشن ہونا' چمکنا-

اِنْشِرَاقٌ- پھٹ جانا-

شَارِقٌ- سورج' پوربی جانب کسی چیز کا جیسے غارب پچھمی جانب-

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ- گیارہویں' بارہویں' تیرہویں ذی الحجہ کیونکہ ان دنوں میں عرب لوگ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں سکھایا کرتے- بعض نے کہا اس لئے کہ قربانی کے جانور اس وقت تک نہیں کاٹے جاتے جب تک سورج طلوع نہ ہوگا-

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ کَیْمَا نُغِیْرُ- (مشرک لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے ارے ثبیر جلدی چمک جانا کہ ہم لوٹ جائیں (یعنی منیٰ کو قربانی کرنے کے لئے- ثبیر ایک بڑا پہاڑ ہے مزدلفہ میں)-

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ التَّشْرِیْقِ فَلْیُعِدْ- جو شخص سورج نکلنے سے (عید کی نماز پڑھنے سے) پہلے ذبح کر لے اس کی قربانی درست نہیں ہوئی وہ دوسری قربانی کرے-

لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ - جمعہ اور عید کی نماز نہیں ہوتی مگر ایسے شہر میں جو جامع ہو (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اِنْطَلِقْ بِنَا إِلَى مُشَرَّقِكُمْ - ہم کو اپنی عیدگاہ میں لے چلو-

أَيْنَ مَنْزِلُ الْمُشَرَّقِ - عیدگاہ کہاں ہے- مسجد خیف اور طائف کے بازار کو بھی مشرق کہتے ہیں-

يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ إِلَى شَرَقِ الْمَوْتٰى - نماز میں (یعنی عصر کی نماز میں) اتنی دیر کریں گے کہ سورج کی روشنی قبروں پر پڑنے لگے یا اتنی دیر کریں گے کہ وقت اتنا رہ جائے گا جتنی دیر میں مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ - آنحضرتؐ نے صبح کی نماز کے بعد پھر (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج روشن نہ ہو جائے یا طلوع نہ ہو جائے ایک روایت میں حتی تطلع الشمس ہے ایک میں حتی ترتفع- اسی لئے ہم نے دو ترجمے کئے) نووی نے کہا پہلا ترجمہ بہتر ہے اور جس روایت میں طلوع کا لفظ ہے تو اس سے بھی مراد بلند ہونا ہے-

لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ - مشرک لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج نہ چمکتا-

كَأَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ - گویا وہ دو کالے سائبان ہیں ان کے بیچ میں روشنی ہے یا بیچ میں رستہ ہے (یعنی کھلی جگہ)-

فِي السَّمَاءِ بَابٌ لِلتَّوْبَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِشْرِيقُ وَقَدْ رُدَّ حَتّٰى مَا بَقِيَ إِلَّا شَرْقُهُ - آسمان میں ایک دروازہ ہے توبہ کا اس کو مشریق کہتے ہیں وہ بند ہو گیا ہے صرف ایک دراڑ باقی ہے- شَرْق - وہ روشنی جو دروازے کی دراڑ میں سے اندر جاتی ہے-

إِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يُنْكِرُ عَمَلَ السُّوْءِ عَلٰى أَهْلِهِ جَاءَ طَائِرٌ يُقَالُ لَهُ الْقَرْقَفَنَّةُ فَيَقَعُ عَلٰى مِشْرِيقِ بَابِهِ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ أَنْكَرَ طَارَ وَإِنْ لَّمْ يُنْكِرْ مَسَحَ بِجَنَاحَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ قُنْذُعًا دَيُّوثًا - جب کوئی آدمی اپنی جورو پر برا کام کرنے سے خفا نہیں ہوتا (اس کو باز نہیں رکھتا) تو ایک پرندہ آ کر اس کے دروازے کے سوراخ یا دڑاڑ پر بیٹھ جاتا ہے اس کو قرقفنہ کہتے ہیں وہ چالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے اگر اس نے اس عرصہ میں اس برے کام پر انکار کیا (آئندہ کے لئے توبہ کی) تب تو وہ اڑ جاتا ہے اور جو انکار نہیں کیا (بلکہ جورو برا کام کرتی رہی وہ دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا) تو اپنے دونوں پنکھ اس شخص کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیتا ہے وہ پورا بے غیرت اور دیوث بن جاتا ہے (پھر اس کو مطلقاً حیا اور شرم نہیں رہتی بلکہ اپنی جورو کو خود کمائی کرنے کے لئے غیر مردوں کے پاس بھیجتا ہے)-

لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا - حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ بلکہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو (یہ مدینہ والوں کے لئے حکم ہے جن کا قبلہ دکھن کی طرف ہے، پورب یا پچھم کی طرف نہیں ہے اسی طرح ان شہر والوں کے لئے بھی جن کا قبلہ ان دونوں جانب نہیں بلکہ دکھن یا اتر ہے لیکن جن ملک والوں کا قبلہ پورب یا پچھم ہو جیسے ہندوستان یا جدہ والوں کا ان کو دکھن یا اتر کی طرف حاجت کے وقت منہ کرنا چاہئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورج کی تعظیم ہماری شریعت میں بالکل نہیں رکھی گئی اور اسی لئے اس کی ذرا سی تعظیم بھی کفر ہوگی جیسے بتوں کی تعظیم)-

اَنَاخَتْ بِكُمُ الشُّرُقُ الْجُوْنُ - تم میں پوربی کالی اونٹنیاں آ کر بیٹھ گئیں (مراد فتنے اور فسادات ہیں جو مشرق کی طرف سے آئیں گے- ایک روایت میں الشرف ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا-)

اِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا كَشَرَقِ الْمَوْتٰى - دنیا اب اتنی باقی رہ گئی ہے جیسے دن کا آخری حصہ جب سورج کی روشنی قبروں کے بیچ میں پڑتی ہے پانی کی لہر کی طرح) یا اخیر دن میں ہوتا ہے جب سورج ڈوبنے لگتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں: شرقت الشمس شرقا یعنی سورج کی روشنی کم ہو گئی (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے دنیا میں سے اتنا زمانہ رہ گیا ہے جتنا مرنے والے کا زمانہ آخری (ٹھسکے) اچھو سے میرے تک ہوتا ہے (یہ بہت

تھوڑا وقت ہے اس ٹھسکے کے بعد ہی جان نکل جاتی ہے کیونکہ سب اعضا سے جان نکل کر اخیر میں گلے میں آ کر اٹکتی ہے)-

اِنَّهٗ قَرَاَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ عِيْسٰى وَاُمِّهٖ اَخَذَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ- آنحضرتؐ نے نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی جب حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو ٹھسکا لگا (گلے میں بلغم اٹک گیا یا آنسو اتر آئے) آپ نے رکوع کر دیا-

اَلْحَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ- آگ میں جل جانا یا پانی میں ڈوب کر مر جانا (مومنوں کے واسطے) شہادت ہے (ان کو شہید کا ثواب ملے گا)-

لَا تَاكُلِ الشَّرِيْقَةَ فَاِنَّهَا ذَبِيْحَةُ الشَّيْطَانِ- جو جانور گھٹ کر مرے اس کو مت کھا وہ شیطان کا ذبیحہ ہے-

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ فَشَرِقَ بِذٰلِكَ- مدینہ کے لوگوں کی (آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے) یہ صلاح تھی کہ عبداللہ بن ابی (منافق) پر بادشاہی کا تاج رکھیں اس کو سردار بنائیں اس لئے اس کو ٹھسکا ہو گیا (وہ آنحضرتؐ کی سرداری پر خوش نہیں ہوا گویا اس کے گلے میں یہ امر پھنس گیا)-

فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ شَرِقَ بِهٖ- اللہ تعالیٰ نے جب اس کو (یعنی عبداللہ بن ابی کی سرداری کو ناپسند کیا) (آنحضرتؐ کو مدینہ میں پہنچا دیا) تو اس کے گلے میں جیسے نوالہ اٹک گیا (لگا جلنے اور حسد کرنے)-

يَشْرَقُ صَدْرُ اللَّعِيْنِ- ملعون کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے-

يُشْرِقُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ- مومن کا دل روشن ہو جاتا ہے- یہ اشراق سے نکلا ہے یعنی روشن ہونا-

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِشَرْقَاءَ- آنحضرتؐ نے کان پھٹے ہوئے جانور کو قربانی کرنے سے منع فرمایا (یعنی جس کا کان بیچ میں سے چر کر دو ہو گئے ہوں)-

شَرْقَةٌ- کان کا پھٹا ہونا-

وَلَا هِيَ بِفَقِيْءٍ فَتَشْرَقُ عُرُوْقُهَا- نہ اس کا پیشاب پائخانہ بند ہو کر اس کی رگیں خون سے بھر گئی ہوں (یہ اونٹ میں ایک بیماری ہوتی ہے)-

كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَلَفِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَيْنَهُمَا الدَّمُ- آپ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لیتے ان کے بیچ میں کشادگی رکھتے ان پر خون کی سرخی ظاہر ہو جاتی-

رَاَيْتُ ابْنَيْنِ لِسَالِمٍ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ مُّشْرَقَةٌ- میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے دو بیٹوں کو دیکھا وہ لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے- یہ شَرِقَ الشَّيْءُ سے نکلا ہے یعنی وہ چیز بہت سرخ ہو گئی-

اَشْرَقْتُهٗ بِالصِّبْغِ- میں نے اس کو خوب ڈھڈھاتا سرخ کر دیا (یا خوب تیز رنگا)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَطَمَ عَيْنَ اٰخَرَ فَشَرِقَتْ بِالدَّمِ وَلَمَّا يَذْهَبْ ضَوْءُهَا- امام شعبی سے پوچھا گیا ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ پر طمانچہ مارا اس میں خون بھر گیا لیکن آنکھ اندھی نہیں ہوئی (بینائی باقی رہی) تو کیا حکم ہے- انہوں نے جواب میں ایک شعر پڑھا اس کا حاصل یہ ہے کہ ابھی کوئی حکم نہ دیں گے بلکہ دیکھیں گے نتیجہ کیا ہوتا ہے اگر آنکھ کی بصارت جاتی رہی تب تو آنکھ کی پوری دیت دینا ہو گی)-

رَبُّ الْمَشْرِقِ- مشرق کا مالک-

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ- دونوں مشرقوں کا مالک-

(ایک مشرق تو وہ جہاں سے جاڑے میں سورج نکلتا ہے دوسرے وہ مشرق جہاں سے گرمی میں نکلتا ہے- بعض نے کہا مشرقین اور مغربین دونوں کو پورب اور پچھم پر اطلاق کیا گیا ہے مگر اس آیت میں "رب المشرقین ورب المغربین" یہ معنی مراد نہیں ہے-)

رَبُّ الْمَشَارِقِ- تمام مشرقوں کا مالک- (ہر دن سورج افق کے ایک نئے نقطے پر سے نکلتا ہے یا ہر ستارہ ایک ایک مقام پر سے)-

بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ- ان میں اتنا فاصلہ ہے جتنا پورب اور پچھم میں ہے- مشرق اور مغرب کو تغلیباً مشرقین اور مغربین کہتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین-

مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ- پورب اور پچھم

کے درمیان قبلہ ہے (یعنی دکھن کی طرف یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا کیونکہ مدینہ سے مکہ جانب جنوب واقع ہے- بعض نے کہا یہ اس شخص کے لئے جس کو قبلہ بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا- اس نے سوچ کر ایک طرف نماز پڑھ لی پھر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سمت قبلہ کی نہ تھی تو اب اس کا نماز کا دہرانا ضرور نہیں کیونکہ ایسے شخص کے حق میں پورب اور پچھم کے درمیان سب قبلہ ہے جدھر وہ سوچ کر نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی-)

وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ- مشرق والوں کا میقات آپ نے عقیق مقرر فرمایا (وہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہئے)-

حَمَلَتْ بِهٖ اُمُّهٗ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى- آنحضرتؐ کی والدہ کو آپ کا حمل ایام تشریق میں ہوا- جمرۂ وسطٰی کے پاس (ایام تشریق سے یہاں شرعی ایام تشریق مراد نہیں ہیں کیونکہ ولادت با سعادت آپ کی ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی پس اگر ایام تشریق سے ذوالحجہ کے ۱۱-۱۲-۱۳ تاریخیں مراد ہوں تو حمل کی مدت صرف تین ماہ رہتی ہے)-

اَلَا سَلَامٌ مَشْرِقُ الْمَنَارِ- اسلام مینار کی چمک ہے (مینار سے مراد نیک عمل ہے یعنی کوئی نیک عمل بغیر اسلام کے چمک دار اور قبول نہیں ہوتا)-

مَشْرُقَةٌ- دھوپ میں بیٹھنے کا مقام-

اَنَا ضَامِنٌ لِمَنْ يُّرِيْدُ السَّفَرَ مُعْتَمًّا تَحْتَ حَنَكِهٖ ثَلٰثًا لَا يُصِيْبُهُ الشَّرَقُ وَالْغَرَقُ وَالْحَرَقُ- جو شخص سفر میں جاتے وقت اپنے جبڑے کے نیچے تین بار عمامہ کا پھیر کر لے میں اس کا ضامن ہوں وہ نہ پانی میں اچھو کرے گا نہ ڈوبے گا نہ جلے گا-

اَشْرَقَ وَجْهُهٗ- اس کا چہرہ چمکنے لگا-

شَرَكٌ- تسمہ ٹوٹ جانا-

شِرْكٌ اور شِرْكَةٌ اور شُرْكَةٌ- شریک ہونا-

تَشْرِيْكٌ- تسمہ لگانا-

مُشَارَكَةٌ- شرکت کرنا-

اِشْرَاكٌ- شریک کرنا، تسمہ لگانا-

اَلشِّرْكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ- شرک یعنی ریاکاری، جس سے لوگوں کو دکھلانا اپنا معتقد کرانا منظور ہو، میری امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے-

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا- اس آیت میں بھی شرک سے مراد ریا ہے یعنی پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے- مطلب یہ ہے کہ عبادت خالص خدا ہی کی رضامندی کے لئے کرے نہ کسی کو دکھلانے یا بتلانے یا شہرت کی غرض سے (عرب لوگ کہتے ہیں:-

اَشْرَكْتُهٗ فِي الْاَمْرِ- میں اس کام میں اس کا شریک تھا-)

اَشْرَكُهٗ شِرْكَةً- اس کا شریک ہو جاتا ہوں- اسم مصدر شرک ہے-

شَارَكْتُهٗ- میں اس کا شریک ہو گیا-

اَشْرَكَ بِاللّٰهِ- اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا-

فَهُوَ مُشْرِكٌ- وہ مشرک ہے یعنی اللہ کا ساجھی دوسرے کو بناتا ہے اور شرک کفر کو بھی کہتے ہیں-

مترجم کہتا ہے کہ کفر عام ہے اور شرک خاص ہے مثلاً ایک شخص اللہ کی توحید کرتا ہے مگر پیغمبروں کو نہیں مانتا یا شریعت کے کسی اجماعی قطعی بات کا انکار کرتا ہے مثلاً سود کو جائز کہتا ہے، یا حدیث شریف کو قابل اعتبار اور عمل نہیں جانتا تو وہ کافر ہے پر مشرک نہیں ہے اور ہر مشرک کافر ہے اور کبھی شرک کا اطلاق کفر پر بھی ہوتا ہے-

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ- بدفالی لینا، براشگون لینا شرک ہے (یعنی چھوٹا شرک ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہوتا) لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (جس آدمی کو اللہ پر بھروسا ہوتا ہے اور نفع وضرر سب اس کی تقدیر سے جانتا ہے وہ بدفالی نہیں لیتا بلکہ اس کو لغو جانتا ہے- نہایہ میں ہے کہ بدفالی گناہ ہے لیکن کفر نہیں ہے اگر کفر ہوتی تو توکل سے کیونکر جاتی بلکہ تجدید ایمان کی ضرورت پڑتی)-

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ- جس نے خدا کے سوا

اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا (یہاں بھی وہی چھوٹی شرک مراد ہے جو کفر نہیں ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ - جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً ایک غلام میں دو آدمی شریک ہوں اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصے کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہوگی، اگر وہ محتاج ہو تو وہ غلام مکاتب کی طرح ہوگا - محنت مزدوری کر کے اپنے آدھے حصے کی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے)۔

اِنَّهٗ اَجَازَ بَیْنَ اَهْلِ الْیَمَنِ الشِّرْكَ - معاذ ابن جبلؓ نے یمن کے لوگوں میں شرکت کو جائز رکھا (یعنی بٹائی کو جس کو مزارعت بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین کا مالک کسی کو زراعت کے لئے اپنی زمین دے اور پیداوار کا ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرا لے)۔

اِنَّ شِرْكَ الْاَرْضِ جَائِزٌ - زمین میں بٹائی کرنا درست ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهٖ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور شرک سے (یعنی شرک کے وسوسہ میرے دل میں ڈالنے سے - ایک روایت میں وَشَرَكِهٖ ہے یعنی شیطان کے جالوں سے یہ جمع ہے شَرَكَةٌ کی بمعنی جال اور پھندہ)۔

كَالطَّیْرِ الْحَذِرِ یَرٰی اَنَّ لَهٗ فِیْ كُلِّ طَرِیْقٍ شَرَكًا - ہوشیار پرندے کی طرح وہ ہر راستہ میں یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پھانسنے کے لئے جال لگا ہوگا (ایسا نہ ہو میں اس میں پھنس جاؤں تو بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ چلتا پھرتا ہے)۔

اَلنَّاسُ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ - سب آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ میں (پانی سے مراد بارش اور چشموں اور نہروں کا پانی ہے جس کا کوئی خاص مالک نہیں ہے اور گھاس سے وہ گھاس جنگل کی مراد ہے جو کسی کی ملک نہ ہو اور آگ سے جنگل کی لکڑی مراد ہے جس کو جلا کر لوگ کھانا پکاتے ہیں - مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں ہر ایک شخص حق دار ہے کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ جنگل کی گھاس یا لکڑی یا نہر یا چشمہ کا پانی لینے سے کسی کو روکے یا اس پر قیمت لگائے یا اس کو محفوظ کر لے - ہمارے زمانہ کے حاکموں نے جنگل کی گھاس اور لکڑی اور بھی محصور کر لیا ہے اور عام خلقت کو بلا قیمت ان سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے - یہ شریعت اسلامی کے برخلاف ہے نہایہ میں ہے کہ بعض نے ہر ایک پانی کی بیع ناجائز رکھی ہے خواہ وہ کنوے ہی کا ہو اور کہا ہے کہ پانی کسی کی ملکیت نہیں ہوتا لیکن صحیح پہلا قول ہے - (مکہ اور مدینہ میں میٹھے پانی کی خرید و فروخت بلانکیر جاری ہے) بعض نے کہا آگ میں شریک ہونا اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسرے کی آگ سے اپنی لکڑی یا کوئلہ یا پانا چراغ سلگا لے یا دوسرے کے چراغ سے روشنی لے یہ بالاتفاق جائز ہے لیکن دوسرے کی آگ سے ایک انگارہ بلا اجازت اٹھا لینا یہ جائز نہیں ہے بعض نے کہا آگ سے پتھر کا کوئلہ مراد ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور لکڑی کی طرح جلایا جاتا ہے - بعض نے کہا چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالتے ہیں)۔

لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اِلَّا شَرِیْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ - (جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ یوں لبیک کہا کرتے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے مگر وہ ساجھی جو تیرا ہی ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کی سب چیزوں کا جو اس کے ملک میں ہیں (کمبخت بتوں کو خدا کا شریک اور ساجھی سمجھتے اور پھر یہ بھی اعتقاد رکھتے کہ خدا ان کا بھی مالک ہے، غرض آسمان اور زمین سب کا خالق اور مالک خدا ہی کو سمجھتے پر اس کی عبادت اور پوجا میں اس کے بعض بندوں کو بھی شریک کرتے اور کارخانہ خدائی میں ان کو بھی دخیل اور متصرف سمجھتے اس لئے مشرک قرار پائے)۔

صَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَیْءُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ - آنحضرتؐ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے جب سایہ جوتی کے تسمہ برابر ہو گیا (یہ مکہ معظمہ کا ذکر ہے جو خط استوا سے قریب ہے وہاں لمبے سے لمبے دن میں آفتاب سر پر آ جاتا ہے اور اس کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تو جب ذرا سا بھی سایہ پڑا معلوم ہوا کہ سورج ڈھل گیا دوسرے ملکوں میں جو خط استوا سے شمال یا جنوب کی طرف ہٹتے ہوئے ہیں وہاں ٹھیک دوپہر کو بھی

کچھ سایہ رہتا ہے جس کو سایہ اصلی کہتے ہیں- جب اس سایہ سے تھوڑا سایہ بڑھ جائے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ سورج ڈھل گیا- یہ ایسا نازل امر ہے کہ ایک پلک میں ادھر کا ادھر ہو جاتا ہے- ایک بار آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ انہوں نے کہا نہیں' ہاں- آپ نے پوچھا یہ کیا- انہوں نے کہا نہیں کے بعد میری ہاں کہتے تک سورج ڈھل گیا اس نے بڑی مسافت طے کر لی)-

تَشَارَكْنَ هَزْلاً مُخُّهُنَّ قَلِيْلٌ- لاغری اور دبلے پن میں سب شریک ہیں ان میں مغز تھوڑا ہے-

اَكْفِنِيْ مُؤْوِنَةَ الْعَمَلِ وَتُشْرِكُنِيْ- تم محنت اپنے اوپر لے لو (یعنی زمین کی درستی' آبپاشی وغیرہ' اور میرے شریک رہو (پیداوار اور میوے میں)-

مُشَارَكَةُ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ- ذمی کافروں اور مشرکوں کے ساتھ شرکت کرنے کا بیان (یعنی اجرت اور مزدوری میں اسی طرح مشرکوں کو نوکر رکھنا بھی جائز ہے لیکن تجارت میں ان کی شرکت امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب کی بھی تجارت کر سکتا ہے البتہ اگر مسلمان کے سامنے معاملات کرے یا خرید و فروخت کا کام مسلمان کے سپرد ہو تو جائز ہے- اور جزیہ میں جو اس سے مال لیا جاتا ہے تو ضرورت کی وجہ سے وہ درست ہے کیونکہ اس کے پاس اسی قسم کے مال ہیں یعنی سود اور شراب وغیرہ سے جو حاصل ہوتے ہیں)-

مترجم کہتا ہے تبدل ملک سے بھی بعض کے نزدیک حرام مال حلال ہو جاتا ہے مثلاً سود خوار یا شراب فروش کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تو اس کا بدل بائع کے لئے حلال ہوگا- اسی طرح سود خوار یا شراب فروش کا ترکہ جو اس کے وارث کے ہاتھ آئے اس صورت میں جزیہ میں مال آئے وہ حلال ہوگا کس لئے کہ ملک بدل گئی اور بعض نے سود خوار یا شراب خوار کے ترکہ کو بھی لینا ناجائز رکھا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کو مقتضی ہے لیکن اباحت کی صورت میں سب ناجائز کہتے ہیں مثلاً سود کے مال میں سے یا شراب کی آمدنی سے کوئی دعوت کرے یا رنڈی خرچی کے مال میں سے ضیافت کرے تو اس کا کھانا بالاتفاق ناجائز ہے اسی طرح کہانت اور فال کی آمدنی-

بَقَرَةٌ اَوْشَاةٌ اَوْشِرْكٌ- (قربانی میں) ایک گائے ہو یا ایک بکری یا شرکت ہو (گائے یا اونٹ میں سات آدمی مل کر ایک گائے یا ایک اونٹ سب کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں)-

وَشَرِكْتُهُ فِيْ مَالِهٖ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ- میں اس کے مال میں اس کا شریک تھا یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی- (ایک روایت میں اَشْرَكْتُهُ ہے- میں نے اس کو شریک کر لیا)-

لَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا- مجھ کو اپنے بعد یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک بن جاؤ (جیسے پہلے تھے' یعنی ساری امت مشرک ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا- اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ عرب کے بعض قبیلے آنحضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)-

وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ- چشمہ جوتی کے تسمہ برابر تھا (یعنی بہت تھوڑا پانی اس میں تھا)-

وَاُحِبُّ مَنْ شَرَكَنِيْ فِيْهِ اُخْتِيْ- آپ کی زوجیت اور مصاجت میں اگر میری بہن میری شریک ہو تو غیروں کے شریک ہونے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے-

اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ- وہ ثواب میں تمہارے شریک ہوں گے-

وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ- آنحضرت نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی (قربانی) میں شریک کر لیا-

يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ- مشرکوں کے عید کے وہ دن (یہود اور نصاریٰ مراد ہیں' ان کو مشرک اس لیے کہا کہ یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں)-

وَالْمُشْرِكُوْنَ عَبَدَةُ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدُ- مشرک بت پرستوں اور یہود میں سے (یہود کو بھی مشرک قرار دیا)-

اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ- جب دو مسلمان شریک ہوتے ہیں تو میں ان کا تیسرا شریک رہتا ہوں (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی میں ان کے معاملہ میں برکت دیتا ہوں ان کی تجارت میں نفع بخشتا ہوں جب تک کوئی ان میں سے خیانت نہ

کرے جب خیانت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان شریک ہو جاتا ہے)۔

شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ۔ آگ کا ایک تسمہ۔

اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ شِرَاكِ اَحَدِكُمْ۔ بہشت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے۔

اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ۔ اور جو شرک کرتا ہو وہ بھی (یعنی وہ بھی اس میں داخل ہے)۔

اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ۔ (سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو پھر ان کو بیان کیا پہلا گناہ (جو سب میں بڑھ کر ہے) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (اس کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الربوبیۃ یعنی خدا کے سوا اور دوسرا کوئی خدا قرار دینا اس قسم کے مشرک دنیا میں کم ہیں لیکن جاہلیت کے زمانہ میں بعض عربوں کا یہ اعتقاد تھا اور یم یونانی بھی اس بلا میں مبتلا تھے۔ دوسرے شرک فی الالوہیۃ ، عبادت اور تعظیم اور بندگی اور نذر و نیاز' دعا حاجت برآری' رستی' اولاد کا دینا' روزی دینا' گناہوں کا بخشا' مصیبت دور نا' ہلاکت سے بچانا' جانور تعظیم کے لیے کاٹنا ان باتوں میں د کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا۔ اس قسم کے مشرک دنیا میں بت ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے نام کے مسلمان بھی اس رک میں گرفتار ہیں)۔

اَیْ اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَائِكَ۔ (آنحضرت نے حضرت عمر سے فرمایا) میرے چھوٹے بھائی مجھ کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لینا (اس میں امت کی تعلیم مقصود تھی کہ بڑا شخص اپنے کو بڑا نہ سمجھے نہ کسی مسلمان کو حقیر جانے ہر ایک بھائی مسلمان سے دعا کا طالب ہو۔ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا مرتبہ کیسا ہے وسرے یہ مقصود تھا کہ مسلمان لوگ اپنے عزیزوں دوستوں کو دعا ں شریک کر لیا کریں اس لیے کہ اجابت کا وقت معلوم نہیں ہے شاید ان کی دعا اس وقت قبول ہو اور اس میں ان کے عزیز و اقربا وست بھی شامل ہو جائیں)۔

هَلْ يَدْخُلُ فِیْ عَدَمِ الْقُنُوْطِ مَنْ اَشْرَكَ فَاَجَابَ نَعَمْ لِاَنَّهٗ عَسٰی اَنْ يُّرْزَقَ الْاِيْمَانَ۔ کیا اس آیت قل یا عبادی الذین اسرفوعلی انفسھم میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مشرک ہو (اس کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے) جواب دیا ہاں وہ بھی داخل ہے کیونکہ شاید اللہ تعالیٰ اس کو ایمان نصیب کرے۔

وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ۔ (اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا) تو مال اور اولاد میں ان کا یعنی آدمیوں کا ساجھی بن جا (مال میں ساجھا یہ ہے کہ حرام ذریعوں سے کمائے' معاملہ میں خیانت اور دغا بازی کرے' اسراف اور فضول خرچی کرے ناچ رنگ حرام کاموں میں روپیہ اڑائے اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد حاصل کرے یا اولاد کے شرکیہ نام رکھے۔ جیسے عبداللات عبدالعزی عبدالحارث' عبدالرسول' عبدالحسین' عبدالنبی وغیرہ۔ یا اولاد کو بعوض تعلیم علوم دینی گمراہ کرنے والے علوم مثلاً علم سحر یا نجوم سکھلائے یا برے پیشوں میں مشغول کرے جیسے ناچ رنگ نقالی شعبدہ بازی گانا بجانا وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اس کے ذکر کے ساتھ اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے اور بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔ راوی نے کہا اس کی شناخت کیونکر ہو۔ فرمایا ہماری محبت اور بغض سے اس کی شناخت ہوتی ہے یعنی جو شخص دشمن اور مبغض اہل بیت کرام ہے وہ نطفہ شیطان ہے)۔

لَا تُدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ الشِّرَاكِ۔ اپنا ہاتھ جوتی کے تسمے کے تلے مت لے جا۔

تُصَلَّی الْجُمُعَةُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ۔ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج جوتی کے تسمے کے برابر ڈھل جائے۔

شَرْمٌ۔ چیرنا' پھاڑنا' کاٹنا' تھوڑا دینا۔

شَرَمٌ۔ ناک چرنا یا نکلا ہونا۔

تَشْرِيْمٌ۔ چیرنا' زخمی ہو کر بھاگ جانا۔

تَشَرُّمٌ۔ پھٹنا' چرنا۔

اِنْشِرَامٌ۔ پھٹنا۔

شَرْمَاءُ۔ نکٹی عورت یا جس کا قبل پھٹ کر دبر سے مل گیا ہو۔

اَشْرَم - نکٹا -

شَرِیْمٌ - فرج -

اِشْتَرٰی نَاقَةً فَرَاٰی بِهَا تَشْرِیْمَ الظِّئَارِ - عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو وہ غیر بچہ پر مہربان کی گئی ہے (یعنی جو اس کا بچہ نہیں ہے - اس کی ترکیب انشاء اللہ کتاب الظاء میں مذکور ہوگی) -

اُتِیَ عُمَرُ بِكِتَابٍ قَدْ تَشَرَّمَتْ نَوَاحِیْهِ فِیْهِ التَّوْرَاةُ - حضرت عمرؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں توراۃ شریف لکھی تھی اس کے کونے پھٹ گئے تھے -

اِنَّ اَبْرَهَةَ جَاءَهٗ حَجَرٌ فَشَرَمَ اَنْفَهٗ فَسُمِّیَ الْاَشْرَمَ - ابرہہ (بادشاہ یمن) کو ایک پتھر لگا اس کی ناک پھاڑ ڈالی اس سے اس کو اشرم کہتے تھے -

شَرَةٌ - سخت حرص' لالچ -

شَرِهٌ - جو ضرورت سے زیادہ کھا جائے - حریص لالچی -

مَابِیْ شَرَهٌ وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ یَّرَانِی اللّٰهُ مُتَعَرِّضًا لِّفَوَائِدِهٖ - مجھ کو حرص نہیں ہے لیکن یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں حال میں دیکھے کہ میں اس کی نعمتوں کو ڈھونڈ ھنے والا ہوں -

شِرًی یا شِرَاءٌ - خریدنا' بیچنا' مسخرہ پن کرنا -

شَرًی - چمکنا' غصہ ہونا -

مُشَارَاةٌ - منت وزاری کے ساتھ خریدنا (عاجزی کر کے پیچھے لگ کر) -

اِشْتِرَاءٌ - خریدنا -

اِسْتِشْرَاءٌ - لجاجت کرنا -

كَانَ النَّبِیُّ ﷺ شَرِیْكِیْ فَكَانَ خَیْرَ شَرِیْكٍ لَّا یُشَارِیْ وَلَا یُمَارِیْ وَلَا یُدَارِیْ - آنحضرت میرے شریک تھے اور بڑے عمدہ شریک تھے نہ تو لجاجت کرتے تھے نہ جھگڑا نہ فریب (کہ دل میں کچھ ہو ظاہر میں کچھ - بعض نے کہا لا یشاری شر سے نکلا ہے - اصل میں لا یشارر تھا - ایک را' یا' ہو گئی' شر نہیں کرتے تھے) -

لَا تُشَارِ اَخَاكَ - اپنے بھائی سے لجاجت مت کر (یعنی اصرار اور ہٹ) ایک روایت میں لَا تُشَارِّ ہے بہ تشدید را یعنی برائی مت کر -

فَشَرِیَ الْاَمْرُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْكُفَّارِ حِیْنَ سَبَّ اٰلِهَتَهُمْ - جب آنحضرت نے کافروں کے معبودوں (بتوں) کو برا کہا اس وقت سے مقدمہ سخت ہو گیا (کافروں کی ہٹ بڑھ گئی ان کو ضد آ گئی) -

حَتّٰی شَرِیَ اَمْرُهُمَا - ان کا کام سخت ہو گیا (مصیبت ناک) -

رَكِبَ شَرِیًّا - ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہوئے جو بڑا چلنے والا تھا یا عمدہ ذات کا تھا -

ثُمَّ اسْتَشْرٰی فِیْ دِیْنِهٖ - ابوبکر صدیقؓ نے پھر دین میں کوشش شروع کی (بے دینوں کو راہ پر لائے اسلام کو پھیلایا اس کی ترقی کے لیے کمر ہمت مضبوط باندھی) بعض نے کہا یہ شری البرق یا استشری سے نکلا ہے یعنی بجلی برابر چمکتی رہی پے در پے -

وَاللّٰهِ لَا اَشْرِیْ عَمَلِیْ بِشَیْءٍ وَلَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَیَّ مِنْ مِّنْحَةٍ سَاحَّةٍ - (زبیرؓ نے کہا) قسم خدا کی میں تو اپنا (نیک) عمل کسی چیز کے بدل نہیں بیچنے کا اور دنیا تو میری نگاہ میں ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کو دی جاتی ہے -

جَمَعَ بَنِیْهٖ حِیْنَ اَشْرٰی اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَ خَلَعُوْا بَیْعَةَ یَزِیْدَ - (عبداللہ بن عمر نے) اپنے بیٹوں کو اکٹھا کیا' جب مدینہ والوں نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مل کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اس کی اطاعت سے باہر ہو گئے - (یہ اَشْرٰی شُرَاةٌ سے ماخوذ ہے - شُراۃ کہتے ہیں خارجیوں کو کیونکہ وہ یہ گمان کرتے تھے کہ انہوں نے دنیا کو آخرت کے بدل بیچ ڈالا (یعنی دنیا کی مصیبت گوارا کی' حق کی پیروی اختیار کی تا کہ آخرت درست ہو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹوں سمیت یزید کی بیعت نہیں توڑی اس لیے مسلم بن عقبہ کے ہاتھ سے جس کو یزید نے مدینہ والوں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا وہ محفوظ رہے باقی صدہا صحابہ اور تابعین اس کے ہاتھوں شہید ہوئے - حرم محترم کی بے ادبی کا بھی کوئی دقیقہ اس نے نہیں چھوڑا - اس مسلم کے باپ عقبہ بن ابی معیط معلون نے آنحضرت کی پیٹھ پر جب آپ

نماز پڑھ رہے تھے اوجھڑی ڈال دی تھی اور آنحضرت نے اس کو قتل کرایا تو مسلم کے دل میں وہ غیظ آنحضرت اور اہل مدینہ کی طرف سے باقی تھا- عبداللہ بن عمرؓ کا یہ اعتقاد تھا کہ جب تک کسی شخص کی خلافت پر سب لوگوں کا اتفاق نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے بیعت نہ کرنا چاہیے- اور اسی لیے انہوں نے حضرت علی سے اور عبداللہ بن زبیر سے اور عبدالملک بن مروان سے اور امام حسن سے بیعت نہیں کی تھی پھر جب عبدالملک بن مروان عبداللہ بن زبیر پر غالب ہوا اور سب لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا تو عبداللہ بن عمر نے بھی اس سے بیعت کر لی اور یزید سے انہوں نے بیعت شروع شروع میں کر لی تھی اب جب اس کا فسق ظاہر ہوا تو اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ ڈالی مگر عبداللہ بن عمر نے اس کا توڑنا مناسب نہ سمجھا یہ ان کی رائے تھی جو مصلحت اور دوراندیشی کے لحاظ سے درست نکلی اور اس کا نتیجہ خاص ان کے اور ان کے گھر والوں کے حق میں اچھا ہوا)-

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ هُوَ الشِّرْيَانُ- قرآن شریف میں جو شجرہ خبیثہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد شریان ہے یعنی اندرائن (حنظل) کا درخت اس کو شَرْیٌ بھی کہتے ہیں اس کا مفرد شَرْيَةٌ ہے جیسے رَهْوَانٌ اور رَهْوٌ نرم اور ہموار زمین کو کہتے ہیں بعض نے کہا شَرْيَان اندرائن کا پتہ- شَرْيَانٌ اور شِرْيَانٌ ایک درخت ہے جس سے کمانیں بناتے ہیں اس کا مفرد شِرْيَانَةٌ ہے-

اَرْىٌ وَّ شَرْىٌ- شہد اور اندرائن (یعنی شیریں اور تلخ دونوں)-

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرْيَةٌ وَّاحِدَةٌ- پھر میں نے اس کو دیکھا وہ ایک اندرائن کی طرح تھی (یعنی ہریالی سے سبز ہو کر ساری زمین ایک اندرائن کی طرح ہو گئی تھی- ایک روایت میں شربۃ ہے بائے موحدہ سے)-

اِنْزَالُ اَشْرَاءَ الْحَرَمِ- حرم کے اطراف میں اترو (اس کا مفرد شَرًى ہے)-

شَرَاةٌ- ایک بلند پہاڑ ہے عسفان کے پاس اور ایک مقام ہے دمشق کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان کو خلافت عطا فرمائی (اور بنی امیہ کی حکومت ختم ہو گئی- ان کا آخری حاکم مروان حمار مصر میں بھاگا وہیں مارا گیا)-

فَلَا يَأْخُذُ اِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوَى اِبِلِهٖ اَوْ قِيْمَةَ عَدْلٍ- زکوۃ میں اسی عمر کا جانور اس کے اونٹوں کی طرح کا لیا جائے گا یا ایک عادل منصف آدمی سے اس کی قیمت مقرر کر لی جائے- عرب لوگ کہتے ہیں-

هٰذَا شَرْوٰى هٰذَا- یہ اس کے مثل ہے-

اِدْفَعُوْا شَرْوَاهَا مِنَ الْغَنَمِ- اس کے مثل بکریاں دے دو-

قَضٰى فِيْ رَجُلٍ نَزَعَ فِيْ قَوْسِ رَجُلٍ فَكَسَرَهَا فَقَالَ لَهٗ شَرْوَاهَا وَكَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ شَرْوَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَهْلَكَهٗ- ایک شخص نے دوسرے شخص کی کمان کو کھینچ کر توڑ ڈالا تو شریح قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ویسی ہی کمان اس کو تاوان میں دے اسی طرح دھوبی اگر کپڑا تلف کر دے تو ویسا ہی کپڑا تاوان میں دے-

فِي الرَّجُلِ يَبِيْعُ الرَّجُلَ وَيَشْتَرِطُ الْخَلَاصَ قَالَ لَهُ الشَّرْوٰى- ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ اگر کوئی چیز بیچے اور خلاص کی شرط کرے (یعنی یہ کہ اگر یہ چیز دوسرے کسی کی نکلی تو میں اس سے چھڑا کر تجھ کو دوں گا) تو ابراہیم نخعی نے کہا اگر وہ چیز دوسرے کی نکلے تو بائع اس کے مثل مشتری کو ادا کرے (یعنی ویسی ہی چیز مول لے کر اس کو دے)-

اِشْتَرٰى دَابَّةً وَّهُوَ عَلَيْهِ- ایک شخص نے ایک جانور خریدا اور بائع اس پر سوار تھا-

اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ- عبد مناف کے بیٹو اپنی جانوں کو خرید[illegible] و (یعنی اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑاؤ ایمان لا کر)-

اَلَّذِيْ شَرَى الْاَرْضَ يَا شْتَرٰى- جس نے زمین بیچی یا خریدی-

اِنْ كُنْتَ اِشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ- حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا) اگر تم نے مجھ کو خاص خدا کی رضامندی کے لیے خریدا تھا (تو مجھ کو چھوڑ دو میں جہاں چاہوں رہوں جہاں

چاہوں چلا جاؤں- یہ بلال نے آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے کہا جب انہوں نے بلال سے یہ درخواست کی کہ تم مدینہ ہی میں رہو اور جیسے آنحضرت کے وقت میں اذان دیا کرتے تھے ویسے ہی اذان دیتے رہو انہوں نے کہا مجھ سے اس کا تحمل نہیں ہو سکتا کہ میں آنحضرتؐ کا ذکر کروں (یعنی اشهدان محمد رسول الله کہوں) اور آپ کی جگہ خالی دیکھوں- آخر بلال شام کے ملک کو چلے گئے اور وہیں وفات پائی)-

مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہٗ- کون شخص اللہ تعالی کے ہاتھ اپنی جان بیچتا ہے (یعنی اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے)-

شَرَاۃُ الْمَالِ- بہترین مال-

تَشَرَّی الشَّیْءُ- یہ چیز متفرق ہوگئی-

شَرِیَّۃٌ- طریقہ' طبیعت' وہ عورت جو لڑکیاں جنتی ہے-

مُشْتَرِی- مشہور سیارہ ہے ہمارے نظام میں جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے-

اَشْرِیَۃٌ- شری کی جمع ہے-

ضَرْبُ اَشْرِیَۃِ الْعَقَارِ- زمین وغیرہ کی خریداریاں-

شَرٰی- ایک قسم کے دانے چھوٹے چھوٹے جو جلن کے ساتھ بدن پر نکلتے ہیں- بعض نے کہا پتی اچھلنا جس میں سرخ سرخ دانے کھجلی کے ساتھ نمود ہوتے ہیں اور خراب اور عمدہ دونوں طرح کے مال کو کہتے ہیں-

باب الشین مع الزّای

شَزْبٌ یا شُزُوْبٌ- سخت سوکھا دبلا ہونا-

تَشْزِیْبٌ- دبلا کرنا-

تَشَازُبٌ- اپنے اپنے حصہ کا انتظار کرنا-

شَازِبٌ- سخت سوکھا دبلا اس کی جمع شُزَّبٌ اور شَوَازِبٌ ہے-

شُزْبَۃٌ- فرصت-

شَزِیْبٌ- بن درست کی ہوئی چھڑی-

تَوَشَّحَ بِشَزْبَۃٍ کَانَتْ مَعَہٗ- ایک کمان لٹکائی جو ان کے پاس تھی (یعنی گلے میں اس کو حمائل کیا)-

شَزْبَۃٌ- وہ کمان جو نہ بہت نئی ہو نہ بہت پرانی-

تَعْدُوْ شَوَازِبُ- دبلے تیار کئے ہوئے گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں-

شَزْرٌ- گوشہ چشم سے دیکھنا یا غصے سے یا داہنے بائیں طرف سے نیزہ مارنا' داہنے اور بائیں طرف نظر لگانا' بٹنا-

تَشَزُّرٌ- غصہ ہونا' لڑائی کے لیے مستعد ہونا-

اِسْتِشْزَارٌ- اٹھا ہونا' بٹنا' مڑے ہونا-

شَزَارٌ- سرخی-

شَزْرَاءُ- سرخ آنکھ-

شَزْرٌ- شدت اور سختی-

اِلْحَظُوا الشَّزْرَ وَاطْعَنُوا الْیَسْرَ- تیز نگاہ سے یا گوشہ چشم سے دیکھو اور منہ کے سامنے برچھا مارو-

بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَرْوٌ تَشَزَّرَ لِیْ بِہٖ- مجھ کو ایک اڑتی ہوئی بات امیر المومنین کی طرف سے پہنچی جس کو غصہ کے ساتھ فرمایا ہے (یا جو غصہ کر کے مجھ پر کہی ہے)-

شَزَنٌ- شگفتہ ہونا-

تَشَزُّنٌ- سخت ہونا' جھگڑے کے لیے کھڑا ہونا-

فَتَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ- لوگ سجدے کے لیے تیار ہوئے' جلدی کرنے لگے-

تَشْزِیْنٌ یا تَشَزُّنٌ- گرا دینا' پچھاڑ دینا' ذبح کرنے کے لیے لٹانا-

شَزَنٌ- ایک پانسہ جس سے کھیلتے ہیں-

شَزَنٌ- بہت تھک جانا اور بدخلق شخص' شدت اور سختی' ایک کونا' جانب' دوری' غلیظ زمین-

شُزْنٌ- جانب-

شَزَنَۃٌ- بخیل عورت-

شُزُوْنَۃٌ- غلظت-

شَوْزَنٌ- صورت شکل-

فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَۃَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ- آنحضرتؐ نے سورہ ص پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدے کے لیے تیار ہوئے-

فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّيْ رَاَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا- آپ نے فرمایا اس مقام پر ایک پیغمبر (حضرت داؤد) کی توبہ کا ذکر ہے (تو یہ سجدہ کچھ واجب نہیں ہے) لیکن میں نے تم کو دیکھا تم سجدے کے لیے تیار ہو گئے پھر آپ (منبر پر سے) اترے اور آپ نے سجدہ کیا لوگوں نے بھی سجدہ کیا-

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَهٗ- ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ پاس گئے آپ نے آنکھیں بند کر لیں (جیسے کوئی ترش یا بدمزہ چیز چکھے تو کیسا چہرہ بنا تا ہے) اور ان کے لیے تیار ہو گئے-

مِيْعَادُ كُمْ يَوْمُ كَذَا حَتّٰى اَتَشَزَّنَ- تم فلاں دن آؤ میں جواب کے لیے تیار ہو جاؤں-

اِنَّهٗ اَتٰى جَنَازَةً فَلَمَّا رَاٰهُ الْقَوْمُ تَشَزَّنُوْا لِيُوَسِّعُوْا لَهٗ- وہ ایک جنازے میں گئے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان کو جگہ دینے کے لیے تیاری کی-

نِعْمَ الشَّيْئُ الْاَ مَارَةُ لَوْلَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ وَالتَّشَزُّنُ لِلْخُطَبِ- حکومت اور سرداری (یعنی بادشاہت) اچھی چیز ہے اگر پیغام لانے والوں کی آواز اور بڑے مہم کاموں کی تیاری اس میں نہ ہوتی (یعنی بادشاہ کو ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ دوسرے بادشاہ کی طرف سے کیا پیغام آتا ہے صلح کا یا جنگ کا اسی طرح ملک کی تمام ضرورتوں کے لیے تیار رہنے کی فکر اس کو لگی رہتی ہے اگر یہ فکریں نہ ہوتیں تو بادشاہت بڑی عمدہ چیز تھی)-

مترجم کہتا ہے یہ ابن زیاد کا قول ہے اس کے وقت میں بادشاہت شخصی تھی ہر ایک کام کا بار بادشاہ پر تھا لیکن ہمارے زمانہ میں شخصی بادشاہت بہت کم ملکوں میں باقی ہے اکثر ملکوں میں جمہوری حکومت ہو گئی ہو اور بادشاہ سلامت بے بے فکر ہو گئے ہیں- اس پر بھی بادشاہت سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے انسانی زندگی کے لیے بڑا چین یہ ہے کہ بے فکری کے ساتھ عمر گذرے بادشاہ کو کبھی بے فکری نصیب نہیں ہوتی' رات دن ایک نہ ایک دغدغہ لگا رہتا ہے اسی طرح کثیر العیال اور قلیل المال آدمی کی زندگی ہمیشہ تلخ رہتی ہے-

فَتَرَا مَتْ مَذْحَجُ بِاَسِنَّتِهَا وَتَشَزَّنَتْ بِاَعِنَّتِهَا- مذحج قبیلے نے اپنے برچھے اور تیر مارے اور گھوڑوں کی باگیں تیار کیں-

كُنْتُ اِذَا هَبَطْتُ شَزَنًا اَجِدُهٗ بَيْنَ ثَنْدُوَتَيَّ- جب میں کسی غلیظ زمین پر اترتا تو میں اس کو اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پاتا-

وَرَ لَّا هُمْ شَزَنَهٗ- ان کو اپنی سختی اور بہادری سے بچاتا ہے (دشمنوں کا مقابلہ خود کرتا ہے) بعض نے کہا شَزَن کے معنی جانب یعنی جب دشمن آتے ہیں تو خود مقابل ہوتا ہے اور ان کو اپنے ایک جانب کر دیتا ہے وہ اس کی آڑ میں امن سے رہتے ہیں جیسے کہتے ہیں ولیته ظهری میں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اس کو کر لیا (اس کو دشمن سے بچایا)-

تَجُوْبُ بِيَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَزَنٌ- مجھ کو ایک زور آور اونٹنی خوشی سے چلنے والی لے کر زمین قطع کرتی ہے (بعض نے کہا شَزَنٌ وہ جو ننگے پاؤں چلتے چلتے تھک جائے)-

باب الشين مع السين

شَسٌّ- سخت زمین-

شُسُوْسٌ- سوکھنا-

شَاسٌّ- دبلا' سوکھا' ناتوان-

شَسْعٌ- جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی رہتی ہے-

شِسْعٌ- تسمہ' مکان کا کنارہ' تنگ زمین' مال کا بچا ہوا حصہ' اونٹ بکریوں کا تھوڑا سا گلہ-

شُسُوْعٌ- دور جیسے شَاسِعٌ ہے اس کی جمع شسع ہے-

رَجُلٌ شِسْعُ مَالٍ- مال کا اچھا بندوبست کرنے والا آدمی-

اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَايَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ- اگر تم میں سے کسی کا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے (یعنی ایک پاؤں ننگا ہو اور ایک میں جوتی' اس سے منع فرمایا کیونکہ قطع نظر بدنمائی کے پاؤں میں موچ آ جانے کا ڈر

ہے)۔

اِنِّیْ شَاسِعُ الدَّارِ۔ میرا گھر دور ہے۔

اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ وَلَوْ شِسْعَ نَعْلٍ۔ جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اگرچہ جوتی کا تسمہ ہو۔

لَا یَسْتَحْیِیْ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّسْأَلَ رَبَّہٗ وَلَوْ شِسْعَ نَعْلٍ۔ اپنے پروردگار سے کسی چیز کے مانگنے میں شرم نہ کرے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی (کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے جو حقیر چیز مانگنے سے خفا ہو جاتے ہیں اس کے نزدیک تمام چیزیں حقیر ہیں یہاں تک کہ ساری دنیا کی بادشاہت بھی اس کی شان کے سامنے جوتی کے تسمہ سے بھی کم ہے)۔

مترجم کہتا ہے اوپر جو میں نے ایک صاحبزادے پر اسی لاکھ اشرفیاں پروردگار سے مانگنے پر طعنہ کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بلا ضرورت ایسی حقیر شے اس شہنشاہ دو جہان مالک زمین و آسمان سے مانگتے تھے لیکن ضرورت اور احتیاج کے وقت تو ایک جوتی کا تسمہ بھی پروردگار ہی سے مانگنا چاہیے۔ اپنے مالک سے مانگنے میں شرم کیوں ہو ہم تو اس کے در کے بھک منگے اور گدا اور غلام اور بندے ہیں' اپنے مالک سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں۔

شِسْفٌ۔ سوکھی روٹی۔

شُسُوْفٌ اور شَسَافٌ۔ سوکھ جانا دبلا ہونا۔

باب الشین مع الصاد

شَصْبٌ۔ پوست نکالنا۔

شَصَبٌ۔ سخت ہونا۔

شِصْبٌ۔ سختی' قحط' حصہ' نصیب۔

شَصْرٌ۔ دور دور سینا مارنا' گھس جانا۔

شِصٌّ۔ ہوشیار' چالاک چور جیسے لِصٌّ چور۔

شُصُوْصٌ اور شِصَاصٌ۔ دودھ کم ہو جانا یا بالکل نہ رہنا۔

شَاۃٌ شَصُوْصٌ۔ جس بکری میں دودھ نہ ہو۔

رَاٰی اَسْلَمَ یَحْمِلُ مَتَاعَہٗ عَلٰی بَعِیْرٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ قَالَ فَھَلَّا نَاقَۃٌ شَصُوْصًا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم کو دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کے ایک اونٹ پر لا د رہا تھا' فرمایا ایک بے دودھ کی اونٹنی پر کیوں نہیں لادتا۔

شَصُوْصٌ کی جمع شَصَائِص اور شُصُصٌ آئی ہے۔

اِنَّ مَا شِیَتَنَا شُصُصٌ۔ ہمارے جانوروں میں دودھ نہیں ہے۔

اَلْقٰی شِصَّہٗ وَاَخَذَ سَمَکَۃً۔ ایک شخص نے گل ڈالی (مچھلی پکڑنے کا کانٹا) اور ایک مچھلی پکڑی۔

وَاَنْشَبْتُ شِصِّیَّ فِیْ کُلِّ شِیْصَۃٍ۔ میں نے اپنا کانٹا ہر شکار میں ڈالا۔

شَصَاصَاء۔ قحط کا سال حاجت جس کا چھوڑنا ممکن نہ ہو' بری سواری۔

شُصُوٌّ۔ اوپر اٹھنا' بلند ہونا۔ جیسے شُصِیٌّ ہے۔

شَاصِیَۃٌ بِرِجْلِھَا۔ اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے۔

شَصْوٌ۔ شدت اور سختی۔

باب الشین مع الطاء

شَطْأٌ یا شَطَأٌ۔ مولکہ یا پٹھا جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے' مولکہ نکالنا جیسے شُطُوْءٌ ہے کنارے پر چلنا۔

شَاطِیُٔ الْبَحْرِ۔ سمندر کا کنارہ۔

قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاَخْرَجَ شَطْأَہٗ اَیْ نَبَاتَہٗ وَفُرُوْخَہٗ۔ یعنی کھیت سے اپنا مولکہ نکالا۔

اَشْطَأَ الزَّرْعُ۔ کھیت نے مولکہ نکالا۔

فَھُوَ مُشْطِیٌٔ۔ اس کا مولکہ نکلا ہے۔

شَاطِیُٔ النَّھْرِ۔ ندی کا کنارہ۔

شَطَا۔ ایک گاؤں ہے مصر کے ملک میں' اسی سے ہے ابوالحسن کا قول اَنَا کَفَّنْتُ اَبِیْ فِیْ ثَوْبَیْنِ شَطَوِیَّیْنِ۔ میں نے شطا کے دو کپڑوں میں اپنے باپ کو کفن دیا۔

شَاطِئَاہُ عَلَیْہِ دُرٌّ۔ اس کے دونوں کناروں پر موتی ہیں۔

شَطْبٌ۔ کاٹنا' دور ہونا' جھکنا' عدول کرنا' خط نسخ پھیر دینا۔

اِنْشِطَابٌ - بہنا -

شَاطِبَة - چمڑا کاٹنے والی عورت -

شَطْبٌ - لمبا خوش خلق، ہری شاخ -

شَطْبَةٌ - ہری ڈالی، اس کی جمع شُطُبٌ ہے -

شَطْبُ السَّيْفِ - تلوار کے جوہر جو اندر چمکتے ہیں -

مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ - اس کی خواب گاہ ایسی ہے جیسے ڈالی کا پوست (باریک اور تنگ یعنی اسکا خاوند بالکل دبلا پتلا ہے - بعض نے کہا مَسَلِّ شَطْبَةٍ سے تلوار مراد ہے جو نیام سے نکال لی جائے) -

اِنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَطَعَنَهٗ فَشَطَبَ الرُّمْحُ عَنْ مَّقْتَلِهٖ - عامر بن ربیعہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور برچھ سے مارا لیکن برچھ اس کے قتل کے مقام سے ہٹ گیا (یعنی برابر ایسے مقام پر نہیں لگا جس سے وہ مارا جاتا) -

شَطْحٌ - دور جانا، زمین پر چت گرنا -

ثَوْبٌ شَاطِحٌ - بہت لمبا کپڑا -

شَطْحِيَّاتٌ - بیہودہ دور از قیاس باتیں -

شَطْرٌ - دو حصے کرنا، قصد کرنا، آدھا نکال ڈالنا، بکری کا ایک تھن خشک ہونا یا ایک تھن کا دوسرے تھن سے لمبا ہونا، ہر چیز کا آدھا حصہ جانب، جہت -

شَاطِر - شوخ، بے باک اس کی جمع شطار اور عام لوگ شاطر سے چالاک ہوشیار شخص مراد لیتے ہیں -

مُشَاطَرَةٌ - آدھا آدھا بانٹ لینا -

شِطْرَة - دو نصف، ہر ایک نصف جداگانہ قسم کا شطور اور شطارۃ شوخ اور بے باک ہونا، بکری کا ایک تھن خشک ہو جانا -

تَشْطِيرٌ - آدھا آدھا کرنا، ایک تھن کا دودھ دوہنا، دوسرا چھوڑ دینا -

شَطِيرٌ - دور، غریب، اجنبی -

اِنَّ سَعْدًا اِسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ قَالَ لَا قَالَ الشَّطْرَ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثَ فَقَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ - سعد بن ابی وقاص نے (اپنی بیماری میں) آنحضرتؐ سے اجازت مانگی اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی آپ نے فرمایا نہیں - انہوں نے عرض کیا اچھا آدھا مال خیرات کر دوں - فرمایا نہیں - انہوں نے عرض کیا اچھا تہائی مال فرمایا خیر تہائی خیرات کر سکتا ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر اس سے بھی کم خیرات کرے اور باقی وارثوں کے لیے چھوڑ جائے تو اور اچھا ہے -

مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَّلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ - جس شخص نے مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کی (گو خود قتل نہیں کیا) آدھی بات کہہ کر (مثلاً قتل کی جگہ صرف اُق کہا یا اشارہ کیا) -

مترجم کہتا ہے جب مدد کرنے والے کو آخرت میں ایسی سزا ملے گی تو قتل کرنے والے کو کیسا عذاب ہوگا سمجھ لینا چاہئے -

اِنَّهٗ رَهَنَ دِرْعَهٗ بِشَطْرٍ مِّنْ شَعِيْرٍ - آنحضرتؐ نے اپنی زرہ جو کے آدھے پر گرو رکھی - (یعنی آدھے مکوک جو پر یا آدھے وسق جو پر، یہ غلہ آپ نے ایک یہودی سے اپنے گھر والوں کے لیے قرض لیا اور اس کی قیمت کے بدل اعتبار کے لیے اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی) -

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ - طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے دل کی نجاست پاک ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہری نجاست) - بعض نے کہا اس کا ثواب ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچے گا - بعض نے کہا ایمان سے یہاں نماز مراد ہے جیسے **وما كان الله ليضيع ايمانكم** میں تو طہارت نماز کی شرط ہے گویا اس کا ایک حصہ ہوئی -

كَانَ عِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ - ہمارے پاس جو کا آدھا مکوک یا آدھا وسق تھا (جب آنحضرتؐ نے وفات پائی یا تھوڑے جو تھے) -

اِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا - جو شخص زکوٰۃ نہ دے (یعنی تحصیلدار کے طلب کرنے پر) تو ہم اس سے زکوٰۃ کا مال جبراً لیں گے اور آدھا مال جرمانہ میں لیں گے یہ ہمارے پروردگار کی ایک سزا ہے اس کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سے (حربی نے کہا اس حدیث میں راوی نے غلطی کی ہے اور صحیح وشُطِرَ مَالُهٗ ہے یعنی اسکے مال کے دو حصے کریں گے اور تحصیلدار کو اختیار ہوگا کہ جس حصہ میں عمدہ قسم کا مال ہو اس میں

سے زکوۃ لے لے یہ گویا اس کی زکوۃ نہ دینے کی سزا ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زکوۃ اس سے بہر حال لے لی جائے گی گو اس کا مال تلف ہو جائے تو باقی کا نصف حصہ جو بقدر زکوۃ کل مال کے ہو اس سے لے لیا جائے گا مثلاً اس کے پاس ایک ہزار بکریاں تھیں تو دس بکریاں اس پر زکوۃ تھیں اب اس نے زکوۃ نہ دی اور سب بکریاں مر مرا گئیں صرف بیس رہ گئیں تو بیس کا آدھا یعنی دس بکریاں اس سے لی جائیں گی بعض نے کہا ابتدائی اسلام میں تعزیر بالمال درست تھی پھر منسوخ ہو گئی جیسے درخت کے میوے میں جو درخت سے لٹکا ہو اور کوئی اس کو لے جائے تو اس کو علاوہ سزا کے دوگنا میوہ بطریق جرمانہ دینے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح گم ہوئے اونٹ کو پکڑ لینے میں وہ اونٹ اور اس کے مثل ایک اور اونٹ جرمانہ کے طور پر دینا لازم کیا گیا تھا- حضرت عمرؓ نے حاطب سے مزنی کے اونٹ کی دونی قیمت دلائی جب اس کے رفیقوں نے اس کو نحر کیا اور کھا گئے- اور حدیث میں اس کے اور کئی نظائر وارد ہیں مثلاً جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے مکان جلا دینا وغیرہ اور امام احمد اور اہل حدیث نے بھی حکم دیا ہے کہ تعزیر بالمال اگر امام مناسب سمجھے تو درست ہے اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ جو شخص عند الطلب زکوۃ نہ دے اس سے زکوۃ بھی لی جائے اور آدھا مال بطریق جرمانہ لیا جائے انہوں نے اسی حدیث سے دلیل لی اور جدید قول ان کا یہ ہے کہ اس سے صرف زکوۃ لی جائے اور یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر فقہا کا بھی یہی قول ہے)-

مترجم کہتا ہے امام ابن قیم اور محققین علمائے اہلحدیث نے تعزیر بالمال جائز رکھی ہے اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے اور نسخ پر کوئی دلیل نہیں ہے اور تعجب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام ابوحنیفہ نے تعزیر بالمال جائز نہیں رکھی مگر تمام ریاستہائے اسلامی میں جہاں کے قاضی اور جج حنفی ہیں مالی سزائیں دی جاتی ہیں اور حکام وقت نے جو دوسرا دین رکھتے ہیں قانون فوجداری کو مالی تعزیرات سے بھر دیا ہے اور یہ حنفی قضاۃ اور جج اس قانون کی پیروی کر کے اپنے امام کے قول کے خلاف مالی سزا دیتے ہیں-

قَالَ لِعَلِيٍّ وَقْتَ التَّحْكِيمِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ وَحَلَبْتُ أَشْطُرَهُ فَوَجَدْتُهُ قَرِيبَ الْقَعْرِ كَلِيلَ الْمُدْيَةِ وَإِنَّكَ قَدْ رُمِيتَه بِحَجَرِ الْأَرْضِ- احنف بن قیس نے تحکیم کے وقت حضرت علیؓ سے کہا میں نے اس شخص (ابوموسیٰ اشعری) کو آزمایا اس کے تھن دو ہے (اس کے خیر و شر سب کا امتحان کیا- خیر اور شر کو اونٹنی کے تھنوں سے تشبیہ دی تو جن میں سے دودھ نکلتا ہے خیر کو ان سے مشابہت دی اور شر کو ان تھنوں سے جن میں سے دودھ نہیں نکلتا- عرب لوگ کہتے ہیں حلب فلان الدهر اشطره فلاں شخص نے زمانہ کے برے بھلے سب کو خوب آزمایا ہے (یعنی زمانہ کے حالات سے خوب واقف گرم و سرد چشیدہ گرگ باراں دیدہ ہے)-

لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ بِحَقٍّ أَحَدُهُمَا شَطِيرٌ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ شَهَادَةَ الْآخَرِ- (قاسم بن ابی بکر نے جو بڑے عالم اور فقیہ تھے) کہا اگر دو شخصوں نے ایک حق کی گواہی دی مدعی علیہ پر اور ان میں سے ایک مدعی سے اجنبی ہے (اور ایک مدعی کا بیٹا یا بھائی ہے) تو اجنبی کی گواہی اس رشتہ دار کی گواہی کو صحیح کر دے گی (اور مدعی علیہ پر حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا' مدعی کو ڈگری ملے گی) یہ امام قاسم کا مذہب ہے دوسرے علما اس کے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک باپ بیٹے کی شہادت سے حق ثابت نہ ہوگا-

شَهَادَةُ الْأَخِ إِذَا كَانَ مَعَهُ شَطِيرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهُ- بھائی اور ایک اجنبی کی شہادت مل کر مقبول ہے (یہ قتادہ کا قول ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے)-

فَإِنَّهُ يُؤَدِّي إِلَيْهِ شَطْرَهُ- اگر بی بی نے سارا نفقہ جس میں آدھا حصہ خاوند کا تھا سب خرچ کر ڈالا تو وہ آدھے کی ضامن ہو گی (خاوند کو واپس دینا ہوگا- اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ جورو جو خرچ کرے اس کو آدھا ثواب مرد کا ملے گا تو یہ اس صورت میں ہے جب عورت اور مرد کا حصہ مخلوط ہو اور مرد اپنے حصے میں سے خیرات کرنا ناپسند نہ کرے)-

شَطْرَ اللَّيْلِ- آدھی رات-

أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ- وہ حسن کا آدھا حصہ دیئے گئے

تھے- (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام شطر المسجد الحرام ادب والی مسجد کی طرف فوضع عنی شطرھا پہلے اللہ تعالیٰ نے آدھی (یعنی پچیس نمازیں) معاف کر دیں پھر پانچ پانچ اور معاف کرنا شروع کیں' یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں- کرمانی نے کہا پھر دوسری بار جو حدیث میں شطر کا ذکر ہے اگر اس سے نصف مراد لیا جائے تو ساڑھے بارہ کی معافی نکلتی ہے اس لیے شطر سے ایک حصہ مراد لینا بہتر ہے- دوسری روایت میں پانچ پانچ نمازوں کی معافی مذکور ہے وہی صحیح اور قابل اعتماد ہے)-

فَاَتَیْتُهٗ بِشَاةٍ شَطُوْرٍ - میں ایک تھن کی بکری آپ کے پاس لے کر آیا (یعنی دوسرا تھن اس کا نہ تھا یا خشک تھا)-

تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ شَطْرَ دَهْرِهَا لَا تَصُوْمُ وَلَا تُصَلِّيْ - تم میں سے کوئی اپنی آدھی عمر یوں ہی رہتی ہے (یعنی حیض کی حالت میں) نہ روزہ رکھتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے (اس حدیث کا پتہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے لیکن فقہاء نے اس کو ذکر کیا ہے)-

اَلسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ - مسواک کرنا آدھا وضو ہے یا وضو کا ایک جز ہے-

اَجْعَلُ شَطْرَ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دوں-

وَاَمَّا تِلْكَ فَشَطَارَةٌ - یہ تو خباثت ہے اور دغابازی-

شطرنج - ایک مشہور کھیل ہے (اکثر علماء نے اس کو جائز اور مکروہ رکھا ہے اور بعض نے کہا اگر اس میں شرط نہ ہو اس کی وجہ سے عبادت میں خلل واقع ہو تو کبھی کبھی تفریح طبع کے لیے وہ جائز ہے- یہ شَطَارَةٌ یا تَشَطُّرٌ سے نکلا ہے- محیط میں ہے کہ شطرنج بہ کسرہ شین بعض نے کہا یہ شش رنگ کا معرب ہے کیونکہ اس میں چھ قسم کے پانسے ہوتے ہیں- پادشاہ' وزیر (یا پادشاہ بیگم) پیل' اسپ' رخ' پیادہ' یہ فاسیوں کی ایجاد ہے- بعض نے کہا ہندی حکیم کی اور اصل یہ ہے کہ کوئی کھیل اس کی برابری نہیں کرتا اس میں بخت و اتفاق کو دخل نہیں ہے جیسے اور کھیلوں میں ہے بلکہ سارا مدار اس میں غور و فکر اور اپنی تدبیر اور دور اندیشی پر ہے)-

شَطْسٌ - جانا مکر اور فریب-

شُطُسٌ - خلاف اور عناد-

شُطَسِيٌّ - مکار' شریر-

شَطٌّ یا شُطُوْطٌ - دور ہونا' لمبا ہونا-

شَطِيْطٌ - ظلم کرنا' افراط کرنا-

شَطِيْطٌ - حد سے بڑھ جانا' حق سے دور ہونا' نرخ گراں کرنا-

شَطُوْطٌ - ظلم کرنا-

تَشْطِيْطٌ - حد سے بہت بڑھ جانا-

اِشْطَاطٌ - دور کرنا' غور کرنا' چل جانا' ظلم کرنا-

اِنَّكَ لَشَاطِّيْ حَتّٰى اَحْمِلَ قُوَّتَكَ عَلٰى ضَعْفِيْ فَلَا اَسْتَطِيْعُ فَانْبَتَّ - ایک شخص نے تمیم داری سے کثرت عبادت میں گفتگو کی- انہوں نے کہا بتلاؤ اگر میں ناتوان مومن ہوں اور تو زوردار مومن ہو اور مجھ سے اتنی ہی مشقت لینا چاہیے جتنی تو کرتا ہے تو تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا- اگر میں باوجود ناتوانی کے اتنا جو جھ اٹھاؤں جتنا تو زور کی وجہ سے اٹھاتا ہے تو مجھ کو طاقت نہ رہے گی آخر بالکل عمل چھوڑ دوں گا (جتنا مجھ سے ہو سکتا تھا وہ بھی نہ ہوگا)- یہ شَطَطٌ سے نکلا ہے بمعنی جور اور ظلم اور حق سے کنارہ کشی بعض نے کہا شطنی فلان یشطنی شطا سے یعنی مجھ کو مشقت میں ڈالا مجھ پر ظلم کیا-

لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ - (اس کو مہر مثل ملے گا) یہ کم نہ زیادہ-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَكَآبَةِ الشِّطَّةِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں- سفر کی حالت میں محتاجی سے (یعنی عیال واطفال کی کثرت سے)' اور دور مسافت کی تکلیف سے (یعنی سفر دور دراز ہو' اور خرچ کی تنگی ہو (بال بچے بہت سے ساتھ ہوں)-

شَطُّ الْبَحْرِ - دریا کا کنارہ یعنی ساحل اس کی جمع شُطُوْطٌ اور شُطَّانٌ ہے-

شَطْعٌ - جزع اور فزع بیماری وغیرہ سے-

شَطْفٌ - چل دینا' دور ہونا' دھونا-

تَشْطِيْفٌ - چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا-

شَطْمٌ - جماع کرنا -

شَاطُوْمَةٌ - لمبی لکڑی -

شَطْنٌ - رسی سے باندھنا' مخالفت کرنا' گھس جانا' دور ہونا -

اِشْطَانٌ - دور کرنا -

شَاطِنٌ - خبیث -

شَطُوْنٌ - گہرا کنواں -

شَیْطَانٌ - (یا تو شَطَنَ سے نکلا ہے یعنی حق سے دور یا شَاطَ سے نکلا ہے اسی لیے صاحب مجمع نے شیطان کی کچھ حدیثیں یہاں بیان کی ہیں اور کچھ شَیْطٌ میں اور ہم بھی انہی کی پیروی کرتے ہیں) -

وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَّرْبُوْطَةٌ بِشَطَنَیْنِ - ان کے پاس ایک گھوڑی تھی دو رسیوں سے بندھی ہوئی -

شَطَنٌ - رسی -

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا - اللہ تعالیٰ نے موت کو زندگی کی رسیاں جلدی سے پکڑ لینے والی بنائی -

کُلُّ هَوًی شَاطِنٍ فِی النَّارِ - ہر ایک خواہش جو حق کے خلاف ہو دوزخ میں جائے گی - (یعنی خواہش نفس پر چلنے والا اور حق بات کو چھوڑ دینے والا جہنم میں جائے گا - ہمارے زمانہ کے مولویوں میں یہ بلا عام ہوگئی ہے جو بات ان کے منہ یا قلم سے نکلی بس اس کی پچ کئے جاتے ہیں گو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات ناحق تھی مگر اس سے رجوع کرنے میں اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شرماتے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی کئے جاتے ہیں ان کا نفس یہ کہتا ہے کہ اگر رجوع کرو گے اور اپنی خطا کا اقرار کرو گے تو عوام تم کو کم علم سمجھیں گے - تم سے بے اعتقاد ہو جائیں گے - ان بے وقوفوں کو اتنی عقل نہیں کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے وہ تم کو تباہ کرنا چاہتا ہے رجوع کرنے میں کوئی توہین نہیں بلکہ کمال علم اور تقوی کی دلیل ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے اماموں اور مجتہدین کے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں جدھر حق معلوم ہوا ادھر ہی رجوع کر جاتے تھے - میں نے وجوب تقلید مذہب معین میں جو ابتدائے طالب العلمی میں لکھا تھا اس سے بعد کو رجوع کیا - اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں میں عنفوان شباب میں گرفتار تھا اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے) -

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ - سورج شیطان کی دو زلفوں کے درمیان نکلتا ہے (ہوتا یہ ہے کہ جب سورج نکلنے لگتا ہے تو شیطان اپنا سر اوپر جا کر اس کے مقابل رکھ دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ اس کے لیے ہو - خطابی نے کہا یہ ان حدیثوں میں سے ہے جن کے معنی اور مطلب شارع ہی جانتا ہے اور ہم کو ان کی تصدیق کرنا اور ان کے احکام پر عمل کرنا واجب ہے - حربی نے کہا یہ تمثیل ہے یعنی شیطان طلوع آفتاب کے وقت حرکت کرتا ہے اور سورج پرستوں پر مسلط ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی میں بہتا رہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر مسلط ہو کر اس کو وسوسے دیتا رہتا ہے نہ یہ کہ اس کے جسم میں گھس جاتا ہے - میں کہتا ہوں حربی کی تاویل کی ہم کو ضرورت نہیں اور دونوں حدیثوں کو ظاہری معنی پر رکھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں شیطان ہزاروں لاکھوں ہیں تو ہر ایک ملک کے شیطان اپنے اپنے ملک میں سورج نکلتے وقت اس کے مقابل ہوتے ہوں گے اسی طرح شیطان کا خون کی طرح جسم میں پھرنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان اور جن لطیف اجسام ہیں وہ اگر رگوں میں سما جائیں اور پھریں تو کون سی مشکل اور خلاف عقل بات ہے اور بہت لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ جن آدمی کے بدن میں سما کر اس کی زبان سے بات کرتا ہے اور شاید حربی نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی جس میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک لڑکے سے جس پر آسیب تھا یہ فرمایا اخرج فانی محمد رسول الله یعنی اس چھوکرے کے جسم میں سے نکل جا میں محمد ہوں' اللہ کا رسول) -

اَلرَّاکِبُ شَیْطَانٌ وَالرَّاکِبَانِ شَیْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَکْبٌ - جو سوار اکیلا سفر میں جائے وہ شیطان ہے دو جائیں تو دو شیطان ہیں البتہ تین ہوں تو خاصے اچھے سوار یا جماعت ہیں (مطلب یہ ہے کہ جب سفر کرے تو کم سے کم دو رفیق ساتھ

ہوں-حضرت عمر نے اس شخص کے باب میں کہا جس نے اکیلا سفر کیا تھا اگر مر جاتا تو میں اس کا حال کس سے پوچھتا)-

حَرِّجُوْ اعَلَيْهِ فَاِنِ امْتَنَعَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ-سانپ کو دھمکاؤ (اب کے نہ نکلیو ورنہ ہم تجھ کو مار ڈالیں گے پھر اگر نکلنے سے باز آئے (تو بہتر ہے) اگر اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو وہ شیطان ہے (یعنی نیک بخت جن نہیں ہے بلکہ شیطان اور کافر جن ہے)-بعض سانپ اصل میں جن ہوتے ہیں تو آپ نے احتیاطا یہ حدیث فرمائی-نہایہ میں ہے کہ باریک اور ہلکے سانپ کو عرب لوگ جن اور جان کہتے ہیں)-

اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالْحَيْضُ مِنَ الشَّيْطَانِ-چھینک اور اونگھ اور حیض شیطان کی طرف سے ہیں (حالانکہ چھینک اچھی چیز ہے مگر نماز میں جب چھینک آئے تو شیطان کی چھیڑ سمجھنا چاہیے اس لیے کہ اس سے حضور قلب میں خلل ہوتا ہے جو نماز کا رکن اعظم ہے)-

باب الشین مع الظاء

شَظٌّ-بقیہ دن، دشوار ورنا، تکلیف میں ڈالنا، لغوظ کرنا، پریشان کر دینا، ہانک دینا-

شِظَاظٌ-ایک مشہور چور کا نام ہے عرب میں مثل ہے-

اَسْرَقُ مِنْ شِظَاظٍ-شظاظ سے بھی بڑھ کر چور-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً لَهٗ فَفَجَئَهَا الْمَوْتُ فَنَحَرَهَا بِشِظَاظٍ-ایک شخص اپنی اونٹنی کو چرا رہا تھا اتنے میں وہ مرنے لگی اس نے ایک نوکدار لکڑی سے اس کو نحر کر ڈالا-

شِظَاظ-وہ لکڑی جس کے دونوں کنارے نوکدار ہوتے ہیں، اس کو دونوں تھیلوں کے بیچ میں اڑا کر اونٹ پر لادتے ہیں کہ وہ الگ الگ ہو کر گریں نہیں-

مِرْفَقُهٗ كَالشِّظَاظِ-اس کی کہنی شظاظ کی طرح نوک دار تھی-

لَا بَاْسَ بِلُقْطَةِ الْعَصَا وَالشِّظَاظِ وَالْوَتَدِ-اگر کوئی شخص لکڑی یا شظاظ یا میخ پائے پڑی ہوئی تو اس کے لے لینے میں قباحت نہیں (کیونکہ یہ ایسی بے قدر چیزیں ہیں جن کی مالک تلاش نہیں کرتا نہ ان کے لینے کو پھر آتا ہے-

شَظْفٌ-روکنا، چھیے نکال ڈالنا-

شَظَفٌ-تنگ روزی، بھوکا ہونا، خشک ہونا-

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰى شَظَفٍ-آنحضرتؐ جب کھانے سے سیر ہوتے تو تنگی کے ساتھ (آپ کو فروغ مالی اور تونگری کبھی نہیں ہوئی ہمیشہ فقر و فاقہ اور عسرت ہی میں عمر گذاری)-

شَظُفٌ-سوکھی روٹی-

شَظِفٌ-بدخلق-

شَيْظَمٌ-لمبا یا موٹا-

يُعَقِّلُهُنَّ جَعْدٌ شَيْظَمِيٌّ-ان کو ایک گھونگھر والا لمبا موٹا شخص باندھ دیگا یا باندھتا ہے-

شَظِّي-پھٹ جانا-

تَشْظِيَةٌ-جدا کرنا-

شَظِي-وہ ہڈی جو گھٹنے یا بازو سے ملی ہے-

شَظِيَّةٌ-کان یا ہڈی پہاڑ کی چوٹی پر اونچی جگہ-

يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعٍ فِيْ شَظِيَّةٍ يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ-تیرا پروردگار اس چرواہے پر تعجب کرتا ہے جو اپنے جانوروں کو پہاڑ کی ٹیکری پر چرا رہا ہو وہیں اذان دے اور نماز پڑھے-

شَظِيَّة-اس کی جمع شَظَايَا ہے-

تَشَظِّي-شاخ نکلنا، متفرق ہونا-

فَانْشَظَّتْ رَبَاعِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ-آنحضرتؐ کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا-

اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اَرَادَاَنْ يَّخْلُقَ لِاِبْلِيْسَ نَسْلًا وَزَوْجَةً اَلْقٰى عَلَيْهِ الْغَضَبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شَظِيَّةٌ مِّنْ نَارٍ فَخَلَقَ مِنْهَا اِمْرَاَتَهٗ-اللہ تعالی نے جب ابلیس کی نسل بڑھانا اور اس کی جورو پیدا کرنا چاہی تو اس کو غصہ دلایا غصہ کی وجہ سے اس میں سے ایک آگ کا ٹکڑا اڑا (اسی سے اللہ تعالی نے اس کی بیوی پیدا کی-)

فَطَارَتْ مِنْهُ شَظِيَّةٌ وَوَقَعَتْ مِنْهُ اُخْرٰى مِنْ شِدَّةِ

اَلْغَضَبِ - ایک ٹکڑا آگ کا اس میں سے اڑا اور ایک گرا سخت غصہ کی وجہ سے۔

باب الشین مع العین

شَعْبٌ - جمع کرنا' جدا کرنا' بنانا' بگاڑنا' پھاڑنا' پھوٹنا' جوڑنا' جدا ہونا' ظاہر ہونا' مشغول کرنا' بھیجنا۔

شَعَبٌ - دونوں کندھوں یا سینگوں میں فاصلہ ہونا۔

تَشْعِیْبٌ - جدا ہونا اس طرح کہ پھر نہ لوٹنا۔

مُشَابَعَةٌ - مرجانا جیسے اِشْعَابٌ ہے۔

تَشَعُّبٌ - الگ الگ ہونا' پھوٹ پڑ جانا۔

اِنْشِعَابٌ - مرجانا' دور ہونا' درست ہونا۔

شَاعِبَان - دونوں کندھے۔

شَعْبٌ - قبیلہ عرب کا ہو یا عجم کا (بعض نے کہ

شَعْبٌ - اوپر کا طبقہ اس کے نیچے قبیلہ اس کے نیچے عمارت اس کے نیچے بطن اس کے نیچے فخذ اس کے نیچے فصیلہ جیسے خذیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارت ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے۔)

اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ - حیا اور شرم ایک ٹکڑا ہے ایمان کا یا ایک شاخ ہے ایمان کی (جیسے ایمان آدمی کو گناہوں سے روکتا ہے ایسے ہی حیا اور شرم بھی بدکاریوں سے باز رکھتی ہے تو گویا ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ - جوانی کیا ہے جنون اور دیوانگی کی ایک شاخ ہے (جیسے جنون سے عقل جاتی رہتی ہے ایسے ہی جوانی بھی آدمی کو غصہ اور شہوت کا تابع بنا کر وہ وہ کام کراتی ہے جو عقل اور دور اندیشی کے خلاف ہیں معاذ اللہ یہ حالت ہر ایک جوان پر گذرتی ہے الا ماشاء اللہ کوئی جوان صالح جس کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ جوانی میں آدمی انجام پر نظر نہیں کرتا اور شہوت اور غصہ سے مغلوب ہو کر وہ وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کا انجام نہایت خراب اور اخیر میں ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے)۔

اِذَا قَعَدَا لرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَ رْبَعِ وَجَبَ عَلَیْهِ الْغُسْلُ - جب مرد اپنی عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھ جائے (دونوں ہاتھ دونوں پاؤں یا دونوں پاؤں اور شرمگاہ کے دونوں کناروں کے درمیان رانوں کے درمیان یعنی دخول کرے) تو اس پر غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہوا اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض کی یہ قول ہے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا)۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُرِیْدُ قُرَیْشًا وَسَلَكَ شُعْبَةَ - آنحضرتؐ (مدینہ سے) نکلے قریش کے لوگوں پر جانے کا قصد رکھتے تھے اور شعب کا رستہ چلے (شعب ایک مقام کا نام ہے یلیل کے قریب اسکو شعبہ بن عبداللہ کہتے ہیں)۔

مَاهٰذِهِ الْفُتْیَا الَّتِیْ شَعَّبَتِ النَّاسَ - یہ کیسا فتویٰ ہے جس نے لوگوں میں پھوٹ ڈالدی (ایک روایت میں تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ ہے یعنی جس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی)۔

یَرْاَبُ شَعْبَهَا - امت کے اختلاف کو اتحاد کرتے تھے (یعنی لوگوں کی پھوٹ کو مٹا کر سب کو یک دل اور یک جہت کر دے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا)۔

وَشَعْبٌ صَغِیْرٌ مِّنْ شَعْبٍ كَبِیْرٍ - تھوڑی سی اصلاح بڑا فساد کر کے (شعب کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی اصلاح اور فساد جیسے اوپر گذرا)۔

اِتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً - جس جگہ سے پھوٹ گیا تھا وہاں (جوڑنے کے لیے) ایک زنجیر لگا دی (یعنی انسؓ نے)۔

شَعْبٌ - پھوٹنا اور جوڑنا دونوں معنی میں آیا ہے جیسے اوپر گذرا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الشُّعُوْبِ اَسْلَمَ فَكَانَتْ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْیَةُ - ایک شخص اہل عجم میں سے مسلمان ہو گیا تو اس سے جزیہ لیا جاتا تھا (بعض نے کہا شَعُوْبٌ جمع ہے شعوبی کی جیسے یہود اور مجوس جمع ہے یہودی اور مجوسی کی)۔

فَمَازِلْتُ وَاضِعًا رِجْلِیْ عَلٰی خَدِّهٖ حَتّٰی اَزَرْتُهٗ شَعُوْبَ - میں اپنا پاؤں اس کے رخسارے پر برابر رکھے رہا

یہاں تک کہ میں نے اس کو موت کی زیارت کرائی (یعنی وہ مر گیا)-

ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِی الشِّعْبِ - پھر وہ مسلمان جو پہاڑ کی گھاٹی میں (لوگوں سے الگ) ہو-

شِعْبٌ - دو پہاڑوں کے درمیان جو رستہ ہوتا ہے-

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالشِّعْبِ - جب آپ شعب میں پہنچے (یعنی اس رستے میں جہاں سے حاجی لوگ گذرتے ہیں)-

اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ - آدمی کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے (یعنی صدہا باتوں میں دل لگا ہوا ہے بال بچے مکان اسباب جائداد دوست آشنا آخرت اور قبر طرح طرح کے افکار بقول شخصے یک انار وصد بیمار)-

کَفَاهُ الشِّعَبَ کُلَّهَا - اللہ تعالی اس کے (معاملات کے) سب شاخوں کا انتظام کرلے گا (اس کا دل پریشان نہ ہونے دے گا)-

اَلْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ - فحش گوئی لفاظی اور چرب زبانی نفاق کی دو شاخیں ہیں (اکثر ایسا آدمی منافق ہوتا ہے سلیم الطبع اور مخلص آدمی بہت باتیں نہیں بناتا)-

شَغَلَتْ شَعَابِیْ جَدْوَایَ - بال بچوں کی پرورش نے مجھ کو داد دھش سے روک دیا ہے یعنی اول خویش بعدہ درویش-

شَعْبَان مشہور مہینہ ہے اس کو شعبان اس لیے کہا کہ لوگ اس میں لوٹ پوٹ اور کمائی کے لیے متفرق ہوتے تھے-

شَعْبِیّ - مشہور تابعی اور حدیث کے امام ہیں پہلے شیعہ تھے پھر سنت جماعت کا طریق اختیار کیا - ان کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل ہے-

اَشْعَب - ایک طماع شخص تھا عرب میں مثل ہے-

اَطْمَعُ مِنْ اشعب - یعنی اشعب سے بھی بڑھ کر طامع -

شُعَیْبِیَّة - خارجیوں کا ایک فرقہ ہے-

مَشْعَبٌ - رستہ-

مَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ - جس کو فکروں نے پریشان کر دیا ہو-

شُعَیْبٌ - مشہور پیغمبر کا نام ہے ان کو خطیب الانبیاء بھی کہتے ہیں چونکہ بہت فصیح اور بلیغ تھے-

لَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰی کَاهِلِكَ فَیَصْدَعُ شَعَبُ کَاهِلِكَ - لوگوں کو اپنے کندھے پر مت لادایسا نہ ہو کہ تیرے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ ٹوٹ جائے-

مَاتَتْ خَدِیْجَةُ حِیْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الشِّعْبِ - حضرت خدیجہؓ نے اس وقت انتقال فرمایا جب آنحضرتؐ شعب (گھاٹی) سے نکلے-

شِعْبُ اَبِیْ طَالِبٍ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں جہاں آنحضرت کی ولادت باسعادت ہوئی تھی-

مُنْشَعِبٌ - ایک لفظ جو مادہ سے ایک حرف بڑھا کر نکالا گیا ہو جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ ہے اور ایک مشہور کتاب کا نام ہے علم صرف میں جو میزان الصرف کے بعد پڑھائی جاتی ہے-

وَمَالِیَ اِلَّا مَشْعَبُ الْحَقِّ مَشْعَبٌ - میرا مذہب تو وہی سچا مذہب ہے (یعنی آل رسول کی محبت اور الفت اور ان کے گروہ میں رہنا)-

شُعْبَة - مشہور راوی ہیں حدیث کے-

شُعَبُ الشِّرْكِ - شرک کی شاخیں-

شَعَثٌ اور شُعُوْثَةٌ - پریشان حال ہونا' پراگندہ بال ہونا-

تَشْعِیْثٌ - پراگندہ کرنا' حمایت کرنا' دفع کرنا-

تَشَعُّثٌ - پراگندہ ہونا-

اِنْشِعَاثٌ - پھٹ جانا-

شَعِثٌ - پراگندہ حال' گرد آلود-

شَعْثَانُ الرَّاْسِ - جس کے بال سر کے پراگندہ ہوں-

لَمَّا بَلَغَهٗ هِجَاءُ الْاَعْشٰی عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیِّ نَهٰی اَصْحَابَهٗ اَنْ یَّرْوَوْا هِجَاءَهٗ وَقَالَ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ شَعَّثَ مِنِّیْ عِنْدَ قَیْصَرَ فَرَدَّ عَلَیْهِ عَلْقَمَةُ وَكَذَّبَ اَبَا سُفْیَانَ - جب آپ کو اعشی علقمہ بن علاثہ کی ہجو پہنچی تو آپ نے اپنے اصحاب کو اس کے بیان کرنے سے اور پڑھنے سے منع فرما دیا اور کہا کہ ابوسفیان نے قیصر روم کے سامنے میرے عیب بیان کئے تو علقمہ نے انکار کیا اور ابوسفیان کو جھٹلایا-

شَعَثٌ - ایک امر کا پھیل جانا -

تَشْعِيْثٌ - شر اٹھانا' پھیلانا -

لَمَّ اللّٰهُ شَعْثَهٗ - اللہ اس کی پریشانی دور کرے -
(اس کو دلی اور اطمینان نصیب کرے) -

حِيْنَ شَعَثَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَيْهِ - جب لوگوں نے ان پر طعنے مارنا شروع کئے (ان کی برائیاں پھیلانے لگے) -

اَسْأَلُكَ رَحْمَةً تَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ - مجھ پر ایسی مہربانی کر کہ میری پراگندگی دور ہو جائے - (پریشان حالی کو یک دلی اور اطمینان سے بدل دے) -

كَانَ يَغْتَسِلُ مُحْرِمًا وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شَعَثًا - حضرت عمرؓ احرام کی حالت میں غسل کرتے اور فرماتے کہ پانی ڈالنے سے تو اور بال زیادہ پراگندہ ہوتے ہیں (تو احرام میں نہانا کوئی زینت نہیں کہ منع ہو) -

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ - تھوڑے پریشان حال گرد آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے شخص جن کی پرواہ کوئی نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کر دے (خاکساران جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دویں گرد سوارے باشد) -

اَشْعَثَ - کا معنی پراگندہ سر یعنی بالوں میں نہ تیل پڑا ہو نہ کنگھی کی گئی ہو -

مَدْفُوْعٌ بِالْاَبْوَابِ - ایک روایت میں زیادہ ہے یعنی دروازوں پر سے ہٹایا گیا دھکیلا گیا' لوگ ان کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دروازوں سے دھکیل دیتے ہیں اندر نہیں آنے دیتے نہ ان کی خاطر تواضع کرتے ہیں -

اَحْلَقْتُمُ الشَّعَثَ - کیا تم نے پریشان بال مونڈ ڈالے -

شَعِّثْ مَا كُنْتَ مُشَعِّثًا - جس کو تم علیحدہ کرنا چاہتے تھے اس کو علیحدہ کرو -

كَانَ يُجِيْزُ اَنْ يَّشْعَثَ سَنَى الْحَرَمِ مَالَمْ يُقْلَعْ مِنْ اَصْلِهٖ - عطا یہ جائز سمجھتے تھے کہ حرم کی سنا میں سے شاخیں کاٹ کر اس کو پریشان کر دیں مگر جڑ سے نہ اکھیڑیں (یعنی اوپر اوپر سے اس کا چھانٹ لینا درست ہے) -

اِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ - جب آپ کے سر کے بال پریشان ہوتے (تو سفیدی نمودار ہوتی اور جب تیل ڈال کر کنگھی کر لیتے تو سفیدی معلوم نہیں ہوتی -)

يُصْبِحُوْنَ شُعْثًا - صبح کو پریشان سر ہوں گے یہ جمع ہے شَعِثٌ کی -

كَانُوْا شُعْثًا غُبْرًا - آنحضرتؐ کے صحابہ پریشان سر گرد آلود تھے (یعنی زینت اور آرائش کے ساتھ نہیں رہتے تھے) -

اَشْعَث - ایک شخص کا نام ہے -

شِعْرٌ یا شَعْرٌ بال اندر کرنا' شعار میں سونا' شعر کہنا' شعر گوئی میں غالب آنا -

شِعْرٌ اور شَعْرٌ اور شِعْرَةٌ اور شِعْرٰی اور شُعْرٰی اور شُعُوْرٌ اور شُعُوْرَةٌ اور مَشْعُوْرٌ اور مَشْعُوْرَةٌ اور مَشْعُوْرَاءٌ جاننا' سمجھنا' محسوس کرنا -

شَعُرَ - شاعر ہوا یا اچھا شعر کہے -

شَعَرٌ - بہت بال ہونا -

تَشْعِيْرٌ - بال اگنا' بال اندر ڈالنا -

مُشَاعَرَةٌ - بیت بازی کرنا -

شَاعَرَ الْمَرْاَةَ - عورت کے ساتھ شعار میں سویا -

اِشْعَارٌ - بال اگنا' شعار مقرر کرنا' مطلع کرنا' خبردار کرنا' قربانی کے جانور کا کوہان چیر دینا یا اور کوئی نشانی اس پر کرنا -

اِسْتِشْعَارٌ - بال اگنا' شعار پہننا' دل ہی دل میں سہم جانا -

تَشَاعُرٌ - شاعر بننا -

شَاعِر - شعر کہنے والا -

شَعْرٌ - بال -

شَعْرَةٌ - ایک بال -

شَعَرٌ - بڑھاپا -

شِعْرٌ - منظوم کلام (اَشْعَارٌ اس کی جمع) -

شَعِرٌ - لمبے بال والا -

اَشْعَر - بہت بال والا -

شَعِيْرٌ - جو-

شَعِيْرَةٌ - ایک جو-

شَعِرَ شَعَرًا - اسکے بدن پر بہت بال ہوئے غلاموں کا مالک ہوا-

شَعَائِرُ الْحَجِّ - حج کے ارکان' نشانیاں (یہ شعیرۃ کی جمع ہے-بعض نے کہا حج کے کل کام جیسے وقوف عرفہ طواف سعی رمی ذبح وغیرہ- ازہری نے کہا شعائر اللہ- وہ مقامات جن کی طرف اللہ تعالی نے لوگوں کو بلایا' وہاں عبادت کرنے کا حکم دیا- اسی سے ہے مشعرالحرام- یعنی کعبہ کیونکہ وہ عبادت کا مقام ہے)-

مُرْ اُمَّتَكَ حَتّٰى يَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَاِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ - اپنی امت کو حکم دیجئے کہ لبیک بلند آواز سے کہیں کیونکہ وہ حج کی نشانیاں میں سے ہے (یہ حضرت جبرئیل نے آنحضرتؐ سے کہا)-

اِنَّ شِعَارَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ فِي الْغَزْوِ يَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ - لڑائی میں آنحضرتؐ کے اصحاب کا شعار یہ تھا یا منصور امت امت (شعار کہتے ہیں اس لفظ کو جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے لیے مقرر کر لیں تا کہ دوست دشمن کی تمیز ہو جائے اس لیے کہ اندھیرے میں شناخت نہیں ہوتی ایسا نہ ہو اپنے ہی ساتھ والے کو مار ڈالے)-

شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ - مسلمانوں کا شعار پل صراط پر یہ ہو گا پروردگار بچائیو پروردگار بچائیو (یہ امت محمدی کا شعار ہو گا دوسرے پیغمبروں کی امت کے اور شعار ہوں گے)-

وَالْبِرُّ شِعَارُهٗ - نیکی ان کا شعار تھی (شعار کہتے ہیں اس کپڑے کو جو بدن سے لگا ہو جیسے کرتا' ازار وغیرہ اور دثار اوپر کا کپڑا تو شعار دثار کے نیچے ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ نیکی ان کے ساتھ ایسی لگی ہوئی اور لازم ہے جیسے شعار آدمی کے بدن سے لگا ہوا اور لازم ہوتا ہے-

اِشْعَارُ الْبُدْنِ - اونٹوں کا (جو قربانی کے لیے مکہ میں بھیجے جائیں) اشعار کرنا (وہ یہ ہے کہ کوہان کے ایک طرف ذرا سا چیر دینا- یہاں تک کہ خون بہا جائے گویا یہ نشانی ہے اس امر کی کہ وہ قربانی کا جانور ہے ایسے جانور کو عرب لوگ نہیں لوٹتے تھے اور یہ سنت ہے جناب رسول کریم ﷺ کی اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول کہ اشعار مکروہ ہے صحیح نہیں ہے ان کو شاید اشعار کی حدیث نہیں پہنچی- کرمانی نے کہا یہ نشانی اس لیے کرتے تھے کہ اگر گم ہو جائے تو اس کی پہچان ہو سکے اور چور اس کے چرانے سے اور لٹیرے اس کو لوٹنے سے باز رہیں- اگر وہ رستہ میں سقط ہو جائے تو فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت کھائیں- نووی نے کہا ابوحنیفہ نے جو اس کو مثلہ کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کا جواز شارع کے فعل سے معلوم ہوا ہے' جیسے ختنہ کرنا' فصد لینا' پچھنے لگانا یہ چیزیں مثلہ نہیں ہیں-غرض ابوحنیفہ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے)-

ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا - پھر اپنے اونٹ کو منگوایا (جس کی ہدی کرنا چاہتے تھے اسکا اشعار کیا-

اِنَّ رَجُلًا رَمَى الْجَمْرَةَ فَاَصَابَ صَلْعَةَ عُمَرَ فَدَمَّاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لِهْبٍ اُشْعِرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ - ایک شخص نے حج میں رمی کی اتفاق سے اس کا پتھر حضرت عمرؓ کے سر کے آگے کے حصہ میں جہاں بال نہ تھے لگا اور خون آلود کر دیا- بنی لہب کا ایک شخص کہہ اٹھا کہ امیرالمومنین کا اشعار ہو گیا (اب اللہ کی راہ میں وہ قربان (شہید) ہوں گے ایسا ہی ہوا اس شخص کی بات پوری ہوئی جب حج سے آپ لوٹ کر آئے تو کمبخت ابولولو مجوسی نے آپ کو عین نماز میں شہید کیا لعنۃ اللہ علیہ ہائے مسلمانوں کے سر پر سے ایسے عادل اور منصف اور بارعب اور باتدبیر اور باسیاست سردار کا سایہ اٹھ گیا جس کا مثل آج تک نہیں پیدا ہوا- آپ کی شہادت صدمہ ہر مسلمان کے دل پر ہے مگر جو کوئی ناشکرا احسان فراموش محسن کش' ملت اور قوم کا بدخواہ ہو اس کو شاید یہ صدمہ نہ ہو)-

اِنَّ التُّجِيْبِيَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَاَشْعَرَهٗ مِشْقَصًا - تجیبی (مردود) حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گیا (پیچھے سے سیڑھی لگا کر چڑھ گیا آپ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے اور روزہ دار تھے) اس نے تیر کی پیکان سے آپ کو زخمی

کیا-(خون نکالا)-

اِنَّهٗ قَاتَلَ غُلَامًا فَاَشْعَرَهٗ- زبیر ایک غلام سے لڑے اس کو خونا خون کیا-

لَا سَلَبَ اِلَّا لِمَنْ اَشْعَرَ عِلْجًا اَوْ قَتَلَهٗ- مقتول کا سامان قاتل کو نہیں ملے گا (بلکہ مال غنیمت میں شریک ہوگا) جو کوئی عجمی کافر کے پیٹ میں بھالا گھسیڑے یا اس کو قتل کرے (اس کا سامان اسی کو ملے گا- عرب لوگ بادشاہوں کو جب وہ قتل کئے جاتے ہیں ادب سے یوں نہیں کہتے- قتلو یعنی قتل کئے گئے بلکہ یوں کہتے ہیں اشعروا یعنی اشعار کئے گئے)-

دِیَةُ الْمُشْعَرَةِ اَلْفُ بَعِیْرٍ- یہ عرب لوگوں کا قول ہے یعنی اگر بادشاہ مارا جائے تو اس کی دیت ہزار اونٹ ہیں-

اِنَّهٗ جَعَلَ شِعَارَالْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ بَدْرٍ یَا بَنِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَشِعَارَالْخَزْرَجِ یَا بَنِیْ عَبْدِاللّٰهِ وَشِعَارَالْاَوْسِ یَا بَنِیْ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَشِعَارَهُمْ یَوْمَ الْاَحْزَابِ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ- آنحضرت نے بدر کے دن مسلمانوں کا شعار (یعنی وہ اصطلاحی لفظ جس سے اپنے فوج والے کی پہچان دشمن کی فوج والے سے ہو سکے) یا بنی عبدالرحمان کیا اور خزرج قبیلے کا یا بنی عبداللہ اور اوس قبیلے کا یا بنی عبیداللہ اور جنگ احزاب میں یہ شعار مقرر کیا حم لا ینصرون-

لَمَّا رَمَاهُ الْحَسَنُ بِالْبِدْعَةِ قَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اِنَّكَ اَشْعَرْتَ اِبْنِیْ فِی النَّاسِ-(جب معبد جہنی نے بصرے میں تقدیر کے مسئلہ میں بدعت نکالی اور امام حسن بصری نے اس کو بدعتی کہا تو معبد کی ماں ان سے کہنے لگی تم نے تو میرے بیٹے کا لوگوں میں اشعار کر دیا (یعنی جیسے اشعار کر کے قربانی کے جانور کی شناخت کراتے ہیں ایسے ہی تم نے اس کو بدعتی کہہ کر تمام لوگوں میں نکو کر دیا (یعنی مطعون خلائق)-

اَعْطَی النِّسَاءَ اللَّاتِیْ غَسَّلْنَ اِبْنَتَهٗ حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ- آنحضرت نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنی تہ بندی دی اور فرمایا یہ اندر ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو (برکت کے لیے آپ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا ان کے کفن میں شریک کر دیا)-

شِعَار- وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو اور دثار اس کے اوپر کا کپڑا-

اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ-(آنحضرت نے انصار سے فرمایا تم تو میرے شعار ہو (یعنی اندر کا کپڑا میرے جسم سے لگا ہوا) اور باقی لوگ دثار ہیں (اوپر کے کپڑے مطلب یہ ہے کہ تم میرے خاص اعتباری اور راز دار لوگ ہو دوسرے لوگ عام ہیں)-

كَانَ یَنَامُ فِیْ شُعُرِنَا- آنحضرت ان کپڑوں میں آرام فرماتے جو ہمارے بدن سے لگے رہتے (جن میں نجاست لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے)-

كَانَ لَا یُصَلِّیْ فِیْ شُعُرِنَا وَلَا فِیْ لُحُفِنَا- آنحضرت ہمارے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں اور چادروں میں نماز نہیں پڑھتے (کیونکہ نماز میں طہارت کپڑے کی ضروری ہے سونے میں یہ بات نہیں)-

اِنَّ اَخَا الْحَاجِّ الْاَشْعَثُ الْاَشْعَرُ- حاجی تو پریشان سر بال بڑھے ہوئے ہوتا ہے (کیونکہ احرام کی وجہ سے نہ کنگھی کر سکتا ہے نہ اصلاح بناتا ہے)-

قَدْ دَخَلَ رَجُلٌ اَشْعَرُ- ایک شخص بہت بالوں والا یا لمبے بالوں والا آیا-

حَتّٰی اَضَاءَ لِیْ اَشْعَرُ جُهَیْنَةَ- یہاں تک کہ جہینہ کا اشعر مجھ کو دکھائی دیا (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جہینہ قبیلے میں)-

اَیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ- سینہ کی دگدگی سے پیڑو تک چیر ڈالا (یعنی فرشتہ نے شِعْرَةٌ بکسرہ شین پیڑو یعنی عانہ بعض نے کہا جہاں زیر ناف کے بال اگتے ہیں)-

یَسْتَشْعِرُوْنَ الْحِذْرَ- دل میں سہمے جاتے تھے (اندر ہی اندر ڈر رہے تھے)-

لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ- مجھ کو خیال نہیں رہا- میں نے (رمی سے پہلے) سر منڈا لیا-

اَوْ كَشَعْرَةٍ بَیْضَاءَ- جیسے ایک سفید بال (یہ راوی کی شک ہے یا آنحضرت ہی نے دو طرح سے تشبیہ دی)-

شَهِدْتُ بَدْرًا وَّمَالِیْ غَیْرُ شَعْرَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَكْثَرَ

اَللّٰہُ لِیْ مِنَ اللِّحِیْ بَعْدُ-(سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں جب جنگ بدر میں شریک ہوا اس وقت میرا ایک ہی بال تھا پھر اللہ تعالیٰ نے بہت داڑھیاں دیں (مطلب یہ ہے کہ اس وقت میری اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں دیں)-

لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ تَطَایَرَ النَّاسُ عَنْہُ تَطَایُرَ الشُّعْرِ عَنِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ طَعَنَہٗ فِیْ حَلْقِہٖ- آنحضرتؐ نے جب ابی بن خلف (کافر مردود کو جو خود آپ سے لڑنے آیا تھا) قتل کرنا چاہا اور برچھ ہاتھ میں سنبھالا تو لوگ اس طرح سے ہٹ گئے جیسے لال کھیاں یا نیلی کھیاں اونٹ پر سے اڑ جاتی ہیں پھر آپ نے اس کے حلق میں برچھا مارا (ہر چند اس کو کچھ بہت کاری زخم نہیں لگا تھا مگر پیغمبر کی مار اللہ کی پناہ اس میں وہ شوزش اور جلن شروع ہوئی جس کا تحمل نہ ہو سکا اور ہائے ہائے کرتا ہوا واصل جہنم ہوا)-

اَنَّ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ نَاوَلَہُ الْحَرْبَۃَ فَلَمَّا اَخَذَھَا اِنْتَفَضَ بِھَا اِنْتِقَا ضَۃً تَطَایَرْنَا عَنْھَا تَطَایُرَ اشَعَارِیْرِ- کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو برچھ دیا جب آپ نے اس کو لیا تو ایسا ہلایا کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنی وہ مکھی جو اونٹ کے زخم پر آتی ہے)-

حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ-ایک مہمل کلام ہے' جو بنی اسرائیل نے بکنا شروع کیا تھا جب ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ حطہ کہتے ہوئے جاؤ یعنی دانہ بالی میں-

اُھْدِیَ لَہٗ ﷺ شَعَارِیْرُ- آنحضرت ﷺ کو کسی نے چھوٹی چھوٹی ککڑیاں تحفہ بھیجیں- (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنی چھوٹی ککڑی)-

اِنَّھَا جَعَلَتْ شَعَارِیْرَ الذَّھَبِ فِیْ رَقَبَتِھَا- بی بی ام سلمہؓ نے سونے کے شعاریر اپنی گردن میں پہنے- شعاریر ایک زیور ہے اس میں سونے کے دانے جو کی طرح بنے ہوتے ہیں (ہمارے ملک میں اس کو لچھہ کہتے ہیں)-

لَیْتَ شِعْرِیْ مَا صَنَعَ فُلَانٌ- کاش مجھ کو معلوم ہوتا فلاں شخص نے کیا کیا-

لَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ قَالَ ھٰذَا- کاش مجھ کو معلوم ہوتا اس نے ایسا کیوں کیا یا کاش جو میں جانتا ہوں وہ بھی جانتا ہوتا تو ایسا نہ کہتا-

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا وَّاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً- بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے (جادو کیطرح لوگوں کے دل پر اثر کرتی ہے) اور بعض شعر حکمت سے بھرا ہوتا ہے- (وہ اچھا شعر ہے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شعر برا نہیں ہے نہ مطلق شعر گوئی مذموم ہے)-

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ- آپ نے ایک شخص (عبداللہ بن رواحہ کے) شعر سے استشہاد کیا (یعنی اپنے کلام کی تائید کے لئے اس کو پڑھا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ دوسرے کسی شاعر کے شعر پڑھ سکتے تھے گو خود کوئی شعر نہ کہہ سکتے تھے- بعض نے کہا عبداللہ ابن رواحہ کا یہ کلام شعر نہ تھا اس لئے کہ وہ موزوں نہیں ہے بلکہ بطور رجز کے تھا)-

قُدُوْمُ الْاَشْعَرِیِّیْنَ- اشعری لوگوں کا آنا اشعر ایک قبیلہ ہے یمن کا اسی میں سے ابو موسیٰ اشعری مشہور صحابی تھے-

یُنْبِتُ الشَّعْرَ- پلکوں کے بال اگاتا ہے-

کُوْنُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاھِیْمَ- اپنی اپنی جگہوں میں ٹھہرے رہو یعنی حج میں سارے عرفات میں کہیں ٹھہرو مضائقہ نہیں کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم کے وارث ہو (اور ابراہیم عرفات میں ٹھہرے تھے تو عرفات میں جہاں ٹھہرو تم نے ابراہیمؑ کی سنت کو ادا کیا- یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعض لوگوں نے جو آنحضرتؐ سے دور ٹھہرے تھے اپنے مقام کو حقیر سمجھا)-

نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ- ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جوتیوں تک پہنچیں گے یا ان کی جوتیوں میں بال لگے ہونگے-

اِنِّیْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ- میں شاعر نہیں ہوں (آپ کو اللہ تعالیٰ نے شعر کہنا یعنی موزوں کلام بالکل نہیں سکھلایا تھا یہاں تک کہ آپ دوسرے شعاروں کے شعر بھی کبھی پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے جب لوگ آپ سے کہتے کہ صحیح شعر یوں ہے تو

آپ فرماتے ہیں شاعر نہیں ہوں)۔

مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَاءِ - سب شاعروں میں بڑھ کر کون سا شاعر ہے (آپ نے فرمایا امرؤ القیس گمراہ بادشاہ)۔

بِتَشْعِيْرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ اَنَّهُ لَا مَشْعَرَ لَهُ - اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو مقام مقرر کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مقام نہیں (بلکہ جہاں اس کی عبادت کرو وہیں اس کا مقام ہے)۔

شَوَاعِرُ الْاِنْسَانِ وَمَشَاعِرُهُ - آدمی کے حواس۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لِیْ شَوَاعِرَ اُدْرِكُ مَا ابْتَغَيْتُ بِهَا - شکر اللہ کا جس نے مجھ کو حواس دیئے (آنکھ کان ناک وغیرہ) میں جو چاہتا ہوں ان کے ذریعہ سے دریافت کر لیتا ہوں۔

وَاجْعَلِ الْعَافِيَةَ شِعَارِیْ - تندرستی کو میرا شعار بنا دے (جیسے شعار بدن سے جدا نہیں ہوتا یعنی اندر کا کپڑا ویسے ہی تندرستی بھی مجھ سے لگا دے کبھی جدا نہ ہو۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ دُوْنَ الدِّثَارِ - تم (اے کوفہ والو!) شعار ہو (اندر کا کپڑا) نہ کہ دثار (یعنی اوپر کا کپڑا یہ حضرت علیؓ نے کوفہ والوں سے فرمایا مگر انہی کوفہ والوں نے ابن زیاد سے ڈر کر امام حسین کی مدد نہ کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے اس وقت سے یہ مثل ہو گئی: الکوفی لا یوفی)۔

اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ شِعَارًا - اولیاء اللہ نے قرآن کو اپنا شعار بنایا (رات دن کو تلاوت کرتے رہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں)۔

وَاتَّخَذُوا الدُّعَاءَ دِثَارًا اور دعا کو دثار بنایا (یعنی اوپر کا لباس جو جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاتا ہے)۔

اَلْفَقْرُ شِعَارُ الصَّالِحِيْنَ - نیک لوگوں کی نشانی فقیری اور محتاجی ہے (اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں زیادہ مالدار نہیں بناتا ایسا نہ ہو وہ مال و دولت کی محبت میں اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ بعض نے کہا فقیری سے مراد یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت دل میں نہ ہو گو کتنا ہی مالدار ہو ایسی مالداری سے فقر میں کچھ خلل نہیں آتا)۔

اَلتَّلْبِيَةُ شِعَارُ الْمُحْرِمِ - لبیک کہنا احرام والے کی نشانی ہے۔

شِعَارُنَا يَوْمَ بَدْرٍ يَا نَصْرَ اللّٰهِ اقْتَرِبْ - بدر کے دن ہمارا شعار یہ تھا یا نصر اللہ اقترب۔

يُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ كَنِدَاءِ الْجَيْشِ بِالشِّعَارِ - نماز کے لئے ایسی آواز کرتے تھے جیسے لشکر والے شعار کو پکار کر بولتے ہیں (تاکہ اپنے اور پرائے کی پہچان ہو جائے اور اندھیری رات میں اپنے ہی آدمی کو نہ مار ڈالیں)۔

اَشْعِرُوْا قُلُوْبَكُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ - اپنے دلوں میں اللہ کی یاد رکھو۔ (اس سے ڈرتے رہو اللہ کا ڈر ساری نیکیوں کی جڑ ہے)۔

هُوَ مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ - وہ ایک بال سے دوزخ کے کنارے پر لٹک رہا ہے (یعنی اس میں گرنے کے قریب ہے)۔

لَا بُدَّ اَنْ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ يَسْقُطُ فِيْهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَةَ بِشَعْرَتَيْنِ - ایک ایسا فتنہ ہو گا کہ اس میں ایسا عقلمند شخص بھی مبتلا ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے (جو نہایت مشکل کام ہے)۔

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ دُعِیَ اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَمَا دَخَلَ جَوْفًا اِلَّا اَخْرَجَ كُلَّ دَاءٍ فِيْهِ وَهُوَ قُوْتُ الْاَنْبِيَاءِ وَطَعَامُ الْاَبْرَارِ - کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس کو جو کی روٹی کھانے کے لئے نہ بلایا گیا ہو اور اس نے جو کی روٹی پر برکت کی دعا نہ کی ہو اور جو جہاں پیٹ میں گیا تو پیٹ کی ہر بیماری کو نکال دیتا ہے اور وہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور نیک لوگوں کا کھانا ہے (سبحان اللہ جو کیا عمدہ چیز ہے پر ہمارے ملک کے جاہل امیر اور نواب رات دن گیہوں کا میدہ اور روا کھا کھا کر اپنا پیٹ خراب کر لیتے ہیں اخیر میں ضعف معدہ اور بدہضمی کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنی صحت محفوظ رکھنا چاہے اس کو چاہئے کہ کبھی جو کی روٹی کھائے کبھی گیہوں کی یا گیہوں اور جو ملا کر کھائے اور ہمیشہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرے جیسے سنت کا طریقہ ہے اور میدہ اور روے سے پرہیز رکھے جو قبض کرتے ہیں اور آنتوں میں سدہ ڈالتے ہیں)۔

ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهِ اِذَا اَشْعَرَ - پیٹ کے بچے

کی زکوٰۃ اس کے مال کی زکوٰۃ ہے جب اس پر بال اگ آئے ہوں-

اَشَاعِرَة- ایک فرقہ ہے متکلمین کا جو عقائد میں امام ابو الحسن اشعری کے تابع ہیں اور شافعیہ اکثر انہی کے پیرو ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابو الحسن اشعری ابو علی جبائی معتزلی کے شاگرد تھے انہوں نے ابو ہاشم ابن محمد حنیفہ سے علم حاصل کیا تھا انہوں نے محمد بن حنیفہ سے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے-

شَعْشَعَةٌ: ملانا' پھیلانا-

فَجَاءَ رَجُلٌ اَبْيَضُ شَعْشَاعٌ- ایک گورے رنگ کا لمبا آدمی آیا-

تَرَاهُ عَظِيْمًا شَعْشَعًا- تو اس کو بڑا لمبا دیکھتا ہے-

شَعْشَعَارٌ بھی لمبا-

اِنَّهُ ثَرَدَ تَرِيْدَةً فَشَعْشَعَهَا- انہوں نے ثرید بنایا اس کو خوب گھونٹا- (شوربے میں روٹی خوب کھپسی)-

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَشَعْشَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهُ- مہینہ اخیر ہو گیا ہم باقی دنوں میں بھی روزہ رکھ لیں تو بہتر ہے' ایک روایت میں تَسَعْسَعَ ہے اس کا ذکر اوپر ہوگا)-

شَعَاعٌ: جدا کرنا' جدا ہونا' جیسے شَعٌّ ہے بہانا جلدی کرنا- جیسے شَعِيْعٌ اور اِشْعَاعٌ جدا کرنا پھیلانا مولکہ نکلنا-

اِنْشِعَاعٌ: غارت کرنا-

شَعَاعٌ- لطیف سایہ-

شُعَاعُ الشَّمْسِ- سورج کی کرنیں جو تاگوں کی طرح سامنے آتی ہیں-

اَشِعَّة اور شُعُعٌ اس کی جمع ہے-

شُعٌّ- مکڑی کا گھر-

سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ مُلْكًا عَضُوْضًا وَّاُمَّةً شَعَاعًا- تم میرے بعد کٹنی بادشاہت اور پھوٹ پڑی جماعت دیکھو گے (لوگوں میں اختلاف ہوگا کئی گروہ ہو جائیں گے عرب لوگ کہتے ہیں: ذَهَبَ دَمُهُ شُعَاعًا- اس کا خون ادھر ادھر متفرق ہو کر گیا)-

اِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا يَوْمَئِذٍ- اس کی صبح کو جو سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (شاید فرشتے اس کی شعاع کو روک لیتے ہیں)-

شَغْفٌ: جلانا' ڈھانپ لینا-

شَعَفٌ- ڈھانپ لینا' گھبراہٹ اور ڈر سے بے حواس ہو جانا-

شُعَافٌ- جنون-

قَدْ شَعَفَهَا حُبًّا يَا شَغَفَهَا حُبًّا- (دونوں طرح قرات ہے عین مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی) محبت نے اس کا دل ڈھانپ لیا ہے وہ اس کی محبت میں دیوانی ہو گئی ہے-

فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا اُجْلِسَ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْفٍ- جب مردہ نیک ہوتا ہے تو اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے نہ اس کو گھبراہٹ ہوتی ہے نہ وہ بدحواس ہوتا ہے-

اَوْرَجُلٌ فِيْ شَعَفَةٍ مِّنَ الشِّعَافِ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ مُعْتَزِلُ النَّاسِ- یا وہ شخص جو تھوڑی سی بکریاں لئے ہوئے پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی موت آ جائے اسی حال میں یعنی لوگوں سے الگ رہنے میں- (اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو عزلت کو صحبت اور سوسائٹی سے افضل جانتے ہیں اور شافعی اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ فتنہ اور فسادات کے زمانہ پر یہ حدیث محمول ہے ایسے زمانہ میں تو عزلت سب کے نزدیک افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے **فاعتزل تلك الفرق كلها** یعنی ان سب فرقوں سے الگ رہ یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں دوسری طرف غری مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین کی' قرآن کی تفسیر صرف لغت اور اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں- حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے- بعض عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے باقی اور

آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں- غیبت جھوٹ افترا سے پاک نہیں ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان لاتے ہیں- اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں- شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے- ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے جن کی محبت اور تعظیم مایہ ایمان ہے دشمن بنے ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرف داری اور حمایت پر اڑے ہوئے ہیں- دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المومنین عائشہ صدیقہ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے- ایک طرف ڈھیلہ سکھاؤ ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیہ کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح صرف ظاہر اصلاح پر زور دیتے رہتے ہیں- لوگوں سے کہتے ہیں چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے پر جب ان کو قابو ملتی ہے تو دوسروں کا چاندی سونا بلا تکلیف اڑا لیتے ہیں- کسی کی ازار ٹخنے سے نیچی دیکھی تو اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں مگر جھوٹ یا غیبت سے پرہیز نہیں کرتے- دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں نذریں چڑھاتے ہیں ان کی منت مانتے ہیں قبروں میلے جماتے ہیں وہاں عرس صندل مالی روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں- سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی منکر اولیاء قرار دیتے ہیں- یا اللہ العالمین کیا فساد کا زمانہ آ گیا ہے- تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ آمین یارب العالمین)-

شَعَفَةٌ - چندیا یعنی سر کا اونچا حصہ-

يَتَّبِعُ شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ - پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی گرنے کے ماموں (نالوں اور جنگلوں) کو ڈھونڈھتا رہتا رہے گا (یعنی لوگوں سے دور آبادی سے نفور ہو کر صحرا نشینی اور عزلت گزینی اختیار کرے گا)-

صِغَارُ الْعُيُوْنِ صُهْبُ الشِّعَافِ - (یا جوج ما جوج کی) آنکھیں چھوٹی چھوٹی بال بھورے سرخ ہوں گے (ترکوں کی بھی قریب قریب یہی وضع ہوتی ہے- یا جوج ما جوج بھی کہتے ہیں ترکوں کی دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب ٹڈی دل کی طرح نکل آئیں گے)-

ضَرَبَنِيْ عُمَرُ فَاَغَاثَنِي اللّٰهُ بِشَعَفَتَيْنِ فِيْ رَأْسِيْ - عمر نے مجھ کو مارا اللہ نے مجھ کو (ان کی مار سے) دو چوٹیوں کی وجہ سے بچایا جو میرے سر پر تھیں (بالوں کی وجہ سے مار کا اثر سر تک نہیں پہنچا)-

شَعْلٌ - روشن کرنا' سلگانا' غور کرنا-

شَعَلٌ - گھوڑے کی دم' پیشانی گدی' سفید ہونا-

تَشْعِيْلٌ - سلگانا جیسے اِشْعَالٌ ہے-

اِشْتِعَالٌ - سلگنا' شعلہ مارنا' پھیلنا-

شَقَّ الْمَشَاعِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ - خیبر کے دن مشکوں کو پھاڑ ڈالا- یہ جمع ہے مِشْعَلٌ اور مَشَاعِلٌ کی یعنی وہ مشک جس میں نبیذ بناتے تھے-

كَانَ يَسْمُرُ مَعَ جُلَسَائِهٖ فَكَادَ السِّرَاجُ يَخْمَدُ فَقَامَ وَاَصْلَحَ الشَّعِيْلَةَ وَقَالَ قُمْتُ وَاَنَا عُمَرُ وَقَعَدْتُ وَاَنَا عُمَرُ - عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ عادل) اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو باتیں کر رہے تھے اتنے میں چراغ بجھنے لگا وہ اٹھے اور چراغ کی بتی درست کر دی اور کہنے لگے میں کھڑا ہوا تو بھی عمر ہوں بیٹھا بھی تو بھی عمر ہوں (یعنی چراغ کی بتی درست کرنے سے کوئی میری شان گھٹ نہیں گئی)-

ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِّنْ نَارٍ فَاُحَرِّقُ عَلٰى مَنْ لَّايَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ - پھر میں آگ کے شعلے لوں اور جو لوگ (اذان سن کر بھی) نماز کو (مسجد میں) نہیں آتے ان کے گھر جلا دوں-

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَعَالِيلَ - لوگ متفرق ہو کر چل دیئے (کوئی کہیں کوئی کہیں)۔

شَعَنٌ: گھاس کے سوکھے پتے۔

اِشْعَانٌ - پیشانی پکڑنا۔

اِشْعِيْنَانٌ - پریشان ہونا' پراگندہ ہونا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ طَوِيْلٌ مُشْعَانٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا اتنے میں ایک لمبا تڑنگا شخص جس کے بال پریشان تھے بکریاں ہنکاتا ہوا آیا۔

باب الشین مع الغین

شَغْبٌ یا شَغَبٌ - شر اٹھانا' برائی پھیلانا' مائل ہونا' جیسے تَشْغِيْبٌ ہے۔

مُشَاغَبَةٌ - شر اٹھانا' جھگڑا کرنا۔

مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ شَغَبَتْ فِي النَّاسِ - یہ فتویٰ کیسا ہے جس نے لوگوں میں فساد پھیلا دیا (ایک روایت میں شَغَفَتْ ہے اور ایک تَشَغَّبَتْ اور ایک تَشَغَّفَتْ ہے یعنی پھیل گیا اور ظاہر ہو گیا یا دلوں سے لگ گیا یعنی لوگوں کا خیال ادھر رجوع ہو گیا' اسی کا ذکر تذکرہ کرتے ہیں۔ ایک روایت میں شَعَفَتْ ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے۔

فَيُجْلَسُ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ - پھر وہ اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا نہ گھبرا ہو گا نہ شر اٹھایا گیا۔

نَهٰى عَنِ الْمُشَاغَبَةِ - آنحضرتؐ نے جھگڑا اور دنگا کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ كَانَ لَهٗ مَالٌ بِشَغْبٍ وَّبَدَا - ان کی جائداد شغب اور بدا میں تھی (یہ دونوں نام ہیں دو مقاموں کے ملک شام میں۔ علی بن عبداللہ بن عباس وہیں رہا کرتے تھے ان کی اولاد بھی وہیں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی)۔

شَغْرٌ: ایک پاؤں اٹھانا' نکالنا' دور ہونا' متفرق ہو جانا۔

شُغُوْرٌ - عورت کے پاؤں اٹھانا صحبت کے لئے۔

شَغَرَتْ - اس عورت نے اپنے پاؤں اٹھائے جماع کرانے کے لئے۔

مُشَاغَرَةٌ اور شِغَارٌ - جاہلیت کے زمانہ ایک نکاح - وہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن سے میرا نکاح کر دے میں اس کے بدل اپنی بہن یا بیٹی سے تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور مہر یہی قرار پائے یعنی دوسری عورت کی شرمگاہ سے فائدہ لینا - یہ ماخوذ ہے شَغَرَ الْكَلْبُ سے یعنی کتے نے اپنا پاؤں اٹھایا پیشاب کرنے کے لئے۔

نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ - شغار نکاح سے آپ نے منع فرما دیا۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّيْطَانُ بِرِجْلِهٖ فَبَالَ فِيْ اُذُنِهٖ - جب سو جاتا ہے تو شیطان پاؤں اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

قَبْلَ اَنْ تَشْغَرَ بِرِجْلِهَا فِتْنَةٌ تَطَأُ فِيْ خِطَامِهَا - اس سے پہلے کہ ایک فتنہ جو اپنی نکیل میں جا رہا ہے اپنا پاؤں اٹھائے۔

وَالْاَرْضُ لَكُمْ شَاغِرَةٌ - تمہارے لئے زمین کشادہ ہے۔

فَحَجَنَ نَاقَتَهٗ حَتّٰى اَشْغَرَتْ - انہوں نے اپنی اونٹنی کو موڑا (یعنی اس کی گردن ٹیڑھی کی) یہاں تک کہ وہ تیز چلنے لگی (دوڑنے لگی)۔

بَلْدَةٌ شَاغِرَةٌ بِرِجْلِهَا - غیر محفوظ شہر (جس کو ہر کوئی لوٹ اور غارت کر سکے)۔

تَفَرَّقُوْا شَغَرَ بَغَرَ - ادھر ادھر متفرق ہو گئے' جیسے شذر مذر ہے۔

اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَ اِذَا جَلَسَ شَغَرَ - جب سجدہ کرتا ہے تو پرندے کی طرح ٹھونگ لگاتا ہے (جلدی سے سر اٹھا لیتا ہے کیونکہ نماز میں اس کا جی نہیں لگتا لوگوں کے ڈر سے یا انہیں دکھانے کو بوجھ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے) اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھائے رکھتا ہے (اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

ضَرَبَهٗ حَتّٰى شَغَرَ بِبَوْلِهٖ - اس کو مارا یہاں تک کہ ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر دیا۔

شِغِّيْرٌ - بد خلق۔

شَغُوْرٌ - لمبی اونٹنی جو سوار ہوتے وقت پاؤں اٹھاتی ہے۔

شَغْزَبِیَّۃ- کشتی کا ایک پیچ یعنی پاؤں میں پاؤں ڈال کر پٹخ دینا-
شَغْزَبَۃٌ- شغربیہ کر کے دشمن کو گرا دینا- (شغز بیہ وہی کشتی کا پیچ یعنی پاؤں میں پاؤں ڈال کر پچھاڑ دینا) زور سے پکڑنا- نہایہ میں ہے کہ شغزبیۃ کا اصل معنی لپیٹنا اور مکر کرنا اور ہر ایک دشوار اور سخت امر کو شغز بی کہتے ہیں)-
تَتْرُکُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ شُغْزُبًّا- اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ موٹا اور سخت ہو جائے (حربی نے کہا صحیح زُخْزُبًّا ہے- خطابی نے کہا تو زا کو شین سے اور خا کو غین سے بدل دیا اور یہ نادر ابدال ہے)-
اَخَذَ رَجُلًا بِیَدِہِ الشَّغْزَبِیَّۃَ- ایک شخص کو شغزبیہ کے پیچ سے گانٹھا-
شَغٌّ- جدا ہونا' متفرق ہو جانا' جدا کرنا-
شَغْفٌ- دل کے پردے تک پہنچنا' اوپر آ جانا' گھیر لینا-
شَغَفٌ- دل سے لگنا-
شَغَافٌ- دل کا پردہ یا اس کا دانہ یا سویدا-
مَشْغُوْفٌ- محبت میں دیوانہ' سرشار-
اَفْشَاہُ فِیْ ظُلَمِ الْاَرْحَامِ وَشُغُفِ الْاَ سْتَارِ- اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رحم کی تاریکیوں میں اور پردوں میں پیدا کیا-
مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ تَشَغَّفَتِ النَّاسَ- یہ کیسا فتویٰ ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھس گیا (ان کو وسوسوں میں ڈال دیا ان میں پھوٹ پیدا کر دی)-
کُنْتُ قَدْشَغَفَنِیْ رَأْیٌ مِّنْ رَأْیِ الْخَوَارِجِ- خارجیوں کا ایک اعتقاد میرے دل میں سما گیا (میں بھی وہی سمجھنے لگا یعنی کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) ایک روایت میں شعفنی ہے عین مہملہ سے معنی وہی ہیں)-
شَغْلٌ یا شُغْلٌ- مشغول کرنا' کسی کام میں لگانا' غافل کرنا-
اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ- وہ تو اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے جس کے ہاتھ میں گھی کی دو مشکیں تھیں (یہ ایک مثل ہے عرب میں ہوا یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کو اپنے گھر میں لے گیا اس کے پاس گھی کی دو مشکیں تھیں اس نے ایک مشک کا منہ کھول کر گھی چکا پھر وہ کھلی ہوئی مشک عورت کے ہاتھ میں دی

پھر دوسری مشک کا منہ کھول کر گھی چکا- وہ اس کے دوسرے ہاتھ میں دی بعد اس کے زبردستی اس سے زنا کیا وہ بیچاری مجبور تھی دونوں ہاتھ پھنسے ہوئے تھے- اگر مشک چھوڑتی تو سارا گھی بہہ جاتا- اس روز سے یہ مثل ہو گئی-)
تَشْغِیْلٌ اور اِشْغَالٌ- مشغول کرنا-
اِشْتِغَالٌ- مشغول ہونا' پریشان خاطر ہونا-
شُغُلٌ اور شَغْلٌ اور شُغْلٌ اور شَغَلٌ- کام میں مصروف ہونا (یہ ضد ہے فراغ کی)-
اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا- نماز میں تو آدمی کو ایک دوسرا کام ہے جس میں مصروف رہنا چاہیے (یعنی قرات اور تسبیح اور دعا اور مناجات اس لیے اس میں بات کرنا سزاوار نہیں)-
تَعْنِی الشُّغْلَ- یعنی شغل مجھ کو مانع ہوتا-
یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِالْاَ سْوَاقِ- وہ بازاروں کی خرید و فروخت میں مصروف رہتے (ان کو بیچ کھوچ سے فرصت نہ ملتی)-
مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ- (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جس شخص کو قرآن کی تلاوت اس میں غور و فکر اس کے احکام پر عمل کرنا میرے ذکر اور رسول سے مشغول کر دے (یعنی دوسرے ادعیہ ماثورہ اور وظائف پڑھنے کی اس کو مہلت نہ ملے) تو میں اس کو مانگنے والوں (دعا کرنے والوں سے) بڑھ کر دوں گا (شیخ ابن خفیف نے کہا قرآن کا مشغول کرنا یہ ہے کہ اس کے احکام پر عمل کرے- اس کے معانی میں غور و فکر کرے- اس کے مناہی سے باز رہے)-
اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَالْحَکَمَیْنِ عَلٰی شَغْلَۃٍ- جب دونوں پنچوں (ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص) کا فیصلہ ہو چکا تو حضرت علیؓ نے ایک کھلیان پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ سنایا-
شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ- (کم بخت) کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی-
اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرَ طَعَامًا فَاِنَّہٗ قَدْ جَاءَ ھُمْ مَا

یَشْغَلُهُمْ - جعفر بن ابی طالب کے بال بچوں کے لیے کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیجو کیونکہ ان کے پاس ایسے (رنج کی) خبر آئی ہے یا ان پر ایسی مصیبت پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی مہلت نہیں ملے گی (وہ کیا تھی حضرت جعفر کی شہادت غزوہ موتہ میں)۔

نَحْنُ اَشْغَلُ عَنْ ذٰلِكَ - ہم کو اس کی فرصت کہاں ملے گی۔

قَدْ شَغَلَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْحَيْضِ - اللہ نے عورتوں کو حیض میں پھنسادیا ہے۔

شَغَا یا شُغُوٌّ - دانتوں کا اختلاف یعنی تلے اوپر چھوٹے لمبے ہونا۔

سِنٌّ شَاغِيَةٌ - بڑھا ہوا دانت۔

تَشْغِيَةٌ - ٹپکانا۔

اِشْغَاءٌ - مخالفت کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ تَمِيْمٍ شَكَا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَمَارَهُ فَقَالَ بَعْدَ حَوْلٍ لَا لِمَنَّ بِعُمَرَ وَكَانَ شَاغِيَ السِّنِّ فَقَالَ مَا رَاى عُمَرُ اِلَّا سَيَعْرِفُنِيْ فَعَالَجَهَا حَتّٰى قَلَعَهَا ثُمَّ اَتَاهُ - بنی تمیم کے ایک شخص نے حضرت عمر سے محتاجی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کو کھانے کو غلہ دیا پھر ایک سال کے بعد کہنے لگا میں عمرؓ کے پاس جاؤں گا اس کا ایک دانت بڑھا ہوا تھا وہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں (اس دانت کی وجہ سے) عمر مجھ کو پہچان لیں گے آخر اس نے معالجہ کر کے وہ دانت اکھیڑ ڈالا پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا (مجمع البحار میں ہے کہ شاغیہ وہ دانت جو دوسرے دانتوں سے مختلف ہو بعض نے کہا شغا سامنے کے دو دانتوں کا باہر نکل آنا بعض نے کہا شاغی وہ شخص ہیں جس کے اوپر کے دانت نیچے کے دانتوں کے سروں کے نیچے چلے جائیں۔ ایک روایت میں شاغن السن ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

جِيْئَ اِلَيْهِ بِعَامِرِ بْنِ قَيْسٍ فَرَاٰى شَيْخًا اَشْغٰى - عامر بن قیس کو آپ کے پاس لے کر آئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے دانت باہر نکلا ہوا۔

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَنْهَضُ فِيْهَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَشْغٰى - ایک فتنہ اٹھے گا اس کا بانی قریش کا دانت بڑھا ہوا ایک شخص ہو گا۔

اِنَّهُ ضَرَبَ اِمْرَاَةً حَتّٰى اَشَاغَتْ بِبَوْلِهَا - حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو اتنا مارا کہ اس کا پیشاب ٹپکنے لگا۔ (صحیح اشغت ہے اشغاء سے یعنی پیشاب کا قطرہ قطرہ ٹپکنا)

شغراء عقاب - کیونکہ اس کے اوپر کی چونچ نیچے کی چونچ سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

باب الشین مع الفاء

شَفْتَرَةٌ: متفرق ہو جانا' ٹوٹ جانا' کشادہ ہونا' لبوں کا موٹا ہو کر باہر آ جانا۔

مُشَفَّحٌ - محروم جس کو کچھ نہ ملے۔

شَفْتَنَةٌ - جماع کرنا۔

شَفْدَعٌ: چھوٹا مینڈک۔

شَفْرٌ - جماع میں عورت کی شرمگاہ کے کناروں پر مارنا۔

شَفَارَةٌ - جلدی انزال ہونا' کم ہو جانا۔

تَشْفِيْرٌ - کم ہونا' ڈوبنے کے قریب ہونا' نزدیک ہونا' عورت کی فرج کے کنارے پر جماع کرنا۔

شَافِرٌ - فرج کا کنارہ۔

شَفْرُ الْوَادِيْ - نالے کا بالائی کنارہ۔

مَا فِي الدَّارِ شَفْرٌ وَّشُفْرٌ - گھر میں کوئی نہیں ہے۔

شَفْرَة - بڑی چھری۔

وَفِيْكُمْ شُفْرٌ يَّطْرِفُ - تم میں کوئی پلک باقی رہے جو جھپکتی ہو (تلے اوپر اٹھتی ہو)۔

شُفْر - پلک کا وہ کنارہ جہاں بال اگتے ہیں۔

كَانُوْا لَا يُوَقِّتُوْنَ فِي الشُّفْرِ شَيْئًا - پلک میں کوئی دیت مقرر نہیں کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے اور پلکوں میں دیت واجب ہوتی ہے اگر پلکوں سے بال مراد ہوں تو اس میں اختلاف ہے یا وہ شعبی کا مذہب ہوگا۔

حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ - یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکل جاتا ہے۔

تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّزِنَادًا - اگر اس کے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کی پتھری ہو-

اِنَّ اَنَسًا كَانَ شَفْرَةَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرِهِمْ - انسؓ سفر میں لوگوں کے خدمت گار ہوتے (ان کا کام کاج کرتے جیسے چھری (گنکہ) سے بہت کام لئے جاتے ہیں-

اَصْغَرُ الْقَوْمِ شَفْرَتُهُمْ - جو شخص سب لوگوں میں چھوٹا ہوگا وہی ان کے کام کاج کرے گا (خدمتگار بنے گا)-

حَتّٰى وَقَفُوْا بِيْ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ - یہاں تک کہ مجھ کو دوزخ کے کنارے پر لے کر کھڑے ہوئے-

وَكَانَ يُرْعٰى بِشُفَرَ - وہ شفر میں چرائے جاتے تھے-

شَفَر - ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جو عقیق پر اترتا ہے-

عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ - مشرقی نالہ کے کنارے پر-

اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلٰى بَيْتِ الضِّيْفَانِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ - جس گھر میں مہمان اترتے ہوں (ان کی ضیافت ہوتی ہو) اس میں خیر اور برکت اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے (کوہان کا گوشت مزیدار ہوتا ہے اس لئے پہلے چھری اس پر چلاتے ہیں اس کو کاٹ کر کھاتے ہیں)-

اِسْتَشْفِرِيْ بِثَوْبٍ - ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ-

مِشْفَر - اونٹ کی تھوتنی-

مِشْفَر - جانور میں جیسے ہونٹ آدمی میں-

عَيْشٌ مُّشْفِرٌ - تنگ زندگانی-

دَمُ الْعُذْرَةِ لَا يُجَاوِزُ الشُّفْرَيْنِ - بکارت کا خون فرج کے دونوں کناروں سے آگے نہیں بڑھتا - (کیونکہ بہت تھوڑا ہوتا ہے تو نکل کر وہیں رہ جاتا ہے)-

فَحَمَلَ عَلَيْهِ بِالشَّفْرَةِ - تلوار سے اس پر حملہ کیا-

شَفْعٌ: جفت کرنا، ملانا، ایک کو دو دیکھنا، توام بچے ہونا جیسے شفع ہے - دوسرے بچہ کو شافع کہیں گے-

شَفَاعَةٌ - سفارش کرنا، کسی کے کام میں کوشش کرنا مدد کرنا-

شُفْعَةٌ - دوگانہ اور خریدار پر جبر کر کے اس سے جائداد غیر منقولہ کا اسی قیمت سے جو اس نے دی ہے لے لینا-

شَافِعِيْ - محمد بن ادریس جو مشہور امام ہیں، ان کے پیرو کو بھی شافعی کہتے ہیں-

اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ - ہر جائداد میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو حق شفعہ ہے - اصل میں شفع کا معنی بڑھانا یعنی ایک کو دو کر لینا تو شفیع بھی حق شفعہ قائم کر کے اپنی جائداد بڑھاتا ہے گویا پہلے ایک جائداد یعنی طاق تھی اب دوسری مل کر جفت ہو گئی-

شَافِع - جو طاق کو جفت کرے اور سفارش کرنے والا-

اَلشُّفْعَةُ عَلٰى رُؤُسِ الرِّجَالِ - شفعہ شریکوں کی ذات کے حساب سے ہوگا نہ کہ ان کے حصوں کے لحاظ سے (مثلاً ایک گھر میں کئی شریک تھے ایک آدھے کا دو پاؤ پاؤ کے اب ایک پاؤ والے نے اپنا حصہ بیچا تو باقی دو شریکوں کو شفعہ کا حق بطور مساوی ہوگا یعنی جائداد مبیعہ کو آدھوں آدھ بانٹ لیں گے یہ نہ ہوگا کہ آدھے والا دونا حصہ لے اور پاؤ والا ایک حصہ-)

شَفَاعَةٌ - سفارش کرنا، یہ لفظ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے اور یہ عام ہے خواہ دنیا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا-

شَافِعٌ اور شَفِيْعٌ - سفارش کرنے والا-

مُشَفَّعٌ - سفارش قبول کرنے والا-

اِذَا بَلَغَ الْحَدُّ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ - جب سزا کا مقدمہ بادشاہ (یا ایام) تک پہنچ جائے پھر سفارش کرنے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے اور جو سفارش قبول کرے اس پر بھی-

اِشْفَعْ تُشَفَّعْ - تم سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی (یہ اللہ جل جلالہ آنحضرتؐ سے فرمائے گا جب آپ حشر کے دن بارگاہ الٰہی میں جا کر سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے مالک کی بڑی ثنا وصفت بیان کریں گے اور بہت دیر تک سجدے ہی میں رہیں گے جب تک اس کو منظور ہوگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ

سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی-

فَيَحُدُّلِي حَدًّا- میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی کہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤ- مجمع البحار میں ہے یعنی مجھ کو اذن ملے گا- اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سفارش کا اذن آخرت میں ہوگا گو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ سے وعدہ کر لیا ہے کہ آپ کی شفاعت قبول ہوگی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شفاعت کا اذن بھی دنیا ہی میں ہو گیا ورنہ آپ کا بارگاہ الٰہی میں جانا اور سجدے میں گرنا' ثنا وصفت کرنا اور شفاعت کا اذن چاہنا جو حدیث میں وارد ہے سب بے معنی ہو جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ کی امت کے علماء اور شہید اور صالحین اور اولیاء اللہ بھی شفاعت کریں گے اسی طرح دوسرے انبیاء بھی اسی طرح ایک شخص آپ کی امت کا جس کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے پس کیا ان سب لوگوں کو دنیا ہی میں اذن ہو چکا ہے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا-

أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ- مجھ کو شفاعت دی گئی (یعنی شفاعت عظمیٰ جو آنحضرت سے خاص ہے وہ کیا ہے تمام میدان حشر کے لوگوں کو آرام دینے کے لئے سفارش کرنا جس سے دوسرے تمام پیغمبر عذر کریں گے اور آپ کمر ہمت باندھ کر مستعد ہو کر بارگاہ الٰہی میں میں جائیں گے اور معروضہ کریں گے- بعض نے کہا شفاعت عظمیٰ ہے- جو رد نہ ہو یعنے ضرور منظور کی جائے یا جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کی سفارش یا کبیرہ گناہ والوں کو سفارش یا جس کے پاس توحید کے سوا اور کوئی نیک عمل نہ ہو)-

أَوَّلَ شَافِعٍ مُشَفَّعٍ- سب سے پہلے سفارش کرنے والے اور سب سے پہلے سفارش قبول کئے جانے والے-

أَوَّلَ شَافِعٍ فِي الْجَنَّةِ- بہشت میں پہلے سفارش کرنے والے (یعنے رفع درجات کے لئے گنہگاروں کو بہشت میں داخل کرنے کے لئے-

فَيُؤْذَنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ- پھر آپ کو شفاعت کا اذن ملے گا یہی مقام محمود ہے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے-

ثُمَّ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ فِي أُمَّتِهِ وَحَلَّتْ شَفَاعَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلٰئِكَةِ- پھر آنحضرت کی امت کے لوگ ان کو شفاعت کا اذن ملے گا (یعنی اولیاء اللہ اور شہداء اور علماء اور صالحین کو) اور دوسرے پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی-

يَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي- ابو طالب کو بھی میری شفاعت سے فائدہ ہوگا (وہ دوزخ کے اتھلے مقام میں رہیں گے اگر آپ کی شفاعت نہ ہوتی تو گہری انگار میں رہتے- اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کو بھی آپ کی شفاعت فائدہ کرے گی لیکن وہ دوزخ سے نکل کر بہشت میں نہ جا سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کافروں پر حرام کر دی ہے- مجمع البحار میں ہے کہ ابولہب کو بھی عذاب کی تخفیف پیر کی شب کو ہوتی ہے کیونکہ اس نے ثوبیہ کو آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا- میں کہتا ہوں ابولہب کی تخفیف عذاب کا ثبوت کیا ہے صرف خواب وہ اس شخص کا جس کے ایمان کا علم نہ ہو کوئی دلیل نہیں ہو سکتا- اور نص قرآنی سے ثابت ہے کہ کافروں کے لئے شفاعت فائدہ نہ دے گی فما تنفعهم شفاعة الشافعين-)

لَا يَثْبُتُ عَلٰى لَا وَائِهَا إِلَّا كُنْتُ شَفِيعًا لَهُ- جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف پر صبر کر کے وہیں رہے اور مرے تو قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کروں گا (یعنی خاص طور سے کیونکہ عام شفاعت تو آپ اپنی امت کے سب گنہگاروں کی کریں گے)-

مترجم کہتا ہے ایک روایت میں یوں ہے جو کوئی مدینہ کی گرمی اور سردی پر صبر کرے گا اور حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں رہنا بہت مشکل ہے وہاں کی گرمی بھی بیحد اور سردی بھی ایسی سخت کہ ہڈیوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے اس کے سوا دنیاوی دلچسپیوں میں سے کوئی دلچسپی وہاں نہیں ہے- وہاں رہنا اور وہاں کی تکلیف پر صبر کئے رہنا بڑے جواں مردوں کا کام ہے- میں جب دوسری بار مدینہ منور میں گیا اور نیت اقامت کی کر لی تو گرمیوں کا موسم تھا ایسی سخت گرمی ہوئی کہ مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں دمشق کو چلا گیا- گرمی کا موسم وہاں گذرا پھر جب لوٹ کر مدینہ منورہ آیا تو سردی کا موسم شروع ہوا سردی بھی ایسی سخت پڑی کہ آٹھویں روز

کا نہانا بھی دشوار ہو گیا سب دروازے بند کر کے ایک کٹہرے میں بیٹھ کر تو ال گرم پانی میں بھگو بھگو کر بدن ملنا بس اسی کو غسل سمجھ لیجئے - رستہ تنگ اور خس و خاشاک سے پر صفائی نام کو نہیں - تازہ ہوا کا گذر مشکل شام کو ہوا خوری کے لیے بستی سے باہر جانا خوفناک بدویوں کی لوٹ مار کا ڈر بارجود ان سب باتوں کے حرم شریف کے اندر جب جاتا اور سبز گنبد شریف پر نظر ڈالتا تو ساری تکلیفیں کافور ہو جاتیں اور آنحضرت کی شرف قدم بوسی کی نعمت عظمی سے وہ خوشی دل پر آتی جس کی کوئی حد نہیں - اب پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ مجھ کو آخری وقت پر مدینہ منورہ پہنچا دے اور میری موت وہیں ہو بقیع پاک کی خاک ہو جاؤں - وماذلك على الله بعزيز وهو كل شئى قدير -

اِشْفَعُوْا فَلْتُوْ جَرُوْا - تم سفارش کرو اس لئے کہ تم کو ثواب مل جائے (یعنی سفارش کا اب چاہے قبول ہو یا نہ ہو) -

اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ لِلْاَرْضِ - آسمان زمین کا جوڑ ہے -

اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَالْاِ قَامَةَ - آنحضرت ﷺ نے بلال کو یہ حکم دیا کہ اذان کے کلمے پر دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار (مگر اذان میں شروع میں اللہ اکبر چار بار ہے اور اخیر میں کلمہ توحید ایک بار اور اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار) -

شَفَعْنَ لَهٗ - یہ پانچ رکعتیں (جو اس نے سہو سے پڑھیں) دو سجدوں کی وجہ سے جفت ہو جائیں گے (یعنے چھ رکعتوں کے حکم میں) -

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ - روزے اور قرآن دونوں قیامت کے دن آدمی کی شفاعت کرینگے -

فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِشَاةٍ شَافِعٍ فَلَمْ يَاْ خُذْهَا - ایک شخص زکوۃ میں بچہ والی بکری لے کر آیا آپ نے اس کو نہیں لیا (کیونکہ اس میں صاحب مال کا نقصان تھا گویا دو بکریاں اس سے لیں - بعض نے کہا شافع وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو اور اسکے بعد دوسرا بچہ ہو ایک روایت میں هٰذِهٖ شَاةُ الشَّافِعِ ہے اضافت کے ساتھ معنی وہی ہے -

مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ - جو شخص چاشت کا دوگانہ ہمیشہ پڑھا کرے اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے (چاشت کی چار رکعتیں ہیں لیکن چونکہ دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اسلئے اس کو دوگانہ کہا -)

فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِىْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى لِيَشْفَعَ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ وَقَالَ لَنْ يَّهْلِكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ - ایک شخص نے آنحضرت کے ساتھ تکبیر تحریمہ پائی تھی (جب آپ نے سلام پھیرا) تو وہ ایک دوسری نماز ملا کر پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا یہ حال دیکھ کر حضرت عمرؓ لپکے اور اس کا کندھا پکڑ کر ہلایا کہنے لگے اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ دو نمازوں میں جدائی نہیں کرتے تھے (ایک نماز سے دوسری نماز ملا دیتے تھے) - آنحضرت نے فرمایا اللہ نے تجھ کو (اے عمر) ٹھیک بات کہنے کی توفیق دی دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے فجر کی نماز فرض کے بعد ہی سنتیں پڑھنا شروع کیں - آپ نے فرمایا ہائیں دو نمازیں ایک ساتھ دو نمازیں ایک ساتھ - مطلب یہ ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیر کر کچھ دیر ذکر الٰہی اور وظیفہ پڑھنا بہتر ہے - اس کے بعد نوافل ادا کرے) -

فَاَعْطَانِى الثَّلٰثَ الْاُخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسری تین باتیں بھی عطا فرمائیں تب میں سجدے میں گر پڑا (یعنی کل امت کی شفاعت قبول ہونے کا وعدہ اور عام عذاب سے ان کو ہلاک نہ کرنے کا وعدہ اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرنے کا وعدہ جو بالکل ان کو تباہ اور غارت کر دے - سید نے کہا ساری امت کی شفاعت کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص جس میں ایمان ہو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں نہیں جائے گا (جیسے مرجئہ کا اعتقاد ہے) کیونکہ متعدد حدیثوں سے ثابت ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے دوزخ میں جائیں گے) -

وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ - ان کی شفاعت کے لئے مجھ سے درخواست کی جائے گی یا میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ

ان کا شفیع بنوں-

شَفَعَتَا بِهَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ - یہ دو سجدے سہو کے کر کے اپنی نماز کو جفت کر لے گا-

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ - یا اللہ اس کی سفارش ہمارے حق میں قبول فرما-

لَا تَشْفَعْ فِي حَقِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ - کسی مسلمان کے حق میں سفارش نہ کر مگر اس کے اذان سے-

تَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ لِاِ جَابَةِ دُعَاءِ مَنْ يَّسْعٰى فِي الْمَسْعٰى - جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے مقام میں دوڑے تو اس کی دعا قبول کرنے کے لئے فرشتے سفارش کرتے ہیں-

شَفٌّ: بڑھنا اور گھٹنا' حرکت کرنا' دائم اور قائم ہونا-

شُفُوْفٌ - دبلا ہونا' صاف ہونا' جیسے شفیف اور شفف ہے یعنی اندر کی چیز اس میں سے نظر آنا-

تَشْفِيْفٌ - دبلا کرنا-

اِشْفَافٌ - بھر دینا - فضیلت دینا-

تَشَافٌّ - سب پی جانا-

اِشْتِفَافٌ - بھر دینا' سب پی جانا' سب لے لینا-

اِسْتِشْفَافٌ - پیچھے کی چیز دیکھنا' معلوم کرنا-

شَفٌّ شِفٌّ - باریک' مہین-

شِفٌّ - نفع' فائدہ بڑھوتری-

نَهٰى عَنْ شِفِّ مَالَمْ يَضْمَنْ - جس چیز کا آدمی ذمہ دار اور جوابدار نہ ہو اس کا فائدہ اور نفع لینے سے آپ نے منع فرمایا-

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ مَالٍ لَا شِفَّ لَهٗ - اس کی مثال اس مال کی سی ہے جس میں کچھ فائدہ نہ ہو-

وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدَ هُمَا عَلَى الْاٰخَرِ - ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ-

شِفٌّ - نفع اور نقصان دونوں کو کہتے ہیں-

لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا بِبَعْضٍ - سونے کو ایک دوسرے پر نہ بڑھاؤ نہ گھٹاؤ (یعنی جب سونے کو سونے کے بدل بیچو تو برابر تول کر بیچو نہ کم نہ زیادہ اگر چہ ایک طرف کھرا سونا ہو ایک طرف کھوٹا یا کم درجے کا-)

فَشَفَّ الْخَلْخَالَانِ نَحْوًا مِّنْ دَانِقٍ فَقَرَضَهٗ - دونوں پازیبیں ایک دانق برابر زیادہ نکلیں' اتنی چاندی کاٹ ڈالی (دانق ایک درم کا چھٹا حصہ ماشہ سے کچھ کم)

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ اَصْحَابَهٗ يَوْمًا وَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا شِفٌّ - آنحضرتؐ نے ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اس وقت سورج ڈوبنے کے قریب تھا صرف تھوڑا حصہ دن کا باقی رہا تھا-

وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ - اگر پینے پر آئے تو سب پی جائے' ایک قطرہ نہ چھوڑے' ایسا پیٹو ہے-

شُفَافَةٌ - وہ پانی یا دودھ جو برتن میں بچ رہے-

شَفِفْتُ الْمَاءَ - میں نے بہت پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوا-

فَنُشِفُّ فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا - ہم اس کو تمام کرتے اور جو کچھ اس میں ہوتا اس کو چاٹ لیتے-

اِنَّهٗ تَشَافَّهَا - اس نے اس کو پورا کر دیا-

لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَ كُمُ الْقَبَاطِيَّ اَنْ لَّا يَشِفَّ - اپنی عورتوں کو قباطی (جو ایک باریک مہین کپڑا ہوتا ہے) مت پہناؤ ایسا نہ ہو کہ وہ ان کا بدن دکھلائے (بلکہ موٹے غلیظ کپڑے پہناؤ تا کہ ان کا جسم نظر نہ آئے افسوس کہ حضرت عمرؓ کے اس قول پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور عورتوں کو عموماً باریک کپڑے پہنانے لگے ہیں جیسے جالی' ململ وغیرہ)-

وَعَلَيْهَا ثَوْبٌ قَدْ كَادَ يَشِفُّ - اس پر ایک کپڑا تھا جس میں سے اس کا بدن دکھائی دینے کے قریب تھا-

يُؤْمَرُ بِرَجُلَيْنِ اِلَى الْجَنَّةِ فَفُتِحَتِ الْاَبْوَابُ وَرُفِعَتِ الشُّفُوْفُ - دو آدمیوں کو بہشت میں لے جانے کا حکم ہوگا پھر دروازے کھولے جائیں گے اور پردے اٹھائے جائیں گے یہ جمع ہے شف کی وہ ایک قسم کا باریک پردہ ہوتا ہے جس کے پرلے کی چیز نظر آتی ہے-بعض نے کہا سرخ باریک پردہ اون کا-

فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ ظُلْمَةٍ وَّشِفَافٍ - ایک اندھیری ٹھنڈی رات میں شِفَاف جمع ہے شَفِيْفٌ کی یعنی سردی کی کاٹ-بعض

نے کہا ہوا کی سردی رطوبت کے ساتھ اس کو شفان کہتے ہیں۔
اَشْفَفْنَا لِقُرَيْشٍ۔ ہم قریش کے لیے نیچے اترے۔ یہ اَشَفَّ الطَّيْرُ سے ماخوذ ہے یعنی پرندہ نیچے اترا یہاں تک کہ زمین کے قریب ہو گیا پھر اوپر چڑھ گیا۔ مشہور روایت صَفَفْنَا ہے یعنی ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی۔
شَفَّافٌ۔ جس میں سے نظر پار جائے۔
وَلَقَدْ كَانَتْ خُضْرَةُ الْبَقْلِ تُرٰى مِنْ شَفِيْفِ صِفَاقِ بَطْنِهٖ لِهُزَالِهٖ۔ حضرت موسیٰ اتنے دبلے ہو گئے تھے کہ آپ کے پیٹ کی اندر کی جھلی میں سے جو شفاف تھی بھاجی کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔
فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ اَخَذْنَا خَشْبَةً فَدَفَنَّاهُ۔ جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ایک لکڑی لی اس کو گاڑ دیا۔
وَلَا شَفَّانٌ ذِهَا بُهَا۔ اس کے ہلکے ہلکے مینہ کے ساتھ سرد ہوا نہ ہو (کیونکہ جب ہوا سرد ہوتی ہے تو بارش زور سے نہیں ہوتی۔)
لَا تُصَلِّ فِيْ مَا شَفَّ۔ اس کپڑے میں نماز مت پڑھ جو باریک ہو (ایسا کہ اس میں سے ستر نظر آئے)۔
شَفَّ جِسْمُهٗ۔ اس کا بدن دبلا ہو گیا۔
شَفَّهُ الْهَمُّ۔ رنج اور فکر نے اس کو دبلا کر دیا۔
شَفَقٌ۔ ڈرنا، پرہیز کرنا، حرص کرنا۔
شَفَقٌ۔ شفقت، مہربانی کرنا، کسی کی بھلائی پر حرص کرنا۔
شَفِيْقٌ اور شَفُوْقٌ۔ مہربان۔
تَشْفِيْقٌ۔ مہربان کرنا، کم کرنا، خراب بنا۔
اِشْفَاقٌ۔ کم کرنا، خوف کرنا، ڈرنا، حرص کرنا، مہربانی کرنا۔
مُشْفِقٌ۔ مہربان۔
شَفَقَةٌ۔ خوف اور مہربانی۔
حَتّٰى يَغِيْبَ الشَّفَقُ۔ یہاں تک کہ شفق ڈوب جائے (شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر نمود ہوتی ہے بعض نے کہا سفیدی جو اس سرخی کے بعد باقی رہتی ہے)۔
شَفَقًا مِّنْ اَنْ يُّدْرِكَهُ الْمَوْتُ۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مر نہ جائے۔
شَفِقْتُ اور اَشْفَقْتُ دونوں کے معنی ہیں ڈرا لیکن اشفقت فصیح ہے۔
وَمَا عَلَى الْبِنَاءِ شَفَقًا وَّلٰكِنَّ عَلَيْكُمْ۔ میں عمارت پر نہیں ڈرتا بلکہ تم پر ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو تم کو صدمہ پہنچے)۔
اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا۔ میں اس کے بچہ پر ڈرتا ہوں۔
شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ۔ میرے پاس جو ہے اس سے ڈر کر۔
اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔ مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے (ایسا نہ ہو قیامت کا جمعہ ہو کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی)۔
فَاَشْفَقَ اَنْ يَّكُوْنَ دَجَّالًا۔ آپ ڈرے ایسا نہ ہو ابن صیاد دجال ہو (پھر جب تمیم داری نے آپ کو خبر دی کہ وہ دجال کو ایک جزیرہ میں دیکھ کر آئے تو آپ کو اطمینان ہو گیا کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے)۔
فَضَرَبَهٗ عِشْرِيْنَ سَوْطًا ثُمَّ اَشْفَقَ۔ پہلے ان کو بیس کوڑے لگائے پھر ان پر رحم کیا (رقت آئی)۔
اَلشَّفَقُ الْحُمْرَةُ۔ شفق سرخی کا نام ہے (اس کے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے)۔
ثَوْبٌ شَفَقٌ۔ کمزور بودا کپڑا۔
شَفَقٌ۔ خراب نکمی چیز، دن، خوف۔
شَفَقَ يَشْفِقُ۔ ڈرا اور ڈرتا ہے۔
شَفِقَ يَشْفَقُ۔ مہربانی کی اور مہربانی کرتا ہے۔
شَفْنٌ۔ گھورنا، آنکھ اٹھا کر تعجب سے دیکھنا یا کراہت سے یا دشمنی سے جیسے شُفُوْنٌ اور انتظار کرنا۔
شَفْنٌ اور شَفِنٌ۔ عقلمند، دانا، میراث کا رقیب۔
شَفُوْنٌ۔ غیرت مند، تیز نگاہ کرنے والا۔
اِنَّ مُجَالِدًا رَاَى الْاَسْوَدَ يَقُصُّ فِي الْمَسْجِدِ فَشَفَنَ اِلَيْهِ۔ مجالد بن سعید نے اسود کو دیکھا مسجد میں حکایتیں بیان کر رہے ہیں (جیسے ہمارے زمانہ کے واعظوں کا دستور ہے بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صحیح صحیح حدیثیں سنانے

کے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بے اصل حکایتیں اور نقلیں بیان کرتے ہیں تو مجالد نے ان کو گھور کر (کراہت سے) دیکھا۔

فَشَفَنَ النَّاسُ اِلَيْكُمْ۔لوگوں نے تم کو گھورا۔

تَمُوْتُ وَتَتْرُكُ مَالَكَ لِلشَّافِنِ۔تو مر جائے گا اور اپنا مال اس کے لیے چھوڑ جائے گا جو تیری موت کا منتظر ہے یا دشمن کے لیے اپنا مال چھوڑ جائے گا۔

صَلّٰى بِنَا لَيْلَةً ذَاتَ ثَلْجٍ وَّشَفَّانٍ۔ایک رات ہم کو نماز پڑھائی جس میں برف گر رہی تھی اور سرد ہوا تھی۔

لَا قَزَعٌ رَبَابُهَا وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا۔اس کے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور نہ اس کے مینہ میں سرد ہوا ہو۔

شَفَةٌ۔ہونٹ پر مارنا' پھیر دینا' الحاح کرنا' سوال میں ختم کر دینا۔

مُشَافَهَةٌ۔نزدیک ہونا' لب سے لب ملا کر دو بدو بات کرنا۔

فَاِنْ كَانَ مَشْفُوْهًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ۔جب تمہارا نوکر یا غلام کھانا پکائے تو اس کو بھی (کھانے کے لیے) اپنے ساتھ بٹھالو (اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے ہی رکھ دو (نوکر یا غلام یا لونڈی کو جو کھانا پکائے اور تیار کرے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا بہتر ہے' بیوقوف دنیا دار امیر اور نواب اس میں شرم کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اور دنیا کے مصالح بھرے ہوئے ہیں۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پکانے والے کو دشمن بہکا کر کھانے میں کوئی مضر چیز یا زہر شریک کرا دیتے ہیں۔جب اس کو ساتھ بٹھا کر کھلایا کرے گا تو وہ خود اپنی جان کے ڈر سے ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔غرض اللہ اور رسول کا ہر ایک حکم کمال دوراندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہے مگر بعض بیوقوفوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر کھانے والے بہت ہوں (پکانے والے کو ساتھ نہ کھلا سکے تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے)۔

رَجُلٌ مَّشْفُوْهٌ۔وہ آدمی جس سے مانگنے والے بہت ہوں اس کا سارا مال تمام کر دیں۔

فَمَا خَلَوْا فِيْ ذٰلِكَ خَبِيْئَةً مِّنْ نَبَاتِ شِفَاهِهِمْ۔کوئی پوشیدہ بات اپنی باتوں میں سے نہیں چھوڑی۔

بِنْتُ الشَّفَةِ۔بات کیونکہ وہ ہونٹ سے نکلتی ہے۔

لَهٗ فِي النَّاسِ شَفَةٌ۔لوگوں میں اس کی تعریف ہو رہی ہے۔

شُفُوٌّ۔ڈوبنے کے قریب ہونا' طلوع کرنا' ظاہر کرنا۔

شَفًا۔کنارہ۔

شَفًا۔تھوڑا۔

اَشْفٰى۔۔جس کے دونوں لب نہ ملیں۔

شِفَاءٌ۔تندرست کرنا' چنگا کرنا' تندرستی چاہنا' ڈوبنا' پورا ہونا۔

اِشْفَاءٌ۔تندرستی چاہنا' قریب ہونا' اوپر سے دیکھنا' تندرستی نہ ہو سکنا۔

تَشْفِيْ۔تندرستی اور طمینان حاصل کرنا' غصہ بجھ جانا۔

اِشْتِفَاءٌ۔کسی کی مصیبت پر خوش ہونا' مراد کو پہنچنا۔

اِسْتِشْفَاءٌ۔تندرستی چاہنا۔

مُسْتَشْفٰى۔شفاخانہ' ہاسپٹل' دواخانہ۔

اَشْفٰى۔ستالی جس سے سوراخ کرتے ہیں۔

شِفَاءٌ۔تندرستی اور صحت۔

فَلَمَّا هَجَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ شَفٰى وَاشْتَفٰى۔جب حسان نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو (مسلمانوں کے دلوں کو) ٹھنڈا کیا (ان کا غصہ فرو ہوا اور اپنے تئیں بھی راحت دی' اپنا دل بھی ٹھنڈا کیا)۔

فَشَفَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ۔ہر دوا کو جس سے وہ چنگا ہو استعمال کیا (کوئی علاج نہ چھوڑا)۔

شُفَيَّةُ۔ایک پرانا کنواں ہے جس کو بنی اسد کے لوگوں نے کھودا تھا۔

مَا شَقّٰى فُلَانٌ اَفْضَلُ مِمَّا شَقَّيْتَ تَعَلَّمَ خَمْسَ اٰيَاتٍ۔(ایک شخص لوٹ میں سے سونا لے کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے برکت کی دعا چاہی۔آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جس نے قرآن شریف کی پانچ آیتیں سیکھیں تجھ سے بہتر نفع کمایا (کیونکہ اس کا نفع دائمی ہے جو آخرت میں ہمیشہ رہے گا اور سونا فانی ہے آج تیرے پاس ہے کل دوسرے کے پاس چلا جائے گا)۔نہایہ میں ہے کہ شاید شَقّٰى اور شَقَّيْتُ اصل میں شَقَّفَ اور شقفت تھا۔ایک فا کو یا سے بدل دیا۔جیسے تقضی البازی میں

ایک ضاد کو یار سے بدل دیا تو معنی یہ ہوگا اس نے جو زیادہ کمایا وہ تیری کائی سے افضل ہے-

هُوَ عَلٰى شَفًا - وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے اب ہلاک ہوا چاہتا ہے-

مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَوْلَا نَهْيُهٗ عَنْهَا مَااحْتَاجَ اِلَى الزِّنَاءِ اِلَّا شَفًى - (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) متعہ جو حلال ہوا تھا تو یہ ایک رحمت تھی اللہ تعالیٰ کی حضرت محمدؐ کی امت پر اور اگر حضرت عمر متعہ سے منع نہ کرتے تو شاید کوئی نادر آدمی ہی زنا کرتا (یعنی بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے جو زنا کرتے کیونکہ متعہ سے ضرورت رفع ہو جاتی - یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے-

غَابَتِ الشَّمْسُ اِلَّا شَفًى - یعنی سورج ڈوب گیا تھوڑا سا باقی ہے یعنی تھوڑی سی روشنی اس کی رہ گئی ہے ازہری نے کہا الا شفی کا معنی یہ ہے یعنی زنا تو کوئی نہیں کرتا مگر شاید زنا کے قریب کوئی ہو جاتا یعنی دواعی زنا میں سے جیسے بوسہ' مساس وغیرہ ہے کوئی مبتلا ہو جاتا - بات یہ ہے کہ متعہ آنحضرتؐ کے وقت میں کئی بار حلال اور حرام ہوا اس لیے اس کی حرمت میں بعض صحابہ کو تردد رہا اور وہ متعہ کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے برسر منبر اس کی حرمت بیان کی اس وقت لوگ متعہ سے باز آئے جب بھی عبداللہ بن عباس اس کی حلت کا فتوی دیتے رہے اور ایک جماعت تابعین بھی اس کی حلت کی طرف گئی ہے اب یہ کہنا کہ متعہ کا حلال ہونا رافضیوں کا مذہب ہے کیونکہ اہل سنت میں سے بھی سلف اس کی حلت کی طرف گئے (ملاحظہ ہو زرقانی علی الموطا) اور قرآن شریف کی اس آیت سے جو استدلال کیا جاتا ہے **والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم او ماملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی ورا ذلك فاولئك هم العادون** - تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دو سورتوں میں ہے اور وہ دونوں سورتیں بالاتفاق مکی ہیں اور متعہ قطعاً ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے حلال کر دیا تھا تو یہ زیادت علی الکتاب ہوئی جو حدیث صحیح سے محققین کے نزدیک جائز ہے البتہ یہ درست ہے کہ جمہور صحابہ اور تابعین اور اکثر اہل سنت حرمت متعہ کی طرف گئے ہیں بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عباس نے حلت متعہ کے فتوے سے رجوع کر لیا' واللہ اعلم)-

شَفَا - ہر چیز کا کنارہ-

نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ - ایک پھٹے کگار کے کنارے پر اترا-

فَاَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ - رمنے کے کنارے پر ہو گئے- (نہایہ میں ہے کہ اَشْفٰی کا استعمال اکثر بری بات پر قریب ہونے میں کیا جاتا ہے)-

اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ - میں اس بیماری سے بالکل مرنے کے قریب ہو گیا-

لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى صَلٰوةِ اَحَدٍ وَّلَا اِلٰى صِيَامِهٖ وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى وَرَعِهٖ اِذَا اَشْفٰى - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) آدمی کی روزہ نماز اور عبادت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ (اس کو نیک اور صالح سمجھنے لگو) بلکہ اس کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب وہ دولت کو پہنچے (دنیا کا مال و اسباب اس کے سامنے آئے اس وقت اگر خدا کا ڈر رکھے اور معاملہ صاف رکھ کر حرام مال اور بے ایمانی خیانت دغا بازی سے پرہیز کرے جب اس کو نیک اور صالح سمجھو - سبحان اللہ حضرت عمرؓ نے کیا کسوٹی بتلائی)-

میں کیا کہوں اس کے سوا کہ مجھ کو مسلمانوں پر رونا آتا ہے بڑے نمازی تہجد گذار و ظیفچی' لمبی ڈاڑھی عمامہ برسر' جبغہ در بر' تسبیح کھٹا کھٹ مگر جس کا روپیہ مل جائے اس کے اڑا لینے پر مستعد حرام حلال کی کچھ قید نہیں نہ آخرت کے مواخذہ کا ڈر' قرض لیتے ہیں تو ادا نہیں کرتے وعدہ کرتے ہیں تو وفا نہیں کرتے - تھوڑی سی مالیت کے لیے اپنا ایمان کھوتے ہیں- ذرا سی بات دنیاوی منفعت کے لیے دین کی سچی بات کہنے میں تامل کرتے ہیں' اپنا پیٹ بھرنا قومی خیر خواہی اور ملک و ملت کی بہبودی اور ترقی پر مقدم کرتے ہیں- ایسی حالت میں نماز روزہ شب بیداری وظیفہ کیا کام آئے گا بلکہ اور وبال جان ہوگا - اگر صرف فرائض ادا کریں اور اللہ کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں کسی کا ایک پیسہ ناحق نہ اڑائیں تو سو درجہ ایسی عبادت سے افضل ہوگا-

اِذَا ائْتُمِنَ اَدّٰی وَاِذَا اَشْفٰی وَرِعَ - جب اس کے پاس امانت رکھائی جائے تو ادا کرے اور جب مال دولت پر پہنچے تو پرہیز گار رہے (حرام کاری اور دغابازی اور خیانت سے باز رہے - بعض نے کہا جب گناہ کرنے کا موقع آ لگے تو خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے)-

اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ - کالا دانہ (کلونجی) ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا (یعنی اگر موت ہی آئی ہے تب تو کلونجی سے بھی فائدہ نہ ہوگا ورنہ کلونجی ہر ایک بیماری میں مفید ہوگی - بعض نے کہا مراد وہ بیماریاں ہیں جو رطوبت اور برودت اور بلغم سے ہوں کیونکہ کلونجی گرم وخشک ہے-)

میں کہتا ہوں آنحضرتؐ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے ہمارا اس پر ایمان اور یقین ہے اور اطباء کی باتیں ظنی اور گمانی ہیں ان پر بھروسا نہیں ہوسکتا بیشک کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سرد ہو یا گرم بشرطیکہ پورا اعتقاد رکھ کر اس کا استعمال کرے میں نے اپنی آنکھ سے ایک صاحب کو دیکھا وہ ہر ایک بیماری میں کلونجی کا استعمال کرتے اور اللہ تعالی ان کو شفا دیتا شفا پروردگار کے اختیار میں ہے اطباء کی خیالی اور وہمی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے - میں نے سنا ہے کہ شاہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم نزیل امرتسر بھی ہر بیماری کا علاج کلونجی اور شہد سے کیا کرتے -

مَا شَفَيْتَنِيْ فِيْمَا اَرَدْتُ - میرا مطلب تم نے پورا نہیں کیا (میرا شبہ رفع نہیں کیا)-

لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ - قرآن میں جو آیت ہے وہ تسلی دینے والی ایماندار کے لیے کافی ہے-

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ - تم دو دواؤں کا استعمال رکھو ایک تو شہد دوسرے قرآن کا (شہد تو جسمانی امراض کا علاج ہے اور قرآن قلبی اور باطنی اور روحانی امراض کا)-

شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا - ایسی تندرستی جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے (سب دور کردے)-

وَشِفَاءٌ لِّلْعَلِيْلِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفًا - جو بیمار ہلاکت کے کنارے پر پہنچ گیا ہو اس کے لیے تندرستی ہے-

شَفَةُ الرَّكِيِّ - کنوئیں کی مینڈ اس کا کنارہ-

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شَفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ - سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے (ہر ڈنک کا منتر ہے)-

لَوْلَا مَا سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا زَنَا مِنَ النَّاسِ اِلَّا شَفًا - (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ سے پہلے خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) متعہ سے منع نہ کرتے تو بہت ہی تھوڑے آدمی زنا کرتے-

اِسْتَشْفَيْتُ بِالتُّرْبَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ - امام حسینؓ کی خاک پاک سے میں نے شفا چاہی-

شُفَيَّةُ - ایک کنواں ہے مکہ میں-

باب الشین مع القاف

شَقَاءٌ - طلوع ہونا، پھوٹنا، نکلنا، پھاڑنا-

مِشْقَاءٌ - کنگھی-

شَقْبٌ - دو پہاڑوں کے درمیان کا اتار، شگاف پہاڑوں کے درے میں-

شَقْحٌ - پاؤں اٹھانا پیشاب کرنے کے لیے، توڑنا-

شَقَاحَةٌ - قبیح ہونا جیسے قَبَاحَةٌ ہے-

تَشْقِيْحٌ - رنگ پکڑنا، کھجور کا پکنا-

مُشَاقَحَةٌ - گالی گلوچ کرنا-

اِشْقَاحٌ - دور کرنا-

شُقْحَةٌ - کھجور جو سرخ ہوگئی ہو-

شُقْحِيْ - سرخ-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُشَقِّحَ - آپ نے کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو (یعنی سرخ یا زرد نہ ہو جائے- عرب لوگ کہتے ہیں اَشْقَحَتِ الْبُسْرَةُ اور شَقَّحَتْ اِشْقَاحًا اور تَشْقِيْحًا یعنی کچی کھجور پک گئی اسم مصدر شُقْحَة ہے-)

كَانَ عَلٰى حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ حُلَّةٌ شُقْحِيَّةٌ - حیی بن اخطب جو حضرت ام المومنین صفیہ کا باپ تھا سرخ جوڑا پہنے تھا-

اِنَّهٗ قَالَ لِمَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَائِشَةَ اُسْكُتْ مَقْبُوْحاً مَّشْقُوْحًا مَنْبُوْحًا- (ایک شخص نے حضرت عائشہ ام المومنین کو برا کہا (یعنی جنگ جمل کے بعد جس میں وہ لوگوں کے بہکانے سے تشریف لے گئی تھیں اس کے بعد شرمندہ ہوئیں اور زندگی بھر حضرت علی اور اہل بیت کرام کے ساتھ ہیں) تو حضرت عمارؓ نے کہا (جو جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے) ارے کمبخت بدبخت خبیث گالی خورے چپ رہ (اپنا منہ دیکھ اور جناب ام المومنین کو دیکھ تو اس قابل کہاں سے ہوا کہ ان کو برا کہے)-

دَعِيْ هٰذِهِ الْمَقْبُوْحَةَ الْمَشْقُوْحَةَ- اس نگوڑی کمبخت کو چھوڑ (یعنی زینب کو) یہ بھی حضرت عمارؓ نے ام المومنین ام سلمہؓ سے فرمایا جب ان کی بچی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا-

شَقْذٌ- دور چلے جانا-

اِشْقَاذٌ- ہانک دینا' چلا دینا-

شَقْذٌ- بدنظر ہونا-

مُشَاقَذَةٌ- دشمنی کرنا-

شَقِذٌ- جس کو نیند نہ آئے-

مَا لَهٗ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ- اس کے پاس ایک دمڑی نہیں ہے-

مَابِهٖ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ- اس میں کوئی عیب نہیں ہے-

شُقْذُفٌ- دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے اور ایک چار پائی جو آڑی اونٹ کی پیٹھ پر رکھ دی جاتی ہے اس کو شِبْرِی کہتے ہیں- حجاز میں یہ دونوں سواریاں مشہور ہیں-

شَقْرٌ- گھوڑے کی ایال اور دم سرخ ہونا اور آدمی کا سرخ سفید ہونا-

اَشْقَر- وہ گھوڑا جس کی سرخی پر تیرگی ہو اور کُمَيْتٌ وہ جس کی سرخی پر سیاہی ہو-

يُمْنُ الْخَيْلِ فِيْ شُقْرِهَا- گھوڑا مبارک وہ ہے جو شقر ہو-

اِيَّاكَ وَالْاَ شْقَرَ فَاِنَّهٗ تَحْتَ قَرْنِهٖ اِلٰى قَدَمِهٖ مَكْرٌ- اشقر آدمی سے بچا رہ وہ دوسرے سے لے کر پاؤں تک مکر اور فریب کا پتلہ ہے- محیط میں ہے کہ عرب لوگ شُقْرَةٌ یعنی سرخی کو جس پر سفیدی غالب ہو پسند نہیں کرتے- چنانچہ ان کا قول ہے-

لَا خَيْرَ فِي الْاَ شْقَرِ بَعْدَ الْاِ مَامِ عُمَرَ- اشقر آدمی میں بھلائی نہیں حضرت عمر کے بعد (یعنی حضرت عمر اس کلیہ سے مستثنی تھے کیونکہ آپ اشقر اللون تھے- امام شافعی نے کہا جس کے جسم میں کوئی آفت ہو یا ناقص الخلقۃ ہو اس سے بچارہ' وہ دغاباز اور خبیث ہوتا ہے- مطلب یہ ہے کہ جو اصل پیدائش سے ایسا ہی ہو)-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ وَادِيْ شُقْرَةَ يا شَقِرَةَ- ایک مقام ہے وادی شقرہ مکہ کے رستے میں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

شُقْرَان- آنحضرتؐ کے آزاد کیے ہوئے غلام تھے ان کا نام صالح تھا-

شَقْشَقَةٌ- اونٹ کا بڑبڑانا' آواز کرنا' اخیر میں پانی سے دھونا تاکہ صابن کا اثر جاتا رہے-

شِقْشِقَة- وہ لوتھڑا جو اونٹ اپنے منہ سے مستی اور جماع کی خواہش پر نکالتا ہے- کہتے ہیں یہ عربی اونٹ سے خالص ہے-

خُطْبَةٌ شِقْشِقِيَّةٌ- حضرت علی کا ایک بڑا فصیح اور بلیغ خطبہ' جو نہج البلاغۃ میں مذکور ہے)-

اِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ- بہت سے خطبے (لکچر یا اسپیچ) شیطان کے شقشقے ہیں (یعنی شیطان ان کو آدمی کے منہ سے نکلواتا ہے مراد وہ خطبے ہیں جو ناحق بات کو ثابت کرنے کے لیے یا گناہ اور معصیت کی رغبت دلانے کے لیے کیے جائیں)-

تِلْكَ شِقْشِقَةٌ هَدَرَتْ ثُمَّ قَرَّتْ- (حضرت علی نے جب خطبہ شقشقیہ سنایا تو عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا کاش آپ تقریر کو جہاں پر آپ نے ختم کر دیا آگے بڑھاتے اور سلسلہ بیان جاری رکھتے آپ نے فرمایا) وہ تو اونٹ کا ایک شقشقہ تھا جس نے آواز نکالی پھر خاموش ہو گیا (یعنی وہ خطبہ خدا کی طرف سے ایک جوش تھا جب تک اس کا حکم تھا جاری رہا پھر بند ہو گیا)-

لِسَانًا كَشِقْشِقَةِ الْاَ رْحَبِيِّ اَوْ كَالْحُسَامِ الْيَمَانِيِّ الذَّكَرِ - یعنی زبان اونٹ کے شقشقہ کی طرح یا یمنی تلوار کی طرح (تیز اور چلتی ہوئی)-

فَاِذَا اَنَا بِالْفَنِيْقِ يُشَقْشِقُ النُّوَاقَ - میں نے ایک نر اونٹ کو دیکھا جو اونٹنیوں پر آواز نکال رہا تھا- بعض نے کہا يُشَقْشِقُ یہاں يُشَقِّقُ کے معنی میں ہے یعنی اونٹنیوں کو چیر رہا تھا-

شِقْصٌ - حصہ تیر' ٹکڑا' شرکت-

شَقِيْصٌ - شریک' ساجھی' عمدہ گھوڑا-

تَشْقِيْصٌ - ٹکڑے ٹکڑے کر دیا' حصے لگانا' بانٹنا-

مُشْقَصٌ - قصاب-

اِنَّهٗ كَوٰى سَعْدَبْنَ مُعَاذٍ اَوْ اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ فِيْ اَكْحَلِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ حَسَمَهٗ - آنحضرتؐ نے سعد بن معاذ یا اسعد ابن زرارہ کے ہفت اندام رگ تیر کی پیکان سے داغی پھر اس کا خون بند کیا-

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَا جِمَهٗ - اس نے تیر کی بھالیں لیں اور اپنی انگلیوں کے جوڑ ان سے کاٹ ڈالے-

اِنَّهٗ قَصَّرَ عِنْدَالْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ - آنحضرتؐ نے مروہ پہاڑ کے پاس تیر کی بھال سے بال کترائے-

قَصَّرْتُ مِنْ رَّاْسِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ - میں نے آنحضرتؐ کے سر کے بال تیر کی بھال سے کترے (یہ قصر عمرہ جعرانہ کا ہے نہ کہ عمرۃ قضا کا کیونکہ عمرہ قضا کے وقت تو معاویہ مسلمان نے تھے)-

مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ - جو شخص شراب بیچے وہ سور کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (ان کو بھی بیچے کیونکہ شراب اور سور حرمت میں دونوں برابر ہیں ہمارے زمانہ میں بعض نام کے مسلمان نصاری کے ساتھ مل کر بے غل و غش شراب پیتے ہیں مگر سود کھانے میں ذرا ہچکچاتے ہیں- یہ وہی مثل ہوئی گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز' جب شراب پی تو سور بھی کھاؤ- میں نے سنا ہے دروغ وراست برگردن راوی کہ بعض مسلمان اب نصاری کے ساتھ سور بھی کھانے لگے ہیں- اللہ کی پناہ گلا گھونٹی مرغی یا بکری بھی سور کے برابر ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوْكٍ - ایک شخص نے بردے میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا (یعنی آدھا یا پاؤ)-

شِقْصٌ اور شَقِيْصٌ - حصہ- مشترک چیزیں-

شَقِيْطٌ - مٹی کا گھڑا یا ٹھیکرا-

رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ الشَّقِيْطِ - میں نے ابو ہریرہؓ کو دیکھا وہ مٹی کے برتن کا پانی پیتے تھے (یا مٹی کے گھڑوں کا)-

شَقَفٌ - بمعنی خزف یعنی ٹھیکرا یا ٹکڑا-

شُقَيْفَةٌ - جھانج پیتل یا تانبے کا جو بجاتے ہیں-

شَقِيْفٌ - بڑا پتھر-

تَشْقِيْفٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا-

شَقٌّ - پھاڑنا- چیرنا' پھوٹ ڈالنا' جماعت سے الگ ہو جانا' سخت ہونا' جیسے مَشَقَّةٌ ہے- تکلیف میں ڈالنا' ہل چلانا-

تَشْقِيْقٌ - چیرنا-

مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ - عداوت اور مخالفت-

تَشَقُّقٌ - چر جانا' پھٹ جانا-

تَشَاقٌّ - ایک دوسرے کے مخالف اور دشمن ہونا-

اِنْشِقَاقٌ - پھٹنا-

اِشْتِقَاقٌ - نکلنا' پھوٹنا' ایک کونے میں ہو جانا-

شَقِيْقٌ - سگا-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَ مَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ - اگر میری امت پر بھاری وقت نہ ہوتا (یعنی ان پر سختی ہوگی اس کا مجھ کو خیال نہ ہوتا) تو میں ان کو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیتا (ہر نماز کے لیے مسواک کرنا واجب ہو جاتا گو سنت اب بھی ہے کیونکہ نماز میں اپنے مالک سے مواجہہ اور مخاطبہ ہوتا ہے اس لیے منہ صاف کرنا ضرور ہے تا کہ اس میں سے کوئی بری بو نہ آئے-

تَشَقَّقَتْ عَلَيْهِ - میں اس پر بھاری ہو گیا-

وَجَدَ نِيْ فِيْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ - مجھ کو تھوڑی بکریوں والوں میں تکلیف میں پایا-

لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ - تم ان مقاموں پر پہنچ نہیں سکتے تھے مگر آدھی جان گنوا کر (یعنی بڑی محنت اور مشقت سے)-

اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ - دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ اور خیرات کر کے) گو کھجور کا آدھا حصہ دے کر (یعنی تھوڑا یا بہت جو ہو سکے وہ خیرات کرو تھوڑی خیرات کو حقیر مت سمجھو اور بیکار نہ جانو)-

اِنَّهٗ سَأَلَ عَنْ سَحَائِبَ مَرَّتْ وَعَنْ بَرْقِهَا فَقَالَ اَخَفْوًا اَمْ وَمِيْضًا اَمْ يَشُقُّ شَقًّا - جو ابر گذر رہے تھے ان کا اور ان کی بجلی کا حال پوچھا تو فرمایا کیا چمک تھی پھیلی ہوئی جا بجا یا ایک جگہ ٹھہر کر چمکتی تھی یا لمبی ہو کر بیچ آسمان تک آتی تھی' چوڑی نہیں ہوتی تھی-

فَلَمَّا شَقَّ الْفَجْرُ اَمَرَ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ - جب فجر کی روشنی پھوٹی تو آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا-

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْمَيِّتِ اِذَا شَقَّ بَصَرُهٗ - کیا تم نے مرنے والے کو نہیں دیکھا جب اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے - ایک روایت میں شَقَّ بَصَرُهٗ ہے یعنی جب اس کی نگاہ ایک طرف لگ جاتی ہے (پھر لوٹ کر نہیں آتی)-

مَاكَانَ لِيُخْنِيَ بِابْنِهٖ فِيْ شِقَّةٍ مِّنْ تَمْرٍ - اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدل ذلیل نہیں کرنے والا-

اِنَّهٗ غَضِبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شِقَّةٌ - وہ غصہ ہوا اس میں سے ایک ٹکڑا الگ ہو کر اڑا-

فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِّنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْاَرْضِ - ایک ٹکڑا اس میں سے آسمان کی طرف اڑا ایک ٹکڑا زمین میں رہا (یہ مبالغہ ہے غیظ وغضب کا عرب لوگ کہتے ہیں انشق فلان من الغضب والغيظ - فلاں شخص غصہ سے پھٹ گیا (یعنی غصہ اس کے جسم میں اتنا بھرا کہ آخر پھول کر پھٹ گیا)-

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ - قریب ہے کہ غصہ سے پھوٹ نکلے-

اَصَابَنَا شُقَاقٌ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَسَاَلْنَا اَبَاذَرٍّ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّحْمِ - ہم لوگوں کی کھال خشکی کی وجہ سے پھٹ گئی اور ہم احرام باندھے ہوئے تھے - ہم نے ابوذر سے پوچھا (کیا کرنا چاہیے) انہوں نے کہا تم چربی کا استعمال کرو (کھاؤ اور لگاؤ تاکہ یہ خشکی جاتی رہے-)

تَشْقِيْقُ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ شَدِيْدٌ - اچھی طرح (فصاحت اور بلاغت کے ساتھ) بات کرنا تم پر سخت ہے-

اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ - ہم آپ کے پاس دور دراز سفر کر کے آ رہے ہیں یا دور دراز مسافت سے-

عَلٰى فَرَسٍ شَقَّاءَ مَقَّاءَ - ایک لمبے تڑنگے گھوڑے پر-

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ - آنحضرت نے احرام کی حالت میں آدھے سر کے درد کی وجہ سے پچھنے لگاتے-

اَرْسَلَ اِلَى امْرَاَةٍ بِشُقَيْقَةٍ سُنْبُلَانِيَّةٍ - ایک عورت کو آدھا لمبا کپڑا بھیجا-

اَلنِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ - عورتیں مردوں کی جنس میں سے ہیں (وہ بھی مردوں کی طرح خصلتیں اور عادتیں رکھتی ہیں کیونکہ آدمی ہیں گویا مردوں میں سے نکلی ہیں اس لئے کہ حوا آدم میں سے نکلی تھیں)-

شَقَائِقُ جمع ہے شَقِيْقَةٌ کی-

شَقِيْقٌ - سگا بھائی-

اَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاءُ نَا - تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے سگے ہو-

وَفِى الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَالْخَطَائِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ - پانچویں زمین میں سانپ ہیں جیسے لکیریں رہتی ہیں (یعنی بڑے لمبے لمبے)-

اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ تَحْمِلُ كِسْوَةَ اَهْلِهَا اَشَدَّ حُمْرَةً مِّنْ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ - بہشت میں ایک درخت ہے جس میں سے بہشتیوں کا لباس بنتا ہے وہ گل لالہ سے بھی زیادہ سرخ ہے (گل لالہ کو شقائق النعمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نعمان ابن منذر عرب کا بادشاہ ریتی کے رستوں میں اترا تھا وہاں یہ پھول بکثرت تھا - نعمان نے اس کو پسند کر کے وہ جگہ محفوظ

کر دی- اس روز سے اس کا نام شقائق النعمان ہو گیا- بعض نے کہا نعمان خون کو کہتے ہیں اور شقائق اسکے ٹکڑے اس پھول کو خون کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی سرخی میں)-

فَبَدَأَ بِشِقِّهِ الْاَيْمَنِ- داہنی جانب سے شروع کیا (یعنی بدن کے اس آدھے حصے سے جو داہنی طرف ہوتا ہے)-

اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ- داہنی کروٹ پر لیٹے (داہنی کروٹ پر لیٹنا صالح اور نیک لوگوں کا سونا ہے اور بائیں کروٹ پر حکیموں کا اور چت لیٹنا بادشاہوں اور رئیسوں کا اور منہ کے بل اوندھے کافروں کا)-

فِىْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ- اسکے کوہان کے داہنے آدھے حصے میں-

اَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ- میں دروازے کی دراڑ میں جھانک رہا تھا-

صَائِرُ الْبَابِ- دروازے کا شگاف یعنی دراڑ-

ثُمَّ يَأْخُذُ يَدَهَا عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ- پھر لب بھر کر اپنے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالا-

فَجُحِشَتْ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ- آپ کے جسم کا داہنے جانب کا حصہ چھل گیا (اس کا پوست نکل گیا گرنے کی وجہ سے)-

جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ- آدھا بچہ جنے یعنی ناقص الخلقۃ-

يُشَقِّقُ شَدْقَهُ- اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے-

اِنْشَقَّ الْقَمَرُ- چاند پھٹ گیا (آنحضرت کے اشارے سے پھر دو ٹکڑے ہو کر جڑ گیا- اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے یہ کوئی عجیب اور مشکل کام نہیں ہے اور جن حکیموں نے اجرام سماوی کے خرق والتیام سے انکار کیا ہے وہ محض بے وقوف ہیں اس وقت بھی اجرام سماوی میں خرق والسیام ہو رہا ہے سورج میں سے ہمارے زمین برابر برابر ٹکڑے اڑتے ہیں اور پیوست ہو جاتے ہیں اور زمین بھی دوسرے اجرام سماوی کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق والتیام کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق والتیام ہوتا رہتا ہے- بعض کم عقل لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چاند آنحضرت کے عہد میں پھٹا ہوتا تو تمام تاریخ والے خصوصاً مہندس لوگ اس عجیب واقعہ کو تواتر کے ساتھ نقل کرتے- ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ تو ایک آن کا تھا لوگوں کو ادھر توجہ کہاں تھی وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے- کوئی سوتے ہوں گے کہیں اس وقت ابر ہوگا کہیں دن ہوگا تو سب لوگ اس کو کیونکر دیکھ سکتے تھے- اس پر بھی بعض تاریخوں میں ہے کہ ملک ہند میں دھار کے راجہ نے اس واقعہ کو دیکھا تھا-)

فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّيْنِ- آپ نے چاند کے دو ٹکڑے ان کو دکھلائے (اور فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا)-

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ- وہ پیالہ کے آدھے حصے کی طرح ہوتا ہے- (یعنی چاند)-

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ- تو نے اس کا دل تو نہیں چیرا (تجھے دل کا حال کیا معلوم شریعت کے احکام سب ظاہر پر مبنی ہیں)-

يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ- وہ یہ چاہے کہ تمہاری جماعت کو پھوڑ دے (تم میں تفرقہ ڈالے موجودہ امام کو معزول کرنے کا قصد کرے خود امام بنا چاہے یا دوسرے کسی کو بنانا اور جماعت کے اتفاق کو توڑنا چاہے تو اس کو قتل کرو کوئی بھی ہو)-

شِقَّةُ الْعَصَا- لکڑی کا آدھا ٹکڑا جو لمبا چیرا جائے-

شُقَّةُ الثَّوْبِ- کپڑے کا ٹکڑا-

شِقُّهُ مَائِلٌ- اس کا آدھا بدن گرا ہوا ہوگا- (لنجا بیکار)-

مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ- جو شخص لوگوں پر مشقت اور تکلیف ڈالے گا (طاقت سے زیادہ ان سے کام لے یا اپنے اوپر حد سے زیادہ سختی کرے عبادت اور مجاہدہ میں تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر سختی کرے گا (اس کو سخت پکڑے گا' رتی رتی اس سے حساب لے گا)-

ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ- پھر ان چاروں دریاؤں سے دوسری نہریں پھوٹتی ہیں-

اُسْتُسْعِىَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ- اس غلام سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر نہ ایسی جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو-

شِقَاقٌ- عداوت اور مخالفت-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ- میں سب سے پہلے زمین پھٹ کر اٹھوں گا (یعنی قیامت کے دن)-

فَاِذَا هُوَ يَجْرِىْ وَلَمْ يَشُقَّ شَقًّا - وہ زمین میں چلنے لگا اوراس میں نالہ اورکھڈ انہیں کیا-

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا - بغلی قبر ہم لوگوں کے لیے ہےاورصندوقی دوسرں کے لیے-

فَاَمَرَ الْقَمَرَ اَنْ يَّنْقَطِعَ قِطْعَتَيْنِ اِلٰى آخِرِهٖ فَقَالُوْا يَنْشَقُّ رَأْسُهٗ فَاَمَرَهٗ فَانْشَقَّ فَسَجَدَ النَّبِىُّ شُكْرًا وَّسَجَدَ شِيْعَتُنَا - (امام ابوعبداللہ جعفر صادقؒ نے فرمایا لیلۃ القدر میں چودہ آدمی اکٹھے ہوئے چودھویں ذی الحجہ کو اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی ملی ہے آپ کی نشانی اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کچھ قدر ومنزلت ہے تو چاند کو حکم دیجئے وہ دوٹکڑے ہو جائے اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور کہنے لگے یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے ہر چیز کو آپ کے حکم میں کر دیا یہ سن کر آپ نے سر اٹھایا) اور چاند کو حکم دیا دوٹکڑے ہو جا وہ دوٹکڑے ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر دیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے سجدہ کیا' پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا تب وہ کہنے لگا اب حکم دیجئے چاند اپنی حالت پر آ جائے آخر وہ اپنی حالت پر آ گیا (دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے- آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ جائے آپ نے حکم دیا سر پھٹ گیا- اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا' پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا تب وہ کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے- آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا- اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (یعنی شیعہ) نے سجدہ کیا تب وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب مسافروں کو آنے دیجیے جو شام سے آئیں گے اور یمن سے ہم ان سے پوچھیں گے اگر انہوں نے بھی اس رات کو وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تب تو ہم کو یقین ہوگا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولو اسحر مستمر- مجمع البحرین میں ہے کہ شق قمر کے راوی بہت صحابی ہیں حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم-

مترجم کہتا ہے مگر واقعہ کے وقت دیکھنے والے صرف عبداللہ بن مسعود ہو سکتے ہیں' باقی صحابہ نہیں کیونکہ وہ بہت کم عمر تھے اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ اترا کہ چاند پھٹ گیا اگر نہ پھٹا ہوتا تو سب لوگ اسلام سے پھر جاتے کہ قرآن میں جھوٹی خبر مذکور ہوئی- بعض ملحدوں نے اس کھلی دلیل کو ضعیف کرنے کے لیے یہ کہا کہ انشق بہ معنی ینشق ہے یعنی چاند پھٹے گا اور قرآن میں کئی مستقبل واقعات کو بہ صیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے جیسے ونفخ فی الصور وغیرہ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں انشق بمعنی ینشق ہوتا تو بعد کی آیت وان یروا آیۃ اس سے چسپاں نہیں ہوتی اور جو خداوند قیامت کے قریب چاند کو پھاڑے گا وہ اب بھی اس کو پھاڑ سکتا ہے اس میں استبعاد کیا ہے-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت اور مخالفت اور نفاق سے-

اِحْفِرُوْا لِىْ وَشُقُّوْا لِىْ شَقًّا فَاِنْ قِيْلَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لُحِدَ فَقَدْ صَدَقُوْا - میرے لیے قبر کھودو اور صندوقی قبر بناؤ اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ بغلی قبر میں رکھے گئے تو سچ کہتا ہے-

لَا بَاْسَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ الْخَلُوْقَ مِنْ شِقَاقٍ يُّدَاوِيْهِ - کوئی قباحت نہیں اگر آدمی اس خوشبو کی دوا چھولے جو اس نے اعضاء پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر لگائی ہو-

لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَ خَّرْتُ الْعَتَمَةَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ - اگر مجھ کو اپنی امت پر یہ امر سخت ہونے کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کرتا-

شَقَّ فُلَانٌ الْعَصَا - فلاں شخص نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی-

كُلَّمَا فَرَغْتُ مِنْ شُقَّةٍ عَلَّقْتُهَا عَلَى الْكَعْبَةِ - جب میں کپڑے کے کسی ٹکڑے سے فارغ ہوتا تو اس کو کعبے پر لٹکا دیتا-

نُوْرٌ كَاَنَّهٗ شُقَّةُ قَمَرٍ - آنحضرتؐ نور تھے جیسے چاند کا ٹکڑا۔

فُلَانٌ شَقّ نَفْسِيْ وَ شَقِيْقُ نَفْسِيْ - فلاں شخص گویا مجھ میں سے نکلا ہے (یعنی میرے مشابہ ہے)۔

لَا بُدَّمِنْ فِتْنَةٍ يَسْقُطُ فِيْهَا الْحَاذِقُ الَّذِيْ يَشُقُّ الشَّعْرَةَ شَعْرَتَيْنِ - ایک ایسا فتنہ ضرور ہوگا جس میں ایسا دانا اور ہوشیار شخص بھی گرفتار ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے۔

شَقْلٌ - جماع کرنا' تولنا' اٹھانا۔

تَشَاقُل - ایک کے بعد ایک سوار ہونا۔

شَاقُوْل - وہ لکڑی جس سے معمار (اوڑ) دیوار وغیرہ کی برابری دیکھتے ہیں۔

اَوَّلُ مَنْ شَابَ اِبْرَاهِيْمُ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اُشْقُلْ وَ قَارًا - سب سے پہلے (پیغمبروں میں) ابراہیم پیغمبر بوڑھے ہوئے (ان کے بالوں میں سفیدی آئی) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ عزت اور آبرو لے (یعنی سنجیدگی اور وقار اور تمکین بڑھاپے سے حاصل ہوتی ہے جوانی ایک طرح کی دیوانگی ہے۔)

شَقْنٌ - کم کرنا۔

شُقُوْنَةٌ - کم ہونا جیسے اِشْقَانٌ ہے۔

شَقِنٌ - کم۔

اِشْقَاهٌ - پک جانا سرخ یا زرد ہو کر۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يُشْقِهَ - کھجور کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا یہاں تک کہ سرخ یا زرد ہو جائے (اس وقت بیچ سکتے ہیں۔ بعض نے کہا اصل میں يُشْقِحَ تھا حاء کو ھا سے بدل دیا۔ يُشَقِّهَ کا بھی یہی معنی ہے تَشْقِيْهٌ سے۔

شَقْوٌ - بدبخت کرنا۔

شَقًا اور شَقَاءٌ اور شِقَاوَةٌ اور شِقْوَةٌ بدبخت ہونا۔

مُشَاقَاةٌ - ایک چیز کو اوپر اڑانا پھر اترتے وقت ہاتھ پر روکنا' خبر گیری کرنا۔

اِشْقَاءٌ - بدبخت کرنا۔

مِشْقٰى - کنگھی۔

اَلشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ - بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت لکھا گیا تھا (اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں بدبختی لکھ دی تھی) اور نیک بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بدبخت لکھا گیا تھا۔ بدبختی سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں اجر اور ثواب پائے۔ دنیا کی مالداری اور مفلسی مراد نہیں ہے۔

وَشَقِيْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ - اگر میں عدل اور انصاف نہ کروں تو پھر تو تو بدبخت ہے (کیونکہ جس امت کا پیغمبر عدل اور انصاف نہ کرے تو اس کی امت والوں سے کیا توقع ہے کہ وہ عدل و انصاف کریں گے)۔

لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ - میں تیری ساری مخلوق میں (جن کو بہشت ملی ہے) بدبخت اور بدنصیب نہ ہوں گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاءِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں بدبختی سے۔

دَرَكِ الشَّقَاءِ - بدبختی لگ جانے سے بدنصیبی آنے سے۔

لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ - ان کا صحبتی بدنصیب نہ ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوگا۔

مِنْ شَقَاوَتِهٖ تَرْكُهٗ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ - آدمی کی بدبختی میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا' خیریت کی دعا کرنا چھوڑ دے (اور دنیا کے ساز و سامان میں غرق ہو جائے اپنی عقل و تدبیر پر نازاں رہے)۔

وَاِنَّ اَشْقَاهَا الَّذِيْ يَخْضِبُ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ - اس امت کا سب سے زیادہ بدبخت (جیسے ثمود کی قوم کا بدبخت ترین وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا) وہ شخص ہے جو اس کو اس سے رنگ دے گا) یہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا مراد ابن ملجم ملعون ہے جس نے دھوکے سے جب حضرت علی غافل تھے اور صبح کے اندھیرے میں نماز کے لیے جا رہے تھے' آپ کے مبارک سر پر تلوار کی ضرب لگائی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا - اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے تکلیف دینے سے کوئی غرض نہیں (یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس کی بہن نے یہ منت مانی تھی کہ میں بیت

اللہ کا حج ننگے پاؤں چل کر سر اور منہ کھول کر کروں گی)۔

مِنْ اَیْنَ لَحِقَ الشِّقَاءُ اَھْلَ الْمَعْصِیَةِ حَتّٰی حَکَمَ لَھُمْ فِیْ عِلْمِهٖ بِالْعَذَابِ عَلٰی عَمَلِھِمْ - گنہگاروں کو شقاوت (بدبختی) کہاں سے لگ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کے لیے عذاب کا حکم کر دیا ان کے اعمال کی سزا میں۔

اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ اَشَقِیٌّ الرَّجُلُ اَمْ سَعِیْدٌ فَانْظُرْ سَیْبَهٗ وَمَعْرُوْفَهٗ - جب تو کسی شخص کی نسبت یہ جاننا چاہے کہ وہ نیک ہے یا بد تو اس کے داد و ہش کو (یعنی خرچ اخراجات کو) دیکھ اگر وہ اپنا روپیہ مستحقوں میں خرچ کرتا ہے' نیک کاموں میں لگاتا ہے تب تو سمجھ لے وہ نیک ہے ورنہ جان لے کہ اللہ کے پاس اس کے لیے بھلائی نہیں ہے۔

وَالْجَاھِلُ شَقِیٌّ بَیْنَھُمَا - جاہل بدنصیب ہے دونوں کے درمیان بعض نے کہا یہ سہو ہے کاتب کا اور صحیح شقی عنهما ہے یعنی جاہل ان دونوں سے ایک کنارے پر ہے یعنی الگ ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُوْرِثُ الشَّقَاءَ - میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو مفلسی اور محتاجی پیدا کرتے ہیں (یعنی دنیا کی ناداری اور آخرت کی بربادی)۔

باب الشین مع الکاف

شُکْرٌ یا شُکُوْرٌ یا شُکْرَانٌ - تعریف کرنا' ثنا کرنا' عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَکَرَ لَهٗ یعنی اس کی تعریف کی اس کا شکر یہ کیا اور یہ زیادہ فصیح ہے شَکَرَهٗ سے بعض نے کہا دعائے قنوت میں جو عام لوگ نَشْکُرُكَ پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح نَشْکُرُلَكَ ہے۔

شَکَرٌ - تھن دودھ سے بھر جانا' موٹا ہونا' سخاوت کرنا' کھجور کے درخت کے بچے نکل آنا جس کو شکیر کہتے ہیں۔

مُشَاکَرَةٌ - شروع کرنا' شکر گذار ظاہر کرنا۔

اِشْکَارٌ - بھر جانا جیسے اِشْتِکَارٌ ہے۔

شَکْرٌ اور شِکْرٌ - فرج یا ثنہ۔

شَکْرٌ - نکاح کو بھی کہتے ہیں۔

شُکْرٌ - اصطلاح میں نعمت کا بدل کرنا (زبان سے ہو یا قلب سے یا ہاتھ پاؤں سے بعض نے کہا اپنے محسن کا احسان بیان کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام شکور بھی ہے یعنی نیک اعمال کا قدردان ان کا بدل دو چند سہ چند دینے والا۔ ان کے قصوروں کو بخشنے والا)۔

شَکِرَتِ الْاِبِلُ - اونٹ چر کر موٹے ہو گئے۔

لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ - جو شخص بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا (اپنے محسن سے برائی کرتا ہے یا اس کے احسان کو یاد نہیں رکھتا اس کی تعریف اور ثنا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرنے کا یا اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی ناشکرا ہے)۔

لَوْلَا سَوَّیْتَ بَیْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْکَرَ - (اللہ تعالیٰ سے میں نے عرض کیا تو نے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں رکھا' حسن اور جمال اور مال تونگری علم اور ہنر میں) ارشاد ہوا مجھ کو یہ پسند ہے کہ لوگ میرا شکر کریں (اعلیٰ آدمی اپنے سے ادنیٰ درجہ کو دیکھ کر شکر کرے اگر سب آدمی غنا اور تونگری مال و دولت علم و ہنر' حسن و جمال میں برابر ہوتے تو کسی کو شکر کا موقع نہ ملتا نہ صبر کا)۔

اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ - کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا اس روزہ دار کے برابر ہے (یعنی اجر اور ثواب میں) جو صابر ہو۔

اَلْاِیْمَانُ نِصْفٌ صَبْرٌ وَّنِصْفٌ شُکْرٌ - ایمان کا آدھا حصہ شکر ہے اور آدھا حصہ صبر ہے۔

وَاِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَشْکُرُ شَکَرًا مِّنْ لُحُوْمِھِمْ - زمین کے گوشت خوار جانور یا جوج ماجوج کے گوشت کھا کر موٹے اور فربہ ہو جائیں گے' خوب موٹے۔

ھَلْ بَقِیَ مِنْ کُھُوْلِ بَنِیْ مُجَاعَةَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ وَشَکِیْرٌ کَثِیْرٌ - کیا بنی مجاعہ کے ادھیڑ لوگوں میں سے بھی کوئی باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں اور بچے بہت ہیں (یعنی کم سن اولاد' اصل میں شکیر اس درخت کو کہتے ہیں جو بڑے درخت کے تلے پھوٹتا ہے یعنی اسکا بچہ۔

نَھٰی عَنْ شَکْرِ الْبَغِیِّ - فاحشہ عورت کی خرچی سے منع

فرمایا- جیسے نھی عن عسب الفحل- یعنی نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت سے منع فرمایا-

اِنْ سَالَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَشَبْرِكَ اَنْشَاْتَ تَطُلُّهَا- اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور جماع کرانے کی اجرت مانگے تو تو اس میں حیلہ حوالہ کرے-

فَشَكَرْتُ الشَّاةَ- میں نے بکری کی فرج بدل ڈالی-

لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ- تیری ہی تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے- امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام ہر روز صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے- اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ يَامَا اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَاءِ-

شَكْزٌ- انگلیوں سے ٹھونسا دینا' زبان سے ستانا' برچھے سے مارنا' جماع کرنا-

شَكْزٌ- بدخلق-

شَكَّازٌ- جو عورت سے باتیں کرنے سے منزل ہو جائے-

شِكْسٌ- بے انصاف' بدخلق' بدخو' سخت گیر-

شَكَاسَةٌ- سخت گیری-

شِكْسٌ- چاند نکلنے سے پیشتر ایک دن یا دو دن یعنی محاق-

شَكْسٌ یا شَكِسٌ- بخیل' بدخلق-

اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ- تم جھگڑالو حصہ دار ہو (ایک دوسرے سے لڑنے والے)-

شَكِصٌ- بدخو' بدخلق جیسے شَكِيْصٌ ہے-

شِكَاصٌ- وہ عورت جس کے دانت ناہموار ہوں-

شَكْعٌ- اٹھانا-

شَكَعٌ- بہت ہائے ہائے کرنا' بہت دانے نکلنا' غصہ ہونا' دردناک ہونا-

اِشْكَاعٌ- غصہ دلانا' تنگ کرنا' رنجیدہ کرنا-

شَكِعٌ- بخیل دردناک جس کو نیند نہ آئے-

لَمَّا دَنَا مِنَ الشَّامِ وَلَقِيَهُ النَّاسُ جَعَلُوْا يَتَرَا طَنُوْنَ فَاشْكَعَهُ وَقَالَ لِاَسْلَمَ اِنَّهُمْ لَنْ يَرَوْا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةَ قَوْمٍ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ- (حضرت عمرؓ) جب ملک شام کے قریب پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ سے آکر ملے تو اپنی زبان میں (جو دوسرں کی سمجھ میں نہ آئے) کچھ بکنے لگے- حضرت عمرؓ کو اس بات پر غصہ دلایا وہ اپنے غلام اسلم سے کہنے لگے یہ شام کے ملک والے تیرے صاحب پر اس قوم کی وضع نہیں پائیں گے جس پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوا (یعنی عجم والوں کی پوشاک اور وضع مجھ پر نہیں دیکھیں گے آپ اسی طرح سادے میلے کچیلے کپڑوں سے شام کے ملک میں داخل ہوئے- ابوعبیدہ نے کہا بھی کہ آپ لباس فاخرہ پہن لیجئے- ایسا نہ ہو کہ اس ملک والوں کی نگاہ میں آپ حقیر معلوم ہوں لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا- وہاں تو جلال خداوندی پیشانی سے عیاں تھا- عمدہ لباس اور بناؤ کی کیا ضرورت تھی (حاجت مشاطہ نیست روے دلا رام را)-[1]

فَاِذَا هُوَ شَكِعُ الْبِزَّةِ- دیکھا تو وہ پھٹے پرانے حال میں تھے (یعنی عبدالرحمٰن بن سہیل جب ان کا دم نکل رہا تھا)-

شَكٌّ- شک کرنا' شبہ کرنا' ہتھیار لگانا' پھاڑنا' بازو پہلو سے لگا لینا' لنگڑانا' گھس جانا مائل ہونا-

تَشْكِيْكٌ- شک میں ڈالنا-

اَنَا اَوْلٰى بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ- میں تو ابراہیم پیغمبر سے زیادہ شک کرنے کے لائق ہوں (ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی- اخیر تک تو بعض لوگ کہنے لگے دیکھو ابراہیم پیغمبر کو اللہ کی قدرت میں شک ہوا (جب تو کہنے لگے مجھ کو دکھلا دے تو مردوں کو کیسے جلائے گا) اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں ہوا (تو ہمارے پیغمبر کا مرتبہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے) اس وقت آنحضرتؐ نے تواضع اور انکسار کی راہ سے یہ حدیث فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک نہ تھا بلکہ پورا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا

[1] دلآ دم (نام) کو کسی بناؤ سنگھار کرنے والے کی ضرورت ہی نہیں- (م)

وعدہ سچا ہے وہ بیشک مردوں کو جلائے گا مگر اس یقین کو اور زیادہ بڑھانے کے لیے انہوں نے اللہ تعالی سے یہ درخواست کی۔ اگر ابراہیم کو جو اللہ کے خلیل تھے کسی طرح کا شک ہوتا تو ہم لوگ شک کرنے کے زیادہ سزاوار تھے مگر جب ہم کو شک نہیں ہے تو ان کو شک کہاں ہو سکتا تھا اس کی مثل دوسری حدیث ہے کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو' جو تواضع اور انکسار پر محمول ہے بات یہ ہے کہ پیغمبروں کو شک ہونا محال ہے مومنین کاملین کو جو ان سے مرتبہ میں کہیں کم ہیں دین کے اعتقادات میں شک نہیں ہوتا تو انبیاء کو جن کا درجہ بہت عالی ہے کیونکہ شک ہو گا۔ اس لیے حدیث کے ایسے معنی کرنا ضرور ہیں جن سے کوئی قباحت لازم نہ آئے)۔

اَوَفِیْ شَكٍّ اَنْتَ یَابْنَ الْخَطَّابِ۔ کیا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو شک میں ہے (جو سمجھتا ہے کہ دنیا کی فراغت اور نعمت اور دولت عمدہ چیز ہے اور شاہان روم اور ایران پر اللہ کا فضل مجھ سے زیادہ ہے)۔

مَنْ صَامَ یَوْمَ الشَّكِّ۔ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے (جب رمضان کا چاند گواہی سے ثابت نہ ہو)۔

اَشُكُّ فِیْهَا مِنَ الزُّهْرِیِّ فَرُبَمَا سَكَتُّ۔ مجھ کو شک ہے کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سنی یا نہیں تو کبھی میں زہری سے سننا بیان کرتا ہوں (سماع کی تصریح نہیں کرتا)۔

وَلَا یَشُكُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ قریش کو اس میں کچھ شک نہ تھا (بلکہ پورا یقین تھا) کہ آنحضرتؐ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جائیں گے (وہاں سے عرفات تک آگے نہیں بڑھیں گے چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اس لیے حرم سے آگے نہیں جاتے اور عرفات میں جا کر ٹھہرتے آنحضرتؐ بھی مزدلفہ سے آگے بڑھے اور عرفات میں وقوف کیا۔ قریش کو جو گمان آنحضرتؐ کی نسبت تھا کہ آپ آگے نہیں جائیں گے وہ غلط نکلا۔

فَاَبَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّفْدِیَهٗ اِلَّا بِشِكَّةِ اَبِیْهِ۔ آنحضرتؐ نے اس سے فدیہ لے کر اس کو چھوڑنا منظور نہیں کیا مگر جب وہ اپنے باپ کے ہتھیار فدیہ میں دے۔

شِكَّة بکسرۂ شین ہتھیار عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَاكُ السِّلَاحِ یَا شَاكٌّ فِی السِّلَاحِ یعنی پورا ہتھیار بند۔

فَقَامَ رَجُلٌ عَلَیْهِ شِكَّةٌ۔ ایک شخص کھڑا ہوا جو ہتھیار باندھے تھا (مسلح تھا)۔

اِنَّهٗ اَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا ثُمَّ رُجِمَتْ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا اس عورت (غامدیہ) کے کپڑے اس پر کس دیئے گے (یا اس کے جسم سے لگا دیئے گئے ایسا نہ ہو کہ رجم میں اس کا ستر کھل جائے) پھر وہ سنگسار کی گئی (پتھروں سے مار مار کر قتل کی گئی۔ اس عورت نے جس کا مرتبہ بڑے بڑے اولیاء اللہ سے زیادہ ہے خود آنحضرتؐ کے سامنے آ کر زنا کا اقرار کیا اور یہ خواہش کی کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا اس کو دی جائے اس کا دودھ پیتا بچہ تھا۔ آپ نے فرمایا ابھی صبر کر یہاں تک کہ یہ بچہ کھانا کھانے لگے وہ بچہ کو لے گئی اور چند دنوں کے بعد ایک ٹکڑا روٹی کا اس کے ہاتھ میں دے کر لائی۔ اور آپ سے عرض کیا کہ یہ بچہ اب روٹی کھانے لگا ہے اب مجھ کو رجم کیجیے۔ سبحان اللہ کیسا سچا ایمان اس عورت کا تھا کہ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی رضی اللہ عنھا۔ ایک شخص نے اس کے حق میں کوئی تحقیر کا کلمہ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں میں بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو۔ ایک روایت میں فَشُدَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا ہے یعنی اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے)۔

اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَیْتَهٗ فَوَجَدَ حَیَّةً فَشَكَّهَا بِالرُّمْحِ۔ ایک شخص اپنے گھر میں گیا وہاں ایک سانپ دیکھا اس کو برچھے میں پرو لیا (برچھا اس میں گھسیڑ دیا' برچھے سے چھید ڈالا)۔

خَطَبَهُمْ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَیْرُ مَشْكُوْكٍ۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر لوگوں کو خطبہ سنایا' آپ بندھے ہوئے نہ تھے نہ ایک جائے پر ٹھہرائے گئے تھے۔

بِیْضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حَلَقٌ كَاَنَّهَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُوْلُ۔ سفید پورے جس کے حلقے باندھ دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں سُكَّتْ ہے سین سے یعنی جس کے حلقے

تنگ ہیں۔

یُشَکِّکُنِی الشَّیْطَانُ- شیطان مجھ کو شک میں ڈالتا ہے۔

لَا یُلْتَفَتُ اِلَی الشَّکِّ اِلَّا اَنْ یَّسْتَیْقِنَ- شک کی طرف آدمی کو توجہ نہ کرنا چاہیے۔(مثلاً وضو کر چکے تھے یقیناً اب شک ہے کہ حدث ہوا یا نہیں) جب تک یقین نہ ہو۔

اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّکِّ- یقین شک سے دور نہیں ہوتا (یہ بڑا کلیہ ہے علم فقہ کا جس سے سینکڑوں مسئلے نکلتے ہیں)۔

مُشَکِّکٌ- وہ کلی جو اپنے افراد میں کم زیادہ ہو کر پایا جائے۔

شَکِیْکَۃٌ- طریقہ، فرقہ۔

شُکَّۃٌ- مسافت۔

شَکَّۃٌ- ایک بار۔

مِشَکٌّ- زرہ۔

شَکْلٌ- ملتبس ہونا، پختگی شروع ہونا، اعراب دینا، پاؤں باندھ دینا۔

شَکَلٌ- ناز و کرشمہ کرنا، سفیدی میں سرخی ہونا۔

تَشْکِیْلٌ- صورت بنانا، باندھنا، دو زلفیں کرنا۔

مُشَاکَلَۃٌ- مشابہت۔

اِشْکَالٌ- التباس، پختگی، اعراب دینا۔

تَشَکُّلٌ- صورت بندھنا، تصور کرنا، بالوں میں پھول لگا کر آراستہ ہونا۔

تَشَاکُلٌ- یکساں ہونا، مشابہ ہونا۔

اِشْتِکَالٌ- التباس۔

کَانَ اَشْکَلَ الْعَیْنَیْنِ- آنحضرتؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی- عرب لوگ کہتے ہیں مَاءٌ اَشْکَلُ- جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہو۔

فَخَرَجَ النَّبِیْذُ مُشْکِلًا- نبیذ (جو حضرت عمرؓ کو پلایا گیا) خون کے ساتھ مل کر باہر نکل آیا (اس وقت معلوم ہوا کہ زخم کاری لگا ہے اور بچ نہیں سکتے)۔

وَاَنْ لَا یَبِیْعَ مِنْ اَوْلَادِ نَخْلِ ہٰذِہِ الْقُرٰی وَدِیَّۃً حَتّٰی یُشْکِلَ اَرْضُہَا غِرَاسًا- ان گاؤں کے کھجور کے درختوں کے بچے نہ بیچے جب تک کہ اس کی زمین درختوں کی وجہ سے بدل نہ جائے (یعنی اس میں کثرت سے درخت ہو جائیں اس طرح کہ جس نے اس زمین کو پہلے دیکھا تھا وہ اس کو پہچان نہ سکے کہ یہ وہی زمین ہے یا دوسری)۔

فَسَاَلْتُ اَبِیْ عَنْ شَکْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آنحضرت کدھر جانا چاہتے ہیں یا آپ کا طریقہ کیا تھا، مذہب کیا تھا، مقصد کیا تھا۔

شِکْلٌ- بہ کسرہ شین، ناز و کرشمہ اور بہ فتحہ شین مشابہ اور مذہب۔

اَلْعَرِبَۃُ الشَّکِلَۃُ- عربہ وہ عورت جو ناز نین ہو، ناز و انداز والی، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو۔

کَرِہَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ- آنحضرتؐ گھوڑے میں شکال کو ناپسند کرتے تھے (وہ یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پاؤں میں سفیدی ہو اور ایک پاؤں خالی۔ بعض نے کہا وہ جس کے ایک ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں پر سفیدی ہو چنانچہ گھوڑے والوں میں یہ شعر مشہور ہے ارجل واشکل وستارہ پیشانی گر بہ مقت دہند نستانی- کہتے ہیں اگر اشکل گھوڑے کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو ہاتھ کے انگوٹھے سے چھپ نہ سکے تو اس کا عیب دور ہو جاتا ہے، واللہ اعلم۔

اَنَّ نَاضِحًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ فَذُکِّیَ مِنْ قِبَلِ شَاکِلَتِہٖ- ایک پانی لانے والا اونٹ کنوئیں میں گر گیا، آخر کوکھ کی طرف سے وہ حلال کیا گیا (بسم اللہ کہہ کے اس کی کوکھ میں برچھ یا تیر مار دیا، ایسی حالت میں اس قسم کی ذکوۃ درست ہے)۔

تَفَقَّدُوْا لشَّاکِلَ فِی الطَّہَارَۃِ- کنپٹی اور کان کے بیچ میں جو سفیدی ہے طہارت میں اس کا خیال رکھو (وہاں پانی پہنچاؤ)۔

عَلٰی شَاکِلَتِہٖ- اپنے طریقے مذہب روش پر یا اپنی خصلت اور خلقت پر، اپنی طبیعت اور مزاج پر۔

لَسْتَ عَلٰی شَکْلِیْ وَشَاکِلَتِیْ- تو میرے طریق اور مذہب پر نہیں ہے۔

اَلْاِدْرَاكُ بِالْسَّمَامَةِ وَ مَعْرِفَةِ الْاَشْكَالِ- آدمی کو علم چھونے اور شکلیں پہچاننے سے حاصل ہوتا ہے (یعنی حواس کے ذریعہ سے پہلے محسوسات کا علم ہوتا ہے پھر معقولات کا)-

شَكْمٌ- بدلہ دینا' عطا کرنا' رشوت دینا' کاٹنا جیسے شَكِيْمٌ ہے-

شَكْمٌ- بھوکا ہونا-

اِشْكَامٌ- بدلہ دینا-

شُكْمٌ- مزدوری کا بدل اور بلا مزدوری کے جو عطا ہو اس کو شُكْدٌ کہتے ہیں-

شَكِيْمَةٌ- طبیعت اور لگام کا لوہا جو گھوڑے کے منہ میں اڑا دیا جاتا ہے-

حَجَمَهٗ اَبُوْطَيْبَةَ وَقَالَ اُشْكُمُوْهُ- ابو طیبہ نے آنحضرتؐ کے پچھنے لگائے آپ نے فرمایا اس کی مزدوری دو-

اَلَا اَشْكُمُكَ عَلٰى صَوْمِكَ شُكْمَةٌ تُوْضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَائِدَةٌ وَاَوَّلُ مَنْ يَّاكُلُ مِنْهَا الصَّائِمُوْنَ- کیا میں تم کو روزے کا بدل نہ بتلاؤں قیامت کے دن ایک دستر خوان بچھایا جائے گا اس پر پہلے وہ لوگ کھائیں گے جو دنیا میں روزہ دار تھے-

فَمَا بَرِحَتْ شَكِيْمَتُهٗ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ- اس کی سختی اللہ کے کاموں میں کم نہیں ہوئی (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا یعنی اللہ کا دین جاری رکھنے میں اور اس کے احکام چلانے میں وہ بہت سخت تھے جیسے منہ زور گھوڑا جو لگام کی پٹری کو بالکل نہیں مانتا اس کو خیال میں نہیں لاتا- مطلب یہ ہے کہ دل کے بڑے مضبوط اور جری تھے)-

اَشْكِمَتْ دَرْد- کیا تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی کلام ہے جس کو بعض نے آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا ہے یعنی آپ نے یہ فارسی جملہ بولا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کو موضوعات میں ذکر کیا گیا ہے-

بُزُرْگْ اَشْكَمْ- بڑے پیٹ والے- یہ حضرت علیؓ کی صفت تھی-

شَدِيْدُ الشَّكِيْمَةِ- جو شخص کسی سے نہ ڈرے کسی کو خیال میں نہ لائے قوی القلب ہو-

شِكَنْبٌ- پیٹ' یہ معرب ہے شکم کا جو فارسی لفظ ہے ایک حدیث میں آیا ہے اشکنب درد م- کیا تیرے پیٹ میں درد ہے بعض نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور آنحضرتؐ نے فارسی زبان نہیں بولی-

شَكْوٌ یا شَكْوٰى یا شَكَاةٌ- دردمند کرنا' رنج دینا' شکایت کرنا یعنی کسی کا ظلم اپنے اوپر بیان کرنا جیسے شَكَاوَةٌ اور شَكِيَّةٌ اور شَكَايَةٌ تو شکایت کرنے والے کو شاکی اور جس کی شکایت کرے اس کو مشکو اور مشکی اور اس کے بیان کو شکوی اور جس سے شکایت کرے اس کو مشکو الیہ کہیں گے-

شَكَا اَمْرَهٗ اِلَى اللّٰهِ- اللہ سے اپنا حال بیان کیا- جیسے شَكَا مَرَضَهٗ لِلطَّبِيْبِ- یعنی حکیم سے اپنی بیماری بیان کی- اصل میں شَكْوَة دودھ یا پانی کے برتن کو کہتے ہیں پھر اسکا معنی اظہار اور اخبار ہو گیا-

تَشْكِيَةٌ- شکایت قبول کرنا-

اِشْكَاءٌ- شکایت دور کرنا یا بڑھانا' راضی کرنا' تہمت لگانا-

اِشْتِكَاءٌ- شکایت کرنا' بیمار ہونا' دردمند ہونا-

شَاكِي السِّلَاحِ- ہتھیار بند-

شَكَاءٌ- بیماری-

شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَرَّالرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا- ہم نے آنحضرتؐ سے جلتی ریت کی شکایت کی یعنی دوپہر کے وقت جب ظہر کی نماز کے لیے آتے تو دھوپ کی حرارت بہت تیز ہوتی- زمین کی گرمی سے پاؤں جلتے تو ہم نے یہ چاہا کہ آپ ظہر کی نماز میں ذرا دیر کیا کریں- ٹھنڈے وقت نماز پڑھیں لیکن آپ نے ہماری شکایت پر کچھ لحاظ نہیں کیا (ظہر کی نماز اول وقت ہی یعنی سورج ڈھلتے ہی پڑھتے رہے- مجمع البحار میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضا مندی ہے اور اخیر وقت پڑھنا اللہ کی معافی ہے اور معافی جب ہی ہوتی ہے جب کوئی تقصیر ہو اور آنحضرتؐ ہمیشہ افضل اور اعلی کام کیا کرتے تھے اور رخصت پر کبھی کبھی عمل کرتے تھے بیان جواز کے لیے اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے ابر دوا بالظهر تو یہ رخصت ہے اور افضل وہی ہے کہ ظہر کی نماز ہر موسم میں اول

وقت ادا کی جائے-بعض نے کہا یہ حدیث سجدے سے متعلق ہے یعنی صحابہ نے آنحضرتؐ سے یہ شکایت کی کہ زمین بہت جلتی ہے ہم زمین پر سجدہ نہیں کر سکتے تو اپنے کپڑے بچھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے لیکن آپ نے اس کی شکایت پر کچھ التفات نہیں فرمایا اور کپڑوں کے کنارے پر سجدہ کرنا اس کی اجازت نہیں دی-بعض نے کہا صحابہ یہ چاہتے تھے کہ ظہر کی نماز میں اور زیادہ تاخیر کی جائے یعنی وقت ابراد سے بھی زیادہ اتنی کہ دیواروں کا سایہ پڑنے لگے-لیکن آنحضرتؐ نے اس کی اجازت نہیں دی-بعض نے کہا یہ حدیث ابردوا بالظهر کی حدیث سے منسوخ ہے-

شَكَوْنَا- ہم نے کافروں کی ایذادہی کی آنحضرتؐ سے شکایت کی-

شاكَيْتُ اَبَا مُوْسٰى فِيْ بَعْضِ مَا يُشَاكِى الرَّجُلُ اَمِيْرَهٗ- ہم نے ابوموسیٰ اشعریؓ کی بعض باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے-

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا-عبداللہ ابن زبیر پر کسی نے طعنہ مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کا توشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا:

وتلك شكاة ظاهر عنك عارها-یعنی یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی' بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاج مردود نے بھی اسماء کو یہی طعنہ دیا تھا اس پاجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اس کے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی)-

دَخَلَ عَلَى الْحَسَنِ فِيْ شَكْوِلَهٗ يا فِيْ شَكْوَاهُ- امام حسن کے پاس ان کی بیماری میں گئے-

اِشْتَكٰى سَعْدٌ شَكْوٰى- سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے-

تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ-تم شکایت بہت کرتی ہو-

وَكَانَ لَهٗ شَكْوَةٌ يَنْقَعُ فِيْهَا زَبِيْبًا-ان کے پاس ایک چھاگل یا مشک تھی جس میں انگور بھگوتے بعض نے کہا بکری کا بچہ جب تک دودھ پیتا ہے تو اس کی کھال کو شکوة کہتے ہیں پھر جب دودھ چھٹ جائے تو اس کی کھال کو بدرة کہتے ہیں' جب بڑا ہو جائے تو سقاء کہتے ہیں-

تَشَكَّى النِّسَاءُ-عورتوں نے چمڑے کا شکوہ بنایا (دودھ کو دہی بنانے کے لیے)-

اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا-دوزخ نے اپنے مالک سے شکوہ کیا (گلہ کیا) دوزخ میں حیات ہونا اور اس کا بات کرنا کچھ بعید نہیں ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے یہ آیت وتقول هل من مزيد بعض نے کہا مجازاً زبان حال سے شکایت کرنا مراد ہے اور شکایت اس کی یہ تھی کہ مارے جوش اور حرارت کے خود میں اپنے کو کھا رہی ہوں-

شُكِيَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ- اس آدمی کی بیماری ان سے بیان کی گئی کہ اس کو یہ خیال آتا ہے-

شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ- میں نے ان سے یہ شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں-

وَهُوَ شَاكٍ-وہ بیمار تھے-

جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ- زید اپنی بی بی (حضرت زینب) کی شکایت کرتے ہوئے آئے-

شَكَيَا اِلَى ﷺ-دونوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ایک روایت میں شَكَوَا ہے یہ واوی اور یائی دونوں طرح آیا ہے-

مِنْ مِّشْكُوتِهٖ- وہ سوراخ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لیے کرتے ہیں وہ آرپار نہیں ہوتا-

اِنَّمَا الشَّكْوٰى اَنْ تَقُوْلَ لَقَدِ ابْتُلِيْتُ بِمَا لَمْ يُبْتَلَ بِهٖ اَحَدٌ- (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) جو شکوہ برا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یوں کہے جیسی بیماری یا تکلیف مجھ کو ہوئی ایسی خدا نے کسی کو نہیں دی اور یہ کہنا کہ رات کو مجھ کو نیند نہیں آئی یا آج مجھ کو بخار آ گیا شکوہ نہیں ہے)-

اِشْتَكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عَيْنَهَا- بی بی ام سلمہؓ کی آنکھ میں درد ہوا' آنکھ کا شکوہ ان کو پیدا ہوا)-

شَکْیٌ - شکایت کرنا-

شَکِیَّۃٌ - بچا ہوا بقیہ-

باب الشين مع اللام

شَلْبَۃٌ - ایک قسم کی مچھلی-

شَلْبِی - ظریف اور حجام کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ میں-

شُلْثَانٌ - سلطان-

شَلْثٌ - ایک قسم کا جواس کو شَلْتٌ بھی کہتے ہیں-

شَلْجَمٌ - مشہور ترکاری ہے کہتے ہیں بصارت کے لیے اس کا کھانا بہت مفید ہے شیخ مولانا عبدالحق بناری نیتونوی جب تک شلجم بازار میں ملتا رہتا اسی کو کھاتے دوسری کوئی ترکاری نہ کھاتے-

شَلْحٌ - کپڑے اتار لینا' پر بدلنا' پھینک دینا-

تَشْلِیْحٌ - کسی کو ننگا کرنا اس کے کپڑے چھین لینا-

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ - لڑنے والے لوگوں کے کپڑے اتار لینے والا-

خَرَجُوا لُصُوْصًا مُشَلِّحِیْنَ - چور کپڑے اتار کر نکلے-

شَلْحَفَۃٌ - کسی چیز کا ایک کونہ کاٹ لینا-

شِلَّحْفٌ - مضطرب الخلق' موٹا' بدخلق جو اچھی طرح بات نہ کر سکے-

شَلْخٌ - گوشت کاٹ دینا' اصل' نطفہ' فرج-

شَلِیْخٌ - ایک کھانا جو گوشت دودھ پیاز سے تیار کیا جاتا ہے اس کو شَاکِرِیَّۃٌ بھی کہتے ہیں-

شَلْخَبٌ - بمعنی سَلْخَبٌ - بدخلق' سخت مزاج جو اچھی طرح بات نہ کر سکے-

شِلَّخْفٌ - بمعنی سلخف موٹا' بدخلق' سخت مزاج-

شَلْشَلَۃٌ - ٹپکنا' بہنا' پھیلانا - جیسے شِلْشَالٌ ہے-

فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجُرْحُہٗ یَتَشَلْشَلُ - وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے زخم سے خون شرشر بہہ رہا ہوگا - عرب لوگ کہتے ہیں - شلشل الماء فتشلشل - پانی شرشر بہنے لگا-

شَلْغٌ - کچلنا' جیسے ثلغ-

شَلْقٌ - کوڑے سے مارنا' جماع کرنا' لمبا پھاڑنا-

شِلْقَاءُ - چھری-

شَلٌّ - چھوڑ دینا' ہلکا سینا' کاٹنا' ہانکنا' سوکھ جانا' بیکار ہو جانا جیسے شَلَلٌ ہے-

اَشَلَّ الرَّجُلُ - اس کا ہاتھ سوکھ گیا-

عَیْنٌ شَلَّاءُ - وہ آنکھ جس میں بینائی نہ ہو-

وَفِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِیَتِھَا - جو ہاتھ خشک اور بیکار ہو اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو چنگے ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی - عرب لوگ کہتے ہیں - شَلَّتْ یَدُہٗ تَشَلُّ شَلَلًا یعنی اس کا ہاتھ شل ہو گیا-

شَلَّتْ یَدُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ - طلحہؓ کا ہاتھ احد کی جنگ میں بیکار ہو گیا (کافروں کی تلوار کی ضربیں جو وہ آنحضرتؐ پر کرتے تھے طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیں - آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہ کے لیے بہشت واجب ہو گئی - ایسے جاں نثار صحابہ سے اگر کوئی قصور ہو گیا وہ بھی اجتہاد اور رائے کی غلطی سے جیسے جنگ جمل میں وہ شریک ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے والا ہے - علی الخصوص اس حالت میں جب وہ اس قصور پر نادم اور شرمندہ ہوئے جیسے روایت میں ہے کہ طلحہ نے مرتے وقت ثور بن جزاہ کے ہاتھ پر جو حضرت علی کے لشکر والوں میں تھے حضرت علی سے بیعت کر لی اور حضرت علی نے یہ حال سن کر فرمایا اللہ اکبر صدق رسول اللہ طلحہ بہشت میں بغیر میری بیعت کے جانے والے نہ تھے اسی طرح حضرت زبیرؓ بھی نادم ہو کر بے لڑے بھڑے لوٹ گئے اور حضرت عائشہ تادم وفات اپنے اس قصور پر روتی رہیں)-

یَدٌ شَلَّاءُ وَبَیْعَۃٌ لَّا تَتِمُّ - (جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے طلحہؓ نے ان سے بیعت کی اس پر ایک شخص نے کہا) سوکھا ہاتھ اور بیعت یہ بیعت پوری نہ ہو گی (یعنی پہلے ایسے شخص نے بیعت کی جس کا ہاتھ شل تھا یہ فال نیک نہیں ہے مجھ کو یہ بیعت پوری ہوتی معلوم نہیں ہوتی' بعض وقت کی بات جو منہ سے نکلتی ہے سچ ہو جاتی ہے ایسا ہی ہوا حضرت علی سے بہت لوگ جیسے

معاویہ اور ان کے ہمراہی مخالف ہو گئے اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت کر لینے کے بعد بیعت توڑ کر جنگ پر مستعد ہو گئے۔ غرض آپ کی خلافت کا سارا زمانہ آپس ہی کے جھگڑوں میں گذر گیا اور وفات تک آپ کو بے فکری اور راحت نہ ملی۔ وکان امر الله قدرا مقدورا)۔

یَجُوْزُ فِي الْعِتَاقِ الْاَ شَلُّ وَلَا یَجُوْزُ الْاَ عْمٰی۔ بردہ آزاد کرنے میں (جیسے کفارہ وغیرہ میں) وہ بردہ آزاد کرنا درست ہے جس کا کوئی عضو شل ہو پر اندھا درست نہیں۔

شَلَّم اور شَلِم اور شُلَّم۔ بیت المقدس کو کہتے ہیں اور عبرانی زبان میں۔

اُوْرَ شَلِیْم۔ یعنی شلیم کا شہر۔

شَلْوٌ۔ چلنا' اٹھانا۔

اِشْلَاءٌ۔ جانور کو بلانے کے لیے توبرہ دکھلانا' دوہنے کے لیے بلانا' شکار پر چھوڑنا' برانگیختہ کرنا۔

تَقَلَّدَ هَا شِلْوَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ یا شِلْوًا مِّنْ جَهَنَّمَ۔ (ابی بن کعب نے طفیل بن عمرو کو قرآن پڑھایا۔ طفیل نے اس کے صلہ میں ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا) طفیل نے ابی بن کعب کے بدن پر دوزخ کا ایک ٹکڑا لٹکایا۔

شِلْو کہتے ہیں عضو کو۔

اِئْتِنِیْ بِشِلْوِهَا الْاَ یْمَنِ۔ میرے پاس اس کا داہنا عضو لا (یعنی داہنا دست یا داہنی ران)۔

فَاسْتَثَرْنَا شِلْوَ اَرْنَبٍ دَفِیْنًا۔ ہم نے خرگوش کا ایک پارچہ نکالا جو زمین میں گاڑ دیا گیا تھا۔

مَرَّ بِقَوْمٍ یَّنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَاَشْلٍ مِّنْ لَّحْمٍ۔ آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر گذرے جو مسکہ اور تر کھجور اور گوشت کے پارچے اڑا رہے تھے (عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھا رہے تھے)۔

اَشْلٌ جمع ہے شِلْوٌ کی۔

وَاَشْلَاءٌ جَامِعَةٌ لِاَعْضَائِهَا۔ اس کے سارے بدن کے ٹکڑے۔ اَشْلَاءَ بھی جمع ہے شِلْوٌ کی۔

کَانَ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ نعمان ابن منذر قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا (یعنی ان کے گوشت کا ایک ٹکڑا تھا بچا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ اَشْلَاءٌ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ یعنی ان کے بقیہ۔

اَللِّصُّ اِذَاقُطِعَتْ یَدُهٗ سَبَقَتْ اِلَی النَّارِ فَاِنْ تَابَ اِشْتَلَاهَا۔ چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو وہ دوزخ کی طرف آگے چل دیتا ہے پھر اگر اس نے توبہ کی تو اپنا ہاتھ دوزخ سے کھینچ لیتا ہے (یعنی دوزخ میں جانے سے بچ جاتا ہے)۔

وَجَدْتُ الْعَبْدَ بَیْنَ اللّٰهِ وَبَیْنَ الشَّیْطَانِ فَاِنِ اسْتَشْلَاهُ رَبُّهٗ نَجَّاهُ وَاِنْ خَلَّاهُ وَالشَّیْطَانَ هَلَكَ۔ بندہ اللہ اور شیطان کے بیچ میں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا تب تو اس کو نجات ملی (شیطان کے پھندے سے چھٹا) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا تو تباہ ہوا)۔

ظَاهِرُهٗ نَسًّا وَّبَاطِنُهٗ شَلًّا۔ سرین باہر سے تو ایک رگ ہے (جو ران کے اندر جاتی ہے) اور اندر سے خالی ہے (گویا گوشت اس میں سے نکال لیا گیا ہے)۔

اَشْلَیْتُ الْکَلْبَ۔ میں نے کتے کو بلایا۔

جَعَلَ لَکُمْ اَشْلَاءَ۔ تمہارے اعضا بنائے۔

باب الشین مع المیم

شَمَاتٌ یا شَمَاتَةٌ۔ کسی کی تکلیف سے خوش ہونا۔

تَشْمِیْتٌ۔ چھینک کا جواب دینا' محروم کرنا۔

اِشْمَاتٌ۔ دشمنوں کو کسی پر خوش کرانا۔

اِشْتِمَاتٌ۔ مٹا یا شروع ہونا۔

تَشَمُّتٌ۔ محروم ہو کر لوٹنا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَ عْدَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دشمنوں کے ہنسنے اور خوشی کرنے سے۔

لَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا شَامِتًا۔ کسی دشمن کی میرے مقدمہ میں مت سن جو میری تکلیف پر خوشی کرے۔

فَشَمَّتَ اَحَدَ هُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ۔ آنحضرتؐ نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا۔

تَشْمِیْتٌ اور تَسْمِیْتٌ شین اور سین دونوں سے آیا

ہے (یعنی خیر اور برکت کی دعا کرنا) یہ شوامت سے نکلا ہے بمعنی پائے (یعنی اللہ تجھ کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت قدم رکھے۔ بعض نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تجھ کو دشمنوں کی ہنسی اور خوشی سے بچائے اور دور رکھے)۔

فَاَ تَاهُمَا فَدَعَا لَهُمَا وَشَمَّتَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ۔ (جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہو گیا تو) آنحضرتؐ ان دنوں (یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ پاس تشریف لائے (ان کے گھر میں آئے) اور دونوں کے لیے دعا کی اور خیر و برکت کی دعا کی پھر باہر نکلے۔

فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ۔ جو شخص چھینک کی آواز مسلمان سے سنے تو اس پر لازم ہے کہ تشمیت کرے (یعنی یرحمک اللہ کہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک تشمیت سنت ہے اور مالکیہ نے اس کو واجب کیا ہے)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ وَذَكَرَ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں ایک ان میں سے چھینک کا جواب دینا بھی ہے۔

لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِبَلِيَّةِ عَدُوٍّ فَيَرْحَمُهٗ رَغْمًا لِاَنْفِكَ وَيَبْتَلِيْكَ۔ دشمن کی تکلیف پر اپنی خوشی مت ظاہر کر ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل کرنے کے لیے اس پر رحم کرے اور تجھ کو آفت میں پھنسا دے (اگر بمرد عدد جائے شادمانی نیست کہ زندگانی مانیز جاودانی نیست بڑا بول بولنے والا یا دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والا خود اس بلا میں مبتلا ہوتا ہے) شُمَّات جمع ہے شَامِتٌ کی یعنی دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والے۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ۔ آنحضرتؐ نے چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم فرمایا۔

شَمْجٌ۔ ملا دینا، خلط کر دینا، دور دور سینا، جدا کرنا۔

نَاقَةٌ شَمَجٰى۔ تیز اونٹنی۔

شَمْجَرَةٌ۔ ڈر کر بھاگنا۔

شَمْخَطٌ یا شِمْخَاطٌ۔ بہت لمبا۔

شَمْخٌ یا شُمُوْخٌ۔ بلند ہونا، لمبا ہونا، ناک بھوں چڑھانا، تکبر اور غرور سے۔

شَامِخُ الْحَسَبِ۔ عالی خاندان۔

فَشَمَخَ بِاَنْفِهٖ۔ اپنی ناک بھوں چڑھائی (غرور سے)۔

جِبَالٌ شَامِخَاتٌ۔ اونچے بلند پہاڑ۔

اَلَا صُلَابُ الشَّامِخَةُ۔ اونچی نسلیں (یعنی شریف نطفے)۔

اَلْعِزُّ الشَّامِخُ۔ بلند عزت، بڑا مرتبہ۔

شَامِخُ الْاَرْكَانِ۔ بلند پائے۔

مَا تَفْتَخِرُ الشِّيْعَةُ اِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِيْ اَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ شیعہ حضرت علی کے اس حکم پر فخر کرتے ہیں جو انہوں اس عالیشان مسئلہ میں دیا جس میں عبداللہ بن مسعودؓ نے فتویٰ دیا تھا۔ ایک روایت میں سجیۃ ہے اس کا بھی معنی نہیں بنتا۔ بہر حال یہ حدیث غرابت اور تعقید سے خالی نہیں ہے۔

شَمْخَرَةٌ۔ تکبر اور غرور۔

اِشْمِخْرَارٌ۔ لمبا ہونا۔

مُشْمَخِرٌّ۔ بلند۔

شُمَّخْرٌ۔ مغرور، متکبر۔

شَمْرٌ۔ اتراتے ہوئے چلنا، اکھیڑنا، کاٹنا۔

تَشْمِيْرٌ۔ کپڑا پنڈلیوں پر سے یا ہاتھ پر سے اٹھانا، چھوڑ دینا۔

تَشَمُّرٌ۔ تیار ہونا، آمادہ ہونا۔

اِنْشِمَارٌ۔ تیز چلنا۔

شَمِر۔ یمن کا ایک بادشاہ جس نے فارس کا ایک شہر کھود ڈالا اس لیے اس کو شمر کند کہنے لگے اب اس کو ثمر قند کہتے ہیں۔

شِمْرٌ۔ سخی جہاندیدہ، تجربہ کار، ہوشیار۔

شِمْرٌ لَعِيْن۔ امام حسین علیہ السلام کے قاتل بد بخت ملعون کا نام تھا۔

لَا يُقِرَّنَّ اَحَدٌ اَنَّهٗ يَطَأُ جَارِيَتَهٗ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَمَنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُشَمِّرْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا دیکھو جو شخص یہ اقرار کرے گا کہ وہ اپنی لونڈی سے

صحبت کرتا ہے تو اس لونڈی کا جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نسب میں اس کے مالک سے ملا دوں گا (یعنی وہ بچہ لونڈی کے مالک ہی کا قرار دوں گا اب جس کا جی چاہے اپنی لونڈی کو رکھے اس سے جماع کرے جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے اس سے صحبت نہ کرے)۔

شَمِّرْ فَاِنَّكَ مَاضِی الْاَمْرِ شِمِّیْرٌ۔ تو مستعد رہ تیرا حکم چلنے والا ہے' تو کوشش کرنے والا ہے۔

فَلَمْ یَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلٰكِنْ شَمَّرَ اِلٰی ذِی الْمَجَازِ۔ کعبے کے نزدیک نہیں آیا بلکہ ذی المجاز کا قصد کیا (اپنے اونٹوں کو وہاں بھیج دیا)۔

اِنَّ الْهُدْهُدَ جَاءَ بِالشَّمُّوْرِ فَجَابَ الصَّخْرَةَ عَلٰی قَدْرِ رَأْسِ اِبْرَةٍ۔ ہدہد شمور لے کر آیا (یعنی الماس کا وہ ٹکڑا جس سے جواہرات میں سوراخ کرتے ہیں) پھر پتھر میں سوئی کے نوک برابر سوراخ کیا۔

اِشْتِمَارٌ۔ گذرنا' نفوذ کرنا۔

یَا عِیْسٰی شَمِّرْ فَكُلُّ مَا هُوَاٰتٍ قَرِیْبٌ۔ عیسیٰ تو ہر وقت مستعد رہ (نیک اعمال کرتا رہ) جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے (یعنی موت کو ہر وقت نزدیک سمجھنا چاہے)۔

شَمَّرَ عَنْ اِزَارِهٖ۔ اپنا تہبند اٹھایا۔

شَمَّرْتُ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ۔ میں نے کوشش کے بازو پر سے کپڑا اٹھایا (یعنی مستعد اور آمادہ ہوا)۔

خَرَجَ مُشَمِّرًا۔ کپڑا اٹھائے ہوئے نکلے۔

۔ ٹہنیاں کاٹ لینا' سونت لینا۔

خُذُوْا عِثْكَالًا فِیْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ۔ کھجور کی ایک ڈالی جس میں سو ٹہنیاں ہوں (باریک باریک جن پر کھجور لگی ہوتی ہے اس سے ایک مار اس کو لگا دو گویا یہ سو کوڑوں کے قائم مقام ہو گی)۔

شَمْزٌ۔ کراہت سے نفرت کرنا۔

تَشَمُّزٌ۔ ترش رو' منقبض ہونا۔

اِشْمِئْزَازٌ۔ روئیں اٹھنا' ڈرنا' برا جاننا' نفرت کرنا' منقبض ہونا۔

مُشْمَئِزٌّ۔ نفرت کرنے والا' کراہت کرنے والا۔

سَلِیْكُمْ اُمَرَاءُ تَقْشَعِرُّ مِنْهُمُ الْجُلُوْدُ وَتَشْمَئِزُّ مِنْهُمُ الْقُلُوْبُ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تم پر ایسے حاکم حکومت کریں گے جن سے بدن پر روئیں کھڑے ہوں گے (ان کے ظلم وستم اور افعال شنیعہ دیکھ کر) اور دل ان سے نفرت کریں گے (ان کی بدکاری کی وجہ سے)۔

شَمْسٌ۔ سورج اور جہاں دھوپ پڑتی ہو' دھوپ۔

شُمُوْسٌ اور **شِمَاسٌ**۔ باز رہنا' انکار کرنا' خندہ ہونا' ایسا کہ نہ سواری دے نہ زین یا لگام لانے دے' برائی کا قصد کرنا' دشمنی ظاہر کرنا۔

شَمَسَ یَوْمُنَا یَشْمِسُ۔ ہمارے دن میں سورج نکلا۔

تَشْمِیْسٌ۔ سورج پرستی' دھوپ میں پھیلانا۔

اِشْمَاسٌ۔ سورج ظاہر ہونا۔

مَالِیْ اَرَاكُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْكُمْ فِی الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ۔ مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہو گویا وہ خندہ گھوڑوں کی دمیں ہیں۔

شُمُسٌ یا **شُمْسٌ** جمع ہے **شَمُوْسٌ** کی یعنی وہ گھوڑا جس کی دم نہ ٹھہرتی ہو نہ پاؤں ٹھہرتے ہوں۔ (صحابہ جب سلام پھیرتے تو دونوں طرف اشارہ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ امام بخاری نے کہا جس شخص نے اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت سمجھی وہ بے علم اور نادان ہے)۔

میں کہتا ہوں کئی فقہائے حنفیہ نے اس حدیث سے یہی دلیل لی ہے حالانکہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ سمجھے ہیں اگر یہ مطلب ہو تو پھر خود حنفیہ پر الزام قائم ہوگا وہ نماز شروع کرتے وقت کیوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اگر یہ کہیں کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا دوسری حدیث سے ثابت ہے تو ہم کہیں گے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا بھی دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

اَلشَّمْسُ سِتُّوْنَ فَرْسَخًا وَالْقَمَرُ اَرْبَعُوْنَ فَرْسَخًا فِیْ اَرْبَعِیْنَ فَرْسَخًا۔ (حضرت علیؓ سے منقول ہے) سورج

ساٹھ فرسخ لمبا اور ساٹھ فرسخ چوڑا اور چاند چالیس فرسخ لمبا چالیس فرسخ چوڑا ہے (تو کل رقبہ بحساب مکسر سورج کا تین ہزار چھ سو فرسخ کا ہوا اور چاند کا ایک زار چھ سو فرسخ کا (یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے اور مجھ کو یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سورج تو کئی لاکھ حصے زمین سے بڑا ہے کہتے ہیں تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور علم ریاضی میں براہین ہندسیہ سے اس کو ثابت کیا ہے اس کا بعد زمین سے دس کروڑ میل ہے اس لئے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ اسی طرح چاند کا رقبہ زمین کے قریب قریب ہے گو کسی قدر زمین سے چھوٹا ہے۔ کہتے ہیں زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کا ہے اور چاند کا پانچ ہزار میل کا' واللہ اعلم)۔

اِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ بُرْجًا كُلُّ بُرْجٍ مِّنْهَا مِثْلُ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ كُلَّ يَوْمٍ عَلٰى بُرْجٍ مِّنْهَا۔ (حضرت علی سے مروی ہے) سورج کے تین سو ساٹھ برج ہیں ہر ایک برج اتنا بڑا ہے جیسے عرب کا ایک جزیرہ اور ہر روز سورج ان میں سے ایک برج پر اترتا ہے (یہ بھی امامیہ کی روایت ہے اور اس میں یہ استبعاد ہے کہ شمسی سال کے تین سو پینسٹھ اور ۱/۳ دن ہیں اور قمری سال کے تقریباً تین سو چھپن دن تو تین سو ساٹھ برج کسی حساب سے درست نہیں بیٹھتے۔ دوسرے سورج اتنا بڑا ہے کہ عرب کا ایک جزیرہ تو کیا چیز ہے ساری زمین اس کے مقابل ایسی ہے جیسے ایک گولہ ہو جس کا قطر ایک گز کا ہو اور اس پر جو کا ساتواں حصہ کہیں لگ جائے یا ایک مکھی ایک ہاتھ کے مقابل تو اتنا بڑا جسم اتنے چھوٹے مکان میں کیسے اترتا ہے۔ ایسی ہی غلط روایتوں نے اسلام کو نیا فلسفہ پڑھے ہوئے لوگوں میں بے قدر اور بے اعتبار کر دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُّوْرِ النَّارِ وَصَفْوِ الْمَاءِ طَبَقًا مِّنْ هٰذَا وَطَبَقًا مِّنْ هٰذَا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ اَطْبَاقٍ اَلْبَسَهَا لِبَاسًا مِّنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ كَانَتْ اَشَدَّ حَرَارَةً مِّنَ الْقَمَرِ وَجَعَلَ الْقَمَرَ عَكْسَ مَا فَعَلَ فِي الشَّمْسِ بِاَنْ جَعَلَ الطَّبَقَ الْفَوْقَ مِنَ الْمَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کو آگ کے نور سے پیدا کیا اور صاف ستھرے پانی سے ایک طبقہ آگ کا رکھا پھر ایک طبقہ پانی کا جب سات طبقے پورے ہو گئے تو اوپر آگ کا لباس چڑھا دیا اس لئے اس میں چاند سے زیادہ گرمی ہے اور چاند کے بنانے میں اس کا الٹا کیا یعنی اس کے اوپر کا طبقہ پانی کا رکھا (جس کی وجہ سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حدیث بھی امامیہ کی روایت میں ہے اس زمانہ میں مہندسوں نے دوربینوں سے جو دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند میں مطلقاً پانی نہیں ہے اور چاند کی سطح ناہموار اور اس میں بڑے بڑے عمیق غار ہیں)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں وہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں اس کے حکم سے چلتے ہیں اس کے مطیع ہیں ان کی روشنی پروردگار کے عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی دوزخ سے ہے۔ جب قیامت قائم ہو گی تو ان کا نور عرش کی طرف لوٹ جائے گا اور گرمی دوزخ کی طرف چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا نہ چاند۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے ایک حصہ کم تین سو حصوں میں سے دن کے اور قمری سال تین سو چون دن اور دن کا پانچواں اور چھٹا حصہ اور دونوں سالوں میں تفاوت دس دن اور چوتھائی دن اور ایک دن کے دسویں حصہ کا ہوتا ہے۔

اَلَا اِنَّ الْخَطَا يَا خَيْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ عَلَيْهَا اَهْلُهَا وَخُلِعَتْ لُجُمُهَا فَتَقَحَّمَتْ بِهِمْ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ گناہ کیا ہیں گویا خندہ گھوڑے ہیں جن پر گنہگار لوگ سوار کر دیئے گئے اور ان کی لگامیں نکال لی گئیں وہ ان کو لے کر دوزخ میں گھس گئے (کیونکہ خندہ گھوڑا اور پھر بے لگام وہ سوار کو جدھر چاہے ادھر لے جاتا ہے)۔

شَمْسِيَّةٌ۔ چھتری جو بارش اور دھوپ سے آدمی کو بچاتی ہے۔

شَمْصٌ۔ ہانک دینا' مارنا۔

شَمَصٌ۔ جلدی جلدی بات کرنا۔

تَشْمِيْصٌ۔ ہانکنا۔

شَمْطٌ - ملانا' خلط کرنا' بھر دینا' پھیل جانا'

شَمَطٌ - سر یا داڑھی کی سفیدی -

اِمْرَأَةٌ شَمْطَاءُ - جس عورت کے سر میں سفیدی آ گئی ہو -

شَمْطٌ اور شِمْطٌ اور شَمَطٌ مصالح کو بھی کہتے ہیں جو گوشت کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں جیسے پیاز لہسن زیرہ دھنیا الائچی لونگ زعفران وغیرہ -

اَشْمِطُوْا یا شَمِّطُوْا ہر فن میں خوض کرو (یعنی کبھی علم نحو میں کبھی فقہ میں کبھی حدیث میں) -

لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَلْتُ - اگر میں یہ چاہتا کہ آنحضرتؐ کے سر میں جو سفید بال تھے ان کو گن لوگوں تو یہ کر سکتا تھا (مطلب یہ ہے کہ آپ کے سر مبارک میں گنتی کے بال سفید تھے) -

لَيْسَ فِيْ اَصْحَابِهٖ اَشْمَطُ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ - آپ کے اصحاب میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ادھیڑ ہو (یعنی جس کے بال کچھ سفید ہوں کچھ کالے سوا ابوبکر صدیقؓ کے باقی سب جوان ہیں) -

صَرِيْحُ لُؤَيٍّ لَا شَمَاطِيْطُ جُرْهُمٍ - وہ لوی کی اولاد میں سے ہیں یعنی خالص النسب نہ کہ جرہم کے متفرق لوگوں میں سے -

شِمْطَاطٌ اور شِمْطِيْطٌ - متفرق' علیحدہ' جدا گانہ فرقہ اس کی جمع شَمَاطِيْطُ ہے -

شُمْطُوْطٌ - لمبا جیسے شِمْطِيْطٌ ہے -

لَا بَأْسَ بِجَزِّ الشَّمَطِ وَنَتْفِهٖ وَجَزُّهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَتْفِهٖ - سفید بالوں کو تراشنا یا ان کا اکھیڑ ڈالنا کچھ منع نہیں ہے اور ان کا تراشنا اکھیڑنے سے زیادہ مجھ کو پسند ہے -

اَلشُّوْمُ لِلْمُسَافِرِ فِيْ طَرِيْقِهٖ فِيْ طَرِيْقِهٖ فِي الْمَرْاَةِ الشَّمْطَاءِ تَلْقِيْ فَرْجَهَا - مسافر کے لئے بد فالی ہے کہ رستے میں ایک ادھیڑ عورت ملے وہ اپنی شرمگاہ سامنے کرے -

شَمْظٌ: منع کرنا' روکنا' ملا دینا' تھوڑا تھوڑا لینا' برانگیختہ کرنا' سختی اور نرمی دونوں کو ملا کر بات کرنا -

شَمْعٌ یا شُمُوْعٌ یا مَشْمَعٌ - کھیلنا یا مزاح کرنا' دل لگی کرنا -

شُمُوْعٌ - متفرق ہونا -

تَشْمِيْعٌ - کھلانا یعنی کھیل کرانا' موم میں یا چربی میں ڈبونا - موم لگانا -

اِشْمَاعٌ - چمکنا -

شَمْعٌ یا شَمَعٌ - بتی جس سے روشنی کرتے ہیں موم کی ہو یا چربی کی -

مَنْ يَّتَتَبَّعُ الْمَشْمَعَةَ يُشَمِّعُ اللّٰهُ بِهٖ - جو شخص لوگوں سے ٹھٹا کرنے کے پیچھے پڑے اللہ تعالیٰ بھی اسے ٹھٹا کرائے گا (اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جن پر لوگ ٹھٹھا ماریں گے) -

اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَاِذَا فَارَقْنَاكَ شَمَعْنَا اَوْشَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْاَوْلَادَ - (صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو (آپ کے فیضان صحبت سے) ہمارے دل نرم رہتے ہیں (خدا کی طرف متوجہ' دنیا سے نفور) اور جہاں آپ سے جدا ہوئے بس کھیل کود میں لگ جاتے ہیں عورتوں اور بچوں کو چومنے لگتے ہیں (خدا سے غافل ہو جاتے ہیں - دلوں کی وہ حالت نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں رہتی ہے) -

شَمْعُوْنُ - حضرت عیسیٰ کے حواری تھے -

شَمْعَلَةٌ - متفرق ہونا -

اِشْمِعْلَالٌ - جلدی سے نکل جانا' خوشی اور نشاط کے ساتھ -

شَمْعَلَةٌ - یہود کی قرأت -

مُشْمَعِلٌّ - تیز بانشاط' ہلکا پھلکا' ظریف یا لمبا -

اَقِطًا وَّتَمْرًا اَوْمُشْمَعِلًّا صَقْرًا - پنیر اور کھجور یا تیز روباز -

عَزْمَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ - تیز اور مضبوط ارادہ -

قِرْبَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ - مشک جس کا پانی بہہ گیا ہو -

شَمَقٌ: نشاط' دیوانے کی طرح اترا کر چلنا -

تَشَمُّقٌ - خوش ہونا' اترانا -

شَمْلٌ - بائیں طرف لے جانا' شمالی ہوا میں ٹھنڈک کے لئے رکھنا' درخت سے سب پھل چن لینا -

شَمْلٌ اور شُمُوْلٌ- شملہ سے ڈھانپنا' عام ہونا' شامل ہونا جیسے شَمَلَ ہے-

اِشْمَالٌ- شامل کرنا-

تَشْمِيْلٌ- لپیٹنا' جلد چلنا-

شَمَالٌ اور شِمَالٌ اور شَمْأَلٌ- شمالی ہوا-

شِمَالٌ- بایاں-

وَلَا تَشْمَلْ اِشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ- یہودیوں کی طرح کپڑا مت اوڑھو (دونوں طرف لٹکتا رہے اس کو الٹے نہیں یہودی نماز میں اسی طرح چادریں اوڑھ کر لٹکاتے ہیں-

نَهٰى عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ- اشتمال صماء سے آپ نے منع فرمایا (یعنی کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لنا کہ کسی طرف ہاتھ نہ نکل سکے)-

لَا يَضُرُّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ شَمِلًا- اگر اپنے گھر میں ایک ہی کپڑا لپیٹ کر اس میں نماز پڑھے تو کچھ نقصان نہیں (بشرطیکہ اشتمال صماء نہ کرے بلکہ اگر کپڑا وسیع ہو تو اس کے دونوں جانب الٹ لے کہ ہاتھ باہر رہیں اور اگر تنگ ہو تو صرف تہبند کرے)-

مَا هٰذَا الِاشْتِمَالُ- یہ اشتمال کیسا ہوا (ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس ایک ہی تنگ کپڑا تھا انہوں نے اس کو دونوں طرف سے الٹا تو ستر کھلنے کا ڈر ہوا اس لیے وہ جھکے ستر ڈھانکنے کے لیے تب آنحضرتؐ نے ان پر انکار کیا اور یہ فرمایا کہ دونوں کنارے الٹنا اس وقت ہے جب کپڑا کشادہ ہو لیکن اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کو صرف ازار کر لے- یا انہوں نے اشتمال صماء کیا ہوگا اس لیے ان پر انکار کیا)-

نَهٰى الشَّمْلَةَ مَنْسُوْجَةٌ فِيْ حَوَاشِيْهَا- اس شملہ سے منع فرمایا جس کے دونوں کناروں پر حاشیہ لگا ہو (یعنی دونوں کناروں پر سرا ہو)-

مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ- بردہ کیا ہے انہوں نے کہا شملہ یعنی جو کپڑا بدن پر لپیٹا جائے-

فَيُؤْخَذُ ذَاتَ الشِّمَالِ- پھر اس کو بائیں طرف لے جائیں گے یعنی دوزخ کی طرف- ایک روایت میں يُؤْخَذُ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ہے یعنی داہنے بائیں دونوں طرف سے اس کو روک لیں گے وہ حرکت نہ کر سکے گا- شَمَالٌ بہ فتح شین اتر جس کے مقابل دکن ہے-

اَلشَّيْطَانُ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ- شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے-

حَتّٰى لَا يَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا يُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ- اتنا چھپا کر خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہ ہو- ایک روایت میں **حتی لا یعلم یمینه ما ینفق شماله** ہے یہ راوی یا کاتب کا سہو ہے-

اَلشَّمْلَةُ الَّتِيْ اَخَذَهَا نَارٌ- وہ شملہ جو اس نے مال غنیمت سے چرالیا تھا آگ ہو جائے گا (قیامت کے دن اس کو جلائے گا)-

اَسْأَلُكَ رَحْمَةً تَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ- میں تیری ایسی رحمت چاہتا ہوں جس سے میری دلجمعی ہو جائے (پریشانی دور ہو)-

وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ- اس کے پریشان کام ایک جگہ کر دے گا-

وَجَمِيْعُ شَمَائِلِهٖ- اس کی ساری عادتیں اخلاق شِمَال کی جمع ہے بمعنی خلق اور خصلت-

يُعْطِي صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ الْخُلْدَ بِيَمِيْنِهٖ وَالْمُلْكَ بِشِمَالِهٖ- جو شخص قرآن کا حافظ یا عالم ہو اس کو داہنے ہاتھ میں بہشت اور بائیں میں بادشاہت ملے گی-

اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ يَنْسِجُ الشِّمَالَ بِيَمِيْنِهٖ- (حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو فرمایا) اس کا باپ داہنے ہاتھ سے چادریں بنا کرتا تھا (یعنی جولاہہ تھا) یہ نہایت فصیح کلام ہے اس میں صنعت تضاد بھی ہے-

بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا شَمَائِلُ- ایک گاؤں میں جس کا نام شمائل تھا (یہ گاؤں عمان کے ملک میں ہے)-

اَضْحٰى وَهُوَ مَشْمُوْلٌ- صاف پانی پتھریلی زمین میں جس کو شمالی ہوا نے ٹھنڈا کیا ہو-

شِمْلِيْلٌ- ہلکی تیز رو اونٹنی-

بَارَكَ فِيْ شَمْلِهِمَا - اللہ تعالی ان دونوں کی صحبت میں برکت دے (ان کو نیک اولاد نصیب کرے- یہ آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو نکاح کے بعد دعا دی- ایک روایت میں شِبْلَيْهِمَا ہے یعنی ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے- شیر بچوں سے مراد امام حسن اور امام حسین علیہما اسلام ہیں- اس صورت میں یہ آپ کا معجزہ ہوگا کہ پہلے ہی سے ان دونوں شہزادوں کے تولد کی خبر دے دی)-

فَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ - اللہ اس کی دلجمعی کو پریشان کر دے (یہ بددعا ہے اور جمع الله شمله نیک دعا ہے تو شمل اضداد میں سے ہے یعنی مجموعہ اور پریشان دونوں معنوں میں آتا ہے)-

قَبَضَ الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ - بائیں ہاتھ میں زمین لے گا (دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ قوت اور طاقت میں داہنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ مخلوق کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو)-

ذُو الشِّمَالَيْنِ - عمر بن عبد عمرو صحابی کا لقب تھا' وہ دونوں ہاتھوں سے کام کرتے تھے-

شَمَلَهُمُ الْبَلَاءُ - ان پر بلا عام ہوگی-

مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ يُعْرَفُ بِشِبْهِ خَلْقِهٖ وَخُلُقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ - آدمی کی نیک نصیبی میں یہ بھی ہے کہ اس کا ایک بیٹا ہو جو صورت اور خصلت اور عادات میں اس کے مشابہ ہو (اپنے باپ کے)-

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَمَالِيْلَ - لوگ متفرق ہو کر چل دیئے-

شَمَالِيْل تھوڑی چیز کو بھی کہتے ہیں-

مِشْمَلٌ - چھوٹی تلوار-

شَمٌّ یا شَمِيْمٌ یا شِمِّيْمٰی - سونگھنا-

شَمَمٌ - تکبر' غرور' بلندی-

تَشْمِيْمٌ - سنگھانا-

اِشْمَامٌ - سر اٹھا کر چلنا' تھوڑا سا ختنہ کرنا' بو دینا-

تَشَامٌّ - ایک دوسرے کو سنگھانا-

اِشْتِمَامٌ - سونگھنا-

اِسْتِشْمَامٌ - سونگھنے کی خواہش کرنا' چھینکنا-

يَحْسِبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَأَمَّلْهُ اَشَمَّ - جو شخص غور سے آنحضرتؐ کو نہ دیکھتا وہ آپ کو بلند بینی خیال کرتا- شمم کا معنی ناک کا ان بلند اور اوپر سے برابر ہونا اور نتھنوں کا ذرا باہر نکلنا-

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ - بلند بینی (یعنی شریف النفس عالی حوصلہ عرب لوگ متکبر شخص کو کہتے ہیں)-

شَمَخَ بِاَنْفِهٖ - اپنی ناک چڑھائی (یعنی غرور کیا' اپنے تئیں بڑا سمجھا)-

اَخْرُجُ اِلَيْهِ فَاُشَامُّهٗ قَبْلَ اللِّقَاءِ - میں عمرو ابن عبدود کی طرف نکلتا ہوں ذرا اس کو آزماؤں تو (سونگھ کر دیکھوں لوگ جیسا کہتے ہیں وہ بڑا پہلوان اور جری سپاہی ہے تو اس میں کیا بات ہے- یہ عمرو بن عبدود عرب کا وہ پہلوان تھا جو خندق میں گھوڑا اکدا کر آ گیا اور خود آنحضرتؐ کو اپنے مقابلہ کے لیے طلب کیا- آپ نے حضرت علیؓ کو بھیجا جو اس وقت نہایت کم سن تھے مگر آپ کی شجاعت اور قوت خداداد تھی- ایک ہی وار میں اس مردود کا کام تمام کیا تمام لوگ حیران رہ گئے اس کا سر کاٹ کر آنحضرتؐ کے سامنے لا کر ڈال دیا)-

شَامَمْنَا هُمْ ثُمَّ نَاوَشْنَا هُمْ - ہم نے ان کو سونگھا (یعنی ان کے قریب گئے ان کو آزمایا) پھر ان سے بھڑ گئے' ان کو لے ڈالا-

اَشِمِّيْ وَلَا تَنْهِكِيْ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا ختنہ کرنے والی سے فرمایا) تھوڑا سا کاٹ اور زیادہ مت کاٹ (یعنی وہ گوشت جو عورت کی فرج پر اٹھا ہوتا ہے (منہ) اس کو ذرا سا تراش دے' بالکل جڑ سے مت کاٹ)-

وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً - نہ میں نے مشک سونگھی-

فَاشُمُّهٗ - میں اس کو سونگھوں-

شُمَّ سَيْفَكَ لَا تُفْجِعْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - حضرت رسول خدا کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو مت ستایئے-

وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَشُمُّ رِيْحَهَا - مجھ کو ان لوگوں میں سے کر جو بہشت کی خوشبو سونگھیں گے-

اِشْمَام - خفیف حرکت دینا' اخیر کے حرف کو یعنی صرف ہونٹ ملا کر ضمہ میں -

باب الشین مع النون

شَنَأٌ یا شِنأٌ یا شُنُأٌ یا شَنَاْۃٌ یا مَشْنَاءٌ یا مَشْنَاۃٌ یا مَشْنُوْءَۃٌ یا شَنَآنٌ یا شَنْآنٌ کینہ رکھنا' دشمنی اور بدخلقی کے ساتھ -

شَنَأَ بِحَقِّهٖ - اس کے حق کا اقرار کیا یا دے دیا اس سے بری ہوا -

شُنِئَ - ناپسند ہوا -

شَنَاْۃٌ - نکالنا -

تَشَانُوٌ - بغض رکھنا ایک دوسرے سے -

عَلَیْکُمْ بِالْمَشْنِیَّةِ النَّافِعَةِ التَّلْبِیْنَةِ - تم اپنے اوپر ہریرہ کو جو ناپسند ہے مگر مفید ہے لازم کر لو یہ خلاف قیاس ہے' قیاس کے موافق -

مَشْنُوْءَۃٌ ہونا تھا جیسے مَقْرُوْءَۃٌ اور مَرْطُوْءَۃٌ میں مَقْرِیْئَةٌ اور مَوْطِیْئَةٌ کہنا درست نہیں ہے -

لَا تَشْنَوُهٗ مِنْ طُوْلٍ - لمبا ہونے کی وجہ سے تو اس سے بغض نہ رکھے -

وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُهٗ شَنَآنِیْ عَلٰی اَنْ یَّهْتِنِیْ - وہ دشمن جس کو میرا بغض اس پر برانگیختہ کرے کہ وہ مجھ پر طوفان جوڑے -

یُوْشِكُ اَنْ یُّرْفَعَ عَنْکُمُ الطَّاعُوْنُ وَیَفِیْضَ عَلَیْکُمْ شَنَآنُ الشِّتَاءِ قریب ہے کہ طاعون تم میں سے اٹھا لیا جائے اور جاڑے سردی تم پر بہہ آئے یعنی آپس میں بغض اور کینہ پھیلے (جاڑے میں سردی ناگوار ہوتی ہے اس لیے اس کو شنان کہا - بعض نے کہا سہولت اور آرام مراد ہے) -

اِنَّ شَانِئَكَ - تم سے بغض رکھنے والا -

مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ - شنوءہ کے مردوں کی طرح جو ایک قبیلہ کا نام ہے -

لَا اَبَ لِشَانِئِكَ - تیرے دشمن کا باپ نہیں ہے (یعنی وہ حرام زادہ ہے) -

وَاللّٰهُ شَانِئٌ لِاَعْمَالِهٖ - اللہ اس کے کاموں سے بغض رکھتا ہے (اس کے اعمال کو ناپسند کرتا ہے) -

شَنَأَ الْمُقَامَ بِمَکَّةَ - مکہ میں ٹھہرنا اور رہنا ناپسند کیا -

شَنَبٌ - دانتوں کا تیز اور صاف اور چمکتے ہوئے ہونا - دانتوں کی تازگی اور شادابی جو کم سنی میں ہوتی ہے -

ضَلِیْعُ الْفَمِ اَشْنَبُ - آنحضرتؐ کا دہن کشادہ اور دانت سفید شاداب چمکدار تھے -

شَنَبُوْیَةُ - نام ہے -

شَنَجٌ - کھنچ جانا' منقبض ہونا' اکڑنا - (سردی سے ہو یا آگ چھونے سے) -

تَشْنِیْجٌ - کھینچنا' اکڑانا -

اِنْشِنَاجٌ - اکڑنا' سکڑنا تَشَنُّجٌ کی بھی یہی معنی ہے یعنی پٹھوں کا کھنچ جانا' ہاتھ پاؤں کا سکڑ جانا -

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ - جب ٹکٹکی بندھ جائے اور انگلیاں کھنچ جائیں (یعنی موت قریب آ لگے) -

مَثَلُ الرَّحِمِ کَمَثَلِ الشَّنَّةِ اِنْ صَبَبْتَ عَلَیْهَا مَاءً لَانَتْ وَانْبَسَطَتْ وَاِنْ تَرَکْتَهَا تَشَنَّجَتْ وَیَبِسَتْ - ناطے رشتے کی مثال پرانی مشک کی طرح ہے اگر اس پر پانی ڈالتا رہے تو وہ نرم رہتی ہے اور پھیل جاتی ہے اگر یوں ہی اس کو چھوڑ دے تو سکڑ جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور ناطہ داروں سے اگر ملتا جلتا ان پر احسان ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو ناطہ تازہ اور شاداب رہتا ہے ورنہ سوکھ کر مرجاتا ہے) -

اَمْنَعُ النَّاسَ مِنَ السَّرَاوِیْلِ الْمُشَنَّجَةِ - میں لوگوں کو ایسے پائجاموں سے منع کرتا ہوں جو سکیڑے جائیں - (مطلب یہ ہے کہ اتنے نیچے ہوں جو جوتے اور موزے پر آ گریں' آدھا پاؤں چھپالیں ان کو اوپر اٹھانے اور سکیڑنے کی ضرورت پڑے (ہمارے زمانہ میں عموماً لوگوں نے ایسے ہی پائجامے اور پتلونیں پہننا اختیار کی ہیں جو ٹخنوں سے بھی نیچے رہتی ہیں یہ حرام اور منع ہے اللہ ان کو ہدایت کرے) -

شَنَاحٌ - لمبا' موٹا' اونٹ -

تَشْنِيحٌ - طعن کرنا، برائی کرنا، بہ معنی تَشْنِيعٌ - شُنْخُبٌ - پہاڑ کی چوٹی -

ذَوَاتُ الشَّنَا خِيبِ الصُّمِّ - بڑے اونچے چوٹیوں والے ٹھوس - یہ جمع ہے شُنْخُوبٌ کی -

شَنْخَفٌ - لمبا -

شَنْخِيفٌ - موٹا -

اِنَّكَ لَشِنَّخْفٌ - تو بڑا لمبا آدمی ہے -

شِنَّخْفٌ - حائے حطی سے کے معنی بھی یہی معنی ہیں ایک روایت میں سِنَّخْبٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا -

شَنَذَةٌ - حملوه على شنذة من ليف (سعد بن معاذؓ) کو کھجور کی چھال کے پالان پر لادا - خطابی نے کہا میں نہیں جانتا یہ کس زبان کی لغت ہے -

شَنَارٌ - سخت عیب بڑی بے شرمی -

كَانَ ذٰلِكَ شَنَارًا فِيْهِ نَارٌ - یہ سخت عیب تھا جس میں آگ تھی - شَنَارٌ اور عَارٌ دونوں کے ایک معنی ہے یعنی عیب اور بے عزتی، بے شرمی، بے آبروئی -

شَتَّرَ عَلَيْهِ - اس پر عیب لگایا -

شِنْشِنَةٌ - گوشت کا ٹکڑا، خلق، طبیعت، عادت، خصلت -

شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ - یہ وہ خصلت ہے جو اخزم سے میں سمجھتا ہوں (یعنی ان میں اخزم کی خصلت آ گئی - ابو اخزم ایک شخص تھا اس کا بیٹا اخزم اپنے باپ کا عاق اور نافرمان نکلا وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اپنے دادا یعنی ابو اخزم کو خوب مارا اس وقت ابو اخزم نے یہ شعر کہا - اِنَّ بَنِيَّ زملوني بالدم - شنشنسه اعرفها من اخزم میرے بچوں نے مجھ کو لہولہان کر دیا - یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی) - ایک روایت میں نشنشة ہے اسکا ذکر آگے آئے گا - (یہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس کے حق میں کہا یعنی ان کے باپ کی عقلمندی اور دانائی اور ہوشیاری ان میں بھی آ گئی) -

شَنْظَرَةٌ - گالی دینا، بدخلقی، بداطواری -

الشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ - دوزخ میں جانے والا وہ ہے جو بدخلق سخت گو ہو یعنی کج خلق، فحش بکنے والا -

ثُمَّ تَكُوْنُ جَرَاثِيمُ ذَاتُ شَنَاظِيرَ - پھر بڑھ کر اونچے اونچے ٹیلے ہو جاتی ہے دم میں دور تک جاتی ہیں ہروی نے کہا صحیح ذَاتُ شَنَاظِيْ ہے یہ جمع ہے شُنْظُوَةٌ کی یعنی پہاڑ کی دم جو ناک کی طرح ایک طرف چلی جاتی ہے -

شَنْعٌ - جدا جدا کرنا، برا کہنا، گالی دینا، فضیحت کرنا -

شَنَاعَةٌ - قباحت، برائی -

تَشْنِيعٌ - برا کہنا، عیب بیان کرنا، گالی دینا -

وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مُشَنَّعَةٌ - ان کے پاس ایک کالی بدصورت قبیح عورت تھی -

مَنْظَرٌ شَنِيْعٌ يا اَشْنَعُ يا مُشَنَّعٌ - برا منظر -

شَنَّعَ الرَّجُلُ - کپڑا اٹھایا، مستعد ہوا -

اَشْنَعَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی تیز چلی -

شُنُوْعٌ - برائی قباحت -

عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ مِنَ السُّلْطَانِ شُنْعَةٌ - ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے قباحت اور برائی ہے -

مُشَنِّعٌ - وہ شخص جو بے اصل خبریں بیان کرے -

شَنْفٌ - تعجب سے نگاہ کرنا یا اعتراض سے یا کراہت سے -

شَنَفٌ - برا جاننا، مکروہ سمجھنا، کسی بات کی تہہ کو پہنچ جانا -

شَنْفٌ - کان کے اوپر کی بالی، اور نیچے کی بالی کو قُرْطٌ کہتے ہیں -

تَشْنِيفٌ - بالی پہنانا -

فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ - وہ لوگ تو اس کو برا سمجھے اس کے دشمن ہو گئے (یعنی ابوذرؓ کے ان کے اسلام لانے کی وجہ سے) -

مَالِيْ اَرٰى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوْا لَكَ - مجھ کو کیا ہوا - میں دیکھتا ہوں تیرے دم والے تیرے دشمن بن گیا - تجھ کو برا سمجھنے لگے -

كُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى الضَّحَّاكِ وَعَلَيَّ شَنْفُ ذَهَبٍ فَلَا يَنْهَانِيْ - میں ضحاک پاس آیا جایا کرتا تھا اور میں کان میں سونے کا بالا پہنے تھا وہ مجھ کو منع نہیں کرتے تھے - مجمع البحرین میں ہے کہ شنف وہ بالا جو بائیں کان میں لٹکتا ہو اور قرط جو داہنے کان میں پہنا جائے -

شَنْقٌ - کھینچنا' اوپر اٹھانا' ڈاٹ لگانا' مجرم کے گلے میں پھانسی ڈال کر اس کو لٹکا دینا-

شَنَقٌ - محبت میں دیوانہ ہونا-

تَشْنِیْقٌ - کاٹنا-

شِنَاقٌ - تسمہ جس سے مشک کا منہ باندھتے ہیں-

لَا شِنَاقَ وَلَا شِغَارَ - نہ شناق ہے نہ شغار - شغار کا بیان تو اوپر گذر چکا شناق اور شنق یہ ہے کہ زکوۃ کے دو نصابوں کے درمیان جو زیادتی ہو مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس اونٹوں تک اب پانچ سے زیادہ نو اونٹوں تک ان میں بھی ایک ہی بکری ہے تو مطلب لا شناق کا یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دس اونٹ تھے ان میں دو بکریاں لازم تھیں وہ اپنا ایک اونٹ اس شخص کے اونٹوں میں ملا دے جس کے پانچ اونٹ ہوں تاکہ ایک ہی ایک بکری دینی پڑے-

قَدْ اَشْنَقَ - اس پر ایک بکری واجب ہوئی - یعنی پچیس اونٹوں تک یہی کہتے ہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اس وقت کہتے ہیں-

هُوَ مُعْقِلٌ - پھر جب چھتیس ہو جائیں تو مُفْرِضٌ کہتے ہیں-

شَانِقْنِیْ - یعنی اپنا مال میرے مال میں ملا دے' تاکہ زکوۃ ہلکی ہو جائے - ایک روایت میں ہے لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ نہ مال کو ملا دینا نہ چھپا دینا نہ شناق-

فَحَلَّ شِنَاقَ الْقِرْبَةِ - (آنحضرت ﷺ رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اٹھے) آپ نے مشک کا سر بندھن کھولا' وہ تسمہ جس سے مشک لٹکاتے ہیں- (نہایہ میں ہے کہ جس تسمہ یا رسی سے مشک کو لٹکاتے ہیں اس کو شِنَاق کہتے ہیں اور جس تسمہ سے مشک کا منہ باندھتے ہیں اس کو شنق کہتے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں شَنَقَ الْقِرْبَةَ اَشْنَقَ الْقِرْبَةَ یعنی مشک کا منہ بند کیا یا اس کو لٹکایا)-

اِنْ اَشْنَقَ لَهَا خَرَمَ - اگر زور سے اونٹنی کی نکیل کھینچے سوار رہ کر تو اس کی ناک کاٹ دے گا-

شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ - قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام تھا) کی باگ زور سے کھینچی اوپر سر اٹھانے کے لیے-

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ طَالِعٍ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ وَشَنَقَ لَهَا - آنحضرتؐ سب سے پہلے نمود ہوئے آپ نے اپنی اونٹنی کو پانی میں ڈال دیا اس نے پانی پیا اور آپ نے اس کی باگ کھینچی-

فَمَا زَالَ شَانِقًا رَاْسَهُ حَتّٰى كُتِبَتْ لَهُ - وہ برابر اپنا سر اٹھائے رہے یہاں تک کہ وہ قصیدہ ان کے لیے لکھ لیا گیا-

عَنَّتْ لِیْ عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ (حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا احرام کی حالت میں) ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا اس کو مار دیا (وہ مار کھا کر رک گئی بھاگ نہ سکی)-

وَفِی الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْكِبَيْنِ شَنَاقٌ - زرہ پہن کر بھاری کندھوں والا لمبا ہوتا ہے-

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ - سب پرندوں کو جمع کرو مگر جو اپنے بچوں کو چونچ سے کھانا کھلا رہے ہوں-

شَنٌّ - تھوڑا تھوڑا کر کے جگہ جگہ پانی ڈالنا' ہر طرف سے حملہ کرنا-

اِشْنَانٌ - پرانا ہونا' ہر طرف سے حملہ کرنا-

تَشَنُّنٌ - سوکھ جانا' سمٹ جانا' پرانا ہونا-

شُنَانٌ - بغض اور عداوت-

شُنَانٌ - ٹھنڈا پانی-

اَمَرَ بِالْمَاءِ فَقُرِّسَ فِی الشِّنَانِ - آنحضرتؐ نے حکم دیا پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کا یہ جمع ہے شَنٌّ اور شَنَّةٌ کی یعنی پرانی مشک-

فَقَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ - ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی-

فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ - ایک پرانی مشک کے پانی سے وضو کیا-

لَا يَتْفَهُ وَلَا يَتَشَانُّ - قرآن ایسا کلام ہے کتنا ہی اسکو پڑھو نہ بے مزہ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (بلکہ ہر بار جب پڑھو مزہ دیتا ہے اور نئے نئے نکات اور باریکیاں اس میں سے نکلتی رہتی ہیں)-

اِذَا اسْتَشَنَّ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَابْلُلْهُ بِالْاِحْسَانِ

اِلٰی عِبَادِہٖ (جب اللہ تعالیٰ سے جو تجھ کو تعلق ہے وہ پرانا پڑ جائے (یعنی قبض) کی حالت ہو جس وقت عبادت میں مزہ کم ہو جاتا ہے) تو اس کو اللہ کے بندوں پر احسان کر کے تازہ دم کر دے (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے حقیقت میں مخلوق خدا پر رحم و شفقت اور ان کو راحت رسانی کے برابر کوئی عبادت نہیں)۔

اِذَا حُمَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَشُنَّ عَلَیْہِ الْمَاءَ۔ جب کوئی تم میں سے بخار میں مبتلا ہو تو اپنے اوپر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی چھڑکے صفراوی بخار میں سرکہ اور پانی ملا کر بدن پر ملنا یا سر پر برف کے ٹکڑے رکھنا' اطباء کے نزدیک بھی بے حد مفید ہے) نہایہ میں ہے کہ شن متفرق طور سے پانی ڈالنا اور سن ایکساں پانی بہانا۔

کَانَ یَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْهِہٖ وَلَا یَشُنُّہٗ۔ عبداللہ بن عمر اپنے منہ پر ایک بارگی پانی بہاتے تھے تھوڑا تھوڑا کر کے نہیں چھڑکتے تھے۔

فَشَنَّہٗ عَلَیْہِ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوا کر اس پر بہا دیا۔ مشہور روایت سنہ علیہ ہے سین مہملہ سے جیسے کتاب السین میں گذر چکا۔

فَلْیَشُنُّوا الْمَاءَ وَلْیَمَسُّوا الطِّیْبَ۔ پانی اپنے اوپر ڈالیں (یعنی بہاویں) اور خوشبو لگائیں۔

اِنَّہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّشُنَّ الْغَارَةَ عَلٰی بَنِی الْمُلَوِّحِ۔ آنحضرتؐ نے ان کو یہ حکم دیا بنی ملوح پر ہر طرف سے حملہ اور لوٹ مار کریں۔

اِتَّخَذْتُمُوْہُ وَرَاءَکُمْ ظِهْرِیًّا حَتّٰی شُنَّتْ عَلَیْکُمُ الْغَارَاتُ۔ تم نے اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا یہاں تک کہ تم پر ہر طرف سے لوٹ مار ہونے لگی۔

وَلَا تَشَانَّ۔ بعض نسخوں میں ایسا ہی ہے۔ اور صحیح لَا یَتَّشَانّ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

یُقَعْقَعُ بَیْنَ رِجْلَیْہِ بِشَنٍّ۔ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان پرانی مشک کی آواز نکلتی ہے۔

باب الشین مع الواو

شَوْبٌ یا شِیَابٌ۔ خلط کرنا' ملا دینا' جیسے تَشْوِیْبٌ ہے۔

اِنْشِیَابٌ اور اِشْتِیَابٌ مل جانا۔

شَوَائِبُ۔ آفتیں' برائیاں' عیب جیسے نَوَائِبُ ہے۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ۔ خرید و فروخت میں آمیزش اور ملانا درست نہیں (جیسے دودھ میں پانی ملا دینا یا گھی میں چربی)۔

یَشْهَدُ بَیْعَکُمُ الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَةِ۔ تمہاری خرید و فروخت (سوداگری) میں قسم کھانا اور بے کار باتیں بنانا ہوا کرتا ہے (کم کوئی سوداگر ان باتوں سے بچتے ہیں) تو ایسا کرو اپنی سوداگری میں خیرات ملا دو (خیرات ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی)۔

ثُمَّ شُبْتُہٗ مِنْ مَاءِ بِیْرِنَا۔ پھر میں نے اس میں کنوئیں کا پانی ملایا۔

لَمْ یُشَبْ۔ نہیں بدلا نہ اس میں تغیر ہوا۔

اَرٰی اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ۔ میں تو مختلف قبیلوں کے گروہ پاتا ہوں۔

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ۔ گرم جلتا ہوا پانی ملا کر۔

فَشُوْبُوْا بَیْعَکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔ اپنی بیچ کھوچ میں خیرات اور صدقہ ملا دو (کچھ محتاجوں کو بھی دیا کرو تا کہ بے کار اور لغو جھوٹ باتوں کا کفارہ ہو جائے)۔

شُوْبُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالصَّدَقَةِ تُکَفِّرْ عَنْکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ (سوداگرو) تم اپنے مالوں میں سے خیرات نکالو کرو تا کہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

غَیْرَ مَشُوْبٍ حَسَبُہٗ۔ آنحضرتؐ کا خاندان بے آمیزش تھا۔ (کوئی عیب آپ کے حسب نسب میں نہ تھا)۔

مَالَہٗ شَوْبٌ وَّلَا رَوْبٌ۔ اس کے پاس نہ شوربا ہے نہ دودھ یا نہ آٹے کا ٹکڑا ہے نہ شہد۔

شَوْبَةٌ۔ مکر و فریب۔

لَیْلَةُ الشَّیْبَاءِ۔ مہینہ کی آخری رات۔

شَوْحَطٌ۔ ایک درخت ہے جس کی کمانیں بناتے ہیں۔

ضَرَبَہٗ بِمِخْرَشٍ مِّنْ شَوْحَطٍ۔ شوحط کی ٹیڑے منہ والی لکڑی سے اس کو مارا۔

شَوْذٌ۔ تَشْوِیْذٌ۔ ڈوبنے کے قریب ہونا' گھیر لینا' عمامہ

باندھنا-

مِشْوَذٌ اور مِشْوَاذٌ- عمامہ اس کی جمع ہے مشاوذ ہے-

اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ- آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ عماموں اور جرابوں (موزوں) پر مسح کر لیں-

شَوْرٌ یا شِيَارٌ یا شِيَارَةٌ یا مَشَارٌ یا مَشَارَةٌ- چننا' نکالنا-

شَارَ الدَّابَّةَ شَوْرًا وَّشِوَارًا- جانور کو سوار ہو کر چلانا خریدار کو دکھلانے کے لیے-

شَارَتِ الْاِبِلُ- اونٹ موٹے ہو گئے-

تَشْوِيْرٌ- جانور کو چلانا امتحان کے لیے- کسی سے بیشرمی کا کام کرنا' شرمندہ کرنا' اشارہ کرنا' بلند کرنا-

مُشَاوَرَةٌ- مشورہ لینا دوسرے کی رائے دریافت کرنا جیسے استشارہ ہے-

تَشَوُّرٌ- شرمندہ ہونا-

اَقْبَلَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ شُوْرَةٌ حَسَنَةٌ- ایک شخص آیا اس کی شکل اور ہیبت اچھی تھی-

شُوْرَةٌ- جمال اور حسن یہ شور سے ہے بمعنی عرض کرنا' پیش کرنا' ظاہر کرنا

عَلَيْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ- اس کی شکل اور صورت اچھی تھی یعنی خوبصورت' خوش وضع تھا-

كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَهٗ عِيْدًا وَّيَلْبَسُوْنَ نِسَآءَ هُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ- عرب لوگ عاشورا کے دن کو عید سمجھتے تھے اس دن اپنی عورتوں کو ان کے زیور پہناتے اور اچھے اچھے کپڑے-

مترجم کہتا ہے انہی کے کچھ چیلے چاپڑ اب تک دکن میں باقی ہیں وہ محرم میں عید سے زیادہ خوشی کرتے ہیں نئے نئے کپڑے بناتے ہیں عورتوں کو زیورات اور ملبوسات سے آراستہ کرتے ہیں- بعض تو ہولی کی طرح اس میں طرح طرح کے سوانگ نکالتے ہیں- شیر اور ریچھ اور جوگی بنتے ہیں- مہذب اقوام کو اسلام پر ہنسی اڑانے کا موقع دیتے ہیں- انا للہ وانا الیہ راجعون-

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا يَّشُوْرُهٗ- وہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے خریداروں کو دکھانے کے لیے-

مِشْوَار- نخاس جہاں جانور بکتے ہیں-

اِنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابوطلحہ آنحضرتؐ کے سامنے اپنے تئیں پیش کرتے تھے- (یعنی میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لیے اپنے تئیں آگے کرتے- بعض نے کہا دوڑتے اور ہلکے ہو جاتے اپنی قوت دکھلانے کے لیے یہ شرت الدابۃ سے نکلا ہے یعنی میں نے جانور کی جانداری آزمانے کے لیے اس کو دوڑایا)-

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰى غُرْلَتِهٖ- طلحہ اپنے تئیں لڑنے مرنے کیلیے اس وقت سے پیش کرتے جب ان کا ختنہ بھی نہیں ہوا تھا (بالکل بچہ تھے یعنی بچپن سے بہادر اور دلیر تھے)-

غُرْلَة- قلفہ کو کہتے ہیں یعنی وہ کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے-

اِنَّهٗ جَاءَ بِشَوَارٍ كَثِيْرٍ- بہت اسباب خانہ داری کا لایا-

تَدَلّٰى بِحَبْلٍ لِيَشْتَارَ عَسَلًا- ایک رسی میں لٹکا شہد جمع کرنے کے لیے-

شَارَ الْعَسَلَ يَا اِشْتَارَهٗ- یعنی شہد کو جگہ جگہ سے جمع کیا' چنا-

مَشُوْرَة یا مَشْوَرَة- صلاح دینا' رائے دینا' اشارہ کرنا-

خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ- اس کی تمام عورتیں میں حضرت خدیجہ افضل ہیں- وکیع نے یہ کہہ کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر جتنی عورتیں ہیں سب میں حضرت خدیجہ بہتر ہیں)-

وَاَشَارَ يُقَلِّلُهَا- آنحضرتؐ نے اشارے سے بتلایا کہ یہ ساعت یعنی جمعہ کی ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے تھوڑی دیر تک رہتی ہے-

مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ- جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کسی کام کا مشورہ دیا (اور وہ جانتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے تو اس نے خیانت کی)-

وَاَمْرُكُمْ شُوْرٰى - تمہارا کام مشورے سے چل رہا ہو (کیونکہ مشورہ لینا سنت ہے اور خودرائی اور خود سری شیطانی حرکت ہے - اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے سارے بندوں میں زیادہ عقلمند اور با تدبیر تھے مشورہ لینے کا حکم دیا تو اور کسی بادشاہ یا رئیس کا مشورہ سے علیحدہ ہونا کیونکہ کر ہوسکتا ہے - جو سلطنت مشورہ اور صلاح سے چلے گی اس میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی جائے گی -

اَلْخِلَافَةُ شُوْرٰى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ - خلافت ان چھ آدمیوں میں سے کسی پر مشورے سے رہے گی ان میں سے جس پر اکثر آدمیوں کی رائے آئے وہ خلیفہ ہو جائے (یہ حضرت عمر نے مرتے وقت وصیت فرمائی - اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا کوئی حق خلافت میں نہیں ہے اور سعید بن زید اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے - اس لئے ان کا نام بھی نہیں لیا - اس پاک نفسی اور خلوص کو دیکھو - ایسا سردار کہیں دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ہزار نفریں ہے ان لوگوں پر جو ایسے راست باز اور ایک نفس سردار کو برا سمجھیں جس کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی وہ نہیں ہو سکتے - مجمع البحرین میں جو شیعہ امامیہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا اَلصَّالِحُوْنَ لِهٰذَا الْاَمْرِ سَبْعٌ سعید بن زید وانا مخرجہ لانہ من اہل بیتی یعنی اس خلافت کے مستحق سات آدمی ہیں ان میں سے سعید بن زید کا نام میں نکال ڈالتا ہوں کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہیں - اس سے زیادہ اور کیا دلیل حضرت عمر کی پاک نفسی اور خداترسی کی ہوگی) -

شُوْرَةٌ - شرمندگی -

كَانَ يُشِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ - آنحضرتؐ نماز میں اشارہ کرتے (ہاتھ یا ابرو سے کبھی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے دیتے - معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی) -

فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ ضَعِيْهَا فِيْهِ - نماز میں اشارہ کیا کہ اس کو اس میں رکھ دے -

مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار سے اشارہ کرے (یعنی اس کو مارنے کے لئے ہتھیار اٹھائے یا صرف ہنسی کی راہ سے) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (جب صرف مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے لعنت کرتے ہیں تو اس پر کتنی لعنت کریں گے جو مسلمان کو ناحق ظلم سے قتل کرے اللہ ہی جانتا ہے اور اس پر کتنی لعنتوں کا انبار ہوگا جو مسلمانوں کے سردار یا سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرے) -

اَبْدَى اللّٰهُ شَوَارَهٗ - اللہ تعالیٰ نے اس کا ستر کھول دیا -

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ - آدمی کی خرابی کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کی طرف اشارہ کریں (یعنی شہرت اور ناموری اس کی ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں آدمی کے دل میں ضرور غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر خاص خاص یعنی بندے جن کو اللہ بچاتا ہے وہ ایسے خیال سے بچے رہتے ہیں) -

شَوَسٌ: کنکھیوں سے دیکھنا، تکبر یا غصہ کی راہ سے - جیسے تَشَاوُسٌ ہے -

شَوْسٌ یا شَوْصٌ مسواک کو چبانا -

اَسْفَعُ شُوْشٌ - کیا کالے کالے لمبے قد والے ہیں -

رُبَّمَا رَاَيْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَتَشَاوَسُ يَنْظُرُ اَزَالَتِ الشَّمْسُ اَمْ لَا - کبھی میں نے ابوعثمان نہدی کو دیکھا وہ ایک آنکھ سے (یا آنکھ کو چھوٹا کر کے کنکھیوں سے) دیکھتے سورج ڈھل گیا یا نہیں -

شُوْشٌ جمع اَشْوَسٌ کی یعنی لڑائی کے پہلوان -

تَشْوِيْشٌ - ہلا دینا -

تَشَوُّشٌ - ہل جانا -

شَوَاشٌ - اختلاف -

شَوْصٌ: ہاتھ سے سیدھا کرنا، اپنی جگہ سے ہٹانا، رگڑنا، ملنا، چبانا -

شَاصَ السِّوَاكَ - مسواک چبائی یا اوپر سے نیچے کی طرف رگڑی -

كَانَ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ - آنحضرتؐ اپنے دانتوں کو مسواک سے رگڑتے، ان کو صاف کرتے یا اوپر سے نیچے کی

طرف لاتے - اصل میں شوص کے معنی دھونے کے ہیں -

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ السِّوَاكِ - لوگوں سے بے پرواہ رہو (یعنی کسی سے کوئی حاجت مت چاہو) اگرچہ مسواک رگڑنا ہو یا مسواک کا دھوون یا جو اس میں سے ریزہ ریزہ ہو کر نکلتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت چیز بھی کسی سے مت چاہو) -

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ - جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے وہ داڑھ کے درد یا پیٹ کے ریاحی درد اور کان کے درد اور بد ہضمی کے درد سے محفوظ رہے گا - مجمع البحرین میں ہے کہ شوص کے معنی فلنا، رگڑنا اور موص - دھونا -

شَوْطٌ - حد غایت یا حد تک ایک پھیرا کرنا -

شَوْطٌ شَوْطًا ایک پھیرا جیسے طَلَقًا طَلَقًا ہے -

رَمَلَ ثَلٰثَةَ اَشْوَاطٍ - طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا - (یعنی کندھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوئے چلے جیسے پہلوان چلتے ہیں) -

اِنَّ الشَّوْطَ بَطِيْنٌ وَقَدْ بَقِیَ مِنَ الْاُمُوْرِ مَاتَعْرِفُ بِهٖ صَدِيْقَكَ مِنْ عَدُوِّكَ - ابھی پھیرا لمبا ہے (یعنی زمانہ بہت باقی ہے) اور کئی کام ایسے رہ گئے ہیں جن سے آپ دوست دشمن کی تمیز کر لیں گے (یہ سلیمان بن صرد نے حضرت علی سے کہا) -

شَوْط - مدینہ کے ایک باغ کا نام تھا اس کا ذکر جونیہ کی حدیث میں ہے -

طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ - خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے -

شُوَاظٌ - آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو -

اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَسَاقَهُمْ شُوَاظٌ اِلَى الْمَحْشَرِ - جب قبروں سے نکلیں گے اور آگ کا ایک شعلہ ان کو محشر کی طرف ہانک لائے گا -

طَبْعُهٗ شُوَاظٌ - وہ بڑا چڑچڑا ہے آگ بھبوکا ہے -

شَوْعٌ یا شَوِعٌ - اڑنا، گرد آلود ہونا -

شُعْ شُعٌ - بال لمبے کر -

شَوِعَ الْفَرَسُ - گھوڑ کا ایک رخسارہ سفید ہے -

هٰذَا شَوْعُ هٰذَا - یہ اس کے بعد پیدا ہوا -

شَوْفٌ : جلا کرنا، صیقل کرنا، دیکھنا -

اَشَافَ عَلَيْهِ - اس پر برآمد ہوا -

اَشَافَ مِنْهُ - اس سے ڈرا -

تَشَوُّفٌ - آراستہ ہونا، منتظر ہونا، آنکھ لگانا، جھانکنا -

شِيَافٌ - جو دوا آنکھ میں ڈالی جائے یا مقعد میں -

اِنَّهَا شَوَّفَتْ جَارِيَةً فَطَافَتْ بِهَا وَ قَالَتْ لَعَلَّنَا نَصِيْدُبِهَا بَعْضَ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ ایک چھوکری کو اس نے سنوارا آراستہ کیا اور اس کو پھرایا کہنے لگی شاید ہم اس سے قریش کے بعض جوانوں کا شکار کر لیں (ان کو اپنے دام میں پھانس لیں) -

شَيِّفَ اور شَوَّفَ اور تَشَوَّفَ - آراستہ ہوا -

تَشَوَّفَتْ لِلْخُطَّابِ - پیغام دینے والوں کے لئے بنی ٹھنی آراستہ ہوئی -

وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى وَرَعِهٖ اِذَا اَشَافَ - آدمی کی پرہیز گاری اس وقت دیکھو جب کوئی چیز اس کے سامنے آ جائے (مال دولت یا خوبصورت عورت اور اس وقت پروردگار کا ڈر رکھے حرام مال لینے سے یا حرام کاری کرنے سے بچا رہے ورنہ عصمت بی بی از بیچادری یوں تو میں معتقد نہیں کسی شیخ و شاب کا) -

مُتَشَوِّفِيْنَ لِشَيْءٍ - کسی چیز کا انتظار کرنے والے، اس کی امید رکھنے والے، زمانہ حال کے محاورہ میں شوف دیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے -

شَافَ يَشُوْفُ شُفْ - دیکھا، دیکھتا ہے، دیکھ -

اَلنِّسَاءُ يَتَشَوَّفْنَ مِنَ السُّطُوْحِ عورتیں کوٹھوں پر سے جھانکتی ہیں -

شَوْقٌ : رغبت کرنا، شوق کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا -

شَاقَ الْقِرْبَةَ - مشک کو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا -

شَائِقٌ - عاشق اس کی جمع شوق ہے -

قَلْبٌ شَيِّقٌ - مشتاق دل -

شَوْكٌ : کانٹا لگنا -

شَاكَةٌ اور شِيكَةٌ - کانوں میں گرنا، کانٹا لگنا -

شَاكَ شَوْكًا - اس کی شوکت اور تیزی ظاہر ہوتی -

شِيْكَ الْجَسَدُ - بدن پر سرخی نمود ہوئی -

شَاكَتِ الثَّدْيُ - پستان ابھر آئے -

شَوْكَةٌ - ہتھیار' کانٹا' تیزی' لڑائی میں سختی اور بہادری -

اِنَّهٗ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ - آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں داغ دیا - (شوکہ سرخ بادہ جو غلبہ خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو پتی اچھلنا بھی کہتے ہیں) -

اِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ - جب اس کو کانٹا لگے تو موچنہ سے نکال نہ سکے -

لَا يُشَاكُ الْمُؤْمِنُ - مومن کو کوئی کانٹا نہیں لگتا (یعنی کوئی مصیبت یا تکلیف پیش نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدل اس کو اجر و ثواب دیتا ہے) -

حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا - یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اس کے بدن میں لگے -

غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ - بے ہتھیار والی -

تَرَكْتُ بَعْدِيْ عَدُوًّا كَبِيْرًا وَّشَوْكَةً شَدِيْدَةً - میں اپنے پیچھے ایک بڑے دشمن اور بڑی قوت کو چھوڑ آیا ہوں (یعنی پوری ہتھیار بند خوب لڑنے والی فوج کو) -

هَلُمَّ اِلٰى جِهَادٍ لَّا شَوْكَةَ فِيْهِ - اس جہاد کی طرف آؤ جس میں جنگ اور ہتھیار نہیں ہے (یعنی حج جیسے دوسری روایت میں ہے الحج جہاد کل ضعیف یعنی حج ہر ناتوان ضعیف کا جہاد ہے)

اُرِيْدُ اَنْ اُدَاوِيَ بِكُمْ وَاَنْتُمْ دَائِيْ كَنَاقِشِ الشَّوْكَةِ بِالشَّوْكَةِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا - (حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا) میں تو تم سے اپنی بیماری کی دوا کرنا چاہتا ہوں مگر تم خود بیماری ہو جیسے کوئی شخص کانٹا کانٹے سے نکالے وہ جانتا ہے کہ دوسرا کانٹا اسی طرح کا اسے ساتھ ہے -

شَوْكَةُ الْعَقْرَبِ - بچھو کا ڈنک -

شَوْلٌ یا شَوَلَانٌ یا شَوَالٌ - اوپر اٹھانا یا اٹھنا -

شَالَتْ نَعَامَتُهٗ - مر گیا یا اس کا غصہ تھم گیا -

نَعَامَةٌ - قدم یا تلوہ -

شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ - وہ متفرق ہو گئے یا اپنے مکانات خالی کر گئے -

مُشَاوَلَةٌ - نیزہ بازی -

اِشَالَةٌ - اوپر اٹھانا -

تَشَاوُلٌ بمعنی مُشَاوَلَةٌ ہے -

شَالٌ - روئی یا اون یا ریشم کی چادر جو کمر پر باندھی جائے یا سر پر لپیٹی جائے - اس زمانہ میں عرب لوگ شل کی جگہ شِیل کہتے ہیں' یعنی اٹھا -

شِيْلُوْا - اٹھاؤ -

فَهَجَمَ عَلَيْهِ شَوَائِلُ لَهٗ فَسَقَاهُ مِنْ اَلْبَانِهَا - اس کی حاملہ اونٹنیاں جن کا دودھ کم رہ گیا تھا اس کے گرد جمع ہوئیں ان کا دودھ اس کو پلایا (نہایہ میں کہ شوائل جمع ہے شائلته کی یعنی وہ اونٹنی جس کے تھن میں بہت کم دودھ رہ گیا ہو اور یہ جب ہوتا ہے جب اس کے حمل پر سات مہینے گذر چکا ہوں) -

فَاُتِيَ بِشَائِلٍ - بکریاں کا ایک گلہ ان کے پاس لائے -

شَائِلٍ بِرِجْلَيْهِ - دونوں پاؤں اپنے اٹھائے ہوئے -

فَكَاَنَّكُمْ بِالسَّاعَةِ تَحْدُوْكُمْ حَدْوَ الزَّاجِرِ بِشَوْلِهٖ - تم قیامت کے ساتھ ایسے ہو کہ قیامت تم کو ہانکے لے جا رہی ہے جیسے ہانکنے والا اپنی اونٹنیوں کو جو دم اٹھائے رہتی ہیں گا کر ہانکے لیے جات ہے -

شَوْلٌ - جمع ہے شَائِلَةٌ کی برخلاف قیاس' جیسے شُوَّلٌ اور شُيَّلٌ جمع ہیں شَائِلٌ کی -

شَوَالٌ - ٹوکرا' گونی' بوری -

اَتٰى هِرَقْلًا وَقَدْ شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ - وہ ہرقل کے پاس آیا حالانکہ ہرقل کے لوگ سب متفرق ہو گئے تھے یا مر گئے تھے کچھ تھوڑے سے باقی تھے - نعامة - جماعت -

تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ شَوَّالٍ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا (معلوم ہوا کہ شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مبارک ہے - حضرت عائشہ نے یہ فرمایا کر جاہلیت کے خیال والوں کا رد کیا جو شوال میں نکاح کرنا منحوس سمجھتے تھے کیونکہ شَوَّال اِشَالَةٌ اور شَوْلٌ سے

ماخوذ ہے جس کے معنی اوپر اٹھانے کے ہیں- بعض نے کہا شوال اس مہینے کا اس لیے نام ہوا کہ اونٹنیاں اس میں اپنی دمیں اٹھائے رہتی ہیں (یعنی نر کی خواہش سے)-

اِنَّمَا سُمِّیَ شَوَّالًا لِاَنَّ فِیْهِ شَالَتْ ذُنُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ- شوال اس مہینے کا اس لیے نام ہوا کہ مومنوں کے گناہ اس میں اٹھائے جاتے ہیں (یعنی معاف ہو جاتے ہیں- رمضان کے روزے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور پھر بچے کھچے گناہ صدقہ فطر سے دور ہو جاتے ہیں اسی طرح عید کی نماز سے)-

شُوْمٌ- نحوست، بدبختی، اصل میں شوم ہمزے سے تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ہمزے کو واو سے بدل دیا اس لیے اس کو یہاں دوبارہ بیان کر دیا-

اِنْ کَانَ الشُّوْمُ فَفِیْ ثَلٰثٍ اَلْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ- اگر نحوست کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہو گی عورت اور گھر اور گھوڑے میں (عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پست خیالی اور وسواس میں مبتلا تھے- وہ بہت چیزوں کو منحوس سمجھا کرتے- آنحضرتؐ نے یہ خیال باطل کیا اور یہ فرمایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے انجام پر اگر نظر رکھے تو قباحت نہیں مثلاً گھر تنگ و تاریک، نجس اور غلیظ مقام میں ہو وہاں رہنے والے بیمار رہتے ہوں تو اس گھر کو چھوڑ دے جیسے ابوداؤد کی حدیث میں ہے- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ایک گھر میں ہم جا کر رہے اور ہماری تعداد زیادہ تھی، وہاں ہماری تعداد کم ہو گئی- آپ نے فرمایا ایسے برے گھر کو چھوڑ دو- عورت زبان دراز، بے حیا بدکار ہو تو وہ منحوس ہے اس کو طلاق دے دے، اس سے الگ ہو جائے، گھوڑا شریر اور خندہ ہو یا کھاؤ اور چلنے میں مٹھا اور سست ہو تو اس کو نکال ڈالے- امام مالک اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ ان تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کبھی نحوست ہوتی ہے- ایک روایت میں خادم کا بھی ذکر ہے اور خادم کی نحوست یہ ہے کہ چور اور کام میں سست ہو، نافرمان اور شریر ہو)-

شَامَةُ اور طَفِیْلُ- مکہ کے دو پہاڑوں کا نام ہے-

حَتّٰی عَرَفَتْهُ اُخْتُهُ بِشَامَةٍ- ابوطلحہ کی بہن نے ان کو پہچانا ایک تل دیکھ کر (ورنہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے)-

کَانَتْ عَلَیْهِ جُبَّةٌ شَامِیَّةٌ- آنحضرتؐ شام کے ملک کا بنا ہوا ایک چغہ پہنے تھے (ایک روایت میں جبہ رومیہ ہے یعنی روم کا بنا ہوا شام آپ کے زمانہ میں کافروں کا ملک تھا- معلوم ہوا کہ مشرکوں اور کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں- ابن شہاب زہری جو بڑے عالم اور حدیث کے امام تھے اس کپڑے کو پہنتے جو پیشاب سے رنگا جاتا-

شُوْنِیْز- کلونجی یا رائی یا بطم-

اَلشُّوْنِیْزُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ- کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا-

شَوْهٌ یا شَوْهَةٌ- قبیح ہونا، بدشکل ہونا، ڈرانا، نظر لگانا، ہونسنا، مائل ہونا-

تَشْوِیْهٌ- بدشکل بنانا، قبیح کرنا-

تَشَوُّهٌ- قبیح ہونا، شکار کرنا، عیب دار ہونا، دیو کی شکل بننا-

رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ شَوْهَاءُ اِلٰی جَنْبِ قَصْرٍ- میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں بہشت میں ہوں اور ایک محل کے بازو میں ایک خوبصورت عورت ہے-

شَوْهَاء- بدصورت اور خوبصورت دونوں میں مستعمل ہے-

شَوْهَاء- چوڑے منہ والی عورت اور تنگ منہ والی عورت کو بھی کہتے ہیں-

شَوَّهَ اللّٰهُ حُلُوْقَکُمْ- اللہ تعالیٰ حلق کشادہ کر دے-

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ- (آنحضرتؐ نے مشرکوں پر ایک مٹھی مٹی کی پھینکی اور فرمایا) منہ بدشکل ہوئے (جس خطبہ میں آنحضرتؐ پر درود نہ بھیجیں اس کو بھی شوہا کہتے ہیں اسی طرح جس درود میں آنحضرتؐ کی آل کا ذکر نہ کریں اس کو بترا کہتے ہیں)-

شَاهَ الْوَجْهُ- اس کا منہ قبیح ہوا یعنی پھٹے منہ-

اَتَشَوَّهْتُ عَلٰی قَوْمِیْ اَنْ هَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ- کیا تو پھٹے منہ ہو گیا میری قوم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو سلام

کی ہدایت کی (آپ نے انصار کو اپنی قوم فرمایا چونکہ وہ آپ کے مددگار تھے)۔

اَشْوَہ۔ جس کی نظر تیز لگتی ہو۔

شَائِهُ الْبَصَرِ اور شَاهِي الْبَصَرِ۔ تیز نگاہ والا۔

لَا تُشَوِّهْ عَلَيَّ۔ مجھ کو اچھا کہہ کے نظر مت لگا۔

اَبُوْشَاہ۔ ایک شخص کا نام تھا جس کو آنحضرتؐ نے پروانہ لکھوا کر دیا تھا۔

شَاةٌ۔ بکری۔ اصل میں شَوْهَةٌ تھا اس کی جمع شِيَاةٌ آتی ہے اور تصغیر یعنی چھوٹی بکری۔ شاہ فارسی لفظ ہے بہ معنی بادشاہ۔

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ يُّسَمّٰى شَاهَان شَاه یا شَاهِ شَاه۔ بدترین نام اللہ کے نزدیک شہنشاہ ہے یعنی بادشاہوں کا بادشاہ (کیونکہ یہ نام خاص اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے رہی سب شاہوں کا شاہ ہے باقی سب اس کے غلام اور بندے ہیں جو لوگ خوشامد کی راہ سے دنیا کے بادشاہوں کو شہنشاہ یا امیر کہتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہیے)۔

لَا تُشَوِّهْ خَلْقِيْ بِالنَّارِ۔ میری شکل کو دوزخ کی آگ سے بدنمامت کر۔

سُئِلَ عَنِ الْمُشَوَّهِيْنَ فِيْ خَلْقِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ يَاْتِيْ اٰبَاؤُهُمْ نِسَاءَ هُمْ فِي الطَّمْثِ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا یہ لوگ بدصورت بدوضع کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے باپوں نے اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کی (جو حرام قطعی ہے اور اس حرام کاری کی وجہ سے اولاد بد شکل بدہیات پیدا ہوتی ہے)۔

شَهْ شَهْ۔ ایک کلمہ ہے جو کسی چیز سے نفرت دلانے کے لیے کہا جاتا ہے جیسے اردو زبان میں چھی چھی کہتے ہیں۔

شَهْ شَهْ تِلْكَ الْحُمْرَةَ الْمُنْتِنَةَ۔ یہ بدبودار سرخی (یعنی حیض کا خون) چھی چھی۔

شَاهِ زَنَان۔ حضرت شہر بانو کا لقب تھا جو امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔

مَاتَ وَاللّٰهِ شَاهُهٗ۔ اس کا شاہ مرگیا۔ (یعنی شطرنج کا شاہ)۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰى شَاهُهٗ مَا مَاتَ وَلَا قُتِلَ۔ حالانکہ شاہ اس کا اللہ تعالیٰ ہے وہ نہ مرا نہ قتل کیا گیا۔ (بعض علماء نے شطرنج کی حرمت پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اس میں جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایک دوسرے سے کہتا ہے دیکھو تمہارا پیادہ یا پیل یا ہاتھی یا وزیر مرگیا حالانکہ کوئی مرا نہیں ہوتا)۔

شَاهْتَرَج۔ شاہترہ مشہور دوا ہے مصفی خون۔

اَرْضٌ مَشَاهَةٌ۔ اس زمین میں بکریاں بہت ہیں۔

شَيٌّ۔ اصل میں شوی تھا' بھوننا۔

شِوَاءٌ۔ بھنا ہوا گوشت۔

شَاوٍ۔ بھوننے والا۔

مَشْوِي۔ بھنا ہوا۔

تَشْوِيَةٌ۔ بھنا ہوا گوشت کھلانا جیسے اِشْوَاءٌ ہے۔

اِنْشِوَاءٌ۔ بھن جانا جیسے اِشْتِوَاءٌ ہے۔

كَانَ يَرٰى اَنَّ السَّهْمَ اِذَا اَخْطَاَهٗ فَقَدْ اَشْوٰى۔ جب تیر نشان پر لگے تو عرب لوگ کہتے ہیں اَشْوٰى یعنی تیر نے کام نہیں کیا۔

شَوِيَّةٌ۔ سر کی کھلوی پر مارا یا جسم کے اطراف پر جیسے سر ہاتھ پاؤں وغیرہ اس کا مفرد شَوَاةٌ ہے یعنی جسم کا کوئی ٹکڑا۔

لَا تَنْقُضُ الْحَائِضَ شَعْرَهَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ شَوٰى رَاْسِهَا۔ حائضہ عورت کو غسل میں چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے جب سر کی کھال پر پانی پہنچ جائے۔

كُلُّ مَا اَصَابَ الصَّائِمُ شَوًى اِلَّا الْغِيْبَةَ۔ روزے میں ہر آفت جو آئے آسان ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مثلاً بھولے سے کھا پی لینا یا کلی میں پانی بے اختیار حلق کے اندر چلا جانا) مگر غیبت (اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض علماء کا قول یہی ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ روزے میں غیبت کرنے سے گو روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ شَوًى مَا سَلِمَ لَكَ دِيْنُكَ۔ ہر چیز آسان ہے (یعنی ہر مصیبت) جب تک تیرا دین محفوظ ہے (اگر دین میں خلل آیا تو سخت مشکل ہے کیونکہ عاقبت کی خرابی سے بدتر کوئی چیز نہیں' رہی دنیا کی تکلیف تو وہ بے حقیقت ہے چند روز میں نہ

تکلیف رہے گی نہ تکلیف دینے والا رہے گا)۔

فِي الشَّوِيِّ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ وَاحِدَةٌ۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوۃ کی دینا ہوگی۔

مَا لِيْ وَ لِلشَّوِيِّ۔ (عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا تمتع میں ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا کیا۔انہوں نے کہا) بھلا بکریوں سے کیا کام نکلتا ہے (ان کا مذہب یہ تھا کہ تمتع کے لیے ایک بدنہ یعنی اونٹ یا گائے قربانی کرنا ضرور ہے)۔

رَمٰى فَاَشْوٰى۔ اس نے تیر مارا لیکن کام تمام نہیں کیا۔ ادھر ادھر جسم کے کناروں میں لگا۔

رَجُلٌ شَاوِيٌّ۔ بکریوں والا آدمی۔

لَا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ۔ میرا جسم دوزخ کی آگ سے نہ بھنے۔

بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ۔ اپنی سواری کے اونٹوں اور چارپایوں اور بکریوں کے ساتھ۔

باب الشين مع الهاء

شَهْبٌ۔ جلا ڈالنا' رنگ بدل دینا' جیسے تَشْهِيْبٌ ہے۔

اِشْهَابٌ۔ جلا ڈالنا' فنا کر دینا' خراب کر دینا۔

شَهَبٌ۔ سفید سیاہی پر یا پس سفیدی اور سیاہی ملی ہونا۔

يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ۔ حضرت عباس نے جس دن مکہ فتح ہوا مکہ والوں سے فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامت رہو گے کیونکہ تم پر ایک جوان اونٹ زور آور پھینکا گیا ہے (یعنی تم پر ایک سخت مصیبت آئی ہے جس کا دفعیہ تم سے نہیں ہو سکتا) عرب لوگ کہتے ہیں یوم اشهب یعنی سخت دن اور سخت سال اور سخت زور آور لشکر۔

خَرَجْتُ فِيْ سَنَةٍ شَهْبَاءَ۔ (حلیمہ سعدیہ آنحضرتؐ کی انا کہتی ہیں) میں ایک قحط اور سخت کے سال میں سے گھر سے نکلی۔ اصل میں شهباء اس صاف زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزی اور روئیدگی نہ ہو۔

فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شہاب (یعنی آگ کا شعلہ جو ستارہ ٹوٹنے کی طرح رات کو نظر آتا ہے) اس کو پالیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں سے چرائی ہوئی بات دوسرں کو سنائیں۔ مجمع البحرین میں قَبْلَ اَنْ يَتَلَقِّيَهَا ہے یعنی اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں کی بات سنے اور وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے (اگر کوئی کہے کہ شیطان اور جن کی پیدائش تو آگ ہی سے ہے تو آگ ان پر کیونکر اثر کرتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہے مگر مٹی اس کو گلا کر فنا کر دیتی ہے پتھر مارو تو آدمی مر جاتا ہے اور دوزخ کی آگ دنیا کی مٹی کی طرح نہیں ہے تو شیطان کے لیے بھی وہ عذاب ہوگی گو اس کی خلقت آگ ہی سے ہے۔

اصل میں شِهَاب اور قَبَس اور جَذْوَة۔ وہ لکڑی جس کا ایک کنارہ سلگ رہا ہو اور شہاب اس تارے کو بھی کہتے ہیں جو رات کو ٹوٹتا ہے درحقیقت وہ تارہ نہیں ہے بلکہ آگ کا ایک شعلہ ہے جو فرشتے شیطانوں پر مارتے ہیں)۔

اَمْسَكْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ۔ میں نے آنحضرتؐ کا خچر جس کو شہبا کہتے تھے تھاما (شہبا اس کو اس لیے کہا کہ اس کی سفیدی پر سیاہی غالب تھی) اسی سے ہے غُرَّةٌ شَهْبَاءُ مجمع البحرین میں ہے کہ اَشْهَب شیر کو بھی کہتے ہیں۔

شَهْبَاءُ۔ بڑا لشکر بہت ہتھیار والا۔

يَوْمٌ اَشْهَبُ۔ سردی کا دن۔

شَهَابٌ۔ وہ دودھ جس میں دو حصے پانی ملا ہو۔

شَهْبَرَةٌ۔ بوڑھی عمر والی عورت جیسے شَيْهُوْرٌ اور شَنْهَبَرَةٌ اور شَهْرَبَةٌ ہے۔

لَا تَتَزَ وَّجَنَّ شَهْبَرَةً وَّلَا لَهْبَرَةً وَّلَا نَهْبَرَةً وَّلَا هَيْذَرَةً وَّلَا لَفُوْتًا۔ بوڑھی عورت اور لمبی دبلی عورت اور مرجونی عورت (جو ناتوانی سے مرنے کے قریب ہو یا لمبی دبلی) اور گلے والی (باتونی بہت بک بک کرنے والی) سے اور اس عورت سے جس کی اگلے خاوند سے اولاد ہو مت نکاح کر۔

شَهْدٌ یا شُهْدٌ۔ شہد

شُهُوْدٌ۔ حاضر ہونا' مطلع ہونا' دیکھنا' پالینا اور جمع ہے شَاهِدٌ کی بہ معنی گواہ اور حاضر جیسے شُهَّدٌ ہے۔

اِشْهَادٌ- گواہ کرنا' جوان ہو جانا' عورت کا حائضہ ہونا-

اِسْتِشْهَادٌ- گواہی چاہنا-

شَهِيْدٌ- اللہ کا ایک نام ہے یعنی سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں کوئی چیز اس سے غائب نہیں-

وَشَهِيْدُكَ يَوْمُ الدِّيْنِ- قیامت کے دن تیرا گواہ-

سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هُوَ شَاهِدٌ- سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے وہ گواہ ہے-
(جو کوئی جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا تو قیامت کے دن جمعہ اسکے لیے گواہی دے گا)-

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ- شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن کیونکہ اس دن لوگ عرفات میں حاضر ہوتے ہیں' وہاں جمع ہوتے ہیں-

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَّكْتُوْبَةٌ- فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا ثواب نمازی کے لیے لکھا جاتا ہے- دوسری روایت میں فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ ہے یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں شریک ہوتے ہیں-

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ- جو شخص پیٹ کی بیماری سے مر جائے یا ڈوب کر مرے یا آگ میں جل کر یا مکان گر کر یا پسلی کے عارضہ یعنی ذات الجنب سے یہ سب شہید ہیں (اصل میں تو شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا مارا جائے پھر ان لوگوں کو بھی آنحضرتؐ نے شہید فرمایا یعنی شہید کا سا اجر اور ثواب ان کو حاصل ہوگا' شہید اس کو اس لیے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے لیے گواہ ہیں وہ بہشت میں جائے گا- بعض نے کہا اس لیے کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ اور حاضر اور خبردار ہے- بعض نے کہا کہ رحمت کے فرشتے شہادت کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں بعض نے کہا اس لیے کہ وہ امر حق کا گواہ ہے یہاں تک کہ اسی کے لیے مارا گیا- بعض نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عزت اور کرامت اس کے لیے تیار کر رکھی ہے اس کو وہ پانے والا ہے اور حاصل کرنے والا)-

خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا- بہتر گواہ گواہوں میں وہ ہے (جو کسی کا حق ڈوبتے وقت اللہ کے لیے ایک مسلمان کا حق بچانے کے واسطے) گواہی دے- اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے- بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب گواہی کے لیے بلایا جائے تو دیر نہ کرے فوراً حاضر ہو اور گواہی نہیں چھپائے-

يَاْتِيْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ- (قیامت کے قریب) کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا (بظاہر یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر خلاف نہیں ہے- اس حدیث سے مراد جھوٹے گواہ ہیں جن کو کسی نے گواہ نہیں بنایا نہ وہ معاملہ کے وقت حاضر تھے اور خواہ مخواہ گواہی دینے آئیں) بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں مثلاً کہیں فلاں بہشتی ہے فلانا دوزخی ہے-

يَسْبِقُ شَهَادَةَ اَحَدِهِمْ يَمِيْنُهٗ- ان کی گواہی پر قسم پہلے ہوگی یا گواہی پہلے ہوگی قسم بعد میں کھائیں گے (مطلب یہ ہے کہ بے باک ہوں گے نہ ان کو گواہی دینے میں کوئی تامل ہوگا نہ قسم کھانے میں) اس حدیث سے یہ نکلا کہ گواہ کو قسم دینا درست ہے اور ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہو گیا ہے- یہی مناسب ہے کہ گواہوں سے حلف لیں اور بعض حنفیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے-

مَالَكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ اَعْرَاضَ النَّاسِ اَنْ لَّا تُعَرِّبُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا نَخَافُ لِسَانَهٗ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ- (حضرت عمرؓ نے فرمایا) تم کو کیا ہوا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو لوگوں کی عزت بگاڑتا ہے (اس کی برائیاں کرتا ہے) تو اس کو ڈانٹتے اور روکتے کیوں نہیں- انہوں نے کہا ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں (کہ وہ ہم کو بھی بدنام کرے گا ہماری بھی برائی پھیلائے گا) حضرت عمر نے کہا پھر تو تم قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے کے لائق نہیں ہو سکتے (حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں پر گواہ بنو گے- مطلب یہ ہے کہ حق پرستی اور انصاف پسندی کا خیال رکھو اور کسی کے کہنے سے ڈرو نہیں جو کام برا ہے اس پر بے خوف وخطر انکار کرو)-

اَللَّعَّانُوْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ- جو لوگ بہت لعنت کیا

کرتے ہیں (جو شخص لعنت کے لائق نہیں اس پر بھی لعنت کر بیٹھتے ہیں- لعن طعن سب وشتم گالی گلوچ ان کی خصلت ہے) وہ گواہ نہیں ہو سکتے ایسے لوگوں کی گواہی قبول نہ ہوگی (کیونکہ ان کی زبان بے لگام ہے ان کو جھوٹ بولنے میں بھی باک نہ ہوگا- یا مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اگلی امتوں پر گواہ نہ بنیں گے)-

فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ- ایک پرہیز گار نیک شخص کو گواہ بنا لے (کہ یہ چیز میں نے پڑی پائی تھی ایسا نہ ہو وہ مر جائے اور اس کے وارث اس چیز کو بھی اس کا ترکہ سمجھ لیں یا خود اس شخص کے دل میں بے ایمانی کرنے کا وسوسہ شیطان ڈالے)-

شَاهِدَ اكَ اَوْيَمِينُهٗ- تیرے لئے دو ہی باتیں ہیں یا دو گواہ لا یا مدعی علیہ سے قسم لے (اگر گواہ نہ ہوں) ایک روایت میں شَاهِدَ اكَ اَوْيَمِينُهٗ ہے ایک میں شُهُوْدُكَ فَيَمِيْنُهٗ ہے مطلب وہی ہے-

لَا صَلٰوةَ بَعْدَ هَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ- عصر کی نماز کے بعد پھر کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ستارہ دکھلائی دے جو غروب کی نشانی ہے، اسی سے مغرب کی نماز کو صلوۃ الشاھد کہتے ہیں- بعض نے کہا اس لئے کہ مسافر اور مقیم دونوں اس نماز میں برابر ہیں یعنی اس میں قصر نہیں ہے-

اَمُشْهِدٌاَمْ مُغِيْبٌ فَقَالَتْ مُشْهِدٌ كَمُغِيْبٍ- (حضرت عائشہ نے عثمان بن مظعون کی بی بی سے پوچھا) کیا تو ایسی عورت ہے جس کا خاوند حاضر اور موجود ہو یا ایسی عورت جس کا خاوند غائب ہو؟ انہوں نے کہا میں ایسی عورت ہوں جس کا خاوند حاضر ہے مگر وہ غائب کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا تو میں کیا بناؤ سنگار کروں)-

يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ- آنحضرتؐ ہم کو التحیات اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے (التحیات کو تشہد اس لیے کہا کہ اس میں دو شہادتیں ہیں ایک توحید کی دوسری رسالت کی)-

قَالَ نَعَمْ وَاَنَالَهٗ شَهِيْدٌ- فرمایا وہ شہید ہے اور میں اس کا گواہ ہوں (یعنی اس کی شہادت کی گواہی دوں گا)-

اَنَا فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ- میں قیامت میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے آگے جا کر تمہاری ضروریات کا بندوبست کروں گا) اور میں تمہارا گواہ ہوں گا تو گویا میں تمہارے ساتھ ہوں-

اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ- میں ان لوگوں کا گواہ ہوں (قیامت کے دن یہ گواہی دوں گا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں)

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ- ہم کو اَشْهَدُ بالله کہنے یا قسم کھانے سے مارتے تھے (ایسا نہ ہو قسم کھانے کی عادت پڑ جائے- یہ بری عادت ہے جیسے بعض لوگوں میں ہوتی ہے کہ بات بات پر والله بالله ثم بالله خدا کی قسم اشهد بالله کہا کرتے ہیں)-

اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ- تم اللہ کے گواہ ہو (مراد وہ صحابہ ہیں جو اس وقت حاضر تھے اسی طرح جو لوگ صحابہ کی طرح متقی اور پرہیزگار ہوں میت کے دشمن نہ ہوں)-

ثُمَّ حَصَلَ لَكَ الشَّهَادَةُ- (آپ کی تو فضیلتیں بہت تھیں) پھر اس پر شہادت کی فضیلت بھی حاصل ہوئی (یہ عبداللہ بن عباس نے حضرت عمرؓ سے کہا جب فیروز ابولولو پارسی نے آپ کو عین نماز میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا) مغازی یعنی جہادوں کو مشاہد بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں شہادت ہوتی ہے-

صَوْمُ الْمَرْاَةِ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ- عورت کا روزہ رکھنا یعنی نفل روزہ جب اس کا خاوند موجود ہو (تو شوہر کے بدوں اجازت نفل روزہ نہ رکھے اس لیے کہ خاوند کو تکلیف ہوگی البتہ فرض اور واجب روزے میں اجازت کی ضرورت نہیں جب وقت میں گنجائش نہ ہو)-

لَمْ يَذْكُرْاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهٗ- یہ مذکور نہیں کہ آنحضرتؐ نے (مدعی علیہ کے اقرار پر) حاضرین میں سے کسی کو گواہ کیا ہو (معلوم ہوا کہ جب مدعی علیہ اقرار کرے تو قاضی اس پر فیصلہ نافذ کر سکتا ہے اور رد ہوا ان لوگوں کا جو کہتے ہیں قاضی کو اس کے اقرار پر دو گواہ کر کے پھر فیصلہ کرنا چاہیے)-

لَا يَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ اِلَّا شَهِدَلَهٗ- جہاں تک موذن کی آواز جاتی ہے اور جو کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ اس کا گواہ ہوگا (قیامت کے دن یہاں تک کہ کنکر پتھر درخت بھی گواہی دے گے)-

مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةٌ- بہشت کی کنجیاں شہادت ہے-

شَاهِدُ الصَّلٰوةِ- جو نماز میں حاضر ہو (یعنی اذان سن کر جماعت میں شریک ہونے کے لیے)-

شَاهِدُ وا الصَّلٰوةِ- جو لوگ نماز میں حاضر ہوں-

فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ- پہلے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اس طرح وضو کر پھر اذان دے پھر نماز کے لیے تکبیر کہہ-

شَاهِد- آنحضرتؐ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ آپ قیامت کے دن اگلے پیغمبروں کے گواہ ہوں گے کہ انہوں نے اپنی امت والوں کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا)-

شَهِدْتُ الدَّارَ- میں حضرت عثمان کے قتل کے وقت ان کے گھر پر موجود تھا-

فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ- اخیر رات میں جو (تہجد کی) نماز پڑھی جائے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں-

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ- جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے (تھوڑا یا بہت یا اپنی عزت بچانے کے لیے) مارا جائے وہ شہید ہے- (مثلاً چور یا ڈاکو یا اور کوئی ظالم اس کا مال یا اس کی عزت لینا چاہے اور وہ دفع کرے اور مارا جائے تو اس کو شہید کا ثواب حاصل ہوگا- بعض نے کہا کم قیمت چیز کے بچانے کے لیے یہ حکم نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث عام ہے کم قیمت اور بیش قیمت سب کو شامل ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لیے مارا جائے جب کوئی ظالم ناحق اس کی جان لینا چاہے- بعض نے کہا جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو مارا جانا بہتر ہے مگر مارنے والے پر ہاتھ نہ ڈالے جیسے دوسری حدیث میں ہے

مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهٗ وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ- جو شخص دل سے شہادت طلب کرے (خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے) تو اللہ تعالیٰ اس کو شہادت عطا فرمائے گا، گو شہادت کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا)-

فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ- (قیامت کے دن اس پیغمبر سے پوچھا جائے گا) تمہارے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمد اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں-

رَسُوْلُ اللّٰهِ شَاهِدٌ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَحُجَّتُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ- قرآن میں جو شاہد و مشہود ہے تو شاہد سے آنحضرتؐ مراد ہیں وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اس کی مخلوقات پر اور زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں- (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَضَيْتَ لِلَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيْدًا وَّ مُسْتَشْهِدًا وَّمَشْهُوْدًا- (آپ کی تقدیر میں جو لکھا تھا کہ شہید ہوں گے) وہ آپ نے پورا کیا اسی طرح آپ سے جو شہادت طلب کی گئی تھی اور لوگوں کو آپ کی شہادت پر گواہ کرنا منظور تھا (یہ امام حسین علیہ وعلی ابیہ السلام کی صفت بیان کی)-

وَشَهِيْدٌ لَكَ يَوْمَ الدِّيْنِ- قیامت کے دن تیرا گواہ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا تُدْرِكُهُ الشَّوَاهِدُ- سب تعریف اس پروردگار کی ہے جس کو حواس نہیں پا سکتے (یعنی حواس خمسہ سے اس کا احساس نہیں ہو سکتا)-

وَلَا تَحْوِيْهِ الْمَشَاهِدُ- مجلسیں اس کو گھیر نہیں سکتیں (یعنی کوئی مکان اس کو محیط نہیں ہو سکتا بلکہ وہی سب چیزوں کو محیط ہے)-

شَهِدْتُ عَلَى الشَّيْءِ- میں اس بات پر مطلع ہوا-

اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَالَا يَرَى الْغَائِبُ- جو شخص حاضر ہو وہ وہ چیز دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا-

ذُوالشَّهَادَتَيْنِ- دو گواہوں کے برابر (یہ خزیمہ ابن ثابت انصاری کا لقب ہے آنحضرتؐ نے ان کے اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر رکھی تھی)-

شَهْرٌ- مشہور کرنا، ظاہر کرنا-

شَهَرَ سَيْفَهٗ- اپنی تلوار کھینچی مارنے کو-

تَشْهِيْرٌ- مشہور کرنا-

مُشَاهَرَةٌ- ماہواری تنخواہ پر نوکر رکھنا جیسے معاومة سالانہ تنخواہ پر-

اِشْهَارٌ- مشہور کرنا' ایک مہینہ گذرنا یا مہینہ داخل ہونا یا زچگی کا مہینہ آنا-

اِشْتِهَارٌ- مشہور ہونا-

شَهْرٌ- مہینہ- شُهُوْرٌ اور اَشْهُرٌ اس کی جمع ہے-

صُوْمُوْا الشَّهْرَ وَسِرَّهٗ- مہینہ کے شروع اور اخیر درمیان میں روزے رکھا کرو-

اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ- مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (یہ مہینہ جس میں عورتوں کے پاس نہ جانے کی میں نے قسم کھائی تھی انتیس دن کا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ کبھی دو دو تین تین چار چار مہینے برابر انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں لیکن چار سے زیادہ نہیں ہوتے)-

اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ- صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا رمضان کے بعد اور کس مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے- فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں-

شَهْرَا عِيْدٍلَا يَنْقُصَانِ- عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذیحجہ) کم نہیں ہوتے (اگر انتیس دن کے ہوں جب بھی ثواب تیس دن کا ملتا ہے یا اگر غلطی سے دسویں تاریخ وقوف عرفات کرے اس کو نویں تاریخ سمجھ کر جب بھی حج صحیح ہو جاتا ہے)-

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص ایسا کپڑا پہنے جس سے شہرت اور ناموری مقصود ہو (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا- وہاں ذلت کے ساتھ شہرت ہوگی- جیسے یہاں عزت کے ساتھ ہوئی تھی) طیبی نے کہا مراد وہ کپڑا ہے جس کا پہننا درست نہیں یا لوگوں کو ہنسانے اور تمسخر کے لیے یا فخر اور غرور کے لیے پہنے-

نَهٰى عَنِ الشُّهْرَتَيْنِ- دونوں شہرتوں سے منع فرمایا (یعنی ایسا بیش قیمت کپڑا پہننا یا اتنا کم قیمت اور ذلیل کہ جس سے لوگوں میں شہرت ہو دونوں منع ہیں- اس حدیث سے یہ نکلا کہ بعض لوگ جو اپنے تئیں فقیر اور درویش کہلانے کو گیروی یا ملتانی مٹی میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں یا پھٹے پرانے بوسیدہ کمبل اوڑھے رہتے ہیں یہ بھی خوب نہیں ہے' عمدہ طریق یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے نہ بہت بیش قیمت نہ بالکل خراب اور کم قیمت اور ہر طرح کی شہرت سے بچا رہے)-

خَرَجَ اَبِیْ شَاهِرًا سَيْفَهٗ رَاكِبًا رَاحِلَتَهٗ- (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میرے والد ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلے (یعنی اکیلے ان لوگوں سے لڑنے کے لیے جو اسلام سے پھر گئے تھے زکوۃ دینے سے انکار کرتے تھے- یہ حال دیکھ کر کہ امیر المومنین اکیلے نکلے اور صحابہ بھی لڑنے پر مستعد اور آمادہ ہو گئے)-

مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ- جو شخص تلوار سونت لے اور اس کو چلانے (حملہ کرے) تو اس کا خون ہدر ہے (یعنی ضائع ہے اگر اس کو دوسرا شخص دفع کرنے کے لیے مار ڈالے تو نہ قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینا پڑے گی)-

مترجم- تمام مہذب اقوام کے قوانین میں بھی ایسا ہی حکم ہے اس کو حفاظت خود اختیاری کہتے ہیں- یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے-

وَمَاتَتْلُوْ السَّفَاسِرَةُ الشُّهُوْرُ- اور جو کتاب والے عالم لوگ پڑھتے ہیں یہ شہر کی جمع ہے بمعنی عالم اور فاضل-

شَهِيْر- مشہور-

شَهْرِيَار- ایران کا بادشاہ تھا-

شَهْقٌ یا شَهِيْقٌ یا شُهَاقٌ یا تَشْهَاقٌ- سینہ میں رونے کی آواز پیدا ہونا' بدنظر لگانا-

شَهِيْقٌ- گدھے کی بھی آواز کو کہتے ہیں- جیسے نَهِيْقٌ ہے-

فِیْ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ- پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہ جمع ہے شاهق کی بمعنی بلند اور مرتفع-

فَشَهِقَ ثَلٰثَ شَهَقَاتٍ- تین بار سینہ سے آواز نکالی یا تین ٹھسکے لیے-

فَمَاتَ - پھر مر گیا-

ذُوْ شَاهِقٍ -سخت غصیلا-

شَهَلٌ - آنکھ کی سیاہی میں سرخی ہونا- مگر زرق یعنی نیلگونی سے کم- محیط میں ہے کہ شھل یہ ہے آنکھ کے حلقہ میں سرخی پلائی گئی ہو مگر لکیریں نہ ہوں اگر لکیریں ہوں تو اسکو شُكْلَةٌ کہتے ہیں- شَهْلَاءُ مؤنث ہے اَشْهَلُ کا-

كَانَ ﷺ اَشْهَلَ الْعَيْنِ - آنحضرت ﷺ کی آنکھوں میں سرخی تھی-

مُشَاهَلَةٌ -گالی گلوچ کرنا' جواب دینا-

تَشَهُّلٌ -منہ کا پانی سوکھ جانا' حاجت بر آنا-

لَعَنَ اللّٰهُ شَهِيْلًا ذَا لَا سُنَانِ - اللہ لعنت کرے نیلی آنکھ والے بڑے دانت والے پر-

شَهْمٌ یا شُهُوْمٌ -ڈرانا' ڈانٹنا-

شَهَامَةٌ -مستعد' چالاک' ہوشیار ہونا-

كَانَ شَهْمًا - آنحضرت ﷺ مستعد اور روشن ضمیر اور اپنے ارادے کے پورے تھے- یہی انسان کی بڑی فضلیت ہے کہ پہلے خوب سوچ لے پھر جو بات مناسب نظر آئے اس کو کر ڈالے اور اللہ پر بھروسا رکھے یہ نہیں کہ ساری عمر حیص بیص میں گذرے اور کوئی کام پورا نہ ہو- شَهْمٌ کی جمع شِهَامٌ ہے-

اَلشَّهَامَةُ ضِدُّهَا الْبَلَادَةُ -شہامت کی ضد بلادت ہے یعنی کودن' کند ذہن' احمق اور بے وقوف ہونا-

شَهْوَةٌ -خواہش کرنا' محبت رکھنا' آرزو کرنا-

تَشْهِيَةٌ -خواہش دلانا' ترغیب-

مُشَاهَاةٌ -مشابہت-

اِشْهَاءٌ -خواہش پوری کرنا' نظر لگانا-

تَشَهِّی -خواہش کرنا جیسے اِشْتِهَاءٌ ہے-

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ - مجھ کو سب سے بڑھ کر ڈر تم پر دو گناہوں کا ہے ایک تو ریا (یعنی دکھانے اور شہرت اور ناموری کے لیے نیک عمل کرنا نہ کہ خلوص سے خدا کی رضامندی کے لیے) دوسرے پوشیدہ خواہش سے (وہ یہ ہے کہ لوگوں میں تو اپنی لاطمعی اور بے پرواہی دکھلائے اور دل میں دنیا کی طمع ہو جیسے اکثر مکار اور دغا باز درویش ہوتے ہیں- بعض نے کہا گناہ کا دل میں چھپانا' اس پر اصرار کرنا- مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا تو ظاہر میں تو آنکھ جھکا لینا تاکہ لوگ پرہیز گار سمجھیں مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں)-

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَالْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ - دوزخ شہوتوں اور خواہش سے ڈھانپی گئی ہے اور بہشت ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں (یعنی شہوتیں اور خواہشیں جب پوری کی جائیں تو سمجھ لو کہ دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور جب شہوت اور خواہش کو دبا کر نفس شکنی کی جائے تو سمجھ لو کہ بہشت کا دروازہ کھل گیا- انسان میں یہی دو چیزیں ہیں جن کا دبانا اور مسخر کرنا انسانیت کے لیے ضرور ہے ورنہ پھر انسان اور دوسرے جانوروں میں فرق نہیں رہتا ایک تو غصہ دوسرے شہوت' پہلا ایک کتا اور دوسرا سور اور عقل پادشاہ ہے اور سور کو ڈانٹ دبا کر تم نے تابعدار کر دیا اور پادشاہ کی رائے پر چلے تو سبحان اللہ پھر بہتری بہتری ہے اگر خوب کھلا پلا کر ان کو موٹا کیا اور بادشاہ کو اس کتے اور سور کا تابعدار کر دیا تو پناہ بخدا پھر خیر نہیں ہلاکت اور تباہی کا سامنا ہے- میں سچ کہتا ہوں کہ اب تک باوصف اتنی عمر ہونے کے یہ مرتبہ مجھ کو حاصل نہیں ہوا کہ غصہ اور شہوت دونوں عقل کے پورے تابعدار ہو جائیں اور کبھی کبھی یہ کتے اور سور زور کر کے عقل پر غالب آ جاتے ہیں- یا اللہ تو اپنے فضل کرم سے اس کتے اور سور کو دبا دے اور عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابعدار کر دے بغیر تیری مدد کے میں اس کتے اور سور پر غالب نہیں ہو سکتا)-

يَا شَهْوَانِيُّ - اے شہوت پر چلنے والے یا سخت شہوت والے اس کی جمع شہاوی آتی ہے-

اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ - جب تم میں کوئی بیمار شخص کسی چیز کی خواہش کرے (یعنی کھانے کو اس کا دل چاہے) تو اس کو کھلائے (یہی سچی طب ہے اور جو طبیب بیمار کو پرہیز کرا کر اس کی طاقت اور قوت توڑ ڈالتے ہیں وہ نیم حکیم خطرہ جان ہیں اللہ ایسے حکیموں سے بچائے رکھے-

باب الشین مع الیاء

شَیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ اور مَشَاءَۃٌ اور مَشَائِیَۃٌ چاہنا' ارادہ کرنا-

شاء الله الشيء - اللہ کی مشیت ایسی ہی تھی-

مَاشَاءَ اللّٰہُ - تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے-

تَشْیِیْئٌ - برانگیختہ کرنا' ایک کام کرنے کی رغبت دلانا-

اِشَاءَۃٌ - لاچار کرنا' مجبور کرنا-

تَشَیُّئٌ - غصہ تھم جانا-

شَیْئٌ - چیز اور ہر موجود کو کہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو بھی-

اَنَّ یَھُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُنَذِّرُوْنَ وَ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتُ فَاَمَرَ ھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ - ایک یہودی آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا تم لوگ منت مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم لوگ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور میں چاہوں (تو اپنے تئیں اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے ہو) اس وقت آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہا کریں جو اللہ چاہے پھر میں چاہوں (تو جب اللہ کی مشیت کو مقدم کیا اس کے بعد اپنی مشیت رکھی تو شرک کا شبہ جاتا رہا- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ قَالَ جَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا قُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ - یعنی جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا یوں کہہ جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (نہایہ میں ہے کہ داؤ زبان عرب میں جمع کے لیے ہے برخلاف ثم کے وہ جمع اور ترتیب کے لیے ہے تو جب ثم کہا تو اللہ کی مشیت مقدم ٹھہری اور بندے کی اس کے بعد پس شرک کے شبہ سے احتراز ہو گیا)-

لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ - یوں مت کہو جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے-

فَلَا یَقْرَبُھَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ - اللہ چاہے تو طاعون اور دجال دونوں اس کے پاس نہ پھٹکیں گے (یہ ان شاء اللہ فرمایا محض تبرک کے لیے ہے نہ شک کے طور پر اسی لیے امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا انت طالق ان شاء اللہ تو طلاق پڑ جائے گی کیونکہ ان شاء اللہ یقین کے مقام میں بھی آتا ہے جیسے کوئی کہے انا مومن ان شاء اللہ برخلاف اس کے اگر ان شاء زید کہا تو طلاق اس وقت تک نہیں پڑے گی جب تک زید نہ چاہے-

اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ - یا اللہ اگر تو یہ چاہے کہ تیری پوجا نہ ہو (بلکہ شرک میں سب لوگ مبتلا رہیں) تو ایسا ہی ہوگا معلوم ہوا کہ شرک اسی طرح سارے گناہ اللہ ہی کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اللہ شرک اور گناہ سے راضی نہیں ہے- ارادہ مشیت اور رضا میں بہت فرق ہے اب یہ اعتراض کہ جب سارے کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں تو پھر گناہ کرنے والوں کو عذاب دینا انصاف سے بعید ہے ایک بے وقوفی کا اعتراض ہے بات یہ ہے کہ اللہ کی مشیت ایک مخفی امر ہے اور ظاہر میں اللہ نے بندوں کو اختیار دیا ہے کیا ہماری ارادی حرکت اور رعشہ کی حرکت دونوں ایک قسم کی ہیں- کوئی عقلمند اس کا قائل نہ ہوگا بس عذاب اور ثواب اس ظاہری اختیار پر مبنی ہے اور اس میں جو حکمت ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے- اور شیخ ابن عربی نے جو صوفیوں کے پیشوا ہیں اسی اعتراض سے بچنے کے لیے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دوزخ والوں کے لیے عذاب اور شیریں اور بامزہ ہے لیکن بہشت والوں کے نزدیک وہ سخت تکلیف ہے- چنانچہ ایک صوفی فرماتے ہیں کہ جیسے بہشت والے دوزخ سے پناہ مانگیں گے اسی طرح دوزخ والے بہشت سے مگر علمائے ظاہر نے ان پر رد کیا ہے اور ایسے اعتقاد کو الحاد اور زندقہ قرار دیا ہے اور بہت سخت مخالف اس قول کے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ ہیں پر ان کے شاگرد امام ابن قیم کا میلان اس طرف پایا جاتا ہے کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے اور ایک زور ایسا آئے گا گو ہزاروں برس بعد سہی کہ دوزخ کی تکلیف مٹ جائے گی اور دوزخ والے چین سے اس میں بسر کریں گے جیسے بہشت والے بہشت میں اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور رحم اسی کو مقتضی ہے کیا وہ چند روز کے گناہوں پر ابداً باداً اپنے بندوں کو سخت سخت تکالیف میں مبتلا میں رکھے گا دنیا کا کوئی ظالم سے ظالم

بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا- گو یہ قول چند صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافر اور مشرک اور منافق لوگوں کا عذاب دائمی ہے' واللہ اعلم بحقیقة الحال)-

فَمَشِيْتُكَ بَيْنَ يَدَىْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ- ان سب کاموں میں تیری مشیت ضرور ہے یا تیری مشیت کی نیت کرتا ہوں گو میں زبان سے کہوں-

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ- ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنی مرنے والے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ محض تبرک کے لیے ہے کیونکہ موت تو یقینی ہے اس میں شک نہیں ہوسکتا-

هَيَّاَتْ شَيْئًا- ابوطلحہ کی بی بی نے ایک چیز تیار کی (اور اس کو گھر کے کونے میں رکھ دیا اور ابوطلحہ نے جب پوچھا بچہ کیسا ہے- انہوں نے کہا اب آرام ہے اور یہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تعریض تھی- مطلب یہ تھا کہ دنیا کی اور بیماری کی تکلیف سے آرام ہو گیا- حالانکہ وہ مر گیا تھا- ابوطلحہ کے دل کو تسکین ہوئی- انہوں نے اپنی بی بی سے صحبت کی وہ حاملہ ہو گئیں- پھر ایک بچہ کے بدل (یکے بعد دیگرے) نو بچے اللہ نے عنایت فرمائے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعریض کسی مصلحت سے درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے- امام شافعی نے ظالم بادشاہ کے سامنے تعریض کی اور معاویہ کے عامل مغیرہ بن شعبہ نے حجر بن عدی کو حضرت علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا' انہوں نے کہا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَمِيْرَكُمْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَلْعَنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْعَنُوْهُ لَعَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور مراد یہ رکھی کہ اس عامل پر لعنت کرو اللہ اس پر لعنت کرے)-

مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا- ہم آسمان میں نہ بادل دیکھتے تھے نہ ابر کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ (یعنی آسمان بالکل صاف تھا مگر آپ کی دعا سے ابر کا ایک ٹکڑا نمود ہوا اور پھیل گیا خرب پانی برسا)-

وَلَا اَذَانَ وَلَا شَيْئَ- نہ اذان ہوئی نہ اور کچھ (جیسے الصلوة جامعة یا الصلوة ایها المومنون وغیرہ)-

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْئٌ وَّاحِدٌ- بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہیں (یعنی ہمیشہ ملے جلے رہے- جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں (عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب تو عبد شمس اور نوفل دو بھائی ایک طرف ہو کر رہے اور ہاشم اور مطلب ایک طرف یہاں تک کہ جب بنو کنانہ اور قریش نے یہ ٹھہرایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے کوئی معاملہ کریں گے تو دونوں بھائیوں کی اولاد مدت تک پہاڑ کے ایک کونے میں بند رہی- قریش اور بنو کنانہ کہتے تھے کہ حضرت محمدؐ کو ہمارے سپرد کر دو لیکن بنی ہاشم اور بنی مطلب نے اس کو منظور نہ کیا اور ایک مدت تک تکلیف اور مصیبت اٹھائی)-

فَاِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَاِلَّا رَجَعْتَ- اگر تو کچھ پائے یعنی مجاہدہ کا موقع تو بہتر ہے ورنہ (اپنے گھر کو) لوٹ آئے-

لَا يُحْدِثُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ- ان دونوں رکعتوں میں کوئی ایسا کام نہ کرے (جو نماز کے خلاف ہے یعنی ادھر ادھر کے خیالات اور وسوسے دل میں نہ لائے)-

فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَ نْصَارِ شَيْئًا- انصار کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں کبھی ان میں کوئی عیب ہوتا ہے)- اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو پیغام دے تو نکاح سے پہلے اس کا دیکھ لینا درست ہے' گو غفلت میں عورت کی رضامندی کے بغیر دیکھے یا شہوت کی نظر سے دیکھے اور امام داؤد ظاہری نے اس حدیث سے اس کے تمام جسم کو دیکھنا درست رکھا ہے- بعض نے کہا صرف چہرہ اور ہاتھ پاؤں دیکھنا درست ہے)-

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا- تجھ کو ابن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر تھا مگر اس کے شعروں میں خدا کی توحید اور شرک کی مذمت بھری ہوئی تھی- آنحضرتؐ نے اس کا کلام بڑے شوق سے سنا اور فرمایا وہ تو مسلمانی کے قریب تھا)-

حَتّٰى يَنْبُتُوْا نَبَاتَ الشَّيْءِ- یہاں تک کہ اس چیز کی طرح اگیں گے (یعنی اس دانہ کی طرح جس کو پانی بہا کر لاتا

ہے)-

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا - (آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا (چاہیں تو اللہ اور رسول کو پسند کریں آپ کی زوجیت میں رہیں چاہیں جدا ہو جائیں) ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا پھر یہ اختیار کو کچھ نہیں شمار کیا (یعنی اس کو طلاق نہیں سمجھا)- اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر خاوند اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہو گی)-

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) لوگوں کا یہ گمان کہ آنحضرتؐ نے ہم کو کوئی خاص خاص باتیں بتلائیں یا کوئی خاص کتاب دی ہے بالکل غلط ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں- ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن ہے اور یہ صحیفہ (اس میں چند احکام تھے شریعت کے مثلاً دیت کے احکام' قیدیوں کا چھڑانا' مدینہ کا حرم ہونا)-

ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا - آپ نے ایک اندیشہ ناک بڑی بات کا ذکر کیا-

وَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ - اللہ کی مدد جب ساتھ ہو تو پھر کوئی غالب نہیں ہو سکتا-

اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا - تم چاہتے ہو تو میں تم کو (زکوٰۃ کے مال میں سے) دیتا ہوں حالانکہ زکوٰۃ کے مال میں اچھے ہٹے کٹے کمانے والے کا اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے- مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اس مال میں سے نہیں دوں گا-

فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا - (اپنے مکان میں نماز پڑھ کر پھر میں مسجد میں آتا ہوں وہاں جماعت کھڑی ہوتی ہے میں اس میں بھی شریک ہو کر نماز پڑھ لیتا ہوں) اب میرے دل میں کچھ خیال آتا ہے (کہیں یہ ناجائز ہو اور میں گنہگار رہوں) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا کرنے سے میرے دل کو خوشی ہوتی ہے-

كُلَّمَا هَمَّ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ - جب وہ ان دروازوں میں سے کچھ کھولنا چاہتا ہے یعنی ذرا سا-

مَا كُنْتُ لِاَلْقَى اللّٰهَ بِبِدْعَةٍ لَمْ يُحْدِثْ اِلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا - میں اللہ تعالیٰ سے ایک بدعت نکال کر جس کا حکم اس نے نہیں دیا ملنا نہیں چاہتا (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جن لوگوں پر ہم کو قدرت حاصل ہوا گر ہم زبردستی ان کو مسلمان بنالیں تو ہماری قوت زیادہ ہو گی ہمارا شمار بڑھ جائے گا)-

فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ - میں جب تم کو کسی بات کا حکم کروں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اس کو بجا لاؤ (دین کی بات ہو یا دنیا کی) جب کسی بات سے منع کر دوں تو اس سے پرہیز رکھو (اور جس سے سکوت کروں وہ تم کو معاف ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ شَيْءٌ لَا كَالْاَشْيَاءِ - اللہ تعالیٰ ایک شے ہے (یعنی موجود ہے بلکہ اسی کا وجود اصلی ہے اور باقی چیزیں اسکے وجود کا ایک سایہ ہیں) مگر وہ اور اشیا کی طرح نہیں ہے (اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے جیسے فرمایا لیس کمثلہ شی اس میں کاف زائد ہے اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے)-

لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ - نہ تو اللہ کسی چیز سے نکلا نہ اللہ نے مخلوقات کو کسی چیز سے بنایا (اس سے رد ہوا مادیتین کا جو کہتے ہیں مادہ قدیم ہے اور خداوند تعالیٰ نے سب چیزوں کو اسی مادہ سے بنایا)-

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ شَيْءٌ - اللہ ہمیشہ سے تھا اور اللہ کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی (یعنی سوا ذات اور صفات الٰہی کے سب چیزیں حادث ہیں تو اللہ نے تمام چیزوں کو عدم سے وجود کا شرف بخشا یعنی اپنے وجود کا ایک سایہ ان پر ڈال کر ان کو موجود کیا پہلے وہ معدوم تھیں یعنی خارج میں گو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں- اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ معدوم موجود نہیں ہو سکتا- نہ کوئی موجود معدوم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معدوم محض نہ تھیں- بلکہ من وجہ وجود رکھتی تھیں یعنی وجود علمی اب جب اللہ تعالیٰ نے ان کو خارج میں بھی موجود کرنا چاہا تو اپنے وجود کا ایک عکس ان پر ڈالا وہ خارج میں بھی موجود ہو گئیں پھر جب چاہے گا یہ عکس ان سے اٹھا لے گا اور سب چیزیں نیست و نابود ہو جائیں گی)-

وَاَنْ يَعْمَلَا حَسْبَ مَا اَمَرَهُمَا اللّٰهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ -

دونوں وصی جیسا اللہ نے حکم دیا ویسا ہی کریں- انشاء اللہ بمعنی اذ کے ہے یا قد کے یعنی اللہ نے ایسا ہی چاہا-

شَیْبٌ یا شَیْبَۃٌ یا مشَیبٌ- بڑھاپا' بالوں کی سفیدی' بوڑھے مرد کو شائب کہیں گے مگر بوڑھی عورت کو شَیْبَاءُ نہیں کہتے بلکہ شَمْطَاءُ کہتے ہیں-

تَشْیِیْبٌ- بوڑھا کرنا-

شَیَّبَ الْحَجَرَ- پتھر کو توڑ اکر برابر کیا-

شِیْبٌ- بھیڑ ے کا بچہ-

شَیْبَان- عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے اسی میں سے محمد بن حسن شیبانی امام ابوحنیفہ کے شاگرد-

شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدُ وَالْوَاقِعَۃُ- مجھ کو سورہ ہود اور سورہ واقعہ نے بوڑھا کر دیا (کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قیامت اور اس کے ہولناک واقعوں کا ذکر ہے- ایک شخص نے خواب میں آنحضرتؐ سے پوچھا ہود کی کس آیت نے آپ کو بوڑھا کر دیا- فرمایا فاستقم کما امرت نے یعنی اللہ کے حکموں پر مرنے تک قائم رہ حقیقت میں استقامت بہت مشکل ہے- صوفیہ فرماتے ہیں استقامت ہزار کرامت سے بڑھ کر ہے)-

لَہٗ شَعْرٌ عَلَاہُ الشَّیْبُ- آپ کے بال تھے ان پر سفیدی آ گئی تھی (کہتے ہیں چودہ بال آپ کے سفید ہوئے تھے وہ بھی مہندی میں رنگے ہوئے تھے)-

اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِہِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ- سب سے بہتر خضاب جس سے تم سفیدی کو بدلتے ہو مہندی اور بسمہ کا خضاب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ سرخ یا زرد خضاب کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ منع ہے- میں کہتا ہوں کہ مہندی اور بسمہ کا خضاب تو بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے- بعض نے کہا اس سیاہی میں کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے تو یہ درست ہے برخلاف مازو وغیرہ کے خضاب کے جس سے بال بالکل کالے بھنور ہو جاتے ہیں وہ نادرست ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف مہندی کا خضاب کرے یا صرف بسمہ کا دونوں کو ملا کر نہ کرے اور جب صرف ایک سے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ نہیں ہوتے)-

شِیْبٌ جمع ہے اَشْیَب کی جیسے شِیْبَانٌ ہے-

اِذَا نَظَرَ اِلَی الشِّیْبِ- جب بوڑھوں کو دیکھے-

شَیْبَۃُ الْحَمْدِ- حضرت عبدالمطلب کا لقب ہے-

شَیْبِیّ- وہ شخص جس کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے وہ بنو شیبہ کی طرف منسوب ہے-

شَیْبَانِیَّۃ- ایک فرقہ ہے جبریہ میں سے-

شَیْحٌ- کوشش کرنا' پرہیز کرنا-

تَشْیِیْحٌ- تنگ نگاہ سے دیکھنا' ڈرانا-

مُشَایَحَۃٌ- جنگ' قتال' کوشش-

شَیْحٌ- ایک قسم کی بھاجی خوشبودار جس کا پھول زرد ہوتا ہے-

اِشَاحَۃٌ- شیح اگانا-

ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ- آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر منہ پھیر لیا اور کراہت ظاہر کی یا ڈرایا (جیسے دوزخ کو دیکھ رہے ہیں)-

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ- جب آپ غصہ ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور ناپسندی کے ساتھ روگردانی کرتے-

عَلٰی جَمَلٍ مُشِیْحٍ- ایک تیز رو اونٹ پر-

مُشِیْحُ الصَّدْرِ- یعنی سینہ ابھرا ہوا ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے یعنی چوڑے سینہ والے-

نَاقَۃٌ شَیْحَانَۃٌ- تیز رو اونٹنی-

اَشَاحَ بِوَجْھِہٖ- اپنا منہ پھیر لیا-

شَیْخٌ- بوڑھا یا جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو اخیر عمر تک یا اسی برس تک اس کی جمع شُیُوْخٌ اور اَشْیَاخٌ اور شِیْخَۃٌ اور شِیْخَانٌ اور مَشْیَخَۃٌ اور مَشْیُوْخَاءَ اور مَشْیُخَاءَ اور مَشَائِخ ہے- شَیْخٌ اور شُیُوْخَۃٌ اور شُیُوْخِیَّۃٌ اور شَیْخُوْخَۃٌ اور شَیْخُوْخِیَّۃٌ- بوڑھا ہونا-

تَشْیِیْخٌ بوڑھا ہونا' شیخ کہنا' عیب کرنا' فضیحت کرنا-

تَشَیَّخَ شیخ ہونا-

ذِکْرُ شِیْخَانِ قُرَیْشٍ- قریش کے بوڑھے لوگوں کا بیان-

شَیْخَان - ایک مقام کا نام ہے جہاں آپ رات کو جنگ احد میں ٹھہرے تھے-

وَاَبُوْ بَکْرٍ شَیْخٌ یُعْرَفُ - ابوبکر بوڑھے آدمی تھے لوگ ان کو پہچانتے تھے (کیونکہ وہ سوداگری کے لیے آیا جایا کرتے تھے)-

اِنَّ شَیْخًا اَخَذَ تُرَابًا - ایک بوڑھے نے (سجدہ نہیں کیا بلکہ) تھوڑی سی مٹی لے کر پیشانی سے لگالی (یہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا یا ولید ابن ولید)-

شَیْخَیْن - فقہ احناف میں امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کو کہتے ہیں اور علم کلام میں ابوالحسن اشعری اور ابومنصور ماتریدی کو اور علم حدیث میں بخاری اور مسلم کو اور حکمت اور فلسفہ میں شیخ بوعلی بن سینا اور شیخ شہاب الدین مقتول یا ابونصر فارابی کو اور اہلحدیث کی فقہ میں امام ابن تیمیہ اور ابن قیم کو اور طب میں جالینوس اور ابن سینا کو- امامیہ کے نزدیک شیخ فی الحدیث امام موسیٰ کاظم کو کہتے ہیں-

شَیْدٌ - گلاوہ کرنا' بلند کرنا' قوی کرنا-

تَشْیِیْدٌ - مضبوط کرنا' بلند کرنا' ملنا-

اِشَادَةٌ - ہلاک کرنا' تعریف کرنا' ظاہر کرنا' مشہور کرنا-

مَنْ اَشَادَ عَلٰی مُسْلِمٍ عَوْرَةً یَشِیْنُهٗ بِهَا بِغَیْرِ حَقٍّ شَانَهُ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ - جو شخص کسی مسلمان کی چھپی بات کو مشہور کرے ناحق اس کا عیب ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب ظاہر کرے گا- (اس کو تمام لوگوں میں ذلیل وخوار کرے گا)-

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَادَ عَلٰی امْرِئٍ مُّسْلِمٍ کَلِمَةً هُوَ مِنْهَا بَرِیْئٌ - جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے مشہور کرے جو اس نے نہ کی ہو (تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلیل کرے گا) عرب لوگ کہتے ہیں-

شَادَ الْبُنْیَانَ یَشِیْدُهٗ شَیْدًا - عمارت بلند کی یا اس پر گلاوہ کیا کچ کا-

شِیْد - جس سے گلاوہ کریں' چونا وغیرہ-

قَصْرٌ مَّشِیْدٌ - پختہ محل-

اِلَّا مَنْ اَشَادَ بِهَا - (پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائے) مگر جو اس کو پہنچائے (لوگوں سے دریافت کرے اسکے مالک کی تلاش کرے)-

اِنَّ الْاِمَامَةَ خَصَّ اللّٰهُ بِهَا اِبْرَاهِیْمَ وَاَشَادَ بِهَا ذِکْرَهٗ - اللہ تعالیٰ نے امامت کا منصب حضرت ابراہیم سے خاص کیا اور ان کا نام امامت کی وجہ سے مشہور کیا-

بُرُوْجٌ مُّشَیَّدَةٌ - اونچے اونچے محفوظ برج-

شِیْرٌ - شیر یعنی اسد-

شِیَارٌ - حسن اور خوبصورتی-

رَاٰی امْرَاَةً شَیِّرَةً عَلَیْهَا مَنَاجِدُ - عورت دیکھی جو سونے اور جواہر کے ہار پہنے ہوئی تھی (یعنی جڑاؤ ہار) اصل میں یہ شَارَةٌ سے نکلا ہے جو بمعنی ہیات اور شکل کے ہے تو یہ اجوف وادی ہے اور یہاں پر صرف لفظی مناسبت سے اسکا ذکر کیا گیا-

کَانَ یُشِیْرُ فِی الصَّلٰوةِ - آنحضرت نماز میں اشارہ کرتے ہاتھ سے یا سر سے (کبھی سلام کا جواب اشارے سے دیتے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز میں خلل نہیں آتا)-

کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِهٖ - سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے-

قَالَ لِلَّذِیْ کَانَ یُشِیْرُ بِاَصْبِعِهٖ فِی الدُّعَاءِ اَحِّدْ اَحِّدْ - ایک شخص دعا میں انگلیوں سے اشارہ کرتا آپ نے اس کو فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر (تاکہ اللہ کی توحید کی طرف اشارہ ہو)-

کَانَ اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِکَفِّهٖ - آپ اپنے پنجے سے اشارہ کرتے (یعنی کسی کے ہٹانے کو یا اور کسی کام کے لیے مگر تشہد میں صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے-

اِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا - اور جب کلام کرتے تو اشارہ بھی اس کے ساتھ ملاتے (یعنی ہاتھ سے بھی اشارہ کرتے)-

مَنْ اَشَارَ اِلٰی مُؤْمِنٍ بِحَدِیْدَةٍ یُّرِیْدُ قَتْلَهٗ فَقَدْ وَجَبَ دَمُهٗ - جو شخص کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے گا اس کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو اس کا قتل واجب ہو گیا (دوسرے کی جان بچانے کے لیے) قانوناً بھی یہ کوئی جرم نہیں ہے)-

فَتَشَايَرَهُ النَّاسُ - لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا اس کی شکل اور ہیت کو پسند کیا-

وَهُمُ الَّذِينَ خَطُّوا مَشَائِرَهَا - وہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کے گھروں اور کھیتوں پر نشان کیا-

شِيرُوَيهْ - ایران کا ایک بادشاہ تھا-

شِيزٌ - ایک کالی لکڑی ہے- بعض کہتے ہیں آبنوس' اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں-

تَشْبِيزٌ - لال لکیریں کرنا-

بُرْدٌ مُّشَيَّزٌ - چادر جس پر لال دھاریاں ہوں-

شِيزَى بہ معنی شِيزٌ ہے اور کبھی پیالہ کو بھی کہتے ہیں-

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ مِّنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ - (یہ ابن سوادہ کے مرثیہ کا ایک شعر ہے جو اس نے ان کافروں پر کہا تھا جو بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں) کہتا ہے- بدر کے اندھے کنوئیں میں کتنے پیالے ہیں (یعنی پیالوں میں کھلانے والے) جو اونٹ کے کوہان سے آراستہ کئے جاتے تھے یعنی اونٹ کے کوہان کا شوربا جو نہایت مزے دار ہوتا ہے- پیالوں میں بھر کر لوگوں کو کھلاتے تھے- مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے)-

شِيصٌ - وہ کھجور جس کی گٹھلی سخت نہ ہو یا جس میں گٹھلی نہ ہو- یہ خراب قسم کی کھجور ہے اور دانت کا درد یا پیٹ کا اور ایک قسم کی مچھلی-

شِيصَة - ایک قسم کی مچھلی یا مطلب اور مقصد-

مُشَايَصَةٌ - منافرت-

نَهٰى قَوْمًا عَنْ تَأْبِيرِ نَخْلِهِمْ فَصَارَتْ شِيصًا - آنحضرتؐ نے کچھ لوگوں کو کھجور کا پیوند لگانے سے (نر مادہ کا جوڑ کرنے سے) منع فرمایا تو وہ شیص ہوگئی (یعنی خراب کھجور ان درختوں میں ہونے لگی اس وقت آپ نے فرمایا أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأُمُورِ دُنْيَاكُمْ یعنی تم اپنے دنیا کے کام خوب جانتے ہو یعنی پیوند لگا سکتے ہو- میں نے جو حکم دیا تھا وہ کچھ خدا کا حکم نہ تھا اپنی رائے سے ایک بات کہی تھی)-

مترجم کہتا ہے انتم اعلم بامور دنیا کم کا یہ مطلب ہے کہ دنیاوی کاموں کھانے پینے پہننے' زراعت تجارت پیشہ کرنے میں اگر خدا کا کوئی حکم نہ اترا ہو تو تم اپنی رائے سے جیسا مناسب اور مفید سمجھو اس پر عمل کر سکتے ہو لیکن دنیاوی وہ کام جن میں اللہ کا حکم اترا جیسے سود کی حرمت شراب اور مردار کی حرمت' ماں بہن وغیرہ سے نکاح کی حرمت ان میں تو شریعت کے حکم پر چلنا ضرور ہے-

شَيْطٌ یا شِيَاطَةٌ یا شَيْطُوطَةٌ - جل جانا' ہلاک ہو جانا- بعض کہتے ہیں شیطان اسی سے ماخوذ ہے یعنی ہلاک ہونے والا یا جلنے والا- بعض کہتے ہیں وہ شَطْنٌ سے نکلا ہے یعنی خدا کی رحمت سے دور اور تَشْطِيطٌ جلانا جیسے اِشَاطَةٌ ہے ہلاک کرنا' باطل کرنا-

تَشَيُّطٌ - جلنا-

اِسْتِشَاطَةٌ - غصہ میں بھڑک جانا' ہلکا ہو کر اڑ جانا-

إِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ - جب بادشاہ غصہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر چڑھ جاتا ہے وہ غصے میں طرح طرح کے ظلم کرتا ہے لوگوں کی جان لیتا ہے ان کو ناحق تباہ کرتا ہے- یہ شَاطَ يَشِيطُ سے ہے یعنی جل گیا یا جلنے کے قریب ہو گیا-

فَاسْتَشَاطَ غَضَبًا - غصے میں بھڑک اٹھا یعنی سخت غصہ ہوا

مَارُئِيَ ضَاحِكًا مُّسْتَشِيطًا - کبھی آپ کو بے انتہا ہنستے نہیں دیکھا (یعنی خوب زور سے ٹھٹے مارتے ہوئے) یہ استشاط الحمام سے ماخوذ ہے یعنی کبوتر ہلکا ہو کر اڑ گیا-

اَلَمْ تَرَوْ اِلَى الرَّأْسِ اِذَا شُيِّطَ - کیا تم نے سری کو نہیں دیکھا جب وہ پک کر جل جاتی ہے-

شَيَّطَ اللَّحْمَ - گوشت کو جلا دیا' اتنا پکایا-

حَتّٰى شَاطَ فِي رِمَاحِ الْقَوْمِ - (جنگ موتہ میں زید بن حارثہ آنحضرتؐ کا جھنڈا لے کر اتنا لڑے) کہ لوگوں کے برچھوں سے مارے گئے (یعنی کافروں نے برچھوں سے مار مار کر آپ کو شہید کیا- اس کے بعد جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے وہ بھی شہید ہوئے' اس کے بعد خالد بن ولید نے' انہوں نے کافروں کو شکست دی)-

لَمَّا شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ بِالزِّنَا قَالَ عُمَرُ شَاطَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِ الْمُغِيْرَةِ - مغیرہ بن شعبہ جو کہ کوفہ کے عامل تھے ان پر تین شخصوں نے زنا کی گواہی دی (لیکن چوتھے شخص نے گول گول بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا اور مغیرہ جب اٹھے تو ان کی سانس پھول رہی تھی - اس لیے حضرت عمر نے مغیرہ کو زنا کی حد نہیں ماری بلکہ یہی فرمایا مغیرہ کے تین ربع تباہ ہو گئے (یعنی ان کی دینداری اور پرہیز گاری کے تین ربع برباد ہو گئے ایک ربع رہ گیا - اگر چوتھی گواہی بھی صاف ہوتی تو ساری دینداری برباد ہو جاتی) -

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ يُّؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِئُ فَيُشَاطَ لَحْمُهٗ كَمَا تُشَاطُ الْجَزُوْرُ - سب سے بڑھ کر تمہارے متعلق مجھ کو یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو ایک بے گناہ مسلمان شخص پکڑا جائے - پھر اسکا گوشت اس طرح کاٹا جائے جیسے اونٹ کا کاٹا جاتا ہے (اس کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹا جاتا ہے - عرب لوگ کہتے ہیں - اشاط الجزور اونٹ کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ دیا) -

شَاطَتِ الْجَزُوْرُ - اونٹ کا گوشت سب بٹ گیا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہا -

اِنَّ سَفِيْنَةَ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ فَاَكَلَهٗ - سفینہ نے ایک اونٹ کو دھار دار لکڑی سے ذبح کیا اس کا خون بہایا پھر اس کو کھایا -

اَلْقَسَامَةُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِيْطُ الدَّمَ - قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے وہ خون کو بے کار نہیں جانے دیتی (بیکار خون وہ ہے جس میں نہ دیت واجب ہو نہ قصاص) یا خون نہیں بہاتی یعنی قسامت میں قصاص لازم نہیں آتا -

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ فُتُوْنِهٖ وَشِيْطَاهُ وَشُجُوْنِهٖ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر سے اور اس کے فتنوں اور اس کے ہلاک کرنے اور رنجوں سے صحیح وَاَشْطَانِهٖ ہے یعنی شیطان کے پھندوں سے -

فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ - اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا منع کرنے سے بھی باز نہ رہے تو وہ شیطان ہے (اس سے لڑنا چاہیے) -

وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ - لقمہ کھاتے میں گرا جائے اس کو اٹھا کر پاک صاف کر کے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے -

شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً - کبوتر اڑانے والا شیطان ہے شیطان کے پیچھے لگا ہے (اکثر کبوتر باز کوٹھوں پر چڑھ کر مستورات پر نظر ڈالتے ہیں یا کبوتر بازی میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ نماز اور عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں اس لیے ان کو شیطان فرمایا علماء نے کہا ہے کہ کبوتر انڈے اور بچے نکالنے کے لیے اسی طرح وحشت رفع کرنے کے لیے پالنا درست ہے اسی طرح خطوط اور نامے پہنچانے کے لیے لیکن ان کا اڑانا مکروہ ہے اگر شرط باندھ کر اڑائے تو وہ جوا ہے اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے پھر اس کی گواہی مقبول نہ ہو گی) -

خُذُوا الشَّيْطَانَ - شیطان کو پکڑو (یہ ایک شاعر کے لیے فرمایا - جو رات دن شعر گوئی اور شعر خوانی میں مصروف رہتا تھا - ایسا شاعر در حقیقت شیطان ہے جو اپنی عمر عزیز واہیات میں برباد کرتا ہے) -

اَلْعُطَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ وَالنُّعَاسُ فِى الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ - نماز میں چھینک اور جمائی اور اونگھ شیطان کی طرف سے ہے وہ چاہتا ہے کہ نماز میں حضور قلب اور خشوع اور خضوع نہ ہونے دے -

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ - شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے (یعنی حقیقۃً کھانا مراد ہے کیونکہ شیطان ایک لطیف جسم ہے اسکا کھانا کھانا قیاس سے بعید نہیں ہے - افسوس ہمارے زمانہ میں بعض مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا - مضایقہ نہیں اگر میز پر کھائیں یا کانٹے چھری سے کھائیں مگر چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا داہنے ہاتھ میں تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں) -

شَطَنٌ - رسی - (اشطان اس کی جمع ہے) -

شَيْطَنَةٌ - شیطان کے سے کام کرنا شرارت اور سرکشی عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں -

شَيْعٌ یا شُيُوْعٌ یا مَشَاعٌ یا شَيْعُوْعَةٌ یا شَيَعَانٌ - مشہور ہونا

شائع ہونا جیسے ذَیْعٌ ہے۔
شِیَاعٌ - پیچھے ہونا' پیروی کرنا۔
شَاعَ بِالشَّیْءِ - اس کو ظاہر کیا' مشہور کیا۔
شَاعَ الْاِنَاءَ - برتن بھر دیا۔
شَاعَکُمُ السَّلَامُ - عرب لوگ رخصت کے وقت کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے۔ صحاح میں ہے کہ شَاعَکُمُ السَّلَامُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ دونوں کا ایک ہی مطلب اور ایک ہی محل ہے۔
تَشْیِیْعٌ - جلانا' پھونکنا۔
مُشَایَعَةٌ - پیچھے جانا' متابعت کرنا' اب عام لوگ اس کو استقبال کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔
اِشَاعَةٌ - مشہور کرنا جیسے اِذَاعَةٌ ہے۔
تَشَیُّعٌ - شیعہ ہونا' شیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا' اہل بیت کی طرف میلان۔
تَشَایُعٌ - شریک ہونا۔
اَلْقَدَرِیَّةُ شِیْعَةُ الدَّجَّالِ - قدریہ (یعنی جو لوگ تقدیر کے منکر ہیں اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) دجال کے گروہ ہیں (اصل میں شیعہ گروہ کو کہتے ہیں اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لیے کیا جاتا ہے جو حضرت علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت سے۔ محیط میں ہے کہ شیعہ ایک بڑا فرقہ ہے مسلمانوں کا جو آنحضرتؐ کے بعد حضرت علی کو امام جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دیا تھا اور ہمیشہ امامت آپ ہی کی اولاد میں رہے گی دوسرے خاندان میں نہیں جا سکتی۔ ان کے بائیس فرقے ہیں اور تین اصول ہیں ایک غلاۃ دوسرے زیدیہ تیسرے امامیہ مترجم کہتا ہے غلاۃ جو معاذ اللہ حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے وہ دنیا سے معدوم ہو گئے شاید کہیں دو چار باقی ہوں' اب دو فرقے شیعوں کے موجود ہیں ایک تو زیدیہ اطراف یمن میں دوسرے امامیہ جو ایران اور عرب اور ہند میں بکثرت ہیں۔ ان کے پھر دو فرقے ہیں ایک اثنا عشریہ دوسرے اسماعیلیہ اکثر شیعہ ہمارے زمانہ کے اثنا عشری ہیں)۔

اِنِّیْ لَاَرٰی مَوْضَعَ الشَّهَادَةِ لَوْ تُشَایِعُنِیْ نَفْسِیْ - میں تو شہادت کا مقام دیکھ رہا ہوں اگر میرا نفس مانے اور میری اطاعت کرے۔
لَمَّا نَزَلَتْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ وَاَیْسَرُ - جب یہ آیت (سورہ انعام کی) اتری۔ اویلبسکم شیعا الخ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں (یعنی کئی گروہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی مار چکھانا) آسان ہیں' بہ نسبت اوپر سے عذاب اترنے کے یا نیچے سے عذاب آنے کے (کیونکہ اوپر اور نیچے کے عذاب سے تو ایک بارگی سب کے ہلاک ہو جانے کا ڈر ہے)۔
نُهِیْنَا اَنْ نَقُوْلَ فِیْ هَاتَیْنِ الشِّیْعَتَیْنِ شَیْئًا - ہم کو منع ہوا کہ ان دونوں گروہوں کے باب میں کچھ کہیں (بلکہ سکوت اولیٰ ہے گو اس میں شک نہیں کہ حضرت علی کا گروہ ہر جنگ میں حق پر تھا اور مخالف گروہ باغی اور خاطی تھا۔ جو شخص کسی کی مدد کرے اس کی جماعت میں شریک ہو جائے وہ اس کا شیعہ کہلائے گا' (جیسے امام حسین نے ابن زیاد کے لشکر والوں کو شیطان کا شیعہ یعنی گروہ فرمایا)۔
نَهٰی عَنِ الْمُشَیِّعَةِ - آپ نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جو ہمیشہ بکریوں کے پیچھے رہتی ہے۔ (لاغر اور ناتوانی سے دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی)۔
اِنَّهٗ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا - خالد بن ولید بہادر شخص تھے۔
وَاِنَّ حَسَکَةَ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا - حسکہ بڑا جلد باز شخص تھا (یہ شیعت النار سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے آگ کو روشن کیا اس پر ایندھن ڈال کر)۔
اَللّٰهُمَّ اَعِشْهُ بِغَیْرِ رَضَاعٍ وَتَابِعْ بَیْنَهٗ بِغَیْرِ شِیَاعٍ - یا اللہ ٹڈیوں کو بے دودھ پلائے زندہ رکھ اور ان کو بن بلائے اور آواز دیئے ایک جگہ جمع رکھ (یہ حضرت مریم نے ٹڈیوں کو دعا دی۔ باجے اور ستار کی آواز کو شیاع کہتے ہیں اور اونٹ والے جو آواز کر کے اونٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں اس آواز کو بھی)۔
اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُوْبَةِ وَالْکِنَّارَةِ وَالشِّیَاعِ - عود اور

طنبورہ اور ستار ان سب کو توڑ ڈالنے کا ہم کو حکم ہوا (یعنی آلات لہو اس میں سب قسم کے باجے آ گئے مگر شادی بیاہ اور خوشی کی رسموں میں ان کا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے اور بعض نے کہا سوا دف کے وہ بھی شادی بیاہ میں دوسرا کوئی باجہ بجانا درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہریہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے)۔

اَلتَّشَیُّعُ حَرَامٌ کثرت جماع پر فخر کرنا حرام ہے۔ (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردمی لوگوں سے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی۔ ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ عَوْرَةً۔ جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں پیش کیا۔

هَلْ لَكَ مِنْ شَاعَةٍ۔ کیا تمہاری کوئی جورو ہے۔ (جورو کو شاعہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے)۔

بَعْدَ بَدْرٍ بِشَهْرٍ اَوْ شَیْعِهٖ۔ جنگ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

اَقَمْتُ بِهٖ شَهْرًا اَوْ شَیْعَ شَهْرٍ۔ میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم وبیش ٹھہرا۔)

اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ۔ تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (تو اس کے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں چلو)۔

اَنْتُمْ مُشَیَّعُوْنَ۔ تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں (یعنی جن وانس اور ملائکہ)۔

مَا هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ حَوْلَهٗ كَالنُّجُوْمِ قُلْتُ شِیْعَتُهٗ فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ شِیْعَةِ عَلِیٍّ فَاَتٰی جِبْرَئِیْلُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِیْمُ (آنحضرتؐ ایک رات کو اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے مسجد میں اتنے میں آپ نے فرمایا لوگو جب تم اگلے پیغمبروں کا ذکر کرو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو پھر ان پر (یعنی یوں کہو علی نبینا وعلیه السلام) لیکن جب میرے باپ ابراہیم کا ذکر کرو تو پہلے ان پر درود بھیجو پھر مجھ پر۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابراہیم کو یہ درجہ کیسے ملا؟ آپ نے فرمایا معراج کی رات کو میں آسمان پر گیا جب تیسرے آسمان پر پہنچا تو نور کا ایک منبر میرے لیے رکھا گیا۔ میں اس منبر کے اوپر بیٹھا اور ابراہیم ایک سیڑھی نیچے مجھ سے بیٹھے، باقی سب پیغمبر منبر کے گرد گرد بیٹھے اتنے میں علیؓ نور کی ایک اونٹنی پر سوار آئے ان کا منہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور ان کے ساتھی تاروں کی طرح ان کے گرداگرد تھے تو ابراہیم نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے کیا کوئی بڑا پیغمبر ہے یا مقرب فرشتہ ہے۔ میں نے کہا نہ پیغمبر نہ مقرب فرشتہ ہے یہ میرا بھائی میرے چچا کا بیٹا میرا داماد میرے علم کا وارث علی بن ابی طالب ہے۔ ابراہیم نے کہا) یہ لوگ جو اس کے گرداگرد ہیں تاروں کی طرح وہ کون ہیں میں نے کہا وہ اس کے شیعہ (یعنی گروہ محبین علیؓ) ہیں اس وقت حضرت ابراہیم نے یوں دعا کی یا اللہ مجھ کو بھی علی کے شیعہ میں سے کر اس کے بعد حضرت جبرئیل یہ آیت لائے وان من شیعة لابراهیم۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت حضرات امامیہ کی کتابوں میں سے ہے لیکن اہل سنت کی کتابوں میں میں نے نہیں دیکھی۔

طَالَ مَا اتَّكَؤُا عَلَی الْاَرَائِكِ وَقَالُوْا نَحْنُ مِنْ شِیْعَةِ عَلِیٍّ۔ مدت سے مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ (گروہ) ہیں۔

مَنْ سَافَرَ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ مُشَیِّعًا لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ جو شخص سفر کرے وہ نماز میں قصر کرے مگر جب کسی ظالم بادشاہ کے ساتھ (اس کے ہمراہیوں اور تابعین میں ہو)۔

فُلَانٌ مِّنْ اَشْیَاعِ السُّلْطَانِ۔ وہ بادشاہ کے تابعداروں اور ساتھیوں میں سے ہے۔

شَیَّعْتُ الضَّیْفَ۔ میں نے مہمان کو پہنچا دیا، رخصت کے وقت اس کے ساتھ گیا (جیسا دستور ہوتا ہے تھوڑی دور تک مہمان کو پہنچا کر آتے ہیں)۔

شَیْقٌ۔ باندھنا، مضبوط کرنا۔

شِیْقٌ۔ پہاڑ کی چوٹی یا اس کا دشوار گذار مقام۔

شَیْلٌ۔ اٹھانا، اپنی جگہ سے ہٹانا (حال کے محاورہ میں بہت مستعمل ہے)۔

شِلْ یعنی اٹھا- شِیْل بھی کہتے ہیں-

حَتّٰی شِیْلُوْا- اچھا اٹھاؤ-

شَیْمٌ -تلوار سونتنا' نیام میں کرلینا دونوں معنی میں آیا ہے) بجلی کو دیکھنا' کہاں جاتی ہے' کہاں برستی ہے' آنکھ لگانا' انتظار کے طور پر' چھپانا' داخل کرنا' جیسے شُیُوْمٌ ہے-

تَشْیِیْمٌ-کسی کے سر یا کپڑے کو پکڑ کر اندر جانا' اس سے لڑنے کے لیے-

شَامَ الشَّیْئَ-اندازہ کیا' تخمینہ کیا-

اِشَامَۃٌ-داخل ہونا جیسے اِنْشِیَامٌ اور اِشْتِیَامٌ ہے-

شَائِمُ بَرْقِہٖ-اس سے خیر کی امید رکھنے والا-

مَشِیْمَۃ-وہ جھلی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے- ولادت کے وقت وہ باہر نکلتی ہے (بچہ اس کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے)-

لَا اَشِیْمُ سَیْفًا سَلَّہُ اللّٰہُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ- (خالد بن ولید کی لوگوں نے ابوبکرؓ سے شکایت کی انہوں نے کہا) میں تو اس تلوار کو نیام میں کرنے والا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر سونتی ہے (یعنی خالد کو معزول نہیں کروں گا- وہ اللہ کی تلوار ہیں)-

شِمْ سَیْفَکَ وَلَا تَفْجَعْنَا بِنَفْسِکَ (جب ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونت کر اکیلے ہی مرتدوں سے لڑنے کے لیے نکلے تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا) اپنی تلوار نیام میں کرو اور اپنی جان کھو کر ہم کو مصیبت میں نہ ڈالو (یعنی تم مارے جاؤ گے تو سارا انتظام بگڑ جائے گا- مسلمان ایک آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے)-

فَشَامَہٗ- آخر آپ نے تلوار نیام میں کر لی (اور اس گنوار کو سزا نہ دی جس نے غفلت میں آپ کی تلوار کو سونت کر آپ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- تلوار سونت لی وہ گنوار تلوار کی خوبی دیکھنے میں مصروف ہو گیا اور جس بات کا ارادہ تھا اس کو بھول گیا)-

وَهَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَۃٌ وَّطَفِیْلٌ- (یہ بلال کے شعر کا ایک مصرعہ ہے) یعنی کیا مجھ کو شامہ اور طفیل پھر دکھلائی دیں گے (جو دونوں مکہ کے پہاڑ ہیں مجنہ چشمہ کے سامنے مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں مجھ کو جانا اور مجنہ کا پانی پینا نصیب ہوگا یا نہیں-

شِیْمَتُہُ الْوَفَاءُ- آپ کی خصلت وفاداری تھی (یعنی وعدے کا پورا کرنا' جس نے احسان کیا ہو اس کا احسان ماننا' اس سے نیک سلوک کرنا)-

شِیْمَتُہُ الْحَیَاءُ- آپ کی خصلت حیا اور شرم تھی اس کی جمع شِیَمٌ ہے)-

شَیَمٌ-وہ زمین جو کبھی کھودی نہ گئی ہو-

شِیَامٌ-مٹی-

شَیَامٌ-برابر زمین اور مٹی-

شِیْمٌ-ایک قسم کی مشک-

شَیْنٌ-عیب کرنا-

تَشْیِیْنٌ-شین لکھنا-

مَشَائِن-عیب بمعنی معائب اور مثالب ہے-

مَا شَانَہُ اللّٰہُ بِبَیْضَاءَ-اللہ تعالیٰ نے آپ کے بالوں کو سفیدی سے عیب دار نہیں کیا (حالانکہ سفیدی عیب نہیں ہے بلکہ نور ہے اور وقار جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر انسؓ اس حدیث کے راوی نے شاید وہ حدیث نہیں سنی اور آنحضرت کا وہ فرمان سنا جو آپ نے ابوقحافہ ابوبکر صدیق کے والد کے حق میں فرمایا تھا جب ان کا سر ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھا کہ اس کی سفیدی بدلو (یعنی خضاب کر کے) اور سفیدی کو مکروہ سمجھا اسی لیے فرمایا غیروا الشیب یعنی سفیدی کو بدلو (خضاب کر کے)- اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حدیث دوسرے کی ناسخ ہو' واللہ اعلم کذافی انھایہ)-

یُرِیْدُ شَیْنَہٗ-وہ اس کا عیب کرنا چاہتا تھا-

شَیْۃٌ-نظر لگانا-

فَاَمَرَلَھَا بِشِیَاہِ غَنَمٍ- آپ نے اس کو چند بکریاں دینے کا حکم دیا- (شِیَاہٌ جمع ہے شَاۃٌ کی جو اصل میں شَاھَۃٌ تھا)-

لَا یُنْقَضُ عَھْدُھُمْ عَنْ شِیَۃِ مَاحِلٍ- کسی چغلخور کی چغلی کھانے سے ان کا عہد نہیں ٹوٹتا- (شِیَۃٌ اصل میں وشیٌ تھا یعنی چغلی کھانا' اس کا اصلی باب الواو مع الشین تھا مگر یہاں مناسب لفظی سے بہ متابعت صاحب نہایہ ہم نے ذکر کیا)-

فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْھَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی ھٰذِہِ الشِّیَۃِ- اگر

مشکی نہ ہوتو اسی رنگ کا کمیت ہو-

لَیْسَ فِیْهِ شِیَةٌ- اس میں کوئی داغ نہیں ہے (اصل میں شیۃ جانور کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو اس کے اکثر جسم کے رنگ کے خلاف ہو مثلاً سارا جانور سیاہ ہو اور کہیں سفیدی ہو تو سفیدی شیۃ ہوگی اسی طرح اگر سارا جانور سفید ہو اور کہیں سیاہی تو سیاہی شیۃ ہوگی)-

یُکْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَلِبَاسُ الْوَشْيِ- (مرد کے لیے) ریشمی اور بیل بوٹے کا کپڑا مکروہ ہے (مردوں کو سادہ اور موٹا کپڑا پہننا سزاوار ہے)-

اِشْتَرِ جُبَّةَ خَزٍّ وَاِلَّا فَوَشْيٌ- ایک ریشمی جبہ خرید لے یا نقشی-

وَشٰی بِهٖ اِلَی السُّلْطَانِ- بادشاہ تک اس کی چغلی کھائی-



ص

کتاب الصاد ص

صاد چوداھواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' اور حساب جمل میں اس کا عدد ۹۰ ہے۔

ص - سورت یا حرف کا نام ہے۔ بعض نے کہا اللہ تعالی کا ایک نام ہے۔ بعض نے کہا فرشتے کا۔ بعض نے کہا کہ یہ صدق محمد کا مختصر ہے اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ کبھی صاد سے عورت کی شرمگاہ کی طرف کنایہ ہوتا ہے۔

باب الصاد مع الهمزة

صَأْبٌ - سیر ہونا' بھر جانا۔

مَنْ ثَقُلَتْ كِفَّةُ حَسَنَاتِهِ عَلٰى كِفَّةِ سَيِّاٰتِهِ وَلَوْ مِثْقَالَ صُؤَابَةٍ - جس کا نیکیوں کا پلہ برائیوں کے پلے پر بھاری ہوگا (خواہ وہ) جوں یا پسو کے انڈے کے برابر ہی سہی

صُؤَابَةٌ - غلہ کا ڈھیر۔

صَأْصَأَةٌ - ڈرنا' ذلیل ہونا' بودا ہونا' آواز دینا۔

تَصَأْصُأٌ - ڈرنا - ذلیل ہونا۔

اِنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ كَانَ اَسْلَمَ وَهَاجَرَ اِلَى الْحَبْشَةِ ثُمَّ ارْتَدَّوَ تَنَصَّرَ فَكَانَ يَمُرُّ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَيَقُوْلُ فَقَّحْنَا وَصَأْصَأْتُمْ - عبیداللہ بن جحش پہلے اسلام لائے اور حبش کی طرف انھوں نے ہجرت کی' پھر اسلام سے پھر گئے اور نصرانی ہو گئے - وہ جب مسلمانوں کی طرف سے گذرتے تو کہتے "ہم نے اپنا کام دیکھ لیا" (یعنی غور فکر کے بعد سمجھ گئے) اور تم نے آنکھیں کھلنے سے پہلے ہی دیکھنا چاہا' اور دیکھ نہ سکے (اہل عرب کہتے ہیں۔

صَأْصَأَ الْجِرْوُ - یعنی کتے کے پلے نے پلکیں ہلائیں - یعنی دیکھنے کے لیے آنکھیں کھولنے سے)۔

صَأْكٌ - پسینہ نکلنا' اس میں سے بدبو پھیلنا' جم جانا اور چپک جانا۔

مُصَائَكَةٌ - سختی کرنا۔

صَئِكٌ - سخت آدمی۔

صَأْكَةٌ - لکڑی کی بو جب وہ بھیگ جائے۔

صَأْلَةٌ - لوگوں پر کودنا' حملہ کرنا' دوڑنا۔

صَئِيْلٌ بمعنی صَهِيْلٌ ہے۔ ہنہنانا۔

صَأْمٌ - بتلانا' دکھانا۔

صَأْمٌ - بہت پانی پی جانا۔

صَائِمٌ - پیاسا۔

صَئِيٌّ - چیخنا۔

اَنْتَ مِثْلُ الْعَقْرَبِ تَلْدَغُ وَتَصِئُ - تو بچھو کی طرح ہے کاٹتا ہے پھر چلاتا بھی ہے (یہ ایک مثل بھی ہے)۔

يَلْدَغُ وَيَصْئِيُ - اس کے لیے کہی جاتی ہے جو دوسروں پر ظلم کرے پھر ان کی شکایت بھی کرے۔

باب الصاد مع الباء

صَبْأٌ یا صُبُوْءٌ - ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرنا۔

صَابِئِيْنَ - صَبْأٌ سے ماخوذ ہے (بعض کا کہنا ہے کہ وہ نصاری کا ایک فرقہ ہے جو ستاروں کی عظمت کرتے ہیں جیسے

مسلمان کعبہ کی بعض نے کہا وہ بت پرست ہیں یعنی ستارہ پرست بعض نے کہا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نوح علیہ السلام پیغمبر کے طریق پر ہیں)۔

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَمَّا اَسْلَمُوْا صَبَأْنَا صَبَأْنَا - بنی جذیمہ کے لوگ (جب حضرت خالد بن ولیدؓ ان کو قتل کر رہے تھے) اس طرح کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا اپنا دین چھوڑا یعنی اسلام کو قبول کیا مگر حضرت خالدؓ نے ان کا کہنا نہ سنا' ان کو قتل کر ڈالا - یہ صَبَأَ نَابُ الْبَعِيْرِ سے ماخوذ ہے - یعنی اونٹ کا دانت پھوٹا باہر نکلا - اور

صَبَأَتِ النُّجُوْمُ یعنی تارے نکلے -

اہل عرب آنحضرت ﷺ کو بھی صابی کہتے' کیونکہ آپؐ قریش کے دین اور مذہب سے نکل کر اسلام میں آ گئے تھے اور مسلمانوں کو صباۃ کہتے -

صُبَاةٌ - صابی کی جمع ہے (جیسے قُضَاةٌ جمع ہے قَاضِی کی - اور غُزَاةٌ جمع ہے غَازِی کی)-

اِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ - کیا اس صابی کے پاس چلوں (اس عورت نے آنحضرت ﷺ کو صابی کہا (یعنی اپنے دین سے نکل کر دوسرے دین میں جانے والے) (اور حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی نے جو جواب میں نعم کہا' یہ کچھ غلط نہ تھا)-

قَدْ اٰوَيْتُمُ الصُّبَاةَ - تم نے صابیوں کو اپنے شہر میں جگہ دی ہے (ان کو اپنے پاس اتارا ہے)-

صَبَأْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ - تم صابی ہو گئے - انھوں نے کہا - نہیں میں تو مسلمان ہو گیا ہوں (حالانکہ وہ دین شرک سے نکل کر دین اسلام میں آئے تھے - مگر انھوں نے صابی کا لفظ اپنے لیے برا جانا - اس لیے کہ شرک فی الحقیقت کوئی دین نہیں بلکہ محض بے دینی اور حماقت ہے)-

فَقَالَ الصَّابِئُ - صابی (یعنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھی) نے کہا -

(مجمع البحرین میں ہے کہ صابی ایک فرقہ ہے جو اپنے آپ کو صابی بن شیث بن آدم کا پیرو بتاتا ہے) (کشاف میں ہے کہ صابین وہ لوگ ہیں جو یہودیت اور نصرانیت کو چھوڑ کر فرشتوں کی پرستش کیا کرتے تھے - قتادہ نے کہا کہ دنیا میں چھ دین ہیں ایک خدائی ہے باقی شیطانی ہیں - اسلام تو خدائی دین ہے اور ایک شیطانی دین صابین کا ہے جو فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زبور کی تلاوت کرتے ہیں - دوسرے مجوس کا جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں - تیسرے مشرکوں کا جو بت پرست ہیں - چوتھے یہود کا اور پانچویں نصاریٰ کا)-

حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ ان کو صابئین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انبیاء اور رسولوں کی تعطیل کی طرف جھک گئے اور شریعت کو بھی چھوڑ دیا - وہ کہتے ہیں کہ پیغمبرؑ جو باتیں لائے ہیں وہ سب غلط ہیں اور اس طرح وہ توحید' رسالت قیامت اور حشر و نشر وغیرہ سب کے وہ منکر ہیں - ان کی نہ تو کوئی شریعت نہ کوئی کتاب نہ ان کا کوئی پیغمبر ہے -

مترجم کہتا ہے کہ فلاسفہ اور دہریوں کا بھی یہی اعتقاد ہے - تو گویا صائبین نیچریہ ہیں - جیسے فلاسفہ مادیین و طبیعین کہ خدا' رسالت اور حیات بعد الموت وغیرہ کسی چیز کے قائل نہیں اور نہ ہی ان بھکے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی کوئی شریعت ہے -)

صَبٌّ - بہانا' ڈالنا' بہنا' نیچے اترنا -

صُبَّ - مٹ گیا -

صَبَابَةٌ - غلبۂ شوق' محبت' عشق اور ولولہ -

صَبٌّ - عاشق' محبت میں دیوانہ -

اِنْصِبَابٌ - بہنا' اوترنا -

صُبَّةٌ - دسترخوان' تھوڑا مال جو دودھ یا پانی برتن میں باقی رہ گیا ہو -

اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ يَا فِيْ صَبَبٍ - آپؐ جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرف ذرا زور دے کر چلتے) (ایک روایت میں ہے:

كَاَنَّمَا يَهْوِيْ مِنْ صُبُوْبٍ - یعنی جیسے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں (ایک روایت میں صَبُوْبٍ ہے)-

صَبُوْبٌ - کہتے ہیں کہ جو آدمی پر بہایا جائے خواہ پانی ہو یا اور کچھ - جیسے طُهُوْرٌ اور غَسُوْلٌ ہے یعنی جس سے طہارت کی

جائے اور غسل کیا جائے- اور وضوء جس سے وضو کیا جائے یعنی وضو کا پانی-

حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَ مَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ- جب آپؐ کے پاؤں نالہ کے نشیب میں اترے (یعنی نیچے کی طرف-)

فَجَعَلَ یَرْفَعُ یَدَهٗ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ یَصُبُّهَا اِلَیَّ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانے لگے' پھر اس کو میری طرف جھکاتے تھے (اس وقت میں نے پہچانا اور سمجھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں- یہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا)

صَبَّ فِیْ ذَفِرَانَ- آپؐ (جب بدر کو جانے لگے) تو ذَفِرَان میں اترے (ذفران ایک مقام ہے بدر کے قریب)-

اَیُّ الطَّهُوْرِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَقُوْمَ وَ اَنْتَ صَبَبٌ- (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا) کونسی طہارت افضل ہے؟ انھوں نے کہا یہ کہ تو (جب طہارت کر کے) اٹھے تو تیرے بدن پر پانی بہہ رہا ہو-

فَقَامَ اِلٰی شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْهُ الْمَاءَ- ایک پرانی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اس میں سے پانی لیا (اپنے اوپر بہایا)-

اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً (حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ سے فرمایا) اگر تیرے مالک یہ چاہیں کہ میں ان کو تیری قیمت ایک ہی دفعہ یک مشت دے دوں- (یہ صَبَّ الْمَاءَ یَصُبُّهٗ سے ماخوذ ہے- یعنی پانی ایک دم بہایا)

كُنْتَ عَلَی الْكَافِرِیْنَ عَذَابًا صَبًّا- (جب حضرت ابوبکر صدیقؓ گزر گئے تو حضرت علیؓ نے ان کی طرف خطاب کر کے فرمایا) تم تو کافروں پر ایک بہائے گئے عذاب تھے (یا عذاب بہانے والے تھے)-

فَخَرَجْتُ مَعَ خَیْرِ صَاحِبٍ زَادِیْ فِی الصُّبَّةِ- میں بہتر ساتھی کے ساتھ نکلا اور میرا توشہ صبہ میں تھا (یعنی رفیقوں کے ساتھ کھاتا تھا- یا اس دستر خوان پر جس پر وہ کھاتے تھے-) (بعض نے کہا یہ صنة ہے بکسرہ یا فتحہ صاد صنة کہتے ہیں سرپوش برتن کو جس میں روٹی رکھتے ہیں- اور زنبیل کو بھی کہتے ہیں)-

اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكُمْ صُبَّتَانِ- (شقیق نے ابراہیم نخعی سے کہا) کیا مجھ کو یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم میں دو گروہ ہو گئے ہیں دو جماعتیں)-

هَلْ عَسٰی اَحَدٌ مِّنْكُمْ اَنْ یَّتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ- وہ زمانہ قریب ہے کہ تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک ریوڑ لے گا-

صُبَّة- کے معنی ہے مندہ (ریوڑ) جو بیس سے چالیس تک کی تعداد کا ہوتا ہے- خواہ بکریوں کا ہو یا بھیڑوں کا- مگر بعض نے کہا صرف بکریوں کے ریوڑ کو صبة کہیں گے- بعض نے کہا ہے پچاس بکریوں کا' اور بعض نے ساٹھ سے ستر تعداد کے لیے- اور اونٹوں کا ''صبه'' پانچ یا چھ اونٹ پر مشتمل ہوتا ہے-

اِشْتَرَیْتُ صُبَّةً مِّنْ غَنَمٍ- میں نے بکریوں کا ایک ریوڑ خرید لیا-

فَوَضَعْتُ صَبِیْبَ السَّیْفِ فِیْ بَطْنِهٖ- میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور دیا یہاں تک کہ تلوار اندر گھس گئی- ابورافع یہودی کے)-

لَتَسْمَعُ اٰیَةً خَیْرٌ لَّكَ مِنْ صَبِیْبٍ ذَهَبًا- اگر تو ایک آیت قرآن کی سنے تو یہ تیرے لیے سونے کے ایک ڈلے سے بہتر ہے-

صَبِیْب- بعض نے کہا 'صبیب'' ایک پہاڑی کا نام ہے (تو اس معنی کی رو سے اوپر کی حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تیرے لیے صبیب کے برابر سونا ہو اس سے بہتر ہے)-

خَیْرٌ مِّنْ صَبِیْبٍ ذَهَبًا- صبیب پہاڑ کے برابر سونے سے بہتر ہے-

كَانَ یَخْتَضِبُ بِالصَّبِیْبِ- عقبہ بن عامر تلی کے پتوں سے (یعنی اس کے پانی سے) خضاب کرتے (اس کے پتوں کے پانی کا رنگ سرخ کسی قدر کے ساتھ ہوتا ہے)-

صَبِیْب- بعض نے کہا کہ صبیب کے معنی کسم یا مہندی کا عصارہ-

عصارہ کے معنی نچوڑ ہوا پانی۔

وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ اب دنیا کا اتنا حصہ باقی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے۔ (سارا پانی نکال ڈالو تو بھی ذرا سا حصہ رہ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے)۔

لَوْعَةٌ وَصَبَابَةٌ۔ شوق اور محبت کا جوش۔

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا۔ تم دنیا میں اوپر اٹھنے والے سانپ بن جاؤ گے (سانپ کا قاعدہ ہوتا جب کاٹنا چاہتا ہے تو اوپر اٹھ کر کاٹتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سانپ کی طرح کاٹو گے، اس پر حملہ کرو گے)۔ (ایک روایت میں صُبّٰی ہے۔ اس کو آگے بیان کیا جائے گا)

ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَانْصَبَّ۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھے ہو گئے (ایک دوسری روایت میں فَانْصَبَ ہے یعنی خاموش رہے)۔

يَنْصَابُّهَا۔ اس کو پی جائے۔

قَاءَ فَاَفْطَرَ وَ صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءً۔ قے سے روزہ افطار کیا اور میں نے وضو کا پانی آپ پر بہایا (ڈالا) یعنی آپ کے ہاتھ دھلائے اس لیے کہ قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (امام ابوحنیفہ کا اس میں اختلاف ہے تو ان کے مذہب پر تاویل کی ضرورت نہیں)۔

اُدْخِلَ صَاحِبُ الْمُصَبَّةِ۔ بکریوں کے ریوڑ والا اندر لایا گیا۔

كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ۔ یعنی نشیب میں اتر رہے ہیں۔

صَبْتٌ۔ پیوند لگانا، رفو کرنا۔

صَبْحٌ۔ صبح سویرے حملہ کرنا، لوٹنا بیان کرنا۔

صَبَحٌ اور صَبَاحَةٌ۔ سرخ سفید اور خوبصورت ہونا۔

تَصْبِيْحٌ۔ صبح کو آنا یا صبح کو شراب پلانا، صبح کا سلام کرنا۔

اِصْبَاحٌ۔ صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔

تَصَبُّحٌ۔ صبح کو سونا۔

اِصْطِبَاحٌ۔ چراغ لگانا، صبح کا شراب پینا۔

اِسْتِصْبَاحٌ۔ چراغ لگانا، روشنی چاہنا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ كَانَ يُقَرَّبُ اِلَى الصِّبْيَانِ تَصْبِيْحُهُمْ فَيَخْتَلِسُوْنَ وَ يَكُفُّ۔ آنحضرتؐ یتیم تھے (آپؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ گزر گئے تھے) اور ابوطالب (اپنے چچا کی) پرورش میں تھے، تو صبح سویرے بچوں کو ناشتہ دیا جاتا وہ اوچک لے جاتے، آپ خاموش رہتے (ان کو کھانے دیتے اور خود صبر کرتے۔ سبحان اللہ، ہونہار پودے کے چکنے چکنے پات۔ آپ میں بچپن ہی سے صبر، ایثار، قناعت، سخاوت اور ہمت کی صفت تھی)۔

سُئِلَ مَتٰى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا ہمارے لیے مردار کب حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب صبح کا ناشتہ نہ ملے اور شام کا کھانا بھی نہ ملے، نہ کوئی بھاجی ترکاری ملے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ جب صبح کو تھوڑا سا دودھ نہ ملے نہ شام کو کوئی پینے کی چیز نہ کوئی ترکاری کھانے کے لیے۔ اس حدیث سے بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ بھوک کی حالت میں گو آدمی مضطر نہ ہو جب کوئی حلال غذا نہ ملے تو مردار کھانا درست ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک مضطر یعنی بھوک سے بے قرار نہ ہو، مردار نہ کھائے)۔

مَالَنَا صَبِيٌّ يَصْطَبِحُ۔ ہمارے پاس جتنا بچہ صبح کو دودھ پیتا ہے، اتنا بھی دودھ نہ تھا (اس درجہ قحط کی شدت تھی، بڑے آدمی کے پینے کے موافق دودھ کا کیا ذکر)۔

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ۔ کیا تم صبح کے ناشتہ کی طرف اشارہ کرتے ہو (اس کا بیان کتاب '' '' میں گزر چکا)۔

مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ۔ جو شخص صبح سویرے سات عجوہ کھجور کے سات دانوں سے ناشتہ کرے۔ (یہ صبحت القوم یا صبحت القوم سے ماخوذ ہے یعنی میں نے صبح کی شراب لوگوں کو پلائی)۔

اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا۔ کیا صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ آپ نے اس شخص سے فرمایا جس نے فرض نماز کی اقامت کے بعد سنتیں شروع کر دی تھیں)۔

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ- جو شخص روز صبح کو ناشتہ کرے

مَنْ اِسْتَصْبَحَ كُلَّ يَوْمٍ عَجْوَةٍ- جو شخص روز صبح کو عجوہ کھجور کھائے (عجوہ مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے جو نہایت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے)-

اِصْطِبَاحٌ اور تَصَبُّحٌ- صبح کو نہار منہ کچھ کھانا' جس کو انگریزی میں ''بریک فاسٹ'' کہتے ہیں-

لَا يَخْسِرُ صَابِحُهَا- صبح کو اس کا پلانے والا تھکتا نہیں (کیونکہ پانی برابر زمین پر موجود رہتا ہے' جانور جس قدر چاہیں پی سکتے ہیں)-

اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ- صبح کی نماز جب صبح صادق نمایاں ہو جائے (یعنی اچھی طرح یقین ہو جائے کہ صبح ہو گئی) اس وقت پڑھو! کیونکہ اس میں بڑا اجر ہے- (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں؟ کہ صبح کی نماز آخر وقت پڑھو' جیسا کہ حنفیہ نے سمجھا ہے کیونکہ اگر ایسا کرنا افضل ہوتا تو آنحضرتؐ ہمیشہ صبح کی نماز تاریکی میں کیوں پڑھا کرتے' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح صبح صادق نمایاں ہو جانے کے بعد نماز شروع کرو- ایسا نہ کرو کہ ابھی صبح نہ ہوئی ہو اور تم نماز شروع کر دو)-

اِنَّهٗ صَبَّحَ خَيْبَرَ- آنحضرت ﷺ صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے-

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ- ہر آدمی کو جب وہ صبح کے وقت اپنے گھر والوں میں ہوتا ہے- (موت آنے والی ہے' موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہے- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوست آشنا اس سے کہتے ہیں-

صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ- یعنی گڈ مارننگ' حالانکہ اسی دن اس کی موت لکھی ہوتی ہے وہ ناگہاں آجاتی ہے)-

مُصَبِّحٌ- صبح کی شراب پلاتا ہے- یا ناشتہ کراتا ہے (مندرجہ بالا حدیث میں بعض لوگوں نے مصبح کی بجائے مصبح بکسرہ با پڑھا ہے یعنی لوگوں کو صبح کی شراب پلاتا ہے یا ناشتہ کراتا ہے)-

اِصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ- بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی

(اور شام کو اس کی حرمت کے احکام نازل ہو گئے)-

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ عَلَى الصَّفَا وَقَالَ يَا صَبَاحَاه- جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرا تو آنحضرت ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور پکار کر فرمایا ''یا صباحاہ'' (یہ کلمہ اہل عرب اس وقت کہا کرتے تھے جب کوئی دشمن لوٹنے والا اور غارت کرنے والا صبح کو آ پہنچا تو اس کلمہ کے ساتھ نعرہ مارتے- گویا یہ بلند آواز طلب فریاد اور امداد کے لیے ہوتی تا حمایتی افراد فوراً آجائیں اور دشمن کا مقابلہ کریں' اس کو دفع کریں- بعض نے کہا لڑنے والوں کا قاعدہ ہوتا تھا کہ رات ہوتے ہی جنگ بند کر دیتے تھے' اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے تھے' تو یا صباحاہ کہہ کر دوسرے روز لڑنے والوں کو آگاہ کیا جاتا تھا کہ صبح ہو گئی اب جنگ کے لیے پھر تیار ہو جاؤ)

لَمَّا اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَادٰى يَا صَبَاحَاه- جب آنحضرت ﷺ کی دودھیل اونٹنیاں لوٹ کر لے گئے' تو حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے کھڑے ہو کر (مسلمانوں کو مطلع کرنے کے لیے) اس طرح پکارا ''یا صباحاہ''

مِصْبَاحٌ- چراغ یا فتیلہ جو روشن ہو-

وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ- (دو انصاری عشا کی نماز اندھیرے میں آنحضرتؐ کے ساتھ پڑھ کر اپنے گھروں کو چلے تو) ان کے ساتھ دو چراغوں کی طرح ایک نور ہوا (جب تک یہ دونوں ملے رہے تو دونوں چراغ سامنے رہے' پھر جب جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا- یہ آنحضرتؐ کا ایک معجزہ تھا اور عشاء کی نماز کے لیے رات کی تاریکی میں حاضر ہونے کی برکت تھی- جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اندھیروں میں جو لوگ مسجدوں کو پیدل جاتے ہیں' ان کو پورے نور کی خوش خبری دے (یعنی قیامت میں وہ نور اور روشنی میں چلیں گے)-

فَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ- اپنا چراغ روشن کر' اس کو درست کر-

وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ- مردار کی چربیوں سے لوگ

روشنی کرتے ہیں (اس کی شمع بناتے ہیں جورات کو جلتی ہے)۔

كَانَ يَخْدِمُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ نَهَارًا وَّ يُصْبِحُ فِيْهِ لَيْلًا- حضرت یحیٰی علیہ السلام دن کو بیت المقدس کی خدمت کرتے (صفائی وغیرہ اور دوسرے کام) اور رات کو وہاں چراغ لگاتے (روشنی کرتے)۔

نَهٰى عَنِ الصُّبْحَةِ- صبح کو سونے سے آپ نے منع فرمایا (خواہ نماز پڑھ کر ہی سوئے' کیونکہ اس وقت کا سونا سستی کاہلی اور نزلہ پیدا کرتا ہے اور صحت کے لیے مضر ہے' جو لوگ صبح سویرے بیدار ہوتے ہیں اور صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو دنیا اور دین دونوں میں بھلائی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو رزق کی فراخی اور تونگری عنایت فرماتا ہے۔ اور دن نکلنے تک سونے والے' صبح کی نماز نہ پڑھنے والے ہمیشہ سست اور کاہل اور اکثر مفلس اور محتاج رہتے ہیں)۔

اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ- میں صبح ہونے پر بھی سوتی رہتی ہوں' (کیونکہ میرے پاس نوکر چاکر' لونڈی غلام ہیں وہ سب کام کر لیتے ہیں مجھ کو تکلیف برداشت کرنے کی حاجت نہیں ہوتی)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَصْبَحَ اَصْهَبَ- اگر لال بالوں والا بچہ جنے یا لالی اور سفیدی ملے ہوئے بالوں والا۔

صَبَحٌ- بالوں کا سرخ سفید ہونا۔

اِنِّىْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ- میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے والا ہوں' لوگ یہ سنکر تیار ہو گئے (وہ بھی سوار ہو ہو کر ساتھ چلنے کے لیے آئے)۔

فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ يَا حُرُقَاتِ- ہم حرقات سے صبح صبح ملے (حرقات ایک عرب کا قبیلہ ہے)۔

صَبَاحُ تِسْعَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ- انتیسویں تاریخ کی صبح یعنی تیسویں تاریخ۔

رَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَ غَبُوْقِهَا- صبح کی اور شام کی خیرات لے کر گئی (اصل میں صبوح صبح کی شراب خواری اور غبوق شام کی شراب نوشی کو کہتے ہیں۔

صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ- صبح اور شام دونوں وقت دشمن تم کو لوٹے۔

صَبَّحَكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ- (گوڈ مارننگ) یعنی تمہاری یہ صبح اللہ اچھی کرے خیریت سے گزارے۔

مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ- (گڈ ایوننگ) یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری شام اچھی کرے خیرت سے گزارے۔

اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِيَ وَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ- اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح کرے اور شام کرے اس حال میں کہ تیرا دل ہر مسلمان سے صاف ہو (اس میں کینہ اور کپٹ نہ ہو) (بعض نے کہا کہ مسلمان اور کافر ہر ایک سے صاف ہو۔ کافر کے ساتھ صفائی یہ ہے کہ اس کے ایمان کا خواہاں ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی توفیق دے اس کا خاتمہ بخیر کرے)۔

اَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ- تو اس کے عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے (پر وہ گناہوں اور معصیت کی وجہ سے محتاج ہے)۔

بِكَ اَصْبَحْنَا- تیری نعمتوں کے ساتھ ہم نے صبح کی یا تیری ہی مدد اور اعانت اور حفاظت سے۔

بِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ- تیری یاد میں ہماری زندگی گزرے اور تیری ہی یاد پر مریں۔

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ- ہم نے صبح کی اور تمام دنیا نے جو اللہ کی ملک ہے۔

لَيْسَ عِنْدَ رَبِّكَ صَبَاحٌ وَّلَا مَسَاءٌ- تیرے پروردگار کے نزدیک صبح اور شام نہیں ہے (کیونکہ صبح اور شام سورج یا زمین کی حرکت سے ہوتی ہے اور پروردگار تو اپنے عرش معلٰی پر ہے جو ساتوں آسمانوں کے پرے اور تمام عالم کے اوپر ہے)۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم حضوری ہے ازل سے ابد تک جتنی چیزیں ہیں سب اس کے سامنے ایک ہی وقت میں حاضر ہیں' وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ جیسے ایک لمبا دھاگہ ہو' جس پر مختلف رنگ ہوں' اور ایک چیونٹی اس پر چلے تو وہ یہ سمجھتی ہے کہ ایک رنگ گزر گیا دوسرا آیا۔ مگر جو شخص سارے دھاگے کو دیکھ رہا ہے اس کے نزدیک کوئی رنگ

نہیں گزرا نہ دوسرا رنگ آیا-

قَدْ زَهَرَ مِصْبَاحُ الْهُدٰى فِي قَلْبِهٖ- اس کے دل میں ہدایت کا چراغ روشن ہو گیا-

صَبُحَ الْوَجْهُ صَبَاحَةً- اس کا چہرہ چمکتا ہوا ہے (سفید' صاف' روشن)

اَلْإِسْلَامُ زَاكِيُ الْمِصْبَاحِ- اسلام کا چراغ روشن ہے-

وَلِيْدُ بْنُ صَبِيْحٍ اور اَبُو الصَّبَّاحِ- حدیث کے راویوں کے نام ہیں-

صَبْرٌ یا صَبَارَةٌ- ضامن ہونا' ضمانت دینا-

اُصْبُرْنِيْ- مجھ کو ضمانت دے-

صَبْرٌ- صبر کرنا (یہ جزع کی ضد ہے- یعنی بے صبری' بے قراری)-

صَبَرَ عَنِ الشَّيْءِ- اس چیز سے رک گیا' باز رہا-

صَبَرَا لدَّابَّةَ- جانور کو بے آب و دانہ قید کر رکھا-

قَتَلَهٗ صَبْرًا- اس کو مجبور کر کے مار ڈالا (یعنی قید کر کے یا ہاتھ پاؤں باندھ کر-)

تَصْبِيْرٌ- صبر کا حکم کرنا' غلہ کا ڈھیر لگانا-

مُصَابَرَةٌ- صبر میں غالب آنا-

اِصْطِبَارٌ- صبر کرنا-

تَصَبُّرٌ- ظاہر میں اپنے آپ کو صابر بنانا اور جتانا-

صَبُوْرٌ- یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے- یعنی وہ رحمٰن و رحیم اپنے بندوں سے بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا وہ نافرمانی میں مبتلا رہتے اور معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فوراً عذاب نہیں کرتا-

لَا اَحَدَ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ- اللہ تعالیٰ سے زیادہ ایذا دہی پر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے (بندے اس کی شان میں کیا کیا کہتے ہیں- حتیٰ کہ کوئی تو اس کے وجود ہی کا انکار کرتا ہے' کوئی اس کے لیے بیٹا یا بیٹی ثابت کرتا ہے' کوئی اس کا شریک اور ہمسر بتاتا ہے' کوئی اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتا ہے' کوئی اس کو بھول کر دوسروں کی یاد کرتا ہے' کوئی اس حاجت روا سے نہ مانگ کر دوسروں سے اپنی مرادیں اور منتیں چاہتا ہے' کوئی اس کے صفات کمالیہ کا انکار کرتا ہے- کہتا ہے کہ وہ نہ کلام کرتا ہے نہ اترتا ہے نہ چڑھتا ہے نہ حرکت کر سکتا ہے نہ کسی صورت میں تجلی کر سکتا ہے' کوئی بے ادبی سے یہ بکتا ہے کہ اس کی ذات مقدس ہر جگہ اور ہر مکان میں ہے کوئی کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور مخلوق اور خدا میں فرق نہیں کرتا- کوئی اس پر بدا تجویز کرتا ہے یعنی ایک بات پہلے سے معلوم نہ تھی پھر معلوم ہوئی- کوئی کہتا ہے وہ صرف کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا- معاذ اللہ! یہ سب لوگ اپنے مالک کو ستاتے ہیں' اس کو ایذا دیتے ہیں- مگر وہ ایسا حلیم اور کریم ہے کہ باوجود قدرت رکھنے کے ان سے درگزر فرماتا ہے فوراً ان کو سزا نہیں دیتا-)

صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ- صبر کے مہینے میں روزے رکھ (یعنی رمضان میں' اس کو صبر کا مہینہ فرمایا- کیونکہ آدمی اس میں کھانے پینے اور جماع سے صبر کرتا ہے)-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا- کسی جانور کو باندھ کر پھر اس کو تیروں یا پتھروں یا گولیوں سے مارنا' اس سے منع فرمایا-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيْوَانِ صَبْرًا- اس کے بھی وہی معنی ہیں جو اوپر کے جملہ کے ہیں-

نَهٰى عَنِ الْمَصْبُوْرَةِ وَنَهٰى عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوْحِ اس کے وہی معنی ہیں-

فِي الَّذِيْ اَمْسَكَ رَجُلًا وَ قَتَلَهُ الْاٰ خَرُ اُقْتُلُوا الْقَاتِلَ وَ اَصْبِرُوا الصَّابِرَ- ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو مار ڈالا تو فرمایا کہ جس نے مار ڈالا اس کو تو قتل کرو اور جس نے پکڑوا تھا اس کو قید کرو (دائم الحبس) یہی شرعی سزا ہے اور نصاریٰ نے جو قانون ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کی رو سے دونوں واجب القتل ہیں- اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ حبس یعنی قید ایک شرعی سزا ہے اور اسلامی ریاست کے حاکم کو اختیار ہے کہ جن جرموں کی سزا قرآن اور حدیث میں مقرر نہیں ہے' ان میں زمانہ کی مصلحت کے موافق قید کی سزا تجویز کرے)-

نہایہ میں ہے کہ جو شخص میدان جنگ میں نہ مارا جائے' نہ لڑائی میں' نہ بھول چوک سے' وہ صبرا مقتول ہے- جیسے معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا- اور معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاص نے محمد بن ابی بکر کو' اور حجاج بن یوسف نے ہزار ہا مسلمانوں کو یہ سب صبرا مقتول ہوئے-

نَهَى عَنْ صَبْرِ الرُّوْحِ وَ هُوَ الْخِصَاءُ وَ الْخِصَاءُ صَبْرٌ شَدِيْدٌ- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے صبرا جان لینے سے منع فرمایا' اور خصی کرنا بھی اسی میں شامل ہے' یہ تو سخت صبر ہے-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَّصْبُوْرَةٍ كَاذِبًا- جو شخص مجبور کیا جائے قسم کھانے پر' اس کے لیے قید کیا جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ- جو شخص مجبوری سے قسم کھائے' (اس سے زبردستی قسم لیں' مار پیٹ کر قید کر کے' اگر خود بخود قسم کھائے تو وہ یمین صبر نہ ہوگی)-

لَا تُصْبَرُ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ- میری قسم نہ لی جائے جہاں قسمیں لازم کی جاتی ہیں- (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

صَبَرْتُ الْاِنْسَانَ اور صَبَرْتُهٗ عَلَى الْيَمِيْنِ- یعنی میں نے اس کو قسم کھانے پر مجبور کیا-

لَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُ الصِّدِّيْقُ- تمہارے خرچہ پر وہی صبر کرے گا جو صابر اور صدیق ہو (یہ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا)-

مَنْ يَّتَصَبَّرْ صَبَّرَهُ اللّٰهُ- جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر صابر بنے' اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا-

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا- اب اس کے بعد قریش کا کوئی شخص لاچار کر کے قتل نہ کیا جائے (یعنی صبرا قتل نہ کیا جائے' تو یہ نہی ہوگی)- (بعض نے اس کا ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "اس کے بعد کوئی قریشی شخص صبرا قتل نہ کیا جائے-" اس ترجمہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ سینکڑوں قریشی شخص ظالم حاکموں کے ہاتھوں صبرا قتل ہوئے' تو اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قریشی شخص مرتد ہو کر صبر قتل نہ کیا جائے گا)-

اَحْصُوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا- ذرا شمار تو کرو حجاج نے کتنے لوگوں کو صبرا قتل کیا-

قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا مِائَةَ اَلْفٍ وَّ عِشْرِيْنَ اَلْفًا- حجاج ظالم نے ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص کو صبرا قتل کیا (اور یہ مظلوم لوگ جو اس کے ہاتھوں ناحق قتل ہوئے' ان میں بڑے بڑے اکابر تابعین اور صالح و متقی اصحاب تھے' اور کس جرم میں قتل ہوئے؟ اس جرم میں کہ حضرت علیؓ اور آنحضرتؐ کے اہل بیت کرامؓ سے محبت رکھتے تھے- اس پر بھی جب حجاج مرنے لگا' تو اس وقت کہنے لگا اے اللہ مجھ کو بخش دے' کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھ کو نہیں بخشے گا- کسی نے اس کا یہ قول امام حسن بصری سے نقل کیا تو انھوں نے فرمایا عسی یعنی شاید اللہ کی رحمت اس کو بخش دے)

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَعَنَ اِنْسَانًا بِقَضِيْبٍ مُّدًا عِبَةً فَقَالَ لَهٗ اَصْبِرْ نِيْ قَالَ اَصْطَبِرْ- آنحضرت ﷺ نے دل لگی سے ایک شخص کو لکڑی سے ٹھونسا دیا (جو صف سے آگے بڑھا ہوا تھا) وہ کہنے لگا مجھ کو بدلہ دلوایئے! آپؐ نے فرمایا' لے بدلہ لے (اور اپنا پیٹ کھول دیا- اس نے آپؐ کے پیٹ کا بوسہ لیا تو آپؐ نے وجہ دریافت کی' تو اس شخص نے بتایا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ میدان جنگ ہے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں لہٰذا میں نے چاہا کہ آخری وقت میں میرا بدن آپؐ کے جسم مبارک سے مس ہو جائے اور اس کی وجہ سے میں عذاب دوزخ سے نجات پا سکوں)- سبحان اللہ یہ حدیث آپؐ کی نبوت میں صاف دلیل ہے- اس قسم کا اخلاق اور تواضع بجز پیغمبر کے اور کسی سے صادر نہیں ہو سکتے-

ضَرَبَ عُثْمٰنُ عَمَّارًا فَلَمَّا عُوْتِبَ قَالَ هٰذِهٖ يَدِيْ لِعَمَّارٍ فَلْيَصْطَبِرْ- حضرت عثمانؓ نے عمار بن یاسرؓ کو مارا جب لوگوں نے اس بات پر غصہ کیا تو حضرت عثمان کہنے لگے یہ میرا ہاتھ (جس سے میں نے عمار کو مارا) حاضر ہے' عمار اس سے بدلہ لے لے (وہ مجھ کو مار لے)-

سبحان اللہ! آخر حضرت عثمانؓ کس کے خلیفہ تھے حضرت

رسول کریمؐ کے خلیفہ تھے جو آنحضرتؐ کے اخلاق تھے وہی حضرت عثمانؓ نے بھی اخلاقی اوصاف پیدا کیے- کہتے ہیں کہ جب باغی کوٹھے پر چڑھ کر آپ کو قتل کرنے کے لیے گھس آئے' تو ایک غلام نے ان باغیوں کو روکنے کے لیے تلوار کھینچی تو آپ نے منع فرمایا اور کہنے لگے ان لوگوں کو مارنے دو مگر تم کسی مسلمان کا خون نہ کرو- کئی صحابہ نے آپ کی محصوری کے دوران یہ رائے دی کہ آپ شام میں معاویہؓ کے پاس تشریف لے جائیے- مگر آپ نے اس مشورہ کو اپنے وقار کے منافی سمجھنے کے علاوہ آنحضرتؐ کی مفارقت کی وجہ سے بھی ناپسند کیا اور مدینہ کو نہ چھوڑا- مہاجرین اور انصار نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ان باغیوں پر تشدد کر کے ان کو راہ راست پر لائیں مگر آپ نے تشدد اور قتال کو جائز نہ سمجھا-

فَاسْتَصْبَرَ فَعَادَ صَبِيْرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ

کی تفسیر میں کہا کہ پانی میں سے ایک بخار آسمان کی طرف چڑھا) وہ جم کر غلیظ ابر بن گیا ثم استوی الی السماء سے یہی مراد ہے (تو اولین مخلوقات میں عرش کے بعد پانی تھا اسی سے آسمان اور زمین سب بنے)-

صَبِيْرٌ - سفید ابر' غلیظ جما ہوا-

وَ تَسْتَحْلِبُ الصَّبِيْرَ - ہم سفید بادل سے نچوڑتے تھے (یعنی پانی لیتے تھے)-

وَ سَقُوْهُمْ بِصَبِيْرِ النَّيْطَلِ - ان کو موت کے ابر سے پانی پلایا (یعنی ہلاک کر دیا)-

مَنْ فَعَلَ كَذَا وَ كَذَا كَانَ لَهٗ خَيْرٌ مِّنْ صَبِيْرٍ ذَهَبًا - جو شخص یہ کام کرے وہ اس کے لیے صبیر کے برابر سونے سے بہتر ہے-

صَبِيْرٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے یمن میں (بعض نے صِيْرٌ روایت کیا ہے بہ اسقاط یائے موحدہ' جو ایک پہاڑ تھا قبیلہ طے کا)- (نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ دو حدیثوں میں آیا ہے' جن میں ایک حدیث حضرت علیؓ کی ہے اور دوسری حضرت معاذؓ کی- حضرت علیؓ کی حدیث میں صیر ہے اور حضرت معاذؓ کی حدیث میں صبیر ہے' واللہ اعلم)-

مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَاْخُذَنَّ رِهْنًا وَّ لَا صَبِيْرًا - جو شخص کسی کو قرض حسنہ دے یا بیع سلم کا معاملہ کر دے تو روپیہ کے بدلے کچھ گروی نہ لے' نہ ضامن لے- اہل عرب کہتے ہیں:

صَبَرْتُ بِهٖ اَصْبُرُ - یعنی میں نے اس سے ضمانت لی-

اِنَّهٗ مَرَّ فِي السُّوْقِ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا - آنحضرت ﷺ بازار میں تشریف لے گئے تو اناج کا ایک ڈھیر دیکھا' اس میں ہاتھ ڈالا-

صُبْرَةٌ - اناج کا ڈھیر-

صُبَرٌ - صبرة کی جمع ہے

وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا - (حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے تو دیکھا کہ آپؐ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے (قرظ ایک درخت کا پتہ ہے جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں)- (ایک روایت میں مضبورا ہے' ادمعجمہ سے' معنی وہی ہیں)-

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى صُبْرُ الْجَنَّةِ - سدرة المنتھی بہشت کا اعلیٰ ترین حصہ ہے-

صُبْرُ كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز کا بلائی حصہ-

صُبْرُ اللَّبَنِ - بالائی-

هٰذِهٖ صَبَّارَةُ الْقُرِّ - یہ سردی کی شدت اور سختی ہے (جیسا حمارة القیظ گرمی کی شدت اور سختی)-

صِبْرٌ - ایلوا-

اِصْبِرُوْا اَوْ صَابِرُوْا - اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور دشمنوں سے جنگ کرنے میں مضبوط رہو' اور صبر کرو-

اَلصَّابِرُ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے زمانہ انگارے کو ہاتھ میں لینے والا (انگارہ کو ہاتھ میں لینا جیسا مشکل ہے گویا جو دکھ' درد اور ٹیس کو اپنے لیے دعوت دے وہ انگارہ کو ہاتھ میں پکڑ سکتا ہے' اسی طرح پورے دین پر قائم رہنے والے کو بے دینوں اور طاغوتی طاقتوں سے تکلیفیں پہنچیں گی' یہ ہمارا زمانہ ہے کہ جو فرد یا جماعت قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگی کی

تعمیر کرے اور لوگوں کو بھی اسی کی دعوت اور تلقین کرے تو پورا ماحول اس کا دشمن ہو جاتا ہے وقت کا اقتدار ایسے اصلاحی لوگوں پر بھر جاتا ہے- خیر مقلد اور بدعتی تو تھے ہی' مگر اب ایسے فساد کا زمانہ ہے کہ ذرا سے اختلاف پر اپنے اہل حدیث بھائی بھی دشمن اور مخالف بن جاتے ہیں- حدیث اور قرآن قیامت تک اللہ تعالی کے نور ہیں' جن سے ہر ایک مسلمان اپنی اپنی فہم کے موافق لوشنی لے سکتا ہے اور مسائل کا استنباط کر سکتا ہے- مقلدوں نے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کو دین کا ٹھیکیدار بنا دیا تھا- ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے- جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا' بس اس کے پیچھے پڑ گئے' برا بھلا کہنے لگے- بھائیو! ذرا تو غور کرو اور انصاف سے کام لو- جب تم نے امام ابوحنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں' ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے ہمارے پیشوا علمائے اہل حدیث ان کے سوا اور بہت سے گزرے ہیں' جیسے امام ابن حزم ظاہری' حافظ ابن حجر عسقلانی امام داؤد ظاہری' اسحٰق بن راہویہ' امام بخاری' شیخ جلال الدین سیوطی' امام نووی' امام سخاوی' محمد بن اسمعیل' شیخ محی الدین ابن عربی' شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہم- اگر ہم دلائل پر غور کر کے کسی مسئلہ میں ان بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے ساتھ اتفاق کریں تو کونسا گناہ لازم آیا اور کیوں قابل ملامت ٹھہرے' لاحول و لاقوة الا بالله)-

صَابَرَهٗ- اپنے نفس کو روک رکھا-

مَنْ اَذْهَبَ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ- جس کی دونوں محبوب چیزیں یعنی آنکھیں اللہ تعالی لے جائے' پھر وہ صبر کرے (یعنی شکوہ شکایت کے بجائے اللہ تعالی کی رضا پر راضی ہو)-

اُضْمُدْهَا بِالصَّبِرِ- اس پر ایلوے کا ضماد کرے-

اِصْبِرُوْا عَلَى الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوْا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَابِطُوْا عَلَى الْاَئِمَّةِ- فرضوں پر صبر کرو (ان کو ادا کرتے رہو) اور مصیبتوں پر بھی صبر کرو اور اماموں کی نگہبانی کرو (ان کی اطاعت پر جمے رہو)-

اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ عَلٰى مَاتَكْرَهُ وَ صَبْرٌ عَلٰى مَا تُحِبُّ- صبر دو طرح کا ہے' ایک تو صبر اس بلا پر جس کو تو برا جانتا ہے' دوسرے صبر اس چیز سے جس کو تو پسند کرتا ہے (مثلا مال و دولت نہ ہونے پر)-

اَلدُّنْيَا حُلْوُهَا صِبْرٌ- دینا میں جو شیریں ہے وہ در حقیقت ایلو... کی طرح تلخ ہے-

يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ اِنْ شَاءَ بِصِبِرٍ- احرام والا شخص اگر چاہے تو ایلوا آنکھوں میں لگا سکتا ہے-

كَاْسٌ مُصْبَرَةٌ- تلخ گلاس جس میں ایلو ملا ہو-

لَمْ يَقْتُلِ الرَّسُوْلُ رَجُلًا صَبْرًا قَطُّ- آنحضرتؐ نے کسی شخص کو باندھ کر مجبور کر کے قتل نہیں کیا-

لَا تُقِيْمُوا الشَّهَادَةَ عَلَى الْاَخِ فِي الدَّيْنِ الصَّبِرِ- ظلمی قرضہ میں (جس میں قرض خواہ زیادتی کر رہا ہو) اپنے بھائی پر گواہی مت دو-

صَنَوْبَر- ایک مشہور درخت ہے-

صَبْعٌ- انگلی سے اشارہ کرنا' برائی کے اظہار کے لیے (یعنی کس کا عیب بیان کرتے ہوئے) اشارہ سے بتلانا' انگلی رکھنا انگلی ڈالنا' مغرور کرنا-

لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ تَعَالٰى- ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہے-

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ- مومن کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے وہ جیسا چاہے اس طرح اس کو پلٹتا رہتا ہے-

اَصَابِع- جمع ہے اَصْبَعٌ یا اَصْبُعٌ یا اَصْبِعٌ یا اِصْبَعٌ یا اِصْبِعٌ یا اِصْبُعٌ یا اُصْبَعٌ یا اُصْبِعٌ یا اُصْبُعٌ کی' اس میں نو لغتیں ہیں جس کے معنی انگلی کے ہیں خواہ ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی- (نہایہ میں ہے کہ انگلی ایک عضو ہے یعنی جسم کا حصہ اور اللہ تعالی جسمیت سے پاک ہے' تو اس کا اطلاق اللہ تعالی پر مجازا ہے جیسے ید اور یمین اور عین اور سمع کا مقصود اس سے یہ ہے کہ دل اللہ تعالی کے قبضہ

قدرت میں ہیں وہ جلدی جلدی بدل جاتے ہیں اور انگلیوں سے اس کی قدرت اور بطش کے اجزاء مراد ہیں' جیسے ہاتھ سے آدمی مطش کرتا ہے اور انگلیاں اس کی اجزاء ہیں)-

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور محققین اہل حدیث ایسی تاویلوں سے جو صاحب نہایہ نے کیں' راضی نہیں ہیں- وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث کو اپنے ظاہری معنی پر چلاؤ' اور جو مراد ہے اس کو اللہ کے لیے تفویض کرو- البتہ یہ صحیح ہے کہ وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے مگر جیسی اس کی ذات مقدس بے چون اور چکون ہے ویسے ہی اس کے ہاتھ اور پاؤں اور دجو اور عین بھی ہیں امام ابوحنیفہ کا اور تمام ائمہ قدماء اہل سنت کے یہی مذہب تھا چنانچہ امام ابوحنیفہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ ''ید کی تاویل قدرت سے نہیں کریں گے' جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے'' اب صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ وہ تعالی شانہ جسمیت سے پاک ہے یہ بھی ایک بے دلیل بات ہے قرآن اور حدیث میں کہیں یہ مذکور نہیں ہے کہ وہ جسمیت سے پاک ہے نہ یہ مذکور ہے کہ وہ جسم ہے- البتہ اس قدر صحیح ہے کہ پروردگار مخلوقات کے اجسام سے مشابہ نہیں ہے جیسے محمد بن کرام کا قول ہے کہ وہ تعالی شانہ جسم رکھتا ہے ہمارے جسم کی طرح جو گوشت اور خون سے مرکب ہے' معاذ اللہ- علمائے اہل حدیث افراط وتفریط میں مبتلا ہونے کے بجائے مسلک اعتدال پر قائم رہے' نہ کرامیہ اور مشبہہ کی طرح اس کو مخلوقات سے مشابہت دیتے' نہ معتزلہ اور قدریہ کی طرح صفات کی تاویل اور نفی کرتے ہیں اور یہی طریقہ انسب ہے'

واللہ اعلم-

اُصْبُوْعٌ بروزن عُصْفُوْرٌ- انگلی (یہ دسویں لغت ہے جو اوپر بیان ہوئیں)-

اَصَابِیْعُ- انگلیاں (یہ اُصْبُوْعٌ کی جمع ہے)-

مَصْبَعَةٌ- غرور' تکبر-

مَصْبُوْعٌ- متکبر' مغرور-

مُصَبَّعٌ- گوشت بھوننے کا لوہے کا جال-

صَبْغٌ یا صِبَغٌ- رنگین کرنا' ڈبونا' کشادہ ہونا' لمبا ہونا-

صُبُوْغٌ- بھر جانا' خوش رنگ ہونا-

تَصْبِیْغٌ- رنگنا' بچہ گرانا' جس پر بال اگ آئے ہوں-

اِصْطِبَاغٌ- رنگ دینا' روٹی میں سالن لگانا (اور نصاری کا ایک مذہبی کام تھا وہ اپنی اولاد کو زرد پانی میں رنگتے تھے' ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے اولاد پاک ہو جاتی ہے اور نصرانیت میں اس کا اعتقاد مستحکم رہتا ہے- نصارے کے اس فرقہ کو معمودیہ کہتے تھے-)

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ هَلْ رَاَيْتُمُ الصَّبْغَاءَ- پھر وہ جو دوزخ سے نکالے جائیں' اس طرح اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کچرے کوڑے میں اگتا ہے (یعنی جلدی بڑھتا ہے) کیا تم نے صبغاء دیکھی ہے-

صَبْغَاء- ایک بوٹی کا نام ہے-

كَلَّا لَا يُعْطِيْهِ اُصَيْبِغَ قُرَيْشٍ- آپ ہرگز اس قریش کی کمزور چڑیا کو نہیں دیں گے-

اُصَيْبِغَ- ایک نوع کی چڑیا ہے جو ناتوان اور کمزور ہوتی ہے (بعض نے کہا صبغاء مراد ہے- جس کا ذکر ابھی گزرا ایک روایت میں اُضَيْبِعَ ہے ضاد معجمہ اور عین مہملہ سے) اُضَيْبِعَ- چھوٹا بجو- یہ ضبع کے برخلاف قیاسی تصغیر ہے) (یہ قول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے آپ نے قتادہؓ کو شیر سے تشبیہ دی اور اس شخص کو جو مقتول کا سامان مانگ رہا تھا' چھوٹے بجو سے)-

فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً- پھر دوزخ میں اس کو ایک غوطہ دیا جائے گا (یعنی اس میں ڈبو دیا جائے گا جس طرح کپڑا رنگ میں ڈبویا جاتا ہے)-

اُصْبُغُوْهُ فِي النَّارِ- اس آگ میں ڈبودو-

فَوَجَدَ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا- حضرت فاطمہؓ کو دیکھا وہ رنگین کپڑے پہنے تھیں-

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّبَّاغُوْنَ وَالصَّوَّاغُوْنَ- سب لوگوں میں زیادہ جھوٹے رنگریز اور سنار ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے' ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں)-

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّوَّاغُ يَقُوْلُ الْيَوْمَ وَغَدًا- (ابورافع سنار کہتے ہیں حضرت عمرؓ مجھ سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے' آپ کہتے' سنار سب سے بڑھ کر جھوٹا ہوتا ہے کہتا ہے آج دوں گا

کل دوں گا' یوں ہی آج کل میں یکی پن گزار دیتا ہے)۔

(بعض نے کہا حدیث میں صباغون سے کلام کو رنگنے والے آراستہ کرنے والے اور صواغون سے اس کو بدلنے والے نئے نئے قالب پہنانے والے مراد ہیں)۔

رَاٰی قَوْمًا یَتَعَادَوْنَ فَقَالَ مَا لَھُمْ فَقَالُوْا خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ کَذِبَۃٌ کَذَبَھَا الصَّبَّاغُوْنَ - (ایک روایت میں

کَذَبَھَا الصَّوَّاغُوْنَ ہے-ابوہریرہؓ نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑ رہے ہیں' سبب پوچھا تو کہنے لگے' دجال نکلا انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے جس کو رنگنے والوں نے رنگا ہے' یا جھوٹ ہے جس کو سناروں نے ڈھال لیا ہے)۔

قِیْلَ لِاَبْنِ عُمَرَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ فَقَالَ رَاَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ -حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا' تم اپنے کپڑوں یا بالوں کو زرد کیوں رنگتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو رنگتے ہوئے دیکھا (یعنی کپڑے کو یا بالوں کو)۔

(بعض نے آنحضرت ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے بالوں کو رنگا ہو بلکہ آپ اپنے کپڑوں اور عمامہ کو ورس اور زعفران سے رنگتے -بعض نے کہا آنحضرت ﷺ صرف اپنی ڈاڑھی ہی کو ورس اور زعفران سے رنگتے -ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے آپؐ کے کچھ بال دکھائے جو سرخ تھے' ان پر حنا اور وسمہ کا خضاب تھا-لیکن حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے بالوں کا خضاب نہیں کیا-تو ان دونوں میں تطبیق اس طرح کی ہے کہ کبھی تو آپؐ نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا-حضرت انسؓ نے آپ کو رنگتے نہ دیکھا ہوگا-اور یہ احتمال بھی ہے کہ بیوی ام سلمہؓ نے ان بالوں میں خوشبو لگائی ہوگی جس کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ ہوگیا ہوگا-اب ایک روایت میں یہ جو بیان ہوا ہے آپؐ کی ڈاڑھی اور سر مبارک میں سفیدی تھی' تو دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ کے بالوں میں سفیدی نہ تھی' ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ آپؐ کے سفیدی بہت قلیل تھی' تو جس راوی نے کہا ہے کہ آپؐ کے سفیدی نہ تھی تو اس کی مراد یہ ہے کہ سفیدی بہت زیادہ نہ تھی-)

مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرد کو اپنے بال یا کپڑے ہلدی یا ورس یا زعفران میں رنگنا منع نہیں خصوصا دولہا نوشاہ کو-اور جس نے اس کی ممانعت میں غلو کیا ہے یہ اس کی زیادتی ہے-

اِنَّ الْیَھُوْدَ لَا یَصْبُغُوْنَ- یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے (تمہارے لیے خضاب کرنا بہتر ہے)-(مجمع البحار میں ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو سرخ یا زرد خضاب کرنا مستحب ہے اور سیاہ خضاب کو بھی ایک طائفہ علماء نے جائز رکھا ہے' غایۃ ما یقف الباب وہ مکروہ ہوگا نہ کہ حرام-

کَانَ یَصْبُغُ ثِیَابَہٗ- آنحضرتؐ اپنے کپڑے (مجمع البحار میں ہے کہ دوسری روایت میں مرد کو زرد اور سرخ رنگ سے ممانعت ہے' تو اس حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ کپڑا بنے جانے سے پہلے اس کا سوت رنگین ہونا-میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل ضعیف ہے اور ظاہر کے خلاف ہے)-

مَنْ لَّعِبَ بِالنَّرْدِ شِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَّدَمِہٖ-جس شخص نے چوسر کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا (یعنی گویا ان کو کھایا)-

(چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور وہ شطرنج سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے شطرنج کو کچھ شرطوں کے تحت جائز کر رکھا ہے)-

صِبْغَۃُ اللّٰہِ- اللہ کا دین جس سے دلوں کو پاکی حاصل ہوتی ہے-

صَبْنٌ-روکنا' منع کرنا' پھر دینا-

صَابُوْنِ-صفائی کے لیے ایک مشہور مرکب ہے-صابن-

صَبَّانٌ-صابون بنانے والا-

صَبْوٌ یا صُبُوٌّ یا صِبًا یا صَبَاءٌ-طفولیت کا اظہار کرنا-

صِبًا-اسم مصدر ہے-

صَبَاءٌ-صبا' پروا ہوا-

صَبْوَۃٌ اور صُبُوَّۃٌ-مائل ہونا' مشتاق ہونا-

صَبِیَ صَبَاءٌ-بچوں کے سے کام کرنے لگا-

مُصَابَاةٌ- نیزہ مارنے کے لیے جھکانا-

تَصَبِّیْ- بہکانا' فریب دینا' مفتون کرنا-

تَصَابِیْ- کھیل کود کی طرف مائل ہونا (جیسے استصباء کسی سے بچوں یک طرح معاملہ کرنا)-

رَای حُسَیْنًا یَلْعَبُ مَعَ صِبْوَۃٍ فِی السِّکَّۃِ- امام حسین کو دیکھا آپ گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے-

صِبْوَۃٌ اور صِبْیَۃٌ جمع ہے صَبِیّ کی بمعنی بچہ' اور صِبْیَانٌ بھی صبی کی جمع ہے-

کَانَ لَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا یُقْنِعُہٗ- آنحضرتؐ رکوع میں نہ اپنا سر کھاتے تھے نہ بلند رکھتے تھے (بلکہ سر اور پشت سب برابر رکھتے- اور رکوع کرنے کا سنت طریقہ یہی ہے)-

یُصَبِّیْ- دراصل صبا یصبو سے ماخوذ ہے' یعنی مائل ہوا اور جھکا (ازہری نے کہا صحیح لا یصوب ہے- ایک روایت میں لا یصب ہے)-

وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ ذَھَبًا وَّلَا فِضَّۃً وَّلَا شَیْئًا یُصْبٰی اِلَیْہِ- امام حسن علیہ السلام نے مرتے وقت نہ سونا چھوڑا نہ چاندی نہ اور کوئی چیز جس کی طرف دل مائل ہو (حالانکہ آپ کو ایک معتد بہ وظیفہ معاویہؓ کی طرف سے ملتا تھا مگر آپ کمال درجہ کے سخی تھے جو ملتا وہ سبیل اللہ صرف کر دیتے' دوبار ایسا بھی ہوا کہ اپنا تمام ساز و سامان تک فقیروں میں تقسیم کر دیا)-

وَ شَابٌ لَّیْسَتْ لَہٗ صَبْوَۃٌ- ایک جوان جس کو خواہش نہ ہو (حرص و ہوس نہ رکھتا ہو)-

کَانَ یُعْجِبُھُمْ اَنْ یَّکُوْنَ لِلْغُلَامِ صَبْوَۃٌ- ان کو یہ پسند تھا کہ لڑکے میں خواہش ہو (کیونکہ ایسا شخص جب توبہ کرے گا تو وہ عبادت اور اطاعت الٰہی خوب بجا لائے گا' اور اپنی گزشتہ حالت پر شرمندہ رہے گا' اس کے دل میں غرور اور پندار نہ ہوگا- اصل یہ ہے کہ جب گناہ کی خواہش ہو' اس وقت نفس کو قابو میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہ کے ارتکاب سے باز رہے' جب ہی فضیلت ہوگی' ورنہ دل میں خواہش ہی نہ ہو تو باز رہنے میں کیا فضیلت ہوگی)-

لَتَعُوْدُنَّ فِیْھَا اَسَاوِدَ صُبًّی- تم اس زمانہ میں کالے ناگ ہو گے فتنہ کی طرف مائل (ایک روایت میں صباء ہے)-

صُبَّاءٌ- یہ جمع ہے صَابِیْ کی- یعنی اپنے دین کو بدلنے والے-

ثُمَّ اَلْقِ الصُّبّٰی عَلٰی مُتُوْنِ الْخَیْلِ- پھر جو گول جنگ کے خواہشمند ہیں ان کو گھوڑوں کی پیٹھ پر بٹھادے-

اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ مُّصْبِیَۃٌ مُّؤْتِمَۃٌ- (آنحضرتؐ نے جب بیوی ام سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں) میں تو ایک بچہ والی یتیم اولاد رکھنے والی عورت ہوں-

اَصَبَوْتَ- کیا تم نے دین بدل ڈالا (صحیح اصبات ہے)

اَوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ- تم نے بددینوں کو (جنہوں نے اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کیا (اپنے ملک میں جگہ دی-

نُصِرْتُ بِالصَّبَا- مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی (صبا مشرقی ہوا اس کو قبول بھی کہتے ہیں- اور دبور پچھمی ہوا- اور جنوب دکھنی اور شمال اتری) (مراد جنگ احزاب کا دن ہے- جب کافروں نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا تھا- ابوسفیان عرب کے اکثر قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا- اللہ تعالیٰ نے رات کو جو نہایت سرد تھی مشرقی ہوا بھیجی' اس نے کافروں کے منہ پر مٹی ڈالی' ان کی آگ بجھا دی' ان کے خیمے اکھیڑ دیے' ان کے گھوڑے سراسیمہ ہو کر چھوٹ بھاگے- آخر کار کافر پریشان ہو کر چل دیے)-

اَلصَّبَا مِنَ الْجَنَّۃِ وَالدَّبُوْرُ مِنَ النَّارِ- مشرقی ہوا بہشت کی ہوا ہے اور پچھمی دوزخ کی (یعنی دوزخ کے طبقہ زمہریر کی کیونکہ پچھمی ہوا سرد ہوتی ہے)-

اُمُّ الصِّبْیَانِ- بچوں کی بیماری جس میں سانس چڑھتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے-

اِذَا کَانَتِ الْمَرْاَۃُ صِبَا نِیَّۃً- جب عورت بچہ والی ہو-

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ صَبِیٌّ فَلْیَتَصَابَ- جس کے پاس بچہ ہو تو اس کو خوش کرنے کے لیے بچہ سے (اس سے ویسی ہی باتیں کھیل کود کرے)-

صَبِیَّۃٌ - بچی -
صَبَایَا - بچیاں (یہ صبیۃ کی جمع ہے) -

باب الصاد مع التاء

صَتٌّ - زور سے دھکیلنا یا ہاتھ سے مارنا -
مُصَاتَّۃٌ اور صِتَاتٌ - تنازع، جھگڑا -
تَصَاتٌّ - لڑائی، جنگ -
صَتٌّ - جماعت، فرقہ (جیسے صَتِیْتٌ ہے بعض نے کہا ہے کہ جیسے صف ہے) -
لَمَّا اُمِرُوْا اَنْ یَّقْتُلَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا قَامُوْا صِتَّیْنِ - جب بنی اسرائیل کو (گوسالہ پرستی کی سزا میں) یہ حکم ہوا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں، تو وہ دو گروہ (یا دو صف) ہو گئے (ایک وہ جنہوں نے گوسالہ کی پوجا کی تھی، دوسرے وہ جو اس کام سے باز رہے تھے اور دوسرا گروہ پہلے گروہ کو قتل کرنے لگا -)
صَتْعٌ - گرانا، پچھاڑنا -
تَصَتُّعٌ - تردد، آنا جانا -
صَتَعٌ - جوان، مضبوط -
صَتْمٌ یا صَتَمٌ - غلیظ، سخت -
صُتَامٌ - موٹا، دل دار -
تَصْتِیْمٌ - پورا کرنا -
اَلْفٌ صَتْمٌ - پورے ہزار -
اَمْوَالٌ صُتْمٌ - پورے مال -
اِنَّہٗ وَزَنَ تِسْعِیْنَ فَقَالَ صَتْمًا فَاِذَا ھِیَ مِائَۃٌ ابن صیاد نے نوے روپے تولے اور کہنے لگا پورے ہو جاؤ دیکھا تو وہ سو روپے ہیں (یہ بھی اس کا ایک شعبدہ تھا بعض نے اس کو دجال بھی سمجھا ہے) -
صَتْوٌ - کودتے ہوئے چلنا -

باب الصاد مع الجیم

صَجٌّ - لوہے کو لوہے پر مار کر آواز نکالنا -

باب الصاد مع الحاء

صَحْبٌ - پوست نکالنا -
صَحَابَۃٌ - رفاقت کرنا، ساتھ رہنا -
صُحْبَۃٌ - معیت، ہم نشینی (صحابہ کا مترادف ہے) -
مُصَاحَبَۃٌ - ساتھ رہنا (یہ بھی اوپر کے دونوں الفاظ کا مترادف ہے -)
اِصْحَابٌ - مصاحب والا ہونا -
اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبَۃٍ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ - یا اللہ سفر میں ہماری نگہبانی کر اور ہم کو اپنی امان میں وطن کو لوٹا -
خَرَجْتُ اَبْتَغِی الصَّحَابَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ میں اس نیت سے نکلا کہ آنحضرت ﷺ کی صحبت حاصل کروں گا -
صَحَابَۃٌ - صاحب کی جمع بھی ہے اور فاعل کی جمع فَعَالَۃٌ پر صرف یہی آتی ہے -
فَاَصْحَبَتِ النَّاقَۃُ - اونٹنی رام ہو گئی (جدھر چلاؤ ادھر چلنے لگی) -
اِنَّکُنَّ لَاَ نْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ - تم تو یوسف کی ساتھ والی عورتیں ہو (آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو زلیخا سے تشبیہ دی، جیسے زلیخا نے بہ ظاہر عورتوں کو ضیافت کے بہانہ سے بلایا تھا اور دل میں یہ تھا کہ وہ حضرت یوسف کا حسن و جمال دیکھیں اور زلیخا کو ان کی محبت پر ملامت نہ کریں - اسی طرح حضرت عائشہؓ نے آنحضرت کی بیماری میں آپ سے عرض کیا کہ ابوبکرؓ کی آواز پست ہے مقتدیوں تک ان کی آواز نہ پہنچے گی، آپؐ حضرت عمرؓ کو حکم دیجیے کہ وہ نماز پڑھائیں - یہ کہنا حضرت عائشہؓ کا ایک بہانہ تھا اور ان کا دلی مقصود یہ تھا کہ اگر خدانخواستہ آنحضرتؐ اس بیماری میں گزر گئے تو لوگ ابوبکرؓ کو منحوس سمجھیں گے اس لیے وہ نماز نہ پڑھائیں تو اچھا ہے) -
صَوَاحِبُ - جمع ہے صَاحِبَۃٌ کی -
اِدْفِنِّیْ مَعَ صَوَاحِبِیْ - مجھ کو میرے ساتھ والیوں (یعنی آنحضرت کی دوسری بیویوں) کے ساتھ دفن کر دینا - (حجرے

میں دفن نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے بعد مجھ کو اور بیویوں پر فضیلت دیں اور خیال کریں کہ حضرت عائشہؓ کا مرتبہ دوسری امہات سے زیادہ تھا جب ہی تو آنحضرتؐ کے ساتھ دفن ہوئیں اور دوسری بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں- سبحان اللہ اس کسر نفسی اور تواضع کا کیا کہنا)-

ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ- جب میرا جنازہ تیار ہو تو حضرت عائشہؓ کے حجرے پر لے جانا اور ان سے اجازت مانگنا کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں (یعنی آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس دفن ہو جاؤں' اگر وہ یعنی حضرعائشہؓ اجازت دے دیں تو خیر ورنہ مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان یعنی بقیع میں دفن کر دینا- یہ حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے وقت فرمایا)-

اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ- حضرت ابراہیمؑ کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنی مجھ) کو دیکھو (وہ آنحضرتؐ کے شبیہ تھے)-

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ- (حضرت سلیمان کے ساتھی' فرشتے یا جن یا) مصاحب نے کہا انشاء اللہ تو کہو (جب انہوں نے یہ کہا کہ آج رات کو میں اپنی سو عورتوں سے صحبت کروں گا اور ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا)-

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ- میرے اصحاب کو برا نہ کہو (خطاب ہے حاضرین کی طرف' حالانکہ حاضرین بھی اصحاب تھے یا اس وقت اس طرح فرمانے سے مسلمانوں کی آئندہ نسلوں میں احترام صحابہؓ کے جذبات کو بیدار کرنا مقصود ہوگا- حافظ نے کہا اصحابی سے یہاں بعض خاص اصحاب مراد ہیں اور خطاب خالد بن ولید اور باقی صحابہ کی طرف ہے کیونکہ یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولیدؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو برا کہا- میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اصطلاح شرع میں صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جو آنحضرتؐ کی صحبت میں رہا یا بہ حالت بیداری آپؐ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا- اور لغت کی رو سے تو صاحب مطلق ساتھی کو کہتے ہیں' خواہ مومن ہو یا کافر' عادل ہو یا فاسق)-

ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ- پھر آپ ان کے ساتھیوں کی صحبت میں رہے-

لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّمَّنْ صَحِبَنِيْ وَرَاٰنِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ وَ فِيْ لَفْظٍ اُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ- کچھ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر آئیں گے یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو میری صحبت میں رہے مجھ کو دیکھا' فرشتے ان کو بائیں جانب والوں میں (دوزخیوں میں) لے جائیں گے- (یہ دیکھ کر) میں عرض کروں گا' پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں (یا یہ تو میرے چند اصحاب ہیں تصغیر قلت کے لیے ہے) پھر مجھ کو جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو گن انہوں نے تمہارے بعد کیے (اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے- مراد وہ لوگ ہیں جو مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی کے تابع ہو گئے تھے)-

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِيْ مَنْ لَّا اَرَاهُ وَلَا يَرَانِيْ بَعْدَ اَنْ اَمُوْتَ اَبَدًا- میرے اصحاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ میری وفات کے بعد نہ میں ان کو دیکھوں گا نہ وہ مجھ کو دیکھیں گے (یہ حدیث سن کر حضرت عمرؓ فی الفور حضرت ام سلمہؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں؟ انہوں نے کہا نہیں' اور اب تمہارے بعد میں کسی کو ایسا نہ کہوں گی (اس کی برات بیان نہ کروں گی کیونکہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ان میں سے ہے یا نہیں)-

اِيَّاكَ وَ صَاحِبَ السُّوْءِ- تو برے ساتھی سے بچا رہ-

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا- اللہ نے مجھ کو منتخب فرمایا اور میرے لیے ساتھیوں کو بھی چنا-

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ يَا اِنَّمَا اَصْحَابِيْ مِثْلُ النُّجُوْمِ فَاَيُّهُمْ اَخَذْتُمْ بِقَوْلِهٖ اهْتَدَيْتُمْ- میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں' تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت پاؤ گے (گمراہ نہ ہو گے یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور اس کا مطلب بھی صحیح نہیں ہو سکتا- اس کے موضوع ہونے کی

ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بعض صحابہ نے ایسے کام کئے ہیں جو شرعاً اور عقلاً ہر طرح مذموم ہیں)۔

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ - جب تم لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو کہو اللہ تعالیٰ تمہارے شر اور فساد پر لعنت کرے۔

اَنَا اَمَنَۃٌ لِاَ صْحَابِیْ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِاُ مَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ - (ستارے آسمان کا امن ہیں جب ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جو وعدہ ہے وہ آ لگے گا) اور میں اپنے اصحاب کا امن ہوں' جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر جو وعدہ ہے وہ آ لگے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امان ہیں' جب میرے اصحاب گزر جائیں گے تو میرے امت پر جو وعدہ ہے (تباہی اور آفت کا) وہ آ لگے گا۔

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ - میرے اصحاب کی عظمت کرو وہ تمام مسلمانوں میں بہتر لوگ ہیں۔

مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ - میرے اصحاب کی مثال میری امت میں ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک (کیونکہ بغیر نمک کے مزیدار نہیں ہوتا)۔

مَا مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ فِی الْاَرْضِ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی ملک میں مرے وہ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا پیشوا اور نور بنا یا جا کر اٹھایا جائے گا۔

اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلَی الثَّقَلَیْنِ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ - اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کا مرتبہ تمام آدمیوں اور جنوں سے پیغمبروں اور رسولوں کے علاوہ زیادہ رکھا ہے (یعنی پیغمبروں کے بعد وہی سب مخلوقات میں افضل ہیں)۔

ھَلْ فِیْکُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے پھر کہیں گے' تم میں کوئی آنحضرت کا صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے' پس اللہ تعالیٰ ان کو (اس کی برکت سے) فتح دے گا۔

اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْا ھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ - اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو' میرے اصحاب کے بارے میں ان کو میرے بعد ملامت کا نشانہ نہ بنانا۔ (بلکہ ان کے لیے دعا کرنا' ان کی تعظیم کرنا' ان سے محبت رکھنا) دیکھو! جو کوئی ان سے محبت رکھے' اس نے میری وجہ سے محبت کی۔ اور جو کوئی ان سے بغض رکھے' تو گویا اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے' ان سے بغض رکھا)۔

صَاحِبُ صَنْعَاءَ - صنعاء والا (یعنی اسود عنسی جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ آپ کی وفات کے قریب مارا گیا' فیروز دیلمی نے اس کو مار ڈالا۔ آپؐ نے اس کے قتل کی اطلاع پا کر ارشاد فرمایا کہ فاز فیروز یعنی فیروز کامیاب ہو گیا۔)

صَاحِبُ الْیَمَامَۃِ - مسلیمہ کذاب جو وحشی کے ہاتھ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں مارا گیا۔

نَزَلَتْ فِیْ حَمْزَۃَ وَصَاحِبَیْہِ - (یہ آیت ھذا ن خصمان اختصموا فی ربھم آخر تک حضرت حمزہؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت علیؓ اور عبیدہ بن حارثؓ) کے بارے میں نازل ہوئی۔ (جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے عتبہ بن ربعیہ اور شیبہ بن ربعیہ اور ولید بن عتبہ نکلے' مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ نکلے' حضرت علی اور حضرت حمزہ نے اپنے اپنے مقابل کو فوراً مار لیا اور عبیدہؓ جو ولید کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے یہ دونوں حضرات ان کو اٹھا لائے اور ولید کو بھی مار ڈالا)۔

اَلصَّحَابَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

اَنْتَ سَمِعْتَھَا مِنْ فِیْ صَاحِبِکَ - تم نے اپنے صاحب یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ کے منہ سے اسی طرح سنا (وہ اس طرح قراءت کرتے تھے: وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی - یعنی سورۂ واللیل میں ان کی یہ قراءت ہوتی۔ اور مشہور قراءت وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ہے۔

اِشْتَرَی ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِیَۃً فَالْتَمَسَ صَاحِبَھَا - عبد اللہ بن مسعودؓ نے ایک لونڈی خریدی پھر اس کے مالک کو

ڈھونڈھنے لگے (تاکہ اس کی قیمت ادا کر دیں لیکن وہ نہیں ملا' آخرانہوں نے قیمت کے روپے فقیروں کو دینے شروع کئے اور دیتے وقت اس طرح دعا کرتے جاتے' یا اللہ! یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول کر- یعنی لونڈی کے مالک کی طرف سے' اگر وہ منظور نہ کرے تو اس کا ثواب مجھ کو ملے اور اس کا روپیہ مجھ پر قرض رہا-)

مَثَلًا لِصَاحِبِكُمْ- تمہارے صاحب (یعنی حضرت محمد ﷺ کی صفت-

اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ- تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے (یہاں ساتھی سے مراد محافظ اور نگہبان ہے اور جس کی یاد سے وحشت رفع ہو' بلا دور ہو)-

رَبَّنَا صَاحِبْنَا- اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر' ہم پر اپنا فضل وکرم رکھ' ہم سے ہر ایک بلا دفع کر-

لِرَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ- دو مردوں کے لیے آپ کے اصحاب میں سے تھے-

كَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ- جابرؓ آپؐ کے اصحاب میں سے تھے-

فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا صَاحِبُهٗ- ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ ساتھ رہوں گا (دیکھوں گا اس کا دوزخی ہونا کس سبب سے ہے-)

يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهٖ- اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اور رفاقت اچھی طرح کرے-

يُحْسِنُ صَحَابَتِيْ- میری صحبت کا حق اچھی طرح سے ادا کرے (وہی درحقیقت آن حضرتؐ کا صحابی ہے جو آپؐ سے اور آپؐ کے اہل بیت کرام سے سچی محبت اور الفت رکھتا ہو' ورنہ صرف نام کی صحبت کافی نہیں ہے- اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ کے چند غلام ہوں جو بادشاہ کی محبت کی وجہ سے آپس میں بھی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' پھر ان میں سے ایک غلام اپنے بادشاہ سے باغی ہو جائے' اس کی آل اولاد' عزیز واقربا اور دوستوں کو قتل کرے ان کا دشمن ہو جائے تو کیا اس کے بعد بھی اس غلام سے محبت رکھیں گے' صرف اس وجہ سے کہ وہ اس بادشاہ کا غلام تھا)-

مَنْ اَحَقُّ بِصَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ- مجھ کو سب سے زیادہ مقدم کس کی خدمت اور رفاقت کرنا ہے؟ فرمایا اپنی ماں کی (یہاں بھی ''صحابت'' سے وہی صحبت مراد ہے جو خیر خواہی اور محبت اور فرماں برداری کے ساتھ ہو اگر صرف ماں کے پاس رہے لیکن اس کو ستاتا اور گالیاں دینا اور اس کے رشتہ داروں کو مارتا دھاڑتا رہے' تو کیا اس نے اپنی ماں کی صحابت کی' ہرگز نہیں بلکہ اپنی ماں کی رقابت اور عداوت کی)-

خَيْرُ الصَّحَابَةِ- سب رفیقوں میں بہتر-

يُصْحِبُوْنَ- پناہ دیتے ہیں (یہ صحبک اللہ سے ماخوذ ہے- یعنی اللہ تیرا نگہبان)-

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ- فرشتے سفر میں ان رفیقوں کی نگہبانی نہیں کرتے جن کے ساتھ گھنٹہ ہو (یہاں بھی صحبت سے محافظت اور استغفار مراد ہے- بعض نے کہا مطلق ساتھ رہنا- مگر اس صورت میں محافظ اعمال فرشتوں کا استثناء کرنا ضرور ہوگا کیونکہ وہ ہر حال میں ساتھ رہتے ہیں)-

فَاَقُوْلُ رَبِّ اُصَيْحَابِيْ- میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے چند اصحاب ہیں (مجمع البحار میں ہے کہ آپؐ ان کو پہچان لیں گے- کیونکہ آپؐ کی زندگی میں وہ مسلمان ہو چکے تھے یا آپؐ کے بعد مسلمان ہوئے)-

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِرْقَ- قرآن کے حافظ سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور بہشت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا (مجمع البحار میں ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہو یا جو قرآن کے معانی جانتا ہو- میں کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص مراد ہو سکتا ہے خواہ قرآن کا حافظ ہو یا ناظرہ خواں ہو یا جو اس کے معانی میں غور کرتا ہو یا جو اس پر عمل کرتا ہو)-

صَاحِبُ مُوْسٰى- موسیٰؑ کے ساتھی (یوشع بن نون مراد ہیں-)

صَاحِبُ سُلَيْمَانَ- سلیمانؑ کے ساتھی (آصف بن برخیا مراد ہیں' یا ان کے وزیر)-

صَاحِبُ يٰسٓ- حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں وہ بت

صَاحِبُ یٰسٓ - حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں وہ بت تراش تھے لیکن آنحضرتؐ پر آپ کی ولادت سے چھ سو برس پہلے ایمان لائے تھے - جیسے تبع ایمان لایا تھا اور ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے - بعض نے کہا یہ حبیب ایک غار میں اللہ کی عبادت کرتے تھے' جب ان کو پیغمبروں کی خبر ہوئی تو ان کے پاس آئے' ان پر ایمان لائے اور کافروں پر اپنا ایمان ظاہر کیا آخر کافروں نے ان کو شہید کر دیا - کہتے ہیں کہ ان کو پاؤں سے روندا یا پتھروں سے مار کر شہید کیا' وہ یہ کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرما - ان کی قبر انطاکیہ کے بازار میں ہے - پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان کافروں پر اترا اور حضرت جبرئیل نے ایک چیخ سے ان کو ہلاک کر دیا) - صاحب الزمان - امام مہدی علیہ السلام محمد بن عبداللہ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے - اور شیعہ کہتے ہیں وہ امام محمد بن حسن عسکری ہیں قائم بامراللہ بالفعل لوگوں کی نظر سے غائب ہیں' قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے -

صَاحِبُ الْعَسْکَرِ یا صَاحِبُ النَّاحِیَةِ - علی بن محمد ہادی -

صَاحِب - اسماعیل بن عباد کا لقب ہیں وہ شیخ عبدالقاہر جرجانی کے استاد ہیں -

صَاحِبُ شَاهِیْنَ - شطرنج -

صَاحِبَیْنِ - حنفیوں کی اصلاح میں امام ابو یوسف اور امام محمد کو کہتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے مشہور شاگرد تھے -

صَحْبٌ - یہ بھی صاحب کی جمع ہے -

صُحٌّ یا صِحَّةٌ یا صَحَاحٌ - تندرست ہو جانا' بیماری کا دور ہونا' عیب سے پاک ہونا' سچ ہونا -

تَصْحِیْحٌ - بیماری سے چنگا کرنا' غلطیاں درست کرنا -

اِصْحَاحٌ - تندرست ہونا' اہل و عیال اور جانوروں کا تندرست کرنا -

اِسْتِصْحَاحٌ - تندرست ہونا -

اَلصَّوْمُ مَصِحَّةٌ - روزہ تندرستی ہے (بہت سی بیماریوں کی دوا ہے - جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ ضرور روزہ رکھے - کیونکہ روزہ بہت سے فاسد مادوں اور رطوبات کے لیے بڑا کامیاب تنقیہ ہے) -

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا - روزے رکھو تندرست رہو گے (امتلائی بیماریاں نہ ہوں گی' اخلاط ردیہ خشک ہو جائیں گے' معدے کو از سر نو طاقت پیدا ہو گی) -

لَا یُوْرِدَنَّ ذُوْعَاهَةٍ عَلٰی مُصِحٍّ - جس کے جانور بیمار ہوں' وہ تندرست جانور والے کے ساتھ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے نہ لائے' ایسا نہ ہو کہ اس کے جانور بھی بیمار ہو جائیں اور وہ یہ سمجھے کہ بیمار جانوروں کی بیماری میرے جانوروں کو لگ گئی - حالانکہ یہ اعتقاد غلط ہے' بیماری تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے' چھوت لگنا (عدوی) کوئی چیز نہیں ہے) -

لَا یُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ - اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہوا -

یُقَاسِمُ ابْنُ اٰدَمَ اَهْلَ النَّارِ قِسْمَةً صَحَا حًا - آدم کا بیٹا قابیل اہل دوزخ سے آدھوں آدھ عذاب ٹھیک بانٹ لے گا (سارے اہل دوزخ کو جتنا عذاب ہو گا' اس کا پورا آدھا قابیل کو ہو گا' معاذ اللہ یہ سب اس وجہ سے کہ اس نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا اور دنیا میں خون ناحق کی بنیاد ڈالی - اللہ جانے ان ظالموں کا کیا حال ہو گا جنہوں نے سینکڑوں ہزاروں خون مسلمانوں کے ناحق کرائے) -

وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح اور درست ہے کہ فاتتنا الصلوٰۃ کہنا جائز ہے اور ابن سیرین نے جو ایسا کہنا مکروہ جانا ہے ان کا قول غلط ہے (کیونکہ حدیث کے خلاف ہے حالانکہ ابن سیرین کبار تابعین میں سے ہیں مگر تابعین ہوں یا صحابہ ہوں آنحضرتؐ کے ارشاد کے خلاف کسی کا قول مقبول نہیں دعوا کل قول عند قول محمد بھلا دوسرے صوفیوں اور درویشوں کا قول کس شمار میں ہے) -

کَانَ ابْنُ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ اٰخِرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ - آخر میں سفیان بن عیینہ اس حدیث کو ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے تھے -

اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ یَا اَحْسَنُ شَیْءٍ - کا

(مطلب یہ ہے کہ) اس باب میں جتنی روائتیں آئی ہیں ان سب میں یہ اچھی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ روایت صحیح یا حسن ہے)۔

جَاءَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ الْاَشْعَثِ صَحَّ اَوْ صَحِیْحٌ۔ اشعث کے اخیر حدیث میں صح یا صحیح کا لفظ آیا ہے۔

اَلَمْ نُصَحِّ جِسْمَكَ۔ کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ۔ اپنی تندرستی کے زمانہ میں بیماری کے لیے سامان کر (یعنی صحت اور تندرستی کو غنیمت سمجھ کر اس میں خوب عبادت کر لے اگر بیماری آئی تو پھر اچھی طرح عبادت نہ ہو سکے گی) (یہ بات جو ایک دوسری حدیث ہے کہ بندہ جب بیمار ہو یا مسافر ہو تو اس کے لیے اسی قدر عبادت کا ثواب لکھا جائے گا جتنی وہ حالت صحت یا اقامت میں کرتا تھا' تو یہ حدیث اس مفہوم کے خلاف نہیں ہے کیونکہ یہ دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالت صحت اور اقامت میں عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اور پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالت صحت میں بالکل غافل ہے عبادت نہیں کرتا)۔

اَصَحَّ۔ حدیث کی ایک قسم ہے۔ یعنی صحیح' سچی اور معتبر حدیث' جس کے سب راوی ثقہ اور معتبر لوگ ہوں اور اس کی اسناد آنحضرتؐ تک متصل ہو' درمیان میں کوئی ایک راوی بھی چھوٹ نہ گیا ہو' اور دوسرے ثقہ اور معتبر لوگوں نے جو روایات کی ہیں ان کے خلاف نہ ہو۔ اب اس کی شناخت میں علمائے حدیث مختلف ہوتے ہیں۔ ایک ہی حدیث بعض کے نزدیک حسن یا ضعیف ہوتی ہے مگر جس حدیث کو حفاظ حدیث میں سے کسی نے صحیح کہا ہو' بلا تامل اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ بخاری اور مسلم کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اس پر علماء کا اجماع ہے' اسی طرح صحیح اسماعیلی اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ کی باقی سنن ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور مسند امام احمد اور سنن دارمی اور دار قطنی اور بیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق اور معاجم طبرانی اور طحاوی اور مستدرک حاکم میں سب طرح کی حدیثیں ہیں۔ یعنی صحیح اور حسن اور ضعیف لیکن حسن حدیث بھی صحیح کی طرح حجت اور واجب العمل ہے اور امام مالک کی مؤطا میں سب حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ امام مالک ہمیشہ ثقہ اور معتبر شخص سے ہی روایت کرتے تھے۔ اور مستدرک حاکم میں بہت سی حدیثیں ضعیف اور منکر بھی ہیں جن کو حاکم نے غلطی سے صحیح کہہ دیا ہے اسی لیے امام ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کے صحیح کہنے پر کوئی شخص دھوکا نہ کھائے۔ اب جن لوگوں نے امام ترمذی کے تصحیح کہنے کا بھی اعتبار نہیں کیا ہے ان کا قول غلط ہے' امام ترمذی حدیث کے بڑے حافظ اور نقاد ہیں' ان کی تصحیح کا پورا اعتبار کرنا چاہیے۔ جزری نے حصن حصین کی سب حدیثوں کو صحیح قرار دیا ہے اس میں محدثین کو کلام ہے کہ کئی حدیثیں اس میں بالا تفاق ضعیف ہیں۔ مگر جزری بھی حدیث کے بڑے عالم ہیں ممکن ہے کہ ان کی رائے میں وہ حدیثیں صحیح ہوں و للناس فیما یعشقون مذاہب بہر حال ہمارے زمانہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو کوئی دقت یا تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔ گزشتہ زمانہ کے پیشواؤں نے بڑی محنت اور مشقت اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف سے جدا کر دیا ہے)۔

صَحَاحٌ۔ جوہری کی مشہور لغت کی کتاب ہے۔

صَحَاحٌ۔ اس لفظ کے لغوی معنی صحیح۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ۔ یااللہ میں تجھ سے ایمان کی صحت مانگتا ہوں (یعنی سچا اعتقاد جو قرآن و حدیث کے موافق ہو جیسے صحابہ اور تابعین کا اعتقاد تھا) (ایک روایت میں ہے کہ:

صِحَّةً فِیْ عِبَادَةٍ۔ یعنی صحت میں تیری عبادت کرتا رہوں (یا صحیح مخلصانہ عبادت جس میں ریا اور بدعت کا دخل نہ ہو۔)

صَحْصَاحٌ۔ ہموار اور برابر یکساں جگہ (جیسے صحصحان ہے)۔

غَیْثًا صَحْصَاحًا۔ برابر ہموار ابر (یعنی یکساں خوب برسنے والا)

صَحْرٌ۔ پکانا۔

صَحِیْرَةٌ۔ بنانا (یعنی دودھ کو جوش کر کے اس پر گھی ڈال کر پینا۔)

اِصْحَارٌ۔ جنگ کی طرف نکلنا۔

اِصْحِرَارٌ یا اِصْحِیْرَارٌ- پیک کا سرخ یا سفید ہونا' زمین کی پیداوار-

اَصْحَرَ الْمَکَانُ- مکان جنگ کی طرح کشادہ اور وسیع ہوگیا-

صَحْرَا- جنگل-

کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ثَوْبَیْنِ صُحَارِیَّیْنِ آنحضرت ﷺ کو دو صحار کے کپڑوں کا کفن دیا گیا-

اِصْحَار- ایک بستی کا نام ہے جو یمن میں واقع ہے (بعض نے کہا یہ صحرۃ سے ماخوذ ہے' بہ معنی ہلکی سرخی) (اہل عرب کہتے ہیں:

ثَوْبٌ اَصْحَرُ اور ثَوْبٌ صُحَارِیٌّ- یعنی ہلکے رنگ کا سرخ کپڑا-

فَاَصْحِرْ لِعَدُوِّكَ وَامْضِ عَلٰی بَصِیْرَتِكَ- اپنے دشمن سے صاف سیدھا رہ اور اپنی رائے پر چل (یعنی دشمن سے ڈر مت بلکہ بے خوف ہو کر واضح طور پر اپنا مقصد بیان کر دے- یہ نہیں کہ نامردوں کی طرح دل میں دشمنی رکھے اور ظاہر میں دوستی جتائے- یہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ کا قول ہے- آپ کے مزاج میں بے حد شجاعت اور بہادری اور دلیری تھی جب آپ خلیفہ تھے تو کئی لوگوں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ بالفعل معاویہ کو چھیڑنا مصلحت نہیں ہے ابھی ان کو شام کی حکومت پر رہنے دیجیے اور جب آپ کی خلافت کو استحکام ہو جائے اس وقت معاویہ کو معزول کر دینا سہل ہوگا- مگر آپ نے نہ مانا اور فرمایا کہ جب میں معاویہ کو حکومت کے لائق نہیں سمجھتا تو اس کو حکومت پر قائم رکھنا دین میں مداہنت اور کمزوری ہوگی-

فَاَصْحَرَنِیْ لِغَضَبِكَ فَرِیْدًا- شیطان نے مجھ کو گمراہی کے جنگل میں ڈال دیا اور تیرا غضب مجھ پر ہوا اس لائق کر دیا-

سَکَّنَ اللّٰہُ عُقَیْرَاكِ فَلَا تُصْحِرِیْھَا- اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے گھر میں ٹھہرا دیا (یہ حکم دیا وقرن فی بیوتکن) تو خود کو باہر مت نکالو (جنگل میں نہ جائے) (یہ ام المومنین ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ کو نصیحت کی جب وہ بصرہ کی طرف نکلنا چاہتی تھیں' یعنی جنگ جمل کے لیے)-

رَاٰی رَجُلًا یَقْطَعُ سَمُرَۃً بِصُحَیْرَاتِ الْیُمَامِ- حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو صحیرات یمام میں ایک ببول کا درخت کاٹ رہا تھا-

صُحَیْرَاتِ یَمَام- ایک مقام کا نام ہے (بعض نے کہا یمام ایک درخت ہے یا پرندہ اور صُحَیْرَاتٌ جمع ہے صُحَیْرَۃٌ کی' جو تصغیر ہے صُحْرَۃٌ کی' یعنی نرم زمین جو پتھریلے میدان کے وسط میں ہوتی ہے- بعض نے کہا کہ صحیح ثُمَامٌ ہے ثائے مثلثہ سے نہ کہ یَمَامٌ)-

صُحَیْرَاتُ الثُّمَامَۃِ- ایک منزل کا نام ہے مدینہ سے بدر کو جاتے ہوئے-

صُحْرٌ سَمَا جِیْحُ فِیْ اَحْشَائِهَا قَبَبٌ- لمبے لمبے گورخر جن کی آنتیں (پیٹ کی اندرونی چیزیں) لاغر ہیں-

صَحْصَحَۃٌ- کھل جانا' ظاہر ہو جانا (جیسے حَصْحَصَۃٌ ہے-

صَحْصَحَانٌ- برابر ہموار زمین (اس کی جمع صَحَاصِحُ ہے-

اَلتُّرَّھَاتُ الصَّحَاصِحُ- پوچ اور خرافات باتیں-

مُصَحْصِحٌ- دوستی کا سچا جھوٹا لپاٹیا-

وَتَنُوْفَۃٍ صَحْصَحٍ- اور ہموار میدان پر جنگل-

اِنَّ ثَعْلَبَ بْنَ ثَعْلَبَ حَضَرَ بِالصَّحْصَحَۃِ فَاَخْطَاَتْ اِسْتُهُ الْحُضْرَۃَ- لومڑی کے بچے لومڑی نے ایک ہموار زمین میں گڑھا کھودا لیکن اس کی پیٹھ گڑھے سے سرک گئی الگ ہوگئی (یہ عبداللہ بن زبیر نے کہا جب ان کو یہ خبر ملی کہ ضحاک مارا گیا- جو کہ سرداری اور امارت کا خواہاں تھا) (یہ عرب کی ایک مثل ہے- اخطات استه الحفرۃ یہ جملہ ایسے موقع پر استعمال ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مطلب میں کامیاب نہ ہو)-

صَحْفَۃٌ- بڑا پیالہ-

صِحَافٌ- جمع ہے صَحْفَۃٌ کی (کسائی نے کہا کہ سب سے بڑے پیالے کو جفنۃ کہتے ہیں- (قصعہ جو دس آدمیوں کا پیٹ بھر دے اور اس سے چھوٹا صَحْفَۃٌ جس سے پانچ آدمی سیر ہو سکیں اور اس سے بھی چھوٹا مِیْکَلَۃٌ جس کے ذریعہ دو یا تین آدمی شکم سیر ہو جائیں اس کے بعد صُحَیْفَۃٌ اس پیالہ کو کہتے ہیں

جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے)-

تَصْحِيْفٌ - پڑھنے میں یا روایت کرنے میں غلطی کرنا-

صَحِيْفَةٌ - لکھا ہوا کاغذ (اس کی جمع صَحَائِف اور صُحُف ہے-)

مُصْحَف وہ کتاب جو دو دفتیوں کے درمیان ہو اور اس لفظ کا اطلاق اکثر قرآن شریف پر ہوتا ہے- اس کی جمع مَصَاحِف ہے-

يَا مُحَمَّدُ اَتُرَانِيْ حَامِلًا اِلٰى قَوْمِيْ كِتَابًا كَصَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ - (آنحضرتؐ نے عیینہ بن حصن کو ایک خط لکھ کر دیا' جب انہوں نے اس کو لیا تو کہنے لگے) اے محمدؐ! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنی قوم کے پاس متلمس شاعر کی طرح خط لے جاؤں گا؟ (متلمس عرب کا ایک مشہور شاعر تھا اس کا نام عبدالمسیح بن جریر تھا' وہ اور طرفہ شاعر دونوں مل کر عمرو بن ہند بادشاہ کے پاس آئے' عمرو بن ہند کسی بات پر ان سے ناراض ہوا اور دونوں کو دو خط' بحرین کے صوبہ دار کے نام لکھ کر دیئے' ان خطوں میں یہ لکھ دیا کہ جب یہ وہاں پہنچیں تو ان کو قتل کر دینا مگر ان سے یہ کہا کہ میں نے ایک معقول انعام تم کو دینے کے لیے لکھا ہے- خیر یہ دونوں شاعر خطوط کو لے کر چلے جب حیرہ سے آگے بڑھے تو متلمس نے اپنا خط ایک لڑکے کو دیا' اس نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ "فوراً اس کو مار ڈالنا" متلمس نے وہ خط پانی میں ڈال دیا اور ایک ملک شام کو چل دیا اور طرفہ سے کہنے لگا تو بھی ایسا ہی کر تیرے خط میں بھی یہی لکھا ہوگا' لیکن طرفہ کی موت آگئی تھی- اس نے متلمس کا کہنا نہیں سنا اور خط لے کر بحرین کے حاکم کے پاس پہنچا- اس نے خط دیکھتے ہی عمرو بن ہند کے حکم کی تعمیل کی اور طرفہ کو قتل کر دیا- اس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی)-

لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا - کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ نہ چاہے کہ اس کی بہن (یعنی سوکن) کو طلاق دے دے اس غرض سے اس کا پیالہ خالی کرے (جو کچھ اس کو ملتا تھا وہ بھی خود لے لے-)

صَحْفَةٌ - بڑا پیالہ (اس کی جمع صحاف ہے)-

طَوَوُا الصُّحُفَ - صحیفوں کو لپیٹ دیتے ہیں (یعنی ان صحیفوں کو جن میں جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور یہ فرشتے کرام کاتبین کے علاوہ ہیں-)

اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) میرے پاس اور کچھ نہیں ہے بجز اللہ کی کتاب (قرآن) کے' اور اس ورق کے (جس میں زکوۃ' دیت وغیرہ کے مسائل تھے)-

جَعَلْتُ قُلُوْبَ اُمَّتِكَ مَصَاحِفَهَا - میں تیری امت کے دلوں کو اپنی کتاب کا حافظ بنا دیا (یہ سابقہ آسمانی کتب میں اللہ تعالی نے آنحضرتؐ کی امت کا امتیاز بتلایا تھا- ایسا ہی ہوا کہ بحمداللہ آپؐ کی امت میں ہزاروں لاکھوں آدمی قرآن کے حافظ ہیں- یہ فضیلت کسی اور امت کو نہیں ملی- نہ یہود میں کوئی تورات شریف کا حافظ ہے نہ نصاری میں کوئی انجیل کا حالانکہ انجیل ایک مختصر کتاب ہے مگر نصاری میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کو انجیل برزبان یاد ہو)-

كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ - آپؐ کا چہرہ مبارک ایسا نورانی اور مصفا تھا گویا مصحف (کلام اللہ) کا ایک ورق ہے-

اَنْزَلَ مِنْهَا عَلٰى اٰدَمَ عَشْرَ صُحُفٍ - (اللہ تعالی نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں) ان میں سے دس کتابیں حضرت آدمؑ پر اتاریں (اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس اخنوخ یعنی ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر اور تورات حضرت موسیٰؑ پر' زبور حضرت داؤدؑ پر' انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور قرآن حکیم حضرت محمد ﷺ پر)-

رَاَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَغْسِلُ حَنْظَلَةَ بِمَاءِ الْمُزْنِ فِيْ صِحَافٍ مِّنْ فِضَّةٍ - میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حنظلہؓ کو (جو جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے) بارش کے پانی سے چاندی کے طشتوں میں نہلا رہے ہیں-

صَحِيْفَةُ فَاطِمَةَ - حضرت فاطمہ کی کتاب (کہتے ہیں اس کا طول ستر ہاتھ کا تھا' اس میں سب باتیں لکھی تھیں' یہاں تک کہ کھال چھل جانے کی بھی دیت کا بیان تھا)-

مُصْحَفُ فَاطِمَةَ - حضرت فاطمہؓ کا مصحف (کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صرف ۷۵ دن

زندہ رہیں' ان دنوں میں اپنے والد ماجد کی مفارقت سے سخت طول رہتی تھیں' اس حالت میں حضرت جبرئیلؑ ان کے پاس آیا کرتے' ان کی تسلی دیتے' ان کا دل خوش کرتے' اور آنحضرت کا حال اور آپ کا مقام ان سے بیان کرتے اور ان کی اولاد کا حال جو ان کے بعد ہونے والا تھا وہ بھی بیان کرتے - حضرت علیؓ ان باتوں کو لکھتے جاتے - یہی مصحف فاطمہ ہے - امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ مصحف فاطمہ تمہارے اس قرآن سے تین گنا تھا اور تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف نہ تھا نہ اس میں حلال وحرام کا بیان تھا' اس میں صرف آئندہ ہونے والی باتیں مذکور تھیں) -

صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى - (امام ابوعبداللہ نے فرمایا صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى سے ارواح انسانی مراد ہیں) -

صَحَلٌ - آواز بھاری ہونا' سینہ بند ہونا -

وَفِيْ صَوْتِهٖ صَحَلٌ - آپ کی آواز بھاری تھی (جیسے کسی کے سینے میں بلغم اڑا ہو تو صاف آواز نہیں نکلتی) -

فَاِذَا اَنَا بِهَا تِفٍ يَصْرُخُ بِصَوْتٍ صَحِلٍ - میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو بھاری آواز سے پکار رہا تھا -

وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّلْبِيَةِ حَتّٰى يَصْحَلَ - وہ لبیک پکار کر کہتے یہاں تک کہ آواز بھاری ہو جاتی -

فَكُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ - میں پکارتا رہا یہاں تک کہ میری آواز پڑ گئی -

صُحْمَةٌ - سیاہی زردی ملی ہوئی یا تیرگی اور سیاہی -

اَصْحَم - تیرہ سیاہ -

اِصْطِحَامٌ - سیدھا کھڑا ہونا -

اِصْحِيْمَامٌ - گہرا سبز ہونا یا سیاہی میں زردی ملی ہوئی -

حِمَارٌ اَصْحَمُ اور اَتَانٌ صَحْمَاءُ - کالا گدھا اور کالی گدھی -

صَحْنٌ - مارنا' اصلاح کرنا' آنگن' بڑا پیالہ یا چھوٹا پیالہ -

هَلْ يَاْكُلُ الْمُسْلِمُوْنَ الصِّحْنَاةَ - امام حسن بصری سے کسی نے پوچھا صحناۃ کھانا کیسا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ) بھلا مسلمان کہیں صحناۃ کھاتے ہیں -

صِحْنَاةٌ - ایک سالن ہے جو چھوٹی چھوٹی نمک لگی ہوئی مچھلیوں سے بنایا جاتا ہے -

صَحْنٌ - طشت کو بھی کہتے ہیں -

صَحْوٌ یا صُحُوٌّ - ابر ہٹ جانا' نشہ دور ہو جانا (اس کا مقابل لفظ سکر ہے' یعنی مست ہونا' بچپن چھوڑ دینا) -

صَحِيَتِ السَّمَاءُ - آسمان صاف کھلا ہوا ہے' ابر نہیں ہے -

اِصْحَاءٌ - صاف' کھلا ہونا -

اَلسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ - آسمان کھلا ہے' ابر نہیں ہے -

صَحْوٌ - صوفیہ کی اصلاح میں حالت بیداری اور ہوشیاری کو کہتے ہیں - اس کی ضد سکر و مستی ہے -

باب الصاد مع الخاء

صَخَبٌ - چلانا' شور کرنا -

تَصَاخُبٌ - چلانا - مار دھاڑ کرنا -

فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخُوْبٍ فِي الْاَسْوَاقِ ایک روایت میں وَلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ ہے (کعب احبار نے کہا' تو راۃ شریف میں حضرت محمدؐ کی یہ صفت مذکور ہے) محمدؐ میرا بندہ ہے' اکھڑ اور سخت مزاج نہیں ہے' نہ بازاروں میں چلانے والا اور شور کرنے والا -

لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ - وہاں نہ شور وغل ہے نہ تکلیف اور تکان ہے -

صَخِبٌ - شور کرنے والا -

فَصَخِبْتُ - شور نہ ہونا' شہو کرنا غل مچانا منع ہے خاص کر مسجدوں میں یا بیمار کے پاس) -

وَلَا يَصْخَبُ - شور نہ مچائے

وَهِيَ تَصْخَبُ وَتَذْمُرُ عَلَيْهِ - (ام ایمن) چلاتی ہوئی غصہ کرتی ہوئی آئیں -

صُخُبٌ بِالنَّهَارِ - (منافق لوگ) دن کو چلاتے پھرتے ہیں (رات کو مردوں کی طرح سو جاتے ہیں) -

اِمْرَاَةٌ صَخَّابَةٌ - چلانے والی شور کرنے والی عورت

صَخٌّ - مارنا' زور کی آواز سے کان بہرے کرنا' آواز دینا-

صَاخَّةٌ - زور کی چیخ جس سے کان بہرے ہو جائیں- (اسی لیے قیامت کو صَاخَّۃ کہتے ہیں)-

فَخَافَ النَّاسُ اَنْ تُصِيْبَهُمْ صَاخَّةٌ مِّنَ السَّمَاءِ - لوگ ڈرے کہ کہیں آسمان سے ایک ایسی آواز نہ آئے جو ان کے کان بہرے کر دے-

صَخْدٌ - جلا دینا' لگ جانا' چیخنا-

صُخُوْدٌ - کان لگا کر سننا-

صَخَدٌ - بہت زیادہ گرم ہونا-

اِصْخَادٌ - گرم موسم میں آنا-

اِصْطِخْيَادٌ - دھوپ میں سیدھا کھڑا ہونا (چنانچہ کعب بن زبیر کا قول ہے:

يَوْمًا يَظَلُّ بِهِ الْحِرْبَاءُ مُصْطَخِدًا - ایسے (گرم) دن میں جب گرگٹ اس میں سیدھا کھڑا رہتا ہے-) (مُصْطَخِمٌ کے بھی معنی ہیں)-

وَاحِدٌ فَاخِذٌ صَاخِدٌ - اکیلا' منفرد' تنہا (یعنی جو اہل و عیال نہ رکھتا ہو)-

ذَوَاتُ الشَّنَا خِيْبِ الصُّمِّ مِنْ صَيَا خِيْدِهَا بڑے بڑے اونچی چوٹی والے پہاڑ ان کے سخت پتھروں میں سے (یہ جمع ہے صیخود کی بہ معنی سخت چٹان)-

صَخْرٌ یا صَخَرٌ - بڑا پتھر سخت جیسے صَخْرَۃٌ ہے- اس کی جمع صُخُوْرٌ اور صَخَرَاتٌ ہے)-

مَكَانٌ صَخِرٌ یا مُصْخِرٌ - جس جگہ بڑے بڑے پتھر ہوں-

صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ - ابوسفیان کا نام ہے-

صَخْرُ بْنُ عَمْرٍو خنسا کا بھائی تھا اس کو زہر آلود تیر لگا' اس کے صدمہ سے مر گیا' خنساء اس کی قبر پر روتے روتے مر گئی-

اَنَا صَخْرَةُ الْوَادِيْ اِذَا مَا زُوْحِمَتْ وَاِذَا نَطَقَتْ فَاِنَّنِي الْجَوْزَاءُ (یہ متنبی شاعر کا شعر ہے) یعنی جب کوئی میرا مقابلہ کرے تو میں میدان کے پتھر کی طرح ہوں (جو اپنی جگہ سے نہیں سرکتا) اور جب میں کمر باندھوں تو جواز کی طرح ہوں (جو ایک مشہور برج ہے)-

اَلصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ - صخرہ (بیت المقدس کا پتھر بہشت میں سے آیا ہے-

صَخْفٌ - پھاوڑے سے کھودنا-

مِصْخَفَةٌ - پھاوڑہ-

صَخْمٌ - جلا دینا-

اِصْطِخَامٌ - سیدھا کھڑا ہونا-

صَخًا - میلا ہونا-

صَخَاةٌ - میل کچیل-

باب الصاد مع الدال

صَدْءٌ - جلا کرنا' صاف کرنا-

صَدَءٌ - زنگ آلود ہونا (جیسے صَدَاءَۃٌ ہے)-

صَدِئٌ - عار' شرم اور عیب-

اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ آدمیوں کے دل (گناہوں کی وجہ سے) زنگ آلود ہوتے ہیں' جیسے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے-

اِنَّهٗ سَالَ الْاُ سْقُفَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ فَحَدَّثَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى نَعْتِ الرَّابِعِ مِنْهُمْ فَقَالَ صَدَاءٌ مِنْ حَدِيْدٍ ایک روایت میں سدع من حدید ہے حضرت عمرؓ نے اہل کتاب کے ایک عالم سے آنحضرتؐ کے خلفاء کا حال پوچھا (جو اگلی آسمان کتابوں میں مذکور ہے) اس نے بیان کیا جب چوتھے خلیفہ (کے ذکر) پر پہنچا تو کہنے لگا وہ لوہے کا سیل ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ ہتھیار بند اور لڑتا رہے گا- چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت علی کی خلافت ساری لڑائیوں میں گزری' کہیں باغیوں سے لڑے کہیں خارجیوں سے)-

(ایک روایت میں):

صَدًا مِّنْ حَدِيْدٍ (بغیر ہمزہ کے ہے یعنی) ہلکے پھلکے لوہے کی طرح' بڑے جنگی اور لڑنے والے بہادر)-

يَصْدَاُ الْقَلْبُ فَاِذَا اذَكَّرْتَهٗ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنْجَلٰى -

دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے' جب لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو تو صاف ہو جاتا ہے۔

صَدْحٌ۔ آواز سے گانا' آواز کرنا۔

صَدَحٌ۔ جھنڈا' نشان' خالی مکان' چھوٹا ٹیلا پتھر کا کالا سیاہ۔

اَصْدَحُ۔ شیر۔

صَیْدَحٌ۔ بہت ہنہنانے والا گھوڑا۔

صَدٌّ۔ روکنا' منہ پھیر لینا' پہاڑ یا وادی کا کنارہ (اس کی جمع صدود ہے)۔

صُدُوْدٌ۔ اعراض کرنا' منہ پھیر لینا' مائل ہونا' مسائل کا سوال نامنظور کرنا۔

صَدِیْدٌ۔ وق ہونا۔

اِصْدَادٌ۔ پیپ آلود ہونا۔

صَدِیْدٌ۔ پیپ اور ریم کو بھی کہتے ہیں۔

تَصَدُّدٌ۔ معترض ہونا۔

صَدَدٌ۔ قصد' عزم' سامنے' مقابل' نزدیک ہونا۔

یُسْقٰی مِنْ صَدِیْدِ اَھْلِ النَّارِ۔ دوزخیوں کی پیپ اس کو پلائی جائے گی۔

اِنَّمَا ھُوَ لِلْمُھْلِ وَالصَّدِیْدِ۔ کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے (اس لیے نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو پہننے کے لیے دو' مجھ کو پرانے ہی کپڑوں میں کفن دیدو (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتقال کے وقت فرمایا) (اصل میں مھل تیل کی تلچھٹ کو کہتے ہیں یا پگھلے ہوئے سیسہ کو یا پگھلے ہوئے تانبے کو۔ یہاں مراد وہ پیپ اور خون ہے جو مردے کے جسم سے بہتا ہے)۔

فَلَا یَصُدَّنَّکُمْ ذٰلِکَ۔ یہ تم کو روک نہ دے باز رکھے' برگشتہ نہ کر دے (اہل عرب کہتے ہیں:

صَدَّهٗ اَصَدَّهٗ صَدَّعَنْهُ۔ اس کو روکا یا باز رکھا)۔

صَدٌّ کے معنی ہجران اور مفارقت کے بھی آئے ہیں۔

فَیَصُدُّ ھٰذَا وَیَصُدُّ ھٰذَا۔ یہ ادھر منہ پھیرلے وہ ادھر منہ پھیر لے (ایک دوسرے سے رخ نہ ملائیں)۔

صُدَّهٗ۔ اپنی جانب۔

فَاَلْقُوْهُ بَیْنَ صُدَّیْنِ یَا صَدَّیْنِ۔ اس کو نالے کے دونوں کناروں میں ڈال دو۔

اِذَا قَوْمُکَ مِنْهُ یَصُدُّوْنَ۔ ناگاہ تیری قوم کے لوگ منہ پھرا لیتے (اعراض کرتے ہیں) (ایک قراءت میں: یَصِدُّوْنَ ہے مکسورہ صاد) یعنی چیختے ہیں' چلاتے ہیں اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ پیغمبر صاحب ہار گئے الزام پا گئے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ اپنے اصحابؓ کے ساتھ بیٹھے تھے' اتنے میں آپؐ نے فرمایا' اب تمہارے پاس وہ شخص آنے والا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کا شبیہہ ہے یہ سن کر بعض حضرات جو بیٹھے تھے اٹھ کر چلے گئے' اس خیال سے کہ جب آئیں تو حضرت عیسیٰؑ کے ہم شبیہہ نہیں۔ کہ اسی دوران میں حضرت علیؓ تشریف لائے تو ایک شخص کہنے لگا محمد ﷺ یہاں تک راضی نے ہوئے کہ علیؓ کو ہم پر فضیلت دی اور ان کو حضرت عیسیٰؑ کا ہم شبیہہ بنایا۔ اس وقت یہ آیت اتری کہ "ولما ضرب ابن مریم مریم اذا قومك منه یضبحون۔ لیکن لوگوں نے یضجون کو بدل کر یصدون کر دیا۔ کذافی مجمع البحرین۔

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ آیت ان اصحاب کے حق میں اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور اہل بیت کے حقوق غصب کئے اور حضرت علیؓ کو خلیفہ بننے سے روکا' اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال سب حبط کر دیے۔ یعنی جو اعمال انہوں نے آنحضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی امداد وغیرہ۔ امام محمد باقر سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی تو لوگ مسجد نبوی میں جمع تھے' حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی' الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله اضل اعمالهم ابن عباسؓ نے کہا' ابوالحسن تم نے یہ آیت کیوں پڑھی؟ حضرت علی نے فرمایا میں نے قرآن میں کچھ پڑھا۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں آپ نے کسی مطلب سے اس آیت کو پڑھا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتکم الرسول فخذوه وما نها کم عنه فانتهوا۔ کیا تم آنحضرتؐ پر اس بات کی گواہی دو گے کہ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر کیا؟ انہوں نے کہا نہیں میں

نے تو آنحضرتؐ سے یہی سنا ہے کہ آپؐ نے تم کو اپنا وصی بنایا (یعنی خلافت کے بارے میں تمھارے لئے وصیت کی) حضرت علیؓ نے کہا پھر تم نے مجھ سے بیعت کیوں نہ کی۔ ابن عباسؓ نے کہا چونکہ سب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ پر اتفاق کر لیا اس لیے میں نے بھی انہی سے بیعت کر لی۔ یہ جواب سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا' ہاں گوسالہ پرستوں نے بھی گوسالہ پر اجماع کر لیا تھا۔ ہے ہے تم گمراہ ہو گئے' انتھی مافی مجمع البحرین)۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت بالکل غلط ہے۔ الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ الآیۃ۔ ان کافروں کے حق میں اتری ہے جنہوں نے مسلمانوں کو مکہ سے نکالا اور آنحضرتؐ سے لڑے اور دوسرے لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے رہے' اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ' ہم نے ان کے اعمال خیر مثلاً صدقات اور خیرات وغیرہ اور بیت اللہ کی خدمت کرنا یہ سب بے کار کر دیئے کیونکہ' ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ اور معاذ اللہ کہ حضرت علیؓ نے مسلمانوں کو گوسالہ پرستوں سے تشبیہ دی ہو یہ کسی شیعی کا افترا اور بہتان ہے۔ حضرت علیؓ نے تو بخوشی اور بہ رغبت حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کی اور ہر صلاح ومشورہ میں شریک رہ کر ہمیشہ دین کی مدد کرتے رہے۔ حضرات شیعہ کو ایسی بے حقیقت روایتیں اپنی کتاب میں درج کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بھلا اگر یہ آیت ان صحابہ کرام کے باب میں اترتی تو اس میں صیغہ استقبال کا ہوتا نہ کہ ماضی کا کیونکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں جب یہ آیت نازل ہوئی یہ سب صحابہؓ ایمان پر قائم برابر دین کی مدد کرتے رہے' خود اس روایت میں بھی یہ بات مسلم مانی گئی ہے' پھر ان ہی کے باب میں یہ آیت کیونکر اتر سکتی ہے۔ خود حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ مجھ سے ان مہاجرین اور انصار نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بیعت کی تھی اور جس پر ان لوگوں کا اتفاق ہو جائے وہی امام برحق ہے اور اس کی اطاعت لازم ہے' کذافی نھج البلاغۃ)۔

اَلْمَصْدُوْدُ تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَ الْمَحْصُوْرُ لَا تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ - جو شخص زبردستی حج کرنے سے روکا جائے اس کو (کافر روک دیں تو اس کے لیے) عورتیں مباح ہیں اور جو شخص بیماری وغیرہ کے سبب رک جائے' اس کے لیے عورتیں درست نہیں ہیں (جب تک مکہ میں ہدی نہ بھیجے اور وہ وہاں ذبح کی جائے)۔

لَا اٰمَنُ اَنْ تُصَدَّ - مجھ کو اس بات کا اطمینان نہیں کہ تم مکہ سے نہ روکے جاؤ گے (یعنی اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ تم کو مکہ میں نہ جانے دیں گے)۔

صَدْرٌ - لوٹنا' رجوع کرنا' لوٹانا۔

صُدُوْرٌ - حادث ہونا' نکلنا' ظاہر ہونا' سینہ پر مارنا۔

تَصْدِیْرٌ اور **اِصْدَارٌ** - لوٹانا۔

تَصْدِیْرٌ - دیباچہ بنانا' آگے کرنا' اعلیٰ مقام پر بٹھانا۔

مُصَادَرَۃٌ - مطالبہ کرنا' جرمانہ کرنا۔

تَصَدُّرٌ - صدر مقام میں بیٹھنا۔

صَدَرٌ - اسم مصدر بمعنی رجوع (اسی سے **طَوَافُ الصَّدْرِ** - یعنی وہ طواف جو مکہ سے لوٹتے وقت کیا جاتا ہے جس کو طواف الوداع بھی کہتے ہیں)۔

یَهْلِكُوْنَ مَهْلِكًا وَّاحِدًا وَّ یَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی (دنیا میں تو سب ایک ہی طرح زمین میں دھنس کر) ہلاک ہوں گے لیکن آخرت میں طرح بہ طرح لوٹیں گے (کوئی دوزخ میں جائے گا کوئی بہشت میں)۔

لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدْرِ - جو شخص مکہ سے ہجرت کر چکا ہے وہ طواف صدر کے بعد تین روز تک مکہ میں رہ سکتا ہے اس سے زیادہ نہ رہے) (یہ حکم ان صحابہؓ کے لئے تھا جنہوں نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی)۔

كَانَ لَهُ رَكْوَةٌ تُسَمّٰی الصَّادِرَ - آپ ﷺ کا ایک ڈول چمڑا کا تھا جس کو صادر کہتے تھے (کیونکہ پیاسا شخص اس سے سیراب ہو کر لوٹتا تھا)۔

فَاَصْدَرَتْنَا رِكَابُنَا - ہمارے اونٹوں نے ہم کو سیراب کر کے لوٹایا (پانی کے لئے ہم کو وہاں ٹھہرنے کی احتیاج نہیں ہوئی)۔

اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا - ہم کو ہمارے جانوروں نے سیراب کر کے لوٹایا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں

سیراب کر کے لوٹایا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں کے پانی میں برکت ہوئی - دوسری حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ ڈول کے پانی میں برکت ہوئی - دونوں میں منافاۃ نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ دونوں میں برکت ہوئی ہو)-

لَا بُدَّ لِلْمَصْدُوْرِ مِنْ اَنْ يَّسْعُلَا - جس کے سینہ میں بیماری ہو اس کے لئے عتبہ نے کہا جب ایک شخص نے ان سے کہا تم کب تک شعر کہتے رہو گے - مطلب یہ ہے کہ جیسے سینہ کی بیماری میں کھانسی آنا ضروری ہے آدمی اس کو روک نہیں سکتا اسی طرح شاعر بھی شعر کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے' اس کی طبیعت نہیں رکتی)-

وَ يَسْتَطِيْعُ الْمَصْدُوْرُ اَنْ لَّا يَنْفُثَ - جس کے سینہ میں بیماری ہو اس کو تھوکنا ضرور ہے (یہ زہری کا کلام ہے جب کسی نے ان سے کہا کہ عبیداللہ اشعار کہا کرتے ہیں - شعر کو تھوک سے تشبیہ دی' کیونکہ دونوں آدمی کے منہ سے نکلتے ہیں)-

قِيْلَ لَهٗ رَجُلٌ مَّصْدُوْرٌ يَنْهَزُ قَيْحًا اَحَدَثٌ هُوَ قَالَ لَا - عطار سے کسی نے پوچھا' اگر کسی شخص کو سینہ کی بیماری ہو اور منہ سے پیپ اور خون نکلے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے کہا نہیں (بلکہ وضو اس سے ٹوٹتا ہے جو قبل یا دبر سے نکلے)

وَ عَلَيْهَا خِمَارٌ مُّمَزَّقٌ وَّ صِدَارُ شَعَرٍ - حضرت عائشہؓ (کے جسم) پر ایک پھٹا ہوا سر بندھن اور ایک چھوٹا سا کرتا تھا - صِدَارٌ (چھوٹی قمیص (اسی سے صَدْرِيَّةٌ جو صرف سینہ پر رکھتی ہے) (بعض نے کہا صدار ایک ایسا کپڑا ہے جس کا سرا مقنعہ کی طرح ہوتا ہے اور اس کا نیچے کا حصہ سینہ اور مونڈھوں کو چھپاتا ہے)-

میں کہتا ہوں کہ صدار کرتی کو کہتے ہیں جو عورتیں پہنا کرتی ہیں - جنوبی ہند کے لوگ اس کو کرتنی کہتے ہیں -

اُتِيَ بِاَسِيْرٍ مُّصَدَّرٍ - ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ بڑا تھا -

يَضْرِبُ اَصْدَرَيْهِ - اپنے مونڈھوں پر مارتا تھا (ایک روایت میں اسدریہ ہے - ایک میں آزدریہ ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا -)

يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَّايِهٖ - لوگ آنحضرت ﷺ کا ارشاد سن کر لوٹ جاتے تھے (آپؐ کے ارشاد پر عمل کرتے اور ان کو اطمینان قلب حاصل ہو جاتا)-

وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ - اور حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا -

فَاِنْ فَاتَهٗ ذٰلِكَ وَ كَانَ لَهٗ مُقَامٌ بَعْدَ الصَّدْرِ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ بِمَكَّةَ (جو شخص متمتع ہوا اور اس کو ہدی کا مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب رکھے کہ لوٹ کر اپنے گھر والوں میں آئے) اگر کسی شخص کو اس کا موقع نہ ملا اور طواف صدر کے بعد مکہ میں رہنا ہو گیا تو تین روزے وہیں رکھ لے -

اَلْمُكَاتَبُ يَعْتِقُ مِنْهُ مَا اَدّٰى صَدْرًا فَاِذَا اَدّٰى صَدْرًا اَفَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّرُدُّوْهُ فِي الرِّقِّ - مکاتب اگر بدل کتابت میں سے ایک حصہ ادا کرے تو اتنا حصہ اس کا آزاد ہو جائے گا اور اس کے مالک پھر اس کو غلام نہیں بنا سکتے -

صَدَرَ النَّاسُ عَنْ حَجِّهِمْ - لوگ حج کر کے لوٹے -

اَلنَّاسُ يَصْدُرُوْنَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَصْنَافٍ - لوگ حج کر کے تین قسم ہو کر لوٹتے ہیں -

صَدَرَ النَّاسُ مِنَ الْمَوْقِفِ - لوگ وقوف کے مقام (اسی عرفات یا مزدلفہ) سے لوٹے -

لَا تَصْدُرُ الْحَوَائِجُ اِلَّا مِنْهُ - ہر حاجت پروردگار ہی پوری کرتا ہے (اس کے سوا کوئی حاجت برلانے والا نہیں ہے)-

صَدْرُ الصُّدُوْرِ - بڑا اعالی عہدے والا -

صَدَارَةٌ - وزارت -

صَدْرِ اَعْظَمْ - وزیر اعظم (پرائم منسٹر)

مُصَادَرَةٌ عَلَى الْمَطْلُوْبِ یہ ہے کہ دعوی یا اس کا ایک جز یا موقوف علیہ دلیل کا ایک جز ہو' یہ ایک طرح کا مغالطہ ہے -

صَدْعٌ - پھاڑنا' چیرنا' جدا کرنا' بیان کرنا' ظاہر کرنا' صاف صاف کہہ دینا -

صُدُوْعٌ - مائل ہونا' پھیر دینا' باز رکھنا -

صُدَاعٌ - دردسر -

تَصْدِيْعٌ - تکلیف دینا' سر میں درد کر دینا -

تَصَدُّعٌ - متفرق ہونا -

اِنْصِدَاعٌ - پھٹ جانا-

فَتَصَدَّعَ السَّحَابُ صِدْعًا - ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا-

صَدَعْتُ الرِّدَاءَ صَدْعًا - میں نے چادر کو پھاڑ ڈالا-

صَدْعُ الزُّجَاجَةِ - شیشہ کی ٹوٹن-

فَاَعْطَانِیْ قُبْطِیَّةً وَقَالَ اصْدَعْهَا صِدْعَیْنِ مجھ کو قبط کا ایک کپڑا دیا' فرمایا اس کو پھاڑ کر آدھوں آدھ دو کر لے-

فَصَدَعَتْ مِنْهُ صِدْعَةً - انہوں نے اس میں سے ایک ٹکڑا پھاڑ لیا (اس کا سر بند بنایا)-

قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهٗ - وہ ٹوٹ گیا تھا' اس کو زنجیر سے باندھ دیا-

اِنَّ الْمُصَدِّقَ یَجْعَلُ الْغَنَمَ صِدْعَیْنِ ثُمَّ یَأْخُذُ مِنْهُمَا الصَّدَقَةَ - زکوۃ لینے والا بکریاں کے آدھوں آدھ دو حصے کر دے' پھر ہر ایک حصہ کی زکوۃ لے-

بَعْدَ مَا تَصَدَّعَ الْقَوْمُ كَذَا وَ كَذَا - جب لوگ متفرق ہو کر ادھر ادھر چل دیئے-

اَلنِّسَاءُ اَرْبَعٌ مِنْهُنَّ صَدْعٌ تُفَرِّقُ وَلَا تَجْمَعُ - عورتیں چار طرح کی ہیں' ان میں سے ایک وہ ہے جو بانٹ دیتی ہے جوڑتی نہیں (جو کچھ آئے وہ اڑا دیتی ہے)-

صَدْعٌ مِنْ حَدِیْدٍ - لوہے کا ایک ٹکڑا ہیں (یعنی بڑے لڑنے والے' جنگی (مراد حضرت علیؓ ہیں) (بعض نے کہا صدع بکرے کو بھی کہتے ہیں یعنی نر بز کو وہ نہایت چالاک اور مستعد اور ہلکا پھلکا' سخت اور زوردار ہوتا ہے-

فَاِذَا صَدْعٌ مِّنَ الرِّجَالِ - ایک مرد کو دیکھا جو دو مردوں کے درمیان تھا (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے' مردوں کی ایک جماعت کو دیکھا)-

ایک روایت میں صَدْعٌ - بہ سکون دال ہے- یعنی ایک جوان معتدل القامت کو دیکھا-

حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَتَصَدَّعَا - (ہم دونوں اتنے دنوں تک ملے جلے رہے کہ) لوگ کہنے لگے کبھی جدا نہ ہوں گے-

فَاِذَا فَرَقْتُ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ صَدَعْتُ فَرْقَهٗ - جب میں آنحضرتؐ کے بالوں میں مانگ نکالتی تو چندیا پر سے بالوں کے دو حصے کر دیتی (ایک داہنی طرف ایک بائیں طرف-

یَصْدَعُ بِالْحَقِّ - حق بات کو کھول کر کہہ دیتے ہیں-

صَدْعٌ - متوسط القامت آدمی یا ہلکا پھلکا کم گوشت-

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِیْ كَتِفٍ - گویا میں اس کے الحاق کو مونڈھے کی ہڈی پر جہاں شگاف تھا دیکھ رہا ہوں (عرب لوگ کاغذ کی قلت کی وجہ سے ہڈیوں پر بھی لکھا کرتے تھے)-

اَوْ تَرٰی اَحَدًا اَصْدَعَ بِالْحَقِّ مِنْ زُرَارَةَ - زرارہ سے بھی زیادہ تم نے کوئی حق بات صاف صاف کہنے والا دیکھا-

صَدِیْعٌ - صبح صادق-

صَدْعٌ - مونڈھے سے مونڈھا برابر کر کے چلنا' مار ڈالنا' پھیر دینا-

صَدَاغَةٌ - ضعف اور ناتوانی-

مُصَادَغَةٌ - مزاحمت کرنا' معاوضہ کرنا-

صُدْغٌ - وہ مقام جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے یعنی کنپٹی-

مَا شَانُ هٰذَا الصَّدِیْغِ الَّذِیْ لَا یَحْتَرِفُ وَلَا یَنْفَعُ نَجْعَلَ نَصِیْبًا فِی الْمِیْرَاثِ - (قتادہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ بچہ کو ترکہ نہیں دلاتے تھے اور کہتے تھے' بھلا یہ کمزور اور ناتوان کس کام کا نہ کچھ کماتا ہے نہ فائدہ پہنچاتا ہے' اس کا حصہ ہم ترکہ اور میراث میں کیوں رکھیں- اسی ایام جاہلیت میں لوگ لڑکیاں کو بھی ترکہ سے محروم رکھتے تھے' حالانکہ اگر غور کرو تو عقل کا فیصلہ تو یہی ہے کہ ناتوان بچہ اور لڑکی کو ترکہ میں سے زیادہ حصہ ملنا چاہیے کیونکہ جوان لڑکے تو کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں' ان کا حق تو مورث نے ادا کر دیا- اور بچہ اور دختر کمانے کے لائق نہیں ہیں لہذا ان کو ضرور ترکہ ملنا چاہیے)

(عرب کہتے ہیں:

مَا یَصْدَغُ نَمْلَةً مِّنْ ضَعْفِهٖ - اتنا کم طاقت ہے کہ چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتا)-

بعض نے کہا:
صَدِیْغٌ اس کو کہتے ہیں جو بچہ صرف سات دن کا ہو' کیونکہ ان دنوں میں اس کی کنپٹی یعنی صُدْغ مضبوط ہوتی ہے۔
اِنَّمَا کَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَیْهِ۔ کچھ تھوڑی سی سفیدی آپ کی کنپٹیوں میں تھی (باقی تمام ڈاڑھی آپ کی سیاہ تھی)
(ایک روایت میں ہے کہ لب اور ٹھوڑی کے درمیان میں عنفقه میں آپ کے کچھ سفیدی تھی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی آپ نے زرد خضاب کیا لیکن اکثر اوقات اس کو ترک کیا۔)

مترجم کہتا ہے کہ ایک نصرانی نے ہمارے پیغمبر کی تصویر شائع کی ہے اور ایک دوسرے نصرانی نے وفات کے قریب کی آپ کی تصویر بنائی ہے یہ دونوں تصویریں غلط اور آپ کے حلیہ کے موافق نہیں ہیں۔ انہوں نے آپ کی ریش مبارک بہت لمبی اور کھچڑی دکھائی ہے۔ درحالیکہ ریش مبارک نہ اس قدر لمبی تھی نہ اس میں اتنی سفیدی تھی جتنی کہ ان تصویروں میں بنائی گئی ہے۔ اور چہرہ مبارک بھی ایسا نہ تھا جیسا ان تصویروں میں ہے۔ یہ تصاویر بے وقوف اور جاہل نصرانیوں نے اپنے دل سے بنالی ہیں کیونکہ آنحضرت کے زمانہ میں تصویر کشی کا رواج نہ تھا اور نہ ہی کسی کی مجال تھی کہ آپ کی تصویر بناتا۔ اسی نوعیت کی تصویریں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی ہیں جو نصاری اپنے گرجاؤں میں رکھتے ہیں۔ یہ تصویریں بھی فرضی اور غلط ہیں۔ اللہ کے آخری پیغمبر اور ہمارے ہادی نے تصاویر کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا ہے' خواہ وہ کسی کی تصویر ہو۔ اور تصویر کی تعظیم کرنا بت پرستی اور شرک کا پیش خیمہ ہے جس کو مٹانے کے لیے ہمارے ہادی اور دوسرے تمام انبیائے سابقین تشریف لائے۔ اور جب پیغمبروں کی تصویر کی تعظیم جائز نہ ہو تو پھر امام حسین کے روضہ کی نقل جو بناتے ہیں' یعنی تعزیہ اس کی تعظیم کیوں کر جائز ہو گی۔ اول تو قبر پر عمارت بنانے سے آں حضرت نے منع فرمایا ہے۔ دوسرے وہ اصل بھی نہیں محض نقل ہے باوجود ان سب باتوں کے آنحضرت کے روضہ مبارک یا امام حسین کے مزار مبارک کی شبیہ اتارنا درست ہے کیونکہ وہ جان دار کی شبیہ نہیں ہے۔ مگر اس کی تعظیم اور تکریم اس پر کوئی شرعا دلیل نہیں ہے۔ علی الخصوص جب عوام اس کی وجہ سے شرک کی باتوں میں مبتلا ہوں' تب تو اس کو مٹا ڈالنا اور توڑ ڈالنا باعث اجر اور ثواب ہو گا۔ جیسے حضرت عمرؓ نے شجرہ رضوان کو کاٹ ڈالنے کا حکم دیا جب یہ سنا کہ لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ بعض نے کہا شجرہ رضوان بالتحقیق معلوم نہیں تھا اور لوگ محض گمان سے ان کو تجویز کرتے تھے' اس لیے حضرت عمرؓ نے اس کو کٹوا ڈالا خیر جو کچھ ہو' جو کام عوام کے شرک اور کفر میں مبتلا ہونے کی طرف داعی ہو' اس کا روکنا ضروری ہے اور روکنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس ماجور ہو گا نہ کہ معذب' البتہ اس قدر صحیح ہے کہ روکنا ادب اور حرمت کے ساتھ ہو اور کوئی کام ایسا نہ کرے جس سے اگلے بزرگوں اور صالحین کرام کی توہین ہو۔ آں حضرت ﷺ نے مطلق مومنین کی قبروں کی حرمت اور عزت قائم رکھی' تو اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور بطریق اولی واجب الحرمت اور واجب التعظیم ہوں گی اور جن لوگوں نے اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور کو اصنام کے حکم میں رکھا ہے انہوں نے دراصل غلطی کی کیونکہ صنم یعنی بت کی ذرا سی تعظیم بھی ہماری شریعت میں کفر ہے۔ بت خواہ وہ کسی کی صورت بھی ہو اس کو توڑ ڈالنا چاہیے' بلکہ جلا کر پھینک دینا چاہیے' مومنین کی قبور کے لیے یہ حکم نہیں' بلکہ آں حضرت نے قبور پر بیٹھنے یا جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا اور زیارت قبور کا حکم دیا۔ لہٰذا بت اور قبر کے اس فرق کو یاد رکھنا چاہیے اور اسی لیے میری رائے یہ ہے کہ جو عمارت یا گنبد انبیاءؑ یا اولیا کی قبور پر تعمیر کر لیے گئے ہیں' ان کو علی حالہ چھوڑ دینا مناسب ہے' لیکن اگر کوئی وہاں ایسے کام کرے جو ممنوع ہوں تو اس کو حکمت کے ساتھ مسئلہ کی نوعیت بتا کر باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح کوئی نئی عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد کسی قبر پر نہ بنانے دینا چاہیے اور ہمارے اکثر اصحاب نے یہ کہا ہے کہ ان کا کھود ڈالنا اور میٹ دینا ضروری ہے' مگر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کو بھی کھود ڈالنا تجویز کرتے ہو تو خاموش ہو جاتے ہیں اور پھر جرات نہیں کرتے۔ محمد بن عبدالوہاب نے بھی اپنے زمانہ میں تمام قبور کی عمارات کو منہدم کر دیا تھا اور متوکل علی اللہ نے امام حسینؑ کے روضہ مبارک کو

منہدم کر کے اس کو زمین کے برابر کر دیا تھا- مگر دوسرے علماء نے متوکل کے اس کام کو پسند نہیں کیا اور اس کو خروج اور نصب اور عداوت اہل بیت پر محمول کیا ہے' واللہ اعلم بالصواب-

صَدْفٌ یا صُدُوْفٌ- کوٹنا' مائل ہونا' اعراض کرنا پھیر دینا-

مُصَادَفَةٌ- اچانک ملاقات ہو جانا-

اِصْدَافٌ- پھیر دینا' مائل کرنا (جیسے تصدیف ہے)

تَصَدُّفٌ- اعراض کرنا-

صَدَفٌ- سیپی-

صَادِفَةٌ- وہ اونٹ جو پینے والے اونٹ کے پیچھے کھڑا رہتا ہے تاکہ آگے والا اونٹ جب سیراب ہو کر جگہ خالی کرے تو وہ پیئے-

صَوَادِفُ- یہ جمع ہے صَادِفَةٌ کی-

كَانَ اِذَا مَرَّ بِصَدَفٍ مَائِلٍ اَسْرَعَ الْمَشْيَ- آنحضرتؐ جب کسی بلند عمارت کے نیچے سے گزرتے جو جھکی ہوئی ہوتی (اور اس کے گر پڑنے کا احتمال ہوتا) تو جلدی سے نکل جاتے (کیونکہ یہ احتیاط اور دور اندیشی ہے کہ آدمی دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت یا اندیشہ میں نہ ڈالے اور جن لوگوں نے اس طرز عمل کو شجاعت یا اللہ پر بھروسہ کے خلاف سمجھا ہے وہ نادان ہیں)-

مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَائِلٍ يَنْوِي التَّوَكُّلَ فَلْيَرْمِ بِنَفْسِهٖ مِنْ طَمَارٍ- جو شخص کسی جھکی ہوئی عمارت کے نیچے سوئے اور توکل کا بہانہ کرے (یعنی یہ کہے کہ میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ پر ہے) تو اس کو چاہیے کہ خود کو بلندی پر سے نیچے گرا دے یا پہاڑ پر سے' اگر نہ گرائے اور ڈرے تو معلوم ہوا کہ جھوٹ موٹھ توکل کا نام لیتا ہے اور درحقیقت جہالت و نادانی میں مبتلا ہے)-

ان حدیثوں سے یہ اخذ ہوتا ہے اسباب کی فراہمی اور مواقع ہلاکت و خوف کی وجہ سے پرہیز اور اجتناب توکل کے منافی نہیں ہے-

اِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ فَتَحَتِ الْاَصْدَافُ اَفْوَاهَهَا جب آسمان سے پانی برستا ہے (نیسان کا پانی) تو سیپیاں اپنے منہ کھول دیتی ہیں (اور پانی کا قطرہ ان کے منہ میں جا کر اللہ کی قدرت سے موتی بن جاتا ہے)-

صَدَفٌ- پہاڑ کے کنارے کو بھی کہتے ہیں اور نشانے یعنی هَدَفٌ کو بھی-

صَدُوْفٌ- وہ عورت جو اپنا منہ دکھائے اور پھر چھپا لے-

صَدْقٌ یا صِدْقٌ یا مَصْدُوْقَةٌ- سچ بولنا' پورا حق ادا کرنا-

تَصْدِيْقٌ- سچ کرنا' سچا بتانا' یقین کرنا-

مُصَادَقَةٌ- دوستی کرنا' نافذ کرنا-

اِصْدَاقٌ- مہر مقرر کرنا-

تَصَادُقٌ- دوستی کرنا-

صِدَاقٌ- مہر-

صَدِيْقٌ- دوست-

لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ- زکوۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے گا' نہ بکرا (یعنی نر) مگر جب زکوۃ کا تحصیلدار لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو- ایک روایت میں مصدق بہ فتحہ دال ہے یعنی جب جانوروں کا مالک نر جانور دینا پسند کرے- (ایک روایت میں مصدق ہے یعنی صاحب مال- اصل میں متصدق تھا- بہر حال استثنا صرف نر جانور سے متعلق ہے کیونکہ بوڑھا جانور کسی صورت میں زکوۃ میں نہیں لیا جائے گا- مگر ایسی صورت میں جب کسی کے کل جانور بوڑھے ہی ہوں)-

يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا- زکوۃ کا تحصیلدار صاحب مال کو بیس درم دیدے گا-

يُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ- اس سے بنت لبون (دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں لگی ہو) قبول کی جائے گی اور صاحب مال زکوۃ کے تحصیلدار کو (باقی کی نقد قیمت) ادا کرے گا-

اِنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا- حضرت عمرؓ نے اس کو زکوۃ کا تحصیلدار مقرر کر کے بھیجا-

فَصَدَّقَهُمْ- اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا' لوگوں کو سچا بتلایا-

صَدَّقَهُمْ- حضرت عمرؓ نے ان کی تصدیق کی-

اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ وَھُوَ رَاضٍ - جب زکوۃ کا تحصلدار تمہارے پاس آئے تو ایسا کرو کہ وہ راضی ہو کر لوٹے (اپنے ذمہ کی واجب الاداز کوۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو اور اس کے ساتھ محبت اور کشادہ پیشانی سے پیش آؤ)-

مِنَ الْمُصَّدِّقِیْنَ یَظْلِمُوْنَنَا - زکوۃ کے تحصلداروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں- (دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ ظلم کریں تو ان کا راضی رکھنا ضروری نہیں اور جس شخص سے وہ زیادہ چاہیں یعنی واجبی مطالبہ سے زیادہ چاہیں تو ہر گز نہ دے)-

لَا تُغَالُوْ فِی الصَّدُقَاتِ - عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو (یہ دراصل جمع ہے صدقۃ کی یعنی مہر- شوہر اور بیوی کی حیثیت اور استطاعت سے زیادہ مہر نہ باندھو جیسے ہندوستان کے جاہلوں میں رائج ہے' مقدور تو کوڑی کا نہیں اور مہر لاکھوں کا باندھتے ہیں)-

لَیْسَ عِنْدَ اَبَوَیْنَا مَا یُصْدِقَانِ عَنَّا - ہمارے والدین کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ ہماری بیویوں کا مہر ادا کریں-

اِصْدَاقٌ - مہر مقرر کرنا-

صِدِّیْقٌ - بہت سچا (یہ مبالغہ کا صیغہ ہے- بعض نے کہا صدیق وہ ہے کہ جس کا قول وفعل مطابق ہو اور یہ لقب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے چونکہ آپ نے سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کی تھی اور حضرت علیؓ نے بھی اپنے آپ کو "صدیق" فرمایا ہے اور قرآن میں ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہی اللہ تعالی کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں)-

تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ وَمِنْ دِرْھَمِہٖ وَمِنْ ثَوْبِہٖ (وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) کی آیت آپ نے پڑھی اور فرمایا آدمی اپنی اشرفیاں روپوں کپڑوں میں سے خیرات کرے (اللہ کے لیے مستحقین کو دے' یہی کل یعنی آخرت کے لیے سامان بھیجنا ہے)-

صَدَقَنِیْ سِنَّ بَکْرِہٖ - اس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص سچی بات کہتا ہے)-

اَلصَّدَقَۃُ مَا تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلَی الْفُقَرَاءِ - صدقہ وہ ہے جو تو فقیروں پر خیرات کرے (یعنی بڑی قسم صدقہ کی یہ ہے گو اگر مال دار کو بھی لاعلمی میں صدقہ دیدے تو اس کو ثواب مل جائے گا- جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے)-

وَمَا تُصَدَّقُ النِّسَاءُ - ان باتوں کا بیان جن میں عورتوں کی تصدیق ہوتی ہے (ان کا بیان مان لیا جاتا ہے' جیسے حیض' حمل' رضاع وغیرہ)-

تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ - چور کو خیرات دی گئی-

اَلْخَادِمُ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ - نوکر بھی دو خیرات دینے والوں میں سے ایک ہے (یعنی جس طرح مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس کے نوکر وخزانچی وغیرہ کو بھی اس خیرات کا ثواب ملتا ہے' جو مالک کے حکم سے وہ دیتا ہے' بشرطیکہ اس میں کمی نہ کرے اور خوشی کے ساتھ بن ستائے اور تنگ کئے ادا کرے)-

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ - ہر مسلمان پر خیرات کرنا ضروری ہے (یہ حکم استحبابا ہے کیونکہ زکوۃ کے سوا اور کوئی خیرات واجب نہیں ہے)-

ھٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا - یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں (یعنی بنی تمیم کے ان کا طرز عمل یہ تھا کہ زکوۃ میں اپنا بہترین اور عمدہ مال نکالتے تھے' تو آں حضرت کو ان کا یہ انفاق پسند آیا اور حقیقت میں اللہ تعالی کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں' بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اسی کا دیا ہوا ہے اس لیے اس کے نام پر عمدہ سے عمدہ چیز نکالنا چاہیے- آصف الدولہ مرحوم شاہ اودھ اگرچہ شیعہ تھے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک کام ان کی مغفرت کا باعث ہوا ہوگا- وہ یہ ہے کہ ایک رات شاہ موصوف اپنے محل کے بالانے پر موجود تھے موسم نہایت سرد تھا- دیکھا تو نیچے چند محتاج سردی کی شدت سے سوں سوں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آصف الدولہ کو لوگ سخی کہتے ہیں مگر ہماری کچھ خبر نہیں لیتا- یہ سن کر بادشاہ نے اپنے توشہ خانے کے داروغہ کو بلایا اور حکم دیا کہ دوشالے لے کر آؤ' داروغہ تھے پرانے اور سمجھ دار انہوں نے خیال کیا کہ فقیروں کو دینے کے لیے مانگتے ہیں اس لیے گھٹیا اور ارزاں قیمت کے دوشالے لے آئے- بادشاہ ان کو دیکھ کر

غضبناک ہوئے اور کہنے لگے اگر تم میرے باپ دادا کے وقت کے پرانے ملازم نہ ہوتے تو میں تم کو برطرف کر دیتا تم اتنا نہ سمجھے کہ میں اس وقت دوشالے کس کو دینا چاہتا ہوں اس کو جس نے مجھ کو یہ سب کچھ دیا ہیں جاؤ اور بھاری سے بھاری جو دوشالے ہوں وہ لے کر آؤ! کہتے ہیں کہ اس وقت شاہی توشہ خانہ میں سات سو دوشالے ایک ایک ہزار روپیہ کی قیمت کے نکلے بادشاہ نے وہ سب فقیروں کو بانٹ دیے۔

چنانچہ میر حسن شاعر نے اپنی مثنوی میں اسی کا ذکر کیا ہے۔

سخاوت یہ ادنی سی ایک اس کی ہے
کہ ایک دن دوشالے دیے سات سے

کہتے ہیں کہ جب میر حسن بادشاہ کے دربار میں پہنچے اور مثنوی سنائی تو بادشاہ اس شعر کو سن کر بہت رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے تم نے میری ہجو کی ہے بھلا سات سو دوشالے دے دینا کونسی بڑی سخاوت ہے)۔

اَلْمَسِيْحُ الصِّدِّيْقُ- حضرت عیسیٰؑ صدیق ہیں (جو حضرت عیسیٰ کی طرح نرم دل اور رحیم اور کریم ہیں)۔

صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ- شیطان نے یہ بات تجھ سے سچ کہی (آیۃ الکرسی کی تعریف وتاثیر) حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے مگر:

اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ- جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔

صَدَّقَهُ رَبُّهُ- اس کے مالک نے اس کی تصدیق کی (فرمایا بے شک میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے)۔

لَا تُغَالُوْا فِيْ صَدُقَةِ النِّسَاءِ- عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو۔

صَدَقَةٌ اور **صُدْقَةٌ** اور **صَدُقَةٌ**- مہر کو کہتے ہیں (سب سے گراں مہر بیوی ام حبیبہ کا تھا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی مگر یہ نجاشی بادشاہ حبش نے تبرعاً آپ کی طرف سے ادا کر دیا تھا)۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا- اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری۔

لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ- اہل کتاب یہود اور نصاریٰ جو باتیں اپنی کتابوں کی بیان کریں ان کو سچ کہو نہ جھوٹ (کیونکہ دونوں حالتوں میں خطرہ ہے بلکہ اس طرح کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو اللہ نے ہم پر نازل فرمایا اور جو اگلے پیغمبروں پر اتارا)۔

اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔

كُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ- ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا- کیا کوئی ایسا نہیں جو اس شخص پر تصدق کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور اس طرح اس کو نماز جماعت کا ثواب مل جائے جس میں کہ ایک نماز کا ثواب بیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے)۔

جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ- (جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ کی عنایت ہوتی ہے) اس کا وزیر سچا خیر خواہ امانت دار مقرر کرتا ہے (اور جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اس کا وزیر جھوٹا بے ایمان اور نمک حرام مقرر کرتا ہے پھر وہ بادشاہ کو اور اس کی سلطنت کو خاک میں ملا دیتا ہے جیسے ابن علقمی معتصم کا وزیر اور میر صادق ٹیپو سلطان کا وزیر تھا)۔

اَنْ يَّرُدُّوا الصَّدَاقَ- ان کا مہر مشرکوں کو دیدیں (یعنی جو عورتیں ان کی مسلمانوں کے پاس بھاگ کر آ جائیں اور مسلمان ان سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ حکم آغاز اسلام میں تھا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُّصَابُ بِشَيْئٍ فَتَصَدَّقَ بِهِ اِلَّا رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً- جس شخص کو دوسرا شخص کچھ زخم پہنچائے (وہ دیت لے لے بلکہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کرے گا)۔

لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ- دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی پھر سچا رہا (بھاگا نہیں بلکہ لڑا اور صبر کیا) یہاں تک کہ مارا گیا۔

صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ (ایک صحابی نے خواب میں دیکھا کہ وہ آں حضرتؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ) اپنا خواب سچا کر! (اور آپ لیٹ گئے) انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا (گویا آپ کعبہ کی طرح ٹھہرے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ خواب میں

اگر کوئی نیک کام کرتا ہوا دیکھے تو اس کا پورا کرنا بہتر ہے- جیسے عبادت یا خیرات یا کسی نیک شخص سے ملاقات کرتے دیکھے-[1]

اَلصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ- سچے اور سچے کئے گئے (یعنی لوگ آپ کو سچا کہتے ہیں تو صادق وہ جو اپنی باتوں میں سچا ہو اور مصدوق وہ جس کی صداقت کو لوگ تسلیم کر لیں)-

وَثَوَابُ الصِّدْقِ- اور اچھا نیک بدلہ-

اَلْمُتَشَابِهَاتُ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا- ایک مضمون کی آیتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں (اس حدیث میں متشابہات سے ہم مضمون آیتیں مراد ہیں نہ کہ لغوی معنی' متشابہات کے لغوی معنی متعلقہ باب میں گزر چکے)-

اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ- کیا تم مجھ کو سچا سچا سمجھنے والے تھے-

فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقُوْنِيْ- اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اس سے پہلے جملہ کا لکھا گیا ہے (ایک روایت میں لفظ صادقی آیا ہے)-

فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا- اس کا مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے-

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ- اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ دیا جو خیرات کر سکتے ہو-

وَمَا اَحْسِبُهُ اِلَّا صَدَقَ- میں سمجھتا ہوں کہ ان سے غلطی نہیں ہوئی' انہوں نے ٹھیک کہا (بھولے بھٹکے نہیں)-

مِصْدَاقُهُ- اس کی دلیل یا جس پر وہ صادق آئے-

اَوَ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا- اگر تو سچا مسلمان پیغمبرؐ کا تابعدار ہے تو آپ کے طریق پر چل' ابن عباس کے قول کو چھوڑ-

صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا- انہوں نے کچھ سچ کہا کچھ جھوٹ (اس میں سچے ہیں کہ آنحضرتؐ نے طواف میں رمل کیا- لیکن رمل کرنا ہمیشہ کے لیے سنت ہے یہ غلط ہے- اسی طرح اس میں سچے ہیں کہ آنحضرتؐ نے سوار ہو کر طواف کیا' لیکن یہ غلط ہے کہ سوار ہو کر طواف کرنا افضل ہے بلکہ آنحضرتؐ نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا-

میں کہتا ہوں کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ رمل ہمیشہ کے لیے سنت ہے' یعنی پہلے تین چکروں میں-

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ- اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا (اسلام کو غلبہ دیا اور مکہ فتح کرا دیا)-

فَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَ يُكَذِّبُهُ- شرم گاہ آدمی کی نیت کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے (یعنی جب غیر محرم نے اجنبی عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا زنا کا حکم رکھتا ہے- اگر اس عورت پر قدرت پا کر اس سے زنا کیا' اور جو قابو پا کر زنا سے بچا رہا تو یہ دیکھنا زنا کے حکم میں نہ ہو گا- بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے غیر عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا اگر نظر بد سے ہے تو سخت گناہ ہے اور اگر بدنظری سے نہیں تو گنہگار نہ ہو گا اور اس کی پہچان شرمگاہ سے ہوتی ہے اگر دیکھتے وقت ذکر کو انتشار ہوا اور شہوت پیدا ہو تو ایسی حالت نظر بد کی دلیل ہیں اور اگر انتشار اور جنسی خواہش پیدا نہ ہو تو ایسی صورت نظر بد کی نفی کرتی ہے)-

اَلصَّدَقَةُ مَا زَا قَالَ اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَةٌ- خیرات کیا ہے' فرمایا دوگنے تین گنے لینا ہے (ایک دے کر دس لینا ہے)-

تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِالصُّرَّةِ- ایک شخص (روپیوں کی) تھیلی خیرات کرے-

اَعْطَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ- اس کو زکوۃ کے جانوروں میں سے دیا (حالانکہ زکوۃ بنی ہاشم پر حرام ہے اور احتمال ہے کہ بیع سلم کے عوض دیا ہو)-

يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ- میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں (یعنی کوئی بات میری سچی نکلتی ہے کوئی جھوٹی- یہ ابن صیاد نے آنحضرتؐ سے کہا)-

اَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا- ہوا سے بھی زیادہ سخت وہ آدمی ہے جو خیرات کر کے اس کو چھپائے رکھے (اپنے آپ کو مخیرؔ مشہور نہ کرے- انسان ہوا اور آگ اور پانی اور خاک سے بنا ہے- اور خاک کی طبیعت قبض

---

[1] یہ کوئی موضوع اور من گھڑت روایت ہی معلوم ہوتی ہے وگرنہ نبی کریم ﷺ تو شرک کے سخت مخالف تھے- (م)

ہے مگر جب خیرات دی تو قبض ٹوٹا اور کشادگی کا صدور ہوا گویا خاک کو مغلوب کیا - اور ہوا کی خاصیت پھیلنا ہے مگر جب خیرات کو پوشیدہ رکھا تو گویا ہوا کو بھی مغلوب کیا)-

هُوَ مِنْ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ - یہ ہدیہ اس شخص کی طرف سے ہے جس کو ہدیہ دیا گیا تھا (یعنی اگر کسی فقیر کو کوئی شخص صدقہ دے اور وہ کسی امیر کو ہدیے کے طور پر اپنی جانب سے پیش کرے تو امیر کے لیے اس کا لینا درست ہے)-

هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ - یہ گوشت بریرہ کو تو صدقہ میں ملا تھا اور ہم کو بریرہؓ کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)-

اِشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ - اپنے بندے کو صحت مند کر دے اور اپنے پیغمبر کی سچا کر (جس نے تندرستی کا وعدہ کیا یا اس کے لیے دعا کی)-

لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيٰوتِهٖ بِدِرْ هَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِأَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ - اگر آدمی اپنی زندگی میں (بحالت تندرستی ایک روپیہ خیرات کرے تو یہ مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے سے بہتر ہے (یعنی تندرستی میں ایک روپیہ خیرات کرنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے کہ جتنا مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے کا - کیونکہ مرتے وقت تو آدمی سمجھتا ہے کہ اب مال ومتاع میرے کام نہیں آ سکتا اور سب کچھ چھوڑ کر زندگی ختم کر رہا ہوں تو ایسی حالت میں مال کی محبت نہیں رہتی - برخلاف تندرستی کے کہ اس وقت مال بہت عزیز ہوتا ہے)-

يَحْرُمُ الصَّدَقَةُ مُطْلَقًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ - آنحضرتؐ پر ہر طرح کا صدقہ (فرض زکوۃ ہو یا نفل صدقہ) سب حرام تھا (اور بنی ہاشم پر صرف فرض زکوۃ ہے لیکن صدقہ لینا درست ہے)-

میں کہتا ہوں بعض علماء نے اس زمانہ میں ہاشم کو فرض زکوۃ کا لینا درست رکھا ہے' کیونکہ اب بیت المال نہیں جس سے ان کی خبر گیری کی جائے' پہلے تو ان کے لیے خمس الخمس مال غنیمت میں سے مقرر تھا تو وہ زکوۃ کے محتاج نہ تھے لیکن اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی فرض زکوۃ ان پر حرام ہے-

مَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَا مِرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ - جس شخص نے دوسرے سے کہا آ ؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ (توبہ کرلے اور) کچھ خیرات کرے (جو ہو سکے تا کہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے بعضوں نے کہا اتنا ہی مال خیرات کرے کہ جس قدر مال کا وہ جوا کھیلنے والا تھا)-

اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ - سچ آدمی کو نجات دلاتا ہے اور جھوٹ تباہ کرتا ہے-

اَلصِّدْقُ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ - سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے-

هِبَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ - آدمی اپنے گھر والوں کو کچھ دے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا-

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ - بڑا ثواب اس خیرات میں ہے جو نادار شخص محنت مزدوری کر کے خیرات کرے- (محتاج کی ایک دمڑی امیر آدمی کے ہزار روپے سے افضل ہے جیسے کہ انجیل مقدس میں ہے)-

كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ عَنِ الْبَاقِرِ كُوْ نُوْامَعَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ الرِّضَاءِ اَنَّهٗ قَالَ اَلصَّادِقُوْنَ الْاَ ئِمَّةُ - امام محمد باقر نے فرمایا' اس آیت کو نوا مع الصادقین کی تفسیر میں کہ حضرت محمد ﷺ کی آل کے ساتھ رہو (ان کی رفاقت کرو' ان سے محبت رکھو - اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ''صادقین'' سے مراد ائمہ اثناعشر علیہم السلام ہیں)-

صَادِقُ الْوَعْدِ - وعدے کے سچے حضرت اسماعیلؑ تھے (امام رضاؒ نے فرمایا انہوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا تو ایک سال تک وہیں ٹھہرے رہے)-

هُوَ وَاللّٰهِ الرَّجُلُ يَدْخُلُ بَيْتَ صَدِيْقِهٖ فَيَاْ كُلُ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ - (امام جعفر صادقؒ نے او صديقكم کی تفسیر میں فرمایا کہ) کوئی آدمی اپنے دوست کے گھر میں چلا جائے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھالے-

فَاطِمَةُ صِدِّيْقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا اِلَّا صَدِّيْقٌ - حضرت فاطمہؓ صدیقہ ہیں (حضرت مریمؑ کی طرح ان کو بھی اللہ تعالی نے صدیقہ فرمایا) ان کو غسل وہی دیں گے جو صدیق ہیں

(یعنی حضرت علیؓ انہوں نے ہی حضرت فاطمہؓ کو غسل دے کر راتوں رات ہی دفن کر دیا)۔

صَادِق - لقب ہے امام جعفر بن محمدؒ کا' بوجہ ان کے کمال صدق اور سچائی کے- امام مالک اور بڑے بڑے اکابر ائمہ حدیث نے آپ سے روایت کی ہے اور بخاری رحمتہ اللہ علیہ پر تعجب ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت نہیں کی اور مروان وغیرہ سے روایت کی جو اعدائے اہل بیت علیہم السلام تھے- امام بخاری نے ان کے بارے میں یحییٰ بن سعید قطان کے قول پر اعتماد کیا جو کہتے تھے میرے دل میں امام جعفر صادق کی طرف سے کچھ شبہہ ہے اور مجالد بن سعید ان سے زیادہ مجھ کو پسند ہیں حالانکہ یہ قول یحییٰ کا باطل اور منجملہ نزغات شیطانی ہے' کجا امام جعفر صادق اور کجا مجالد بن سعید ''چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک'' ہزاروں مجالد امام جعفر صادق پر سے تصدق ہیں- جب یحییٰ نے یہ بات کہی تو ایک شخص نے ان سے کہا اگر کوفہ میں تم ایسی بات منہ سے نکالتے تو تم پر خوب جوتے پڑتے- ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ امام بخاری کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی ثقاہت میں کوئی شبہہ نہیں لیکن ان کو امام جعفر صادق کی روایتیں صحیح طریق سے نہیں پہنچیں اس لیے انہوں نے نہیں نکالیں- میں کہتا ہوں کہ یہ توجیہہ بالکل غلط ہے اس لیے کہ امام بخاری کو امام مالک کی روایتیں کئی صحیح طریقوں سے مثلاً قتیبہ اور تنیسی اور اسماعیل بن ابی اویس اور معن اور قعنبی اور یحییٰ کے ذریعہ سے پہنچی ہیں اور امام مالک جعفر صادقؒ سے بلا واسطہ روایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرے امام بخاری کی جو علم حدیث کے بڑے پیشوا تھے گو ان سے اس باب میں ایک غلطی ہوئی مگر یہ غلطی ان کے دوسرے فضائل اور مناقب اور وفور علم اور تبحر فی الحدیث کے سامنے کچھ قابل لحاظ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں کی ہمت مردانہ سے آج تک علم حدیث کو باسناد صحیح متصل قائم رکھا ہے اور جیسے وہ حدیث میں تمام مومنین کے سردار تھے ویسے ہی فقہ اور استنباط مسائل میں بھی طاق اور بے نظیر تھے' غفر اللہ لنا ولہ-)

فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ تَصَدَّقَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِخَاتَمِهٖ وَنَزَلَتْ بِوَلَايَتِهٖ اٰیٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ - ذی الحجہ کی چوبیس تاریخ کو حضرت علیؓ نے اپنی انگوٹھی (عین حالت نماز میں) خیرات کر دی- اور قرآن شریف میں آپ کے ولی ہونے کا ذکر اترا (یعنی یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا اکثر مفسرین نے والذین امنوا سے جناب امیر کو مراد لیا ہے اور اسی قصہ کو ذکر کیا ہے- اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے اسی طرح آیت فان اللہ ھو مولہ و جبریل و صالح المومنین میں ''صالح المومنین'' سے حضرت علیؓ کو مراد لیا ہے اور آپ کا ولی اور مولی ہونا بالاتفاق مسلم ہے صحیح حدیث میں ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا ھنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولی کل مومن و مومنۃ- مگر مولی اور ولی کے معنی لغت عربی میں کئی آئے ہیں اس لیے یہ لفظ آپ کی خلافت بلافصل کے لیے نص نہیں ہو سکتا بلکہ بر تقدیر تسلیم آپ کی خلافت صحت نکلتی ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں کہ آپ حضرت عثمانؓ کے بعد اپنے زمانہ میں خلیفہ اور امام برحق تھے)-

صُنْدُوْقٌ - مشہور ہے بہ ضمہ صاد-

صَدْمٌ - مارنا' ڈھکیلنا' سخت تکلیف پہنچانا-

مُصَادَمَةٌ - مارنا' دھکا دینا' لڑ جانا-

اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی - صبر وہ ہے کہ صدمہ ہوتے ہی (یعنی اس کے شروع میں) صبر کرے (ورنہ رو پیٹ کر تڑپ تڑپا کر تو سب ہی کو صبر آ جاتا ہے اور اس کی کوئی فضیلت نہیں) (نہایہ میں ہے:

صَدْمٌ کہتے ہیں ایک سخت چیز کو دوسری سخت چیز سے مارنا-)

صَدْمَةٌ - ایک بار کسی سخت چیز سے کسی دوسری چیز کے متصادم ہونے کو کہتے ہیں- (مجمع البحرین میں ہے کہ پھر رفتہ رفتہ یہ لفظ ہر اس رنج اور تکلیف کے لیے استعمال ہونے لگا جو دفعتہ پہنچے)-

خَرَجَ حَتّٰی اَفْتَقَ مِنَ الصَّدْمَتَيْنِ - آپ نکلے یہاں تک کہ وادی کے دونوں کناروں سے پار ہو گئے (دونوں کناروں کو صدمتین کہا کیونکہ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں)

اِنِّیْ قَدْ وَلَّيْتُكَ الْعِرَاقَيْنِ صَدْمَةً فَسِرْ اِلَيْهِمَا (عبد

الملک بن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا کہ میں نے تجھ کو دونوں عراق (عرب اور عراق عجم) کی حکومت ایک بارگی دی تو ان ملکوں کو روانہ ہو)۔

مَنْ ذَكَرَ الْمُصِيبَةَ فَقَالَ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ عَلٰى مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ عَلَيَّ أَفْضَلَ مِنْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَا كَانَ لَهُ أَوَّلَ صَدْمَةٍ جو شخص مصیبت کی بات کو یاد کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین کہے اور اس طرح دعا کرے کہ اے اللہ! مجھ کو اس مصیبت پر اپنی پناہ میں رکھ اور اس کا بہتر بدل مجھ کو عنایت فرما' تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا شروع صدمہ میں جب یہ مصیبت ہوئی تھی صبر کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

صَدْوٌ۔ تالی بجانا۔

صَدًى۔ پیاسا ہونا' لمبا ہونا۔

تَصْدِيَةٌ۔ تالی بجانا۔

مُصَادَاةٌ۔ ظاہر داری کرنا' خاطر داری' چھپانا' معارضہ کرنا' عقل دوڑانا۔

اِصْدَاءٌ۔ مر جانا' لوٹ کر آواز دینا (جس طرح پہاڑ یا گنبد سے صدائے بازگشت آتی ہے)۔

تَصَدِّیْ۔ معترض ہونا' منتظر ہونا' انتظار میں سر اٹھانا کسی کام کا قصد کرنا۔

صَدًى۔ وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد میں سے لوٹ کر آتی ہے۔

فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدّٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيَأْمُرَهُ بِقَتْلِهِ۔ وہ شخص آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھنے لگا' اس انتظار میں کہ آپ اس کے مار ڈالنے کے حکم دیں۔

كَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا تَقِيًّا لَا يُصَادٰى غَرْبُهُ۔ ابن عباسؓ نے کہا حضرت ابوبکر صدیقؓ) ایک اور پرہیزگار شخص تھے مگر ان کا غصہ تھم نہیں سکتا تھا (آپ کے مزاج میں ذرا تیزی اور حدت تھی' کیونکہ آپ دبلے پتلے صفراوی مزاج کے آدمی تھے' مگر یہ تیزی تھوڑی دیر کے لیے ہوتی۔ آپ کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا)۔

ایک روایت میں كَانَ يُصَادٰى مِنْهُ غَرْبٌ یعنی آپ کی تیزی ذرا سی نرمی اور مدارات سے جاتی رہتی (جیسے آپ سریع الغضب تھے ویسے ہی سریع الرجوع تھے یعنی بہت ہی جلد راضی ہو جاتے اور ان کے دل میں ذرا بھی افسردگی اور ملال باقی نہیں رہتا۔ مومنوں کی یہی خصلت ہے اور آپس میں رنجش اور عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ جب حضرت ابوبکرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں جناب امیر اور بنی ہاشم کے پاس گئے تو جناب امیر نے کہا ہم کو تمہاری فضیلت اور قدامت اسلام سے ہرگز انکار نہیں ہے مگر تقرر خلیفہ کے وقت ہم سے بھی مشورہ لے لینا مناسب تھا چونکہ ہم لوگ آں حضرتؐ کے رشتہ دار ہیں یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور جواب میں ارشاد فرمانے لگے خدا کی قسم آں حضرتؐ کے رشتہ داروں کا مجھ کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ خیال ہے اور اگر تم کہو تو میں اپنے آپ کو معزول کئے دیتا ہوں اور تم سے بیعت کرتا ہوں اس وقت جناب امیر نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں' اور آج بعد ظہر میں مسجد میں آپ سے ملوں گا۔ چنانچہ ظہر کے بعد تمام بنی ہاشم کو اپنے ہمراہ لے کر مسجد میں حاظر ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جناب امیر ہر مشورہ میں شریک رہ کر برابر تعاون کرتے رہے۔ جو لوگ ان پاکباز نیک دل اور خدا ترس بزرگوں کو نفاق اور کینہ سے متہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت فرمائے۔ ایسے لوگ دراصل اسلام اور معاونین اسلام کو مخالفین اسلام کی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں)۔

لَتَرِدُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَوَادِيَ۔ تم قیامت کے دن پیاسے آؤ گے (ایک تو میدان حشر کی گرمی دوسرے پیاس تیسرے اس دن کی درازی' اللہ ہی مددگار ہے وہی مہربانی کرنے والا ہے)۔

اَصَمَّ اللّٰهُ صَدَاكَ۔ (حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا' اللہ تیری آواز بہری کر دے تو جواب نہ دے سکے یعنی تو ہلاک ہو جائے کچھ نہ سنے۔ (مگر بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ اللہ تیرا دماغ بہرہ کر دے یا تیرا کان)۔

صَدًى۔ نر الو کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی بوم کو)۔

کہتے ہیں کہ توبہ بن حمیر لیلیٰ خیلیہ پر عاشق تھا اس نے غلبہ محبت میں یہ شعر کہا:

وَلَوْ اَنَّ لَيْلَىٰ الْاَخِيَلِيَّةِ سَلَّمَتْ
عَلَيَّ وَدُوْنِيْ جَنْدَلٌ وَّصَفَائِحٌ!
لَسَلَّمْتُ تَسْلِيْمَ الْبَشَاشَةِ اَوْزَقَا
اِلَيْهَا صَدًى مِّنْ جَانِبِ الْقَبْرِ صَالِحَ

یعنی اگر لیلیٰ مجھ کو سلام کرے اور مجھ پر بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں پڑی ہوں' تو میں بھی خوشی سے اس کو سلام کروں' یا میری قبر سے ایک آواز لوٹ کر اس کے سلام کا جواب دے- اتفاق ایسا ہوا کہ ایک مدت کے بعد لیلیٰ کا خاوند اس کو لے کر توبہ کی پیر سے گزرا اور کہنے لگا کہ یہ جھوٹے توبہ کی پیر ہے' تجھ کو خدا کا واسطہ بھلا تو اس کو سلام کر کے تو دیکھ وہ جواب دیتا ہے یا نہیں؟ لیلیٰ نے کہا' اب جانے بھی دو' وہ مر گیا' گیا گزرا ہوگا---لیکن اس کے شوہر نے لیلیٰ کو مجبور کیا اور کہا کہ اس وقت ضرور سلام کرنا چاہیے- ناچار لیلیٰ مجبور ہو کر اس کی قبر پر گئی' سلام کیا- قبر کی ایک جانب سوکھی گھانس کا ایک ڈھیر تھا' اس میں سے ایک پرندہ نکلا اور اس نے ایک آواز نکالی- اس آواز کو سن کر لیلیٰ کا اونٹ بگڑا اور لیلیٰ گردن کے بل نیچے گری اور مر گئی بالآخر توبہ کی قبر کے پاس اس کو بھی دفن کر دیا گیا اس قصہ کو شیخ جلال الدین سیوطی نے بھی نقل کیا ہے-

باب الصاد مع الراء

صَرْبٌ- کاٹنا- کمانا- دہی بنانا' قبض کرنا' روک رکھنا دودھ کو (یعنی دودھ دوہنے کی وجہ سے جو تھنوں میں جمع ہو جاتا ہے)-

صَرَبٌ- جمع ہونا-

تَصْرِيْبٌ- گوند کھانا- دہی پینا-

اِضْرَابٌ- دینا-

اِصْطِرَابٌ- دہی بنانے کے لیے دودھ کو جمع کرنا-

اِصْرِيْبَابٌ- چکنا ہونا

صَرْبٌ اور صَرَبٌ- کھٹا دودھ اور لال گوند (جیسے صریب ہے)-

صِرْبٌ- غریب عربوں کے چھوٹے چھوٹے گھر-

هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُكَ وَافِيَةً اَعْيُنُهَا وَاٰذَانُهَا فَتَجْدَعُ هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ صَرْبٰى- جب تیرے وہاں) اونٹ پیدا ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں اور کان سالم ہوتے ہیں' پھر تو ان کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ "صربیٰ" ہے- یعنی اس کا دودھ دوہا نہیں جاتا- عرب لوگوں میں رسم تھی کہ جس اونٹنی کے کان چیرتے یا کترتے تو اس کا دودھ نہیں دوہتے مگر صرف مہمانوں کے لیے)-

فَيَاْتِيْ بِالصَّرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ- پھر وہ کھٹا دودھ لے کر آئے-

جَاءَ بِصَرْبَةٍ تَزْوِيْ الْوَجْهَ مِنْ حُمُوْضَتِهَا- ایسا کھٹا دودھ لے کر آیا جس کی کھٹاس سے تو منہ پھراتا ہے-

صَارُوْجٌ- چونا' گچ-

صَرَّجَ الْحَوْضَ- حوض پر چونا لگایا' گچی سے بنایا-

صَرْحٌ- بیان کرنا ظاہر کرنا-

صَرَاحَةٌ اور صُرُوْحَةٌ- بیان کرنا' صاف صاف کہنا' صاف ہونا' خالص ہونا-

تَصْرِيْحٌ- صراحت سے کہہ دینا' کھول کر بیان کرنا (یہ تعریض کی ضد ہے- جس کے معنی اشارے' کنایے اور استعارے میں کسی بات کو بیان کرنے کے ہیں)-

مُصَارَحَةٌ اور صِرَاحٌ اور صُرَاحٌ- پکار کر کہنا' رو در رو کہنا (یعنی بالمشافہ اور بالمواجہہ بات کرنا)-

اِصْرَاحٌ- صاف کہنا-

اِنْصِرَاحٌ- کھل جانا-

صَرْحٌ اور صَرَاحٌ اور صُرَاحٌ- خالص اور بے آمیزش-

صُرَاحِيَّةٌ- شراب کا ایک برتن ہے-

صَرْحٌ- محل اور ہر عالی شان عمارت کو کہتے ہیں-

صَرْحَةُ الدَّارِ- مکان کا صحن-

ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ- دل میں یہ وسوسہ آنا تو خالص ایمان ہے (یعنی جب کوئی اپنے ایمان میں مخلص اور پکا ہوتا ہے تو

شیطان اس کے ایمان کو متزلزل کرنے اور ریب میں مبتلا کرنے کے لیے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص اپنے ایمان اور اعتقاد میں کامل ہے اور جو شخص بے ایمان ہو اس کے دل میں شیطان کیوں وسوسے ڈالنے لگا وہ تو شیطان کا ہم اعتقاد ہے)۔

دَعَا هَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهُ بِصَرِيْحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدٍ- ایک بانجھ بکری کو بلایا وہ دودھ دینے لگی اس کے تھن سے خالص دودھ نکلا جس پر جھین تھا-

مَتٰى يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ قَالَ حِيْنَ يُصَرِّحُ- ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ) کھجور کا خریدنا کب درست ہے؟ انہوں نے بتایا جب اس کی شیرینی تلخی سے کھا جائے (یعنی وہ پکنے پر آ جائے- خطابی نے کہا صحیح یصوح ہے- اس کا ذکر آگے آئے گا)-

صَرْخَةٌ- چیخ' زور کی آواز اور اذان کو بھی کہتے ہیں-

صُرَاخٌ اور صَرِيْخٌ- چلانا' فریاد کرنا' پکارنا-

اِصْرَاخٌ- فریادرسی کرنا' مدد کرنا-

اِسْتِصْرَاخٌ- فریاد کرنا مدد چاہنا-

اِصْطِرَاخٌ- فریاد کرنا-

صَارِخٌ- فریاد کرنے والا' فریادرس اور مرغ-

كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الصَّارِخِ آں حضرتؐ تہجد کی نماز کے لیے اس وقت اٹھتے جب مرغ کی بانگ سنتے (وہ اکثر دو بجے رات سے بانگ دینا شروع کرتا ہے)-

اِنَّهُ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهٖ- (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو) ان کی بیوی (صفیہ) کے انتقال کی خبر دی گئی' یا ان کی سخت بیماری کی-

فَلَمَّا جَاءَ هُمْ صَوْتُ الْمُسْتَصْرِخِ خَرَجُوْا اِلَيْهِ- انہوں نے جب فریاد کرنے والے کی آواز سنی تو اس کی طرف چلے (یعنی کفار قریش اپنے قافلہ کی امداد کے لیے)-

لَا صُرْخَنَّ- میں تو چلا کر یہ کہوں گا کہ:

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ- اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے ان کی مدد کرنے والے-

اَلْبُوْمَةُ الصَّارِخَةُ مِنَ الشُّوْمِ لِلْمُسَافِرِ- چلانے والا تو مسافر کے لیے منحوس ہے-

صَرْدٌ- نافذ کرنا' جاری کرنا' چلانا-

صَرْدٌ- جلد سردی لگنا' گھوڑے کی پیٹھ لگ جانا' تیر خطا ہونا-

صَرِدَ قَلْبِيْ- میرا دل مایوس ہو گیا-

تَصْرِيْدٌ- تھوڑا تھوڑا کر کے دینا-

صَرْدٌ- پہاڑ کا بلند مقام (جیسے برد ہے)-

صُرَدٌ- ایک پرند کا نام ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور عرب اس کو منحوس خیال کرتے ہیں-

تَحَاتَّ وَرَقُهٗ مِنَ الصَّرِيْدِ- (آخرت سے غافل لوگوں میں اللہ کی یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے ایک سبز ہرا ابھرا درخت' ان درختوں کے درمیان جن کے پتے پالا پڑنے سے جھڑ جاتے ہیں (ایک روایت میں من الجلید ہے معنی وہی ہیں)-

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَمَّا يَمُوْتُ فِي الْبَحْرِ صَرْدًا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا' جو مچھلی دریا میں سردی پڑنے سے مر جائے' اس کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کچھ قباحت نہیں-

اِنِّيْ رَجُلٌ مِصْرَادٌ- میں ایسا شخص ہوں جس کو سردی جلد لگ جاتی ہے (یعنی سردی کے لیے قوت برداشت نہیں)-

مِصْرَادٌ- اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو طاقتور ہو سردی کی برداشت کر سکے- (اس لحاظ سے یہ لفظ اضداد میں سے ہے)-

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا تَصْرِيْدًا- بہشت میں تھوڑا تھوڑا کر کے جائے گا (یعنی آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا)-

تَصْرِيْدٌ- اصل میں تھوڑا تھوڑا پلانے کو کہتے ہیں جس سے سیری نہ ہو' یا تھوڑا تھوڑا دینے کو- (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

صَرَّدَ لَهُ الْعَطَاءَ- اس کو تھوڑی تھوڑی بخشش دی)-

يُسْقَوْنَ فِيْهَا شَرَابًا غَيْرَ تَصْرِيْدٍ- بہشت میں شراب پلائی جائے گی (خوب سیر کر کے) نہ یہ کہ تھوڑی تھوڑی-

اِنَّهٗ نَهَى الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ- آں حضرتؐ نے

احرام باندھے ہوئے شخص کو صرد کے قتل سے منع کیا۔

صُرَد۔ (محیط میں ہے کہ) صرد ایک پرندہ ہے کہ جس کا رنگ سیاہ وسفید ہوتا ہے اور پیٹھ سبز ہوتی ہے اور سر اور چونچ ضخامت دار یہ جانور چڑیوں کا شکار کرتا ہے۔ نہایہ میں ہے وہ آدھا سفید ہوتا ہے اور آدھا سیاہ۔ ہندی میں اس کو لٹورا کہتے ہیں۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔ چار جانوروں کے قتل سے منع کیا' چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور صرد۔ (خطابی نے کہا کہ چیونٹی سے وہ چیونٹا مراد ہے جو بڑا لمبے پاؤں والا ہوتا ہے کیونکہ وہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور شہد کی مکھی سے تو فائدہ ہے۔ اس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے اور ہدہد اور صرد کا گوشت حرام ہے اس لیے ان کے قتل سے منع فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ ہدہد کا گوشت بدبودار ہوتا ہے تو جلالہ یک طرح ہوا اور صرد کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ہیں اس لیے اس کو مکروہ سمجھا۔ بعض نے کہا یہ اپنے نام کی وجہ سے مکروہ ہے' کیونکہ تصرید کم کم دینے کو کہتے ہیں۔) (مجمع البحرین میں ہے کہ صرد حضرت آدم کو سراندیپ سے جدہ تک راستہ بتلانے لے گیا۔ اور ہدہد حضرت سلیمان کا قاصد تھا اس لیے ان کے قتل سے منع کیا۔) (کتب احبار نے کہا صرد سبحان ربی الا علی ملا سماء وارضه پکارتا ہے)۔

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَجُلًا صَرِدًا لَا تُدْفِئُهٗ فِرَاءُ الْحِجَازِ۔ امام زین العابدینؒ سردی کا تحمل نہیں کر سکتے تھے' آپ حجاز کی پوستینوں سے گرم نہیں ہوتے تھے۔

صَرْدَحٌ۔ ہموار مقام۔

رَاَيْتُ النَّاسَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ جُمِعُوْا فِيْ صَرْدَحٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَ يُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں میں نے دیکھا لوگ ایک صاف چکنے اور ہموار میدان میں جمع کیے گئے۔ ان سب پر نگاہ جاتی تھی اور آواز ان کو سنائی جا سکتی تھی۔

صَرْدَح کی جمع صَرَادِح ہے۔

صَرٌّ۔ مادہ کے تھن پر باندھنا تا کہ وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلا سکے۔ اور باندھنا' کھڑا کرنا' آواز نکالنا۔

صَرِيْرٌ۔ کان میں جھن جھن کی آواز آنا۔

صُرَّ الْنَّبَاتُ۔ سبزی پر پالا پڑا۔

صِرٌّ۔ سخت سرد ہوا۔

اِصْرَارٌ۔ ضد کرنا' قائم رہنا' ہمیشہ کرنا' اعتماد کرنا۔

صَارُوْرٌ۔ جس کا نکاح نہ ہوا ہو یا جس نے حج نہ کیا ہو۔

صِرَار۔ وہ تھیلی یا بندھن جو تھن پر باندھا جائے تا کہ بچہ دودھ نہ پی سکے۔ (صرار بلند مقامات کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی نہیں چڑھ سکتا)۔

صَرَّةٌ۔ نالہ' فریاد وچیخ' تکلیف کی شدت' ترش روئی۔

صُرَّةٌ۔ سخت سردی۔

صُرَّةٌ۔ تھیلی' ہمیانی (اس کی جمع صرر ہے)۔

حَتّٰى سَمِعْتُ صَرِيْرَ الْاَقْلَامِ۔ یہاں تک کہ میں نے قلم چلنے کی آواز سنی (یعنی اس مقام پر پہنچا جہاں فرشتے لکھ رہے تھے اور ان کی روانی قلم کی آواز آ رہی تھی)۔

مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ جس نے گناہ سے توبہ کی نادم ہوا اور اللہ سے بخشش چاہی تو اس نے اصرار نہیں کیا (یعنی ایسے شخص کو مصر نہیں کہہ سکتے) گو ایک دن میں وہی گناہ ستر بار کرے۔

وَيْلٌ لِّلْمُصِرِّيْنَ۔ گناہ پر اصرار (واستکبار) کرنے والوں کے لیے خرابی ہے (اس کی دو صورتیں ہیں' ایک تو یہ کہ گناہ کرتا رہے اور ان پر نادم اور شرمندہ نہ ہو' توبہ نہ کرے' دوسرے یہ کہ گناہ کو' اگرچہ وہ کمتر درجہ کا ہو حقیر سمجھے اور اس کی پرواہ نہ کرے اپنی نیکیوں پر پھولا رہے' مجمع البحرین میں ہے کہ صغیرہ گناہ اگر کئی ہوں تو سب مل کر کبیرہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا مصر ہے)۔

لَا صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں اکیلا رہنا' (مجرد رہنا اور نکاح نہ کرنا) نہیں ہے (یعنی کسی مسلمان کو ایسا کہنا درست نہیں کہ میں ناکح نہیں کرتا۔ کیونکہ نکاح کرنا مومنوں کا طریقہ ہے اور اس کا ترک کرنا رہبانیت اور درویشی ہے جو اسلام میں لغو قرار دی گئی ہے)۔

صَرُوْرَةٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جس نے کبھی حج نہ کیا ہو (یہ صر سے ماخوذ ہے بہ معنی حبس اور منع) (بعض نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حرم کی حد میں کسی کا خون کرے' اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول نہ ہوگا کہ میں نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا - ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی جرم کر کے حرم کی پناہ لیتا تو اس کو نہ چھیڑتے' اگر مقتول کا وارث اس کو حرم میں پکڑ بھی لیتا تو دوسرے لوگ کہتے وہ صرورہ ہے اس کو مت چھیڑ - بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا طریق نہیں ہے)-

تَاْتِيْنِيْ وَاَنْتَ صَارٌّ بَيْنَ عَيْنَيْكَ (آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا کہ) تم میرے پاس کشیدہ رہ کر آتے ہو (دونوں آنکھوں کو ملائے ہوئے' جیسے مغموم آدمی کا حال ہوتا ہے)-

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّحُلَّ صِرَارَ نَاقَةٍ بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهَا فَاِنَّهٗ خَاتَمُ اَهْلِهَا - جس شخص کو اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہو اس کے لیے یہ درست نہیں کہ کسی اونٹنی کا تھن بندھن مالک کی اجازت کے بغیر کھولے (اس کا دودھ نکالے) کیونکہ وہ سر بندھن گویا مالک کی مہر ہے (اور کسی کی مہر توڑنا بغیر اس کی اجازت کے نادرست ہے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

نَاقَةٌ مَّصْرُوْرَةٌ - وہ اونٹنی جس کے تھنوں پر تھیلی چڑھی ہو یا سر بندھن ہو)-

وَقُلْتُ خُذُوْهَا هٰذِهٖ صَدَقَاتُكُمْ مُصَرَّرَةٌ اَخْلَافُهَا لَمْ يُجَرَّدْ - (مالک بن نویرہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جب انہوں نے زکوۃ کے جانور نکالے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا تو ان کو روکا اور یہ شعر پڑھا) یہ تمہارے ہی صدقہ ہیں ان کو لے لو' ان کے تھن بندھے ہوئے ہیں جو کھولے نہیں گئے-

مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً - جو شخص بکری یا گائے یا اونٹنی یا کوئی دودھ کا جانور ایسا خریدے جس کے مالک نے اس کا دودھ روک رکھا ہو کئی دن تک نہ دوہا ہو (تاکہ خریدار کو دھوکا ہو اور وہ گراں قیمت پر خرید لے)-

مُصَرَّاةٌ - اگر صر سے ماخوذ ہے تو اسی باب سے ہے اور اگر صری سے ماخوذ ہے تو اس کا ذکر آئندہ آ رہا ہے-

تَكَادُ تَنْصَرُّ مِنَ الْمِلْءِ - بھر کر پھٹ جانے کے قریب تھی-

اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِهٖ - تم نے جو اپنے دل میں جوڑ رکھا ہے اس کو نکالو (یعنی جو دل میں ہے وہ کہو) (ایک روایت میں تسرران ہے' جو تم چپکے چپکے کہہ رہے تھے)-

اَمَّا وَهُوَ مَصْرُوْرٌ فَلَا - (عبداللہ بن عامر نے ایک قیدی کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا تاکہ اس کو قتل کریں' اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے - انہوں نے کہا) اس حالت میں تو میں قتل نہ کروں گا-

اِنَّكُمْ مُصَرُّوْنَ مُحَسَّكُوْنَ - تم تو بندھے ہوئے ہو کانٹا لگے ہوئے (یعنی بخیل ہو)-

حَتّٰى اَتَيْنَا صِرَارًا - یہاں تک کہ ہم 'صرار' پر آئے (صرار ایک پرانا کنواں تھا مدینہ سے تین میل دور عراق کے راستے پر)-

نَهٰى عَمَّا قَتَلَهُ الصِّرُّ مِنَ الْجَرَادِ - جس ٹڈی کو سردی نے مار ڈالا ہو اس کے کھانے سے منع فرمایا-

اِطَّلَعَ عَلَيَّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَاَنَا اَنْتِفُ صِرًّا - امام زین العابدین نے مجھ کو جھانکا میں "صر" کے قرا کھیڑ رہا تھا-

صِرٌّ - ایک قسم کا پرندہ ہے-

فَاصْطَرَّتِ السَّارِيَةُ - (آنحضرتؐ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے' جب منبر تیار کرا لیا گیا اور آپؐ نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا تو وہ رونے کی آواز نکالنے لگی - (سبحان اللہ! یہ آپ کا ایک معجزہ تھا' جب لکڑی آپؐ کے فراق پر رونے لگی تو مومنین کو آپ کی مفارقت پر کتنا رونا چاہیے یا اللہ ہم کو مرنے کے بعد فوراً ہی ہمارے پیغمبرؐ سے ملا دے)-

اَزْرَقُ مُهْرَ التَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ - نیلگوں دانت گرا ہوا' کان کھڑے کیا ہوا (سننے کے لیے)-

اِنَّهَا اَمْرُاللّٰہِ صِرِّیْ یا صِرِّیْ یا صُرِّیْ یا صُرِّیْ۔ یہ اللہ کا قطعی حکم ہے جو ٹل نہیں سکتا۔

صَرْصَرٌ۔ بہت ٹھنڈی تیز ہوا۔

لَا کَبِیْرَۃٌ مَعَ الْاِ سْتِغْفَارِ وَلَا صَغِیْرَۃَ مَعَ الْاِ صْرَارِ۔ جب گناہ سے استغفار کرتا رہے تو کوئی گناہ کبیرہ نہ ہوگا اور جب کسی گناہ پر اصرار کرے (اگرچہ وہ صغیرہ ہو) تو وہ صغیرہ نہ رہے گا بلکہ کبیرہ ہو جائے گا۔

سَمِعَ نُوْحٌ صَرِیْرًا السَّفِیْنَۃِ عَلَی الْجُوْدِیِّ حضرت نوحؑ نے کشتی کی آواز سنی جب وہ جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری۔

سَمِعَ صَرِیْرَ الْکَوْثَرِ۔ جب کوئی کانوں میں انگلیاں دے لے تو عوض کوثر کے پانی کی آواز سنے گا (یعنی ایسی آواز جھر جھر بھر بھر کی اس کے کانوں میں آئے گی جیسی عوض کوثر کے پانی میں سے نکلتی ہے)۔

صُرْصُوْرٌ۔ بڑا اونٹ۔

صِرَاطٌ۔ راستہ‘ راہ اور وہ پل جو دوزخ کی پشت پر بنا ہوا ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔

صُرَاطٌ۔ لمبی تلوار کاٹنے رالی۔ (صراط سین سے بھی بہ معنی صراط ہے)۔

امام جعفر صادقؒ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر میں فرمایا یعنی ہم کو اس راہ پر چلا جس سے تیری محبت پیدا ہو جو تیرے سچے دین تک پہنچائے اور رائے اور خواہش پر چلنے سے ہم کو باز رکھے (معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے کسی کی مجرد رائے یا قیاس پر چلنا صریح گمراہی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے)۔

وَعَنْ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِیْھِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ وَعَلَی الْاَ بْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاۃٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ یَقُوْلُ اسْتَقِیْمُوْا عَلَی الصِّرَاطِ ایک راستہ ہے اس کے دونوں دیواریں ہیں‘ ان میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے‘ جو کہہ رہا ہے‘ سیدھے چلے جاؤ" (ادھر یا ادھر نہ مڑو)۔

فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ ھُوَ الْاِ سْلَامُ۔ پھر آپ نے اس حدیث کی تفسیر بیان کی تو فرمایا کہ صراط یعنی اسلام کا راستہ دین ہے (اور کھلے دروازے اللہ کے محارم ہیں۔ یعنی جن باتوں کو اللہ نے حرام کیا ہے‘ اور پردے اللہ کی حدیں ہیں اور پکارنے والا راستہ کے سرے پر قرآن ہے (تو جو کوئی قرآن کی ہدایت پر نہ چلا وہ گمراہ ہو گیا)۔

صَرْعٌ یا صِرْعٌ یا مَصْرَعٌ۔ زمین پر گرا دینا‘ دروازے کے دو پٹ کرنا۔

صُرِعَ۔ اس کی مرگی کا عارضہ ہو گیا۔

تَصْرِیْعٌ۔ گرانا۔

مُصَارَعَۃٌ۔ کشتی کرنا۔

صُرَّاعَۃٌ اور صِرِّیْعٌ۔ بڑا پہلوان‘ گرانے والا۔

صَرْعٌ۔ مرگی کی بیماری کو کہتے ہیں۔ جس میں دماغ میں سدہ پڑ جاتا ہے۔

مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرْعَۃَ فِیْکُمْ قَالُوْا الَّذِیْ لَا یَصْرَعُہُ الرِّجَالُ قَالَ ھُوَ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ تم پہلوان کشتی میں گرانے والا کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا‘ اس کو جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں‘ آپؐ نے فرمایا‘ نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر اختیار رکھے (اس کی عقل غالب ہو جو نفس کو پچھاڑ دے کیونکہ سب سے بڑا دشمن آدمی کا نفس ہے‘ وہی سب بلاؤں میں پھنساتا ہے جب آدمی نے اس کو پچھاڑا اور شریعت اور عقل سے اس کو مغلوب کیا تو درحقیقت وہی بڑا پہلوان ہے۔ سبحان اللہ یہ حدیث تمام اخلاقی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ ساری آفتیں آدمی کو دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایک شہوت یعنی خواہش دوسرے غصہ۔ اور یہ دونوں نفس کی صفات ہیں جب ان دونوں کو مارا اور عقل اور شرح کے تابع کر دیا تو پھر تمام بلاؤں سے بچ گیا)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَالْخَامَۃِ تَصْرَعُھَا الرِّیْحُ مَرَّۃً وَ تَعْدِلُھَا اُخْرٰی۔ مومن کی مثال ایک نرم پودے کی سی ہے (جو تر و تازہ ہو) کبھی اس کو ہوا ٹیڑھا کر دیتی ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے اور کافر سوکھے سخت درخت کی طرح ہے مڑتا ہی نہیں۔ جب

مڑا تو بس گیا گزرا اور جڑ سے ہی اکھڑ گیا۔)

اِنَّهٗ صُرِعَ عَنْ دَابَّةٍ فَجُحِشَ شِقُّهٗ۔ آں حضرتؐ سواری پر سے گرے، آپؐ کی (داہنی کروٹ چھل گئی) وہاں کی کھال ادھڑ گئی (اس کے علاوہ کچھ ضرب نہیں آئی، اللہ نے محفوظ رکھا)۔

اَرْدَفَ صَفِيَّةَ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا۔ (آں حضرتؐ جب غزوہ خیبر سے لوٹے تو) آپؐ نے ام المومنین حضرت صفیہؓ کو (اونٹ پر) اپنے ساتھ بٹھا لیا اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور دونوں اس پر سے گرا پڑے۔

فَرَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ۔ میں نے ان شیطان کافروں کو (جنہوں نے عین نماز میں آپؐ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی تھی اور خوب قہقہے لگائے تھے) بدر کے اندھے کنویں میں پڑے دیکھا (یہ سات کافر تھے، ان میں سے پانچ جنگ بدر میں داخل جہنم ہوئے، ان کی نعشیں کتوں کی طرح ایک اندھے کنویں میں ڈال دی گئیں اور دو یعنی عمارہ اور عقبہ بھی بری طرح مرے۔ عمارہ حبش کو بھاگا، وہاں کے بادشاہ کی عورت پر نظر ڈالی اس نے ایک جادوگر سے عمل کرا کر اس کو دیوانہ بنا دیا۔ جانوروں کی طرح وحشی بن کر جیا۔ آخر حضرت عمرؓ کی خلافت میں وہیں مر گیا اور عقبہ کو آپؐ نے بدر سے لوٹ کر قتل کرایا جو قید کر لیا گیا تھا)۔

مَصْرَعُ فُلَانٍ۔ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے۔ (یعنی مر کر گرنے کی)۔

سَاَلْتُهٗ عَمَّا صَرَعَ الْمِعْرَاضُ مِنَ الصَّيْدِ۔ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ بے پر کے تیر سے اگر شکار مارا جائے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

فَقَمَصَتِ الْمَرْكُوْبَةُ فَصَرَعَتِ الرَّاكِبَةَ۔ (سواری جس پر تیسری سوار تھی) اس نے دونوں پاؤں اٹھائے اور جو اس پر سوار تھی اس کو گرا دیا (ہوا یہ تھا کہ تین لڑکیاں ایک پر ایک سوار ہوئیں، نیچے والی نے بیچ والی کے چٹکی لی، وہ الف ہو گئی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی، حضرت علیؓ نے ایک تہائی دیت کی ان دونوں لڑکیاں سے دلائی اور ایک تہائی ساقط کر دی اس لیے کہ مرنے والی نے خود اپنی خوشی سے یہ کھیل کھیلا تھا)۔

وَصَرِيْعٌ يَتَلَوّٰى۔ ایک شخص زمین پر گرا ہوا (یعنی زخمی ہو کر) دہرا ہو رہا تھا، اس کو تشنج ہو رہا تھا)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُقْمٍ مُّصْرِعٍ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بیماری سے جو زمین پر گرا دے (یا جو مرگی میں مبتلا کر دے)۔

مِصْرَاعُ الْبَابِ۔ دروازے کا ایک پٹ۔

اَوَّلُ مَنْ عَلَّقَ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ مِصْرَاعَيْنِ مُعَاوِيَةُ۔ جس نے پہلے کعبہ کے دروازے کے دو پٹ گئے وہ معاویہ تھے (ان سے پہلے یہ دروازہ ایک ہی پٹ کا تھا)

مِصْرَعٌ اور مِصْرَاعٌ شعر کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں (اور بیت دونوں مصرعوں کو ملا کر)۔

مَصَارِعُ الشُّهَدَاءِ۔ جہاں پر شہداء گریں (مرکر)

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مَصَارِعَ الْهَوَانِ احسان کرنا ذلت میں گرنے سے بچاتا ہے۔

صَرْفٌ۔ پھیر دینا، اوندھا دینا، ہٹا دینا، خالص رکھنا، آمیزش نہ کرنا، رخصت کرنا۔

تَصْرِيْفٌ۔ پھیر دینا، گردان کرنا۔

صَرِيْفٌ۔ اس آواز کو کہتے ہیں جو دروازے کو بند کرتے یا کھولتے وقت نکلتی ہے۔

اِصْرَافٌ۔ پھیر دینا۔

اِصْطِرَافٌ۔ خریدنا۔

اِسْتِصْرَافٌ۔ پھیر دینے کا سوال۔

صَرَّافٌ۔ پرکھنے والا (مشہور مستعمل لفظ ہے، صراف سونے چاندی اور زیورات کا بیوپاری)۔

اِنْصِرَافٌ۔ لوٹ جانا۔

صَرْفٌ۔ اس بیع کو کہتے ہیں جس میں دونوں طرف نقد ہوں۔ جیسے روپیوں کے بدلے اشرفیاں لی جائیں۔

صِرْفٌ۔ خالص۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ اللہ اس کی طرف سے نہ توبہ قبول کرے گا نہ فدیہ یا نہ نفل اس کا قبول ہوگا نہ فرض۔

اِذَا صُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ جب جائداد کی تقسیم

ہو جائے اور ہر ایک کے رستے جدا جدا کر دیے جائیں تو اب شفعہ کا حق نہ رہے گا (اس لیے کہ شفعہ کا حق جائداد کے شریک کو ہوتا ہے جب جائداد تقسیم ہوگئی اور راستے متعین ہو گئے تو اب شرکت نہ رہی اس لیے شفعہ کا بھی حق نہ ہوگا- اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے' ان کی دلیل دوسری حدیث ہے اور قیاس اسی کو مقتضی ہے جو حنفیہ کا مذہب ہے)-

مَنْ طَلَبَ صَرْفَ الْحَدِيْثِ يَبْتَغِيْ بِهِ اِقْبَالَ وُجُوْهِ النَّاسِ اِلَيْهِ- جو شخص (ضرورت سے زیادہ) باتیں بنانا چاہے (خوشامد' چاپلوسی اور مبالغہ یا اپنی فصاحت و بلاغت ظاہر کرنے کے لیے) اس لیے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں- (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ لَا يُحْسِنُ صَرْفَ الْكَلَامِ- فلاں شخص کام کا پرکھنا نہیں جانتا (اچھے اور برے میں تمیز نہیں)-

فَاسْتَيْقَظَ مُحْمَارًا وَجْهُهٗ كَاَنَّهُ الصِّرْفُ- (حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپؐ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے) پھر آپ جاگے' آپؐ کا چہرہ مبارک "صرف" کی طرح سرخ تھا-

صِرْفٌ- ایک درخت ہے سرخ رنگ کا جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں-

تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَاَنَّهُ الصِّرْفُ- ان کا چہرہ متغیر ہوگیا (چہرہ کا رنگ بدل گیا) گویا وہ صرف ہے (صرف کے معنی سطور بالا میں بیان ہو چکے)-

صِرْفٌ- اس کے معنی کی مناسبت سے خالص شراب یا خون کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ملا ہو-

لَتَعْرُكَنَّكُمْ عَرْكَ الْاَدِيْمِ الصِّرْفِ- وہ تم کو ایسا مل دے گی رگڑے گی جیسے سرخ نری ملی جاتی ہے رگڑی جاتی ہے-

اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطًا مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَصْرِفَانِ وَ يُوْعِدَانِ فَوَ ضَعَا جُرُنَهُمَا آں حضرتؐ مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے' دیکھا تو وہاں دو اونٹ دانتوں سے آواز نکال رہے ہیں (نر اونٹ ایسا مستی کے وقت کرتا ہے اور مادہ نکان کے وقت) اور حملہ کرنے کے لیے بڑ بڑ کر رہے ہیں آپ ان کے نزدیک گئے تو دونوں نے زمین پر گردن رکھ دی (بس آپؐ کے نزدیک پہنچتے ہی ساری مستی اور شرارت بھول گئے- عاجز ہو کر گردن جھکا دی)-

لَا يَرُوْعُهٗ مِنْهَا اِلَّا صَرِيْفُ اَنْيَابِ الْحِدْثَانِ- اس کو کوئی چیز نہیں ڈراتی' مگر زمانہ کے حادثوں کے دانتوں کی آواز-

اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَ قْلَامِ- میں قلم چلنے کی آواز سن رہا تھا (جو فرشتے لوح محفوظ سے اللہ کے حکم کی نقل کر رہے تھے) (بعض نے اس حدیث میں قلم کی تاویل کی ہے حالانکہ تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْقَلَمِ حِيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ التَّوْرَاةَ- جب اللہ تعالی نے حضرت موسیٰؑ کے لیے تورات شریف (اپنے ہاتھ سے لکھی تو موسیٰؑ اللہ تعالی کا قلم چلنے کی آواز سن رہے تھے (یہ حدیث بھی اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے تاویل کی ضرورت نہیں- ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالی نے خاص اپنے دست مبارک سے تیار فرمائیں- ایک تو آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا دوسرے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی تیسرے جنت العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے- اللہ تعالیٰ جہمیوں کو تباہ کرے جو ہمارے پروردگار کے ہاتھوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں ہاتھوں میں برابر کا زور ہے)-

وَ يَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلِهِمَا وَصَرِيْفِهِمَا- وہ دونوں ان کے دودھ اور تازہ دوہے ہوئے دودھ میں رات گزارتے تھے-

صَرِيْفٌ- اس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی تازہ تھن سے دوہا گیا ہو-

لٰكِنَّ غِذَاهَا اللَّبَنُ الْخَرِيْفُ الْمَخْضُ وَالْقَارِصُ وَالصَّرِيْفُ- اس کی غذا فصل خریف کا دودھ ہے اس فصل کا دودھ چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانور برسات کا چارہ کھا کر خوب موٹے تازے ہوتے ہیں) وہ دودھ جس پر سے مکھن نکال لیا جاتا ہے- اور دہی اور تازہ دوہا ہوا دودھ-

اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِيْئَةً اَوْ صَرِيْفًا- میں بیس

آدمیوں کو سیر کرنے والا پیالہ دودھ کا اکیلا پی جاتا ہوں خواہ میٹھا ہو یا تازہ دوہا ہوا ہو (یہ عمرو ابن سعدی کرب نے کہا جو بڑے پیٹ والے اور بہت کھانے والے تھے)۔

أَتُسَمُّوْنَ هٰذَا الصَّرَفَانَ - کیا تم اس کھجور کو صرفان کہتے ہیں؟

صَرَفَانَ - ایک قسم کی عمدہ اور وزنی کھجور ہے۔

يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ - (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ لگائے) یوں سمجھے کہ نماز سے فارغ ہو کر داہنی ہی طرف جانا ضروری ہے۔ حالانکہ داہنی طرف جانا صرف مستحب اور مندوب ہے مگر واجب نہیں ہے جو کوئی مستحب کام کو واجب اور لازی قرار دے گویا وہ شیطان کا پیرو ہوا۔ آں حضرتؐ نماز پڑھ کر اکثر داہنی طرف جاتے اور کبھی بائیں طرف بھی جاتے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مستحب یا مسنون کام کا ہمیشہ کرنا منع ہے یا ہمیشہ کرنے والے کو اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو واجب گردان لے اور جو کوئی نہ کرے اس پر طعنہ اور ملامت کرے یہ شیطانی حرکت ہے ہمارے زمانہ میں مستحب تو مستحب ہے ہی مگر جس کام کی شریعت میں کوئی اصل نہیں اس کو بھی احمق اور کم علم لوگ واجب اور ضروری سمجھنے لگے ہیں اور اس کے نہ کرنے والے کو مطعون کرتے ہیں۔ جیسے اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ کے وقت انگلیاں چومنا' تیجہ' دسواں' چہلم کرنا' مجلس میلاد کرنا' فاتحہ' عرس' صندل' چراغاں وغیرہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اگر یہ لوگ پورا علم حاصل کریں تو ان شیطانی حرکات سے ان کو نجات ملے گی' ورنہ نیم ملا خطرہ جان ہے جیسے نیم طبیب خطرہ جان۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب سنت پر اصرار کرنا شیطانی کام ہوا تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی کام ہوا تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی کام ہوگا)۔

وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ - میرا دل اس کی طرف سے پھیر دے (یہ واصرفہ عنی کے بعد فرمایا اس لیے کہ آدمی کبھی گناہ سے باز رہتا ہے لیکن اس کا دل اس کی طرف مائل رہتا ہے' تو فرمایا کہ میرا دل بھی گناہ کے ارتکاب سے پھیر دے یعنی برے کاموں سے نفرت ہو جائے)۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ صَرْفٌ - جس کے پاس نقد روپے ہوں (وہ ان کو اشرفیوں سے بدلنا چاہے)۔

عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ - روحا کے آخری مقام پر (روحاء ایک مقام کا نام ہے)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّرْفِ مُتَفَاضِلًا فَقَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ - میں نے ان سے پوچھا اگر چاندی کو چاندی کے بدلہ یا سونے کو سونے کے بدلہ کم وبیش فروخت کیا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ دونوں طرف سے نقدا نقد ہو۔ سود تو جب ہوگا جب ادھار کا معاملہ ہو (یہ قول صرف بعض علماء کا ہے اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ چاندی چاندی کے بدلہ یا سونا سونے کے بدلہ کم وبیش بیچنا درست نہیں اگر یہ نقدا نقد ہو۔ جیسے کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو تب کمی بیشی درست ہے' لیکن ادھار درست نہیں)۔

فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهٗ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا - اپنی نگاہ داہنی اور بائیں طرف پھرانے لگے۔

غلط کہا جو صرافی کے پیشہ کو نا جائز بتلایا۔ برابر دے اور برابر لے۔ (اور جب نماز کا وقت آجائے تو جو تیرے ہاتھ میں ہو اس کو چھوڑ کر نماز کے لیے جا۔ ہمارے مطلب پر دلالت کرتی ہے)۔

صَرْفُ الدَّهْرِ - زمانہ کی گردش (صَرْفٌ کی جمع صُرُوْفٌ ہے)۔

صَرْفُ الْحَدِيْثِ - مبالغہ کے ساتھ کلام کو آراستہ کرنا۔

صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ الْاَذٰى - اللہ نے تیری تکلیف ٹال دی تجھ کو تندرست کر دیا' پاک کر دیا' تیری نجاست دور کر دی)۔

لَمْ يَزَلِ الْاِمَامُ مَصْرُوْفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوْءِ - امام سے ہمیشہ برائی کی تہمتیں دور کی جاتی ہیں (اللہ تعالیٰ اس کو بری باتوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔

اَللّٰهُ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ - اللہ تعالیٰ (عرش پر رہ کر) دینا میں قلم چلنے کی آواز سنتا ہے۔

اَلرَّجُلُ يَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ يَنْصَرِفُ وَ يَتَوَضَّأُ -

اگر کوئی شخص سجدے میں سو جائے تو وہ لوٹے اور وضو کرے (اکثر علماء کے نزدیک سجدے یا رکوع میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

صَرَفْتُ الْمَالَ - میں نے روپیہ خرچ کیا۔

صَرَفْتُ الرِّجْلَ فِیْ اَمْرِیْ - میں نے اپنے مقصد کے لیے دوڑ دھوپ کی۔

صُرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْكَعْبَةِ - آنحضرتؐ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا (پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے)۔

وَاَصْرِفْ قَلْبِیْ اِلٰی طَاعَتِكَ وَ خَشْيَتِكَ - میرا دل اپنی اطاعت اور خوف کی طرف پھیر دے (میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور تیری عبادت شوق اور رغبت کے ساتھ کرتا رہوں)۔

يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ - اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل (ایمان پر جمائے رکھ۔

صَرَفْتُ الْاَجِيْرَ - میں نے مزدور کو رخصت کر دیا۔ (اس کو چھوڑ دیا)۔

كَلْبَةٌ صَارِفٌ - کتیا نر کی خواہش رکھنے والی۔

اَلصَّرَفَانُ سَيِّدُ تُمُوْرِكُمْ - صرفان تمہاری سب کھجوروں کی سردار ہے (سب قسم کی کھجوروں سے عمدہ اور زیادہ مزے دار ہے)۔

صَرِقٌ - پتلی، باریک، رقیق۔

صَرِيْقَةٌ - چپاتی۔

كَانَ يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَی الْمُصَلّٰی مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْقَةِ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ سُنَّةٌ - عبداللہ ابن عباسؓ عید الفطر کے دن عید گاہ کو جانے سے پہلے چپاتی کا ایک ٹکڑا کھا لیتے اور کہتے یہ (یعنی عید الفطر کی نماز سے پہلے) کچھ کھا لینا سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ عید الفطر کی نماز سے پہلے طاق کھجوریں کھا لیتے)۔

صَرِيْقَةٌ کی جمع صُرُقٌ اور صَرَائِقُ آئی ہے۔ (خطابی نے عطاء سے یوں روایت کیا کہ:

لَا اَغْدُوْ حَتّٰی اٰكُلَ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْقَةِ فائے

موعدہ سے حالانکہ صحیح صریقۃ قاف سے ہے)۔

صَوْمٌ - کاٹنا، چھوڑ دینا، ترک کلام وسلام کرنا۔

صُرُمٌ - (اسم مصدر ہے)۔

صَرَمَ الْحَبْلُ - رسی ٹوٹ گئی۔

صَرَمَ شَهْرًا عِنْدَنَا - ایک مہینہ ہمارے پاس رہا۔

سَيْفٌ صَارِمٌ - کاٹنے والی تلوار۔

مُصَارَمَةٌ - کاٹنا۔

اَصْرَمَ النَّخْلُ - کھجور کاٹنے کا وقت آن پہنچا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ - کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔)

تَصْرِيْمٌ - خوب کاٹنا۔

تَصَرُّمٌ - مصبوط رہنا، لڑائی تھم جانا۔

وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِيْنَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا - آنحضرتؐ صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے جب ہم میں سے کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا (اس قدر روشنی ہوتے ہی آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ تو معلوم ہوا کہ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے کیونکہ آپ نماز فجر میں بہت لمبی قرات کیا کرتے۔ اس حدیث سے حنفیہ کا یہ قول باطل ہوتا ہے کہ صبح کی نماز روشنی میں شروع کرنا افضل ہے۔ اور یہ دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ فجر سے فارغ ہوتے اور عورتیں اپنے گھروں کو لوٹتیں تو تاریکی کی وجہ سے ان کی شناخت نہ ہوتی، تو یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ وہ عورتیں دور ہونے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتیں، جب تھوڑی سی روشنی ہو تو پاس والا آدمی پہچان لیا جاتا ہے لیکن دور والے کی شناخت نہیں ہوتی)۔

ثُمَّ انْصَرَفَ - پھر وہ لوٹ گئے (یعنی منبر کی طرف سے یہ نہیں کہ ترک سنت کی وجہ سے انہوں نے نماز اس کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دی)۔

فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ انْصَرَفَ - جب یہ حال دیکھا، تو جلدی سے ہی نماز سے فارغ ہو گئے (معلوم ہوا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو نماز کو مختصر کر دینا درست ہے)۔

فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰی اصْطَرَفَ مِنِّیْ - ہم نے آپس میں

مول تول کیا (یعنی چکایا یا اپنے مال کی تعریف کی یہاں تک کہ اس نے روپے مجھ سے خریدے (بیع صرف ہوگئی)۔

صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ - ان کے منہ پھر گئے (یعنی شکست ہوگئی پیٹھ موڑ کر بھاگے)۔

لَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ - نماز میں مجھ سے آگے (یعنی مجھ سے پہلے) نہ رکوع کیا کرو نہ سجدہ نہ مجھ سے پہلے نماز سے فارغ ہو (یعنی سلام پھیر دیا مسجد سے نکلو کیونکہ مقتدی کو نماز کے ہر رکن میں امام کی متابعت کرنی چاہئے اور ہر رکن کو امام کے بعد ادا کرنا چاہئے)

نَهَاهُمْ اَنْ یَنْصَرِفُوْا قَبْلَ اِنْصِرَافِهٖ - آں حضرتؐ نے صحابہؓ کو اس سے منع کیا کہ (نماز پڑھ کر) آپ کے لوٹنے سے پہلے لوٹ جائیں (کیونکہ آپ کے ساتھ عورت اور مرد سب نماز میں شریک رہتے تھے' آپؐ سلام کے بعد تھوڑی دیر توقف فرماتے' تاکہ عورتیں اپنے گھروں کو چلی جائیں' اس کے بعد مرد نکلیں)۔

فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ - جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا' فرمایا یوں مت کہو اللہ کو سلام (صحابہ شروع میں اسی طرح کہنے لگے تھے آپؐ نے اس سے منع فرمایا - کیونکہ سلام خود اللہ تعالیٰ کا نام ہے)

لَوْ تَفَرَّتَتْ کَبِدُهٗ عَطْشًا لَمْ یَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَیْرَفِیٍّ - اگر اس کا کلیجہ پیاس سے پھٹ رہا ہو جب بھی صراف کے گھر کا پانی نہ پیئے (کیونکہ صراف اکثر سود خوار ہوتے ہیں' اور ان کا مال حرام کا مال ہوتا ہے)۔

صَیَارِفَةٌ - صیر فی کی جمع ہے بہ معنی صراف جو پیسوں کا بیوپار کرتا ہو۔

اَمَا عَلِمْتُ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَهْفِ کَانُوْا صَیَارِفَةً کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اصحاب کہف کلام کے پرکھنے والے تھے (تو انہوں نے سچی بات یعنی توحید کو مان لیا اور جھوٹی بات یعنی شرک سے انکار کیا - یہاں صیارفتہ سے یہی مراد ہے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے)۔

میں کہتا ہوں کہ ظاہر مطیب یہی ہے کہ وہ صراف تھے اور روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے - اور صرف کے پیشہ میں کوئی قباحت نہیں اگر برابر دے اور برابر لے - سود نہ کھائے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو مکروہ پیشوں کے باب میں ذکر کیا ہے - اور یہ عبارت کہ:

کَذَبَ الْحَسَنُ خُذْ سَوَاءً وَّاَعْطِ سَوَاءً - حسن نے

تَصَارُمٌ - ایک دوسرے سے ملاقات ترک کر دینا -

صَارِمٌ - شیر کو بھی کہتے ہیں -

صَرَامٌ - جنگ -

فَتَجْدَ عُهَا وَتَقُوْلُ هٰذِهٖ صُرُمٌ - تو خود جانوروں کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ کن کٹے ہیں -

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ - کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرے (بلکہ اگر کچھ رنجش یا شکایت ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے اور کشیدگی ختم کر دے یہ طرز عمل جب اختیار کرنا چاہیے کہ جب دنیوی وجوہ سے رنج ہو اور اگر دین کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ وجہ باقی ہے ترک ملاقات جائز ہے)۔

اَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ - دو بھائی ایک دوسرے سے خفا (ایک دوسرے سے قطع کرنے والے)۔

اِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ - دنیا اب ختم ہونے والی ہے (اس کا آخری وقت قریب آ گیا ہے)۔

لَا تَجُوْزُ الْمُصَرَّمَةُ الْاَطْبَاءِ - زکوۃ میں وہ بکری درست نہیں' جس کے تھن کاٹ ڈالے ہوں - یا داغ دے کر اس کا دودھ بند کر دیا گیا ہو (تھن میں بیماری کی وجہ سے آگ کے ذریعہ داغ دے دیا ہو کیونکہ اس کے بعد دودھ بالکل نہیں نکلتا)۔

لَمَّا کَانَ حِیْنَ یُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ ﷺ ابْنَ رَوَاحَةَ اِلٰی خَیْبَرَ - جب کھجور کے کٹنے کا وقت آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ کو خیبر بھیجتے (وہ یہودیوں سے آدھا مال وصول کرتے' جیسا کہ انہوں نے عہد کیا تھا مشہور

روایت یہی ہے)۔

يُصْرَمُ بہ فتحہ را' اور ایک روایت میں يصرم ہے بہ کسرہ را یہ اَصْرَمَ النَّخْلُ سے ہے یعنی کھجور کاٹنے کا وقت آ پہنچا۔

صِرَامٌ۔ خود کھجور کے درخت کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹا جاتا ہے۔

لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَ صِرَامِهِمْ۔ ہمارا حصہ ان کے جانوروں اور ان کے پھلوں میں ہے۔

اِنَّهٗ غَيَّرَ اِسْمَ اَصْرَمَ فَجَعَلَهٗ زُرْعَةَ۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا' آپ نے یہ نام بدل کر زرعہ رکھ دیا۔ (اس لیے کہ اصرام کے معنی کاٹنے والا' شاید آپ نے مکروہ سمجھا ہو۔ اور زرعہ زراعت سے ماخوذ ہے جو برکت کی چیز ہے)

اِنْ تُوُفِّيْتُ وَفِيْ يَدِيْ صِرْمَةُ ابْنِ الْاَكْوَعِ فَسُنَّتُهَا سُنَّةُ ثَمْغٍ۔ اگر میں اس زخم سے مر گیا تو ابن اکوع کا کھجور کا باغ (یا اونٹوں کا گلہ) جو میرے ملک میں ہے اس کا حال وہی ہوگا جو ثمغ کا ہے (ثمغ کو حضرت عمرؓ نے وقف کر دیا تھا تو فرمایا کہ یہ ابن اکوع کا بھی چھوٹا سا باغ میرے مرنے کے بعد وقف ہے)۔

وَ كَانَ يُغِيْرُ عَلَى الصِّرْمِ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ ان لوگوں کو جو اپنے اونٹ پانی پلانے کے لیے اتارتے ہیں صبح کی تاریکی میں لوٹتا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهُمْ وَلَا يُغِيْرُوْنَ عَلَى الصِّرْمِ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِ۔ جس عورت نے آں حضرت کو پانی دیا تھا (حضرت علی اس کو پکڑ کر لائے تھے صحابہؓ کیا کرتے اس عورت کے گرداگرد گاؤں کو لوٹتے اور جس ٹکڑے میں وہ عورت تھی' اس کو چھوڑ دیتے)۔

فَقَرَّ بِنَاصِرُ مَتْنًا۔ ہم نے اپنے جانوروں کا گلہ نزدیک کیا۔

فِي التَّيْعَةِ وَالصُّرَيْمَةِ شَاتَانِ اِنِ اجْتَمَعَتَا وَاِنْ تَفَرَّقَتَا فَشَاةٌ شَاةٌ۔ بکریاں کے گلے اور منڈے میں جب ایک جگہ ہوں ایک سو بیس سے زیادہ تو دو بکریاں زکوۃ کی دینا ہوں گی اور جو اتنی ہی بکریاں دو جگہ ہوں تو ہر ایک گلے والے سے ایک ایک بکری لی جائے گی (مثلاً ساٹھ ساٹھ بکریاں کے دو گلے ہوں تو ہر گلہ میں سے ایک بکری لی جائے گی ایک سو بکریوں تک' اگر ایک سو بیس بکریاں ایک ہی جگہ ہوں یعنی ایک ہی شخص کی ہوں تب ایک ہی بکری زکوۃ کی دینا ہوگی)۔

اَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ۔ جس کے تھوڑے اونٹ ہوں یا تھوڑی بکریاں (بے چارہ غریب ہو تو اس کو سرکاری رمنہ (چراگاہ ہیں) آنے دے (اپنے جانور وہاں چرانے دے۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام سے فرمایا)۔

فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ قَدْ مَضَتْ اَرْبَعٌ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَّهِيَ الصَّيْرَمُ۔ اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے ان میں سے چار تو گزر گئے اور ایک رہ گیا ہے وہ تو بالکل تباہ کرنے والا ہے۔

اَلدُّنْيَا تَصَرَّمَتْ وَاٰذَنَتْ بِانْقِطَاعٍ۔ دنیا ختم ہو گئی اور اس نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی۔

تَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضَانَ۔ رمضان کا مہینہ آخر ہوا۔

صَرْمَةٌ۔ کھجور کے درختوں کا ایک جھنڈ جو تیس درخت تک ہوں۔

صَرْيٌ۔ کاٹنا' دفع کرنا' روکنا' حفاظت کرنا' آگے ہو جانا' پیچھے ہو جانا' موڑ دینا' ہلاکت سے بچانا' قضیہ چکانا' اوپر ہونا' نیچے ہونا' مزہ بدل جانا۔

تَصْرِيَةٌ۔ جانور کا دودھ نہ نچوڑنا بلکہ تھن میں رہنے دینا۔

اِصْرَاءٌ۔ دودھ روکا ہوا جانور بیچنا۔

مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيْ عَبْدِيْ۔ کس چیز نے مجھ کو تجھ سے کاٹ دیا (یعنی تو مجھ سے سوال کرتا کیوں نہیں)۔

ایک روایت میں:

مَا يَصْرِيْكَ مِنِّيْ آیا ہے' معنی وہی ہیں۔

مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ جو شخص ایسا جانور خریدے (بکری' گائے' بھینس' یا اونٹنی جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو (تا کہ خریدار دھوکہ میں آ جائے اور اس کو دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت کو خرید لے) تو اس کو دو باتوں میں جو بھلی لگے اس کا اختیار ہوگا (خواہ وہ ادا شدہ قیمت کے عوض جانور کو

(اپنے پاس رہنے دے خواہ بائع کو واپس کر دے اور جو دودھ وہ جانور سے حاصل کر چکا ہے اس کے بدل کھجور کا ایک صاع دیں دے- خواہ دودھ اس سے زیادہ قیمت کا ہو یا کم کا- ایسے معاملہ میں آں حضرت کا حکم یہی ہے جو ہمیں خوش دلی کے ساتھ ماننا چاہیے)-

لَا تَصُرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ- اونٹ اور بکری کا دودھ نہ روکو (ان کے تھنوں میں جمع نہ کیا کرو- یعنی خریدار کو دھوکا دینے کے لیے)-

اِمْرَأَتِيْ صَرِيَ لَبَنُهَا فِيْ ثَدْيِهَا فَدَعَتْ جَارِيَةً لَّهَا فَمَصَّتْهُ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ- ایک شخص نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا کہ میری بیوی کا دودھ اس کی چھاتی میں رک گیا تھا' اس نے ایک لڑکی کو بلایا جس نے اس کی چھاتی چوس لی (دودھ پی لیا) ابوموسیٰؓ نے جواب دیا کہ اب وہ چھوکری تجھ پر حرام ہوگئی (اس لیے کہ وہ رضاعت کے رشتہ سے تیری بیٹی ہو گئی- یہ ان لوگوں کے مسلک سے بھی متعلق ہے جن کا کہنا ہے کہ بڑے آدمی کو بھی دودھ پلا دینے سے حرمت ہو جاتی ہے- اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ دو برس کے بعد دودھ پینے سے حرمت نہیں ہوتی' لیکن رفع حجاب کے لیے یہ درست ہے کہ عورت کسی بڑے آدمی کو اپنا دودھ پلا دے تا کہ اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے- نیز اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورت کا دودھ حرام نہیں ہے اور بڑے آدمی کو بھی اس کا پینا جائز ہے- خصوصا بہ طور دوا اور علاج کے اور بھی انسب ہے)-

اِنَّهٗ مَسَحَ بِيَدِهِ النَّصْلَ الَّذِيْ بَقِيَ فِيْ لَبَّةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَتَفَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَصْرِ- آنحضرتؐ نے تیر کی اس انی پر جو رافع بن خدیج کے گلے میں اٹک کر رہ گئی تھی ہاتھ پھیرا اور تھوک دیا تو اس میں پیپ نہیں پڑی (وہ زخم پکا نہیں مندمل ہو گیا یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)-

عَلِمْتُ اَنَّهَا اَمْرُاللّٰهِ صِرًّى- میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ کا قطعی حکم ہے (جس میں اب کوئی تغیر تبدیل نہیں ہو سکتا)

(بعضوں نے صِرِّيٌّ روایت کیا ہے' معنی وہی ہیں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ صِرِّيُّ الْعَزْمِ- اس کا ارادہ قطعی ہے (جس کام کا قصد کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے)-

عَلِمَ رَبِّيْ اَنَّهَا مِنِّيْ صِرًّى- (ایک شخص کی اونٹنی کھو گئی' اس نے پروردگار سے عرض کیا کہ تیری قسم اگر تو نے میری اونٹنی مجھ کو نہ دلوائی' تو میں پھر کبھی تیری بندگی نہ کروں گا اس کے بعد اونٹنی مل گئی' اس کی نکیل ایک درخت کی شاخ سے اٹک گئی تھی' یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میرے مالک اور میری پرورش کرنے والے آقا نے سمجھ لیا کہ میری یہ قسم قطعی ہے (یعنی میں ضرور قسم کے مطابق کروں گا)-

وَاِنَّمَا نَزَلْنَا الصَّرَيَيْنِ- ہم دو پانی پر اترے (یمامہ اور سمامہ پر یہ تثنیہ ہے صِرًّى کا بمعنی مجتمع پانی)-

(ایک روایت میں صیرین ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)

فَاَمَرَ بِصَوَارٍ فَنُصِبَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ- انہوں نے (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ نے) مستولوں کے لیے حکم دیا وہ کعبہ کے گرد کھڑی کی گئیں (مستول وہ لکڑی جو کشتی کے بیچ میں سیدھی کھڑی کی جاتی ہے)-

صَوَارٍ- جمع ہے صاری کی-

وَاَيْدِيْهِ كَالصَّوَارِيْ اس کے ہاتھ جہاز کے مستویوں کے برابر تھے-

صَرَايَةٌ- اندرایں (اس کے اندر)-

صِرَاءٌ- یہ جمع ہے صرایۃ کی-

باب الصاد مع الطاء

مِصْطَبَّةٌ- ایک جگہ ہوتی ہے مثل دوکان کے اس پر بیٹھتے ہیں)-

حَتّٰى اَخَذَ بِلِحْيَتِيْ فَاَقَمْتُ فِيْ مِصْطَبَّةِ الْبَصْرَةِ- اس نے میری ڈاڑھی پکڑی' بصرہ کی ایک دوکان میں ٹھہر گیا (ایک چبوترے پر جو دوکان یا مکان کے برابر ہوتا ہے)-

مِصْطَحٌ- جنگل جس میں سبزہ وغیرہ نہ ہو اور غلہ کو کھلیان کرنے کے لیے جو جگہ برابر کرتے ہیں-

صَطْرٌ یا صَطَرٌ بمعنی سطر ہے-

مُصْطَارٌ- تازہ شراب جو جلد نشہ کرے-

مُصَیْطِرٌ - غالب، مسلط۔

مِصْطَعٌ - فصیح اور بلیغ۔

اِصْطَفْلِیْنَةٌ - گاجر۔

لَاَنْزِعَنَّکَ مِنَ الْمُلْکِ نَزْعَ الْاِ صْطَفْلِیْنَةِ (معاویہؓ نے روم کے بادشاہ کو لکھا) میں تجھ کو بادشاہت سے اس طرح اکھیڑ ڈالوں گا جیسے گاجر (کو زمین سے) اکھیڑ لیتے ہیں۔

اِنَّ الْوَالِیَ لَتَنْحَتُ اَقَارِبُهٗ اَمَا نَتَهٗ کَمَا تَنْحَتُ الْقَدُوْمُ الْاِ صْطَفْلِیْنَةَ - حاکم کے عزیز و اقرباء اس کی امانت داری کو اس طرح تراش ڈالتے ہیں، جیسے بسولا گاجر کو تراش ڈالتا ہے (یعنی وہ اپنے عزیز و اقرباء کی رعایت کر کے دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے، اس سے اس کی امانت داری میں خلل واقع ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اپنے قرابت داروں اور تعلق والوں کی قطعاً رعایت نہیں کی، بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس معاملہ میں ان کے عادلانہ طرز عمل کی وجہ سے کسی خویش و درویش کو یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا کہ وہ کسی طرح کی بھی رعایت کرا سکتا ہے عدل فاروقی ضرب المثل ہے)۔

اُصْطُمَّةٌ - بیچا بیچ، عین وسط، ہر چیز کا بڑا مقام۔

هُوَ فِیْ اُصْطُمَّةِ قَوْمِهٖ یا اُسْطُمَّةِ قَوْمِهٖ - وہ اپنی قوم کے عین وسط میں ہے (یعنی صدر مقام میں)۔

باب الصاد مع العین

صَعْبٌ - سخت

صُعُوْبَةٌ - سختی۔

تَصْعِیْبٌ - سخت کرنا۔

مُصَاعَبَةٌ - سختی کرنا (اس کی ضد مُسَاهَلَةٌ ہے، اور مُسَامَحَةٌ یعنی نرمی کرنا)۔

اِصْعَابٌ - دشوار ہونا، کسی کام کو سخت پانا۔

تَصَعُّبٌ - سخت ہونا (جیسے اِسْتِصْعَابٌ ہے)۔

مَنْ کَانَ مُصْعِبًا فَلْیَرْجِعْ - جس کا اونٹ خندہ ہو (شریر ہو) وہ لوٹ جائے۔

کُنْتُ عَلٰی بَکْرٍ صَعْبٍ - میں ایک جوان نر اونٹ پر جو شریر اور سرکش تھا سوار تھا۔

فَلَمَّا رَکِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُوْلَ - جب لوگوں نے دشوار اور نرم سب پر چڑھنا شروع کیا (یعنی اچھے برے کی ان کو پرواہ نہ رہی ہر طرح کے کام بے فکری سے کرنے لگے)۔

صَعَابِیْبُ وَ هُمْ اَهْلُ الْاَ نَابِیْبِ - سخت لوگ (یہ جمع ہے صعبوب کی، بہ معنی سخت اور دشوار)۔

وَاَنْذَرْتُکُمْ صِعَابَ الْاُ مُوْرِ - میں نے تم کو سخت اور مشکل کاموں سے ڈرایا (جن سے فتنہ پیدا ہو)۔

اَنْذَرْتُکُمْ صِعَابَ الْمَنْطِقِ - میں نے تم کو دشوار اور مشکل گفتگو سے ڈرایا (جو صاف صاف سمجھ میں نہ آئے، اور لوگ اس کا مطلب سمجھنے میں حیران ہوں۔ علمائے متقدمین کے نزدیک یہ بڑا عیب تھا کہ آدمی عبارت میں اس قدر اختصار کرے کہ اس سے مطلب اخذ کرنا مشکل ہو جائے۔ لیکن متاخرین نے اس کو ہنر سمجھ لیا اور عبارات میں اختصار کرنے لگے۔ جیسے مختصر وقایہ، کنز، کافیہ، شافیہ، سلم، تہذیب، مختصر الاصول، ہدایۃ الحکمت اور مسلم میں یہی طریقہ برتا گیا ہیں یہ کتابیں ہرگز پڑھانے کے لائق نہیں ہیں۔ ان کے بدلہ جامع صغیر اور قدوری مغنی اللبیب، شرح مطالع، شرح حکمۃ العین، اصول شاشی، اور فخر الاسلام بزدوی (اصول البزدوی) پڑھانا چاہئے۔ علم اصول فقہ میں امام شوکانی کی کتاب ارشاد الفحول بہت مفصل کتاب ہے اہل حدیث کے طالب علموں کو توضیح تلویح اور مسلم کی جگہ اس کو پڑھنا بہتر ہے)۔

حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ لَا یَحْتَمِلُهٗ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَّ لَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِ یْمَانِ - ہمارا کلام سخت اور دشوار ہے اس کو کوئی مقرب فرشتہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ پیغمبر جو بھیجا گیا ہو اور نہ وہ مومن جس کے دل کے ایمان کی اللہ تعالیٰ نے آزمائش کر لی ہے (یعنی اللہ کا کلام کوئی اپنے دل میں چھپا نہیں سکتا فرشتہ پیغمبر کو سنا دیتا ہے اور پیغمبر مومنوں کو اور مومن دوسرے مومنوں کو)۔

حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ ذَکْوَانٌ اَمْرَدُ مُقَنَّعٌ - ہماری بات سخت ہے، دشوار ہے، پاکیزہ ہے بدلنے والی نہیں، پوشیدہ ہے۔

اَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ (حضرت علیؓ نے فرمایا کہ) ہمارا کام بہت سخت اور دشوار ہے (اس لیے کہ لوگ ہم سے ناراض ہیں - وہ میری اور میری اولاد کی خلافت مشکل ہی سے منظور کریں گے - اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت علی کی مخالفت میں معاویہ اور اہل شام اٹھ کھڑے ہوئے اور امام حسنؓ کو بھی ایسا مجبور کیا کہ آپ نے معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہونا ہی مناسب سمجھا)-

مَصَاعِب - مشقتیں اور تکلیفیں-

صَعْبٌ - شیر کو بھی کہتے ہیں-

مُصْعَبٌ - عبداللہ بن زبیرؓ کے بھائی تھے' جنھوں نے مختار کو مارا-

صَعْبَرٌ یا صَنْعَبَرٌ - ایک قسم کا درخت ہے-

صَعْتٌ - میانہ قامت-

صَعْتَرٌ - ایک بوٹی ہے-

صَعْتَرَهٗ - اس کو آراستہ کیا-

صَعْتَرِیٌ - شاطر' شجاع' بہادر-

صَعَدٌ یا صُعُوْدٌ - چڑھنا-

تَصْعِيْدٌ - چڑھنا-

اِصْعَادٌ - چلنا' سیر کرنا' توجہ کرنا' اترنا-

تَصَعَّدَ اور اِصَّعَدَ - چڑھنا-

صُعَادِیٌ - طویل' لمبا-

صَعَدٌ - سخت-

صَعْدَاءُ - مشقت اور تکلیف-

اِيَّاكُمْ وَالْقُعُوْدَ فِي الصُّعُدَاتِ یا بِالصُّعُدَاتِ تم مکانات کے سامنے جو راستے ہیں' ان میں بیٹھنے سے پرہیز کرو (دراصل یہ جمع ہے صُعُدٌ کی' اور وہ جمع ہے صَعِيْدٌ کی - جیسے طُرُقَات جمع ہے طُرُقٌ کی' اور وہ جمع ہے طَرِيْقٌ کی - بعضوں نے کہا صُعْدَةٌ کی جمع ہے' جیسے ظُلُمَاتٌ جمع ہے ظُلْمَةٌ کی)-

اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ - اس کے معنی بھی وہی ہیں-

لَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ - تم رستوں اور جنگلوں میں نکل جاتے-

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰى صَعْدَةٍ يَتْبَعُهَا حُذَاقِيٌّ عَلَيْهَا قُوْصَفٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا قَرْقَرُهَا - ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے' جس کی پیٹھ لمبی تھی' اس کے پیچھے اس کا بچہ تھا اس گدھی پر ایک کملی پڑھی تھی' جس نے اس کے سارے جسم کو پشت کے سوا ڈھانپ لیا تھا-

يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ - باگوں سے زور کر رہی تھیں جب وہ چڑھ رہی تھیں' تمہاری طرف آ رہی تھیں - (ایک روایت میں الا سنة ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی آ رہی تھیں) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

صَعَدَ اِلٰى فَوْقَ صُعُوْدًا - اوپر چڑھ گیا-

اور:

اَصْعَدَ فِي الْاَرْضِ - چلا گیا' روانہ ہوا-

لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ اور (مزید) کچھ زیادہ (یعنی سورت) نہ پڑھے' اس کی نماز نہیں ہوئی-

فَهُوَ يَنْمِیْ صُعُدًا - وہ بڑھتا اور چڑھتا چلا جاتا ہے-

فَصَعَّدَ لِيَ النَّظَرَ وَصَوَّبَهٗ - مجھ کو اوپر سے نیچے تک دیکھا-

اَلسَّاطِعُ الْمُصَعِّدُ - وہ صبح جو طویل اور چڑھنے والی ہو (یعنی صبح کاذب)-

كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صُعُدٍ - جیسے چڑھائی پر چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے) (مشہور روایت فِی صَبَبٍ ہے' یعنی جیسے نشیبی مقام میں اترتے ہیں)-

صُعُدٌ جمع ہے صَعُوْدٌ کی (جیسے هُبُطٌ جمع ہے هَبُوْطٌ کی)-

صَعَدٌ - چڑھائی کہ کہتے ہیں (جیسے صَبَبٌ اتار کو)-

مَا تَصَعَّدَنِیْ شَیْءٌ مَّا تَصَعَّدَتْنِیْ خُطْبَةُ النِّكَاحِ - مجھ پر کوئی امر اتنا شاق اور دشوار نہیں جیسے نکاح کے جلسہ میں شریک ہونا (کیونکہ نکاح کا جلسہ پرائیویٹ ہوتا ہے اس میں حاکم اور محکوم برابر ہیں)-

اِنَّ عَلٰى كُلِّ رَئِيْسٍ حَقًّا' اَنْ يَّخْضِبَ الصَّعْدَةَ اَوْ تَنْدَقَّا - ہر رئیس پر لازم ہے کہ برچھے کو رنگین کرے (دشمنوں کے

خون سے یا برچھا ہی ٹوٹ جائے)۔
اَلصَّعِیْدُ لِطَّیِّبُ یَکْفِیْہِ۔ پاک مٹی اس کو بس کرتی ہے (یعنی جب پانی نہ ملے تو تیمم کافی ہے)۔
یُجْمَعُ الْاَ وَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ۔ اگلے اور پچھلے سب لوگ (قیامت کے دن) ایک ہموار میں جمع کئے جائیں گے۔
فَلَقِیْنُہٗ مُصْعِدًا وَّ اَنَا مُنْھَبِطَۃٌ۔ میں آنحضرتؐ سے ملی آپ چڑھ رہے تھے میں اتر رہی تھی۔
حَتّٰی صَعِدَالْوَحْیُ۔ یہاں تک کہ وحی لانے والا فرشتہ اوپر چڑھ گیا۔
فَصَعِدَ اَبِیْ۔ وہ دونوں مجھ کو لے کر اوپر چڑھ گئے۔
سَمَا بَصَرِیْ صُعُدًا۔ میری نگاہ اوپر چڑھتی چلی گئی۔
اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ مِّنَ الصَّعِیْدِ۔ ایک عورت مدینہ کے بالائی جانب سے آئی۔
صَعَدٌ۔ سخت۔
صَعُوْدٌ۔ یہ ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ میں۔
صَعِیْدٌ اَزْلَقًا۔ ہموار چکنا مقام۔
یَتَصَعَّدُفِیْہِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ کافر اس پر ستر برس تک چڑھتا رہے گا۔
صَاعِدٌ اِلَیْکَ اَرْوَاحَھُمْ۔ ان کی روحیں تیرے پاس چڑھا دوں گا (کذافی مجمع البحرین) (حالانکہ صَاعِدٌ اِلَیْکَ بِاَرْوَاحِھِمْ ہوتا تو پھر یہ معنی درست ہوتے)۔
صَعَرٌ۔ ایک قسم کا گوند (یعنی صعرور کھانا) ایک طرف جھک جانا' چھوٹا ہونا۔
تَصْعِیْرٌ۔ غرور سے منہ پھیر لینا' ناک بھوں چڑھانا۔
تَصَعُّرٌ۔ مائل ہونا۔
یَاْتِیْ زَمَانٌ لَیْسَ فِیْہِ اِلَّا اَصْعَرُ اَوْ اَبْتَرُ۔ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں یا تو منہ پھرانے والے (مغرور) لوگ ہوں گے' یا ناقص کم ذات سفلے۔
لَا یَلِی الْاَ مْرَ بَعْدَ فُلَانٍ اِلَّا کُلُّ اَصْعَرَ اَبْتَرَ۔ اب فلاں شخص (یعنی حضرت علیؓ) کے بعد لوگوں کے حاکم نہ ہوں گے مگر حق سے منہ پھیرنے والے ہیں اور ناقص وعیب دار ہیں' دم بریدہ (یہ حضرت عمار نے کہا معاویہ اور بنی امیہ کی حکومت کی طرف اشارہ ہے)۔
کُلُّ صَعَّارٍ مَلْعُوْنٌ۔ ہر گھمنڈ کرنے والا مغرور ملعون ہے (اس پر اللہ کی لعنت ہے)۔
فَاَنَا اِلَیْہِ اَصْعَرُ۔ میں تو اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔
اِنَّہٗ کَانَ اَصْعَرَ کُھًا کِھًا۔ حجاج مردود مغرور اور ہنسنے والا تھا (یعنی کوئی دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ ہنس رہا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ:
قَصِیْرًا کُھَا کِھًا۔ یعنی پست قد ہنس مکھ)۔
صَعَرٌ۔ ایک بیماری ہے اونٹ کی' جس میں اس کی گردن ایک طرف مڑ جاتی ہے (پھر یہ لفظ غرور کے معنی میں مستعمل ہو گیا کیونکہ مغرور شخص بھی اپنی گردن لوگوں کی طرف پھیر لیتا ہے اور روگردانی کرتا ہے)۔
فِی الصَّعَرِ الدِّیَۃُ۔ اگر گردن مروڑی جائے تو اس میں دیت لازم ہوگی۔
صَعْرَرَۃٌ۔ گھمانا۔
صُعْرُوْرٌ۔ ایک قسم کا گوند ہے۔
صَعَارِیْرٌ۔ یہ صُعْرُوْرٌ کی جمع ہے۔
صَعْصَعَۃٌ۔ جدا کرنا' ڈرنا' ہلانا۔
تَصَعْصُعٌ۔ ہلنا' متفرق ہونا' نامرد ہونا' عاجزی کرنا۔
تَصَعْصَعَ بِھِمُ الدَّھْرُ فَاَصْبَحُوْا کَلَا شَیْءٍ۔ زمانے ان کو متفرق کر دیا (پریشان کر دیا بکھیر دیا) نیست و نابود ہو گئے' (ایک روایت میں تَضَعْضَعَ ہے ضاد معجمہ سے۔ یعنی ذلیل و خوار کر دیا)۔
فَتَصَعْصَعَتِ الرَّایَاتُ۔ جھنڈے ہلنے لگے۔
صَعْصَعَۃ۔ ایک شخص کا نام ہے جو حضرت علی رفیقوں میں سے تھے اور ان کے والد کا نام صوحان تھا)۔
مَا کَانَ مَعَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنْ یَّعْرِفُ حَقَّہٗ اِلَّا صَعْصَعَۃَ وَاَصْحَابُہٗ۔ امام جعفر صادق نے فرمایا' حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں آپ کے حق کا پہچاننے والا صعصعہ اور ان کے

ساتھیوں سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

صَعْفٌ۔لرزہ چڑھنا سردی سے ہو یا ڈر سے۔

صَعْفَرَةٌ۔جدا کرنا۔

تَصَعْفُرٌ اور اِصْعِنْفَارٌ۔ جدا جدا ہو جانا' جلدی سے بھاگنا۔

صَعْفَقٌ۔خالی ہاتھ میں جانے والا۔

صَعَافِقَة (یہ صعفق کی جمع ہے) یعنی وہ لوگ جن کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور بازار میں جاتے ہیں' جب دوسرے لوگ کوئی مال خریدتے ہیں تو یہ ان کے ساجھی بن جاتے ہیں۔

مَا جَاءَ كَ عَنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخُذْهُ وَدَعْ مَا يَقُوْلُ هٰؤُ لَاءِ الصَّعَافِقَةُ (امام شعبی نے کہا) جو بات حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے تجھ کو پہنچے اس کو لے لے۔ (یعنی اس پر عمل کر اور اعتقاد رکھ) اور ان ٹٹ پونجیوں (یعنی جاہلوں کی بات مت سن' ان کو بکنے دے اور ان) کی باتوں کو چھوڑ دے۔

سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَمَّنْ اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ مَا يَقُوْلُ فِيْهِ الصَّعَافِقَةُ۔امام شعبی سے پوچھا گیا کہ اگر کسی نے رمضان میں ایک دن روزہ نہیں رکھا (تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا اس مسئلہ میں یہ ٹٹ پونجیے بے علم لوگ کیا کہتے ہیں۔

صَعَافِيْقُ۔ بے ہتھیار' نامردے اور ناتوان کمزور لوگ (ماخوذ از محیط)۔

صَعَقٌ۔سخت آواز ہونا۔

صَاعِقَةٌ۔بجلی گرنا۔

صَعْقٌ اور صَعَقٌ اور صَعْقَةٌ اور تَصْعَاقٌ غش آنا آواز ست کر بے ہوش ہو جانا۔

صَاعِقَةٌ۔ بجلی اور موت اور ہر ایک ہلاک کرنے والا عذاب اور چیخ اور وہ کوڑا جو ابر کو چلانے والے فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

فَاِذَ امُوْسیٰ بَاطِشٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَجُوْزِيْ بِالصَّعْقَةِ اَمْ لَا (قیامت کے دن میں فرشتے سب سے پہلے اٹھواں گا تو کیا دیکھوں گا) کہ موسیٰ مجھ سے بھی پہلے عرش کو تھامے کھڑے ہیں۔اب میں نہیں جانتا کہ اس کا بدل وہ بیہوشی تھی جو طور پہاڑ پر ان کو ہو چکی ہے یا اور کچھ (وجہ ہے)۔

صَعْقٌ۔سخت آواز سن کر بے ہوش ہو جانا۔اور اکثر موت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

فَاِذَ ازْجَرَ رَعَدَتْ وَاِذَا رَعَدَتْ صَعِقَقَتْ۔جب فرشتہ ابر کو ڈانٹتا ہے تو وہ گرجتا ہے اور جب گرجتا ہے تو اس پر بجلی پڑتی ہے (آگ کا کوڑا)۔

يُنْتَظَرُ بِالْمَصْعُوْقِ ثَلٰثًا مَالَمْ يَخَافُوْا عَلَيْهِ نَتْنًا۔جو شخص بے ہوش ہو جائے (اس کو سکتہ کی طرح پر بیماری ہو) تو تین دن انتظار کریں (شاید ہوش میں آ جائے۔جلدی سے عام مردوں کی طرح دفن نہ کریں) جب تک اس کے بدبودار ہو جانے کا ڈر نہ ہو (اگر بدبو پیدا ہونے لگے تو دفن کر دیں۔کیونکہ بدبو زندہ جسم میں پیدا نہیں ہو سکتی)

لَوْ سَمِعَهُ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔اگر آدمی اس کو سنے (یعنی مردے کی آواز کو جب اس پر عذاب ہوتا ہے تو (ڈر کی وجہ سے) بیہوش ہو جائے۔

صَعْقَةٌ۔صور کی آواز (جس سے قیامت کا آغاز ہوگا)۔

صَوَاعِق۔یہ صَعْقَةٌ کی جمع ہے۔

صَعِقَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ۔ان پر بجلی گری۔

لَا يَصْعَقُ لِشَيْءٍ بَلْ لِخَوْفِهٖ تَصْعَقُ الْاَ شْيَاءُ۔پروردگار کسی چیز سے بیہوش نہیں ہوتا بلکہ سب چیزیں اس کے ڈر سے بیہوش ہو جاتی ہیں۔

صَعَلٌ۔چھوٹا باریک سر ہونا۔

اَصْعَل۔باریک پتلے سر والا یا دبلا نحیف۔

لَمْ تُزْدِبِهٖ صَعْلَةٌ۔اس کا چھوٹا سر ہونے سے اس میں عیب نہیں ہوا۔

باب الصاد مع الغين

صَغْرٌ۔چھوٹا ہونا۔جیسے صغار ۃ اور صغر اور صَغَرٌ اور صُغْرَانٌ ہے۔ذلت پر راضی ہونا' سورج ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَصْغِيْرٌ۔چھوٹا کرنا (جیسے اِصْغَارٌ صَاغِرٌ۔ذلیل' ذلت پر راضی)۔

صَغَارٌ - ذلت، رسوائی۔

تَصَاغُرٌ - چھوٹا بن جانا۔

اِذَ قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ - جب یہ کہتا ہے تو شیطان چھوٹا بن جاتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے یا مکھی کی طرح ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔

بِرَغْمِ الْمُنَافِقِيْنَ وَصَغَرِ الْحَاسِدِيْنَ (حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی) منافقوں کی ناک میں مٹی لگا کر اور حسد کرنے والوں کو ذلیل کر کے۔

اَلْمُحْرِمُ يَقْتُلُ الْحَيَّةَ بِصَغَرٍ لَّهَا - احرام والا شخص سانپ کو ذلیل سمجھ کر مار ڈالے۔

قَالَ عُرْوَةُ فَصَغَّرَهٗ - عروہ نے کہا، انہوں نے ان کو کم سن سمجھا (کمسنی کی وجہ سے ان کو خوب یاد نہ رہا) (ایک روایت میں فَغَفَّرَهٗ ہے یعنی اللہ ان کو بخش دے)

يُرَبِّيْ صِغَارَ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ - پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں (یعنی جزائیات) یاد کرائے پھر بڑی بڑی باتیں قواعد اور اصول کلیہ سکھائے (تعلیم کا یہی طریقہ ہے اور جو لوگ شروع ہی سے طالب علموں کو اصول اور منطق کی کتابیں پڑھانے لگتے ہیں وہ بے وقوف ہیں)۔

فِيْ يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ - وضیع اور شریف سب کے تیموں میں۔

اَلْحَجُّ الْاَصْغَرُ - چھوٹا حج (یعنی عمرہ۔ اس کے مقابلہ میں بڑے حج کو حج اکبر بولتے ہیں جس میں عرفات کا وقوف اور رمی جمار وغیرہ ہوتا ہے اور جن لوگوں نے عرفہ کے روز جمعہ کا دن پڑ جانے سے اس کو حج اکبر قرار دیا ہے۔ انہوں نے سطحی فکر سے کام لیا ہے)۔

لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ - ان کے ساتھ ہم میں سے وہی شخص جائے جو سب لوگوں میں کم عمر ہو (کیونکہ یہ حدیث ایسی مشہور ہے کہ ہم میں سے بچے بچے کو معلوم ہے)۔

لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا عَكْسُهٗ جو عورت رشتہ میں چھوٹی ہو (مثلاً بھتیجی یا بھانجی) وہ اس عورت پر نکاح نہ کی جائے جو رشتہ میں بڑی ہو (مثلاً پھوپی اور خالہ) اور نہ اس کا الٹا کیا جائے یعنی بھتیجی یا بھانجی میں ہو پھر پھوپی یا خالہ سے نکاح کرے (مطلب یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے)۔

صَاغِرُوْنَ قِمَاءٌ - ذلیل خوار۔

اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَيْهِ اِنْ قَاتَلَ قَاتَلَ بِجَنَانٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِبَيَانٍ - آدمی اپنی دو چھوٹی چیزوں کی وجہ سے آدمی ہے، ایک تو دل دوسرے زبان سے (ان دونوں کی درستی پر آدمیت کا انصار ہے)۔

ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ - (آنحضرت ﷺ کے پاس جب کسی فصل کا میوہ اول بار آتا) تو آپ اس بچہ کو بلاتے جو سب سے چھوٹا وہاں موجود ہوتا اس کو دیتے (مثلاً جب آم یا خربوزے یا انگور یا کھجور کسی طرح پھل کا بھی موسم ہو اور وہ پہلی مرتبہ سامنے آئے تو اس میں سے کسی بچہ کو دینا مسنون ہے کیونکہ بچے بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے اللہ برکت دے گا اور وہ میوہ صحت اور عافیت کے ساتھ کھانا نصیب کرے گا۔ ہمارے ملک میں بعض جاہل عورتیں آم یا خربوزہ یا اور کوئی فصلی میوہ اس وقت تک نہیں کھاتیں جب تک اس میں فاتحہ نہ پڑھ لیں، مگر یہ عمل شریعت سے ثابت نہیں ہے)۔

مَا اَسْئَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَمَا اَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ - تم لوگوں کا عجب حال ہے صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہوں کو تو پوچھتے ہو اور بڑے گناہوں کو مزے سے کرتے ہو (خدا سے نہیں ڈرتے - یہ حضرت ابن عمرؓ نے عراق والوں سے کہا جب انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے تو کیسا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا، سبحان اللہ، مکھی کا مارنا کیسا، خوب ہیں یہ دریافت کرنے والے۔ اور ہمارے پیغمبر کے نواسے اور پیارے امام حسینؓ کو بلا تامل شہید کر دیا۔ ایسے لوگوں کو خدا صحیح معنی میں تقوی کی توفیق مرحمت فرمائے)۔

مترجم کہتا ہے بعینہ اسی طرح کا ایک واقعہ پر بھی گزر چکا ہے۔ میں زمانہ جوانی میں کبھی کبھی پریشان ہو کر تفریح طبع کے لیے شطرنج کھیلا کرتا، کبھی گانا اور ہارنیم بھی سن لیتا۔ (ایک حنفی

صاحب نے جو اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیز گار سمجھتے ہیں' مجھ پر اعتراض کیا- حالانکہ وہ غیبت' جھوٹ' ترک جمعہ' جماعت اور مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کی ایذا دہی کو اپنے لیے ایک مشغلہ سمجھتے ہیں- ان کے اعتراض کرنے پر مجھ کو بے اختیار ہنسی آئی- ایک صاحب اور بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے اور بڑے تقویٰ اور پرہیز گاری کا دم بھرتے' وہ بھی حنفی صاحب کی طرح' شطرنج اور سماع کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرتے- مگر حضرت کا خود اپنا حال یہ تھا کہ ایک مسلمان کا مال فریب دے کر چٹ کر گئے- لوگوں سے قرض لے کر پھر دینے کا نام نہ لیتے- کسی وعدہ کا اعتبار نہیں- اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے- احناف تو آج تک بدنام تھے کہ ان کو صدق' ایفائے عہد اور امانت داری کی پرواہ نہیں ہے لیکن اب وہ لوگ بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں لوگوں سے دغا بازی اور وعدہ خلافی اور ہر طرح کے ناجائز کام کر رہے ہیں اس پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ تقلید کو جس کا غایت درجہ یہ ہے کہ مکروہ اور بدعت گناہ صغیرہ ہو گی چھوڑ کر کبیرہ گناہوں میں یعنی جھوٹ اور خیانت اور دغا بازی میں مبتلا ہو گئے' لاحول ولا قوۃ الا باللہ-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِ نَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا- یا اللہ ہم میں سے زندہ اور مردہ اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت سب کو بخش دے (حالانکہ چھوٹا بچہ معصوم ہوتا ہے اور مراد ان گناہوں کی بخشش ہے جو بڑا ہو کر اس کی تقدیر میں لکھے ہوں)-

صَغِیْرَۃٌ- وہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص سزا مقرر نہیں کی یا صاف طور پر اس سے منع نہیں فرمایا- (اور کبیرہ وہ گناہ جس پر سزا مقرر ہے یا واضح طور پر اس کی ممانعت قرآن میں بیان کی گئی ہے- بعض حضرات نے کچھ اور صراحت بھی کی ہے جو حدیث کی کتابوں سے معلوم ہو گی-)

صَغْصَغَۃٌ- کنگھی کرنا-

سُئِلَ عَنِ الطِّیْبِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَغْصِغُہٗ فِیْ رَأْسِیْ ھٰکَذَا- (حربی نے کہا صحیح اُسَغْسِغُہٗ ہے' سین سے) یعنی میں بالوں کو احرام باندھتے وقت خوشبو سے تر بتر کر لیتا ہوں عرب اہل زبان کہتے ہیں:

صَغْصَغَ شَعْرَہٗ- اپنے بالوں میں کنگھی کی-

صَغٌّ- بہت کھا لینا-

صَغْوٌ یا صَغَی صُغِیٌّ- جھک جانا' ڈوبنے کے قریب ہونا

اِصْغَاءٌ- کان لگا کر سننا' جھکانا-

صَاغِیَۃٌ- دوست' آشنا' عزیز و اقربا جو اپنی حاجتیں لے کر تیرے پاس آئیں-

اِنَّہٗ کَانَ یُصْغِیْ لَھَا الْاِ نَاءَ- آں حضرت ﷺ بلی کے لیے برتن جھکا دیتے- (تاکہ آرام سے پانی پی لے) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ درندوں کا جھوٹا پانی پاک ہے)-

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا- جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن اس کی طرف جھکائے گا (غور کرے گا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے)-

کَاتَبْتُ اُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَنْ یَّحْفَظَنِیْ فِیْ صَاغِیَتِیْ بِمَکَّۃَ وَاَحْفَظُہٗ فِیْ صَاغِیَتِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ (عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ) میں نے امیہ بن خلف کو (جو مکہ کے مشرکین میں سے تھا) یہ لکھا کہ وہ میرے عزیزوں اور رشتہ داروں کی مکہ میں نگہبانی کرے میں اس کے لوگوں کی مدینہ میں نگہبانی کروں گا-

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِہٖ وَزَا فِرَتِہٖ اِنْبَسَطَ- حضرت علیؓ جب اپنے خاص لوگوں اور خیر خواہوں میں ہوتے تو کھل کر باتیں کرتے (خوش رہتے)-

لِمَ کَانَ صَغْوُ النَّاسِ اِلٰی عَلِیٍّ- لوگ حضرت علیؓ کی طرف کیوں مائل تھے-

باب الصاد مع الفاء

صَفْتٌ- اعراض کرنا' معاف کرنا-

تَصَفُّتٌ- قوی ہونا' مضبوط ہونا-

صَفْتَۃٌ- غلبہ-

صِفِتٌّ اور صِفِتَّانٌ اور صِفِّتَانٌ اور صِفِتَّانٌ ٹھوس بدن

پر گوشت-

وَرَانِي صِفْتَاتًا- (مفضل بن ررالان نے کہا کہ میں نے امام حسن بصری سے دریافت کیا اگر کوئی خواب سے بیدار ہو اور پاجامہ پر تری دیکھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں غسل کر) انہوں نے دیکھا میں "موٹا تازہ پر گوشت آدمی ہوں (ایسے آدمی میں منی بہت ہوتی ہے تو گمان غالب یہی ہے کہ وہ تری تیری منی کی ہوگی)-

صَفْحٌ- روگردانی کرنا' معاف کرنا' چھوڑ دینا' اغماض کرنا' جانے دینا' تلوار کے عرض سے مارنا' سائل کو جواب دینا' چوڑا کرنا' ایک ایک کر کے دیکھنا-

تَصْفِيْحٌ- چوڑا یا لمبا کرنا' تالی بجانا' صاف پتھروں کا فرش بچھانا-

مُصَافَحَةٌ- ہاتھ سے ہاتھ ملانا-

تَصَافُحٌ- بند کر لینا-

اِصْفَاحٌ- سائل کو جواب دینا-

تَصَفُّحٌ- غور کرنا' تلاش کرنا' کتاب کا صفحہ صفحہ دیکھنا-

اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ- (اگر نماز میں کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جائے تو) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں- (بعض نے کہا کہ تصفیح اور تصفیق کے ایک ہی معنی ہیں- بعض نے کہا تصفیح ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارنا' اور تصفیق ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارنا)-

صَفَّحَ الْقَوْمُ- لوگوں نے تالی بجائی-

اَلْمُصَافَحَةُ عِنْدَ اللِّقَاءِ- مصافحہ ملاقات کے وقت کرنا چاہیے (جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے' بس یہی سنت ہے لیکن نماز کے بعد مصافحہ کرنا' یا جمعہ' وعظ اور عیدین کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا طریق سنت نہیں ہے)-

اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- کیا آنحضرت ﷺ کے اصحاب مصافحہ کرتے تھے؟ (طیبی نے کہا مصافحہ ہر ملاقات کے وقت مسنون اور مستحب ہے لیکن صبح اور عصر کی نماز کے بعد جو لوگوں نے مصافحہ کی عادت کر لی ہے اس کی اصل شرع شریف سے کچھ نہیں ہے' مگر اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے اگر اس کو احکام شرعیہ سے علیحدہ ہی سمجھ کر صرف اپنے ذوق کی تسکین کے لیے کیا جائے تو ایک مباح بدعت ہے کیونکہ اصل مصافحہ کی شریعت سے ثابت ہے البتہ مرد بے ریش کے مصافحہ سے پرہیز کرنا چاہیے-)

مترجم کہتا ہے طیبی کا یہ خیال مسلم نہیں ہے اور جماعت علماء نے عصر اور ظہر کے بعد مصافحہ کرنے کو مکروہ بتایا ہے رہا یہ امر کہ شریعت سے اصل مصافحہ ثابت ہے' اس سے عصر' ظہر' عید' جمعہ اور مجلس وعظ کے بعد مصافحہ کا جواز نہیں نکلتا کیونکہ یہ شریعت میں تصرف اور تغیر ہے اور شریعت کے ہر ایک حکم کو اس کے محل ہی میں بجا لانا چاہیے جس کو شارع نے بیان کر دیا ہے- اگر ایسا تصرف اور تغیر جائز ہو تو تمام بدعتیں جائز ہو جائیں گی- مثلاً کوئی نماز کے بعد ایک طرح کی اذان دیا کرے یا وبا کے دفع کرنے کے لیے اذان دے یا قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے لوگوں کو جمع کرے یا کھانے پر فاتحہ دے وہ کہہ سکتا ہے کہ اذان کی اصل تو شریعت سے ثابت ہے- اسی طرح قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے' اسی طرح سورۂ فاتحہ بھی پڑھنا شریعت سے ثابت ہے اور یہ ایک مغالطہ ہے شیطان کا- صحیح یہ ہے کہ جس عبادت کا جو محل آں حضرتؐ نے بتلا دیا ہے اسی محل میں اس کا کرنا سنت ہے اور بے موقع اور بے محل اس کا کرنا بدعت رہے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہؓ نے اس شخص کا انکار کیا جس نے عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے نفل پڑھے- اسی طرح جس نے چھینکنے کے بعد السلام علیکم کہا' آں حضرتؐ نے اس کا انکار کیا- حالانکہ نفل پڑھنے کی اور سلام کرنے کی اصل شریعت سے ثابت ہے-

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مُصْفَحٌ عَلَى الْحَقِّ- مومن کا دل حق بات کی طرف جھکایا جاتا ہے (ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ جس بات کو غور و فکر کے بعد قرآن اور حدیث کی رو سے حق سمجھے فوراً اس کی طرف پھر جائے- اپنے ملک کے رسم و رواج' یا اپنے بزرگوں کے طریقہ کو خیر باد کہہ دے اور یہ ترک واختیار بغیر کسی جبر و اکراہ کے ہونا چاہیے- اگر یہ بات اس میں نہیں ہے بلکہ اپنے ملک کے رسم و رواج یا اپنے خاندان یا بزرگوں یا مرشدوں کے طریق کو وہ

مقدم رکھتا ہے یا اپنی بات کی پچ کرتا ہے تو ایسے شخص کا ایمان کامل نہیں ہے)۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ مِّنْهَا قَلْبٌ مُّصْفَحٌ اِجْتَمَعَ فِيْهِ النِّفَاقُ وَالْاِيْمَانُ- دل چار طرح کے ہیں- ایک دو رخہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں موجود ہیں (یعنی زبان پر تو ایمان کا دعویٰ ہے اور دل میں اس کا یقین نہیں' جب مومنوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب کافروں کے پاس بیٹھتے ہیں تو ان کے کافرانہ طرز عمل میں شریک ہوتے رہتے ہیں)۔

غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهٗ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهٖ- نہ تو اپنا سر جکائے ہوئے نہ ایک طرف اپنا رخسار پھیرے ہوئے۔

تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِي الْمَعَابِلُ- میرے منہ کی (طرف) ایک جانب سے تیرے یا برچھے پھسل رہے تھے۔

حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرًا لِلْمَسْرُبَةِ- دو پتھر مقعد کے دونوں کناروں کے لیے اور ایک خود مقعد کے لیے (یعنی استنجا کے لیے کم سے کم تین پتھر لے)۔

لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ يَا غَيْرَ مُصْفِحٍ (سعد بن عبادہؓ نے کہا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی (دھار کی طرف سے) نہ کہ الٹی طرف سے یا عرض سے اس کا کام تمام کر دوں۔

قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ لَنَضْرِبَنَّكُمْ بِالسُّيُوْفِ غَيْرَ مُصْفَحَاتٍ- ایک خارجی نے کہا ہم تم کو تلواروں سے دھار کی طرف سے ماریں گے نہ کہ ان کے عرض سے (اہل عرب کہتے ہیں:

اَصْفَحَهٗ بِالسَّيْفِ- یعنی تلوار کے عرض سے اس کو مارا نہ کہ دھار سے۔)

اِنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مُصَفَّحَ الرَّأْسِ- انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جس کا سر چوڑا تھا۔

صَفُوْحٌ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ- (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا کہ) وہ جاہلوں سے منہ پھیر لینے والے تھے (جاہلوں کا جواب نہیں دیتے تھے اور نہ ان سے جھگڑا کرتے تھے)

صَفُوْحٌ- اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے' اس لیے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور ان کو فوراً ہی سزا نہیں دیتا۔

مَلَائِكَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى- بلند ترین آسمان کے فرشتے۔

صَفِيْحٌ- آسمان کا ایک نام ہے۔

عِمَارَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى مِنْ مَلَكُوْتِهٖ- سب سے بلند آسمان کی آبادی اللہ تعالیٰ کے ملکوت سے ہے (وہاں مقرب فرشتے رہتے ہیں)۔

لَعَلَّهٗ قَامَ عَلٰى بَابِكُمْ سَائِلٌ فَاَصْفَحْتُمُوْهُ- (حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ کسی نے گوشت کا ایک ٹکڑا مجھ کو تحفہ میں بھیجا' میں نے خدمت گار سے کہا اس پارچہ کو آں حضرتؐ کے لیے اٹھا رکھ' پھر جو دیکھا تو وہ ایک پتھر کا ٹکڑا ہو گیا ہے- میں نے اس واقعہ کو آنحضرتؐ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا شاید کوئی سائل تمہارے دروازے پر آیا تھا مگر تم نے اس کو خالی محروم پھرا دیا (اس وجہ سے یہ گوشت پتھر ہو گیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَحْتُهٗ یعنی میں نے اس کو دیا اور اَصْفَحْتُهٗ اس کو خالی پھیر دیا کچھ نہیں دیا)۔

صِفَاحٌ- یہ ایک مقام کا نام ہے حنین اور حرم کی حدود کے درمیان۔

وَضَعَ الرِّجْلَ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ- آنحضرتؐ نے قربانی کے جانور کے ایک جانب پر پاؤں رکھا (یعنی ذبح کرتے وقت) (ایک روایت میں صِفَاحِهَا ہے معنی وہی ہیں- بعض نے کہا یہ صَفْحٌ کی جمع ہے)۔

فَمَا بَقِيَ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَّةٌ- (تو تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں) یمن کا ایک چوڑا کتہ رہ گیا۔

صَفِيْحَةٌ- چوڑی تلوار۔

صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ- جو شخص زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس کے سونے چاندی کے) چوڑے چوڑے ٹکڑے بنائے

جائیں گے (پھران سے اس کا بدن داغا جائے گا- معاذ اللہ یا اللہ بچائیو اور ہماری تقصیر معاف کر ہم نے بھی زکوۃ دینے میں غفلت کی ہے تیرے قصوروار ہیں)-

مَنْ يُّبْدِ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ- جو شخص اپنا حال ظاہر کرے گا تو ہم اس کو سزا دیں گے (اگر وہ چھپائے رکھے اور نہ کہے تو اللہ بخشنے والا ہے)-

وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهٖ- نہ اپنے رخسار کو ایک طرف پھرانے والا ہوگا-

لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ- فرشتے تم سے مصافحہ کرتے (اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہتے جس حال پر میرے سامنے رہتے ہو)-

وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهٖ- اپنا پاؤں ذبح کے وقت اس کے پہلو پر رکھا (تاکہ وہ ہلنے نہ پائے)-

وَاَنَا اَتَصَفَّحُهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ- (حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کے فرشتے کہتے ہیں کہ) میں آدمیوں کے منہ ہر دن میں پانچ بار غور سے دیکھتا ہوں (اس کی تنقیح کرتا ہوں کہ کس کی موت کا وقت آ گیا تاکہ اس کی روح قبض کروں)-

صَفَائِحُ الرَّوْحَاءِ- روحا کے اطراف و جوانب (وہ پیغمبروں کا راستہ ہے جب وہ بیت اللہ کا قصد کرتے ہیں)-

مَرَّ فِيْ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا عَلٰى صَفَائِحِ الرَّوْحَاءِ عَلَيْهِمِ الْعِبَاءُ الْقَطْوَانِيَّةُ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ- حضرت موسیٰ ستر پیغمبروں کے ساتھ قطوان کے کمبل اوڑھے ہوئے روحا کے کناروں پر سے گزرے لبیک کہتے جاتے تھے (یعنی تیرا بندہ بندہ کا بیٹا تیری بارگاہ میں حاضر ہے)-

صَفْدٌ- باندھنا' مضبوط جکڑنا-

تَصْفِيْدٌ اور اِصْفَادٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِصْفَادٌ- دینا' غلام ہبہ کرنا-

صِفَادٌ- وہ رسی یا تسمہ یا بیڑی جس سے قیدی کو باندھیں-

صِفْدٌ- عطیہ-

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ- جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں (روزہ ان کو باندھ دیتا ہے' آدمی روزہ کی وجہ سے برے کاموں سے باز رہتا ہے' شیطان کا کید اور زور اس پر چل نہیں سکتا)

مترجم کہتا ہے کہ اس تاویل کی ضرورت نہیں' شیاطین اگر باندھے جاتے ہوں تو کیا عجب ہے مگر غالباً مراد کل شیاطین نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ رمضان میں بھی گناہوں سے باز نہیں آتے' تو شاید مراد وہ شیطان ہوں جو چھٹے پھرتے ہیں اور کسی خاص آدمی سے متعلق نہیں ہیں' یا وہ شیطان جو فرشتوں کی باتیں چوری سے سننے کے لیے اوپر جاتے ہیں-)

نَهٰى عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِدِ- دونوں پاؤں جوڑ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی حالت قیام میں دونوں پاؤں ملا کر رکھنے سے گویا وہ بیڑی میں جڑے ہوئے ہیں)-

لَقَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَ بِهٖ مَصْفُوْدًا- میں نے یہ چاہا کہ اس کو بیڑیاں ڈال کر لاؤں-

صَفَدٌ- بیڑی جو قیدی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے- اَصْفَادٌ اس کی جمع ہے-

طِبِّيْ طِبٌّ لَمْ اٰخُذْ عَلَيْهِ صَفَدًا- میرا علاج ایسا علاج ہے کہ میں اس پر مزدوری نہیں مانگتا (اجرت یا فیس کا طلب گار نہیں)-

صَفَرٌ- پیٹ میں زرد پانی (صفرا) جمع ہو جانا-

صَفِيْرٌ- پھونک کی آواز نکالنا-

صَفْرٌ اور صُفُوْرٌ- خالی ہونا-

تَصْفِيْرٌ- زرد رنگنا-

صُفْرَةٌ- زردی-

اِصْفَارٌ- محتاجی' مفلسی' خالی کرنا-

اِصْفِرَارٌ- زرد ہونا-

صَفْرٌ اور صِفْرٌ- خالی-

صَفَرٌ- مشہور مہینہ ہے جو محرم کے بعد ہوتا ہیں اور ایک پیٹ کی بیماری کو بھی کہتے ہیں جس سے آدمی کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے- یعنی یرقان اور بھوک اور عقل-

لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ- بیماری کا چھوت

لگنا' الو کا منحوس ہونا اور صفر کوئی چیز نہیں ہے (عرب لوگ سمجھتے تھے کہ "صفر" ایک قسم کا سانپ ہے جو پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے اور بھوک کے وقت آدمی کو ستاتا ہے' اور یہ ایک متعدی بیماری ہے- آں حضرتؐ نے اس خیال کو باطل کیا- بعض نے کہا کہ یہاں صفر سے مراد یہ ہے کہ محرم کو پیچھے اور صفر کو مقدم کر دینا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ان مہینوں کے اندر تقدم اور تاخر کر لیا کرتے تھے- بعض نے کہا کہ لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے جیسا کہ اب تک بعض عورتیں اس ماہ صفر کو جس کو وہ تیرہ تیزی کا چاند بھی کہتی ہیں' نامبارک خیال کرتی ہیں- اسلام نے اس خیال کو باطل قرار دیا)-

مترجم کہتا ہے افسوس ہے کہ اب تک ہندوستان کے مسلمان ایسے واہی خیالات میں مبتلا ہیں کسی تاریخ کو منحوس کہتے ہیں' کسی دن کو نامبارک جانتے ہیں' تیرہ تیزی کے صدقے نحوست کو دفع کرنے کے لیے نکالتے ہیں- اسلام میں ان باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے سب دن اللہ کے دن ہیں اور جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں' مسلمانوں کے اکثر جاہل بادشاہ اور دولت مند ان نجومیوں اور پنڈتوں کے فریب میں آ جاتے ہیں اور وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر ان بے وقوفوں سے ہزار ہا روپیہ گھسیٹے ہیں- اگر یہ مسلمان بادشاہ حدیث کا علم رکھتے تو کبھی ان کے فریب میں نہ آتے اور ہر کام میں اللہ تعالی پر بھروسہ رکھتے - سب اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نہ ستارے کچھ کر سکتے ہیں نہ طالع کوئی چیز ہے نہ سعد اور نحس کوئی بات ہیں- میں تو ان مسلمان بادشاہوں سے جو صرف نام کے مسلمان ہیں' نصاریٰ کے بادشاہوں کو بہتر سمجھتا ہوں- وہ عقل رکھتے ہیں اور علم سے ممتاز ہیں ایک پیسہ بھی کسی نجومی یا پنڈت کو نہیں دیتے اور ہر ایک کام سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کر کے چلاتے ہیں' اللہ تعالی نے ان کو ایسا غلبہ دیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں تقریبا تمام دنیا ان کے ہاتھ میں ہے- مسلمانوں کے پاس ایک ذرا سی سلطنت روم یعنی ترکی' اور سلطنت ایران باقی ہے- مگر ان میں ایران کی سیاسی صورت حال پریشان کن ہے- اس لیے کہ ایک طرف سے روس اور ایک جانب سے مغربی اقوام اس میں قدم جمانے کی فکر کر رہے ہیں- سلطان روم (ترکی) بھی نصرانی بادشاہوں سے جو چاروں طرف سے محیط ہیں' خوف زدہ اور مرغوب ہیں' وہ ان کے ایما اور مشوروں کو طوعا و کرہا وزن دیتے ہیں اور پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے ہیں- یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا' اسلام کی حدود و قیود کو توڑ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے معلوم نہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہیں- اگر مسلمان اب بھی خواب غفلت سے نہ جاگے اور قرآن و حدیث کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو پھر ایک گز زمین بھی ان کی حکومت میں نہ رہے گی **یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید**-

صَفْرَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ- اللہ کی راہ میں ایک بار بھوکا رہنا لال لال اونٹوں سے بہتر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَفِرَ الْوَطْبُ- مشکیزہ خالی ہوا (یعنی اس میں دودھ نہیں رہا)-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ- ایک شخص کے پیٹ میں پانی بھر گیا (استسقاء کی بیماری ہوئی) لوگوں نے کہا' شراب پیے تو فائدہ ہوگا- (آپ نے فرمایا' اللہ تعالی نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی)-

صِفْرُ رِدَائِهَا وَمِلْأُ كِسَاءِهَا- اس کی چادر تو خالی ہے اور ازار بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا اوپر کا بدن تو ہلکا ہے اور نیچے کا بھاری ہے)- **كِسَاءِهَا** سے **اِزَارِهَا** مراد ہے' جیسے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اوپر کے بدن سے سرین اور رانیں- اہل عرب کے نزدیک یہ مرغوب ہے کہ عورت کا پیٹ اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری ہو' اسی طرح رانیں اور پنڈلیاں)-

اَصْفَرُ الْبُيُوْتِ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْتُ الصِّفْرُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ- بھلائی سے خالی وہ گھر ہے جو اللہ کی کتاب سے خالی ہو (نہ اس میں قرآن شریف ہو نہ اس گھر والوں کو قرآن یاد ہو)-

نَهٰى فِي الْاَضَاحِيْ عَنِ الْمُصْفَرَةِ يَا عَنِ

اَلْمُصْفُوْرَةِ- آنحضرتؐ نے قربانی میں کان کٹے ہوئے جانور سے منع فرمایا- (ایک روایت میں عَنِ الْمُصْفَرَةِ ہے' معنی وہی ہیں- بعض نے کہا دبلا جانور) (ایک روایت میں:

عَنِ الْمُصَغَّرَةِ- ہے' غین معجمہ سے' جس کے معنی حقیر اور خراب جانور)-

كَانَتْ اِذَ سُئِلَتْ عَنْ اَكْلِ ذِى نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَرَاَتْ قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الاية- حضرت عائشہؓ سے جب کوئی پوچھتا کہ دانت والے درندوں کا (جیسے بلی' شیر' ریچھ' چیتا' بوربچہ' تیندوا' لومڑی اور بجو وغیرہ کو) کھانا کیسا ہے؟ تو وہ یہ آیت پڑھتیں-'' اے محمدؐ! کہہ دو کہ مجھ پر تو جو وحی نازل ہوئی' اس میں' میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو' یا بہتا خون یا سور کا گوشت-'' یہاں تک حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ ہانڈی کے اوپر (خون کی) زردی آ جاتی ہے (یعنی گوشت کے پکتے وقت- ام المومنینؓ کا مطلب یہ تھا کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے بہتے خون کو حرام فرمادیا مگر اس کے باوجود ہانڈی میں گوشت پکنے کے دوران جو خون کے سبب پانی کے اوپر کا حصہ زرد ہو جاتا ہے' وہ حرام نہیں ہے' اور لوگ اس کو کھا لیتے ہیں مگر درندوں کی حرمت تو اللہ کی کتاب میں بالکل نہیں ہے' پھر وہ کیسے حرام ہوں گے- امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے کہ درندے حرام نہیں ہیں- مگر بعض نے کہا کہ ان کا کھانا مکروہ ہے- لیکن اکثر علماء کے نزدیک دوسری حدیث کی رو سے وہ حرام ہیں- اور شاید حضرت عائشہؓ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی- اسی طرح حشرات الارض' یعنی چوہا' گھونس نیولا وغیرہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک حرام ہیں' لیکن امام مالک کے نزدیک مکروہ ہیں اور گوہ اکثر علماء کے نزدیک حلال ہے- صرف امام ابوحنیفہ نے اس کو حرام کہا ہے اور ان کی دلیل ضعیف ہے اور خرگوش بالاتفاق حلال ہے مگر امامیہ اس کو حرام کہتے ہیں- ہاتھی بھی امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے' مگر دوسرے امام حرام کہتے ہیں- زرافہ (جو امریکہ و افریقہ میں ہوتا ہے) حلال ہے- بعض نے حرام بتایا ہے- ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے مگر اہل حدیث حرام کہتے ہیں کیونکہ وہ پنجہ سے شکار کرتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے آپؐ نے منع فرمایا)-

يَا مُصَفِّرَ اِسْتِهٖ- اپنی گانڈ کو (زعفران سے) زرد رنگنے والے (یہ عتبہ نے ابوجہل کو کہا) (بعض نے کہا ہے کہ یہ لفظ اس شخص کے لیے بولا جاتا ہے جو ناز و نعم میں پلا ہو' اس کو زمانہ کی سختیوں اور مصیبتوں کا تجربہ نہ ہو- بعض نے کہا مصفر استہ سے گوز لگانے والا مراد ہے- یعنی سرین سے آواز نکالنے والا مطلب یہ ہے کہ نامرد اور بزدل ہے- بعض نے کہا ابوجہل کے سرین پر برص تھا وہ زعفران لگا کر اس کو چھپاتا)-

اِنَّهٗ سَمِعَ صَفِيْرَهٗ- اس نے اس کی سیٹی سنی-

صَالَحَ اَهْلَ خَيْبَرَ عَلَى الصَّفْرَاءِ وَ الْبَيْضَاءِ وَالْحَلْقَةِ- آں حضرتؐ نے خیبر والوں سے اشرفی' روپیہ اور زرہوں پر صلح کی (یعنی یہ چیزیں ان سے لینا ٹھہرائیں)-

يَا صَفْرَاءُ اِصْفَرِّىْ وَيَا بَيْضَاءُ اِبْيَضِّىْ- ارے سونے تو زرد ہو کر چمکتا رہ' ارے چاندی تو سفید ہو کر چمکتی رہ (یہ حضرت علیؓ نے دنیا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا- یعنی مجھ کو نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی)-

اُغْزُوْ اتَغْنَمُوْابَنَاتِ الْاَصْفَرِ- جہاد کرو رومیوں کی (یعنی نصاریٰ کی) بیٹیاں لوٹ میں لو-

بَنُوالْاَ صْفَرِ- نصاریٰ کو کہتے ہیں (یعنی رومیوں کو' کیونکہ ان کا دادا روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم زرد رنگ کا تھا ہمارے زمانہ میں زرد قوم اہل چین و جاپان کو کہتے ہیں)-

حُمْرَان- نصاریٰ کو کہتے ہیں- اس لیے کہ ان کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے- بعض نے کہا نصاریٰ کے دادا روم بن عیصو نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تھا تو اولاد زرد پیدا ہوئی- بعض نے کہا کہ ان کا دادا اصفر بن روم بن عیصو تھا-

مَرْجُ الصُّفَّرِ- دمشق کے قریب ایک مقام کا نام ہے (اس مقام پر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان بڑی جنگ ہوئی تھی)-

ثُمَّ جَزَعُ الصُّفَيْرَاءِ- وہاں پر صفیراء کی وادی ختم ہوئی ہے وادی صفراء یا صفیراء ایک مقام ہے بدر کے نزدیک- اب بھی

مدینہ کے راستہ میں ملتی ہے۔

تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ - پیتل کے لوٹے میں (معلوم ہوا) کہ پیتل کے برتن میں سے وضو کرنا یا اس میں پانی پینا درست ہے۔ بعض نے اس کو مکروہ کہا ہے اس وجہ سے کہ مشرکین اپنے بت پیتل ہی کے بناتے ہیں- اور ہندوستان کے مشرکین پیتل ہی کے بنے ہوئے برتن استعمال کرتے ہیں)۔

فَدَعَا بِصُفْرَةٍ - خوشبو منگوائی (یعنی زرد خوشبو)۔

اَثَرُ صُفْرَةٍ - ان پر زردی کا نشان تھا (یعنی خوشبو کا جو انہوں نے زفاف کے وقت استعمال کی تھی)۔

صَفْرَاءَ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءَ - زرد سمجھ یا کالی سمجھ (یعنی صفراء یا تو اپنے مشہور معنی میں ہے یعنی زرد' یا سوداء یعنی سیاہ کے معنی میں' کیونکہ صُفْرٌ لون کے معنی میں بھی آیا ہے' جیسے:

كَاَنَّهٗ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ - گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں-

لَا اَدَعُ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ - میں کعبہ میں نہ سونا چھوڑوں نہ چاندی (سب لوگوں میں تقسیم کردوں)۔

صَفْرَاوَاتٌ - نالے یا پہاڑ-

اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج زرد ہو جائے-

فَاِذَارَاَتْ صَفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ جب پانی پر زردی دیکھے تو غسل کرے (یعنی مستحاضہ پانی پر زردی دیکھے تو اپنے آپ کو حیض سے فارغ سمجھ کر غسل کرلے)۔

اَنْ يَّرُدَّ هُمَا صِفْرًا (اللہ تعالی اس سے شرم کرتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اس سے کچھ مانگے) اور وہ ان کو خالی لوٹا دے (اپنے بندے کی دعا قبول نہ کرے)۔

صِفْرُ الْيَدَيْنِ - خالی ہاتھ جس کے پلے کچھ نہ ہو-

لَا يَسْجُدُ عَلٰى صُفْرٍ وَّلَا شَبَةٍ - پیتل اور شبہ پر سجدہ نہ کرے (شبہ بھی ایک قسم کا پیتل ہے جو سونے کے مشابہ ہوتا ہے اعلی قسم کا-)

صَفْصَفَةٌ - ہموار میدان میں اکیلے چلنا' صفصاف چرانا-

صَفْصَاف - ایک درخت ہے-

قَاعٌ صَفْصَفٌ - ہموار میدان-

صَفْحٌ - گردنی دینا' چپت لگانا-

صَفْعَانٌ - چپت خورہ' کمینہ-

صَفٌّ - صف باندھنا (یعنی لمبی قطار برابر کرنا) پھیلانا-

مُصَافَّةٌ - طرفین سے صف بندی-

اِصْطِفَافٌ - صف باندھنا-

نَهٰى عَنْ صُفَفِ النُّمُوْرِ - تیندوؤں یا چیتوں کی کھالوں کے زین پوش سے آپؐ نے منع فرمایا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ تیندوؤں کی کھالوں پر سواری سے آپؐ نے منع فرمایا)۔

صُفَّةٌ - زین پوش-

صُفَفٌ - جمع ہے صُفَّةٌ کی اور اونٹ کی کاٹھی پر جو ڈالا جائے اس کو مِيثَرَة کہتے ہیں اس کی جمع مَيَاثِر-

اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ صُفَّةً وَّلَا لُقَّةً - میں نے اس حال میں صبح کی کہ مٹھی اناج یا ایک لقمہ کا بھی مالک نہ تھا-

كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الْوَحْشِ وَهُوَ مُحْرِمٌ (وہ وحشی جانوروں کا جیسے ہرن نیل گائے وغیرہ کا) سکھایا ہوا گوشت توشہ کے طور پر ساتھ رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے-(معلوم ہوا کہ احرام میں شکار کرنا منع ہے نہ کہ جنگلی جانوروں کا گوشت کھانا' جن کو خود مُحرم نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو' یا کسی دوسرے نے شکار کرکے اس کو دیا ہو)۔

اَهْلُ الصُّفَّةِ - مفلس و نادار اور متوکل و مجرد مہاجر مسلمان' جن کے رہنے کے لیے کوئی گھر بھی نہ تھا' وہ مسجد نبوی کے سائبان میں رہتے' ان حضرات کی تعداد ستر تھی- مگر اس تعداد میں کمی یا بیشی بھی ہوتی رہتی تھی-

صُوْفِی - اصل میں یہ صُفِّيٌّ تھا' ایک فا کو واؤ سے بدل دیا (گویا یہ لفظ اہل صفہ کی طرف منسوب ہے)۔[1]

صَلّٰى ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ - ابن عباسؓ نے

---

[1] یہ عجمی لفظ ہے جس کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں اور نہ ہی کسی صحابی' تابعی وغیرہ نے یہ لقب اختیار کیا- (م)

زمزم کے کنارے میں نماز پڑھی-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ - آنحضرتؐ عسفان میں دشمن کے سامنے تھے- (اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَّ الْجَيْشَ فَهُوَ مُصَافٌّ - یعنی دشمن کے لشکر کے سامنے صفیں باندھیں-

وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ - ہم احد کے دن جنگ کے مقاموں میں تھے (کافروں کے مقابلے صفین باندھے ہوئے تھے)-

مَصَافٌّ - جمع ہے مَصَفٌّ کی - یعنی جنگ اور صف بندی کا مقام-

عَلٰى مَصَافِّكُمْ - اپنی اپنی جگہوں میں رہو (یہاں جنگ کے لیے صف بندی ہوئی ہے)-

كَاَنَّهُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ - سورہ بقرہ اور آل عمران گویا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے جو پنکھ پھیلائے ہوئے اڑ رہے ہیں-

صَوَافَّ - جمع ہے صَافَّةٌ کی (بعض نے مندرجہ بالا جملہ کی ترجمانی اس طرح کی ہے "جو قطار باندھے ہوئے اڑ رہے ہیں-" جیسے قرآن حکیم میں ہے:

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا - قسم ان فرشتوں کی جو صفیں باندھے ہوئے اللہ تعالی کی عبادت اور تسبیح کر رہے ہیں) - اور

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ - ان اونٹوں پر اللہ کا نام لو - جو نحر کے مقام پر قطار باندھے کھڑے ہیں-

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ - اگر پہلی صف میں (جو امام کے پیچھے سب سے پہلی صف ہوتی ہے) (جو فضیلت ہے اس کو لوگ جانتے ہوتے (تو اس پر قرعہ ڈالتے' اس کے لیے مسابقت کرتے' ہر شخص یہ کوشش کرتا کہ اول صف میں رہوں' بالآخر قرعہ ڈالنا پڑتا)-

صَفَّ الرِّجَالَ - پہلے مردوں کی صف باندھی-

كُنَّا بِصِفِّيْنَ - ہم صفین میں تھے-

صِفِّيْنُ - یہ شام اور عراق کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ عظیم ہوئی تھی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور کافر یہ خبر سن کر باغ باغ ہو گئے کہ مسلمانوں کے درمیان انتشار پیدا ہو کر تلوار چل گئی-

شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَ صِفُّوْنَ - میں صفین میں موجود تھا اور وہ برا مقام ہے (کیونکہ وہاں مسلمان آپس میں لڑ کر کٹ مرے)-

مِثْلُ الْقَطَائِفِ يَصُفُّوْنَهَا - کملیوں کی طرح ان کے زین پوش بناتے ہیں-

يُؤْكَلُ مَادَفَّ وَلَا يُؤْكَلُ مَا صَفَّ - وہ پرندہ جو دوران پرواز پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر) کھا جائے نہ وہ پرندہ جو پنکھ پھیلا کر منڈلاتا ہے (جیسے چیل یا گدھ وغیرہ)-

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ - (نماز میں) اپنی صفیں برابر رکھو' صفوں کا برابر کرنا نماز کا ایک جزء ہے-

جَعَلَ صُفُوْفَنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ - ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کیں (یکساں برابر' سیدھی متصل اور باقاعدہ)-

صَفَفْتُ الْقَوْمَ فَاصْطَفُّوْا - میں نے لوگوں کو صف باندھنے کے لیے کہا' انہوں نے صف باندھ لی-

اَلصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ - وہ صف جو آپ سے نزدیک تھی-

صَفَّهُمْ فِي الْقِتَالِ - نماز کی صف کو جہاد کی صف کی طرح قرار دیا (جیسے جہاد میں دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اسی طرح نماز میں نفس اور شیطان سے)-

كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ - آں حضرتؐ نماز میں ہماری صفوں کو تیر کی طرح برابر کرتے تھے-

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالی تم لوگوں میں مخالفت ڈال دے گا (تم آپس میں لڑنے لگو گے کیونکہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کا آئینہ دار ہے - جب سب مسلمان صفوں میں مل کر برابر کھڑے ہوں گے آگے پیچھے نہ ہوں گے' تو اس کی برکت سے اللہ تعالی

ان کے دلوں کو بھی جوڑ دے گا اور اتفاق پیدا کر دے گا)۔

(اس زمانہ میں مسلمانوں نے اس خیال کو چھوڑ دیا ہے اور صفوں کی ترتیب کے بارے میں جو ہدایات ہیں ان کو بھلا دیا ہے' اسی کا یہ اثر ہے کہ ان میں آپس میں پھوٹ اور ایسی نااتفاقی ہے کہ خدا کی پناہ۔ یہ اسلام کے دشمن کمین گاہ میں رہ کر مسلمانوں کی نااتفاقی اور پھوٹ سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں اور یہ عقل کے دشمن کچھ نہیں سمجھتے' بلکہ جو کوئی ان کو اتفاق و اتحاد کی تلقین کرے' اس کے فوائد بتائے' یہ ناسمجھ اسی کے دشمن بن جاتے ہیں اور اعدائے دین اور دشمنان اسلام کی صفوں میں مل کر ان کی تباہی کے درپے ہو جاتے ہیں۔ شاید یہ ارشاد:

يَا أُمَّةً ضَحِكَتْ مِنْ جَهْلِهَا الْأُمَمُ۔ مسلمانوں ہی کی شان میں ہے۔

اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا۔ یعنی صفوں کو قائم کرو اور سیدھے مل کر کھڑے ہو (اس طرح سے کہ ہر ایک کا داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے یا بایاں پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے ملا رہے درمیان میں ذرا سی جگہ بھی خالی نہ رہے)۔

اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا۔ کیا تم اس طرح صف نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں۔

خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا اَوَّلُهَا۔ مردوں کی بہتر صف پہلی صف ہے (جو عورتوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف اخیر صف ہے (جو عورتوں کے قریب ہوتی ہے) (اور عورتوں کی بہتر صف اخیر صف ہے (جو مردوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف پہلی صف ہے (جو مردوں سے نزدیک ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں مرد اور عورت سب جماعت کی نماز میں شریک رہتے)۔

رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ۔ اپنی صفوں کو ٹھوس بناؤ (بیچ میں خالی جگہ مت رکھو مل کر کھڑے ہو)۔

اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ۔ پہلے آگے کی صف کو پورا کر لو (پھر جو اس کے نزدیک ہے اگر کچھ کمی رہے تو اخیر کی صف میں رہے (ایسا نہ کرو کہ آگے کی صف میں جگہ ہو اور کوئی اس کے بعد کی صف میں کھڑا ہو جائے)۔

رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ آں حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا نماز پڑھ رہا تھا' آپؐ نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا (کیونکہ جب صف میں جگہ ہو اور کوئی وہاں کھڑا نہ ہو بلکہ اکیلا پیچھے کھڑا ہو جائے' تو اس کی نماز صحیح نہ ہو گی اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ مگر جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ نماز تو صحیح ہو جائے گی پر مکروہ ہو گی اور ایسا کرنے والا گنہگار ہو گا)۔

اِلَّا مَا قُتِلَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ۔ مگر جو دو لشکروں کے بیچ میں مارا جائے۔

صَفْقٌ۔ مارنا اور اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو' ہاتھ پر ہاتھ مارنا' بیع ختم ہونے کے لیے تالی بجانا' بند کرنا' کھولنا۔

صَفَاقَةٌ۔ سنگین ہونا۔

تَصْفِيْقٌ۔ پنکھ مارنا یا تالی بجانا' دستک دینا۔

اِصْفَاقٌ۔ پیٹ بھر کھانا لانا۔

تَصَفُّقٌ۔ تردد۔

اِنْصِفَاقٌ۔ لوٹ جانا۔

اِصْطِفَاقٌ۔ حرکت اور تموج۔

صَافِقَةٌ۔ وہ جماعت جو آکر اترے۔

اِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ اَنْ تُقَاتِلَ اَهْلَ صَفْقَتِكَ۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اس سے عہد و اقرار کرے) پھر اس کو مارنا (کیونکہ یہ دغا اور فریب ہے جو سخت مذموم اور بڑا گناہ ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو مارنا کیونکہ وہ اپنے دینی بھائی ہیں)۔

اَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمْرَةَ قَلْبِهٖ۔ اس کو اپنے ہاتھ کی مار دی (بیعت کی) اور اپنے دل کا پھل دے دیا (مطلب یہ ہے کہ جب بیعت کر لی تو دل سے اس کو پورا کرنا چاہیے)۔

اَلْهَاهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ ان کو بازاروں میں خرید و فرخت نے غافل کر دیا تھا (بہت سی حدیثیں آں حضرتؐ کی ان کو سننے کی فرصت نہیں ملتی تھی)۔

صَفْقَةٌ خَاسِرَةٌ-نقصان کا سودا-

صَفْقَتَانِ فِیْ صَفْقَةٍ-ایک عقد میں دو معاملہ کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (اس کی تفسیر کتاب الباء میں بیعتان فی بیعۃ کے متعلق گزر چکی ہے-

نَهٰی عَنِ الصَّفْقِ وَالصَّفِيْرِ-تالی بجانے اور سیٹی دینے سے آپؐ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ مشرکوں کی خصلت تھی مسلمان جب نماز پڑھتے تو وہ تالیاں بجاتے' سیٹیاں دیتے تاکہ نماز میں توجہ اور خیال بٹے- مجمع البحار میں ہے' بعض نے کہا کہ اسی تالی کے لیے ممانعت ہے جو کھیل کود کے طور پر ہو)-

مترجم کہتا ہے' لیکن جو دستک کام سے دی جائے مثلاً نماز میں کوئی حادثہ یا اور کسی ناگزیر ضرورت سے' تو وہ منع نہیں ہے-

صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ- بڑا معاملہ کرنے والا' جہان میں پھرنے والا (یعنی بہت سفر کرنے والا جہاں دیدہ)-

اِذَا اصْطَفَقَ الْاٰفَاقُ بِالْبَيَاضِ-جب آسمان کے کناروں میں سفیدی پھیل جائے-

فَاصْفَقَتْ لَهٗ نِسْوَانُ مَكَّةَ-مکہ کی عورتیں ان کے پاس جمع ہوئیں- (ایک روایت میں فَانْصَفَقَتْ لَهٗ ہے معنی وہی ہیں)-

فَنَزَعْنَا فِی الْحَوْضِ حَتّٰی اَصْفَقْنَاهُ- ہم نے پانی کھینچ کھینچ کر حوض میں ڈالا' اس میں جمع کیا (صحیح افہقناہ ہے یعنی اس کو بھر دیا-)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ اَخَذَتْ بِاُنْثَيَيْ زَوْجِهَا فَخَرَقَتِ الْجِلْدَ وَلَمْ تَخْرِقِ الصِّفَاقَ فَقَضٰی بِنِصْفِ ثُلُثِ الدِّيَةِ-حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کے فوطے پکڑ لیے اور کھال پھاڑ ڈالی لیکن اندر کی باریک کھال جو گوشت پر ہوتی ہے نہیں پھاڑی- آپ نے حکم دیا تہائی دیت کے نصف حصہ کا-

صِفَاقٌ- وہ جھلی جو کھال کے نیچے گوشت پر چمٹی ہوتی ہے-

لَاُنْزِعَنَّكَ عَنِ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاُصْفُقَانِيَّةِ- تجھ کو سلطنت سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح خدمت گاروں (یعنی غلام اور لونڈیاں کو نکال دیتے ہیں (یعنی ذلت اور رسوائی کے ساتھ' یہ معاویہؓ نے بادشاہ روم کو لکھا تھا)-

اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ-عورتوں کو (اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو) دستک دینا چاہیے (اور مرد سبحان اللہ کہیں)-

اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَلْيَصْفُقْ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ- جب آدمی وضو کرے تو اپنے منہ پر پانی مارے (اس طرح کہ پانی ڈالنے پر آواز نکلے' یعنی زور سے چھپا کہ مارے- یہ امامیہ کی روایت ہے) (مجمع البحرین میں ہے کہ صفقة ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو کہتے ہیں- اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی قطعی معاملہ کرتے' معاہدہ وغیرہ تو ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا- اسی نسبت سے اب ہر مطلق عقد کو صفقة کہنے لگے' جس طرح مستعمل ہے)-

بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ صَفْقَةِ يَدِكَ- یعنی اللہ تعالی تمہارے معاملہ میں برکت دے-

مَنْ نَكَثَ صَفْقَةَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَى اللّٰهِ اَجْذَمَ- جو شخص امام برحق سے بیعت کر کے پھر اس کو توڑ ڈالے (امام سے کئے گئے عہد سے پھر جائے) وہ اللہ تعالی کے پاس دست و پا شکستہ یا جذام کی بیماری میں مبتلا ہو کر آئے گا (جذام کی بیماری سے آخر میں ہاتھ پاؤں سڑ کر گل جاتے ہیں اور یہاں پر امام سے مراد ایسا امام یا امیر ہے کہ جس کی امارت و امامت شرعاً صحیح ہو اور بیعت توڑنا اس وقت گناہ ہے جب بلا وجہ شرعی ہو- لیکن اگر امام منکرات کا ارتکاب کرنے لگے اور اپنے مامور و متبعین کو خلاف شرع احکام دینے لگے تو ایسی صورت میں نہ صرف اس کی بیعت کا قلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکے بلکہ اس کو اس منصب سے معزول کر دینا ہی درست ہے)-

نَهٰی عَنِ الْاِسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ-جب بیع کا معاملہ قطعی ہو جائے تو پھر اس میں کمی کرانا یا بائع سے کہنا کہ کچھ قیمت کم کر دے) اس سے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے)-

وَيُطَافُ عَلٰی نِزَالِهَا فِیْ اَفْنِيَةِ قُصُوْرِهَا بِالْاَعَاسِيْلِ الْمُصَفَّقَةِ- بہشت میں اترنے اور ٹھہرنے کے مقاموں میں' اس کے محلات کے صحنوں میں صاف کئے ہوئے

شہد کا دودھ ہوگا-

اَلْعَسَلُ الْمُصَفَّقُ- صاف کیا ہوا شہد-

فَضَرَبَهُ فِي الْعَانَةِ فَخَرَجَتِ الصِّفَاقُ یا فَخَرَجَتِ السِّفَاقُ- اس کے پیڑو پر مارا تو اندر کی جھلی جو گوشت پر ہوتی ہے نکل آئی-

صَفِيْقُ الْوَجْهِ- بے شرم-

صَفْنٌ یا صُفُوْنٌ- تین پاؤں پر کھڑا ہونا چوتھا پاؤں اٹھا کر دونوں پاؤں برابر رکھنا' مارنا' متفکر ہونا' حیران ہونا-

تَصْفِيْنٌ صَفْنٌ بنانا' یعنی وہ گھر جو زنبور اپنے لیے بناتی ہے-

تَصَافُنٌ -حصوں کے موافق بانٹ لینا-

صَفَنٌ اور صَفْنٌ- خصیہ کی تھیلی کو بھی کہتے ہیں اور بالی کے خلاف کو اور دستر خوان کو-

صُفْنٌ- ڈولچی جس سے وضو کرتے ہیں اور توشہ دان-

اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قُمْنَا خَلْفَهُ صُفُوْفًا كُلٌّ صَافِنٌ قَدَمَيْهِ قَائِمًا فَهُوَ صَافِنٌ- جب آنحضرتؐ رکوع سے سر اٹھاتے' ہم سب صفیں باندھے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے (عرب لوگ ہر شخص کو جو اپنے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے کھڑا ہو "صَافِن" کہتے ہیں)-

صُفُوْنٌ یہ جمع ہے صَافِنٌ کی (جس طرح قُعُوْدٌ جمع ہے قَاعِدٌ کی)-

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّقُوْمَ لَهُ النَّاسُ صُفُوْنًا- جو شخص اس کو پسند کرے کہ لوگ دونوں پاؤں برابر کر کے اس کے لیے کھڑے ہو جائیں (تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے)-

فَلَمَّا دَنَا الْقَوْمُ صَافَنَّاهُمْ- جب وہ نزدیک آئے تو ہم بھی ان کے برابر کھڑے ہوئے-

نَهٰى عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِنِ- آں حضرتؐ دونوں پاؤں جوڑ کر (کہ درمیان میں کشادگی نہ رہے) نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

صَافِن- یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معنی میں اختلاف ہے- دراصل صافن اس کو کہیں گے جو اپنا ایک پیر پیچھے کی طرف موڑ لے جیسے گھوڑا اپنے سم موڑ لیتا ہے- مگر بعض کا کہنا ہے کہ "صافن" وہ ہے جو ایک ہی پیر پر کھڑا ہو کر اپنے جسم کا سارا وزن اسی پر لے لے اور دوسرا پیر اٹھا رہنے دے-

رَأَيْتُ عِكْرَمَةَ يُصَلِّيْ وَقَدْ صَفَنَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ- میں نے عکرمہ کو دیکھا وہ دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہے تھے-

اِنَّهُ عَوَّذَ عَلِيًّا حِيْنَ رَكِبَ وَ صَفَنَ ثِيَابَهُ فِيْ سَرْجِهٖ- جب حضرت علیؓ جنگ کے لیے سوار ہوئے' تو آنحضرتؐ نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی (یعنی اللہ کی حفاظت ان کے لیے چاہی) اور ان کے کپڑے ان کی زین میں جوڑ دیے-

لَئِنْ بَقِيْتُ لَأُسَوِّيَنَّ بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى يَأْتِيَ الرَّاعِيَ حَقُّهُ فِيْ صُفْنِهٖ- اگر میں اور زندہ رہا تو سب لوگوں کو برابر کردوں گا (کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے گا) حتی کہ گڈریے (چرواہے) کا حق اس کے توشہ دان میں آ جائے گا (اس کو اپنے حق کے لیے لڑنا جھگڑنا نہ پڑے گا)-

صُفْنٌ- وہ تھیلہ جس میں چرواہے کا کھانا' چمقاق اور دوسری ضروریات رہتی ہیں-

اَلْحِقْنِيْ بِالصُّفْنِيْ- پانی کی ڈولچی لے کر مجھ سے مل-

شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَ بِئْسَ الصِّفُّوْنَ- میں (جنگ) صفین میں موجود تھا اور صفین بری جگہ تھی- (ایک ایسی جگہ اور مقام کہ جہاں لڑ کر مسلمانوں کی اجتماعیت پاش پاش ہوگئی)-

صَفْوٌ یا صَفَاءٌ یا صُفُوٌّ- صاف ہونا' آسمان پر ابر نہ ہونا' اوپر اور بالائی حصہ کا عمدہ کھانا نکال لینا-

صَفْوٌ اور صَفَاوَةٌ- دودھ بہت ہونا-

تَصْفِيَةٌ- صاف کرنا-

مُصَافَاةٌ اور اِصْفَاءٌ- صاف رکھنا-

اَصْفَى الرَّجُلُ- کثرت جماع کے سبب خالی ہوگیا' اب اس میں منی نہ رہی- شاعر کی شعر گوئی ختم ہوگئی-

تَصَافِي- باہم صاف ہونا' موافقت کر لینا-

اِصْطِفَاءٌ- چن لینا' برگزیدہ کرنا-

اِسْتِصْفَاءٌ - برگزیدہ سمجھنا-

صَافِي - سوداگروں کی اصطلاح میں خالص نفع بعد وضع اخراجات-

اِنْ اَعْطَيْتُمُ الْخُمُسَ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَاَنْتُمْ اٰمِنُوْنَ - اگر تم لوٹ کے مال میں پانچواں حصہ اور آنحضرتؐ کا حصہ اور صفی ادا کر دو تو پھر تم کو امن ہے کچھ ڈر نہیں-

صَفِيٌّ - وہ چیز جو لشکر کا سردار لوٹ کے مال میں سے خاص اپنے لیے چن لے تقسیم غنیمت سے پہلے- اس کو صفیہ بھی کہتے ہیں- طیبی نے کہا یہ صفی لینا صرف آں حضرتؐ کو جائز تھا اور کسی حاکم کو ایسا کرنا درست نہیں ہے-

صَفَايَا - جمع ہے صَفِيَّةٌ کی-

كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ - ام المومنین صفیہ صفی تھیں (یعنی آنحضرتؐ نے خیبر کی لوٹ میں سے ان کو خاص اپنے لیے منتخب فرما لیا تھا)-

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَّقُوْحٍ صَفِيٍّ فِيْ عَامِ لَزْبَةٍ - کسی کام میں ایک بار سبحان اللہ کہنا' ایک دودھیل اونٹنی سے بہتر ہے جو جننے کے قریب ہو اور قحط اور سختی کے سال میں ملے-

اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ - (اللہ تعالی جب کسی بندے کے خالص چہیتے (مثلا فرزند یا بیوی یا دوست یا بھائی) کو اٹھا لے پھر وہ صبر کرے اور اللہ تعالی سے اس کا ثواب چاہے تو اللہ تعالی اس کے لیے بہشت کے سوا دوسرا کوئی بدلہ پسند نہیں کرتا (یعنی ایسا شخص ضرور بہشت میں جائے گا)-

كَسَانِيْهِ صَفِيِّيْ عُمَرُ - میرے منتخب دوست عمر نے مجھ کو یہ پہنایا-

لَهُمْ صِفْوَةُ اَمْرِهِمْ - ان کو اپنے کام میں جو بہتر ہو اس کا اختیار ہے-

هُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوَافِي الَّتِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ (حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ دونوں ان مالوں کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے جو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو خاص کر کے دیئے تھے بنی نضیر یہودیوں کی جائدادوں میں سے-

صَوَافِي (نہایہ میں ہے کہ) وہ املاک اور اراضی جن کے مالک جلاوطن کر دیئے گئے یا مر گئے اور وہ لاوارث رہ گئیں-

صَافِيَه - یہ صَوَافِي کا مفرد ہے (ازہری نے کہا کہ صوافی وہ املاک اور اراضی جن کو بادشاہ خاص اپنے مصارف کے لئے مخصوص کر لے) (اور بعض نے قرآن میں اس طرح پڑھا ہے:

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافِيَ - یعنی ان جانوروں پر اللہ تعالی کا نام لو جو خاص اس کے لیے رکھے گئے ہیں)-

مترجم کہتا ہے دکن کی اصطلاح میں ایسی اراضی کو کہ جس کو بادشاہ اپنے لیے مخصوص کر لیتا ہے "صرف خاص" کہتے ہیں اور اب تک ریاست حیدر آباد میں ایک قلعہ ملک اس نام سے مخصوص ہے جو نظام کے مصارف خاص میں صرف کیا جاتا ہے-

صَفَا وَمَرْوَة - یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حج اور عمرے میں سعی کرتے ہیں (اصل میں صَفَا جمع ہے- صَفَاةٌ کی بہ معنی چکنا اور صاف پتھر)-

يَضْرِبُ صَفَاتَهَا بِمِعْوَلِهٖ - اس کے سخت اور چکنے پتھروں کو اپنے سبل سے مارتا ہے (سبل زمین کھودنے کا آلہ- یعنی اس کو خوب پرکھتا ہے)

لَا تُقْرَعُ لَهُمْ صَفَاةٌ - ان کا کوئی پتھر ٹھونکا جاتا (یعنی ان کو کوئی نہیں ستاتا)-

كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ - وحی کی آواز ایسی ہے جیسے ایک زنجیر کو صاف سپاٹ چکنے پتھر پر چلائیں-

صَفْوَان کی جمع صُفِيٌّ ہے- بعض نے کہا کہ وہ خود جمع ہے اور اس کا مفرد صَفْوَانَةٌ-

اَبْيَضُ مِثْلُ الصَّفَا - سفید چکنے اور صاف پتھر کی طرح (یہ مثال ہے ایمان کے استحکام اور صحت وصفائی کی)-

وَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدِرُهٗ عَلَيْهِمْ - اچھا اچھا تو تمہارے لیے ہے اور خراب خراب سب ان پر ہے (یعنی رعیت کے لوگ مزے میں رہتے ہیں' بادشاہوں کے عطیات لے کر مزے اور

آرام سے گزارتے ہیں اور بادشاہ کو طرح طرح کی فکریں کرنا پڑتی ہیں- مال کا وصول اور جمع کرنا' پھر مناسب مواقعوں پر صرف کرنا- رعایا اور ملک کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کی تاک میں رہنا)-

اِصْفَاءٌ- چننا-

اِنَّمَا سُمِّیَ الصَّفَا لِاَنَّ الْمُصْطَفٰی اٰدَمَ هَبَطَ عَلَیْهِ- صفا پہاڑ کا نام صفا اس لیے ہوا کہ مصطفے (یعنی حضرت آدمؑ) اسی پر اترے تھے-

نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَنَا لَنَا الْاَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ- ہم (امام لوگ) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالی نے ہماری اطاعت فرض کی ہے' ہم ہی کو لوٹ کے مال ملنے چاہیں اور منتخب شدہ مال بھی ہم کو ملنا چاہیے-

لِلْاِمَامِ صَوَافِیُ الْمُلُوْكِ- امام کو بادشاہوں کی خاص چنی ہوئی چیزیں ملنی چاہیں (یعنی کافر بادشاہوں کی)-

قَدِ اصْطَفٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ذُوالْفِقَارِ اِخْتَارَهٗ لِنَفْسِهٖ- آنحضرتؐ نے غزوہ بدر میں (لوٹ کے مال سے) منبہ بن حجاج کی تلوار خاص اپنے لیے رکھ لی' اسی کا نام ذوالفقار تھا- پھر وہ تلوار حضرت علیؓ کو دے دی)-

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ- حضرت محمد اللہ تعالی کے منتخب (بندہ) ہیں' اس کی مخلوقات میں-

صَافِیَةٌ- یہ حضرت فاطمہؓ کا ایک باغ تھا-

صَفْوَان- یہ کئی راویان حدیث کا نام ہے- اس کے علاوہ صفوانؓ بن معطل وہ صحابی تھے جن سے ام المومنین حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی تھی-

صَفِیَّةٌ- یہ عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی پھوپی تھیں حضرت زبیرؓ ان کے بیٹے تھے- اور صفیہ بنت حیی آنحضرتؐ کی بیوی تھیں جو غزوہ خیبر میں ہاتھ آئی تھیں-

باب اصاد مع القاف

صَقْبٌ- گھونسا لگانا یا سخت ٹھوس چیز پر مارنا' بلند کرنا' اکٹھا کرنا' آواز کرنا' قریب ہونا' دور ہونا-

مُصَاقَبَةٌ- مواجہہ اور موافقت-

اِصْقَابٌ- نزدیک کرنا' نزدیک ہونا-

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ- ہمسایہ اپنے نزدیک والی زمین یا مکان کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ حاصل ہے- ایک روایت میں بسقبه ہے سین سے' معنی وہی ہیں- یہ حدیث امام ابوحنیفہ کی دلیل ہے کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے اور جمہور علماء صرف شریک کے لیے حق شفعہ ثابت کرتے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھنا چاہیے' اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے' اس کا حق دور والوں پر مقدم ہے اور اگر اس سے شفعہ کا حق مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ ہمسایہ شریک پر مقدم ہو- حالانکہ خود حنفی حضرات بھی اس کے قائل نہیں ہیں- کذا قال الکرمانی)-

كَانَ اِذَا اُوْتِیَ بِالْقَتِیْلِ قَدْ وُجِدَ بَیْنَ الْقَرْیَتَیْنِ حَمَلَهٗ عَلٰی اَصْقَبِ الْقَرْیَتَیْنِ اِلَیْهِ- حضرت علیؓ کے پاس جب کوئی ایسا مقتول آتا جس کی نعش دو بستیوں کے درمیان ملتی' تو آپ اس کو نزدیک والی بستی میں اٹھا لاتے (وہاں دریافت کرنے قسامت کا حکم دیتے)-

صَقَحٌ- سر کے سامنے کے حصے پر بال نہ ہونا- بمعنی صَلَعٌ ہے اَصْقَحُ بمعنی اَصْلَعُ-

صَقْرٌ- مارنا-

صَاقُوْر- پھاوڑے یا بیلچہ سے توڑنا' سلگانا' جلانا' سخت گرمی پہنچانا-

تَصْقِیْرٌ- سلگانا' روشن ہونا-

اِصْقِرَارٌ- بہت ترش ہونا-

صَقْرٌ- ہر شکاری پرند کو کہتے ہیں- جیسے باز' شاہین بحری وغیرہ-

صاقر- جو پرندے شکار نہیں کرتے ان کو کہتے ہیں-

صَقْرٌ- کھٹے دودھ کو بھی کہتے ہیں-

كُلُّ صَقَّارٍ مَلْعُوْنٌ- ہر صقار ملعون ہے (لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ صقار کون؟ ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ

میں کچھ لوگ ہوں گے جب وہ آپس میں ملیں گے تو ایک دوسرے پر لعنت کریں گے)۔

(ایک روایت میں سَقَّارٍ ہے سین ہے اس کتاب ''س'' میں بیان کیا جا چکا ہے۔ بعض نے کہا صَقَّارٍ سے چغل خور مراد ہے اور بعض نے مغرور اور متکبر معنی کیے ہیں)۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الصَّقُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چغل خور (یا دیوث) کا نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا - یا جلدی سے چل دینے والا پرندہ۔

نَاقَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ - تیز رو اونٹنی (اس کا ذکرا وپر گزر چکا)۔

لَيْسَ الصَّقْرُ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ - کھجور کا شیرہ درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہے (بلکہ کھجور کو درخت سے اتار کر اس سے بنایا جاتا ہے)۔

صَقْعٌ - مارنا یا سر پر مارنا، داغ دینا، گوز لگانا، گراتا، سیدھے راستہ سے پھر جانا یا خیر اور احسان کے راستہ سے پھرنا۔ چیخنا پکارنا (جیسے صُقَاعٌ اور صَقِيْعٌ ہے)۔

صَقْعٌ - بیہوش ہونا۔

صَقِيْعٌ - شبنم، اوس۔

مِصْقَعٌ - فصیح و بلیغ بلند آواز والا۔

مَنْ زَنَا مِمْ بِكْرٍ فَاصْقَعُوْهُ مِاَةً - جو شخص کنواری سے زنا کرے اس کے سو کوڑے لگاؤ۔

مِمْ بِكْرٍ اصل میں مِن بِكْرٍ تھا مگر نون کے بعد جب بے آتی ہے تو نون کو میم سے بدل دیتے ہیں۔ بعض نے کہا یہ مم بکر ہے بہ کسرہ راءبلاتنوین۔ اصل میں مِنَ الْبِكْرِ تھا اور یہ اہل یمن کی لغت ہے وہ لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں جیسے

ليس من امبرا مصيام فی امسفر

اِنَّ مُنْقِذً اُصْقِعَ اٰمَّةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ - منقذ کے سر پر زمانہ جاہلیت میں ایک زخم لگا تھا جو اس کے داغ پر پہنچا تھا۔

صُقْعَةٌ - سخت سردی۔

شَرُّ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ الْخَطِيْبُ الْمِصْقَعُ - فتنہ اور فساد میں سب سے بدتر وہ خطبہ سنانے والا ہے جو فصیح آواز والا ہو (لوگ اس کے خطبے سے اور زیادہ گمراہوں اور فتنہ اور فساد پر مستعد ہوں)۔

صَقْعَبٌ - لمبی آواز دینے والا۔

صَقْعَرَةٌ - چیخنا۔

صُقْعُرٌ - ٹھنڈا پانی یا تلخ غلیظ و بدبودار پانی۔

صَقْلٌ یا صِقَالٌ جلا دینا، صاف کرنا، صیقل کرنا، ہیل نکال ڈالنا، مارنا۔

مُصَاقَلَةٌ - مدارات کرنا، مداہنت کرنا۔

صِقَالَةُ الْبَنَّاءِ - پاڑ جس کو بنا کر عمارت کے بالائی حصہ کو تعمیر کرتے ہیں۔

صُقْلَةٌ - کوکھ۔

صَيْقَل - وہ شخص جو تلواروں کا زنگ صاف کرتا ہے۔ ان کو جلا دیتا ہے۔

صَيَاقِل اور صَيَاقِلَة - یہ صَيْقَل کی جمع ہیں۔

وَلَمْ تُزْرِبِهٖ صُقْلَةٌ - لاغری اور دبلے پن نے اس میں کوئی عیب نہیں کیا (یہ صَقَلْتُ النَّاقَةَ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے اونٹنی کو دبلا کیا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ بہت کہیں پھولا تھا اور نہ بالکل دبلا تھا)۔

وَ يُصْبِحُ صَقِيْلًا دَهِيْنًا - آنحضرت صبح کرتے اور آپ چمک دار چکنے ہوتے (یعنی حضورؐ کا جسم صاف، چمکدار اور نورانی معلوم ہوتا)۔

مِصْقَلَة - حضرت علیؓ کا حامل تھا۔ اور جس چیز سے کسی زنگ خوردہ شے کو صاف کریں اس کو بھی مِصْقَلَةٌ کہتے ہیں۔

صَقِيْلٌ - چکنی ٹھوس چیز جس کے اندر پانی جذب نہ ہو بلکہ اوپر ہی سے بہہ جائے۔

صِقْلَابٌ - بہت کھانے والا، اور سفید رنگ۔

صَقَالِبَة - چھٹی اقلیم کے لوگ جو سفید رنگ ہوتے ہیں۔ (جیسے بلغاری اور روسی)۔

باب الصاد مع الكاف

صَكٌّ - زور سے مارنا، دھکیلنا، طمانچہ لگانا، تمسک، دستاویز قبالہ

بند کرنا' ملا دینا۔

اِصْطِكَاكٌ ۔رگڑ کھانا۔

صَكَّاكٌ ۔قبالہ نویس۔

صَكِيْكٌ ۔ضعیف' ناتوان۔

مَرَّ بِجَدْيٍ اَصَكَّ مَيِّتٍ ۔ آنحضرتؐ ایک بکری کے مرے ہوئے بچے پر گزرے' جس کے گھٹنے رگڑے گئے تھے۔

صَكَكٌ ۔دوڑنے کے وقت ایک پیر کا گھٹنا دوسرے سے رگڑ جانے کو "صکك" کہتے ہیں۔ (بعض نے کہا ہے کہ اصلک سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ اس کے گھٹنوں کے بال نکل گئے تھے)۔

قَاتَلَكَ اللّٰهُ اُخَيْفِشَ الْعَيْنَيْنِ اَصَكَّ الرِّجْلَيْنِ (عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے (کمبخت) آنکھوں کا بیمار' پاؤں کا "اَصَك" ہے (یعنی چلتے وقت تیرا ایک پاؤں دوسرے سے رگڑ کھاتا ہے)۔

حَمَلَ عَلٰى جَمَلٍ مِّصَكٍّ ۔ایک مضبوط زوردار اونٹ پر سوار کیا (بعض نے کہا 'مِصَكّ" سے وہی مطلب مراد ہے کہ چلنے کے دوران اس کی کونچیں رگڑا کھائیں)۔

فَاَصُكُّ سَهْمًا فِىْ رِجْلِهٖ ۔ میں اس کے پاؤں میں ایک تیر مار دیتا۔

فَاصْطَكُّوْا بِالسُّيُوْفِ ۔آخر وہ تلواروں سے لڑنے لگے (ایک دوسرے پر وار کرنے لگے)۔

اَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ ۔(ابوہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ) تو نے دستاویزوں کی بیع درست کر دی (اس زمانہ میں یہ ہوتا تھا کہ حکومت سے لوگوں کو سالانہ یا ماہوار کی سند مل جاتی کہ اتنے عرصہ کے بعد ان لوگوں کو اتنی رقم ادا کر دی جائے گی۔ لوگ ان سندوں کو رقم وصول کرنے سے قبل دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے۔ ابوہریرہؓ نے اس سے منع کیا کیونکہ یہ ایک ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی بائع کے قبضہ میں نہیں آئی' اور اس طریقہ کی بیع سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں حکومت نے نوٹ نکالے ہیں۔ یعنی لوگوں سے روپیہ لے کر اتنے ہی روپے کی ایک دستاویز اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ مجاز ہے کہ جب چاہے اس دستاویز کو بیچ ڈالے یا حکومت کو واپس کر کے اپنا روپیہ واپس لے۔ بظاہر اس کی بیع میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومت کے سیاسی زور سے اس دستاویز کو رواج دیا گیا ہے اور اس رواج کو روکنا حکومت کی نگاہ اور قانون میں بغاوت کرنا ہے۔ بہرحال یہ لازمی ہے کہ نوٹ برابر برابر بیچے یعنی سو روپے کا سو روپے کے عوض' ورنہ سود ہوگا اگر بغیر بٹہ کے گریز نہ ہو تو ایسا کرے کہ مثلاً ۹۹ روپے لے اور ایک روپیہ کے بدل آٹھ آنے یا بارہ آنے کے پیسے لے لے تو اس صورت میں اختلاف جنس کی وجہ سے سود کی حرمت باقی نہ رہے گی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ معاملہ نقدا نقد کرے نہ کہ ادھار' کیونکہ یہ بیع صرف میں داخل ہے اور اس میں ایک طرف ادھار ہونا درست نہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ سرکاری سندوں کا بھی جس میں رقم دینے کا وعدہ ہو یا غلہ وغیرہ دینے کا' تو اس کا بیچنا درست ہے وہ شخص ان کو فروخت کر سکتا ہے جس کے نام کی سند ہے۔ لیکن جس نے اس کو خریدا' وہ پھر اس کو تیسرے کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا جب تک رقم یا غلہ وصول نہ کر لے۔

كَانَ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّ جَفْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَدْعَانَ فِىْ صَكَّةِ عُمَيٍّ ۔آں حضرتؐ عبد اللہ بن جدعان کے کٹرے میں دوپہر کے وقت سایہ لیتے (یہ کٹرہ بہت بڑا تھا۔ عبد اللہ بن جدعان زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو اس میں سے کھلایا کرتے' سوار اور پیادے سب اس میں سے کھاتے۔ "عمی" ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کی دوپہر کی گرمی میں خدمت کرتا' ان کو پانی پلاتا۔ بعض نے کہا ایک لٹیرا تھا جس نے دوپہر کے لئے عام طور پر استعمال ہونے لگا)۔

صَكَّةُ عُمَيٍّ کے بارے میں بعض نے کہا کہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نصف النہار کے وقت شدت تمازت میں جو کوئی باہر نکلتا ہے تو سورج کی عمودی شعائیں آنکھ نہیں کھولنے دیتیں گویا اندھے کی طرح ہو جاتا ہے۔

اہل عرب کہتے ہیں:

لَقِيْتُهٗ صَكَّةَ عُمَيٍّ ۔میں اس سے ٹھیک دوپہر کو ملا۔

حَتّٰی اَعْطٰی صِکَاکًا - یہاں تک کہ اس نے دستاویزیں دے دیں-

فَلَمَّا جَاءَ ہٗ صَکَّہٗ - جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے تو آپ نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا ان کی آنکھ پھوڑ دی (کیونکہ وہ اس وقت آدمی کے بھیس میں تھے اور حضرت موسیٰ نے ان کو نہیں پہچانا)-

مَا مِنْ رَجُلٍ یَّشْھَدُ شَھَادَۃَ زُوْرٍ عَلٰی رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مَکَانًا صَکًّا مِنَ النَّارِ - جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹی گواہی دے (اس کو نقصان پہنچانے کے لیے) تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی ایک جگہ کا قبلہ اس کے لیے لکھ دے گا (وہ اس جگہ میں ضرور جائے گا)-

ھَلْ تَعْلَمُ نَفْسَ مَنْ تَقْبِضُ قَالَ لَا اِنَّمَا ھِیَ صِکَاکٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِقْبِضْ نَفْسَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ - (کسی نے حضرت عزرائیلؑ سے پوچھا کیا تم کو یہ معلوم رہتا ہے کہ فلاں شخص کی روح میں قبض کروں گا (یعنی قبض کرنے سے پیشتر تم کو اس کا علم رہتا ہے کہ اس کی موت فلاں وقت آئے گی) انہوں نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ (ہر روز) آسمان سے پروانے اترتے ہیں کہ آج فلاں شخص کی جو فلانے کا بیٹا ہے روح قبض کر (میں خدائی پروانوں پر عمل کرتا ہوں باقی موت کا وقت وہ مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے' بجز پروردگار کے اس کو کوئی نہیں جانتا - دوسری روایت میں ہے کہ ساری دنیا حضرت عزرائیل کے سامنے ایک طبق کی طرح ہے جس میں دانے پڑے ہوں- پھر جس دانے کے اٹھا لینے کا حکم ہوتا اس کو وہ اٹھا لیتے ہیں)-

فَجَاءَتِ الرِّیْحُ بِبَوْلِہٖ فَصَکَّتْ وُجُوْھَنَا وَثِیَابَنَا - ہوا اس کا پیشاب اڑا کر لائی اور ہمارے چہروں اور کپڑوں پر مار دیا-

صَکْمٌ - مارڈالنا' دھکیلنا-

صَاکِمٌ - موزہ-

صُکُمٌ - جمع ہے صاکم کی-

صَکْمَۃٌ - سخت صدمہ-

صَوَاکِم - مصائب' سختیاں-

صَکَمَتْہُ الصَّوَاکِمُ - اس پر مصائب ٹوٹ پڑے-

باب الصاد مع اللام

صَلْبٌ - جلانا' سولی دینا' چربی نکالنا' بھوننا' ہمیشہ رہنا' سخت ہونا-

صَلَابَۃٌ - سختی-

تَصْلِیْبٌ - سخت بن جانا' سخت ہونا-

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْمُصَلَّبِ - آنحضرتؐ نے اس کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا جس میں صلیب (ترسولی) کی شکلیں بنی ہوں (نصاریٰ یہ شکل برکت کے لیے بناتے ہیں- ان کے خیال میں حضرت عیسیٰ سولی پر چڑھائے گئے تھے- پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر کے اٹھا لیا)-

کَانَ اِذَا رَاٰی التَّصْلِیْبَ فِیْ مَوْضِعٍ قَضَبَہٗ - آپ کس کپڑے میں کہیں ترسول کی شکل دیکھتے تو اس کو کاٹ ڈالتے-

فَنَاوَلْتُھَا عِطَافًا فَرَاَتْ فِیْہِ تَصْلِیْبًا فَقَالَتْ نَحِّیْہِ عَنِّیْ - میں نے ان کو ایک چادر کا کونہ دیا' انہوں نے دیکھا کہ اس میں صلیب کی شکل بنی ہے تو کہنے لگیں اس کو ہٹاؤ (مجھ سے دور رکھو)-

تَکْرَہُ الثِّیَابَ الْمُصَلَّبَۃَ - حضرت بی بی ام سلمہؓ ان کپڑوں کو مکروہ سمجھتی تھیں' جن میں صلیب کی شکل بنی ہوتی-

رَاَیْتُ عَلَی الْحَسَنِ ثَوْبًا مُّصَلَّبًا - میں نے امام حسنؓ کو ایک کپڑا پہنے دیکھا جس پر صلیب کی شکل بنی تھی-

تَصْلِیْب - عورتوں کا ایک خاص قسم کا پہناوا-

صَلَّبَتِ الْمَرْاَۃُ خِمَارَھَا - یعنی عورت نے اپنی اوڑھنی میں تصلیب کی-

خَرَجَ اِبْنُہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَضَرَبَ جُفَیْنَۃَ الْاَعْجَمِیَّ فَصَلَّبَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو آپ کے صاحبزادے عبید اللہ نکلے اور جفینہ عجمی کو (جو آپ کی قتل کی سازش میں شریک پایا گیا تھا) اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں مارا' ترسول کی شکل بنا دی- (یعنی ایسی شکل) +

صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِیْ عَلٰى خَاصِرَتِیْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰذَا الصُّلْبُ فِی الصَّلٰوةِ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُ- میں نے حضرت عمرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنا ہاتھ کوکھ پر رکھا انہوں نے کہا نماز میں سولی کی شکل بنانا یہی ہے' آنحضرتؐ اس سے منع فرماتے تھے (اس لیے کہ جس شخص کو سولی دی جاتی ہے اس کے دونوں ہاتھ اسی طرح لکڑی پر پھیلے رہتے ہیں)-

خَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ- اللہ تعالی نے کچھ لوگوں کو بہشت کے لیے بنایا اور بہشت کو ان کے لیے اس وقت سے بنایا جب وہ اپنے باپ دادوں کی پشت میں تھے (ابھی دنیا میں آئے بھی نہ تھے)-

اَصْلَابٌ- یہ صُلْبٌ کی جمع ہے' بمعنی پشت-

قَرَابَةٌ صُلْبِيَّةٌ- خون کا رشتہ-

قَرَابَةٌ سَبَبِيَّةٌ- شادی کی رشتہ داری' یعنی ازار بندی رشتہ-

فِی الصُّلْبِ الدِّيَةُ- اگر کمر توڑ ڈالی جائے) (آدمی کبڑا ہو جائے) تو اس میں دیت لازم ہوگی (بعض نے اس طرح پر ترجمہ کیا ہے کہ "پیٹھ پر مارنے کی وجہ سے اگر منی کا نکلنا موقوف ہو جائے تو دیت لازم ہوگی-")

تُنْقَلُ مِنْ صَالَبٍ اِلٰى رَحِمٍ- اذا مضى عالم بدا طبق (یہ اس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو حضرت عباسؓ نے آں حضرتؐ کی تعریف میں کہا' یعنی تم پشت پدر سے ماں کے پیٹ میں منتقل ہوتے رہے' جب ایک عالم گزر تو دوسرا طبقہ پیدا ہوا-

لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَاهُ اَصْحَابُ الصُّلُبِ- جب آپ مکہ میں آئے تو ہڈیوں کے پکانے والے آپ کے پاس آئے (یہ وہ لوگ تھے جو ہڈیاں جمع کر کے ان کو پانی میں پکاتے اور جو کچھ روغن ان میں سے نکلتا اس کا سالن کرتے)-

اِنَّهُ اسْتُفْتِیَ فِی اسْتِعْمَالِ صَلِيْبِ الْمَوْتٰى فِی الدِّلَاءِ وَالسُّفُنِ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ- حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ مردار کی چربی ہم ڈولوں اور کشتیوں میں لگائیں آپ نے فرمایا نہیں-

صَلِيْبٌ چربی کو بھی کہتے ہیں صُلُبٌ اس کی جمع ہے-

تَمْرُ ذَخِيْرَةٍ مُصَلِّبَةٌ- ذخیرہ کی کھجور سخت ہوتی ہے-

تَمْرُ الْمَدِيْنَةِ صُلْبٌ- مدینہ کی کھجور سخت ہوتی ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں:

رُطَبٌ مُصَلِّبٌ- پکی کھجور سخت اور خشک-

اَطْيَبُ مَضْغَةٍ نِيَّةٌ مُصَلِّبَةٌ- جو صیحانی کھجور سخت ہو گئی' وہ چبانے میں بہت عمدہ (ہوتی) ہے- (صیحانی مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے)-

اِنَّ الْمُغَالِبَ صُلْبَ اللّٰهِ مَغْلُوْبٌ- جو شخص اللہ تعالی کی قوت سے مقابلہ کرے وہ مغلوب ہوگا (کیونکہ اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں' جس کسی میں کچھ قوت ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے-)

فِیْ ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ اَوْتَصَاوِيْرَ- اس کپڑے میں جس میں تر سول کی شکل بنی ہو یا تصویریں ہوں-

يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ (جب حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے تو) صلیب کو توڑ ڈالیں گے- (مذہب عیسائیت کو جو نصاری نے اختیار کر لیا ہے اس کی تردید کریں گے اور باطل قرار دیں گے اور توحید اور اسلام کو پھیلائیں گے)-

لَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ- جہاں جہاں اس میں مورتیں تھیں ان کو توڑ ڈالا (تصالیب سے تصاویر مراد ہیں)-

اَمَرَ بِمَحْوِ الصُّلُبِ- آپؐ نے تر سول کو میٹ ڈالنے کا حکم دیا-

صَالِب- سخت بخار لرزے کے ساتھ-

صَلِيْبِيَّةٌ- نصاری کی وہ فوجیں جو اپنے جھنڈوں اور کپڑوں پر صلیب کا نشان بنا کر بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لیے آئے تھے یہ جنگ دنیا کی بڑی جنگوں میں سے ہے اس میں نصاری اور مسلمان مارے گئے- بالآخر بیت المقدس پر قبضہ مسلمانوں ہی کا رہا- سلطان صلاح الدین نصاری پر غالب ہوئے اور ان کو نکال باہر کیا- محاربہ صلیب اسی جنگ کا نام ہے-

اَقِمْ صُلْبَكَ- اپنی پیٹھ (رکوع میں) سیدھی رکھ-

صَلْتٌ- ایڑ لگانا' چکنائی کم ہونا' کشادہ پیشانی' عمدہ صیقل کی

ہوئی تلوار' بڑی چھری' جو شخص اپنی حاجتوں کو پورا کرے-

صَلْتٌ اور صُلْتٌ- ننگی تلوار سے مارنا-

اِصْلِيْتٌ اور مِصْلَاتٌ اور مِصْلَتٌ اور مُنْصَلِتٌ- بہادری' جری' اپنے ارادوں کو پورا کرنے والا-

كَانَ صَلْتَ الْجَبِيْنِ- آنحضرت ﷺ کشادہ پیشانی تھے-

سَهْلَ الْخَدَّيْنِ صَلْتَهُمَا- رخسار ڈھلے ہوئے برابر نہ یہ کہ گال پھولے ہوئے-

فَاخْتَرَطَ السَّيْفَ وَ هُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا- (غورث نے آنحضرت کی) تلوار لے کر سونت لی (آپ ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے تھے) ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی-

اَصْلَتَ السَّيْفَ- تلوار سونت لی یا نیام سے نکال لی (مجمع البحار میں صلت السیف جو اس معنی میں لکھا ہے اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)-

جَاءَ بِمَرَقٍ يَّصْلِتُ- ایک شوربا ایسا لے کر آیا جس میں چکنائی کم تھی' پانی اوپر نظر آ رہا تھا-

مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ تَنْصَلِتُ- ایک ابر گزرا تو فرمایا یہ پانی برسانے کا قصد کرتا ہے-

اِنْصَلَتَ يَنْصَلِتُ- برہنہ ہوا' جلدی بھاگا- (ایک روایت میں تَتَصَلَّتُ ہے' یعنی آیا-

صَلْجٌ- گلانا' ملنا' مارنا-

صَلَجٌ- بہرا ہونا-

صُلْجٌ- کھرے روپے-

صُلْحٌ- آشتی کرنا' صلح کرنا' مل جانا-

صَلَاحٌ اور صُلُوْحٌ اور صَلَاحَةٌ- درست ہونا- (اس کی ضد فساد ہے' یعنی بگڑ جانا-)

مُصَالَحَةٌ اور صِلَاحٌ- موافقت کرنا (اس کی ضد مُخَالَفَةٌ ہے)-

اِصْلَاحٌ- درست کرنا' بنانا-

تَصَالُحٌ- مل جانا' صلح کر لینا (جیسے اِصْطِلَاحٌ ہے)-

صَالِحٌ- نیک اور پرہیزگار-

صَلَاحٌ- مکہ کا ایک نام ہے-

لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ- صفیہ آپ کے لائق ہیں (نہ کہ دحیہ کلبی کے' کیونکہ وہ پیغمبر کی اولاد اور اپنی قوم میں معزز اور محترم تھیں)-

اِذَا صَلَحَ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ- (بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے) جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے- خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے)-

فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً- تو اس کو درست رکھ کر اس پر سواری کرو (یعنی اس کے پانی چارہ اور سردی گرمی کا پوری طرح خیال رکھو' وہ بے زبان جانور ہے)-

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ- اچھا خواب یعنی سچا خواب (جس کا دیکھنے والا صالح' متقی اور باعلم آدمی ہوتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَهٗ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا- یا اللہ! اس دن کے شروع کو ہمارے دین کے لیے بہتر کر (صبح کو عبادت اور نماز میں مصروف رہیں) اور اس کے درمیانی حصہ کو ہمارے لیے حاجت روائی کا) ذریعہ بنا (دنیا کے مقاصد اس میں پورے ہوں' روٹی رزق ملے) اس کے آخری حصہ کو کامیابی کر (خاتمہ اسلام پر ہو' اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے بجائے اس کی رضامندی حاصل کر سکوں)-

اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ- میری دنیا درست کر (کسی کا محتاج نہ بنوں) اور میری آخرت میں اللہ کی خوشنودی اور مقام عزت حاصل کر سکوں)-

فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ- اگر نماز اس کی اچھی نکلی (سنت کے موافق) تب تو وہ کامیاب ہوا-

لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ- نیک کاموں کی-

صَالِحٌ- صالح علیہ السلام مشہور پیغمبر تھے جو قوم ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے-

اِجْعَلْ دُعَائِيْ اٰخِرَهٗ صَلَاحًا- آخری دعا میری اچھی کر-

مَنْ اَصْلَحَ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللّٰهِ اَصْلَحَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ

وَبَيْنَ النَّاسِ - جو شخص اللہ سے اپنا معاملہ درست رکھے گا' اللہ تعالیٰ لوگوں سے بھی اس کا معاملہ درست کر دے گا-

اَصْلَحَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ - اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کو درست کیا-

اَلْعَبْدُ الصَّالِحُ - سکندر یا خضر یا امام موسیٰ کاظم-

اِذَا ضَلَلْتَ الطَّرِيْقَ فَنَادِ يَا صَالِحُ اَرْشِدْنَا اِلَى الطَّرِيْقِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ - جب تو (جنگل میں) راستہ بھول جائے تو اس طرح پکار اے صالح ہم کو راستہ بتلاؤ' اللہ تم پر رحم کرے (اس لیے کہ صالح خشکی پر مامور ہیں اور حمزہ دریا پر کذا فی مجمع البحرین) (یہ روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے- البتہ اس کے علاوہ ایک اور دوسری حدیث میں ہے' جب تم میں سے کسی کا جانور بھڑک کر نکل جائے کسی جنگل کی طرف تو یوں پکارے' اللہ کے بندو! میری مدد کرو)-

يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ صَالِحٌ - جمعہ کا دن اچھا دن ہے-

اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا - مسلمان آپس میں جس طرح صلح کر لیں' ہر صلح جائز ہے' مگر وہ صلح جائز نہیں جو حرام چیز کو حلال کرنے پر ہو یا حلال چیز کو حرام کرنے پر-

قُلْتُ لِاَبِی الْحَسَنِ رَجُلٌ يَهُوْدِيٌّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ كَانَ لَهٗ عِنْدِيْ اَرْبَعَةُ الَافِ دِرْهَمٍ اِلَيَّ اَنْ اُصَالِحَ وَرَثَتَهٗ وَلَا اُعْلِمَهُمْ كَمْ كَانَ قَالَ لَا يَجُوْزُ حَتّٰى تُخْبِرَهُمْ - میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا' ایک یہودی یا نصرانی کے میرے پاس چار ہزار درم امانت تھے (وہ مر گیا) اب میں اس کے وارثوں سے صلح کر سکتا ہوں ان کو کچھ دے کر اس طرح کہ میں ان کو یہ نہ بتلاؤں کہ متوفی کے کتنے درہم میرے پاس امانت تھے؟ فرمایا نہیں' جب تک تو ان سے بیان نہ کر دے کہ اتنے درہم میرے پاس امانت تھے (اگر وہ اس بیان کے بعد بھی کم لینے پر راضی ہو جائیں تو پھر صلح جائز ہے)-

اِصْطِلَاحٌ - کسی قوم' کسی طبقہ اور اہل فن کا کسی متعین مفہوم کو ظاہر کرنے کے لیے کسی لفظ کے استعمال پر متفق ہونا مثلاً "صلوة" کے لغوی معنی دعا کے ہیں مگر شریعت کی اصطلاح میں یہ لفظ نماز کے لیے استعمال کیا گیا ہے-

صَلَخٌ - خارشت بہرا پن-

دَاهِيَةٌ صُنُوْخٌ - ہلاک کرنے والی آفت-

تَصَالُخٌ - بہرا بننا-

اِصْلِخَاخٌ - کروٹ لیٹنا-

صَلْخَدٌ یا صِلَخْدٌ یا صِلْخَادٌ - قوی زور آور-

نَاقَةٌ صَلْخَدَاةٌ - زوردار اونٹنی-

صَلْخَمٌ - سخت شدید-

عُرِضَتِ الْاَمَانَةُ عَلَى الْجِبَالِ الصُّمِّ الصَّلَاخِمِ - اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت سخت مضبوط پہاڑوں پر پیش کی (مگر وہ بھی ڈر گئے' مگر آدمی نے قبول کر لی)-

صَلْدٌ - چکنا' صاف' سخت' جس پر کچھ نہ اگے-

صُلُوْدٌ - آواز دینا پر آگ نہ دینا-

صَلَدٌ - دوڑنے میں ہاتھ زمین پر مارنا' چڑھنا' آواز دینا' سخت ہونا چمکنا-

صَلَادَةٌ - بخیلی-

تَصْلِيْدٌ - بخیلی کرنا-

اِصْلَادٌ - سخت ہونا-

اِصْلَدَ - بخیل-

صَلْدَاءُ - یہ مونث ہے اَصْلَدَ کا-

لَمَّا طُعِنَ سَقَاهُ الطَّبِيْبُ لَبَنًا فَخَرَجَ مِنَ الطَّعْنَةِ اَبْيَضَ يَصْلِدُ - جب امیر المومنین حضرت عمرؓ کو خنجر سے مارا گیا تو حکیم نے آپ کو دودھ پلایا' وہ اسی طرح سفید چمکتا ہوا زخم سے باہر نکل آیا (زخم آر پار ہو گیا تھا اور سخت کاری تھا- دودھ کے زخم سے خارج ہونے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروقؓ سمجھ گئے کہ میں بچنے والا نہیں)-

اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَّا تَقَيَّاتَ فَقَاءَ لَبَنًا يَصْلِدُ - انہوں نے قے کی تو سفید چمکتا ہوا دودھ نکلا-

ثُمَّ لَحَا قَضِيْبَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبْيَضُ يَصْلِدُ - پھر اپنی چھڑی کا پوست نکالا' وہ سفید چمک رہی تھی-

زَنْدٌ صَلَّادٌ - وہ چقماق جس سے آگ نہ نکلے (آواز

دے کر رہ جائے)-

اِنْ صَلَدَتْ زِنَادُكُمْ - اگر تمہاری چقمری آگ نہ دے (یعنی تم بخیلی کرنا چاہو)-

صَلْدَحٌ - چوڑا پتھر-

جَارِيَةٌ صَلْدَحَةٌ - چوڑی چھوکری-

صَلَنْدَحَةٌ - سخت-

صَلْدِمٌ - شیر سخت-

صُلَادِمٌ - یہ صَلْدِمٌ کی جمع ہے یعنی سخت سم والے-

صِلَّوْرٌ - مارماہی (یعنی بام مچھلی)-

صَلْصَلَةٌ - آواز دینا' ڈرانا-

صَلْصَالٌ - گارا-

كَاَنَّهٗ صَلْصَلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ - گویا وہ لوہے کی آواز ہے جو سفید صاف چکنے پتھر پر حرکت کرے (نہایہ میں ہے صَلْصَلَةُ لوہے کی آواز جب اس کو ہلائیں- اور "صلصلة" کی آواز "صلیل" سے زیادہ ہے)-

مِثْلُ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ - گھنٹے کی سی آواز (یہ آواز فرشتہ کی ہوگی یا اس کے پنکھوں کی جو وحی کے وقت آنحضرت کو سنائی دیتی- ایسی وحی میں آپؐ پر بہت سختی ہوئی' سخت جاڑوں میں پسینہ پسینہ ہو جاتے)-

مترجم کہتا ہے- یہ تاویل فاسد ہے- اس لیے کہ دوسری روایت میں اس طرح پر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر سخت پتھر پر چلائیں- تو یہ آواز خاص جناب احدیت کے کلام سے پیدا ہوتی ہے جو فرشتوں اور پیغمبروں کو سنائی دیتی ہے اور جن لوگوں نے کلام الٰہی میں آواز اور حروف کا انکار کیا ہے وہ بے وقوف ہیں- متعدد حدیثوں اور آیتوں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

مجمع البحرین میں ہے:

صَلْصَالٌ - وہ گارا جو پکایا نہ گیا ہو' مگر خشک ہونے کے بعد کھن کھن کر رہا ہو (جب پکالیا جائے تو اس کو فخار کہتے ہیں-

صَلْصَلٌ - بدبودار کو بھی کہتے ہیں- (یہ صَلَّ اللَّحْمُ سے ماخوذ ہے یعنی گوشت بدبودار ہو گیا)-

اِغْتَرَفَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ غُرْفَةً بِيَمِيْنِهٖ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ الْفُرَاتِ فَصَلْصَلَهَا فَجَمَدَتْ فَقَالَ لَهَا مِنْكِ اَخْلُقُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ الْمُهْتَدِيْنَ الحدیث اللہ تعالیٰ نے ایک چلو داہنے ہاتھ سے میٹھے شیریں پانی کا لیا اس کو ہلایا وہ جم گیا- فرمایا میں تجھ سے پیغمبروں اور رسولوں اور نیک بندوں اور راہ پانے والے اماموں کو پیدا کروں گا (پھر ایک چلو کھارے پانی کا لیا' اس کو ہلایا وہ جم گیا- فرمایا میں تجھ سے ظالم بادشاہوں اور شریر متکبر لوگوں اور شیطان کے بھائیوں کو بناؤں گا)-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ذِى الصَّلَا صِلٍ - ذی الصلا صل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (محمد بن مکی نے کہا کہ اس مقام پر خسف کا عذاب اترا تھا)-

صِلٌّ - وہ سانپ جس کا منتر نہ ہو-

صُلْصُلَةٌ - فاختہ-

صَلَعٌ - سر پر سامنے کی طرف بال نہ ہونا-

تَصْلِيْعٌ - پھیلا کر ہاتھ رکھنا' کسی امر کو خوب ظاہر کرنا-

تَصَلُّعٌ - نمایاں ہونا ابر سے نکل جانا-

اَصْلَعُ - گنجا-

اُصَيْلِعُ - ایک قسم کا سانپ باریک گردن والا' اس کا سرگولی کی طرح ہوتا ہے اور ذکر کو بھی کہتے ہیں-

وَاَنْ لَّا اَرٰى مَطْمَعًا فَوَقَاعٌ بِصُلَّعٍ - میں کسی سے کچھ طمع نہ رکھوں' ایک پٹپر میدان میں جہاں کچھ روئیدگی نہ ہو' جا پڑوں- (اصل میں یہ صَلَعٌ سے ماخوذ ہے' یعنی سر پر بال نہ ہونا- تو اسی مشابہت سے جس زمین پر روئیدگی نہ ہو وہ بھی گویا گنجی ہے)-

مَا جَرَى الْيَعْفُوْرُ بِصُلَّعٍ - پٹپر میدان میں ہرن کا بچہ نہیں جاتا یا جنگلی بیل-

وَتُحْتَرَشُ بِهَا الضِّبَابُ مِنَ الْاَرْضِ الصَّلْعَاءِ - وہاں گوہ کا شکار کیا جاتا ہے' سپاٹ زمین میں (جہاں گھانس اور پیداوار وغیرہ نہ ہو)

تَکُوْنُ جَبْرُوَّةٌ صَلْعَاءُ - صاف ظالم بادشاہت ہوگی۔

اِنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّلَیْعَاءِ وَالْقُرَیْعَاءِ - ایک گنوار نے آنحضرتؐ سے اس زمین کو پوچھا جس میں کچھ نہ اُگے یا جس کے کناروں میں اُگے درمیان میں کچھ نہ اُگے۔

رَکِبْتَ الصُّلَیْعَاءَ - تم سخت آفت میں گرفتار ہوئے یا بہت ہی برا کام جس کی برائی ظاہر ہے، تم نے کیا۔(یہ حضرت عائشہؓ نے معاویہؓ سے کہا جب معاویہ نے زیاد کو جو ولدالزنا تھا یعنی ابوسفیان نے اس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا، اپنا بھائی بنا لیا)۔

تَصَلَّعَتِ الشَّمْسُ - سورج صاف ہوگیا، ابر سے نکل گیا۔

کَاَنِّیْ بِهٖ اُفَیْدِعَ اُصَیْلِعَ - گویا میں اس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو قیامت کے قریب کعبہ کو ڈھائے گا) کم بخت ٹیڑھے پاؤں کا سر گنجا ہے۔

مَا قَتَلْنَا عَجَائِزَ صُلْعًا - (ہم نے جنگ بدر میں) ان بوڑھوں کو نہ مارا جن کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔

صُلْعٌ اور صُلْعَانٌ جمع ہے اَصْلَعَ کی۔

اَیُّمَا اَشْرَفُ اَلصُّلْعَانُ اَوِالْفُرْعَانُ - (کسی نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں وہ جن کے سامنے سر پر بال نہ رہے ہوں (جیسے حضرت عمرؓ تھے) یا وہ لوگ جن کے سر پر خوب گھنے بال ہوں (انھوں نے کہا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سارے سر پر بال ہوں۔ لوگوں نے کہا، آپ کے تو سر پر بال نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا، آنحضرتؐ کے تو سارے سر پر بال تھے)۔

صَلْعَم - مختصر ہے صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے تعا مختصر ہے تعالیٰ کا، اورؓ مختصر ہے رضی اللہ عنہ کا، اور ؑ مختصر ہے علیہ السلام کا۔ مگر یہ کتابت میں ہے اور پڑھنے والے کو پورے الفاظ اس طرح پڑھنے چاہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور تعالیٰ اور رضی اللہ عنہ اور علیہ السلام۔ بعض نے ایسے اشاروں کو کتابت میں بھی مکروہ جانا ہے لہٰذا پورا لکھنا بہتر ہے۔

صُلُوْغٌ - دانت نکل آنا، یا پانچویں یا چھٹے برس میں لگنا۔

صَالِغ - جو گائے یا بکری ایسی ہو۔

صَوَالِغ - یہ جمع ہے صَالِغ کی۔

صَلْغَة بڑی کشتی۔

صَلَغَةٌ - چار یا چھ برس کا اونٹ۔

عَلَیْهِمِ الصَّالِغُ وَالْقَارِحُ - ان کو پانچ پانچ، چھ چھ برس کی گائے بکریاں گھوڑے دینا ہوں گے (یعنی زکوۃ میں)۔

صَلَفٌ - اپنی ایسی تعریف کرنا کہ جو وصف اس میں نہ ہو، حد سے زیادہ بڑھ جانا، غرور اور تکبر سے نمو اور برکت کم ہونا، بہت گرجنا اور کم برسنا، حظ نہ اٹھانا۔

اِصْلَافٌ - گراں جان ہونا، بے خیر و برکت ہونا، دشمنی رکھنا۔

تَصَلُّفٌ - تملق اور تکلف۔

اٰفَةُ الظَّرْفِ الصَّلَفُ - ظرافت کی آفت مبالغہ ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا تکبر کے ساتھ)۔

مَنْ یَّبْغِ فِی الدِّیْنِ یَصْلَفْ - جو شخص دین میں حد سے بڑھ جائے گا اس کا حظ کم ہو جائے گا (یعنی جو شخص ذرا ذرا سی باتوں پر لوگوں کو بے دین اور کافر بنائے تو ایسے شخص کا حصہ خود دین سے گھٹ جائے گا یا وہ لوگوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دین داری کے ساتھ لوگوں سے محبت اور موافقت رکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اس سے دوسروں کو فائدہ ہو اور ان سے اس کو حظ ہو)۔

کَمْ مِّنْ صَلَفٍ تَحْتَ الرَّاعِدَةِ - جو گرجتے ہیں وہ کم برستے ہیں (یہ ایک مثل ہے جوان لوگوں کے حق میں کہی جاتی ہے جو دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن کام کچھ نہیں کرتے صرف زبانی ڈینگیں مارتے ہیں)۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَةً لَا تَتَصَنَّعُ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ - اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگار نہ کرے (ہمیشہ میلی پڑی رہے) تو وہ اپنے شوہر سے کوئی حظ نہیں اٹھائے گی (بلکہ اپنے شوہر پر ایک طرح کا بوجھ ہوگی)۔

تَنْطَلِقُ اِحْدَا کُنَّ فَتُصَانِعَ بِمَا لَهَا عَنْ ابْنَتِهَا

الْحَظِيَّةِ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّلِفَةِ كَانَتْ اَحَقَّ۔ تم میں کوئی عورت جا کر اپنی بیٹی سے جو خاوند سے فیض اٹھا رہی ہے (اس کے باوجود ماں جا کر) اپنے مال سے سلوک کرتی ہے اس کو آراستہ کرتی ہے (اس کو روپیہ پیسہ دیتی ہے) حالانکہ اس کو اپنی اس بیٹی سے سلوک کرنا زیادہ ضروری تھا جو خاوند سے مستفیض نہیں ہوتی (کیونکہ وہ بیچاری تکلیف میں رہتی ہے خاوند اس کی خبر نہیں لیتا اس کی ضروریات پوری نہیں کرتا)۔

اِمْرَأَةٌ صَلِفَةٌ۔ وہ عورت جو اپنے خاوند کو عزیز نہ ہو (خاوند اس کی طرف توجہ نہ کرتا ہو)۔

اِنِّيْ اُحَالِفُ مَا دَامَ الصَّالِفُ مَكَانَهٗ قَالَ بَلْ مَادَامَ اُحُدٌ مَّكَانَهٗ (ضمیرہ نے کہا رسول اللہؐ) میں آپؐ سے قسمیہ عہد کرتا ہوں جب تک صالف اپنی جگہ رہے آپ نے فرمایا نہیں، جب تک احد پہاڑ اپنی جگہ رہے۔

صَالِف۔ ایک پہاڑی ہے زمانہ جاہلیت کے مشرک لوگ اس کے پاس جا کر قسم کے ساتھ عہد اور پیمان کرتے، آپؐ نے اس کا ذکر مکروہ جانا اور فرمایا کہ اس کی بجائے احد پہاڑ کا نام لے (جو مدینہ کے پاس ہے)۔

صَلْفَاءُ۔ سخت زمین۔

صَلِيْف۔ گردن کی ایک جانب۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا عَنِفٌ وَّلَا صَلِفٌ۔ مومن نہ بدمزاج بدخو ہوتا ہے نہ قلیل الخیر (بلکہ فیض رساں، کثیر الخیر، مہربان حلیم اور بردبار ہوتا ہے)۔

صَلْفَحَةٌ۔ الٹنا پلٹنا۔

صَلَافِح۔ دراہم (اس کا مفرد نہیں ہے)۔

صَلْفَعَةٌ۔ گردن مارنا، مونڈنا۔

صَلْفَعَ۔ مفلس ہو گیا۔

صَلْقٌ۔ زور سے چلانا، مارنا، جماع کرنا، آفت ڈالنا۔

اِصْلَاقٌ یہ صَلْقٌ کا مترادف ہے۔

تَصَلُّقٌ۔ دردزہ سے عورت کا چلانا۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ وَحَلَقَ۔ ہم مسلمانوں میں سے وہ نہیں ہے جو مصیبت کے وقت چلائے (نوحہ کرے) اور بال منڈائے، سر اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کرے جیسے ہندو مشرک کیا کرتے ہیں (بعض نے کہا صلق کے معنی یہ ہیں کہ منہ پر طمانچے مارے، کپڑے پھاڑے، سینہ کوٹے)۔

اَنَا بَرِيْءٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ۔ میں اس عورت سے بیزار ہوں (بے تعلق ہوں) جو چلا کر روئے بال منڈائے۔

اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَجْهَلُ عَنْ كَرَا كِرَا وَاَسْنِمَةٍ وَلَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصَلَاءٍ وَّصِنَابٍ وَّصَلَائِقَ (حضرت عمرؓ نے کہا) یہ بات نہیں کہ میں اونٹ کے سینے کی کرّی ہڈیوں اور کوہانوں کے مزے سے واقف نہیں (اونٹ کے کوہان اور سینے میں جو گٹھلی سی ہوتی ہے جس کو کرکرہ کہتے ہیں، اس کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے) اگر میں چاہوں تو بھنا ہوا گوشت، رائی، انگور کا سالن اور باریک چپاتیاں منگواؤں اور کھاؤں (مگر دنیا میں اس طرح کی لذت مجھ کو پسند نہیں ہے۔ بعض نے صلائق کا ترجمہ بھنے ہوئے حلوان کیا ہے ایک روایت میں سلائق سین سے ہے یعنی ترکاریاں وغیرہ)۔

لَوْشِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَسَبَائِكَ۔ اگر میں چاہوں تو سارے آنگن حلوانوں کے بھنے ہوئے گوشت اور باریک چپاتیوں (میدے کے مانڈوں) سے بھر سکتا ہوں (پروردگار نے مجھ کو اس قدر مقدور دیا ہے)۔

اِنَّهٗ تَصَلَّقَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔ ایک رات وہ اپنے بچھونے پر سمٹ گئے الٹ گئے مڑ گئے۔

ثُمَّ صَبَّ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَتَصَلَّقُ فِيْهَا۔ پھر اس میں پانی انڈیلا، وہ اس میں الٹ رہا تھا۔

غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلَقِ۔ یہ ایک مشہور جہاد ہے۔

بَنُو الْمُصْطَلَقِ۔ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

صَلٌّ۔ صاف کرنا، پہنچنا۔

صَلِيْلٌ۔ آواز کرنا، انڈا پھوٹنے کی باریک آواز یا پانی پینے کی آواز۔

صِلٌّ۔ آفت، شمشیر براں۔

كُلْ مَارَدَّ عَلَيْكَ قَوْمُكَ مَالَمْ يَصِلَّ۔ جو جانور تیرے تیر سے مارا جائے اس کو کھا جب تک بدبودار نہ ہو گیا ہو

(یہ صَلَّ اللَّحْمُ اور اَصَلِّیَ سے ہے- یعنی گوشت بدبودار ہو گیا- نہایہ میں ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے' اس لیے کہ بدبودار سڑے گوشت کا کھانا حلال ہے)-

اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا كَالْحَمِيْرِ الصَّالَّةِ- کیا تم کو بلند آواز گورخروں کی طرح ہو جانا پسند ہے (بعض نے الضالۃ ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے جو غلط ہے)-

صَالٌّ اور صَلْصَالٌ- گورخر بڑی آواز والا-

صَلْصَالٌ- سوکھے گارے کو بھی کہتے ہیں جو کھن کھن آواز دینے لگے یا بدبودار ہو جائے (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ صلصال وہ پانی ہے جو زمین پر پڑے' پھر زمین پھٹ کر اس میں جذب ہو جائے اور اس میں سے آواز نکلے)-

صَلٌّ- ایک قسم کا زرد سانپ جو ریت میں ہوتا ہے' آدمی جب اس کو دیکھتا ہے تو لرز کر مر جاتا ہے (شیخ ابن سینا نے کہا اس سانپ کے کاٹے کا کوئی علاج نہیں ہے' بجز اس عضو کے کاٹ ڈالنے کے' کاٹنے کا عمل فوراً ہونا چاہیے ورنہ تین ساعت میں مہلک ہے)-

مَاءٌ صَلَّالٌ- بدبودار پانی-

طِيْنٌ صَلَّالٌ- آواز دینے والی مٹی-

صُلَّةٌ- بچا ہوا پانی' بدبو-

صِلِيَّانٌ- ایک قسم کی بھاجی ہے-

مُصَلِّلٌ- سردار' کریم النسب' شریف-

صَلْمٌ- کاٹنا یا کان یا ناک جڑ سے کاٹنا-

اِصْطِلَامٌ- جڑ سے نکالنا-

صَلَمٌ- سخت آدمی (یہ جمع ہے صَالِمٌ کی)-

صَيْلَمٌ- آفت' مصیبت' تلوار-

اَصْلَمُ- پسو-

يَكُوْنُ النَّاسُ صُلَامَاتٍ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ- لوگ گروہ گروہ ہو جائیں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے-

لَمَّا قُتِلَ اَخُوْهُ مُصْعَبٌ اَسْلَمَهُ النَّعَامُ الْمُصَلَّمُ الاذَانِ اَهْلُ الْعِرَاقِ- جب عبداللہ بن زبیر کے بھائی مصعب بن زبیر مارے گئے تو کٹے ہوئے کان شتر مرغ نے یعنی عراق والوں نے ان کو سپرد کر دیا' ان کا بچاؤ نہ کیا-

(شتر مرغ کے کان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے تو گویا اس کے کان کٹے ہیں- بعض نے کہا اس سے ذلیل و خوار مراد ہے)-

فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاَرُوْا وَاتَّدَيْتُمْ
فَمَشُّوْا بِاٰذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ

اگر تم اپنی مقتولہ کا بدلہ نہ لو اور دیت پر راضی ہو جاؤ' تو شتر مرغ کے کٹے کانوں کے ساتھ چلدو (یعنی ذلیل اور خوار ہو کر جاؤ)-

وَتُصْطَلَمُوْنَ فِي الثَّالِثَةِ- اور تیسرے فتنہ میں بالکل جڑ پیڑ سے اکھاڑ دیئے جاؤ گے-

وَلَا الْمُصْطَلَمَةَ اَطْبَاؤُهَا- اور قربانی میں وہ جانور بھی درست نہیں ہے جس کے تھن کٹے ہوں-

لَئِنْ عُدْتُمْ لَيَصْطَلِمَنَّكُمْ- اگر پھر ایسا کرو گے تو جڑ پیڑ سے تم کو اکھاڑ دے گا-

فَتَكُوْنُ الصَّيْلَمُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ- پھر مجھ میں اور اس میں ایک آفت ہو گی (یعنی دنگا فساد)-

اُخْرُجُوْا يَا اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ الصَّيْلَمِ كَاَنِّيْ بِهِ اُفَيْجِحَ اُفَيْدِعَ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ- اے باشندگان مکہ بڑی آفت آنے سے پہلے مکہ سے نکل جاؤ' گویا میں اس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (کم بخت) اس کی دونوں رانوں میں فاصلہ ہے' پاؤں ٹیڑھے ہیں اور کعبہ کو گرا رہا ہے-

عَدُوٌّ يَصْطَلِمُ- وہ دشمن جو جڑ پیڑ سے اکھیڑ دے (سارا مال لوٹ لے)-

صِلَّوْرٌ- بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے-

لَا تَاْكُلُوا الصِّلَّوْرَ وَالْاِنْقِلِيْسَ- صلور اور انقلیس مچھلیوں کو مت کھاؤ (جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہیں)- امامیہ نے اسی قول کی رو سے (واضح رہے کہ یہ قول حضرت عمارؓ کا ہے) ان دونوں مچھلیوں کا کھانا ناجائز رکھا ہے اور بعض نے مکروہ کہا ہے)-

صَلْوٌ - سرین کی ہڈی پر مارنا' سرین کی ہڈیاں ہلانا-

صَلًا - سرین لٹک جانا زچگی کے قرب سے-

تَصْلِیَةٌ - پیچھے جانا' دعا کرنا' نماز پڑھنا-

صَلٰوۃٌ اور صَلَوَاتٌ - بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں مذکور ہے- لغت میں صلوۃ دعا کو کہتے ہیں اور شرع میں ایک مخصوص عبادت کا نام ہے ارکان اور شرائط کے ساتھ-

اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ - یعنی سب دعائیں جن سے تعظیم مقصود ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ - یا اللہ! حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار' ان کا نام دنیا اور آخرت میں روشن کر' ان کی شریعت کو قیامت تک باقی رکھ' ان کی شفاعت آخرت میں قبول کر- اس بارے میں اختلاف ہے کہ آنحضرتؐ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے بھی اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اللھم صل علیہ؟ صحیح جواب اس کا یہ ہے کہ جائز نہیں-

(خطابی نے کہا کہ لفظ صلوۃ کو تعظیم و تکریم کے معنی میں آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے کے لیے نہیں استعمال کر سکتے البتہ اس لفظ کو برکت و رحم کے لیے دوسروں کے واسطے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے- جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰى - یا اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت اور برکت فرما-)

طیبی نے کہا' انبیاء اور ملائکہ پر درود بھیجنا بالا جماع درست ہے- لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ ابتداءً اوروں پر منع ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ تنزیہاً مکروہ ہے کیونکہ سلف سے صلوۃ کا لفظ انبیاءؑ ہی کے لیے ماثور ہے- جس طرح عزوجل خاص پروردگار کے لیے- اگرچہ آنحضرت بھی عزیز اور جلیل ہیں-

مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا یا صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ عَشْرًا - جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت اتارے گا یا فرشتے دس بار اس کے لیے دعا کریں گے (کہ اے اللہ تعالیٰ! اس کو بخش دے)-

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ - یا اللہ اگلے لوگوں کے ساتھ بھی حضرت محمد صلعم پر اپنی رحمت اتار (اور درمیان والوں کے ساتھ بھی اور پچھلے لوگوں کے ساتھ بھی)-

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ - روحوں کے ساتھ بھی حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار اور بدنوں کے ساتھ بھی ان پر اپنی رحمت اتار-

اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْیُجِبْ وَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ - جب تم میں سے کوئی کھانے کے لئے بلایا جائے (کوئی اس کی دعوت کرے) تو قبول کرے (دعوت میں حاضر ہو) اگر روزہ دار ہو تو میزبان کے لئے دعا کرے یا وہاں نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور میزبان اس کے کھانا نہ کھانے سے ناراض ہو تو روزہ توڑ ڈالے اور کھانا کھا لے)-

اَلصَّائِمُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ - روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے اور وہ روزہ کی وجہ سے نہ کھا سکے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں-

اِذَا مِتْنَا صَلّٰى لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ - جب ہم مر جائیں گے تو عثمان بن مظعون ہمارے لئے دعا کریں گے-

سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شرط میں) آگے بڑھ گئے حضرت ابوبکرؓ کسی قدر پیچھے آپ کے ساتھ ہی رہے (کیونکہ ان کے گھوڑے کا سر آنحضرت کے گھوڑے کے پٹھے کے برابر رہا) حضرت عمرؓ ان کے بعد رہے (یعنی تیسرے نمبر پر)-

اِنَّهٗ اُتِیَ بِشَاةٍ مَّصْلِیَّةٍ - آنحضرت کے پاس بھنی ہوئی بکری لائے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَلَیْتُ اللَّحْمَ - جب آگ پر گوشت بھونیں اگر آگ میں ڈال دیں اور جلا دیں تو صَلَّیْتُ تشدید کے ساتھ کہتے ہیں یا اَصْلَیْتُ - چنانچہ:

صَلَّیْتُ الْعَصَا بِالنَّارِ - یعنی میں نے آگ پر رکھ کے لکڑی کو نرم اور سیدھا کیا-

اَطْیَبُ مُضْغَةٍ صَیْحَانِیَّةٌ مَصْلِیَّةٌ - نہایت مزیدار لقمہ صیحانی کھجور ہے جو دھوپ میں سکھائی گئی ہو-

لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصِلَاءٍ صِنَابٍ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) اگر میں چاہوں تو بھنا ہوا گوشت اور رائی اور انگور کی چٹنی منگواؤں۔

فَرَاَيْتُ اَبَاسُفْيَانَ يَصْلِىْ ظَهْرَهٗ بِالنَّارِ۔ میں نے ابو سفیان کو دیکھا وہ اپنی پیٹھ آگ سے تاپ رہا تھا۔

اَنَا الَّذِىْ لَا يُصْطَلٰى بِنَارِهٖ۔ میں وہ شخص ہوں جس کی آگ سے کوئی تاپ نہیں سکتا (یعنی ایسا بہادر ہوں کہ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا)۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِىَ وَفُخُوْخًا۔ شیطان کے پاس پھندے اور جال ہیں (ان میں آدمیوں کو پھانس لیتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ بَارَكَ لِدَوَابِّ الْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ صِلِّيَانِ اَرْضِ الرُّوْمِ كَمَا بَارَكَ لَهَا فِىْ شَعِيْرِ سُوْرِيَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے جانوروں کو روم کی صلیان میں وہ برکت دی جیسے شام کے جو میں۔

صِلِّيَانٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

صَلٰوۃ کی دوسری حدیثیں مجمع البحار وغیرہ سے۔

صَلّٰى عَلٰى اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلٰى مَيِّتٍ۔ آپ نے احد کے شہیدوں کے لئے ایسی دعا کی جیسے میت کے لئے کرتے ہیں (حالانکہ ان کو دفن ہوئے کئی سال کی مدت گزر چکی تھی لہٰذا معلوم ہوا کہ قبر پر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں بلا قید مدت)۔

كَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِىْ۔ میں اپنے لئے جو دعا کرتا ہوں اس میں آپ پر کس قدر درود بھیجوں (یعنی کتنا درود پڑھوں اور دوسری دعائیں جو اپنی بھلائی کے لئے کرتا ہوں وہ کتنی کروں؟)

اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِىْ كُلَّهَا۔ میں اپنی ساری دعا یہی رکھتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں (یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا کہ تیری فکر بس اسی وقت دور ہوگی تیرا مقصد پورا ہوگا۔ معلوم ہوا درود بھیجنا اپنے لئے دعا کرنے سے افضل ہے اور درود شریف کی برکت سے سب مقاصد پورے ہو جائیں گے اپنے لئے دعا کرنے کی حاجت نہ رہے گی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے سوال نہ کر سکے تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا۔ ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ حدیث میں آیا ہے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شئي قدير۔ بہتر دعا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ انھوں نے ایک شاعر کا شعر پڑھا جس نے ابن جدعان کی تعریف کی اس سے کچھ مانگا نہیں اور کہا گیا اور ابن جدعان تعریف کرنے والے کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں سمجھ سکتا؟!)۔

عُلِّمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو بتایا گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں؟ (یعنی نماز میں یا ہر وقت)۔

اِذَا صَلّٰى مَرَّةً فِى الْمَجْلِسِ اَجْزَاَهٗ۔ جب ایک بار مجلس میں آپ پر درود پڑھ لیا جائے تو کافی ہے (اگرچہ بار بار آپ کا ذکر آئے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنا ضروری ہے)۔

صَلٰوتُهٗ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ كَذٰلِكَ۔ آدھی رات کے بعد نماز پڑھنا بھی ایسا ہی ہے (اس وقت کی نماز اور معاصی پر اظہار ندامت اور توبہ اللہ کی رحمت کا موجب ہے)۔

لَا يُصَلِّىْ لَكُمْ (ایک شخص نے نماز میں قبلہ کی سمت تھوکا) آنحضرت نے فرمایا اب یہ تمہاری امامت نہ کرے (کیونکہ یہ شخص گستاخ اور بے ادب ہے۔ فکر کی ضرورت ہے کہ جب اتنی سی خلاف شرع بات کرنے پر آنحضرت نے اس کو امامت کے لائق نہ سمجھا تو جو کوئی بدعتی ہو یا فاسق یا فاجر اس کو امام بنانا کیسے جائز ہوگا۔ البتہ اگر وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کر لینا جائز ہوگا۔ منصب امامت پر اس شخص کو مقرر اور مامور کرنا چاہئے جو قاری، فقیہ، متقی اور پرہیزگار سب مقتدیوں سے افضل ہو۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں امامیہ تو اس حکم کے پابند ہوں اور جاہل اور فاسق بھی اس بارے میں احتیاط برت رہے ہیں مگر بعض سنی حضرات اس مسئلہ میں لاپرواہی کر جاتے

ہیں اور اکثر اہل علم اور قاری کے موجود ہوتے ہوئی بھی جاہل کو یہ منصب دیدیتے ہیں- خدا سے دعا ہے کہ وہ تمام ایسے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ٹھیک ٹھیک طریقہ سنت پر کاربند ہوں)-

صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ- مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف پڑھی (معلوم ہوا کہ نماز مغرب میں ہمیشہ ہی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنا خلاف سنت بلکہ مروانیوں کا طریق ہے)-

فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يا الصَّلٰوةُ- میں نے عرض کیا نماز کا وقت آ گیا یا نماز پڑھیے (فرمایا

الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ- نماز تیرے آگے ہے (یعنی آگے چل کر پڑھیں گے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر)-

وَالْمُصَلّٰى اَمَامَكَ- نماز کا مقام تیرے آگے ہے-

فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلُّوْا- نماز کا وقت آ پہنچا اور ان کے پاس پانی نہ تھا (تیمم کا حکم ابھی نہیں اترا تھا- آخر انھوں نے بے وضو) نماز پڑھ لی (اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلا کہ جب وضو اور تیمم دونوں ناممکن ہوں تو یونہی نماز پڑھ لے)-

اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً- نماز کے لئے جو اکٹھا کرنے والی ہے آؤ-

اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ- نماز جماعت کے ساتھ ہے-

اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ- (جب تو امام کے پیچھے ہو) تو سورۂ فاتحہ چپکے سے اپنے دل میں پڑھ لے (بلند آواز سے نہ پڑھ)-

فَذَكَرَ مِنْ صَلٰوتِهٖ- ان کی نماز کا حال بیان کیا (کہ وہ اچھی نہیں پڑھتے)-

صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ- بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے رہ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا- (مراد وہ شخص ہے جو قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باجود بیٹھ کر ہی پڑھے- لیکن جو کوئی معذور ہو کھڑا نہ ہو سکے اس کو تو پورا ثواب ملنے کی امید ہے)-

بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَبَيْنَ الْجِدَارِ- آنحضرت صلعم کے سجدے کے مقام اور دیوار کے درمیان-

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ- جبرئیل علیہ السلام اترے انھوں نے نماز پڑھی' آنحضرت صلعم نے بھی ان کے بعد ہی پڑھی (جبرئیلؑ امام تھے اور آنحضرت مقتدی تھے تو آپؐ نے نماز کا ہر جز جبرئیل کے بعد ادا کیا یعنی ساتھ ہی بلا تعویق جیسے مقتدی کو کرنا چاہیے- اس سے یہ مطلب نہیں کہ آنحضرتؐ نے جبرئیل کے نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز پڑھی)-

صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ- دوسرے دن ظہر کی نماز سے اس وقت فارغ ہوئے جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا (تو ایک مثل سایہ ہونے سے پہلے نماز ادا کی' اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر تو عصر کا وقت آ جاتا ہے پھر اس وقت ظہر کی نماز کیسے پڑھی)-

وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ- اور عصر کی نماز اس وقت شروع کی جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو (یعنی ایک مثل سایہ ہو جانے پر عصر کی نماز شروع کی' اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ضرور ایک مثل سے پہلے شروع کی ہو گی حالانکہ اس وقت عصر کا وقت نہیں ہوا ہو گا)-

صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ فِي الثَّانِيْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ- عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سوا سایہ زوال کے) اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی' جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سایہ زوال سمیت' اب کوئی اشکال نہ رہے گا)-

مجمع البحار میں ہے کہ زوال کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ پہچانتے ہے یا اس کے مقرب فرشتے اس کے بعد' پھر ان کے بعد دوسرے لوگ- ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا' کیا سورج ڈھل گیا؟ انھوں نے جواب دیا نہیں' ہاں اور کہا نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچ سو برس کی راہ طے کی (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ سورج گردش کرتا ہے اور زمین ساکن ہے' جیسے بطلیموس کا خیال ہے- لیکن زمانہ حال کے تمام سائنس داں اس خیال پر متفق ہو گئے ہیں کہ زمین سورج کے گرد

حرکت کرتی ہے اور سورج ساکن ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے)۔

فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا - دوسرے دن صبح کی نماز اپنے وقت پر ادا کرے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فائتہ نماز کو دوبارہ ادا کرے۔)

الصُّبْحَ اَرْبَعًا يَا اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا - کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ انکار آپؐ نے اس شخص پر کیا جس نے فرضوں کے لیے تکبیر ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ حالانکہ جب فرض کی تکبیر ہو، اس وقت کوئی سنت پڑھنا درست نہیں فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ اگر یہ امید ہو کہ امام کے ساتھ ایک رکعت بھی مل جائے گی تو تکبیر ہونے کی باوجود فجر کی سنتیں پڑھ لے۔ اور دوسری حدیث بھی ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہے۔)

اِذَااُقِيمت الصلٰوة فلا صلوة الاالمكتوبة - جب فرض کی تکبیر ہو تو پھر کوئی نماز پڑھنا درست نہیں سوائے فرض نماز کے۔

ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ - وتر کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے (امام احمدؒ اور اوزاعیؒ نے اس دوگانہ کا بیٹھ کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور امام مالکؒ نے اس کا انکار کیا ہے، کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف یہ حکم موجود ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز کرو اور آنحضرتؐ نے شاذ و نادر ہی یہ دوگانہ پڑھنا بیان جواز کے لیے اور ممکن ہے کہ یہ خاص ہو آنحضرتؐ سے۔ امام احمدؒ نے فرمایا میں یہ دوگانہ پڑھتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں۔)

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے یہ دوگانہ پڑھنا لازم کر لیا ہے، ہمیشہ اس کو پڑھتے ہیں۔ بلکہ جو کوئی نہ پڑھے اس کو مطعون کرتے ہیں یہ سراسر جہالت اور بیوقوفی ہے۔

فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ - آنحضرت نے نماز خوف اس طرح ادا کی (مجاہدین کے دو گروہ کئے) پہلے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سرک گئے، اس کے بعد دوسرا گروہ آیا اس کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں، لیکن دوسرا دوگانہ آپ کا نفل تھا اور مقتدیوں کا فرض (معلوم ہوا فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے)

نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَهٗ صَلْعَم اِذَا اَقْبَلَتْ عِيْرٌ - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں اونٹوں کا قافلہ غلہ لے کر آ پہنچا۔

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّافِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ - تم میں سے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے مقام پر پہنچ کر (ایک روایت میں ظہر کی نماز مذکور ہے تو جس شخص نے ظہر پڑھ لی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور جس نے ظہر نہیں پڑھی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ ظہر کی نماز وہاں جا کر پڑھے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ راستہ میں ٹھہرو نہیں فوراً جاؤ۔ اس ارشاد نبویؐ کے بعض صحابہ نے ظاہر پر عمل کیا اور نماز کا وقت فوت ہو جانے کی پرواہ نہ کی، بنی قریظہ پہنچ کر پڑھی اور بعض نے کہا کہ آپ کا مطلب جلد جانے کا تھا نہ یہ کہ نماز فوت کر دو لہٰذا انھوں نے راستہ میں نماز پڑھ لی۔ دونوں گروہ کی نیت بخیر تھی، اس لیے آپ نے کسی پر ملامت نہیں کی)۔

صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ - میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں (یعنی پنجگانہ نمازیں نہ کہ جمعہ کی نمازیں)۔

لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا - آنحضرتؐ نے عیدگاہ میں نفل نہیں پڑھے نہ عید کی نماز سے پہلے نہ اس کے بعد (امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے اسی حدیث کی رو سے عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ رکھا ہے اور شافعیؒ نے اس کو جائز کہا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُكَ عَلٰى مَخَا لَفَتِكَ لِلسُّنَّةِ - (ایک شخص عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھ رہا تھا، عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو منع کیا۔ اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے پر عذاب کرے گا) انھوں نے کہا نماز پڑھنے پر تو عذاب نہیں کرے گا لیکن سنت کے خلاف کرنے پر عذاب کرے گا۔ (دین میں کوئی نئی بات ثواب کی نیت سے جس کی اصل شرع سے نہ ہو نکالنا بدعت ہے اور ایسی ہر بدعت گمراہی ہے۔ نماز کس

درجہ ثواب عظیم کا کام ہے مگر اس میں بھی نئی ایجاد باعث عذاب ہے- مثلاً کوئی فجر کی چار رکعتیں پڑھے یا ظہر کی آٹھ' اور کہے اس میں کیا قباحت ہے میں نے تو زیادہ عبادت کی' یا ایک اذان کی جگہ دو اذانیں کہے یا اذان کے اول اور آخر کوئی کلمہ زیادہ کرے یا تکبر سے پہلے درود شریعت پڑھا کرے یا نماز کے بعد نعتیہ قصائد پڑھے' یہ سب گمراہی اور بے دینی کی باتیں ہیں- عبادت بدینہ میں ہر ایک ایجاد گمراہی ہے)-

مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْ ءَ لَهٗ- جو شخص مسجد میں جنازے کی نماز ادا کرے اس کو کچھ ثواب نہ ملے گا-

(بعض نے اسی حدیث کی رو سے مسجد میں جنازے یک نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے' لیکن اکثر علماء کا قول ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس حدیث میں فلا شئی علیہ صحیح ہے- یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں ہے- بعض نے کہا فلا شئی لہ کا بھی یہی مطلب ہے اور لام علی کے معنی میں ہے)-

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ- جس نے اپنے تئیں مار ڈالا تھا (خود کشی کی) آنحضرت نے اس پر (جنازے کی نماز نہیں پڑھی- لیکن صحابہ نے پڑھ لی- اسی طرح ایک شخص قرضدار رہ کر مرا تھا تو آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اس پر نماز پڑھ لو' پھر ایک شخص نے مرحوم کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیا' تب آپ نے اس پر نماز ادا کی)-

صَلّٰی فِيْهَا بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ- آپ نے کعبہ کے اندر دو ستونوں کے درمیان (نفل) نماز پڑھی (پیچھے جو اسامہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی اس پر یہ حدیث مقدم ہوگئی کیونکہ اس میں اثبات ہے اور اس میں نفی' اور احتمال ہے کہ اسامہ نے آپ کی نماز پر خیال نہ کیا ہوگا صرف دعا کرتے دیکھا ہوگا- اکثر علماء کے نزدیک کعبہ کے اندر فرض نماز درست نہیں ہے لیکن نفل درست ہے)-

لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ صَلّٰی فِيْهِ- امام نے جس جگہ فرض نماز پڑھائی وہاں (سنت اور نفل) نہ پڑھے بلکہ دوسرے مقام پر سرک کر پڑھے-

لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِیْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ- ایک دن میں ایک ہی نماز دو بار مت پڑھو (یعنی فرض کی نیت کر کے امام مالک نے کہا جب ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو دوبارہ اس کا اعادہ جائز نہیں- میں کہتا ہوں یہ بھی اس صورت میں ہے جب دوبارہ پھر فرض کی نیت کرے- ورنہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کو جو آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکے تھے اجازت دی کہ وہ اس شخص کے ساتھ شریک ہو جائیں کہ جو اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا تھا چونکہ وہ جماعت ہو جانے کے بعد آیا تھا- اور حضرت معاذؓ آنحضرت کے ساتھ نماز فرض پڑھتے اور اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے)-

صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ- مغرب کے فرض سے پہلے ایک دوگانہ (سنت کا پڑھ لو) اس حدیث پر بھی لوگوں نے ہمارے زمانہ میں عمل کرنا چھوڑ دیا ہے- مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں پڑھتا حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے جو پڑھنا چاہے اس کے لئے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عشاء کے فرضوں سے پہلے بھی دوگانہ سنت کا ادا کر سکتا ہے گو آنحضرت اور صحابہؓ سے منقول نہیں ہے-

مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّةَ رَكْعَاتٍ- جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے (بعض نے اسی کو صلوۃ الاوابین کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ صلوۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے)-

اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ يُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِیْ صَلٰوةِ السَّحَرِ- ظہر سے پہلے چار رکعتیں سنت کی پڑھنا فجر کی چار رکعتوں کے برابر ہے (یعنی فجر کی سنت اور فرض ملا کر چار رکعتوں میں جتنا ثواب ہے اسی قدر ثواب اس میں ملے گا)-

اَنْ تُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ- تو چار رکعتیں پڑھے-

صَلٰوتُهٗ فِیْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ مَسْجِدِیْ (سنت اور نفل) گھر میں ادا کرنا میری مسجد میں (جہاں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار کے برابر ہے) ادا کرنے سے افضل ہے- اس حدیث پر بھی لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور جس کو دیکھو وہ سنتیں ہمیشہ مسجد ہی میں ادا کرتا ہے حالانکہ دوسری حدیث

میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ- یعنی ان میں نماز نہ پڑھ کر اور جمعہ کے بعد تو کبھی آنحضرت نے سنتیں مسجد میں نہیں پڑھیں اگر پڑھی بھی تو گھر میں آ کر- مگر ہمارے زمانہ کے ناواقفوں کو کیا کہا جائے وہ جمعہ کے بعد سنتیں مسجد ہی میں ادا کرتے ہیں)-[1]

يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَخْطَاؤُا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ- امام لوگ جو امامت کرتے ہیں اگر ٹھیک طور سے (شرائط اور آداب کے ساتھ) نماز پڑھیں گے تو تم کو اور ان کو ثواب ملے گا- اگر غلطی کریں گے (مثلاً بے وضو نماز پڑھا دیں اور تم کو خبر نہ ہو) تو تم کو ثواب مل جائے گا (تمھاری نماز درست ہو گی) اور وبال ان پر پڑے گا-

قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ- کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں-

صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ- (امام حسن بصریؒ نے کہا) تو نماز پڑھ لے اگر امام بدعتی ہے تو اس کی بدعت کا وبال اسی پر پڑے گا (تیری نماز صحیح ہو جائے گی)-

مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا- جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے (اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھالے وہ مسلمان ہے یعنی اس کو مسلمان سمجھیں گے اب دل کا حال اللہ تعالیٰ جانے)-

صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ- عمر بن عبد العزیزؒ نے (بنی امیہ کی عادات کے موافق) نماز ظہر میں دیر کی (جب حدیث سنی تو اول وقت پڑھنے لگے)-

صَلّٰى فَصَلّٰى ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى- جبرئیل نے نماز پڑھی آنحضرت نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی پھر جبرئیل نے دوسری نماز پڑھی آنحضرت نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی-

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ- جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا-

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ- بندے اور کفر کے درمیان نماز ہے (جب نماز چھوڑ دی تو کفر میں چل دیا)-

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا- (حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا) کونسا کام اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا-

وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ- ان دنوں (علانیہ) نماز کہیں نہیں ہوتی سوائے مدینہ کے (کیونکہ مکہ میں بھی اس وقت کافروں کا غلبہ تھا جو ناتوان مسلمان وہاں رہ گئے تھے وہ چھپ کر نماز ادا کرتے)-

اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ- مرض الموت میں آنحضرت برآمد ہوئے (حضرت ابو بکرؓ کے پاس بیٹھ گئے) لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور ابو بکرؓ آنحضرت کی (حضرت ابو بکرؓ کی اقتدا کا مطلب یہ ہے کہ لوگ نماز کے ارکان ان کو دیکھ کر ادا کرتے تھے نہ یہ کہ وہ امام تھے امام تو آنحضرت ہی تھے)-

اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَاٰمُرُ بِالصَّلٰوةِ- میں جلانے کی لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز قائم کرنے کا (جو کوئی جماعت میں حاضر نہ ہو اس کا گھر جلا دوں)-

مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ- ابو بکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ آپ نے مرض الموت میں فرمایا- اس میں صاف اشارہ ہے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی طرف)-

صَلٰوةُ اللَّيْلِ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشَرَ- رات کی نماز (یعنی تہجد اور وتر) سات رکعتیں ہیں یا نو یا گیارہ- (جتنی ہو سکیں مگر گیارہ سے زیادہ آنحضرت نے نہیں پڑھیں نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں)-

مترجم کہتا ہے میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتا ہوں اس طرح پر کہ پہلا دوگانہ بیٹھ کر مختصر ادا کرتا ہوں پھر آٹھ رکعتیں کھڑے رہ کر ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا ہوں پھر ایک رکعت پڑھتا ہوں رمضان اور غیر رمضان سب میں ایسا کرتا ہوں- امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں آنحضرت کی تہجد کی کئی شکلیں بیان کی ہیں

---

[1] سنت و نوافل گھر میں ادا کرنا افضل ہیں البتہ مساجد میں ادا کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں- (م)

ان میں سے جو چاہے اختیار کرے بہرحال سنت نبوی کی پیروی کرنا بہتر ہے دوسرے فقراء اور مشائخین کی پیروی سے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ گیارہ رکعتیں پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ ظہر اور عصر اور مغرب کی بھی گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں گویا وہ دن کے وتر ہیں اور یہ رات کے)۔

اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی بِتَشَھُّدٍ۔ رات کی نماز دو رکعتیں ہیں تشہد کے ساتھ (یعنی ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیرے نہ کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے)۔

یُصَلِّیْ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔ صف اول کے لئے دعا کرتے (یوں کہتے اللھم ارحم تین بار)۔

اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ۔ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے (یہاں تک کہ راتبہ سنتوں سے بھی۔ مگر بعض نے کہا کہ راتبہ سنتیں افضل ہیں)۔

فَاجْعَلْہُ لَہٗ صَلٰوۃً۔ جس شخص کو میں نے برا کہا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اس کے لئے رحمت کر (سبحان اللہ تعالیٰ آنحضرت کو اپنی امت سے کس قدر الفت اور محبت تھی کہ جن لوگوں سے ناراض ہوئے اور ان کو برا کہا' زمانہ آخر میں ان پر بھی اللہ کی رحمت چاہی)۔

مترجم کہتا ہے کہ جب میں مراد آباد میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ میں غصہ بہت ہے۔ اکثر جب ناراض ہوتے تو فرماتے خدا تم کو تباہ کرے ایک شخص نے آپ سے پوچھا حضرت آپ ایسے کلمات فرما دیا کرتے ہیں جن سے لوگوں کو بڑا ڈر پیدا ہوتا ہے۔ کہنے لگے میں نے پروردگار سے عرض کر دیا ہے کہ جس کو میں کوسوں تو اس پر رحمت اور برکت اتار۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ صَلٰوۃُ الْخَلَائِقِ۔ سبحان اللہ ساری مخلوقات کی تسبیح ہے (سب اس کی پاکی بزبان قال یا حال بیان کر رہی ہیں)۔

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ۔ تم میں بہتر امام وہ ہیں جو تمھارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو (یعنی وہ اپنی رعایا پر مہربان اور عادل اور منصف ہیں رعایا کے وہ خیر خواہ ہیں اور رعایا ان کی خیر خواہ ہے۔ ایسے حاکم کہاں ملتے ہیں اور یوں تو خوف یا طمع کی وجہ سے ابن الوقت قسم کے لوگ بڑے سے بڑے حاکم کی بھی شان میں قصیدہ خوانی کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر دلوں کی گہرائی سے سچی دعا کرنا یہ اور بات ہے) اور بدتر حاکم وہ ہیں جو تم پر لعنت کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے:

جو تم پر تمہارے مرنے کے بعد نماز جنازہ ادا کرتے ہیں اور تم ان پر جب ان کا انتقال ہو نماز جنازہ پڑھتے ہو۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ۔ جب کوئی فجر کی سنتیں پڑھے تو کروٹ پر لیٹ جائے (ذرا آرام کر لے پھر فرض کے لئے کھڑا ہو۔ یہ مسنون ہے امام ابن حزمؒ نے تو اس کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی)۔

اَنَا الصَّلٰوۃُ۔ (قیامت کے دن سب اعمال آئیں گے نماز آ کر کہے گی) میں نماز ہوں۔

اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَانِ۔ پہلے ہر نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھی (یہ حدیث کتاب الالف میں گزر چکی ہے)۔

فَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ۔ اگر وہ نماز والوں میں سے ہوگا (یعنی جو نفل نماز بہت پڑھا کرتے ہیں)۔

فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ۔ نماز کا وقت آ گیا میں نے ان کی امامت کی۔

فَلَمَّا صَلَّی الصُّبْحَ وَصَلَّیْنَا۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ہم نے پڑھی (یہ حدیث ام ہانی کی روایت سے ضعیف ہے کیونکہ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھیں اور نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی تھی۔ بعض نے یوں جواب دیا ہے کہ معراج سے پہلے بھی دو نمازیں فرض تھیں ایک فجر کی دوسری عصر کی)۔

فَاِنَّھَا صَلٰوۃٌ وَّقُرْبَانٌ۔ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں دعا

ہیں اور اللہ کی قربت (کا ذریعہ یعنی ان کے پڑھنے سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے)-

مَاصَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ-اے اللہ! میں نے جو رحمت کی دعا کی ہے وہ اس کے لئے کر جس پر تم رحم کرنا چاہتا ہے (اور جو میں نے لعنت بھیجی ہے وہ اس پر کر جس پر تو لعنت کرنا چاہتا ہے)-

فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ-دو بھائی ایک ہفتہ کے فاصلے سے مرے تھے-لوگوں نے یوں دعا کی-یا اللہ! تو اس کو اپنے بھائی سے ملا دے آپ نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے)-اس نے جو اپنے بھائی کے بعد نماز پڑھی وہ کہاں جائے گی اور جو نیک عمل اس نے اس کے بعد کیا وہ کہاں جائے گا-دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے)-

اَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهٗ وَصَلّٰى سِتَّةَ اٰلَافِ رَكْعَةٍ وَّكَذَا وَكَذَا (دو شخص ایک برس کے فاصلے سے مرے تھے صحابہؓ نے ان میں سے ایک کا مرتبہ خواب میں زیادہ دیکھا-آنحضرت نے فرمایا) کیا پچھلے شخص نے چھ ہزار اور اتنی (یعنی ۳۵ رکعتیں) سال بھر میں نہیں پڑھیں (ہر روز سترہ رکعت کے حساب سے سال بھر میں اتنی رکعتیں ہو جاتی ہیں)-

اَلَا رَجُلٌ يَّتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ-کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو اس پر خیرات کرے اس کے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھ لے (تا کہ اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو جائے-یہ اس شخص کے لئے فرمایا جو نماز جماعت کے بعد مسجد میں آیا تھا)-

اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ-جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا-

اِذَا يَقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِيْنَ-اللہ جس شخص نے رات کو اپنی بیوی کو جگایا پھر دونوں نے مل کر نماز پڑھی یا مرد نے الگ پڑھی (عورت نے الگ) گو دو رکعتیں سہی تو اس کا نام اللہ کے ذاکروں میں لکھا جائے گا-

اَفَاضَ صلعم مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ-آپ دن کے آخری حصہ میں لوٹے جب ظہر پڑھ چکے تھے (اور عصر بھی)-

صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ-ہر نیک اور بد کے پیچھے (جب تک وہ صریح کفر نہ کرتا ہو نماز پڑھ لو (مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا حاکم اور بادشاہ اگر بدکار بھی ہو تو اس کے پیچھے جمعہ اور عید ادا کر لو-اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اپنی مساجد میں امامت کے لئے بدکار شخص کو بھی منتخب کر سکتے ہو-اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں نیک ہوں اس کے خلاف نہ ہوگا-کیونکہ مسجد میں امامت کے لئے اسی کو منتخب کرنا چاہئے جو نیک اور پرہیزگار اور قاری ہو-کذافی مجمع البحار)-

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ-جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (بلکہ ٹکریں لگائیں-یہ اس شخص سے فرمایا جس نے جلدی جلدی نماز پڑھ لی تھی)-

صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ-مغرب سے پہلے (دو رکعتیں سنت کی) پڑھ لو (صحیح یہ ہے کہ دوگانہ مستحب ہے سلف کا یہی قول ہے لیکن خلفائے راشدین اور امام مالک اور اکثر علماء نے اس کو مستحب نہیں سمجھا)-

مترجم کہتا ہے کہ ہم کو آنحضرت کی حدیث مل جانے کے بعد نہ خلفاء راشدین سے کچھ کام ہے نہ امام مالک سے اور نہ کسی عالم یا مجتہد سے بس حدیث شریف کی پیروی سب پر مقدم ہے خواہ اس پر کسی نے عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو اہل حدیث کا یہی اصول ہے البتہ جس مسئلہ میں آنحضرت کی حدیث نہ ملے نہ قرآن کی آیت اس میں تم خلفائے راشدین اور صحابہ اور مجتہدین کی رائے پر عمل کر سکتے ہو اور ان کی پیروی تمہاری اپنی رائے پر مقدم ہے-

وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ-ایک شخص (ایک نماز پڑھ کر پھر دوسری نماز کا) انتظار کر رہا ہو کہ اس کو امام کے ساتھ (جماعت سے) اس کو اس سے بڑھ کر ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سو رہے (اور دوسری نماز کا انتظار نہ کرے)-

اَنْ يُّصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ-تو چار رکعتیں پڑھے (یعنی صلوٰۃ التسبیح-یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن جزری نے حصن میں اس

کو ذکر کیا ہے' دار قطنی نے کہا قرآن کے فضائل میں جتنی حدیثیں آئی ہیں ان سب میں قل ھو اللہ کی فضیلت میں جو حدیثیں منقول ہیں ان میں صلوۃ التسبیح کی حدیث زیادہ صحیح ہے)-

فَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ-عشاء کی نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی (گو پیغمبروں نے پڑھی ہو اس صورت میں اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ بیان ہے کہ یہی اوقات نماز کے اگلے پیغمبروں کے تھے)-

اِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ- جب نکلے تو آنحضرتؐ پر درود وسلام بھیجے-

لَا اُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ- (ایک شخص محنت مزدوری کر کے تھک جاتا اور رات کو جب سوتا تو صبح کی نماز کے لئے اس کی آنکھ نہ کھلتی اس نے اپنا عذر آنحضرتؐ سے بیان کیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا کہ سورج نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تو جاگے اس وقت پڑھ لے اس وقت نماز میں دیر نہ کرے وہی اس کا وقت ہے)-

حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ- یہاں تک کہ تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجے (یہ حضرت عمرؓ کا کلام ہے یا آنحضرتؐ کا)-

اَلْعَهْدُ الَّتِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلٰوةِ- ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کو چھوڑ دینا ہے (جب تک نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان پر اسلام کے احکام جاری کریں گے' جب نماز چھوڑ دیں گے تو ان کو کافر سمجھیں گے)-

لَمْ تَزَلِ الْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ- فرشتے برابر اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے' یوں کہتے ہیں یا اللہ اس پر مہربانی کر اس پر رحم کر-

اَلصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ- نماز قیامت کے دن نور ہوگی اور صدقہ دلیل ہوگا (مجمع البحرین میں ہے کہ نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا امامیہ اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے (اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے) اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس کے خلاف کیا ہے اسی طرح غیر نماز میں جب آپ کا ذکر آئے تو درود بھیجنا واجب ہے- ابن بابویہ نے جو ہمارے فقہا میں سے ہیں یہی کہا ہے اور زمخشری نے' بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور طحاوی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ اَفْضَلُ مِنَ الدُّعَاءِ لِنَفْسِهٖ- آنحضرتؐ پر درود بھیجنا اپنی ذات کے لیے دعا کرنے سے افضل ہے (اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے سب مقاصد پورے کر دے گا اور تمام حاجات برلائے گا)-

مَا مِنْ صَلٰوةٍ يَّحْضُرُ وَقْتُهَا اِلَّا نَادٰى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ- جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے پکارتا ہے-

صَلًا- گھوڑے کی دم کا مقام-

صَلَوَان- وہ دو ہڈیاں جو دم کے داہنے اور بائیں اٹھی ہوتی ہیں-

مُصَلِّيْ- اس گھوڑے کو بھی بولتے ہیں جو شرط میں دوسرے نمبر پر آتا ہے اس وجہ سے کہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھے کے پاس ہوتا ہے-

باب الصاد مع الميم

صَمْأٌ- نکلنا' طلوع ہونا' برانگیختہ کرنا' ابھارنا' لادنا-

صَمْتٌ یا صُمَاتٌ یا صُمُوْتٌ- خاموش رہنا-

تَصْمِيْتٌ اور اِصْمَاتٌ- خاموش کرنا-

صَامِت- وہ مال جو خاموش ہے (جیسے چاندی' سونا جواہرات وغیرہ اور ''ناطق'' وہ مال جو جاندار ہو جیسے اونٹ گھوڑے' گائے' بیل' بکری وغیرہ-

لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ اَصْمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ- جب آنحضرتؐ پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں آپ کے پاس گیا' جس دن آپؐ کی زبان بند ہوگئی تھی آپؐ نے بات نہیں کی- (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَمَتَ الْعَلِيْلَ یا اَصْمَتَ الْعَلِيْلُ- جب وہ خاموش ہو جائے بات نہ کر سکے)-

اِنَّ امْرَأَةً مِّنْ اَحْمَسَ حَجَّتْ مُصْمِتَةً- قبیلہ احمس

کی ایک عورت نے خاموش رہ کر حج کیا (تمام حجاج میں سے کسی سے بات نہ کی)-

اَصْمَتَتْ اُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ - امامہ بنت ابی العاص (جو آنحضرت کی نواسی تھیں ان) کی زبان بند ہوگئی تھی-

اِنَّهَا صُمْتَةٌ لِلصَّغِيْرِ - کھجور بچہ کو چپ کرانے والی ہے (جہاں رویا تو ایک کھجور منہ میں دے دی وہ پھر چپ ہو جاتا ہے)-

اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنْ خَزٍّ - آنحضرتؐ نے اس کپڑے سے منع فرمایا جس میں نرا ریشم ہو (سوت نہ ہو)-

عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ - اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہو گا-

وَقَدْ اُصْمِتَتْ یا اَصْمَتَتْ - وہ خاموش ہوگئی تھیں-

لَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ - خاموشی کا روزہ ہمارے دین میں نہیں ہے کہ آدمی صبح سے شام تک چپ رہے (اگلے دینوں میں یہ روزہ شروع تھا)-

مَنْ صَمَتَ نَجَا - جو کوئی خاموش رہے گا وہ نجات پائے گا (بہت سی آفتوں سے محفوظ رہے گا جو زبان ہلانے سے پیدا ہوتی ہیں اور بے فائدہ باتیں کرنے سے)-

اِلْزَمِ الصَّمْتَ تَسْلَمْ - خاموشی کو لازم کر لے تو سلامت رہے گا-

مَالَهٗ صَامِتٌ وَّلَا نَاطِقٌ - وہ بالکل نادار ہے نہ خاموش مال اس کے پاس ہے نہ بولتا مال (یعنی نہ سونا چاندی ہے نہ گائے بیل اور اونٹ وغیرہ)-

صَمْتُ الصَّوْمِ حَرَامٌ - چپ کا روزہ رکھنا حرام ہے-

مُصْمَتٌ - ٹھوس (اس کی ضد اجوف کھوکھلا-

صِمِّيْتٌ - بہت خاموش رہنے والا (جیسے سِكِّيْتٌ ہے-)

مُصَمِّتٌ - فریاد سننے والا-

صَمْعٌ - مارنا گلا دینا سختی کرنا-

اَصْمَعُ - بہادر-

صَمْخٌ - کان کے سوراخ پر مارنا-

فَاَخَذَ مَاءً فَاَدْخَلَ اَصَابِعَهٗ فِيْ صِمَاخِ اُذُنَيْهِ - پھر پانی لیا اور انگلیوں کا کانوں کے سوراخ میں ڈالا- (بعض نے سِمَاخ سین سے روایت کیا معنی وہی ہیں)-

فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى اَصْمِخَتِهِمْ - اللہ نے ان کے کانوں کو تھپک دیا (یعنی سلا دیا)-

اَصْغَتْ لِاِسْتِرَاقِهٖ صَمَائِخُ الْاَسْمَاعِ اس کو چوری سے سننے کے لیے کانوں نے اپنے سوراخ جھکائے-

كُلُّ اُذُنٍ وَلُوْدٌ وَّكُلُّ صِمَاخٍ بَيُوْضٌ - جس جانور کے کان بڑے بڑے ہیں وہ بچہ جنتا ہے اور جس کے کانا چھوٹے ہیں وہ انڈا دیتا ہے-

صَمْدٌ - قصد کرنا، برابر مقابل میں ہونا، مارنا، کھڑا کرنا، ڈاٹ لگانا، بندھن لگانا-

صَمَدٌ - سردار، ٹھوس-

صَمَدٌ - اللہ کا بھی ایک نام ہے بہ معنی سردار اور دائم اور باقی - یا جس میں جوف نہ ہو یا جس کی طرف لوگ اپنی حاجات لے کر جائیں-

صَمَدَ الْبَيْتَ - گھر کو آراستہ کیا-

صَمَدَتِ الْعَرُوْسَ - دولہن کو اونچی جگہ پر (بلند مقام پر) بٹھایا

تَصْمِيْدٌ - جمع کرنا-

مُصَامَدَةٌ - جھگڑا کرنا - مار پیٹ کرنا-

صِمَادٌ - ڈاٹ، بندھن-

لَوْقُلْتُ لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا صَمَدٌ مَاخَرَجَ اِلَّا اَقَلُّكُمْ - حضرت عمرؓ نے کہا نسب اور خاندانوں کا علم مت سیکھو اور لوگوں کے نسب پر طعنہ منہ مارو قسم خدا کی اگر میں کہوں اس دروازے سے وہی نکلے جو شریف ہو (جس کے خاندان میں کوئی عیب نہ ہو) تو تم میں سے بہت کم لوگ نکلیں گے-

فَصَمَدْتُ لَهٗ حَتّٰى اَمْكَنَتْنِیْ مِنْهُ غِرَّةٌ - میں نے ابوجہل کے مارنے کا قصد کیا یہاں تک کہ اس کی ایک غفلت نے

مجھ کو موقع دیا (میں نے مار مار کر اس کو گرا دیا (یہ معاذ بن عمرو بن جموحؓ نے کہا)۔

فَصَمْدًا صَمْدًا حَتّٰی یَنْجَلِیَ لَکُمْ عَمُوْدُالْحَقِّ توجہ کرتے رہو توجہ یہاں تک کہ حق کا ستون تم پر کھل جائے۔

لَا یَصْمُدُ اِلَیْهِ صَمْدًا (آنحضرتؐ نے جب کسی ستون یا لکڑی کی طرف نماز پڑھی تو اس کو اپنی داہنی یا بائیں ابرو کے برابر رکھتے اور سیدھا اس کے مقابل نہیں کھڑے ہوتے۔ (بلکہ ایک طرف ذرا مڑے رہتے' اس میں یہ اشارہ تھا کہ اس لکڑی یا ستون کی عبادت نہیں کرتے)۔

اَلصَّمَدُ الْمَصْمُوْدُ اِلَیْهِ فِی الْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ۔ صمد وہ ہے جس کی طرف لوگ توجہ کریں تھوڑا کام ہو یا بڑا کام۔

وَقَدْ صَمَدُوْا لَهَا۔ لوگوں نے جمرہ وسطی کا قصد کیا اس کے سر پر چھوٹی کنکریاں مارنے لگے۔

مَاکُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ بَیْتًا ظَاهِرًاللّٰهِ فِیْ اَکْنَافِ مَکَّةَ یُصْمَدُ۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ ایک کھلا گھر مکہ کے اطراف میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا جس کی طرف لوگ قصد کریں گے۔

وَلَا رَهْبَةَ اِلَّا سَیِّدٌ صَمَدٌ۔ رہبہ سردار ہے لوگ اپنی حاجات کے لیے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں (مرجع خلائق ہے)۔

خُذْهَا حُذَیْفَ فَاَنْتَ السَّیِّدُ الصَّمَدُ۔ یہ تلوار کی ضرب لے' اے حذیفہ تو تو سردار اور سب لوگوں کا مرجع تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ صَمَدْتُ مِنْ بَلَدِیْ۔ اے اللہ تعالیٰ! میں اپنے شہر سے تیرا قصد کر کے نکلا۔

فَصَمَدَ اِلٰی جَدِّیْ۔ اس نے میرے دادا کا قصد کیا۔

بِیْرُ عَبْدِ الصَّمَدِ۔ ایک کنواں ہے مکہ معظمہ کے راستے میں۔

صَمْدَحَةٌ۔ بہت زیادہ گرم۔ سخت۔

صُمَادِحٌ۔ سخت' خالص' شیر' کھلا راستہ۔

صَمَیْدَحٌ۔ گرم دن سخت۔

صَمْرٌ۔ بخیلی کرنا' روکنا' تھم جانا۔

صَمْرٌ۔ دہی بن جانا۔

صَامُوْرَةٌ۔ دہی۔

صُمَارِیٌ۔ گانڈ۔ سرین۔

صَرْمَرٌ۔ ایک درخت ہے۔

اِدْفَعْ هٰذَا اِلٰی اَسْمَاءَ لِتَدْهَنَ بِهِ بَنِیْ اَخِیْهِ مِنْ صَمَرِ الْبَحْرِ۔ یہ گھی کا کپہ اسما کو دے دو وہ اپنی بھتیجیوں کا بدن اس سے چکنا کر کے سمندر کی بدبو کو رفع کرے۔

صِمْرِدٌ۔ دوہیل اونٹنی یا کم دودھ دینے والی۔

صَمَارِیْدُ۔ سخت زمینیں یا موٹی یا دبلی بکریاں۔

صَمْصَمَةٌ۔ رواں ہونا۔

صُمَاصِمٌ۔ شیر۔

صَمْصَمٌ۔ بخیل۔

صِمْصِمَةٌ۔ جماعت کا بیچا بیچ۔

لَوْوَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰی رَقَبَتِیْ۔ اگر تم کاٹنے والی تلوار میری گردن پر رکھو۔

صَمْصَامٌ کی جمع ہے صَمَاصِم۔

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ۔ انھوں نے تلواروں کو اپنی چادر بنایا (یعنی تلواریں لے کر چلے' ان کے حمائل کندھوں پر رکھا)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صَمْصَام اس تلوار کو کہیں گے جو خوب روانی کے ساتھ کاٹے اور مڑے نہیں۔

صَمْعٌ۔ باتوں میں روک لینا' مارنا۔

صَمَعٌ۔ کلام میں غلطی کرنا۔

تَصْمِیْعٌ۔ مضبوط ارادہ کرنا جیسے تَصْمِیْمٌ ہے۔

اَصْمَعُ۔ چھوٹے کان والا۔ کاٹنے والی تلوار۔

اِصْمِعِیْ۔ ابو سعید عبد الملک جو عرب کا بڑا ادیب اور فصیح شخص گزرا ہے۔

کَاَنِّیْ بِرَجُلٍ اَصْعَلَ اَصْمَعَ یَهْدِمُ الْکَعْبَةَ۔ گویا میں ایک شخص کو دیکھ رہا ہوں جو چھوٹے' چھوٹے کان والا کعبہ کو گرا رہا ہے۔

کَانَ لَا یَرٰی بَاْسًا اَنْ یُّضَحِّیَ بِالصَّمْعَاءِ۔ عبد اللہ ابن عباسؓ چھوٹے کان والی بکری قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (یعنی جس بکری کے کان پیدائشی طور پر چھوٹے

ہوں نہ یہ کہ کان کٹے ہوں)۔

كَابِلٍ اُكِلَتْ صَمْعَاءَ۔ ان اونٹوں کی طرح جنھوں نے صمعاء کھایا ہو۔

صَمْعَاءُ۔ ایک بھاجی ہے اس کو بُهْمٰی بھی کہتے ہیں۔

صَوْمَعَةٌ۔ نصاریٰ کا معبد یعنی گرجا۔ اور مینار کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع صَوَامِع ہے)۔

اِصْمِعْدَادٌ۔ جلدی چلنا۔

مُصْمَعِدٌّ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔

اَصْبَحَ وَقَدْ اصْمَعَدَّتْ قَدَمَاهُ۔ صبح کو اس کے پاؤں سوج گئے تھے۔

صَمْغَرٌ۔ سخت اور سخت زمین۔

صَمْغَرِی۔ سخت جس پر جادو منتر اثر نہ کرے۔

صَمْغَرِيَّةٌ۔ خبیث سانپ۔

صُمْعُودٌ۔ پست قد' بہادر۔

صَمْغٌ۔ یا صَمَغٌ۔ گوند۔

صَمْغَةٌ۔ زخم یا گوند کا ٹکڑا۔

نَظِّفُوْا الصِّمَا غَيْنِ فَاِنَّهُمَا مَقْعَدُ الْمَلَكَيْنِ۔ ہونٹوں کے دونوں کناروں کو جہاں تھوک جمع ہوتا ہے صاف پاک رکھو وہاں دو فرشتوں کی بیٹھک ہے۔

صِمَاغَانِ اور صَامِغَانِ اور صَاغِمَانِ اور صِوَارَانِ۔ ہونٹوں کے دونوں کنارے' دونوں جبڑوں کے جوڑ۔

حَتّٰى عَرِقْتِ وَزَبَّبَ صِمَاغَاكِ۔ یہاں تک کہ تو پسینے پسینے ہو گئی اور تیرے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر جھین آ گیا۔

اِذْكَانَ مَجْدُوْرًا كَاَنَّهُ صَمْغَةٌ۔ یتیم کو جب چیچک نکل آئے اور وہ گوند کی طرح سفید ہو جائے۔

لَاَقْلَعَنَّكَ قَلْعَ الصَّمْغَةِ۔ میں تجھ کو اس طرح اکھاڑ ڈالوں گا جیسے گوند اکھاڑتے ہیں (کہ اس کا کوئی اثر شاخ پر نہیں رہتا بلکہ شاخ کی چھال بھی اس کے ساتھ نکل آتی ہے۔ یہ حجاج بن یوسف کا کلام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بنیادی طور پر تجھ کو تباہ اور بے نشان کر دوں گا)۔

شَاةٌ مُصْمِغَةٌ بِلَبَنِهَا۔ بکری تازہ دودھ دینے والی۔

خُبْزٌ مُصَمَّغٌ۔ گوند کی روٹی۔

صَمْغَدٌ۔ سخت۔

مُصْمَغِدٌّ۔ چربی یا بیماری سے پھولا ہوا۔

صَمْقَةٌ۔ بدمزہ دودھ۔

اِصْمَاقٌ۔ بند کرنا۔

صَامِقٌ۔ بھوکا پیاسا۔

مَصْمِقٌ۔ حیران' پریشان' جو کھائے نہ پیے۔

صَمْقَرَةٌ۔ کھٹا ہونا' روشن ہونا۔

يَوْمٌ مُصْمَقِرٌ۔ گرم دن۔

صَمَكَةٌ۔ قوی' زور آور

اِصْمِكَاكٌ۔ غصہ ہونا' پھٹ جانا۔

صَمَكُوْكٌ۔ جاہل' برائی کے لیے جلدی کرنے والا۔

صَمَكِيْكٌ۔ یہ صَمَكُوْكٌ کا مترادف ہے یعنی احمق' جلد باز۔

مُصْمَئِكَّةٌ۔ تر' مرطوب۔

صَمَكْمَكٌ۔ بدبودار' مجرد' قوی زور آور۔

صَمْلٌ۔ سخت ہونا' شدید ہونا' باز رہنا' مارنا۔

اِصْمِئْلَالٌ۔ سخت ہونا' گنجان ہونا۔

صَامِلٌ۔ خشک۔

صُمُلٌّ۔ بدخلق۔

اَنْتَ رَجُلٌ صُمُلٌّ۔ تو بدخلق آدمی ہے۔

هُوَعُتُلٌّ صُمُلٌّ۔ وہ سخت گیر بدخلق ہے۔

صَمَلَ الشَّجَرُ۔ درخت پیاسا ہو کر سخت ہو گیا۔

اِنَّهَا صَمِيْلَةٌ۔ اس کی پنڈلیاں سخت اور خشک ہیں۔

صَمٌّ۔ بند کرنا' قطعی عزم کرنا' مارنا۔

صَمَمٌ۔ بہرا پن' اونچا سننا۔

صَمَّتِ الْاُذُنُ۔ کان بہرا ہو گیا۔

صُمَّ صَدىٰ فُلَانٍ۔ فلاں شخص مر گیا۔

صَمَّتْ حَصَاةٌ بِدَمٍ۔ اتنا زیادہ خون ہے کہ اس میں کنکری ڈالو تو آواز نہیں دیتی۔

صَمَّمَ السَّيْفُ۔ ہڈی تک کو تلوار نے کاٹ دیا۔

وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ رُؤُسَ النَّاسِ - (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) تو برہنہ پاؤں پھرنے والوں' برہنہ جسم والوں' بہروں' گونگوں کو لوگوں کا سردار دیکھے گا (یعنی جو قومیں یکسر جاہل اور گنوار ہیں حکمت' دانائی' تدبر اور عدل وتقوے سے عاری ہیں ان کو قوموں کا بندوبست اور اقتدار مل جائے گا - بہروں سے یہ مراد ہے کہ قوم کے متفقہ فیصلوں اور مطالبوں اور مظلوموں کی دادرسی کے لیے وہ بے حس اور بہرے بن جائیں گے)-

اَلْفِتْنَةُ الصَّمَّاءُ الْعَمْيَاءُ - ایسا فتنہ جو بہرا اور اندھا ہوگا (یعنی سخت فتنہ جو مٹائے نہ مٹے گا - جس طرح بہرا شخص نہ کسی مصلحت کی بات سن سکتا ہے نہ اندھے کو روشنی دکھانے سے راہ کے خطرات نظر آتے ہیں)-

بعض نے کہا کہ صماء سے مراد وہ سانپ ہے کہ جس کے کاٹے کا منتر نہیں-

فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ - ایک فتنہ بہرا گونگا اندھا ہو گا (لوگ اس میں بہرے ہو جائیں گے' حق بات نہیں سنیں گے گونگے ہوں گے' حق بات نہیں کہیں گے' اندھے ہوں گے ہدایت کا سیدھا راستہ نہیں دیکھیں گے-)

ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَصَمَّنِيْهَا النَّاسُ - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی' جس کے سننے سے لوگوں نے مجھ کو بہرا کر دیا (یعنی لوگوں کے شور غل کی وجہ سے میں سن نہ سکا)-

ایک روایت میں صَمَّتَنِيْهَا النَّاسُ - یعنی لوگوں نے مجھ کو وہ بات آنحضرتؐ سے پوچھنے نہ دی اور خاموش کر دیا-

شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ رَجَبُ - اللہ کا بہرا مہینہ رجب کا مہینہ ہے (چونکہ رجب کو عرب کے لوگ حرام مہینہ سمجھتے تھے اس میں جنگ وجدال اور لوٹ مار نہیں کرتے تھے' اس لیے اس کو بہرا فرمایا یعنی لوگ اس مہینہ میں بہرے رہتے ہیں ان کے کانوں میں ہتھیاروں کی آواز نہیں آتی)-

نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ - آپ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح لپیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلا نہ رہے ہاتھ اور پاؤں سب بند ہو جائیں کوئی حصہ کپڑے سے باہر نہ رہے - گویا اس کو اس پتھر سے مشابہت دی جس کو صخرۃ صماء کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جس میں کوئی سوراخ یا شگاف نہ ہو' سب طرف سے سخت اور یکساں ہو)-

بعض نے کہا اِشْتِمَالِ صَمَّاء یہ ہے کہ آدمی ایک ہی کپڑے سے اپنا تمام جسم ڈھانپ کر کسی ایک جانب سے کپڑے کو اٹھا دے تو اس کا ستر کھل جائے - غرض دونوں باتیں مکروہ ہیں-

اَلْفَاجِرُ كَالْاَرْزَةِ صَمَّاءَ - فاسق شمشاد کے درخت کی طرح ہے جو مڑتا ہی نہیں' نہ اس میں سوراخ ہوتا ہے (کیونکہ یہ درخت ٹھوس اور سخت ہوتا ہے جہاں مڑا بس گیا اور سیدھا نہیں ہوتا)-

فِيْ صِمَامٍ وَاحِدٍ - دخول ایک ہی سوراخ میں ہونا چاہیے (یعنی فرج میں' نہ کہ دبر میں)-

وَلَوْ شِئْتَ لَا صْمَمْتَنِيْ - اگر تو چاہتا تو مجھ کو بہرا کر دیتا-

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَيْرًا ذُكِرْتُ بِهٖ - جب کوئی میری تعریف کرتا ہے تو بہرے بن جاتے ہیں اور جب کوئی برائی کرتا ہے تو کان لگا کر سنتے ہیں-

امام جعفر صادق نے فرمایا اِشْتِمَالِ صَمَّاء یہ ہے کہ آدمی چادر کو دونوں بغلوں کے نیچے سے لے جا کر اس کے دونوں کنارے ایک کندھے پر کر لے - (جب امامؑ نے یہ تفسیر کی ہے تو یہی معنی لینا اولی ہے)-

خَلْخَالٌ اَصَمّ - وہ پازیب جس میں آواز نہ نکلے-

لَا تَاْخُذِ الْحِمَارَ الصُّمَّ - سخت اور ٹھوس کنکریاں مت لے بلکہ نرم کئی رنگ کی کنکریاں لے-

صَمِيْمَ الْقَلْبِ - خلوص دل سے اور دل کا درمیانی حصہ

صِمَّةٌ - شجاع' بہادر' شیر نر' سانپ-

صَمْيٌ - شکار کے جانور کا سامنے مرجانا' کسی کام کا واقع ہونا-

اِصْمَاءٌ - جلدی کرنا' شکار کے جانور کو دیکھتے دیکھتے مار

ڈالنا۔

صَمَیَانٌ۔ الٹنا' کودنا' جلدی کرنا۔

اِنْصِمَاءٌ۔ اوٹڈلنا۔

کُلْ مَا اَصْمَیْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَیْتَ۔ وہ جانور کھالے جو شکار کے بعد تیرے دیکھتے دیکھتے مر جائے (کیونکہ وہاں یقین ہوتا ہے کہ شکار کے زخم سے وہ مرا) جو جانور شکار کے دوران زخمی ہو کر غائب ہو جائے' پھر مرا ہوا ملے اس کو چھوڑ دے (کیونکہ شاید وہ شکار کے زخم سے نہیں کسی اور وجہ سے مرا ہو)۔

باب الصاد مع النون

صِنَابٌ۔ وہ سالن جو رائی اور تیل سے بنایا جاتا ہے۔

اَتَاهُ اَعْرَابِیٌّ بِاَرْنَبٍ قَدْشَوَاهَا وَجَاءَ مَعَهَا بِصِنَابِهَا۔ ایک گنوار آنحضرتؐ کے پاس خرگوش لے کر آیا جس کو بھون لیا تھا' اس کے ساتھ اس کا جوڑ یعنی "صناب" بھی لے کر آیا۔

لَوْ شِئْتُ لَدَ عَوْتُ بِصِلَاءٍ وَّصِنَابٍ۔ اگر میں چاہوں تو بریاں گوشت اور صناب منگواؤں۔

صِنَابٌ۔ اچار۔

صَنْبَرَةٌ۔ درخت کمزور اور پتلے تنے اور بے ثمر کا۔

یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا صُنْبُوْرٌ۔ کفاران قریش کہتے تھے محمد ناٹھے (بے اولاد) ہیں (لہذا ان کے انتقال کے بعد کوئی یادگار بھی نہ رہے گی)۔

مترجم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دین اسلام کی وجہ اس دم تک قائم ہے انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔ آپ کی آل میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں لاکھوں سید موجود ہیں۔ پھر ابوجہل اور ابولہب کی اولاد کا پتہ نہیں' اگر کوئی ہو بھی تو وہ شرم کی وجہ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے "بے اولاد" کی پھبتی چست کرنے والوں کو ہی صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔

اِنَّ رَجُلًا وَقَفَ عَلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ حِیْنَ صُلِبَ' فَقَالَ قَدْ کُنْتَ تَجْمَعُ بَیْنَ قُطْرَیِ اللَّیْلَةِ الصِّنَّبْرَةِ قَائِمًا۔ (حجاج نے) عبداللہ بن زبیر کو سولی پر چڑھایا تو ایک شخص ان کی نعش کے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا' تم سرد رات کے دونوں کناروں کو کھڑے رہ کر ملاتے تھے۔ یعنی رات بھر نماز میں کھڑے رہتے تھے۔

صَنَابِرُ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کی سخت سردیاں۔

صِنَّبْرٌ۔ سرد ہوا کو بھی کہتے ہیں۔

صَنَوْبَرٌ۔ ایک مشہور درخت ہے جس کے پھل چھوٹے چھوٹے اور لمبے ہوتے ہیں' ان کے اندر سفید چکنا مغز ہوتا ہے۔

صَنْجٌ۔ جھانجھ کی ایک تھالی جو دوسری تھالی پر ماری جاتی ہے اس کو بجاتے ہیں۔ اور چنگ (یعنی ستار کو بھی کہتے ہیں)۔

اَیُّ صَنْجٍ هُوَ۔ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔

صَنْجَةُ الْمِیْزَانِ۔ ترازو کا باٹ

صَنَّاجَةٌ۔ روشن۔ اس کے علاوہ ایک قسم کا بڑا جانور جو تبت میں ہوتا ہے۔

اِیَّاكَ وَالضَّرْبَ بِالصَّوَانِجِ۔ تھالیاں ملا کر مت بجاؤ شیطان تمہارے ساتھ ہو جائے گا۔ فرشتے تم سے نفرت کریں گے۔

صَنْخَمَةٌ۔ میل کچیل۔

نِعْمَ الْبَیْتُ الْحَمَّامُ یُذْهِبُ الصَّنِخَةَ وَ یَذْکُرُ النَّارَ۔ حمام بھی کیا اچھا گھر ہے' میل کچیل دور کر دیتا ہے اور دوزخ کی یاد دلاتا ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَنِخَ بَدَنُهٗ۔ اس کے جسم پر میل ہے) (جیسے سَنِخَ اور وَسِخَ سب کے ایک ہی معنی ہیں)۔

صِنْدِیْدٌ۔ سردار' شجاع' حلیم' سخی' شریف' بہادر۔

صَنَادِیْد۔ یہ صِنْدِیْدٌ کی جمع ہے۔ اس کے علاوہ آفات کو بھی کہتے ہیں اور لشکر کی ایک جماعت کو بھی۔

صَنَادِیْدُ قُرَیْشٍ۔ قریش کے سردار اور شریف لوگ۔

کَانَ یَتَعَوَّذُمِنْ صَنَادِیْدِ الْقَدَرِ۔ تقدیر کی آفتوں سے پناہ مانگتے تھے۔

صَنَعٌ یَاصُنْعٌ۔ کوئی کام کرنا۔

صَنَعَ فَرَسَهٗ - اپنے گھوڑے کی اچھی طرح خبر گیری کی -
صُنِعَتِ الْجَارِيَةُ - چھوکری کی اچھی طرح خدمت کی وہ موٹی ہوگئی -
صَنَّعَ - اس کا بھی یہی معنی ہے -
اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ - جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جی چاہے وہ کر (بے حیا باش ہر خوچہ خواہی کن) -
اُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ - (حضرت عمر فاروقؓ جب زخمی ہوئے تو ابن عباسؓ سے فرمایا) دیکھو تو مجھ کو کس نے قتل کیا؟ انھوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے - فرمایا اس غلام نے جو کاری گر ہے؟ (بہت سے ہنر جانتا ہے اس کا نام ابولولو فیروز تھا جو قوم کا پارسی تھا - اللہ اس پر لعنت کرے) -
رَجُلٌ صَنَعٌ - کاریگر مرد -
اِمْرَاَةٌ صَنَاعٌ - کاری گر عورت -
اَلْاَمَةُ غَيْرُ الصَّنَاعِ - بے کار رلونڈی - (جس سے کوئی کام نہ آتا ہو یعنی بے ہنر) -
اِصْطَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی (جیسے اِكْتَتَبَ لکھوایا)
لَا تُوْقِدُ وْ اِبِلَيْلٍ نَارًا ثُمَّ قَالَ اَوْ قِدُوْا اَوْاصْطَنِعُوْا - رات کو آگ نہ سلگاؤ! پھر فرمایا سلگاؤ اور کھانا پکاؤ (اللہ کے واسطے غریبوں کو کھلانے کے لئے) -
اَنْتَ كَلِيْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِصْطَنَعَكَ لِنَفْسِهٖ - تم وہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کلام کیا اور تم کو اپنی عنایت سے سرفراز کیا (اپنے کام کے لئے تم کو تیار کیا) -
كَانَ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ - وہ اپنے لے چلنے والے کی خاطر داری کی -
مُصَانَعَةٌ - دراصل یہ ہے کہ آپ ایک ایک چیز دوسرے کے لیے تیار کریں اس لیے کہ وہ بھی اس کے بدلہ میں تمھارے لیے تیار کرے -
مَنْ بَلَغَ الصِّنْعَ بِسَهْمٍ - جس کا تیر صنع تک پہنچ جائے -
صِنْعٌ - وہ مقام جہاں پانی اکٹھا اور جمع کیا جاتا ہے، صِنْعٌ کی جمع اَصْنَاعٌ ہے اور مَصْنَعٌ بھی اس کا ہم معنی و مترادف ہے مگر اس کی جمع مَصَانِعُ ہے -
بعض نے کہا ہے کہ صِنْعٌ سے مراد قلعہ ہے اور مَصَانِع محلوں اور عالی شان عمارات کو بھی کہتے ہیں -
لَوْ اَنَّ لِاَحَدِكُمْ وَادِيَ مَالٍ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى سَبْعَةِ اَسْهُمٍ صُنُعٍ لَكَلَّفَتْهُ نَفْسُهٗ اَنْ يَنْزِلَ فَيَاْخُذُهَا - اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک میدان بھر کر مال و اسباب ہو پھر وہ راستہ میں سات (عدد) تیر تراشے ہوئے تیار کئے ہوئے دیکھے سو اس کا نفس یہی کہے گا کہ اتر کر ان کو لے لے - (کیونکہ آدمی طبعاً حریص ہے کتنا ہی مال اس کے پاس ہو مگر پھر بھی اس میں مزید اضافہ کا خواہشمند رہتا ہے، کسی طرح اس کی نیت نہیں بھرتی) -
(حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ صَنِيْعَة ہے یعنی یکساں ایک شخص کے بنائے ہوئے) -
وَيَكُفُّ عَلَيْهِ صَنِيْعَتَهٗ - اس کا پیشہ اس کو پھر دیدے، پھیر دے -
اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (اگر میں مکہ میں جانے سے روکا گیا' تو جیسا کہ آنحضرتؐ نے حدیبیہ میں) کیا تھا میں بھی ویسا ہی کروں گا (احرام کھول ڈالوں گا) -
وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ - جیسا حج کے احرام میں کرتا ہے (جن چیزوں سے بچتا ہے) ویسا ہی عمرے کے احرام میں بھی کر (عمرے میں صرف دو چیزیں نہیں ہیں (ایک تو وقوف عرفہ اور دوسرے رمی جمار) -
فَتُصَانِعُ بِمَا لِهَا عَنِ ابْنَتِهَا الْحَظِيَّةِ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّلِفَةِ كَانَتْ اَحَقَّ - تم میں سے کوئی جا کر اپنا پیسہ خرچ کر کے اپنی بیٹی کو آراستہ کرتی جو خاوند پر بوجھ ہے تو وہ زیادہ اس کی حقدار تھی -
مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ - تم نے ایسا کیوں کیا - (کہ تین بار اذن مانگنے اور جواب نہ ملنے کے بعد چل دیئے) -

اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ - یا اللہ! میں اس سے بیزار ہوں جو خالد نے کیا (وہ لوگ صبانا صبانا کہہ رہے تھے لیکن حضرت خالدؓ نے ان کو قتل کر دیا)۔

تُعِيْنُ صَانِعًا - تو کسی کاریگر کی مدد کرے (ایک روایت میں ضَایِعًا ہے مگر وہ صحیح نہیں ہے)۔

كَالْاِبِلِ الْمَخْشُوْشِ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ - جیسے نکیل پڑا ہوا اونٹ وہ اپنے چلانے والے کی اطاعت کرتا ہے (جس طرف چاہے اس کو لے جاسکتا ہے)۔

(بندے کو بھی اپنے مالک کی ایسی ہی اطاعت کرنی چاہیے اور اس کی مرضی پر شاکر اور خوش رہنا چاہیے۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می بروہر جا کہ خاطر خواہ اوست

صَنْعَاء یمن کا پایہ تخت اور مشہور شہر ہے۔

صَنِيْعُهٗ وَصَنِيْعَتُهٗ - وہ اس کا کام ہے اسی کی تربیت ہے۔

اَرْبَعَةٌ يَّذْهَبْنَ ضِيَاعًا مِّنْهَا الصَّنِيْعَةُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهَا - چار چیزیں بیکار جاتی ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے کہ نالائق کے ساتھ احسان کرنا (جو الٹا احسان کے بدلے برائی کرے)۔

مترجم کہتا ہے جتنا میں اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں شاید اس قدر دوسرا کم ہوا ہو گا اور یہ خود میری غلطی تھی کہ میں بہت جلد ہر ایک کا دوست بن جاتا اور اس کے ساتھ حقیقی بھائی کی طرح سلوک کرتا - پھر وہ میرا ہی دشمن بن جاتا حتی کہ میری ہلاکت کے درپے ہوتا - ایک شخص کو میں نے پڑھایا لکھایا - اتفاق سے وہ جسٹس یعنی جج ہو گیا - بعد ازاں اس نے مجھ پر ہی ہاتھ صاف کیا - ایک دوسرے شخص کو میں نے اپنا معاون بنا کر سارا کام اس کو سونپ دیا' اس کی توقیر بڑھائی' مگر اس نے میرے ہی نکالنے کی فکر کی - اس کے علاوہ کئی شخصوں کو میں نے ان کی منت درازی پر روپیہ قرض دلایا' بالآخر کھا کر بیٹھ گئے اور مجھ کو پھنسا دیا - ایک شخص کو میں نے اپنی تالیفات مفت بلا معاوضہ چھاپنے کے لیے دیں' اس نے ہزاروں روپے تالیفات کے ذریعہ سے کمائے پھر میرے ہی ساتھ وعدہ خلافی اور دغا بازی کی - بہر حال موجودہ زمانہ ایک ایسا خراب زمانہ ہے کہ کسی کے ساتھ احسان کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے - عقل و دانش کا تقاضہ ہے کہ آدمی کے مزاج اور اس کے معاملات کو قریب سے دیکھ کر اور سمجھ کر معاملہ کرنا چاہیے۔

صِنَاعَةٌ - حرفہ' پیشہ۔

تَصَنُّعٌ - تکلف' بناوٹ۔

اَلْحَدِيْثُ مُتَصَنِّعٌ بِالْاِسْلَامِ - زبانی بات ظاہری اسلام ہے۔

صَنَايِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مِيْتَةَ السُّوْءِ - لوگوں سے نیکی کرنا بری موت سے بچاتا ہے۔

اِصْطَنَعْتُ عِنْدَهٗ صَنِيْعَةً - میں نے اس کے ساتھ احسان کیا۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صَنْعَاء پہلا شہر ہے جو طوفان نوح کے بعد بنایا گیا ہے۔

صَنْعَاء کی نسبت صَنْعَانِيٌّ ہے۔

صِنْفٌ - صفت' قسم۔

اَصْنَافٌ اور صُنُوْفٌ - صنف کی جمع ہیں۔

تَصْنِيْفٌ - قسم قسم کرنا' جمع کرنا' تالیف کرنا۔

صَنَّفَ الشَّجَرُ - درخت کے پتے نکل آئے۔

تَصَنُّفٌ - چھل کرنا۔

فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَايَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ - اس کو اپنے تہہ بند کے پلو سے جھٹک لے (یعنی بستر کو جب اس پر سونے لگے) کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آ گئی ہے (یعنی کوئی کیڑا وغیرہ شاید آ گرا ہو)۔

صَنِّفْ تَمْرَكَ - اپنی کھجور کی الگ الگ قسمیں کر (ہر ایک قسم کا الگ ڈھیر لگا)۔

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ - دو گروہوں کو میری امت کے اسلام میں سے کچھ حصہ نہیں ایک تو مرجئہ (جو کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد پھر کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا) اور (دوسرے) قدریہ (جو تقدیر الٰہی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندے کو اپنے کاموں میں

پورا اختیار ہے) ان کے مقابل ہیں-

جَبْرِيَّة- جو لوگ بندہ کو بالکل مجبور جانتے ہیں جمادات کی طرح ان کو جبریۃ کہتے ہیں (جبریہ اور قدریہ یہ دونوں مذہب باطل ہیں- حقیقت میں انسان بالکلیہ مجبور ہے نہ بالکل قادر اور اپنے افعال کا خالق' بلکہ اس کی حالت ان دونوں کے بین بین ہے- جیسا کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا:

لَا جَبْرَ وَلَا قَدْرَ وَلٰكِنْ بَيْنَ بَيْنَ- ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا)-

صَنَمٌ- پلید ہونا' قوی ہونا اور وہ بت یا مورتی جس کی کافر پرستش کرتے ہیں-

صَنَّمَ الرَّجُلُ- آدمی نے آواز دی (صوفیہ کے نزدیک دنیا کی جس چیز میں آدمی مشغول ہو اور اس طرح مشغول ہو کہ اللہ کو بھلا دے وہی اس کا صنم ہے)-

اَصْنَامٌ- یہ صَنَمٌ کی جمع ہے-

بعضوں نے صَنَمٌ اور وَثَنٌ میں فرق کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ صَنَمٌ اس کو کہیں گے جو مجسم اور صورت دار ہو' اور وَثَنٌ وہ جو اللہ کے سوا پوجا جائے- اَوْثَانٌ اس کی جمع ہے-

صُنَانٌ- بغل یا جوڑوں کی بدبو-

اَصَنَّ اللَّحْمُ- گوشت بدبودار ہو گیا-

اَصَنَّ الرَّجُلُ- آدمی بدبودار ہو گیا-

صِنٌّ- دبر کا پیشاب یا اونٹ کے پیشاب کی بدبو-

صَنَّانٌ- بہادر-

اَصَنٌّ- غافل-

نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ يُذْهِبُ الصِّنَّةَ- حمام بھی کیا اچھا گھر ہے بدن کی بدبو (میل کچیل) دور کر دیتا ہے-

صَنٌّ- بڑی زمبیل جس میں روٹی رکھی جاتی ہے (محیط میں اس کو بہ کسرہ صاد لکھا ہے)-

صِنْوٌ- برابر والا' بھائی' بیٹا' چچا (اس کی جمع اصناء ہے)-

صَنْوٌ- چھوٹا درخت' دو پہاڑوں میں تھوڑا پانی-

صِنْوَانٌ جمع ہے صِنْوٌ کی' یعنی دو درخت جو ایک جڑ سے نکلے ہوں' ان میں سے ہر ایک دوسرے کا "صنو" ہے-

اَلْعَبَّاسُ صِنْوُ اَبِيْ- عباس میرے والد کے جوڑ ہیں- (یعنی میرے باپ کی طرح ہیں' دونوں میرے دادا کے نطفہ سے ہیں)-

فَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ- آدمی کا چچا اس کے باپ کا جوڑ ہے-

اذا طال صناء المیت نقی بالاشنان- جب میت پر میل کچیل بہت ہو تو اشنان سے صاف کیا جائے (وہ میل کو صاف کرتی ہے اسی طرح صابون بھی)-

باب الصاد مع الواو

صَوْبٌ یا مَصَابٌ- گرنا' اترنا' قصد کرنا' بہانا-

تَصْوِيْبٌ- کسی بات کو یا کسی رائے کو ٹھیک بتلانا' جھکانا-

يُصَعِّدُ وَ يُصَوِّبُ بَصَرَهٗ- اپنی نگاہ اوپر کرتا تھا اور نیچے کرتا تھا-

اِصَابَةٌ- ٹھیک کہنا' پہنچانا' نشانہ پر لگنا' ارادہ کرنا-

تَصَوُّبٌ- اترنا-

اِنْصِبَابٌ- نیچے اترنا-

رَاْيٌ صَائِبٌ- ٹھیک تجویز-

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ- جو شخص بیری کا درخت کاٹ ڈالے (جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے) اللہ اس کو سر کے بل دوزخ میں اوندھا کرے گا- (ابوداؤد نے کہا کہ اس سے مراد وہ بیری کا درخت ہے جو چٹیل میدان میں ہو اور مسافر اس کے سائے میں آرام پاتے ہوں)-

وَصَوَّبَ يَدَهٗ- اپنا ہاتھ جھکایا-

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ- اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دنیا میں مصیبت اور تکلیف پہنچاتا ہے- (یہ بندہ کی آزمائش کے لیے ہوتا ہے اور جس قدر بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اسی قدر اس پر دنیا کی تکالیف زیادہ آتی ہیں- اے غفور الرحیم! ہم ضعیف وناتواں اور کمزور دل کے لوگ ہیں ہم کو اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ' رحم فرما اور ہر آفت سے بچائے رکھ' اس لیے کہ ہم کو ایسا دل نصیب نہیں ہوا ہے جو تیرے مقرب اور صالح

بندوں کو ملا ہے)۔

ایک روایت میں یُصَبْ مِنْهُ بہ صیغہ مجہول ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مصیبت پہنچائی جاتی ہے۔

مُصِیْبَةٌ اور مَصُوْبَةٌ اور مُصَابَةٌ۔ تکلیف' درد' دکھ۔

مُصَائِبُ اور مَصَاوِبُ۔ یہ مذکورہ بالا الفاظ کی جمع ہیں۔

یَصِیْبُوْنَ مَا اَصَابَ النَّاسِ۔ جو لوگوں نے حاصل کیا وہ بھی حاصل کریں گے۔

کَانَ یُصِیْبُ مِنْ رَّأْسِ بَعْضِ نِسَائِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آنحضرت ﷺ بحالت روزہ اپنی کسی بیوی کا سر چومتے (بوسہ لیتے)۔

کَانَ یُسَالُ عَنِ التَّفْسِیْرِ فَیَقُوْلُ اَصَابَ اللّٰهُ الَّذِیْ اَرَادَ۔ ان سے قرآن کی تفسیر پوچھتے تو کہتے جو اللہ کی مراد ہے وہ ٹھیک ہے (اگر چہ ہم اس کو نہ سمجھیں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

اَصَابَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفِعْلِهٖ۔ اپنے قول و فعل میں اس نے صواب کیا (یعنی درست کہا اور ٹھیک کیا)۔

اَصَابَ السَّهْمُ الْقِرْطَاسَ۔ تیر برابر کاغذ پر لگا۔ (نشانہ صحیح ہوا)۔

اَنْتَ اَصَبْتَنِیْ۔ تو نے ہی مجھ کو مارا (اور پھر پوچھتا ہے کہ کس نے مارا۔ یہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حجاج سے فرما۔ واقعہ یہ ہے کہ عبدالملک بن مروان نے جو بادشاہ وقت تھا حجاج کو لکھا کہ سب کاموں میں عبداللہ بن عمرؓ کی پیروی کرنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا۔ حجاج کو یہ ناگوار گزرا اور اس نے از راہ نخوت و خودسری ایک شخص کو اشارہ کر دیا لہذا اس نے حجاج کے منشا کی تکمیل کے لیے زہر آلود برچھا آپ کے پاؤں پر مار دیا۔ کئی دن تک زخم کی تکلیف سے حضرت عبداللہؓ بیمار رہے اور پھر انتقال فرما گئے۔ ایام علالت میں حجاج عیادت کو بھی آیا اور کہنے لگا کہ کس نے آپ کے مارا ہے' اول تو عبد اللہ بن عمرؓ نے کنایہ اور اشارہ کے طور پر فرمایا کہ اس شخص نے مارا جس نے زمانہ حج میں لوگوں کو ہتھیار باندھنے کی اجازت دی۔ یہ اجازت حجاج نے ہی دی تھی۔ پھر جب دوبارہ حجاج نے دریافت کیا تو انھوں نے صاف کہہ دیا کہ تو نے ہی تو مجھ کو مارا اور پھر عیادت بھی کرتا ہے' خیر اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہی فیصلہ کافی ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ حجاج بن یوسف' حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس بات پر ناراض ہوا تھا کہ انھوں نے کعبہ پر منجنیق لگانے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل سے باز رہنے کے لیے ہدایت فرمائی تھی۔ مگر اس ظالم نے نشہ حکومت اور اپنی ظالمانہ طبیعت کی وجہ سے آپؓ کی ہدایت پر عمل نہیں کیا اور یہ دونوں کام کر ڈالے۔

اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا۔ (جو شخص دنیا کمانے کے لیے) ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اللہ کے واسطے نہ ہوگی' بلکہ انہی کاموں کے لیے ہوگی۔

فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ۔ مجھ کو پانی نہ ملا۔

فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهِمْ لَا یُصِیْبُکُمْ مَّا اَصَابَهُمْ تم ان کے مقام میں نہ جاؤ (وہاں قیام نہ کرو) ایسا نہ ہو تم کو بھی وہی عذاب ہو جو ان کو ہوا تھا۔

اِذَا رَاَی الْمَطَرَ قَالَ صَیِّبًا نَافِعًا۔ جب آپؐ بارش (کے آثار) کو دیکھتے تو دعا فرماتے کہ اللہ! اس کو برسنے والا فائدہ دینے والا کر دے (جس سے زراعت اور پیداوار میں ترقی ہو)۔

اِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔ جب ہم نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُصَوِّبْهُ۔ آپؐ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے نہ جھکاتے (یعنی پیٹھ اور سر سب برابر رکھتے)۔

فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ کَمَا هِیَ۔ کبھی وہ سوداگری میں ایک پورا اونٹ منافع میں کما لیتے۔

اُصِیْبَتْ دَعْوَتُهٗ۔ اس کی دعا قبول ہو گی (یعنی کھانا کھلانے والے کے حق میں)۔

اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰهُ اُمَّتَكَ عَلَی الْفِطْرَةِ۔ تم نے ٹھیک کیا (جو دودھ کا پیالہ لیا شراب کا نہیں لیا) اللہ تعالیٰ تمہاری

امت کو پیدائشی ٹھیک طریقہ پر رکھے۔

(شراب انسان کی تیار کردہ اور خود ساختہ چیز ہے اور اس میں ہزاروں طرح کے ضرر اور نقصانات ہیں لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور شراب نوشی سے خود کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔ برخلاف دودھ کے جو انسان کی فطری غذا ہے اور اس میں سراسر فائدے ہیں' نقصان کا نام نہیں۔)

فَاَصِبْهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوْفٍ۔ ان کو بھی اس میں سے کچھ دے۔

اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ ثِمَارٍ۔ ایک شخص کے میوے پر آفت آئی (میوہ خراب ہو گیا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُّصَابُ بِشَيْئٍ اِلَّا رَفَعَهُ دَرَجَةً۔ جس شخص کو کچھ ضرر پہنچے (زخم یا مار) پھر وہ پہنچانے والے کو معاف کر دے (نہ دیت لے نہ قصاص) تو اللہ تعالیٰ (آخرت میں) اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ مُصِيْبُوْنَ۔ تمہاری فتح ہو گی اور تم لوٹ کا مال حاصل کرو گے اور ملک بھی۔

حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ۔ ابھی جاہلیت اور مصیبت کا تازہ زمانہ گزرا ہے (مصیبت یہ تھی کہ ان کے عزیز اقربا مارے گئے مال اور ملک چھن گیا)۔

اَصَابَ مِنْهَا۔ ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے جماع کیا (بچہ کی ماں نے کہا کہ بچہ کو اب سکون ہے' وہ سمجھے کہ بچہ اچھا ہے حالانکہ ماں کا مطلب یہ تھا کہ وہ مر گیا اور اس کے بے قراری جاتی رہی انھوں نے کھایا پیا اپنی بیوی سے صحبت کی' ان کے حمل رہ گیا۔ اللہ نے بہت سے بچے دیئے۔ جب جماع سے فارغ ہوئے تو ماں نے بچے کی موت کی خبر دی اگر پہلے ہی سے کہہ دیتیں تو ابوطلحہؓ نہ کچھ کھاتے نہ پیتے اپنی بیوی سے صحبت کرتے۔ ایسی شاکر متحمل مزاج عورتیں کہاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو ٹھیک راستہ نصیب کرے (ہدایت اور بہشت کا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْئٍ مِّنْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً۔ جس شخص کو کوئی جسمانی صدمہ پہنچایا جائے پھر وہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ بِشَرْبَةٍ۔ میں اس دودھ میں سے ایک گھونٹ ہی پی لیتا۔

فَاَيُّ اٰيَةٍ يَانَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ۔ اللہ کے پیغمبر آپ کونسی علامت پسند کرتے ہیں جو آپ کو اور آپ کی امت کو ملے۔

فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ۔ اگر (نماز میں) تمہارے امام غلطی نہ کریں ٹھیک طور سے ادا کریں تو تم کو بھی فائدہ ہو ان کو بھی۔ اگر غلطی کریں تو تمہاری نماز ہو جائے گی' غلطی کا وبال انہی پر رہے گا۔

اُصِيْبَ فِيْهَا اَوْصِيَاءُ الْاَنْبِيَاءِ۔ رمضان کی اکیسوں شب میں پیغمبروں کے وصی مارے گئے (جیسے حضرت علیؓ اسی شب میں شہید ہوئے یہ شیعوں کی روایت ہے)۔

صَابٌ۔ ایک کڑوے درخت کا شیرہ ہے۔

صَابَةٌ۔ آفت' جنون۔

صُوْبَةٌ۔ ملک کا ایک حصہ۔

صَوْتٌ۔ پکارنا' آواز دینا جیسے تَصْوِيْتٌ ہے۔

فَانْصَاتَ۔ قبول کیا۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحِلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ۔ حلال اور حرام میں فرق آواز اور باجہ کا ہے (یعنی حلال نکاح وہی ہے جس کا اعلان کیا جائے' لوگ جمع ہوں غل غپاڑا ہو' گانا بجانا یہ رسمیں اسی نکاح میں ہوتی ہیں جو شرعاً جائز ہے باقی حرام اور زنا تو خفیہ طور پر ہوتا ہے اس کو آشکارا طور پر نہیں کرتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ شادی بیاہ میں دف بجانا درست ہے اسی طرح دوسرے باجوں کو بھی ایک جماعت علماء نے دف پر قیاس کیا ہے اور شادی بیاہ میں اس کو جائز رکھا ہے۔ اور خود آنحضرتؐ نے معوذ بن عفرار کی بیٹی کے نکاح میں گانا سنا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: فهلا لهو یعنی کوئی کھیل تماشا کیوں نہیں کیا۔ جیسے شادیوں میں قاعدہ ہوتا ہے لوگ خوشی کے کھیل کیا کرتے ہیں اور جس شخص نے اس باب میں تشدد کیا ہے

اور شادی بیاہ میں بھی گانا بجانا جائز نہیں رکھا اس کا قول صحیح نہیں ہے اور احادیث صحیحہ اس کا رد کرتی ہیں)۔

كَانُوْ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَالْقِتَالِ - جنگ کے وقت آواز کرنے کو ناپسند کرتے تھے (یعنی بے فائدہ یا فخر کی راہ سے چلانے کو جیسے کافروں کا دستور تھا - صحابہ اس کو برا جانتے تھے البتہ اللہ کی یاد میں اپنی آواز بلند کرتے)۔

يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ فرشتوں کی آواز سنے ان کا نور دیکھے۔

نُهِيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ - مجھ کو دو آوازیں حماقت اور فسق و فجور کی منع ہوئیں (ایک تو بے موقع گانے بجانے کی دوسرے مصیبت کے وقت چلانے کی)۔

فَلْيَصُوِّتْ ثَلٰثًا - تین بار آواز دے (ارے جانوروں کے مالک)۔

فَيُنَادِيْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَنْ قَرُبَ - پھر پروردگار (حشر کے دن) ایک آواز سے پکارے گا جس کو دور والا بھی اسی طرح سنے گا جیسے نزدیک والا (اس حدیث سے اور دوسری چند حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اللہ کے کلام میں آواز اور حروف ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ اپنی ناقص عقل پر چلتا ہے۔)

اِذَا سَمِعَ صَوْتَهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ - جب آسمان والے فرشتے اللہ تعالی کی آواز سنتے ہیں۔

مُؤَذِّنٌ صَيِّتٌ - بڑی آواز موذن

صُوْحٌ - چیر دینا۔

تَصْوِيْحٌ - سکھا دینا، خشک کر دینا، سوکھ جانا۔

تَصَوُّحٌ - پھٹ جانا، اوپر کا حصہ سوکھ جانا۔

صُوَاحٌ - گچ نرم زمین، کھجور کا خوشہ۔

صَوْحٌ اور صُوْحٌ - وادی کا پشتہ، پہاڑ کا دامن۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يُصَوِّحَ - اس سے پہلے کھجور کے بیچنے سے کہ اس کی خوبی اور برائی معلوم ہو۔

مَتٰى يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ فَقَالَ حِيْنَ يُصَوِّحُ - (ابن عباسؓ سے پوچھا کہ) کھجور کا خریدنا (جو ہنوز درخت سے توڑی نہ گئی ہو) کب درست ہے - انھوں نے کہا جب اس کا حال کھل جائے (یعنی معلوم ہو جائے کہ اس قدر میوہ نکلے)۔

اَللّٰهُمَّ انْصَاحَتْ جِبَالُنَا - اے اللہ! ہمارے پہاڑ سوکھ کر پھٹ گئے بارش نہ ہونے کی وجہ سے)۔

فَبَادِرُاالْعِلْمَ مِنْ قَبْلِ تَصْوِيْحِ نَبْتِهٖ - علم اس سے پہلے حاصل کرلو کہ اس کی گھانس سوکھ جائے پژمردہ ہو جائے یعنی علماء تعلیم و تدریس کے لیے باقی نہ رہیں)۔

فَهُوَ يَنْصَاحُ لَكُمْ بِوَابِلِ الْبَلَايَا - وہ تم پر بلاؤں کی بارش کرے (بعض نے ینصاح روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَاحَةٌ - پھیلی ہوئی پہاڑیاں جو مدینہ کے قریب ہیں۔

فَلَمَّا دَفَنُوْهُ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَاَلْقَوْهُ بَيْنَ صَوْحَيْنِ - جب اس کو دفن کیا تو زمین نے اس کو نکال کر پھینک دیا آخر لوگوں نے اس کو پہاڑ کے دو دامنوں میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ میں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے)۔

زَيْدُبْنُ صُوْحَانَ - امیر المومنین حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھا۔

بَنِیْ صُوْحَانَ - ایک شاخ ہے عبدالقیس قبیلہ کی۔

صَوْخٌ - دھنس جانا (بمعنی سوخ ہے)۔

اِصَاخَةٌ - سننا، کان لگانا۔

صَوْرٌ - آواز دینا، جھکانا، منہ سامنے کرنا۔

صَيْرٌ بھی صور کا مترادف ہے (قرآن شریف میں فَصُرْهُنَّ اور فَصِرْهُنَّ دونوں قراتیں ہیں - یعنی ان کا منہ اپنی طرف کر دو ان کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرو - بعض نے کہا بہ ضمہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنے ساتھ ملا لو مانوس کرلو - اور بہ کسرہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو کاٹ ڈالو)۔

صَارَ الشَّيْءَ - اس کو کاٹا، جدا کر دیا۔

صَارَ الْحَاكِمُ الْحُكْمَ - حاکم نے قطعی فیصلہ کر دیا۔

صَوْرٌ - جھکانا۔

تَصْوِيْرٌ - صورت بنانا۔

صُوِّرَلِیْ - اس کی صورت میرے خیال میں آئی۔

تَصَوُّرٌ - کسی صورت کا خیال کرنا، گر پڑنا۔

اِصَارَۃٌ- جھکانا-

اِنْصِیَارٌ- جھک جانا-

مُصَوِّرٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- بمعنی صورت گری کرنے والا شکل بنانے والا-

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی قدرت اور عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک ارب سے زیادہ آدمی موجود ہیں پھر اس کے باوجود دو آدمی بھی ایسے نہ ملیں گے جن کی شکل بالکل ایک ہی ہو- کچھ نہ کچھ فرق ہوگا- یہی حال دوسرے جانوروں کا ہے اور باعتبار عالمان علم جیالوجی کے قول کے زمین دو کروڑ یا تین کروڑ سال سے موجود ہے اور ابھی معلوم نہیں مزید کتنے کروڑ رہتی ہے ان کروڑوں سال میں بے شمار آدمی اور جانور پیدا ہو چکے ہیں اور ہوں گے مگر ہر ایک کی شکل اور صورت علیحدہ ہے- یہ جو بعض جانور مثلاً چیونٹیاں مکھیاں مچھلیاں وغیرہ تم کو ایک شکل کی نظر آتی ہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی شکل جدا ہے اور ہم ان کے اندر جو فرق و امتیاز ہے اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں اور چونٹیاں آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور غیر مکھی یا چیونٹی کو اپنے چھتے یا بل میں نہیں آنے دیتیں- ذرا غور کیجیے کہ پاک پروردگار کے علم میں کس قدر صورتیں اور شکلیں موجود ہیں جو ہرگز خزانہ وہم میں بھی نہیں سما سکتیں جل شانہ وعز برہانہ

اَتَانِی اللَّیْلَۃَ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ- رات کو میرا مالک ایک اچھی صورت میں میرے پاس آیا (یہ قصہ خواب کا ہے آں حضرتؐ نے خواب میں پروردگار کو ایک جوان خوبرو بے ریش و بردت کی صورت میں دیکھا- اہل حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے جو اپنے حسن و جمال میں بے نظیر بے مثال اور ناقابل بیان ہے اور اس کو قدرت و اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو-)

ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن وہ ایک صورت میں جلوہ افروز ہوگا پھر دوسری صورت میں- اور جہمیہ اور معتزلہ نے صورت کا انکار کیا ہے اور حدیث کی یوں تاویل کی ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے- بعض نے ایسی تاویل کی ہے جس پر ہنسی آتی ہے اور یہ تاویل کیا ہے بلکہ تحریف ہے انھوں نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں اس وقت اچھی صورت میں تھا یعنی آں حضرتؐ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں اچھی صورت میں تھا- غضب خدا کا ان تاویل کرنے والوں کو اس کا بھی خیال نہیں رہا کہ دوسری حدیث میں یوں صاف موجود ہے کہ میں نے اپنے مالک کو ایک جوان خوبرو بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا- اس کے سر پر کانوں تک بال تھے' کیا یہاں بھی آں حضرتؐ خود ہی کو مراد لیتے ہیں- اور سب سے زیادہ ان حدیثوں کا انکار کرنے والا زمخشری صاحب کشاف ہے- وہ تو اپنی تفسیر میں فحش باتیں ذکر کر کے اہل حدیث پر طعنہ کرتا ہے- ان بے وقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو پھر آخرت میں اس کا دیدار کیونکر ہوگا اور آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھا- معاذ اللہ یہ بیوقوف صریح گمراہ ہیں اور الٹا جو لوگ ہدایت کے راستہ پر ہیں اور قرآن و حدیث کو مانتے ہیں' ان کو گمراہ سمجھتے ہیں- ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین-

اَتَانِیْ رَبِّیْ فَوَضَعَ كَفَّهٗ عَلٰى ظَهْرِیْ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- پروردگار میرے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ میری پیٹھ پر رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک پائی پھر میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کو جان لیا (اللہ تعالیٰ نے اس خاص وقت میں آپ کے لیے سب کچھ ظاہر کر دیا جیسے حضرت ابراہیمؑ کو آسمانوں کی ملکوت بتلائی تھی-

طیبی نے کہا علمت مافی السموت والارض کا مطلب یہ ہے کہ جتنا آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلایا وہ میں نے جان لیا- اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان اور زمین کی سب چیزیں رتی رتی مجھ کو معلوم ہو گئیں کیونکہ آپ کو فرشتوں کی تعداد اور ریت اور مٹی کے ذروں کا علم نہ تھا- ایسا علم محیط تو بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے اور بہت بیوقوف ہے وہ شخص جو آں حضرتؐ کو بھی عالم الغیب جانتا ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے- اور بے شمار آیتیں اور حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ علم

غیب خاصہ الٰہی ہے اور آں حضرت کو غیب کا علم نہ تھا- البتہ یہ صحیح ہے کہ غیب کی جو باتیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ انبیاء کرام کو بتلا دیتا ہے اسی طرح پر آں حضرت کو بھی غیب پر مطلع کیا تھا-

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر بنایا (گویا آدم کو اپنا مظہر بنایا جب ہی تو ان کو ساری مخلوقات کی سرداری عنایت فرمائی- بعضوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ صُوْرَتِهٖ کی ضمیر آدم کی طرف پھرتی ہے یعنی آدم کو انہی کی صورت پر بنایا- مطلب یہ ہے کہ وہ ابتدائی آفرینش سے ایک ہی شکل پر تھے یہ نہیں کہ پہلے نطفہ تھے پھر مضغہ ہوئے اور انسانوں کی طرح- اس سے دہریوں اور نیچریوں کا نظریہ باطل ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں ہر انسان دوسرے انسان کے نطفہ سے بنا ہے اور ہر ایک انسان سے پہلے دوسرا انسان تھا اسی طرح قدم انواع اور قدم عالم کے قائل ہوئے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ زمین اور آسمان ہمیشہ سے ہیں- یہ قول بالکل غلط بے بنیاد اور بے دلیل ہے خود علم جیالوجی سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ زمین حادث ہے) اہل حدیث اس حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور اس سے ظاہری معنی ہی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے اور انسان اسی کا مظہر ہے- اور تاویل کرنے والوں کا قول دوسری روایت سے باطل ہو جاتا ہے جس میں صاف علٰی صورۃ الرحمان موجود ہے)-

مجمع البحرین میں ہے کہ صُوْرَتِهٖ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی ہے جیسی بیت اللہ وروح اللہ کی-

امام محمد باقر نے فرمایا عَلٰی صُوْرَتِهٖ- یعنی ایک اپنی بنائی ہوئی حادث صورت پر- اور امام رضا سے منقول ہے- ان سے کسی نے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ لوگوں نے اس حدیث کا ابتدائی حصہ الگ کر دیا ہے دراصل ہوا یہ تھا کہ آنحضرتؐ دو شخصوں کی طرف سے گزرے جو باہم گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں ایک شخص بول اٹھا کہ اللہ تیرا منہ قبیح کرے- آپ نے یہ سن کر فرمایا ارے خدا کے بندے ایسا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسی کی صورت پر بنایا تھا-

صَوَّرَ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ- آدم کی مورت بہشت میں بنائی (یعنی ان کی خاص شکل، ورنہ ان کا ڈھانچہ تو زمین پر تیار ہوا تھا- پہلے کیچڑ تھا پھر کھنکھناتی خشک مٹی ہو گیا اس کے بعد مکہ اور طائف کے درمیان پڑا رہا- مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں منگا کر اور تکمیل صورت کر کے اس میں جان ڈالی-

فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا (بہشت میں صورتوں کا ایک بازار ہو گا) جو شخص جس صورت کو پسند کرے گا وہ اس میں سما جائے گا (جیسے جن اور فرشتے دنیا میں جس صورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں)-

فَيَاْتِيْهِمِ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَاَوْهَا مِنْ قَبْلُ- پھر پروردگار ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہو گا جو پہلی صورت سے جس میں اس کو پہلے دیکھ چکے تھے الگ ہو گی اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تجھ سے (یہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہو گا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ پہلے صورت ایک مخلوق ہو گی اللہ کی مخلوقات میں سے اس نے صریح غلطی کی ہے- کیونکہ دوسری روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بار خود اللہ تعالیٰ ہی ظاہر ہو گا)-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُصَوِّرَ- اللہ تعالیٰ مورت بنانے والے پر لعنت کرے (یعنی جو جاندار کی مورت بنائے نہ کہ درخت یا مکان یا مسجد یا روضہ یا پہاڑ کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کو حیوان کی صورت پر بنایا کرتے تھے تو آنحضرتؐ نے مطلقاً ہر جاندار کی مورت بنانے سے منع فرمایا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ لوگ پھر بت پرستی کرنے لگیں-

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ (محبت اور رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو (باقی محکوم فرشتے تو ہر جگہ جاتے ہیں جہاں ان کو حکم ہوتا ہے) مجمع البحار میں ہے کہ اگر مورت ایسی جگہ پر ہو جس کی اہانت کی جاتی ہے جیسے فرش یا تکیہ پر تو وہ حرام نہ ہو گی- مگر رحمت کے فرشتے وہاں پر بھی نہ جائیں گے (یعنی وہ فرشتے جو اپنی خوشی سے الفت مومنین کی وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں)-

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ حیوانات کی ہر

طرح یک تصویر منع ہے خواہ مجسمہ کی شکل میں ہو خواہ عکسی ہو یہ قسم فوٹو وغیرہ- بعض کا کہنا ہے صرف مجسمہ منع ہے عکسی اور نقشی منع نہیں- اور مجسمہ میں سے بھی اکثر نے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے جن سے بچے کھیلتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہؓ اوائل میں گڑیوں سے کھیلتیں آں حضرتؐ نے بھی ان کو کھیلتے دیکھا اور منع نہیں فرمایا-

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں (مراد وہی فرشتے ہیں جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے ہیں اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بلاضرورت پالا جائے- لیکن جو کتا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے رکھا جائے وہ منع نہیں ہے- اسی طرح وہ مورت جو ذلیل کی جائے جیسے فرش پر یا تکیہ پر ہو- بعض علماء نے کہا ہے کہ مطلقا جاندار کی تصویر سخت حرام ہے کپڑے پر ہو یا فرش پر یا روپے پڑ اور گڑیوں کی مورت جو کپڑوں سے بنائی جاتی ہے بچوں کے لیے اس میں رخصت ہے اور بعض نے کہا گڑیوں کی حدیث منسوخ ہے-

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت وجہ سے تصویر کا بہت رواج ہو گیا ہے اور روپیہ اشرفی اور پیسوں گویا ہر ایک سکہ پر یہاں تک کہ ڈاک کے ٹکٹ اور لفافوں پر اور تجارتی اشیاء کے ڈبوں پر فرنگی بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے- مگر یہ مورت سایہ دار نہیں ثانیا سارے جسم کی نہیں ہوتی اس میں صرف چہرہ اور سر اور سینہ بنا ہوتا ہے اس سے مفر کی کوئی صورت نہیں اس وجہ سے اکثر علماء کے نزدیک معاشی اور تمدنی ناگزیر ضروریات کے لیے کوئی قباحت نہیں اور اگر بحالت نماز تصویری سکہ جیب وغیرہ میں موجود ہو تو نماز میں ایسے روپے پیسے اپنے ساتھ نہ رکھے- لیکن جو مورتیں حیوانوں کی بصورت مجسمہ ہوں بت کی طرح تو وہ بالاتفاق حرام اور منع ہے البتہ عکسی و نقشی منع نہیں- افسوس ہے کہ بعض جاہل مسلمان مجسم حیوانی مورتوں کی زینت کے لیے اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں حالانکہ جہاں ایسی مورتیں رکھی ہوں وہاں جانا نماز پڑھنا منع ہے اگر بغیر مجبوری کے ایسی جگہ پر نماز پڑھے گا تو نماز درست نہ ہو گی البتہ عکسی اور نقشی تصاویر میں اختلاف ہونے کی وجہ سے زیادہ سختی نہیں ہے لیکن مجسم جاندار کی مورت کا توڑ ڈالنا اور میٹ دینا لوازم اسلام میں سے ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے)-

كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ- انسان کے منہ پر نشان کرنے کو آپ نے برا جانا (جیسے ہندوستان میں بعض لوگ غلام اور لونڈیوں کے منہ پر کوئی نشان کر دیتے ہیں گودنا گود کر یا داغ دے کر یہ سب منع اور حرام ہے-

نَهٰى عَنْ ضَرْبِ الصُّوْرَةِ وَالْوَسْمِ- داغ دینے سے اور صورت بنانے سے آپ نے منع فرمایا (انسان کو مطلقا داغ دینا حرام ہے خواہ منہ میں ہو یا اور کہیں اور جانوروں کو داغ دینا شناخت کے لیے درست ہے بشرطیکہ منہ پر نہ ہو (کیونکہ آنحضرتؐ نے زکوۃ کے جانوروں پر داغ دیا)-

يَطْلُعُ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصُّوْرِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ- ان کھجور کے درختوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو بہشتی ہے- پھر ابوبکر صدیقؓ وہاں سے نکلے (تو معلوم ہوا آپ بہشتی ہیں) نہایہ میں ہے کہ:

صَوْرٌ- کھجور کے درختوں کا جھنڈ اور اس کا مفرد اس کے لفظ کا نہیں ہے- اس کی جمع صِيْرَانٌ آتی ہے-

اِنَّهٗ خَرَجَ اِلٰى صَوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ- آں حضرتؐ مدینہ میں چند کھجور کے درختوں کی طرف نکلے-

اِنَّهٗ اَتٰى اِمْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَفَرَشَتْ لَهٗ صَوْرًا وَّذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً- آنحضرتؐ انصار کی ایک عورت کے پاس آئے اس نے کھجور کے درختوں میں آپ کے لیے بستر بچھایا اور ایک بکری آپ کے لیے کاٹی-

اِنَّ اَبَاسُفْيَانَ بَعَثَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاَحْرَقَا صَوْرًا مِنْ صِيْرَانِ الْعُرَيْضِ- ابوسفیان نے اپنے لوگوں میں سے دو آدمی بھیجے انہوں نے عریض کے باغوں میں سے ایک باغ (کھجور کے درختوں کا) جلا دیا-

وَتُرَابُهَا الصُّوَارُ- بہشت کی مٹی مشک ہے-

صُوَارٌ یا صِوَارٌ- مشک یا نافہ مشک (اس کی جمع اَصْوِرَةٌ آتی ہے)

تَعَهَّدُوا الصِّوَارَيْنِ فَاِنَّهُمَا مَقْعَدُ الْمَلَكِ ہونٹ کے

دونوں کناروں کو جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں) صاف پاک رکھو' ان کی صفائی کا خیال رکھو دونوں پر فرشتوں کی بیٹھک ہے (یعنی لکھنے والے فرشتے وہیں بیٹھ کر تمام اقوال اور اعمال لکھتے ہیں)۔

كَانَ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ صَوَرٍ - آپ کی چال میں ذرا ایک طرف جھکاؤ تھا (یعنی جب زور سے جلدی چلتے تو ایک طرف ذرا جھکے ہوتے یہ نہیں کہ پیدائشی آپؐ میں جھکاؤ تھا)۔

تَنْعَطِفُ عَلَيْهِمْ بِالْعِلْمِ قُلُوْبٌ لَا تَصُوْرُهَا الْأَرْحَامُ (حضرت عمرؓ یا حسن بصریؒ کا قول ہے کہ) علم کی وجہ سے عالموں پر دل ایسے مائل ہو جاتے ہیں کہ رشتہ داری اور قرابت بھی ان کو ایسا مائل نہیں کرتی۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حضرت عمرؓ یا امام حسن بصریؒ کے زمانہ کا حال ہوگا۔ جب لوگ دین کے عالموں کی قدر کرتے ان سے محبت رکھتے ہوں گے۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں تو جہل کی ایسی گرم بازاری ہے کہ لوگ عالموں سے بجائے محبت اور الفت کے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں اور اکثر لوگ جو کچھ بھی علم رکھتے ہیں وہ ایسے بے وقوف اور احمق ہو گئے ہیں کہ ایک مسئلہ کی مخالفت سے ایک بڑے عالم کے دشمن بن جاتے ہیں اس کے علم و فضل کا کچھ خیال نہیں رکھتے' سب سے زیادہ آفت دکن میں ہے یہاں تو یہ مصرع صادق آتا ہے:

"اَلْجَاهِلُوْنَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَعْدَاءُ"

جاہل ہمیشہ علم والوں کے دشمن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم لوگ جاہل امیروں نوابوں اور حاکموں پر مخلصانہ تنقید کرتے ہیں جاہلوں کی طرح ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے اور ان کی غلطیوں میں ساتھ نہیں دیتے' یہ اور اس قسم کی دوسری وجوہ ہوتی ہیں جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اور ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

إِنِّي لَأُدْنِي الْحَائِضَ مِنِّي وَمَا بِي إِلَيْهَا صَوَرَةٌ - میں حائضہ عورت کو اپنے نزدیک کر لیتا ہوں لیکن مجھ کو شہوت نہیں ہوتی (یہ خواہش نہیں ہوتی کہ حیض کی حالت میں اس سے جماع کروں)۔

كُرِهَ أَنْ يُّصُوْرَ شَجَرَةً مُّثْمِرَةً - میوہ دار درخت کو جھکانا (اس طرح کہ درخت کو نقصان پہنچے) برا جانا۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ میوہ دار درخت کا کاٹنا ناپسند کیا)

حَمَلَةُ الْعَرْشِ كُلُّهُمْ صُوْرٌ - اللہ تعالیٰ کا تخت اٹھانے والے فرشتے سب گردن کج ہیں (وزن کی وجہ سے)۔

صُوْرٌ - یہ جمع ہے اَصْوَرَ کی۔ یعنی جس کی گردن ایک طرف مڑی ہوئی ہو)۔

صُوْرٌ - نرسنگا' قرنا۔ (جس کو حضرت اسرافیل پھونکیں گے قیامت کے قریب اور دوسری بار حشر کے لیے)۔

بعض نے کہا صُوْرٌ جمع ہے صُوْرَةٌ کی یعنی مردوں کی صورتوں میں پھونک ماریں گے وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

يَتَصَوَّرُ الْمَلَكُ عَلَى الرَّحِمِ - فرشتہ ماں کی بچہ دانی پر گرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

ضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً تَصَوَّرَ مِنْهَا میں نے اس کو ایسی مار لگائی کہ وہ گر گیا) (ایک روایت میں یستور ہے یعنی بچہ دان پر اترتا ہے)۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَ مُحَرَّمَةٌ - تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ منہ پر مارنا حرام ہے (منہ کی حرمت کرنا چاہیے اگر کسی چھوٹے کو بطور تنبیہ مارنا ضروری ہو جائے تو چہرے پر نہ مارے بلکہ گردن پیٹھ اور پاؤں پر مار سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے بعض مدارس کے ملا جو بچوں کے منہ پر طمانچہ مارتے ہیں وہ جاہل اور بیوقوف ہیں انہیں تربیت کرنے کی ضرورت ہے

گر ہمیں مکتب است وایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

ایسے ہی ملاؤں کی شان میں ہے

يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا - اللہ تعالیٰ ہر مورت کو جو اس نے (دنیا میں) بنائی تھی ایک جان دے گا (اور وہ اپنے بنانے والے کو عذاب کرتی رہے گی۔) (مجمع البحار میں ہے اگر کوئی مورت پوجا کرنے کے لئے بنائے تو وہ کافر ہے اس کو دوگنا عذاب ہوگا ایک تو کفر پر دوسرے مورت بنانے پر۔)

بعض نے کہا جب مورت بنانے والا اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت کرے تو وہ بھی کافر ہے البتہ اگر عبادت کی نیت ہو نہ اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت' تو وہ فاسق ہے-

فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ - پھر مونہہ کی شکلیں اچھی بنائیں-

فَاضْطَجَعْنَا فِيْ صَوْرٍ مِّنَ النَّخْلِ - ہم کھجور کے درختوں کے ایک قطعہ میں لیٹ رہے-

اِنَّ قَوْمًا مِّنَ الْعِرَاقِ يَصِفُوْنَ اللّٰهَ بِالصُّوْرَةِ وَالتَّخْطِيْطِ يَعْنِي الْجِسْمَ وَهٰؤُلَاءِ الْمُجَسِّمَةُ عَلَيْهِمِ اللَّعْنَةُ - عراق کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صورت اور خط وخال (یعنی مخلوقات کی طرح اس کو جسم (گوشت پوست خون سے مرکب) قرار دیتے ہیں یہی لوگ مجسمہ ہیں ان پر لعنت ہے-

مترجم کہتا ہے مجسمہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی طرح گوشت پوست اور خون سے مرکب ایک جسم قرار دیتے ہیں' جیسے محمد بن کرام کا خیال تھا- لیکن اہل حدیث نہ مجسمہ ہیں نہ معطلہ بلکہ بین بین ہیں جو اہل حق کا طریق ہے' یعنی جو صفات اور الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن وحدیث میں وارد ہیں ان کو بے چون وچرا تسلیم کرتے ہیں اور اس کو مخلوقات کی مشابہت سے پاک جانتے ہیں- اب رہا جسم کا لفظ تو قرآن یا حدیث میں یہ لفظ اللہ کے لئے وارد نہیں ہے' اس لئے جیسے اللہ تعالیٰ کو جسیم کہنا بے اصل ہے ویسے ہی یہ کہنا بھی باطل ہے کہ وہ جسیم نہیں ہے- ہمارے متکلمین ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے گڑھے میں گر پڑے' یعنی تشبیہ سے بھاگے تو تعطیل میں پڑ گئے' اور اللہ تعالیٰ کو معدوم کی صفات سے موصوف کیا- یعنی یوں کہنے لگے کہ نہ وہ کسی جہت میں ہے نہ مکان میں' نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم اور حیز رکھتا ہے' نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ داہنے ہے نہ بائیں' نہ اس کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے- معدوم کی بھی یہی صفت ہے **تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا**- شرح مواقف میں ہے کہ جو کوئی اس طرح کہے' اللہ ایک جسم ہے پر نہ دوسرے اجسام کی طرح' اس کے ساتھ نزاع لفظی ہو جائے گا- یعنی ایسا کہنے سے وہ کافر نہ ہو گا' کیونکہ جسم سے مراد اس کی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا موجود ہونا بالاتفاق مسلم ہے- میں کہتا ہوں اہل حدیث کے نزدیک اللہ کی تنزیہ اتنی ہی شرعی ہے' جو قرآن وحدیث میں وارد ہے- مثلاً نہ وہ جنا گیا ہے' نہ اس نے کسی کو جنا ہے اس کے مثل کوئی دوسرا نہیں' وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے' نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے' لیکن اس کا مکان عرش معلے پر ہے اور اس کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے وہ جہت فوق میں ہے' جہاں چاہے وہاں جا سکتا ہے اوپر چڑھتا ہے اور نیچے اترتا ہے کلام کرتا ہے ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہے' یہ سب صفات اس کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور جن لوگوں نے ان صفات سے بھی اس کی تنزیہ کی ہے وہ نادان اور کم علم ہیں-

مَا بَيْنَ الصَّوْرَيْنِ اِلَى الثَّنِيَّةِ - دونوں پہاڑوں کے درمیان گھاٹی تک (مراد مدینہ کے دو پہاڑ ہیں عائر اور عیر)-

صُوْصٌ - بخیل' جو تنہائی کی جگہ پر اترے اور چھپ کر اکیلا ہی کھا لے- تاکہ کسی مہمان کی نظر اس پر نہ پڑے-

اَصُوْص - موٹی اور توانا اونٹنی-

صُوْص - مرغی کے چوزوں کو بھی کہتے ہیں-

صُوْصَة - خراب تیل-

صَوْعٌ - ایک کے پیچھے ایک جانا-

صَاعَ الشَّئَ - صاع سے ماپا' جدا کیا' ڈرایا' گھبرایا-

تَصْوِيْعٌ - داہنے بائیں پھرانا' پرکار کا گھمانا-

صَاع - مشہور پیمانہ ہے (جیسے ہندوستان میں پائلی- آں حضرت کا صاع چار مد کا تھا یعنی کچھ کم اڑھائی سیر وزن میں ہندوستان کے وزن سے اور اہل کوفہ اور عراق کا صاع آٹھ مد کا ہوتا ہے یعنی چار سیر ساڑھے چار سیر کا)-

اِنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ - آنحضرت ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر پر بہت بال تھے) اور ایک مد پانی سے وضو کر لیتے- مد ایک رطل عراقی اور تہائی رطل کا ہوتا ہے (یعنی آدھا سیر سے کچھ زیادہ)-

اَصْعٌ اور اَصْوُعٌ - صاع کی جمع ہے-

اَعْطٰى عَطِيَّةَ بْنَ مَالِكٍ صَاعًا مِّنْ حَرَّةِ الْوَادِيْ - میدان کی زمین میں سے آں حضرت نے عطیہ بن مالک کو ایک صاع غلہ بونے کے موافق زمین دی (یعنی جتنی زمین میں ایک صاع غلہ کا بیج بو سکتے ہیں- بعض کا خیال ہے کہ

صاع سے ہموار ارنرم زمین مراد ہے)۔

كَانَ اِذَا اَصَابَ شَاةً مِّنَ الْمَغْنَمِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ عَمِدَ اِلٰى جِلْدِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جِرَابًا وَّاِلٰى شَعْرِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جَعْلًا فَيَنْظُرُ رَجُلًا صَوَّعَ بِهٖ فَرَسُهٗ فَيُعْطِيْهِ۔حضرت سلمان فارسیؓ جب درار الحرب (کافروں کے ملک) میں کوئی بکری لوٹ میں پاتے تو اس کی کھال کا توشہ دان بناتے' مجاہدین کا کھانا اس میں رکھا جاتا) اور اس کے بالوں کی رسی بٹتے' پھر دیکھتے جس شخص کا گھوڑا ادھر ادھر پھرتا (شوخی اور شرارت کرتا) اس کو (وہ رسی) دیدیتے۔

وَانْصَاعَ مُدْبِرًا۔جلدی سے پیٹھ موڑ کر بھاگا۔

كَانَ صَاعُ النَّبِيِّ خَمْسَةَ اَمْدَادٍ۔آں حضرت کا صاع پانچ مد کا تھا (یہ روایت امامیہ کی ہے اور شاذ ہے۔مشہور یہ ہے کہ آنحضرت کا صاع چار مد کا تھا۔جیسے اسی صفحہ کی سطور بالا میں بیان کیا گیا ہے)۔

صُعْتُهٗ فَانْصَاعَ۔میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ کیا وہ علیحدہ علیحدہ ہو گیا۔

تَصَوُّعٌ۔علیحدہ علیحدہ ہونا۔

فَانْصَاعَ بِهٖ سَحَابُهٗ۔اس کا ابر جا بجا پھیل گیا۔

صُوَاعٌ اور صِوَاعٌ۔ناپنے کا پیانہ۔

صَوْغٌ۔زمین میں جذب ہو جانا' ڈھالنا' تیار کرنا' ہضم ہونا۔

اِنْصِيَاغٌ۔ڈھلنا' تیار ہونا۔

صَائِغٌ۔ڈھالنے والا' گلانے والا۔سنار وغیرہ۔

صَاغَةٌ اور صُيَّاغٌ۔یہ صائغ کی جمع ہے۔

هُمَا صَوْغَانِ۔وہ دونوں ایک سانچہ کے ڈھلے ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کی نظیر ہیں)۔

صَوَّاغٌ۔جھوٹا' باتیں بنانے والا۔

صِيْغَةٌ اور مُصَاغٌ۔زیور۔

وَاعَدْتُ صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ۔میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے وعدہ کیا (ٹھیرایا کہ میں اس کو سونا صاف کرنے کی گھانس لا کر دوں گا' سنار درہم دے گا جن سے میں حضرت فاطمہؓ کا ولیمہ کروں گا)۔

اَكْذَبُ النَّاسِ اَلصَّوَّاغُوْنَ۔سنار بڑے جھوٹے ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے۔بعض نے کہا ہے صواغون سے باتیں بنانے والے' چرب زبان مراد ہیں۔ایک روایت میں صیاغون ہے معنی وہی ہیں)۔

قِيْلَ لَهٗ خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ كِذْبَةٌ كَذَبَهَا الصَّوَّاغُوْنَ۔لوگوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا' دجال نکل آیا انھوں نے کہا جھوٹ ہے بٹنے والوں نے بٹ لیا ہے۔

لَا تُسَلِّمْهُ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا۔بچہ کو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد مت کر (یہ پیشے مت سکھا) کیونکہ سنار جھوٹ بولا کرتے ہیں اور حجام اور قصاب خون کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے' دوسرے حجام پچھنے لگانے والا' اسی طرح قصاب دونوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں)۔

يَدْخُلُ صَوْغًا وَّيَخْرُجُ سُرُحًا۔کھانے طرح طرح کی صنعت سے (بہت سے طریقوں سے تیار کئے ہوئے) پیٹ میں جاتے ہیں اور جلدی پاخانہ کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔(ایک صاحب پاخانہ کے قریب سے گزرے تو کراہت وناگواری کے سبب ناک بند کرنے لگے۔پاخانے نے بزبان حال کہا ابھی چند ساعت پیشتر تم نے مجھ کو کیسے کیسے عمدہ اور لطیف برتنوں میں نکالا' اور کیسی رغبت سے مجھ کو اپنے حلق میں ڈالا۔تھوڑی دیر جو میں تمھارے ساتھ رہا' تو تم مجھ سے نفرت کرنے لگے' یہ تمھاری صحبت کی تاثیر ہے۔خود اپنے سے نفرت کرو۔)

صَاغَهُ اللّٰهُ صِيَاغَةً حَسَنَةً۔اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھی شکل میں ڈھالا۔

صَوْفٌ۔بال نکلنا' نشانہ سے ہٹ جانا' مائل ہونا۔

صَوَفٌ۔بہت بالوں کا ہونا۔

تَصْوِيْفٌ۔صوفی بنانا۔

اِصَافَةٌ۔ہٹا دینا۔

تَصَوُّفٌ۔صوفی ہو جانا۔

صُوْفِيٌّ۔وہ درویش جو اللہ کی یاد میں مستغرق ہو دنیا و مافیہا کا خیال نہ رکھے (یہ صوف سے نکلا ہے کیونکہ صوفیا لوگ "صوف

یعنی بکری وغیرہ کے اون کا لباس پہنتے تھے۔بعض نے کہا سوفوس سے جو ایک یونانی لفظ ہے بہ معنی حکمت۔بعض نے کہا صوفی اصل میں صفی تھا یعنی اصحاب صفہ میں سے جو مسجد نبوی میں سائبان کے اندر متوکلانہ زندگی گزار رہے تھے' اس لفظ میں ایک فا کو واؤ سے بدل دیا۔) تصوف کے معنی صوفیہ نے مختلف بیان کئے ہیں۔اور صحیح یہ ہے کہ تصوف کے معنی مخلوقات سے قطع تعلق کرنا اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں غرق ہو جانا۔یہ طریقہ مسلمانوں نے نصاریٰ کے راہبوں اور درویشوں سے سیکھا ہے ورنہ اسلام میں اس قسم کا تصوف آں حضرت اور صحابہ کرامؓ سے ثابت نہ تھا' وہ دنیا اور دین دونوں کے لئے مسلمانوں کا تیار کرتے تھے۔البتہ اگر تصوف کے معنی یہ لئے جائیں کہ ہر کام پر اللہ پر بھروسہ رکھنا اور شریعت کی پیروی کرنا تو اس معنی میں خود آں حضرت اور تمام صحابہ کرام صوفی تھے اور یہی صحیح تصوف ہے۔اور جو کوئی خود کو صوفی کہہ کر شریعت کے خلاف کرتا ہے' وہ ہندو جوگیوں اور سنیاسیوں کی طرح یا نصاریٰ کے مانک اور نن کی طرح ایک فقیر ہے اس کو ولی ہرگز نہیں کہیں گے' ولایت بغیر از اتباع شریعت ممکن نہیں)۔

مُتَصَوِّفٌ۔جو صوفیوں کی مشابہت کرے لیکن صوفی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانے میں خصوصاً دکن کے فقراء اور مشائخین ہیں دعوے تو بڑے بڑے اندر بالکل خالی۔ان کو درویش کی ہوا بھی نہیں لگی۔جاگیر اور منصب اور تنخواہ اور یومیہ حاصل کرنے کے لئے دنیاداروں کے گھروں پر مارے پھرتے ہیں' خوشامد اور ضمیر فروشی ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔معاذ اللہ ایسے درویشوں اور مشائخوں سے عام دنیادار کہیں اچھے ہیں)۔

قَالُوْ فَالصُّوْفُ۔انھوں نے کہا پھر بالوں کا کیا حکم ہے فرمایا ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔

لَا تَسْجُدْ عَلَى الصُّوْفِ۔بالوں پر سجدہ مت کر (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

صَوْقٌ۔ہانکنا۔

تَصَوُّقٌ۔لتھڑ جانا۔

صَاقٌ۔بمعنی ساق۔

صَوْقَعَةٌ۔مارنا' یا سر پر مارنا' چندیا۔

صَوْكٌ۔چپک جانا۔

تَصَوُّكٌ۔لتھڑ جانا۔

مَابِهٖ صَوْكٌ وَلَا بَوْكٌ۔وہ حرکت ہی نہیں کرتا۔

صَوْكٌ۔نطفہ کو بھی کہتے ہیں۔

صَوْلٌ۔حملہ کرنا' غلبہ کرنا (جیسے صَيَالٌ اور صُؤُوْلٌ اور صَيَلَانٌ اور صَالٌ اور مَصَالَةٌ ہے۔

تَصْوِيْلٌ۔پانی سے نکالنا' جھاڑنا۔

صَؤُلٌ۔نر جو مادہ پر حملہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ۔یا اللہ تیری ہی مدد اور توفیق سے میں بچتا ہوں اور تری ہی مدد سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں۔

اِنَّ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ مِنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ كَانَا يَتَصَا وَلَا ن مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ۔یہ دونوں انصار کے قبیلے اوس اور خزرج آں حضرت کے ساتھ ایسے حملے کیا کرتے تھے جیسے دو نر اونٹ حملہ کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ ان دونوں قبیلوں میں رقابت تھی اگر ان میں سے ایک کوئی بڑا کام کرتا تو دوسرا بھی ویسا ہی ایک کام بجالاتا)۔

فَصَامِتٌ صَمْتُهٗ اَنْفَذُ مِنْ صَوْلِ غَيْرِهٖ۔ایک شخص کی خاموشی دوسرے کے حملہ سے زیادہ مجھ پر اثر کرتی ہے۔

صَوْمٌ۔کھانے پینے بات کرنے اور جماع کرنے سے باز رہنا' خواہ عبادت کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے۔اور شرع میں روزہ رکھنا جو مشہور ہے۔

تَصْوِيْمٌ۔روزہ رکھانا۔

صَوَامٌ۔خشک زمین۔

صَوْمُ الْوِصَالِ۔طے کے روزے رکھنا (یعنی دو دو' تین تین دن برابر نہ کچھ کھانا نہ پینا)۔

صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ۔تمھارا روزہ اس دن صحیح ہو گا (تم کو روزے کا ثواب مل جائے گا) جس دن تم روزہ رکھو (گو تم سے خطا ہو جائے۔مثلاً تیسواں روزہ رکھا۔پھر معلوم ہوا کہ اس دن عید تھی' یا تیسوں شعبان کو روزہ رکھا پھر معلوم ہوا کہ وہ رمضان

کا غرہ تھا' تو نہ ان پر قضا لازم آئے گی' نہ گناہ ہوگا- اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ عید الفطر اسی دن ہے جس دن تم افطار کرو اور بقر عید اسی دن ہے جس دن تم قربانی کرو اور عرفہ اسی دن ہے جس دن تم عرفات میں وقوف کرو- مطلب یہ ہے کہ اگر ان تاریخوں میں غلطی سے تقدیم یا تاخیر ہو جائے تو کچھ ضرر نہ ہوگا)-

لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ- (جس نے مسلسل روزے رکھے اس نے) نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا- (یعنی اس کو روزے کا ثواب نہ ملے گا کیونکہ اس نے طریقہ سنت کے خلاف کیا- سنت طریقہ تو یہ تھا کہ کبھی روزہ رکھتا کبھی افطار کرتا' جس طرح آں حضرت کیا کرتے تھے- بعضوں نے کہا یہ بددعا ہے کہ اس کے لئے کیونکہ ایسا کرنے والا ایام ممانعت میں روزہ رکھے گا- حالانکہ بعض معینہ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے- بعض نے کہا' اگر ایام ممانعت کو چھوڑ کر اگر باقی پورے سال روزے رکھے تو منع نہیں ہے کیونکہ آں حضرت نے حمزہ بن عمرو کو اس کی اجازت دی- اور کئی صحابہؓ اور تابعین سے ایسا منقول ہے- بہر حال افضل یہی ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے' تا کہ نفس کو روزے کی عادت نہ ہو جائے ورنہ اس کو روزے میں کوئی مشقت اور تکلیف نہ رہے گی اور ثواب تو مشقت اور تکلیف اٹھانے سے ملتا ہے)-

فَاِنِ امْرَءٌ قَاتَلَهٗ اَوْشَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے اور وہ روزہ دار ہو تو کہہ دے (بھائی) میں روزہ دار ہوں (یہ کہہ کر اس سے پیچھا چھڑائے یہ نہیں کہ روزے کی حالت میں لڑنے لگے یا سب وشتم پر اتر آئے ایسے روزہ دار کو جو روزے کے تقاضوں کو پورا نہ کرے روزہ کا ثواب کیسے مل سکتا ہے)-

بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خود اپنے دل میں خیال کرے کہ میں روزہ دار ہوں' اور ظلم وزیادتی کرنے والے کو کچھ نہ کہے-

اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ- جب کوئی تم میں سے کھانے کے لئے بلایا جائے (اور کھانا سامنے آئے) تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں (تا کہ میزبان کو اس کے نہ کھانے کی وجہ سے رنج نہ ہو- اگر نفل روزہ ہو اور میزبان اصرار کرے' تو روزہ توڑ دینا بھی درست ہے)-

كَانَ يُجِيْبُ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ- آنحضرت روزہ دار ہوتے تب بھی دعوت میں جاتے (یہ آپ کا حسن خلق تھا- سبحان اللہ تعالیٰ)-

مَنْ مَّاتَ وَهُوَ صَائِمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ- جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ فرض روزے ہوں' تو اس کا وارث یا رشتہ دار اس کے بدل اس کی طرف سے روزے رکھ لے- (اہل حدیث کا یہی قول ہے' اسی طرح حج بھی اس کی طرف سے اس کا وارث یا رشتہ دار ادا کر سکتا ہے- اس حدیث میں ان لوگوں کے قول کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ جسمانی عبادات کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا- اہل حدیث کا مذہب صحیح ہے کہ ہر قسم کی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو اس کا ثواب پہنچنے کا عقیدہ رکھتے ہیں)-

مترجم کہتا ہے کہ قرات قرآن یا دعا یا صدقہ سب کا ثواب میت کو پہنچا سکتے ہیں- البتہ قرآن خوانی کے لئے سوم یا چہلم یا دہم میں لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی اصلیت احادیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی یہ رسم عہد رسالت یا عہد صحابہ میں تھی-

كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ- آں حضرت پورے شعبان میں روزے رکھتے (یعنی شعبان کے اکثر دنوں میں- کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے پورے مہینے کے روزے بجز رمضان کے نہیں رکھے)-

وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ- دو دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں روزہ جائز نہیں ہے-

اَلصَّوْمُ لِىْ- روزہ ایسی عبادت ہے جو خاص میرے لئے کی جاتی ہے (کیونکہ اس میں ریا کو دخل نہیں ہے- آدمی تنہائی میں جو کھانے پینے اور جماع سے باز رہتا ہے' وہ خالص خداوند کریم کی رضامندی کے لئے کرتا ہے اور نہ عین ممکن ہے کہ خفیہ طور پہ کھا پی لے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ میں روزہ دار ہوں- دوسری عبادات میں یہ صورت نہیں ان میں ریا اور دکھاوٹ ہو سکتی ہے)-

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ- ہر نیک کام میں

نفس کو بھی حظ مل سکتا ہے (نیک کام کی وجہ سے لوگوں میں اس کی تعریف ہو سکتی ہے) مگر روزے میں (کہ وہ خالص خدا کے لئے ہوتا ہے)-

بعض نے کہا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ جس قدر اعمال صالحہ ہیں وہ بندوں کے اوصاف اور ان کی صفات ہیں- مگر روزہ رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کیونکہ نعوذ باللہ نہ اللہ تعالیٰ کھاتا ہے نہ پیتا اور جماع کرتا ہے-

سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ- میں نے ان سے پوچھا کہ رجب میں روزے رکھنا کیسا ہے (انھوں نے کہا سنت نہیں (بلکہ رجب اور دوسرے مہینوں کی طرح ہے- البتہ حرام مہینوں میں روزہ رکھنے کی ترغیب دوسری حدیث میں وارد ہے اور رجب بھی ان میں شامل ہے)-

اَمَرَ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ- ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم دیا (اس لئے کہ اگر خدا قبول کرے تو عام حالات میں ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے تو گویا ہر مہینے میں تیسا روزوں کا ثواب ملا- ان روزوں کے لئے کوئی تاریخ معین نہیں ہے' بعض نے کہا یہ روزے ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے- جیسے کہ دوسری روایت میں ہے یعنی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخوں میں- بعض نے کہا مہینے کے شروع میں رکھنا مستحب ہے اور صحیح تو یہ ہے کہ جس عشرہ اور تاریخوں میں رکھے گا اس کو ثواب مل جائے گا)-

مَارَاَيْتُهُ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ- میں نے آں حضرت کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ دار نہیں دیکھا (حالانکہ عشرۂ ذی الحجہ میں روزے رکھنا مستحب ہے- راوی نے دیکھا نہ ہوگا- ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ذی الحجہ کے نو دنوں میں (یعنی غرہ سے نویں تک) اور عاشورہ کے دن اور ہر مہینے کے تین دنوں میں روزے رکھتے)-

لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ- کوئی تم میں سے اکیلا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر اسی طرح کر سکتا ہے کہ جمعہ سے ایک دن پہلے (یعنی پنجشنبہ) کو بھی روزہ رکھے (تو جمعرات اور جمعہ کو دو روزے ملا کر رکھ سکتا ہے (اکیلا جمعہ کا روزہ اس لئے منع ہوا کہ جمع کے دن غسل کرنا' کپڑے بدلنا' نماز کے لئے جانا یہ سب کام انجام دینے ہیں شاید روزے کی وجہ سے ان میں خلل پڑ جائے- اور جب جمعرات کو بھی روزہ رکھا تو ذرا عادت ہو جائے گی اور جمعہ کا روزہ شاق نہ گزرے گا بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ جمعرات کا روزہ اس خلل کا کفارہ ہو جائے گا جو روزہ کی وجہ سے جمعہ کی عبادات میں واقع ہو جائے اور بات یہ بھی ہے کہ آں حضرت کے عہد میں لوگ دو دو تین تین کوس دور مدینہ کے اطراف سے اور دیہات سے نماز جمعہ کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے' ان حالات میں آپ نے جمعہ کے اکیلے روزہ کو منع فرما دیا تا کہ ایسے لوگوں کو دور تک چلنے کی اور نماز اور خطبہ میں شریک ہونے کی بخوبی طاقت رہے- لیکن اگر کسی شخص کو جمعہ کی عبادات اور وظائف میں خلل پڑنے کا اندیشہ نہ ہو' تو وہ جمعہ کو روزہ رکھ سکتا ہے)-

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صلعم عَنْ صَوْمِهٖ- ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا' اگر کسی شخص نے یوم النحر کو روزہ رکھنے کی نذر کی- انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو نذر پورا کرنے کا حکم دیا ہے (فرمایا ولیوفوا نذورھم) اور آں حضرت نے یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (بس اسی قدر جواب دیا اور صاف حکم نہیں دیا کہ نذر پوری کرنے کے لائق نہیں- یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی احتیاط تھی- فتوی دینے میں صحابہؓ کا یہی طرز تھا کیونکہ فتوی دینے میں وہ نہایت ڈرتے تھے خیال کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو غلطی ہو جائے- اور مواخذہ دار ہوں- ہمارے زمانہ میں اکثر نیم ملاؤں نے فتوی دینا بڑے فخر کی بات سمجھ رکھا ہے اور وہ عموماً بلا تامل اور بے غور و فکر ہر مسئلہ میں فتوی دیدیتے ہیں- یہ سخت گناہ اور موجب مواخذہ اخروی ہے- ہمارے اماموں نے کہ جن کے کمال علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں' جیسے امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور دوسرے ائمہ ہیں- ان حضرات نے بہت سے مسائل میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ بعض کل کے چھوکرے نادان سلونی ماشئتم کا دعوی کرتے ہیں- ایسے لوگوں کو اس حدیث پر نظر کرنا چاہئے...... اجر اکم علی الفتیا اجر ا کم علی

النار)-

صَامَهُ- آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا (یہ روزہ آپ پہلے سے یعنی مدینہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ میں بھی رکھا کرتے تھے- پھر مدینہ میں شروع شروع میں رکھا کرتے تھے' اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا- جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرمادیا کہ اب عاشورہ کا روزہ فرض نہیں رہا جس کا جی چاہیے رکھے' جس کا جی چاہے نہ رکھے)-

لَا فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ- حضرت داؤد کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں (ایک روز آپ روز رکھتے اور ایک روز ناغہ کرتے- یہ نفس پر بہت شاق ہے نہ روزہ کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی)-

كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ- آنحضرت ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے (اور کبھی دوسرے ایام پیر' منگل' بدھ اور جمعرات کو بھی)-

مَنْ صَامَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے یا خالص اللہ کی رضامندی کے لئے روزہ رکھے-

اَصُوْمُ ثَلٰثَةً مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّ لُهَا الْاِثْنَيْنُ وَالْخَمِيْسُ- مجھ کو حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں اور شروع پیر یا جمعرات سے کروں-

اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا- جب ماہ شعبان آدھا گزر جائے تو پھر رمضان تک روزے نہ رکھو (یہ اس شخص کے لئے حکم ہے جو پے در پے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو- کیونکہ ایسا شخص اگر پندرہ شعبان کے بعد روزے رکھے گا تو احتمال ہے کہ رمضان کے روزے خاص نقاہت یا علیل ہو جانے کی وجہ سے نہ رکھ سکے جو فرض ہیں) (اسی نوعیت کی ایک دوسری حدیث ہے

نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ- یعنی عرفہ کے دن روز رکھنے سے آپ نے منع فرمایا)

(اس کے بعد والی حدیث کا حکم صرف حجاج کے لئے ہے تا کہ ان کے اندر ارکان حج بجالانے کی طاقت بحال رہے)-

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ- (اور) رمضان شریف کے بعد پھر افضل روزہ اللہ کے مہینہ میں (محرم کے مہینہ میں عاشورہ کا روز ہے- مگر حیرت ہے کہ حضرات شیعہ اس افضل روزہ کو ناپسند کرتے ہیں- اور چونکہ امام حسینؓ اسی دن شہید ہوئے اس لئے اس روز فاقہ کرتے ہیں' جس فاقہ کا کچھ ثواب نہیں)-

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ اِلَّا الصَّوْمُ- ہر نیک کام میں دوگناہ' تین گناہ (حتی کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ) ثواب ملتا ہے' مگر روزے کا کوئی حساب نہیں (اس کا جس قدر اجر اور ثواب مل سکے گا وہ اس اللہ عطا کرنے والے ہی کو معلوم ہے- سبحان اللہ تعالیٰ)-

لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ- بہشت کا ایک دروازہ ریان ہے اس میں صرف روزہ دار ہی جائیں گے-

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ- روزہ اور قرآن دونوں (قیامت کے دن) بندے کی سفارش کریں گے (روزہ کہے گا خداوند! میں نے اس کو کھانے اور خواہشوں سے دن کو روکا' میری سفارش قبول فرما- قرآن کہے گا میں نے اس کو رات میں سورہنے سے روکا' میری سفارش قبول کر- پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا)-

مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا- جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے (اگرچہ دودھ پانی کے ایک گھونٹ پر' اس کے گناہ اعمال نامہ سے ساقط کردیئے جائیں گے اور وہ دوزخ سے آزاد کیا جائے گا- اور جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اس کو اللہ تعالیٰ (رسول اللہ نے فرمایا) میرے حوض سے ایسا پلائے گا کہ پھر پیاسا ہی نہ ہوگا اور پھر بہشت میں اللہ کی طرف سے اس کی مہمانی ہوگی)-

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ- جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے یا غازی کا سامان کردے (اس کو راہ خرچ' اسلحہ اور سواری وغیرہ دے کر) تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار یا غازی کو ملے گا)-

مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ- جس نے شک کے دن روزہ رکھا (مثلاً تیس شعبان کو) اس نے حضرت ابوالقاسم صلعم کی نافرمانی کی (یعنی جب اس

دن رمضان کا چاند ثابت نہ ہو گا صرف گمان پر احتیاط روزہ رکھ لے)۔

اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا۔(ایک گنوار آں حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا' یا رسول اللہ میں نے چاند دیکھا (یعنی رمضان کا چاند) آپ نے فرمایا تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے' اس نے کہا جی ہاں' تب آپ نے بلال کو حکم دیا کہ) لوگوں کو خبر کر دیں کل روزہ رکھیں (معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لئے ایک مسلمان کی گواہی بھی کافی ہے بشرطیکہ اس کا فسق کھلا ہوا نہ ہو۔مگر کافر کی گواہی یا فاسق مسلمان کی ہرگز قابل قبول نہیں)۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ۔یا الہ میں نے خاص تیرے لئے روزہ رکھا۔

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔روزہ گناہوں کی سپر ہے (گناہوں سے روکتا ہے)۔

كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔آں حضرت روزے میں اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے۔

صُوَّام۔ایک خاکی رنگ کا پرندہ ہے جو اکثر کھجور کے درخت پر بسیرا کرتا ہے۔

صَوْمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَفِطْرِهٖ فِي الْحَضَرِ۔سفر میں رمضان کے روزے رکھنا' ایسا ہے جیسے گھر میں رہ کر رمضان کے روزے نہ رکھنا (جو سخت گناہ ہے' یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو' یا جہاد یا حج کا سفر ہو اور روزہ کی وجہ سے ناطاقتی کا ڈر ہو)۔

اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔سفر میں تیرا جی چاہے تو روزے رکھ چاہے نہ رکھ۔

مَارَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صَوْمًا۔میں نے آنحضرت کو نہیں دیکھا کہ آپ نے (رمضان کے سوا) کسی مہینے میں اکثر روزے رکھے ہوں۔نہ یہ دیکھا کہ کسی مہینے میں تمام ماہ افطار کیا ہو۔(یعنی یہ دیکھا کہ آپ ہر مہینے میں کچھ نہ کچھ روزے ضرور رکھتے)۔

صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ۔چاند دیکھکر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ آپ سے پوچھا گیا' پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے۔فرمایا میں تو اسی دن کی پیدا ہوا' اسی دن قرآن اترا (تو آپ کی پیدائش تو خوشی میں اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔اس حدیث سے ایک جماعت علماء نے آپ کی ولادت کی خوشی یعنی مجلس میلاد کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔اور حق یہ ہے کہ اگر اس مجلس میں آپ کی ولادت کے مقاصد اور دنیا کی رہنمائی کے لئے آپ کی ضرورت اور امور رسالت کی حقیقت کو بالکل صحیح طریقہ پر اس لئے بیان کیا جائے کہ لوگوں میں اس حقیقت کا چرچا ہو' اور سننے والے یہ ارادہ کر کے سنیں کہ ہم کو اپنی زندگیاں اسوۂ رسول کے مطابق میں ایسی مجلسیں اور حق کے طالب ہیں ان میں حصہ لینے والے۔بہر حال یہ ضرور ہے کہ یہ مجلسیں عہد صحابہ میں نہ تھیں)۔

صَوْمُ يَوْمٍ فِيْهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامُ لَيْلَةٍ يَعْدِلُ قِيَامَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ذی الحجہ کے دس دنوں میں کسی دن روزہ رکھنا' ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان راتوں میں ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔

قَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔آپ جمعہ کے دن اکثر روزہ رکھتے (یعنی اکیلا جمعہ کا روزہ نہ رکھتے بلکہ ایک روزہ اور ملا کر رکھتے)۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص رسالت ماب کے لئے تھا کہ وہ جمعہ کا اکیلا روزہ بھی رکھ سکتے تھے۔

اَنَا صَائِمٌ (معاویہؓ نے خطبہ سنایا' عاشورہ کا دن تھا' تو کہا اے ساکنان مدینہ! تمھارے علماء کرام کہاں ہیں؟......آں حضرت نے عاشورہ کے روزہ کو فرض نہیں کہا۔لیکن) میں روزہ دار ہوں۔

شاید معاویہ نے یہ سنا ہو گا کہ بعض لوگ عاشورہ کے روزے کو فرض سمجھتے ہیں' یا پھر یہ سنا ہو گا کہ اس کو مکروہ کہتے ہیں۔غالباً اسی غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے یہ خطبہ دیا ہو گا۔

لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ۔ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو (مگر فرض روزہ رکھو' تا کہ یہود کی مشابہت نہ ہو' مراد یہ ہے کہ

اکیلا ہفتہ کا روزہ نہ رکھا جائے' لیکن اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر رکھے' تو کوئی قباحت نہیں)۔

كَانَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔ آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے (کسی تاریخ میں بھی یہ روزے رکھنے قباحت نہیں' لیکن اگر ابتدا پیر یا جمعرات سے ہو تو بہتر ہے یعنی ایک ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو رکھے' پھر دوسرے ہفتے میں پیر کو یا جمعرات کو۔ یا ایک ہفتہ میں جمعرات کو' دوسرے ہفتہ میں پیر کو' تیسرے ہفتہ میں پھر جمعرات کو۔ اور بعض نے کہا ۱۳' ۱۴' اور ۱۵' تاریخوں میں رکھے تو افضل ہے۔ بعضوں نے کہا غرہ اور دسویں اور بیسویں کو)۔

صَوْمَعَةٌ۔ جمع کرنا۔ نصاریٰ کا عبادت خانہ' گرجا' معبد۔

صَوْمَلَةٌ۔ کھال خشک ہو جانا بہ سبب بھوک اور بیماری۔

صَوْنٌ۔ بچانا' محفوظ رکھنا۔

صَانَ الْفَرَسُ۔ گھوڑا اپنے سم کے کنارے پر کھڑا ہوا۔

اِصْطِيَانٌ۔ بچانا۔

صِوَانُ الثَّوْبِ یا صِوَانُ الْكِتَابِ۔ جس میں کپڑے یا کتاب محفوظ ہو' یعنی غلاف۔

اَصْوِنَةٌ۔ یہ صِوَانٌ کی جمع ہے۔

قَلْبٌ صَوَانٌ۔ سخت دل۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ۔ علم حاصل کرو اگرچہ چین کے ملک میں ہو (یعنی اگر چین تک جانا پڑے۔ جو عرب سے بہت دور مشرق میں واقع ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ صین کوفہ میں ایک موضع ہے اس کا نام ہے' یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَلْحَدِيْدُ الصِّيْنِيُّ مَا اُحِبُّ التَّخَتُّمَ بِهٖ۔ چین کے لوہے کی انگوٹھی پہننا مجھ کو پسند نہیں ہے۔

اِسْتَوْصُوْا بِالصِّيْنِيَّاتِ خَيْرًا۔ چھوٹی چھوٹی چڑیوں سے جو گھر میں پالی جاتی ہیں بھلائی کرو۔ (ان کے دانہ اور پانی کی خبر رکھو)۔

فَاَدْخَلْتُ ثِيَابَ صَوْنِي الْعَيْبَةَ۔ میں نے اپنے غلاف کے کپڑے گٹھڑی میں ڈالے۔

صُوِيٌّ۔ سوکھ جانا' پست آواز نکالنا۔

صَوِيٌّ۔ قوی ہونا' آواز دینا' سوکھ جانا۔

اِصْوَاءٌ۔ آواز دینا۔

تَصْوِيَةٌ۔ بکری کا دودھ سکھا دینا' اس کو موٹا کرنے کے لئے۔

صَاوِي۔ خشک' سوکھا۔

اَبُوْ صُوَى۔ ایک پرندہ ہے' اس کی آواز سے سانپ ڈرتے ہیں۔ اور اس تہ بہ تہ غبار کو بھی کہتے ہیں جو ساحل سمندر پر ہوا کے ساتھ اٹھتا ہے۔

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ صُوًى وَّمَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيْقِ۔ اسلام میں نشان کے پتھر اور مینار ہیں رستوں کے مینار کی طرح (یعنی دین اسلام میں حق کی شناخت کے لئے نشان مقرر ہیں' وہ نشانات کیا ہیں' قرآن و حدیث' اقوال صحابہ اور تابعین)۔

فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَصْوَاءِ فَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ۔ قبروں سے نکل کر اس کو دیکھیں گے۔

اَلتَّصْوِيَةُ خِلَابَةٌ۔ جانور کا دودھ اس کے تھن میں روک رکھنا (یعنی تصریہ) ایک فریب ہے (چونکہ اس سے خریدار کو دھوکا ہوتا ہے اور وہ جانور کو زیادہ دودھ والا سمجھ کر گراں قدر قیمت کو خرید لیتا ہے)۔

باب الصاد مع الهاء

صَهْ۔ ایک زجر کا کلمہ ہے جس کے معنی خاموش رہ' چپ رہ۔ مفرد اور تثنیہ اور جمع سب کے لئے یکساں مستعمل ہوتا ہے اور کبھی صَهٍ بہ تنوین ہاء بھی کہتے ہیں۔

صَهَبٌ یا صُهْبَةٌ یا صُهُوْبَةٌ۔ سرخی اور سیاہی ملی ہوئی ہونا۔

صَيْهَبٌ۔ سخت گرمی' لمبا آدمی' سخت پتھر۔

اَصْهَبُ یا اُصَيْهِبُ۔ سرخ اور سیاہ بال والا' اور اونٹ میں وہ اونٹ جو سفید سرخی مائل ہو۔ مثلاً پشت سرخ ہو اور پیٹ سفید ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَصْهَبَ یا اُصَيْهِبَ۔ اگر اس عورت کا بچہ اصہب پیدا ہوا۔

كَانَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ- آنحضرت ایک سرخ سفید اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے تھے-

صَهْبَاءَ- یہ ایک مقام کا نام ہے خیبر کے پاس-

نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهِ- (صہیبؓ رومی جو مشہور صحابہ میں سے تھے- آں حضرت نے ان کی تعریف میں فرمایا) صہیب کیسا اچھا بندہ ہے اگر اللہ کا اس کو ڈر بھی نہ ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتا (پاک نفس اور نیک فطرت بندے ایسے ہی ہوتے ہیں ان کو بالطبع گناہ سے نفرت ہوتی ہے اور نیکی اور بھلائی سے رغبت- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ صہیب میں اگر خوف خدا نہ ہوتا تب بھی وہ برے اور گناہ کے کام نہ کرتا- مگر اب جب کہ وہ اسلام قبول کر کے اپنے اندر خوف خدا اور آخرت کی باز پرس کا احساس پیدا کر چکا ہے' اس سے گناہ کیوں کر سرزد ہو سکتا ہے)-

مترجم کہتا ہے کہ ایک حکیم سے پوچھا کہ تم کو حکمت سے کیا فائدہ ہوا- انھوں نے جواب دیا- فائدہ یہ ہوا کہ تم جس کام کو عذاب کے ڈر سے نہیں کرتے' میں اس کو خوشی کے ساتھ نہیں کرتا یعنی میری طبیعت گناہ کی کدورت کے باعث اس سے نفرت کرنے لگی ہے اور گناہ کی کدورت کو میں نے اسی حکمت کی وجہ سے جانا ہے-

بِئْسَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ كَانَ يَبْكِيْ عَلٰى عُمَرَ- صہیب اچھے آدمی نہیں تھے' حضرت عمرؓ (کی وفات) پر روتے تھے- (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ واعمراہ واعمرہ کو رونے لگے- اہل سنت کی کتابوں میں کہیں اس کا ذکر نہیں- حضرت صہیبؓ رومی ایک جلیل القدر صحابی اور تحریک اسلامی کے ایک جانباز رکن تھے- ان کی انہی خوبیوں کی وجہ سے سرکار دو عالم نے تعریف فرمائی ہے پھر کس کی مجال ہو سکتی ہے کہ ان کے خلاف زبان کھولے- دراصل یہ بھی ایک افترا ہے ائمہ اہل بیت پر)-

رَحِمَ اللّٰهُ بِلَالًا كَانَ يُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ صُهَيْبًا كَانَ يُعَادِيْنَا- اللہ بلال پر رحم کرے وہ اہل بیت سے محبت رکھتے تھے اور صہیب پر لعنت کرے وہ ہم سے دشمنی رکھتے تھے (معاذ اللہ' یہ بھی قطعاً جھوٹ اور افترا ہے امام جعفر صادق پر- حضرت صہیبؓ کے بارے میں تو اس طرح پر سوچا بھی نہیں جا سکتا)- اصل میں حضرات شیعہ حضرت صہیبؓ سے اس لئے ناراض ہیں کہ وہ خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ سے محبت کرتے تھے- یہ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت صہیبؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے موذن مقرر ہو گئے اور حضرت بلالؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اذان دینا چھوڑ دیا-

صَهْدٌ- جلا دینا- صَهْدَانٌ گرمی کی شدت-

صَهْوَدٌ- موٹا' جسیم-

صَهْرٌ- جلا دینا' لگ جانا' گلا دینا-

مُصَاهَرَةٌ- شادی کا رشتہ کرنا' دامادی-

كَانَ يُؤَسِّسُ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَيُصْهِرُ الْحَجَرَ الْعَظِيْمَ اِلٰى بَطْنِهِ- آپ مسجد قبا کا پایہ بھرتے تھے تو بڑے پتھر کو اپنے پیٹ سے لگا لیتے تھے-

نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ (ربیعہ بن حارث نے حضرت علیؓ سے کہا) تم آں حضرت کے داماد بن گئے' ہم نے تم سے کوئی حسد نہیں کیا-

ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا مِّنْ عَبْدِ شَمْسٍ- پھر عبد شمس کی اولاد میں سے آپ نے ایک داماد (یعنی ابو العاص) کا ذکر کیا (جو حضرت زینبؓ کے شوہر تھے' ان کے سلوک کی تعریف کی) اصل میں صِهْر بیوی اور شوہر کے رشتہ داروں کو کہتے ہیں' اس میں خسر' خوش دامن وغیرہ زوجین کے تمام رشتہ دار شامل ہیں- بعض نے کہا ہے کہ صرف دیور اور داماد کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے-)

اِنَّ الْاَسْوَدَ كَانَ يَصْهَرُ رِجْلَيْهِ بِالشَّحْمِ وَهُوَ مُحْرِمٌ- اسود (جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے شاگرد تھے) احرام کی حالت میں اپنے پاؤں کو چربی سے چکنا کرتے-

صَهُوْرٌ- چربی گلانے والا' گوشت بھوننے والا-

كَانَ صِهْرَ النَّبِيِّ صلعم وَبَيْتُهٗ بَيْتُهٗ- حضرت علیؓ کا حال کیا پوچھتے ہو وہ تو آں حضرت کے داماد ہی تھے اور ان کا گھر آنحضرت کے گھر سے ملا ہوا تھا (جو کوئی ان کی فضیلت میں شک کرے یا ان کو برا سمجھے' وہ مردود اور احمق ہے)-

صِهْرِيْج یا صُهَارِج - وہ حوض جس میں پانی جمع ہوتا ہے یا بڑا کنبہ - (تالاب)

صَهْصَلَةٌ - زور سے ہنسنا -

صَهْصَهَةٌ - خاموش کرنا -

صَهٍ صَهٍ - کسی کو خاموش کرتے وقت کہتے ہیں -

صَهْطَلَةٌ - نرمی، ملائمت -

صَهِيْلٌ - گھوڑے کی آواز -

تَصَاهُلٌ - گھوڑوں کا ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنہنانا -

صَاهِل - گھوڑا - اس کی جمع صَوَاهِل ہے -

فِيْ صَوْتِهٖ صَهَلٌ - اس کی آواز میں سختی اور قوت ہے (ایک روایت میں صحد ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا) -

فَجَعَلَنِيْ فِيْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَاَطِيْطٍ - مجھ کو گھوڑے اور اونٹ والا کر دیا (مطلب یہ کہ پہلے میں مفلس اور نادار تھی، جب اس سے شادی ہوئی تو مال دار ہوگئی) -

فَصَهَلَتْ بِهِمْ وَصَهَلُوْا بِهَا - دوزخ ان کو آواز دے گی وہ دوزخ کو آواز دیں گے -

باب الصاد مع الیاء

صَيَاةٌ - وہ کیچڑ جو زچگی کے بعد نکلتا ہے -

تَصْيِيْئٌ - تھوڑا تر کرنا، یا کم دھونا -

صَاءَةٌ - وہ پانی جو بچہ دان میں ہوتا ہے یا بچہ کے سر پر -

اَنْتِ مِثْلُ الْعَقْرَبِ تَلْدَغُ وَتَصِيْئُ - تو بچھو کی طرح ہے جو ڈنک مارتی ہے اور چلاتی ہے -

صَيْبٌ - ٹھیک کرنا -

سَهْمٌ صَيُوْبٌ - جو تیر ٹھیک نشانہ پر لگے -

صُيَابٌ - خالص، بہتر اور عمدہ -

اَسْقِنَا غَيْثًا صَيِّبًا - ہم پر خوب برستا ہوا مینہ اتار (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا - چونکہ اصل میں صیوب تھا) -

وُلِدَ فِيْ صُيَّابَةِ قَوْمِهٖ - آں حضرت اپنی قوم کے عمدہ لوگوں میں پیدا ہوئے (یعنی شریف اور معزز خاندان میں) -

صِيْتٌ - شہرت، چرچا، ذکر - (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا) -

مَا مِنْ عَبْدٍ اِلَّا وَلَهٗ صِيْتٌ فِي السَّمَاءِ - ہر بندہ کا تذکرہ آسمان میں رہتا ہے (اگر اچھا ہے تو تعریف کے ساتھ برا ہے تو برائی کے ساتھ) -

كَانَ الْعَبَّاسُ صَيِّتًا - حضرت عباسؓ بڑی آواز کے آدمی تھے -

صَيْحٌ یا صَيْحَةٌ یا صِيَاحٌ یا صُيَاحٌ یا صَيْحَانٌ - چیخنا، چلانا، آواز دینا -

تَصْيِيْحٌ - خوب چیخنا -

تَصَايُحٌ - ایک دوسرے پر چلانا -

فَسَمِعْتُ صَائِحًا - ایک پکارنے والے کی پکار سنی -

كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَصِيْحُ بِهٖ - حضرت ابو ہریرہؓ لوگوں میں پکار پکار کر اس کو سناتے تھے -

لَا يُصَلِّيْ عَلَى الْمَوْلُوْدِ الَّذِيْ لَمْ يَصِحْ - جو بچہ آواز نہ دے (پیدا ہوتے وقت) اس پر نماز نہ پڑھیں -

اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ - جب تم مرغ کی بانگ سنو -

صَيْحَانِي - ایک قسم کی کھجور ہے -

صَيْخ - خاموش رہ کر سننا -

مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ - (جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے) اس میں ہر جانور خاموش ہو کر کان لگاتا ہے - (ایک روایت میں مسیخہ ہے معین سے - جس کو اوپر بیان کیا جا چکا) -

فَانْصَاخَتِ الصَّخْرَةُ - پتھر پھٹ گیا -

صَيْخَدٌ - آفتاب کا گردہ - چشمۂ آفتاب -

يَوْمٌ صَيْخُوْدٌ - شدید گرمی کا دن -

صَخْرَةٌ صَيْخُوْدٌ یا صَيْخَادٌ - سخت پتھر -

صَيْخَدُوْن - سختی -

صَيْدٌ - شکار کرنا، پھانس لینا -

اَصْيَدُ - جس کی گردن کی مائل ہو -

اِصَادَةٌ - شکار کرانا، شکار پر مدد کرنا، اس کی رغبت دلانا -

اِصْطِيَادٌ- شکار کرنا-
صَيَّادٌ- شکار کے جانور کو بھی کہتے ہیں-
صَيَّادٌ- شکاری' شیر جال-
صَيُوْدٌ- شکاری-
مِصْيَدٌ یا مَصِيدَةٌ- جس سے شکار کریں یعنی جال-
هَلْ اَشَرْتُمْ اَوْ اَصَدْتُمْ- تم نے شکار بتایا' یا شکار کرایا-
اِنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ- ہم نے ایک گورخر شکار کیا-
اِنَّكَ كَتُوْنٌ لَفُوْتٌ صَيُوْدٌ- تو تو میلی کچیلی خاوند کے علاوہ دوسروں کی طرف التفات کرنے والی شکار کرنے والی ہے (شوہر کا مال اڑا لینے والی- یہ بات حجاج نے ایک عورت سے کہی)-

اَنْتَ الذَّائِدُ عَنْ حَوْضِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الصَّادُ- (آں حضرت نے حضرت علیؓ سے فرمایا) قیامت کے دن تو میرے حوض پر سے لوگوں کو اس طرح دھکیلے گا (ہٹا دے گا) جیسے بیمار اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے- (اس حدیث میں لفظ صاد صید سے نکلا ہے- جو اونٹ کی ایک بیماری کا نام ہے جو اس کے سر میں ہو جاتی ہے اور جس کے سبب اونٹ کی ناک بہتی رہتی ہے اور وہ گردن نہیں موڑ سکتا- بعض نے کہا ہے صاد مخفف ہے صدای کا' یعنی جیسے پیاسا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے)-
هَلْ تُحِبُّوْنَ اَوْ تَصِيْدُوْنَ- تم دوڑنا چاہتے ہو یا شکار کرن؟

اِنِّيْ رَجُلٌ اَصِيْدُ اَنَا اُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ عَلَيْكَ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ (سلمہ بن اکوع نے آں حضرت سے عرض کیا میری گردن نہیں مڑتی (بیمار ہوں یا شکاری آدمی ہوں) کیا میں ایک کرتے میں نماز میں پڑھ سکتا ہوں (یعنی بغیر ازار کے) آپ نے فرمایا ہاں' مگر سامنے سے اس کو ٹانک لے اگرچہ ایک کانٹے سے سہی (تا کہ ستر نہ کھلے) (مذکورہ حدیث میں مشہور روایت اصید ہے یعنی میں شکار کرتا ہوں اور شکار میں پاجامہ باندھ کر تیز نہیں دوڑا جاتا)-
كَانَ يَحْلِفُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادِ الدَّجَّالُ- حضرت جابرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد (جو مدینہ میں ایک یہودی کا لڑکا تھا) وہی دجال ہے' اس کا نام صاف تھا آں حضرت کو بھی اس پر دجال ہونے کا شبہ تھا- کہتے ہیں کہ وہ واقعہ حرہ میں غائب ہو گیا اور پتہ ہی نہ لگا کہ کدھر گیا- وہ کاہن بھی تھا' اور کوئی کوئی بات صحیح بھی ہو جاتی- اس نے آنحضرت کو جب آپ نے اپنے دل میں اس آیت کریمہ کا تصور کیا یوم یاتی السماء بدخان مبین یہ بتا دیا ہوا الدخ- بعضوں نے کہا حضرت جابرؓ کا مطلب یہ تھا کہ جن دجالوں کے پیدا ہونے کی آپ نے خبر دی ہے' ان میں سے ایک ابن صیاد بھی تھا اور یہ غرض نہیں کہ وہ بڑا دجال تھا جس کو حضرت عیسیٰ جبل دخان پر قتل کریں گے- ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا' وہ بھی ان ہی دجالوں میں سے ایک دجال تھا' جن کے ظہور کی خبر آں حضرت صلعم نے دی ہے)-
مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ- جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمھارے لئے شکار کیا جائے- اگر تم خود شکار کرو' احرام کی حالت میں یا احرام والوں کے لئے کوئی اور شکار کرے' تو اس کا کھانا درست نہیں
اِنِّيْ اَصَدْتُ وَمَعِيَ مِنْهُ- میں نے شکار کیا میرے پاس اس کا کچھ گوشت موجود ہے-
اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ- مگر شکار کا کتا (اس کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں-)
فَاغْتَسِلْ مِنْ صَادَ- (میرے نزدیک آ) اور صاد کے پانی سے غسل کر (صاد ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنے بازو سے بہتا ہے)-
فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ- جو شخص شکار کا جانور تین دن بعد مرا ہوا پائے اور (یہ یقین ہو کہ وہ دوسرے کسی صدمہ سے نہیں مرا ہے) تو اس کو کھا سکتا ہے اگر سڑ نہ گیا ہو-
مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكٰوتَهُ فَكُلْ اگر سکھایا ہوا کتا تو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دے (اور وہ جانور کو مار ڈالے) تب بھی اس کو کھا- اگر سکھایا ہوا کتا نہ ہو اور وہ

پکڑے تو اس کو مت کھا- مگر ہاں جب تو جانور کو زندہ پائے اور اس کو ذبح کر لے تو کھا سکتا ہے (قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے کہ سکھائے ہوئے کتے کا شکار درست ہے اگر اللہ کا نام لے کر اس کو جانور پر چھوڑے خواہ شکار کردہ جانور شکاری کے پہنچنے سے پہلے مر جائے اور یہ حکم نہیں دیا کہ اس گوشت کو دھو کر کھاؤ- یہ بات ان لوگوں کے حق میں دلیل بن سکتی ہے جن کا کہنا ہے کہ کتے کا جھوٹا اور اس کا لعاب نجس نہیں' بہر حال جمہور علمائے کرام کے نزدیک ناپاک اور نجس ہے)-

صَیْدَن- بجو' موٹا کمل' بادشاہ' لومڑی-

صَیْرٌ یا مَصِیْرٌ یا صَیْرُوْرَةٌ- کوٹنا' بدل جانا' جگہ بدلنا' ختم ہونا' حالت بدل جانا (یعنی مفلس سے مالدار اور جاہل سے عالم ہو جانا)-

مَصِیْرٌ- مرجع اور معاد-

مَنِ اطَّلَعَ مِنْ صَیْرِ بَابٍ فَقَدْ دَمَرَ- جس شخص نے دروازہ کی درز سے جھانکا وہ گویا اندر آ گیا-

اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ- میں دروازہ کی دراڑ میں سے دیکھ رہا تھا-

اِنَّا نَزَلْنَا بَیْنَ صِیْرَیْنِ- ہم دونوں پانیوں کے درمیان اترے (یمامہ اور سامہ کے درمیان)-

اَرَاَیْتَ لَوْ دَخَلْتَ صِیْرَةً فِیْهَا خَیْلٌ دُهْمٌ وَفِیْهَا فَرَسٌ اَغَرُّ مُحَجَّلٌ اَمَا كُنْتَ تَعْرِفُهٗ مِنْهَا- (آنحضرت نے فرمایا' میں اپنی امت کے ہر شخص کو قیامت کے دن پہچان لوں گا- لوگوں نے عرض کیا آپ کیسے پہچان لیں گے کیونکہ وہاں بے شمار مخلوق ہو گی- آپ نے ارشاد فرمایا' بھلا اگر تو ایسی باڑ میں جائے جس میں سب سیاہ مشکی گھوڑے ہوں اور ان میں ایک گھوڑا سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کا ہو تو کیا تو اس کو نہیں پہچان لے گا (اسی طرح میں بھی اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لوں گا ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں وضو کے نور سے چمکتے ہوں گے)-

وَعَلَیْكَ مِثْلُ صِیْرٍ غُفِرَ لَكَ- (آں حضرت نے حضرت علیؓ سے فرمایا' میں تجھ کو چند کلمے ایسے بتاؤں کہ اگر صیر برابر بھی تجھ پر گناہ ہوں جب بھی وہ معاف ہو جائیں-

صِیْرٌ- یہ ایک پہاڑ کا نام ہے-

ایک روایت میں بجائے صِیْرٌ کے صَبِیْرٌ ہے جس کے معنی اوپر بیان کیے جا چکے-

لَوْ كَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ صِیْرٍ دَیْنًا لَاَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ- حضرت علیؓ نے ابو وائل سے کہا اگر تجھ پر صیر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو بھی اللہ اس کو ادا کرا دے (اس دعا کی برکت کی وجہ سے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مَّعَهٗ صِیْرٌ فَذَاقَ مِنْهُ- ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرؓ پر گزرا اس کے پاس صیر تھا انھوں نے اس کو چکھا-

صِیْرٌ کہتے ہیں صَحْنَاة کو یعنی اس سالن کو جو چھوٹی چھوٹی مچھلیوں سے تیار کیا جاتا ہے-

لَعَلَّ الصِّیْرُ اَحَبُّ اِلَیْكَ مِنْ هٰذَا- شاید صیر تجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے (صیر وہی مچھلیوں کا سالن- بعض نے کہا کہ یہ لفظ سریانی ہے)-

عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ- تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیرے ہی طرف لوٹنا ہے-

فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ- آخر میں اہل بہشت کے اعمال کرے گا (یعنی جس کے مقدر میں بہشت لکھ دی گئی ہے تو اگرچہ تمام عمر معصیت میں گزری ہو مگر بالآخر خدا سے ڈر کر سچی توبہ کر لے گا اور پھر اس کا انجام بخیر ہو گا)-

مَرَّ بَصِیْرٍ فِیْهَا نَحْوٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ شَاةً- ایک گلہ پر سے گزرے اس میں تیس بکریوں کے قریب تھیں-

صَارَ الْعَصِیْرُ خَمْرًا- شیرہ شراب ہو گیا-

صَیَصٌ- کھجور کا خراب ہونا- (شیص ہو جانا یعنی گٹھلی سخت نہ ہونا- یہ بہت خراب قسم کی کھجور ہے)-

صِیْصِیَة- قلعہ (اس کی جمع صیاصی ہے' اور گائے کے سینگ کو بھی کہتے ہیں)-

كَاَنَّهَا صَیَاصِیُ بَقَرٍ- (ایک فتنہ کا ذکر کیا تو فرمایا' وہ گائے کے سینگوں کی طرح ہو گا (یعنی سخت اور مضبوط' بعضوں نے کہا اس فتنہ میں برچھے چلیں گے' ان کو گائے کے سینگوں سے

مشابہت دی-)

شَوَارِ بُهُمْ كَالصَّيَاصِي-دجال کے ساتھیوں کی مونچھیں گائے کے سینگوں کی طرح ہونگی (یعنی خم دار' سخت اور لمبی)-

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں پر کیا آفت آئی ہے کہ اکثر نوجوانوں نے نصاریٰ اور ہنود کی وضع اختیار کر لی ہے داڑھی منڈاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں-اور ترکوں نے تو عموماً یہی طریقہ اختیار کی ہے جو دجال کے ساتھیوں کا ہوگا-اسلام کی وضع تو یہ ہے کہ داڑھی چھوڑی جائے اور مونچھیں کتروائی جائیں-

وَصِيْصِيَتَهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَنْسُجُ بِهَا-(ایک عورت مجاہدین کے ساتھ) لشکر میں نکلی اور اپنی بارہ بکریاں اور جھاڑو جس سے کپڑا بنتی تھی چھوڑ گئی-

اَصِيْص کہتے ہیں صِنَّارَہ کو-(یعنی جلاہے کا کوچ)-

وہ سینکوں کا ایک مٹھا ہوتا ہے جھاڑو کی طرح اس کو باندھتے ہیں' اس سے کپڑا بنتے وقت سوت کو تر کرتے جاتے ہیں-

صَيْعٌ جدا جدا کرنا-

تَضْيِيْعٌ-راستہ بھول جانا-

تَصَيُّعٌ-اضطراب' بے قراری' کام نکلنے کی کوئی کوشش نہ پانا-

اِنْصِيَاع-جلدی سے مڑ کر لوٹ آنا-

صِيْغَه-ایک ہیئت' ایک شکل' ایک سانچہ-

رَمَيْتُ بِكَذَا وَكَذَا صِيْغَةً مِنْ كَنَبِ فِي عَدُوِّكَ میں نے ایک کاریگر کے بنے ہوئے اتنے اتنے تیر نزدیک سے تیرے دشمن کو مارے-

سِهَامٌ صِيْغَةٌ-ایک ہی کاریگر کے یکساں اور برابر بنائے ہوئے تیر-

هٰذَا صَوْغُ هٰذَا-یہ اس کے برابر ہے-

هُمَا صَوْغَانِ-وہ دونوں برابر کے جوڑ ہیں-

(مرغیوں کی اصطلاح میں صِيْغَة اس مشتق کو کہتے ہیں جو مصدر سے نکالا جاتا ہے مثلاً-يَنْصُرُ نَصْرٌ سے نکلا ہے-

صَيْفٌ-گرمی' گرمی کے موسم میں اقامت کرنا' تیر کا نشانہ سے الگ لگنا-

فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَصَافَ عَنْهُ (آنحضرت نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ لیا' انھوں نے کچھ عرض کیا' پھر آپ نے ان کو چھوڑ کر دوسرے سے رائے لی)-

صَافَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ-حضرت ابوبکرؓ ابو بردہ سے الگ ہوگئے-

صَلّٰى فِيْ جُبَّةٍ صَيِّفَةٍ-ایک بالوں کے جبہ میں نماز پڑھی-

تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ-تجھ کو (کلالہ کے باب میں) وہ آیت کافی ہے جو گرمی کے موسم میں اتری (یعنی سورۂ نساء کی آخر کی آیت' اس سے پہلے کی آیات جاڑے میں اتری تھیں)-

اِنَّ بَنِيَّ صِبْيَةٌ صَيْفِيُّوْنَ اَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهٗ رِبْعِيُّوْنَ-(سلیمان بن عبدالملک نے اپنے انتقال کے وقت کہا) میرے بچے تو بڑھاپے کی پیدائش ہیں (یعنی جب میں بوڑھا ہوگیا اس وقت پیدا ہوئے-اس لئے وہ کم سنی کی وجہ سے نظام حکومت کو چلانے کے لائق نہیں ہیں-بڑا کامیاب ہے وہ شخص کہ جس کے عہد جوانی میں اولاد پیدا ہو-اس لئے کہ وہ اپنے والد کے عمر طبعی کے پہنچنے تک کاروبار کو سنبھالنے کے قابل ہو جائے)-

خَرَجَ فِيْ صَائِفَةٍ-دن کے گرم وقت میں نکلے (یعنی دھوپ اور سورج کی تمازت میں-ایک روایت میں طائفۃ ہے یعنی دن کے ایک حصہ میں)-

فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ-گرم دن میں-

فِي الصَّيْفِ ضَيَّعْتَ اللَّبَنَ-تو نے گرمی کے زمانہ میں دودھ کو ضائع کر ڈالا یہ مثل ہے' یہ اس وقت کہی جاتی ہے کہ جب کوئی بے موقع و بے محل اپنے اوقات یا سرمایہ صلاحیتوں کو صرف کر دے)

کتاب الضاد ض

ض حروف تہجی میں سے یہ پندرھواں حرف ہے اور صفات میں یہ حرف ظائے معجمہ سے مشابہ ہے گو مخرج اس کا اور ہے اور اسی لئے عوام کو ضاد اور ظاء میں تمیز کرنے کی تکلیف نہیں ہے اس کا عدد حساب جمل میں آٹھ سو ہے-

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ضَوْءٌ-روشنی-

(صاحب مجمع البحار نے اس باب میں غلطی سے ضوء کو ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس کا باب نہیں ہے)-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا-آنحضرت نبوت سے پہلے (مراقبہ میں) صرف روشنی دیکھتے تھے اور کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے (پھر اللہ تعالٰی نے رفتہ رفتہ آپ کو فرشتے دکھلائے اس سے یہ مقصد تھا کہ آپ ڈر نہ جائیں)-

ضِئْبٌ-دریا کا ایک جانور ہے یا موتی کا دانہ-

ضُوْبَان-موٹا-قوی مراد یا اونٹ-

ضَأْدٌ-جھگڑنا-عورت کی شرمگاہ-

ضُئُوْدٌ-زکام-

ضَأْزٌ-ظلم کرنا-گھٹانا-کم کرنا-

ضِيْزٰى-ناقص-گھٹیا-بھونڈی-

يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ-اس شخص کی اصل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (زبان سے) پڑھیں گے مگر وہ ان کے ہنسلیوں کے نیچے نہ اترے گا (دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں خون گوشت وغیرہ کچھ لگا نہیں رہتا-یہ حدیث آپ نے خارجیوں کے باب میں فرمائی دوسری حدیث سے نکلتا ہے کہ وہ ظاہر میں بڑے نمازی اور پرہیزگار ہوں گے بلکہ ہمیشہ روزہ دار اور تہجد گزار مگر ایمان کا نور ان کے دلوں میں نہ ہوگا)-

اَعْطَيْتُ نَاقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَ مِنْ نَسْلِهَا اَوْقَالَ مِنْ ضِئْضِئِهَا فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهَا حَتّٰى تَجِيْءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوْلَادُهَا فِيْ مِيْزَانِكَ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی دی پھر میں نے یہ قصد کیا کہ اس کی نسل میں سے ایک جانور خریدوں میں نے آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا (مت خرید) رہنے دے قیامت کے دن وہ اپنی آل اولاد سمیت تیرے اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی (ایسا ہی ایک گھوڑے کے خریدنے سے بھی آپ نے منع فرمایا جس کو حضرت عمرؓ خیرات کر چکے تھے)-

ضُؤَاكٌ-زکام-

ضُئِكَ الرَّجُلُ-اس کو زکام ہو گیا-

ضَاٰلٌ-چھوٹا سمجھنا-چھوٹا کرنا-

ضَاٰلَةٌ-چھوٹا ہونا-

تَضَاؤُلٌ-چھوٹا بننا-

ضُؤْلَةٌ-ضعیف نحیف جیسے ضَئِيْلٌ ہے-

وَاِنَّهٗ لَیَتَضَاءَلُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ–وہ اللہ کے ڈر سے اپنے آپ کو چھوٹا اور حقیر کرتا ہے–

تَضَاءَلَ الشَّیْءُ–وہ سمٹ کر چھوٹی ہوگئی–

اِنِّیْ اَرَاكَ ضَئِیْلًا شَخِیْتًا–میں تجھ کو دبلا ضعیف دیکھتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے جن سے کہا)–

اِنَّكَ لَضَئِیْلٌ–تو تو دبلا حقیر ناتواں ہے–لاغر ونحیف ہے–

ضَأْنٌ–بھیڑ–

اَضْاَنَ الرَّجُلُ–اس کی بھیڑیں بہت ہوگئیں–

ضَائِنٌ–ضعیف پیٹ لٹکا ہوا–

ضَأْنٌ کی جمع اَضْؤُنٌ ہے–

مَثَلُ قُرَّاءِ هٰذَا الزَّمَانِ کَمَثَلِ غَنَمٍ ضَوَائِنَ ذَاتِ صُوْفٍ عِجَافٍ–اس زمانہ کے قاریوں کی مثال ایسی ہے جیسے بھیڑیں بال بڑے بڑے لیکن اندر سے دبلی (گوشت ندارد)–

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْبَاءِ

ضَبْأٌ–زمین سے الگ جانا یا لگا دینا چھپ جانا–

اِضْبَاءٌ–چھپانا–خاموش ہو جانا–

ضَبِیٌّ–زمین سے لگا ہوا–

فَضَبَأَ اِلٰی نَاقَتِهٖ–اپنی اونٹنی کی آڑ میں زمین سے لگ گیا (چھپ گیا)–

فَاِذَا هُوَ مُضْبِیٌّ–ناگاہ وہ زمین سے چپکا ہوا تھا–

ضَبَأَ اِلَیْهِ یا اَضْبَأَ–اس کی پناہ لی اس کی آڑ میں چھپ گیا–

وَاَضْبَأَ اِلَیَّ اِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِیْدَتِهٖ–میرے پیچھے لگے گیا جیسے درندہ اپنے شکار کے پیچھے لگ جاتا ہے–

ضَبٌّ–بہنا یا خون اور تھوک بہنا–خاموش ہونا–

ضَبٌّ–گوہ–سوسمار گور پھوڑ اور ایک بیماری کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کی کہنی اور سینہ میں ورم سے ہو جاتی ہے اور غیظ اور کینہ کو بھی اور ہونٹ کی بیماری جس سے خون بہتا رہتا ہے–

اِنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مُّضِبَّةٍ–ایک گنوار آنحضرت کے پاس گھوڑ پھوڑ (گوہ) لیکر آیا کہنے لگا میں ایسی زمین میں رہتا ہوں جہاں گھوڑ پھوڑ (گوہ) بہت ہیں (مشہور یوں ہے مَضَبَّةٌ یعنی وہ زمین جہاں گھوڑ پھوڑ (گوہ) ہوں–

اَضَبَّتْ اَرْضُ فُلَانٍ–اس کی زمین میں گوہ بہت ہو گئے (مَضَبَّةٌ کی جمع مضاب ہے)–

لَمْ اَزَلْ مُضِبًّا بَعْدُ–میرے دل میں اس کے بعد سے برابر کینہ رہا–

کُلٌّ مِّنْهَا حَامِلٌ ضَبٍّ لِصَاحِبِهٖ–ان میں ہر ایک اپنے ساتھی سے کینہ رکھتا ہو–

فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَیْهَا–قاسم بن محمد غصے ہوئے اور ان کے دشمن بن گئے–

فَلَمَّا اَضَبُّوْا عَلَیْهِ–جب انھوں نے پے در پے بولنا شروع کیا اور سب مستعد ہو گئے–

کَانَ یُفْضِیْ بِیَدَیْهِ اِلَی الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ وَهُمَا تَضِبَّانِ دَمًا–وہ اپنے ہاتھ زمین پر جھکاتے سجدے میں اور ہاتھوں سے خون ٹپکتا رہتا (معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)–

ضَبَّتْ لِثَاتُهٗ دَمًا–اس کے مسوڑھے سے خون بہنے لگا–

مَازَالَ مُضِبًّا مُذْ الْیَوْمِ–آج کے دن سے برابر آپ کے مسوڑھے سے خون ٹپکتا رہا (بات کرتے وقت خون نکلتا)–

اِنَّ الضَّبَّ لَیَمُوْتُ هُزَالًا بِذَنْبِ ابْنِ اٰدَمَ سوسمار (گھوڑ پھوڑ) دبلا ہو کر اپنی سوراخ میں آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مر جاتا ہے (ان کے گناہوں کے وجہ سے پانی نہیں برستا گھوڑ پھوڑ (گوہ) تک ہلاک ہو جاتے ہیں حالانکہ (گوہ) گھوڑ پھوڑ بھوک کو بہت برداشت کرنے والا جانور ہے کئی دن تک اگر اس کو کھانا نہ ملے تو زندہ رہتا ہے) ایک روایت میں ضَبٌّ کے بدلے حُبَارٰی ہے وہ ایک پرندہ ہے جو دانہ کی تلاش میں بہت دور تک اڑ جاتا ہے–

لَوْ سَلَکْتُمْ جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَکْتُمُوْهُ (تم بھی اگلی امتوں کے چال پر چلو گے اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں ہیں تو تم بھی

گھسو گے۔

لَوْ دَخَلُوْ جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ۔اگر وہ گوہ کے سوراخ میں جائیں تو تم بھی جاؤ گے (ان کی پیروی کرو گے)۔

مترجم کہتا ہے اگلی امتوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔

لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ۔نہ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اس کے کھانے سے منع کرتا ہوں (کیونکہ گوہ حلال ہے مگر آنحضرت نے ذاتی نفرت کی وجہ سے اس کو نہیں کھایا یہ اور بات ہے)۔

اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ گھوڑ پھوڑ (گوہ) آنحضرت کے دسترخوان پر کھایا گیا (خالد بن ولیدؓ نے کھایا)۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ۔گوہ کھانے سے منع فرمایا (یہ حدیث ضعیف ہے اور بخاری و مسلم کی صحیح روایتوں کے مقابل نہیں ہوسکتی جن سے گوہ کی حلت ثابت ہوتی ہے اور شاید یہ ممانعت تنزیہی ہو)۔

اَقِطًا وَّاَضُبًّا۔پنیر اور گھوڑ پھوڑ (گوہ) (اضب جمع ہے ضب کی)

ثُمَّ وَضَعَ ضَبِيْبَ السَّيْفِ۔پھر تلوار کی دھار اس پر رکھی (مجمع البحار میں ہے کہ صحیح ظُبَةُ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی دھار کا کنارہ کیونکہ ضَبِيْب کہتے ہیں منہ سے خون بہنے کو اور وہ معنی یہاں نہیں بنتے ایک روایت میں صبیب السیف ہے صاد مہملہ سے یعنی تلوار کا کنارہ)۔

فَاِذَا ضَبَابَةٌ وَّسَحَابَةٌ۔یکا یک کہر اور ابر آیا۔

لَيْسَ فِيْهَا ضَبُوْبٌ وَّلَا ثَعُوْلٌ۔ان میں کوئی بکری ایسی نہ ہو جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو یا کوئی تھن زائد ہو (جو عیب ہے)۔

فَاَصَابَتْنَا ضَبَابَةٌ فَرَّقَتْ بَيْنَ النَّاسِ۔میں مکہ کے راستہ میں آنحضرت کے ساتھ تھا اتنے میں ایک کہر ہم پر چھا گیا جس نے لوگوں کو جدا جدا کر دیا۔(اندھیرے کیوجہ سے لوگ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَدَا مِنْ مِّنٰى مِنْ طَرِيْقِ ضَبٍّ۔آنحضرت صبح کو منا سے روانہ ہوئے ضب کے راستہ سے (ضب ایک پہاڑ کا نام ہے مسجد خیف کے پاس ایک روایت میں مِنْ طَرِيْقِ ضَبَبٍ ہے یعنی نشیبی راستہ سے۔

ضَبَّةٌ۔دروازہ کا پائزہ۔دروازہ کا لوہے یا لکڑی کا موسلا۔ضِبَابٌ جمع ہے۔

ضَبَّةُ بْنُ اُدٍّ۔عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے، یمامہ اور وادی العقیل (نجد) میں ان کی چراگاہیں تھیں، جنگ جمل میں حضرت عائشہ کا دفاع کرتے ہوئے ان کے ستر آدمی مارے گئے تھے۔

ضَبْثٌ۔زور سے پکڑنا یا مٹھی سے پکڑنا۔دبلا پن اور موٹا پن دریافت کرنے کے لئے ٹٹولنا۔مارنا۔

ضُبَاثٌ۔شیر کے پنجے۔

لَا يَدْعُوْنِيْ وَالْخَطَايَا بَيْنَ اَضْبَاثِهِمْ (اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دو مجھ کو اس حال میں) نہ پکاریں جب گناہ ان کی مٹھیوں میں ہوں (یعنی گناہوں میں مبتلا ہوں تو بہ نہ کی ہو کیونکہ ایسی حالت میں دعا قبول نہیں ہوتی)۔

ضَبَثْتُ عَلَى الشَّيْءِ۔میں نے اس کو مٹھی سے تھاما یا خوب مضبوط تھاما۔

فُضُلٌ ضُبَاثٌ۔میلے کچیلے کپڑے پہننے والیاں ہر چیز کو تھام لینے والیاں، مکار فریبی، جو مال مل جائے اس کو مار لینے والیاں، ایک روایت میں مئناث ہے (یعنی لڑکیاں جننے والیاں)

ضَبْجٌ۔زمین پر پڑ جانا تھکن سے یا مار سے۔

ضَبْحٌ۔گھوڑے کا آواز بلند کرنا، دوڑنا یا گھوڑے کے ہانپنے کی آواز۔

ضُبَاحٌ۔لومڑی کی آواز۔

لَا يَخْرُجَنَّ اَحَدُكُمْ اِلٰى ضَبْحَةٍ بِلَيْلٍ۔رات کے وقت کوئی آواز سنائی دے تو اس کی طرف مت جاؤ (ایسا نہ ہو کہ کوئی نقصان پہنچے)۔

قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا ضَبَحَ ضَبْحَ الثَّعْلَبِ۔اللہ اس کو تباہ کرے لومڑی کی طرح اس نے آواز نکالی۔

اِنْ اُعْطِيَ مَدَحَ وَضَبَحَ۔اگر اس کو دیا جائے تب تو

تعریف کرے اور چلائے دینے والے سے جھگڑا کرے۔

فَاِنِّیْ وَالضَّوَبِحِ کُلَّ یَوْمٍ۔ میں قسم پکار کر پڑھنے والوں کی ہر دن۔

ضَبْرٌ۔ گٹھا بنانا۔ پاؤں جوڑ کر کودنا۔

تَضْبِیْرٌ۔ جمع کرنا، ٹھوس ہونا۔

یَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ۔ دوزخ سے ٹولیاں ٹولیاں ہو کر نکلیں گے (یعنی جماعتیں جماعتیں ہو کر)۔

ضِبَارَہ۔ گٹھا۔ کتابوں کا بنڈل۔

اَتَتْہُ الْمَلَائِکَۃُ بِحَرِیْرَۃٍ فِیْھَا مِسْکٌ مِنْ ضَبَائِرِ الرَّیْحَانِ۔ فرشتے اس کے پاس ایک ریشمی ٹکڑا لاتے ہیں جس میں مشک ہوتا ہے اور ریحان کے گٹھے۔

اَلضَّبْرُ ضَبْرُ الْبَلْقَاءِ وَالطَّعْنُ طَعْنُ اَبِیْ مُحْجِنٍ کودنا تو بلقاء کا کودنا ہے (جو سعد بن ابی وقاصؓ کا گھوڑا تھا) اور برچھا مارنا ابو محجن کا برچھا مارنا ہے۔ (ہوا یہ تھا کہ یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ ایران میں ابو محجن کو شراب خواری کے جرم میں قید کیا تھا جب قادسیہ مقام میں جنگ ہونے لگی اور انھوں نے دیکھا کہ سواران ایران غلبہ کر رہے ہیں تو سعد کی بیوی سے ابو محجن نے کہا آپ ذرا مجھ کو چھوڑ دیجئے اور میں اللہ کو درمیان دیتا ہوں اگر میں بچکر آیا تو پھر اپنے آپ کو قید میں ڈالدوں گا سعد کی بیوی نے ان کی رسیاں کھولدیں وہ سعد کے ایک گھوڑے پر جس کو بلقاء کہتے تھے سوار ہوئے اور ایرانی سواروں پر حملہ کیا جدہر حملہ کرتے ادھر سے دشمن کو بھگا دیتے پھر جنگ سے فارغ ہو کر لوٹ کر آئے اور اپنے پاؤں بدستور قید میں ڈالدیے اور جو اقرار سعد کی بیوی سے کیا تھا اس کو پورا کیا۔ انھوں نے یہ حال سعد سے بیان کیا سعد نے ان کو چھوڑ دیا)۔

جَعَلَ اللّٰہُ جَوْزَھُمُ الضَّبْرَ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا اخروٹ جوز البر کر دیا (یعنی بنی اسرائیل کو اخروٹ کے بدلے وہ دیا۔ ضبر جنگلی اخروٹ کو کہتے ہیں)۔

اِنَّا لَا نَاْمَنُ اَنْ یَّاْتُوْا بِضُبُوْرٍ۔ ہم کو ڈر ہے کہیں وہ ضبور لیکر آئیں (ضُبُوْر جمع ہے ضَبْرَۃٌ کی یعنی دبابہ وہ یہ ہے کہ اندر لکڑیاں اس کے اوپر کھالیں وغیرہ ڈالکر ایک حجرے کی طرح بناتے ہیں۔ اس میں بیٹھ کر کچھ لوگ غنیم کے قلعہ کیطرف جاتے ہیں اور قلعہ کی دیوار میں نقب لگاتے ہیں قلعہ والوں کی مار ان پر اثر نہیں کرتی)۔

ضَبْسٌ۔ الحاح کرنا۔ اصرار کرنا۔

ضَبَسٌ۔ خبیث ہونا۔

ضِبْسٌ۔ بدکار شریر۔

ضَبِسٌ۔ احمق، سخت گیر، کھل کھرا، بدخلق۔ مکار (جیسے ضَبِیْسٌ ہے بمعنی ثقیل گراں جان نامراد احمق)۔

ھُوَ ضَبِیْسٌ شَرٌّ۔ وہ برا آدمی ہے۔

اَلْفَلُوُّ الضَّبِیْسُ۔ گھوڑے کا بچھیرا سرکش اور سخت ضدی۔

ضَبِسٌ ضَرِسٌ۔ زبیر بن عوام سخت گیر اور بدخلق ہیں (ان کے مزاج میں نرمی اور خوش اخلاقی نہیں ہے)۔

ضَبْطٌ یا ضَبَاطَۃٌ۔ مضبوطی سے حفاظت کرنا غالب ہونا۔ مضبوط کرنا، درست کرنا، زور سے تھامنا۔

ھُوَ اَضْبَطُ مِنْ ذَرَّۃٍ۔ (عربی کا محاورہ ہے کہ) وہ تو چیونٹی سے بھی زیادہ زور سے تھامنے والا ہے (چیونٹی کا زور ضرب المثل ہے اپنے سے دوگنی تگنی چہار چند بلکہ صد چند چیز کو گھسیٹ کر لیجاتی ہے اور ایسے زور سے اس کو تھامتی ہے کہ کبھی بلندی سے دونوں گرتے ہیں مگر وہ چیز اس کے منہ سے نہیں چھوٹتی چیونٹے سے زخم کے دونوں کنارے پکڑواتے ہیں پھر اس کا دھڑ کاٹ دیتے ہیں لیکن وہ زخم نہیں چھوڑتا)۔

ضَبَطَ الْبِلَادَ۔ شہروں کا عمدہ انتظام کیا۔

رَجُلٌ ضَابِطٌ۔ ہوشیار منتظم آدمی ہے۔

ضَابِطَۃ۔ قاعدہ۔ دستور العمل۔

ضَابِطِیَّہ اور ضَبْطِیَّہ۔ پولس کے لوگ۔

اِنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْاَضْبَطِ۔ کسی نے پوچھا اَضْبَط کس کو کہتے ہیں فرمایا جو شخص دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرے یعنی بائیں ہاتھ سے بھی داہنے ہاتھ کی طرح کام کرے)۔

یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ وَّاِنَّ الْبَعِیْرَ الضَّابِطَ وَالْمَزَادَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَی الرَّجُلِ مِمَّا یَمْلِکُ۔ ایک زمانہ

لوگوں پر ایسا آنے والا ہے اس وقت ایک زبردست اونٹ اور دو پکھالیں (پانی لانے کے لئے) اس کو اپنے سارے مال سے زیادہ پسند ہوں گے (کیونکہ فتنہ وفساد کی وجہ سے آدمی جنگل میں رہنا پسند کرے گا وہاں پانی لانے کے لئے یہ اونٹ اور دو مشکیں ضروری ہیں)۔

فَتَضَبَّطُوْهُمْ وَاَصَابُوْمِنْهُمْ (انصار کے کچھ لوگ سفر میں گئے ان کا توشہ ختم ہو گیا کچھ کھانے کو نہ رہا آخر عرب کے ایک قبیلہ پر ان کا گزر ہوا ان سے کہا ہماری مہمانی کرو اور ہم کو کھانا کھلاؤ) لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی تب ان سے یہ کہا ہم کو قیمت کھانا دو ہمارے ہاتھ اسے بیچو انھوں نے یہ بھی نہیں کیا (بیچنے پر بھی رضامند نہوئے) تو انصاری لوگوں نے زبردستی ان سے کھانا لیا (آخر کرتے کیا شرع کا مسئلہ بھی یہی ہے اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رہا ہے اور دوسرے کے پاس کھانا ہو تو اس سے مانگے اگر مفت نہ دے تو دام دیکر لے اگر دام سے بھی نہ دے تو اس پر حملہ کرنا اور زبردستی اپنی ضرورت کے موافق اس سے لے لینا درست ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسافر کسی قوم کے پاس جا کر اترے اور وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو اس کو اپنی مہمانی کے موافق انکے مال میں سے لے لینا درست ہے)۔

ضِبَطْرٌ اور ضَبَيْطَرٌ - شیر اور موٹا ٹھوس۔

ضَبْعٌ - بازو بڑھانا (مارنے کے لئے) بازو حصہ کرنا ظلم کرنا بددعا کے لئے بازو پھیلانا جلدی چلنا (مونڈھے ہلاتے ہوئے) مائل ہونا۔

ضَبَعٌ - (مادہ کا) نرکی خواہش کرنا۔

اِضْطِبَاعٌ - ایک بازو کھول دینا۔

اِسْتِبْضَاعٌ - نطفہ لینا۔

فَرَسٌ ضَابِعٌ - بڑا دوڑنیوالا گھوڑا۔

اَكَلَتْنَا الضَّبُعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ - ہم کو بجو کھا گیا - (بجو مشہور جانور ہے جو مردے گھسیٹ لے جاتا ہے یہاں مراد قحط اور گرانی ہے)۔

خَشِيْتُ اَنْ تَاْكُلَهُمُ الضَّبُعُ - مجھ کو ڈر ہے کہیں کال ان کو نہ کھا جائے۔

فَاَخَذَتْ بِضَبْعَيْهِ وَقَالَتْ اَلِهٰذَا اَحَجٌّ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ (آنحضرت نے اپنے حج کے سفر میں ایک عورت پر سے گزرے اس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا) اس نے بچہ کے دونوں بازو تھامے اور عرض کیا یارسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا (تو بڑے ہو کر اس کو حج فرض (دوبارہ ادا کرنا ہوگا)۔

يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ - اپنے دونوں بازو (سجدے میں) جدا رکھتے (یعنی پہلو سے علیحدہ) ایک روایت میں ہے کہ دونوں بازو اتنے الگ رکھتے کہ ان کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل جائے۔

طَعَنَ بِالسُّرْوَةِ فِيْ ضَبْعِهَا - تیر سے اس کے پٹھے میں کونچا دیا۔

اِنَّهٗ طَافَ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَخْضَرُ - آنحضرت نے اضطباع کر کے طواف کیا آپ سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے - (طواف میں اضطباع یہ ہے کہ چادر کا درمیانی حصہ داہنی بغل کے نیچے کرے اور اس کے دونوں کنارے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں مونڈھے پر ڈال لے یعنی دونوں بغلیں کھلی رکھے بغل کو بھی ضبع کہہ دیتے ہیں کیونکہ بغل اور بازو دونوں ملے ہوئے ہیں)۔

فَيَمْسَخُهُ اللّٰهُ ضِبْعًا نًا اَمْذَرَ - اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے باپ کو نر بجو کی صورت میں مسخ کر دے گا جو کیچڑ میں اور نجاست میں لتھڑا ہوا دکھائی دے گا (فرشتے اس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے یہ مسخ اس واسطے ہوگا کہ حضرت ابراہیم کی ذلت اور خواری نہ ہو اور دوسرے لوگوں میں وہ شرمندہ نہ ہوں کہ ان کا باپ دوزخ میں جا رہا ہے حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور آنحضرت کے بعد تمام پیغمبروں سے ان کا مرتبہ زیادہ ہے انھوں نے دعا بھی کی پروردگار میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہ ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ مشرک کو دوزخ سے نجات نہیں ملے گی اس لئے ان کی دعا کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ان کے باپ مشرک ہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے صرف

ان کی عزت بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کے باپ کو انسانی صورت سے نکال کر بجو کی صورت میں کر دے گا)۔

لَا تُعْطِهِ اُضَيْبِعَ۔ آپ اس چھوٹے بجو کو یہ سامان نہ دیجئے (بلکہ ابو قتادہ کو دیجئے جو شیر کی طرح بہادر اور شجاع ہے ایک روایت میں اصیغ ہے اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے)۔

ضَبَغْطَرِی بہ سخت 'لمبا احمق آدمی۔ کھیت میں پرندوں کو ڈرانے کے لئے جو ایک مورت بنا کر کھڑی کرتے ہیں اور بچوں کو ڈرانے کا ایک کلمہ ہے۔

ضَبْنٌ۔ روک رکھنا' منع کرنا' تنگ ہونا۔

اِضْبَانٌ۔ تنگ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِی السَّفَرِ یا اللہ میں سفر میں عیال واطفال کی کثرت سے پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ سفر میں اکثر آدمی کو احتیاج لاحق ہوتی ہے اور احتیاج کے وقت عیال واطفال کی کثرت ایک سخت مصیبت ہے)۔

ضُبْنَةٌ یا ضِبْنَةٌ۔ جو لوگ آدمی کے ماتحت ہوں یعنی متعلقین جن کا کھانا پینا اس کے سر پر ہو یہ ماخوذ ہے ضبن سے وہ مقام جو پہلو اور بغل کے درمیان ہے بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں خدا ایسے رفیقوں سے بچائے رکھے جو عیال واطفال کی طرح سر کا بوجھ ہو جائیں نہ کام کریں نہ کاج کھانے کو حاضر)۔

فَدَعَا بِمِيْضَاةٍ فَجَعَلَهَا فِی ضِبْنِهٖ۔ ایک وضو کا لوٹا منگوایا اس کو اپنی گود میں رکھ لیا۔

اِضْطِبَانٌ۔ گود میں لے لینا۔

اِنَّ الْكَعْبَةَ تَفِیْ عَلٰی دَارِ فُلَانٍ بِالْغَدَاةِ وَتَفِیْئُ هِیَ عَلَی الْكَعْبَةِ بِالْعَشِیِّ وَكَانَ يُقَالُ لَهَا رَضِيْعَةُ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ دَارَكُمْ قَدْ ضَبَنَتِ الْكَعْبَةَ وَلَا بُدَّلِیْ مِنْ هَدْمِهَا (حضرت عمرؓ نے کہا) فلاں شخص کا گھر کعبہ سے ایسا ملا ہوا ہے کہ صبح کو کعبہ کا سایہ اس کے گھر پر پڑتا ہے اور شام کو اس کا سایہ کعبہ پر چھا جاتا ہے اسی لئے اس کو کعبہ کا شیر خوار کہتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا اس گھر نے تو کعبہ کو گود میں اٹھا لیا ہے میرے لئے اس کا گرانا ضروری ہے (گود میں اٹھا لیا یعنی اس پر سایہ ڈالا)۔

يَا بْنَ اٰدَمَ قَدْ حُذِّرْتَ ضِيْقِیْ وَنَتْنِیْ وَضِبْنِیْ (جب آدمی قبر میں گاڑا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے) اے آدم کے بیٹے تجھ کو میری تنگی اور بدبو اور میرے پہلو میں آنے سے ڈرایا گیا تھا پر تو نے کچھ خیال نہ کیا اور بے فکری سے گناہوں میں مشغول رہا۔

اِضْبَنٌ۔ بمعنی جب پہلو اور ناحیہ کو نہ اس کی جمع اَضْبَانٌ ہے)۔

لَا يَدْعُوْنِیْ وَالْخَطَا يَا بَيْنَ اَضْبَانِهِمْ۔ مجھ سے اس حالت میں دعا نہ کریں جب گناہ ان کے پہلوؤں پر ہوں (ورنہ دعا قبول نہ ہوگی دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے جب گناہوں سے توبہ کریں)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْجِيْمِ

ضَجٌّ۔ شور مچانا۔

ضَجَّةٌ۔ چیخ' پکار۔

ضَجِيْجٌ۔ چیخنا' پکارنا' رونا پیٹنا۔

تَضْجِيْجٌ۔ چل دینا' مائل ہونا۔

مُضَاجَّةٌ اور ضِجَاجٌ۔ شور وشغب کرنا۔

اِضْجَاجٌ۔ چلانا' شور مچانا۔

لَا يَاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ يَضِجُّوْنَ مِنْهُ اِلَّا اَرْدَفَهُمُ اللّٰهُ اَمْرًا يَّشْغَلُهُمْ عَنْهُ۔ جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اس سے چیخیں چلائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اس کے ساتھ ہی ان کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اس کو بھول جائیں گے (اس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔

غُبْرًا ضَاجِّيْنَ۔ گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبیک بلند آواز سے پکارنے والے)۔

فَضَجَّ نَاسٌ۔ کچھ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان پکار کر رو دیئے۔

وَضَجَّتْ عَرَصَاتُهَا۔ اس کے میدانوں میں آوازیں

بلند ہوئیں۔

اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَى اللّٰهِ۔ چار زمین کی ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (روکر عرض کیا)۔

مَا اَكْثَرَ الضَّجِيْجُ وَاَقَلَّ الْحَجِيْجُ۔ چیخ پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

ضَجَرٌ۔ تنگ دل ہونا' پریشان ہونا' بدخلق ہونا (جیسے ت ضجر ہے)۔

اِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ اِنَّهٗ مَنْ كَسَلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلٰى حَقٍّ۔ سستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدلی میں حق پر صبر نہیں ہوسکتا۔

ضَجْعٌ یا ضُجُوْعٌ۔ زمین پر پہلو لگانا۔ ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضْجِيْعٌ۔ قصور کرنا۔ سستی کرنا۔

مُضَاجَعَةٌ۔ ایک ساتھ لیٹنا جماع کرنا۔

اِضْجَاعٌ۔ پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اِضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَمًا حَشْوُهَا لِيْفٌ۔ آنحضرت جس توشک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

جَمَعَ كُوْمَةً مِّنْ رَّمْلٍ وَانْضَجَعَ عَلَيْهَا۔ حضرت عمرؓ نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کر کے ایک ٹیلہ سا کر لیا اس پر لیٹ گئے)۔

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سونے کا قصد کرے)۔

باب الضاد مع الجيم

ضَجٌّ۔ شور مچانا۔

ضَجَّةٌ۔ چیخ' پکار۔

ضَجِيْجٌ۔ چیخنا۔ پکارنا' رونا' پیٹنا۔

تَضْجِيْجٌ۔ چل دینا' مائل ہونا۔

مُضَاجَّةٌ اور ضِجَاجٌ۔ شور وشعب کرنا۔

اِضْجَاجٌ۔ چلانا' شور مچانا۔

لَا يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّضِجُّوْنَ مِنْهُ اِلَّا اَرْدَفَهُمُ اللّٰهُ اَمْرًا يَّشْغَلُهُمْ عَنْهُ۔ جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اس سے چیخیں چلائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اس کے ساتھ ہے ان کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اس میں بھول جائیں گے (اس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔

غُبْرًا ضَاجِّيْنَ۔ گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبیک بلند آواز سے پکارنے والے)۔

فَضَجَّ نَاسٌ۔ کچھ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان پکار کر رو دیئے۔

وَضَجَّتْ عَرَصَاتُهَا۔ اس کے میدانوں میں آوازیں بلند ہوئیں۔

اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَى اللّٰهِ۔ چار زمین کے ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (روکر عرض کیا)۔

مَا اَكْثَرَ الضَّجِيْجُ وَاَقَلَّ الْحَجِيْجُ۔ چیخ وپکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

ضَجَرٌ۔ تنگ دل ہونا' پریشان ہونا' بدخلق ہونا (جیسے تَضَجُّرٌ ہے)۔

اِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ اِنَّهٗ مَنْ كَسَلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلٰى حَقٍّ۔ سستی اور تنگ دلی سے بچے رہو' سست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدلی میں حق پر صبر نہیں ہوسکتا۔

ضَجْعٌ یا ضُجُوْعٌ۔ زمین پر پہلو لگانا۔ ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضْجِيْعٌ۔ قصور کرنا۔ سستی کرنا۔

مُضَاجَعَةٌ۔ ایک ساتھ لیٹنا' جماع کرنا۔

اِضْطِجَاعٌ۔ پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اِضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَدَمًا حَشْوُهَا لِيْفٌ۔ آنحضرت جس توشک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اس

کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی-

جَمَعَ كُوْمَةً مِّنْ رَّمْلٍ وَانْضَجَعَ عَلَيْهَا-حضرت عمرؓ نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کر کے ایک ٹیلہ سا کر لیا اس پر لیٹ گئے)-

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ-جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سونے کا قصد کرے)-

اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ (فجر کی سنتیں پڑھ کر) آپ داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے (اہلحدیث کے نزدیک یہ سنت ہے اور امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں بہ صیغہ امر وارد ہے)-

فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ-یعنی فجر کی دو سنت پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ رہے (امام مالک اور بعض علماء نے اس کو بدعت سمجھا ہے اور ابن مسعودؓ نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور نخعی نے کہا یہ شیطانی لیٹنا ہے)-

بَابُ الضِّجْعَةِ-کس طرح لیٹے' اس باب میں یہ بیان ہے-فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ-بھوک بری ساتھ لیٹنے والی ہے (کیونکہ بھوک کی وجہ سے آدمی بیقرار ہو جاتا ہے نہ عبادت میں جی لگتا ہے نہ دنیا کا کوئی کام ہوتا ہے)-

بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ-مومن کی خوابگاہ بری ہے-

فُرِغَ مِنْ مَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ-اس کی سکون اور حرکت سب سے فراغت ہوگئی ہے (سب اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے)-

عَجِّلُوْا مَوْتَاكُمْ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ-اپنے مردوں کو ان کی خوابگاہوں (یعنی قبروں) کی طرف لے جانے میں جلدی کرو (دفن میں دیر نہ لگاؤ)-

اِخْتَارُوْا لِنُطْفِكُمْ فَاِنَّ الْخَالَ اَحَدُ الضَّجِيْعَيْنِ اپنے نطفے ڈالنے کے لئے اچھی شریف عورتیں چنو اس لئے کہ ماموں بھی دونوں ساتھ لیٹنے والوں میں ایک ہے (مطلب یہ ہے کہ جب بچے کا ماموں شریف ہوگا تو اس کا بھانجا بھی شریف ہوگا اگر وہ رذیل ہوگا تو اس کی بہن کا بیٹا بھی رذیل ہوگا گو باپ شریف ہو غرض ننھیال کا اثر بچوں پر بہت پڑتا ہے اسی لئے شریف خاندانی عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے)-

لَيْسَ فِي الْمُضَاجَعَةِ وُضُوْءٌ-عورت کے ساتھ لیٹنے سے وضو نہیں جاتا-

ضَجَمٌ-ٹیڑھا ہونا کج ہونا-

تَضَاجُمُ-اختلاف-

اَضْجَمُ-جس کا منہ کج ہو (ٹیڑھے منہ والا)-

ضَجْنَانِ-ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے-

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِضَجْنَانَ-جب ضجنان میں پہنچے-

لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانِ-سرد رات میں ضجنان کے مقام پر-

باب الضاد مع الحاء

ضِحٌّ-سورج یا اس کی روشنی' کھلی ہوئی زمین جس پر دھوپ پڑے-

جَاءَ بِالضِّحِّ وَالرِّيْحِ-(یہ عربوں کی ایک مثل ہے) وہ چیز لے کر آیا جس پر سورج نکلتا ہے اور جس کو ہوا لگتی ہے (یعنی بہت مال و اسباب لیکر آیا)-

يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الضِّحِّ وَالرِّيْحِ وَاَنَا فِي الظِّلِّ-آنحضرت تو دھوپ اور ہوا میں رہتے اور میں سایہ میں رہتا (بعض نے کہا ضح اور ریح سے مراد یہ ہے کہ آپ گھوڑوں اور لشکر کے درمیان رہتے)-

لَا يَقْعُدَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ فَاِنَّهٗ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ-تم میں سے کوئی اس طرح نہ بیٹھے کہ اس کے بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھک ہے (طبا بھی مضر ہے کہ آدھا بدن دھوپ میں ہو آدھا سایہ میں یا تو سب دھوپ میں رہے یا سب سایہ میں)-

لَمَّا هَاجَرَ اَقْسَمَتْ اُمُّهٗ بِاللّٰهِ لَا يُظِلُّهَا ظِلٌّ وَلَا تَزَالُ فِي الضِّحِّ وَالرِّيْحِ يَرْجِعَ اِلَيْهَا-جب عیاش بن ابی ربیعہؓ نے ہجرت کی تو ان کی ماں نے خدا کی قسم کھائی کہ وہ سایہ میں نہ بیٹھے گی بلکہ برابر دھوپ اور ہوا میں رہے گی یہانتک کہ

عیاش اس کے پاس لوٹ کر آئیں (مگر انہوں نے اپنے ماں کی قسم کی کچھ پرواہ نہ کی اور آنحضرت کے پاس ہجرت کر کے چلے آئے)۔

لَوْمَاتَ کَعْبٌ عَنِ الضِّحِّ وَالرِّیْحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَیْرُ- اگر کعب بن مالکؓ مال اسباب چھوڑ کر مرتے تو زبیر ان کے وارث ہوتے (کیونکہ آنحضرت نے زبیر کو کعب بن مالک کا بھائی بنا دیا تھا)۔

ضَحْضَحَةٌ- پتلا ہونا- اتھلا ہونا' ماں باپ ہونا-

ضَحْضَاحٌ- وہ پانی جو ہونٹوں تک ہو یا پنڈلیوں تک یا جس میں ڈباؤ نہ ہو-

غَنَمٌ ضَحْضَاحٌ- بہت بکریاں-

وَجَدْتُهُ فِیْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰی ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ یَغْلِیْ مِنْهُ دِمَاغُهُ- ابو طالب کو میں نے دوزخ کے ڈباؤ میں (گہری تہوں میں) پایا پھر میں نے ان کو وہاں سے نکال کر اونچی آگ میں رکھا (جو صرف ان کے ٹخنوں تک پہنچتی تھی) مگر وہ اتنی سخت تھی کہ ان کا بھیجا اس کی گرمی کی وجہ سے ابل رہا تھا-

مترجم کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ ابو طالب ایمان پر مرے تھے- دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ ابو طالب کو مرتے وقت آنحضرت نے بہت سمجھایا کہ ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ لیں مگر انہوں نے نہ کہا اور آخری بات یہ کہی کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں- تیسری حدیث میں ہے کہ جب ابو طالب مر گئے تو حضرت علی نے آنحضرت سے عرض کیا آپ کا گمراہ بوڑھا چچا مر گیا آپ نے فرمایا جا ایک گڑھا کھود کر اس کو اس میں ڈال دے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافروں کے حق میں جو شفاعت قبول نہ ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے نکلنا اور بہشت میں جانا ان کو نصیب نہ ہوگا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ شفاعت کی وجہ سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جیسے ابو طالب کے لئے ہوا- ایک شخص نے ابولہب کو بھی خواب میں دیکھا اس نے بیان کیا کہ سوموار کے دن کچھ پانی پینے کے لئے مجھ کو مل جاتا ہے یہ اس کا اجر ہے جو میں نے ثویبہ کو آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعض مردے مرنے کے ساتھ ہی دوزخ یا بہشت میں بھیج دیئے جاتے ہیں-

جَانَبَ غَمْرَتَهَا وَمَشٰی ضَحْضَاحَهَا وَمَا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ- حضرت عمر دنیا کے ڈباؤں سے الگ رہے اور اس کے اتھلے مقام میں چلے کہ ان کے پاؤں بھی تر نہیں ہوئے (یعنی دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہے)-

ضَحْلٌ- پتلا ہونا- رقیق ہونا-

ضَحَلَ الْغَدِیْرُ- تالاب کا پانی کم ہو گیا-

بَلَدُکُمْ مَحْلٌ وَّمَاؤُکُمْ ضَحْلٌ- تمہارا شہر قحط زدہ ہے اور تمہارا پانی اتھلا ہے-

وَلَنَا الضَّاحِیَةُ مِنَ الضَّحْلِ- کھلا اتھلا پانی ہمارا ہے (ایک روایت میں من البعل ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)-

ضَحْكٌ یاضِحْكٌ یاضِحِكٌ یاضَحِكٌ' ہنسنا-

ضَحِكٌ- تعجب کرنا- گھبرانا' چمکنا- کھل جانا- کلی پھوٹنا' آواز بلند کرنا' حیض آنا' گوند بہنا' نمود ہونا-

مُضَاحَکَةٌ- ایک دوسرے سے ہنسی کرنا ہنسی میں غالب آنا-

اِضْحَاكٌ- ہنسانا-

تَضَاحُكٌ اور اِسْتِضْحَاكٌ- ہنسنا-

اِمْرَأَةٌ ضَاحِكٌ- حیض والی عورت-

یَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَیَضْحَكُ اَحْسَنَ الضِّحْكِ- اللہ تعالیٰ ابر بھیجتا ہے- وہ اچھی طرح ہنستا ہے (یعنی چمکتا ہے جیسے ہنسنے میں آدمی کے دانت چمکتے ہیں ایسے ہی ابر میں بجلی چمکتی ہے تو گویا وہ ہنستا ہے)-

ضَحِکَتِ الْاَرْضُ- یعنی زمین ہنسی لہلہائی یعنی اس نے پیداوار نکالی پھل پھول گھاس وغیرہ-

مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِکَةٍ- انھوں نے ہنسنے کے لئے دانت نہیں کھولا (یعنی ذرا بھی نہیں ہنسے)-

فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصْدِیْقًا لَّهٗ- آنحضرت اس یہودی کی بات (کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو

ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا)۔ سن کر ہنس دیئے اس کی بات کو سچ مان کر۔

مترجم کہتا ہے پچھلے متکلمین نے اس حدیث کی جو احادیث صفات میں سے ہے تاویل کی ہے اور انگلی سے قدرت مراد لی ہے بعض نے کہا آنحضرت اس لئے ہنسے کہ اس یہودی کے خیال کو غلط سمجھا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے انگلیاں ثابت کیں حالانکہ تاویل کی ضرورت نہیں جیسے اللہ تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں ویسے ہی اس کی انگلیاں بھی ہیں اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ کے کیا معنے ہوں گے؟

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ۔ اسی طرح اگر انگلی سے بھی قدرت مراد ہو تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔ "القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمان "یعنی دل اللہ تعالیٰ کے انگلیوں میں سے اس کے دو انگلیوں کے درمیان ہیں ان متکلمین کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ بنے یا نہ بنے وہ اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق اللہ اور رسول کے کلام کی تاویل کرنے میں کچھ باک نہیں کرتے حالانکہ ان کو لازم تھا کہ اللہ اور رسول کے کلام سے اپنے اعتقاد اور خیال کی تصحیح کرتے اور جو اعتقاد اللہ اور رسول کے کلام کے خلاف ہوتا اس کو رد کرتے اور باطل قرار دیتے۔ اب جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت اس یہودی کے کلام کو رد کرنے کے لئے ہنسے ان کا قول محض غلط ہے۔ حدیث کی ایک روایت میں صاف تصدیقا لہ موجود ہے یعنی یہودی کے کلام کی آپ نے تصدیق کی اور اگر آپ کے نزدیک یہودی کا یہ اعتقاد غلط ہوتا کہ اللہ کی انگلیاں ہیں تو آپ خود دوسری حدیث میں کیوں ارشاد فرماتے کہ بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور پروردگار کیلئے انگلیاں کیسے ثابت کرتے بات یہ ہے کہ ہاتھ اور انگلیاں' چہرہ' قدم اور کمر یہ سب اللہ کے لئے ثابت ہیں جیسے اس نے اور اس کے رسول نے ارشاد فرمایا مگر یہ ہاتھ اور انگلیاں اور چہرہ' قدم اور کمر اسی طرح بلا کیف ہیں جیسے اس کی ذات مقدس بلا کیف ہے اور وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے تعالیٰ شانہ وتقدس۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ اَضْحَكَ۔ اللہ ہی نے ہنسایا (وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے)۔

يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ۔ وہ ہنستے ہیں فرمایا ہاں لیکن ایمان انکے دلوں میں رہتا ہے (یعنی بہت نہیں ہنستے کیونکہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے)۔

مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ پروردگار کے ہنسنے سے یضحك الله' اللہ تعالیٰ ہنستا ہے (ہنسا بھی اس کی ایک صفت ہے اسی طرح تعجب کرنا جیسے سننا دیکھنا کلام کرنا پچھلے متکلمین اور معتزلہ نے اس صفت کی بھی تاویل کی ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے فرشتے ہنستے ہیں۔ بعض نے کہا ہنسنے سے رضا اور خیر کا مادہ مراد ہے۔ بعض نے کہا متوجہ ہونا اور ہمارا جو مذہب ہے وہ اوپر بیان ہو چکا)۔

ضَحُوْكٌ۔ آنحضرت کا ایک نام ہے کیونکہ آپ ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے جب بات کرتے تو تبسم کے ساتھ اگر کوئی سختی بھی کرتا تو آپ اس سے نرمی کرتے۔

فَضَحِكَتْ۔ حضرت فاطمہ ہنس دیں۔ (ہوا یہ کہ مرض موت میں آپ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور چپکے سے ان کے کان میں فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں وہ رو دیں پھر ان کے کان میں فرمایا' تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر وہ ہنس دیں)۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ۔ (آپ نے مرض موت میں حجرے کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے) آپ یہ دیکھ کر ہنس دیئے (آپ کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ لوگ عبادت الٰہی میں اتفاق اور یکجائی کے ساتھ مصروف ہیں)۔

وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ۔ خرابی ہے اس شخص کی جو باتیں بنا کر لوگوں کو ہنسائے (جیسے بھانڈ اور مسخرے کیا کرتے ہیں) امام غزالی نے کہا آنحضرت بھی مزاح کیا کرتے تھے یعنی دل لگی مگر زبان سے وہی بات نکالتے جو حق ہوتی اور کسی کو اس سے ایذا نہ پہنچتی اگر کوئی شخص کبھی کبھی ایسا کرے تو مضائقہ نہیں لیکن یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان ظرافت اور دل لگی کو اپنا پیشہ کر لے یا حد سے زیادہ اس میں مشغول رہے اور اوپر سے یہ کہے کہ میں آنحضرت کی پیروی کرتا

ہوں اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی حبشیوں کے ساتھ دن بھر رات بھر ان کا ناچ گانا دیکھتا ہوا پھرتا رہے اور کہے کہ آنحضرت نے بھی حضرت عائشہ کو ان کا ناچ دکھلایا تھا (انتہی)

مترجم کہتا ہے مطلب امام غزالی کا یہ ہے کہ آنحضرت نے کبھی کبھی مزاح کیا ہے وہ بھی حق گوئی کے ساتھ اسی طرح ایک بار حضرت عائشہ کو حبشیوں کا کھیل دکھلایا تو اگر ایسا ہی کوئی یہ کام کبھی کبھی کرے تو اس میں قباحت نہیں پر رات دن اس میں مشغول رہنا یا اس کو پیشہ قرار دینا یہ شریعت کے خلاف ہے-

میں کہتا ہوں امام کی یہ تقریر مسلم نہیں ہے جس کام کا جواز شارع سے ثابت ہے گو وہ کبھی کبھی ہو اس کو ممنوع نہیں کہہ سکتے - غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ اگر اس کی وجہ سے عبادات اور فرایض میں خلل واقع ہو تب وہ اس حیثیت سے منع ہوگا نہ کہ فی ذاتہ وہ ممنوع ہوگا اور بھانڈ اور مسخرگی کے پیشہ کی ممانعت دوسری حدیث سے ثابت ہے جو ابھی اوپر گزری-

اِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ - بہت ہنسا دل کو مار ڈالتا ہے (سخت کر دیتا ہے اس میں خوف الٰہی اور تضرع اور زاری کا مادہ نہیں رہتا)-

ضَحَّاكٌ - ملک شام کے ایک ظالم بادشاہ کا نام ہے جس کو فریدون بادشاہ نے زیر کیا تھا- اس نے جمشید شاہ ایران پر حملہ کر کے اسے سیستان اور چین کی طرف دھکیل دیا تھا اور پھر قید کر کے طرح طرح کی سزائیں دیں اور قتل کر دیا-

ضَحْلٌ - (اس کا بیان ضحك سے پہلے دیکھو)-

ضَحْوٌ یا ضُحُوٌّ یا ضُحِيٌّ - دھوپ میں آنا دھوپ لگنا ظاہر ہونا-

ضَحَاظِلُّهٗ - وہ مر گیا-

ضَحّٰی - دھوپ لگنا-

ضَحِيَ ضَحَاءٌ - عرق آلود ہوا، کھل گیا-

تَضْحِيَةٌ - دھوپ میں کھانا چاشت تک سونا دھوپ میں آنا-

ضَاحِيَةٌ - بمعنی ناحیہ یعنی اطراف کے شہر اور بستیاں-

ضَوَاحِيْ - آسمان-

اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ اَضْحَاةً كُلَّ عَامٍ - ہر گھر والوں پر ہر سال میں ایک قربانی ہے (یعنی ایک بکری یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ہر ایک گھر کی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے- سنت یہی ہے کہ سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کی جائے)-

اَضْحَاةٌ اور اُضْحِيَةٌ اور اِضْحِيَةٌ اور ضَحِيَّةٌ قربانی کا جانور (ضَحَايَا جمع ہے ضَحِيَّةٍ کی اور اَضَاحِيّ اُضْحِيَةٌ کی)-

ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ - آنحضرت نے دو سینگ دار مینڈھے خصی قربانی کئے-

بَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - ایک بار آنحضرت کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے (یعنی چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے)-

ضَحَاءٌ - وہ وقت جب سورج چوتھائی آسمان تک اونچا ہو جاتا ہے-

اَلَا ضَحُّوْ رُوَيْدًا - (یہ عرب کا محاورہ ہے)-

اونٹوں پر آسانی کرو یعنی ان کو یہاں چر لینے دو-

فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ يَتَرَوَّحُوْنَ فِي الضَّحَاءِ - میں نے ان کو دیکھا وہ دوپہر کے قریب آرام لیتے تھے یا پنکھے کی ہوا لیتے تھے-

ضَحْوَةٌ - دن کا شروع حصہ سورج نکلنے پر-

ضُحٰی - وہ وقت کا جب سورج کا ایک نیزہ یا دو نیزے بلند ہو جائے (اسی سے ہے صلوۃ الضحی جو کئی حدیثوں میں وارد ہے)-

اِضْحَوْا بِصَلٰوةِ الضُّحٰی (حضرت عمرؓ نے کہا) چاشت کی نماز اپنے وقت پر پڑھو (یعنی سورج بلند ہوتے ہی پڑھ لو اس میں دیر نہ کرو)-

اَلَا ضَحِّ رُوَيْدًا قَدْ بَلَغْتَ الْمَدٰى - ذرا صبر کرو اب تم اپنی منزل تک پہونچ گئے ہو-

فَاِذَا انْصَبَ عُمْرُهٗ وَضَحَاظِلُّهٗ - جب اس کی عمر تمام ہو

گئی اس کا سایہ دھوپ ہو گیا یعنی سایہ مٹ گیا یعنی وہ مر گیا-

اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا- یا اللہ ہمارا ملک دھوپ پڑنے والا ہو گیا (ابر کا نام نہیں ہر طرف دھوپ ہی دھوپ ہے) اور ہماری زمین گرد آلود ہو گئی (بارش نہ ہونے سے رات دن گرد اڑتی رہتی ہے)-

رَاٰی مُحْرِمًا قَدِاسْتَظَلَّ فَقَالَ اَضْحِ لِمَنْ اَحْرَمْتَ لَهٗ (عبداللہ بن عمرؓ نے) ایک شخص کو دیکھا جو احرام کی حالت میں سایہ لے رہا تھا انہوں نے کہا تو نے جس کے لئے احرام باندھا (یعنی پروردگار کے لئے) اسی کے لئے دھوپ میں رہ (یہ تکلیف بھی گوارا کر محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے- اَضْحِ اور صحیح اِضْحِ ہے)-

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ضَحَا- میں اس وقت ڈر گئی جب آنحضرت سامنے آگئے (میرے پاس چلے آئے- کیونکہ آپ کا عقدہ حضرت عائشہ کے ساتھ ہو گیا تھا)-

اِنَّ لَنَا الضَّاحِیَةَ مِنَ الْبَعْلِ وَلَكُمُ الضَّامِنَةَ مِنَ النَّخْلِ- جو کھجور کے درخت بستی کے باہر جنگل میں نمایاں ہوں وہ ہمارے ہیں اور جو بستی میں اور بستی کے اطراف میں ہیں وہ تمہارے ہیں-

ضَاحِیَةُ الظِّلِّ- جس کا سایہ نہ ہو- فَعَلَهٗ ضَاحِیَةً-...... دن دہاڑے روز روشن میں اور علانیہ یہ کام کیا-

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكَ مِنْ هٰذِهِ الضَّاحِیَةِ- میں تجھ پر اس کونے سے ڈرتا ہوں (یعنی اس جانب سے جو کھلا اور نمایاں ہے)-

اَمَا اِنَّهَا ضَاحِیَةُ قَوْمِكَ- وہ تو تیری قوم کا مالک ہے (یعنی شام کا ملک)-

وَضَاحِیَةُ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- مضر کے ملک والے تو آنحضرت کے مخالف ہیں-

اَلْبَصْرَةُ اِحْدَی الْمُؤْتَفِكَاتِ فَانْزِلْ فِیْ ضَوَاحِیْهَا- بصرہ تو ان بستیوں میں سے ایک بستی ہے جو الٹ دی گئی تھی تو تو خاص بصرے میں نہ اتر اس کے اطراف میں اتر-

عَلَیْكَ بِضَوَاحِیْهَا- تو اس کے اطراف میں رہ-

قُرَیْشُ الضَّوَاحِیْ- قریش کے لوگ مکہ میں اطراف میں آباد ہیں-

فِیْ لَیْلَةٍ اِضْحِیَانٍ- چاندنی رات میں-

اِضْحِیَانَةٌ اور ضَحْیَاءُ- روشن-

مَا اُخْبِرَاَنَّهٗ صَلَّی الضُّحٰی- ان کو اس کی خبر نہیں دی گئی کہ آنحضرت نے چاشت کی نماز پڑھی (مگر دوسری روایتوں میں اس کا پڑھنا آنحضرت سے ثابت ہے- البتہ یہ نماز آپ نے کبھی کبھی شاذ نادر پڑھی ہے ہمیشہ نہیں پڑھی لیکن تہجد کی نماز ہمیشہ پڑھی ہے)-

لَا یُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اَنْ یَّجِیْءَ مِنْ مَّغِیْبِهٖ- آنحضرت چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر جب غائب ہو کر آتے (یعنی سفر سے لوٹ کر آتے تو چار رکعتیں چاشت کی پڑھتے- عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو بدعت کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر پڑھنا یا ہمیشہ پڑھنا- کرمانی نے کہا ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز بدعت حسنہ ہے)-

اُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰی- مجھ کو چاشت کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے (یہ روایت شاذ ہے کسی دوسری روایت میں ایسا منقول نہیں ہے کہ اس نماز کا حکم ہوا یا یہ نماز واجب ہے)-

وَذٰلِكَ ضُحًی- یہ چاشت کی نماز تھی یا چاشت کا وقت تھا-

ثُمَّ ضَحّٰی بِهٖ- پھر اس کا ناشتہ کرایا- (یہ ضَحّٰی قَوْمَهٗ سے ماخوذ ہے یعنی اپنی قوم کو دن کا کھانا کھلایا)-

فَاَضْحَیْتُ- چاشت کا وقت ہو گیا-

شَهِدْتُ الْاَضْحٰی یَوْمَ النَّحْرِ- میں دسویں تاریخ یوم النحر کو موجود تھا-

وَمَا یَضْحٰی فِیْهِمَا اِلَّا اللّٰهِ وَحْدَهٗ- رات اور دن میں جو چیزیں دکھلائی دیتی ہیں نمود ہوتی ہیں وہ سب اس اکیلے اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں-

ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانَ رَكْعَاتٍ وَّذٰلِكَ ضُحًی- پھر آٹھ رکعتیں چاشت کے نماز کی پڑھیں (اس کو صلوۃ الاوابین بھی کہتے ہیں- اس حدیث سے چاشت کی آٹھ رکعتیں ثابت ہوتی

ہیں- دوسری حدیث میں چار رکعتیں مذکور ہیں)-

باب الضاد مع الخاء

ضِخَمٌ- یا ضخامۃ دلدار رہونا' موٹا ہونا-

تَضْخِیْمٌ- دلدار کرنا' موٹا کرنا-

ضُخَامٌ- موٹا' فربہ' دلدار (جیسے ضَخْمٌ اور ضَخَمٌ ہے)-

مِضْخَمٌ- سخت مار لگانے والا سردار- عالی مرتبت- شریف-

بَهْ بَهْ اِنَّكَ لَضَخْمٌ- واہ واہ تو تو موٹا ہے-

ضَاخِیَۃٌ- آفت مصیبت جیسے دَاهِیَۃٌ ہے-

باب الضاد مع الدال

ضَدٌّ- غالب آنا' پھیر دینا' نرمی سے روکنا پھیر دینا-

مُضَادَّۃٌ- مخالفت کرنا-

اِضْدَادٌ- غصہ ہونا-

تَضَادٌّ- اختلاف-

ضِدٌّ- مثل مخالف دشمن (اس کی جمع اَضْدَادٌ ہے)-

لَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ کوئی اس کا جوڑ اور برابر والا نہیں-

باب الضاد مع الراء

ضَرْءٌ- پوشیدہ ہونا-

مَشَوْا فِی الضَّرَاءِ- درختوں کے جھنڈ میں چلے (یعنی ان کی آڑ میں چھپ کر)-

فُلَانٌ یَمْشِی الضِّرَاءَ (یہ عرب کا محاورہ ہے) فلاں شخص درختوں کے آڑ میں چھپ کر چلتا ہے-

هُوَ یَدِبُّ لَهُ الضَّرَاءَ- وہ رینگتا ہوا چپکے چپکے اس کے پاس جاتا ہے (یعنی اس سے مکر اور فریب کرتا ہے)-

وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَاءِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ- اور میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تیری ملاقات کا شوق مجھ کو عطا فرمائے- بغیر کسی ضرر اور نقصان کے جو میرے سیر اور سلوک (چلنے) میں خلل ڈالے-

یَمْشُوْنَ الْخَفَاءَ وَیَدِبُّوْنَ الضَّرَّاءَ- پوشیدہ چال چلتے ہیں اور مکر و فریب کرتے ہیں-

ضَرْبٌ- مارنا- چلد ینا' روک دینا- اقامت کرنا- جماع کرنا' ملا دینا- فساد ڈالنا- بیان کرنا' تیرنا' ڈنک مارنا' جوش مارنا' حرکت کرنا' لمبا ہونا- اعراض کرنا' قائم کرنا' نصب کرنا' کھڑا کرنا' مقرر کرنا' ٹھرانا-

ضَرَبٌ- سردی لگنا-

تَضْرِیْبٌ- مارنا- ملا دینا-

مُضَارَبَۃٌ- آپس میں مار پیٹ کرنا کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کو سوداگری کے لئے روپیہ دینا-

اِضْرَابٌ- اقامت کرنا' اعراض کرنا-

تَضَرُّبٌ- حرکت کرنا' جوش مارنا-

اِضْطِرَابٌ- بیقرار ہونا- کمانا ایک دوسرے کو مارنا-

تَضَارُبٌ- ایک دوسرے کو مارنا-

ضَرْبُ الْاَمْثَالِ- مثالیں بیان کرنا-

ضَرْبٌ- مثال اور قسم اور نوع کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ- حضرت موسیٰ دبلے پتلے کم گوشت چھریرے بدن کے آدمی تھے یا میانہ تھے نہ بالکل دبلے نہ بہت موٹے-

فَاِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّاْسِ- ناگاہ ایک شخص نمودار ہوا جو چھریرہ لمبا تھا اس کے سر کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگریالے-

ضَرْبُ اللَّحْمِ- آنحضرت کم گوشت چھریرے تھے (دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ پر گوشت تھے اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اخیر عمر کا بیان ہے اور یہ اوائل عمر کا)-

لَا تُضْرَبُ الْاَكْبَادُ یا اَكْبَادُ الْاِبِلِ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ- اونٹ کے کلیجے نہ مارے جائیں (یعنی ان پر سوار ہو کر سفر نہ کیا جائے بہ قصد ثواب) مگر تین مسجدوں کی طرف (ایک مسجد حرام دوسرے مسجد نبوی تیسرے مسجد بیت المقدس)-

طُوَالٌ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ- دجال لمبا تڑنگا چھریرے

بدن کا آدمی ہوگا۔

اِذَا كَانَ كَذَا ضَرَبَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ ذَنَبَهٗ۔ جب دنیا میں ایسے ایسے فتنے ہوں گے تو دین کا سردار اپنی دم ہلائے گا (یعنی فتنوں سے بھاگ کر جنگل بیابان میں چلدے گا)۔

لَا تَصْلُحُ مُضَارَبَةُ مَنْ طُعْمَتُهٗ حَرَامٌ۔ جو شخص حرام خور ہو اس سے مضاربت کرنا درست نہیں ہے (یعنی روپیہ لیکر اس میں تجارت کرنا)۔

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِنْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَضَرَبَ الْخَلَاءَ ثُمَّ جَاءَ۔ آنحضرت چلے یہاں تک کہ نظر سے چھپ گئے وہاں پاخانہ کیا پھر تشریف لائے۔

لَا يَذْهَبُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ يَتَحَدَّثَانِ دو مرد پاخانہ کرنے کیلئے باتیں کرتے ہوئے نہ جائیں (یعنی اس طرح کہ پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے ستر نہ کریں یا باتیں کریں (پائخانہ کے وقت باتیں کرنا بالاتفاق مکروہ ہے)۔

نَهٰى عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ۔ اونٹ کو اونٹنی پر کدانے (جفتی کرانے) سے یعنی اس کی اجرت لینے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے دوسری روایت میں ہے نهى عن عسب الفحل)۔

ضِرَابُ الْفَحْلِ مِنَ السُّحْتِ۔ نر کدانے کی اجرت حرام ہے۔

كَمْ ضَرِيْبَتُكَ۔ تیرا روز کا معمول کیا ہے (یعنی جو تو اپنے مالک کو روزانہ دیا کرتا ہے محنت مزدوری کر کے اس کی روزانہ اوسط کیا ہے۔ اس کی جمع ضَرَائِبُ ہے)۔

كَانَ عَلَيْهِنَّ ضَرَائِبُ لِمَوَالِيْهِنَّ۔ لونڈیوں پر ایک محصول مقرر تھا جو وہ اپنے مالکوں کو دیا کرتیں (یعنی محنت مزدوری کر کے روزانہ یا ماہانہ اتنی رقم اپنے مالکوں کو دیا کرتیں)۔

وَتَعَاهُدُ ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ۔ لونڈیوں کے محصولات کی نگرانی رکھنا (ایسا نہ ہو وہ بدکاری اور فسق و فجور کر کے روپیہ کمائیں)۔

نَهٰى عَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ۔ غوطہ خور کا غوطہ بیچنا یا خریدنا منع ہے (وہ اس طرح ہے کہ غوطہ خور سوداگر سے کہے میں ایک غوطہ تیرے ہاتھ اتنے کو بیچتا ہوں اس میں جو نکلے وہ تیری قسمت اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکہ ہے شاید کچھ نہ نکلے یا ایسا بے حقیقت مال نکلے جو مقررہ قیمت سے کچھ نسبت نہ رکھتا ہو)۔

ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ وَسْطَ شَجَرٍ تَحَاتَّ مِنَ الضَّرِيْبِ۔ غافل لوگوں میں اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہرا بھرا درخت ان درختوں میں ہو جس کے پتے سردی کی وجہ سے مرجھا کر گر گئے ہوں۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصِّيَامِ بِحُسْنِ ضَرِيْبَتِهٖ۔ جو مسلمان درستی کے ساتھ عقیدہ اور عمل رکھتا ہو وہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے روزہ کا ثواب پاتا ہے۔ (ضريبة طبیعت اور خصلت بمعنی سجية ہے)۔

اِنَّهُ اضْطَرَبَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ۔ آنحضرت نے حکم دیا کہ ایک سونے کی انگوٹھی آپ کے لئے ڈھالی جائے (تیار کی جائے)۔

يَضْطَرِبُ بِنَاءً فِي الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کرتے۔

حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان کی نشستگاہ میں لے گئے۔

ضُرِبَ عَلٰى اَصْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ۔ وہ سو گئے بیت اللہ کا طواف کرنے والا کوئی نہیں رہا۔

يَضْرِبُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ ثَلٰثَ عُقَدٍ۔ تم میں سے ایک کے سر کی آخری حصہ پر یعنی گدی پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے (ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ابھی سوتا رہ بہت رات پڑی ہے)۔

فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدِهٖ۔ میں نے قصد کیا کہ اس کے ساتھ معاملہ کر ڈالوں (یعنی بیع کر لوں عرب لوگوں کی عادت تھی کہ بیع کو پورا کرنے کے لئے ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا اسی کو صَفْقَة بھی کہتے ہیں پھر خود بیع کو کہنے لگے)۔

اَلصُّدَاعُ ضَرَبَانٌ فِي الصُّدْغَيْنِ۔ دردسر میں کنپٹی کی

رگیں زور زور سے ہلنے لگتی ہیں-

فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرَبَانِهِ- زمانہ اپنی گذر میں سے کچھ گذر گیا (یعنی کچھ زمانہ گذرا)-

عَتَبُوْا عَلٰی عُثْمَانَ ضَرْبَهٗ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا- حضرت عثمانؓ سے لوگ اس وجہ سے ناراض ہوئے کہ انہوں نے مجرموں کو کوڑے اور لکڑی سے مارنا شروع کیا (ان سے پہلے درے اور جوتی سے مارا کرتے تھے)-

اِذَاذَهَبَ هٰذَا وَضُرَبَاؤُهٗ- جب یہ اور اس کے برابر والے گذر جائیں گے-

لَاَ جْزُرَنَّكَ جَزْرَ الضَّرَبِ (حجاج نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے سفید جمے ہوئے شہد کو نکال لیتے ہیں (یعنی تیرا کام تمام کر دوں گا تجھ کو ہلاک کر ڈالوں گا- ایک روایت میں ضرب ہے صاد مہملہ سے یعنی سرخ شہد کی طرح)-

یَضْرِبُوْنَنَا عَلَی الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ- ہمارے بزرگ لوگ ہم کو بات چیت میں شہادت اور عہد کا لفظ کہنے پر مارتے تھے (کیونکہ یہ لفظ حلف کی طرح ہیں تو بچوں کو ان سے منع کرتے تھے ایسا نہ ہو کہ قسم کھانے کی بری عادت پڑ جائے)-

فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰی عَاتِقِهٖ- انہوں نے حضرت زبیرؓ کو تلوار کی دو ضربیں ان کے کندھے پر لگائیں (ایک ضرب تو آپ کو جنگ یرموک میں نصاریٰ کے ہاتھ سے لگی تھی دوسری ضرب بدر کی لڑائی میں مشرکوں کے ہاتھ سے)-

وَقَدْ اَعْلَمُوْاالْقِدَاحَ لِضُرُوْبٍ- انہوں نے پانسوں اور تیروں پر فال کھولنا کئی کاموں کے لئے مقرر کیا تھا (کبھی تقسیم بھی انہی سے کیا کرتے جس کا ذکر اس آیت میں ہے- وان تستقسموا بالازلام)-

اَوْ یَضْرِبُهٗ فَیَقْتُلُهٗ- یا تو تیر سے مارا جائے یا تلوار سے-

دَعْنِیْ فَلَاَ ضْرِبَ عُنُقَهٗ- مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن ماروں-

یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ- تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے (آپس میں لڑنے لگو)-

وَهُوَ یَضْرِبُ فَخِذَهٗ- آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے (تعجب اور افسوس سے کہ حضرت علیؓ سے ایسی ناسمجھی کی بات کہی)- یَضْرِبُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا- فرشتے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں (عاجزی اور فروتنی ظاہر کرنے کے لئے) ثم یضرب الصراط- پھر دوزخ پر پل باندھا جائے گا (جس کو پل صراط اور فارسیوں کی اصطلاح میں چینود پل کہتے ہیں)-

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ- اب اس شیر کے پاس جو اپنی دم مار رہا ہے (یا ہلا رہا ہے) بھیجنے کا وقت آن پہنچا (دم سے مراد زبان ہے)-

یَضْرِبُ بِذَنَبِهٖ جَنْبَيْهِ- اپنی دم دونوں پٹھوں پر مار رہا ہے (جیسے حسان اپنی زبان کو دونوں طرف پھراتے تھے)-

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ الْاَرْضَ- پھر پانی سے استنجا کر کے اپنا ہاتھ زمین پر مارا (یعنی بایاں ہاتھ اس کو مٹی سے رگڑ کر دھویا)-

فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ- زمین کے شرقی حصوں کی سیر کرو-

فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَ الْاَیْدِیَ- انھوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا (اس شخص کو خاموش کرنے کے لئے جس نے نماز میں بات کی تھی- یہ اس وقت کا قصہ ہے جب کسی حادثہ کے وقت مقتدیوں کو تسبیح کہنے کا حکم نہیں ہوا تھا- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کوئی شخص جاہل نومسلم ہوا اور وہ نماز میں مسئلہ نہ جان کر بات کر لے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی کیونکہ آنحضرت نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا)-

فَضَرَبَ فَخِذِیْ- میری ران پر مارا-

لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ- تم اس لڑکے کو جب وہ سچ بولتا ہے تو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو-

فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ- (جب ایک امام سے حسب وصیت ایک امام کے یا بہ صلاح و مشورہ اور باتفاق اکثر ارباب حل وعقد بیعت ہو جائے اب دوسرا کوئی شخص امام بننا چاہے) تو اس کی گردن مارو (کوئی بھی ہو کیونکہ وہ مسلمانوں میں نااتفاقی اور لڑائی کرانا چاہتا ہے اور امام وقت کی مخالفت اور بغاوت کرتا

ہے)۔

یَضْرِبُ الْاَیْدِیَ عَلٰی صَلٰوۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے (لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے)۔

کَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُہٗ بِشَوْکِ طَلْحٍ۔جیسے طلح (ببول) کے کانٹے سے کھال پر مارا (یعنی روئیں کھڑے ہو جاتے تھے یا لرزہ ہو جاتا تھا ڈر اور خوف سے)۔

فَلَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَیْکَ۔نہ تو آنحضرت کے عہد میں لوگوں کو مار کر ہٹا دیا جاتا تھا نہ ہنکا کر نہ ہٹو بچو کہہ کر (کیونکہ یہ سب باتیں دنیا دار متکبر بادشاہوں کی سواری میں کیجاتی ہیں)۔

فَضَرَبَہٗ عُمَرُ بِالدِّرَّۃِ۔حضرت عمرؓ نے اس یہودی کو درہ سے مارا (یہ مارنا ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اس نے جو بیان کیا وہ سچ تھا)۔

فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا۔لگا داہنے بائیں اپنے اونٹ کو مارنے یا (داہنی بائیں طرف دیکھنے لگا (کہ کون اس کی حاجت پوری کرتا ہے)۔

فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فَاَکَلَ۔اپنا ہاتھ بڑھایا اور کھایا۔

فَضَرَبَ کَعْبًا۔کعب کو مارا (حالانکہ ان کا کہنا صحیح تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دیجائے وہ کنز (دفینہ) میں داخل نہیں ہے جس کو قرآن میں عذاب کا موجب قرار دیا ہے ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان کو مال جوڑنا ہی ضروری نہیں گو اس کی زکوٰۃ دیتا رہے کیونکہ کم سے کم اس کا اثر یہ ہوگا کہ قیامت کے دن فقیروں کے بہت زمانہ کے بعد بہشت میں جائے گا)۔

نَھٰی عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ۔نر اونٹ کو مادہ پر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا۔

یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ۔وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے کلیجے ماریں گے (دور دور سے جلدی جلدی ان کو چلاتے ہوئے آئیں گے) پھر کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں پائیں گے (اکثر لوگوں نے کہا مراد اس سے امام مالک ہیں سب سے پہلے انہی کی کتاب حدیث کی مؤطا شریف شائع ہوئی اور صدہا آدمیوں نے دور دراز ملکوں سے آکر مؤطا کی سند ان سے لی۔درحقیقت اسلام کے دین میں قرآن شریف کے بعد مؤطا سے زیادہ کوئی کتاب صحیح اور اعتماد کے لائق نہیں ہے[1] وہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بھی جڑ اور اصل ہے)۔

لَوْ لَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَکُمَا۔اگر ایلچیوں کو نہ مارنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا (یہ آپ نے مسلیمہ کذاب کے ایلچیوں سے فرمایا انہوں نے آنحضرت کے سامنے مسلیمہ کو اللہ کا رسول کہا۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کے بعد اگر کوئی کسی شخص کو اللہ کا رسول سمجھے تو وہ واجب القتل ہے)۔

لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِہِمَا یَتَحَدَّثَانِ۔دو مرد پائخانہ کو اس طرح نہ جائیں کہ اپنا ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے رہیں۔

تَضْرِیْبُ النَّاسِ۔لوگوں کو بھڑکانا۔ابھارنا۔

ضَرَبُوْا کِتَابَ اللّٰہِ بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ (اپنی نادانی سے) اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے مخالف کرنے لگے (محکم اور متشابہ اور منسوخ اور ناسخ کو نہ سمجھ کر)۔

مَنْ قَتَلَ وَزَغَۃً بِالضَّرْبَۃِ۔جو شخص گرگٹ کو ایک بار میں مار ڈالے (حالانکہ گرگٹ موذی نہیں ہے مگر آنحضرت نے اس کے مارنے میں ثواب فرمایا اس لئے کہ اول تو وہ غلیظ ہے دوسرے اس میں سے سمی ہوا نکلتی ہے تیسرے وہ ایسا جانور ہے جس نے حضرت ابراہیم پر آگ کو روشن کرنا چاہا تھا کما قیل بعض نے کہا وہ موذی ہے درختوں کے پھل زہر آلود کر دیتا ہے۔

اِضْرِبُوْ اعَلَیْھَا ابْنَ عَشْرٍ۔(جب تمہارے بچے سات

[1] اس میں شک نہیں کہ مؤطا بخاری و مسلم سے پہلے تصنیف ہوئی لیکن اس میں کئی روایات ضعیف مرسل اور موقوف ہیں البتہ بخاری و مسلم کی احادیث کو امت میں صحت کی بنا پر تلقی بالقبول حاصل ہوا وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔(م)

برس کے ہوں تو ان کو نماز سکھلاؤ) جب دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو (حالانکہ نماز بلوغ سے پہلے فرض نہیں ہے مگر اس عمر پر مارنے کے لئے اس لئے فرمایا کہ بچوں کو پہلے ہی سے نماز کی عادت ہو جائے ورنہ جوان ہونے پر یک بارگی ان سے نماز کی مواظبت نہ ہو سکے گی۔بعض نے کہا اس وجہ سے کہ دس برس کی عمر میں بھی بعض بچے جوان ہو جاتے ہیں)۔

يَضْرِبَانِ وَيُدَفِّفَانِ۔ناچ رہے تھے اور دف بجا رہے تھے۔

نَهٰى اَنْ يَّضْرِبَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَلَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ۔درخت کے تلے پائخانہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ درخت کے سایہ میں لوگ آ کر بیٹھتے ہیں آرام پاتے ہیں)۔

ضَرَبْتُ عَلَيْهِ خَرَاجًا۔میں نے اس پر محصول مقرر کیا (یعنی ٹیکس)۔

اَلدُّعَاءُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَبْلَغُ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْاَرْضِ۔سورج نکلنے تک (فجر کی نماز کے بعد) دعا کرتے رہنا رزق کی کشائش چلنے پھرنے سے زیادہ کرتا ہے (یعنی چل پھر کر محنت مشقت کر کے جتنی روزی آدمی کماتا ہے اس سے زیادہ روزی اس کو ملتی ہے جو صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے)۔

فَيُصِيْبُ جَسَدَهٗ وَرَاسَهُ الضَّرْبُ۔اس کے بدن اور سر پر سفید شہد لگ جائے۔

مَا اَقَلَّ ضَرْبُكَ فِيْ دَهْرِنَا۔تمہاری نظیر ہمارے زمانہ میں بہت کم ہے۔

لَا كَثَّرَ اللّٰهُ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ضَرْبَكَ۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں تیری طرح بہت پیدا نہ کرے۔

ضَرَبَا النَّاسَ۔لوگوں میں مل گئے۔

ضَرْبٌ۔حساب کا ایک مشہور عمل ہے۔

مُضْطَرِبٌ۔وہ حدیث جس کی سند یا متن میں راویوں کا اختلاف ہو۔

ضَرَائِبُ۔شکلیں۔

ضُرَبَاءُ۔امثال اور نظائر (یہ جمع ہے ضَرِيْبٌ کی یعنی مثل اور نظیر)۔

اِضْرَابٌ۔عدول کرنا منحرف ہونا۔ایک بات چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگنا۔

مَضْرَبٌ۔مارنا تلوار کی دھار۔

دَارُ الضَّرْبِ۔سکہ بنانے کا مکان ٹکسال۔یعنی روپیہ اشرفی وغیرہ تیار کرنے کا گھر۔

مَضْرِبُ السَّيْفِ۔اصل قوم شرافت۔

مَضْرِبُ السَّيْفِ۔تلوار کی دھار۔

مُضْرِب۔وہ سانپ جو حرکت نہ کرے۔

اِضْرِبْ رَاْسًا طَالَ مَا عَصَى اللّٰهَ۔اس سر کو خوب مار جس نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے۔(یہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے اس سوار سے کہا جس نے غصہ میں آ کر اور آپ کو نہ پہچان کر آپ کے سر پر ایک مار لگائی آپ نے اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا خوب مار ایک مار سے کیا ہوتا ہے اس سر نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے)۔

ضَرْجٌ۔چیرنا۔لتھیڑنا گرا دینا۔

تَضْرِيْجٌ۔لٹکانا۔زینت دینا۔آراستہ کرنا۔سرخ رنگنا۔خون آلود کرنا۔

تَضَرُّجٌ۔لتھڑ جانا۔سرخ ہونا۔

اِنْضِرَاجٌ۔پھٹ جانا۔چر جانا۔

مَرَّبِيْ جَعْفَرٌ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُضَرَّجُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ۔جعفر بن ابی طالب (جو غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے) ان کو میں نے چند فرشتوں کے ساتھ دیکھا ان کے دونوں بازو خون آلود تھے (وہ اسی طرح فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں)۔

وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُّضَرَّجَةٌ۔میں ایک نرم چادر ہلکے رنگ کی پہنے تھا (یعنی اس کا سرخ رنگ بہت تیز نہ تھا)۔

وَضَرَّجُوْهُ بِالْاَضَامِيْمِ۔اس کو گھونسوں سے مار کر خون آلود کیا۔

تَكَادُ تَتَضَرَّجُ مِنَ الْمَلَاءِ - اس کی پکھال پانی سے اتنی بھری تھی کہ پھٹنے کے قریب تھی-

اِنَّ بَنِيَّ ضَرَّجُوْنِيْ بِالدَّمِ شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمٍ - میرے بیٹوں نے مجھ کو مار کر خون آلود کر دیا یہ خصلت میں اخزم کی پہچانتا ہوں (یعنی موروثی ہے)-

كَرِهَ الصَّلٰوةَ فِي الْمُشْبَعِ بِالْعُصْفُرِ الْمُضَرَّجِ بِالزَّعْفَرَانِ - بھڑکیلے اور تیز کسم کے رنگے ہوئے کپڑے میں جو زعفران سے لتھڑا ہو نماز مکروہ رکھی ہے-

عَدُوٌّ ضَرِيْجٌ - سخت دشمن-

اِضْرِيْجٌ - زرد کملی - سرخ ریشمی کپڑا-

مَضَارِجُ - سختیاں - پرانے کپڑے-

مُضَرِّجٌ - شیر-

ضَرْحٌ - دھکیلنا، ہٹانا، قبر کھودنا، لات مارنا (جیسے ضراح ہے)-

ضُرُوْحٌ - مندا ہونا، یعنی کساد بازاری-

مُضَارَحَةٌ - گالی گلوچ کرنا-

اِضْرَاحٌ - بگاڑنا - خراب کرنا - دور کرنا-

ضُرَاحٌ - بیت المعمور جو آسمان میں ہے کعبہ کے مقابل (ایک روایت میں ضَرِيْحٌ ہے معنی وہی ہیں اور جس نے صاد مہملہ سے روایت کی اس نے غلطی کی)-

ضَرِيْحٌ - صندوقی قبر جیسے لحد بغلی قبر-

مُضْرَحِيٌّ - سردار کریم النفس سفید-

مُضْطَرَحٌ - ایک کونے میں پڑا ہوا-

نُرْسِلُ اِلَى اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ فَاَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ - (جب آنحضرت کے لئے قبر تیار کرنا چاہی تو صحابہ نے کہا) ہم ایسا کرتے ہیں کہ بغلی قبر بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے والے دونوں کو بلا بھیجتے ہیں جو پہلے آئے اسی کو کام پر لگا دیں گے-

اَوْفٰى عَلَى الضَّرِيْحِ - قبر کو جھانکا یا قبر پر پہنچا-

ضَرٌّ - یا ضُرٌّ یا ضَرَرٌ - نقصان (یہ ضد ہے نَفْعٌ کی)-

تَضْرِيْرٌ - نقصان پہنچا، مخالفت کرنا - ایک دوسرے سے ملجانا - ٹھہر جانا-

اِضْرَارٌ - سوکن کرنا - نقصان پہنچا - جلدی کرنا - زبردستی کرنا - بہت نزدیک ہونا-

اِضْطِرَارٌ - محتاج ہونا، لاچار کرنا، بے قرار ہونا-

ضَارُوْرَآءَ - قحط، سختی، حاجت-

ضَرَارَةٌ - بینائی جاتی رہنا-

ضَرِيْرٌ - اندھا-

ضَرَّةٌ - سوکن - (ضَرَائِرُ جمع ہے)-

ضَرُوْرَةٌ - حاجت-

اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ - حاجت اور ضرورت ممنوع کام کو بھی درست کر دیتی ہے- (مثلاً کوئی بھوک سے مر رہا ہے تو اس کے لئے مردار بھی حلال ہے، گلے میں نوالہ اٹک گیا اس کو اتارنے کے لئے پانی نہیں ملا تو شراب سے بھی اتار سکتا ہے)-

ضَآرٌّ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی نقصان پہنچا بھی اسی کا کام ہے جیسے نفع پہنچا-

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں اپنے بھائی کو نقصان پہنچنا نہیں ہے نہ نقصان کے بدلے نقصان دینا (یعنی نہ ابتداء کسی کو نقصان پہنچائے نہ نقصان کے بدلے اس کو ضرر پہنچائے بلکہ معاف کر دے اور درگزر کرے بعض نے کہا ضرر سے وہ کام مراد ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن اس کو فائدہ ہو اور ضرار یہ ہے کہ دوسرے کو نقصان ہو اور اپنے تئیں بھی کوئی فائدہ ہو بعض نسخوں میں لَا اِضْرَارَ ہے)-

فَيُضَارِرَانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ - ایک مرد و عورت ساٹھ برس تک اللہ کی عبادت کرتے ہیں (نیک کاموں میں مصروف رہتے ہیں) مرتے وقت وصیت میں ایک وارث کو ضرر پہنچاتے ہیں (کسی کو اس کے حصہ شرعی سے زیادہ دلاتے ہیں کسی کو کم یا ثلث سے زائد...... وصیت کرتے ہیں وارثوں کو نقصان پہنچانے کی نیت سے یا جو وصیت کے لائق نہیں اس کو وصی بناتے ہیں) پھر ان کے لئے دوزخ میں جانا لازم ہو جاتا ہے-

لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ - تم قیامت کے دن اپنے

پروردگار کو اس طرح بے تکلیف دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو' تم کو اس کے دیکھنے میں دوسرے سے مخالفت یا جھگڑا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یا دوسرے کو دھکیلنے اور ہٹانے اور تکلیف پہنچانے کی یا تم اس کے دیدار میں ایک دوسرے سے ملے اور جڑے نہ ہو گے جیسے ہجوم میں ہوتا ہے- بلکہ الگ الگ رہ کر اپنی اپنی جگہ میں بہ فراغت اس کا دیدار حاصل کرو گے-

مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضُرُوْرَةٍ-سب دروازوں میں سے کسی کو بلانے کی ضرورت نہ ہوگی (کیونکہ ایک ہی دروازہ بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے اس پر بھی کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جو بہشت کے سب دروازوں سے بلایا جائے- آنحضرت نے فرمایا ہاں ہوگا مجھ کو امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے یہ آپ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا)-

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُضْطَرِّ-زبردستی کی بیع سے آپ نے منع فرمایا (اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے بالجبر اپنا مال بیچ دے یہ بیع تو جائز ہی نہ ہوگی-دوسرے یہ کہ قرضدار ہے یا ضرورت یا خسارے یا زیرباری کی وجہ سے کوئی اپنا مال سستا بیچنے لگے تو ایسے شخص کا مال سستا لینے سے منع فرمایا بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے بھائی کی مدد کرے اس کو قرض دلائے یا جب تک اس کی تنگی دور نہ ہو اس وقت تک اس سے تقاضہ نہ کرے اس کو مہلت دے تا کہ وہ فراغت سے مناسب قیمت پر اپنا مال بیچ کر قرض ادا کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کا مال بازار کے نرخ سے خرید لے اس کو نقصان نہ پہنچائے اس پر بھی اگر کسی شخص نے ایسی حالت میں کم قیمت سے کوئی چیز خرید لی تو بیع صحیح ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور خریدنے والا اخلاق اسلامی کے خلاف چلنے والا ہوگا)-

لَا تَبْتَعْ مِنْ مُضْطَرٍّ شَیْئًا-جس شخص پر جبر ہو رہا ہو (اپنا مال بیچنے کے لئے یا وہ سخت ضرورت کی وجہ سے اپنا مال نقصان کے ساتھ بیچ رہا ہو) اس سے کچھ مت خرید (یہ دوسرا حکم اخلاقاً ہے البتہ جس شخص پر بیع کے لئے جبر ہو رہا ہے اس سے تو خریدنا ناجائز ہی نہیں نہ ایسی خریدی صحیح ہوگی)

فَقَضٰی بَیْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرُّهٗ شَیْطَانٌ-اگر ان دونوں کی قسمت میں اولاد لکھی ہوگی تو اس بچہ کو شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا (یعنی اس کو مرگی کا عارضہ نہ ہوگا یا پیدا ہوتے وقت اس کو کونچا نہ مار سکے گا-مگر یہ دوسری حدیث کے خلاف ہے کہ ہر ایک بچہ کو پیدا ہوتے وقت شیطان کونچا مارتا ہے مگر مریم اور عیسیٰ اس سے محفوظ رہے تو مراد دوسری طرح کے ضرر اور نقصان ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام ضرروں اور نقصانوں سے محفوظ ہو)-

لَا یَضُرُّهٗ اَنْ یَّمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ لَهٗ-اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کچھ نقصان نہیں (بلکہ بہتر ہے کہ لگائے گویا اس کی ترغیب ہے)-

کَانَ یُصَلِّیْ فَاضَرَّبِهٖ غُصْنٌ فَسَکَرَهٗ-معاذؓ نماز پڑھ رہے تھے درخت کی ایک ڈالی نے ان کو تکلیف پہنچائی' انہوں نے اس کو توڑ ڈالا-

فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَشْکُوْ ضَرَارَتَهٗ-عبداللہ ابن ام مکتومؓ آئے اپنی نابینائی کا شکوہ لیکر-

اُبْتُلِیْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا وَابْتُلِیْنَا بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ-جب ہم کو تکلیف پہنچی (فقر وفاقہ) تو ہم نے صبر کیا اور جب ہم کو دنیا کی فراغت ہوئی تو ہم صبر نہ کر سکے (بلکہ عیش وعشرت میں پڑ کر مست ہو گئے اللہ کے حکموں کو بھلا دیا)-

یَجْزِیْ مِنَ الضَّارُوْرَةِ صَبُوْحٌ اَوْ غَبُوْقٌ-جب کوئی بھوک سے بیقرار ہو (صبر نہ ہو سکے) تو کچھ ناشتہ کرے یا شام کو کچھ کھا لے (یعنی ایک وقت کھا لینا کافی ہے اگر وہ مردار وغیرہ ہو لیکن حرام چیز کا بہ فراغت دونوں وقت کھانا درست نہیں)-

مِنْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ-اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا باب الراء مع الہمزہ میں حالانکہ اس کے ذکر کرنے کا باب یہ تھا)-

عِنْدَ اِحْتِکَارِ الضَّرَائِرِ-اختلافی باتوں کے مل جانے پر (اصل میں ضرائر جمع ہے ضرة کی بمعنی سوکن چونکہ ایک سوکن دوسری سوکن سے ہمیشہ اختلاف کرتی ہے کبھی متفق نہیں ہوتی اس لئے اختلافی باتوں کو ضرائر کہنے لگے)-

لَهٗ بِصَرِیْحِ ضَرَّةِ الشَّاةِ مُزْبِدٌ-نتھرا دودھ پھین اٹھانے والا اس کے تھن سے نکل رہا تھا-(تو یہ آنحضرت کا معجزہ تھا کہ

بے دودھ والی بکری یوں دودھ دینے لگی)۔

وَمَا يَضُرُّكَ آيَةٌ قَرَأْتَ - اگر تو کوئی بھی آیت کسی سورت کی پڑھ لے تو کچھ نقصان نہیں (کیونکہ آیتیں اس طرح نہیں اتریں کہ ایک سورت کی سب آیتیں ختم ہونے کے بعد دوسری سورت اتری بلکہ جب کوئی آیت اترتی تو آنحضرت فرمادیتے کہ اس کو فلاں سورت میں شریک کر دو اور ایسا بہت ہوا ہے کہ ایک سورت مکی ہے اور اس کی بعض آیتیں مدینہ میں اتریں بعض سورتیں مدنی ہیں لیکن اسکی کچھ آیتیں مکہ ہی میں اتر چکی تھیں اسی لئے بعض علماء نے آیات کی بھی تقدیم وتاخیر جائز رکھی ہے بشرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ آیات کی ترتیب خود آنحضرت کے دور میں آپ کے فرمانے سے ہوگئی تھی اس لئے اس میں تقدیم وتاخیر جائز نہیں ہے البتہ سورتوں میں تقدیم وتاخیر جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ پہلی رکعت میں آل عمران پڑھے پھر بقرہ اسی طرح بچوں کو جو پارۂ عم اخیر سے پڑھاتے ہیں اس میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے اور قرآن کے سورتوں کی ترتیب کچھ تو رائے اور اجتہاد صحابہ سے ہوئی ہے کچھ آنحضرتؐ کی قراءت کو سن کر آپ نے جس سورت کو پہلے پڑھایا اس کا ذکر پہلے کیا اس کو پہلے رکھا اور جس کو بعد میں پڑھایا اس کا ذکر بعد میں کیا اس کو بعد میں رکھا۔ جیسے ایک حدیث میں ہے "اَلْبَقَرَةُ وَآلِ عِمْرَانَ تو آپ نے پہلے سورۂ بقرہ کا ذکر کیا پھر آل عمران کا تو مصحف میں بھی پہلے سورۂ بقرہ رکھی گئی پھر آل عمران۔ افسوس کہ آنحضرت کو بہ ترتیب نزول قرآن مرتب کرنے کی مہلت نہیں ملی اور حضرت علیؓ نے کہتے ہیں کہ اس طور سے قرآن مرتب کیا تھا مگر اس کی شاعت نہ ہوسکی اور اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت اسی میں تھی کہ قرآن تمام جہان میں ایک ہی طرح کا اور ایک ہی ترتیب کا رہے یہ سب قرآن حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں جمع کرلیا گیا تھا اور ان کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا پھر اس کی صاحزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس آیا حضرت عثمانؓ نے ان سے مانگ کر اس کی سات نقلیں کرائیں اور ایک ایک نقل ایک ایک صوبہ میں بھیج دی کہ سب لوگ اسی سے نقل کریں اور اسی کے موافق قراءت کریں اور باقی تمام متفرق پرچوں کو جن پر لوگوں نے اپنی اپنی سماع کے موافق قرآن لکھا تھا اور کہیں کہیں تفسیر بھی شریک کرلی تھی جمع کرکے جلا دیا اگر حضرت عثمانؓ یہ کام نہ کرتے تو آج قرآن کا بھی وہی حال ہوتا جو انجیل کا حال ہے کہ اس کے مختلف نسخے شائع ہیں اور ہر ایک اپنے نسخہ کو صحیح اور دوسرے کو غیر معتبر جانتا ہے جو لوگ عقل کے اندھے ہیں ان کو حضرت عثمانؓ کا یہ بڑا کام برا معلوم ہوتا ہے۔

گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار ست[1]

لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَهَا - اگر تو فاطمہ بنت قیس کی حدیث بیان نہ کرے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا (اس کا قصہ کتاب الشین میں گذر چکا ہے)۔

مَنْ ضَارَّ اَوْ شَاقَّ - جو شخص مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو تکلیف میں ڈالے (امام مالک نے کہا اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو بیع وغیرہ معاملات میں مسلمان کو دھوکا دیں اس کو نقصان پہنچائیں اسی طرح وہ طالب العلم بھی جو ایک دوسرے کو ذلیل کرنا خواہ مخواہ بحث اور جنگ وجدل کرنا چاہتے ہیں)۔

میں کہتا ہوں اور وہ نام کے مولوی بھی جو اپنی علمیت اور لیاقت کے اظہار کے لئے بے ضرورت سوالات کرتے ہیں اور دوسرے مسلمان کو لاعلم اور نالائق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

لَا يَضُرُّمَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ - اس پروردگار کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کا نام لینے سے کوئی چیز خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی (چونکہ اس کے نام کی حرمت اور عزت زمین اور آسمان والے سب کرتے ہیں اور ہر جگہ اس کی حکومت ہے سب اس کے تابعدار اور فرماں بردار ہیں)

هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ - کیا تم کو چاند دیکھنے میں کوئی اڑچن (تکلیف) ہوتی ہے (نہیں ہر شخص بہ فراغت

---

[1] سعدی کلا پھول بھی دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے (م)

چاند کو دیکھتا ہے اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا)۔

لَا تُضَارَّ بِالصَّبِيِّ وَلَا يُضَارَّ بِاُمِّهٖ فِيْ رَضَاعِهٖ - نہ تو ماں کو نقصان پہنچایا جائے گا (اس کا بچہ اس سے چھین کر) اور نہ باپ کو نقصان پہنچایا جائے گا (اس طرح کہ ماں دودھ پلانے سے انکار کرے)۔

اَیْ مُضَارَّةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ - جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسری مسجد بنائی - (یہ لوگ منافق تھے انہوں نے مسجد قبا کو جس میں سب مسلمان مل کر نماز پڑھتے تھے ویران کرنے کے لئے اسی کے قریب ایک دوسری مسجد بنائی اور آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ آپ مسجد قبا کی طرح اس میں بھی آن کر نماز پڑھ دیجئے اور ہمارے لئے برکت کی دعا کیجئے آپ اس وقت تبوک کو جا رہے تھے فرمایا جب سفر سے میں لوٹ کر آؤں گا تو پڑھ لوں گا پھر جب تبوک سے لوٹ کر آئے تو آپ نے عمار بن یاسرؓ اور وحشی دونوں کو بھیج کر اس مسجد کو گرا دیا اور جلا کر خاک کرا دی اور اس جگہ کو کوڑہ خانہ مقرر کر دیا کہ وہاں نجاست اور کوڑا کچڑا ڈالا کریں)۔

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْاَرْضِيْنَ وَالْمَسَاكِنِ وَقَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْاِسْلَامِ - آنحضرتؐ نے شریکوں کے درمیان اور گھروں میں شفعہ کا حق مقرر کیا اور فرمایا اسلام میں نہ ضرر ہے (دوسرے کو نقصان دے کر اپنا فائدہ کرنا) اور نہ ضرار (دوسرے کو نقصان دینا اور اپنے آپ کو بھی کچھ فائدہ نہ ہو) بعض نسخوں میں ولا اضرار ہے یہ غلط ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتِ عَلٰى ضَرَائِرِكِ فَاَقْرِاْهُنَّ عَنَّا السَّلَامَ - جب تو اپنی سوکنوں کے پاس پہنچے تو ان کو ہماری طرف سے سلام کہنا - ضروری بدیہی کو بھی کہتے ہیں یعنی جس کے سمجھنے میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو۔

ضِرَارِ بْنِ مَالِكِ الْاَزْوَرِ الْاَسَدِی - صحابی ہیں مرتدین بنی اسد سے جنگ کی - فتوحات شام میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ رہے۔

ضَرْسٌ - زور سے کاٹنا - سخت ہونا - رات تک چپ رہنا -

ضَرَسٌ - کھٹاس سے دانتوں کا کند ہونا -

تَضْرِيْسٌ - آزمودہ کرنا' مضبوط کرنا' سخت ہونا -

مُضَارَسَةٌ - آپس میں لڑنا ایک دوسرے کو کاٹنا -

اِضْرَاسٌ - پریشان کرنا' رنج دینا' چپ کرنا' دانتوں کا کند کرنا -

تَضَارُسٌ - برابر نہ ہونا -

ضِرْسٌ - داڑھ یا دانت - بعض نے کہا اضراس وہ دانت جو ثنایا (سامنے کے دو دانت) اور رباعیات اور انیاب (کچلیوں) کے بعد ہر طرف پانچ پانچ ہوتے ہیں - ''ضرس'' سخت ٹیلہ کو بھی کہتے ہیں -

ضَرِسٌ شَرِسٌ - بدخلق بدخو سخت مزاج اکھڑ -

اِشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا كَانَ اسْمُهُ الضَّرِسَ فَسَمَّاهُ السَّكْبَ - آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک گھوڑا خریدا جس کا نام ضرس تھا (آپ نے اس نام کو برا جانا) اور اس کا نام سکب رکھ دیا (یعنی خوب چلنے والا رواں گھوڑا اسی گھوڑے پر پہلے پہل آپ نے جنگ احد کی)۔

هُوَ ضَبِسٌ ضَرِسٌ - زبیر بڑے سخت درشت مزاج آدمی ہیں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔

كَانَ تِلْعَابَةً فَاِذَا فُزِعَ فُزِعَ اِلٰى ضَرِسٍ حَدِيْدٍ يا اِلٰى ضِرْسٍ حَدِيْدٍ - حضرت علیؓ بڑے ظریف اور زندہ دل آدمی تھے (ہر ایک سے نرمی اور ملائمت اور ظرافت اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آتے جیسے جوان مردوں اور بہادروں کا شیوہ ہے) مگر جب کوئی ان کی پناہ لیتا (دشمن سے ڈر کر آپ کی پناہ میں آتا) تو گویا اس نے ایک لوہے کی طرح سخت شخص سے پناہ لی یا ایک سخت ٹیلے کی آڑ لی (مطلب یہ ہے کہ آپ خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج سردار تھے لیکن جنگ میں ایسے سخت اور قوی تھے کہ خدا کی پناہ)۔

كَانَ مَا نَشَاءُ مِنْ ضِرْسٍ قَاطِعٍ - جیسے ہم چاہتے تھے حضرت علیؓ ویسے ہی تھے اپنے ارادوں کو پورا کرنے والے (یعنی صاحب عزم اور ہمت قوت فیصلہ رکھنے والے)۔

لَا يَعَضُّ فِي الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ - علم میں کاٹنے والا

دانت سے نہیں کاٹتا (مطلب یہ ہے کہ علمی مسائل میں اچھی طرح غور اور فکر کر کے صحیح رائے قائم نہیں کرتا-

مَشْطُ اللِّحْيَةِ يَشُدُّ الْاَضْرَاسَ - داڑھی میں کنگھی کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے-

اِنَّهٗ كَرِهَ الضَّرْسَ - انہوں نے دن بھر چپ رہنا (صَوْمُ الصَّمْتِ یعنی چپ کا روزہ) مکروہ جانا-

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا - کاٹنے والے دانت کی طرح پاؤں سے دفع کرتی ہے (یعنی دودھ دوہتے وقت لات مارتی ہے کبھی کاٹ کھاتی ہے)-

يَاكُلُ اَبَوَایَ الْحَمْضَ وَاَضْرَسُ اَنَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص ولد الزنا تھا (حرامی بچہ) اس نے قربانی کی وہ قبول نہیں ہوئی تب اس نے دعا کی پروردگار) میرے ماں باپ تو ترشی کھائیں اور دانت میرے کند ہوں (تیرے کرم اور رحم سے یہ امر دور ہے کہ ماں باپ کے گناہ کا مؤاخذہ مجھ سے ہو پھر اللہ تعالٰی نے اس کی قربانی قبول فرمائی)-

حَمْضٌ - ایک ترش بوٹی ہے اونٹ جب اس کو چرتا ہے تو اس کے دانت کند ہو جاتے ہیں)-

ذَاتُ ظِلْفٍ وَّلَا ضِرْسٍ - کھر والے جانور اور دانت والے درندے-

غُلَامٌ اَضْرَسُ لَا يَنَامُ قَلْبُهٗ - بڑے دانت والا لڑکا اس کا دل نہیں سوتا (سوتے میں بھی اپنے فاسد خیالات نہیں چھوڑتا بڑ بڑایا کرتا ہے)-

فَعَطَفَ عَلَيْهَا عَطْفَ الضَّرُوْسِ - اس پر اس طرح مڑا جیسے شریر اور سرکش اونٹنی مڑتی ہے (دوہنے والے کو مارتی اور کاٹتی ہے)-

ضَرْطٌ - آواز کے ساتھ پادنا' گوز کرنا-

ضُرَاطٌ - پاد گوز-

اِضْرَاطٌ - پدانا یا منہ سے پاد کی طرح آواز نکالنا-

ضَرِطٌ - ایک جانور ہے جو ڈر کر پادتا رہتا ہے- بوڑھا- بیکار-

اَضْرَطُ وَّاَنْتَ الْاَعْلٰى - تو اوپر ہے بھی پادتا ہے (یہ ایک مثل ہے یعنی قوی اور زور آور ہو کر شکوہ اور شکایت کرتا ہے)-

ضَرُوْطٌ اور ضَرَّاطٌ - پدو' بہت پادنے والا-

اَضْرَطُ پدوڑا (مؤنث ضَرْطَاءُ ہے)

اِذَانَادَی الْمُنَادِیْ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَالشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ - جب مؤن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے (اللہ کے نام سے ڈر کر اس کا گوز نکل جاتا ہے)-

دَخَلَ بَيْتَ الْمَالِ فَاَضْرَطَ - حضرت علیؓ خزانہ میں تشریف لے گئے پھر حقارت سے آواز نکالی (دنیا کے مال اور اسباب کو بے حقیقت سمجھا)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ فَاَضْرَطَ بِالسَّائِلِ - حضرت علیؓ سے ایک بات پوچھی گئی - انہوں ٹھٹے سے پوچھنے والے پر آواز نکالی (دونوں ہونٹ ملا کر ان میں سے گوز کی طرح آواز نکالنا اس کو اضراط کہتے ہیں عرب لوگ کسی کی تحقیر کے لئے ایسا کیا کرتے ہیں)-

يَضْرِطُ - گوز لگاتا ہے-

ضِرْطِمٌ - بڑے پیٹ والا - توندل-

ضَرْعٌ - تابعدار کرنا - سدھانا-

ضُرُوْعٌ - نزدیک ہونا - ڈوبنے لگنا-

ضَرَاعَةٌ - عاجزی' تواضع' انکسار' فروتنی-

مُضَارَعَةٌ - مشابہت-

اِضْرَاعٌ - زچگی سے پہلے دودھ اتر آنا' خرچ کرنا' ذلیل کرنا-

تَضَرُّعٌ - عاجزی گڑگڑانا-

ضَرْعٌ - تھن-

مثل' رسی کی لٹ-

ضَارِعٌ - کمزور' لاغر' چھوٹا-

ضَرِعٌ - کمزور - بزدل-

ضُرُوْعٌ - بڑے تھن والی - عاجز ذلیل-

اِضْرَعٌ - لاغر' کمزور' چھوٹا-

ضَرْعَاءُ یا ضَرِیْعَةٌ - بڑے تھن والی (گائے یا بکری)-

تَضَارُعٌ - ایک دوسرے کے مشابہ ہونا-

ضَرِیْعٌ - ایک زہریلی کڑوی گھاس جو جہنم میں ہوگی "خار دار جھاڑ"-

مَالِیْ اَرَاھُمَا ضَارِعَیْنِ فَقَالُوْا اِنَّ الْعَیْنَ تُسْرِعُ اِلَیْهِمَا - آنحضرتؐ نے فرمایا کیا سبب ہے میں جعفر بن ابی طالبؓ کے دونوں بچوں کو دبلا ناتواں پاتا ہوں لوگوں نے عرض کیا ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے-

اِنِّیْ لَاُفْقِرُ الْبَکْرَ الضَّرَعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ میں دبلے ناتواں اونٹ اور بوڑھی اونٹنی کے مانگے پر دیا کرتا ہوں-

وَاِذَا فِیْهَا فَرَسٌ آدَمُ وَمُھْرٌ ضَرَعٌ - ناگہاں ایک تو اس میں سفید گھوڑی نکلی اور ایک بچھیرا ناتواں-

لَسْتُ بِالضَّرَعِ - (عمرو بن عاصؓ سے نے کہا) میں ناتواں نہیں ہوں-

مَالِیْ اَرَاكَ ضَارِعَ الْجِسْمِ - کیا سبب ہے کہ میں تجھ کو ناتواں کمزور دیکھتا ہوں-

لَا یَخْتَلِجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةَ - (یہ آنحضرتؐ نے عدی ابن حاتمؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے پوچھا کہ نصاریٰ کا (تیار کیا ہوا کھانا کیسا ہے؟) تیرے دل میں کوئی خدشہ اس بات کا نہ گذرے کہ جس چیز میں تو نصاریٰ کا مشابہ ہوگیا وہ حرام ہے یا خبیث ہے یا مکروہ (بلکہ وہ حلال اور نظیف ہے گو وہ کھانا نصاریٰ کا تیار کیا ہوا ہو یا ان کے کھانے کے مشابہ ہو معلوم ہوا کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قوم کی مشابہت ضرر نہیں کرتی - بشرطیکہ تشبیہ کی نیت نہ ہو اسی طرح لباس وغیرہ کا بھی حکم ہے بعض نے یوں معنی کئے ہیں کہ تو دل میں خدشے پیدا کر کے نصاریٰ کے مشابہ مت بن یعنی جیسی سختی نصاریٰ کے پادریوں نے دین میں پیدا کر دی ہیں تو ان سختیوں کو چھوڑ- کیونکہ تو مسلمان ہے اور اسلام کا دین نہایت سیدھا سادہ اور آسان ہے اس میں سختی اور دشواری کا نام نہیں ہے)-

اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تُضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں تیرا کام سود کے مشابہ نہ ہو جائے-

اَخَافُ اَنْ یُّضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں جو گیہوں کے مشابہ نہ ہو (تو اس میں بھی ربا (سود) ہوگا یعنی جو بھی گیہوں کے بدلے زیادہ کم لینا ناجائز ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ جو اور گیہوں دو مختلف جنسیں ہیں اس لئے ان کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے اور خود حدیث میں اس کی صراحت ہے)-

لَسْتُ بِنُکَحَةٍ طُلَقَةٍ وَّلَا بِسُبَبَةٍ ضُرَعَةٍ - میں بہت نکاح کرنے والا اور بہت طلاق دینے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ گالی گلوچ بکنے والا دوسرے لوگوں کی طرح (یہ معاویہؓ کا قول ہے)-

خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا - آنحضرتؐ نکلے استسقاء کے لئے یوں یہ پریشان حال (بن بناؤ)-

عاجزی کرتے ہوئے نکلے گڑگڑاتے ہوئے- (مالک سے انکسار کے ساتھ سوال کرتے ہوئے)

فَقَدْ ضَرِعَ الْکَبِیْرُ وَرَقَّ الصَّغِیْرُ - بڑا بوڑھا گڑگڑانے لگا اور بچہ رونے لگا-

اَضْرَعَ اللّٰهُ خُدُوْدَکُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے رخساروں کو ذلیل کرے-

قَدْ ضَرِعَ بِهٖ - اس پر غالب ہوگیا-

فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِیْعٍ (جب دوزخی بھوک کے مارے بہت نالہ و فریاد مچائیں گے) تو ان کی دادرسی ضریع سے کی جائے گی (وہ کھانے کو ملے گی ضریع ایک بوٹی ہے ملک حجاز کی اس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں- بعض نے کہ شبرق (جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے) طیبی نے کہا ضریع آخرت کی ایلوے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی)-

مَالَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ - نہ تو ان کے پاس کھیتی باڑی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں-

اَهْلُ ضَرْعٍ - یعنی گاؤں کے رہنے والے (کیونکہ ان کی غذا اکثر دودھ ہوتی ہے)-

لَا یُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا - نہ تو کھیتی کے کام آئے نہ دودھ کے-

اَلضَّرِيْعُ شَيْءٌ يَكُوْنُ فِي النَّارِ يُشْبِهُ الشَّوْكَ اَمَرَّ مِنَ الصَّبِرِ وَاَنْتَنَ مِنَ الْجِيفَةِ وَاَشَدَّ حَرًّا مِّنَ النَّارِ-ضریع ایک چیز ہے جو دوزخ میں ہوگی کانٹے کی طرح ایلوے سے زیادہ کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم-

اَلتَّضَرُّعُ تَحْرِيْكُ الْاَصَابِعِ يَمِيْنًا وَّشِمَالاً-تضرع کیا ہے انگلیوں کا داہنی بائیں طرف ہلانا-(دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ (کلمہ کی انگلی) کا داہنی بائیں طرف ہلانا- یہ امامیہ کی روایت ہے اور امام مالک اور بعض اہلحدیث کے نزدیک بھی تشہد کے وقت دعا میں کلمہ کی انگلی کا ہلانا مسنون اور آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)-

لَا سَهْمَ لِلضَّرِعِ-جو گھوڑا ناتواں سواری کے لائق نہ ہو اس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا-

مُضَارِعٌ-وہ فعل ہے جس کے شروع میں اَتَيْنَ میں سے کوئی حرف ہو اور حال یا مستقبل کے زمانہ پر دلالت کرے-

ضِرْغَامٌ-زور آور حملہ کرنے والا شیر بہادر شجاع آدمی قوی-

ضَرْفَطَةٌ-رسی سے باندھنا' مضبوط کرنا' گردن پر سوار ہونا-

ضَرَاكَةٌ-محتاج ہونا' فقیر ہونا-

ضَرِيْكٌ-محتاج حال-فقیر-

ضُرَاكٌ-شیر' سخت' بدخلق آدمی' موٹا' توانا-

عَالَةٌ ضَرَائِكُ-محتاج بال بچے یا دبلے لاغر بدحال-

ضَيْرَاكٌ-مچھلی-

ضَرَمٌ-سخت بھوک یا بھوک کی گرمی غصہ سے بھڑکنا یا گرم ہونا-

تَضْرِيْمٌ اور اِضْرَامٌ-روشن کرنا-سلگانا-

تَضَرُّمٌ-غصہ سے مشتعل ہونا-

اِسْتِضْرَامٌ-روشن کرنا-

ضِرَامٌ-پتلی لکڑی جو جلدی آگ سے روشن ہو جائے

ضَرَمَةٌ-انگارہ' شعلہ-

مَا بِالدَّارِ نَافِخُ ضَرَمَةٍ-گھر میں کوئی آگ پھونکنے والا نہیں رہا (سب مر گئے یا چلے گئے)-

كَاَنَّ لِحْيَتَهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ-ابوبکرؓ کی ڈاڑھی گویا سلگی ہوئی عرفج کی لکڑی ہے (عرفج ایک درخت ہے جو جلدی سلگ جاتا ہے وہ حنا کا خضاب کرتے تھے تو ڈاڑھی سرخ انگارے کی طرح معلوم ہوتی تھی)-

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهُ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ-خدا کی قسم معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے-(دوسری روایت میں یوں ہے لَا عَامِرُ دَارٍ وَّلَا نَافِخُ نَارٍ-یعنی کوئی گھر بسانے والا نہ رہے نہ آگ پھونکنے والا تمام بنی ہاشم کو فنا کر دے یہ حضرت علیؓ نے قسم کھا کر فرمایا)-

فَاَمَرَ بِالْاَ خَادِيْدِ وَاُضْرِمَ فِيْهَا النِّيْرَانُ-اس نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور ان میں آگ سلگائی گئی-

وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ-گھڑی اتنی چھوٹی ہو گی جیسے گھاس کے تنکے پر آگ کا ایک شعلہ جلدی سے سلگ جاتا ہے-

وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالضَّرَمَةِ-دن ایسا چھوٹا ہو گا جیسے آگ کا شعلہ جو ایک تنکے پر سلگ جائے (فوری جل کر بجھ جاتا ہے- مطلب یہ ہے کہ عمریں کم ہو جائیں گی دنوں اور ساعتوں میں برکت نہیں رہے گی زمانہ جلدی گزرتا معلوم ہوگا)-

وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامٍ-دن ایسا ہوگا جیسے ایک گھاس کے تنکے کا سلگ جانا-

فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى اَهْلِ الْبَيْتِ-(سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو) چوہا کیا کرتا ہے' گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے (تیل کی بتی کو گھسیٹ کر لے جاتا ہے گھر میں آگ لگ جاتی ہے)-

ضَرًى یا ضِرَاءٌ یا ضَرَاءَ-لازم کر لینا-عادت ہو جانا-حرص کرنا-جرأت کرنا-

ضَرَاوَةٌ یا ضَرْيٌ یا ضَرَاءَةٌ-چسکہ لگ جانا-لت پڑ جانا-عادت ہو جانا-

ضُرُوٌّ-خون بہنا نہ تھمنا-

كَلْبٌ ضَارٍ-شکاری کتا جس کو شکار کی عادت ہو-

اِنَّ قَيْسًا ضِرَاءُ اللّٰهِ-قیس قبیلے کے لوگ اللہ کے شکاری جانور ہیں (یعنی بڑے بہادر جنگی لوگ ہیں)-

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ ضَرَاوَةً- اسلام کا چسکہ لگ جاتا ہے (جہاں آدمی دل سے مسلمان ہوا پھر وہ اسلام کو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اسلام ایسا سچا سیدھا صاف دین ہے جس میں عقل سلیم اور تہذیب کے خلاف کوئی بات نہیں ہے)۔

اِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ- گوشت کا چسکہ بھی شراب کی طرح لگ جاتا ہے (جیسے شرابی سے شراب نہیں چھوڑی جاتی اسی طرح گوشت خور سے گوشت نہیں چھوٹ سکتا۔ معلوم ہوا ہمیشہ ہر روز گوشت کھانا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے خصوصاً گرم ملکوں میں جیسے ہندوستان اور عرب میں گوشت خوری کی کثرت جگر کو خراب کر دیتی ہے البتہ کبھی کبھی گوشت کھانے میں قباحت نہیں)۔

اِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَاِنَّ لَهٗ عَادَةً- گوشت خوری سے بچے رہو (یعنی ہمیشہ گوشت کھانے سے کیونکہ اس کی عادت ہو جاتی ہے شراب کی طرح)۔

مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ- جو شخص ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے مقصد کے سوا کسی اور غرض سے کتا پالے (بے ضرورت کتا گھر میں رکھے اگر چوروں سے حفاظت کے لئے رکھے یا اور کسی ضرورت سے تو وہ بھی مستثنیٰ ہوگا)۔

لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيَةٍ- ریوڑ کی حفاظت کرنے والا یا شکاری کتا نہ ہو۔

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْاِنَاءِ الضَّارِيْ- اس برتن میں منع فرمایا (کیونکہ ایسے برتن میں شربت ڈالنے سے اس میں نشہ آ جائے گا۔ بعض نے کہا ضاری سے بہنے والا برتن مراد ہے)۔

اَكَلَ مَعَ رَجُلٍ بِهٖ ضِرْوٌ مِّنْ جُذَامٍ- ایسے شخص کے ساتھ کھانا کھایا جس کا جذام بہ رہا تھا- (اس کے پھوڑوں سے پیپ خون جاری تھا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کو جذام لازم ہو گیا تھا یعنی اچھا نہیں ہوا تھا)۔

يَدِبُّوْنَ الضَّرَّاءَ- گھنے درختوں میں چھپ کر رینگتے ہیں (مکروفریب کرتے ہیں)۔

كَانَ الْحِمٰى حِمٰى ضَرِيَّةٍ عَلٰى عَهْدِهٖ سِتَّةُ اَمْيَالٍ- محفوظ چراگاہ ضریہ کی چراگاہ تھی ان کے زمانہ میں چھ میل تک (ضریہ ایک عورت کا نام تھا پھر ایک مقام کا نام ہو گیا نجد میں)۔

عِرْقٌ ضَرِيٌّ- وہ رگ جس کا خون بند نہ ہوتا ہو۔

كَانُوْا يَنْتَبِذُوْنَ فِيْهَا حَتّٰى ضَرِيَتْ- اس میں نبیذ بنایا کرتے یہاں تک کہ اس میں تیزی آ گئی (شراب کی سی بو اس میں پیدا ہو گئی)۔

باب الضاد مع الزای

ضَزْنٌ- کسی کا مال زبردستی چھین لینا۔

تَضَازُنٌ- ایک دوسرے کا دینا۔

ضَيْزَنٌ- نگہبان معتبر اولاد وعیال اطفال شریک ساجھی قائم مقام۔

كَانَ مَعِيْ ضَيْزَنَانِ يَحْفَظَانِ وَيَعْلَمَانِ- (حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تحصیلدار بنا کر بھیجا پھر اس کو موقوف کر دیا وہ اپنے گھر میں خالی ہاتھ گیا اس کی بیوی کہنے لگی نوکری کی کمائیاں کہاں ہیں اس نے کہا) میرے ساتھ دو نگہبان تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک کی بات جانتے تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک بات جانتے تھے (ان کے ہوتے ہوئے میں کیا کمائی کر سکتا تھا مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں یعنی اگر میں رشوت لیتا تو فرشتوں سے کیونکر چھپا سکتا تھا جو ہر وقت میرے ساتھ تھے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ضیزن اس کو بھی کہتے ہیں جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے یعنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لے)۔

باب الضاد مع الطاء

ضَوْطَرٌ- موٹا فربہ بڑے سرین والا بخیل۔

مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّيَاطِرَةِ- ان موٹے فربہ لوگوں کی طرف سے کون معذرت کرے گا (یہ جمع ہے ضَيْطَارٌ کی)۔

اِضْطِرَادٌ- بمعنی اِطِّرَادٌ (اور اصل میں بھی اِطِّرَادٌ تھا) یعنی دوڑنا پے در پے آنا۔

اِذَا كَانَ عِنْدَ اضْطِرَادِ الْخَيْلِ وَعِنْدَ سَلِّ السُّيُوْفِ اَجْزَأَ الرَّجُلَ اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوتُهٗ تَكْبِيْرًا - جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں اور تلواریں سونتی ہوئی ہوں (یعنی جنگ ہو رہی ہو) تو آدمی کو یہی کافی ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے (اور اشارے سے گھوڑے ہی پر ارکان ادا کرے اگر اتنی بھی فرصت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کرے' فرصت ملتے ہی ادا کر لے جیسے جنگ خندق میں آنحضرتؐ نے کیا تھا)۔

اِضْطِمَامٌ - ہجوم کرنا' ازدحام کرنا۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اضْطَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ اَعْنَقَ - جب حج میں لوگ آپؐ پر ہجوم کرتے تو آپ اونٹ کو میانہ چال چلاتے (دوڑاتے نہیں ایسا نہ ہو کسی کو صدمہ پہنچے)۔

فَدَنَاالنَّاسُ وَاضْطَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ - لوگ نزدیک ہوئے ایک دوسرے سے مل کر چلے۔

باب الضاد مع العين

ضَعْزٌ - خوب روندنا۔

ضَعْضَعَةٌ - گرا دینا' منہدم کرنا۔

تَضَعْضُعٌ - عاجزی کرنا محتاج ہونا' چھپ جانا' عقل جاتی رہنا' ناتواں ہو جانا۔

ضَعْضَاعٌ - بھولا' بے عقل' ناتواں۔

مَا تَضَعْضَعَ اِمْرَءٌ لِاٰ خَرَيُرِيْدُ بِهٖ عَرَضَ الدُّنْيَا اِلَّا ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ - جب کوئی دوسرے کے سامنے دنیا کمانے کے لئے عاجزی کرے (منت سماجت خوشامد تواضع فروتنی جیسے دنیا داروں کا قاعدہ ہوتا ہے) تو اس کے دین کے دو حصے تباہ ہو جائیں گے (تین حصوں میں سے صرف ایک حصہ رہ جائے گا)۔

قَدْ تَضَعْضَعَ بِهِمِ الدَّهْرُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ - زمانہ نے ان کو ذلیل اور خوار بنا دیا آخر قبروں کے اندھیروں میں چلے گئے (مر گئے)۔

ضَعْفٌ یا ضُعْفٌ - ناتواں ہونا' کمزور ہونا۔

ضِعْفٌ - دگنا۔

ضَعَافَةٌ - ناتواں۔

مُضَاعَفَةٌ - دگنا کرنا' جیسے تَضْعِيْفٌ ہے۔

اِضْعَافٌ - دگنا کرنا' کمزور کرنا۔

مَنْ كَانَ مُضْعِفًا فَلْيَرْجِعْ - جس شخص کا جانور کمزور ہو وہ لوٹ جائے (کیونکہ وہ منزل مقصود تک پہنچ نہ سکے گا)۔

اَلْمُضْعِفُ اَمِيْرٌ عَلٰى اَصْحَابِهٖ - جس کا جانور کمزور ہو وہ گویا (سفر میں) اپنے ساتھیوں کا سردار ہے (لوگ اپنے جانوروں کو اس کے ساتھ ہی چلاتے ہیں تیز نہیں چلا سکتے)۔

اَلضَّعِيْفُ اَمِيْرُ الرَّكْبِ - ناتواں اور کمزور آدمی سواروں کا سردار ہے (سب اس کے ساتھ چلتے ہیں)۔

اَهْلُ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعِّفٍ - بہشتی وہ شخص ہے جو ناتواں ہو لوگ اس کو ذلیل اور کمزور سمجھیں (اس کی کم طاقتی اور ناداری کی وجہ سے اس پر ظلم اور جبر کریں)۔

مَالِيْ لَا يَدْ خُلُنِيْ اِلَّا الضُّعَفَاءُ (بہشت کہتی ہے) میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آ رہے ہیں جو کمزور اور ناتواں ہیں (دنیا میں مالدار اور زور آور نہ تھے اکثر بہشت میں ایسے ہی لوگ ہوں گے)

كُلُّ مُتَضَعِّفٍ - بہشتی وہ شخص ہے جس کو لوگ حقیر اور ناتواں سمجھیں۔

كَانَ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ - آپ خطبہ کے درمیان تکبیر بہت کہتے۔

بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ - (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا اس پیغمبر کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا) ہم میں کے نادار کمزور لوگ (مالدار اور رئیس لوگ تو آپ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں)۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ - بے کس و بے بس یعنی بوڑھے بچے عورتیں جن کو مشرکوں نے مکہ میں پکڑ رکھا تھا ان کو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِى الضَّعِيْفَيْنِ - اللہ سے ان دو ناتواناں کے باب میں ڈرتے رہو (یعنی عورتوں اور غلام لونڈی کے بارے میں ان ...... دونوں کو ناجائز تکلیف مت دو ان پر ظلم اور ستم نہ کرو)۔

فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا- ایک شخص کو میں نے کمزور سمجھا (ناتواں اس سے پوچھا) ایک روایت میں فَتَضَيَّفْتُ ہے یہ غلط ہے-

غَلَبَنِیْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنَ فَيُضَعَّفُ وَاَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْقَوِيَّ فَيُفَجَّرُ (حضرت عمرؓ نے کہا) کوفہ والوں نے مجھ کو تنگ کر دیا- اگر میں ان پر کسی ایماندار خداترس کو مامور کرتا ہوں تو اس کو ضعیف اور ناتواں بتاتے ہیں اور اگر کسی زبردست شخص کو مقرر کرتا ہوں تو اس کو فاسق فاجر گنہگار ٹھہراتے ہیں-

ضِعْفَیْ مَا بِمَكَّةَ (یا اللہ مدینہ میں اتنی برکت دے جتنی تو نے مکہ میں دی ہے بلکہ) اس سے دو چند یا سہ چند-

مِنْهُ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ- اس سے لے کر سات سو گنا تک-

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَضْعُفُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً- جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے (اسی طرح گھر میں یا بازار میں (اکیلے) پڑھنے سے)-

فِیْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ- ابو بکر صدیقؓ کے پانی نکالنے میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی (یہ آنحضرتؐ نے خواب میں دیکھا تھا چونکہ ان کی خلافت تھوڑی مدت تک رہی اور ان کے زمانہ میں بڑے بڑے شہر فتح نہیں ہوئے جیسے حضرت عمرؓ کی خلافت میں اس لئے اس کو ناتوانی سے تعبیر کیا)-

يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ- عبداللہ بن عمرؓ اپنے ناتواں بال بچوں کو رات ہی سے مزدلفہ سے منیٰ روانہ کر دیتے (اور خود نماز فجر کے بعد نکلتے اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ آسانی سے کنکریاں وغیرہ مار لیں ہجوم میں ان کو تکلیف نہ ہو)-

هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ- تم کو مدد کن لوگوں کے طفیل سے ملتی ہے انہی کے طفیل سے جو ناتواں، نادار غریب کم استطاعت ہیں (کیونکہ ان کی عبادت خلوص کے ساتھ ہوتی ہے دنیا کی فکریں ان کو زیادہ نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی ایسے لوگوں پر ہوتی ہے اسی لئے اگلے دیندار بادشاہ جنگ میں دونوں قسم کے لشکر ساتھ رکھتے تھے دعا کا لشکر اور دغا کا لشکر)-

وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ- ہم ناتوانی تھی اور ناطاقتی (سواریاں نہ ملنے سے)-

اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ- (ابن عباسؓ نے کہا) میں ان ناتواں بال بچوں میں سے تھا جن کو آنحضرتؐ نے مزدلفہ سے آگے بھیج دیا تھا-

اَلضَّعِيْفُ مَنْ لَّمْ تُدْفَعْ اِلَيْهِ حُجَّةٌ وَّلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ (امام ابوالحسنؒ سے پوچھا گیا اس آیت کی تفسیر میں "سفیها او ضعیفا" کہ ضعیف کس کو کہتے ہیں فرمایا) ضعیف وہ ہوتا ہے جس کو حجت اور بحث کرنا نہ آئے اور نہ اختلاف رائے کو سمجھے (یعنی نادان اور بھولا ہو)-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيْفَ- اللہ تعالیٰ ناتواں مسلمان کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس کے ایمان میں ضعف ہو ڈھل مل یقین ہو)-

رَاَيْتُ فِیْ اَضْعَافِ الثِّيَابِ طِيْنًا- میں نے کپڑوں کی تہوں میں کیچڑ دیکھی-

فِیْ اَضْعَافِ كِتَابِهٖ- اس کی کتاب کے سطور اور حواشی میں "ضَعِيْفٌ مُّضْعِفٌ" وہ بھی ناتواں اس کی سواری کا جانور بھی ناتواں-

سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ فَقَالَ اَلْبُلْهَاءَ فِیْ خِدْرِهَا- آپ سے پوچھا گیا مستضعفین سے کیا مراد ہے فرمایا بھولی بھالی عورتیں جو اپنے پردوں میں رہتی ہیں-

ضَعَلٌ- بچہ دبلا ہونا اس وجہ سے کہ اس کی ماں اس کے باپ کی رشتہ دار ہے (جیسے خالہ یا چچا یا ماموں یا پھوپھی کی بیٹی سے کوئی نکاح کرے تو اولاد اکثر ضعیف ہوتی ہے یہ امر تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے دوسرے موروثی بیماریاں بچوں میں قائم رہتی ہیں اس لئے حکیموں نے اجنبی اور غیر عورتوں سے جو جسمانی طاقت بخوبی رکھتی ہوں شادی کرنا بہتر رکھا ہے)-

ضَاعِلٌ- زبردست اونٹ-

ضَعْوٌ- چھپ جانا-

ضَعَةٌ- ایک درخت کا نام ہے-

ضَعَةٌ - اصل میں وَضْعٌ تھا ذلت کمینگی خواری۔

وَضِیْعٌ - کمینہ بدذات۔

باب الضاد مع الغین

ضَغْبٌ - خرگوش کی طرح آواز نکالنا' ڈرانا' جماع کرنا۔

ضَاغِب - چھپ کر وحشی جانوروں کی آواز نکال کر ڈرانا۔

ضُغَابٌ - خرگوش یا بھیڑیے کی آواز۔

رَجُلٌ ضَغْبٌ - ککڑیاں کھانے کی خواہش رکھنے والا۔

اَرْضٌ مُضْغَبَةٌ - جس زمین میں ککڑیاں بہت ہوں۔

ضَغَابِیْسُ - ککڑیاں (یہ جمع ہے ضَغْبُوْسٌ کی) بعض نے کہا ثمام کی جڑ میں جو گھاس اگتی ہے ہلیون کے مشابہ (اس کو سرکہ اور زیتون کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں)۔

لَابَاْسَ بِاجْتِنَاءِ الضَّغَابِیْسِ فِی الْحَرَمِ - حرم کی زمین میں ککڑیاں توڑنا اور لینا منع نہیں ہے۔

ضَغْثٌ - دانتوں اور داڑھوں سے چبانا۔

ضَغْثٌ - ہلانا' خلط ملط کرنا۔

اِضْغَاثٌ - پریشان' مخلوط' گڑبڑ خواب دیکھنا۔

فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ الضِّغْثِ - ان میں کوئی ایک مٹھا لینے والا ہے۔

ضغث - گھاس وغیرہ کا ایک مٹھا جس میں سب طرح کی بوٹیاں ہوں (بعض نے کہا گٹھا یعنی حُزْمَة - مطلب یہ ہے کہ جس نے دنیا کو بقدر ضرورت تھوڑا سا لیا)۔

فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهٗ ضِغْثًا - (سلمہ ابن اکوعؓ نے کہا) میں نے ان ڈاکوؤں کے ہتھیار لے کر ان کا ایک گھٹا کیا۔

فِیْهِ ثَلَاثُ اَعْیُنٍ اَنْبَتَتْ بِالضِّغْثِ - کوفہ کی مسجد میں تین چشمے ہیں جنہوں نے ضغث اگایا (یعنی وہ ضعث (مٹھا جھاڑو) جس سے اللہ نے حضرت ایوبؑ کو اپنی بیوی کے مارنے کا حکم دیا تھا)۔

لَاَنْ یَّمْشِیَ ضِغْثَانِ مِنْ نَّارٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْعٰی غُلَامِیْ خَلْفِیْ - اگر میرے ساتھ دو گٹھے گھاس کے جلتے ہوئے چلیں یا دو گٹھے لکڑیوں کے جلتے ہوئے تو وہ مجھ کو اس سے اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ میرا غلام میرے پیچھے دوڑتا ہوا چلے (جیسے دنیادار متکبروں کی عادت ہے کہ ان کے غلام نوکر چاکر خدمت گار (ان کے پیچھے دوڑتے چلتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَتَبْتَ عَلَیَّ اِثْمًا اَوْ ضِغْثًا فَامْحُهُ عَنِّیْ (حضرت عمرؓ نے یوں دعا کی) یا اللہ اگر تو نے میرے نامہ واعمال میں کوئی گناہ یا ایسا کام جو خالص تیری رضامندی کے لئے نہ کیا گیا ہو (بلکہ اس میں کوئی نفسانی غرض یار یا مخلوط ہو) لکھا ہو تو اس کو مٹا دے (معاف کر دے نامہ اعمال سے نکال دے)۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ - پریشان خوابوں کے گچھے (سلسلے)۔

كَانَتْ تَضْغَثُ رَاْسَهَا - حضرت عائشہؓ غسل میں اپنا سر ہاتھ سے رگڑتی تھیں (تاکہ پانی اندر پہنچ جائے)۔

فَجَعَلَهٗ ضِغْثًا - اس کا ایک گٹھا بنا دیا۔

ضَغْدٌ - گلا گھونٹنا' حلق دبانا۔

ضَغْضَغَةٌ - بوڑھے شخص کا چبانا جس کے دانت نہ ہوں - اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے بہت باتیں کرنا۔

ضَغْطٌ - نچوڑنا' دبانا' بھینچنا (جیسے مُضَاغَطَةٌ اور اِضْغَاطٌ ہے)۔

تَضَاغُطٌ - ہجوم کرنا۔

ضِغَاطٌ - ہجوم اور اژدھام۔

ضُغْطَةٌ - دباؤ' نچوڑ۔

ضُغْطَةٌ - زحمت' تنگی۔

لَتُضْغَطَنَّ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ - بہشت کے دروازے پر دھکم دھکا ہجوم ہوگا۔

لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی مَنَاكِبُهُمْ لَتَزُوْلُ - بہشتی لوگ بہشت کے دروازے پر دبائے جائیں گے (دھکم دھکا ہوگی) اتنی کہ کندھے اتر جانے کے قریب ہوں گے۔

لَا تُضَاغِطُوْا - ایک دوسرے کو مت دباؤ۔

لَا یَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً - عرب لوگ یوں نہ کہیں کہ ہم کو دبا کر پکڑا گیا (یعنی زور زبردستی سے تم مکہ میں آ گئے ہم مغلوب ہو گئے)۔

لَا يَشْتَرِيَنَّ اَحَدُكُمْ مَالَ امْرِئٍ فِيْ ضُغْطَةٍ مِّنْ سُلْطَانٍ-کوئی تم میں سے دوسرے کا مال حکومت کے دباؤ سے نہ خریدے (بلکہ مال والے کی خوشی اور رضا مندی کے ساتھ بغیر کسی دباؤ یا زور کے- اکثر حکام اور سرکاری عہدہ دار ایسا کیا کرتے ہیں کہ حکومت کا دباؤ ڈال کر رعایا سے سستا مال خرید کر لیتے ہیں جو دوسرے لوگوں کو اتنے داموں پر نہیں ملتا آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا)-

لَا تَجُوْزُ الضُّغْطَةُ-ضغطہ درست نہیں ہے (وہ یہ ہے کہ قرض خواہ مقروض سے اپنے قرض کے ایک حصہ پر صلح کر لے اور باقی قرض معاف کر دے پھر جب ثبوت مل جائے تو سارے مال کا اس پر دعویٰ کر کے اس سے وصول کر لے)-

كَانَ لَا يُجِيْزُ الْاِجْتِهَادَ وَالضُّغْطَةَ (شریح قاضی معاملات میں) جبر و ظلم دباؤ کو جائز نہیں رکھتے تھے (جو معاملہ اس طرح کیا جائے وہ لغو ہے حاکم اس کو فسخ کر دے گا- بعض نے کہا یہاں ضغطہ سے یہ مراد ہے کہ مقروض نادہندی کر کے قرض خواہ کو تنگ کر دے آخر کو اس سے کہے اگر تو اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دے تو میں باقی نقد دیتا ہوں وہ بیچارہ مجبوراً اس پر راضی ہو جائے گو اس کا دل نہ چاہتا ہو)-

يُعْتِقُ الرَّجُلُ مِنْ عَبْدِهٖ مَاشَاءَ ثُلُثًا اَوْرُبُعًا اَوْخُمُسًا لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ ضُغْطَةٌ- آدمی اپنے غلام میں سے جتنا چاہے آزاد کرے اس کا تہائی حصہ یا چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کوئی دباؤ نہیں ہے (کہ خواہ مخواہ کل ہی آزاد کر دے یا اتنا حصہ)-

لَمَّا رَجَعَ عَنِ الْعَمَلِ قَالَتْ لَهٗ اِمْرَاَتُهٗ اَيْنَ مَا جِئْتَ بِهٖ فَقَالَ كَانَ مَعِيَ ضَاغِطٌ- جب معاذ بن جبلؓ حکومت سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر آئے تو ان کی بیوی کہنے لگی کیا کما کر لائے وہ کمائی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا میرے ساتھ ایک دباؤ رکھنے والا تھا (جو میرے ہر کام کو دیکھتا رہتا مراد اللہ تعالیٰ ہے)-

كَيْفَ صَارَ التَّكْبِيْرُ يَذْهَبُ بِالضِّغَاطِ هُنَاكَ (رمی جمار کے وقت یا حج میں) اللہ اکبر کہنے سے ہجوم کیوں گھٹ جاتا ہے (انہوں نے کہا جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار ان تراشیدہ بتوں کی طرح نہیں ہے نہ اور ٹھاکروں کی طرح جن کو مشرک پوجتے ہیں پس شیطان اور اس کے لشکر والے جو حاجیوں کے راستے تنگ کرتے ہیں یہ آواز سن کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور فرشتے ان کا پیچھا کرتے ہیں)-

ضَغْمٌ-کاٹنا' نوچنا-

ضُغَامَة-جو منہ سے نکال کر پھینکا جائے-

ضَيْغَمٌ-شیر اور کاٹنے والا-

فَغَدَا عَلَيْهِ الْاَسَدُ فَاَخَذَ بِرَأْسِهٖ فَضَغَمَهٗ- صبح کو شیر اس پر لپکا اور اس کا سر پکڑ کر چبا ڈالا (یہ آنحضرتؐ کی بددعا کا اثر تھا (آپ نے دعا کی تھی یا اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے)-

اَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ جَرْحِ الدَّهْرِ وَضَغْمِ الْفَقْرِ- اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی زخم رسانی اور محتاج کے کاٹنے سے محفوظ رکھے-

ضَغْنٌ-حسد کرنا' ہونسنا مائل ہونا-

مُضَاغَنَةٌ-حسد اور کینہ رکھنا (جیسے تَضَاغُنٌ ہے-)

ضِغْنَةٌ-کینہ (ضَغَائِنُ جمع ہے)-

ضِغْنٌ-گوشہ اور کونا- پہاڑ کی گود' پہاڑ کا پہلو بغل' میلان' شوق حسد (اس کی جمع اَضْغَانٌ ہے)

ضَغِنٌ-ٹیڑھا' کج-

فَيَكُوْنُ دِمَاءٌ فِيْ عَمْيَاءَ فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ وَّحَمْلِ سِلَاحٍ-اندھا دھند خون ہوں گے نہ تو کینہ کی وجہ سے نہ ہتھیار اٹھا کر (یعنی علانیہ جنگ کے ساتھ)-

فَاِنَّمَا شَهِدُوْاعَنْ ضِغْنٍ (جب لوگ کسی شخص کے خلاف ایک جرم کی گواہی دیں اور مجرم حاضر نہ ہو) تو وہ گواہی کینہ اور عداوت کی وجہ سے ہوگی (ورنہ اس کی منہ پر گواہی دیتے پیٹھ پیچھے ایسی گواہی دینا دشمنی کی دلیل ہے)-

اِنَّا لَنَعْرِفُ الضَّغَائِنَ فِيْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ-(حضرت عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگوں کے چہروں پر کینہ پاتے ہیں (بعض لوگ قریش کے ہم سے صفائی کے ساتھ نہیں ملتے ان کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنی ہاشم سے کینہ رکھتے ہیں)-

يَكُوْنُ فِيْ دَابَّتِهِ الضِّغْنُ - اس کے جانور میں سرکشی ہو (سوار کی اطاعت نہ کرے خندہ ہو)۔

فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ يُذْهِبُ الضَّغَائِنَ - ہدیہ اور تحفہ بھیجنا دلوں کے کینوں کو دور کر دیتا ہے (دشمن اس کی وجہ سے دوست بن جاتے ہیں)۔

وَكَانَ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ - دونوں قبیلوں میں دشمنیاں تھیں (دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ رکھتے تھے یعنی اوس اور خزرج)۔

ضَغْوٌ - یا ضغاء چیخنا چلانا ذلیل بننا خیانت کرنا۔

اِضْغَاءٌ - چیخوانا۔

تَضَاغِيْ - چلانا فریاد کرنا واویلا کرنا۔

اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكِ تَضَاغِيَهُمْ فِي النَّارِ - اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو مشرکوں کی اولاد کا دوزخ میں چیخنا چلانا سنا دے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کی اولاد بھی جن کو اللہ چاہے گا انہی کے ساتھ دوزخ میں رہے گی)۔

وَلٰكِنِّي اُكْرِمُكَ اَنْ تَضْغُوَ هٰؤُلَاءِ الصِّبْيَةُ عِنْدَ رَأْسِكَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا - میں تیری خاطر اس طرح سے کرتا ہوں کہ یہ بچے صبح اور شام (ہر روز) تیرے سر پر چیخیں چلائیں (ہائے واویلا کریں)۔

وَصِبْيَتِيْ يَتَضَاغَوْنَ حَوْلِيْ - میرے بچے میرے گرد غل پکار رہے تھے (بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے)۔

فَاَلْوٰى بِهَا حَتّٰى سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ كِلَابِهِمْ - حضرت جبرئیلؑ ان بستیوں کو اوپر لے کر اڑے یہاں تک کہ آسمان والوں نے ان کے کتوں کا پکارنا سنا (یعنی سدوم وغیرہ حضرت لوطؑ کی بستیوں کو)۔

حَتّٰى سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ ضَوَاغِيَ كِلَابِهَا - یہاں تک کہ فرشتوں نے ان کے چلانے والے کتوں کی آواز سنی۔ (ضَوَاغِي جمع ہے ضَاغِيَة کی یعنی چلانے والی)۔

باب الضاد مع الفاء

ضَفْدٌ - ہتھیلی سے مارنا۔

ضَفْدَعَةٌ - مینڈک پیدا ہو جانا۔

ضِفْدَعٌ یا ضَفْدَعٌ یا ضُفْدُعٌ یا ضِفْدِعٌ یا ضُفْدَعٌ - مینڈک۔

فَنَهَاهُ عَنْ قَتْلِهَا (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ میں اسے ایک دوا میں ڈالنا چاہتا ہوں) آپ نے اس کے قتل سے منع فرمایا۔ ضَفَادِعٌ جمع ہے۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ وَّعَدَّ مِنْهَا الضِّفْدَاعَ - آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ان میں ایک مینڈک ہے (کہتے ہیں مینڈک نے حضرت ابراہیمؑ کی آگ پر پانی ڈالا تھا)۔

نَقَّتْ ضَفَادِعُ بَطْنِهِ - اس کا پیٹ بھوک سے قرقر کرنے لگا (ریاح کی آوازیں نکلنے لگیں)۔

ضَفْرٌ - کودنا، دوڑنا، بالوں کو گوندھنا، بٹنا، کوئی عمارت بغیر چونے گارے کے صرف پتھر سے بنانا، ڈالنا، جوڑنا۔

مُضَافَرَةٌ مدد کرنا (جیسے تَضَافُرٌ ہے)۔

ضَفِيْرَةٌ - بالوں کی لٹ جو الگ گوندھی گئی ہو۔

اِنَّ طَلْحَةَ نَازَعَهُ فِيْ ضَفِيْرَةٍ كَانَ عَلِيٌّ ضَفَرَهَا فِيْ وَادٍ - طلحہؓ نے حضرت علیؓ سے جھگڑا کیا ایک نالی کے بارے میں جو حضرت علیؓ نے ایک وادی میں بنائی تھی (ضفیرہ لمبی نالی کو کہتے ہیں جو لکڑی پتھر سے پانی روکنے کے لئے بنائی جائے)۔

فَقَامَ عَلٰى ضَفِيْرَةِ السُّدَّةِ - وہ دروازے کے ضفیرہ (چھجہ) پر کھڑے ہوئے (یعنی اس سائبان پر جو دروازے پر چھت کی طرح بناتے ہیں)۔

وَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَرَاءَ الضَّفِيْرَةِ - اپنے ہاتھ سے ضفیرہ کے پیچھے اشارہ کیا۔

اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ - میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں۔ (اس میں چوٹیاں گوندھ کر بناتی ہوں یا میں اپنے سر کی چوٹیوں کو مضبوط گوندھتی ہوں)۔

مَنْ عَقَصَ اَوْضَفَرَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ - جو شخص جوڑا باندھے ہو یا بال گوندھے ہو اس کو (حج میں احرام کھولتے وقت سر منڈانا ضروری ہے (قصر کافی نہیں ہے)۔

مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ- جو شخص بال گوندھے ہو وہ سر منڈائے-

اَلضَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُجَمِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ- بال گوندھنے والا اور گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو جمانے والا اور جوڑا باندھنے والا ان سب کو سر منڈانا چاہئے-

اِنَّهٗ غَرَزَ ضَفْرَهٗ فِيْ قَفَاهُ- امام حسنؓ نے اپنے بالوں کی چوٹی پیچھے باندھ لی تھی (یعنی اڑس لی تھی)-

اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ- جب لونڈی فاحشہ ہو جائے زنا کرائے تو اس کو بیچ ڈال گو ایک بالوں کی بٹی ہوئی رسی کے بدلے سہی (کیونکہ بیچنے میں یہ گمان ہے کہ شاید دوسرے شخص کے پاس جا کر اس کے حسن سلوک سے راضی ہو جائے یا اس کے رعب وداب میں آ کر حرام کاری چھوڑ دے)-

مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فِيْ ضَفِيْرِ الْبَحْرِ فَكُلْهُ- جس مچھلی پر سے دریا کا پانی ہٹ جائے وہ کنارے پر رہ جائے اس کو کھا-

لَا تُضَافِرُ الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- (جو شخص مر جاتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس بہتری ملتی ہے) وہ پھر کبھی دنیا میں آنا نہیں چاہتا اور نہ دنیا کی طرف کودنا چاہتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے (وہ چاہتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوبارہ مارا جائے کیونکہ شہادت کی فضیلت وہاں دیکھتا ہے)-

مُضَافَرَةُ الْقَوْمِ- قوم کی امداد اور اعانت-

ضَفْزٌ- لقمہ منہ میں ڈالنا' ہٹانا' جماع کرنا-

مَلْعُوْنٌ كُلُّ ضَفَّازٍ- ہر چغل خور ملعون ہے (اس پر خدا کی پھٹکار)-

فَيَضْفِزُوْنَهٗ فِيْ اَحَدِهِمْ- وہ ان میں سے کسی کے منہ میں اس کو ڈالیں گے لقمہ کرائیں گے-

ضَفَزْتُ الْبَعِيْرَ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے اونٹ کے منہ میں بڑے بڑے لقمے ڈالے یعنی زبردستی کھلائے-

ضَفَائِزُ- بڑے بڑے لقمے-

ضَفِيْزٌ- وہ جو جو اونٹ کو کھلائے جاتے ہیں-

مَنِ اغْتَجَنَ بِمَائِهٖ فَلْيَضْفِزْهُ بَعِيْرَهٗ (آنحضرتؐ قوم ثمود کے چشمے پر گزرے تو فرمایا) جس شخص نے اس کے پانی سے آٹا گوندھا ہو تو (اس کو خود نہ کھائے بلکہ) وہ آٹا اپنے اونٹ کو ایک لقمہ کرا دے (اس کو کھلا دے چونکہ ثمود کی قوم پر اللہ کا عذاب اترا تھا اس لئے آپ نے ان کا پانی بھی استعمال کرنا مناسب نہ سمجھا)-

اِلَا اِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ يُحِبُّوْنَكَ يُضْفَزُوْنَ الْاِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهٗ قَالَهَا ثَلٰثًا (آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا) دیکھو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تمہاری محبت کا دعویٰ کریں گے ان کے منہ میں اسلام کا لقمہ دیا جائے گا پھر وہ اس کو نکال کر پھینک دیں گے- تین بار یہ فرمایا-

ضَفَزَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ- آنحضرتؐ صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑ کر چلے-

لَمَّا قُتِلَ ذُوالثُّدَيَّةِ ضَفَزَ اَصْحَابُ عَلِيٍّ ضَفْزًا- جب (خارجیوں کی طرف سے) ذوالثدیہ مارا گیا (جس کا ایک ہاتھ ندارد اور چونچی کی طرح گوشت لٹک رہا تھا اور اس کی خبر آنحضرتؐ نے پیشتر ہی سے دے دی تھی کہ یہ شخص ان لوگوں کی گروہ میں ہوگا جو اسلام سے باہر ہو جائیں گے) تو حضرت علیؓ کے ساتھی خوشی کے مارے اچھلنے کودنے لگے (پہلے پہل ان کو ذرا تردد ہوا تھا کہ خارجی لوگ جو بظاہر قاری قرآن اور عابد زاہد تہجد گزار تھے ان کو مارنے میں کہیں ہم گنہگار نہ ہوں جب آنحضرتؐ کی پیشین گوئی کے مطابق ذوالثدیہ کو اس گروہ میں پایا تو خوش ہو گئے اور ان کا تردد دور ہو گیا)-

اَوْتَرَ بِسَبْعٍ اَوْ تِسْعٍ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سُمِعَ ضَفِيْرُهٗ اَوْ ضَفِيْزُهٗ- آنحضرتؐ نے وتر کی سات رکعتیں پڑھیں یا نو رکعتیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی- (خطابی نے کہا ضفیز تو کوئی لفظ نہیں ہے البتہ ضفیر کہتے ہیں غطیط کو یعنی سونے والے کی جو آواز نکلتی ہے (خراٹے کو) ایک روایت میں صفیر ہے صاد مہملہ سے سیوطی نے کہا یہی ٹھیک ہے یعنی وہ آواز جو ہونٹوں سے نکلتی ہے)-

ضَفْطٌ- باندھنا-

ضَفَاطَةٌ - پیٹ بڑا ہونا' جہالت' کم عقلی-

تَضَافُظٌ - ٹھوس ہونا-

ضَافِطَةٌ - لدو اونٹ' رذیل کمینے لوگ-

فَقَدِمَ ضَافِطَةٌ مِّنَ الدَّرْمَكِ - میدے کا ایک قافلہ آیا-

ضَافِطٌ اور ضَفَّاطٌ - وہ لوگ جو غلہ اور اسباب باہر سے لاتے ہیں اور جو جانوروں کو کرایہ پر چلاتا ہے (آنحضرتؐ کے زمانہ میں یہ نبط کے قوم کے لوگ تھے جو مدینہ میں آٹا میدہ تیل وغیرہ لایا کرتے)-

اِنَّ ضَفَّاطِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ - مدینہ میں بنجارے (غلہ کے بیوپاری) آئے-

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضَّفَاطَةِ - یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کم عقلی سے (یعنی ضعف رائے اور جہالت سے)-

اَنَا اُوْتِرُ حِيْنَ يَنَامُ الضَّفْطٰى - میں اس وقت وتر کی نماز پڑھتا ہوں جب نادان کم عقل لوگ سوتے رہتے ہیں (یہ دونوں حضرت عمرؓ کے قول ہیں)-

اِذَا سَرَّكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلَى الرَّجُلِ الضَّفِيْطِ الْمُطَاعِ فِىْ قَوْمِهٖ فَانْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا - اگر تم کو ایسے شخص کو دیکھنا بھلا لگے جو کم عقل ہو لیکن اس کے قوم والے اس کی اطاعت کرتے ہوں تو اس کو دیکھو (یعنی عیینہ بن حصن کو بعض نے کہا ضفیط سخی کو بھی کہتے ہیں اور شریر اونٹ کو اور جاہل کو بھی)-

اِنَّ فِىْ ضَفَطَاتٍ وَهٰذِهٖ اِحْدٰى ضَفَطَاتِىْ (ابن عباسؓ نے کہا) مجھ میں چند نادانی کی باتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے (یعنی میری غلطی اور غفلت ہے)-

اِنِّىْ لَا رَاهُ ضَفِيْطًا (ابن سیرین کو کسی آدمی کی کوئی بات پہنچی تو انہوں نے کہا) میں تو اس کو نادان کم عقل سمجھتا ہوں-

اِنَّهٗ شَهِدَ نِكَاحًا فَقَالَ اَيْنَ ضَفَاطَتُكُمْ - ابن سیرینؒ ایک شادی میں گئے (وہاں ڈھول ڈھمکا کچھ نہ تھا) تو کہنے لگے اجی تمہارا کھیل تماشا کہاں ہے (یعنی باجا وغیرہ' مرادف ہے جو عرب لوگ شادی اور خوشی کی رسموں میں بجایا کرتے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک انصاری کی شادی میں فرمایا لہو کہاں ہے یعنی گانا بجانا - اہل ظاہر اور ایک طائفہ علمائے اہلحدیث نے شادی اور خوشی کی رسموں میں گانا بجانا جائز رکھا ہے اور ہر ایک قوم کے مروجہ باجے کو دف پر قیاس کیا ہے لیکن بعض علماء نے صرف دف بجانا جائز رکھا ہے اور دوسرے تمام باجوں کو ناجائز رکھا ہے)-

ضَفٌّ - ساری ہتھیلی لگا کر دودھ دوہنا جمع کرنا' اژدھام' ہجوم کرنا-

تَضَافٌّ - ہلکا ہونا - جمع ہونا-

ضَفَاقَةٌ - بے عقل-

اِنَّهٗ لَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ - آنحضرتؐ نے کبھی گوشت روٹی پیٹ بھر کر اکیلے نہیں کھایا (بلکہ لوگوں کے ساتھ مل کر بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ گوشت روٹی سے سیر نہیں ہوئے مگر تنگی اور قلت کے ساتھ یعنی فراغت کے ساتھ آپ کو گوشت روٹی کھانے کا ساری عمر موقع نہیں ملا - بعض نے کہا ضفف یہ ہے کہ کھانا کھانے والوں کے برابر ہو)-

اَحَبُّ الطَّعَامِ مَا كَانَ عَلٰى ضَفَفٍ - بہت مزے دار وہ کھانا ہوتا ہے جو بھوک کی سختی کے بعد ملے یا محنت مشقت اور تکلیف اور شدت کے بعد یا بہتر وہ کھانا ہے جس پر کھانے والوں کا ہجوم ہو یا کھانے کے برتن میں بہت ہاتھ پڑ رہے ہوں-

فَيَقِفُ صِفَّتَىْ جُفُوْنِهٖ - ان کی پلکوں کے دونوں جانب ٹھہرے (اصل میں ضِفَّةٌ نہر کے ایک کنارے کو کہتے ہیں مجازاً پلک کے کنارے کو کہنے لگے)-

ضَفْنٌ - بیٹھنے کے لئے آنا' سرین پر پاؤں مارنا-

ضِفَنٌّ اور ضِفِنٌّ - بونا - احمق-

ضَفَنْتُ جَارِيَةً لَهَا - اپنی لونڈی کے سرین (چوتڑوں) پر پاؤں سے مارا-

ضَفْوٌ - بال بہت کرنا - بھر کر بہ نکلنا-

ضَفًا - جانب-

ضَفْوَةٌ - عورت-

باب الضاد مع القاف

ضَقٌّ - آواز کرنا (جیسے طقّ ہے)۔

باب الضاد مع الکاف

ضَکْزٌ - زور سے چٹکی لینا - زور سے چھونا۔
ضَکْضَکَۃٌ - جلدی چلانا، دبانا۔
تَضَکْضُکٌ - شگفتہ ہونا، کھلنا۔
ضَکْضَاکٌ اور ضُکَاضِکٌ - چھوٹا ٹھوس (مؤنث ضَکْضَاکَۃٌ اور ضُکَاضِکَۃٌ ہے)۔
ضَکٌّ - دبانا، تنگ ہونا، بھینچنا - مغلوب کرنا۔
ضَکْلٌ - تھوڑا پانی۔
ضَیْکَلٌ - بڑا - موٹا، ننگا، فقیر، بڑے ڈول ڈیل کا، (ضیاکل اور ضیاکلۃ جمع ہے)۔
اَضْکَل - ننگا، برہنہ۔

باب الضاد مع اللام

ضُلَضِلٌ - یا ضَلَضِلٌ یا ضُلَضُلَۃٌ - غلیظ زمین اور پتھر جس کو آدمی اٹھا سکے۔
ضُلَاضِلٌ اور ضُلَضِلٌ - ہوشیار، راستہ بتانیوالا۔
اَرْضٌ ضُلَضِلَۃٌ - جس زمین میں آدمی راستہ بھول جائے۔
ضَلْضَلَۃٌ - گمراہی۔
ضَلَاضِلُ الْمَاءِ - جو پانی بچ رہے۔
ضَلْعٌ - مائل ہونا، کج ہونا، ظلم کرنا، پسلی پر مارنا، کھانے یا پانی سے بہت سیر کرنا۔
تَضْلِیْعٌ - کپڑے پر چوکونے نقش بنانا جھکانا - مائل کرنا، ٹیڑھا کرنا۔
اِضْطِلَاعٌ - قوی ہونا۔
ضَلَعٌ - کجی۔
ضِلَعٌ - نرم باریک پہاڑ، ٹیڑھی لکڑی، پسلی - خربوزہ وغیرہ کی پھانک قاش چھوٹا پہاڑ، پھندا۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ - تیری پناہ سستی اور قرض کے بوجھ سے (اصل میں ضلع کے معنی کجی کے ہیں چونکہ قرض کا بوجھ آدمی کو کج کر دیتا ہے اس کی استقامت کھو دیتا ہے لہذا اس بوجھ کو بھی کہنے لگے)۔

وَارُدُدْ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا يُضْلِعُكَ مِنَ الْخُطُوْبِ - اللہ اور اس کے رسول کی طرف ان کاموں کو پھیر دے جو تجھ پر بوجھ ہوں۔

فَرَاَى ضَلْعَ مُعَاوِيَةَ مَعَ مَرْوَانَ (عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا) دیکھا کہ معاویہ مروان کی طرف مائل ہیں (حالانکہ یہی مروان حضرت عثمانؓ کے قتل کا سبب ہوا)۔

لَا تَنْقُشِ الشَّوْكَةَ بِالشَّوْكَةِ فَاِنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا - کانٹے کو کانٹے سے مت نکال وہ تو اپنے ہم جنس کی طرف جھکیگا (یہ ایک مثل ہے جیسے) - ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

حُتِّيْهِ بِضِلَعٍ - حیض کے خون کو ایک ٹیڑھی لکڑی سے کھرچ ڈال۔

كَاَنِّىْ اَرَاهُمْ مُقَتَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ - (آنحضرت نے جنگ بدر میں فرمایا) میں ان کافروں کو دیکھتا ہوں وہ اس اکیلی سرخ پہاڑی میں قتل کئے گئے ہیں۔

اِنَّ ضَلْعَ قُرَيْشٍ عِنْدَ هٰذِهِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ - اس اکیلی سرخ پہاڑی پر قریش کے کافر کج ہوں گے (یعنی مارے جائیں گے)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ - آنحضرت کا دہن کشادہ تھا (یہ مردوں کی عمدہ صفت ہے اور عورتوں میں تنگ دہن ہونا)۔

بعض نے کہا ضلیع الفم کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے دانت بڑے بڑے تھے ضَلِيْعٌ پورے اعضا والے سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

قَالَ لَهُ الْجِنِّىْ اِنِّىْ مِنْهُمْ لَضَلِيْعٌ (حضرت عمرؓ سے جن نے کہا) میں ان میں بڑا بھاری اعضا والا ہوں (بعض نے یوں

ترجمہ کیا ہے میرا سینہ چوڑا اور پسلیاں کشادہ ہیں)۔

فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا۔ میں نے یہ آرزو کی کاش میں ان دونوں سے بڑھ کر زور دار لوگوں کے بیچ میں ہوتا (یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا قول ہے جنگ بدر کی صف میں جب وہ دو انصاری نوجوانوں معاذ اور معوذ کے درمیان تھے انہی دونوں نے وہ بہادری کی کہ باید وشاید ابوجہل پر چیل کی طرح جھپٹے اور تلواروں سے مار کر اس کو گرا دیا)۔

حَتّٰى يُمُوْتَ الْاَعْجَلُ۔ یہاں تک کہ جس کی موت پہلے لکھی ہو وہ مر جائے۔

كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ۔ جو بوجھ آنحضرت پر ڈالا گیا تھا آپ نے زور سے اس کو اٹھایا اور تیری اطاعت کی (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرت کی توصیف میں فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بار نبوت اور ہدایت خلق اللہ کا آپ پر رکھا آپ نے بڑے زور دار قوت کے ساتھ اس کو اٹھایا اور تمام تکالیف اور آفتوں کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ کا حکم اس کے بندوں کو پہنچایا)۔

فَاَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ۔ آپ نے زمزم کا پانی ڈول کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر اتنا پیا کہ پسلیاں لمبی ہو گئیں (یعنی خوب چھک کر پیا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَضَلَّعُ مِنْ زَمْزَمَ۔ ابن عباسؓ زمزم کا پانی خوب چھک کر پیتے تھے۔

اٰيَةُ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ۔ منافقوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ زمزم کا پانی چھک کر نہیں پیتے (کیونکہ ان کو اللہ اور رسول پر ایمان نہیں ہے وہ زمزم کے پانی کو متبرک ہی نہیں سمجھتے تو سیر ہو کر کیوں پئیں لگے لوگوں کو دکھانے کے لئے ذرا سا پی لیتے ہیں)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ سِيَرَاءُ مُضَلَّعٌ بِقَزٍّ۔ آنحضرت کو ایک دھاریدار ریشمی کپڑا تحفہ میں بھیجا گیا جس میں ریشم کے چوخانے بنے ہوئے تھے۔

مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔ (حضرت علیؓ سے پوچھا گیا) قسی کیا کپڑا ہے؟ (جس سے آنحضرت نے منع فرمایا) انھوں نے کہا قسی وہ کپڑے ہیں جن پر ریشمی چوخانے بنے ہوتے ہیں ان میں ریشم مخلوط ہوتا ہے۔

اَلْحِمْلُ الْمُضْلِعُ وَالشَّرُّ الَّذِىْ لَا يَنْقَطِعُ اِظْهَارُ الْبِدَعِ۔ بھاری بوجھ جو پسلیاں توڑے اور بہت برا کام جس کی برائی ختم نہ ہو کیا ہے، دین میں بدعتیں نکالنا (معاذ اللہ بدعت نکالنا بڑا سخت گناہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہوں کو آدمی گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور اس پر نادم اور شرمندہ رہتا ہے برخلاف بدعتی کے وہ اپنی نکالی ہوئی بدعت کو اچھا اور ثواب کا کام سمجھ کر اس کو کرتا ہے تو اس میں دھرا گناہ ہوا بلکہ کفر کی حد تک پہنچا کیونکہ گناہ کو نیکی سمجھا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

(ایک روایت میں اَلْحِمْلُ الْمُظْلِعُ ہے ظائے معجمہ سے یعنی لنگڑا کرنے والا بوجھ)۔

فَاَمَرَ بِضِلَعَيْنِ يَا ضِلْعَيْنِ۔ دو پسلیاں لانے کا حکم دیا۔

وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهَا۔ پسلی کا اوپر کا حصہ بہت کج ہوتا ہے (اس کا سیدھا ممکن نہیں اگر زور کر کے سیدھا کرو تو وہ ٹوٹ جاتی ہے یہی حال عورتوں کا ہے ان کی خلقت پسلی سے ہے جس میں کجی ہوتی ہے اس لئے نرمی سے سمجھا بجھا کر ان کو سیدھا کرو تو درستی کی امید ہوتی ہے اگر یک بارگی سختی سے ان کو سیدھا کرنا چاہو تو یہ ممکن نہیں ان کو طلاق دے دو چھوڑ دو تو اور بات ہے یہی گویا ٹوٹنا ہے)۔

اِضْطَلَعَ بِهٖ۔ اس پر قادر ہوا۔

ضَلَالٌ یا ضَلَالَةٌ۔ گمراہ ہونا، بھٹک جانا، سیدھی راہ سے مڑ جانا، مر جانا، ہلاک ہونا۔

اِضْلَالٌ اور تَضْلِيْلٌ۔ گمراہ کرنا، ہلاک کرنا۔ تلف کرنا۔

تَضَالٌّ۔ گمراہی کا دعوی کرنا۔

اِسْتِضْلَالٌ۔ گمراہی چاہنا۔

ضِلٌّ اور ضُلٌّ۔ گمراہی۔

ضُلُّ بْنُ ضُلٍّ۔ گمراہ یا جس کا باپ معلوم نہ ہو یا جس میں بھلائی نہ ہو۔

لَوْ لَا اَنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَاْنٰكُمْ عِقَالًا۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی نیک کام کو باطل کرنا پسند نہیں

کرتا تو ہم ایک رسی کا بھی تمہارا نقصان نہ کرتے-

ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا-دنیا کی زندگی میں اس کی فکروں میں ان کی محنت اور کوشش اکارت گئی (زندگی بھر کی اصلاح اور درستی میں مصروف رہے-آخرت کی کچھ فکر نہ کی)-

ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ-مؤمن کا گمشدہ جانور (جو اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے جیسے بیل بھنسا اونٹ وغیرہ) لے لینا دوزخ میں جلنا ہے-(البتہ بکری کا لے لینا درست ہے چونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ بھیڑیے کا ڈر ہے کہیں اس کو کھا لے اصل میں ضالۃ- ہر گمے ہوئے جانور کو کہتے ہیں جو اپنے مالک کے پاس نکلکر بھٹک گیا ہو اسی طرح ہر گمی ہوئی چیز کو)-

کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ یا الْکَلِمَۃُ الْحَکِیْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ-حکمت اور عقلمندی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے (جہاں اس کو پائے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر فوراً لے لے یا ہمیشہ اس کی تلاش میں رہے)-

(ایک روایت میں ضَالَّۃُ کُلِّ حَکِیْمٍ ہے یعنی حکیم حکمت کی بات کی تلاش میں اس طرح رہتا ہے جس طرح کوئی اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں رہتا ہے-ذُرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ لَعَلِّیْ اَضِلُّ اللّٰہَ-میری لاش جلا کر راکھ کر ڈالو پھر اس کو آندھی میں اڑا دو شاید میں اللہ کو نہ مل سکوں (اور اس کے عذاب سے بچ جاؤں)-

ضَلَلْتُ الشَّیْئَ یا ضَلِلْتُہٗ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یہ اس وقت کہتے ہیں جب تو کسی چیز کا ٹھکانا بھول جائے-تجھ کو معلوم نہ رہے کہ وہ کہاں ہے اور اَضْلَلْتُہٗ-جب تو اس کو تلف کر دے-

ضَلَّ النَّاسِی-اسکو یاد نہیں رہا-

اَضْلَلْتُہٗ-میں نے اس کو گمراہ پایا-گمراہ کر دیا-

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی قَوْمَہٗ فَاَضَلَّھُمْ-آنحضرت اپنی قوم قریش میں جب آئے تو ان کو گمراہ پایا (شرک میں گرفتار سچے خدا سے غافل)-

سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّۃٌ اِنْ عَصَیْتُمُوْھُمْ ضَلَلْتُمْ-تم پر عنقریب ایسے حاکم ہوں گے اگر تم ان کی نافرمانی کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے (مراد وہ حاکم ہیں جو فسق و فجور میں گرفتار ہوں یا رعایا کے حال سے بے خبر یا ان پر ظلم کرتے ہوں-مطلب یہ ہے کہ ان **کے جور اور ظلم پر صبر کرنا چاہئے اور حتی المقدور مسلمانوں کی** جماعت میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنے سے بچنا چاہئے)-

اِنْ کَانَ وَلَا بُدَّ فَا لْمَلِكُ الضِّلِّیْلُ (حضرت علیؓ سے پوچھا گیا سب شاعروں میں بڑا شاعر کون ہے؟) فرمایا اگر کوئی بڑا شاعر ہو تو وہ گمراہ بادشاہ ہے (یعنی امرء القیس جو عرب کے قدیم شاعروں میں سب سے بڑا شاعر تھا-حضرت علیؓ کے عہد میں متاخرین شعرائے عرب میں پیدا نہیں ہوئے تھے-جیسے متنبیؔ ابوتمام بحتری بوعبادہ وغیرہم ورنہ ان کے اشعار کے مقابل امرؤ القیس کے اشعار کچھ نہیں ہیں)-

کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ-تم میں ہر ایک گمراہ ہے مگر جس کو میں سیدھے راستے پر لگاؤں (اسی لئے نماز کی ہر رکعت میں اھدنا الصراط المستقیم کہنے کا حکم ہوا یعنی ہم کو سچی سیدھی راہ پر لگا دے)-

فَضَالَّۃُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْلِاَخِیْكَ-پھر اس نے گمی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی (یا بھیڑیے کی یعنی اسکو اٹھا لے کیونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بھیڑیا اس کو پکڑ سکتا ہے برخلاف اونٹ اور گائے بیل وغیرہ کے مگر جس ملک میں شیر ہوں وہاں اونٹ اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا بھی اٹھا لینا درست ہے کیونکہ شیر ان جانوروں کو بھی پکڑتا اور ہلاک کرتا ہے)-

مَنْ اٰوٰی ضَالَّۃً فَھُوَ ضَالٌّ مَالَمْ یُعَرِّفْ-جو شخص گمشدہ چیز کو لے لے اپنے پاس رکھ چھوڑے وہ گمراہ ہے جب تک کہ لوگوں کو نہ پہنچائے (دریافت نہ کرے کہ یہ کس کی چیز ہے)-

اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ-جس زمین میں لوگ راستہ بھول جاتے ہوں (وہاں کوئی نشان وغیرہ راستہ پہچاننے کا نہ ہو) ایسی زمین میں کسی کو راستہ بتانا-

ضَلَّ کُلُّ وَاحِدٍ صَاحِبَہٗ-ہر ایک اپنے ساتھی سے الگ ہو گیا اس کو کھو دیا (یعنی کسی کو دوسرے کا پتہ معلوم نہ رہا) ضللۃ جمع ہے ضال کی-

تُرْكَبُ الضَّالَّةُ-گمشدہ جانور پر اس کو پانے والا سواری کر سکتا ہے (اس کو دانے چارے کے بدلے جیسے گرو یدار گروی جانور پر سواری کر سکتا ہے اس کا دودھ دوہ سکتا ہے)-

غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ-سوائے گمراہ اور گمراہ کرنے والے کے-

باب الضاد مع الميم

ضَمْجٌ-اتنی خوشبو لتھیڑنا گویا وہ ٹپک رہی ہے-

ضَمَجٌ-جوش مارنا چپک جانا-

ضَمَّجٌ-بمعنی ضَمَج ہے یعنی چمٹ جانا-

ضَمْخٌ-اتنی خوشبو لگانا گویا وہ ٹپک رہی ہے یا ٹپکنے کے قریب ہو گئی ہے (جیسے تم تَضْمِيْخٌ ہے) اِنْضِمَاخٌ اور تَضَمُّخٌ-خوشبو لتھڑ جانا-

اِنَّهٗ كَانَ يُضَمِّخُ رَأْسَهٗ بِالطِّيْبِ-آنحضرت اپنے سر میں خوشبو لتھیڑتے تھے-

اِنَّهٗ كَانَ مُتَضَمِّخًا بِالْخَلُوْقِ-آنحضرت خوشبو میں لتھڑے (بسے) ہوئے تھے-

اَلْمَلِكُ الْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ-فرشتے اس بادشاہ کے نزدیک نہیں جاتے جو خوشبو میں لتھڑا (بسا) رہے (ہر وقت عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں رہے عیش اور تلذذات میں اپنا وقت گزارے رعایا کی اس کو فکر نہ ہو)-

ضَمْحَلَةٌ-مٹ جانا-

اِضْمِحْلَالٌ-ناتواں ہو جانا-چلدینا-کھل جانا جدا ہو جانا-پھٹ جانا-نیست و نابود ہونا-

ضَمْدٌ-زخم پر پٹی باندھنا' لیپ کرنا (جیسے ضِمَادٌ ہے) سر پر مارنا-دوخاوند رکھنا (یعنی آشنا خاوند کے ساتھ)-

ضَمَدٌ-سوکھ جانا-حسد کرنا-سخت غصہ ہونا-

تَضْمِيْدٌ-لیپ کرنا-سر پر پٹی باندھنا-

اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ فَضَمِدَ (حضرت علیؓ سے کسی نے کہا) کیا تم نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا حکم دیا یہ سنکر وہ بہت غصے ہوئے-

مِنْ خُوْصٍ وَّضَمْدٍ-کھجور کے ہرے اور سوکھی پتھلیا ہے-

اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا يَضُرُّكَ اَنْ تَكُوْنَ بِجَانِبِ ضَمَدٍ (ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا میں جنگل میں چلا جاؤں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا) اللہ سے ڈرتا رہ اور اس کے حکم بجالاتا رہ اور اگر تو ضَمَدْ کے کنارے رہے تو بھی تیرا کچھ نقصان نہیں-

ضَمَدْ-ایک بستی کا نام ہے یمن میں-

اِضْمِدْهَا-اس کو تھیڑ دے-

فَنَضْمُدُ جِبَاهَنَا-ہم اپنی پیشانیوں پر لیپ کرتے-كنا نغتسل وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ-ہم غسل کرتے اور ہمارے بدن یا بالوں پر لیپ لگا ہوتا (محیط میں ہے کہ ضماد اور طلا میں یہ فرق ہے کہ ضماد گاڑھا ہوتا ہے اور طلا رقیق)-

ضَمْرٌ-پچکے پیٹ والا' لطیف الجسم مرد' دبلا لاغر چھریرے بدن کالا اس کی مؤنث ضَمْرَةٌ ہے)-

ضُمْرٌ اور ضُمُرٌ-لاغری' دبلا پن-

ضَمِيْرٌ-دل' خاطر-

ضُمُوْرٌ-دبلا ہونا-پیٹ پچک جانا' لاغر ہونا-

تَضْمِيْرٌ اور اِضْمَارٌ-گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا (پہلے اس کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے ہیں پھر دانہ چارہ کم کر کے روز دوڑا کر دبلا کرتے ہیں)-دل میں کسی بات کا قصد کرنا-

تَضَمُّرٌ-دبلا ہونا' لٹجانا (جیسے اِضْطِمَارٌ ہے)-

ضَامِرٌ-دبلا پیٹ پچکا ہوا-

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لِلْمُضَمِّرِ الْمَجِيْدِ- جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی حج یا جہاد کے سفر میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو ستر برس کی راہ پر جس کو شرط کے لئے تیار کئے ہوئے عمدہ ذات کے گھوڑے طے کریں دوزخ سے دور کر دے گا (حدیث میں مضمر ہے بہ صیغہ اسم فاعل یعنی اضمار کرنے والا عمدہ گھوڑے رکھنے والا ستر برس میں جتنی مسافت طے کرے لیکن مراد یہ ہے کہ جتنی مسافت ایسے گھوڑے ستر برس میں طے کریں)-

سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ - آنحضرت نے ان گھوڑوں میں شرط کرائی جو شرط کے لئے تیار کیے گئے تھے (یعنی اضمار کر کے)۔

وَالَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ - اور ان گھوڑوں میں شرط کے لئے تیار نہیں کیے گئے تھے۔

اَلْیَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ - آج یعنی دنیا شرط کے لئے تیار کرنے کا زمانہ ہے (نیک اعمال بجا لا کر) اور کل یعنی قیامت کے دن گھوڑ دوڑ ہے (جو کوئی زیادہ نیکیاں کرے گا وہی آگے نکل جائے گا شرط جیت جائے گا)۔

اِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمْ اِمْرَأَةً فَلْیَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ یُضَمِّرُ مَا فِیْ نَفْسِهٖ - جب کوئی تم میں سے کسی عورت کو دیکھے (اور دل میں اس کی خواہش پیدا ہو) تو اپنی بیوی سے آ کر صحبت کرے ایسا کرنے سے اس کے دل کی خواہش کمزور ہو جائیگی (قاعدہ ہے کہ جب جماع کر لو تو شہوت کا زور کم ہو جاتا ہے)۔

ضِمَار - ایک بت کا بھی نام تھا جس کو عباس ابن مرداس اور اس کے قوم والے پوجا کرتے تھے اور اس مال کو بھی کہتے ہیں کس کے ملنے کی توقع نہ ہو جیسے ڈوبا ہوا روپیہ یا مفلس قرضدار پر قرضہ یا مال مغصوب یا امانت جس کا غاصب اور امانت دار انکار کرتا ہو اور صاحب مال کے پاس گواہ نہ ہوں۔

کَتَبَ اِلٰی مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ فِیْ مَظَالِمَ کَانَتْ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ اَنْ یَّرُدَّهَا اِلٰی اَرْبَابِهَا وَیَاْخُذَ مِنْهَا زَکٰوةَ عَامِهَا فَاِنَّهَا کَانَتْ مَالًا ضِمَارًا - (عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا) میمون بن مہران کو (جو بیت المال کے خزانہ دار تھے) لکھا کہ بیت المال میں جو مال ظلم سے (خلاف شرع) لوگوں سے لئے گئے ہیں وہ ان کے مالکوں کو واپس کر دو اور ایک سال کی زکوٰۃ ان سے لے لو (یعنی صرف اسی سال کی جس میں وہ مال واپس دیا جاتا ہے اور گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ان پر نہیں ہے کیونکہ وہ مال ضمار تھا جس کے پھر ملنے کی توقع نہ تھی اور ایسے مال کی زکوٰۃ ان سالوں کی (دینے کی ضرورت نہیں جن میں وہ وصول نہیں ہوا تھا)۔

جَعَلَ اللّٰهُ شَهْرَ رَمَضَانَ مِضْمَارًا لِخَلْقِهٖ - اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رمضان کی مہینے کی شرط کا میدان بنایا ہے (دیکھتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں کون بندہ عبادت میں آگے بڑھ جاتا ہے)۔

لَوْ اَنَّكَ تَوَضَّأْتَ فَجَعَلْتَ مَسْحَ الرِّجْلِ غَسْلًا ثُمَّ اَضْمَرْتَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَفْرُوْضِ لَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ - اگر تو وضو میں بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھو ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے کہ فرض یعنی مسح ادا ہو گیا تو یہ وضو صحیح نہ ہو گا (یہ روایت امامیہ کی ہے ان کے نزدیک وضو میں پاؤں دھو لے گا تو وضو صحیح نہ ہو گا مگر اکثر اہل سنت کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مسح اور دھونا دونوں کافی ہیں اور نمازی کو اختیار ہے خواہ پاؤں دھوئے یا ان پر مسح کرے اور امامیہ کی یہ روایت خود انہی کی دوسری روایات کے خلاف ہے جن میں جناب امیر سے پاؤں کا دھونا وضو میں منقول ہے اور دھونے سے مسح کا ادا ہونا یہ بھی ایک عجیب امر اور خلاف قیاس ہے)۔

ضَمْزٌ - چپ رہنا، بات نہ کرنا، جم جانا، لازم ہو جانا، لالچ کرنا، نگل جانا۔

ضَامِزٌ - چپ رہنے والا لوگوں کا عیب بیان کرنے والا (جیسے ضَمُوْزٌ ہے)۔

اَفْوَاهُهُمْ ضَامِزَةٌ وَّقُلُوْبُهُمْ قَرِحَةٌ - ان کے منہ خاموش ہیں اور دل زخمی ہیں۔

مِنْهُ تَظَلُّ سِبَاعُ الْجَوِّ ضَامِزَةً وَّلَا تَمْشِیْ بِوَادِیْهِ الْاَرَاجِیْلُ - اس کے ڈر سے جنگل کے درندے خاموش رہتے ہیں اور اس کے میدان میں لوگ نہیں چلتے۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمْزٌ خُنُسٌ - اونٹ جگالی سے باز رہنے والے پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔ (ایک روایت میں ضُمَّزٌ ہے جو جمع ہے ضَامِزٌ کی)۔

فَضَمَزَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ - مجھ کو اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے خاموش کیا۔ ضمز کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی چپ ہوا اور چپ کیا۔ ایک روایت میں فَضَمَزَلِیْ ہے یعنی میرے لئے لوگوں کو خاموش کرایا)۔

ضَمْسٌ - چپکے چپکے چبانا - آہستہ آہستہ چبانا۔

ضِرْسٌ ضَمِسٌ - بدخلق سخت آدمی ہے (ایک روایت میں ضَبِسٌ ہے معنی وہی ہیں)-

ضَمْضَمَةٌ - دل قوی کرنا' بہادر کرنا' آواز کرنا-

ضَمْضَامٌ - غصیلا شیر بہادر جری-

ضَمْضَامٌ ضَمْضَامٌ - کاٹنے والا - غصیلا بہادر ہے-

ضَمْعَجٌ - موٹے پورے بدن کی عورت-

ضَمْعَجًا طُرْطُبًّا - موٹی بڑی بڑی چھاتیوں والی-

ضَمِيلَةٌ - لنجی - لنگڑی-

خَطَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ بِنْتًا لَهٗ عَرْجَاءَ فَقَالَ اِنَّهَا ضَمِيْلَةٌ فَقَالَ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَشَرَّفَ بِمُصَاهَرَتِكَ وَلَا اُرِيْدُهَا لِلسَّبَاقِ فِى الْحَلْبَةِ (ایک شخص نے معاویہؓ کی بیٹی کا پیغام دیا (یعنی نکاح کا) معاویہؓ نے کہا وہ تو لولی لنگڑی ہے یا اسکی پنڈلیاں سوکھی ہیں وہ جلدی چل نہیں سکتی وہ شخص کہنے لگا میرا تو یہ مطلب ہے کہ آپ کی دامادی سے عزت حاصل کروں میں اس لئے تھوڑی نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ شرط کے میدان میں وہ آگے بڑھ جائے (یعنی بلا سے لولی لنگڑی ہے میری غرض تو آپ کا داماد بنکر عزت اور مرتبہ حاصل کرنا ہے کچھ دوڑانا مقصود نہیں ہے)-

ضَمٌّ - ملانا' قبضہ کرنا' جمع کرنا' پیش دینا (یعنی ضَمَّه جو ایک حرکت ہے)-

مُضَامَّةٌ - ملانا ایک پر ایک جڑنا - اڑچن ہونا (جیسے تَضَامٌّ ہے)-

اِنْضِمَامٌ - ملنا (جیسے اِضْطِمَامٌ ہے)-

ضِمَامٌ - آفت مصیبت (جیسے ضِمٌّ ہے)-

اِضْمَامَة - جماعت (اسکی جمع اَضَامِيْم ہے)-

لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ - پروردگار کے دیدار میں تم ایک سے ایک ملو گے نہیں (یعنی ہجوم اور اژدھام کی ضرورت نہ ہوگی ہر ایک شخص بہ فراغت اپنی جگہ رہ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا - ایک روایت میں لا تضامون بہ تخفیف میم ہے یعنی اسکے دیدار میں تم پر ظلم نہیں ہوگا کہ کوئی دیکھے کوئی محروم رہے)-

مَنْ زَنَا مِنْ ثَيِّبٍ فَضَرِّجُوْهُ بِالْاَضَامِيْمِ - جو شخص شوہر دیدہ عورت سے زنا کرے اور اس کا خود کا بھی نکاح ہو چکا ہوتو اس کو پتھروں سے مار کر گرا دو (یعنی سنگسار کر ڈالو) اِضْمَامَة پتھر کو بھی کہتے ہیں-

لَنَا اَضَامِيْمُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا - ہماری کئی جماعتیں ہیں کچھ ایک شخص کی اولاد کچھ دوسرے کی (یعنی اصول مختلف ہیں)-

ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ - کتابوں کا ایک بنڈل-

يَا هُنَىُّ ضُمَّ جَنَاحَكَ مِنَ النَّاسِ - اے ہنی (ایک شخص کا نام ہے) لوگوں سے نرمی اور ملائمت سے ملتا رہ (ترشروئی اور سختی بڑا عیب ہے)-

وَعَيْنَاهُ تَنْضَمَّانِ - میں نے حضرت عباسؓ کو دیکھا ان کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں (بہت بوڑھے ضعیف ہو گئے تھے)-

اَعِدْنِىْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ جُنْدِكَ ضَمَّ مِنِّىْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ - میرے اوپر جو ظلم آپ کے سپاہی نے کیا ہے اس کو دور کیجئے یعنی اللہ اور اس کے رسول نے جس کو حرام کیا ہے (پرایا مال) اس نے دبا لیا ہے ناحق اس پر قبضہ کر لیا ہے-

لَوْ كَانَتِ السَّمَاءُ حَلْقَةً لَضَمَّتْهَا - اگر آسمان ایک چھلا کی طرح ہوتا تو یہ کلمہ اپنے بوجھ سے اس کو ملا دیتا-

مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا - کون شخص اسکو اپنے ساتھ کھلاتا ہے یا اسکو مہمان رکھتا ہے (اس کی ضیافت کرتا ہے)-

لَقَدْ ضُمَّ ضُمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ - پہلے زمین نے ایک بار اس کو دبوچا پھر چھوڑ دیئے گئے - (ایک داب ان پر بھی ہوا) یعنی ضغطہ قبر حالانکہ وہ ایک بڑے درجہ کے صحابی تھے - جن کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے-

ثُمَّ ضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ - پھر تم اپنی لوٹی ہوئی چیزیں سب اکٹھا کرو (ایک جگہ لا کر جمع کرو تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا درست نہیں)-

ضَمْنٌ - لنجا ہونا-

ضَمْنٌ اور ضَمَانٌ - ضامن ہونا-

تَضَمُّنٌ - شامل ہونا-

تَضْمِيْنٌ - شامل کرنا-

وَلَكُمُ الضَّامِنَةُ مِنَ النَّخْلِ - جو کھجور کے درخت بستیوں اور گھروں کے اندر ہیں وہ تمہارے ہیں (ان میں ہم

کو کوئی دخل نہیں)-

مَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ- جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے (جہاد یا حج کے سفر میں) اللہ کا ضامن ہے بہشت میں لے جانے کے لئے-

ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ- تین آدمیوں کا اللہ ضامن ہے (یعنی اللہ پر انکی ذمہ داری ہے)-

تَضَمَّنَ اللّٰهُ- اللہ اس کا ضامن ہوا-

فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ- میں اس کا ذمہ دار ہوں-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ- جو بچے باپ کی پشت میں ہوں اور جو بچے ماں کی پیٹ میں ہوں ان کے بیچنے سے منع فرمایا-[1]

مَضْمُوْنُ الْكِتَابِ كَذَا- کتاب میں یہ مضمون ہے- (یعنی یہ باتیں لکھی ہیں اس کے اندر یہ ہے)-

اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ- امام مقتدیوں کی نماز کا نگہبان ہے یا ان کی نماز کا ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے (لوگوں کا امین ہے اس کو چاہئے کہ اپنی امانت میں خیانت نہ کرے (یعنی وقت پر اذان دے)-

لَا تَشْتَرِ لَبَنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مُضَمَّنًا وَّلٰكِنْ اِشْتَرِهٖ كَيْلًا مُّسَمًّى- گائے یا بکری کا دودھ جب اس کے تھنوں میں ہو تو مت خرید بلکہ جب دودھ دوہ لیا جائے تو ماپ کے حساب سے خرید لے (اس لئے کہ تھن میں جب دودھ ہو تو اس کی مقدار معلوم نہیں کتنا نکلے یا بالکل نہ نکلے اس صورت میں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع جائز نہیں ہے)-

مَنِ اكْتَتَبَ ضَمِنًا بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمِنًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص مجاہدین کی فہرست میں اپنے تئیں معذور (لولا- لنگڑا' اپاہج) لکھوائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اسی حال میں اٹھائے گا (یعنی جہاد سے بچنے کے لئے جو کوئی اپنے تئیں معذور بتلائے حالانکہ وہ معذور نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی سزا میں معذور ہی ہو کر اٹھے گا)-

ضَمَنٌ- اپاہج ہونا' معذور ہونا-

ضَمَانٌ اور ضَمَانَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں- (جیسے زَمَانَةٌ کے)-

اَلْاِبِلُ ضُمُنٌ- اونٹ بھوک پیاس پر صبر کرنے والے ہیں-

مَعْبُوْطَةٌ غَيْرُ ضَمِنَةٍ- بے سبب ذبح کی گئی بغیر کسی بیماری یا علت کے-

اَصَابَتْهُ رَمْيَةٌ يَوْمَ الطَّائِفِ فَضَمِنَ مِنْهَا- (عامر بن ربیعہ کے بیٹے کو طائف کی جنگ میں) ایک مارگلی ہو اس کی وجہ سے معذور ہو گیا-

اِنَّهُمْ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ الْمَفَاتِيْحَ اِلٰى ضَمْنَاهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ اِنِ احْتَجْتُمْ فَكُلُوْا- (صحابہ جہاد کو جاتے وقت گھر کی کنجیاں معذور لوگوں کو (جو جہاد میں جانے کے قابل نہ ہوتے) دے جاتے اور ان سے کہہ جاتے اگر تم کو احتیاج پڑے تو گھر میں جو غلہ وغیرہ ہے اس کو کھانا-

اِشْتَرٰى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَّضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوْفِيْهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ- ایک سانڈنی چار اونٹوں کے بدلے خریدی اور وہ سانڈنی بائع کے ضمان میں تھی- (یعنی اسی کی ذمہ داری میں اگر ہلاک ہوتی تو اسی کا نقصان ہوتا نہ کہ مشتری کا) یہ طے ہوا کہ سانڈنی کا مالک ربذہ میں اس کو مشتری کے حوالہ کرے-

بَلْ عَارِيَةٌ مَّضْمُوْنَةٌ- نہیں بلکہ عاریت کے طور پر لیتا ہوں جس کا ضمان دیا جاتا ہے (اس حدیث سے امام شافعیؒ نے یہ کہا ہے کہ عاریت کا مال اگر مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اس پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابو حنیفہؒ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے احتیاطی سے اس کو تلف کر دے یا زیادتی سے تو اس پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابو حنیفہؒ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے

[1] یعنی مویشیوں کے جو بچے ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں' ماں باپ کے پیٹ میں ہوں ان کی فروخت سے منع فرمایا ہے- (م)

احتیاطی سے اس کو تلف کردے یا زیادتی سے تو سب کے نزدیک ضمان دینا پڑے گا)۔

بِعَيْنِهِ ضَمَانَةٌ - وہ کانا ہے۔

ضِمْنُ الْكِتَابِ - کتاب کی تہ - ضَمِنٌ عاشق کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ كَفَّنَ مُؤْمِنًا ضَمِنَ كِسْوَتَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - جو شخص کسی مسلمان کو کفن دے وہ قیامت کے دن تک اس کو لباس پہنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

اَلْوَضِيْعَةُ بَعْدَ الضَّمِيْنَةِ حَرَامٌ - جب بیع کا معاملہ ختم ہو جائے تو اب قیمت میں سے گھٹانا حرام ہے (بلکہ جو قیمت ٹھہری تھی وہ پوری بائع کو ادا کرنی چاہئے)۔

باب الضاد مع النون

ضَنْءٌ - چلے جانا - چھپ جانا - بہت اولاد ہونا (جیسے ضُنُوْءٌ ہے)۔

اِضْنَاءٌ - کا بھی معنی بہت اولاد ہونا۔

ضَنْءٌ - اصل اور معدن - ضِنْءٌ - اولاد -

ضُنَاءَةٌ - ضرورت -

وَلَا نَتَّ ضِنْءٌ نَجِيْبَةٍ - تو تو شرافت کی جڑ ہے۔

ضِنْءُ صِدْقٍ - سچائی کی جڑ۔

ضَنْبٌ - مارنا، قبضہ کرنا۔

ضَنْطٌ - عورت کا دو آشنا رکھنا۔

ضَنَطٌ - ٹھوس ہونا۔

ضِنَاطٌ - ہجوم، اژدحام۔

ضَنْكٌ - تنگی۔

ضَنَاكَةٌ - ناتوانی (جسمانی یا عقلی)۔

ضُنَاكٌ - زکام۔

ضِنَاكٌ - مضبوط، سخت بھاری سرین والی عورت، بڑا درخت۔

فِي التِّيعَةِ شَاةٌ لَا مُقْوَرَّةُ الْاَلْيَاطِ وَلَا ضِنَاكٌ - چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی نہ تو بالکل دبلی کھال لٹکی ہوئی اور نہ بہت موٹی ٹھوس بدن کی (بلکہ اوسط درجہ کی لی جائے گی)۔

عَطَسَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَشَمَّتَهُ رَجُلٌ ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ثُمَّ عَطَسَ فَاَرَادَاَنْ يُّشَمِّتَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهُ مَضْنُوْكٌ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے چھینکا دوسرے شخص نے اس کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) پھر چھینکا پھر اس شخص نے جواب دیا پھر چھینکا تو پھر اس شخص نے جواب دینا چاہا آنحضرتؐ نے فرمایا اب جانے بھی دے اس کو تو زکام ہے (تو کہاں) تک جواب دے گا - معلوم ہوا کہ دوبار تک جواب دے پھر اس کے بعد ضروری نہیں - بعض نے کہا تین بار تک جواب دے)۔

اَضْنَكَهُ اللّٰهُ يَا اَزْكَمَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو زکام میں مبتلا کر دے۔

اِمْتَخِطْ فَاِنَّكَ مَزْكُوْمٌ - ناک سنک ڈال کیونکہ تجھ کو زکام ہے۔

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا - اس کی زندگی تنگی کے ساتھ ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ كُلِّ ضَنْكٍ مَّخْرَجًا - یا اللہ ہر تنگی سے مجھ کو خلاصی دے۔

سُئِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا فَقَالَ وَاللّٰهِ هُمُ النُّصَّابُ - امام ابوعبداللہ جعفر صادق سے پوچھا گیا فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا کن لوگوں کے باب میں ہے - فرمایا قسم خدا کی یہ ناصبی لوگوں کے باب میں ہے - (جو آنحضرت کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھتے) پوچھنے والے نے کہا میں آپ پر صدقے میں نے تو ناصبی لوگوں کو دیکھا عمر بھر انھوں نے راحت اور فراغت میں کاٹی - فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب دوبارہ لوٹائے جائیں گے اس وقت گوہ کھائیں گے - کذا فی مجمع البحرین)۔

ضَنٌّ - بخیلی کرنا -

ضَنَائِنٌ - آدمی کی خاص چیزیں جن کو وہ کسی کو دیتے میں بخل کرتا ہے مثلاً خاص لباس یا خاص سواری کا گھوڑا یا خاص گھر یا باغ وغیرہ -

اِنَّ لِلّٰهِ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْيِيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَّيُمِيْتُهُمْ فِيْ عَافِيَةٍ-اللہ تعالیٰ کے چند خاص بندے ہیں ایسے جن کو وہ دنیا میں تندرستی کے ساتھ زندہ رکھتا ہے (دنیا میں بھی ان کی چین سے گزرتی ہے) اور آرام کے ساتھ ان کو مار ڈالتا ہے (موت میں بھی کوئی تکلیف نہیں اٹھاتے)-

فُلَانٌ ضِنِّيْ مِنْ بَيْنِ اِخْوَانِيْ يا ضِنِّيَتِيْ-(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی میرے بھائیوں میں وہ سب سے زیادہ مجھ کو عزیز ہے (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ لِلّٰهِ ضِنًّا مِنْ خَلْقِهٖ-اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی کوئی بندہ خاص اور عزیز ہوتا ہے (جس پر اس کی خاص عنایت ہوتی ہے)-

لَمْ نَقُلْ اِلَّا ضِنًّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-ہم نے یہ بات اس لئے کہی آنحضرت کے ساتھ ہم کو بخل تھا (ہم چاہتے تھے کہ آنحضرت کی خدمت گذاری کا شرف ہم ہی کو حاصل ہو دوسرے لوگ اس میں ہمارے برابر والے نہ ہوں)-

اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ-(جمعہ میں جو اجابت دعا کی ساعت ہے) وہ مجھ کو بتلا دو اس کے بتلانے میں بخیلی نہ کرو (یہ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ اور سَمِعَ يَسْمَعُ دونوں سے آیا ہے)-

اِحْفِرِ الْمَضْنُوْنَةَ-اس کنویں کو کھودو جس کے لئے بخیلی کی جاتی ہے (کیونکہ وہ کنواں بڑے شرف اور بزرگی والا ہے مراد زمزم کا کنواں ہے)-

ضَنِيْنٌ-بخیل-لالچی-

وَلَمْ يَضَنَّ بِهَا عَلٰى اَعْدَائِهٖ-اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو دنیا دینے میں بخیلی نہیں کی (بلکہ کافروں اور فاسقوں کو دنیا کی دولت اور راحت بہت زیادہ دی ہے اس لئے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے)-

ضَنِيْنٌ بِخُلَّتِهٖ-مؤمن کی صفت یہ ہے کہ وہ کسی سے دلی دوستی کرنے میں بخیل ہوتا ہے (ہر شخص کا جلدی سے دوست نہیں بن جاتا بلکہ اس کی دینداری اور پرہیزگاری کا امتحان کرنے کے بعد اس کا دوست بنتا ہے-ایک روایت میں بِخَلَّتِهٖ ہے بہ فتحہ خاء یعنی اپنی حاجت بیان کرنے میں بخیلی کرتا ہے-حتی المقدور اپنی حاجت دوسری مخلوق کے پاس نہیں لے جاتا جو کچھ مانگتا ہے وہ پروردگار سے مانگتا ہے)-

ضَنَّ الزَّنْدُ بِقَدْحِهٖ-پتھر نے آگ نکالنے میں بخیلی کی (یہ ایک مثل ہے جو بخیل کے لئے کہی جاتی ہے)-

هٰذَا عِلْقُ مَضَنَّةٍ-یہ بہت نفیس چیز ہے جس میں بخیلی کی جاتی ہے-

ضَنًى-بیاری سے گل جانا' لاغر ہو جانا-

اِضْنَاءٌ-بیاری سے کمزور ناتواں کر دینا-

اِنْضِنَاءٌ-بیاری سے بالکل ناتواں ہو جانا-

ضَنْوٌ اور ضِنْوٌ-اولاد-

ضَنَاءٌ-بہت اولاد ہونا-

اِنَّ مَرِيْضًا اِشْتَكٰى حَتّٰى اَضْنٰى-ایک بیمار کو بیماری کا شکوہ رہا یہاں تک کہ وہ دبلا ہو گیا اس کا جسم گل گیا-

لَا تَضْطَنِيْ عَنِّيْ-مجھ سے بخیلی مت کر (یعنے مجھ سے ملاپ کرنے میں اور دل کھول کر باتیں کرنے میں)-

اِنِّيْ اَعْطَيْتُ بَعْضَ بَنِيَّ نَاقَةً حَيَاتَهٗ وَاِنَّهَا اَضْنَتْ وَاضْطَرَبَتْ فَقَالَ هِيَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ (عبداللہ بن عمرؓ سے ایک گنوار نے کہا) میں نے اپنے ایک بیٹے کو ایک اونٹنی دی تھی اس کی زندگی تک اس کے بہت سے بچے ہو گئے اور وہ بے قرار ہو رہے ہیں-عبداللہ نے کہا وہ اونٹنی اسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے (اب تو اس سے واپس نہیں لے سکتا بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی ہوگی)-

ضَنَتِ الْمَرْاَةُ تَضْنِيْ ضَنًا وَاَضْنَتْ وَضَنَاَتْ وَاَضْنَاَتْ-(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے عورت کے متعلق) جب اس کی اولاد بہت ہو جائے-

اَلْخِضَابُ يَذْهَبُ بِالضَّنَاءِ-بالوں کا خضاب کرنا بیماری کی شدت کو دور کرتا ہے-

اَلدُّنْيَا تُضْنِيْ ذَالثَّرْوَةِ الضَّعِيْفِ-دنیا اس مالدار کو ناتواں اور بیمار کر دیتی ہے جو ضعیف الاعتقاد ہو (بخل اور حرص میں گرفتار ہو وہ مال جوڑنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے-اور ہمیشہ رنج

اور غم میں بسر کرتا ہے کبھی اس کو چین نصیب نہیں ہوتا نہ اپنے مال اور دولت سے مزہ اٹھاتا ہے)۔

باب الضاد مع الواو

ضَوْءٌ یا ضُوْءٌ یا ضِیَاءٌ۔ روشنی چمک۔

تَضْوِیْئٌ۔ روشن کرنا۔ علیحدہ ہونا۔

اِضَاءَۃٌ۔ روشن کرنا۔

اَضِیْ لِیْ اَقْدَحْ لَکَ۔ تو میری حاجت پوری کر میں تیری حاجت پوری کروں گا یا مجھ سے صاف صاف اپنا مطلب بیان کر میں تیرے لئے کوشش کروں گا۔

اِسْتِضَاءَۃٌ۔ روشنی لینا۔ (ضِیَاء اور نُوْر میں یہ فرق ہے کہ ضیاء ذاتی روشنی کو کہتے ہیں جیسے سورج کی روشنی اور نور وہ روشنی جو دوسرے سے مستفاد ہو بعض نے کہا نور عام ہے اور ضیاء خاص)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ تعالیٰ تو نور ہے میں اس کو کیونکر دیکھ سکتا (یہ حدیث اس قول کی تائید کرتی ہے اور اللہ نور السموات والارض سے بھی یہی نکلتا ہے کہ نور عام ہے ذاتی اور عرضی دونوں کو شامل ہے)۔

لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو (یعنی ان سے صلاح اور مشورہ نہ کرو نہ ان کی رائے پر عمل کرو)۔

یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ۔ آنحضرتؐ شروع زمانہ نبوت میں فرشتہ کی آواز سنتے تھے اور اس کی روشنی دیکھتے تھے۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ (حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا) آپ جب پیدا ہوئے تو زمین پر روشنی ہوگئی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمکنے لگے۔

(ضَاءَ اور اَضَاءَ۔ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی روشن ہوا چمکنے لگا)۔

اَضَاءَتْ لَہُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔ دونوں جمعہ کے درمیان اس کے لئے نور چمکنے لگے گا یا نور اس کو چمکا دے گا (یعنی اس زمانہ کو جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہے)۔

فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَہٗ۔ جب اس کے گرد اگرد روشنی ہو گئی یا جب آگ نے اس کے گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا۔

تَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْءُ۔ اس کا تیل خود بخود روشن ہو جانے کے قریب ہے (یہ آنحضرتؐ کی مثال ہے یعنی آپ کا جمال مبارک ایسا ہے کہ اس کے دیکھتے ہی آپ کی نبوت کا یقین ہو جاتا ہے گو آپ قرآن نہ سنائیں)۔

تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی۔ وہ آگ (جو قیامت کے قریب نمودار ہوگی) بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دکھا دے گی۔

مِنْ اَضْوَئِھِمْ۔ ان سب میں جو زیادہ روشن ہوگا۔

ضَوْجٌ۔ مائل ہونا کشادہ ہونا (جیسے اِنْضِیَاجٌ ہے)۔

اَضْوَاجُ الْوَادِیْ۔ گھاٹی کے موڑ (بعض نے کہا جب تم دو پہاڑوں کے درمیان ہو یعنی تنگ گھاٹی میں پھر وہ کشادہ ہو جائے تو کہتے ہیں اِنْضَاجَ لَکَ یعنی گھاٹی کشادہ ہوگئی)۔

ضَوْرٌ۔ بہت بھوکا ہونا' ضرر پہنچانا' سخت بھوک۔

تَضَوُّرٌ۔ بھوک کی شدت یا مار کی تکلیف سے دہرا ہونا' لپٹنا' بھوک سے چیخنا چلانا۔

دَخَلَ عَلَی امْرَاَۃٍ وَھِیَ تَتَضَوَّرُ مِنْ شِدَّۃِ الْحُمّٰی۔ آنحضرتؐ ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے وہ بخار کی شدت سے بل پیچ کھا رہی تھی (دوہری ہو رہی تھی یا ضرر کو ظاہر کر رہی تھی یا ہائے واویلا کر رہی تھی)۔

کَانَ صَاحِبُکَ نَرْمِیْہِ فَلَا یَتَضَوَّرُ وَاَنْتَ تَتَضَوَّرُ۔ تمہارے ساتھی کو ہم تیر مارتے تھے وہ چلاتے نہیں تھے اور دہرے نہیں ہوتے تھے تم تو دہرے ہو جاتے ہو۔

ضَوْضٰی۔ چیخ پکار غل جو جنگ میں ہوتا ہے۔

ضَوْضَی الْقَوْمُ ضَوْضَاۃً۔ لوگوں نے غل مچایا۔

ضَوَاضِیَۃٌ۔ آفت مصیبت۔

مُضَوْضٍ۔ آواز بلند کرنے والا۔

فَاِذَا اَتَاھُمْ ذٰلِکَ اللَّھَبُ ضَوْضَوْا۔ جب ان پر اس کی

لپیٹ آتی تھی تو وہ چیختے تھے چلاتے تھے -

وَقَعَ بَيْنَ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ ضَوْضَاءٌ - امام ابو عبداللہ اور عبداللہ بن حسن میں جھڑپ (گلخپ) ہوگئی (ایک دوسرے پر چلائے) -

ضَوْعٌ - ہلانا، گھبرا دینا، ڈرانا، تکلیف میں ڈالنا، دبلا کرنا، خوشبو پھیلنا یا بدبو پھیلنا -

ضَوَائِع - دبلے اونٹ -

ضَوَّاعٌ - لومڑی -

جَاءَ الْعَبَّاسُ فَجَلَسَ عَلَى الْبَابِ وَهُوَ يَتَضَوَّعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَائِحَةٌ لَّمْ يَجِدْ مِثْلَهَا - حضرت عباسؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے وہاں دیکھا آنحضرتؐ میں سے ایک ایسی خوشبو پھوٹ رہی تھی کہ ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی (آنحضرتؐ کو خوشبو بہت پسند تھی آپ ہمیشہ معطر رہتے بلکہ جس گلی یا کوچہ سے آپ نکل جاتے وہ معطر ہو جاتی) -

هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ - ان کا ذکر مشک کی طرح ہے جب اس کو لگاؤ اس کی خوشبو پھیلتی جاتی ہے (یعنی ہر بار ان کے ذکر میں مزہ آتا ہے) -

ضَوْكٌ - کود جانا -

اِضْطِوَاكٌ - کسی چیز پر سخت جھگڑا کرنا -

ضُوَاكَة - جماعت -

ضَوْنٌ - بہت اولاد ہونا -

ضُوِيٌّ یا ضَيٌّ - ملنا، پناہ لینا، رات کو آنا -

ضَوًى - بڑی پتلی ہو جانا، ناتواں ہونا، دبلا ہو جانا -

اِضْوَاءٌ - ناتواں بچہ جننا، ناتواں کرنا، کھٹانا، مضبوط کرنا -

ضَوٰى اِلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ (جب آپ اراک ٹیکری سے حنین کے دن اترے) تو مسلمان آپ کی طرف جھکے -

اِنْضِوَاءٌ - جھکنا، مائل ہونا -

اِغْتَرِبُوْا وَلَا تَضْوُوْا - غیر عورتوں میں شادی کرو - اپنی اولاد کو ناتواں مت بناؤ - (یعنی کنبے والوں سے شادی کرنے میں اولاد ناتواں ہوتی ہے، موروثی امراض بچوں میں قائم رہتے ہیں - طب کے قواعد بھی اسی کو مقتضی ہیں) -

اَضْوَتِ الْمَرْاَةُ - عورت نے کمزور بچہ جنا -

لَا تَاْتُوْ بِاَوْلَادٍ ضَاوِيْنَ - ناتواں اور کمزور بچے مت نکالو (یعنی رشتہ دار عورتوں سے یا کم عمر عورتوں سے نکاح کر کے جب اولاد کے جسمانی قویٰ اچھے اور مضبوط ہوں گے تو انہیں سے دینی اور دنیوی مقاصد پورے طرح سے ادا ہوں گے کمزور ناتواں بچے نہ علوم میں ترقی کر سکتے ہیں نہ فنون اور جنگ میں کام آ سکتے ہیں) -

لَا تَنْكِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِيْبَةَ فَاِنَّ الْوَلَدَ يُخْلَقُ ضَاوِيًا - اپنے نزدیک کے رشتہ داروں سے نکاح نہ کرو ایسا کرنے سے بچہ ناتواں اور کمزور پیدا ہوتا ہے (دوسرے خاندانی امراض بدستور اولاد میں قائم رہتے ہیں کم نہیں ہوتے) -

باب الضاد مع الهاء

مُضَاهَاةٌ - مشابہ ہونا - نرمی کرنا -

ضَهْبٌ - بدل دینا -

ضُهُوْبٌ - ناتوانی -

تَضْهِيْبٌ - گرم پتھر پر بھونا -

ضَهْتٌ - خوب روندنا -

ضَهْدٌ - قہر کرنا، غلبہ کرنا (جیسے اِضْهَادٌ اور اِضْطِهَادٌ ہے) -

كَانَ لَا يُجِيْزُ الْاِ جْتِهَادَ وَلَا الضُّغْطَةَ - شریح قاضی اس معاملہ کو جائز نہیں رکھتے تھے جو زور زبردستی سے تنگ کر کے کیا گیا ہو (اس میں سب معاملات داخل ہیں مثلاً بیع شراء نکاح طلاق یمین ہبہ وغیرہ اگر زبردستی سے مجبور کر کے کئے جائیں تو باطل اور لغو متصور ہوں گے) -

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُضْطَهَدَ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ کوئی مجھ پر جبر و قہر کرے (مجھ کو مجبور کر کے زبردستی مجھ سے کوئی کام کرائے) -

ضَهْرٌ - کھوا، پہاڑ کی چوٹی -

ضَاهِرٌ - وادی، پہاڑ کا بالائی حصہ -

ضَهْزٌ - خوب روندنا، جماع کرنا، جانور کا منہ سے کاٹنا -

ضِهْزِم - بخیل - کمینہ -

ضَهْسٌ - منہ کے آگے کے حصے سے کاٹنا -

لَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ اِلَّا ضَاهِسًا - اللہ اس کو اتنا ہی کھانا دے کہ منہ کے آگے کے حصہ سے کھائے (یعنی تھوڑی گھاس جو جانور صرف ہونٹوں سے کھاتا ہے اس کے منہ بھر نہیں ہوتی - یہ ایک بددعا ہے اس کا دوسرا حصہ یہ ہے وَلَا سَقَاهُ اِلَّا قَارِسًا - اس کو پینے کو ٹھنڈے پانی کے سوا اور کچھ نہ ملے نہ دودھ اور شراب) -

ضَهْلٌ - جمع ہونا ایک کے بعد ایک اکٹھا ہونا - دودھ کم ہونا - پتلا' رقیق ہونا کم ہونا کم کرنا - تھوڑا تھوڑا دینا -

اَضْهَلَ النَّخْلُ - کھجور میں پختگی آ گئی -

عَطِيَّةٌ ضَهْلَةٌ - تھوڑی بخشش -

ضَهُوْلٌ - کم دودھ والی اونٹنی یا بکری یا وہ کنواں جسمیں پانی کم ہو -

اَنْشَأَتْ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا - وہ لگی اس میں ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا دینے (یا اس کے گھر والوں کی طرف اس کو پھیر دینے یہ ضهلت الى فلان سے ماخوذ ہے یعنی اس کی طرف لوٹ گئی) -

ضَهْيٌ - عورت کو حیض نہ آنا یا حمل نہ رہنا -

ضَهْيَاءَ - وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو یا حمل نہ رہتا ہو یا جس کی چھاتیاں نہ ابھریں -

مُضَاهَاةٌ - مشابہت -

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ - سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی مورتیں بناتے ہیں (یعنی مصوروں کو اب یہ حدیث عام ہے ہر طرح کی تصویر کو شامل ہے جو جاندار کی ہو خواہ عکسی ہو یا نقشی یا مجسم) -

ضَاهَيْتَ الْيَهُوْدَ - تو نے یہودیوں کی مشابہت کی -

باب الضاد مع الياء

ضَيَجَانٌ یا ضُيُوْجٌ - مائل ہونا' عدول کرنا -

ضَيْحٌ - خالی ہوا' دودھ میں پانی ملانا -

ضَيَاحٌ - پانی ملا ہوا دودھ -

لَوْ مَاتَ يَوْمَئِذٍ عَنِ الضِّيْحِ وَالرِّيْحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَيْرُ - اگر وہ اس دن ہوا اور دوا سے مر جاتے تو زبیر ان کے وارث ہوتے (مشہور اس روایت میں عَنِ الضِّحِّ ہے یعنی دھوپ سے اور سورج کی چمک سے محیط میں ہے کہ ضِيْح عرب میں رِيْح کا تابع ہے جیسے اردو زبان میں ہوا ''دوا'' بولتے ہیں یا روٹی ووٹی) -

اِنَّ اٰخِرَ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا ضَيَاحٌ - اخیر گھونٹ جو تو پیئے گا وہ دودھ کا پانی کا ہوگا (یہ حضرت عمارؓ نے صفین کے دن روایت کی ایسا ہی ہوا کہ دودھ پانی ملا ہوا ان کے سامنے لایا گیا - اور اس کو پی کر کہنے لگے غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَهٗ - کل ہم حضرت محمد اور ان کے گروہ سے مل جائیں گے - ان کو یقین ہوگیا کہ اب میں شہید ہوتا ہوں چنانچہ وہ یہ دودھ پانی پیکر میدان جنگ میں شہید ہوئے - آنحضرت نے جیسا فرمایا تھا ان کا آخری گھونٹ یہی ہوا) -

فَسَقَتْهُ ضَيْحَةً حَامِضَةً - ان کو کھٹا پانی ملا ہوا دودھ پلایا -

مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ مِمَّنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ اِلَّا مُتَضَيِّحًا - جو شخص کسی کے پاس عذر کرے اور اپنے قصور کی معافی چاہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا پھر وہ دوسرا شخص اس کا عذر قبول نہ کرے اور معافی نہ دے تو وہ میرے حوض پر اس وقت آئے گا جب سب لوگ اس کا پانی پی کر فارغ ہو جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کے اخیر میں حوض کوثر پر آنا نصیب ہوگا) -

ضيخ - بہنا - برسنا -

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاكُمْ سَحَابُهٗ وَهُوَ مُنْضَاخٌ عَلَيْكُمْ بِوَابِلِ الْبَلَايَا - موت کا ابر تم پر چھا گیا ہے اور وہ بلاؤں کا مینہ تم پر برسائیگا - (اِنْضَاخَ اور اِنْضَخَّ بھا زمخشری نے کہا صحیح مُنْصَاعٌ ہے صَيْخٌ سے) - ضَاخَةَ - آفت اور مصیبت (کذا فی المحیط) -

ضَیْرٌ -ضرر نقصان پہونچانا-

لَا ضَیْرَ - کچھ پرواہ نہیں-

لَا تُضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ -اللہ تعالٰی کے دیدار میں تمکو کوئی نقصان نہ ہوگا (کسی طرح کا صدمہ نہیں پہونچے گا ایک روایت میں لا تضارون ہے بہ تشدید راء اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

لَا یَضِیْرُكِ -تجھ کو کچھ نقصان نہیں (یعنی حیض آ جانے سے یہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا)-

تَضِیْرُ -ضرر باقی رہے (یہ ابن حارثؓ کے اشعار میں ہے جو اس نے بویرہ کو جلانے کے باب میں کہے تھے شروع ان کا یہ ہے:-

وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُوَیٍّ

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرُ

لَا ضَیْرَ عَلَیْکُمْ -تم کو کچھ نقصان نہیں (اگر سو جانے کی وجہ سے نماز کا وقت گزر گیا)-

مَا ضَارَ ذٰلِكَ -اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا-

ضَیْزٌ -ظلم کرنا' ستم کرنا' کسی کا حق نہ ہوگا-

ضِیْزٰی -ظلمی' جبری' گھاٹے کی-

قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی -ظلمی بٹوارہ-بھونڈی تقسیم-

ضَیْعٌ یا ضِیْعٌ یا ضَیْعَۃٌ یا ضَیَاعٌ -گم ہونا' تلف ہونا' بیکار ہو جانا-

تَضْیِیْعٌ -ضائع کرنا-ہلاک کرنا-گم کرنا-کھو دینا-

فِی الصَّیْفِ ضَیَّعْتِ اللَّبَنَ -تو نے گرما کے موسم میں دودھ کھو دیا (یہ ایک مثل ہے یعنی تو نے اپنے موقع پر تو اس کو کھو دیا اب پھر اس کو کیوں چاہتا ہے)-

اِضَاعَۃٌ -ضائع کرنا-

تَضَیُّعٌ -خوشبو پھوٹنا (جیسے تَضَوُّعٌ ہے)-

ضَیْعَۃٌ -زمین مکان پیشہ حرفہ تجارت-

مَنْ تَرَكَ ضِیَاعًا فَاِلَیَّ -جو شخص بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ مال نہ رکھتا ہو تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے) ضیاع بہ کسرۂ ضاد بھی مروی ہے جو جمع ہے ضایع کی یعنی تباہ ہونے والے بال بچے (اس حدیث کا شروع یہ ہے کہ جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ تو اس کے وارثوں کو ملیگا)-

مَنْ تَرَكَ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ -جو شخص قرضدار ہو کر مر جائے یا بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ جائیداد نہ چھوڑے تو اس کا قرض ادا کرنا اور اس کے بال بچوں کو پرورش کرنا میرے ذمہ ہے اوائل اسلام میں جب مسلمان نادار تھے تو آنحضرت قرضدار پر جنازے کی نماز نہ پڑھتے پھر جب اللہ تعالٰی نے فتوحات دیں مسلمان مالدار ہو گئے تو آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی)-

تُعِیْنُ ضَائِعًا -تو ایک تباہی زدہ کی مدد کرے (مثلاً مفلس بیوہ بچوں کی پرورش کرے ایک روایت میں صانعا ہے یعنی کاریگر کی جو مفلسی کی وجہ سے اپنا پیشہ نہ کر سکتا ہو اس کو سامان خرید دے)-

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَی الْاَعْنَابِ الضَّیْعَۃَ -میں انگوروں کے خراب ہو جانے کا اندیشہ رکھتا ہوں-

اَفْشَی اللّٰہُ عَلَیْہِ ضَیْعَتَہٗ -اللہ تعالٰی اس کے پیشہ میں برکت دے (وہ مالدار ہو جائے)-

لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَۃَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا - دنیا کے پیشوں اور ساز و سامان (جیسے زمین باغ مکان زراعت) میں ایسے مشغول نہ ہو کہ (اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جاؤ اور) شب و روز دنیا ہی کی رغبت رہے (حالانکہ حلال پیشہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح زراعت صنعت تجارت وغیرہ دنیا کے تمام دھندوں کی کوئی ممانعت نہیں ہے مگر اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ سمجھے بلکہ اس کو آخرت کے صلاح اور فلاح کا ذریعہ کرے جیسے کہتے ہیں الدنیا مزرعۃ الآخرۃ مومن ہر وقت اور ہر کام میں آخرت کی بہبودی کا خیال مقدم رکھتا ہے اور جس دنیا سے آخرت برباد ہوتی ہو اس کو ٹھکرا دیتا ہے)-

رَجُلٌ مُضِیْعٌ -وہ شخص جو بہت جائیداد والا ہو-

عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَاتِ -ہم عورتوں اور معاشوں میں مشغول ہو جاتے ہیں-

نَھٰی عَنْ اِضَاعَۃِ الْمَالِ -آنحضرت نے مال کو بیکار تلف کرنے سے منع فرمایا (یعنی اسراف اور فضول میں خرچ سے اور مال کو گناہ اور معصیت میں خرچ کرنے سے بعض نے کہا مال کا

تلف کرنا یہ ہے کہ بیوقوف کے حوالے کر دینا یا بدون محافظت کے چھوڑ دینا یا اس کو رہنے دینا یہاں تک کہ بگڑ جائے مثلاً آم یا اور کوئی میوہ آئے اس کو رہنے دے نہ آپ کھاتے نہ دوسروں کو کھلاتے یہانتک کہ وہ خراب ہو جائے۔ مال کے تلف کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ جس تجارت یا معاملہ میں نقصان کا یقین ہو اس میں اپنا روپیہ لگائے یا خواہ مخواہ بدون ضرورت کوئی چیز گراں قیمت پر خریدے یا ارزاں بیچ ڈالے۔ مباح کاموں میں بھی ضرورت اور حاجت سے زیادہ روپیہ صرف کرنا اسراف میں داخل ہے مثلاً ایک گھوڑا سواری کے لئے کافی ہے لیکن چار چار پانچ پانچ گھوڑے رکھے ایک پلنگ ایک بچھونا کافی ہے۔ بیسیوں پلنگ اور بچھونے تیار کرے سینکڑوں کوچ کرسیاں مکان میں رکھے' بے ضرورت متعدد کوٹھیاں اور مکانا تیار کرے دو تین جوڑے کپڑے کے کافی ہیں لیکن سینکڑوں جوڑے تیار کرائے۔ بیسیوں جوتے اور بوٹ شوز وغیرہ پہننے کے لئے خریدے بے ضرورت تعمیر اور ترمیم کرائے مکان کے نقش اور زیب وزینت میں روپیہ لگائے۔ جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے مکان کو سجائے' یہ سب اسراف میں داخل ہے اور مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے)۔

وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضِيْعَةٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ذلت اور رسوائی اور تباہی کی جگہ میں نہیں رکھا۔

لَا تَدَعِ الْكَثِيْرَ بِدَارِ مَّضِيْعَةٍ۔ اپنا بہت مال ایسے گھر میں مت رکھ جہاں تلف ہونے کا ڈر ہو (اگر ضرورت کے موافق رکھے تو قباحت نہیں)۔

فَاَضَاعَهٗ صَاحِبُهٗ۔ اس گھوڑے کو اس کے لینے والے نے تباہ کر ڈالا (اس کے دانہ چارہ کی برابر خبر نہیں لی۔ وہ دبلا اور کمزور ہو گیا)۔

لَا يَنْبَغِيْ لِعَالِمٍ اَنْ يُّضِيْعَ نَفْسَهٗ۔ کسی عالم کو یہ نہیں چاہئے کہ اپنے تئیں بیکار کر دے (چپ چاپ بیکار بیٹھا رہے نہ وعظ ونصیحت کرے نہ دین کی باتیں تعلیم کرے نہ درس وتدریس کرے نہ دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرے۔ ایسے عالم سے قیامت میں سخت مواخذہ ہوگا۔

اَلَيْسَ ضَيَّعْتُمْ فِيْهَا مَا ضَيَّعْتُمْ۔ کیا تم نے نماز کو بھی تباہ نہیں کیا کیسا کچھ تباہ کیا (بے وقت پڑھنے لگے' سنت کا خیال نہ رکھا' جلدی جلدی ارکان کو ادا کرنے لگے' جاہلوں کو امام بنانے لگے' عالموں کو ان کا مقتدی بننا پڑا' شرائط' آداب اور سنن کا خیال چھوڑ دیا) ایک روایت میں صَنَعْتُمْ فِيْهَا مَا صَنَعْتُمْ ہے یعنی نماز میں جو تم نے تصرف کیا وہ کیا (نماز میں بھی آنحضرت کی پیروی چھوڑ دی نئی نئی باتیں نکالیں' کوئی قضائے عمری پڑھتا ہے کوئی جمعہ پڑھ کر ظہر کی فرض احتیاطی بھی پڑھتا ہے' کوئی گیارہ قدم بغداد کی طرف چلتا ہے اس کا نام صلوۃ غوثیہ رکھتا ہے' کوئی رجب میں صلوۃ الرغائب پڑھتا ہے' کوئی عاشورہ محرم کی نماز ادا کرتا ہے' کوئی صلوۃ فی الزوال پڑھتا ہے' کوئی الصلوۃ سنۃ التراویح یا الصلاۃ واجب الوتر یا الصلاۃ عید الفطر کی بانگ لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ)۔

مَنْ لِّيْ بِضَيْعَتِهِمْ۔ ان کے بال بچوں اور ناتوانوں کی کون ذمہ داری کرتا ہے۔

بَيْعُ الْاِمَامِ اَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ۔ امام کا ان کے مال اور مکانات باغات وغیرہ کا بیچ ڈالنا۔

يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ۔ اس کی پیٹھ پیچھے اس کی تباہی کو روکے (اس کی بیوی بچوں کی حفاظت کرے اگر کوئی اس کی غیبت یا بدگوئی کرے تو اس کا رد کرے اس کو جواب دے)

لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ۔ جس کے پاس امانت رکھاؤ تو تلف نہیں ہوتی (یعنی پروردگار جو شئی اس کے سپرد کر دو وہ محفوظ رہتی ہے)۔

بَيَّنَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَضَيَّعُوْهُ۔ آنحضرت نے لوگوں سے اس کا بیان کر دیا لیکن انھوں نے اس کو بھلا دیا (اس پر عمل نہیں کیا)۔

اَلْعَتَمَةُ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَذٰلِكَ تَضْيِيْعٌ۔ عشاء کی نماز آدھی رات تک پڑھ سکتے ہیں اور یہ ضائع کرنا ہے۔

ضَيَّعْتَنِيْ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ (جو کوئی نماز کو جلدی جلدی خلاف سنت پڑھتا ہے ارکان کو اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتا تو نماز اس سے کہتی ہے) تو نے مجھ کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔

فَضَيَّعْتُ غَسْلَهٗ - میں نے اس کپڑے کے دھونے میں کمی کی اچھی طرح نہیں دھویا۔

اَخَافُ عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ - مجھ کو اس کے تلف ہو جانے کا ڈر ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ ضَيَاعًا - تیری پناہ اس مال دولت سے جو مجھ کو تباہ کرے (میرا دین برباد کرے میری عزت وآبرو میں اس کی وجہ سے فرق آئے یا میری صحت اس کے سبب سے خراب ہو)۔

كُلُّ رَجُلٍ وَّضَيْعَتُهٗ - ہر شخص اور اس کا پیشہ کاروبار (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر مرد ے وہر کارے)۔

ضَيْفٌ - حائضہ ہونا' مہمان ہونا' مہمانداری کرنا - اترنا' مائل ہونا۔

تَضْيِيْفٌ - جھکانا مائل ہونا۔

اِضَافَةٌ - دوڑنا' بھاگنا' ایک چیز کو دوسرے چیز کی طرف نسبت دینا (جیسے غُلَامُ زَيْدٍ تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ)۔

تَضَيُّفٌ - مہمان ہونا - جھکنا۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا تَضَيَّفَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ - آنحضرت نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج جھک کر ڈوبنے کو ہو (کیونکہ اس وقت شیطان اپنی زلفیں سورج پر رکھ دیتا ہے اور وہ سورج پرستوں کی عبادت کا وقت ہے)۔

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا تَضَيَّفَتْ لِلْغُرُوْبِ وَنِصْفُ النَّهَارِ - تین وقتوں میں آنحضرت ہم کو نماز پڑھنے سے منع فرماتے ایک تو جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جب جھک کر ڈوب رہا ہو تیسرے ٹھیک دوپہر کے وقت۔

ضِفْتُ عَنْكَ يَوْمَ بَدْرٍ - (ابوبکر صدیقؓ سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا) میں بدر کے دن تم سے ٹل گیا (الگ ہو گیا میں نے کہا باپ کو کیا ماروں)۔

مُضِيْفٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْقُبَّةِ - اپنی پیٹھ گنبد سے لگائے ہوئے تھے (اس پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے)۔

اِنَّ الْعَدُوَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَمَنُوْا فِيْ اَحْنَاءِ الْوَادِيْ وَمَضَايِفِهٖ - حنین کی جنگ میں دشمن کے لوگ وادی کے موڑ اور اس کے کناروں میں چھپ گئے تھے (اور انھوں نے غفلت میں یک بارگی مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے)۔

اَتَيْنَاكَ مُضَافِيْنَ مُثْقَلِيْنَ - (ابن الکواء اور قیس بن عباد نے حضرت علیؓ سے کہا) ہم دونوں تم سے ڈرتے ہوئے (یا تمہاری پناہ لیتے ہوئے) بھاری ہو کر تمہارے پاس آئے۔

اَضَافَ مِنْهُ - یعنی اس سے ڈرا۔

مَضُوْفَةٌ - وہ امر جس کا ڈر ہو۔

ضَافَهَا ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ - حضرت عائشہ کے پاس ایک مہمان اترا انہوں نے ایک زرد چادر اس کو اوڑھنے کیلئے بھجوائی۔

ضِفْتُ الرَّجُلَ - میں اس مرد کے پاس مہمان ہوا۔

اَضَفْتُهٗ - میں نے اس کی مہمانی کی۔

تَضَيَّفْتُهٗ - میں اس کے پاس مہمان اترا۔

تَضَيَّفَنِيْ - اس نے مجھ کو مہمان اتارا۔

تَضَيَّفْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ سَبْعًا - میں نے سات دن تک مہمان رکھا)۔

ضَيْفٌ - مہمان (اس کی جمع ضُيُوْفٌ اور ضِيْفَانٌ ہے)۔

خُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ قَهْرًا - ان سے مہمان کا حق زبردستی لے لو (یہ اس صورت میں ہے جب کوئی بستی والے خوشی سے مسافر کی مہمانی نہ کریں اور مسافر لاچار اور مضطر ہو اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو ایسی حالت میں ضیافت کا خرچ زبردستی ان سے لے لینا جائز ہے بعض نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا - بعض نے کہا زبردستی ضیافت کا حق لینے سے یہ مراد ہے کہ ان کو برا بھلا کہو ان کی ہجو کہو کرمانی نے کہا ضیافت کی آٹھ قسمیں ہیں شادی بیاہ کی دعوت کو ولیمہ کہتے ہیں اور زچگی کے کھانے کو خُرْس اور ختنہ کے کھانے کو اِعْذَار اور عمارت تیار

ہونے پر جو دعوت کرتے ہیں اس کو وَکِیْرَۃ اور مسافر کے آنے پر جو کھانا کرتے ہیں اس کو نَقِیْعَۃ اور غمی کے کھانے کو وَضِیْمَۃ اور بچہ کا نام رکھنے پر جو کھانا کرتے ہیں اس کو عَقِیْقَہ اور عام دعوت جو اپنے دوستوں کی کرتے ہیں اس کو مادبۃ کہتے ہیں اور یہ سب ضیافتیں مستحب اور مندوب ہیں سوائے ولیمہ کے وہ ایک طائفہ علماء کے نزدیک واجب ہے)۔

كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ۔حضرت ابراہیم نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی (یہ رسم ان ہی سے شروع ہوئی)۔

ضَافَ عَلِيًّا۔حضرت علیؓ کی ضیافت کی (کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیج دیا)۔

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ۔ہر شخص رات کو اپنے مہمان کی خاطر کرنا ضروری ہے ایک دن و رات تو کھلانا واجب ہے (دوسرے دن سنت تیسرے دن مستحب تین دن سے زیادہ پھر مہمان کو ٹھہرنا مکروہ ہے اگر میزبان پر بوجھ نہ ورنہ جائز ہے۔بعض نے کہا ہر حال میں تین دن سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے)۔

ضَيْقٌ یا ضِيْقٌ تنگ ہونا۔

تَضْيِيْقٌ۔تنگ کرنا۔

اِضَاقَةٌ۔تنگی مفلس۔

تَضَيُّقٌ۔تنگ ہونا (جیسے تَضَايُقٌ ہے)۔

ضِيْقُ النَّفْسِ۔دمہ جو مشہور بیماری ہے۔

مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا۔جس نے مکان تنگ کیا یا راستہ کاٹ دیا (اس کو روک کر یا تنگ کر کے)۔

مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ۔سب کاموں میں جو لوگوں پر دشوار اور تنگ ہوں۔

مَا يَجُوْزُ عَلَى النَّاسِ وَمَا يَضِيْقُ عَلَيْهِمْ۔جو لوگوں کو کرنا جائز ہے اور جو نہیں جائز ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔تیری پناہ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے (ایسی تنگی ہوگی کہ لوگ دوزخ میں جانے کی آرزو کریں گے کہ کہیں اس مصیبت سے چھٹیں۔

ضَيْكٌ۔غصہ ہونا۔

ضَالٌ۔جنگلی بیر کا درخت۔

اَضَالَ اِضَالَةً يا اَضْيَلَ اِضْيَالًا۔بیر کے درخت اگائے۔

اَيْنَ مَنْزِلُكَ قَالَ بِاَكْنَافِ بِيْشَةَ بَيْنَ نَخْلَةٍ وَّضَالَةٍ۔تمہارا مکان کہاں ہے (یہ جریر سے پوچھا) انہوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں ایک کھجور اور بیری کے درخت کے درمیان ہے)۔

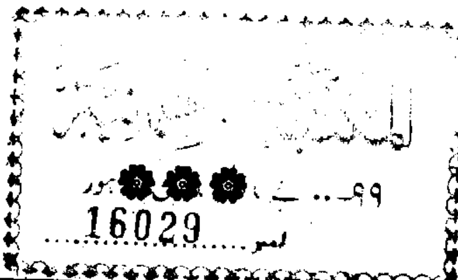
وَبْرٌ تَدَلّٰى مِنْ رَاْسِ ضَالٍ۔(ابان نے ابو ہریرہؓ کو کہا) یہ ایک جنگلی بلا ہے جو ضال کی چوٹی سے اتر آیا ہے (ابو ہریرہ کی تحقیر کی' ضال ایک پہاڑ ہے اس قبیلے کا جن میں سے ابو ہریرہ تھے)۔

قَدُوْمِ ضَالٍ وَاَنْتَ مُتَكَلِّمٌ بِهٰذَا۔ضال کی ٹیکری سے اترا اور ایسی باتیں کرتا ہے (یہ ابان نے ابو ہریرہ کو کہا غصہ میں آ کر جب ابو ہریرہ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ ابان کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ نہ ملنا چاہئے)۔

ضَيْمٌ۔ظلم کرنا۔جبر کرنا۔کسی کا حق گھٹا دینا۔

ضِيْمٌ۔پہاڑ کا کونا' کنارہ۔

ضَيْوَنٌ۔نربلا (اس کی جمع ضَيَاوِن ہے)۔





- یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
- یہ کتاب علامہ وحید الزماںؒ کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
- یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ ملقب بہ وحید الغات" کے نام سے شائع کی گئی۔
- دوسری مرتبہ علامہ وحید الزماںؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (بھارت) سے اسے "اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کیا۔
- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الحدیث" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی سے) شائع ہوتا رہا۔
- لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایانِ شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
- عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
- موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لئے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
- عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
- لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغنا کا باعث بن گئی ہے۔
- علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Phone: 042-7321865